لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

« هلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۲ — کلکتہ: چہارشنبہ ۲۹ محرم الحرام ۱۳۳۱ ہجری — نمبر ۱

Calcutta: Wednesday, January 8, 1913

فہرس

تصاویر

— * —

اعتذار

— * —

هم نہایت شرمندہ هیں کہ سال جدید کے اس پہلے پرچے کي اشاعت میں بهی چند اضطراري اسباب سے تاخیر هوگئي - اسکے بعد کا دوسرا نمبر طیار هے جو اسکے بعد هي ڈاک میں ڈالدیا جاے گا ، اور اس طرح انشاء اللہ یہ تاخیر آئندہ هفتوں تک [illegible] نہ هوگي -

(منیجر)

اطلاع

— * —

(۱) الهلال کي گذشتہ جلد کا علحدہ ٹائیٹل پیج اور فہرست مضامین و تصاویر زیر طبع هے - ناظرین جلد بندهوانے میں جلدي نہ کریں - آئیندہ نمبر کے ساتهہ شائع کردي جاے گي -

(۲) جن خریداروں نے ششماهي قیمت ادا کي تهي انکا چندہ دسمبر میں ختم هوگیا ، جنوري کا پہلا پرچہ انکي خدمت میں وي - پي روانہ کرنا تها - لیکن وي - پي ششماهي کا هو یا سالانہ کا ؟ نیز وہ آیندہ بهي خریدنا پسند فرماتے هیں یا نہیں ؟ امید هے کہ بہت جلد ایک کارڈ لکهکر آپ اُسکي اطلاع دیدیں گے - جن صاحبوں کي طرف سے اطلاع نہیں آے گي - انکا نام رجسٹر سے خارج کردیا جایگا -

(۳) نمبر ۹ ، ۱۰ ، ۱۱ ، ۱۲ دوبارہ چهپکر طیار هوگئے هیں - پہلي اور دوسري سہ ماهي کي مکمل جلدیں جنکي جلد پر وسط میں سنہري حرفوں میں الهلال کا بلاک منقش هے ، مجلد موجود هیں - پہلي جلد میں نمبر ۱ سے ۱۲ تک ، اور دوسري جلد میں نمبر ۱۳ سے ۲۴ تک شامل هیں - دوسري جلد کے مضامین کے لیے پہلي جلد کے دیکهنے کي ضرورت نہیں - قیمت فی جلد چار روپیہ آٹهہ آنہ - ششماهي کے تمام پرچوں کي یکجا جلدیں بهي بندهوائي گئیں هیں - قیمت في جلد مجلد آٹهہ روپیہ -

شائقین جلد طلب فرمائیں صرف پچاس مکمل جلدیں باقي رهگئي هیں -

هندوستان میں نئی چیز

وہ کمی جو بہت روزوں سے تھی اب دور ہوئی

ڈاکٹر برمن کے مشہور "تھرما میٹر" کی تعریف کی بابت کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے - یہ ولایت کے ایک مشہور کارخانہ سے بنواکر منگایا جاتا ہے - چونکہ اسکے پارہ کی لکیر خوب موٹی ہے - اسوجہہ سے کم سن لڑکے، ضعیف مرد و عورت کو بھی شناخت کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی انگریزی جاننے کی کوئی ضرورت نہیں - ہندی اور اردو حرفوں میں بھی تھرما میٹر بنوایاگیا ہے - جو ایک روپیہ کیس میں رہتا ہے اور عمدہ کاغذ کے بکس میں معہ پرچہ طریقہ استعمال ملتا ہے - ایک مرتبہ ضرور منگا کر دیکھیے -

انگریزی تھرما میٹر	ایک روپیہ چار آنہ
اردو " "	[illegible] روپیہ
ہندی " "	[illegible] روپیہ

[illegible] مسلمان ہوجانا

[illegible] کے خاتمہ کے بمقام بیروت سیدی خواجہ حسن نظامی سے آئندہ حالات کی جو جستقدر پیشین گوئیاں کی تھیں (اورجنکو کتاب شیخ سنوسی کے حصہ اول و دوم میں شائع کردیا گیا تھا) سب ہو بہو سچی ثابت ہوئیں - اب صرف انگریزی حکومت کے مسلمان ہو جانیکی پیشین گوئی باقی ہے - جو خدا نے چاہا تو عنقریب پوری ہوگی - پس اگر آپ یہ پیشین گوئیاں اور ترکی و ایران علی الخصوص افغانستان و جاپان و چین وغیرہ کے انجام کار کو دیکھنا چاہتے ہیں - تو رسالہ شیخ سنوسی کے دونوں حصے پڑھئے - قیمت ہر دو آٹھ آنہ -

کلیات اکبر - لسان العصر وجدان الملة خان بہادر مولوی سید اکبر حسین الہآبادی کے زبردست کلام کے دونوں حصے چھپ کر تیار ہیں - کاغذ لکھائی چھپائی نہایت اعلی ہے - اور صرف ہمارے ہاں دستیاب ہو سکتے ہیں - قیمت ہر دو حصص ۳ روپیہ ۸ آنہ -

مضامین خواجہ حسن نظامی میں غدر کے اور تیموریہ خاندان کے سچے مگر نہایت درد ناک قصے درج ہیں نیز آلو - مچھر - دیاسلائی وغیرہ عنوانوں پر نہایت مزیدار اور معنی خیز مضامین ہیں -

سفر نامہ ہندوستان بمبئی، گجرات، کاٹھیاواڑ، سومنات وغیرہ مقامات کا دلچسپ سفرنامہ بطریق روزنامچہ از سیدی خواجہ حسن نظامی دہلوی قیمت ۸ آنہ -

اسلام کا انجام مصر کے شیخ المشائخ کی حوصلہ افزا پیشین گوئیاں - قیمت ۴ آنہ

اسرار مخفی رموز کا خزانہ بس دیکھنے کے قابل قیمت ۴ آنہ -

ترکی فتح شاہ مشتاق احمد صاحب منجم دہلوی کی پیشین گوئیاں - قیمت ۲ پیسہ

دل کی مراد - شاہ صاحب کے طلسمانی تعویذ قیمت ڈیڑھ آنہ -

کارکن حلقہ نظام المشائخ دہلی سے منگائیے

خطوط

جہنم سے

سب سے پہلے یہ کتاب جرمنی زبان میں شائع ہوئی اوس ملک میں اس کتاب کے عمدہ مضامین اور کثرت اشاعت نے بے انتہا دلچسپی اور جوش پیدا کردیا اور ایک سال کے اندر بارہ مرتبہ چھپکر فروخت ہوچکی تو پھر انگریزی میں ترجمہ کیا گیا جسکا یہ اردو ترجمہ ہے - مصنف نے اپنے ملک والوں کو مذہبیت کی طرف سے گمراہ دیکھکر یہ کتاب دلچسپ اور موثر پیرایہ میں لکھی ہے اور معاد میں سے صرف ایک پہلو عذاب آخرت کا لیا ہے جسکا مذہبی نام " دوزخ " ہے میں نے اپنے ملک اور قوم کا مذاق دیکھنے کے لئے پہلے خط کا ترجمہ شائع کیا - ترجمہ کی خوبی کی یہ شہادت کافی ہے کہ مشاہیر ملک آنریبل جسٹس سید شرف الدین صاحب جج ہائی کورٹ کلکتہ کے اصل سے مقابلہ کرکے ترجمہ کو مطابق پایا اور اوسکی تعریف کی - ہندوستان کے دیگر نامور مشاہیر مثلاً آنریبل مسٹر سید علی امام مشیر قانونی گورنمنٹ ہند، آنریبل جسٹس سید کرامت حسین سابق جج ہائی کورٹ الہ آباد، ڈاکٹر شیخ محمد اقبال ایم - اے - پی - ایچ - ڈی بیرسٹر لاہور، شمس العلما مولانا خواجہ الطاف حسین صاحب حالی، مسٹر عبد اللہ ابن یوسف علی آئی - سی - ایس - مجسٹریٹ و کلکٹر فتح پور، خان بہادر سید اکبر حسین صاحب سابق ڈسٹرکٹ و سشن جج، مولانا محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی اور شیخ عبد القادر صاحب بی - اے - بیرسٹر لاہور، اور نیز اخبارات و رسائل وغیرہ نے نہایت بیش قیمت رائیں اسکی نسبت لکھی ہیں - علم دوست ناظرین کی خواہش سے میں نے ارادہ کیا ہے کہ ان دلچسپ خطوط کا سلسلہ وار ترجمہ شایع کروں - جنوری سنہ ۱۹۱۳ع سے ہر مہینہ کے اخیر میں یہ خطوط (۲۴-۱۸ کی تقطیع عمدہ دبیز کاغذ پر اعلی درجہ کی لکھائی اور چھپائی کے ساتھ ناظرین کے ہاتھوں میں پہونچا کریگی - قیمت کل کتاب کی تین روپیہ ہے - درخواست خریداری کے ساتھ پیشگی قیمت یا ویلو پے ایبل کی اجازت آنی چاہئے

المشتہر

شرف الدین احمد

مصنف خیالات - مولف سرگذشت بو علی سینا وغیرہ

ریاست رامپور - محلہ چاہ شور

الهلال

۲۹ محرم الحرام ۱۳۳۱ھ

—:*:—

فاتحۂ جلد جدید

—:○(*)○:—

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم اني اعوذ بك من شياطين الانس والجان' واتبرك باسمك العظيم يا رحيم يا رحمن' و احمدک يا من انزل على عبده الكتاب (منه آيت محكمات هن ام الكتاب و اخر متشابهات ' فاما الذين في قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاويله ' وما يعلم تاويله الا الراسخون في العلم - ۳ : ۵) واشكرک على نعمائك التي مننت بها علينا بقولك (اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتي' ورضيت لكم الاسلام دينا - ۵ : ۵) و اسئلك ان لا اكون من الاخسرين اعمالا (الذين ضل سعيهم في الحياة الدنيا و هم يحسبون انهم يحسنون صنعا ۱۸ : ۱۰۵) واشهد بما شهد الله به (انه لا اله الا هو والملائكة و الو العلم قائما بالقسط لا اله الا هو العزيز الحكيم' ان الدين عند الله الاسلام ۳ : ۱۷) و اشهد ان سيدنا (محمد ا رسول الله' والذين معه اشداء على الكفار' رحماء بينهم' ترا هم ركعا سجدا ' يبتغون فضلاً من الله و رضوانا ۴۹ : ۲۹) القائد على لسان ربه (و ان هذا صراطي مستقيما' فاتبعوه لا تتبعو السبل فتفرق بكم عن سبيله' ذالكم وصاكم به لعلكم تتقون ۶ : ۱۵۰) اللهم فصل و سلم عليه ' و على آله و اصحابه الموصوفين بالهداية و الاعتصام بحبل الله و سنة رسولک الذين عهدت اليهم بقولک (و من يطع الله و الرسول فاولائک انعم الله عليهم من النبيين و الصديقين و الشهداء و الصالحين' و حسن اولائك رفيقا - ۴ : ۷۱)

— * —

سخن طرازي و دانش ' هنر نظيرے نيست
قبول دوست مگر نالۂ حزيں گردد

— * —

الهلال کي دوسري جلد کا يه پہلا پرچه هے - ناظرين کو ياد هوگا که هم نے الهلال کي اولين اشاعت کے خطبۂ افتتاحيه کو اِس دعا پر ختم کيا تها :—

رب ادخلني مدخل صدق و اخرجني مخرج صدقا و جعلني من لدنك سلطانا نصيرا (۱۷ : ۸۱)	اے پروردگار (اِس سفر ميں جو ميں نے اختيار کيا هے)' ايک بهتر مقام تک پهنچائيو اور (دشمنوں کے هجوم سے) نکاليو تو بهتر طريقے سے نکاليو' (اور گو ميں ضعيف و کمزور هوں) مگر تو اپني نصرت بخشي سے اس کارزار حق و باطل ميں فتحيابي کے ساتهه غلبه ديجيو ! !

اگر کوئي دعاؤں کا سننے والا هے ' تو يه دعا اُسي کي بتلائي هوئي هے - اگر کوئي درد اضطراب اور رنجوري بيکسي کا درماں بخش هے' تو يه نسخۂ راحت اُسي کا تجويز کيا هوا هے - اگر کوئي هے جو حق کو با وجود ضعف ظاهري کے طاقت بخشتا ' اور باطل کو با وجود سرو ساماں ظاهري کے خاسرو ناکام رکهتا هے ' تو يه حربۂ جنگ اُسي کا ديا هوا هے - اور پهر اگر کوئي هے جو جهکے هوے سروں ' اشک فشاں آنکهوں ' اور زخمي دلوں کو دنيا ميں ذليل و رسوا نهيں کرتا ' تو يه نشان عزت و کامراني اُسی کا بلند کيا هوا هے - پس يه ايک صداے مضطر تهي ' جو ايک قلب محزون سے اُس وقت اٹهي ' جب اس سفر کي منزل هي نهيں' بلکه راه سفر نا پيد تهي - جب صحراے بے کنار سامنے ' مگر دوش همت توشۂ سفر کے بار تقويت سے محروم تها - قدم چلنے کيليے گو بيقرار تهے' مگر راه ' موانع سفر کي کثرت سے ايک سطح خار تهي - جب ايک معرکۂ کارزار درپيش ' مگر يمين و يسار همرهان جنگ اور رفيقان پيکار سے خالي تها - جب بازار ميں خريداروں کي تلاش تهي ' مگر جو جنس مقبول تهي ' اس سے دکان خالي تهي ' اور جو متاع هاتهه ميں تهي ' اسکا کوئي خريدار نه تها - لوگ بازار ميں آتے هيں تا که نفع و سود حاصل کريں ' ليکن هم نکلے تهے که زياں و نقصان کو ڈهونڈ هيں - جبکه زمانے کي حلاوت پسندي جام شربت کي متلاشي تهي ' تو همارے هاتهه قدح تلخ و گلو گير سے رکے هوے تهے - جبکه دنيا اپنے تاب حسن کي افزايش کيليے غازۂ و روغن کي منتظر تهي ' تو همارا دامن گرد و خاک سے بهرا هوا تها - جبکه اُن هاتهوں کي تلاش کي جا رهي تهي ' جن ميں پهولوں کے گلدستے هوں ' تو هم اپنا هاتهه دکها رهے تهے ' جس ميں نوک نشتر کے سوا کچهه نه تها - جبکه جسم راحت طلب کي بيقرارياں منتظر تهيں که کمخواب و مخمل کے بستر کو ديکهيں' تو همارا مشغله تها که کانٹوں کو زمين پر بچهاييے اور پهر جهاں تک ممکن هو اسپر لوٹيے - دنيا کهتي تهي که روشني ميں آگئے هيں' ليکن هم يه کهنے کيليے نکلے تهے که تاريکي هي بهتر هے - زمانه کهتا تها که علم ! علم ! ! ' مگر هم پکارنا چاهتے تهے که جهل ! جهل ! ! - هر طرف هنگامه بپا تها که آگے بڑهيے' مگر هم غل مچانا چاهتے تهے که پيچهے هٹيے - نظريں سامنے کي طرف تهيں' مگر هم عقب کي طرف ديکهنا چاهتے تهے - بازار ميں مانگ تهی مدح و تحسين کي' مگر هم ليکر نکلے تهے طعن و قدح کو - خريدار ڈهونڈ رهے تهے برادۂ صندل کو تا که اسکے ليپ سے ٹهنڈک پائيں ' ليکن هم پيس رهے تهے نمک جراحت انديش کو' تاکه زخموں کي سوزش اور بڑهجاے - يقيناً هم مجنوں و لا يعقل تهے - اگر آپ حلوا فروشوں کے بازار ميں کسي کو ديکهيے که شيرۂ قند کے قوام کي جگهه نيم کي پتّيوں کو جوش دے رها هے تو آپ کيا کهيں گے ؟ اگر آپ سے کهوں که آگ اور پاني کے ديو يعني انجن کو اپنے ايک هاتهه کي انگليوں سے روک دونگا تو آپ کيوں تسليم کرنے لگے ؟ شهد کو سب پسند کرتے هيں' مگر کونين کے سفوف کو کوئي شهد کي ارزو و ذوق سے نهيں کهاتا - پهول کے گلدستے کيليے کس کا هاتهه هے جو نهيں بڑهے گا ' ليکن نشتر کی نوک کيليے کوئي بهي بيقرار نهيں هوتا - سفر کي کاميابي زاد راه اور اسباب و سامان پر موقوف هے ' اور لڑائي بغير شمشير و تفنگ اور سپاهيوں کي صفوں کے ممکن نهيں - يه سب سچ هے ' ليکن پهر يه کيا هے جسے اپنے گرد و پيش ديکهه رها هوں ؟

کيا يه اُس نيرنگ ساز کے عجائب کار و بار نصرت کي آيات و اثار نهيں هيں ؟ اگر هر کام کيليے اسباب و سامان مطلوب هيں تو همارے پاس کيا تها ؟ اگر قبوليت و رجوع قلوب کيليے روش عام

شذرات

— * —

ہفتۂ جنگ بالاخر وہي ہوا' جسکا ہونا پیشتر سے معلوم تھا صلح کانفرس کے اجلاس ہوتے رہے' ترکي وکلا نے البانیا اور مقدونیا کي خود مختاري تسلیم کرلي' لیکن جزائر بحر ایجین' کریت' اور بالاخر ایدریا نوپل کے قبضے پر زور دیا' مگر بلغاریا تمام مفتوحہ اور غیر مفتوحہ یوروپین ترکي کے علاوہ ایدریا نوپل کے لینے پر بھي مصر ہے۔ اور دول یورپ اسکے اصرار کو بالکل حق بجانب قرار دیتے ہیں -

انگلستان کي وزارت خارجہ اور ترکي کي موجودہ وزارت' دونوں نے اُن توقعات کے پورا کرنے میں کسي طرح کي کوتاہي نہیں کي' جنکي آغاز تجویز صلح میں ہر واقف حال کو انکی نسبت تھي -

کامل پاشا نے صلح کانفرنس کیلیے لندن ہي کو تجویز کیا اور اسکی علت یہ بیان کي گئي کہ " سر ایدورڈ گرے کے مشوروں سے فائدہ اٹھایا جاے " صلح عین ایسے وقت میں تجویز کي گئي' جبکہ بلغاریا کي قوت کا خاتمہ ہوچکا تھا' اور ترکي کي قوتیں اب کہیں جاکر مجتمع ہوئي تھیں - التواے جنگ کي شرائط میں بلغاریا کو تو آزاد چھوڑ دیا گیا کہ اپني فوج کو رسد پہنچاتي رہے' اور اس طرح اپني فنا شدہ حالت کو زندہ کرنے کیلیے اس مہلت سے پورا فائدہ اٹھاے' اور ترکي کیلیے اسکي کوئي صورت نہیں رکھي گئي کہ ایدریا نوپل کے محصورین کو ضروري غذا بھي بہم پہنچ سکے - ابتدا میں ترکي کي جانب سے کہا گیا تھا کہ یونان بھي شریک صلح ہو یا اسکي عدم شرکت کي تلافي یوں کي جاے کہ ترکي کو بھي اپنے محصورین کي اعانت کا موقع دیا جاے' لیکن یونان نے برابر جنگ جاري رکھي اور پھر ترکي کي طرف سے بھي اس بارے میں کچھہ اصرار نہیں ہوا - یہ سب کچھہ کامل پاشا کے ہاتھوں انجام پاچکا ہے - اب اس سے زیادہ سر ایدورڈ گرے کي خوشنودي کیلیے اسکے اختیار میں کیا تھا ؟ یہ تو ممکن نہ تھا کہ باب مشیخیت کے نظارہ فرما : مسٹر ایسکویتھہ کو جامع ایا صوفیا سپرد کردیتا کہ اسکے گنبد پر صلیب کا جھنڈا نصب کرکے اپنے صلیبي ولولوں کي تکمیل کریں ! -

صلح کانفرنس کے انعقاد کي خبر سنتے ہي ہم نے اور ہم سے زیادہ بہتر واقف حال اصحاب راے نے آئندہ کي نسبت رائیں قائم کرلي تھیں - کانفرنس کے انعقاد سے صرف یہي مقصود تھا کہ بلغاریا کي کمزوري اور ترکي کي جدید اجتماع قوا سے دولت عثمانیہ کو فائدہ اٹھانے نہ دیا جاے' اور ترکي کي فراہم شدہ قوت یورپ کے صلیبي مقاصد میں حارج نہو - بدبختي سے ایسا ہي ہوا' اور ترکي کي غدار وزارت کي بدولت اتنا بھي نہوسکا کہ کم ازکم صلح کانفرنس کي تمام مہلت میں ایدریا نوپل کے مظلوم و بیکس محصورین کو زندہ رہنے کیلیے ضروري غذا ہي پہنچتي رہتي - یورپ کا مقصود اس ظالمانہ شرط التوا کے منظور کرانے سے صرف یہ ہے کہ اگر آخر میں ترکوں نے صلح کي منظوري سے انکار کردیا' تو رسد کي قلت اور ایام گفتگوے مصالحت کے امتداد سے ایدریا نوپل کے محصورین کي حالت نازک ہو جاے گي اور وہ مجبور ہوکر اطاعت منظور کرلیں گے - پھر ایدریا نوپل بھي بلغاریا کے مفتوحہ مقبوضات میں آجاے گا اور ترکي اسکے الگ کردینے پر بآساني راضي کرالي جاے گي - حالانکہ بجبر اب بھي راضي کرالي جا سکتي ہے اور شاید تقدیر الہي کا یہي فیصلہ ہو کہ کرالي جاے -

انقلاب و آثار اُمید ۳۰ دسمبر تک کانفرنس میں ترکي وکلا کي حالت ویسي ہي تھي' جیسي کامل پاشا کي وزارت میں ہوني چاہیے - لیکن اسکے بعد سے انجمن اتحاد و ترقي کي کوششوں کے ظہور' فوج کے اضطراب' شتلجہ کے پیغامات' غازي انور بے کے قسطنطنیہ میں ورود' اور محمود شوکت پاشا کي جد و جہد کے نتائج نے لندن کے ترکي وکلا کے اظہارات کو بھي متغیر کر دیا -

معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ کامل پاشا کے استبداد اور تسلط نے ہوا خواہان ملت کي قوت کو بکلي فنا کر دینا چاہا' مگر اتحاد و ترقي کي سرگرمیاں پھر بھي اندر ہي اندر کام کرتي رہیں - ترکي میں اتنک پبلک اوپینین اور ملک و ملت کي آواز مفقود ہے' اور اصلي قوت صرف فوجي حلقوں کي آواز میں ہے - لیکن جنگ کي وجہ سے تمام عثماني افواج مختلف حصوں میں پھیلي ہوي ہیں یا شتلجا کے استحکام میں مصروف ہیں اور دارالخلافۃ فوج کے اجتماع سے خالي ہے -

یہي سبب ہے کہ کامل پاشا کو اپنے غدرانہ اعمال کیلیے پوري فرصت ہاتھہ آگئي اور بغیر کسي داخلي ہیجان کے چار پانچ سو نوجوان ترک ایک ہي مرتبہ میں گرفتار کر لیے - تاہم جن لوگوں کے دلوں میں ملک و ملت کي بربادي کي تیس ہے' انکے اضطراب پر فتح پانے کیلیے یہ تمام مظالم بیکار تھے - بالاخر اتحاد و ترقي کے ممبر فوج کو اصلي حالت سے باخبر کرنے میں کامیاب ہوگئے اور شتلجہ لاین کے افسروں میں ایک سخت برہمي اور شورش پیدا ہوگئي - حال میں ایک فوجي مراسلہ کي خبر دي گئي ہے جو شتلجا سے سلطان المعظم کے نام بھیجا گیا تھا اور جسپر تمام فوجي افسروں کے دستخط تھے - غازي انور پاشا کا بھي یکا یک قسطنطنیہ پہنچ جانا تغیر حالت کي ایک قوي علت ہے' اور کامل پاشا کا تشدد اب پیشتر کي طرح قوي نہیں نظر آتا - یقیناً اسي تغیر حالت کا نتیجہ ہے کہ صلح کانفرنس کي پچھلي خبروں میں عثماني وکلا کي طرف سے یک گونہ استقامت کا ظہور ہوا ہے اور گو یہ استقامت مقدونیا' البانیا' اور کریت کے مسئلہ کو باساني طے کردینے کے بعد صرف ایدریا نوپل ہي کیلیے ہے' تاہم کامل پاشا کي وزارت سے اتنے کي بھي امید نہ تھي - آخري خبریں برابر یقین دلا رہي ہیں کہ ترک وکلا نے ایدریا نوپل پر قابض رہنے کا مختتم فیصلہ کرلیا ہے' اور بلغاریا کو صاف جواب دیدیا ہے - لیکن صرف اس سے کیا ہوتا ہے' کیونکہ اصل سوال بلغاریا کا نہیں بلکہ دول یورپ کي اُس جنود شیاطین کا ہے' جو ہر ایسے موقعہ پر ترکي کا محاصرہ کرلیتي ہے - یقیناً دول یورپ اب ترکي پر پورا دباؤ ڈالیں گي کہ ایدریا نوپل بھي بلغاریا کے حوالہ کر دے -

افسوس اس وقت اصل کار وزارت کي عاجلانہ تبدیلي تھي' اور گو فوجي اضطراب سے کچھہ کچھہ اُمید بندھتي ہے' لیکن اتحاد و ترقي کے بے دست و پا ہو جانے کي وجہ سے اسکا قوي سامان نظر نہیں آتا - کاش ترکوں کي قوم ہمیشہ کیلیے دنیا سے نابود ہو جاے' مگر اس ذلت کو گوارا نہ کرے جو اسکي بقیہ حیات عزت کیلیے آخري آزمایش ہے -

یاد رہے کہ ہر اطاعت کیلیے ایک سرکشی ' ہـر وفـاداری کیلیے ایک دشمنی ' اور ہـر عاجزی کیلیـے ایک غرور و تمرد لازمی ہے - آپ ایک اقا کے نوکر ہو نہیں سکتے ' جب تـک که اور تمام آقاوں سے انـکار نه کر دیں - زید سے اگر آپکو محبت ہے ' تو اسکے یہ معنے ہیں کہ اسکے تمام دشمنوں کے آپ دشمن ہوگئے - ایک چوکھٹ پر جب ہی سر جھک سکتا ہے ' جب اور تمام جھکانے والی چوکھٹوں پر سے مغرورانہ گذر جاے - جب آپنے کہا کہ میں روشنی ہی کو پسند کرتا ہوں تو ضمناً اسکا بھی اقرار کر لیا کہ تاریکی سے متنفر ہوں - اپ ایک ہی جانب اپنا منہہ کر نہیں سکتے جب تـک اور ہر طرف سے منہہ پھیر نہ لیں ' اور ایک ہی سے اپنا رشتہ جوڑ نہیں سکتے ' جب تـک ہر طرف سے رشتے کاٹ نہ لیں - پس خدا اور اسکے رسول کی اطاعت کیلیے پہلی چیز یہ ہے کہ اسکے سوا اور جتنی قوتیں اپنی اطاعت کی طرف بلاتی ہیں ' ان سب سے باغی ہو جاے ' اور اس کے اگے جھکنے سے پہلے اور تمام جھکانے والوں کے آگے مغرور ہو جاے - جو لوگ اسکی اطاعت کے مدعی ہیں ' انکو اطاعت سے پہلے سرکشی کا ' وفاداری سے پہلے بغاوت کا ' اور دوستی سے پہلے دشمنی کا ثبوت دینا چاہیے - انکو آزمایش میں پڑکر ثابت کرنا چاہیے کہ خدا کی وفاداری کیلیے انھوں نے کن کن قوتوں سے بغاوت کی ہے ؟ اور اسکی محبت کے پیچھے کس کس کو اپنا دشمن بنایا ہے ؟ وہ حکومت الہی کے مقابلے میں اپنا تخت تسلط بچھانے والی قوت شیطانی ' جو انسانوں کو خدا سے چھین کر اپنا مطیع و منقاد بنانا چاہتی ہے ' اور جسکے مظاہر تمھارے اندر اور باہر ' دونوں جگہ موجود ہیں ' مدعیان اطاعت الہی کیلیے دنیا میں اصلی اور پہلی آزمایش ہے - کوئی ہستی خدا کی مطیع ہو نہیں سکتی ' جب تک اس قوت اور اس قوت کے تمام مظاہر سے باغی و متمرد نہو جاے - سب سے بڑا قوت ابلیسی کا مظہر نفس انسانی اور قواے بہیمیہ کی قواے ملکوتیہ سے ایک دائمی جنـگ ہے - پھر انسان سے باہر طرح طرح کی ضلالتوں اور باطل پرستیوں کے تخت بچھے ہوے ہیں ' اور خود انسانوں کے بے شمار غـول ہیں ' جنھوں نے شیطان کے ہاتھہ پر بیعت کرکے اسطرح اسکی اطاعت میں اپنے تئیں فنا کردیا ہے ' کہ انکا وجود از سرتا پا پیکر شیطانی ' اور مجسمۂ ابلیسی بن گیا ہے - ان میں سے ہر قوت شیطانی انسان کو اپنے آگے مرعوب دیکھنا چاہتی ہے - کہیں دولت اور مال و جاہ دنیوی شیطان کا نشیمن ہے ' کہیں غرور علم و فضل کے اندر سے شیطان جھانک رہا ہے - کہیں مذہبی پیشواوں کی جماعتیں اسکا مرکب فساد بن گئی ہیں ' اور کہیں جماعتی تسلط اور قوت نے اپنی دعوت ضلالت کی باگ اسکے ہاتھہ میں دیدی ہے - حکومتوں اور گورنمنٹوں کا قہر واستبداد بھی ایک بہت بڑا مظہر ابلیس ہے - اور ننـگ و ناموس دنیوی اور محبت اہل و عیال کی زنجیروں کے اندر بھی اسی کے تعبد و انقیاد کی کشش مخفی ہے - پس مقام " و من یطع اللہ و الرسول " کے حاصل کرنے کیلیے اولین شرط یہ ہے کہ انسان ان تمام طاقتوں کی اطاعت سے یکسر باغی و سرکش ہو جاے ' اور انکی عظمت و جبروت کے اثر سے اپنے دل کو ازاد کردے - اتنا ہی نہیں بلکہ جہاں تـک طلب صادق کی قوت ' اور توفیق الہی کی ہمت اسکا ساتھہ دے ' ان تمام مظاہر شیطانیہ کے مقابلے میں ایک مغرورانہ جہاد کا اعلان کردے ' اور تعبد الہی کی تلوار لیکر فاتحانہ اتھہ کھڑا ہو - ضلالت اور گمراہی کا بتکدہ جہاں دیکھے ' حق اور صداقت کی ضرب سے پاش پاش کردے - دولت دنیا میں ہمیشہ سے شیطان کی سیر و سیاحت کا سب سے بڑا مرکب رہی ہے ' اور ضلالت کی تاریکی نے چاندی اور سونے کی دیواروں کے اندر ہمیشہ گھر بنایا ہے ' پس ہر اُس غرور اور ادعا کو جو دولت اور عزو جاہ دنیوی سے پیدا ہو شیطان کا بت یقین کرے ' اور خدا کی عزت کی خاطر ' جہان تک ممکن ہو اسے ذلت سے ٹھکرا دے - حکومتوں کا استبداد ' علماء سوء اور مذہبی پیشواؤں کا استیلا ' دنیوی رہنماوں اور جماعتی حکمرانوں کا قہر و تسلط ' رسم و رواج اور سوسایٹی کے دباو کی بندش ' یہ تمام چیزیں بھی شیطان ہی کے تخت کے سایے میں نشوو نما پانے والی ہیں ' اور انکی قوت بھی " ما انزل اللہ بہا من سلطان " میں داخـل ' پس خـدا کی محبت کیلیے ان سب کا دشمـن ہـو جـاے ' اور اس کے نـام کـی عـزت کـو بلـنـد کرنے کیلیے ان سب کو ذلیل و رسوا کرے - اپنی زبان کو ' اپنے دماغ کو ' اور اپنی تمام قوتوں کو وقف کر دے ' تا کہ جو طاعت الہی سے سرکش انسان حق و صداقت کی عزت کو دنیا میں تاراج کر رہے ہیں ' انکی عزت باطلہ کے تاراج و غارت کرنے کا وہ ذریعہ بنے - اسکی زبان حق کی زبان ہو اور قدم حق کے قدم ہوں - زبان سے انکی تحقیر و تذلیل کرے ' اور پانوں سے انکے مغـرور سروں کو کچلے - جب اس منزل امتحـان سے وہ گذر جاے گا ' اس وقت اللہ اور اسکے رسول کا مطیع ہوگا - کیـونکہ جو اللہ کا مطیع ہو ' ضرور ہے کہ شیطان سے باغی ہو -

* * *

الامر بالمعروف و النہي عن المنکر

سلسلۂ سخن میں ہم بغیر کسی گریز کے مقصود اصلی تـک پہنچ گئے - اس مقام طاعت الہی ہی سے وہ اصل اصول اسلامی رو نما ہوتا ہے ' جسکو قرآن کریم نے -

الامر بالمعروف و النہي عن المنکر

کے جامع و مانع الفاظ میں بیان فرمایا ہے ' اور جو اس دین قویم کا اصـل اسـاس ' اور اُمت مرحومـہ کے شـرف و فضـائل کی علت حقیقی ' اور اسکے تمـام اصول و فروع کیلیے بمنزلۂ عماد کار اور بنیاد شریعت بیضاء کے ہے :

کنتم خیر اُمة اخرجت للنـاس تـا مـرون بالمعـروف و تنہـون عن المنکر و تومنون باللہ (۳ : ۱۰۶)	تم تمـام اُمتوں میـں سـب سے بہتـر اُمت ہو ' اسلیے کہ اچھے کامـوں کا حکـم دیتـے ہـو ' بـرائـی سے روکتے ہو ' اور اللہ پـر ایمان رکھتے ہو -

دوسری جگہ سورۂ حج میں فرمایا :

الذیـن ان مکنـا ہـم في الارض اقاموا الصلوة و اتوا الـزکـوة و امروا بالمعـروف و نہـو عن المنکر ' و للہ عاقبة الامور (۲۲ : ۴۳)	اگر ہم مسلمانوں کو حکومت اور خلافت دیکر دنیا میں قائم کر دیں ' تو انکا کام ملک گیری یا عیش و عشرت نہوگا ' بلکہ یہ ' کہ وہ اللہ کی عبادت کرینگے ' اپنے مال کو اسکی راہ میں خرچ کرینگے ' دنیا کو نیک کاموں کا حکم دینگے - اور برائیوں سے روکیں گے - اور سب کا انجام کار اللہ ہی کے ہاتھوں میں ہے -

اس آیت میں اللہ تعالی نے مسلمانوں کے عروج اور وارث ارض ہونے کی اصلی علت یہ بیان کی ہے کہ وہ دنیا میں اعمال حسنہ انجام دیں گے ' اور پھر انکی تشریح کی ہے کہ وہ عبادت بدنی و مالی ' امر بالمعروف ' اور نہی عن المنکر ہے - پس فی الحقیقت حق کا اعلان اور گمراہی کا روکنا ایک ایسا فرض اسلامی تھا ' جسکو مثل نماز اور زکواۃ کے ہر مومن و مسلم پر فرض کر دیا گیا تھا ' اور دنیا میں اس اُمت کو خدا کی طرف سے یہ خدمت تفویض کی گئی تھی کہ حق کے قیام اور گمراہی کے

ضروري ہے تو همارے قدم تو اُس طرف نه تھے - نفس انساني هماري خاطر اپنے خصائص طبيعيه کو چهوڑ نهيں سکتا ' اور زمانے نے کچهه هماري اطاعت کا وعدہ نهيں کر ليا ہے که همارے ليے اپنا موسم بدل دے گا - تعريف نفس کو مرغوب ہے اور نکته چيني سے کوئي خوش نهيں هوتا - نرم هاتهوں کو سب پسند کرتے هيں ' ليکن سخت هاتهوں کي گرفت کسي کو خوش نهيں آتي - ملک ميں مختلف گروہ مختلف جماعتوں پر حکمراں هيں ' اور انکے قلوب کي باگ اپنے هاتهوں ميں رکهتے هيں' پهر ان ميں سے کسي کا ساتهه ديجيے' تو زمانه آپکے ساتهه ہے ' اور الگ رهيے تو اپني طاقت کا ثبوت ديجئے' ليکن يهاں طاقت کا ادعا نهيں ' بلکه عجز و ضعف کا انکسار تها - با ايں همه اس چهه ماہ کي اقل قليل مدت کے بعد ديکهتے هيں تو يه کيسي عجيب بات ہے که با وجود تمام بے سر و سامانيوں کے پهلي منزل سے گذر چکے هيں' اور با وجوديکه يکهٔ و تنها تهے' مگر الحمد لله که کارزار حق و باطل ميں شکست و ناکامي سے شرمندهٔ و نادم نهيں هيں - هر طرح کے اسباب مفقود تهے' اور موانع کي کثرت سے راہ اميد مسدود' مگر اسباب کي تلاش سے پهلے خود اسباب نے همیں تلاش کيا ' اور طلب سے پهلے خود مطلوب نے اپني صورت دکهلائي - آوازخوش آيند نه تهي مگر کسي نے سننے سے انکار نهيں کيا ' اور جام تند و تلخ تها ' مگر بهتوں نے اُسے شربت قند و شهد پر ترجيح دي - اسميں شک نهيں که بهتوں نے کانوں ميں انگلياں بهي ڈاليں ' مگر هاتهه مين اُسکے اوراق بهي ليے رهے - ايسے بهي کم نه تهے ' جنهوں نے پينے سے پهلے منهه بنايا ' ليکن با لاخر حلق سے اتار بهي ليا - بعضوں کی پيشانياں صاف تهيں ' اور اکثروں کي پرشکن ' مگر طرفه ماجرا يه تها که چهرے سب کے اِسي طرف تهے - يه ضرور ہے که مهر و نوازش کي نظريں کم تهيں' مگر نگراں بهي سب اسي جانب تهيں - جام سب نے ليے' مگر يوں سمجه ليجيے که کسي نے آنکهوں سے آنکهيں ملاکر ليا ' اور کسي نے :

منهه پهير کر ادهر کو ' اُدهر کو بڑهاکے هاتهه

* * *

آپکو پورا اختيار ہے که اسکے علل و اسباب ظاهري کي جستجو مين کاوش کيجيے' مگر هم کو يقين ہے که اِس قليل عرصے ميں يه جو کچهه هوا ' في الحقيقت اس دعا کي استجابت کا آغاز تها ' اور اس نصرت فرماے حق کي ايک آيت قاهرہ تهي' جو هميشه حق کو باوجود اسکی ظاهري بے سر و ساماني کے نصرت بخشتا ہے' اور باطل کو باوجود اسکے ساز و سامان کے ناکام و خاسر کرتا ہے ' اور پهر قلوب مومنين اور انظار خاشعين کيليے اِس تائيد غيبي کو حق و صداقت کي ايک کهلي نشاني قرار ديتا ہے - تاکه ديکهنے والے ديکهيں' سننے والے سنيں' اور دل رکهنے والے سونچيں :

وقل جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل کان زهوقا ' و ننزل من القرآن ما هو شفاء و رحمة للمومنين' ولا يزيد الظالمين الا خسارا (١٧ :)

حق ظاهر هوا ' باطل کو شکست هوئي اور باطل تو شکست هي کهانے والا ہے' اور هم اس کتاب هدايت قرآن ميں ايسي تعليم ديتے هيں' جسميں صاحبان ايمان کيليے تمام امراض قلبي کے ليے شفا اور رحمت ہے (البته) نافرمانوں اور حاميان باطل کو اس سے آور اُلٹا نقصان هي پهنچتا ہے -

* * *

ايک هزار تين سو برس سے زيادہ زمانه گذرا ' جب حق اور باطل' صدق و کذب ' نور و ظلمات ' پيروان شيطان اور بندگان خدا ' دونوں ميں ايک سخت جنگ برپا تهي - حق بظاهر بيکس' بے سر و سامان' اور مظلوم تها ' اور شيطان کا تخت اپنے سايے کي ظلمت ميں باطل پرستيوں کي ايک مغرور فوج رکهتا تها - جبل بو قبيس کے تنگ و تاريک غار ميں روشني کي ايک دهيمي چمک نظر آتي تهي' مگر ريگستان حجاز کا ايک ايک ذرہ ظلمات کذب کي پوري مسلح فوج تها - ليکن يهي دعاے مقدس تهي جو خدا نے اپنے زمين کے ايک هي وارث حق و صداقت کو سکهلائي تهي' اور يهي الفاظ تهے جو غربت و بے سروساماني کے عالم ميں اس مجسمهٔ حقانيت کي زبان سے نکلے تهے - پهر جو کچهه هوا' وہ صرف آپکے اور همارے هي نهيں بلکه تمام عالم کے سامنے ہے !

اذا جاء نصر الله و الفتح ' و رايت الناس يدخلون في دين الله افواجا - فسبح بحمد ربک و استغفرہ ' انه کان توابا (١١٠ : ١)

جبکه خدا کي نصرت آپهنچي ' اور حق و صداقت کو فتح هوئي ' اور تم نے اپني آنکهوں سے ديکهه ليا که دين الهي ميں لوگ جوق جوق داخل هو رهے هيں ' تو اب اپنے پروردگار کي حمد و ثنا کرو اور اپنے خطاؤں کي معافي مانگو ! يقيناً وہ بڑا توبه قبول کرنے والا ہے -

* * *

مقام اطاعت خدا و رسول اور شرف معيت جماعات اربعه

الهلال بهي ايک دعوت ہے ' جسکے تمام اغراض و مقاصد اور اصول و فروع کا نقطهٔ وحيد صرف اس دين الهي کي دعوت کي تجديد ' اور اسکے اصول بنيادي : الامر بالمعروف و النهي عن المنکر کو زندہ کرنا ہے - پس گو وہ ايک ذرهٔ حقير هو مگر اُس کي روشني ما خود اُسي مهر منير سے ہے - اور گو وہ خود ضعيف هو ' ليکن پيغام بر اُسي قوي و عزيز کا ہے و لنعم ماقيل :

گرچه خورديم' نسبتے ست بزرگ
ذرهٔ آفتاب تابانيم

يقيني ہے که نصرت الهي کے جو عجائب اس دعاے مقدس نے اول روز دکهلاے تهے ' اسکا فيضان جاري آج بهي پيروان دين مبين اور حاميان حق و صداقت کو اپنا کرشمهٔ قدرت دکهلاے اور جن لوگوں نے الله اور اسکے رسول کي اطاعت کے ذريعه مقربان الهي کے مقام سے نسبت حاصل کرلي ہے' وہ اس شرف نسبت کي بدولت اُن تمام برکات و نعائم کے شريک و حقدار هوجائيں ' جنکے وہ گو خود مستحق نهيں هيں' مگر جن مستحقين نعمت کے ساتهه هيں' انکي معيت کا شرف ضرور حقدار ہے' اور يهي معني هيں اس آيت کريمه کے که :

ومن يطع الله و الرسول فاولئک مع الذين انعم الله عليهم من النبيين و الصديقين و الشهداء و الصالحين ' و حسن اولئک رفيقا (٤ : ٧١)

اور جو لوگ هر طرف سے باغي هوکر صرف الله اور اسکے رسول کے مطيع و منقاد هوگئے تو بيشک وہ اُن مقربان الهي کے ساتهي هو جائيں گے جن کو حق تعالى نے اپني نعمتوں کے نزول کيليے دنيا ميں چن ليا ہے ' اور جن ميں سب سے پهلي جماعت انبياے کرام کي ' پهر صديقوں کي ' پهر شهدا اور صالحين امت کي ہے - يه چار جماعتيں انکي ساتهي هونگي ' اور اس رفاقت سے بڑهکر اور کونسي رفاقت هو سکتي ہے ؟

اس آيت ميں چار مخصوص جماعتوں کا ذکر کيا ہے اور فرمايا ہے که جن لوگوں نے الله اور اسکے رسول کي اطاعت کي' وہ انکے ساتهيوں ميں محسوب هونگے' ليکن يه سمجهه لينا چاهيے که " مقام اطاعت " کا حصول کيونکر متحقق هو سکتا ہے ' اور اسکے شرائط کيا هيں ؟

حضرت امیر علیه السلام کے مناقب هوتے تھے بلکه کھلے کھلے لفظوں میں بني امیه کے فظائع و مثالب بیان کیے گئے تھے - عبد الملک جیسا با رعب و جبروت شهنشاه مدینے آتا تھا تو اسکے دروازے سے گلیم پوش فقراؤ صعالیک نکلتے تھے اور بر سر دربار اسکو ظالم بتلاتے تھے - تاریخ میں هم صد ها واقعات کے ضمن میں پڑھتے هیں که (حجاج) کے سامنے اسکي بے نیام تلوار رکھي رهتي تهي ' لیکن جانفروش مومن آتے تھے ' اور اسکي تلوار کو حقارت سے دیکھکر اپني شمشیر حق گوئي سے خود اسکے دل کو مجروح کردیتے تھے -

عهد عباسیه اور علماے حق کی استقامت

بني امیه کے بعد انکي هر چیز کے وارث عباسي هوے ' اور گو حکومت کے استیلاؤ استبداد سے " امر بالمعروف " کا نشو و نما رک گیا تھا اور روز بروز اسکي قوت ضعیف سے ضعیف تر هوتي جاتي تهي لیکن تاهم اسلام نے قوم کے اندر اس اصول کي روح جس قوت کے ساتھه پھونکدي تهي ' اسکي هلاکت کیلیے ایک مدت مدید درکار تھا - باوجود عجمي حکومت مستبده کي تقلید ' اور قهر و استیلاے شدید کے جو آل عباس کو حاصل تھا (مامون الرشید) جیسے عظیم الشان ' اور (متوکل) جیسے ظالم کے دربار میں آپکو صدها اشخاص نظر آئیں گے جنکو تخت بغداد کي عظمت و شوکت بھي مرعوب نه کر سکي ' اور اپني جانوں کو هتھیلیوں پر رکھکر انھوں نے امر حق کا اعلان کیا - (مامون الرشید) کا استبداد جب مسئله (خلق قران) میں ظلم و تشدد تک پہنچ گیا ' تو دار الخلافت بغداد میں علماے حق کي مظلومي نهایت درد انگیز تهي - لوگوں کو جبر و تشدد کے ساتھه مجبور کیا جاتا تھا که حدوث قران کا اقرار کریں ' اور جو انکار کرتے تھے انکو طرح طرح کي صعوبتوں میں مبتلا کیا جاتا تھا - جامع مسجد میں سواے جهمیة و معتزله کے کسي کو حق نه تھا که وعظ و ارشاد کرے ' اور جو شخص زبان سے قدم قران کا لفظ نکالتا تھا اسکي سزا موت تهي - لیکن با این همه عین ایسے جاں طلب اور خونریز موقعه پر شیخ (عبد العزیز بن یحیی الکناني) مکه معظمه سے چلکر بغداد تک صرف اسلیے آتا هے تاکه دار الخلافه کي جامع مسجد میں خلق قران کے ابطال پر علانیه وعظ کهے ' اور اس طرح گرفتار هو کر مامون کي مجلس تک پہنچے ' اور پھر اس کے سامنے " امر بالمعروف اور نهي عن المنکر " کے فرض کو انجام دے - چنانچه وه بغداد پہنچکر عین جمعه کے دن جامع (رصافه) میں جاتا هے اور بعد نماز کے ممبر پر سے پکار کر کهتا هے :

" کلام الله منزل غیر مخلوق " ! !

اسکي اس هلاکت طلب جرأت سے تمام مسجد میں هنگامه بپا هو گیا ' اور لوگوں نے کہا که یا زندگی سے بیزار یا مجنون و لا یعقل هے - بالا خر (عمرو بن مسعدة) رئیس الشرطه (کوتوال شهر) کو فوراً اس واقعه کي اطلاع هوئي - اس نے آکر (عبد العزیز) کو گرفتار کر لیا اور اسکي خواهش کے بموجب دربار خلافت تک پہنچادیا - وهاں پہنچکر اس نے مجلس مناظره اور حضور خلیفه کي درخواست کي ' اور مامون الرشید کي موجودگي میں اس عقیدے کے فسادات کو ایک ایک کرکے بیان کیا - (و من شاء التفصیل فلیرجع الی الرسالة له الفها في ما حدث له في بغداد)

ظهر الفساد في البر و البحر

عباسیه کے بعد فتنهٔ تاتار کي غارت گري نے تاریخ اسلام کا ورق الٹ دیا اور ایک وحشي قوم اسلام کے عرش حکومت کي مالک هوگئي - عربي حکومت کے خاتمے کے ساتھه هي دعوت اسلامي کے بقیه قوا کا بھي خاتمه هوگیا تھا اور فتنه و فساد ' جنگ و جدال ' حکومتوں اور قوموں کے تصادم اور دائمي کشت و خونریزي سے نفساني اغراض و ظلم و عدوان کي فضا هر طرف پھیل گئي تهي - سب سے بڑا فتنه علماے سوٓ کي کثرت اور علماے حق کي غربت تهي - خلافت راشده کے اختتام کے ساتھه هي شخصي حکومت کي بنیاد پڑگئي تهي ' اور شخصي حکومت کي سب سے زیاده قاتل سمیت امرا و رؤسا کي ندامت اور مصاحبت کي رسم کا پیدا هونا هے ' جو دنیوي عزو جاه کے حصول کا ذریعه ' اور پادشاه وقت کے تقرب و جلب توجه کا وسیله بن جاتي هے ' اور یه سب سے بڑي دین و علم کي آزمایش هوتي هے ' جو بوجهل زنجیر بنکر طبقهٔ (علما) کے پانوں میں پڑجاتي هے - پھر یه طبقه زر پرستي اور حصول عزو جاه کي لعنت میں گرفتار هوکر شیطان کا سب سے بڑا مرکب فساد بن جاتا هے ' اور دین و علم کو امرا و رؤساء کي ابلیسانه خواهشوں کے تابع کر دیتا هے - اسکا علم و مذهب اور وعظ و ارشاد حق کیلیے نهیں بلکه طلب دنیا کیلیے هوتا هے ' وه قوم کو حق کي طرف نهیں بلاتا بلکه خود قوم کي ضلالت اور گمراهي کے هاتھوں میں ایک کھلونا بنکر رهتا هے - جس عقیدے اور تعلیم کو جلب قلوب اور امرا و رؤساء کي خوشنودي کا ذریعه دیکھتا هے ' بیان کرتا هے ' اور جس کو انکي خواهشوں کا مخالف پاتا هے ترک کر دیتا هے - قرآن کریم نے علماے یهود کي سب سے بڑي مذمت یهي بیان کي تهي :

فخلف من بعدهم خلف ورثو الکتاب ' یاخذون عرض هذا الادنی ' و یقولون سیغفر لنا ' و ان یاتهم عرض مثله یاخذوه ' الم یوخذ علیهم میثاق الکتاب ان لا یقولوا علی الله الا الحق و درسوا ما فیه ' والدار الاخرة للذین یتقون افلا تعقلون ؟ (۷ : ۱۶۸)	پھر بني اسرائیل میں سلف صالح کے جانشین اور کتاب تورات کے وارث ایسے نا خلف هوے ' جو احکام الهی کو اغراض دنیوي کیلیے تبدیل کردیتے هیں اور حق کو چھپاتے هیں - اسلیے که اسکے صلے میں انهیں اس دنیاے دوں کا کوئي قلیل حصه ملجاتا هے ' اور اسپر طره یه هے که باوجود اس کے کہتے هیں که (هم علما میں سے هیں) اسلیے همارا گناه تو معاف هو جاے گا - اور اگر پهلي چیز کي طرح کوئي اور دنیاوي چیز انکے سامنے آجاے تو پھر اسکے لینے کیلیے طیار رهتے هیں - کیا ان گمراهوں سے وه عهد جو تورات میں مرقوم هے نهیں لیا گیا هے ' که " هم حق بات کے سوا دوسري بات خدا کي طرف منسوب نهیں کرینگے " ؟ پھر جو کچھه تورات میں هے وه اسے پڑھ چکے هیں اور کچھه جاهل و بے خبر بھي نهیں هیں -

باقي آینده

فهرست زرانه هلال احمر

— * —

(۸)

	روپیه	آنه	پائي
بذریعه جناب شیخ حمید الدین صاحب بیش امام جامع مسجد - اکوت - برار	(۱)		•
جناب خورشید علي خان صاحب - گنگودم	۲۶ (۱۰)		•
جناب سید پیر نور الدین شاه صاحب لڑکانه - سنده	۲		•
جناب ظهیر الدین صاحب - سلهت	۱۰ (۱)		
میزان	۸۴۲	۲	•

انسداد کا اپنے وجود کو ذمہ دار سمجھے اور ہر چیز کو گوارا کرلے مگر حق کی مظلومی کی اسکو برداشت نہو -

یہ فرض عام تھا ' کسی خاص جماعت کی اسمیں خصوصیت نہ تھی - امم قدیمہ کی گمراہی کا ایک بڑا سبب یہ تھا کہ یہ فرض ہمیشہ علما ؤ رؤساے دینی کے قبضہ اقتدار میں رہا ' اور اسلیے جس وقت تک وہ خود حق پر قائم رہے ' قوم بھی ہدایت پر قائم رہی ' اور جب وہ گمراہ ہو گئے ' تو قوم کی قوم بھی برباد ہوگئی - اسلام نے اس مرض کا یہ علاج تجویز کیا کہ " امر بالمعروف " کو ہر فرد امت کا فرض قرار دیا ' اور اسکی ذمہ داری پوری قوم پر پھیلا دی - یعنے ہر مومن جو اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کا اقرار کرتا ہے ' بمجرد اقرار ' اسکا بھی عہد کر لیتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کو قیـــام حق اور انسداد باطل کا ذمہ دار سمجھے گا ' اور اسکی تمام قوتیں صرف اسلیے ہونگی کہ نیکی کی نصرت کریں اور برائی کو روکیں -

علاوہ اِن آیات کریمہ کے (صحیح مسلـم) کی ایک مشہور حدیث میں - جس کو حضرت ابو سعیـد خدری نے روایت کیا ہے اور نیز نسائی ' ترمذی ' اور ابن ماجہ میں بھی باد نے تغیر موجود ہے - کس قدر واضح طور پر اس فرض کی تشریح فرمادی ہے :

مـن راي منکـم	تم میں سے جو مسلمان کوئی خلاف حق بات
منکـرا فلیغیـرہ	دیکھے تو اُسے چاھیے کہ اپنے ھاتھہ کے زور سے
بیدہ فان لم تستطع	اسکو دور کرے - اگر اسکی طاقت نہ پاے تو
فبلسانہ ' فان لـم	زبان سے اُس کی برائی بیان کرے ' اگر
تستطـــع فبقلبـہ	اسکی بھی قدرت نہ دیکھے تو کم از کم دل ھی
و ذالـک اضعف	دل میں اسکو برا سمجھے - مگر یہ آخری
الا یـــمـــان	صورت ایمان کا نہایت ضعیف درجہ ہے -

اسلام کی تعلیم کا اصلی عملی دور درحقیقت وہی اُسکا ابتدائی زمانہ تھا ' جو افسوس ہے کہ بہت جلد ختم ہوگیا - یہ اسی فرض اسلام کی قوت تھی جس نے قرون اولی میں تمام اسلامی سر زمین کو اعمال حسنہ کی حکومت سے نیکیونکی ایک بہشت بنا دیا تھا - شیطان اُسوقت بھی آزاد تھا ' جیسا کہ اب ہے ' اور اسکے پانوں میں بیڑیاں نہیں ڈالدی گئی تھیں ' مگر یہ ضرور تھا کہ اسلام کی قوت عاملہ نے انسانی نفس کی بے اعتدالیوں کو گویا پا بزنجیر کردیا تھا ' اور امر بالمعروف کے حکم سے کوئی باہر نہ تھا - ہر شخص یقین کرتا تھا کہ وہ " مسلم " ہے ' اسلیے دنیا میں خدا کا قائم مقـام ' اور اسکا نائب ہے ' پس دنیا کی ہر چیز اور ہر عمل کو اپنی آنکھہ سے نہیں ' بلکہ خدا کی آنکھہ سے دیکھنا تھـــا ' اور اپنی خواھشوں پر " مرضات اللہ " کو مقدم رکھتا تھا - ہم اُس زمانے کے حالات میں پڑھتے ہیں کہ ایک عورت نفس کے تسلط سے مجبور ہو کر زنا کے ارتکاب میں مبتـــلا ہو جـاتی ہے اور اسکی کسـی متنفس کو خبر نہیں ہوتی ' مگر وہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں آتی ہے اور اپنے زنا کا اقرار کرکے مجبور کرتی ہے کہ سنگسار کی جاے اور پھر انقضاے حمل کے بعد پورے عزم و استقلال سے آکر سنگسار ہوتی ہے - ہم کو اُس زمانے میں وہ ہزاروں انسان نظر آتے ہیں جو حق کے اعلان کی خاطر اپنے تمام عزیزوں کو چھوڑ دیتے ہیں ' اور اللہ کی راہ میں اُن تمام سخت سے سخت مظالم کو ہنسی خوشی برداشت کرتے ہیں ' جو باطل کے پرستاروں کے ہاتھوں انکو جھیلنے پڑتے ہیں - باپ نے اپنے بیٹے کو خلاف حق چلتے دیکھکر اپنے ہاتھوں سے سزئیں دی ہیں ' اور بیٹوں نے اپنے والدین کے مقابلے میں تلوار اُٹھائی ہے - دنیا کے اختیار میں ہے کہ اُس عہد سے اعلی تمدن ' بہتر ساز و سامان معیشت اور ترقی یافتہ علوم و فنون پیش کر دے ' لیکن یہ قطعی ہے کہ اِس زمانے سے بہتر وہ انسان نہیں دکھلا سکتی -

یہی لوگ تھے جنکی تعریف میں خدا تعالی نے فرمایا تھا کہ :

اشداء علی الکفار	کفر و ضلالت کے مقابلے میں نہایت سخت
رحمـــاء بینھـم	ہیں ' مگر آپسمیں ایک مومن دوسرے مومن
(۴۹ : ۲۹)	کیلیے نہایت رحم دل ہے -

انکی دوستیاں اللہ کیلیے تھیں اور دشمنیاں بھی اللہ ہی کیلیے - انہوں نے اپنے نفس کی خواھشوں کو مٹا دیا تھا اور اسکی جگہ اللہ کی رضا جوئی کے ولولے کی انگیٹھی روشن کرلی تھی - " الحب فی اللہ و بغض فی اللہ " انکا محور اعمال تھا ' وہ ملتے تھے تو حق کی خاطر ' اور کٹتے تھے تو صداقت کیلیے - پھر اس راہ میں نہ کسی کا خوف تھا اور نہ کوئی دنیوی طاقت انکو مرعوب کرسکتی تھی ' کیونکہ انھوں نے اس مالک الملک سے صلح کرلی تھی ' جس سے کائنات عالم کی ہر شے ڈرتی ہے ' پس اب انکو کسی ڈرانے والے سے شکست کھانے کا خوف نہ تھا :

اذلۃ علی المومنین '	ایمان اور صداقت کے سامنے نہایت عاجز نظر
اعزۃ علی الکافرین '	آتے ہیں ' مگر کفر و ضلالت کے سامنے نہایت
یجاھدون فی سبیل	مغرور - اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور
اللـہ ولا یخـافـون	پھر کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں
لومۃ لائم (۵ : ۶۱)	ڈرتے (کیونکہ وہ صرف اللہ سے ڈرنے والے ہیں)

اسی " امر بالمعـــروف " کے اصـول کا نتیجـــہ وہ آزادی ' راستگوئی ' اور بے باکانہ حق پژوہی تھی ' جسکے بے شمار نظائر سے صدر اول کی تاریخ لبریز ہے - سر زمین اسلام کا ایک ایک بچہ اور مدینے کی گلیوں کی بوڑھیا عورتیں اعلان حق کی جو قوت اپنے اندر پاتی تھیں ' وہ آج علم و دولت کی قوت کے مجسّموں کو بھی نصیب نہیں - " امر بالمعروف " کی روح نے ایک ایسی زندگی ہر مسلمان میں پیدا کردی تھی کہ خلاف حق و صداقت عمل کو دیکھکر بے اختیار تڑپ جاتا تھا ' اور پھر نہ تلوار اسکی زبان کو بند کرنے پر قادر تھی اور نہ حکـومت کا تخت سطـوت اسکی آواز کو دبا سکتا تھا -

بنی امیہ کا استبداد " امر بالمعروف " کے سد باب کا پہلا دن

ہمارا عقیدہ ہے کہ اگر قیامت کے دن دنیا کے ظالمـــوں کی صف عام فسّاق و فجّار سے الگ قرار دی جائیں گی ' تو ان میں سب سے پہلی صف یقینـاً (بنی اُمیّہ) کی ہوگی - انہی ظالموں نے اسلام کی اس روح حریت کو غارتِ ظلم و استبداد کیا ' اور اسکے عین عروج اور نشو ؤ نما کے وقت اسکی قوت نمو کو اپنے اغراض شخصیہ کیلیے کچل ڈالا - انکا اقتدار و تسلط ' فی الحقیقت " امر بالمعروف " کے سد باب کا پہلا دن تھا - نہ صرف یہ کہ انھوں نے اسلام کی جمہوریت کو غارت کرکے اُسکی جگہہ شخصی حکومت کی بنیاد ڈالی جو یقیناً اعتقاد قرآنی کی رو سے کفر جلی ہے ' بلکہ سب سے بڑا ظلم یہ کیا کہ اظہار حق اور امر بالمعروف کی قوت کو تلوار کے زور سے دبا دینا چاہا ' اور مسلمانوں کی حق گوئی کے ترقی کناں ولولے کو مضمحل کردیا - تاہم چونکہ عہد نبوت کا فیضان روحانی اور تعلیم قرآنی کا اثر ابھی بالکل تازہ تھا ' اسلیے اگرچہ طرح طرح کی بدعات اور محدثات و معاصی کا بازار گرم ہوگیا تھا ' لیکن پھر بھی " امر بالمعروف " کی آواز کی گرج کوفۂ و دمشق کے ایوان و محل کو لرزا دیتی تھی ' ساٹھہ برس کی ایک بڑھیا عورت بر سر دربار بلائی جاتی تھی اور (معاویہ) کے سامنے بے دھڑک اپنے وہ اشعار جوش و خروش کے ساتھہ پڑھتی تھی ' جنمیں نہ صرف

نهیں بهولیگا - اس سے پیشتر میں ان قیدیوں کے حالات سن چکا تها جو بلغاری سنگینوں حفاظت کے اندر مصطفی پاشا لائے گئے تهے - وہ باشی بزوق تهے اور شہر بهر میں بہادری کے لئے مشہور- ان میں سے ایک نے جو دوسرے سے کسیقدر سن رسیدہ تها ایک معرکہ میں تیئیس دشمنوں کو قتل کیا تها اور دوسرے نے بهي اسیطرح اسکا ساتهہ دیا تها - اس وقت ان کا جرم صرف اسقدر تها کہ انهوں نے تین بلغاریوں کو جو ان کے گهروں میں لوتنے کے لیے گهس آئے تهے' قتل کر دیا تها - ان کے لئے پهانسي اسي ویران باغ کے مضبوط درخت کي شاخوں میں لتک رهي تهي - درخت کے برابر ایک سیڑهي لگائي گئي تهي - ایک پهندے کے نیچے چند خالي بکس بے ترتیبي سے جمع کر دیے گئے تهے - دوسرے پهندے کے نیچے کي جگهہ خالي تهي مگر آخری وقت ایک الماري' جس کے پایے اور آئنے توت گئے تهے' لاکر رکهدي گئي تهي - اس هجوم میں تماشائیوں کے جهنڈ علاوہ فوتو گرافر اور نامہ نگار بهي موجود تهے - ایک سپاهي نے اپني تلوار نکال کر سامنے کي ان شاخوں کو جو فوتو کے کیمرے کے سامنے اس خوفناک اور حیرت انگیز نظارہ کا فوتو لینے سے مانع تهیں' صاف کر دیا - میں نہیں کهہ سکتا کہ اس میں کیا ایسي فریفتگي تهي جو آدمیوں کو شوق دلا رهي تهي کہ مظلوموں کو دم توڑتے ایک نظر دیکهہ لیں ؟ گو میرا ارادہ جانے کا هوا' مگر آنے والے شور و هنگامے کو سنکر میں پهر چند لمحوں کے لئے وهاں گیا - پیشتر اسکے کہ میں اس شور و هنگامے کي وجهہ کسي سے دریافت کروں' یکایک ایک خاموشي چها گئي اور ان گرفتار مگر بہادر اور سر بکف قیدیوں کو لایا گیا - ان کي مشکیں کسي هوئیں' اور پیروں میں بیڑیاں تهیں' جو صرف اس قدر ڈهیلي تهیں کہ وہ مشکل سے چل سکتے تهے -

انکو اس بیدردي کے ساتهہ سنگینوں کي طرف دهکیل دیا گیا' گویا وہ انسان هي نہ تهے - لیکن جب وہ میرے نزدیک پہنچے' تو مجهکو انکي اس همت پر سخت تعجب هوا جو انسے باوجود اپني قسمت کے آخري فیصلہ کے معلوم کر لینے کے ظاهر هو رهي تهي - ان میں سے ایک ضعیف آدمي تها جسکي داڑهي اور سر کے بال پک گئے تهے - اسکي گردن کسیقدر موتي' اور سینہ چوڑا تها - اسکے ساتهي کي عمر بهي پچاس سے کم نہ تهي' گو دیکهنے سے بوڑها معلوم نہیں هوتا تها - اسکا قد لنبا' چہرہ کسي قدر لاغر' اور تیڑها تها - اسکے چهوٹي سی کالی داڑهي بهي تهي - یہ دونوں ترکي توپي پہنے هوئے تهے - اور انکے لباس سے ظاهر هوتا تها کہ کوئي بڑے عہدیدار هیں -

* * *

اسمیں تو اب شک نہیں تها کہ وہ اپني قسمت کے فیصلہ پر شاکر هیں - ان دونوں نے ان لاشوں کي طرف جو درخت میں لتک رهي تهیں غور سے دیکها' لیکن وہ بالکل نہیں جهجکے' بلکہ انکے چہرے ویسے هي هیں شاداب اور شگفتہ نظر آتے تهے' جیسے اس شخص کا چہرہ' جسکو یقین هو کہ اب اسکي مصیبتوں کا خاتمہ نزدیک هے - اسکے بعد انهوں نے اپنے چاروں طرف هجوم' فوتو کے کمرے' اور بے رحم سپاهیوں کو دیکها' جو انکو هر طرف سے گهیرے هوئے تهے - ایک افسر نے اُن الزاموں کو جو ان پر لگائے گئے تهے سزا کا حکم پڑهکر سنایا - یہ کاغذات نہ تهے بلکہ ایک کئي صفحہ کي مفصل داستان تهي' اور اسکا دهرانا ایسے وقت میں جب کہ دو آدمي آخري فیصلہ کے منتظر هوں مجهکو نہایت درد انگیز معلوم هوا - ابهي یہ ختم هي هوا تها کہ ایک دوسرے افسر نے آگے بڑهکر انسے ترکي زبان میں دریافت کیا " اب تم کیا مانگتے هو؟ " دونوں نے یک زبان هوکر جواب دیا :" صرف ایک خواهش یعنے همکو نماز ادا کرنے کي اجازت دیجائے " انکو پانچ منت کا وقفہ دیا گیا - میرا خیال هے کہ ان آدمیوں کو نماز کے پڑهنے میں پندرہ منت سے کم نہیں لگے - انکي بیڑیاں کاٹ دي گئیں اور انهوں نے اپنے فرائض کي ادائیگي میں ایسا اطمینان ظاهر کیا' گویا وہ شب کو آرام کرنے کا انتظام کر رهے هیں یا ٹهیک اسطرح جیسے کوئي آدمي کام پر جانے سے پیشتر صبح کے وقت فرصت میں آرام کرتا هے - اتفاقاً مجهکو اس بوڑهے کے دیکهنے کا کافي موقعہ ملا - یہ میري زندگي میں پہلا وقت تها کہ ایسے وحشت انگیز ظلم و ستم کے غم آلود نظارے میرے سامنے تهے - اس نیک طینت بزرگ نے جسپر سنگین جرائم کا الزام لگایا گیا تها' دلي اطمینان اور بڑي رغبت کے ساتهہ نماز کي طیاري شروع کي -

جوتے اتار کر اسنے پہلے اپنا منهہ' پهر هاتهہ' اور پهر پانوں بڑي احتیاط کے ساتهہ اچهي طرح دهوے اور سب کے بعد تازہ پاني سے کلي کي' پهر وہ هاتهہ کانوں تک لیگیا' جو مشرقي اقوام کا دستور هے اور جسکي مثال همکو یہودیوں کي ان پراني تصاویر سے ملتي هے جو انکي هجو کي غرض سے کهینچي گئي هیں (یعنے هاتهہ کانوں تک لیجا کر تکبیر کہي اور نماز شروع کی' اللہ اکبر کي صدا سے نامہ نگار کو اذاں کا دهوکا هوا اور اسي لیے آگے چلکر اس نے ایسے حرکت کو اذاں سے تعبیر کیا هے - الهلال)

* * *

اب وہ اذان دینے کے بعد هاتهہ باندهکر کهڑا هوا' پهر کچهہ دیر کے بعد زمین پر بیٹهکر سجدہ کرنے لگا - ایک افسر هاتهہ میں گهڑي لئے هوئے منت گن رها تها' پیشتر اسکے کہ وہ بوڑهے کو وقت ختم هونے کي اطلاع دے' بوڑها سلام پهیر کر خود کهڑا هو گیا' اور خود هي پهانسي والے درخت کے نیچے چلا گیا - اسنے اپني چاندي کي انگوٹهي اُتار کر حقارت سے زمین پر پهینک دي گویا دولت کي اسکے سامنے مٹي سے زیادہ قدر نہ تهي - پهر چند قیمتي چیزیں' ایک گهڑي' ایک چاندي کا بکس' اور ایک سگرٹ هولڈر ایک نوجوان افسر کو دیدیا' جو اسکے پاس هي کهڑا تها - ایک افسر نے پکارا:" کوئي هے جو عمدہ پهندہ دینا جانتا هو" - اس آواز کے سنتے هي دو دهقاني باغ کي پشت کي جانب سے مسکراتے هوئے نکلے' اور ان فدائیوں کو مضبوط باندهکر اپني عقل اور مشق جلادي کا ثبوت دینا چاها -

* * *

مجهکو سخت تعجب هے کہ ان دونوں بہادروں کے لبوں سے نہ تو کوئي جانکني کي آواز نکلي اور نہ کوئي دوسري قسم کي آواز سني گئي - میں نے انکے چہروں کي ایک آخري جهلک دیکهي' جس سے سنجیدگي اور قائم مزاجي کے آثار هویدا تهے' اور جو با وجود اپني غمزدہ هیئت کے خوبصورت نظر آتے تهے - مجهکو دل هي دل میں انکے گناهوں کو پهر دهرانا پڑا' تاکہ اس رحم و درد کا جوش کم پڑ جاے' جو میرے دل میں ان دونوں بہادروں کے لئے موجزن تها - انکي شکلیں شہید بزرگوں کے مانند معلوم هوتي تهیں - اور انکے چہروں سے پاک موت کا سکون هویدا تها - کچهہ آدمیوں نے آکر انکے سروں پر سفید چادر ڈالدي جو کهینچکر انکے پیروں تک اوڑها دي گئي اور اب وہ مثل خاموش تصویر کے پہلے سے زیادہ خوفناک اور حیرت انگیز معلوم هوتے تهے - ایسے وقت میں بهي جبکہ انپر تاریکي چها گئي' اور موت انسے اسقدر قریب تهي' انکي زبان سے کوئی لفظ نہیں سنا گیا - چند لمحوں کے بعد دونوں جسم لٹکتے هوئے دکهلائي دینے لگے - کئي مضبوط آدمي انکے پیر پکڑ کر انکے ساتهہ جهولنے لگے تاکہ جان نکلنے میں دیر نہ هو - میرے خیال میں انکي جان نکلنے میں کچهہ بهي دیر نہ هوئي گو اس جوان آدمي کي لاش بوڑهے کي نسبت زیادہ تر پهڑاتي هوئي دیکهي گئي - الغرض اسطرح ان دونوں کي زندگي ختم هو گئي -

ناموران غزوهٔ بلقان

" کچهه آدمیوں نے آکر انکے سروں پر سفید چادر ڈال دي جو کهینچ کر انکے پیروں تک اوڑها دي گئي "

ایک سرگذشت خونین

مترجم از گریفک لندن

—:•:—

پندرهویں نومبر کا واقعه کچهه ایسا غم آلود تها ' که میرے لوح دل سے شاید تمام زندگي میں بهي محو نهو - همارے مرنے کے بعد هماري نسلیں اسلام کے ایسے شجاعوں ' اور بلغاریا جیسے ظالموں (یوروپین تهذیب کے بدنام کرنے والوں) کے کارناموں کو پڑه پڑه کر دست تاسف ملیں گي - یه وه زمانه هے که اس میں جور و ستم کي ایسي زنده مثالوں کا هونا نهایت هي حیرت انگیز هے - ترکوں کے اندر اب بهي وهي قوت ' وهي جوش ' وهي حب الوطني موجود هے جو اب سے صدیوں پیشتر ان کے آبا و اجداد کي صورت میں ظاهر هوئي تهي - اس جنگ نے ترکي کے گذشته کارناموں کو سطح زمین پر پهر ایک مرتبه زنده کر دکهایا هے -

* * *

دوپهر ڈهل چکي هے ' اور شام هونے میں کچهه زیاده دیر باقي نهیں ' آفتاب مغرب کي جانب اپني لنبي لنبي زرد کرنیں آنے والے انسانوں کے اوپر ڈال رها هے - میري طبیعت نے یکایک انگڑائی لي اور جي چاها که باهر چلوں - یه وه وقت تها که مصطفی پاشا پر بلغاریوں کا قبضه هو چکا تها - جاتے جاتے مجکو مصطفی پاشا کي بڑي سڑک کے کنارے لوگوں کا ایک هجوم دکهائي دیا - میرے دل میں بهی اس کے دیکهنے کا شوق گد گدایا - یوں تو جنگ میں هزاروں جانیں تلف هوتي هیں اور اسکا کبهي خیال بهي نهیں هوتا ' مگر یه واقعه ایسا نه تها ' که اسکو یوں هی چهوڑ دیا جائے - بلغاریوں نے دو ترکوں کو اس جرم میں گرفتار کیا تها که ان کے هاتهه خون آلود پائے گئے تهے اور ان کو یهاں تهوڑي دیر کے بعد پهانسي دي جانے والي تهي - ایک طرف تو ان کو پهانسي پر چڑهانے کا سامان کیا جا رها تها ' دوسري طرف بلغاري گروه انتقام کے جوش میں اسطرح بے چین تها ' گویا وه تمام بلغاریوں کا خون آج هي ان دو ترکوں سے وصول کر لیں گے - مجهه جیسے آدمي کے لیے جسکي زندگي میں اس سے پیشتر کبهي ایسے نظاره کے دیکهنے کا اتفاق نهیں هوا تها ' یه واقعه نهایت هي بهیانک اور هیبت ناک معلوم هوتا تها - یه ایک ایسا پر اثر اور سبق آموز واقعه هے جو مجهکو اپني زندگي بهر کبهي

(۱) رکوع میں جهک گیا هے

(۲) پهانسي کي طیاري -

(۳)
در سجدهٔ که سر نه زتن میشود جدا
در کشور ربتاں گنهش نام کرده اند

(۱) وضو کرنے کیلیے بوڑها ترک بوٹ کهول رها هے -

(۲) دونوں ترک اپنا فرد جرم سن رهے هیں -

(۳) بوڑها ترک وضو کر رها هے -

انتقام یا اپنے آئندہ مصالح کا حفظ ما تقدم تھا - وہ اس خطرہ کا سد باب تھا ' کہ کہیں انکا حریف اسلامی ممالک پر حکمرانی میں سبقت نہ لیجائے - اور اگر یہ نہ تھا تو میں پوچھتا ہوں کہ وہ ہاتھہ جوکل دولت عثمانیہ کے ہاتھہ میں تھا ' آج اسکے شدید ترین دشمن کے ہاتھہ میں کیوں ہے ؟ وہ ہاتھہ جوکل اسلام نوازی کے نام سے حامی اسلام کی دستگیری کے لیے اٹھا تھا ' آج دشمن اسلام کی پیٹھہ کیوں ٹھونک رہا ہے - ؟

یورپ کی بڑی بڑی سلطنتوں کے ماتحت صدھا مسلمان آباد ہیں ' وہ ان عیسائیوں سے کہیں زیادہ مصائب و آلام کا شکار ہو رہے ہیں ' جو دولت عثمانیہ کی عیسائی رعایا کی بابت بیان کیے جاتے ہیں ' مگر آہ ! مذہبی و ملکی آزادی کے مستحق صرف وہ لوگ سمجھے جاتے ہیں ' جو یسوع مسیح کی بادشاہت میں داخل ہیں ' اس لیے عیسایوں کی آزادی کے لیے تمام یورپ تیار ہوجاتا ہے ' مگر مسلمانوں کی آزادی کے لیے اسلامی سلطنتیں تو ایک طرف خود مصیبت کش مسلمان بھی حرف شکایت زبان پر نہیں لاسکتے - یورپ کے موجودہ طرز عمل نے یہ ثابت کردیا ہے کہ یورپ کی موجودہ جنگیں اُس عظیم الشان سازش کا نتیجہ ہیں ' جو آخری تخت اسلام کے الٹنے کے لئے عرصہ درازسے کی جا رہی ہے ' اور اس لیے گو ارادہ سلطانیہ (عثمانی شاہی اعلان) میں یہی ظاہر کیا گیا ہے ' کہ یہ جنگ محض سیاسی جنگ ہے ' لیکن مجھے یقین ہے ' اور میں تمام مسلمانان عالم کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ جنگ خالص مذہبی جنگ ہے ' اور یہ جنگ عیسائیت کی اس قدیمی عداوت کا نتیجہ ہے ' جو اسکو اسلام سے ہے - میرا یہ یقین بے وجہہ نہیں ہے بلکہ اس بنا پر ہے کہ شاہ بلغاریا نے اعلان جنگ کے وقت اپنی فوج کو مخاطب کرکے کہا تھا : " آل عثمان کی عیسائی رعایا کے مصائب و تکالیف سن سن کے ہماری فوج میں غیظ و غضب کی آگ بھڑک اٹھی ہے ' اور ہمارے ان مذہبی اور جنسی بھائیوں کی مدافعت کے تمام پرامن طریقے ختم ہوچکے ہیں - یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کی آہیں سنیں ' اور ہمارے دل پر چوٹ نہ لگے ' چونکہ ہم کو اپنے لشکر پر اور اپنی قوت پر اعتماد ہے ' اسلیے ہم اپنی فوج کو حکم دیتے ہیں کہ اس پرانے دشمن سے جنگ آرا ہو - ہماری مقدس جنگ رحم و انسانیت کی راہ میں ہے ' اے میرے بہادرو ! تمہاری یہ جنگ مقدس صلیبی جنگ ہے ' ہاں ! بہادرو ! صلیب کی برکتوں میں آگے بڑھو ! اِنصاف کا دیوتا تمہاری ضرور مدد کریگا " اعلان جنگ کے لیے گرجوں میں گھنٹوں کے بجنے کا حکم دیا گیا ' اور پادریوں نے لڑنے والوں کے لیے نزول رحمت و برکت کی دعا مانگی - شاہ سرویا نے بھی اعلان جنگ کے وقت فوج سے یہی کہا - تمام سروی گرجوں میں گھنٹے بجائے گئے ' اور دعائیں مانگی گئیں - شاہ یونان نے بھی فوج کے سامنے اسی قسم کی ایک تقریر کی -

یونان کے وزیر خارجہ نے اپنی ایک تقریر میں کہا : " یونان کی صلیبی جنگ اسلیے ہے ' کہ تمدن کی مدد کیجائے اور اسکو ایشیائی سیادت (دولت عثمانیہ) کی محکومی سے آزاد کیا جائے ' جس نے وائنا تک پہنچکے تمام یورپ کو ڈرا دیا تھا ' اور جو تمام ان قوموں کے کاندھوں پر ایک نا گوار بار ہے ' جو فاتح قوم سے زیادہ تمدن و آزادی کی شائق ہیں " -

انگریزی قوم کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ سلامتی ذوق و صفاء قلب میں تمام اقوام یورپ سے آگے ہے ' اور اسکا نیم سرکاری اخبار (ٹائیمز) یہاں تک کہتا ہے کہ " اسلام کا قوی ترین مدافعت کرنے والا صرف انگلستان ہے " ! !

لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اس قوم کا وزیر اعظم مسٹر (گلیڈسٹون) کہتا ہے " یہ کتاب (قرآن حکیم) مسلمانوں کے ہاتھہ سے لیکے جلا دینی چاہیے ' یہ کتاب جب تک مسلمانوں کے ہاتھہ میں رہیگی یقیناً یہ اشقیا تمام ترقیوں اور اصلاحوں کے مخالف اور عیسائیت کے دشمن رہینگے "

انگریزی اخبارات عموماً آجکل لکھہ رہے ہیں کہ " اسلام میں کوئی خوبی نہیں - اور نہ اسلام سے کسی قسم کی اصلاح کی امید رکھنا چاہیے " بہت سے اخبارات نہایت ہیجان انگیز و بے اصل واقعات شائع کر رہے ہیں - اور بعض تو شاہ بلغاریا سے بھی زیادہ سخت مضامین لکھہ رہے ہیں ' (پال مال گزٹ) تو صاف صاف کہتا ہے : " بیشک ہماری راے اور نیز عام راے یہی ہے ' کہ ہم کو اپنے مذہبی بھائیوں کی ضرور مدد کرنا چاہیے - بیشک ہماری تمنا ہے کہ ہم اپنے بلقانی عیسائی بھائیوں کو دیکھیں کہ وہ اسی طرح ایشیائی تخت سیادت کو الٹ رہے ہیں ' اور جنوب و مشرق یورپ کو مسلمانوں سے پاک کر رہے ہیں ' جسطرح کہ انکے بھائیوں نے اندلس کو عربوں سے پاک کیا تھا " - انگلستان میں اسلام کے خلاف جوش صرف اخبارات یا پبلک تک ہی محدود نہیں ہے ' بلکہ سیاسی و مذہبی حلقوں میں بھی موج زن ہے - چنانچہ مسٹر لوئیڈ جارج ' اور مسٹر (ماسٹر مین) وزیر مال نے (ویسٹمنسٹر) میں ریاستہاے بلقان کی حمایت کے لیے ایک انجمن قائم کی ہے ' جسکے ممبر پارلیمینٹ کے ممبر ہیں - اس انجمن میں یہ طے کیا گیا ہے کہ " بلقان اس جنگ میں حق بجانب ہے ' نتیجہ خواہ کچھہ ہو مگر مقدونیہ ضرور آزاد کر دیا جائیگا " - یہ بھی طے ہوا کہ پبلک میں ہیجان عام پیدا کرنے کے لیے ایک عام جلسہ کیا جائے " -

(مسٹر ناکل بکائن) ممبر پارلیمنٹ (صوفیا) گئے اور اعلان کیا کہ تمام انگریزی قوم کو بلقان کے ساتھہ اِس جنگ میں ہمدردی ہے ' اور بہت سے انگریز بطور والنٹیر کے میدان جنگ میں آنے والے ہیں -

پادریوں نے اتوار کے دن عام طور پر بلقان کی فتح و نصرت کے لیے دعائیں مانگیں - (بشپ آف ساوتھہ ویلس) نے (ناٹنگھم) میں ایک تقریر کی ' جسمیں انھوں نے کہا : " مقدونیہ کے عیسائیوں کی خونریزی و آلام رسیدگی اب ناقابل برداشت ہوگئی ہے - ضرورت ہے کہ اعلان جنگ ہو جائے ' لہذا آج کا دن اعلان جنگ کا دن ہے " -

انگریزی قوم نے (جسکو مسلمانوں کے جذبات کے احساس اور دولت عثمانیہ سے مخلصانہ دوستی کا دعوی ہے ! !) ایسے وقت میں جب کہ تمام عالم کے مسلمانوں کے دل زخمی ہو رہے ہیں ' انکے جذبات کی بالکل پروا نہیں کی ' اور کیوں کرتی ' جب کہ مسلمانوں نے وہ طریقہ نہیں اختیار کیا جس سے کسی قوم کے جذبات کا لحاظ کیا جاتا ہے -

انگلستان کے اس اخلاقی و دولی اثر کے لحاظ سے جو اسکو حاصل ہے ' یہ بالکل ممکن تھا کہ وہ اِس جنگ کو نہ ہونے دیتا ' مگر اُس نے اسکے لئے ذرا بھی کوشش نہیں کی -

انگریزی قوم کو یاد رکھنا چاہیے کہ اسوقت ۸۰ میلین مسلمان انگریزی سلطنت کے زیر حکومت ہیں - وہ اپنے خواب گران سے بیدار ہورہے ہیں ' واقعات کے ہاتھہ ' نیتوں پر پڑے ہوے پردوں کو چاک کر رہے ہیں ' اور وہ اخلاص و نفاق میں فرق سمجھنے سے اب عاجز نہیں ہیں ' اِسلئے اسکا فرض ہے کہ اس کورانہ عداوت سے احتراز کرے ' اور وہ وقت نہ آنے دے جب اسکے " خلاف اسلام " جوش کی وجہہ سے مسلمانوں میں ایک ہیجان عام پیدا ہو جایگا -

مقالات

تاریخ کي باز گشت

— * —

بیسویں صدي میں پھر جنـگ صلیبي

کا اعلان

اور

نام نہاد بے تعصب یورپ کي ھمدردي

— : —

(مقتبس از المنار مصر)

— * —

لوگ فخریہ کہتے ھیں کہ ھم اُس بیسویں صدي میں ھیں جسمیں انسان زینۂ زندگي کي سب سے بلند تر سیڑھیوں تـک پہنچگیا ھے' جسمیں مساوات' عدل' علم' تمام عالم میں پھیلـگیا ھے' جسمیں امراض اجتماعي کے برباد کن جراثیم کا استیصال کر دیا گیا ھے' جسمیں غلامي اور بردہ فروشي' کا انسداد ھوگیا ھے' جسمیں انسان کا جذبۂ رحم قوي سے قوي تر ھوگیا ھے' جسمیں انسانیت پرستي' امن دوستي' اور جنس نوازي کے اصول لوگوں کے سامنے مجسم ھوکے آگئے ھیں' جسمیں قلب انساني سے تعصب مذھبي متـگیا ھے' جسمیں مذھبي رواداري کا اصول ایک عملي قانون کا حکم رکھتا ھے' اور جسمیں ھر شخص دوسرے کے مذھب کا احترام کرنے لگا ھے -

مگر کیا یہ صحیح ھے ؟ واقعات اسکا جواب نفي میں دیتے ھیں - صلیبي جنـگ کو سات سو برس ھوچکے ھیں' اس عرصہ میں یورپ علوم و معارف میں بہت آگے بڑھگیا ھے' لیکن باین ھمہ کیا یورپ اپني قدیمي مسیحي خصوصیات اور اسلام کے مقابلہ میں اپنا دیرینہ مرکز بھولگیا ھے ؟ کیا یورپ اپنے حریف دیرینہ سے غافل ھوگیا ھے ؟ کیا آج یورپ اس مرکز سے ایک انچ بھي ھٹا ھے جس پر وہ جنـگ صلیبي کے عہد جہالت میں تھا ؟

مسلمانو ! یقین کرو کہ چاھے تم اسلام سے غافل ھوجاؤ' مگر عیسائیت کبھي اس سے غافل نہیں رھیگي - تم عیسائیوں کي ستم رانیاں بھول جاؤ' مگر وہ تمھاري بے التفاتیاں نہیں بھولینگے - تمھارے زخم اچھے ھوجائیں' مگر تمھارے لگاے ھوے چرکوں کو وہ ھمیشہ ھرا رکھینگے - ایران و طرابلس میں عیسائیوں کي خونریزي' غارتگري' عصمت دري' تم بھول جاؤ' مگر عیسائي' فلسطین' شام' اور مقدونیہ کو نہیں بھولینگے' اور میں کہتا ھوں کہ چاھے اندلس و طرابلس کي منہدم مسجدوں کو تم بھولجاؤ' مگر عیسائي ھمیشہ جامع ایا صوفیا اور بیت المقدس کو یاد رکھینگے -

اسلئے اے اخوان غفلت شعار ! یاد رکھو کہ جب تک زندہ ھو' تم چاھو یا نہ چاھو' مگر تمھیں ھمیشہ عیسایت سے معرکہ آرا رھنا پڑیگا - میں یہ نہیں کہتا کہ تم عیسائیوں پر دست درازي کرو' میں یہ نہیں کہتا کہ تم خواہ نخواہ جنـگ آرائي کرو' بلکہ میں کہتا ھوں کہ یہ کبھي نہ بھولو کہ تم توحید کے امانت دار ھو' قران کریم کے محافظ اور بیت ابراھیمي و روضۂ نبوي کے پاسبان ھو' اسلیے تمھیں ھر وقت ایک ناگزیر جنگ کے مقابلہ کے لئے طیار رھنا ھے' جو جلد یا بدیر تمھاري اور تمھارے مقدس مذھب اور نیم باقي سیاسي ھستي کي پامالي کے لئے ضرور کي جائیگي' یعني میں تم سے صرف یہ کہتا ھوں کہ ھمیشہ "جنـگ دفاعي" کے لیے تیار رھو اور اِس ایت کو ھر وقت پیش نظر رکھو کہ واعدوا لھم مااستطعتم من رباط الخیل - جسقدر تم سے ھو سکے (سپاھیانہ قوت سے اور طیار گھوڑوں کے باندھ رکھنے سے کافروں کے مقابلے کیلیے طیار رھو)

برادران ملت ! مجھے اسوقت موجودہ نا مبارک حالات کي تفصیل اور تمھارے درخشاں ماضي سے انکے موازنہ کرنے کی ضرورت نہیں معلوم ھوتي - تم خود جانتے ھو کہ افق خلافت کسقدر پر آشوب ھو رھا ھے' اور کاروان اسلام کے آخري نقش کے متانے کے لیے دشمنان اسلام کیا کیا سازشیں کر رھے ھیں - میں ماضي و حال کا سوال چھوڑ کے مستقبل کا سوال پیش کرتا ھوں - میں یہ کہنا چاھتا ھوں کہ خلافت اسلامیہ کے موجودہ مصائب ھنگامي واقعات نہیں ھیں' بلکہ اسلام کي آیندہ سیاسي مرگ و زیست کي فیصلہ کن کشمکش ھے - یہ سنبھالا ھے' جو مریض اسلام لے رھا ھے' اگر بچگیا تو پھر آگے ایک شاندار مستقبل ھے' ورنہ یہودیوں اور پارسیوں کي طرح محکومي' غلامي' اور ذلت کي ایک غیر معلوم الحد طویل زندگي ھے جس سے اسوقت کي شریفانہ و با عزت موت بدرجہا بہتر ھے -

اسلئے ضرورت ھے کہ تمھارا نشۂ غفلت اُتر جائے - تمھارے تمام قوی بیدار ھو جائیں' تمھارے خون میں حرکت' تمھاري رگوں میں جنبش' اور اسلام کے دبے ھوے شرارون میں پھر شعلہ باري پیدا ھو جائے -

تم کو یہ خیال نہ کرنا چاھیے کہ یورپ در اصل مقدونیہ کي اصلاح چاھتا ھے' کیونکہ بلغاریا' سرویا' اور مانٹي نیگرو اسکے لیے موزوں نہیں - مانٹي نیگرو محض ایک وحشیوں کا گروہ ھے - بلغاریہ انتظامي معاملات میں دولت عثمانیہ سے بہتر نہیں ھے' اور سرویا تو محض سوروں کا ایک گلہ ھے - لیکن باین ھمہ یورپ کو ریاستہاے بلقان سے کیوں ھمدردي ھے ؟ اسکے جواب کے لیے میں ایک انگریزي اخبار (پال مال گزٹ) کا یہ نوٹ پیش کردینا کافي سمجھتا ھوں کہ " ھماري آرزو ھے کہ ھم بلقان کے عیسائیوں کو اس عرش سیادت (دولت عثمانیہ) کو الٹتے ھوے دیکھیں' جو پندرھویں یا سولھویں صدي میں پیدا ھوئي تھي " - اس لیے اب مسلمـانان عالم کو یہ اچھي طرح سمجھہ لینا چاھیے کہ دولت عثمانیہ سے یورپ کي تمام جنگیں خالص صلیبي جنگیں ھوتي ھیں' گو مسلمانوں کي پراگندگي کے خیال سے انکو محض ملکي جنـگ کہا جاتا ھے -

صلیبي یورپ کے واسطے' جو اپنے ھم مذھبوں کي ترقي کے لیے سدراہ ھونا نہیں چاھتا' یہ ضروري ھے کہ وہ مسلمـانوں کے مقابـلے میں اپنے ھم مذھبوں کي اس حد تـک معاونت کرے جس حد تـک کہ اسکے شخصي منافع و مصالح کو صدمہ نہ پہنچے اس لیے اس سے یہ امید نہ رکھنـا چاھیے کہ وہ کبھي بھي ایک مسلم اور ایک عیسائی کو ایک نظر سے دیکھیگا - تم نے سنا ھوگا کہ مسیحي سلطنتوں کے مقابلہ میں بعض دول یورپ نے دو ایک دفعہ دولت عثمانیہ کي مدد کي ھے' مگر اسکو دولت عثمانیہ کي مدد کہنا مسلمانوں کي سادہ لوحی اور بعض اسلام فروشوں کي فریب کاري ھے - میں تم کو یقین دلاتا ھوں کہ یہ مدد اپنے دیرینہ کینہ

کي اوس اسپيچ کي بنا پر جو اونھوں نے ترميم تقسيم بنگال اور اس قسم کے دوسرے مواد پر کي ھے ' آپ حضرات اونسے بيزار ھو گئے ھيں - کسي شخص کي نسبت يہ کھنا کہ وہ اپنے خيال ميں ايمانداري سے کھتا ھے يا بے ايماني سے ؟ بھت مشکل ھے - يہ کھنا کہ حکام رس يا اغنيا بے ايمان ھيں ' ويسي ھي غلطي ھے جسطرح يہ کھنا کہ دوسرے گروہ والے بے ايمان ھوتے ھيں - ھر کسي کو دوسرے کي دلي حالت خداوند تعالی پر چھوڑدينا چاھيے جو واقف اسرار ھے - ھم ظاھر بينوں کا ميرے نزديک فرض فقط يہ ھے کہ ھم ديکھيں کہ فلاں شخص کي راے يا خيالات ھمارے سمجھہ کے بموجب کھاں تک لائق تسليم يا ترک ھيں -

ميں اس پر اور زيادہ وضاحت سے عرض کرسکتا ھوں ليکن غالباً اس سے جناب کے معزز اخبار کے اوراق اور اونکے پڑھنے والوں کے اوقات زيادہ خرچ ھونگے ' اسواسطے اسکو مختصر کرونگا اور اپنا يہ منشاء ظاھر کرونگا کہ جناب بجائے مسلمانوں کے دو گروھوں ميں مفارقت ڈالنے کے يہ کوشش کريں تو مفيد ھو کہ سب طبقے کے لوگ ملکر کام کريں اور بہ کار آمد ھوں - اپنا وقت غصے اور سب و شتم کي بجاے ' حلم اور اخلاق محمدي (صلعم) برتنے ميں آپ صرف فرمائيں ' تاکہ امت محمد (صلی اللہ عليہ وسلم) ملکر کام کرنا سيکھے -

بلا شبہ مسلم ليگ موجودہ شکل ميں سخت بے کار جلسہ ھے ' مگر اسکا يہ علاج نہيں ھے جو جناب نے تجويز کيا ھے ' اسطرح تو آپ ايک کار آمد گروہ کو جدا کرکے مسلمانوں کے پوليٹکل اقتدار کو ايک دوسري طرح کا صدمہ پہنچانے کي (ممکن ھے کہ آپ اسکو محسوس نہ کرتے ھوں مگر) کوشش کر رھے ھيں -

ميں نے خود مسلم ليگ اور محمدن ايجوکيشنل کانفرنس سے اس وجہہ سے علحدگي اختيار کرلي کہ ميري راے ميں يہ جلسے پبلک جلسے نہيں ھيں - حتے کہ مدرسۃ العلوم کي ٹرسٹي شپ بھي بيس چاليس برس ٹرسٹي رھکر اسي خلفشار سے چھوڑدي ' کيونکہ ميري راے ميں پبلک جلسوں کي شان کے بر خلاف ھے کہ پبلک سے بے تعلقي سي رکھي جاے ' اور کوس انانيت بجايا جاے - اور مجھکو بے حد خوشي ھوتي ھے جب کہ ميں جمھور کي آواز اپني آواز کي مانند سنتا ھوں - مگر اسي کے ساتھہ ميں اسکو دوسري غلطي جانتا ھوں کہ ھم کسي گروہ کو الگ کر ديں - کوئي مشورہ مکمل نہيں ھوسکتا جبتک کہ اوسميں ھر ايک طبقہ اور گروہ کي راے شامل نہ ھو -

اب ميں آپکي ايک اور پاليسي کي بابت چند سطريں لکھنے کي اجازت چاھونگا اور وہ ھندو اور مسلمانوں کے اتحاد کا مسئلہ ھے - شايد کوئي مشورہ اس سے بدتر اور نالائق تر نہيں ھوگا کہ ايک ملک کے رھنے والے ايک دوسرے کے دشمن ھوں ' بلکہ اونکو بلاشبہ دوست ھونا چاھيئے - ليکن جناب کا يہ خيال کہ مسلمان اپني تعداد کي قلت سے مشوش نہ ھوں ' اس جديد اصول کي بنا پر جو اب رايج ھوتا ھے ' بالکل غير قابل تسليم ھے - اگر مسلمانوں کي پوليٹکل استيج جدا نہ ھوگي - اگر مسلمان اتحاد ثلاثہ (يعني مسلمان ' ھندو ' اور انگريز) سے بے پروا ھو جائينگے ' تو تباہ ھو جائينگے - بيشک سوشيل ميل جول ھندوؤں اور مسلمانوں ميں بڑھنا چاھيئے ' محرم ' بقرعيد - ھولي - ديوالي پر جنگ و جدل سخت بدتميزي اور بدنصيبي ھے ' مگر ايسا پوليٹکل اتحاد بھي جيسا کہ الہلال سے پيدا ھوتا ھے کچھہ کم بدقسمتي مسلمانوں کے واسطے اور فتح مندي ھندوؤں کے واسطے نہيں ھے -

ان سطروں کے لکھنے ميں اگر کوئي امر خلاف مزاج عالي ھوا ھو تو اميد ھے کہ معاف فرمائيگا - آپکا نہايت ناچيز خادم (نہيں بلکہ مخدوم)

(جناب نواب حاجي) محمد اسمعيل خاں (صاحب رئيس دتاولي)

فکاھات

مسلم ليگ

— * —

لوگ کھتے ھيں کہ آمادۂ اصلاح ھے ليگ * يہ اگر سچ ھے تو ھم کو بھي کوئي جنگ نہيں

صيغۂ راز سے کچھہ کچھہ يہ بھنک آتي ھے * کہ ھم آھنگي احباب سے اب ننگ نہيں

فرق اتنا تو بظاھر نظر آتا ھے ضرور * اب خوشامد کا ھر اک بات ميں وہ رنگ نہيں

عرض مطلب ميں زبان کچھہ تو ھے کھلتي جاتي * گرچہ اب تک بھي حريفوں سے ھم آھنگ نہيں

وہ بھي اب نقد حکومت کو پرکھتے ھيں ضرور * جن کو اب تک بھي تميز گہر و سنگ نہيں

قوم ميں پھونکتے رھتے تھے جو افسون وفا * اُن کي افسانہ طرازي کا بھي وہ ڈھنگ نہيں

وہ بھي کھتے ھيں کہ اس جنس وفا کي قيمت * جسقدر ملتي ھے ذرہ کي بھي ھمسنگ نہيں

آگے تھے حلقۂ تقليد ميں جو لوگ اسير * سست رفتار تو اب بھي ھيں مگر لنگ نہيں

* * *

آپ لبرل جو نہيں ھيں تو بلا سے نہ سھي * ياں کسي کو طلب افسر و اورنگ نہيں

کام کرنے کے بھت سے ھيں جو کرنا چاھيں * اب بھي يہ دايرۂ سعي و عمل تنگ نہيں

سال ميں يہ جو تماشا سا ھوا کرتا ھے * کام کرنے کا يہ انداز نہيں ' ڈھنگ نہيں

کچھہ تو نظم و نسق ملک ميں بھي ديجيے دخل * شيوۂ حق طلبي ھے يہ کوئي جنگ نہيں

کچھہ نہ کچھہ نظم حکومت ميں ھے اصلاح ضرور * ھم نہ مانينگے کہ اس آئينہ ميں زنگ نہيں

کم سے کم حاکم اضلاع تو ھوں اھل وطن * کيا ھزاروں ميں کوئي صاحب فرھنگ نہيں

(وصاف)

مراسلات

موجودہ جنگ سے مسلمانوں کو یہ سبق حاصل کر لینا چاهیے که انگلستان صرف اس قوم کے جذبات کا پاس کرتا ہے جو اپني زندگي کا عملی ثبوت دیتي ہے ' یا جسکے جذبات کے پاس کرنے سے اسکے مصالح کو فائدہ پہنچتا ہے - پس اگر مسلمان چاهتے هیں که انکے جذبات کا بھي خیال کیا جاے ' تو انکا فرض ہے که سلطنت برطانیه کي دیگر محکوم قوموں کي طرح اپني زندگي کا بھي عملي ثبوت دیں اور اپني سیاسي قوت کے اعتراف پر اسکو مجبور کردیں -

اے برادران اسلام ! تم کو معلوم ہے که آندلس کے مسلمانوں کا کیا حشر هوا ! تم کو معلوم ہے که کسطرح مسجدیں ڈهائي گئیں ' مسلمان جبراً عیسائي کیے گئے ' اور جو عیسائی نہیں هوے ' وہ جلائے گئے !! یه سچ ہے که اس وقت تمہارے ساتھه یه سلوک نہیں هو رہا ہے ' مگر تمہیں کیونکر اطمینان هو گیا که جب تمہاري سیاسي هستي کا بالکل خاتمه هو جائیگا اور دنیا میں کوئي آزاد اسلامي سلطنت نہیں رهیگي ' تو اسوقت ایسے لوگ پیدا نہیں هوں گے ' جو مسٹر (گلیڈسٹون) کے حکم کي تعمیل کریں ؟ نیز ایسے لوگ پیدا نہیں هونگے ' جو (پال مال گزٹ) کی تمنا پوري کریں ؟ ؟

اتحادي عیسائیوں نے مفتوحه ممالک میں مسلمانوں اور یہودیوں پر جو ستمرانیاں اور سفاکیاں کي هیں ' تم نے اشک آلود آنکھوں اور مضطر دل کے ساتھه سني هونگي ' مگر یه وقت صرف آنکھوں کے رونے یا دل کے پھڑکنے کا نہیں ہے - تمہارے سامنے اندلس ' ایران ' اور طرابلس کي مثالیں موجود هیں ' تاریخ همیشه اپنے آپ کو دهراتي ہے - مسلمانوں کي موجود کشمکش فیصله کن کشمکش ہے ' اگر اسوقت مسلمانوں نے اپني اور مذهب اسلام کي حفاظت کے لیے سیاسي طاقت نه حاصل کرلي ' تو انکو فیصله کرلینا چاهیے که انکا کیا حشر هوگا -

برادران اسلام ! اسلام کا آخري سیاسي و مذهبي مرکز دارالخلافه ' اسوقت دشمنوں میں گھرا هوا ہے - دشمن بہت ' یگانے و بیگانے سب انکے مدد گار ' لیکن مرکز اسلام کے ساتھه بجز خدا کے اور کوئي نہیں - یاد رکھو که اگر تم نے اسکي مدد میں کوتاهي کي ' تو تم اس نخل اسلام کے کاٹنے والوں کے مدد گار هوگے ' جسکو تمہارے آباء و اجداد نے اپنے خون سے سینچا تھا ' اور ایک ایسے حاکم کے سامنے جواب دہ هوگے ' جسکي حکومت سے بچکے تم کہیں نہیں جا سکتے -

---

علي گڈہ ' لیگ ' اور کانفرنس

— * —

مخدومي حضرت مولانا اڈیٹر " الهلال "

میں جناب اور جناب کے هم صفیر دیگر دو ایک اخباروں کے وہ مضامین جو پبلک لیڈروں کي گوشمالي کے واسطے لکھے جاتے هیں - نہایت دلچسپي اور غور سے پڑهتا هوں ' اور شاید مجکو فخر کرنا چاهئے که ایک حصه سے اونکے میں بھي متفق هوں ' اور آج سے نہیں بلکه سالوں سے میرا یه خیال ہے که سواے سر سید رحمت الله علیه کے کسي دوسرے شخص نے اپنے آپ کو ایسا ثابت نہیں کیا که اوسکے عام اقوال کو احکام سمجھا جاے - حضرت سید کي وفات کے بعد مجھه سے چاها گیا که انسٹیٹوٹ گزٹ کو میں اپنے چارج میں لوں ' مگر میں نے اسي وجه سے انکار کیا که مجھه سے یه توقع نہیں کرنا چاهئے که میں اس میں ویسے مضامین کسي کي مدح میں یا کسي کي پالسي کي تائید میں لکھونگا جیسا که مرحوم و مغفور سید صاحب کے متعلق لکھا کرتا تھا ' کیونکه میري راے میں اسوقت کسي نے اپنے آپ کو سر سید کي حاشیه نشیني کے قابل بھي ثابت نہیں کیا ہے - پھر تو انا الحق کي صدائیں اس کثرت سے خاصکر علي گڈہ سے اوٹھیں که کانوں کے پردے اوسي طرح پھٹنے لگے ' جسطرح (بادب معافي چاهتا هوں) جناب کي تحریروں کو پڑهکر آنکھیں پتھرا سي جاتي هیں - اگرچه رفته رفته هزهاینس آغا خاں نے ایک خاص درجه میري نگاہ میں حاصل کر لیا ہے ' مگر تا هم میں نے مسلم لیگ والوں کو همیشه ملامت کي که انھوں نے لیگ کو اونکے هاتھه فروخت کر دیا ' اور قومي سے شخصي بنا دیا - مگر با وجود ان تمام باتوں کے پبلک لیڈروں سے ایسے طور پر پناہ مانگنا جیسا کے جناب نے شیوہ اختیار کیا ہے میري سمجھه سے ضرور بر تر ہے ' اور یهي موضوع میري اس عاجزانه تحریر کا ہے - جناب یا کوئي صاحب یه ارشاد کریں که زید یا بکر کي پیروي نکرو بلکه عمر کا کہنا مانو تو پڑهنے والے کو ضرور یه تحریر اسطرف مایل کرسکتي ہے ' که کیوں ایسا کیا جاے اور ویسا نه کیا جاے ' مگر عام طور پر یه لکھنا (که سب سے بچو) اسکے معني تو یه معلوم هوتے هیں که هم جو کہیں وہ کرو - اگر ایسا هي هو تو اسکي کیا وجه ہے که جمہور کسي کا کہنا سواے آپکے فرمودہ کے نه مانے ' اور یه تو وهي غلطي ہے جسکي بظاهر جناب اصلاح چاهتے هیں - همارا معزز هم عصر مسلم گزٹ بھي سب سے روگرداني کرانا چاهتا ہے مگر سمجھنے والے خوب سمجھه جاتے هیں که اوسکا مرکز نظر بھي کوئي ہے ' اور اس بنا پر اوسکي نصیحتیں بالکل بے اثر هو جاتي هیں -

میں دیکھتا هوں که جناب حکام رس لوگوں سے بہت ناراض هیں اور نیز اغنیا سے ' مگر سمجھه میں نہیں آتا که و اسقدر مقہور کیوں هیں که پبلک اونکو بدتر از بدتر سمجھے ؟ کیا وہ پبلک کے مفہوم کا ایک جزو نہیں هیں ؟ - اور کیا جمہور مصداق اونکو الگ کرکے صحیح معنوں پر باقي رهتا ہے ؟ جسکي بابت میں عرض کرونگا که یه صحیح نہیں ہے ! مجلس شوری کی صفت یه ہے که اوسمیں هر طبقه کے لوگ هوں - اگر آپ کسي گروہ کو اپنے میں شامل کرنا پسند نہیں فرماتے ' تو اوس گروہ کو گویا یه حق آپ تسلیم کرتے هیں که وہ آپ کے مجمع کو جدا رکھے ' اور یه طریقه ایسا ہے جو هرگز مفید اور منزل رسان نہیں ہے اور سیاست اور تعلیم اسلام کے بالکل خلاف ہے -

حاکم اور رعیت انساني حیات کے دو جزو لاینفک هیں - دنیا میں نه کل اشخاص حاکم اور نه کل اشخاص محکوم هو سکتے هیں - پس ان اجزا کو باهم ملانے کي کوشش کے بجاے تبعید و وعظ ' میري راے میں تو معقول نہیں ہے - نظر بریں حکام رسي کوئي جرم نہیں هوسکتا ' اور جو شخص حاکموں کي واجبي تعریف اور مدح کرے یا اونکا رتبه اونکو دے وہ هرگز قابل حقارت کے نہیں هو سکتا -

میں نے اوپر عرض کیا ہے که میں نے اسکو ناپسند کیا که هزهاینس آغا خاں کو لیگ کا روح رواں مانا گیا ' مگر میں نے اوسي کے ساتھه اس کو بھي نہایت افسوس سے دیکھا که آغا خاں

البانیه تعلیمگاهوں سے بالکل خالي تها - دولت عثمانیه کے طرف سے اسکا کوئي انتظام نه تها - یوناني چرچ کي مذهبي جماعت نے اس فرصت کو غنیمت سمجهکے انهیں یوناني زبان کي تعلیم دینا شروع کردي ' یه دیکهکے اطالوي پاپاوں نے بهي کیتهولک عیسائیوں کو اطالوي زبان کی تعلیم دینا شروع کي - چونکه البانیه اطالوي ممالک سے قریب تها اور اُن میں اور البانیه میں تجارتي تعلقات بهي قائم تهے ' اسلیے البانیوں میں اطالوي زبان بہت رائج هوگئي - اسوقت اقوام یورپ کے مختلف تمدنوں میں سے اطالي تمدن کا اثر البانیا میں سب سے زیاده نمایاں هے -

X

استقلال البانیا

— * —

(مقتبس از جرائد عثمانیۂ مختلفه)

البانیا کو اسطرح کي خود مختاري ' جیسي که اسماعیل کمال بک چاهتا هے ' ملنا بہت بعید معلوم هوتا هے - اسکو صرف ایک خاص قسم کا انتظامي اختیار دیا جائیگا اور سلطان المعظم کے زیر سیادت ایک امیر متعین هوگا - باب عالي کوشش کریگا که اسمیں اور اس ریاست میں همیشه عمده تعلقات رهیں -

آج سے پہلے بهي کئي بار الباني رؤسا خلیل بک والي بیروت کے مکان پر جمع هوچکے هیں اور ایک ایسي الباني ریاست کا نظام ترکیبي بناچکے هیں جسکي بنیاد دولت علیه کے ساتهه نہایت مستحکم ارتباط و تعلقات پر هو -

البانیه سے آئي هوئي خبروں سے معلوم هوتا هے که وهاں کے باشندوں کا بیشتر حصه یہي چاهتا هے - انکا خیال هے که انکو بالکل خود مختار سلطنت نہیں ملسکتي - اسکے علاوه وهاں کے مسلمان باشندے دولت عثمانیه سے قطع تعلق کرنا نہیں چاهتے -

البانیه کي ریاست کے امیدوار حسب ذیل اشخاص هیں -

(۱) امیر عبدالمجید افندي (شاهي خاندان کے ممبر هیں)

(۲) امیر عم خدیو مصر -

(۳) فرید پاشا رئیس الاعیان -

(۴) ابن فرید پاشا خسر خدیو مصر -

نامه نگار مذکور ایک دوسري چٹهي میں لکهتا هے :

اسماعیل کمال بک کي خود مختاري ' دولت عثمانیه سے بالکل علیحدگي کي فرمایش ' اور البانیه پر عثماني امیر کي تقرري پر یورپي پرنس کے تعیین کو ترجیح ' اور اسي قسم کے اسماعیل کمال بک کے دیگر حرکات جو مشهور هوے هیں ' انکو نه الباني امراء مقیمین قسطنطنیه نے پسند کیا ' اور نه جمهور البانیوں نے ' بلکه اصالۃً و نیابۃً اسکے خلاف آواز بلند کي هے ' کیونکه البانیه میں دو ثلث سے زائد مسلمان آباد هیں اور خلافت اسلامیه سے قطع تعلق کرنا اپنے مصالح کے خلاف سمجهتے هیں - چنانچه الباني امراء نے غالب پاشا کے مکان پر ایک جلسه کیا ' جسمیں فرید پاشا دیوان خاص کے صدر مجلس اور عاکف پاشا ممبر دیوان خاص بهي شریک هوے - اس جلسه میں طے پایا که " البانیه میں دولت عثمانیه کے مصالح کي تائید اور اسکي سیاست و سیادت کي تقویت جسطرح هوسکے کي جائے " - حال میں اسماعیل کمال بک کا تار بهي صدر اعظم کے پاس آیا هے جسمیں مبهم الفاظ میں ظاهر کرتا هے که " دولت عثمانیه اور البانیوں میں کوئي شے حائل نہیں هے "

اس تار سے قیاس هوتا هے که اسماعیل کمال بک نے یه محسوس کرکے که "اکثریت (مجارتي) استقلال تام کے خلاف هے" کامل پاشا سے گفتگو شروع کي هے '

جو لوگ اس شخص کي ان حرکات سے واقف هیں ' جو یه سلطان سابق کے عهد سے لیکے زمانه دستور تک کرتا رها ' وہ جانتے هیں که مصائب (روملي) کا سب سے بڑا سبب یہي شخص تها -

سرویا و یونان سے اتحاد اور بلقان اور البانیه کي کامل خود مختاري کي بابت اسي نے گفتگو کي تهي اور مالیسوریوں کو بغاوت پر بهي اسي نے اماده کیا تها -

ایک دفعه اس نے (دیبا) کے نامه نگار سے دوران گفتگو میں کہا : "تعجب هے که سروي البانیوں کو کیوں ذبح کر رهے هیں حالانکه سروي اور الباني دولت عثمانیه کي مخالفت میں متحد تهے" اسکا یه کہنا بالکل صحیح هے که الباني و سروي دولت عثمانیه کي مخالفت میں متحد تهے ' مگر یه بهي صحیح هے که اس اتحاد کا باني اسماعیل کمال بک هي تها - البانیوں کي دولت عثمانیه سے مخالفت کي وجه انجمن اتحاد و ترقي کي کارروائیاں بیان کیجاتي هے ' مگر یه غلط هے - درحقیقت کمال بے البانیوں کو دولت عثمانیه سے جنگ کرنے کے لیے تیار کر رها تها ' اسکي بدیهي دلیل یه هے که اسوقت انجمن اتحاد و ترقی بر سر اقتدار نہیں هے ' لیکن پهربهي البانیوں کي مخالفت کا خاتمه نہیں هوا - اب تک اسماعیل کمال بک بالکل علحدگي کا طالب هے اور ایک مسلمان امیر کے بدلے ایک فرانسیسي ' انگریزي ' یا آسترئي پرنس کو مقرر کرنا چاهتا هے -

---

التواء جنگ سے قبل ایک آخري حمله

— * —

ایک عثماني نامه نگار ۹ دسمبر کو قسطنطنیه سے لکهتا هے :-

التواء جنگ کے متعلق گفتگو جب قریب اختتام هوئي ' اور بلغاریوں کو (ادرنه) کي سپردگي سے مایوسي هوگئي ' تو انهوں نے یه اراده کیا که التواء سے پہلے (ادرنه) پر چند ایسے فیصله کن و فتح بخش حملے کردیں ' که التواء جنگ هو تو (ادرنه) انکے هاتهه میں نظر آے ' کیونکه معرکه (ادرنه) تمام جنگ کا نصف حصه سمجها جاتا هے اس اراده کي بنا پر بلغاریوں نے اپني تمام آخري قوت صرف کرکے ایک سخت حمله کیا ' لیکن فوراً سخت نقصان کے ساتهه واپس کردیے گئے -

هم نے بلغاریوں کی اس آخري هزیمت کي خبر سني تهي ' مگر تفصیل معلوم نه تهي اسلئے نہیں لکهي - کل کے اخبارں میں (ادرنه) کے آخري معرکے کي تفصیل سرکاري طور پر شائع کي گئی هے - یه بجنسه وہ تار هے ' جو وزیر داخلیه کو آج سے ۵ دن پہلے (ادرنه) سے موصول هوا هے وہ تار یه هے :

التوائے جنگ سے پہلے دشمن نے قلعه پر حمله کرنے کا اراده کیا - چنانچه کل رات کو ۹ بجے جنوب ' مشرق ' ومغرب کي طرف سے دشمن نے اپنے تمام پیادوں وتوپخانوں کے ساتهه ایک عام حمله کیا لیکن الحمد لله که همارے بہادر فوج نے نہایت کامیابي کے ساتهه ان پیهم حملوں کا مقابله کیا - اس دهشت انگیز جنگ میں جو ۹ گهنٹه تک جاري رهي دشمن کا بہت سخت نقصان هوا - شکست کها کر مجبوراً پیچهے هٹ گیا ' اثناء جنگ میں دشمن نے شہر پر ۷۰ گولے بهي پهینکے تهے مگر شہر کا ذرا بهي نقصان نہیں هوا - اسي رات کي صبح تهي ' جبکه التواے جنگ کا اعلان کیا گیا تها -

شئون عثمانیه

صوبهٔ البانیه

— * —

جس کي اداري خود مختاري ترکي نے بصورت صلح تسلیم کرلي ہے

—(*)—

یه خطه جسکو هم (البانیه) کہتے هیں' قدیم زمانهٔ میں (اپروس) کہلاتا تھا- (البانیه) اسکا نام قرون وسطي میں پڑا- اس میں معمولي زمین کے علاوہ بہت سے پہاڑ بھي هیں - یه پہاڑ بہت بلند هیں' جنمیں سے نہایت صاف و شفاف جھرنے اور آب شار جاري رهتے هیں - البانیه کے عام مناظر طبعي نہایت درجه نظر فریب و دلکش هیں - گذشته افسانوں میں عشق کے لیے یہیں کے معشوق انتخاب کئے جاتے تھے - یہاں کي عورتیں نہایت حسین' شدید پاکدامن اور بے حد غیرتمند هوتي هیں -

یہاں کے باشندوں کو اهل یورپ البینین کہتے هیں' مگر ترک انکو (ارناوط) اور انکے ملک کو (بلاد ارناوط) کہتے هیں - خود البانی اپنے آپ کو نه (البانی) کہتے هیں اور نه (ارناوط)' بلکه ایک اور نام سے موسوم کرتے هیں جسکا لفظي ترجمه (عقاب بردار) ہے -

بعض مورخیں کا بیان ہے' که البانی قوم اقوام یورپ میں قدیم ترین قوم ہے' اس کا وجود تین هزار سال سے ہے - اپني نسل کو غیر البانی خون سے محفوظ رکھنے میں اسکو بہت زیادہ غلو ہے - اور اسوقت تک اپني مافوق العادت سختي کي وجهه سے اسکي نسل ان تمام اقوام کے اختلاط سے محفوظ ہے' جو وقتاً فوقتاً اس کرهٔ ارض پر وجود پذیر هوئي هیں -

اسي عدم اختلاط کا یه اثر ہے که اسکي زبان' اسکے مراسم' اور اسکا تمدن آج بھي ایک حد تک محفوظ ہے -

گذشته صدیوں میں البانی قوم با شوکت و اقتدار تھي' اور همیشه اپنے دشمن کے مقابله میں کامیاب رها کرتي تھي - مگر چونکه اسکو دیگر اقوام کے میل جول سے نہایت سخت پرهیز تھا' اور اپنے بزرگوں کے آثار و عادات کے محفوظ رکھنے میں نہایت سخت تعصب تھا' اسلیے گو ایک عرصه تک وہ اپني حریت' استقلال وطن' زبان محفوظ رکھه سکي' مگر اُن ترقیوں سے مستفید نه هوسکي جو اسکے تمدن خاص کے بعد عام تمدن میں هوئیں -

البانی قوم حب وطن' سنگیني طبع' اور شجاعت میں مشہور ہے' بلکه اسکي بہادري تو شجاعت کي حد سے نکل کے تہور کي حد تک پہنچگئي ہے -

طبائع کي ذکاوت' خواهشوں کا اعتدال' اسپ سواري' احترام قانون' رعایت حقوق' مہمان نوازي' جنگ پسندي' بغاوت دوستي' اس کے ممتاز خصائل هیں -

البانیوں نے پندرهویں صدي میں رشتهٔ وطنیت کے نام سے متحد هوکے' اپنے استقلال و حریت کي محافظت کے لیے نہایت' شجاعت و پامردي سے ترکوں کا مقابله کیا تھا - سنه ۱۴۴۳ ع میں انکا سردار (جرجي کاستریوتي)' جو اسکندر بک کے نام سے مشہور تھا' آل عثمان کے هاتھه میں ایک طویل مدت تک گرفتار رهنے کے بعد بھاگ گیا - اور جب اس کے پاس اسکے هم وطنوں کي ایک جماعت جمع هوگئي' تو وہ انکو لیکے ترکوں پر حمله آور هوا اور (کرویا) اور چند دیگر مقامات پر قابض هوگیا - اسکے بعد اس نے سلطان (محمد) فاتح قسطنطنیه اور سلطان (مراد) چہارم کے مقابله میں اعلان جنگ کیا - ان معرکه آرائیوں کا یه اثر هوا که البانیوں نے اسکو اپنا حکمران تسلیم کر لیا -

وہ اپنے بہادر البانی اعوان وانصار کو لیکے پھر ترکوں پر حمله آور هوا' اور (اتھینیز) اور دیگر بیس بڑے بڑے معرکوں میں فتحیاب هوا - سنه ۱۴۶۷ع میں وہ مرگیا' اسکے مرنے کے بعد البانی سرداروں میں باهم نزاع و نا اتفاقي پیدا هوگئي' جسکي وجه سے انکا شیرازہ برهم هوگیا - ترکوں نے اس خانه جنگي سے فائدہ اٹھا کے البانیه پر فوج کشي کي' اور اسکو زیر نگین کر لیا - البانیه کے مفتوح هونے کے بعد باشندوں کا بڑا حصه (اٹلي) چلا گیا اور وهیں سکونت پذیر هوگیا - جو لوگ نہیں گئے ان میں سے کچھه مسلمان هوگئے اور کچھه اپنے آبائي مذهب پر قائم رهے' لیکن ترکوں کي اس فتحیابي و تسخیر ملک سے اسکي شجاعت و بسالت میں ذرا بھي فرق نہیں آیا - وہ اپني اسي خشونت' بدویت' اور استواري عزم پر قائم رهي -

البانیا کے بالائي و زیریں حصوں کے پہاڑي مقامات کے عیسائی باشندوں کو قریباً وهي حقوق حاصل تھے جو انکے هموطن مسلمانوں کو تھے' انیسویں صدي کے اوائل میں البانیه میں دو شخص پیدا هوے' جنمیں سے ایک کا نام (مصطفی پاشا اسقودري) اور دوسرے کا نام (علي طیلین یاینانی) تھا' انمیں سے ایک نے البانیاے بالائي اور دوسرے نے زیریں حصے کو انتخاب کیا اور کوشش شروع کر دي - دونوں کو اپنے اپنے حلقه میں کامیابي هوئي' تمام قبائل اور ادنی و اعلی انکے زیر اثر هو گئے - انکا احترام و نفوذ اسدرجه بڑھگیا که دولت عثمانیه کو کھٹکنے لگا' اور اپنے اثر و اقتدار کے متعلق خوف پیدا هو گیا - جب اُن دونوں شخصوں کو اپني دیرینه کوشش' یعني عیسائیوں اور مسلمانوں کو باهم متحد کرنے میں کامیابي هو گئي تو سنه ۱۸۲۰ع میں (علي پاشا) نے علم بغاوت بلند کیا' باب عالي نے اسکي سرزنش کے لیے (خورشید پاشا) کو بھیجا - (خورشید پاشا) ۱۸۲۱ع تک محاصرہ کئے پڑا رها - جب (علي پاشا) کو گرفتار نه کر سکا' تو مجبوراً اس نے تجویز کیا که (یانیا) کے باهر کسي مقام پر (علي پاشا) اس سے ملے اور صلح کي بابت گفتگو کرے' (علي پاشا) حسب تجویز مقام مقررہ پر آیا' جب وہ اطمینان سے بیٹھگیا' تو (خورشید پاشا) نے اپنے لشکر کو حکم دیا که (علي پاشا) کو قتل کردے' چنانچه (علي پاشا) قتل کردیا گیا -

علي پاشا کے قتل کے بعد باب عالي نے مصطفی پاشا کي قوت کا بھي کا خاتمه کردیا' لیکن بااین همه البانی برابر خود مختاري کے لیے کوشش کرتے رهے - اور ۱۸۳۰ - و ۱۸۴۴ع میں پھر دولت عثمانیه کے مقابله میں علم بغاوت بلند کیا - سنه ۱۸۷۹ ع میں برلن کانفرنس نے جب یه طے کیا که البانیه کا ایک حصه جبل اسود ویونان سے ملحق کردیا جائے' تو انمیں بر افروختگي پیدا هوگئي' اور انھوں نے ایک عام جنگ برپا کر دي -

سنه ۱۸۸۴ ع میں پھر دولت عثمانیه کے مقابله میں علم بغاوت بلند کیا گیا -

یہ امر نہایت تعجب انگیز ھے کہ التواے جنگ سے کسی قدر پہلے جبل اسود کی فوج ایک ایسی شکست کے بعد جسمیں انکا سخت نقصان ھوا (طربوش) اور (اشقودرہ) سے واپس گئی اور شاہ جبل اسود اپنے ھزاروں بچوں کے غم میں ماتمی کپڑے پہنے ھوے اپنے درالسلطنت میں لوٹ آیا -

یہ بالکـــل ظـاھر ھے کہ اگـر ھمـــاری فـــوج کو غـــذا کی طرف سے اطمینـــان ھوجـــاے ' اور دو دو تین تین دن تـــک نے آب و دانـــہ نہ لڑنا پڑے ' تو اسے شکست کا خوف نہیں ھے - اسکی ایک روشن دلیل یہ ھے کہ (ساقز) میں ایک ھزار عثمانی ۴ ھزار یونانیوں سے مقابلہ کر رھے ھیں اور لطف یہ کہ یہ یونانی جنگی بیڑے کی پشت پناھی میں ھیں ' اور انکے ساتھہ ھی جزیرے کے یونانیوں کی بھی ایک تعداد کثیر موجود ھے -

---

کامل پاشا اور انگلستـــان

— * —

المؤید لکھتا ھے :—

" سیاسی حالات و نیز نامہ نگاران اخبارات کے ساتھہ کامل پاشا کی گفتگو سے معلوم ھوتا ھے کہ کامل پاشا کو انگلستان سے مدد (جسکی اسکو قوی امید تھی) نہیں ملی - کیونکہ انگلستان نے بلقان کی طرف میلان ظاھر کیا ' اور دولت عثمانیہ کی اسوقت تـــک بالکل مدد نہیں کی " آگے چلکے لکھتا ھے " اگر انگلستان نے کامل پاشا کو چھوڑ دیا ھے اور گفتگوے صلح میں بقدر طاقت مدد نہیں کی ھے ' تو انگلستان کو یاد رکھنـــا چاھئے کہ وہ مشرق میں اپنے تمـــام دوست کھو دیگا ' اور ایک ایسے شخص کے ساتھہ اسکے برتاؤ کی یہ مثال جس کی سال گذشتہ شاہ انگلستان نے اسقدر عزت افزائی کی تھی ' ارباب عقل کے لئے عبرت آموز ھوگی "

انگریزی اخبارات کی موجودہ ھمدردی ایک دام تزویر ھے

— * —

دوران جنـــگ میں انـــگلستان کے اخبارات کا جو لب و لہجہ تھا و اخبار بین دنیا کو معلوم ھے - انـــگریزی اخبار عام طور پر لکھتے تھے کہ " اسلام میں کوئی خوبی نہیں اور نہ اس سے کسی قسم کی نیکی کی امید رکھنا چاھیے " - (پال مال گزٹ) نے تو صاف صاف لکھدیا تھا " ھماری آرزو ھے کہ اپنے مذھبی بھائی بلقانی عیسائیوں کو دیکھیں کہ وہ یورپ کو اسیطرح مسلمانوں سے پاک کر رھے ھیں ' جسطرح ھمارے اور انکے بھائی اندلسی عیسائیوں نے اندلس کو مسلمانوں سے پاک کر دیا تھا " لیکن اب وھی انگریزی اخبار مسلمانوں سے ھمدردی اور بلقانیوں کی ظالمانہ حرکات پر اظہار نفرت کر رھے ھیں - ایک مشہور عثمانی اھل قلم اس غیر معمولی تغیر کے متعلق لکھتا ھے :

" انگریزی اخبارات باوجود اس میلان کے جو وہ اثناء جنـــگ میں بلقان کی طرف ظاھر کر چکے ھیں ' آج بلقان کے ان وحشیانہ حرکات سے چیخ رھے ھیں جنھوں نے قرون وسطی کی صلیبی جنگ کو پھر لوٹا دیا ھے ' لیکن انگریزی اخبارات کی یہ چیخ پکار اسلیے نہیں ھے کہ وہ اسلام کے دوست ھیں ' بلکہ اسلیے کہ ان کو خوف پیدا ھوگیا ھے کہ ایسا نہ ھو کہ ان واقعات کی وجہ سے مسلمانوں میں اتحاد و ھمدردی بڑھجاۓ ' اور دول یورپ خصوصاً انگلستان کے خلاف ایک عام جوش پیدا ھو جاۓ "

ھم اسکے متعلق کچھہ کہنا نہیں چاھتے ' ناظرین فیصلہ کرسکتے ھیں کہ اس عثمانی اھل قلم کی یہ تعلیل کہاں تـــک صحیح ھے ؟

مظـــالم یـــونـــان

— * —

گذشتہ نمبروں میں ھم نہایت تفصیل سے وہ مظالم بیان کرچکے ھیں ' جو بلغاریوں نے اپنے مفتوحہ ممالک میں مسلمانوں پر کیے ھیں - اس ھفتہ کی ڈاک میں مظالم بلغاریا کے سلسلہ میں صرف ایک واقعہ اور آیا ھے کہ جزیرہ نماے (کلدیسہ) میں پانچسو مسلمان گولیوں سے شہید کئے گئے - لیکن بلغاریا کے بدلے یونان کے نہایت گریہ انگیز و دلدوز مظالم کی ایک فہرست درج ھے جس کا اقتباس ھم شائع کرتے ھیں - اور اسلام فروش پرستاران یورپ سے پوچھتے ھیں کہ یورپ کے امن پسندوں ' انسانیت پرستوں ' عدل پروروں ' اور اسلام نوازوں کے جم غفیر میں سے آج کوئی بھی اٹھا کہ ان بیکس مسلمانوں کو خونخوار مسیحی درندوں کے پنجوں سے نکالے ؟ مسلمانوں بلکہ دنیا کی تمام قوموں کو یاد رکھنا چاھیے کہ یورپ کے رحم و انسانیت اور انصاف و عدل سے صرف دو شخص فائدہ اٹھا سکتے ھیں ' ایک عیسائی اور دوسرا وہ شخص ' جس کے ھاتھہ میں ناممکن التسخیر تلوار ھو اور بس -

یہ بالکل قطعی امر ھے کہ اگر ترکوں کے ھاتھہ میں انکی تلوار نہ ھوتی تو آج سے بہت پہلے ایران کی طرح انکی آزادی کا بھی خاتمہ کر دیا گیا ھوتا -

جامع (یعقوب پاشا) میں مسلمان نماز جمعہ پڑھ رھے تھے کہ یونانی درندوں کی ایک جماعت نے انکو گھیر لیا اور نمازیوں کے کپڑے گھڑیاں ' نقد ' جوتے وغیرہ لوٹنا شروع کردیے ' نمازیوں میں سے جس نے آنکا مقابلہ کیا سخت و شدید بے رحمی سے زخمی کیا گیا -

یونانی فوج کی ایک ٹولی کنیسہ (ایاتردہ) سے آ رھی تھی - محلہ (حمیدیہ) میں اسکو کچھہ مسلمان خاتونیں ملیں - ان ستمگروں نے صحرائی درندوں کی طرح ناقابل بیان سختی کے ساتھہ ان پر حملہ کیا ' انکی چادریں چاک کر ڈالیں - کانوں سے بالیاں نہایت بے دردی سے کھینچکے اتار لیں اور اسقدر مارا کہ سب خون آلود ھوگئیں - انمیں سے ایک خاتون مارے دھشت کے بیہوش ھوگـئی تھی مگـــر باقی خاتونوں نے چیخنا شروع کردیا - فوج کے لوگ پھر رھے تھے وہ آواز سنکے دوڑے ' انکو دیکھتے ھی یونانی غارتگر بھاگ گئے ' جو خاتون بیہوش ھوگئی تھی وہ گھر لائی گئی - مگر وہ اسقدر ڈر گئی تھی کہ جان بر نہ ھو سکی -

یونانیوں نے زندہ مسلمـــان مردوں اور عورتوں پر جسقـــدر ستمرانیاں کی تھیں ان سے انکے جذبہ انتقـــام پسنـــدی کی تشفی نہیں ھوئی - یہ وحشی چند مقبـــروں میں گھس گـئے - وھاں سنـــگ مرمر کی چند قبـــریں تھیں ' جن پر طلائی حروف میں کچھہ عبارتیں کنـــدہ تھیں - ان اشقیاء نے اپنے پھاوڑوں سے ان تمام قبروں کو بالکل منہدم کر دیا - مگر اس سے بھی انکی کینہ کش طبیعتوں کی تسلی نہیں ھوئی اور مردہ جانوروں کی لاشیں لائے اور ان سے قبروں کو پاٹ دیا -

سلانیک کے مسلمـــانوں نے گو غذا کا سامان جمع کر لیـــا تھـــا ' مگر یونـــانی فوج نے داخـــل ھـــوتے ھی تمام گوداموں پر قبضہ کر لیا - جن روٹی کی دوکانوں سے مسلمان روٹیـــاں خریدا کرتے تھے انکے دروازوں پر یہ لکھدیا کہ " یہ صرف فوج کے لیے ھیں " - جب عام مسلمان بھوکے مرنے لگے تو چند خدا ترس و رحمدل دولتمندوں نے اپنے خرچ سے ایک دکان مسلمانوں کے لیے کھلوادی - یونانیوں کو جب اسکی خبـــر ھوئی تو وہ رات کو بڑے بڑے تھیلے لیکے اس دکان پر گئے اور جسقدر روٹیاں وھاں تھیں سب انمیں بھر کے لے آئے -

PRINTED & Published by A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. Pblg. Horse, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA.

یوروپین ترکی اور ریاست ہاے بلقان

— * —

فرہنگ بعض الفاظ عربیہ

— * —

(آستانہ) قسطنطینیہ

(ادرنہ) ایڈریا نوپل

(بحر مرمرا) مار مورا

(بحر ایجہ) ایجین سي (جس میں جزائر ساموس وغیرہ واقع ھیں)

(نہر الدانوب) دریاے ڈینیوب (جو کسي وقت ترکي روسي سرحد تھا)

(النمسا والمجر) آسٹریا ھنگري

(البوسنہ والھرسک) بوسنیا ' ہرزیگونیا

(الجبل الاسود) مانٹي نیگرو

(اثینیا) ایتھنس دار الحکومت یونان

(سکک حدید) یعنے ریلوے لائن کا خط - (حدود) یعنے وہ موٹي جدول ' جو ترکي حدود حکومت کو ریاست ہاے بلقان و یونان سے علحدہ کرتي ھے -

(یہ نقشہ قسطنطینیہ کے مکتب حربیہ کے جغرافیے سے طیار کیا گیا ھے ' اور اصل نقشے کا بعینہ عکس ھے)

لا تہنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

جلد اول

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدهلوی

و جاهـدوا في الله حق جهـادہ ‘ هو اجتبـاکم ‘ و ما جعل عليکـم في الدين من حرج ‘ ملة ابيکم ابراهيم ‘ هو سمـاکم المسلمين من قبـل و في هـذا ‘ ليکـون الرسول شهيدا عليکم ‘ و تکونـوا شهـداء على الناس ‘ فاقيموا الصلوۃ و اتوا الزکواۃ ‘ و اعتصموا بالله ‘ هو مولاکم ‘ فنعم المولى و نعم النصير! (۲۲ : ۷۸)

اور الله کي راہ ميں جہاد کرو ‘ جو حق جہاد کرنے کا ہے - اس نے تم کو تمام دنيا کي قوموں ميں سے برگذيدگي اور امتياز کيليے چن ليا - پہر جو دين تم کو ديا گيا ہے ‘ وہ ايک ايسي شريعت فطري ہے جسميں تمہارے ليے کوئي رکاوٹ نہيں - يہي ملت تمہارے مورث اعلى ابراهيم خليل کي ہے ‘ اور اس نے تمہارا نام " مسلمان " رکھا ہے ‘ گذشتہ زمانوں ميں بهي اور اب بهي - تا کہ رسول تمہارے ليے ‘ اور تم تمام عالم کي هدايت اور نجات کے ليے شاهد هو - پس الله کي رشتے کو مضبوط پکڑو ‘ جان اور مال دونوں کو اسکي عبادت ميں لگاو ‘ وهي تمہارا ايک آقا اور مالک ہے اور پهر جسکا خدا مالک و حاکم هو ‘ اسکا کيا اچها مالک ہے اور کيسا قوي مددگار!

قيمت في جلد مجلد آٹهہ روپيہ

انگریزي حکومت کا مسلمان ہوجانا

—*—

شــرح اجــرت اشتــہــارات

—*—

میعاد اشتہار	في صفحہ	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک ہفتہ ایک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپیہ	۱۰ روپیہ	۷½ روپیہ	۸ آنہ في مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبہ "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنہ " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنہ " " "
چھہ ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنہ " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنہ " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئي اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رہیں گے لیکن انکي اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچیس فیصدي زائد ہوگي -

(۳) ہمارے کارخانہ میں بلاک بھي طیار ہوتے ہیں جسکي قیمت ۸ آنہ في مربع انچ ہے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور ہمیشہ انکے لئے کارآمد ہوگا -

جلد اول

الهلال

—:○(*)○:—

فهرست مضامین نثر

بترتیب حروف تہجي

حصۂ نظم

— * —

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL - HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲ — کلکتہ: چہارشنبہ ٦ صفر ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta: Wednesday, January 15, 1913

فہرست

— * —

تصــویــر

— * —

الہــلال جلــد اول

— * —

الہلال کي پہلي مکمل جلد جس میں جولائي سے ڈسمبر تک کے تمام پرچے بہ ترتیب موجود ہیں' اور ابتدا میں مفصل فہرست مضامین و تصاویر اور علحدہ ٹائٹل پیج بڑھا دیا گیا ہے - بالکل طیار ہے - جلد خوشنما والایتي کپڑے کي ہے اور اسپر "الہلال" کا بلاک طلائي حرفوں میں منقش ہے - قیمت ۸ روپیہ - صرف ۳۰ مکمل جلدیں دفتر میں باقی رہگئي ہیں - باقي متفرق پرچے ہیں - البتہ نمبر (۱۳) سے (۲٤) تک کي ششماہي جلد علحدہ اور مکمل بھیجي جاسکتي ہے -

شذرات

— * —

ہفتۂ جنگ اس وقت تک ترکي کے طرف سے ایڈریا نوپل کي حوالگي کے انکار میں پوري استقامت کا اظہار ہو رہا ہے - ۱۳ - کي تار برقي ہے کہ حکومت نے مسئلۂ صلح و جنگ کو ایک بہت بڑي قومي مجلس کے حوالہ کردینے کا فیصلہ کر لیا ہے - جسکو سلطان المعظم منعقد کرینگے -

صلح کانفرنس کا بظاہر عملاً خاتمہ ہوگیا ہے مگر وکلا ابتک لنڈن میں مقیم ہیں - اگر یہ سچ ہے کہ بلغاریا دوبارہ جنگ کے جاري کرنے کیلیے پوري استعداد رکھتي ہے تو باوجود فیصلہ کن راے دیدینے کے بار بار کیوں خود ہي مہلت کو طول دیتي ہے' اور اپنے وکلا کو لنڈن سے بلا نہیں لیتي ؟

اصل یہ ہے کہ بلغاریا کي قوت کا اُسي دن خاتمہ ہوگیا تھا' جس دن اس نے قرق کلیسا پر اپنے تئیں فنا کرکے قبضہ کیا تھا - یورپ نے دیکھا کہ اب اگر ترکوں کو جنگ کي مہلت ملي تو صلیبي مقاصد کے حصول کي فرصت ہاتھہ سے نکل جاے گي' پس جس کروسیڈ کیلیے وہ اس وقت میدان جنگ کو موزوں نہیں سمجھتا ہے' اسکا حملہ صلح کے دباؤ سے کرنا چاہتا ہے - اب اگر بلغاریا تھریس کے میدانوں میں ترکي کو شکست نہیں دیسکتي تو کیا مضائقہ ہے' کیونکہ لنڈن اور روس کي وزارتخانہ خارجہ سے صلح کے سازشي دباو کے ذریعہ' پوري شکست دي جا سکتي ہے !

ایک دوسرا تار لنڈن کے عثماني حلقوں کا یہ خیال نقل کرتا ہے کہ " ایڈریا نوپل کا چھوڑنا ممکن نہیں - اور ترکي کا فیصلہ اب اس وقت خود بخود معلوم ہو جاے گا جب عثماني وکلا لنڈن چھوڑ دینگے -

مشہور محرم سیاست اہل قلم : مسٹر (بلنٹ) نے اپنے مضمون میں جو خیالات ظاہر کیے تھے' وہ حرف بحرف پورے ہو رہے ہیں' انہوں نے لکھا تھا کہ " آخر میں سر ایڈورڈ گرے بالاتفاق ایم سازا نوف ترکي پر دباو ڈالیں گے کہ بلقانیوں کو سب کچھہ سپرد کر کے صلح کرلے " اور اب دول یورپ نے دباؤ ڈالنا شروع کردیا ہے اور انگلستان اور روس اس صلیبي دباؤ کے اصلي ہیرو ہیں -

(بقیہ مضمون صفحہ ٤ پر)

فہرست تصاویر

—:○(*)○:—

جس قوم کی عزت کا پہلا دن یہ تھا کہ اسکا خدا تین دن تک سولی کی لعنت میں گرفتار رہا ' کیونکہ (توراۃ) میں لکھا ہے کہ " جو کاٹھ پر چڑھا وہ ملعون ہوا " - آج وہی قوم ' سولی کے تختے کو پوجنے والی قوم ' ایک مصلوب لاش کی پرستش کرنے والی قوم ' اس قوم کو میدان جنگ کی تلوار سے ہلاک کرنے کی جگہہ ' سازش گاہ صلح میں پھانسی دینا چاہتی ہے ' جسکا سب سے بڑا جرم یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے بانی نے دنیا میں ظاہر ہوکر اپنے تئیں مسیح کی طرح سولی پر نہیں چڑھایا ' بلکہ تلوار کے زور سے اپنے دین کی اشاعت کی ! و تلک الایام نداولہا بین الناس -

توحید اور تثلیث کا باہمی سلوک

مسیحیت سے ہمارا معاملہ آج ہی شروع نہیں ہوتا ' بلکہ یہ میدان صدیوں سے گرم ہے - لیکن آج ہم کو سر جھکا کر اعتراف کر لینا چاہیے کہ اس نے ہمکو پوری شکست دیدی - یہودیوں نے اسکے خدا پر " ولدالزنا " ہونے کی تہمت لگائی تھی اور اسکی ماں کی عصمت پر بٹہ لگایا تھا - ہم نے دنیا میں آتے ہی اسکو اس شرمناک ذلت سے نجات دلائی اور کہا کہ :

و قولہم علی مریم بہتاناً عظیما (٤ : ١٥٥)	اور یہودیوں کا حضرت مریم کی نسبت قول ایک بہت بڑا بہتان ہے -

لیکن آج تمام مسیحی دنیا ہم پر وحشت و خونریزی اور قتل و فساد کا بہتان لگانے میں کامیاب ہو رہی ہے - ہم نے روز اول سے انکے معبدوں اور گرجوں کی حفاظت کو اپنی مسجدوں کی حفاظت سے کم نہ سمجھا اور ایک مرتبہ دمشق کی مسجد کی تعمیر شدہ زمین دیدی تاکہ اسپر گرجا بنایا جائے ' لیکن آج طرابلس اور فیلی پولی کی مسجدوں کے محراب و منبر بھی صلیب پرستوں کے حملہ آور بوٹوں سے محفوظ نہیں ہیں ' اور مشہد کی مسجد گوہر شاہ کا نصف گنبد توپوں کی گولا باری سے گرا دیا گیا ہے - ہم نے اٹھہ سو برس تک اسپین میں عیسائیوں کو آستین میں بٹھا کر دودہ پلایا ' انہوں نے صحن مسجد میں آکر پیغمبر اسلام کو گالیاں دیں مگر ہم نے انکو انکی سرزمین کی راحت سے محروم نہیں کیا ' لیکن آج وہ ہم کو یورپ سے جلا وطن کرنے کی سازش میں فتح یاب ہوگئے ہیں ' اور عنقریب خود دنیا کے صفحہ ہی سے مٹا دینے کا ارادہ کررہے ہیں - ہاں یہ سچ ہے کہ ہم نے بغداد کے دربار عظمت و جلال میں " سگ رومی " (١) کے منہہ پر تھوکا تھا ' اور یہ بھی غلط نہیں کہ ایک سو برس اُدھر تک عثمانی وزیر اعظم کی زبان میں روس اور اسٹریا کے پادشاہوں کو یاد کرنے کیلئے سب سے بڑی عزت یہ تھی کہ " وہ ہمارے اچھے کتے ہیں " - لیکن پھر اس سے کیا ہوتا ہے ' کیونکہ آج یورپ کا ہر مسیحی کتوں کو اپنی گود میں بٹھا کر پیار کرتا ہے ' لیکن ہمارے سروں کیلیے اسکے پاس سب سے بڑی عزت بوٹ کی ٹھوکر ہی میں ہے - یقیناً ہم نے آٹھہ صلیبی حملوں میں عیسائیوں کے سروں کو کچلا ' اور یرو شلیم کے مقدس " بیت اللحم " پر انکو قابض ہونے نہیں دیا ' لیکن اسکا ذکر بھی اب بے فائدہ ہے - کیونکہ آج تو وہ دن ہے کہ اگر غفلتوں اور بے سود فغاں سنجیوں کا یہی حال رہا ' تو قریب ہے کہ ہماری عزت و حیات کی آخری متاع یعنے " مرقد مطہرۂ رسول اللہ " اور " بیت مقدس خلیل اللہ " کی طرف بھی اسکی توپوں کے دہانے کھولدیے جائیں گے ' اور (جدہ) اور (ینبوع) کے ساحلوں پر یورپ کے آہن پوش ڈریڈناٹ لنگر انداز نظر آئیں گے ! و یا لیتنی مت قبل ہذا ' و کنت نسیاً منسیا ! (١٩ : ٢٣)

× × ×

خاندان اسلام کا سب سے بڑا گھرانا !!

ہندوستان کے مسلمانوں نے خواہ کتنا ہی اپنے تئیں ذلیل و بے حقیقت سمجھہ لیا ہو ' اور خواہ داخلی اور خارجی شیاطین کی وسوسہ اندازیوں نے کتنا ہی انکو معطل اور مجبور ہونے کا یقین دلادیا ہو ' لیکن انکو یاد رکھنا چاہیے کہ انکی تعداد سات کروڑ سے متجاوز ہے ' اور وہ آج پیروان اسلام کی سب سے بڑی تعداد ہیں ' جو زمین کے کسی ایک ٹکڑے میں آباد ہے - انکو ایوان حکومت سے نکلے ہوے ابھی زیادہ زمانہ نہیں گذرا ہے ' اور باوجود ہر طرح کے تنزل کے اب بھی وہ دولت اور تعلیم اور علی الخصوص نئی بیداری اور اپنے مصائب کے محسوس کرنے میں ان مقامات کے مسلمانوں سے بھی نسبۃً بہتر حالت رکھتے ہیں ' جہاں ابتک اسلامی حکومت باقی ہے - اسلیے اگر آج حفظ کلمۂ توحید ' و بقاء بلاد مقدسہ ' و قیام شعار و ناموس شریعت اسلامیہ کی سب سے زیادہ ذمہ داری ترکوں کے ذمے ہے ' کیونکہ انکے ہاتھہ میں تلوار ہے ' تو یقین کیجئے کہ مسلمانان ہند کے ذمے بھی اتنے کم نہیں ہے ' کیونکہ انکی تعداد تمام دنیا کی اسلامی آبادیوں میں سب سے زیادہ ہے ' اور حس مصائب اور ذرائع اعانت کے حصول کے لحاظ سے وہ تمام دنیا کے مسلمانوں میں درجۂ امتیاز رکھتے ہیں -

پس اسلام کیلیے مستقبل میں جو کچھہ ہونے والا ہے ' ضرور ہے کہ مسلمانان ہند اسمیں اپنا پورا حصہ لیں ' اور ایک لمحہ کیلئے بھی اس وسوسۂ ابلیس سے فریب نہ کھائیں کہ وہ بالکل بے دست و پا ہیں اور کچھہ نہیں کرسکتے =

یقیناً تم کچھہ نہیں کرسکتے ' اگر تم ایسا سمجھتے ہو کہ کچھہ نہیں کرسکوگے - دنیا میں ہمیشہ دو ہی خیال دماغوں میں پیدا ہوتے ہیں - بعضوں نے سمجھا کہ کچھہ نہیں کرسکیں گے ' اور بعضوں نے خیال کیا کہ اگر کرنا چاہیں گے تو سب کچھہ کرلیں گے - پہلے خیال کا نتیجہ یہی نکلا کہ کچھہ نہوا ؛ لیکن دوسرے خیال نے چٹیل میدانوں کو ایوان و محل ' ویران جنگلوں کو اباد و شاداب ' دریاؤں کو خشک میدان ' پہاڑوں کو سطح زمین ' غلاموں کو ازاد ' ایک گدڑیے کو صاحب تاج و تخت ' اور ایک مردہ قوم کو زندہ و قائم کردیا ! فاعتبروا و تفکروا ایہا المسلمون الغافلون ! ولاتکونوا کالذین نسوا اللہ ' فانساہم انفسہم ' اولئک ہم الخاسرون ! !

البتہ استقامت شرط راہ ' و دلیل وصول بارگاہ ہے :

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا ' فلا خوف علیہم ولا ہم یحزنون (٤٦ : ١٢)	جن لوگوں نے اللہ کو اپنا مددگار سمجھا ' اور اپنے اندر استقامت پیدا کرلی ' تو پھر نہ تو انکے لیے کسی طرح کا خوف ہے اور نہ کسی ناکامی و نامرادی کا غم !

انفروا خفافا و ثقالا ! !

آپ کہیں گے کہ مسلمانوں نے ان چند مہینوں کے اندر کس قدر جوش و اضطراب کا اظہار کیا اور کس مستعدی سے لاکھوں روپیہ ترکی کی اعانت میں فراہم کرلیا - اس سے زیادہ اور انکے بس میں کیا ہے ؟

لیکن میں کہونگا کہ بس میں تو سب کچھہ ہے ' بشرطیکہ وہ اپنی قوت کا اندازہ کریں ' کلمۂ توحید کی حفاظت کیلئے اٹھہ کھڑے ہوں ' اور اپنے نفس کے مقابلے میں اللہ اور اسکے رسول کی محبت کو ترجیح دیں - یقیناً وہ تپش جو درد اسلامی کی انہوں نے اپنے دل میں پیدا کی ' نہایت قیمتی ہے - وہ اضطراب و ہیجان جو انہوں نے اس وقت تک ظاہر کیا ' اس عالم یاس میں بھی امید کا پیام ہے ' اور روپیہ کی فراہمی بھی ایک اولین جہاد مالی تھا ' جس سے وہ غافل نہ رہے ' لیکن میرا سوال یہ نہیں ہے کہ انہوں نے کیا کچھہ کیا ؟ بلکہ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو کچھہ کرسکتے تھے ' وہ کیا یا نہیں ؟ روپیہ بھیجکر آپ زخمی ترکوں کی مرہم پٹی کا ضرور سامان کرسکتے ہیں ' لیکن اس تلوار کے حملے کی قوت

(١) ہارون رشید نے قیصر روم کو ایک خط میں کلب الروم کہکر مخاطب کیا تھا -

یا لیت قومی یعلمون !!

—:○(*)○:—

یا ایھا الذین امنوا ! لا تتخذوا الیھود والنصاری اولیاء بعضھم اولیاء بعض* ومن یتولھم منکم فانه منھم ان الله لا یھدی القوم الظالمین -

مسلمانو ! (آج) یہود اور نصارا کو (جو اسلام کے خلاف جنگ پر متفق ہو جاتے ہیں) اپنا دوست نہ بناؤ ! (یہ لوگ تمہارے مقابلہ کیلئے اپنی سازشوں میں) ایک دوسرے کے مددگار اور دوست ہیں - اور اگر تم میں سے کوئي (با وجود اسلام کی مخالفت کے) انکو اپنا دوست بنائیگا* تو یقیناً الله کے نزدیک اسکا بھي شمار انھي دشمنان دین رحق میں ہوگا* کیونکہ الله تعالی ایسے ظالم اور نافرمانوں کو راہ راست نہیں دکھلاتا -

فتری الذین فی قلوبھم مرض یسارعون فیھم یقولون نخشی ان تصیبنا دایرة فعصی الله ان یاتی بالفتح او امر من عنده فیصبحوا علی ما اسروا فی انفسھم نادمین -

جن لوگوں کے دلوں میں اسلام فروشي اور نفاق طلبي کا روگ ہے تم دیکھوگے کہ وہ ان لوگوں کو اپنا دوست بنانے میں بڑي جلدي کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو اس بات کا ڈر لگا ہوا ہے کہ کہیں ایسا نہو کہ بیٹھے بٹھاے ہم کسي مصیبت کے پھیر میں آجائیں - سو کچھ عجب نہیں کہ عنقریب الله تعالی تم کو کوئي کامیابي عطا کرے* یا کوئي اور غیبي امر ظاہر ہو اور اسوقت یہ لوگ اس نفاق پر جو اپنے دلوں میں چھپاے ہوے ہیں پشیمان ہوں -

—*—

والصافات صفاً فالزاجرات زجراً فالتالیات ذکرا (۱) کہ مہلتوں کا خاتمہ فرصتوں کا وقت آخر ہمتوں کا امتحان اور سعي رجہد کے انتہاي لمحے درپیش ہیں - فالوقت ضیق والخطب شدید - والاھواء رغبات و للوسائس سلطان - فبای حدیث بعدھا یومنون ؟

میں وہ صور کہانسے لاؤں جسکي اواز چالیس کرور دلوں کو خواب غفلت سے بیدار کردے ؟ میں اپنے ہاتھوں میں وہ قوت کیسے پیدا کروں جنکي سینہ کوبي کے شور سے سرگشتگان خواب موت آور ہشیار ہوجائیں ؟ آہ ! کہاں ہیں وہ انکھیں جنکو درد ملت میں خونباری کا دعوا ہے ؟ کہاں ہیں وہ دل جنکو زوال ملت کے زخموں پر ناز ہے ؟ کہاں ہیں وہ جگر جو آتش غیرت و حمیت کي سوزش کے لذت آشنا ہیں ؟ اور پھر آہ ! کہاں ہیں اس برہم شدہ انجمن کے ماتم گسار اس برباد شدہ قافلے کے نالہ ساز اس صف ماتم کے فغاں سنج اور اس کشتي طوفاني کے مایوس مسافر جنکی موت وحیات کے آخري لمحے جلد جلد گذر رہے ہیں اور وہ بے خبر ہیں یا خاموش - روتے ہیں یا مایوسي سے چپ و راستہ نگراں مگر نہ انکے ہاتھوں میں اضطراب ہے اور نہ پانوں میں حرکت - نہ ہمتوں میں اقدام ہے اور نہ ارادوں میں عمل کا ولولہ - دشمن شہر کے دروازوں کو توڑ رہے ہیں اور اھل شہر رونے میں مصروف ہیں - ڈاکوؤں نے قفل توڑ دیے ہیں اور گھر والے سوتے بھي نہیں مگر اب تک انکھ ملنے سے مہلت نہیں ملي ہے - جب کسي کے گھر میں آگ لگتي ہے تو محلہ کے دوست دشمن سبھي پاني کیلیے دوڑتے ہیں لیکن اے رونے کو ہمت اور مایوسي کو زندگي سمجھنے والو ! یہ کیا ہے کہ تمہارے گھر میں آگ لگ چکي ہے ہوا تیز ہے اور شعلوں کي بھڑک سخت مگر تم میں سے کوئي نہیں جسکے ہاتھہ میں پاني ہو ! پھر اگر اسي وقت کے منتظر تھے تو کیا نہیں سنتے کہ وہ وقت آگیا ہے ؟ اگر تم کشتي کے ڈوبنے کا انتظار کر رہے تھے تو کیا نہیں دیکھتے کہ اب اس میں دیر نہیں ؟ اور آہ مسلمانوں کے عروج و زوال کي سیزدہ صد سالہ کشتي جو بارہا ڈوبي اور بارہا اچھلي اور نہیں معلوم کہ اب ڈوبنے کے بعد ہمیشہ کیلیے سطح عالم سے ناپید ہو جاتي ہے یا اسکے ٹوٹے ہوے تختے اور تار تار بادبان کے ٹکڑے سمندر کي موجوں کا چند گھنٹے اور مقابلہ کرتے ہیں !

درکار ماست نالہ و ما در ہواے او
پروانۂ چراغ مزار خودیم ما

فکاین من قریة اھلکناھا وھي ظالمة فھي خاویة علی عروشھا وبئر معطلة وقصر مشید - افلم یسیروا في الارض فتکون لھم قلوب یعقلون بھا او اذان یسمعون بھا فانھا لاتعمي الابصار ولکن تعمي القلوب التي فی الصدور (۲۲ : ۴۴)

پھر انسانوں کي کتني ہي آبادیاں ہیں جنکو انکي غفلت و بد اعمالي کي پاداش میں ہم نے ہلاک کردیا پس اب وہ ایسي اجڑي پڑي ہیں کہ انکي دیواریں اپني چھتوں پر گري پڑتي ہیں انکے لبریز کنویں بیکار ہو رہے ہیں اور بڑي بڑي عمارتوں - محل مکینوں سے خالي ہیں پھر کیا لوگ زمین پر چلتے پھرتے نہیں اور قوموں کے عروج و زوال کي نشانیوں کو دیکھتے نہیں ؟ اگر دیکھتے تو انکے دل سوچنے والے ہوتے اور کان سننے والے اور جب تباہي کا وقت قریب آجاتا ہے تو قوموںکي انکھیں اندھي نہیں ہوجاتیں بلکہ وہ دل اندھے ہوجاتے ہیں جو سینوں کے اندر چھپے ہوے ہیں !!

یا للعار !!

اگر ہم کو مٹنا ہي ہے تو اسکا کوئي شکوہ نہیں - رومة الکبرا اور بابل و نینوا کي عظیم الشان قومیں جہاں آباد تھیں وہاں خاک کے تودے اور ٹوٹي ہوئي دیواروں کے کھنڈر بھي سیاحوں کو بڑي جستجو سے ملتے ہیں - ہم نے تیرہ سو برس تک دنیا میں حکمراني کي ہے اور مغرب و مشرق اگر ہمارے بعد ہمکو بھلا نہ چاہے تو مدتوں ہمارے افسانۂ حیات و ممات کو دھرا سکتا ہے لیکن غم ہے تو اسکا ہے کہ موت دونوں کو آتي ہے - سپاہي کو میدان جنگ میں اور مجرم کو سولي کے تختے پر - پہلي وہ عزت کي موت ہے جس پر ذلت کي ہزاروں زندگیاں قربان اور دوسري ذلت کي موت ہے جسکے بعد انساني روح کیلئے اور کوي ذلت نہیں - اگر یورپ نے ہم سے آخري انتقام لینے کا فیصلہ کر لیا ہے تو کاش ہمارے سینے پر گولي لگتي لیکن ہمارے گلے میں پھندا نہ ڈالاجاتا ! صلیب پرست قوم اسلام کو مصلوب کرنا چاھتي ہے

الله الله ! انقلاب و حوادث کي کیا نیرنگي ہے ! جس قوم کي ابتدا دنیا میں سولي کے تختے سے ہوئي ہے جسکي ہستي دنیا میں اس طرح شروع ہوئي ہے کہ بت پرست رومیوں کے حکم اور یہودیوں کي خواہش سے اسکے خدا کو سولي کے تختے پر لٹکا دیا گیا تھا اور اسکے ہتیلیوں اور ٹخنوں کو تختے سے لگاکر بڑي بڑي میخیں ٹھونکدي گئیں تھي - اگرچہ وہ بزدلي کي شدت سے بہت چیختا رہا تھا کہ " خدایا موت کے پیالے کو میرے لبوں سے ہٹا لے " پر اسکو سولي پر چڑھنا تھا اور بے رحم چڑھانے والوں نے چڑھا کر چھوڑا -

(۱) قسم ہے مجاھدین کے ان گھوڑوں کي جو دشمنوں سے لڑنے کیلیے صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں - پھر اپنے گھوڑوں کو زور سے للکارتے اور دشمنوں پر حملہ کرتے ہیں اور پھر جب لڑائي سے فارغ ہوجاتے ہیں تو ذکر الہي اور تلاوت قرآن میں مصروف ہو جاتے ہیں (۳۷ : ۱)

مہ کرتي گئی - اجتماعي فسادات و امراض کے علاوہ سد باب اجتہاد اعتقاد تقلید نے تمام علوم عقلیه و دینیه کي ترقي روکدي تهي علي الخصوص علوم دینیه کي درس و تدریس میں وہ نقائص، جنکو علامه (ابن خلدون) نے اپنے زمانے میں محسوس تها، پیدا هو چکے تهے، اور جو بالاخر بڑهتے بڑهتے آج اس حد تک گئے هیں که علوم قدیمه کي تحصیل صرف متاخرین کي چند ں اور حواشي وشروح کے پیچهے صرف دماغ کر دینے میں محدود گئي هے ' اور علوم قران و حدیث که سرچشمۂ ارشاد و هدایت منبع امر بالمعروف و نہي عن المنکر تهے، محض (تفسیر جلالین) (مشکوۃ) کے الفاظ سے مناسبت پیدا کر لینے کا نام رهگیا هے -

اگرچه یه گذشته آٹهه صدیوں کا زمانه اسلام کے اخلاقي و اجتماعي ... کا اصلي دور تها ' اور جن امراض کي ابتدا بني امیه و عباسیه زمانے میں هوئي تهي، وہ اب هڈیوں سے گذر کرکے ظاهر جسم پر بهي ...ار هوگئے تهے، لیکن تاهم خدا کی سرزمین حق و صداقت کي ... سے کبهي بهي خالي نہیں رهي هے، اور اس دین قویم کي نصرت ... ید کیلیے اسکا وعدہ هے که وہ سخت سے سخت عهد طغیان ...ساد میں بهي ایک جماعت صالحین امت کی همیشه ایسي ... رکهے گا ' جنکے قلوب خود اسکي حفاظت اور پناہ میں هونگے ' اور ...لت شیطاني کو ان پر کبهي دسترس حاصل نهوگا :

... عبادي لیس لک ...هم سلطان ' وکفي ...ک وکیلا (۱۷ : ۲۷)

جو میرے سچے بندے هیں، انپر شیطان کا قابو نه چل سکے گا ' اور الله اپنے بندوں کي کارسازي کیلئے بس کرتا هے -

* * *

۲۰۹۱

...ت مخصوصۂ امت مرحومه اور سلسلۂ دعوت حق کا قیام دائمي

اگر گوش حق نیوش باز، اور دیدۂ اعتبار بینا هو، تو ...ي الحقیقت اس دین قویم کے بقا واحیاء اور دعوت الي الحق ...والهداية کیلیے روز اول سے خدا تعالی کے کاروبار تصرف فرمائي عجیب ...و غریب رهے هیں - امم قدیمه کے حالات هم پڑهتے هیں تو کوئي ...هدایت اور دعوت صداقت ایسی نہیں ملتی ' جو اپنے داعي رباني ...مذهب کي زندگي کے بعد ایک صدي تک بهي دنیا میں قائم ...ره سکي هو - ان اقوام کي تاریخ سے قطع نظر کرني پڑتي هے جو اپني ...گذشته تاریخ کیلئے کوئي بصیرت بخش روشني نهیں رکهتے - لیکن ...دنیا کی جو بڑي بڑي قومیں اور مذاهب آج موجود هیں، انکي قرون ...اولی کي تاریخ همارے سامنے هے - حضرت موسی چالیس دن کیلیے ...وادي سینا کے پهاڑوں پر چلے گئے تهے، تا که وحي الهي سے تورات ...مقدس کو مرتب کریں ' لیکن اتنے هي دنوں کي غیبت میں تمام ... کی قوم گوساله پرست هوگئي تهي - اور انکی برسوں کي ...تعلیم و هدایت پر ایک شعبدہ باز کے چند لمحوں کا کرشمه ...غالب آگیا تها :

...ع موسي الی قومه ...ان اسفا - قال ...قوم الم یعدکم ...م وعداً حسناً ' ...ال علیکم العهد ؟ ...ردتم ان یحل ...کم غضب من ...م فاخلفتم موعدي ؟ (۲۰ : ۸۸) (۱)

حضرت موسی غصے اور تاسف کي حالت میں اپني قوم کي طرف واپس آئے اور کہا که اے لوگو ! کیا تمسے خدا تعالی نے تورات کے دینے کا وعدہ نہیں کیا تها ؟ کیا تمکو اس وعدے کي مدت بہت بڑي معلوم هوئي که بت پرستي میں مبتلا هوگئے ؟ یا پهر تم نے یه چاها که تم پر تمهارے پروردگار کا غضب نازل هو اسلیے تم نے اس عهد هدایت کو توڑ ڈالا جو تم نے مجهسے کیا تها ؟

حضرت مسیح علیه السلام کوئي نئي شریعت لیکر نہیں آئے تهے بلکه محض شریعت موسوي کے ایک مصلح اور آخري مجدد تهے - تا هم انکي دعوت کی تاریخ چند برسوں سے آگے نہیں بڑهتي ' اور همیں خوف هے که جو نادان اور ابله ماهي گیر انکے ساتهه جمع هوگئے تهے ' ان میں سے سوائے (یوحنا) کے کسي نے انکي تعلیم کو سمجها بهي تها یا نہیں ؟ انکے بعد چند برسوں کا زمانه یہودیوں کے مظالم اور حواریوں کے تحمل و توکل کا ضرور سامنے آتا هے جسمیں ایک مظلومانه اخلاق کي کشش یقیناً پائي جاتي هے ' لیکن اسکے بعد هي ایک متفنی اور فیلسوف یہودي : (سنیٹ پال) کي شرکت سے مسیحي تحریک کا خاتمه هو جاتا هے ' اور اسکي جگه ایک نیا مذهب لے لیتا هے جو رومي بت پرستي ' افلاطوني الهیات ' اور یہودیت کے چند مسخ شدہ رسوم کا مجموعه تها :

فاختلف الاحزاب من بینهم ' فویل للذین کفروا من مشهد یوم عظیم (۱۹ : ۳۷)

پهر عیسائیوں میں بہت سے فرقے پیدا هوگئے اور آپس کے اختلافات میں پڑگئے ' پس افسوس هے انکي کفر و ضلالت پر ' اور انکو ایک بڑے دن میں الله کے آگے حاضر هونا پڑے گا -

یهي حال تمام امم قدیمه کا هے - لیکن منجمله اُن آیات صداقت ' اور اعلام حقانیت کے جنکے ذریعه خدا تعالی نے اس دین قویم کي نصرت فرمائي هے ' ایک بہت بڑي الهي نشاني یه تهي که اسکي دعوت وتبلیغ کي حفاظت کا وعدہ فرمایا اور روز اول هي کهدیا که :

یریدون لیطفئوا نور الله بافواههم ' والله متم نورہ ولو کرہ الکافرون (۶۱ : ۸)

پیروان باطل چاهتے هیں که حق و صداقت کا جو نور الهي روشن کیا گیا هے ' اسے اپني مخالفت کي پهونک مارکر بجهادیں ' مگر وہ یاد رکهیں که الله اپنے اس نور صداقت کی روشني کو درجۂ کمال تک پہنچا کر چهوڑے گا اگرچه باطل پرستوں کو برا لگے -

---

(۱) اس موقعه پر همیں (نهج البلاغة) کا ایک نہایت بلیغ قول یاد آگیا ' اور اسکا کونسا بیان اعلی ترین بلاغت اور بہترین حکمت سے خالي هے ؟ بعض احبار یهود نے اُن اختلافات و نزاعات کو دیکهکر جو آنحضرت صلی الله علیه وسلم کے وصال کے بعد صحابه میں پیدا هوگئے تهے ' حضرت امیر علیه السلام سے اعتراضاً کہا که : مادفنتم نبیکم حتی اختلفتم فیه (ابهي تم لوگ اپنے نبي کو دفن بهي نہیں کرچکے تهے که اسکي نسبت اختلافات میں پڑگئے !) اس اعتراض سے مقصود یه تها که قرآن کریم هر جگه یہودیوں کو انکے اختلاف اور تحریف و تبدیل شریعت کا الزام دیتا هے ' حالانکه خود پیروان قرآن کا یه حال هے کہ آنحضرت کي وفات کے ساتهه هي اختلافات و نزاعات میں پڑگئے - لیکن حضرت امیر علیه السلام نے کس قدر بلیغ و جامع اور پهر قاطع و فیصل کن جواب ارشاد فرمایا که : انما اختلفنا عنه ' لا فیه (یه سچ هے که هم میں اختلافات پیدا هوے ' لیکن اپنے نبي کي نسبت نہیں، بلکه اُن چیزونکي نسبت جو اس سے تعلق رکهتي هیں) یعنے هم میں اختلاف امم گذشته کي طرح خود داعي مذهب کے وجود ' اسکے درجۂ رسالت ' اسکي نبوت ' اور نبوت کي صداقت کي نسبت نہیں پیدا هوا ' جسکي صحت و بقا پر دعوت دیانة کي حفاظت موقوف هے ' بلکه اُن چیزوں کي نسبت هو جو اس سے منسوب تهیں ' یا پهر اُن روایات کي نسبت هوا ' جو اسکي نسبت بیان کي جاتي تهیں - پهر آگے چلکر فرمایا :

ولکنکم ما جفت ارجلکم من البحر ' حتی قلتم لنبیکم : " اجعل لنا الها کما لهم الهة فقال انکم قوم تجهلون " (نهج البلاغة جلد دوم صفحه ۲۲۰ مطبوعه مصر)

حضرت موسی نے جب تم کو فراعنۂ مصر کي غلامي سے نجات دلاکر انکے ملک سے نکالا ' تو ابهي دریاے قلزم کي تري تمهارے پاؤں میں خشک بهي نه هوئي تهي که تم نے باطل پرستي شروع کردي اور انسے فرمایش کي که " همارے لیے بهي ایک ویساهي بت بنادے، جسطرح کے بت ان بت پرستوں کے پاس هیں "

پر تو کچھه بھی اثر نہیں ڈال سکتے جو نئے نئے زخم پیدا کر رہی ہے ! جوش و اضطراب بنیاد کار ہے' لیکن پھر صرف آنسو بہا کر ترکی فوج نے ملک فتح نہیں کیا ہے ! یقین کیجیے که تمام مسیحی یورپ اب اسلام کے فنا کردینے کیلیے آخری اتفاق کرچکا ہے اور عرضداشتوں اور رزولیشنوں سے دنیا میں کبھی کام نہیں نکلے ھیں -

او لین کار

پس اگر مسلمانان هند اس وقت اپنی قوت سے کوئی نتیجه خیز کام لینا چاهتے هیں تو براے خدا حالت کی نزاکت کو محسوس کریں اور میدان کار میں چند قدم آگے بڑھائیں - اس سلسلے میں پہلا کام انکا یه ہے که حتی الامکان **تمام یورپین مال تجارت اور مصنوعات کو بائکاٹ کردیں** - درحقیقت موجودہ جنگ ابتدا سے یورپ کی درپردہ متفقه جنگ تھی' مگر ابتو بالکل ایک کھلا یورپین اتحادی حملہ ہے' جو اسلام کے مقابلے میں شروع کردیا گیا ہے' اور تمام دول متفقه طور پر ترکی کو ایڈریا نوپل حوالہ کردینے کیلیے مجبور کر رہی هیں - پس اب باوجود اس حالت کے' جو مسلمان یورپ کی تجارت اور مصنوعات کو خریدتا اور استعمال کرتا ہے' وہ گویا دشمنان اسلام و توحید کی کھلی اعانت کرتا ہے - شریعت حقۂ اسلامیه نے هم کو تمام دنیا کے ساتھه رحم و محبت اور فائدہ رسانی کی تعلیم دی ہے' لیکن چونکه حق و صداقت کی حفاظت تمام چیزوں سے مقدم اور سب سے بالا تر ہے' اسلیے جب کوئی قوم اسلام کے خلاف اعلان عداوت کردے' تو پھر یه قانون محبت' قانون جنگ سے مبدل هو جاتا ہے اور خدا اور انسان میں مقابلہ پیدا هو جاتا ہے - پھر جنکو الله کی محبت کا دعوا ہے' ضرور ہے که وہ الله کی دوستی کو انسانوں کی دوستی پر ترجیح دیں اور اسکے دشمنوں سے تمام اپنے فائدہ رساں تعلقات منقطع کر لیں - یه کوئی ملکی اور سیاسی مسئلہ نہیں ہے بلکه ایک خالص دینی معامله ہے' اور هر مسلمان بشرطیکه مسلمان هو' اسکی تعمیل پر مجبور ہے -

یه مسئله پورے سات مہینے سے همارے سامنے تھا مگر هم اسکے تمام پہلوؤں پر غور کر رہے تھے' اسلئے اسکی نسبت اظہار خیال میں جلدی نہیں کی' مگر اب جو کچھه سونچنا تھا سونچ چکے' اور سچ یه ہے که سونچنے کا وقت هی باقی نہیں رها - اس وقت اپنے جذبات اور جوش کے اظہار کا عملی اور موثر ذریعه یہی ہے جو مسلمانان هند کے سامنے ہے' اور هم اسکی نسبت آیندہ به تفصیل عرض کرینگے : هذه تذکرہ' فمن شاء اتخذ الی ربه سبیلا -

(بقیۂ هفتۂ جنگ)

دول یورپ ایک دوسری متفقه یاد داشت بھیجنا چاهتے تھے' اور یورپ کے موجودہ سیاسی مصطلحات میں یاد داشت کے معنے ایک عامل قاتلانه حملے کے هیں' لیکن اس یاد داشت کا بھیجنا اسلیے ملتوی کردیا گیا ہے که جرمنی نے چند ترمیمات پیش کردی هیں اور اسلیے اسکا صلح کانفرنس میں پیش هونا ضروری ہے -

یه استقامت جو ترکی کی طرف سے ظاهر هو رهی ہے' اُس انقلاب داخلی اور هیجان ملی کا نتیجه ہے' جو انجمن اتحاد و ترقی کی سعی' انور پاشا کے شتلجا پہنچنے' اور خود ناظم پاشا کے حزب الحریۃ و الائتلاف سے بیزار هو جانے کا نتیجه ہے - ولایت کی پچھلی ڈاک میں اس تغیر حالت کی نسبت بعض اهم معلومات ملتی هیں - اور هم نے الہلال کی ۱۱ - ڈسمبر کی اشاعت میں (محمود شوکت پاشا) کی مضطربانه جد و جهد کی خبر دیتے هوے جن توقعات کا اظہار کیا تھا' الحمد لله که اسکی تصدیق کرتے هیں -

الہلال

۱۰ جنوری ۱۹۱۳

فاتحۂ جلد جدید

—:*:—

(۲)

الامر بالمعروف و النہی عن المنکر

زوال بغداد کے ساتھه هی عربی قوت کا همیشه کیلیے خاتمه هوگیا' اور ترکوں کا جو اقتدار ایک صدی سے نشوونما پا رها تھا' وہ تمام عالم اسلامی پر چھا گیا - ترک ایک نو مسلم قوم تھی' جو عربی زبان سے واقف نه تھی اور نه اسکو دین و مذهب کی کچھه خبر تھی - اسلیے مجبوراً اسکو تمام علمی اور مذهبی معاملات میں علما سے مدد لینی پڑی اور اس طرح علم و مذهب پیشتر سے زیادہ حصول قوت وحکمرانی اور دولت و جاہ دنیوی کا ذریعه بن گیا - یه " امر بالمعروف " کی بقیه زندگی کیلیے گویا ایک آخری فتوائے موت تھا - کیونکه اب علم و مذهب اعلان حق و دفع باطل کیلیے نہیں' بلکه حصول عزو جاہ اور حکومت وتسلط کیلیے حاصل کیا جانے لگا اور نفس پرست بادشاهوں اور امیروں کے دربار کی پہلی صفوں میں علماء وفقہاء کی قطاریں نظر آنے لگیں - علم حق ایک نور الہی ہے' جو اغراض نفسانیه کی تاریکی کے ساتھه جمع نہیں هو سکتا - وہ حق و صداقت ہے مگر نفس کذب و باطل کی پرستش کرتا ہے - پس جن دلوں میں دنیوی لذائذ اور حکومت و امارت کی خواهش پیدا هو جاتی ہے وہ مجبور هو جاتے هیں که علم و حقانیت کو اُن نفوس خبیثه کا تابع و محکوم کردیں' جنکے هاتهه میں دولت اور عزو جاہ دنیوی کی بخشش کی قوت ہے - غرض اور هوس کا تسلط انکے دلوں سے خدا کی حکومت کے خوف کو زائل کر دیتا ہے' اور اسکی جگه دولت و امارت اور جماعت و عوام کی حکومت قائم کرا دیتا ہے - وہ حق کو دیکھتے هیں که مظلوم ہے' لیکن زبان نہیں کھولتے' کیونکه جانتے هیں که حق کی نصرت انکے اغراض نفسانیه کیلیے مضر ہے' جو دل خدا سے نہیں ڈرتا' پھر وہ دنیا کی هر شے سے ڈرنے لگتا ہے - پس وہ الله کی حکومت سے آزاد هو کے شیطان کے هر ادنے سے ادنے مظہر او ذریت کے غلام هو جاتے هیں اور چونکه امرا و رؤسا یا عوام و جہلا سے جلب نفع اور حصول زر کی خواهش اپنے اندر رکھتے هیں' اسلیے انکی قدرت سے باهر هوتا ہے که انکے خلاف لبوں کو حرکت دیسکیں - وہ حق اور راستی کو پہچانتے هیں لیکن اسکی طرف انگلی اٹھا کر اشارہ نہیں کر سکتے' کیونکه ڈرتے هیں که پھر دولت و جاہ دنیوی کے بت اپنا هاتهه انکے سروں پرسے هٹالیں گے : و ان فریقا منهم' لیکتمون الحق وهم یعلمون (۲ : ۱۴۱)

فی الحقیقت تاریخ اسلام کی گذشته آخری صدیاں " الامر بالمعروف " کی تاریخ کا ایک عهد تاریک تھا' جسمیں روز بروز پچھلی روشنی مفقود هوتی گئی' اور نئی تاریکی اسکی جگه

اور مفسدانه اغراض کام کر رهے تھے - اخر میں (ملا مبارک) کے خاندان کے دخل سے حالت ضرور بدلي' مگر یه تبدیلي بھي کچھه مفید نه تھي ' کیونکه وہ خود پچھلے مرض کا ایک بے اعتدالانه علاج بالمثل تھا ' لیکن عین اُسي زمانے میں حضرت (شیخ احمد سرهندي) کا ظهور هوتا هے' جو ایک غیر معروف گوشے میں بیٹھکر لاکھوں دلوں کو اپنی صداے رعد آساے حق کا شیفته بنا لیتے هیں اور احیاے شریعت وتجدید شعار اسلامي اور اعلان حق و امر بالمعروف کیلیے اپنے وجود کو یکسر وقف کر دیتے هیں - پھر گیارهویں صدي کے اواخر اور بارهویں کے آغاز میں حضرت شاہ (ولي الله) اورانکے خاندان نے امربالمعروف کي تاریخ میں جو حیرت انگیز خدمات دینیه انجام دي هیں ' محتاج بیان نہیں - علی الخصوص (شاہ ولي الله) وجود قدسي ' جو في الحقیقت اپنے اندر الهام رباني و فیضان الهي اور فطرۃ کامله و اقتباس انوار نبوت کي ایک مستثنی مثال رکھتا تھا - اسي طرح گیارهویں صدي کے اواخر میں قاضي (شوکاني) کا یمن میں ظهور' اور احیاء سنت اور رفع بدعت کیلیے سعي مشکور' احادیث مذکورہ کي پیشین گوئي کیلیے ایک مثال صداقت هے -

اگر یه تائیدات غیبي اور کاروبار الهي نہیں هیں' تو پھر یه کیا بات هے که هر زمانے میں کچھه لوگ ایسے نظر آتے هیں ' جو اپنے زمانے کی سوسائٹي میں پرورش پاتے هیں ' اور بچپن سے لیکر عهد شعور تک انهي خیالات و اعتقادات اور رسم و رواج کو دیکھتے اور سنتے هیں جنکي فضا انکی چاروں طرف محیط هوتي هے - کانوں میں انکے صدا آتی هے تو باطل پرستي کي' اور آنکھیں دیکھتي هیں تو ضلالت و فساد کو - لیکن پھر ایک غیبي هاتھه هوتا هے جو انکا بازو تھام کر شاهراہ عام سے الگ ایک راہ پر لیجاتا هے' اور فیضان هدایت الهي کي ایک مخفي قوت هوتي هے جسکا سرچشمه انکے سینے کے اندر سے ابلنے لگتا هے - وہ جب زبان کھولتے هیں تو انکي آواز انکے زمانے کے عام اعتقادات و خیالات سے بالکل متضاد هوتي هے ' اور اپنے خاندان ' سوسائٹي ' تعلیم و تربیت ' اور ملکي رسم و رواج سے بالکل الگ هوکر حق و صداقت کی طرف دنیا کو دعوت دیتي هے - انسان اپنے تمام خیالات و معتقدات میں خارجی اثرات کا تابع هے - وہ دنیا میں آتا هے اور ایک خاص طرح کي تربیت اور سوسائٹي میں نشو و نما پاتا هے - یهي تربیت اسکے تمام خیالات و معتقدات کي جڑ بن جاتي هے' اور وہ جو کچھه سمجھتا اورجانتا هے' یکسر اسکے گرد و پیش کے اثرات کا عکس هوتا هے - پس وہ کونسي چیز هے' جو ایک شخص پر اُن تمام اثرات کے خلاف جو اسکو چاروں طرف سے گھیرے هوے رهتے هیں' بالکل ایک نئے خیال اور عقیدے کي راہ کھولدیتي هے - اور وہ باوجود تمام ملک اور زمانے کو اپنا مخالف دیکھنے کے تن تنها اٹھه کھڑا هوتا هے که رسم و رواج ' معتقدات عام ' دولت و ثروت ' اور حکومت و سلطنت کے مقابلے میں حق کي تائید و نصرت کیلیے جهاد کرے ؟

یه کیا نیرنگي هے که آزربت تراش کے گھر میں خلیل بت شکن پیدا هوتا هے اور پرستاران لات ومنات کي سر زمین سے صداے توحید و حق پرستي بلند هوتي هے ؟

ان الله فالق الحب و النوی یخرج الحي من المیت ومخرج المیت من الحي' ذلکم الله فاني یوفکون ؟ (۶ : ۹)	بیشک خدا (هي) هے جو زمین کے اندر بیج اور دانے کو پھاڑکر اس سے ایک درخت قوي و بلند پیدا کر دیتا هے - وهي زندے کو مردے سے نکالتا هے ' اور مردے کو زندے سے پیدا کرتا هے - یهي عجائب قدرت کے کرشمے دکھلانے والي ذات تمهاري مالک هے پھر تم کدھر بھکے جاتے هو؟

درحقیقت یه ملکهٔ هدایت اور فطرۃ صحیحه کے (روحاني ارتقاء) کا ایک سلسله هے ' جس کا اخري درجه مقام نبوت هے ' مگر اُس کي ابتدا صلحاے امت کے مرتبے سے هوتي هے - وہ تمام نفوس قدسیه جنکو خدا تعالے هدایت و ارشاد عالم کیلیے چن لیتا هے' اگرچه نبي نہیں هوتے ' مگر اس زنجیر کي ایک کڑي هوتے هیں ' جسکي آخري کڑي مرتبهٔ نبوت و رسالت هے - الله تعالے انکے دلوں کو فیضان نبوت سے مستفید هونے کیلیے کھول دیتا هے ' اور جس طرح افتاب کي روشني تمام ستاروں کے اجسام کو روشن ومنور کردیتي هے' بالکل اسي طرح انکے قلوب آفتاب نبوت کي ضیا بخشي سے انوار اندوز هوکر چمک اٹھتے هیں - اسي ارتقاے إنسانیت کے وہ چار مراتب هیں جنکو قرآن کریم نے بالترتیب اس ایت میں گنایا هے ' اور انکو خدا تعالے کي تمام نعمتوں اور برکتوں کا مورد و مهبط قرار دیا هے که :

الذین انعم الله علیهم من النبین والصد یقین والشهداء والصالحین حسن اولائك رفیقا -

جو لوگ تمام شیطاني طاقتوں سے باغي هوکر " مقام اطاعت خدا و رسول " کا درجه حاصل کرلیتے هیں' انکا شمار انهي چار جماعتوں کے متبعین میں هوجاتا هے' اور وہ انکے رفیق اور ساتھي بن جاتے هیں - یهي وجه هے که وہ اُن تمام الهي نعمتوں اور برکتوں کے بھي مستحق هو جاتے هیں ' جنکا خدا تعالی نے اِن جماعت هاے اربعه کو مستحق قرار دیا هے -

---

فهرست

زراعانهٔ هلال احمر

— * —

ان الله اشتري من المومنین انفسهم و اموالهم بان لهم الجنه

(۹)

تفصیل چندہ هلال احمربه سعي و بذریعه جناب شاہ محمد عثمان صاحب و چودهري لطیف الحق صاحب ممبران جلسه انحادیه موضع لکهان ضلع مونگیر-

موضع لکهان ضلع مونگیر	۶	۳	۱۵۱
موضع بلدا خورد		۱۵	۱۰۶
موضع لچھیر	۹	۱۰	۲۵
موضع بڑي بلدا و دندولي	-	۱۰	۵۶
موضع سید پور	-	۱۱	۲۰
موضع ساد پور	-	۵	۳
موضع کدهري	-	۲	۳
موضع مسجد پور	۳	۱۵	۱۵
موضع تذري	-	۵	۵
موضع شاها پور و کڑها	۶	۲	۱۱
میزان	-	-	۴۰۰
جناب عبد الغفور و محمد نور صاحبان - علیپور پارک - کلکته	-	۲	۱۳
میاں باوا شرف و فصل خان زمیندار ضلع چکوال	-	-	۳۳
جناب محمد گل زمیندار	-	-	۳۳
میاں شمس الدین و محمد امین صاحب	-	۵	۷۳
بذریعه مولوي حبیب النبي صاحب (کڑایا) کلکته	-	-	۴۰
میزان	-	۷	۵۹۲
سابق	-	۱۱	۸۶۲۳
میزان کل		۲	۹۲۱۶

[" تمام قسم کي دهلوي وولایتي اشیاء کیلئے مرزا محمد عزیز بیگ کمیشن ایجنٹ و منیجر شفاخانهٔ زمانه - فراشخانه دهلي سے خط وکتابت کریں -]

دوسري جگه فرمايا :-

انا نحن نزلنــــا	بيشک هم هي نے اس دين حق و صداقت کي
الـذکر ' و انا له	دعوت دنيا ميں بهيجي ' اور هم هي هيں جو
لحافظون (١٥ : ٩)	هميشه اسکے محافظ اور ناصر هونگے -

اسي تائيد الهي کا نتيجه تها که انحضرت (صلعم) کي وفات کے دن هي سے اختلافات کي بنياد پڑگئي اور پهر شخصي حکومتوں کے قيام ' ملکي اغراض اور سياسي مطامع کے فشار ' عجمي اقوام اور عجمي تمدن و رسوم کے اتباع ' اور امر بالمعروف و نهي من المنکر کے ضعف سے روز بروز فتنه و فسادات ميں ترقي هوتي گئي - يهاں تک که زوال بغداد اور عربي حکومت کے خاتمے کے بعد فتنه و فساد کا ايک ايسا تباه کن سيلاب اٹها ' جو بني اسرائيل پر (بخت نصر) کے تسلط کي تباهي سے کسي طرح کم نه تها ' ليکن پهر بهي اسلام کي دعوت کا بيج اپنے اندر ايک ايسي قوت نمو رکهتا تها که پامال هوتا تها ' اور پهر ابهرتا تها - حوادث و مصايب کا هاتهه جسقدر اسکي شاخوں اور پتونکو کاٹتے تهے ' اتني هي اسکي قوت نمو ابلتے هوے چشمے کي طرح اچهل اچهل کر بلند هوتي تهي - فتنه و فساد کي باد صرصر اگر اسکي شاخوں کو هلا رهي تهي ' تو الله کا دست محکم اسکي جڑ کو مضبوط پکڑے هوے تها - زمين کے اوپر اسکے پتے جهڑ جهڑ کر گر رهے تهے ' ليکن زمين کے اندر اسکي جڑ کے ريشے مستحکم هو رهے تهے - يه سچ هے که امم قديمه کي تمام تباهياں اور گمراهياں ايک ايک کرکے اس امت کو بهي پيش آئيں - کوئي گمراهي بني اسرائيل اور مشرکين مکه کي ايسي نه تهي جس سے اشبه گمراهيوں ميں مسلمان مبتلا نه هوے هوں ' مگر دين آخري کے بقا اور قيام کا يه معجزه تها که ان ميں سے کوئي ضلالت بهي اصل سر چشمه تعليم کو مکدر نه کر سکي ' اور تحريف و نسخ اور حذف و اضافه سے قران کريم هميشه محفوظ رها - اس سے بهي بڑهکر يه که نصرت فرماے حق کي تائيد غيبي هر سخت سے سخت دور فتن و طغيان ميں ايک جماعت ايسي پيدا کرتي رهي جسکے قدم حق و حقيقت پر غير متزلزل هوتے تهے ' اور چاروں طرف کي پهيلي هوي ضلالت سے محفوظ رهکر باوجود قلت انصار و اعوان و عدم ساز و سامان دنيوي کے وه جهاد امر بالمعروف و نهي المنکر ميں کامياب و فتحياب هوتي تهي ' اور حق تعالے اسکے دل و دماغ کو اپنے دست قاهر و مقتدر ميں ليکر ' اپنے دين قويم کي حفاظت اور هدايت امت مرحومه کا ذريعه بنا ديتا تها - دنيا ميں صداقت هميشه رهي اور مختلف ناموں سے هميشه آتي رهي ' ليکن دين اسلام اسکا آخري ظهور تها ' اسليے ضرور تها که وه کامل تر ظهور هو ' اور پهر اسطرح محکم اور نا ممکن التبديل هو ' که دنيا کي شيطاني قوتيں اسپر کبهي بهي غلبه نه پاسکيں -

پس يه ايک حقيقت تهي ' جسکا اعلان پهلے هي دن کر ديا گيا تها - قرآن کريم کے علاوه احاديث کا تفحص کيجيے ' تو اس حقيقت کو جا بجا ايک پيشين گوئي کي صورت ميں پائيگا :

لا تزال من امتي ظاهرين	ميري امت ميں هميشه ايک جماعت
على الحق حتى ياتيهم امر	حق ضلالت و باطل پرستي پر
الله وهم ظاهرون	فتح ياب رهےگي - يهاں تک که
(متفق عليه)	قيامت ظاهر هو -

اس حديث کو امام بخاري و مسلم نے صحيح ميں مغيره کي روايت سے درج کيا هے ' مگر يهي حديث به تغير الفاظ نهايت کثرت سے مختلف اسناد و رواة کے ساتهه شهرت پاچکي هے ' اور متعدد صحابهٔ کرام سے مروي هے - مسلم ' ترمذي ' اور ابن ماجه ميں بروايت ثوبان هے :

لا تـزال طائفــة من	هميشه ميري امت ميں ايک جماعت
امتي ظاهرين على	رهے گي جو حق و صداقت کے اعلان ميں
الحق لا يضرهـم من	فتح ياب هوگي - باطل پرست اسکي
خذلهم ' حتى ياتي	مخالفت کرينگے مگر انکي ضرر رسا[ني]
امر الله وهم کذلك	سے خدا اسکو محفوظ رکهے گا -

ابن ماجه اور نسائي کي بعض روايتوں ميں قتال و جهاد کا بهي لفظ هے ' اور مسلم کي ايک حديث ميں جس کو عقبه بن عامر نے روايت کيا هے ' " قاهرين لعدوهم ' لا يضرهم من خالفهم " بهي اس ميں زياده هے - يعني وه جماعت حق دشمنان صداقت کيليے اپنے اندر ايک الهي قهر و غلظت رکهے گي ' اور جو لوگ اسکي مخالفت کرينگے ' وه اسے نقصان پهنچانے ميں کامياب نهو سکيں گے -

اسي طرح ايک دوسري مشهور حديث ميں جسکو ابو داود حاکم و بيهيقي نے ابو هريره سے روايت کيا هے ' هم کو خبر دي گئي هے که اس دين الهي کے احياء و تجديد کيليے هميشه خدا تعالى مصلحان امت اور مجددان ملت کو بهيجتا رهيگا ' اور وه هر صدي ميں ظاهر هو کر بدعات و محدثات کا استيصال کرينگے :

ان الله تعالى يبعث	الله تعالى اس امت ميں هر صدي
لهــذه الامــة على	آغاز ميں ايک مجدد پيدا کريگا '
راس کل مائة سنة	دين اسلام ميں اپنے روح هدايت
من يجدد لها دينها	ايک تازگي اور نئي زندگي پيدا کرديگا

کيا نهيں ديکهتے که يهي نصرت الهي او رآيت غيبي تهي ' جس نے با وجود هيجان طغيان ' و اشتداد فساد ' و شيوع فتن ' و اختلال کار و بار هدايت ' هر زمانے ميں امر بالمعروف و نهي عن المنکر کي آواز کو حي و قائم رکها ' اور فساد و ضلالت کي کوئي سخت سے سخت قوت ابليسي بهي اس قوت الهيه پر غالب نه آسکي - على الخصوص تاريخ اسلام کي وه گذشته آخري صدياں ' جبکه اسلام کے قديم مرکزوں کے اختلال ' عربي حکومت کے خاتمے ' امراء و سلاطين طامعانه و عيش پرستانه اغراض ' علماے حق کي غربت و قلت ' قتل و خون ريزي کي شدت و احاطه سے تمام عالم اسلامي کي حالت موجوده تنزل و انحطاط کے اسباب فراهم کر رهي تهي ' اگر تاريخ پر نظر ڈالي جاے تو پهر بهي اسکے هر دور ميں چند نفوس قدسيه ايسے ضرور ملجاتے هيں ' جنکے سينوں کو خدا نے نور هدايت کيليے کهولديا تها اور انکے دلوں کو حق و صداقت کے جمال کا مسکن بناديا تها - آٹهويں صدي هجري ميں جبکه مسلمانوں ميں علم و دين کے تنزل و انحطاط کا بيج بار آور هوچکا تها ' علامهٔ (ابن تيميه) کا پيدا هونا اور انکا علاوه علوم و فنون ميں درجهٔ رسوخ و اجتهاد پيدا کرنے کے امر بالمعروف اور نهي عن المنکر کي راه ميں هر طرح کے شدائد و مصائب کا گواره کرنا ' اور اپنے تلامذه و متبعين کي ايک بهت بڑي جماعت پيدا کرديتا ' جسميں علامهٔ (ابن قيم) جيسے اشخاص کا پيدا هونا ' کس قدر تعجب انگيز هے ؟

ليکن اس تعجب انگيز ظهور کا اندازه صرف وهي لوگ کر سکتے هيں جنکو مسلمانوں کے اس ذهني اور قلبي انحطاط کا صحيح اندازه هے ' جو چهٹي صدي کے بعد تمام عالم اسلامي پر طاري هو گيا تها اور سد باب اجتهاد نے اذهان و عقول کي ترقي کو اسکے عين عروج و ارتقاء کے وقت هلاک کر ديا تها -

اگر صرف هندوستان هي ميں دعوت حق کي تاريخ پر نظر ڈالي جاے تو يه آپکے ليے ايک قريب کي مثال هوگي - تاريخ هند ميں (اکبر) کا عهد اس لحاظ سے خاص طور پر قابل ذکر هے سلاطين پرست اور متبعين هواے نفس علما کي دربار پر حکومت تهي ' اور دينداري اور تقدس کے پردے ميں نفساني تعصبا[ت]

نوان کے تحت میں گو (دار الشجر) ' (الجوسق) اور (حير الوحش) کے
لاوہ (الفردوس) اور (الزج) بهي داخل هیں ' مگر چونکه مصنف
نے ان دونوں قطعات کے متعلق کچهه بهي نهیں لکها ' اسلیے هم
رف تین مقدم الذکر مقامات کے حالات لکهتے هیں -

ر الشجرة

دار الخلافة کے ایک قطعه میں نهایت صاف پاني کا ایک
سیع و مستدیر حوض تها - وسط حوض میں ایک نقرئي درخت
ها ' جسکا وزن پانچ کرور درهم تها ' اس درخت کي ۱۸ شاخیں
هیں - بعض شاخیں نقرئي اور بعض پر طلائي ملمع تها ' یه
شاخیں بہت طویل تهیں - جب هوا چلتي تهي ' تو یه شاخیں اصلي
شاخوں کي طرح جهومتي تهیں - انکے پتے مختلف رنگ کے تهے '
ور هوا سے اصلي پتوں کي طرح هلتے تهے ' ان شاخوں پر هر نوع کے
نقرئي و طلائي طیور بٹهائے گئے تهے ' جو نهایت شیریني کے ساتهه نغمه
سنجیاں کرتے تهے ' حوض کے داهنے و بائیں جانب اسپ سواروں کے
۱۵ سنگي بت تهے ' سواروں کي پوشاکیں دیبا و حریر وغیره
گراں بها کپڑوں کي تهیں ' هر سوار کے هاتهه میں ایک
یک نیزه تها ' یه تمام سوار اسطرح متحرک تهے که معلوم هوتا تها گویا
انمیں سے هر ایک سوار دوسرے پر حمله کرنا چاهتا هے -

یه مکان دار الشجره کہلاتا تها ' اور عجیب و غریب مشینوں اور
علم منجنیق کے رموز و اسرار سے ایک حیرت انگیز طلسم تها -

الجوسق

یه ایک محل کا نام هے ' جو چند باغوں کے درمیان میں بنایا
گیا تها - وسط محل میں رانگے کا ایک حوض تها - یه حوض ایک
جانب سے تیس هاتهه اور دوسري جانب سے بیس هاتهه لنبا تها -
اسکے گرد رانگے کي ایک نهر بهي تهی ' جو صفائي اور سفیدي
میں جلا کي هوئي چاندي سے بهي زیاده درخشاں و خوشنما معلوم
هوتي تهي - حوض میں چار طیارات تهیں (طیاره ایک خاص قسم کي
کشتي کو کهتے تهے) ان کشتیوں کي نشستگاهیں طلائي تهیں ' جن پر
کار چوبي اور حاشیه دار دبیقي کپڑا منڈها هوا تها ' اور ان پر کار چوبي
پارچه دبیقي کي چادریں پڑي رهتي تهیں -

حوض کے گرد ایک وسیع باغ تها ' جسمیں ایک روایت کے
بموجب ۴ سو کهجور کے درخت تهے - هر درخت پچاس هاتهه لمبا
تها ' ان درختوں کے تنوں پر منقش ساگون کے پترے هر چهار طرف سے
جڑے هوے تهے ' اور انکے تنے طلائي ملمع کار حلقوں سے آراسته کیے
گئے تهے - باغ کے کناروں پر ترنج ' دستنبو ' و منقع وغیره درختوں کي
قطاریں باغ رضواں کا دهوکا دیتي تهیں -

حير الوحش

" حیر " کے معنی باغ کے هیں ' اور وحش سے مقصود حیوانات
هیں - یه قطعه در اصل اجکل کي اصطلاح کے مطابق باغ حیوانات تها -
اسمیں مختلف قسم کے جنگلي جانور رکهے گئے تهے ' اور وہ اس قدر
انسانوں سے مانوس هوگئے تهے که آدمیوں کے پاس آکے انکے جسم
سونگهتے تهے (جیسا که پالو جانور اکثر کرتے هیں) ' اور انکے هاتهه سے
چیزیں لیکے کهاتے تهے -

شاہ روم کا سفیر اور آرائش قصر

سنه ۳۰۵ میں شاه روم نے (مقتدر بالله) کے پاس اپنا سفیر
بهیجا - یه سفیر جب (تکریت) پهنچا ' تو (مقتدر) نے حکم دیا که دو ماه
تک اسکو (تکریت) میں رکها جائے - وهاں سے جب (بغداد)
آیا ' تو (دار صاعد) میں اتارا گیا - یهاں سفیر نے دو ماه تک انتظار
کیا ' مگر بارگاه خلافت میں حاضر هونے کي اجازت نهیں ملي - اس
عرصه میں قصر کي آرایش نهایت اهتمام کے ساتهه گراں بها و خوشنما
آلات ' فروش ' اور پردوں سے کي گئي - پارچهاے انماطي ' دبیقي '
و طبري کے ۱۲ هزار فرش بچهائے گئے - ۳۸ هزار پردے پارچهاے
ارمني ' واسطي ' بهمني ' دبیقي مطرز کے لٹکائے گئے - ان ۳۸ هزار
پردوں میں سے ۱۲ هزار پردے پارچه دبیقي کے تهے ' جن پر گهوڑے '
هاتهي ' اونٹ ' اور دیگر جانوروں کي تصویریں منقش تهیں -

سفیر کي فرود گاه (دار صاعد) سے لیکے دار الخلافه کے پهاٹک تک
ایک لاکهه ساٹهه هزار سوار اور پیادوں کي دو رویه صفیں کهڑي کي گئي
تهیں - سواروں کي پوشاکیں نهایت قیمتي ' گهوڑے نهایت عمده '
زینیں نقرائي و طلائي تهیں - سواروں کے همراه کوتل گهوڑے بهي تهے -

بازار شرقي کی تمام دوکانیں ' کوٹهے ' حتی که چهتیں اور چهجے
تک تماشائیوں نے بهت زیاده کرایه پرلے لیے تهے -

بازار مذکور کے یمین و یسار کے مکانات اور خود بازار تماشائیوں
سے بهرا هوا تها -

اصناف کشتي میں سے شذاوات ' طیارات ' زلازلات ' اور سمریات
دجله میں باهمه آرایش و سامان کهڑي تهیں - دار الخلافه کے
پهاٹک سے لیکے پیشگاه خلافت تک مجرئي غلام اور دارني
و بیراني خدام لباس فاخره پهنے ' زرین پٹکے باندهے ' اور هاتهوں
میں ننگي تلواریں لیے سرو قد کهڑے کیے گئے تهے -

تمام حاجب و دیگر خدام اپنے اپنے منصب کے موافق گذرگاهوں
اور نشست گاهوں میں حاضر تهے -

آرایش کے بهمه وجوه مکمل هونے کے بعد سفیر کو حاضر هونے
کي اجازت دي گئي -

سفیر اپني فرودگاه (دار صاعد) سے مع اپنے تمام جلوس کے دو رویه
صفوں سے هوتا هوا دار الخلافه کي طرف روانه هوا - راسته میں
نصر قشوري الحاجب کا مکان ملا ' جو خلیفه کي ڈیوڑهي کا دربان تها -
لیکن مکان کي آراستگي اور اشخاص کي صف بستگي کو دیکهکے
وہ سمجها که شاید دار الخلافه یهي هے - منظر مکان کي عظمت اور
خیال دار الخلافه کي هیبت اس پر چهاگئي ' اور وہ مرعوب هوکر
رک گیا ' لیکن پهر اسکو بتا دیا گیا که یه دار الخلافه نهیں هے '
بلکه دار الحاجب هے - سفیر آگے بڑها - تهوڑي دور کے بعد وزیر
السلطنت کا مکان ملا - یه مکان (ابوالحسن علي بن محمد الفرات)
کي صرف مردانه نشست گاه تهي - یهاں جب سفیر نے حاجب کے
مکان سے زیاده شکوه و احتشام دیکها ' تو اسکو یقین هوگیا که یهي
دار الخلافه هے - مگر یهاں بهي اسے بتایا گیا که یه دار الخلافه
نهیں ' بلکه دار الوزیر هے -

(دجله) اور باغ کے بیچ میں ایک نشستگاه تهي ' جو عمده عمده
پردوں اور چیده چیده فرشوں سے آراسته تهي - چند دست (تخت
یا اسکے مانند کوئي شے) نصب تهے ' جنکے هر چهار طرف غلام
عصا اور تلواریں لیے کهڑے تهے - سفیر اس نشستگاه میں گیا '
اسکے بعد تمام قصر کي سیر کرائي گئي ' پهر پیشگاه خلافت میں
باریاب هونے کیلئے حاضر هوا -

یه تفصیل ایک روایت کے مطابق هے - دوسري روایت سے '
جو اس روایت سے طویل ' مفصل ' اور کسیقدر مختلف هے '
یه معلوم هوتا هے که سفیر جب دار الخلافه تک پهنچ گیا تو ایک
ته خانه میں داخل کیا گیا ' جهاں سے وہ بارگاه خلافت میں
حاضر کیا گیا - سفیر نے شاه روم کا پیغام عرض کیا ' اور اسکے بعد

مقالا

تاریخ عمران عربي کا ایک صفحہ

— * —

دار الخلافہ یا قصر حسني

موجودہ دور میں ' جبکہ جو کچھہ همارے پاس باقي رهگیا ہے ' آسے بھي کھو رہے هیں ' کیا بھتر نہوگا کہ جو کچھہ همیں حاصل تھا ' ایک مرتبہ اسکي یاد پھر تازہ کرلیں ؟

گاہ گاہ باز خواں این دفتر پارینہ را
تازہ خواهي داشتن گر داغهاے سینہ را

ابوبکر خطیب بغدادي (المتوفي سنہ ۴۶۴ هجري) نے ایک نہایت ضخیم و بسیط تاریخ بغداد لکھي ہے ' جو " تاریخ مدینة السلام " کے نام سے مشہور ہے - یہ مسلم ہے کہ اس سے بھتر اور جامع تاریخ بغداد اسکے بعد کوئي نہیں لکھي گئي ' اور اگرچہ مصنف نے ضمني مطالب کو جا بجا اس کثرت سے درج کیا ہے اور حدیث و فقہ کے مباحث میں اس قدر دلچسپي لي ہے کہ موضوع کتاب کو اس سے سخت نقصان پہنچا ہے ' تاهم وہ تمام ضمني مطالب بھي اسقدر ضروري اور کارآمد هیں کہ انکے لیے بھي مصنف کا شکر گذار هونا پڑتا ہے -

اس نادر کتاب کا سب سے زیادہ صحیح اور قدیم نسخہ قسطنطنیہ کے کتب خانۂ (مصطفے پاشا کو بیریلي) میں محفوظ ہے ' دوسرا کامل نسخہ مکہ معظمہ کے قبۂ محمودیہ کے کتب خانے میں ' اور تیسرا لندن کے برٹش میوزیم میں - اِسي آخري نسخہ کے ایک ٹکڑے کي نقل ہے ' جس کو سنہ ۱۹۰۴ میں پروفیسر جي - سلیمان - (G. Salmon) نے تصحیح و تہذیب و جمع اختلاف نسخ کے بعد شائع کیا ہے -

الہلال پریس "احیاء آثار و علوم عربیہ" کے سلسلے میں جن قدیم کتابوں کي اشاعت کا انتظام کر رہا ہے ' ان میں ایک یہ تاریخ "مدینة السلام" بھي ہے -

اس تاریخ کے مطالعہ سے بغداد کے شش صد سالہ تمدن کے عجیب و غریب مناظر سامنے آجاتے هیں ' اور صدها اسطرح کے تاریخي واقعات هیں ' جنکا عام و متداول تاریخوں میں نام و نشان تک نہیں ملتا -

(المقتدر باللہ عباسي) کے زمانے میں قیصر روم نے بعض معاملات کے انجام دینے کیلئے ایک سفیر بھیجا تھا ' جو کئي هفتے تک بغداد میں مقیم رہا ' اور دار الخلافہ کے عجائب و نوادر کي سیر کرتا رہا - اس زمانے میں خلیفہ المقتدر کا قیام ایک خاص عمارت میں تھا ' جسکا نام " القصر الحسني " تھا ' اور اسي قصر میں سفیر روم باریاب حضور خلافت هوا تھا - " تاریخ مدینة السلام " میں ' اس قصر کے ساز و سامان اور سفیر روم کي آمد کے نہایت دلچسپ حالات لکھے هیں اور هم چاهتے هیں کہ اسکے ایک مختصر ٹکڑے کا ترجمہ آج کي اشاعت میں درج کردیں -

ناظرین کو معلوم هوگا کہ مسلمانوں میں " فن روایت " صرف "حدیث" کیلئے مخصوص نہ تھا ' بلکہ قدماے مورخین واقعات تاریخي کو بھي بسلسلۂ روایت جمع کرتے تھے ' اور یہ منجملہ اُن فضائل مخصوصہ کے ہے جس کو تاریخ اسلام تمام دنیا کے تاریخي ذخیرے کے سامنے پیش کرسکتي ہے - تاریخ بغداد میں بھي تمام واقعات بقید روات لکھے گئے هیں اور هر واقعہ کے درج کرنے سے پہلے راویوں کے نام بسلسلۂ روایت درج کردے هیں - چونکہ انکے نقل کرنے میں تطویل لا حاصل ' اور ترتیب واقعات میں اختلال و خلل کا خوف تھا ' اسلیے ترجمہ میں راویوں کے نام نکالدے هیں ' اور واقعات کو بھي روایات کي ترتیب کي جگہہ واقعات کي ترتیب سے نقل کیا ہے - (ایڈیٹر)

وجہ تسمیہ

خاندان برامکہ کے ایک ممتاز اور عالي مرتبہ ممبر (حسن بن سہل) نے نہر (معلي) کے نیچے ساحل دجلہ پر ایک قصر عالیشان تعمیر کرایا تھا - یہ قصر اپنے باني کے نام سے مشہور تھا ' جس کي وفات کے بعد اسکي بیٹی (بوران) (۱) کے قبضہ میں آیا - خاندان عباسیہ کا سولھواں فرمانروا (معتضد باللہ) جب تخت نشیں هوا ' تو اپنے قیامگاہ کے لیے اسکي نظر انتخاب اِس محل پر پڑي ' چنانچہ اس نے (بوران بنت حسن) سے اسکے تخلیہ کي فرمایش کي - بوران نے چند روز کي مہلت مانگي جو اسکو ملگئي -

حصول مہلت کے بعد بوران نے عمارت کي درستگي و آراستگي کي طرف توجہ کي - اولاً شکستہ مقامات کي مرمت اور گچکاري کرائي ' اسکے بعد سفیدي پھروائي - اصل عمارت کي درستگي کے بعد اسکي آراستگي شروع کي ' زمین پر نہایت بیش بہا و خوشنما فرش بچھوائے ' دروازوں پر نہایت پر تکلف و گراں قیمت پردے لٹکاے گئے -

آراستگي سے فراغت کے بعد محل کے گوداموں میں وہ تمام اشیا مہیا کي گئیں ' جن کي شاهانہ زندگي میں ضرورت هوتي ہے -

جب اس عمارت کو بہمہ وجوہ شاهي قیام کے قابل بنا دیا ' تو (معتضد باللہ) کو اطلاع دي اور (متعضد) نے محل کو بہمہ وجوہ آراستہ و مکمل دیکھکر نہایت پسندیدگي ظاهر کي -

یہاں تک جو کچھہ لکھا گیا ہے اسکا ماخذ (هلال بن المحسن) کي روایت ہے ' مگر اس روایت کا آخري جزء یعني بوران سے (معتضد) کي تخلیہ محل کي فرمایش اور (بوران) کا (معتضد) کو حوالہ کرنا قابل تسلیم نہیں - اسلیے کہ (بوران) کا سنہ وفات ۲۷۱ هجري ہے ' اور (معتضد) سنہ ۲۷۹ ھ میں تخت نشیں هوا ہے -

معتضد سے پہلے معتمد باللہ سنہ ۲۵۶ھ میں تخت نشیں هوا تھا ' بوران اسوقت زندہ تھي ' اسلئے عجب نہیں کہ (بوران) نے (معتمد) کو یہ قصر دیا هو ' اور رواۃ نے غلطي سے (معتمد) کے بدلہ (معتضد) بیان کردیا هو ' بہر نوع اسقدر ضرور صحیح واقعہ ہے کہ یہ قصر در اصل (حسن بن سہل) برمکي کا تھا - اسکي وفات کے بعد (بوران) کے پاس رہا ' اور (بوران) سے خلفاء بني عباس کے پاس آیا -

تعمیرات جدیدہ

(معتضد) نے اس قصر کے گرد و پیش کے قطعات بھي اسمیں شامل کر لیے ' اور ایک دیوار اٹھوادي ' جس سے نہ صرف یہ تمام قطعات ایک عمارت کے اجزاء معلوم هونے لگے ' بلکہ نہایت مستحکم اور محفوظ هوگئے - (معتضد) کے جانشیں (مکتفي باللہ) نے جو سنہ ۲۸۹ھ میں تخت نشیں هوا تھا (دجلہ) پر ایک تاج بنوایا جسکے پیچھے چند بیعد بلند و وسیع قبے اور ایوان بھي تعمیر کرائے تھے (مکتفي) کے بعد (مقتدر) سنہ ۲۹۵ھ میں تخت نشیں هوا ' مقتدر نے تعمیرات کے ناتمام حصوں کي تکمیل مزید کي ' اور بعض نئي عمارتیں بھي از سر نو بنوائیں -

اس تمام اضافہ و توسیع کے بعد دار الخلافۃ کا طول و عرض کیا تھا ؟ اسکا جواب (عضد الدولہ) کے خزانچي (ابو نصر خوشادہ) کي زبان سے یہ ہے کہ " میں دار الخلافۃ کے آباد و ویران حصے اور حریم و غیر حریم میں پھرا - میرے اندازے میں دار الخلافۃ شہر (شیراز) کے برابر ہے "

دار الخلافۃ کے بعض قابل ذکر قطعات

دار الخلافۃ نہ صرف اپني وسعت و بلندي کے لحاظ سے دهشت انگیز و حیرت آفریں تھا ' بلکہ اسکے بعض قطعات بھي اس زمانہ کی اعجوبہ طرازي و نادرہ کاري کے بہترین نمونہ تھے - اس

---

(۱) یہ بوران حسن بن سہل کي وهي لڑکي ہے جس سے مامون الرشید نے عقد کیا تھا ' اور جسکي نسبت ایک طول طویل حکایت عقد الفرید میں بیان کي گئي ہے - علامہ ابن خلدون نے مقدمۂ تاریخ میں اس حکایت کا مضحکہ اڑایا ہے - (اڈیٹر)

مراسلات

الهلال روزانه

— * —

متعنا الله بطول بقائکم

بجناب مولانا المحترم ذو المجد و الکرم السلام علیکم و رحمة الله و برکاته - اخبار الهلال کي روزانه اشاعت کے باب میں ابو الاعجاز صاحب عوشي کي اس تجویز سے همیں کسیقدر اختلاف هے که " الهلال هفته وار روزانه کر دیا جاے اور بجاے هفته وار کے صوري و معنوي خصوصیات کے ساتهه چار پانچ جزو کي ضخامت میں رساله البیان ماهوار شائع کیا جاے " هفته وار الهلال جس آب و تاب او ر جن خوبیوں کي بدولت اپنے همعصر اخبارات میں درجه اختصاص حاصل کئے هوے هے' وه محض آپ کي محنت شاقه اور جگر کاري کا نتیجه هے ایک هفته کي لگا تار محنت کے بعد اخبار الهلال پبلک کي مشتاق

الهلال کے روزانه اشاعت سے مقصود محاربهٔ روم و بلقان کي تازه خبریں ناظرین کے سامنے پیش کرنا' اور حتی الوسع صحیح خبروں سے ناظرین کو آگاه کرنا هے تا که غلط اور غیر صحیح خبروں سے ناظرین کو نعل در آتش رهنے کا موقع نرهے لیکن دیگر اخبارات ان فرائض کے ادا کرنے سے غافل نهیں هیں پهر جس امر کي نسبت اور اخبارات سرگرم و ساعي هیں انکو انهي کیلیے چهوڑ دینا بهتر هے - ترقي و بیداري کي روح پهونکنے کا مهتم بالشان ذمه آپ نے اپنے سر لیا هے اور اس عظیم الشان ذمه داري کو عرصه قلیل میں جس خوش اسلوبي و کامیابي کے ساتهه آپ نے انجام دیا هے اوسکا ایک زمانه مداح و معترف هے پس آپکے لیے اصلي میدان کار یهي هے - بنظر حالات متذکره هم مناسب نهیں جانتے که الهلال کي روزانه اشاعت سے اوسکي قدرداني میں کمي پیدا هو لهذا هفته وار الهلال بدستور جاري

فکاهات

یونیورسٹي ڈیپوٹیشن

— * —

تهي سفـــارت کي جو تجویــز بظـــاهر موزوں * اهل مجلس بهي بظاهر نظر آتے تهے خمـــوش
دفعـــةً دایرهٔ صـــدر سے اُٹهـــا اک شخـــص * جسکي آزادئي تقریر تهـــي غارتگـــر هوش
اسنـــے اس زور سے تجـــویز پہ کي رد و قـــدح * چونک اوٹهے وه بهي جو بیٹهے هوے تهے پنبه بگوش
اهل مجلـــس نے جو بـــدلا هوا دیکهـــا انداز * ڈر هوا یه که کهیں اور نه بڑه جائے یه جوش
صـــدر محفـــل نے بلا کر اسے آهستـــه کها * که " تو هم شامل وفدستي و این مایه مجوش "
بـــادهٔ جـــام سفـــارت مئی مرد افگـــن تهـــا * ایک هي جرعه میں وه شیر جري تها مدهوش
اب نه وه طرز سخـــن تها' نه وه آزادي راے * نه وه هنگامه طرازي تهي نه وه جوش و خروش
جسکي تقـــریر سے گونج اُٹها تهـــا اجلاس کا هال * اب وه اک پیکر تصـــویر تها بالکمـــل خاموش
سخت حیـــرت تهي ' که اِک ذرهٔ خاکستر تهـــا * وه شـــرارهٔ ' جو ابهي برق سے تها دوش به دوش
دیکهتے هیں تو حـــرارت کا کهیـــں نام نهیـــں * هو گیـــا شعلهٔ سوزنده بهـــڑک کر خس پوش
اهل ثـــروت سے یه کهـــدو که مبـــارک هو تمهیں * لله الحمد ابهي ملـــک میں هیں راے فروش

(کشاف)

ظروں اور قدردان هاتهوں میں دکهائي دیتا هے اور پهر جس جوش خروش کے ساتهه اوسکا خیر مقدم کیا جاتا هے وه محتاج بیان نهیں م آپ کو همیشه عدیم الفرصتي کا عذر رها - اگر الهلال روزانه شائع هوا ے گا تو عدیم الفرصتي اور عجلت میں ان ساري خوبیوں کے یکقلم موقوف جانیکا اندیشه هے جنکي پبلک قدردان هے مجبوراً صفحات الهلال پُر کرنے کیلیے انگریزي عربي اخبارات کے اقتباسات اور بسا اوقات پوري ري عبارات کي نقل کرني پڑیگي جس سے پبلک کی گروبدگي اخبار بیني کے مذاق میں جو خدا خدا کرکے اب پیدا هوچلا هے گونه بدمزگي پیدا هوجائیگي اور ممکن هے که الهلال اِسوقت جن بیوں سے فلک عز و افتخار پر چمک رها هے روزانه اشاعت سے کي ضیاء ماند پڑجاے اور پهر کثرت کار کي تکان آپکي صحت پر ر اثر ڈالے -

و شائع هوتا رهے البته ماهوار البیان شائع کرنا مناسب حال سمجها جاے تو همیں اوسمیں عذر نهیں - اظهار راے میں کوئي غلطي سرزد هوئي هو تو معاف فرمائیگا -

محمد احمد الله (حیدر اباد)

عرضداشت

— * —

مسلمانوں اور سلطان المعظم خلد الله ملکه کے تعلقات کي تفصیل چندان ضروري نهیں - صرف اتنا کهدینا کافي هے که وه خادم حرمین شریفین هیں اور هم لوگ اونکو اپنا خلیفه سمجهتے هیں - برسوں سے جو مظالم دول یورپ سلطنت عثمانیه پر کر رهے هیں' اونسے هم بے خبر نهیں - ان مظالم کا سلسله موقوف اسوقت تک

اسکو تمام قصر کي سير کرائي گئي - سير قصر کي کيفيت کے متعلق چند روايتوں کے جمع کرنے سے معلوم هوتا هے که جسوقت سفير داخل هوا هے ' قصر ميں فوج کا ايک سپاهي بهي نه تها - صرف حجّاب اور مختلف النسل خدام تهے جن کي تفصيل يه هے

خدام سفيد	۴ هزار	حجاب	۷ سو
خدام سياه	۳ هزار	حبشي غلام	۴ هزار

يه تمام اشخـــاص چهتوں پر کهڑے کيے گئے تهے - سفير عام پهاتـک سے داخل هو کے (خان خيل) کي طرف چلا - (خان خيل) ايک بهت بڑا مکان تها ' جسميں بکثرت رواق اور سنـگ مرمر کے ستون تهے - دهنے جانب پانچ سو گهوڑے کهڑے تهے ' جن پر پانچ سو طلائي و نقرئي زينيں کسی هوئي تهيں ' اسي طرح بائيں جانب پانچ سو گهوڑے کهڑے تهے ' جن پر ديبا کي جهوليں اور لمبے لمبے برقعے پڑے هوے تهے ' اور ان تمام گهوڑوں کي باگيں لباس فاخره پهنے هوے سائيسوں کے هاتهوں ميں تهيں -

يهاں سے درميان کی دهليزوں اور گزرگاهوں سے هوتے هوے سفير کو (حير الوّحش) مّيں ليگئے - (حير الوحش) سے اسکو ايک اور مکان ميں ليگئے ' جهاں چار هاتهي کهڑے تهے ' يه هاتهی ديبا کي جهولوں اور گلکاري سے آراستـه کيے گئے تهے - سفير ان مقامات کو نهايت متحير هو هوکے ديکهتا تها ' اور ادنے ادنے باتوں کو متعجبانه پوچهتا تها - اس مکان سے اسکو ايک اور مکان ميں ليگئے جهاں ايک سو شير تهے ' ۵۰ داهنے جانب ' اور ۵۰ بائيں جانب - ان شيروں ميں سے هر شير کا هاتهه چند اور شيروں کے هاتهه ميں تها ' اور شيروں کي گردنوں ميں زنجيريں اور طوق پڑے تهے - اس مکان سے اسکو (الجوسق) ميں ليگئے - (الجوسق) سے دار (الشجره) ميں - (دارالشجره) سے (الفردوس) ميں ليگيے ' جو بيشمار آلات و فروش سے آراسته تها -

(الفردوس) کي دهليز ميں دس هزار طلا کار ذرعيں آويزاں تهيں - يهاں سے اسکو ايک ايسے راسته ميں ليگئے جو ۳ سو هاتهه لمبا تها اور اس کے هر دو جانب دس هزار درقه ' خود ' بيقـــه ' زرديه ' مرصع ترکش ' اور کمانيں آويزاں تهيں ' اور ايک هزار گورے اور حبشي غلام چپ و راست کهڑے تهے - ۲۳ محلوں کي سير کرنے کے بعد سفير کو (صحن التسعيني) ميں ليگئے - (صحن التسعيني) ميں حجري غلام لباس فاخره پهنے اور پورے طور پر مسلح کهڑے تهے ' اور انکے اسلحه ميں برچهے ' تبر ' عصا ' اور تلواريں تهيں - سفير کو مع اپنے جلوس کے صحن التسعيني سے (دار السلام) ميں ليگئے ' جهاں کثرت سے سسلي کے غلام دوڑ دوڑ کے برف کا پاني اور شربت وغيره لوگوں کو پلا رهے تهے -

اس سير کي طول مسافت کا اندازه اس سے هو سکتا هے ' که يه لوگ سات مقام پر اس عرصه ميں استراحت کی غرض سے بيٹهے اور اتنے هي بار پاني پيا - ابو عمر عدي الطرطوشي صاحب السلطان اور رئيس بلاد شام ايک سياه عباء پهنے اور سيف و منطقه زيب کمر کيے ' تمام سير ميں انکے همراه تهے -

پيـــــــــــش گاه خـــلافت

جب سفير روم قصر خلافت کي سير کرچکا ' تو حريم خلافت سے طلبي کا پيغام پهنچا -

(خليفه المقتدر بالله) کے ديوان خاص کي عمارت (قصر حسنی) کا وه ٹکڑا تها ' جو عين دجله کے کنارے واقع تها اور (التاج) کے نام سے مشهور تها - سفير جب باریاب حضوري هوا تو اس نے ديکها که آبنوس کے ايک تخت پر خليفهٔ عباسي متمکن هے ' اور دبيق کا ايک زرافشاں حلّه پهنے هوے هے ' جسپر طلائي بيل بوٹوں کے بنانے ميں صناع نے حيرت انگيز انساني کمال ظاهر کيا هے - تخت بهي دبيقي مطرز و مذهب فرش سے مفروش هے ' اور اسکے سروں کے دونوں جانب لعل و زمرد کے دو بڑے بڑے هار آويزاں هيں ' جنکي چمک اور درخشاني سے تمام گرد و پيش منور هو رها هے -

خليفه کے سامنے اسکے پانچ شاهزادے بيٹهے تهے ' تين داهني جانب اور دو بائيں طرف -

سفير روم کے ساتهه (نصر القشوري) به حيثيت مترجم کے موجود تهے - سفير جب تخت کے قريب پهنچا تو اس نے سينے پر هاتهه رکها اور تعظيم کے اظهار کيلئے سر جهکا ديا - پهر مترجم سے کها که " اگر تمهارے يهاں سجده کرنا ممنوع نهوتا تو ميں سجده کرتا ' ليکن ميں اس طريق سے کورنش بجالايا هوں جو همارے يهاں کے اداب و رسوم کا شعار هے "

اسکے بعد خليفه کے طرف سے قيصر روم کے خط کا جواب ديا گيا ' جسکو سفير نے ليکر چوما ' انکهوں سے لگايا ' اور (باب دجله) کے طرف سے اپني فرودگاه کي طرف روانه هو گيا -

خليفه کي طرف سے سفير روم کيلئے پچاس کشتياں عطايات شاهانيه کي پيشتر سے پهنچ چکي تهيں - اسکا اندازه مشکل هے که ان ميں سے هر کشتي کے اندر دنيا کي کس قدر دولت موجود تهي ؟ اور جس خزانے سے آئي تهي ' اسکے اندر زر و جواهر کے کيسے عظيم الشان سمندر بند تهے ؟ يه واقعه سنه ۳۰۵ هجري کا هے -

---

شؤون عثمانیہ

ورهـم اکبـر — بینـا لکـم الایات — کنتـم تعقلـون

هیں وہ اس سے بھی کہیں بڑھکر هیں - هم نے تمکو پتے کي باتیں بتادي هیں اگر تمهارے پاس عقل معاملہ فہم ہے توتمهارے کام آئےگا -

قران مجید اپنا کوئي حکم بجبر نہیں منواتا بلکہ جمیع احکام و هدایات کے ساتھہ اُن کے دلائل و براهین بھي بیان فرمادیتا ہے - اس حکم میں بھی اس امر کي فروگذاشت نہیں کي گئي اور اس سے بعد کي آیات میں بتلادیا کہ مقصود یہ ہے کہ مسلمان ان کے شر سے محفوظ رہیں :

تم اولاء — تحبونهم — ولا یحبونکم وتؤمنون بالکتاب کلـه — واذا لقوکم قالوا آمنا — و اذا خلوا عضوا علیکم الانامل من الغیظ — قل موتوا بغیظکم ان الله علیم بذات الصدور - ان تمسسکم حسنـة تسؤهم و ان تصبکم سیئة یفرحوا بها — و ان تصبروا وتتقوا لا یضرکم کیدهم شیئاً ان اللـه بما یعملون محیط!

سنو جي! تم کچھہ ایسے سیدھے سبھاؤ کے لوگ هو کہ تم تو ان سے دوستي رکھتے هو اور وہ تم سے مطلق دوستي نہیں رکھتے اور تم خدا کي ساري کتابوں پر ایمان رکھتے هو اور وہ تمهارے قرآن کے منکر هیں اور جب تم سے ملتے هیں توکہہ دیتے هیں کہ هم بھي ایمان لے آئے هیں اور جب اکیلے هوتے هیں تو مارے غصہ کے تم پر اپني انگلیاں کاٹتے هیں اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ اپنے غصہ میں جل مرو جو بغض هماري طرف سے تمهارے دلوں میں ہے اللہ کو سب معلوم ہے مسلمانو! اگر تم کو کوئي فائدہ پہنچے تو ان کو برا لگتا ہے اور اگر تم کو کوئي گزند پہنچے تو اس سے خوش هوتے هیں اور اگر تم ان اذؤں سے پرهیز کرو اور انتقام میں زیادتي سے بچے رهو تو اطمینان رکھو کہ ان کے فریب سے تمهارا کچھہ بھي نہیں بگڑے گا - کیونکہ جو کچھہ یہ کہہ رهے هیں اس کا دفعیہ اللہ کے احاطۂ قدرت میں ہے -

کیا ایک غیر مسلم کو وزیر خارجہ مقرر کرنے سے ترکي نے احکام الہي کي صریح مخالفت نہیں کي ؟ اصل یہہ ہے کہ قرآن کي پیروي سے گدریے عالم کے سلطان اور قیصر و کسری کي سلطنتوں کے مالک بن گئے تھے - اب قرآن کو پس پشت پھینکدے سے حاصل کي هوئی سلطنتیں کھو رهے هیں - فاعتبروا یا اولی الابصار -

(نور الدین از گوجرا نوالہ)

جنگ بلقان و دول یورپ

+:•:+

تاریخ جنگ پر ایک اجمالي نظر اور یورپ کے سیاسي تعلقات موجودہ

یورپ کا عام ادب، حفظ حقوق ' اعانت مظلوم، وفاء عهد ' اور انصاف پروري کے ادعا سے لبریز ہے ' مگر واقعہ یہ ہے کہ وہ جذبۂ ملک کشائي و حکمراني کا اس درجہ حلقہ بگوش ہے کہ اسکي فرمانبرداري میں هر قسم کي اخلاقي قربانیوں کے لیے بے دریغ تیار هوجاتا ہے - نقض عهد، غصب حقوق، اور زبردست آزاري خواہ کتني مذموم کیوں نہو، لیکن اگر اسکے ذریعہ سے توسیع ملک میں مدد ملتی ہے تو اسکے استعمال میں اسکو ذرا بھی تامل نہیں - ممکن ہے سطح بیں نظریں ان حرکات کو اسکي کامیابي و سرسبزي کا سبب سمجھتي هوں مگر ارباب نظر کو اس امر کے اعتراف سے کسي طرح گریز نہیں هو سکتا کہ اسکي اس حرص پروري و طمعراني هي میں یقیناً اسکي آیندہ تباهي مضمر ہے -

جنگ طرابلس سے مسیحي دول کي باهم سازو باز مصالح پرستي ' اور حق کشي منظر عام پر آگئي تھي - جنگ بلقان نے اسکي مزید تائید کي اور اسکے ساتھہ دنیا کو یہ بھي دکھا دیا کہ یورپ جسقدر آگے بڑھتا جائیگا ' اسیقدر امن و انصاف خطرے سے قریب تر هوتا جائیگا -

یورپ نے اعلان کیا کہ " مسئلہ بلقان کي بابت جنگ نہیں هوگي " یہ اعلان غالباً مدبرین یورپ کي ظرافت پسندي نہ تھی بلکہ ایک سنجیدہ اعلان تھا ' اور بیشک اگر اغراض بسمتي نہ هوتي تو یورپ کا یہ اعلان حرف بحرف صحیح ثابت هوجاتا - دول یورپ کا ادنی اشارہ جنگ روکنے کے لیے کافي تھا - چند چھوٹي چھوٹي ریاستوں کي اتني جرأت نہیں هوسکتی تھي کہ وہ یورپ کي باشوکت و اقتدار سلطنتوں کے خلاف مشورہ کریں -

لیکن منع جنگ کا اشارہ کیوں هوتا ؟ ریاستهاے بلقان روس کے لواحقین میں سے تھیں، جنہیں وہ نہ صرف حوصلہ افزائي کے لیے، بلکہ اپنے مخصوص مصالح کے لئے اپنے حریف دیرینہ دولت عثمانیہ کے مقابلہ کے لیے همیشہ نمو دیتا رهتا ہے - گو فرانس و انگلستان کو براہ راست ریاستهاے بلقان سے کوئی تعلق نہیں، مگر یہ تعلق کیا کم ہے کہ ان پر ایک ایسی سلطنت ظل گستر رهتي ہے جسکي خوشنودي و دوستي انھیں اپني کروڑوں کمزور و مجہول مسلمان رعایا کي هر دلعزیزي سے کہیں زیادہ عزیز ہے - تحالف مثلث (انگلستان، روس، فرانس) کے ایک جنگ پر متفق هو جانے کے بعد کوئي وجہ نہ تھي کہ اتحاد ثلاثہ (جرمن ' اٹلي، اسٹریا) اسکي مخالفت کرتا -

دول یورپ کا یہ عذر کہ انھوں نے جنگ کو روکنا چاہا مگر ریاستهاے بلقان راضي نہیں هوئیں، محض ابلہ فریبی و حیلہ طرازي ہے - کیا کوئي معمولي عقل کا آدمي بھي یہ فرض کر سکتا ہے کہ جبل اسود کي سي چھوٹي ریاست ' دول یورپ کے کسي ایک مشورہ کو بھي نامنظور کرسکتي ہے ؟

حقیقت یہ ہے کہ یورپ کي ساز و باز اور ملمع کار دروغ گوئی کي اس کثرت سے اور اس قدر جلد جلد پے درپے شہادتیں مل رهي هیں کہ اگر اب بھي اهل مشرق نہ سمجھیں، تو آیندہ انکے سمجھنے سے همیشہ کے لیے مایوس هو جانا چاهیے -

بہر نوع اعلان جنگ هوا اور اسکے بعد فوراً هي موسیو (پوانیکر) وزیر خارجہ فرانس کي تجویز اور انگلستان و روس کے اتفاق سے یہ اعلان کیا گیا کہ " خواہ نتیجہ کچھہ هي هو مگر فتحیاب کو اپنے ملک میں مزید اراضي کے الحاق کا حق نہ هوگا یا بالفاظ دیگر فریقین کے ممالک میں کوئي جغرافیائي تغیر نہیں هوگا " موسیو (پوانیکر) نے یہ کیوں تجویز کیا تھا ؟ صرف روس کي خوشآمد کے لیے - انگلستان نے اس سے کیوں اتفاق کیا ؟ صرف روس کو خوش کرنے کے لیے - اور خود روس نے اسکو کیوں پسند کیا ؟ اسلیے کہ اسکا خیال تھا کہ بہادر ترکي فوج جسوقت اپني بارکوں سے چلے گي' تو پھر (صوفیا) میں جاکے دم لیگي - اسکو معلوم تھا کہ یوناني فوج جب اس سے بر سر پیکار هوئي تھی تو اسکا کیا حشر هوا تھا - اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ آج یونان صرف اسواسطے ایک آزاد سلطنت نظر آتا ہے کہ اعلان جنگ کے بعد یہ بھي اعلان کردیا گیا تھا کہ جغرافیائي حالت بدستور قائم رهیگي -

نہیں ہوا ہے' بلکہ روز افزوں ترقي دیکھا رہي ہے - جنـگ طرابلس اور جنـگ متحدہ ریاست ہاے بلقان کے باني کار دول کو ہمنے اچھي طرح پہچان لیا ہے مگر اسوقت ہمکو اسپر بحث کرنے کي ضرورت نہیں معلوم ہوتي - اگر آیندہ کوي موقعہ پیش آیا تو ان شاء الله تفصیل سے بحث کرینگے - تازہ اخبارات سے مظالم بلغاریا کی جو تفصیل ہم تک پہنچي ہے' اوسکي فہرست نہایت طول طویل ہے - مختصراً یہ ہے کہ بلغاریا کے سپاہیوں نے مسلمانوں کے گہروں میں گھسکر ناکتخدا لڑکیوں اور عورتونکو نہایت بیرحمي سے بے عصمت کیا اور مساجد کے ساتھہ طرح طرح کي بے ادبیاں کیں - کیا دنیا کا کوئي انسان جسکي عزت کے ساتھہ یہ برتاو کیا جاے اپني حد پر قائم رہسکتا ہے ؟ ہر انصاف پسند طینت اسکا جواب یہي دیگی کہ " ہرگز نہیں " - قطع نظر اسکے کیا دنیا کی کوي قوم اپني عبادت گاہوں کي بے حرمتي دیکھنا گوارہ کر سکتي ہے ؟ اگر نہیں کرسکتي تو پھر کیا یہہ واقعہ اسلامي دنیا کے لئے ایسا نہیں ہے کہ اسلام کے بچہ بچہ کو اسپر آمادہ کردے کہ وہ وحدانیت کی قسم کھاکر اسکا بیڑہ اوٹھالے کہ اون ملعونوں کو واصل جہنم کرکے اونکي قوم کو صفحۂ ہستي سے مٹادیگا ؟ اور یہ نہوسکا تو وہ خود اس عالم سے ناپید ہوجاویگا تاکہ پھر کبھی ایسے جانگداز اور روح فرسا واقعات اوسکے کانوں تـک نہ پہونچیں ؟

اسلام دنیا میں اسلیے بھیجا گیا تھا کہ وہ دنیا کو آزادي' اخوت اور مساوات کي تعلیم دے - اسکے تمام پیرو آزاد اور بالکل آزاد ہوں - چنانچہ مسلمانوں کي تاریخیں اس قسم کے صدہا واقعات سے لبریز ہیں - لیکن آہ ! ہم یہ کیا دیکھتے ہیں کہ آجکل تمام قـوموں سے زیادہ مسلمانوں کي گردنوں میں غلامي کے طوق پڑے ہیں - مگر ہم کیا کہتے ہیں ؟ کیا یہ طوق بگلو مسلمان مسلمان ہیں ؟ کیا اسلام اور غلامي ایک ساتھہ جمع ہو سکتي ہے ؟ کیا جس قوم کے غلام آزاد ہوے ہوں اسکے آزاد غلام ہو سکتے ہیں ؟ کیا جو شخص اسلام کا مقدس " فرض حریت " نہ بجا لائے وہ مسلمان ہوسکتا ہے ؟

یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچ چکا ہے کہ مسلمان اج تـک تاج برطانیہ کے وفادار رہے ہیں بلکہ خود گورنمنت نے بھي غالباً یہي تصفیہ کر لیا ہوگا کہ مسلمان ایک قوم ہے جو ہمیشہ وفاداري کا عہد نباہ سکتی ہے لہذا ہم لوگ اس ادب اور تعظیم کے ساتھہ جو ایک وفادار رعایا کو اپني گورنمنت کے ساتھہ ظاہر کرنا چاہیے' ملتمس ہیں کہ ہماري عرضداشت دو صورتونمیں سے جس ایک صورت کو پسند فرمایا جاے منظور ہو :

(۱) بلغاریا سے اسکے تمام تہذیب سوز اور وحشیانہ افعال کي پوري سختي اور قوت کے ساتھہ باز پرس کي جاے اور قانون و تہذیب کے خلاف جو حرکتیں اس سے اور اسکي سپاہ سے سرزد ہوئي ہیں اور جنکي وجہ سے کئي لاکھہ مسلمانوں کو طرح طرح کے جگر سوز اور روح فرسا مصیبتیں گوارا کرنی پڑیں اور ہزارہا مسلمانان بلغاریا اپني عزت و ناموس سے دست بردار ہونے پر مجبور ہوے - اسکو تمام دول یورپ کے سامنے پیش کرے -

(۲) یا پھر یہ کہ گورنمنت غیر جانبداري کو بالای طاق رکھکر ہمکو ہمارے ارادے پورا کرنے کے لئے آزاد کردے - اول صورت کے لئے ہمیں یقین ہے کہ ہماري سلطنت کے وزیر خارجیہ کا صاف الفاظ میں یہہ جواب ہوگا کہ گورنمنت برطانیہ بوجہ غیر جانبداري کے ایسا کرنے سے معذور ہے - اگرچہ ہمارے پاس اسکے کافي دلائل موجود ہیں کہ گورنمنت ایسا کر سکتي ہے' مگر ہمکو اسپر زیادہ زور دینے کي ضرورت نہیں - پس غالباً ہماري گورنمنت کو ہماري عرضداشت کي دوسري صورت منظور کر لینے میں کوي تامل نہ ہوگا - کیونکہ زیادہ سے زیادہ اس صورت کے لئے گورنمنت کہہ سکتي ہے کہ عدم واقفیت فن سپہ گري سے خطرۂ جان ہے - ہمارے پاس اسکا کافي جواب موجود ہے کہ ہم اس سے نا واقف نہیں ہیں مگر کلمہ توحید جسکي تعظیم کا اثر ہر مسلمان کے رگ رگ میں ہے' میدان سپہ گري میں جوہر دکھانے کے لئے تمام نقصوں کا کامل علاج ہے -

بالفرض اگر یہي مان لیا جاے کہ جان کا خطرہ ہے بلکہ خطرہ نہیں جان کا جانا متصور ہے تو بھي مسلمانوں کے عقیدے کے موافق دنیا ایک عارضي چیز ہے' بمقابلہ اوسکے اخرت مستقل ہے - علاوہ اسکے یہ بھي عقیدہ ہے کہ چاہے کسي قوم کي جانیں اونکے ہاتھہ میں ہوں مسلمانوں کي جانیں اونکے مالک حقیقي کے ہاتھہ میں ہیں جنکو قبل از وقت کوئي بھي نہیں لے سکتا - اگر مسلمانوں کا وقت آگیا ہے سبحان الله ! اس سے بہتر موت اونکے لئے نہیں ہو سکتي جسمیں اونکو درجہ شہادت حاصل ہوگا -

یہ صحیح ہے کہ مسلمانوں کے متجانے سے سلطنت برطانیہ کی ایک ایسي قوم جو اپنے مذہب اور اپنے تاریخي روایات کے برعکس غلامي اور محکومي کیلیے سب سے زیادہ موزون قوم ہے' متجائے گی مگر اس کا افسوس نہیں ہونا چاہیے کیونکہ انگریزي قوم آپ کو آزادي کا علم بردار کہتي ہے' اور تجربہ شاہد ہے کہ وہ صدہا کي مغلوب قوموں کو آزادي کے ایسے جد جہد کرنا سکھا چکي پس مسلمانوں کي قوم جنکي سلطنت کو گئے ہوئے پوري ایک صدي بھی نہیں گذري ہے اور جسکي دنیا میں ابھي اور سلطنت باقي ہے' کیوں اپني گم گشتہ ازادي کیلیے اب ایک آخری حرکت مذبوحي سے باز رہے ؟

[یہ مراسلت ایک اسلامي انجمن کي جانب سے پچھلے مہینے ہمارے پاس پہنچي تھي جسکے آخر میں اسکے ممبروں کے دستخط تھے - ہم نے اس خیال سے شائع نہ کیا تھا کہ اس قسم کے خیالات کے اظہار سے کوئي نتیجہ حاصل نہیں - درخواستیں اور عرضداشتیں کبھي بھي کسي قوم کے مصائب کا علاج نہیں ہوئي ہیں - لیکن شائع کردیتے ہیں کہ ہم ارکم مسلمانوں کے خیالات اصلي کا تو اعلان ہے - الہلال]

ترکي کا وزیر خارجیہ

ترکي کي وزارت خارجیہ پر ایک ارمني نسل کا مسیحي مقرر ہے جسکا نام نورو دنگیان افندي ہے - غور کرو' وزارت خارجہ کا جلیلہ کیسا ذمہ داري کا عہدہ ہے اور یہ بالکل صحیح ہے کہ سلطنت کے سیاہ و سپید کا مالـک وزیر خارجہ ہوتا ہے - بعض رموز سلطنت ایسے ہوتے ہیں جن کو اجانب و اغیار سے پردۂ خفا میں رکھنا بے ضروري ہوتا ہے - اسي بنا پر ایک اسلامي سلطنت کا وزیر خارجہ مسلمان ہونا چاہئے لیکن ترکي کو اس کا مطلق احساس نہیں یورپ کي مسیحي اقوام اسلام کے قلع و قمع پر تلي ہوئي ہیں وہ ہر وقت اسي دھن میں رہتي ہیں کہ بس چلے تو آل عثمان کو یورپ سے جلا وطن کردیں' لیکن سلطنت عثمانیہ ایسي بھولي بھالي ہے کہ انہي مخالفین و معاندین اسلام کے ایک فرد کو وزارت خارجہ جیسے عہدہ جلیلہ پر ممتاز فرمانے سے دریغ نہیں کرتي - *

ببین تفارت رہ از کجاست تا بکجا

قرآن مجید نے نہایت توضیح و تاکید سے فرمایا ہے کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے سوا کسي غیر کو اپنا رازدار دوست نہ بنائیں کقولہ تعالی

یـا ایھـا الـذیـن آمنـوا لا تتخـذوا بطانـة مـن دونکـم لا یالونکـم خبـالاً ودوا ما عنتم' قد بـدت البغضـاء من افواھھم و مـا تـخـفـی	مسلمانو! اپنے لوگونکو چھوڑکر منجملہ غیروں میں سے کسي کو اپنا رازدار اور دوست نہ بناؤ وہ تمہاري خرابی میں کچھہ اُٹھا رکھنا نہیں چاہتے ہیں تم کو تکلیف پہنچے - دشمني کي باتوں سے ظاہر ہو ھی چکي غیظ و غضب جو اِن کے دلوں میں

يوناني جماعتوں ميں عرصے سے چلي آتي تهي' اور خود بهي تينوں رياستوں كے سفراء متعينه (سينٹ پيٹر سبرگ) ميں باهم اتفاق پيدا كرانے كي كوشش كي - چنانچه اوائل سنه ۱۹۱۲ع ميں هم ان فرقوں ميں اتحاد كا دور دورہ ديكهنے لگے' جنميں هميشه باهم كشت و خون كا بازار گرم رها كرتا تها !

اس عرصه ميں چار سال كی وہ مدت گزر گئي جو اعلان دستور كے بعد بطور هنگامی صلح كے قرار پائي تهی' اور هم سننے لگے كه صوفيا ميں بلغاريا و ديگر رياستهاے بلقان كے سفـرا باهم حملهٔ مدافعت كي بابت معاهده كر رهے هيں -

يه ظاهر هے كه هم سے زياده (آسٹريا) كو همارے سلطنت كے متعلق علم تها - چنانچه كونٹ (برچبولڈ) وزير خارجيه (آسٹريا) نے تمام دارالسلطنتهاے يورپ كا اس غرض سے دورہ شروع كيا كه احكام معاهده برلن كی رعايت پر دولت عثمانيه كو مجبور كيا جائے اور كنايةً همكو اس معاهده كي بهي اطلاع ديدي -

اس عرصه ميں قوم نےبهي يه محسوس كرليا تها كه اسكا اصلي دشمن كون هے ؟ اسليے (سعيد پاشا) كی وزارت كے بعد جو وزارت بيٹهي' اس نے فوراً اعلان كر ديا كه " دولت عثمانيه (مقدونيه) ميں اصلاحات نافذ كرنے كے ليے بالكل تيار هے" ليكن رياست هاے بلقان نے اپنے پس پرده دول كي جرات افزائي سےشه پاكر (مقدونيه) كي كامل خود مختاري كا مطالبه شروع كرديا - باب عالي نے يه مطالبه نامنظور كيا اور ۱۸ - اكتوبر سنه ۱۹۱۲ع كو اعلان جنگ هو گيا -

* * *

اعلان جنگ كے وقت

اعلان جنـگ سے پہلے همارے فوج كي يه حالت تهي كه مارچ سنه ۱۹۱۱ع ميں محمود شوكت پاشا اپنے عهدهٔ وزارت جنگ ميں نظام فوج كے اندر ايک عظيم الشان تغير كر چكے تهے - ليكن اسكے بعد باقاعده فوج كے اكثر پرانے افسر معزول هوگئے' نئے رجمنٹوں كے ساتهه وہ تمام با قاعده دستے بهي ملحق كردے گئے جو تعداد ميں ۴ سو تهے -

محمود شوكت پاشا جسوقت اس عهده سے علحـده هوے' اسوقت نئے رجمنٹوں كے اكثر سپاهيوں كي مدت ملازمت خدمت ختم هو چكي تهي' اسليے اكثر رجمنٹ تجربه كار سپاهيوں سے خالي هوگئے تهے اور سپاهيوں كي تعداد بهي كم هوتی گئي تهي - اعلان جنـگ سے قبل مختار پاشا كو اعلان جنگ كے امكان كا يقين نه تها - (كيونكه يورپ كي تمام بڑي سلطنتيں يقين دلا رهي تهيں كه رياستهاے بلقان جـنگ نهيں كرينـگي - الهلال) مگر تاهم قسطنطينيه ميں اتحاديوں كے مظاهرات كي وجه سے انكا استعفاء ديدينے كا قطعي اراده تها -

اعلان جنگ كے وقت همارے يه حالت تهی كه جسوقت باب عالي نے جنگي تياري كا حكم ديا هے اسوقت (اڈريا نوپل) كے علاوه تمام (مقدونيه) ميں بهت تهوڑي فوج موجود تهی - سامان جنـگ قريبا مفقود تها اور سفرميدا كا سامان بيل گاڑيوں پر جانا تها - دشمن حدود عثمانيه ميں گهسا آرها تها اور هم ابهي فوج كے جمع كرنے هي ميں مصروف تهے - اسكے علاوه همارے فوجي تربيت بهی بلغاريا كي فوجي تربيت سے گري هوئي تهي - كيونكه با قاعده فوج هميں (ايشيا) سے لاني تهی اور يهاں جو رديف فوج موجود تهي وہ امور جنـگ سے محض ناواقف تهي - ان مشكلات كے ساتهه جسقدر فوج هم جمع كرسكے' اسكو هم نے چار حصوں پر تقسيم كر كے هر حصه كو ايک خاص نام سے موسوم كر ديا -

ايک حصه كا نام (جيش الشرق) دوسرے كا نام (جيش الغرب) تيسرے كا نام (جيش الشمال) اور چوتهے كا نام (جيش الجنوب) تها -

(جيش الشمال) ميں ۴۰ اور ۵۰ هزار كے درميان ميں سپاهي علي رضا پاشا) كے زير كمان تهے - (جيش الشمال) سے دو كمپنياں زير كمان (فتحي پاشا) اور (جاويد پاشا) سرويا كے حدود پر مامور تهيں

(جيش الغرب) ميں تيس هزار سپاهي تهے جسكے كمانير (زكي پاشا) تهے - اس فوج كا مركز (بلغاريا) كے جانب غرب اس مقام پر تها' جهاں (كوستنديل) (كوچنه) (عثمانيه) (جمعه بالا) (رسنه) اور (جسر آغا صالح) واقع هيں -

(جيش الشرق) بلغاريا كے جنوبي حصه ميں تها - (جيش الجنوب) كے دو حصے تهے - ايک حصه زير كمان (اسعد پاشا) (يانيا) كی طرف متعين كيا گيا تها اور دوسرا حصه حدود (الاصونيه) پر مامور تها - اس حصه كي كمان كے ليے (رضا پاشا) كمانڈر توپخانه تجويز كيے گئے تهے مگر انهوں نے اسكي كمان لينے سے انكار كر ديا' اسلئے انكے بدلے (حسن پاشا) كمانير مقرر هوے -

اسي طرح فوج كا كچهه حصه جبل اسود كي طرف بهي براے نام بهيج ديا گيا تها -

خلاصه يه كه اعلان جنـگ كے وقت تمام يورپين ٹركي ميں كل فوج تين لاكهه پچاس هزار تهی - اسكے مقابله ميں ايک لاكهه پچاس هزار سرويا كي' تين لاكهه پچاس هزار بلغاريا كي' ايک لاكهه دس هزار يونان' كي اور تيس هزار جبل اسود كي فوج تهي -

يه تمام فوج' جنگي مجموعي تعداد چهه لاكهه تيس هزار تهي يكايـک حدود عثمانيه پر حمله آور هوگئي -

(قرق كليسا) (جسر مصطفی پاشا) (اديمتوقه) (جمعه بالا) (جسر صالح آغا) (جاروغه) (كوچنه) (سلطان تيه سي) (دونه باغردان) (يوبا) (فتزہ) (زبنعيتزہ) (متر) (فتزہ) (پرانه) (لوردس) (آلاصونيه) ميں جنـگ شروع هوئي - يوناني فوج ايک لاكهه دس هزار تهي - اسكے مقابله ميں عثماني فوج صرف تيس هزار - جسميں (لوروس) ميں بارہ هزار اور (بش بينار) ميں تين هزار' باقی فوج ديدباني پر مامور تهي - (الاصونيه) ميں ۱۵ هزار فوج تهی جسميں سے پانچ هزار جزيرہ نماے (خالكيڈيكيا) و بندرگاه (سالونيكا) ميں اس غرض سے مامور كي گئي تهي كه يوناني بحري فوج كو روكے' جو جنگي بيڑے كي كشتيوں سے نكلكے (سالونيكا) كي طرف بڑهنا چاهتي تهي - اور باقی دس هزار (الاصونيه) ميں لڑ رهی تهی -

(قرق كليسا) كے قريب (بلغاريا) كي ايک لاكهه دس هزار فوج تهي' جسكے مقابله ميں (قرق كليسا) كے قلعوں ميں صرف پچاس هزار عثمانی فوج تهي -

(يلور پاشا) كے ساتهه صرف آٹهه هزار عثماني تهے' جنكے مقابله ميں بلغاري پورے دس هزار تهے - (جسر مصطفے پاشا) ميں عثماني فوج صرف ايک لاكهه تهي' مگر اسكے مقابله ميں بلغاريا كي فوج دو لاكهه چاليس هزار تهي - پچاس هزار سروي' اور ايک لاكهه نوے هزار بلغاري - همارے جيش الشمال ميں بهي صرف تيس هزار سپاهی تهے اسكے مقابله ميں پانچ هزار سروي اور پينتاليس هزار بلغاري تهے - علاوه ان بيس هزار سرويوں كے جو حدود جبل اسود پر تهے' خود حدود (سرويا) پر بهي نوے هزار سپاهي موجود تهے' انكے مقابله ميں عثماني فوج صرف پچـاس هزار تهي - دشمن كي فوج همارے فوج سے نه صرف تعداد ميں زياده تهي' بلكه ساز و سامان ميں بهي همـاري فـوج سے بدرجها بهتر تهي - مثـلاً هر بلغاري اور سروي رجمنٹ كے ساتهه تين ميٹرلوز قسم كي توپيں' دو معمولي توپيں' پيادے' اور سوار تهے - علاوه اسكے سفر ميدا كي نقل و حركت كے ليے ريل تهي' اور توپوں كے ليے موٹر گاڑياں - ليكن اسكے مقابله ميں همارے ايک فرقه ميں كل دو توپيں ميٹرلوز قسم كی تهيں' اور سفرمينا اور توپوں كي نقل و حركت كے ليے محض بيل گاڑياں !!

تعداد و سامان كے علاوه ايک بڑا فرق يه تها كه دشمن كي فوج تربيت يافته تهي' بحاليكه همارے فوج ميں اسّي فيصدي غير تربيت يافته تهے - همارے فوج رديف كي بلٹنوں ميں هر ڈهائي سو سواروں پر

لیکن فتح و شکست کي تقسیم بالکل خلاف امید هوئي -

هوا کا رخ بدله هوا دیکھکر خیالات کا رخ بھي بدلگیا اور سب سے پہلے اخبارات نے یہ سوال اتھایا که بلقانیوں کو" کیوں نه اس فتح کے ثمرات سے متمتع هونے کا موقع دیا جاے' جسکے لیے انکي هزارها جانیں کام آئي هیں" اعلان جنگ پر ابھی نصف ماہ سے زائد نہیں گزرا تھا که (روس) سے یه آواز بلند هوئي : " نہایت نا انصافي هوگي اگر ریاستہاے (بلقان) کو ان فتوحات سے ثمرہ اندوز هونے کا موقع نه دیا گیا جسکے لیے انھوں نے اپنی نہایت عزیز جانیں دي هیں" اس کی صداے بازگشت (انگلستان) و (فرانس) سے بھي آئي اور مسٹر ایسکوئتھه اور موسیو پوانیکر بھي وهي کہنے لگے' جو ایک روسي مدبر کہرھا تھا - گو (جرمن) ' (آسٹریا) ' اور (رومانیا) یہی چاھتي تھیں' که نقشۂ ملک میں تغیر نه هو' مگر روس کے ساتھه (انگلستان) اور (فرانس) کے هم آهنگ هو جانے سے مجبوراً انکو خاموش هو جانا پڑا - لیکن (آسٹریا) نے تغیر جغرافیه کی مخالفت سے اس شرط پر دست کشي اختیار کی که " البانیہ ریاستہاے بلقان میں تقسیم نه کردیا جاے " کیونکه اگر البانیه انکو ملجاتا ' تو سلافي (سلاوین) عنصرکا غلبه هو جاتا ' جو (آسٹریا) کی هستي کے لئے سخت خطرناک ثابت هوتا - اس نے اس امر کي بھی مخالفت کي که (سرویا) کو بحر (ایڈریاٹک) میں ایک بندرگاہ واسلحه خانه بنانے کي اجازت دیجاے -

(آسٹریا) نے سرویاکو متنبه کردیا که وہ مطالبات میں اعتدال سے کام لے اور بحر (ایڈریا ٹک) میں بندرگاہ کے مطالبه سے دست بردار هو جاے - (سرویا) نے آسٹریا کے مقابله میں سختي کی' اور اپنے ارادے پر نہایت مضبوطي سے قائم رهنے کا اظہار کیا - ادهر ائتلاف مثلث نے بھي سرویا کي طرف اس خیال سے اظہار توجه کیا که آسٹریا ڈر جاے اور اپني مخالفت سے باز آجاے' مگر (آسٹریا) کو معلوم تھا که یه موقع کمزوري دکھانے کا نہیں ہے - اسکي آبادي کا ایک ثلث سلافي عنصر ہے اسلیے اگر آج وہ (البانیه) کا مختار کل هو گیا تو کل آسٹروي ممالک کا بھي مالک سمجھنا چاهیے -

(آسٹریا) نے ایک طرف تو جنگي تیاري کا حکم دیا اور سرویا سے کہدیا که " اگر تم اپنے فتوحات سے صرف فائدہ اتھانا چاهتے هو تو هم کو اس سے کچھه تعرض نہیں' لیکن اگر تم قبضه و ملکیت چاهتے هو تو اس سے همیں قطعي اختلاف ہے' خواہ اس اختلاف کا نتیجه جنگ هي هو اور اسمیں تمہارے ساتھه ائتلاف مثلث بھي شریک هوجائیں" - اور دوسري طرف اتحاد کي تجدید کي اور اپنے حلیفوں سے وعدہ لے لیا که اگر ائتلاف مثلث نے (سرویا) کي حمایت میں هتیار اتھائے تو وہ بھي میدان جنگ میں اتر آئیںگے - ائتلاف مثلث نے یه دیکھا که (بلقان) کی چھه لاکھه فوج اور اسکے ساتھه روس کے لاکھوں سپاهیوں سے بھي (آسٹریا) کے ارادہ میں فرق نہیں آیا تو مجبوراً (البانیه) کي خود مختاري تسلیم کرلي -

گو یه نزاع طے هوگئي ہے مگر تاهم حفظ ما تقدم کے لیے آسٹریا کو ۲ فوجیں اور ایک بیڑہ ' اور روس کو ایک کثیر فوج اسکے مقابلے کے لیے تیار رکھنا ضروري ہے' کیونکه جنگ کا چھڑ جانا ہر وقت ممکن ہے -

(رومانیا) بھي جواب تک نہایت خاموشي سے رفتار جنگ دیکھه رهي تھي' تقسیم ممالک کے وقت خاموش نه رهسکی اور اعلان کردیا که " اگر اس تقسیم میں اس کو کچھه نه دیا گیا تو وہ تغیر نقشه کي مخالفت کریگي " -

خود اتحادیوں میں بھي خانه جنگي هوگئي اور یونان اور بلغاریوں میں سالونیکا کي بابت تلوار چلتے چلتے رهگئي -

ان حالت کے دیکھتے هوے ماننا پڑتا ہے که اگر صلح کانفرنس نے کوئي تشفي بخش تصفیه نه کیا اور بات بڑھي تو یورپ کا امن عام ضرور خطرہ میں هوگا - اور اسکے بعد یه نکته بھي سمجھه میں آجاتا ہے که جو سلطنتیں پہلے مداخلت کرنا نہیں چاهتي تھیں وہ اب اسقدر صلح کے لیے کیوں کوشاں هیں ؟ اور یه کیوں طے کیا جارها ہے که متفقه طور پر باب عالي پر زور ڈالا جاے که وہ جسقدر جلد ممکن هو صلح کرلے ؟

جنگ بلقان کے حوادث و واقعات

پر

ایک تفصیلی نظر

(ایک عثماني مصري مقیم استانه کے قلم سے)

فخر کائنات صلعم نے فرمایا که " مسلمانوں کي مثال ایک جسم کي ہے - جب ایک عضوکو مرض کي شکایت هوتي ہے ' تمام جسم اسکو محسوس کرتا ہے " اسي لیے بوجه اُن مصائب و آفات کے جو همارے عثماني بھائیوں پر اجکل نازل هو رهي هیں مصري مسلمانوں کو حزن و الم کي حالت میں دیکھتا هوں چونکه میں نے اپني آنکھوں سے ان جگر خون کن مصائب ایک حصه دیکھا ہے جو باشندگان مقدونیہ و عثماني قیدیوں اتحادیوں کے قبضه کے بعد سے نازل هو رہے هیں اور نیز یونانیوں اس وحشیانہ برتاؤ کو دیکھا ہے جو وہ عثماني قیدیوں کے ساتھ کر رہے هیں' اسلئے میں اپنا فرض سمجھتا هوں که اپنے مشاهدات خلاصه سے اپنے مصري بھائیوں کو مطلع کروں - الله تعالی نے فرمایا ہے که " وہ اسوقت تک کسي قوم کو نہیں بدلتا' جب تک وہ قوم اپنے آپ کو نه بدلے " اسلیے یه بدیہي ہے که کچھه ایسے مادی واخلاقی اسباب ضرور هیں جو همارے اس تنزل و شکست کا موجب هوے هیں -

اخلاقي اسباب کو میں مورخین اسلام کے لیے چھوڑ دیتا هوں اس وقت صرف مادي اسباب و علل کا ذکر کرنا چاهتا هوں -

عثماني صوبہاے مقدونیه چار سال قبل اجنبي (یوربی) نگراني میں تھے' لیکن بایں همه امن نه تھا' جسکي وجه سے یوروپین مقاصد کے فروغ کو بہت نقصان پہنچتا تھا - مدبرین دول (روس و انگلستان) شہر (ریوال) میں جمع هوے اور طے کیا که " مقدونیه کا نظام حکومت بدلدینا چاهیے " یه تجویز ابھي عملي صورت اختیار کرنے نہیں پائي تھي' که دولت عثمانیه میں فوجي انقلاب برپا هوگیا - اس انقلاب نے اس تجویز کو هنگامي طور پر ملتوي کر دیا - سنه ۱۹۱۰ میں حکومت کي طرف سے ایسي کار روائیاں هوئیں ' جو بلغاري انجمن کے دوبارہ قیام کی باعث هوئیں اور اس نے پھر دولت عثمانیه سے (مقدونیه) کے لیے نظام غیر مرکزي کا مطالبه کیا حکومت نے اس کو نا منظور کیا - بلغاریوں میں پھر جماعت بندیاں و گروہ بازیاں شروع هوگئیں اور یورب کو متوجه کرنے کے لیے جابجا تباہ کن گولے پھینکے جانے لگے - اسکے بعد زمانه اسطرح گزر رہا تھا که ایک طرف تو ان گروهوں کي قوت بڑھتي جاتي تھي اور دوسري طرف حکومت کي کارروائیوں کو ناپسند کرنے والوں کي تعداد زیادہ هو رهي تھي -

سال گذشته کے اواخر میں بلغاري عثمانیوں نے یورپ میں چند وفود بھیجے' جنکي غایت یه تھي که دولت عثمانیه احکام معاهدہ برلن کی کماحقه رعایت کرنے پر مجبور کي جائے - مگر ان وفود کو یورپ میں بجز روس کے اور کوئي مددگار نہیں ملا - روس نے یه دیکھا که سلافي عنصر کي نجات اسوقت تک نہیں هوسکتي' جب تک ریاستہاے بلقان میں اتحاد نه هو جاے' اسلیے اس نے ریاستہاے بلقان کو پہلے اس باهمي ناچاقي کے دفع کرنے کي صلاح دي' جو بلغاري' سروي' او

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائے قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں ۔ ۱ تولہ دو روپے

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپے آٹھ آنہ کلاں تین روپے

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور ۔ ۱ درجن ایک روپیہ

حب قائمقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فیتولہ پانچ روپے

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام ۔ دو روپے

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھرجاتا ہے بدبو زائل ۔ ناسور و بھگندر ۔ خنازیر کے گھاؤ ۔ کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے ۔ ۱ تولہ دو روپے

حب دافع طحال

زردی چہرہ ۔ لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات ۔ قیمت دو ہفتہ دو روپے

برأالساعۃ

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور ۔ شیشی چار سو مریض کے لئے ایکروپے

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے ۔ ایکروپے

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی ۔ خون جانا بند اور مسے بخود خشک ۔ قیمت ۲ ہفتہ دو روپے

سرمۂ ممیرہ کراماتی

مقوی بصر ۔ محافظ بنائی ۔ دافعہ جالا ۔ دھند ۔ غبار ۔ نزول الماء سرخی ۔ ضعف بصر وغیرہ ۔ فیتولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے

جوہر عشبہ مغربی

مع چوب چینی وغیرہ

جس کو انگریزی میں سارس اپریلا کہتے ہیں

جن امراض کا عروج شد و مد سے سلطنت جسم میں تباہی کرنیوالا ہوتا ہے انکو غروب کرنے کا آلہ (تارپیڈو) اگر کوئی ہے تو یہ جوہر ہے ۔ جب بگاڑ خون انتہا درجہ تک پہنچکر خون کو ردی کردے اس وقت اسکو درست کرنا چاہو تو اس جوہر عشبہ کو استعمال کرو ۔ یہ مرض کو قبرتانی نہیں بلکہ عالم وجود سے کھوتا ہے ۔ جوہر عشبہ انسان کے خون کو صاف کرنے کی مسلمہ دوا ہے ۔ اسکے استعمال سے خون گندہ نہیں ہوتا ۔ اس واسطے یہ محافظ صحت ہے ۔ جوہر عشبہ کو میڈیکل افیسر ۔ پروفیسر علوم طب اور حکما نے خون سے سمیت دور کرنے کا علاج قرار دیا ہے ۔ جوہر عشبہ تبدیلی موسم کی وجہ سے جو جسم پر پھوڑے ، پھنسیاں ، دھبے وغیرہ ہوتے ہیں ان سب کو دور کرتا ہے ۔ جوہر عشبہ خنازیر کے باعث جب زخم یا ناسور یا بھگندر یا چنبل یا سیاہ داغ جس پر سے چھلکے اترتے ہوں یا زرد آب نکلتا ہو یا خارش زیادہ ستاتی ہو یا خاص موسموں میں زخم یا جسم پر دانے پیدا ہوتے ہوں ۔ ہوائے سرد سے سربھاری ہو جاتا ہو یا جسم پر دھپڑ نکلتے ہوں ، سب کے لئے اکسیر ہے ۔

انگریزی دوکانوں اور ولایت کے تیار کردہ

عشبے بوجہ آمیزش شراب ایک تو مذہباً ناپاک دوسرے خون کو گرم کردیتے ہیں کیونکہ وہ سرد ملکوں کے لئے گرم اجزاء سے بنائے جاتے ہیں ۔

ہمارے جوہر عشبہ وچوب چینی کی فضیلت

یہ ہے کہ یہ اس دیس کی طبائع کے خیالات کو ملحوظ رکھ کر سرد و ٹھنڈی ، جوش خون کو روکنے والی ادویہ سے مرکب کیا گیا ہے ۔ جس سے خون میں ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے اور جوش خون دور ہو جاتا ہے ۔

— * —

تجربہ کرکے دیکھ لو! } جب ہاتھ پاؤں میں سوزش ہو ۔ جب جوڑوں میں درد ہو ۔ جب چہرہ پر سیاہی معلوم ہو ۔ جب ہڈیاں پھول جائیں اور رات کو درد ستائے ۔ جب سر یا داڑھی کے بال گرنے لگیں ۔ جب سر پر تمام کھونڈ بننے سے گنج کی صورت بنجائے تو اسکو پینے سے تمام شکائتیں دور ہو جاتی ہیں ۔ برسوں کے زخم ، ناسور ، بھگندر دنوں میں بھر جاتے ہیں ۔

— * —

بڑی مستند شہادت } اس جوہر کے موثر ، سریع العمل اور مفید ہونے کی یہ ہے ۔ کہ موجودہ اور گذشتہ اطباء یکزبان ہوکر لکھتے ہیں ۔ اگر یہ جڑی بوٹی دنیا میں ظاہر نہ ہوتی تو ہم نہیں کہہ سکتے ہزاروں مریض ہر ملک اور شہر میں لاعلاج ہوکر زندہ درگور ہو جاتے ۔ مگر چوب چینی و عشبہ کے ظاہر ہونے سے پھوڑے پھنسیاں اور خون میں سمیت حیوانی یا نباتی سرایت کرنے سے جو ردی و موذی امراض پیدا ہوں سب دور ہو جاتے ہیں ۔ جب تمام جسم پر خارش ہو ۔ خراب اور مرطوب آب و ہوا میں رہنے سے بھوک بند ہوجائے ۔ درد عرق النسا ستائے تو اسے آزمائیے ۔

قیمت فیشیشی تین روپے

پتہ :—

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما ۔ لاہور

صرف ایک افسر تھا حالانکہ دشمن کي فوج میں هر ایک بلاک میں ایک یوز باشي اور پلٹن کے افسر تھے -

اوائل جنگ میں بلغاري فوج در غیر قلعه بند مقامات یعني (جمعه بالا) اور (شارردہ) پر قابض هوگئي اور (لو رروس) کو یوناني فوج نے مسخر کرلیا ' مگر عثماني فوج بھي سروي ممالک میں پانچ کیلو متر تک بڑھي چلي گئي -

اعلان جنگ کے بعد

آغاز جنگ میں عثماني فوج چار دن تک مدافعت کرتي رهي - کیونکہ تمام عثماني محافظ فوجوں نے یه محسوس کر لیا تھا که دشمن کي فوج هر مقام پر اس سے کئي گنا زیادہ ہے ' لیکن چار دن کے بعد بعض افسروں نے مدافعت کے بدلے حمله شروع کردیا - اس کا نتیجه یه هوا که جب حمله میں کامیابي نہیں هوئي تو عثماني فوج پیچھے هٹي اور (قرق کلیسا) کي محافظ فوج قلعوں کو نه سنبھال سکي - یه مدافعت کے بدله حمله آوري هي کا نتیجه تھا که (مصطفی پاشا) کا پل مسخر هوگیا ' اور (اڈریا نوبل) کا بلغاریوں نے محاصرہ کرلیا -

(جسر مصطفی پاشا) کے مسخر هوتے هی (اڈریا نوپل) کے مشرق و مغرب سے بلغاري فوج امڈ امڈ کر آئے اور جنوب کي طرف پیش قدمیاں کرنے لگي - ان آنے والي فوجوں میں سے ایک حصه (درده اغاج) تک پہنچگیا ' جس نے (قسطنطنیه) اور (سالونیکا) کي ٹرینوں کا نقطۂ اتصال منقطع کردیا - رسد رسانی کے لئے بحري راسته تو پہلے هي سے مسدود تھا ' مگر اس نقطۂ اتصال کے منقطع هوجانے سے ریل کے ذریعه سے بھي رسد رساني ناممکن هوگئی - (قرق کلیسا) کي شرقي جنوبي جانب سے جو بلغاري فوج آ رهي تھي وہ (شتلجه) پہنچگئي ' لیکن خیریت یه هوئي که وهاں ردیف کے بدله باقاعدہ فوج مدافعت کے لیے مامور کردي گئي تھي -

(اڈریا نوپل) کے محاصرہ سے جسقدر بلغاري فوج بچي ' وہ (تکفور طاغي) کي سرحد پر پہنچگئي - معرکہاے (قرق کلیسا) ' (شتلجه) اور (اڈریا نوبل) میں بلغاري نقصانات کي بابت یه اندازہ کیا جاتا ہے که اسکے ایک لاکھه نوے هزار سپاهي کام آئے هیں -

شمال میں (علي رضا پاشا) کی شکست کا قصه یه ہے که عثماني فوج کو جو حدود (سرویا) میں بڑھتی جاتی گئی تھي ' بوجوہ چند (قومانودہ) کے خط دفاع تک پیچھے هٹ آنا پڑا - جسوقت یه فوج هٹکے آ رهي تھی ' اسوقت (کمانو) میں چار دن سے سروي و عثماني فوجوں میں لڑائی هو رهي تھي - اس معرکه کا خاتمه سرویا کي پیش قدمي پر هوا اور فوج کو وهاں سے هٹکے (اسکوب) میں آنے کا حکم ملا - لیکن (اسکوب) میں آکے دیکھا تو واپس آنے والي فوج میں سے کل دس یا پندرہ هزار سپاهي رهگئے تھے ' اور وهاں ردیف کے جسقدر آدمی تھے وہ سب اپنے اپنے گھر بھاگ گئے تھے - یه حالت دیکھکے کمانیر موصوف نے یه فیصله کیا که (اسکوب) اپني مدافعت نہیں کرسکتا - اسلئے فوج کو حکم دیا که (مناستر) چلکے اس فوج سے ملے جو (کوچنه) سے هٹ آئی ہے اور وهاں مقیم ہے - حدود (مناستر) سے اس بغیر مقابله کي واپسي کا یه نتیجه هوا که سروي فوج (کولبانجه) سے لیکے (برلبه) تک کے تمام مقامات پر بغیر مقابله کے قابض هوتي چلي آئي ' (واردار) سے جو فوج هٹکے (مناستر) آئي تھي ' اس کا پچاس هزار سروي سپاهیوں سے چار دن تک مقابله رها -

(الاصونیه) میں ابتداءً میدان همارے هاتھه رهے - حتی که هماري فوج یوناني توپوں پر قابض هوگئی ' لیکن اخر میں جنگ کا رخ بدل گیا ' اور هماري فوج مجبوراً ۳۱ - اکتوبر سنه ۱۹۱۲ع کو (نیجه) کي طرف هٹ آئي -

(جیش غربي) کي ماتحت فوج کي (واردار) میں واپسي ' بلغاري فوج کي (کوچنه) سے (سالونیکا) کي طرف پیشقدمي ' اور یوناني و بلغاري فوج کا (سالونیکا) کا محاصرہ ' ان تمام امور کا مجموعي طور پر نتیجه یه هوا که (اوستوما) کی فوج جو بلغاري فوج کي پیشقدمي کو نہیں روک سکتي تھي ' (سالونیکا) کي مدافعت کے لئے (نیجه) کے خط دفاع میں آگئی اور اس طرح دشمنوں کو بڑھه آنے کا اور موقعه مل گیا -

(نیچه) کے سب سے پہلے معرکه میں ایک هزار تین سو عثمانی زخمي هوے ' دوسرے معرکے میں عثماني فوج کے قلب کي ایک عیسائي پلٹن بھاگ نکلي اور بلغاري فوج نے فوراً اسکي جگه پر قبضه کر لیا - جسکي وجه سے عثماني فوج کا موقع (پوزیشن) نہایت نازک هو گیا تھا ' مجبوراً اسکو (نیجه) چھوڑ کے (وار دار) کے بالمقابل چلا آنا پڑا -

(سالونیکا) کے ایک طرف یوناني محاصرہ کئے پڑے تھے ' اور دوسري طرف سے سرویا کي فوج گھیرے هوي تھي -

گو (استروما) کي فوج جو اسوقت (سالونیکا) میں موجود تھي (جسر صالح آغا) کي مدافعت کرسکتي تھي ' لیکن (کوچنه) سے دشمن کي پیشقدمي نے اسکی واپسي کا راسته روک دیا تھا - دشمن کی فوج هر در موز (دراعه) اور (سابروز) پر بھي قابض هو گئي اور وهاں سے (قوله) پہنچگئي -

فوج (وار دار) کي ناکامي کا قصه یه ہے که یه فوج صحراء (کوچنه) میں ۲۸ اکتوبر سنه ۱۹۱۲ ع تک حیرت انگیز شجاعت وبسالت سے لڑتی رهي ' لیکن اسکے بعد اسکے چند مسیحي دستوں نے فریب دیا ' جسکي وجه سے فوج کا سارا نظام برهم هوگیا ' اور کل سامان جنگ (کوچنه) هي میں چھوڑ کے فوج (مناستر) چلی آئي -

اس واپسي کے اسباب بجز اسکے اور کچھه نه تھے که توپیں عین وقت پر نصبگاهوں پر نصب نہیں هوئیں تھیں ' اور مسیحي سپاهي بھگ نکلے تھے ' نیز پاني نہایت شدت سے برسنے لگا تھا - (دوزیشن) کي پلٹن جسکا واپسي کا راسته (دیمتوفیه) میں قطع کردیا گیا تھا ' او جو دشمن کي فوج میں هر طرف سے گھري هوئي تھي اور پھر تعداد بھي جسکي صرف ۸ هزار تھي ' یه واقعه دنیا میں یادگار رهے گا ک نہایت ثابت قدمي سے مدافعت کرتي رهي بلکه (الواء دارمه) ک جس پر دشمن قابض هوچکے تھے اس نے واپس بھي لے لیا تھا ' لیکن جب اس نے (اڈریا نوبل) کي فوج سے ملنا چاها تو اپنے آپ ک دشمنوں میں گھرا هوا پایا - مجبوراً (درہ آغاج) سے آگے نه بڑھسکي

(اشقودرہ) اور (یانیه) ابھي تک همارے هاتھه میں ہے او البانیا کے جنوبی حصه پر اسوقت تک دشمن قابض نہوسکے - سرو کي جو فوج البانیه کي طرف بڑھرهي تھي ' وہ اسواسطے رک گئي ک که (اسٹریا) نے سروي سرحدوں پر فوج جمع کرنا شروع کردیا ہے اسک جواب میں (سرویا) بھی آسٹریي حدود پر فوج جمع کررهي ہے

تمام مغربي مقامات بھي مثل (دراج) (بر زین) (بر شنه (مہتر رفیتزہ) وغیرہ کے اب تک دشمنوں کے قبضے میں نهیں آسکے هیں اور بے سروسامان عثماني سپاهیوں نے فاقه مستي کي حالت میں لڑ لڑکر انھیں محفوظ رکھا ہے -

هماري ان تمام ناکامیوں کي ایک بڑي وجه باشندوں کي هجر بھي ہے - کیونکه یه هم پہلے هي بیان کرچکے هیں که یہاں کي باقاع فوج بہت تھوڑي تھی - زیادہ تر ردیف فوج تھي - ردیف فوج سپاهي یه دیکھکے که انکے اهل و عیال هجرت کر کے دوسري جگه جا رهے هیں کبھي فوج میں نہیں رهسکتے ' کیونکه انکي حفاظت کے لی وہ بھي انکے همراہ جاناچاهتے هیں - مجھے نہایت افسوس کے ساتھه ک پڑتا ہے که رومیلي کے باشندوں نے ضرورت و بے ضرورت بھي هجر کي جسکي وجه سے اکثر ردیف کے سپاهي چلے گئے -

گو مقدونیه میں هماري حالت اسدرجه خراب تھي ' (شتلجا) میں بحمد الله هماري حالت باوجود تمام اسباب مخا کے غالبانه و فاتحانه رهي ہے - ایشیا سے جسقدر کرد ' عرب ' اور ت آتے هیں سب (شتلجا) میں جمع هو رهے هیں - (باقي آیند

یورپین ترکی اور ریاست ہائے بلقان

— * —

سکک حدید
حدود

فرہنگ بعض الفاظ عربیہ

— * —

(آستانہ) قسطنطینیہ
(ادرنہ) ایڈریا نوپل
(بحر مرمرا) مارمورا
(بحر ایجہ) ایجین سی (جس میں جزائر ساموس وغیرہ واقع ہیں)
رسی سرحد تھا)
[illegible] بوسنیا ہرزیگوینا
(الجبل الاسود) مانٹی نیگرو
(اثینا) ایتھنس دار الحکومت یونان
(سکک حدید) یعنے ریلوے لائن کا خط - (حدود) یعنے وہ موٹی جدول ٭ جو ترکی حدود حکومت کو ریاست ہائے بلقان و یونان سے علحدہ کرتی ہے -

(یہ نقشہ قسطنطینیہ کے مکتب حربیہ کے جغرافیے سے طیار کیا گیا ہے ٭ اور اصل نقشے کا بجنسہ عکس ہے)

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

عنوان تلغراف
« الہلال »

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad.
7-1 McLeod Street,
CALCUTTA.

Telegraphic Address.
"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

نمبر ۳ | کلکتہ: چہار شنبہ ۱۳ صفر ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۲

Calcutta: Wednesday, January 22, 1913

فہرس

—:*:—

تصـاویـر

— * —

انجمن هـلال احمر قسطنطنیه کا پیغام

مسلمانان هند کے نام

(بنـام الهـلال کلکتـه)

هم هندوستاني مسلمان بهائیوں کي اس گرمجوشي کے اظہار کے
ہ جو انسے ترک مجروحین کے لئے چندہ جمع کرنے میں ظاهر هوئي
ایت ممنون هیں اور آپ هماري اس ممنونیت کا پیغام یقیناً
تک پہنچادینگے - جنگ کي وجه سے بہت سے بے خانمان
رگئے هیں اور نہایت سخت و شدید مصائب میں گرفتار هیں
فصل کیفیت روانه کي جاتي هے - هندوستان سے روپیه روانه کرنے
لوں کو آپ هدایت کردیں که وہ روپیه سنٹرل افس عثماني انجمن
لال احمر استنبول کے نام روانہ کریں جس کي وجه سے ملنے میں
ت اساني هوتي هے - روپیه دینے والوں کي مفصل فہرست بهیجیے -

نسیم عمر وائس پریسیڈنٹ
انجمن هـلال احمر عثمانی ادارۂ مرکزي

شذرات

—:*:—

هفتـۂ جنـگ

بالاخر دول یورپ نے اپنا آخری متفقه نوٹ ترکي کو دیدیا هے : استکباراً في الارض و مکر السيء (۳۵ : ٤۱) " اخري وقت " اور " فیصله کن وقت " مہینوں سے هماري زبانوں پر هے ' مگر سچ یه هے که اخري وقت پہلے نه تها ' اب آیا هے - یہي چند ایام عاجله ' جو یاس و بیم کے عالم میں گذر رهے هیں ' قوا ے بقیۂ اسلامیه کیلئے کامل اور حقیقي معنوں میں فیصله کن هونگے : هنالک ابتلی المسلمون و زلزلوا زلزالا شدیدا (۲۳ : ۱۲)

درحقیقت اسلام کو یورپ سے خارج کردینے کیلیے جس صلیبي اتحاد کا کهٹکا تها ' اور جس کو مسئلۂ مشرقي کي پیچیدگي اور دول یورپ کي باهمي رقابت ابتک قائم نہیں هونے دیتي تهي ' اب وہ پورے طور پر مکمل هوگیا هے ' اور یه متفقه نوٹ اسکا اعلان جنگ هے - یورپ انتظار کرتے کرتے اسلام کي سخت جاني اور اپني رقابتوں سے اکتا گیا تها ' اسلیے یه کوئي تعجب کي بات نہیں ' اگر اب وہ اور انتظار کرنا نہیں چاهتا - لیکن هزار تعجب باب عالي کي موجودہ حکومت پر هے ' اگر وہ آخري فیصله کن وقت کیلیے کسي اور وقت کا انتظار کرے ' اور پهر اسکے بعد اور کیا باقي رهجاتا هے که اسکے بچاؤ کیلیے ذلت کي مہلت ' اور بے بسي کے انتظار کو طول دیا جاے ؟

دول کا یه نوٹ انتہائي سختي کے ساتهه فیصله کن حکم هے - یا تو یورپ کے دعوے کیلیے خود یورپ کے جج کا فیصله تسلیم کرلیں ' یا پهر یورپ کي همدردیوں سے مایوس - صاف صاف طور پر نوٹ میں اسکا بهي اشارہ کردیا هے که اگر باب عالي نے دول کے احکام کي تعمیل نه کي ' تو خود قسطنطنیه کیلیے خطرہ هوگا ' اور ایشیائي صوبجات میں جنگ پهیل جاے گي -

جنگ و صلح کے فیصلے کیلیے جو قومي مجلس تجویز کي گئي هے اسکا فیصله ابتک معلوم نہیں - ۱۹ - کے تار سے معلوم هوتا هے که عثماني وزیر خارجیه نے دول کے نوٹ کے جواب کا مسودہ مجلس وزرا میں پیش کردیا هے - جواب کا لہجه گو نرم اور التماسانه هے تاهم ایدریانوپل اور جزائر ایجین کے دیدینے سے انکار کیا هے اور

انگریزي حکومت کا مسلمان ہوجانا

— * —

شرح اجرت اشتہارات

— * —

میعاد اشتہار	في صفحہ	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک ھفتہ ایک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپیہ	۱۰ روپیہ	۷½ روپیہ	۸ آنہ في مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبہ "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنہ " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنہ " " "
چھہ ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنہ " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنہ " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئي اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رھیں گے لیکن انکي اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچیس فیصدي زائد ہوگي -

(۳) ھمارے کارخانہ میں بلاک بھي طیار ہوتے ھیں جسکي قیمت ۸ آنہ في مربع انچ ھے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جائیگا اور ھمیشہ انکے لئے کارآمد ہوگا -

اشا سابق جنرل نے جب ینگ پارٹی کے خلاف بغاوت کو سر سبز وتے نہ دیکھا تو اخرکار تھک کر پیرس واپس چلا گیا - سنیچر کے ن طلعت بک نے جنکو غلطی سے گرفتار کیا گیا تھا اور جو پھر رہا ردیے گئے ھیں ' ناظم پاشا اور انیس بک ' ایک پرانے افسر اور میٹی کے بارسوخ لیڈر سے ملاقات کی - انکو بھی مثل دوسرروں کے ید کیاگیا تھا اور اسوقت ناظم پاشا نے انکو بعض امور میں مشورہ رنے کے لیے طلب کیا تھا - یہ مجالس نہایت اہم اور معنی طلب ہیں اور ساتھہ ھی خوفناک بھی خیال کی جاتی ھیں "

ایک اور جرمنی اخبار کا نامہ نگار متعینہ قسطنطنیہ لکھتا ہے :

" بابعالی نے اسکا فیصلہ کرلیا ہے کہ ایڈریا نوپل اور قرق کلیسا کو کسی مرط پر بھی نہ دیا جاے اور عثمانی گورنر جنرل کی ماتحتی میں مقدونیہ اور البانیہ کی خود مختاری پر زور دے -

بابعالی اور یورپین سفارت خانوں میں یہ خیال ہے کہ لندن انفرنس کا خاتمہ قریب ہے اور لڑائی کی تجدید قریب قریب اگزیر - ترکی جنگی طیاریاں اور دول عظام کا اپنے جہازات ابناے اسفورس سے ہٹانے میں دیر کرنا اسکی دلیل کے لیے کافی ہے "

آگے چلکر یہی نامہ نگار لکھتا ہے :

" اس کشیدگی کے ساتھہ ساتھہ اندرونی کارپردازوں کی ر زور کوششیں بھی جاری ھیں - وزیر اعظم کامل پاشا کے ستارہ کو گہن لگنا شروع ہوگیا ہے - چونکہ کامل اپنا وعدہ وفا نہ کرسکا اور برٹش گورنمنٹ کی پشت پناہی نے اسکی امیدوں کا بالکل خون کردیا اسلیے خیال کیا جاتا ہے کہ اسی وجہ سے اسکا مزاج بہک گیا ہے اور بات بات پر اپنے جاں نثار دوستوں مثلاً شیخ الاسلام جمال الدین سے بگڑ تا ہے - ساتھہ ھی اسکے ناظم پاشا کا ھاتھہ بھی اسکی مخالف پارٹی یعنی کمیٹی کی دوبارہ تعمیر میں مدد کر رہا ہے - اگر گورنمنٹ نے لندن کی صلح میں کافی زور نہ دیا تو فوجی جماعت بہت جلد وزارت پر غالب آجائیگی - فی الحال محمود شوکت پاشا و عزت پاشا کی بابت خیال ہے کہ اسکے قائم مقام اور سرگروہ یہی ھیں " و لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا

سالونیکا میں طوائف الملوکی

— * —

فرانسیسی اخبار (اوتوکرسل) کو معلوم ھوا ہے کہ (سالونیکا) میں اسوقت سخت طوائف الملوکی کا دور دورہ ہے - چنگی خانہ کی آمدنی کی بابت یونانیوں اور بلغاریوں میں باھمی فساد اسقدر ہوگیا کہ آخر چنگی خانہ بند کر دینا پڑا -

سرویا اور البانیہ

— * —

اخبار مذکور کو یہ بھی معلوم ھوا ہے کہ چند البانیوں نے ایک سروی باٹری پر حملہ کرکے افسر کو قتل کر ڈالا اور باٹری کو اڑا پر لیگئے -

بارہا گفتہ ام و بار دگر می گویم

یورپ کی سلطنتوں کا یہ دعوی ہے کہ انکے نظام حکومت میں مذہب کو دخل نہیں اور اسلیے وہ مسیحی اور غیر مسیحی ' دونوں کے ساتھہ یکساں برتاو کرتی ھیں ' لیکن اس دعوے کی تکذیبات کے دفتر بے پایاں میں سے ایک تازہ ترین واقعہ موجودہ جنگ مسیحیت و اسلام بھی ہے - گو یورپ ایشیائی خطرہ کے فرضی دیو سے ھمیشہ ڈرتا رہا ہے ' اور گو اسوقت اسلامی دنیا کا بیشتر حصہ عیسائی سلطنتوں کے زیر حکومت ہے ' مگر تاہم جب شاہ فرڈیننڈ نے صلیب کے نام سے علم جنگ بلند کیا ' تو تقسیم عمل کے طلائی اصول کی بنا پر سپاھیوں نے اپنی جانوں سے ' پبلک نے روپیہ سے ' مدبروں نے مشوروں سے ' سلطنتوں نے سازش ' ناطرفداری ' مداخلت ' اور متفقہ کارروائی سے ' اور اخبارات نے خلاف اسلام ھجو آمیز و نفرت انگیز مضامین کی اشاعت سے اس صلیبی جنگجو کی مقدس معاونت کی -

دوران جنگ میں انگلستان کے اخبارات اسلام کے خلاف اپنے قلم کو جس جہادی جوش سے صرف عداوت کرتے تھے ' اس کا اندازہ ان چند اقتباسات سے ھوگیا ھوگا ' جو ھم گذشتہ نمبروں میں شائع کرچکے ھیں ' اور ابتو تمام دول یورپ اپنی بلقانی ذریات کو سامنے سے ہٹا کر خود اس جنگ کا مقدمۃ الجیش بن گیا ہے -

مسجد جامع سلیم واقع ایڈریا نوپل

جس د مبارز توحید نہیں معلوم چند گھنٹوں کے بعد (اسلامی عظمت کی صدھا یادگاروں کی طرح) علم صلیب کا محکوم ہو جاےگا ' یا پھر اسکی تقدیس و عظمت ' آل عثمان کی سب سے بڑی اور آخری قربانی کے بعد ' ھمیشہ کیلیے پائدار و برقرار ھو جاے گی -

روس کے اخبارات بھی اپنے ھمعصر و ھمساز انگریزی اخبارات سے پیچھے نہیں رہے اور اسقدر شدید لہجہ میں اسلام کے خلاف مضامین لکھے کہ روس ایسی گورنمنٹ کے ماتحت مسلمان رعایا (باوجود سخت سے سخت جبر و استبداد کے عادی ھونے کے) برداشت نہ کرسکی ' اور اخبار (اورنبرگ) اور (موسکو) میں مضطربانہ صداے اعتراض بلند کی - مگر انکے اعتراض کا بھی وھی حشر ھوگا ' جو مسلمانان ھندوستان کے اعتراض کا ھوا ہے -

یورپ کی خود ساختہ خطرہ سے اسقدر بیخوفی ' اور عداوت اسلام کے اظہار میں اسدرجہ بے باکی نہ تو تعجب انگیز ہے اور نہ بے سبب - ایک طرف اسکے صدھا مسلم نما ایجنٹ موجود ھیں جو ھر وقت مسلمانوں کو اسکی فرضی " نصفت پروری " اور " مسلم نوازی " کا یقین دلاتے رہتے ھیں ' اور دوسری طرف وہ " لیڈر " ھیں جو قوم کو جذبات کشی ' ملت فراموشی ' اور یورپ پرستی کی تلقین کرتے رہتے ھیں - یورپ کا وہ دور جہالت گذر گیا جب کہ وہ مردوں کی روحوں سے ڈرتا تھا - اب اسکا دور ' دور علم و تمدن ہے اور صرف زندوں ھی سے ڈرتا ہے - مسلمانوں نے عرصے سے اپنی زندگی کا کوئی عملی ثبوت نہیں دیا ' اسلیے کوئی سبب نہیں کہ وہ انکو زندہ سمجھکر انکے ساتھہ زندوں کا سا سلوک کرے اور مردہ لاش سمجھکر ٹھکرا نہ دے - اگر آج مسلمان اپنے اعتراضات اور جذبات کو موثر بنانا چاھتے ھیں تو انکا فرض ہے کہ وہ شور و فغان کے ساتھہ زندگی کی کوئی حرکت بھی اپنے اندر پیدا کریں اور جلد سے جلد اسکا اعتراف کرائیں -

لکھا ہے کہ " ایڈریانوپل میں بلغاري آبادي بہت کم ہے ' اسکے قلعے ناقابل تسخیر ہیں اور حملے سے بے خوف - اسمیں سلاطین عثمانیہ کے مقبرے اور اسلام کي یادگاریں ہیں - پھر پاي تخت کا دروازہ اور قسطنطنیہ کي کنجي ہے - ان اسباب کي بنا پر کیونکر بلغاریا کے حوالے کر دیا جاے ؟ "

افسوس کہ ہمارے دل کا اضطراب مجنونانہ ہے ' اور ہم اپنے جگر کا کوئي قطرہ قسطنطنیہ نہیں بھیج سکتے - یہ قطعي ہے کہ اب عثماني قوا شتلجہ میں نہایت مستحکم ہیں' اور بلغاریا کي فوجي قوت کا خاتمہ ہو گیا ہے - یہ بھي حتمي ہے کہ اگر یورپ سامنے آیا تو پھر تمام اسلامي ممالک میں با وجود ہمہ غفلت و بے حسي ' آگ لگ جاے گي اور یہ ایک فیصلہ کن ہلال و صلیب کا مقابلہ ہوگا ' اور سب سے زیادہ یہ کہ مصلحت شناسی' انتظار' مہلت طلبي' اور تحفظ بقایا' اسی وقت تک ہے' جب تک کہ ائندہ کیلیے کچھہ امید ہو' اور اب اسکے بعد ترکي کے پاس عزت و زندگي کي کونسي متاع باقي رہجاے گي ' جسکے بچانے کیلیے وہ موت پر زندگي کو ترجیح دے؟ پھر کیوں نہ قسطنطنیہ کي گلیاں لاشوں سے بھر جائیں اور کیوں نہ عزت کي موت کو ذلت کي زندگي پر ترجیح دینے والوں کے خون میں تیر نے لگیں ؟ وعسی ان تکرھوا شیئًا وھو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئًا وھو کرہ لکم' واللہ یعلم و انتم لا تعلمون (۲:۲۱۲)

ہم اس وقت تک متعدد تار مختلف لوگوں کے نام بھیج چکے ہیں - وزارت کے نام بھیجنا لاحاصل تھا' کیونکہ وہ خود اس مسئلے میں ایک فریق ہے - اسلیے سبیل الرشاد ' اقدام ' طنین ' اور جون ترک کے نام بھیجے ہیں - نیز مصباح الدین شریف بے سابق ممبر پارلیمنٹ عثماني کے نام ' جن کے ساتھہ عرصے سے ہماري خط وکتابت تھي مگر وہ سعید پاشا کي وزارت کے شکست کے بعد قسطنطینہ سے چلے گئے تھے' اور پچھلي ڈاک میں انکے خط سے انکي آمد کا حال معلوم ہوا ہے - امید ہے کہ آئندہ اتوار کي ڈاک میں وہ حسب وعدہ تفصیلي چٹھي روانہ کریں گے اور ہم کو اسکي اشاعت کا موقعہ ملیگا -

فوجي مجلس کے فیصلے کي نسبت بھي ہم نے انکو تار دیدیا ہے کہ بمجرد اطلاع کے ہمکو مطلع کردیں -

---

انجمن اتحاد وترقي

انجمن اتحاد و ترقي معلوم ہوتا ہے کہ باوجود کامل پاشا اور اسکے پس پردہ حامیوں کے شدید ترین استیلا اور قہارانہ مظالم کے ' اپنی جانوں پر کھیل کر خدمت ملت و وطن کیلیے جد و جہد کرتی رہي - اور اسي کا یہ نتیجہ ہے کہ صلح کانفرنس میں آخري شرایط کے تسلیم کرنے سے انکار کردیا گیا ' اور اب تک باب عالي اپني موجودہ وزارت کي خواہش کے مطابق دول کے نوٹ کو تسلیم کرلینے کي جرأت نہ کرسکا -

ڈاکٹر (ڈین) نے (کنٹیمپریري ریویو) میں قسطنطنیہ کے موجودہ حالات کي نسبت ایک مضمون لکھا ہے' جسمیں وہ لکھتے ہیں :

" اجراے جنگ کے لیئے نوجوان ترکوں کي سب سے پہلي کوشش یہ تھي کہ انھوں نے (پرنس سعید حلمی پاشا) کو وزیر اعظم کے پاس اس غرض سے بھیجا کہ وہ (شتلجا) میں استواري کے ساتھہ مدافعت کي ضرورت ثابت کریں ' اور مدافعت کا چارج (محمود شوکت پاشا) کو دے دینے پر مجبور کریں لیکن (کامل پاشا) نے نوجوان ترکوں کے نامزد کردہ شخص کي تقرري نا منظور کي - اسکے بعد انھوں نے ذوبا اثر شخص سلطان المعظم کے پاس بھیجے - اس مرتبہ سلطان المعظم متاثر ہوے اور انھوں نے محمود شوکت پاشا کا تقرر منظور کرلیا ' لیکن تاہم ابھي وزیر اعظم کو اسکي منسوخي کا موقع حاصل تھا - اسلیے نوجوان ترکوں نے ولیعہد کي ہمدردي بھي حاصل کرنا چاہي' مگر اسمیں انکو نا کامي ہوئي "

مزید تفصیل

اخبار رچ (سینٹ پیٹرسبرگ) کا نامہ نگار متعینہ قسطنطنیہ لکھتا ہے : " مجھکو ہلجیان آفندي سابق وزیر پبلک ورکس سے ' جنکو معہ دوسرے لیڈروں اور ہم منصبوں کے قید کیا گیا تھا' وزارت جنگ کے قید خانہ میں ملاقات کرنے کا موقع ملا - یہ ملاقات بہت دیر تک جاري رہي ' جسمیں دوسرے معزز قیدي بھي شریک تھے - بہت سے سابق وزیروں نے اپني گرفتاري کي وجہ اور بغاوت کا وہ الزام جو انپر لگایا گیا تھا' بیان کیا جو بالکل لغو اور بے معني تھا - انکا بیان ہے کہ کورٹ مارشل کے اکثر ممبر اس فوجي جماعت کے تھے جو نوجوان ترکوں کي جماعت کو تباہ کرنے پر تلے ہوے تھے - اس سے تین دن پیشتر یہ فیصلہ ہوچکا تھا کہ انکو جلا وطن کرکے قونیا بھیج دیا جاے - قیدیوں نے وزیر داخلہ سے درخواست کي کہ ہمارا معاملہ عوام کے روبرو پیش ہو' جسکا جواب یہ دیا گیا کہ یہ معاملہ میري طاقت سے باہر ہے اور اسکے لیے فوجي جماعت کو پورا اختیار ہے - باوجود اسکے سول حکام نے ہمدردي ظاہر کي - اول رسمی طور پر ایک مجسٹریٹ قیدیوں کے بیانات قلمبند کرنے کے لئے مقرر کیا گیا - مجسٹریٹ نے جرح کے وقت علانیہ اقرار کیا کہ میں اپني ڈیوٹي انجام دے رہا ہوں اور در اصل مجھے بذات خود آپکے خلاف کوئي بات ایسي نظر نہیں آتي جس سے قانوني مقدمہ کے لیے کوئي مفید مطلب براري ہو - اسکے بعد کورٹ مارشل نے معاملات کو اپنے ہاتھہ میں لے لیا اور فیصلہ کر دیا کہ انکو جلا وطن کرکے قونیا بھیج دیا جاے "

" لیکن اِس تین دن کے عرصہ میں معاملات کي صورت بالکل بدل گئي - نوجوان ترکوں کي گرفتاري سے فوج میں ہلچل مچگئي - افسروں نے بلا کسي خوف کے کہدیا کہ اگر انکو رہا نہ کیا گیا تو ہم ابھي شتلجا چھوڑکر قسطنطنیہ واپس چلے جائینگے ناظم پاشا نے خود بھي پرانے گروہ اور فوجي جماعت کي مخالفت کي - اب گورنمنٹ پر ثابت ہوگیا کہ فوج اسوقت ینگ پارٹي کا ساتھہ دینے پر آمادہ ہے اور انکي ضرر رساني کا خیال کرنا گویا اپني ضرر کا خیال ہے - یہ دیکھکر حکم دیا کہ کورٹ مارشل کے پرانے ممبروں کو سواے پریسیڈنٹ کے موقوف کر دیا جاے اور بجاے انکے وہ نئے ممبر منتخب کئے جائیں جنکا تعلق کسي جماعت سے نہ ہو - پریسیڈنٹ نے قیدیوں سے ملاقات کي اور بیان کیا کہ آپ صاحبوں کا معاملہ نا مناسب طور سے بڑھگیا ہے اور مجھے امید ہے کہ آپکي رہائي میں اب دیر نہ ہوگي " اس چٹھي میں کوئي تاریخ نہیں ہے مگر آگے چلکر اسکا بیان ہے کہ اب وہ سب رہا کردیے گئے -

اسکے بعد نامہ نگار لکھتا ہے : " برابر شام تک گفتگو جاري رہی - آخر ایک افسر اندر آیا اور ادب کے ساتھہ کچھہ فاصلہ پر کھڑا ہوگیا ہلجیان افندي نے اسکي طرف دیکھا - افسر نے مہذبانہ لہجہ میں کہا " دروازہ بند کرنے کا وقت آگیا ہے اور اگر ناگوار خاطر نہ ہو تو ملاقات کے لئے دوسرا وقت قرار دیاجاے " ہلجیان آفندي نے کہا کہ " جناب ایک لمحہ توقف کیجیے " افسر نے پھر ادب کے ساتھہ جواب دیا " معاف فرمایے ' میں جناب کے لفظ سے مخاطب کئے جانے کے قابل نہیں ہوں ' آپکي رہائي کي خبر میرے لیے ایک مژدۂ جانفزا ہوگي

اسي طرح برنیر ٹگبلٹ کا نامہ نگار متعینہ قسطنطنیہ لکھتا ہے

" یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہاں ینگ پارٹي کي طرفداري میں بے حد جوش بڑھگیا ہے' جسکا ثبوت اس سے ظاہر ہے کہ شریف

الہلال

۱۳ صفر ۱۳۳۱ ہجری

فاتحۂ جلد جدید

—:*:—

(۳)

گویند مگو سعدي چندین سخن عشقش
مي گویم و بعد از من ' گویند بدستانها

—*—

جهاد في سبیل الله اور امر با لمعروف

اور یہي " امر با لمعروف اور نہي عن المنکر " ہے ' جس کو
ن کریم " جہاد في سبیل الله " کے جامع و مانع لقب سے یاد کرتا
' اور اسکو قیام اسلام کا مقصد اصلي ' اور مسلمانوں کے تمام اعمال
عبادات کا مبدء حقیقي قرار دیتا ہے -

" جہاد " لفظ " جہد " سے ہے ' جسکے معنے محنت ' تعب '
مشقت ' اور کسي کام کیلیے سخت تکلیف برداشت کرنے کے
ہیں - پس جہاد کي تعریف یہ ہے :

استفراغ الوسع في مدافعة العدو ظاهرا و باطنا (مفردات امام راغب اصفہاني)	دشمن کے حملے کي مدافعت میں اپني پوري طاقت اور قوت سے کوشش کرنا - وہ دشمن ظاهري حملہ آور ہو مثلاً اعداے دین و ملت اور انکا حرب و قتال ' یا باطني جیسے نفس و مظاهر شیطان -

اسلام کا مقصد اصلي دنیا میں قیام حق و صداقت ' اور دفع باطل و ضلالت ہے ' یعنے امر بالمعروف و نہي عن المنکر ' خواہ وہ کسي صورت اور کسي شکل میں ہو ' اور یہ ممکن نہیں ' جب تک کہ اُن تمام باطل پرستیوں اور گمراهیوں کو دور نہ کیا جاے ' جنکو حق کي ضد حقیقي یعني قوت شیطاني مختلف مظاهر و اشکال میں همیشہ پیدا کرتی رہتي ہے - پس اس بنا پر ہر طرح کي انساني گمراهیوں کے دور کرنے کیلیے سعي کرنا اور باطل و ظلم کے مقابلے میں حق و عدل کا حامي و ناصر ہونا عین مقصد اسلام ' و علت ظہور رسالت ' و سبب نزول شریعت ہے - اور اسي نصرت حق و دفع باطل کي سعي و کوشش کا نام اصطلاح قراني میں " جہاد في سبیل الله " ہے - اس مطلب کو زیادہ فہم کرنے کیلیے یوں سمجھیے کہ " امر با لمعروف " اسلام کا مقصد اصلي ہے ' لیکن " امر با لمعروف " ہو نہیں سکتا ' جب تک کہ نہي عن المنکر نہ کیا جاے - امر با لمعروف کے معنے ہیں نیکي اور صداقت کي طرف بلانا اور اسکا حکم دینا ' اور نہي عن المنکر سے مقصود ہے برائیوں اور گمراهیوں کو روکنا - لیکن نیکي اور صداقت برائیوں کے دور ہونے هی کا نام ہے ' اور روشني کے معنے هي یہي ہیں کہ تاریکي نہو - کپڑا صاف کیونکر رهسکتا ہے جبکہ آپ اُسے سیاہ دھبوں سے نہ بچائینگے ؟ پس امر بالمعروف کے ساتھہ نہي عن المنکر لازم ہے اور نہي عن المنکر هي کا دوسرا نام " جہاد في سبیل الله " ہے -

صاحب مفردات نے نہایت اچھا لفظ " ظاهراً و باطناً " کا رکھدیا ہے - یہ باطل پرستي و ضلالت کا استیلا کبھي تو انسانوں کے غولوں اور انکے خون ریز هتیاروں کي صورت میں ہوتا ہے ' اور کبھي اعتقادات اور اعمال و افعال کي صورت میں - کبھي ضلالت تلوار و تفنگ هاتھہ میں لیکر مسجدوں کي محرابوں اور اذان کے مناروں پر علانیہ قبضہ کرنا چاهتي ہے تا کہ پرستاران حق کو نابود کرے ' اور کبھي خیالات و عقائد کے مخفي هتیار لیکر چپکے چپکے ان انساني قلوب اور اذهان کو مسخر کرنا چاهتي ہے ' جو حق کي پرستش کي مخفي مگر حقیقي عبادت گاهیں هیں - کبھي وہ جنگ کي تلوار لیکر نکلتي ہے اور کبھي فریب کا دام و کمند - کبھي اسکے هاتھہ میں توپوں کے مشتعل کرنے کا فتیلہ ہوتا ہے اور کبھي زهر آلود جام شربت - دونوں قوت شیطاني کے مظہر ' اور دونوں اسکي حکومت کی ظاهر و مخفي فوج هیں - پس " جہاد " کے معنے یہ هیں کہ جب گمراهي کا ظہور جنگ کے هتیاروں کي صورت میں ہو تو پرستاران حق و امانت داران توحید کے هاتھہ میں بھي تیغ جہاد ہو ' اور یہ دشمن ظاهري کے مقابلے میں مدافعت ہے - لیکن جہاں گمراهي کا ظہور نفس و شیطان کي پھیلائي ہوئي باطل پرستي ' اور جہل و ضلالت کے اعتقادات و اعمال اور اوهام و خیالات کي شکل میں ہو ' تو وهاں مومن و مسلم کو " امر بالمعروف و نہي عن المنکر " کے اسلحہ کے ذریعہ اپني زبان اور قلم سے اسکے دفع و ابطال میں جہاد کرنا چاهیے ' اور یہ باطني دشمن کے مقابلے میں مدافعت ہے -

تشریح معنے جہاد

یہي سبب ہے کہ متعدد احادیث میں حکم جہاد کي تشریح کي گئي اور قلب و ضمیر کي اُن تمام کوششوں کو جو نفس و شیطان کے مقابلے میں کي جائیں ' جہاد سے تعبیر کیا گیا - مثلاً فرمایا : جاهدوا اهواءکم کما تجاهدون اعدائکم ! (اپنے هواے نفس کے مقابلے میں بھي ویسا هي جہاد کرو ' جیسا کہ ظاهري دشمنوں کے مقابلے میں هتیاروں سے جہاد کرتے ہو) اور في الحقیقت یہي جہاد اکبر ہے - ایک دوسري حدیث میں جس کو نسائي اور ابوداؤد نے حضرت انس سے روایت کیا ہے ' زیادہ توضیح فرمائي کہ : جاهدوا المشرکین بانفسکم و اموالکم والسنتکم (باطل پرستوں کے مقابلے میں اپني جان ' اپنے مال ' اور اپني زبان کے ذریعہ جہاد کرو) یعنے فرض جہاد کبھي حرب و قتال کي صورت میں ' کبھي اعلاے حق کیلیے مال لٹانے کي صورت میں ' اور کبھي زبان سے امر با لمعروف و نہي عن المنکر کرنے کي شکل میں انجام پاتا ہے -

اسلام امر با لمعروف و نہي عن المنکر کیلیے آیا ' اور امر بالمعروف اور جہاد ' دونوں ایک هي حکم کے دو نام هیں - پس ہر وہ کوشش جو حق کیلیے ہو ' ہر وہ صرف مال جو سچائي اور نیکي کي خاطر ہو ' ہر وہ محنت و مشقت جو صداقت کے نام پر ہو ' ہر وہ تکلیف و مصیبت جو اپنے جسم و جان پر راہ حق میں برداشت کي جاے ' ہر وہ قید خانے کي زنجیر اور بیڑي جو اعلان حق کي وجہہ سے پاؤں میں پڑے ' ہر وہ پھانسي کا تختہ ' جس پر جمال حق و صداقت کا عشق لیجاکر کھڑا کردے ' غرضکہ ہر قرباني جو بذریعہ جان ' مال ' اور زبان و قلم کے سچائي اور حق کي راہ میں کي جاے ' جہاد في سبیل الله ہے ' اور معنے جہاد میں داخل - تم اپنا روپیہ اسکے نام پر لٹاؤ ' اپني گردنوں سے خون کا سیلاب بہاؤ - گردن کو طوق سے ' هاتھوں کو هتکڑیوں سے ' پاؤں کو زنجیروں کے زیور سے حسن حق پرستي کا جلوہ گاہ بناؤ ' زبان سے حق کا اعلان کرو ' اور قلم کو توهین و تذلیل شیاطین ضلالت کیلیے وقف کردو - اسکو عزت دو جو حق کي عزت کرتا ہے ' اور اسکو ذلیل کرو جو حق کو ذلیل کرنا چاهتا ہے - دنیا کے رشتوں کو الله کے رشتے پر ترجیح دو ' اور سب سے کٹ جاو تا کہ اُسکے ہو سکو - حق

اصبروا و رابطوا ! یه تم سے کس نے کہدیا ہے کہ تم صرف آنسو هي بہا سکتے هو؟ حالانکه تمہارے پاس انکہه کے سوا اور بهي بہت کچهه ہے - کامل اتحاد ' مضبوط ارادہ ' عہد واثق ' اور الله پر اعتماد ' یہي چیزیں هیں جنکے اندر دنیا کي عظیم الشان قوتیں پوشیدہ هیں ' اور خدا نے تم پر کچهه انکا دروازہ بند نہیں کردیا ہے -

مستقل جوش اور کامل اتحادي قوت کے بعد اولین شي جو اس وقت مسلمانان هند کے جذبات کو موثر بناسکتي ہے ' یوروپین مصنوعات کا (بائیکاٹ) ہے - هزاروں رزولیوشن اور عرضداشتوں کے ڈهیر سے ایک دن کا متحدہ و متفقه بائي کاٹ زیادہ کارآمد ہے - مسلمانوں نے اس وقت تک کتنے هي جلسے کیے ' اور کتنے رزولیوشنوں کي نقل انگلستان بهیجي ' لیکن اشارہ وکنایے هي میں نہیں بلکه صاف صاف لفظوں میں کہدیا گیا کہ هندوستان کي خاطر کچهه انگلستان اپنے روسي اتحاد کے فوائد ضائع نہیں کرسکتا ' لیکن اگر اسکي جگهه پوري قوت اور اتحاد کے ساتهه بائیکاٹ کا اعلان کیا جاتا اور بنگالیوں کے گذشته بائیکاٹ کے طرح نا ممکن العمل کاموں میں نہیں ' بلکه ممکن العمل حد تک اسپر عمل شروع کردیا جاتا تو یه یقیني ہے کہ انکے انسوؤں کو اس حقارت سے نہ ٹهکرایا جاتا - موجودہ عہد تجارت کا یه ایک اصلي حربه ہے جو خود یورپ نے همکو دیا ہے ' اور آج در اصل یورپ کے ایوانہاے سیاست پر بهي اُسکے میلوں اور کارخانوں کي حکومت ہے - انگلستان کو یقیناً آپکي پروا نہو کیونکه آپنے اپني حالت سے اسے پروا کرنے کا عادي نہیں بنایا لیکن منچسٹر اور لنکا شائر کے تو ایک ادنے سے ادنے نقصان کي بهي پروا کرنے پر وہ مجبور ہے - جو دهواں وهاں کے کارخانوں کي چمنیوں سے نکلتا ہے ' وہ کچهه آپکے بے سود آہ و فغاں کا دهواں نہیں ہے -

یه بالکل غلط خیال ہے کہ بنگالیوں کا بائیکاٹ نا کام رہا ' اور وہ کوئي مفید مقصد اثر حکومت پر نہ ڈال سکا - هم اس بارے میں جو شمار و اعداد اور بعض نقشے طیار کرا رہے هیں ' انکي اشاعت کے بعد اندازہ کیا جا سکے گا کہ کس درجه قوي اور ناقابل انکار نتائج عملي طور پر بائیکاٹ سے حاصل هوے اور باوجود بنگالیوں کي موجودہ افسردگي کے ' اب بهي اس تحریک کي برکت سے کیا کیا نتائج حاصل هو رہے هیں ؟

البته ضرور ہے کہ عہد واثق هو ' اور عزم راسخ ' اور هر شخص انتہائي قوت کے ارادے کے ساتهه قسم کہا لے کہ " وہ آجکي تاریخ سے سواے اُن حالتوں کے جنکے لیے وہ مجبور ہے ' اور تمام یورپ کي بني هوئي چیزوں کا خریدنا ترک کردیگا ' اور دیسي اشیا کے استعمال میں مال اور ارائش و نمایش کي اُسے جس قدر قرباني کرني پڑیگي ' اپنے جانوںکي قرباني کرنے والے بهائیوں کي یاد میں ' اسے برداشت کرلیگا "

اگر اس تحریک کے هزارها فوائد سے قطع نظر بهی کرلیاجاے جنکے بیان کرنے کیلیے دفتر کے دفتر چاهئیں ' تو بهي صرف یہي ایک خیال مسلم و مومن دل کیلیے کیا کم ہے کہ اگر آج اور آن سے کچهه بن نہیں آتا تو کم ازکم دشمنان اسلام کي اعانت تو نہ کریں -

آج تمام یورپ جو کوس لمن الملك الیوم بجا رہا ہے ' اسکا اولین سبب اسکي تجارتي حکمراني ' اور اسکے ذریعه تمام مشرق سے جلب دولت ہے - پهر اگر آج تم یورپ کي تجارت کو فروغ دیتے هو ' اور اسکي مصنوعات کو خریدتے هو تو اسکے یه معنے هیں کہ تم صریح طور پر اُس قوت کے پیدا کرنے اور بڑهانے میں شریک هوتے هو ' جو اپنے استعمال کا سب سے پہلا مصرف تمہارے فنا هي کو سمجهتي ہے -

قانون کي پوري پابندي کے ساتهه ' امن کے سچے طور پر دوست هونے کے ساتهه ' اور گورنمنٹ کي وفادارانه اطاعت سے بغیر سرمو تجاوز کرنے کے ' یه ایک مفید ترین کام ' اور فرض اسلامي ہے جس کو تم انجام دیسکتے هو ' اور جیسا کہ هم لکهه چکے هیں اور لکهیں گے ' یه محض مصلحت اندیشانه پالیسي هي نہیں ' بلکه موجودہ حالات کي بناپر داخل احکام شریعت ہے ' فمن شاء فلیومن و من شاء فلیکفر -

---

نامورانِ غزوۂ بلقان عثماني : غازي شکري بے کي تصویر وحالات کے سلسلے میں اس هفتے نامور مدافع کے لکهنے کا ارادہ تها ' چنانچه اسي خیال سے انکي تصویر کا گروپ (جسمیں وہ مع اپني پلٹن کے افسروں کے بیٹهے هیں) ٹائیٹل پیج پر دیدیا گیا اور وہ سب سے پہلے چهپتا ہے - لیکن اب مضمون لکهنے کیلیے اس ترکي رسالے کو ڈهونڈهتا هوں جسمیں انکے مدافعانه کار ناموں کي سرگذشت شائع هوئي تهي تو سوء اتفاق سے نہیں ملتا - یا تو کسي غفلت کي نذر هوا ' یا کہیں ہے اور ملتا نہیں - بهر حال اسکے سوا چارہ نہیں کہ اس تصویر کي رسالے کے اندر اشاعت کو آیندہ کیلیے ملتوي کردیا جاے -

---

مجاهد غیور هندي : حاجي عبد الغني کا نام هندوستان کے مسلمانوں کیلیے بالکل نیا ہے ' مگر انهوں نے اسلام کي جس پراني اور سیزدہ ساله روح غیرت کا ثبوت دیا ہے اسکے لحاظ سے ضرور ہے کہ لوگ انسے واقف هوں ' اور انکي عزت کو اپنے دلوں میں جگهه دیں -

یه وہ جوان اسلام پرست ہے ' جس نے پچهلے دنوں باوجود هر طرح کي بے سروساماني کے ' محض ولولۂ خدمت اسلام و ملت کے جوش میں طرابلس تک کا سفر اختیار کیا ' اور هر طرح کے حوصله شکن مصائب برداشت کرکے (درنه) پہنچا ' وهاں دو ماہ تک غازي انور بے کي خدمت میں رہا ' اور اسکے بعد ڈسمبر کے اواخر میں مع الخیر هندوستان واپس آیا : لا یستوي القاعدون من المومنین غیر اولي الضرر والمجاهدون في سبیل الله باموالهم و انفسهم ' فضل الله المجاهدین باموالهم و انفسهم علي القاعدین درجة - (۴ : ۹۷)

پچهلے اتوار کو کلکته میں جو عظیم الشان جلسه انکے حالات سننے اور بعض اهم تحریکوں کیلئے منعقد هوا تها ' اسکا حال اپ اخباروں میں پڑهچکے هونگے - کثرت اجتماع اور ابراز جوش و خروش کے لحاظ سے یه جلسه همیشه یادگار رہے گا - اس عاجز (ایڈیٹر الهلال) نے سب سے پہلے حاجي عبد الغني صاحب کے حالات سفر اور طرابلس کے موجودہ حالات جو انسے معلوم هوے هیں ' بیان کیے ' اور اسکے بعد حاضرین مجلس کے طرف سے نیابۃً انکے گلے میں پهولوں کا هار پہنایا -

یه پهولوں کا هار تها ' حالانکه اگر هم اپنے دلوں کو کسي رشتے میں پرو کر هار بنا سکتے ' تو درحقیقت (عبد الغني) اس هار کا مستحق تها جس کے قدم اُس سر زمین پر چلے هوں ' جو خون شهداے اسلام سے مہینوں رنگین رهي ہے ' اسکي عظمت کا کیا پوچهنا ؟

انشاء الله هم عنقریب انکا با تصویر سفر نامه مع ان پیغامات جگر سوز کے جو مجاهدین طرابلس نے انکي زباني اخوان هند کے نام بهیجے هیں ' الهلال میں شائع کرینگے -

---

مژدۂ صحت آخري طبي اطلاعات سے معلوم هوتا ہے کہ اب حضور ویسراے کي صحت قابل اطمینان حد تک ترقي کرچکي ہے ' زخم مندمل هوگئے هیں ' اور نقل و حرکت کي طاقت بڑهرهي ہے - ایک دو بار گاڑي میں بیٹهکر آپ کچهه دور تک باهر بهي تشریف لیگئے - امید ہے کہ بہت جلد هم صحت کامل کا مژدہ سن سکیں گے -

و من یسلم وجهه الی الله وهو محسن فقد استمسک بالعروۃ الوثقی (۳۱ : ۲۱)

اور جس نے هر طرف سے گردن پهیرکر الله کي طرف منه کرلیا ' اورحسن عمل اختیار کیا ' تو بس یقین کروکه اس نے الله کی اطاعت کي رسي مضبوط پکڑلي -

اور یهي حقیقت امربالمعروف و نهي المنکر کي هے - پس جو لوگ اطاعت خدا و رسول کے ذریعه دوستان الهي کي صفوں میں داخل هوگئے ' ضرور هے که الله تعالی انکو بهي " الذین انعم الله علیهم " میں شامل کرکے اپني نعمتوں اور غیبي برکتوں کا مورد و مهبط بنادے ' اور دنیا میں سب سے بڑي نعمت الهي ' نتیجۂ کارکي فتح مندي ' اور همتوں اور عزموں کي کامیابي اور فلاح هے -

چونکه وه لوگ اپنے تئیں خدا تعالے کے سپرد کردیتے هیں ' اور اسکے کلمۂ حق کے اعلان کیلیے اپني تمام قوتوں کے ساتهه وقف هو جاتے هیں ' پس خدا تعالے بهي بحکم : من تقرب الي شبرا تقربت الیه زراعا (جو میرا بنده ایک بالشت بهر میري طرف چلتا هے ' میں ایک هاتهه آگے بڑهکر اس سے قریب تر هوجاتا هوں) انکو اپنا بنا لیتا هے ' اور انکے تمام کاموں پر اپني عزت اورکبریائي کي چادر ڈالدیتا هے - پهر وه کام انکے نهیں رهتے ' بلکه خدا کے هوجاتے هیں ' اور انکو انجام دینے والي انکے جسم و نفس کي قوتیں نهیں هوتیں ' بلکه الله کا مقتدر و قاهر هاتهه هوتا هے - انکي آواز گو انکے حلق سے نکلتي هے ' لیکن چونکه حق و معروف کي آواز هوتي هے ' اسلیے انکي نهیں ' بلکه صوت الهي کي صداے لازوال هوتي هے - وه راه الهي میں مجاهد هوتے هیں ' پس خدا بهي انکو اپني فوج بنا لیتا هے ' اور انکے هاتهه میں اپني تائید و نصرت کا حربه دیکر ' ایک پیچهے رهکر لڑانے والے سپه سالار کي طرح لڑاتا هے - بظاهر وه بے مایۂ و سامان ' اور حقیر و عاجز انسان نظر آتے هیں ' مگر انکا دل قوت الهي اور جبروت رباني کا مسکن هوتا هے - انکے هاتهه دنیا کے ظاهري هتیاروں سے خالي هوتے هیں ' پر خداے قدوس کي شمشیر جلال انکے انگلیوں کي حرکت سے متحرک هوتي هے اور صف اعدا پر گرتي هے - وه کارزار عالم میں تن تنها اور بے یار و مددگار هوتے هیں - مگر انکے یمین و یسار نصرت خداوندي کے ملائکه مسوّمین کي صفیں هوتي هیں - خدا انکے عجز کو اپني کبریائي سے ' انکے تذلل و انکسار کو اپني عظمت و عزت سے ' انکے ضعف وکمزوري کو اپني قوت و طاقت سے ' اور انکي بے سازو سامانی کو اپني مالک الملکي سے بدل دیتا هے - پهر جب وه بولتے هیں تو انکي آواز میں صداے حق کي گرج هوتي هے ' اور جب نظر اٹهاتے هیں تو انکي نگاهوں سے نور الهي کے شعلے نکلتے هیں - انکي آواز سے نسل شیطاني کے طاقتور دل دهل جاتے هیں ' اور انکي نگاهوں کي طرف گمراهي و ضلالت کي نظریں اٹهه نهیں سکتیں ' کیونکه تم انسان کي آواز اور نظر کا مقابله کرسکتے هو ' لیکن خدا کي آواز پر غالب آنے اور اسکي نظر کي تاب لانے کي کس میں طاقت هے ؟

اس موقعه پر اُس حدیث قدسي کو یاد کرلو ' جسکو امام بخاري باب التواضع میں بروایت ابو هریره لاے هیں ' که :

فاذا احببته ' کنت سمعه الذي یسمع به ' و بصره الذي یبصر به ' و یده التي یبطش بها ' و رجله التي یمشي بها ' و لسانه الذي یتکلم به - ولئن سالني لاعطینه ' ولئن استعاذني لاعیذنه

جب میں اپنے کسي بندے کو اپنا دوست بنا لیتا هوں ' تو اسکا کان هو جاتا هوں ' وه میرے کان سے سنتا هے - اور اسکي آنکهه هوجاتا هوں ' وه میري آنکهه سے دیکهتا هے - اور اسکا هاتهه هوجاتا هوں ' وه میرے هاتهه سے پکڑتا هے ' اسکا پانوں هو جاتا هوں ' وه میرے پانوں سے چلتا هے - اور اسکي زبان هوجاتا هوں ' وه میري زبان سے بولتا هے - پهر وه جو مانگتا هے ' اُسے عطا کرتا هوں ' اور جب پناه مانگتا هے ' تو اپني پناه میں لے لیتا هوں -

چشم وگوش و دست و پایم او گرفت
من بدر رفتم سرایم او گرفت
این بصر وین سمع ' چون آلات اوست
ملک ذرات تنم مرآت اوست
نغمه از نائیست نے از نے ' بدان
مستي از ساقیست ' نے از مے بدان
گفتن او گفتن الله بود
گرچه از حلقوم عبد الله بود
ما چو مست از دیدن ساقي شدیم
مست گشتیم ' از فنا باقي شدیم

پس چونکه اس جماعت کے تمام کاموں کو الله اپنا کام بنا لیتا هے ' اسلیے خود انکا وجود کتنا هي نا کام و حقیر هو ' لیکن انکے کام کامیاب و عظیم هوتے هیں ' اور وه کبهي دنیا میں نا کامي و نا مرادي سے ذلیل و رسوا نهیں هوتے - وه خدا کا هاتهه ' یا پهر اسکي فوج هوتے هیں ' پس خود انکو شکست کا غم هو ' لیکن خدا کو تو شکست کا خوف نهیں ؟ :

ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انهم لهم المنصورون و ان جندنا لهم الغالبون (۳۸ : ۱۷۱)

اور هم نے اپنے جن بندوں کو ارشاد وهدایت کیلیے دنیا میں بهیجا ' انکي نسبت پہلےهي دن سے هم نے کهدیا هے که هماري تائید ونصرت سے بیشک وهي فتح مند اورکامیاب و مظفر هونے والے هیں ' اور یقیناً هماري فوج هي سب پر غالب آکر رهے گي -

اگر چشم دل وا ' اور دیدۂ حق بیں کور نهو ' تو في الحقیقت دنیا میں نصرت الهي کي نیرنگیوں کي سب سے بڑي نشاني اس جماعت کے عجائب کارو بار دعوت میں هوتي هے - دنیا میں حق و صداقت کي اواز کبهي بهي تاج و تخت اور ایوان و محل کے اندر سے نهیں اٹهي هے ' بلکه همیشه اسکا سر چشمه ویران جنگلوں ' پهونس کے جهونپڑوں ' اور پهاڑوں کے غاروں کے اندر بها هے ' اور یه بهي اُس شاهد عجائب پسند کا عجیب و غریب کرشمه هے که همیشه شکستگي اور افتادگي هي کو محبوب رکهتا هے - اپنا گهر بهي بناتا هے تو ٹوٹے هوے اور زخمي دلوں کو ' اپني آواز بهي سناتا هے تو کانٹے پڑے هوے خشک حلقوں سے ' اپني نگاهوںکا جلوه بهي دکهلاتا هے ' تو گردنوں کي خونچکاني اور تڑپتي هوئي لاشوں کے اضطراب میں - اور پهر اپنے حسن و جمال کا جلوه گاه بهي بناے گا تو تاریک غاروں ' شکسته دیواروں ' پهٹي هوئي چٹائیوں کو :

مجو به محمل شاهي ' که در ولایت عشق
گدا به تخت نشانند و پادشه گیرند

پهر اگر وه نهیں هے تو کون هے جسکا هاتهه گلیم فقر و مسکیني سے نکلتا هے اور پادشاهوں کے تاج و تخت کو اولٹ دیتا هے ؟ یه کس کي تماشه آرائي هے که چند بے نوا فقیروں کو کهڑا کر دیتا هے ' اور وه دنیا کي بڑي بڑي قوتوں کے تسلط سے نکالکر لاکهوں دلوں کو اپنے آگے سربسجود کرا لیتے هیں : افسحر هذا ' ام انتم لا تبصرون ؟ (۵۲ :) افمن هذ الحدیث تعجبون ؟ و یضحکون و لا تبکون ؟ و انتم سامدون ؟ (۵۴ : ۵۹) و ان في ذلک لایات ' وما یعقلها الا العالمون (۲۹ : ۴۲) :

مبین حقیر گدایان عشق را ' کین قوم
شهان بے کمر و خسروان بے کله اند

کي خاطر دوست بنو ' اور حق کي خاطر دشمن - نیکي کے آگے تمهاري گردن جهکي هوئي ' لیکن بدي کے آگے بلند و مغرور هو -

اِن تمام حالتوں میں سے کوئي بهي حالت هو ' درحقیقت جهاد في سبیل الله اور مقام امر بالمعروف و نهي عن المنکر میں داخل هے ' اور جس خوش نصیب کو تائید الهي اس کي توفیق دے ' وہ " مجاهد في سبیل الله " کے خطاب کا مستحق -

حقیقت جهاد اور حقیقت اسلامیه

یهي سبب هے که حکم جهاد اسلام کے ساتهه لازم و ملزم هے اور کوئي هستي مسلم و موحد نهیں هوسکتي ' جس وقت تک که مجاهد نه هو - کیا نهیں دیکهتے که قران کریم میں هرجگهه جهاد في سبیل الله کو " مسلم " کي خصوصیات میں سے شمار کیا هے ؟ :

و جاهدوا في الله حق جهاده ' هو اجتباکم ' وما جعل علیکم في الدین من حرج ' ملة ابیکم ابراهیم ' هوسماکم المسلمین من قبل و في هذا ' لیکون الرسول شهیدا علیکم ' و تکونوا شهداء علی الناس ' فاقیموا الصلوة و اتوا الزکواة ' و اعتصموا بالله ' هو مولاکم ' فنعم المولی و نعم النصیر ! (۲۲ : ۷۸)

اور الله کي راہ میں جهاد کرو ' جو حق جهاد کرنے کا هے - اس نے تم کو تمام دنیا کي قوموں میں سے برگذیدگي اور امتیاز کیلیے چن لیا - پهر جو دین تم کو دیا گیا هے ' وہ ایک ایسي شریعت فطري هے جسمیں تمهارے لیے کوئي رکاوٹ نهیں - یهي ملت تمهارے مورث اعلی ابراهیم خلیل کی هے ' اور اس نے تمهارا نام " مسلمان " رکها هے ' گذشته زمانوں میں بهي اور اب بهي - تاکه رسول تمهارے لیے ' اور تم تمام عالم کي هدایت اور نجات کے لیے شاهد هو - پس الله کي رشتے کو مضبوط پکڑو ' جان اور مال ' دونوں کو اسکي عبادت میں لگاو - وهي تمهارا ایک آقا اور مالک هے اور پهر جسکا خدا مالک و حاکم هو ' اسکا کیا اچها مالک هے اور کیسا قوي مددگار !

في الحقیقت یه آیت کریمه همارے مقصود اور (الهلال) کي دعوت کے اظهار کیلیے ایک شهادت قاهرہ ' اور منکرین حق و پرستاران نفاق کے قلع و قمع و هلاکت کیلیے ایک سیف الله المسلول هے : فلله الحجة البالغه ' فلو شاء لهداکم اجمعین (۶ : ۱۵۰)

اس آیت میں الله تعالی نے مسلمانوں کو تمام عالم میں فضیلت و بزرگي عطا فرمانے کي بشارت دي ' حضرت ابراهیم کي طرف اشارہ کرکے انکے اس " اسوۂ حسنه " پر توجه دلائي که انهوں نے راہ محبت الهي میں اپنے نفس کے جذبات ' اور اپنے فرزند عزیز کي جان قربان کردي تهي اور تم انهي کے پیرو اور انهي کے ملت حنیفي کي طرف منسوب هو ' " اقیموا الصلوة و اتو الزکواة " کهکر جسم اور مال ' دونوں کے ایثار و قرباني کي تعلیم دي که في الحقیقت نماز سے مقصود اپني تمام نفساني خواهشوں اور قوتوں پر عبودیت کے عجز و انکسار کی قرباني طاري کرني هے اور اسکے بخشے هوے سر کو اسی کي چوکهٹ پر رکهدینا هے ' اور زکواة کا حکم ایثار مال و دولت کا حکم دیتا هے ' تا که انسان اپني پیدا کي هوئی دولت میں انفاق في سبیل الله کو بطور ایک شریک کاروبار حقدار کے حصه کے همیشه تسلیم کرتا رهے - اسکے بعد امر بالمعروف و نهي عن المنکر کو نسبت ابراهیمي و اسلامي کي علت حقیقي قرار دیا اور کها که " تمهارا نام مسلم اسي لئے رکها گیا هے تا که تم اعلان حق کرکے تمام عالم کیلیے گواہ بنو اور رسول تمهاري هدایت کا شاهد هو " - اور پهر ان تمام خصوصیات و خصائل کو آغاز آیت میں بطور نتیجۂ بیان کے پیش

کیا که " جاهدوا في الله حق جهادہ " یعني جبکه ان تمام فضائل خصائل سے تم متصف کیے گئے هو ' پس تمهارا فرض هے که الله ا[ور] اسکے کلمۂ حق و صدق کي راہ میں جهاد کرو ' اور اسکے لیے اپني انتهائي سعي اور تمام قوتیں وقف کردو تاکه حق جه[اد] تم سے ادا هوسکے -

اور چونکه اس حقیقت اسلامي اور آسوۂ ابراهیمي کے حاصل کرنے میں طرح طرح کے شدائد و مصائب اور امتحان و ابتلا نا گزیر ت[ھے] پس آخر میں کها که " واعتصموا بالله ' هو مولاکم " نفس کي ترغیبات و وساوس سے متاثر ' اور باطل و ضلالت کے دنیوي ساز و سامان اور قوت و عظمت سے مرعوب مت هو ' صرف الله کے هو جاو اور اس[کے] رشتے کو مضبوط پکڑ لو - اوروں نے دنیا میں اپنے بهت سے آقا اور مالک بنا لیے هیں ' مگر تمهارے لیے وہ سب اصنام و طواغیت هیں تمهارا مالک ایک مالک الملک هے - پس کیا اچها وہ مالک هے اور کیا اچها مددگار ! اسي پر بهروسه کرو اور تمام عالم سے بے خوف و نڈ[ر] هو جاو ! ان ینصرك الله فلا غالب لکم ' و ان یخذلکم فمن ذالذي ینصرکم من بعدہ ؟ و علی الله فلیتوکل المومنون (۳ : ۱۵۴)

عود الی المقصود

پس درحقیقت " امر بالمعروف " ایک اشرف ترین جهاد في سبیل الله هے ' جسکے سلسلۂ حقه کے تا قیامت قائم رهنے کا ه[م] سے وعدہ کیا گیا هے ' اور احادیث صحیحه میں خبر دي گئي هے ک[ه] باوجود شیوع فتن و فساد ' امت مرحومه میں همیشه ایک جماعت حق قائم رهے گي ' جسکے مجاهدات کو حق تعالی احیاء شریعت اور تجدید حیات ملت کا وسیله بنادے گا - اور پهر ان احادیث میں اس جماعت کي سب سے بڑي علامت یه بتلائي گئي هے که طاهرین علي الحق ' لا یضرهم من خذلهم ' حتی یاتي امر الله وه[م] کذلک - یعنے وہ جماعت منصور من الله هوگي - الله اسکي دعوت حق کي حفاظت کریگا ' اسکو گمراہ جماعتوں پر فتح یاب رکهے گا ' ا[ور] شیاطین ضلالت کي جو ذریات اسکي مخالفت کرینگي ' وہ اسے کچهه نقصان نه پهنچا سکیں گي - یه حالت برابر قائم رهے گي یهاں تک که قیامت کا ظهور هو -

نزول نعائم الهد و نصرت ربانیه

اور یه پیشین گوئي صدها آیات کریمه ' و تجارب تاریخیه و مشاهدات اهل حق و معارف کے عین مطابق هے - وهي آیت کریمه ' جس کو هم نے خطبۂ مضمون کے اخر میں درج کیا تها همکو اس علامت کي خبر دیتي هے : ومن یطع الله و الرسول فاولئک مع الذین انعم الله علیهم من النبیین و الصدیقین و الشهدا[ء] و الصالحین ' و حسن اولئک رفیقا (۴ : ۷۱) که جو لوگ تما[م] شیطاني قوتوں سے باغي هوکر صرف الله اور اسکے رسول کے مطیع و منقاد هوجاتے هیں ' خدا تعالی انکو اپني ان محب و محبوب جماعتوں میں شامل کردیتا هے ' جن کو اس نے اپني نعمتوں او[ر] برکتوں کیلیے چن لیا هے ' اور پهر وہ لوگ صالحین امت کے مرتبے تک پهنچکر ' بادہ نوشان جام شهادت کے مقام پر فائ[ز] المرام هوتے هیں ' اور وهاں سے ترقي کرکے مرتبۂ صدیقیت تک مرتفع هوتے هیں ' اور پهر اسکے بعد براہ راست آفتاب نبوت سے بهرہ اندوز انوار و تجلیات هوتے هیں :

و من بعد هذا ما یدق صفاته   وما کتمه احظی لدیه و اجمل

هم نے اغاز تحریر میں اسطرف اشارہ کیا هے که مقام اطاعت خدا و رسول کے معنے یه هیں که انسان هر طرف سے کٹ کر صرف خدا اور اسکے کلمۂ حق کا هوجاے ' اور دنیا میں جسقدر اس سے باغي قوتیں هیں ' انکي طرف سے منهه موڑ لے که :

الحمد لله رب العلمين و الصلوة على رسوله محمد وآله واصحابه اجمعين -

رسول الله صلى الله عليه وسلم کے ساتھہ مسلمانوں کو جو محبت اور شیفتگی ھے ' اس کا اقتضا یہ تھا کہ آج ھماری زبان میں سیرت نبوی پر متعدد تصنیفیں گھر گھر پھیلی ھوتیں -

لیکن واقعہ یہ ھے کہ جو محبت اور خلوص ان حضرت کی سوانح نگاری کا سبب ھوسکتا تھا ' اسی نے ارباب عقیدت کو اس جرأت سے روک رکھا ' ھر شخص جانتا ھے کہ آنحضرت کی نسبت معمولی سے معمولی واقعہ کا منسوب کرنا بھی سخت نازک ذمہ داری کا کام ھے ' ایک لا ابالی شاعر بھی اس نکتہ کو سمجھتا ھے :

آھستہ کہ رہ بر دم تیغ است قدم را

یہی وجہ ھے کہ بڑے بڑے مقدس محدثین مثلا امام بخاری ' امام مسلم ' امام احمد حنبل وغیرھم نے سیرت نبوی پر کوئی کتاب نہیں لکھی ' لیکن آخر چارۂ کار کیا تھا ؟ کیا یہ گوارا کیا جاتا کہ جس مبارک سے اسلام کا تمام نظام وابستہ ھے ' جسکی محبت مسلمانوں کی رگوں کا خون ھے ' جس کے نام لینے سے تمام اسلامی جذبات مشتعل ھو جاتے ھیں ' جو اسلام کی اصلی کائنات ھے ' اسی کے حالات سے تصنیف کا دامن خالی رہ جائے ؟ یہی سبب تھا جس نے بہت سے محدثین اور ائمہ فن کو اس جرأت پر آمادہ کیا اور اسی کا نتیجہ ھے کہ دوسری صدی ھجری میں جب تصنیف و تالیف کا آغاز ھوا ' تو امام زھری وغیرہ نے سیرت نبوی کی بنیاد رکھی اور آج سیکڑوں عربی کتابیں اس فن میں موجود ھیں -

میں اس بات سے ناواقف نہ تھا کہ اسلام کی حیثیت سے میرا اولین فرض یہی تھا کہ تمام تصنیفات سے پہلے سیرت نبوی کی خدمت انجام دیتا ' لیکن ایک مدت تک جس خیال نے اکثر محدثین کو اس فرض سے باز رکھا ' وھی خیال مجھکو بھی اس جرأت پر آمادہ نہیں ھونے دیتا تھا ' لیکن ساتھہ ھی میں دیکھہ رھا تھا کہ جس ضرورت نے اوروں کو اس خدمت کے ادا کرنے پر مجبور کیا تھا ' آج اس زمانہ میں اس سے بڑھکر ضرورتیں پیدا ھوگئی ھیں -

اگلے زمانہ میں سیرت کی ضرورت ' صرف تاریخ اور واقعہ نگاری کی حیثیت سے تھی ' علم کلام سے اسکو کوئی واسطہ نہ تھا ' لیکن معترضین حال کہتے ھیں کہ اگر مذھب ' صرف خدا کے اعتراف کا نام ھوتا تو بحث یہیں تک رہ جاتی ' لیکن جب اقرار نبوت بھی جزو مذھب ھے تو یہہ بحث پیش آتی ھے کہ جو شخص حامل وحی اور سفیر الہی تھا اسکے حالات ' اخلاق ' اور عادات کیا تھے ؟

یورپ کے مورخین ' آنحضرت کی جو اخلاقی تصویر کھینچتے ھیں ' وہ (نعوذ باللہ) ھر قسم کے معائب کا مرقع ھوتی ھے - آج کل مسلمانوں کو جدید ضرورتوں نے عربی علوم سے بالکل محروم کر دیا ھے ' اسلئے اس گروہ کو اگر کبھی بانی مذھب کے حالات اور سوانح کے دریافت کا شوق ھوتا ھے تو انھی یورپ کی تصنیفات کی طرف رجوع کرنا پڑتا ھے - اس طرح یہ زھر آلود معلومات چپکے چپکے اثر کرتے جاتے ھیں اور لوگوں کو خبر تک نہیں ھوتی ' یہاں تک کہ ملک میں ایک ایسا گروہ پیدا ھوگیا ھے جو پیغمبر کو محض ایک مصلح سمجھتا ھے ' جس نے اگر مجمع انسانی میں کوئی اصلاح کر دی تو اس کا فرض ادا ھوگیا - اس بات سے اسکے منصب نبوت میں فرق نہیں آتا کہ اس کا دامن اخلاق معصیت سے داغدار ھے - اس گروہ کے نزدیک قران مجید جاہل عربوں کے لیے چراغ ھدایت ھوسکتا تھا ' لیکن تمدن کے نصف النہار میں وہ کیا کام دے سکتا ھے ؟ (۱)

یہ واقعات تھے جنھوں نے میرے خیالات میں تبدیلی پیدا کی اور میں نے سیرت نبوی پر ایک مبسوط کتاب لکھنے کا ارادہ کرلیا - یہ کام بظاھر نہایت آسان تھا - عربی زبان میں سیکڑوں کتابیں موجود ھیں ' ان کو سامنے رکھکر ایک ضخیم اور دلچسپ کتاب لکھدینا زیادہ سے زیادہ چند مہینوں کا کام تھا - لیکن واقعہ یہ ھے کہ کوئی اسلامی تصنیف ' اس تصنیف سے زیادہ دیر طلب اور جامع مشکلات نہیں ھوسکتی - آگے چلکر ھم تفصیل سے بیان کرینگے کہ عربی زبان میں آجتک ایک بھی ایسی کتاب نہیں لکھی گئی جس میں صرف صحیح روایتوں کا التزام کیا جاتا ' یہاں تک کہ خود محدثین میں یہ اصول قرار پاگیا کہ سیرت میں ھر قسم کی روایتیں جائز ھیں - حافظ زین الدین عراقی جو حافظ ابن حجر کے استاد تھے انھوں نے سیرت نبوی میں ایک منظوم کتاب لکھی ھے ' اس میں لکھتے ھیں :

ولیعلم الطالب ان السیرا بجمع ما صح وما قد انکرا

یعنی سیرت میں ھر قسم کی روایتیں ذکر کی جاتی ھیں - یہی سبب ھے کہ مستند اور مسلم الثبوت تصنیفات میں بھی سیکڑوں ھزاروں غلط روایتیں شامل ھوگئیں ' اس بنا پر ضرور تھا کہ نہایت کثرت سے حدیث و رجال کی کتابیں بہم پہنچائی جائیں اور پھر نہایت تحقیق و تنقید سے ایک مستند تصنیف طیار کی جائے ' لیکن سیکڑوں کتابوں کا استقصاء کے ساتھہ دیکھنا اور ان سے معلومات کا اقتباس کرنا ایک شخص کا کام نہ تھا - اسکے ساتھہ بڑی ضرورت یہہ تھی کہ یورپ میں آنحضرت کے متعلق جو کچھہ لکھا گیا ھے اس سے بھی واقفیت حاصل کی جائے - میں بدقسمتی سے یورپ کی کوئی زبان نہیں جانتا - فرنچ جس قدر جانتا ھوں اس کو جاننا نہیں کہہ سکتے ' اسلیے ایک اسٹاف کی ضرورت تھی جس میں قابل عربی داں اور انگریزی داں شامل ھوں ' خدا نے سرکار عالیۂ بھوپال ھز ھائینس سلطان جہاں بیگم خلد اللہ تعالے ملکہا کی بدولت یہ سامان مہیا کر دیا -

مسلمانوں کے اس فخر کا قیامت تک کوئی حریف نہیں ھوسکتا کہ انھوں نے اپنے بانی مذھب کے حالات اور واقعات کا ایک ایک حرف اس استقصاء کے ساتھہ محفوظ رکھا کہ کسی شخص کے حالات اس جامعیت اور احتیاط کے ساتھہ قلمبند نہ ھوسکے اور نہ آیندہ توقع کی جاسکتی ھے - بڑے بڑے بانیان مذھب ' زردشت حضرت موسی حضرت مسیح ' گوتم بدھ ھیں اور زردشت کے حالات ایک صفحہ سے زیادہ جگہہ نہیں لے سکتے - حضرت موسی کے واقعات کی حد توراۃ ھے ' حضرت عیسی کی زندگی ۱۲ سے ۳۰ برس تک بالکل غیر معلوم ھے اخیر کے تین برس منظر عام پر نمایاں ھیں اور وہ بھی وھی ھیں جو اناجیل اربعہ میں مذکور ھیں - ھندؤں کی کل تاریخ افسانہ ھے - بخلاف اسکے پیغمبر عرب کے ۲۳ برس کے واقعات جو عہد نبوت کے واقعات ھیں ' ان کا ایک ایک حرف محفوظ ھے - اس سے زیادہ کیا عجیب بات ھوسکتی ھے کہ آنحضرت کے افعال اور اقوال کی تحقیق کی غرض سے آپ کے دیکھنے والوں اور ملنے والوں میں سے تقریباً ۱۳ ھزار شخصوں کے نام اور حالات قلمبند کئے گئے اور اس زمانہ میں کئے گئے جب تصنیف و تالیف کا آغاز تھا - چنانچہ طبقات ابن سعد ' طبقات ابن ماکولا ' اسد الغابہ ' استیعاب ' اصابۃ فی احوال الصحابہ ' جو نہایت ضخیم کتابیں ھیں ' صرف انھی بزرگوں کے حالات میں ھیں - کیا دنیا میں کسی شخص کے رفقا میں سے اتنے لوگوں کے نام اور حالات درج تحریر ھو سکے ھیں ؟

(۱) ذلك قولهم بافواههم ' يضاهئون قول الذين كفروا من قبل ' قاتلهم الله انى يؤفكون ۔ ۹ : ۳۰ [الہلال]

مقالات

سیرۃ نبوی

— * —

از شمس العلما مولانا شبلي نعماني

— * —

این نیست که صحراے سخن جادہ ندارد
واژون روش کج نگری را چه کند کس ؟

اگر قوم میں کام کرنے والوں کي کمي ہے ، تو چنداں شکایت نہیں ، کام کرنے والے ہمیشه کم هي رهتے هیں ، لیکن افسوس اس عالمگیرخیرہ مذاقي پر ہے که جو کام کرنے والے موجود هیں ، انکے حسن و قبح کو پہچاننے والے بهي ناپید هیں - تحسین ہے تو ناشناسانه ، اور طعن ہے تو معاندانه !

از رد و هم قبول تو فارغ نشسته ایم
اے آنکه خوب ما نشناسي ز زشت ما

مرحوم غالب کو شکایت تهي :

غالب سوختهجان را چه بگفتار آري
بدیاری که ندانند نظیـــری ز قتیل

لیکن قتیل نے تو پهر بهي اچهے شعر بہت سے کہے هیں ، اور نافہمي کے لیے یه مثال کچهه زیادہ درد انگیز نہیں - اسکا کیا علاج که اجکل کے بازار فہـــم و نقـــد میں جب حکمت و فضیلت کا ترازو هاتهه میں لیا جاتا ہے تو بہت سے مدعیان نظر هیں ، جنکو شـــاہ ولي اللـــه اور مولوي نذیر احمد ، دونوں کے وزن میں کچهه فرق نظر نہیں آتا !

لشتان مابین الیزید من في الندي
یزیــد سلیم ، والاغر ابن حاتـــم

اس خیرہ مذاقي کا نتیجه یه ہے که غث و ثمین اور گہر و سنگ میں کوئي تمیز نہیں - کاوش اور فکر روز بروز مفقود هوتي جاتي ہے ، اور دماغ عموماً قانع هیں - مانگ اعلی کي ہے مگر ادنی بهي ملجاے تو شکایت نہیں ، اور تلاش کو سونے کي پیدا هوگئي ہے ، مگر هر چمکتي هوئي چیز سونا سمجهه لي جاتي ہے -

یه ضرور ہے که آج ملک میں مخصوص اهل قلم کي جو تصنیفات شائع هوتي هیں انکے ناموں کي شہرت کو بطور ایک ضمانت کے تسلیم کرلیا گیا ہے ، اور ایک جماعت موجود ہے جو فوراً استقبال کے لئے مستعد هوجاتي ہے ، لیکن افسوس ہے که اس استقبال کي تہه میں بهي کوئي جمال شناسي اور حسن سنجي نہیں ہے ، بلکه محض ایک اعتقادي اعتراف اور مقلدانه حسن ظن که فلاں شخص کي طرف منسوب ہے اسلئے کتاب ضرور اچهي هوگي -

جن مخصوص مصنفات کو آج اردو لٹریچر کا قیمتي ذخیرہ سمجها جاتا ہے ، هم نے آجتک ایک تحریر بهي نہیں دیکهي جسمیں انکے واقعي حسن و قبح پر شناسانا نقد کي گئي هو -

ناظرین کو معلوم ہے که کچهه عرصے سے شمس العلماء مولانا شبلي نعماني ایک نہایت عظیم الشان دیني و علمي خدمت میں مصروف هیں - یعنی آنحضرت صلی الله علیه وسلم کي ایک جامع و مکمل سیرۃ کي تدوین و تصنیف میں - جو نه صرف یه که اردو زبان میں اجتک نہیں لکهي گئي تهي ، بلکه افسوس که عربي اور ترکي زبانوں میں بهي ، جن پر اردو سے بہتر تصانیف کا دور گذر رها ہے -

لیکن شاید بہت کم لوگوں کو اس کام کي مشکلات کا صحیح اندازہ هوگا - درحقیقت یه کام ایک شخص کے بس کا نه تها ، گو وہ اپنے اندر قابلیتوں اور فضیلتوں کا کیساهي مجمع رکهتا هو ، کیونکه قابلیت اور دماغ هي نہیں بلکه وقت اور محنت بهي مطلوب تهي - ضرورت تهي که ایک منتخب ترین ارباب علم کي مجلس هوتي ، اور یورپ کے مجامع علمیه کے اصول پر اس کام کو انجام دیا جاتا ، لیکن افسوس که هم میں دماغ اور دل ، دونوں کا قحط ہے ، اور آدمي کسي مشین میں ڈهال کر پیدا نہیں کیے جا سکتے -

اس وقت "سیرۃ نبوي" کا کام جس رفتار سے هو رها ہے اسکے لحاظ سے امید کي جا سکتي ہے که غالباً چنـــد ماہ کے اندر کتاب کا پہلا حصه پریس میں جانے کیلیے طیار هو جاے گا - اس وقت تک مسودے کي صورت میں اسکا بڑا حصه مرتب هو چکا ہے اور بدر تک کے حالات کي تہذیب و تبئیض بهي هوچکي ہے - هم نے مولانا سے عرض کیا که کتاب کي اشاعت سے پہلے اسکے بعض اهم اجزا جن سے طرز تصنیف و ترتیب اور مسکلات موضوع کے خاص مقامات سامنے آجائیں ، شائع کردینے چاهئیں تا که ارباب فن و راے کو اسکي نسبت بحث کرنے اور مشورہ دینے کا موقع ملسکے -

آج کي اشاعت میں هم دیباچۂ کتاب کا ایک ٹکڑا شائع کرتے هیں ، جسکے مطالعه سے موضوع کتاب کے متعلق ناظرین کو نہایت مفید بصیرت حاصل هوگي - اسکے بعد اصل کتـــاب کے بعض اهم حصـــے بهي شـــائع کیـــے جائیں گے - ان علمـــاے کرام سے ، جنکـــو فن سیر و حـــدیث سے دلچسپي ہے ، خاص طـــور پر امیـــد کي جاتي ہے که وہ بتعمق نظر ملاحظه فرمائیں گے اور کوئي امر قابل بحث و مذاکرہ یا مشورۂ ضروري انکے خیال میں آے گا ، تو اسے دفتر سیرۃ نبوي یا صفحات الهلال تک پہنچانے میں دریغ نه فرمائیں گے -

یه ظاهر کردینا ضروری ہے که ابهي کتاب کے تمام ٹکڑے محض مسودے کي حالت میں هیں - ممکن ہے که جو ٹکڑے شائع کیے جائیں ، آن میں عند الاشاعت بہت سي تبدیلیاں هوجائیں - سردست مقصود صرف بغرض مشورہ و مبادله آرا و بحث و مذاکرہ انکي اشاعت ہے -

جو حضرات آجکل کے جدید فن سوانح نویسي و واقعه نگاری سے ذوق و واقفیت رکهتے هیں ، وہ کتاب کي ترتیب و تنظیم مطالب کي نسبت اگر چاهیں تو مفید مشورے دیسکتے هیں (الهـــلال)

شمس العلما مولانا شبلي نعماني مد فیوضه

اس فن کي پهلي تصنيف تهي - امام زهري اپنے زمانه کے اعلم العلما تهے' فقه اور حديث ميں انکا کوئي همسر نه تها ' نیر امام بخاري کے شیخ الشیوخ هیں' انهوں نے آنحضرت کي حالات بهم پهنچانے میں یه محنتیں اٹهائیں که مدینه منوره میں ایک ایک انصاري کے گهر پر جاتے - جوان' بوڑها ' عورت ' مرد ' جو مل جاتا ' یهانتک که پرده (۱) نشین عورتوں سے جاکر آنحضرت کے اقوال اور حالات پوچهتے اور قلمبند کرتے - وه نسباً قریشي تهے ' سنه ۵۰ ه میں پیدا هوئے - بهت سے صحابه کو دیکها تها - سنه ۸۰ میں عبد الملک کے دربار میں گئے ' اُسنے بهت قدر و منزلت کي - یه بات خاص لحاظ کے قابل هے یه امام موصوف بخلاف اکثر ائمۂ حدیث کے سلاطین کے دربار سے تعلق رکهتے تهے اور مقربین خاص میں داخل تهے - هشام بن عبد الملک نے اپنے بچوں کي تعلیم اُن کے سپرد کي تهي - سنه ۱۲۳ میں وفات پائي -

امام زهري کي وجهه سے مغازي و سیرت کا عام مذاق پیدا هوگیا ' اُن کے حلقه درس سے اکثر ایسے لوگ نکلے جو خاص اس فن میں کمال رکهتے تهے ' ان میں سے یعقوب بن ابراهیم ' محمد بن صالح تمار ' عبد الرحمن بن عبد العزیز ' فن مغازي میں خاص شهرت رکهتے تهے - چنانچه تهذیب التهذیب وغیره میں ان لوگوں کا امتیازي وصف (صاحب المغازي) لکها جاتا هے -

زهري کے تلامذه میں دو شخصوں نے اس فن میں نهایت شهرت حاصل کي اور یهي دو شخص هیں جن پر اِس فن کا مدار هے : موسی بن عقبه اور محمد بن اسحاق - موسی بن عقبه خاندان زبیر کے غلام تهے' حضرت عبد الله بن عمر کو دیکها تها - فن حدیث میں امام مالک کے اُستاد تهے - امام مالک لوگوں کو ترغیب دیتے تهے که فن مغازي سیکهنا هو تو اِن سے سیکهو - اُن کی مغازي کي خصوصیات یه هیں ' اور ان خصوصیات کي طرف خود امام مالک نے اشاره کیا هے :—

(۱) مصنفین روایات میں صحت کا التزام نهیں کرتے تهے ' انهوں نے زیاده تر اس کا التزام کیا -

(۲) عام مصنفین کا یه مذاق تها که کثرت سے واقعات نقل کرتے تهے ' اس کا لازمي نتیجه یه هوتا تها که هر قسم کی رطب و یابس روایتیں آجاتي تهیں - موسی نے احتیاط کي اور اکثر وهي روایتیں لیں جو اُن کے نزدیک صحیح ثابت هوئیں ' یهي وجهه هے که کتاب به نسبت اور کتب مغازي کے مختصر هے -

(۳) چونکه روایت حدیث کے لیے کسي عمر کي قید نه تهي اسلئے اکثر لوگ بچپن اور آغاز شباب هي سے حلقۂ درس میں شامل هو جاتے تهے اور حدیثیں سنکر لوگوں سے روایت کرتے تهے ' لیکن چونکه اس عمر تک واقعات کا صحیح طور سے سمجهنا اور محفوظ رکهنا ممکن نه تها ' اسلیے اکثر روایتوں میں تغیر هوجاتا تها موسی نے بخلاف اوروں کے کبر سن میں اس فن کو سیکها ' - (۲) سنه ۱۴۱ میں انهوں نے وفات پائي -

موسی کي کتاب آج موجود نهیں - لیکن ایک مدت تک شائع ذائع رهي اور سیرت کي تمام قدیم کتابوں میں کثرت سے اُسکے حوالے آتے هیں -

محمد بن اسحاق نے مغازي میں سب سے زیاده شهرت حاصل کی ' وه امام فن کے نام سے مشهور هیں - شهرت عام میں اگرچه واقدي ان سے کم نهیں لیکن واقدي کي لغو بیاني مسلمه عام هے ' اِسلئے ان کی شهرت بدنامی کي شهرت هے - محمد بن اسحاق نے متعدد صحابه

(۱) تهذیب التهذیب ترجمه امام زهري (محمد بن مسلم)
(۲) تهذیب التهذیب ترجمه موسي بن عقبه -

کو دیکها تها ' علم حدیث میں ان کو کمال تها ' امام زهري کے دروازه پر دربان مقرر تها که کوئي شخص بغیر اطلاع کے نه آئے ' لیکن محمد بن اسحاق کو اجازت تهي که جب چاهیں چلے آئیں - اُن کے ثقه اور غیر ثقه هونے کي نسبت محدثین میں اختلاف هے - امام مالک ان کے سخت مخالف هیں ' لیکن محدثین کا عام فیصله یه هے که مغازي اور سیر میں اُن کي روایتیں استناد کے قابل هیں - امام بخاري نے صحیح بخاري میں ان کي روایت نهیں لي ' لیکن جزء القراة میں اُن سے روایت کي هے اور تاریخ میں تو اکثر واقعات انهي سے لیتے هیں -

فن مغازي کو انهوں نے اس قدر ترقي دي اور اس قدر دلچسپ بنا دیا که خلفاے عباسیه ' جو زیاده تر دوسري قسم کي تصنیفات کا مذاق رکهتے تهے ' اُن میں بهي مغازي کا مذاق پیدا هوگیا ' چنانچه ابن عدي نے اُن کے اس احسان کا خاص طرح پر ذکر کیا هے - ابن عدي نے یه بهي لکها هے که اس فن میں کوئي تصنیف اُن کي تصنیف کے رتبه کو نهیں پهونچي (۱) -

ابن حبان نے کتاب الثقات میں لکها هے که محدثین کو محمد بن اسحاق کي کتاب پر اعتراض تها تو یه تها که خیبر وغیره کے واقعات وه اُن یهودیوں سے دریافت کرکے داخل کتاب کرتے تهے' جو مسلمان هوگئے تهے' اور چونکه یه واقعات اُنهوں نے اپنے باپ دادا سے سنے تهے اسلئے اُن پر اعتماد نهیں هوسکتا - علامه ذهبي کي تصریح سے بهي ثابت هوتا هے که محمد بن اسحاق یهود و نصاری سے روایت کرتے تهے اور اُن کو ثقه سمجهتے تهے - سنه ۱۵۱ میں وفات پائي -

محمد بن اسحاق کي کتاب المغازي کا ترجمه شیخ سعدي کے زمانه میں ابوبکر سعد زنگي کے حکم سے فارسي میں هوا تها ' اُس کا قلمي نسخه اله آباد کے کتب خانه میں هماري نظر سے گذرا هے -

محمد بن اسحاق کي کتاب کثرت سے پهیلي اور بڑے بڑے محدثوں نے انسے ان کے نسخه مرتب کیے - اسي کتاب کو ابن هشام نے زیاده منقح اور اضافه کرکے مرتب کیا جو سیرت ابن هشام کے نام سے مشهور هے ' اصل کتاب اب کم ملتي هے ' اسلئے آج اسکي جو یادگار موجود هے وه یهي ابن هشام کي کتاب هے -

ابن هشام کا نام عبد الملک هے' وه نهایت ثقه اور نامور محدث اور مورخ تهے - حمیر کے قبیله سے تهے اور غالباً اسي تعلق سے سلاطین حمیر کي تاریخ لکهي جو آج بهي موجود هے - اُنهوں نے سیرت میں یه اضافه کیا که جو مشکل الفاظ آتے هیں اُن کي تفسیر بهي لکهي - سنه ۲۱۳ میں وفات پائي -

واقدي خود تو قابل ذکر نهیں لیکن اُن کے تلامذۂ خاص میں سے ابن سعد نے آنحضرت اور صحابه کے حالات میں ایسي جامع اور مفصل کتاب لکهي که آج تک اسکا جواب نه هوسکا -

ابن سعد مشهور محدث هیں - محدثین نے عموماً لکها هے که گو اُن کے استاد (واقدي) قابل اعتبار نهیں لیکن وه خود قابل سند هیں - خطیب بغدادي نے اُن کي نسبت یه الفاظ لکهے هیں :
کان من اهل العلم والفضل و الفهم و العدالة ' صنف کتاباً کبیرا في طبقات الصحابة و التابعین فاجاد فیه و احسن (۲) -

وه خاندان هاشم سے تهے - بصره میں پیدا هوے ' لیکن بغداد میں سکونت اختیار کرلي تهي - بلاذري جو مشهور مورخ هیں' اِنهي کے شاگرد هیں - سنه ۲۳۰ میں ۶۲ برس کي عمر میں وفات پائي -

اِن کي کتاب کا نام طبقات هے - ۱۲ جلدوں میں هے - دو جلدیں خاص آنحضرت کے حالات میں هیں اور یهي حصه دراصل سیرة نبوي

(۱) تهذیب التهذیب -
(۲) تهذیب التهذیب ترجمه محمد بن موسے -

سیرت نبوی کے متعلق قدماء نے جو ذخیرہ مہیا کیا(۱) اس کی مختصر تاریخ اور کیفیت ہم اس غرض سے اس موقع پر درج کر دیتے ہیں کہ اب ایک کامل اور مستند کتاب کے مرتب کرنے کے لیے کیونکر اس ذخیرہ سے کام لیا جاسکتا ہے اور کہاں تک تحقیق و تنقید کی ضرورت ہے ؟

فن سیرت کی ابتدا

آنحضرت کے ساتھہ صحابہ کرام کو جو شغف تھا ' اس کا اقتضا یہ تھا کہ وہ آپ کی ایک ایک بات کو محبت کی نظر سے دیکھتے تھے اور جہاں بیٹھتے تھے انہی باتوں کے تذکرے کرتے تھے - ان میں وہ احکام اور اوامر بھی تھے جو منصب نبوت کی حیثیت سے تعلق رکھتے تھے اور وہ باتیں بھی تھیں جو روزمرہ کی زندگی میں داخل تھیں -

عرب میں علوم و فنون اور تاریخ نہ تھی - صرف خاندانی معرکوں اور لڑائیوں کے واقعات کو محفوظ رکھتے تھے ' اور یہی قصے ان کی گرمی محفل کے کام آتے تھے ' اس لحاظ سے قیاس یہ تھا کہ آنحضرت کے حالات و واقعات میں سے سب سے پہلے مغازی کی روایتیں زیادہ پھیلتیں اور تصنیف و تالیف کا آغاز مغازی ہی سے ہوتا ' لیکن احادیث کے تمام اقسام میں سے سیرت و مغازی کا درجہ سب سے متاخر رہا اور اکابر صحابہ اور محدثین نے اس طرف کم توجہ کی -

اسکی وجہ یہ تھی کہ خلفا اور اکابر صحابہ نے زیادہ تر آنحضرت کے اُن اقوال و افعال پر توجہ کی جن کو منصب شریعت سے تعلق تھا ' اور جن سے فقہی احکام اور مسایل استنباط ہوسکتے تھے - ابن القیم نے اعلام الموقعین کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ جو صحابہ فتوی دیتے تھے اُن کی تعداد ۱۳۰ سے زائد تھی (۲)

تحریر کا رواج

عرب میں اگرچہ لکھنے پڑھنے کا رواج نہ تھا تاہم مکہ معظمہ میں اسلام سے پہلے متعدد اشخاص لکھنا پڑھنا جانتے تھے ' چنانچہ جب آنحضرت مبعوث ہوئے تو قریش میں ۱۷ شخص پڑھنے کے ساتھہ لکھنا بھی جانتے تھے - جن میں بعض عورتیں بھی تھیں - اِن میں سے بعض کے نام یہ ہیں : حضرت عمر ' حضرت علی ' حضرت عثمان ' حضرت ابو عبیدہ ' طلحہ ' زید ' ابو حذیفہ بن عتبہ ' ابو سفیان ' معاویہ ' شفاء بنت عبد اللہ (۳) -

جنگ بدر میں جو کفار گرفتار ہوئے اور فدیہ نہیں ادا کرسکے ان کو آنحضرت نے حکم دیا کہ دس دس بچوں کو اپنے ذمہ لیں اور انکو لکھنا سکھادیں - زید بن ثابت جو کاتب وحی تھے ' انھوں نے اسی طریقہ سے لکھنا سیکھا تھا (۴) اس طرح مدینہ منورہ میں کثرت سے لکھنا پڑھنا رائج ہوچکا تھا - با ایں ہمہ تصنیف و تالیف کا رواج نہیں ہوا تھا -

تصنیف و تالیف کی ابتدا سلطنت کی وجہ سے ہوئی

صحابہ اور خلفاے راشدین کے زمانہ میں اگرچہ فقہ و حدیث کی نہایت کثرت سے اِشاعت ہوئی - اور بہت سے درس کے حلقے قائم ہوگئے ' لیکن جو کچھہ تھا زبانی تھا - جب خلافت کا دور ختم ہوکر حکومت قائم ہوئی اور بنو امیہ نے دمشق کو پایۂ تخت بنایا جو رومن کے اثر سے معمور تھا - تو تمدن کے تمام آثار خود بخود پیدا ہوگئے ' جن میں تالیف و تصنیف بھی تھی ' بنو اُمیہ نے حکم دیکر علماے تصنیفین لکھوائیں ' قاضی عبد البر نے جامع بیان العلم میں امام زہری کا قول نقل کیا ہے :

كنا نكره كتاب العلم حتى اكرهنا عليه هؤلاء الامراء (مطبوعہ مصر صفحہ ۳۶)	ہم لوگ علم کا قلم بند کرنا پسند نہیں کرتے تھے ' یہاں تک کہ اِن اُمرا نے ہم کو مجبور کیا -

سب سے پہلے امیر معاویہ نے عبید بن شریہ کو یمن سے بلا کر قدما کی تاریخ مرتب کرائی جسکا نام اخبار الماضیئین (۱) ہے -

امیر معاویہ کے بعد عبد الملک نے (جو سنہ ۶۵ ہجری میں تخت نشیں ہوا) ہر فن میں تصنیفیں لکھوائیں - سعید بن جبیر جو اعلم العلما تھے ' اُن کو حکم بھیجا کہ قران مجید کی تفسیر لکھیں ' چنانچہ امام موصوف نے ایک کتاب لکھہ کر بھیجی جو کتب خانۂ شاہی میں رکھی گئی - عطا بن دینار کے نام سے جو تفسیر مشہور ہے اِنہی کی تفسیر ہے - عطا کو خزانۂ شاہی سے یہ نسخہ ہات آگیا تھا اور انھوں نے اپنے نام سے مشہور کر دیا (۲) -

حضرت عمر ابن عبد العزیز کا زمانہ آیا تو انھوں نے تصنیف و تالیف کو زیادہ ترقی دی - تمام ممالک میں حکم بھیجدیا کہ احادیث نبوی مدون اور قلمبند کی جائیں - سعد بن ابراہیم جو بہت بڑے محدث اور مدینہ منورہ کے قاضی تھے ' اُن سے دفتر کے دفتر قلمبند کراے اور تمام ممالک مقبوضہ میں بھیجے - علامہ ابن عبد البر جامع بیان العلم میں لکھتے ہیں :

عن سعد بن ابراهيم قال امرنا عمر بن عبد العزيز بجمع السنن فكتبناها دفتراً دفترا فبعث الى كل ارض له عليها سلطان دفتراً (مطبوعہ مصر صفحہ ۳۶)	سعد بن ابراہیم کہتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز نے ہم کو احادیث کے جمع کرنے کا حکم دیا - ہم نے دفتر کے دفتر لکھے ' عمر نے جہاں جہاں اُن کی حکومت تھی ایک ایک دفتر بھیجدیا -

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم انصاری جو اس زمانہ کے بہت بڑے محدث ' امام زہری کے استاد ' اور مدینہ کے قاضی تھے ' اُن کو بھی خاص طور پر احادیث کے جمع کرنے کا حکم بھیجا (۳) -

حدیث میں حضرت عائشہ کی مرویات ایک خاص حیثیت رکھتی ہیں - اُن سے اکثر وہ حدیثیں مروی ہیں جو عقائد یا فقہ کے مہمات مسائل ہیں ' اسلئے عمر ابن عبد العزیز نے اُن کی روایتوں کے ساتھہ زیادہ اعتنا کیا - عمرۃ بنت عبد الرحمن ایک خاتون تھیں ' اُن کو حضرت عائشہ نے اپنے آغوش تربیت میں پالا تھا ' تمام علما کا اتفاق ہے کہ حضرت عائشہ کی مرویات کا اُن سے بڑھکر کوئی عالم نہ تھا - عمر بن عبد العزیز نے ابوبکر بن محمد کو خط لکھا کہ عمرہ کے مسائل اور روایات قلمبند کر کے بھیجدیں (۴) -

مغازی پر توجہ

اب تک محدثین نے مغازی و سیر کے ساتھہ اعتنا نہیں کیا تھا ' حضرت عمر بن عبد العزیز نے اس فن کی طرف خاص توجہ کی اور حکم دیا کہ غزوات نبوی کا حلقۂ درس قائم کیا جاے - عاصم بن عمرو بن قتادہ انصاری (المتوفی سنہ ۱۲۱) اِس فن میں خاص کمال رکھتے تھے - اُن کو حکم دیا کہ دمشق کی جامع مسجد میں بیٹھہ کر لوگوں کو مغازی اور مناقب سکھائیں - یہ سیرت نبوی کا پہلا سنگ بنیاد تھا -

اسی زمانہ میں امام زہری نے مغازی پر ایک مستقل کتاب لکھی اور جیسا کہ امام سہیلی نے روض الانف میں تصریح کی ہے یہ

---

(۱) یہ ملحوظ رہنا چاہئے کہ حدیث کی کتابوں میں آنحضرت کے حالات اور اخلاق و عادات کے متعلق نہایت کثرت سے واقعات مذکور ہیں جو سیرت کی تصنیف میں کافی مدد دیسکتے ہیں تاہم تنہا ان سے کوئی کتاب تیار نہیں ہوسکتی - اسکے علاوہ انمیں تاریخی ترتیب نہیں ہے - یہاں ہم نے جن کتابوں کا ذکر کیا ہے حدیث کی کتابیں اُن کے علاوہ ہیں -

(۲) اعلام مطبوعہ مصر صفحہ ۱۳ -

(۳) یہ پوری تفصیل فتوح البلدان مطبوعہ یورپ صفحہ ۴۷۱ و ۴۷۲ میں ہے -

(۴) طبقات ابن سعد ذکر غزوہ بدر صفحہ ۱۴ -

(۱) فہرست ابن الندیم صفحہ ۲۴۴ -

(۲) میزان الاعتدال ترجمہ عطاء بن دینار -

(۳) تہذیب التہذیب ترجمہ ابوبکر بن محمد و عمرۃ بنت عبد الرحمن و طبقات ابن سعد جز دوم حصہ دوم صفحہ ۱۳۴ -

(۴) تہذیب التہذیب ترجمہ عاصم بن عمرو بن قتادہ -

ـدعـونني اليـه — سختیوں کو برداشت کرنا مجھے زیادہ پسند
۱۲ : ۴۰) — و محبوب ہے -

کتنے عبّاد شب زندہ دار' زھاد زاویہ نشین' حکماے فطرت شناس' ۔لاسفۂ حقایق آگاہ ' اور شناوران قلزم اخلاق و حکمت ھیں جو دعوا ر سکتے ھیں کہ تنہائي اور سکون و طمانیۃ کے کسي حجلۂ عیش نشاط میں ایک صاحب دولت وجاہ فتنۂ حسن' منت و شوق' اصرار ,لتجا' تخویف و ترھیب کے ساتھہ عیش شباب کي دعوت دیکر بلائگا ز کہے گا کہ " ھیت لک " اور پھر وہ یہ کہکر گردن موڑ لیں گے کہ :

ـعـاذ اللـــه ! — استغفر الله ! یہ تو مجھسے کبھي نہیں ھوسکتا
ـہ ربي احسن — تو میرے آقا کي بیوي ہے جس نے مجکو
ـثـوای ' انـه — اچھي طرح رکھا ہے - پھر کیا اپنے مالک کي
یفلح الظا لمـون — متاع میں خیانت کروں ؟ حالانکہ خائنوں کو
۱۲ : ۲۳) — خدا کبھي فلاح نہیں دیتا !

اور پھر جب اسکي طرف سے اصرار و جوش میں جبر ھو' تو بالکل س طرح ' جیسے کوئي انسان کسي خونخـوار اژدھے سے بھاگتا ہے ' بھاگ کر بچنے کي کوشش کرینگے ؟

پھر دنیا میں کتنے ھیں کہ وہ اپنے کو حضرت یوسف کي جگہ فرض ریں ' اور تخت مصر پر بیٹھکر اپنے بھائیوں کے ایک ایک جگر خون ں مظالم یاد کریں - لیکن جب وہ بھائي ' جنھوں نے کنویں میں ۔نکر ھلاک کرنا چاھا تھا' ایک فقیر و دریوزہ گر کي صورت میں اقرار صور کریں کہ : تالله لقد آثرك الله علینا وان کنا لخاطئین - تو اسکے جواب یں آنکي زبانوں سے "یوسف" کي طرح نکلے :

لاتثریب علیکـم — آج کے دن میري طرف سے تم پر کوي الزام
لیـوم یغفـر الله — اور شکایت نہیں - میں نے معاف کیا اور
ـکـم وهـو ارحـم — خدا بھي تمھارے قصور معاف کردے کہ وہ
ـــراحمیـــن — ارحم الراحمین ہے -

یہي خلق نبوت کي آواز ہے' جو فتح مکہ کے دن بھي دھرائي ئي تھي ' اور جن لوگوں نے اس داعي حق کو اپنے طرح طرح کے مظالم ِ شدائد سے ترک وطن پر مجبور کیا تھا ' وہ جب بے بس قیدیوں ي صورت میں اسکے سامنے لائے گئے تو اسنے کہا تھا : لا تثریب علیکم لیوم ' یغفر الله لکم وھو ارحم الراحمین -

حاصل سخن یہ ہے کہ دعوئے نبوت کي صداقت کیلئے اصل راہ دلیل نبي کي زندگي ہے - اسکا کھانا پینا' رھنا سہنا' عزیزوں اور غیروں سے ملنا - گھر کي معاشرت' اور باھر کا سلوک ' یہي چیزیں ھیں' جو ایک مدعي کے دعوے کي صداقت و عدم صداقت کي شہادت دیسکتي ھیں - پس ھر داعي الی الله کیلئے ضرور ہے نہ اسکي زندگي کا صفحہ ھمیشہ دنیا میں کھلا رہے -

اس اصول کو پیش نظر رکھکر دنیا کے تمام بڑے بڑے بانیان مذھب کي زندگي کو ڈھونڈھیے' تو في الحقیقت ایک زندگي بھي ایسي نہیں ہے ' جسکے ضروري حالات تک معلوم ھوسکیں - تورات کي ابتدائي پانچ کتابیں (خروج) سے (استثنا) تک ضرور حضرت موسے کي زندگي کے حالات بتلاتي ھیں' لیکن در اصل وہ عہد موسوي کے بني اسرائیل کي تاریخ ہے ' خود حضرت موسی کي زندگي کے خاص حالات کا اسمیں کوئي حصہ نہیں - اناجیل اربعہ میں اخر کے تھوڑے برس کے واقعات حضرت مسیح کے ملتے ھیں' لیکن انسے بھي خود مسیح کي اصلي زندگي کا عقدہ نہیں کھلتا اور افسوس ہے کہ جس قدر حالات معلوم ھوتے ھیں ' وہ نہ صرف درجۂ نبوت ' بلکہ درجۂ انسانیت سے گرے ھوے ھیں -

پھر اگر آج ایک طالب حق مذاھب عالم کو للکارے کہ اپنے اپنے بانیان مذھب کي زندگیوں کو بازار تفحص میں لاؤ' تاکہ کھرا کھوٹا سے الگ کیا جاے ' تو اسلام کے سوا کون ہے جو سامنے آسکتا ہے ؟ یہودیوں کو چھوڑ دو کہ وہ سامنے نہیں آتے' لیکن (مسیحیت جو باوجود تیغ علم و مدنیت سے مذبوح ھو جانے کے پھر بھي اپني موت کا اقرار نہیں کرتي) محض تاریکي کي ایک سیاہ چادر ہے' جس میں اس نے اپنے خداے مصلوب کي لاش کو صدیوں سے لپیٹ لیا ہے ' پھر چاھتي ہے کہ اس بے روح بوجھہ سے عالم انسانیت کے کاندھونکو اب بھي نجات نہ دے -

فرض کرو کہ ایک بدگمان شخص (یوحنا) کي زباني انجیل میں یہ پڑھتا ہے کہ یروشلیم کي فاحشہ عورتوں کے ھاں بائبل کا مسیح مہمان ھوا کرتا تھا ' اور (بیت عنیاہ) میں بعض جوان عورتیں تین تین سو دینار کا عطر جوش محبت میں آکر اسکے پانوں پر ڈالدیتي تھیں اور پھر اپنے بالوں سے پونچھتي جاتي تھیں (یوحنا ۱۲ : ۳) نیز وہ زنا کار عورتوں پر بہت شفیق تھا اور ان کو سزا دینے سے انکار کرتا تھا ' اور یہ حجت پیش کرتا تھا کہ دنیا میں سب گنہ گار ھیں ! (یوحنا ۸ : ۹) پھر وہ سنتا ہے کہ یہ روحاني معلم بچپن ھي کے زمانے میں مصر پہنچادیا گیا تھا اور اپنا تمام عہد شباب وافات کسي نا معلوم الحال شہـر میں کاٹ کر تیس سال کے بعد اپنے تئیں ظاھر کیا تھا ' تو انصاف کرو کہ اسکے لیے کیا امر مانع ہے کہ وہ مسیح کي مجہول وناپاک زندگی کے متعلق سخت سے سخت شکوک اپنے دل میں پیدا نہ کرے ' اور مسیحیت کو اسکا ذمہ دار قرار نہ دے کہ بچپن سے لیکر جواني تک کي اصلي اور پر امتحان زندگي کے حالات پیش کیے جائیں ؟

امام طبري اور الزام تشیع

مولانا نے دیباچے کي آخري سطور میں ابن جریر طبري کا ذکر کرتے ھوے اس الزام بے اصل کي تغلیط کي ہے جسکو بعض محدثین نے انکي نسبت شہرت دي تھي اور انکو شیعہ قرار دیا تھا -

حال میں بریلي سے ایک صاحب نے الھلال میں شائع کرنے کیلیے ایک تحریر رافعہ " احراق بیت فاطمہ " کي نسبت بھیجي ہے ' اور اسمیں اس الزام کو بہت طول دیا ہے اور پھر ھمیں مجبور کیا ہے کہ بسلسلہ " اسئلۃ و اجوبتھا " انکي تائید کریں - افسوس ہے کہ ھم انکي تحریر کي اشاعت بے سود سمجھتے ھیں ' ان مباحث کیلیے بیشتر سے ایک بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے - لیکن چونکہ ضمناً یہ ذکر آگیا ہے اسلیے یہ کہدینا ضروري سمجھتے ھیں کہ (علامہ طبري) کي نسبت انکي راے سے ھم متفق نہیں ھو سکتے -

اصل یہ ہے کہ (ابن جریر) منجملہ اُن ائمہ فن اور مجتہدین وقت کے تھے ' جو صاحب مذھب و تحقیق خاص ھوے ' اسلیے وہ اپنے اجتہادات میں کسي کي پیروي نہیں کرتے تھے - (سمعاني) نے انساب میں تصریح کي ہے کہ یہ مجتہد ھیں ' لوگ انکے مذھب کي پیروي کرتے ھیں - سیوطي کے بیان سے معلوم ھوتا ہے چوتھي صدي تک انکے مقلدین موجود تھے (یعني جب تک کہ تقلید شخصي شروع نہیں ھوئی تھي) -

منجملہ انکے اجتہادات مخصوصہ کے ایک اجتہاد یہ تھا کہ وہ برخلاف تمام ائمہ اھل سنت کے مسح قدمین کے قائل تھے - حدیث خم غدیر کي توثیق میں بھي انکو نہایت غلو تھا' چنانچہ اس بارے میں ایک خاص کتاب تصنیف کي -

ان اسباب نے ایک جماعت کو انکا مخالف کردیا' حنابلہ انسے برھم تھے کہ اختلاف الفقہا میں اُنھوں نے امام احمد حنبل کو نہیں لیا' اور صرف ائمہ ثلاثہ کے مسائل پر بحث کي - اُنھوں نے بھي اس مخالفت میں شرکت کي ' نتیجہ یہ نکلا کہ مسئلہ مسح قدمین کي وجہ سے انکو تشیع کا الزام دیاگیا - اس سے زیادہ اسکي اصلیت نہیں - .

ھے - باقي جلديں صحابه کے حالات میں ھیں' اور چونکه صحابه کے حالات میں ھر جگهه آنحضرت کا ذکر آجاتا ھے اسلئے ان حصوں میں بھي سیرت کا بڑا سرمایه موجود ھے -

یه کتاب قریباً ناپید ھو چکي تھي ' یعني دنیا کے کسي کتب خانه میں اس کا پورا نسخه موجود نه تھا' شہنشاہ (جرمني) کو اس کي طبع و اشاعت کا خیال آیا - چنانچه لاکهه روپے جیب خاص سے دیئے اور پروفیسر (ساخو) کو مامور کیا که ھر جگهه سے اسکے اجزا فراھم کر کے لاے - پروفیسر موصوف نے قسطنطنیه ' مصر' اور یورپ جاکر جابجا سے تمام جلدیں بہم بہنچائیں - یورپ کے بارہ پروفیسروں نے الگ الگ جلدوں کي تصحیح اپنے ذمه لي ' چنانچه نہایت اھتمام اور صحت کے ساتهه یه نسخه لیڈن (ھالنڈ) میں چھپکر شائع ھوا -

اس کتاب کا بڑا حصه واقدي سے ماخوذ ھے لیکن چونکه تمام روایتیں به سند مذکور ھیں' اسلئے واقدي کي خاص روایتیں به آساني الگ کرلي جاسکتی ھیں -

اس زمانه میں سیرت پر اور بہت سي کتابیں لکھي گئیں چنانچه کشف الظنون وغیرہ میں اُن کے نام مذکور ھیں ' لیکن چونکه نام کے سوا انکے متعلق اور کچهه معلوم نہیں' نه اُنکا آج وجود باقي ھے اسلئے ھم اُن کے نام نظر انداز کر دینے پر مجبور ھیں -

تمام کتب تواریخ

سیرت کے سلسله سے الگ ' تاریخي تصنیفات ھیں - ان میں سے جو تاریخیں محدثانه طریقه پر لکھی گئیں' یعنی جن میں تمام روایتیں به سند مذکور ھیں ' اُن میں آنحضرت کے حالات اور واقعات کا جس قدر حصه ھے وہ بھي در اصل سیرت ھے - ان میں سب سے مقدم اور قابل استناد امام بخاري کي دونوں تاریخیں ھیں ' لیکن دونوں نہایت مختصر ھیں - تاریخ صغیر چھپ گئي ھے - اس میں سیرت نبوي کے صرف پندرہ صفحے ھیں اور ان میں بھي کوئي ترتیب نہیں - کبیر البته بڑي ھے - میں نے اس کا نسخه جامع ابا صوفیه (قسطنطنیه) میں دیکھا تھا لیکن سوانح نبوي اس میں بھي کم ھیں ' اور جسته جسته واقعات بھي جس قدر ھیں ' بلا ترتیب مذکور ھیں -

تاریخي سلسله میں سب سے جامع اور مفصل کتاب امام طبري کي تاریخ کبیر ھے - طبري اس درجه کے شخص ھیں که تمام محدثین ان کے فضل و کمال اور وسعت علم کے معترف ھیں - انکي تفسیر احسن التفاسیر خیال کي جاتي ھے - محدث ابن خزیمه کا قول ھے که دنیا میں کسي کو ان سے بڑھکر عالم نہیں جانتا انھوں نے سنه ۳۱۰ میں وفات پائي -

بعض محدثین (مثلاً سلیماني) نے اُن کي نسبت لکھا ھے که یه شیعوں کے لئے حدیثیں وضع کیا کرتے تھے - لیکن علامه ذھبي میزان الاعتدال میں لکھتے ھیں :

هذا رجم بالظن الكاذب بل ابن جرير من كبار ائمة الاسلام المعتمدين !

یه جھوٹي بد گماني ھے ' بلکه واقعه یه ھے که ابن جریر اسلام کے معتمد اماموں میں سے ایک بہت بڑے امام ھیں -

تاھم علامه ذھبي نے اس موقعه پر لکھا ھے که " ان میں في الجمله تشیع تھا لیکن مضر نہیں " تمام مستند اور مفصل تاریخیں مثلاً تاریخ کامل ابن الاثیر' ابن خلدون' ابو الفداء وغیرہ انھي کي کتاب سے ماخوذ اور اسي کتاب کي مختصرات ھیں - یه کتاب بھي گویا ناپید تھي اور یورپ کي بدولت وجود میں آئي -

(باقي آیندہ)

[الهلال] اسکے بعد مولانا نے سیرۃ نبوي کي تمام تصنیفات کا مبسوط اور مفصل نقشه دیا ھے جو ۸ صفحوں میں آیا ھے - ھم نے اسکو چھوڑ دیا که بالفعل اسکي اشاعت ضروري نہیں -

آغاز تحریر میں مولانا نے سیرۃ نبوي کي اس خصوصیت کي طرف اشارہ کیا ھے که " مسلمانوں نے اپنے باني مذھب کے حالات جس تفصیل اور استقصاء کے ساتهه جمع کیے' دنیا کي کوئي قوم اسکي نظیر نہیں پیش کر سکتي " چند کلمات اسکي نسبت عرض کرنا چاھتے ھیں که یه ایک نکته ضروري ھے -

اشرف ترین خصوصیت اسلام

اور برھان نبوت

نبوت ایک دعوا ھے ' جسکي دلیل نبي کي زندگي کے سوا اور کوئي چیز نہیں ھوسکتي - دلیل کیلیے ضرور ھے که اسکا نتیجه براہ راست مخاطب کو تسلیم دعوا پر مجبور کرے - ایک شخص دنیا میں ظاھر ھوکر دعوا کرتا ھے که وہ ھدایت و ارشاد کي ایک قوت الهي لیکر آیا ھے' اور باوجودیکه وہ اُسي قوم اور سوسائٹي کا ایک فرد ھے ' تاھم اسکے اندر ایک قوت ھے جسکے ذریعه وہ انسانوں کے اعمال و معتقدات کي صف اولت دیگا اور ایک بہت بڑي تبدیلي پیدا کردیگا ' پس ضرور ھے که وہ اس تبدیلي کا اولین نمونه خود اپني زندگي کو ثابت کرے - وہ اپني زندگي کي کتاب سب کے سامنے کھول دے اور اسکا کوي صفحه انظار عالم سے مخفي نہو - اسکي زندگي ویسي ھي ھو' جیسي ھر انسان کي ھوتي ھے' تاھم اسکے اندر نفس و جذبات کي تبدیلي کے وہ مظاھر ھوں' جنکے حاصل کرنے سے انسان کی تمام ملکوتي قوتیں عاجز آجاتي ھیں ' اور جنکو دنیا میں پیدا کردینے کا وہ مدعي ھے - وہ ثابت کرے که جس نفس کے تسلط سے آزاد کرانے کیلئے وہ آیا ھے ' اس سے خود بھي آزاد ھے - وہ خبائث اخلاقي ' جن کے قہار و جبار لشکر کو شکست دینے کا وہ مدعي ھے' اسکو خود بھي شکست دیچکا ھے - اس نے اپنے اخلاق و خصائل میں صفات الهیه کا ایک مظہر قدسي پیدا کرلیا ھے ' اور وہ باوجود پورے انسان ھونے کے پھر بھي اپنے اعمال کے اندر عام سطح انسانیت سے بالا تر ایک جلوۂ حق رکھتا ھے - مختصر یه که وہ قواے فطریۂ انسانیه کے جس صحت استعمال کا مدعي ھے' خود اسکي زندگي بھي اسکي شہادت دیتي ھے -

پس في الحقیقت نبي کیلئے دلیل حقیقي خود نبي کي زندگي کے اندر ھے' نه که اس سے باھر - نبي کي سچائي کیلیے سب سے بڑا معجزہ یه ھے که اسکي زندگي میں کوئي راز نہو' اسکي زندگي آفتاب کي طرح برھنه ھو مگر دھبے سے پاک ھو - وہ جزئیات جنکو تم نظر انداز کردیتے ھو' در اصل انسانیت کے کلیات کا اصلي سرچشمه ھیں - ایک شخص در و دیوار اور شجر و سنگ سے اپني صداقت کي گواھي دلاسکتا ھے' مگر دشمن پر قابو پاکر اس سے درگذر نہیں کرسکتا - ممکن ھے که ایک شخص آگ میں کودکر زندہ و سلامت نکل آے ' لیکن دیکھنا یه ھے که غیظ و غضب کی جب ایک خفیف سي چنگاري بھي اسکے دامن حلم پر لگي تھي' تو اسکا کیا حال تھا ؟ مولانا روم نے اس نکتے کو لکھا ھے :

روؤ آواز پیمبر معجزہ ست !

پیغمبر کي اواز اور چہرہ ' خود معجزہ ھے ' اور معجزات ھوں یا نہوں -

حضرت یوسف کے سامنے دو چیزیں آئیں : بارہ برس کي قید عفت و عصمت کے ساتهه ' اور ھمیشه کا عیش و عشرت عصیان و عدوان کے ساتهه' لیکن انھوں نے قید صداقت کو عیش معصیت پر ترجیح دي اور کہا :

قال رب السجن احب الي مما

خدایا ! جس شے کي طرف مجهکو یه عورتیں بلاتي ھیں ' اسکے مقابلے میں تو قید کي

بت مریم سے نصاری کو ادھر تھی امید　　اب فلک سے کوئی ترکوں پہ بلا آئی شدید
جھانکتا ھی تھا ابھی بام فلک سے خورشید　　کہ ادھر نور کو ظلمت پہ ہوئی یوں تصعید
دیر معمور تھا اسلام کے جانبازوں سے
"صوفیا" گونج اوٹھا تکبیر کی آوازوں سے

زلزلہ پڑگیا یورپ کے کلیساؤں میں　　کھلبلی مچگئی یونان کے داناؤں میں
آج غواص تھے ٹیونس کے جو دریاؤں میں　　ڈیرے کل ڈالدیے روم کے صحراؤں میں
بجلیاں تیغ کی گر آج گریں بلقان پر
چھا گئیں کل وھی بادل کیطرح ایران پر

سر سودا زدہ میں عشق کی شوریدگی تھی　　سینہ پر داغ تھا اور قلب میں تفتیدگی تھی
حوصلے دل میں تھے اور روح میں بالیدگی تھی　　جس طرف دیکھیے اسلام کی روئیدگی تھی
شعلہ توحید کا ہر دل میں بھڑک جاتا تھا
کفر تک نام خدا سنکے پھڑک جاتا تھا

* * *

یا وھی ترک ھیں بلقان میں اب یوں پامال　　خستگی روح میں' اعضا میں تھکن' دل میں ملال
چہرے سب سرخ ھیں اور خون سے یوں کپڑے لال　　ڈالدے ہولی میں جس طرح کوئی رنگ گلال
سیل خون شہدا سے ہوا صحرا دریا
پٹ گیا لاشوں سے اور بنگیا دریا صحرا

ہوگئے قتل مکیں اور مکاں ھیں مسمار　　جس طرف دیکھیے لاشوں کا لگا ھے انبار
بوڑھے ھیں ذبح جدا قتل الگ ھیں بیمار　　ھے زمیں خون خواتین عرب سے گلنار
گردنیں بچوں کی اور آھنی شمشیریں ' آہ !
کیسی خاموش ہوئیں بولتی تصویریں ' آہ !

سن کے یہ سینہ میں بیچین جگر ہو کہ نہ ہو　　خونفشانی کا محل دیدۂ تر ہو کہ نہ ہو
اپنے اعضا کی جراحت کی خبر ہو کہ نہ ہو　　اپنے انجام پہ کچھہ تجھہ کو نظر ہو کہ نہ ہو
نہ سہی یہ بھی' مٹیں ترک تو کچھہ فکر نہیں
شمع فاران ' مگر ڈر ھے نہ بجھہ جائے کہیں

* * *

نہ ترے نالے میں اب کچھہ شرر افشانی ھے　　رجز ھے وہ' نہ وہ انداز حدی خوانی ھے
نہ ترے سینۂ صد چاک کی عریانی ھے　　نہ جنوں کی تری وہ سلسلہ جنبانی ھے
تو بھلا بیٹھا غضب لذت دلسوزی کو
بیقراری کو' مذاق تپش اندوزی کو

کیف کی اب نہ رھی آنکھہ میں سرخی باقی　　نہ وہ رفتار میں ھے لغزش مستی باقی
بزم میں ساقی ' نہ اب بادۂ صافی باقی　　ھے فقط تذکرۂ جام و صراحی باقی
محفل عشرت در شیذہ کا افسانہ ھے
بازی بادہ سحر کو پر پروانہ ھے

سر طاعت ھے' نہ ھے ذوق نیایش باقی　　نہ بسالت کا رھا شوق نمایش باقی
طلب اوج کی ھے اب' نہ گرایش باقی　　رھگئی غیر کی اک مدح و ستایش باقی
خس سکوں چاھے تو گرداب کو کب پروا ھے
گرد' شکوہ رم آھو سے کرے' سودا ھے

(نیاز محمد خان "نیاز" محمد نقع دیوی)

قطرات اشک

یا

شہر آشوب اسلام

—○:*:○—

اے زباں' تجھسے ہے تکلم کے طلبگار ہیں ہم　　زخم دل تجھسے تبسم کے طلبگار ہیں ہم
ساز دل' تجھسے ترنم کے طلبگار ہیں ہم　　اے تری آنکھوں کے قلزم کے طلبگار ہیں ہم
کر عطا' ذوق تپش ' ہستي سیماب اپني
دیدے چنگاریاں ' اے نالۂ بیتاب اپني

اے مري نطق زباں! نالہ و افغاں ہوجا!　　اے میري نوک قلم! ہمسر پیکاں ہوجا!
اے مري آہ! نکل دل سے پریشاں ہوجا!　　قوت ضبط فغاں! جا' کہیں پنہاں ہوجا!
رنگ خوں آنکھ سے ٹپکے ذرا گہرا ہوکر
اشک دامن میں جو آے' تو الیجا ہوکر

آج عریاں ہے جو تھا سینۂ داعي مستور　　یا رب اس باغ کي نکہت سے جہاں ہو معمور
میري صورت سے نمایاں ہے جو درد موفور　　آپ بھي توڑ دیں اب زخم جگر کے انگور
میرے چہرے سے اگر رنگ تڑپ کر نکلے
اشک سے آپ کا دامن بھي مشجر نکلے

* * *

اے مسلماں! ہمیں تجھسے ہزاروں ہیں گلے　　سن لے' ممکن ہے کہ پھر ہمکو ملے یا نہ ملے
چمن دہر میں ' غنچے ترے نغموں سے کھلے　　تیرے نالوں سے جبل کیا فلک و عرش ہلے
آج ہنگامۂ ہستي ترا خاموش ہے کیوں؟
نغمۂ صحبت دوشینہ فراموش ہے کیوں؟

حوصلوں کا وہ کلیجہ میں تلاطم نہ رہا　　آرزوؤں کا وہ سینہ میں تراکم نہ رہا
ساز ہستی کا وہ اگلا سا ترنم نہ رہا　　جرأت آموز وہ انداز تکلم نہ رہا
قلب میں درد کي وہ لذت پنہاں ہی نہیں
گلشن دہر میں تو زمزمہ ساماں ہي نہیں

دعوا الفت کا مگر درد سے پیماں توڑا　　زخم رکھتے ہو مگر پھر بھي نمکداں توڑا
صید کا عزم ہے اور تیر کا پیکاں توڑا　　ہو مسلمان ' مگر رشتۂ قرآں توڑا
ہوکے برہان کے طالب در ایقاں بھولے
سیرۂ زندگي " بوذر" و " سلماں " بھولے

ایک مٹھی میں اگر اونکے تھي اشتر کي مہار　　دوسرے ہات میں رکھتے تھے برہنہ تلوار
زخمي سعي تھے پا' درد سے سینہ تھا فگار　　نشۂ بادۂ ایماں سے مگر تھے سرشار
وہ جلالت تھي' وہ ہیبت تھي شتربانوں کي
جھک گئیں گردنیں ایران کے سلطانوں کي!

نطق پرشان عرب کا وہ پر از جوش قشون　　تیغ ہو جاے' اگر ہات میں لیں وہ عرجون
سحر تھا باتوں میں اور آنکھوں میں اونکے افسوں　　چشم و لب کي حرکت سے کیا اعدا کو زبوں
نام سے اون کے سلاطین عجم کانپتے تھے
سامنے آتے ہوے قلب و قدم کانپتے تھے

جس طرف بڑھگئے یوں فتح و ظفر لیکے بڑھے　　جس طرح نور و ضیا ساتھہ قمر لیکے بڑھے
روکا دشمن نے تو پھر اوسکي خبر لیکے بڑھے　　جھک گیا کوئی تو بس لطف نظر لیکے بڑھے
ہل گیا " قاف" سنانوں سے اگر ٹکرا کر
" نیل " سے ملگئے پرچم بھی ادھر لہرا کر

* * *

گرز رکھے ہے وہ شانہ پہ محمد ثاني　　پگڑي آگے' جلو میں عرب و ایراني
مونچھہ بل کھاتے ہوے چیں سے بھي پیشاني　　تیور ایسے کہ کریں شیر کا پتہ پاني
کھنچي تک ہات کھاے اونمیں برہنہ شمشیر
شانِ وہ نیزوں کي تھا ترک فلک بھي نخچیر

شئون عثمانيه

مظالم سرويا

— * —

البانيا کو يورپ ترکوں کے ظلم سے نجات دلاکر مسيحي امن و رحم کا درس ديتا هے !

— * —

مقامي معاصر استيتسمين کا نامه نگار لندن سے لکهتا هے :

" ديلي تيليگراف کے نامه نگار کے بيان کے بموجب باشندگان البانيا پر موجوده جنگ کے اثناء ميں هيبتناک مظالم کا ارتکاب کياگيا تها - وه علانيه لکهتا هے که (البانية) کے مظالم کي (جنکے ذمه دار مغرور سروي افسر اور سپاهي هيں) تصديق آسٹروي' انگريزي' اطالوي' اور ناروي نامه نگاروں نے ناقابل انکار زور کے ساتهه کي هے - اِن تمام مظالم کي روئداد' جو سروي سپاهيوں کي طرف سے عمل ميں آئے تهے' آسٹريا هنگرين گورنمنٹ کي طرف سے فراهم کي گئي هے - روئداد ظاهر کرتي هے که تمام ظالمانه گرفتارياں جو تاريخ عالم ميں بيان کيجاتي هيں جنرل (جنکووتچ) کے سپاهيوں کے هاتهوں تمام علاقه البانيا ميں دهرائي گئيں - صرف کومانو اور اسکوب کے درمياني حصے ميں تين هزار آدمي قتل کيے گيے - پرستينيا کے قريب ۵ هزار آدمي سروي هاتهوں سے نذر اجل هوے' ليکن کسي بهادرانه جنگ ميں نهيں' بلکه ايک وحشيانه قتل عام ميں - بهت سے ديهاتوں کے مکانوں ميں آگ لگاکر انساني آباديوں کو کوڑے کرکٹ کي طرح جلاديا گيا' انکے مظلوم رهنے والے جب گهروں سے باهر کهلے ميدان ميں نکلے' تو چوهوں کي طرح گوليوں سے مار ڈالے گئے - شوهر بيوي اور بچوں کي آنکهوں کے سامنے قتل کيے گيے' اور عورتوں کو ان بچوں کي حفاظت پر مجبور کيا گيا جو بلا مبالغه سنگينوں سے ٹکڑے ٹکڑے کئيے گئے تهے - مسلمانوں کو پهانسي پر چڑهاتے رهنا سروي سپاهيوں کي ايک ايسي روزانه تفريح تهي' جسکے بغير وه ايک دن بهي بسر نهيں کرسکتے تهے - اگر کسي گهر ميں هتيار پائے جاتے تهے تو تمام گهر والوں کو يا تو گولي مار ديجاتي يا پهانسي پر لٹکا ديا جاتا - کس قدر بيکس مسلمان اس تاريخ عالم کے بے نظير قتل عام ميں هلاک کيے گئے ؟ اِسکا صحيح جواب کبهي بهي نهيں ديا جاسکے گا - البته اس سے اندازه کيا جاسکتا هے که ايک مرتبه صرف ايک دن کے اندر ۱۳۶ - اشخاص کو پهانسي ديگئي تهي !

هنگري کا ايک شريف آدمي (هرتومش) سابق سکريٹري وزير اعظم کا بيان هے که ميں نے جب سفر کيا تو " (پرزرينڈ) سے ليکے (اپکس) تک سڑک کے دونوں طرف جلے هوے ديهاتوں کے علاوه اور کچهه نهيں ديکها - لب راه پهانسيوں کي قطاريں تهيں جن پر البانيوں کي لاشيں لٹک رهي تهيں " (بلغراد) سے شائع هونے والے اخبارات نے بهي وه مظالم بيان کئے هيں جو سروي سپاهيوں کے دست وحشت سے بغير کسي طرح کي ندامت کے عمل ميں آئے -

کرنيل (آسترش) کي فوج جب (پرزرينڈ) ميں داخل هوئي تو کرنل مذکور نے با آواز بلند کها " " مارو اور زنده مت چهوڑو ! "

بلغاري اخبارات کهتے هيں که يه لفظ زبان سے نکلا تها که بهوکے بهيڑيوں کي طرح سپاهي گهروں پر ٹوٹ پڑے اور جو انسان سامنے آيا بے دريغ اسکو قتل ديا گيا - پري ليپ کسود' اور ورچٹزا کي وحشت کارياں اِن مظالم اور سفاکيوں سے بهي زياده عالم انسانيت کو رولانے والي هيں اور انکے مقابلے ميں وه سختياں رحم و محبت معلوم هونے لگتي هيں' جو البانيا کے لوگ ترکي حکومت کے زمانے ميں برداشت کرتے تهے -

ايک ممتاز الباني شخص جو پرزريند سے گريزيم واقع (اسٹريا) ميں بهاگ آيا تها اور جس نے اپنا عهد شباب آسٹريا ميں زير تعليم بسر کيا تها' حسب ذيل داستان بيان کرتا هے :—

" سروي سپاهيوں کے آگے اپنے آپ کو الباني ظاهر کرنا اسکے ليے کافي تها که اسکو فوراً گولي مار دي جاے - ايسا بارها هوا که جو لوگ الباني مسلمانوں کے مقروض تهے انهوں نے اپنے مسلمان قرض خواهوں کو ظاهر کرديا اور وه بلا استثناء پهانسي پر لٹکا ديے گئے -

(اسکوب) ميں تمام مسلم البانيوں کو افسروں نے گولي ماردي اور جس گهر ميں ايک معمولي شکار کا چهرا بهي نکلا اس کے مالک کو بغير کسي پرسش کے هلاک کرديا گيا - ورسودتش ميں سروي کمانڈر نے مفرور باشندوں کو اپنے اپنے مکانوں ميں واپسي اور هتيار رکهنے کے ليے حکم ديا' اور جب ان مظلوموں نے تعميل کي' تو اس غدار نے معاً ۴ سو آدمي قتل کرديے "

صليب احمر کا ايک ڈاکٹر بيان کرتا هے :

" سرويا کو جهاں جهاں الباني ملے' بلاتامل قتل کرڈالے گئے - عورتيں' بچے' اور بوڑهے تک نهيں چهوڑے گئے - ميں نے سرويا قديم ميں بيشمار گاؤں ديکهے' جنکو آگ لگادي گئي تهي اور اسکے شعلے بهڑک رهے تهے - (کراتور) اور (سليفنوتس) ميں سيکڑوں قيدي قطار در قطار کهڑے کيے گئے اور مشين گن توپ کے گولوں سے اڑادیے گئے (سينجيکا) کے قريب جنرل (زيوکوتش) نے ساڑهے نو سو شريف الباني مسلمانوں اور ترکوں کو قتل کيا "

[جس قوم نے آٹهه سو برس تک اسپين ميں عيسائيوں کو زندگي اور راحت دي' جن نادان اور بے وقوف ترکوں نے اُس سطوت و جبروت کے زمانے ميں جب که وائنا کے دروازوں پر انکے گرز پڑتے تهے' عيسائيوں کو اپني استين ميں بٹهاکر دوده پلايا' يقيناً وه اب علم برداران صليب کے هاتهوں اسي سزا کے مستحق هيں - ان في ذلـك لايت لکم' ان کنتم مومنين الهلال]

سالونيکا کے چنگي خانه ميں چوري

— * —

(سالونيکا) ميں يونانيوں کي غارتگري ابهي ختم نهيں هوئي تهي که چوري کا بازار گرم هوگيا -

قسطنطنيه کے انگريزي اخبار (لويڈ عثماني) کو معلوم هوا هے که يوناني فوج کے قبضه (سالونيکا) کے بعد سے اسوقت تک چنگي خانه کا جسقدر مال چوري گيا هے' اسکي قيمت کا اندازه تين ملين گني کيا جاتا هے - اسکو يه بهي معلوم هوا هے که انگريزي کونسل نے اس بد نظمي پر اعتراض کيا هے اور يوناني حاکم سے فرمايش کي هے که چنگي خانه کے مسلمان سنتري پهر مقرر کرديے جائيں' کيونکه انهي کے نکال دينے سے يه حالت پيش آئي هے - يه هے حالت اُس قوم کے امن و نظم کي' جو تهذيب و تمدن کي اشاعت کے ليے ايشيائي سيادت کا تخت الٹ دينا چاهتي هے !

PRINTED & Published by A. K. AZAD at The HILAL Electrical Press Bldg. H... 7/1 McLeod Street, CALCUTTA.

سکک حدید
حدود

فرہنگ بعض الفاظ عربیہ

— * —

(آستانہ)　قسطنطینیہ
(ادرنہ)　ایڈریا نوپل
(بحر مرمرا)　مار مورا
(بحر ایجہ)　ایجین سی (جس میں جزائر سامرس وغیرہ واقع ہیں)
(نہر الدانوب)　دریاے ڈینیوب (جو کسی وقت ترکی روسی سرحد تھا)
(النمسا والمجر)　آسٹریا ہنگری
(البوسنہ والهرسک)　بوسینیا، ہزریگونیا
(الجبل الاسود)　مانٹی نیگرو
(ایثنیا)　ایتھنس دار الحکومت یونان
(سکک حدید)　یعنی ریلوے لائن کا خط - (حدود) یعنی وہ موٹی جدول، جو ترکی حدود حکومت کو ریاست ہائے بلقان و یونان سے علحدہ کرتی ہے -

(یہ نقشہ قسطنطینیہ کے مکتب حربیہ کے جغرافیے سے طیار کیا گیا ہے، اور اصل نقشے کا بجنسہ عکس ہے)

خاص نمبر متعلق انقلاب عثماني

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصي

احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکته

عنوان تلغراف

« الهلال »

قیمت

سالانه ۸ روپیه

ششماهی ٤ روپیه ۱۲ آنه

جلد ۲ — کلکته: چہارشنبه ۲۰ صفر ۱۳۳۱ هجری — نمبر ٤

Calcutta: Wednesday, January 29, 1913

شذرات

تلغراف خصوصي

—:*:—

(۱)

بجواب " الهلال "

—:*:—

(قسطنطنیه : ۲۳ - جنوري ٦ بجے)

هاں یه سچ هے که غدار وزارت نے صبح کے ۱۲ بجے ایسا کرنا چاها تها' لیکن قبل اسکے که رات کي تاریکي پهیلے' الله کي روشني نمودار هوئي ' اور اس نے اپني تلوار همارے هاتهوں میں دیدي - سپاهیوں کے هجوم' افسران فوج کي برهنه تلواریں ' پبلک کے نعره هاے جوش و خروش' اور ایک تغیر خواه عرضداشت کے ساتهه جسپر ٥ - هزار دستخط کیے گیے تهے' (انور بے) نے قصر کا محاصره کرلیا - اگرچه کهڑکیوں سے گولیوں کي ایک هلکي سي بارش هوئي مگر وه فاتحانه قصر کے اندر داخل هوا اور وزرا کو حکم دیاکه اپني کرسیوں کو خالي کر دو - بغیرکسي توقف کے وزارت مستعفي هو گئي اور اس طرح یه دوسرا انقلاب عثماني هے جو بغیرکسي کشت و خونریزي کے اختتام کو پهنچا' اگرچه ناظم پاشا اپني غلطي کا آپ شکار هوا -

محمود شوکت پاشا نے نئي وزارت مرتب کرلي هے' اور اُس نے اپني پالیسي کا اعلان کردیا هے که عزت ملي کو بچائیں گے یا اپنے اپ کو فنا کردیں گے - ایڈریا نوپل کي " جامع سلیم " آسي وقت دي جاسکتي هے' جبکه قسطنطنیه کے جامع " صوفیا " کو مسخر کر لیا جاے گا -

اب موسم بدل گیا هے - همارا مقصد اسکے سوا کچهه نهیں هے که اسلام کي عزت کي حفاظت کریں' اور اگر نه کرسکیں تو مٹ جائیں - یقین کرو که هم مٹ جائیں گے مگر تم کو دنیا میں شرمنده نهیں هونے دینگے - پس اپني دعاوں میں هم کو نه بهولو"

فهرس

—*—

تصاویر

—*—

انگريزي حکومت کا مسلمان هوجانا

— * —

اب بالکل يقيني هے - کيونکه حضرت شيخ سنوسي کے خليفه نے بمقام بيروت سيدي خواجه حسن نظامي سے آئنده حالات کي نسبت جسقدر پيشين گوئياں کي تهيں (اور جنکو کتاب شيخ سنوسي کے حصه اول و دوم ميں شائع کرديا گيا تها) سب هو بهو سچي ثابت هوئيں - اب صرف انگريزي حکومت کے مسلمان هوجانيکي پيشين گوئي باقي هے - جو خدا نے چاها تو عنقريب پوري هوگي - پس اگر آپ يه پيشين گوئياں اور ترکي و ايران علي الخصوص افغانستان و جاپان و چين وغيره کے انجام کار کو ديکهنا چاهتے هيں - تو رساله شيخ سنوسي کے دونوں حصے پڑهئے - قيمت هر دو آٹهه آنه -

کليات اکبر - لسان العصر و جدان الملة خان بهادر مولوي سيد اکبر حسين العبادي کے زبردست کلام کے دونوں حصے چهپ کر تيار هيں - کاغذ لکهائي چهپائي نهايت اعلى هے - اور صرف همارے هاں دستياب هوسکتے هيں - قيمت هر دو حصص ۳ روپيه ۸ آنه -

مضامين خواجه حسن نظامي ميں غدر کے اور تيموريه خاندان کے سچے مگر نهايت درد ناک قصے درج هيں نيز آلو - مچهر - دياسلائي وغيره [illegible] مزيدار اور معني خيز مضامين هيں -

سفرنامه هندوستان بمبئي ' گجرات ' کاٹهياواڑ ' سومنات وغيره مقامات کا دلچسپ سفرنامه بطريق روزنامچه از سيدي خواجه حسن نظامي دهلوي قيمت ۸ آنه -

اسلام کا انجام مصر کے شيخ المشائخ کي حوصله افزا پيشين گوئياں - قيمت ۴ آنه

اسرار مخفي رموز کا خزانه بس ديکهنے کے قابل قيمت ۴ آنه -

ترکي فتح شاه مشتاق احمد صاحب منجم دهلوي کي پيشين گوئياں - قيمت ۲ پيسه

دل کي مراد - شاه صاحب کے طلسماتي تعويذ قيمت ڈيڑه آنه -

کارکن حلقه نظام المشائخ دهلي سے منگائيے

شـــرح اجـــرت اشتـــهـــارات

— * —

ميعاد اشتهار	في صفحه	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ايک هفته ايک مرتبه کے لئے	۱۵ روپيــه	۱۰ روپيه	۷ ½ روپيه	۸ آنه في مربع انچ
ايک ماه چار مرتبه "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنه " " "
تين ماه ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنه " " "
چهه ماه ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنه " " "
ايک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنه " " "

(۱) ٹائيٹل پيج کے پہلے صفحه کے ليے کوئي اشتهار نهيں ليا جائيگا - اسکے علاوه ۳ صفحوں پر اشتهارات کو جگهه ديجائيگي -

(۲) مختصر اشتهارات اگر رساله کے اندر جگهه نکال کر دیے جائيں تو خاص طور پر نماياں رهيں گے ليکن انکي اجرت عام اجرت اشتهارات سے پچيس فيصدي زائد هوگي -

(۳) همارے کارخانه ميں بلاک بهي طيار هوتے هيں جسکي قيمت ۸ آنه في مربع انچ هے - چهاپنے کے بعد وه بلاک پهر صاحب اشتهار کو واپس کرديا جايگا اور هميشه انکے لئے کارآمد هوگا -

الهلال

۲۹ صفر ۱۳۳۱ ہجری

— * —

حیات بعد الممات

— * —

تبدیلي وزارت

یا

انقلاب عثماني

— * —

الا ' ان حزب الله هم الغالبون ! !

— :*: —

هو الـذي انزل السكينة في قلوب المـومنين ليـزدادوا ايمـانـاً مـع ايمانهـم ' و لله جنـود السماوات و الارض ' و كان الله عليماً حكيمـا - (۴۸ : ۴)

وہ خدا هي تو تها ' جس نے مسلمانوں کے افسردہ دلوں میں اپنے طرف سے قوت اور اطمینان کي روح پیدا کردي تاکہ انکي ایماني قوت میں ایک تازگي پیدا هوجاے - زمین کے جانفروشان حق ' اور آسمان کي ملائـکۂ نصرت ' دونوں فوجیں اللـه هي کے هـاتهہ میں هیں ' بیشک وہ علیم و حکیم ہے -

——:○(*)○:——

و المرسلات عرفا ' فالعاصفات عصفاً ' والناشرات نشرا ' فالفارقات فرقاً ' فالملقیات ذکرا (۱) کہ وہ " صبا " سے " جنوب " کو " سموم " سے " خازم " کو ' " سهام " سے " شمال " کو ' " نسیم " سے " عاصفه " کو ' (۲) اور هواے مخالف سے باد مراد کو ' یعني مایوسیوں میں سے امید کو ' ناکامیوں میں سے کامیابي کو ' نامرادیوں میں سے مراد کو ' تاریکي سے روشني کو ' خزاں سے بهار کو ' اور موت سے زندگي کو پیدا کرتا ہے اور دنیا پر اسکے عجائب تصرفات قدرت کا دروازہ ابهي بند نہیں هوا :

ان اللـه فالـق الحب والنوی ' یخرج الحـي مـن المیـت ویخرج المیـت من الحي ' ذلکم اللـه فانـی یـؤفکـون ؟ (۶ : ۹۵)

بیشک خدا (هي) ہے جو زمین کے اندر بیج کے دانے کو (جب کہ وہ محض بیم و امید کي حالت میں هوتا ہے) پهاڑ کر (امید و کامیابي) کا ایک قوي درخت پیدا کر دیتا ہے - وهي زندگي کو موت سے ' اور موت کو زندگي سے نکالتا ہے - یہی قدرت کي نیرنگیاں دکهلانے والي ذات قدوس ' تمهارا خدا ہے ' پهر تم کدهر بهکے جارہے هو ' اور اسکي طرف نہیں جهکتے ؟

جبکہ موسم تابستان کي تابش و یبوست زمین کو اسکي تمام

(۱) قسم ہے اُن هواؤں کي ' جو ابتدا میں معمولي رفتار سے چلائي جاتي هیں پهر دفعتہ زور پکڑ کے تیز هو جاتي هیں ' پهر بادلوں کو چاروں طرف پهیلا دیتي هیں ' پهر انکو پهاڑ کر ایک دوسرے سے الگ کر دیتي هیں - اور پهر قسم ہے انکي ' اسلیے کہ وہ اپني ان عجیب و غریب مختلف حالتوں سے انسان کے دلوں میں قدرت الهي کا خیال پیدا کردیتي هیں (۷۷ : ۱) ان ایات کے ذکر سے مقصود یہ ہے کہ جس طرح ابتدا میں هوا آہستہ چلتي ہے ' پهر تیز هو جاتي ہے ' پهر بادلوں کو حرکت دیتي ہے ' اسي طرح دنیا انجمن اتحاد و ترقي کي کوششوں کي هوا ابتدا میں آهستہ چلي ' پهر زور پکڑ کر تیز هوئي ' اور اب انقلاب وزارت گویا بارش کا ظهور ہے ' جسکي آبیاري سے عجب نہیں کہ اسلامي عزت کي کشت امید سر سبز هو جاے -

(۲) عربي زبان میں جس کثرت کے ساتهہ هوا کي مختلف قسموں اور حالتوں کیلیے اسماء و صفات هیں ' شاید هي کسي زبان میں هوں ' اور صرف هوا پر موقوف نہیں ' اسکي وسعت کي مثال کیلیے هر شے پیش کي جاسکتي ہے - سورہ " مرسلات " اور " ذاریات " وغیرہ میں مرسلات ' عاصفات ' ناشرات ' ذاریات ' معصرات ' صرصر ' وغیرہ جسقدر الفاظ آے هیں ' تمام مختلف هواؤں کے نام هیں ' جو عرب جاهلیت نے اپني میداني اور صحرائي زندگي میں رکهہ لیے تهے - عربي میں اصلي قسمیں ' جو امہات ریاح کے سمجهي جاتي هیں ' چار هیں : شمال ' جنوب ' صبا ' دبور - پهر ان چار قسموں سے مختلف اوقات و موسم کي بہت سي قسمیں قرار دي تهیں - مثلاً (صبا) کي قبول ' هیر ' ایر ' (جنوب) کي نعامي ' خزنج ' ازیب ' اور (دبور) کي لواقع ' بوارح ' رخا ' جفول ' جافلہ ' هوج ' سوافي ' خروق ' نوہج ' سفسفہ ' دروج ' هجوم ' رامس ' وغیرہ وغیرہ ' اور ان اقسام کے ذریعہ سے ' هوا کي کوئي طبعي حالت اور موسمي اثر ایسا نہیں ہے ' جسي نہایت نازک اور خفیف جزئیات امتیاز کو ملحوظ رکهکر ' صحیح تعبیر نہیں کي جاسکي - هم نے جن چند اقسام کا ذکر کیا ہے ' وہ یہ هیں :

" صبا " هوا کي معتدل ' مفرح ' آهستہ خرام ' کشت پرور ' لیکن ابر و باران کے ساتهہ آنے والي اقسام هوا میں سے ہے ' جس کو اهل عرب بہت محبوب رکهتے تهے ' " جنوب " اسکے مخالف ہے -

" سموم " گرم هواؤں کي ایک قسم ہے ' جو دن کو زیادہ اور رات کو کم چلتي ہے ' هندوستان میں اسکو لو سمجهئے -

" خازم " ٹهنڈي هواؤں کي نو قسموں میں سے ایک نہایت سرد قسم کا نام ہے -

" سهام " نہایت گرم لو کي لپٹ -

" شمال " نہایت ٹهنڈي اور خنک هوا ' جسکو " شام " کي طرف منسوب کرتے تهے (برخلاف " صبا " کے ' کہ وہ " یماني " سمجهي جاتي تهي) -

" نسیم " نہایت هلکي اور غیر محسوس هوا ' جس سے پتے تک نہ هلیں -

" عاصفه " دبور کے اقسام میں سے ایک نہایت سخت قسم کي اندهي ہے ' جو درختوں کي جڑوں کو هلادے اور قوي سے قوي چیزوں کو توڑ دے -

یہ عجیب بات ہے کہ عرب ایک خشک ریگستان ہے جہاں بارش اسقدر کم هوتي ہے گویا نہیں هوتي ' لیکن هوا کي وہ تمام اقسام جو مختلف قسم کے بادلوں کے ساتهہ چلتي هیں ' اور جو بارش کي خبر دیتي هیں ' یا جو بارش کے بعد ظاهر هوتي هیں ' اگر آپ تلاش کیجیے گا تو عربي میں بکثرت ملیں گي - ذاریات ' معصرات ' صبا ' هیف ' وغیرہ اسي طرح کي قسموں کے نام هیں -

اور اعانت کرو که اعانت کا وقت کل تـک نه تها' اصلي وقت اب آیا ہے -

دنیا نہیں سمجهه سکتي که صرف ۱۲ گهنتے کے اندر اس عظیم الشان واقعه کے اسباب کیونکر فراهم کیے گیے ؟

(مصباح الدین شریف)

(۲)

هزایکسلنسي محمود شوکت پاشا

کا تـــار بنـــام الــهلال

— : * : —

(بجواب تلغراف تبریک و خیر مقدم)

— * —

۲۳ - کي شـام کو هم نے ایک تار تبریک و خبـر مقدم کا هز ایکسلنسي کے نام بهیجا' جسکے اخر میں یه الفاظ تهے :

" هم خوش هیں لیکن خدا کیلیے هم کو اور زیاده خوش کیجیے اور اطمینان دلائیے - لوگ پریشان هیں اور آپکا اقرار سننا چاهتے هیں که عزت اسلامي کے تحفظ کو اپني زندگي پر ترجیح دیجیے گا - ایسا نهو که نرغۂ اعدا و هجوم مصائب آپکے ارادے کو متغیر کردے "

اسکے جواب میں یه تار آیا :

(قسطنطنیه : ۲۸ جنوري ۳ - بجے)

آپکے خیر مقدم اور اظہار محبت کا دلي شکریه - یقین دلاییے که هم نے اسلام کي عزت و ابرو کی حفاظت کا قطعي اور حتمي اراده کر لیا ہے - (صدر اعظم : محمود شوکت)

ان الله اشتری من المـومنیـن انفسهـم و اموالهـم : بان لهـم الجنـــة

في الحقیقت ترکوں کي مدد کا اصلی وقت کل تـک نه تها بلکه اب آیا ہے - کل تـک همکو معلوم تها که کامل پاشا کي پارٹي بر سر حکومت ہے' اور وہ اسلام کي آخري امیدوں کي پامالي پرتلي هوي ہے' لیکن تاهم هم مجبور تهے که وهاں جو کچهه هو رها ہے اسکي پروا نه کریں' اور صرف اپنا فرض اسلامي دیکهیں - لیکن اب ملـک کے حقیقي خادم اور سچے حامیوں کو خدا نے بهیجدیا ہے' تاکه حفظ خلافت اسلامي کیلیے ایک اخري سعي کریں - پس هزار حیف ہے مسلمانان هند کي غیرت و حمیت پر' اگر وہ تار پر تار بهیجکر ترکوں کو جنـگ کی ترغیب دیں' اور جب وہ کهڑے هوجائیں' تو انکے زخمیوں اور مصیبت زدوں کو بهول جائیں -

هم نے اجتک صرف فراهمي اعانت کي ترغیب و تشویق کو اپنا فرض سمجها' اور بقدر طاقت اس جهاد لساني کي سعي کي - البته بغیر تحریک کے جو حضرات دفتر الهـلال میں چنده بهیجتے رهے' انکے لیے ایک فهرست کهولدي تهي - لیکن آج پهلي مرتبه ناظرین الهلال سے التماس کرتے هیں که وہ گو ابتک بارها اس مد میں روپیه دیچکے هونگے' مگر الهـلال کي فهرست تو اب تـک انکي شرکت سے محروم ہے - خدا را اسکي طرف متوجه هوں !

یه التماس خاص ہے عام طور پر تمام اخوان ملت سے التماس ہے که ڈاکٹر مصباح الدین کي اپیل سے خدا را اغماض نه کیجئے که وقت وہ آگیا ہے که تمام دنیا آپ سے اغماض کرنے والي ہے - مالي مدد جس قدر هوچکي ہے' اس سے اب دو چند کا وقت سمجهئے - روپیه بهیجنے کیلیے محفوظ ترین ذریعه یه ہے که " عمر نسیم بک وائس پریسیڈنٹ هلال احمر " کے نام بهیجیے - دوسري حالتوں میں طرح طرح کے خدشات هیں -

هفتۂ جنگ نئي وزارت نے اعلان کیا ہے که وزارت خارجه کے تقرر میں دقتوں کا سامنا ہے' تاهم وہ دول کو زیاده دیر تک منتظر نہیں رکهے گي' اور اگر تقرر میں تاخیر هوي تو جواب دیدیا جاے گا -

سچ یه ہے که موجوده وزارت کا هر عهده همتوں اور ارادوں کي سخت قربانیاں کے شرائط سے مشروط ہے' علی الخصوص وزارت خارجیه کا عهده جسکے قبول کرنے سے قوي سے قوي فرض شناس دل بهي لرزتے هونگے

تغیر وزارت کے متعلق بعد کي تفصیل سے معلوم هوتا ہے که سب سے پہلے قومي گروہ کو روکنے کي کامل پاشا کے ایڈي کانگ نے کوشش کي تهي - جسکے حملے کا فوراً جواب دیاگیا - اسکے بعد ناظم پاشا غضب آلود هوکر باهر نکلا' اور افسوس ہے که ملت پرستوں کے هاتهه سے اُسے موت نصیب هوي -

معزول وزرا دوسرے دن دو بجے تـک نظر بند رکهے گئے تهے مگر اسکے بعد رها کردیے گیے -

انگلستان نے دو جهاز قسطنطنیه بهیجدیے هیں - فرانس نے حرکت کے لئے حکم دیدیا ہے - بلقاني وکلا سر ایڈورڈ گرے سے سرگرم مشورہ هیں' مگر ساتهه هي شکست صلح سے عجیب طرح گریز کر رہے هیں

موجوده حالات کي بنا پر دول کے ائنده رویے کا صحیح اندازہ مشکـل ہے - نیز نہیں کہـا جاسکتـا کـه نئي وزارت کو عنقریب کن حوادث سے دوچـار هو نا پڑے گا ؟ اتحـاد و ترقي نے تلواروں کے سایے میں اپني وزارت کا اعلان کیا ہے - مشکلات بے حد و شمار' مالي مسئله مقدم ترین مرحلۂ جنگ ہے' اور اسکي طرف سے اطمینان نہیں - ایڈریا نوپل کے محصورین سامان و رسد سے محروم هیں' اور انکي نازک حالت مزید صبر و صرف وقت کي مقتضي نہیں - پچهلي وزارت نے آخري دنوں کي مهلت (جس سے بلغاریا پورا فائده اتهاتي رهي) اس اطمینان میں ضائع کردي که صلح بهر حال هوني ہے پس جنگ کے انتظام کي ضرورت نہیں - ایسي حالت میں ایندہ کی نسبت کسي قوي توقع کا اظهار بهت مشکل ہے - الله تعالی نئـي وزارت کـو اپنے اس شجـاعانـه عزم پر عمـل کي توفیق دے - تا هم اس وقت اتحاد و ترقي نے جو کچهه کیا' یهي ایک پیش نظر علاج تها' اور باقي الله کے هاتهه میں ہے -

صلـــح کانــفــرنس توت گئي

اس وقت کا تار ہے که بلقاني وکلا نے رشید پاشا کو یاد داشت دیدي' اور صلح کا خاتمه هو گیا - تا هم بلقاني ترکي سے یاد داشت کے جواب کے منتظر هیں - باب عالي جمعه کے دن جواب دے گا

اطـــلاع

من جانب سکرتیري شعبه ترقي اردو و آل انڈیا محمدن ایجوکیشنل کانفرنس

آل انڈیا محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کے سالانه جلسه بابت سنه ۱۹۱۲ ع میں شعبه اردو کي خدمت راقم کے تفویض کي گئي ہے - شعبه جیسا کچهه اهم اور ضروري ہے وہ محتـاج بیان نہیں اور یه بهي مخفي نہیں ہے که اگرچه اس شعبه کے متعلق کچهه نه کچهه کام هوتا رها ہے - لیکن اب تک وہ سسکتي هوئي حالت میں ہے اور اس سے جو توقع کي گئي تهي وہ ابهي تک پوري نہیں هوئي - میں اب اسے خاص اصول پر پوري مستعدي کے ساتهه چلانا چاهتا هوں - چونکه اردو زبان کا قایم کرنا اور ترقي دینا تمام اهل ملک کا فرض ہے لهذا مجهے قوي امید ہے که پبلک میري دستگیري کریگي - میں اسکے اغراض و مقاصد عام طور پر کثرت سے شائع کرنے والا هوں اور جو کام زیر تجویز هیں اسکي اطلاع ارکان ترقي اردو اور پبلک کي خدمت میں وقتاً فوقتاً کي جائیگي لهذا اسبارے میں ذیل کے پته سے خط و کتابت کي جاے - اور جو صاحب مجهے اس کے متعلق کوئي مشورہ دینگے میں ان کا نهایت ممنون هونگا - فقط

عبد الحق - بي - اے - (علیگڈہ)

صدر مهتمم تعلیمات صوبه اورنگ آباد (دکن) سکریٹري ترقي اردو (آل انڈیا محمدن ایجوکیشنل کانفرنس) -

کرتے ہیں کہ شاید موجوں کے اندر سے اپنی سلامتی کا پیغام دیں - بعینہ اسی طرح مسلمانوں کی سیزدہ صد سالہ عزت کی کشتی (بوسفورس) کی موجوں میں نہیں' بلکہ اسکے کنارے ایک محل کی سنگی فرش پر دوچار گرداب ہلاکت ' اور محصور امواج و تلاطم تھی

وہ کشتی جسکو قلزم کی موجوں سے کبھی ہراس نہیں ہوا تھا : ہی تجری بہم فی موج کالجبال (۱۱ : ۴۴) (۱) اب ہوا کی اُس خفیف سی موج کی متحمل نہ تھی ' جو چند انسانوں کی سانسوں کی حرکت کے ساتھہ سرائے " دولمہ باغچہ " کی فضا میں پیدا ہونے والا تھا - وہ بادبان ' جس سے اطلانطیک اور بحر ظلمات کے خارا شگاف طوفان سر ٹکرا کر رہجاتے تھے : فما استطاعوا ان یظہروہ وما استطاعوا لہ نقبا (۱۸:۹۶) (۲) اب اس صرصر دسائس کے ایک جھونکے سے پھٹ کر گر جانے والا تھا ' جو " ٹیمس " کی نہر دریا نما سے اٹھکر' بوسفورس کے کناروں پر چل رہا تھا - وہ سمندروں اور اسکی موجوں کے مسخر کرنے والے مسافر' جنکے عزم و ارادے کو بحر عرب کی گرم و تند ہوائیں کبھی شکست نہ دیسکیں جن سے جزیرہ سقوطرہ کے کنارے کی موجیں کھولتے ہوے پانی کی طرح اُبلتی ہیں : کانہم بنیان مرصوص (۶۱ : ۴) (۳) اب اُن سرد ہواؤں کے ایک طمانچے کے خوف سے کانپ رہے تھے ' جو بحر بالٹک کی منجمد برف سے اٹھکر' ان کے سروں پر سے گذرنے والی تھی -

لمحوں اور منٹوں کے اندر یہ سب کچھہ گذر رہا تھا ' اور بے بس دیکھنے والے منتظر تھے کہ یہ ڈوبتی ہوئی کشتی ہمیشہ کیلیے بیٹھہ جاتی ھے ' یا موجوں اور طوفانوں سے ایک مرتبہ اور مقابلہ کرنے کیلیے اسکے شکستہ تختے اور تار تار بادبان ' سطح سمندر پر پھر نظر آتے ہیں ؟

کنارے پر کھڑے رہنے والے سمندر کی موجوں کے قہر اور کشتی کی بے بسی کا تماشا دیکھہ سکتے ہیں ' پر سمندر سے لڑ نہیں سکتے ' لیکن ایک سب سے بالا تر قاہر و مقتدر ہستی ھے ' جو سمندر کی موجوں اور کشتی کی بے بسی ' دونوں کو دیکھتی ھے ' اور پھر اسکا ہاتھہ جس کی طرف چاھتا ھے ' نصرت و حمایت کیلیے بڑھتا ھے - خشکی کی پر امن سطح پر تم اسکو بھول سکتے ہو' لیکن سمندر کی ہلاکت خیز موجوں میں اسکے سوا کون ھے ' جس کی یاد مایوس دلوں کو تسکین دیسکتی ھے ؟ :

ھو الذی یسیرکم فی البر و البحر ' حتی اذا کنتم فی الفلک ' و جرین بہم بریح طیبۃ و فرحوا بہا ' جاءتہا ریح عاصف و جاءھم الموج من کل مکان و ظنوا انہم اُحیط بہم ' دعو اللہ	وھی ھے ' جو تم کو خشکی اور تری ' دونوں پر چلاتا ھے ' یہاں تک کہ تم سمندروں کے اندر ہوتے ہو اور کشتی باد موافق کی مدد سے چلتی ھے اور بیٹھنے والے مطمئن ومسرور ہوتے ہیں ' (لیکن پھر یکایک) تند و تیز ہوا کے جھونکے چلنا شروع ہو جاتے ہیں ' ہرطرف سے موجیں اٹھہ اٹھہ کر حملہ آور ہوتی ہیں ' اور وہ ناامید ہو کر سمجھنے لگتے ہیں کہ ابتو ان موجوں میں گھر کر رہگئے - یہ نا امیدی انکے دلوں میں خلوص اور انقطاع کے ساتھہ اللہ کا خیال پیدا

مخلصین لہ الدین ! کر دیتی ھے ' پس وہ دعائیں مانگنے لگتے ہیں (۱۰ : ۲۳) کہ تیرے سوا اب نجات دینے والا کوئی نہیں !

اگر غم اور افسوس کے وقت انسان کے دل اسکے پہلوؤں سے تڑپ کر باہر نکل سکتے ' تو نہیں معلوم اُس وقت کتنے کڑوڑ زخمی دل خون کی چادر میں لپٹے ہوے گرد و خاک پر لوٹتے ' جبکہ اس انتظار و اضطراب ' امید و بیم ' خوف و طمع ' اور لمحات حیا و ممات کے بعد ۲۲ جنوری کو تین بجے یہ خبر' صاعقۂ ہلاکت بنکر قسطنطنیہ سے پہنچی :

" جس مجلس کا انتظار تھا ' وہ صبح کو " دولمہ باغچہ " کے قصر میں منعقد ہوئی - ۸۰ - آدمیوں کا مجمع تھا - تھوڑی دیر کی بحث کے بعد تقریباً بالاتفاق فیصلہ ہوا کہ دول کا نوٹ قبول کر لیا جاے - اب ایک یاد داشت دول کے سفرا کو دی جاے گی ' جسمیں ترکی گورنمنٹ اپنے آپ کو یورپ کے ہاتھہ سپرد کر دے گی اور ایڈریانوپل اور جزائر ارخبیل کے بارے میں انکے احکام (تجاویز) کے آگے سر اطاعت خم کردیگی (یفعل ما یشاء و یختار) " :

یہ اس کشتی کے نتیجے کا آخری منظر تھا ' جس نے بتلادیا کہ اب کیا ہونے والا ھے ؟ :

کشتی ما بورطۂ گرداب فتنہ رفت
صد دیدبان اگرچہ بہر سو گماشتیم

حیات بعد الممات

تار پڑھتے ہی بے اختیار ہماری زبان سے (اوس بن حجر) کے مشہور مرثیے کا مطلع نکل گیا :

ایتہا النفس ! اجملی جزعا
فان ماتحذرین قد وقعا !

مایوسی کی انتہا ہوچکی تھی' اور فیصلہ آخری تھا ' چند گھنٹوں کے بعد دوسرا تار آجانے والا تھا کہ نوٹ کا جواب سفرائے دول کے حوالے کردیا گیا ' اور اس میں بظاہر کوئی امر مانع نہ تھا - تا ہم ایک چیز تھی ' جو باوجود موجوں کی طوفان خیزی اور کشتی کے پارہ پارہ ہوجانے کے ' پھر بھی اُمید دلاتی تھی کہ ایک غیبی ہاتھہ اسکے تختوں کو نکالنے کیلیے بڑھنے والا ھے - ومن یقنط من رحمتہ الا الکافرون ؟

(انجمن اتحاد و ترقی) کی آخری سعی کا حال ہمیں معلوم تھا ' اور تین دن پہلے ڈاکٹر مصباح الدین شریف بے (ممبر اتحاد و ترقی اور شریک سعی انقلاب) کی ایک تفصیلی چٹھی آچکی تھی ' جسمیں ایک نئے انقلاب کی طیاری کی تفصیلی سرگذشت مرقوم تھی ' نیز ہم کو یقین کامل تھا کہ اتحاد و ترقی کے بقیۃ السیف ممبر اپنے تئیں فنا کردینگے ' مگر اس آخری وقت میں ملک و ملت کی عزت کو اس یہودی النسل دجال (کامل پاشا) کے فتنے سے بچانے کی ضرور جانفروشانہ سعی کرینگے - تاہم وقت آخری اور انتظار کی مہلت ناپید تھی - ہم نے اسی وقت ڈاکٹر موصوف کے نام تحقیقات حال کیلیے تار بھیجا ' لیکن قبل اسکے کہ اسکا جواب آے ' ۲۳ - کو ڈھائی بجے کی تقسیم میں ریوٹر ایجنسی نے اُس چیز کی خبردی ' جسکی دل تصدیق کرتا تھا ' مگر واقعات جھٹلاتے تھے :

" وزارت مستعفی ہوگئی ' محمود شوکت وزیر اعظم ' طلعت بے وزیر داخلی ' اور عزت پاشا وزیر جنگ - طلعت بے نے کہا کہ ہم نے عزم بالجزم کرلیا ھے کہ ایڈریانوپل کو اپنے قبضے میں رکھیں - یا تو ہم اپنی عزت کو بچالیں گے یا مٹ جائیں گے "

یہ چند الفاظ تھے ' جن میں کڑوڑوں دلوں کی مدفون امیدوں کیلیے ایک اقلیم حیات پوشیدہ تھی -

رات کے تین بجے ڈاکٹر مصباح الدین شریف کا جواب بھی آگیا ' جس نے اس انقلاب کی تفصیلی سرگذشت سنائی :

(۱) سورۂ ہود میں حضرت نوح کی کشتی کی نسبت ھے ' یعنی " وہ کشتی پہاڑ جیسی بلند موجوں کے اندر بے خوف و خطر چلی جا رہی تھی ! "

(۲) سورۂ کہف میں (ذوالقرنین) کی نسبت ھے کہ اس نے قوم یاجوج و ماجوج کو روکنے کیلیے ایک ایسی محکم اور بلند دیوار بنائی کہ " نہ تو وہ اسپر چڑھہ سکتے تھے اور نہ اسمیں سوراخ کر سکتے تھے "

(۳) مجاھدین کے عزم و ثبات کی تعریف میں فرمایا ھے کہ وہ اسطرح جم کر لڑتے ہیں " گویا ایک سیسے کی دیوار ہیں "

زندگي كي علامتوں سے محروم كرديتي هے - خزان كا بے پناه حمله اُن تمام ارواح نباتاتي كو' جنكے العاب حيات سے كائنات عالم كي رونق' اور جنكے الوان مختلفه كي حسن ارائيوں سے اسكي سطح ارضي ايک صفحۂ جمال معلوم هوتي هے ' هلاک كرديتا هے - لهلهاتے هوے كهيت خشک ' شگفته و شاداب سبزه زار افسرده ' باغ و چمن کے تختے ويران' درختوں كي ٹهنياں بے برگ و بار' ندياں صحراے ريگ' دريا اترے هوے ' اور فضاے اسماني پر ازگرد و غبار هوجاتي هے - زمين آفتاب کے آتشكدے كي طرف كهنچنے لگتي هے ' اور وه اپني تيز شعاعوں کے پے در پے حملوں سے اسكے خزانه رطوبت كو غارت كر ديتا هے - اُس وقت تمام كائنات عالم بارش كيليے يكسر صداے العطش هوتا هے ' اميد كي نظريں آسمان كي طرف اُٹهتي هيں اور مايوسي كا جواب ليكر واپس آجاتي هيں - ليكن پهر تم ديكهتے هو كه يكايک فضاے آسماني ميں ايک انقلاب عظيم نمودار هوتا هے - ٹهنڈي ٹهنڈي هواوں کے جهونكے چلنے لگتے هيں - سياه بادلوں کے غول آسمان پر هر طرف پهيل جاتے هيں - بجلي كي چمک اور بادلوں كي گرج ' آنے والے وقت كا پيغام هر طرف پهنچا ديتي هے - صحرا کے ميدان ' پهاڑوں كي چوٹياں' درختوں كي شاخيں' طيور کے جهنڈ' انسان اور حيوان ' غرضكه تمام مخلوقات عالم کے چهروں پر بحالي آجاتي هے ' اور ياس كي جگه اميد' اور موت كي جگهه زندگي کے اثار و علائم سے دنيا كي صورت يكسر بدل جاتي هے :

الله الذي يرسل الرياح' فتثير سحاباً ' فيبسطه في السماء كيف يشاء' و يجعله كسفا ' فترى الودق يخرج من خلاله فـاذا اصـاب به من يشاء من عبـاده ' اذ هـم يستبشـرون (۳۰ : ۷۴)	الله هي هے جو هواؤں كو بهيجتا هے اور وه بادلوں كو اپني جگه سے ابهارتي هيں' پهر خدا جس طرح چاهتا هے انسے كام ليتا هے - كبهي بادلوں كو آسمان پر پهيلا ديتا هے' كبهي انكے ٹكڑے ٹكڑے كرديتا هے' اور تم كو ايسا نظر آتا هے گويا انكے درميان سے مينهه نكلا چلا آتا هے - پهر جب اپنے بندوں ميں سے وه جن پر برسانا چاهتا هے ' برسا ديتا هے' تو وه خوشياں منانے لگتے هيں -

درحقيقت يه ايک قانون " حيات بعد الممات " هے ' جو كائنات كي هر شے پر طاري هے - انسان مرنے کے بعد كي زندگي كي نسبت هميشه متردد رها هے كه " ءاذا كنا عظاماً ورفا تاً ' ائنا لمبعوثون خلقاً جديدًا ؟ " (۱) ليكن اگر وه زمين كو ديكهے ' جس سے كبهي اسكے قدم جدا نهيں هوتے' تو اسكے هر ذره ميں حيات بعد الممات' اور حشر اجساد كي ايک مثل نظر آے - پهر كتني اُميديں هيں جو تمهارے اندر مرتي هيں اور زنده هوتي هيں ؟ كتني ارزوئيں هيں جو ناكامي كي خاک تلے مدفون كردي جاتي هيں' اور پهر اُٹهكر كهڑي هوجاتي هيں ؟ كتنے ولولے هيں' جنكے جنازوں كو خود هي كاندها ديتے هو' اور پهر خود هي انكي زندگي كا بوجهه اٹهاتے هو ؟ اور پهر وه كون هے' كه جب تم هر طرف سے مايوس و نااُميد هوجاتے هو' تو اپنے پيغام اُميد سے تمهارے مرده دلوں كو زنده كرديتا هے ؟ :

هو الذي ينزل الغيـث من بعـد ما قنطـوا و ينشر رحمته وهو الولي الحميد	وه خدا هي هے كه جب لوگ بالكل مايوس هوجاتے هيں اور كوئي اُميد بارش كي نهيں پاتے تو پهر وه اپني قدرت كي نيرنگي دكهلاتا هے اور اپني رحمت كا منهه برسانے لگتا هے - وهي كارساز حقيقي اور سزاوار حمد و تقديس هے -

پيغـام ممـات

قلم دماغ کے افكار كي ترجماني كر سكتا هے' ليكن جذبات كي تعبير اسكي قدرت سے باهر هے - " اميد وبيم " اور " اضطراب و انتظار " ان چار لفظوں كي تركيب سے شايد وه حالت بيان كي جا سكے' جو ۲۲ - كي سه پهر تک باشندگان ارضي کے كروڑوں قلوب پر طاري تهي - اورجبكه قسطنطنيه سے موت و حيات کے آخري پيغامات كا انتظار كيا جا رها تها -

و لولا دفع الله الناس بعضهم ببعض ' لهدمت صوامع و بيع و صلوت و مساجد ' يذكر فيها اسم الله كثيرا (۲۲ - ۴۱)

ايڈريا نوپل كي مسجد سلطان سليم كي محرابيں ' جنكو كامل پاشا نے فروخت كرنا چاها تها مگر انور بے اسپر راضي نهيں !

بهت سي غم آشنا هستيوں نے اپنے سامنے ايک بستر مرض كو اس حالت ميں پايا هے ' جبكه انكا سب سے زياده محبوب عزيز موت و حيات كي آخري كشمكش ميں ايڑياں رگڑ رها هے ' اور وه منتظر هيں كه ان آخري ساعات اميد و بيم ميں كيا فيصله هوتا هے ؟

هم نے اُن مجرموں كو ديكها هے ' جو كسي خوني الزام ميں عدالت کے سامنے لائے گئے هيں ' اور اب مقدمے كي اُس آخري منزل ميں كهڑے هيں ' جبكه جج اپنا فيصله سنانے كيليے مستعد هوا هے ' اور اسكے لبوں كي چند حركتيں زندگي يا موت كا حكم دينے والي هيں -

كيا اس انتظار كي تعبير كيليے يه دو مثاليں كافي هيں ؟

ڈرتا هوں كه نهيں ' كيونكه وه اس سے بهي زياده مضطرب ' اس سے بهي بڑهكر جاں گسل' اور اس سے بهي بدرجها زياده هوش ربا تها - اِس انتظار ميں شخصي زندگيوں كي موت و حيات كا اضطراب هے ' ليكن وه قوموں اور ملتوں کے بقا و فنا كا انتظار تها - جس طرح سمندر کے كنارے كهڑے هوكر مجبور و بے دست و پا تماشائي اپنے دوست و احباب ' عزيز و اقارب ' اهل و عيال ' اور مال و جاه سے بهرے هوے جهاز كو موجوں کے اندر ڈوبتے اور اچهلتے ديكهتے هيں' اور آخري اميد كي آنكهيں پهاڑ پهاڑ كر اسكے مستولوں كو تلاش

(۱) جب هم مرنے کے بعد گل سڑ كر محض هڈياں اور ريزه ريزه هوجائينگے تو كيا يه ممكن هے كه هميں پهر از سر نو پيدا كرکے كهڑا كرديا جاے گا ؟ (۱۷ : ۵۲)

مرحوم : ناظم پاشا ' جسکي قسمت میں عزت کي موت نه تهي
کیونکه وه مسلمانوں کو دلت کي زندگي بخشنا چاهتا تها

انکي صحت اور توثیق کیلیے اس قدر کهدینا کافي هوگا که یه اُس شخص کے قلم سے نکلے هوے هیں' جو " اتحاد و ترقي " کي مخصوص ترین جماعت کا سرگرم رکن هے' مناستر کي اولین مرکزي جمعیة کا ممبر هے' انقلاب عثماني سے پہلے اسکا ایک خفیه داعي اور واعظ رهچکا هے' اور مدتوں جاسوسوں کي آنکهوں میں خاک ڈالکر فوجي بارکوں کے اندر پهرتا رها هے - اُن تین مشہور انقلاب انگیز اور استبداد شکن رسالوں میں سے دو کا مصنف هے' جنکي ایک لاکهه کاپیاں سنه ۱۹۰۷ - ع میں تمام ترکي فوج کے اندر پوشیده تقسیم کي گئي تهیں ' اور جنمیں سے پہلا رساله (احمد رضا بے) کا " وظیفهٔ و مسئولیت " نامي تها - جو برخلاف سیکڑوں زر پرست اور اغراض دوست مخالفان عبد الحمید کے ' ایک سچا اور مخلص حریت پرست غیور تها' جسکو اتحاد و ترقي کے زمانۂ قیام مصر میں عبد الحمید کے ایجنٹوں نے طرح طرح کي طمعیں دلاکر رام کرنا چاها' لیکن وه بغیر ادنے التفات کے اخبار " اجتهاد " میں اپني اتش فشاں تحریریں شائع کرتا رها ' اور ایک لمحه کیلیے بهي حق و صداقت کے مصائب پر' ظلم و عدوان کے بخشے هوے عیش و عشرت کو ترجیح نه دي - یعني نامور اتحادي : ڈاکٹر مصباح الدین شریف بے' جنکا مختصر ذکر هم پیشتر کرچکے هیں ' اور جنهوں نے نهیں معلوم اس انقلاب کي کیسي نازک اور انهماک طلب گهڑیوں میں یه چٹهي لکهکر' في الحقیقت تمام مسلمانان هند پر احسان عظیم کیا هے -

هم نے سب سے پہلے ڈاکٹر موصوف کا نام بک باشي (نیازي بے) کے روز نامچے میں دیکها ' جو (خواطر نیازي) کے نام سے شائع هوا هے - اسکے بعد انکے متعدد مقالات ورسائل کے تراجم ڈاکٹر (ولي الدین بک) وغیره نے عربی اخبارات میں شائع کیے ' اور پهر (احمد رضا بے) کے ذریعه انسے خط و کتابت کي صورت نکل آئي ' اور عرصے تک سلسله جاري رها -

اتحاد و ترقي کي آخري پارلیمنٹ میں یه (روم ایلي) کے کسي شهر کي طرف سے ممبر تهے ' لیکن " الحریة و الائتلاف " کے بر سر اقتدار هونے کے ساتهه هی اتحاد و ترقي پر جو مصیبت آئي ' اُس نے صدها اشخاص کي طرح انکو بهي قسطنطنیه کے ترک کر دینے پر مجبور کیا - جنگ بلقان کے چهڑ جانے کے بعد هم صحیح خبروں کے دریافت کرنے کیلیے بے چین تهے - هم کو سب سے پہلے انهي کا خیال آیا اور بار بار دریافت حال کیلیے انکے نام تار بهیجے مگر سخت تعجب اور مایوسي هوئی ' جب کوئي جواب نهیں ملا - لیکن ۴ - جنوري کي ڈاک میں یکایک ایک خط ملا ' جسمیں صرف انکا وزیٹنگ کارڈ ملفوف تها ' اور جس سے معلوم هوا که وه قسطنطنیه آگئے هیں - اسکے بعد ایک مختصر خط آیا ' جس میں لکها تها که وه قسطنطنیه میں نه تهے ' " کیونکه قسطنطنیه میں انکے لیے مصیبت تهي ' لیکن چونکه اب خود ملک و ملت کیلیے مصیبت درپیش هے ' اسلیے اپني مصیبت کو بهولکر واپس آگئے هیں "

اسي خط میں انهوں نے لکها تها که وزارت کے نام تار بهیجنا ایک فعل عبث بلکه تمسخر انگیز حماقت هے - هندوستانیوں کو چاهیے که ترکي اخبارات کے نام تار بهیجیں ' تا که عام پبلک کو انکے خیالات کا علم هو' چنانچه هم نے اس مضمون کا تار اردو و انگریزي اخبارات میں انهي کے ایما سے بهیجا تها -

اس خط کے جواب میں هم نے انکے نام متعدد تار بهیجے اور اتحاد و ترقي کے ممبروں کي رهائي کے بعد کے حالات به تفصیل دریافت کیے - انهي تاروں کا جواب هے ' جو گذشته ڈاک میں موصول هوا هے -

اس چٹهي کي اصلي قدر و قیمت اس واقعه میں پوشیده هے که اسکا لکهنے والا موجوده انقلاب کا ایک رکن جلیل ' اور ایک عضو کا رکن هے' اور من جمله اُن چند عجیب انسانوں کے هے ' جنهوں نے دو هفتے کے اندر ایسا عظیم الشان انقلاب پیدا کردیا ' اور ظاهر هے که ایسے شخص سے بڑهکر اور کس کا قلم واقعات صحیحه کا قابل وثوق راوي هو سکتا هے ؟

اس چٹهي کا ترجمه آپکو به ذیل " نامورانِ غزوهٔ بلقان " آینده صفحات پر ملے گا -

---

جاء الحق و زهق الباطل

ان الباطل کان زهوقا (۱۷-۸۳)

— * —

مسٹر بلنٹ کو هم کئي بار یاد کرچکے هیں ' مگر آج اصلي دن آگیا هے که ایک مرتبه پهر انکي طرف دیکهیے - هم نے ۱۱ - ڈسمبر کي اشاعت میں لکها تها که صلح کانفرنس شیطنت آباد یورپ کے عفریت سیاست کا تخت بچهائے گي' اور بالاخر کامل پاشا ملکي خیانت کے بوجهه سے کمر خمیده ' اور ملک کي لعنت کے عصا کو ٹیکتا هوا لایا جاےگا تا که اس تخت کے آگے سر بسجود هو -

کامل پاشا اپنے گهٹنوں کو زمین پر رکهه چکا تها - وه اپني وزارت کا اصلي فرض صرف یهي سمجهتا تها که اُن احکام کي یکے بعد دیگرے '

فزاقت وبال امرها ' وکان عاقبة امرها خسرا
(۶۵ : ۹)

کامل پاشا ' جسکا خائن ملت سینه قوم پرستوں کي گولي کا ناظم پاشا سے زیاده مستحق تها لیکن شاید قدرت اس طرح کي موت کو اسکي سزا کیلیے کافي نهیں سمجهتي -

فانظر الي اثار رحمت الله کیف یحي الارض بعد موتها ان ذلك لمحي الموتی ' رهو علی کل شي قـدیـــر (۳۰ : ۴۹)

پس رحمت الهي کي اِن نشانیوں کو دیکهو ' که کیونکر وہ موت کے بعد دوبارہ زندگي بخشتا هے ؟ بیشک وہ موت کو زندگي سے بدلدینے والا هے اور هر شے پر قادر هے -

قتـل الخـرا صوان :

الذین هم في عمرة ساهون (۵۱ : ۹)

ناظرین ابهي اُن خیالات و آرا اور توقعات کو بهولے نهونگے جو پچهلے چهه ماہ کے اندر الهلال کے صفحات پر همیشه ظاهر کیے گئے هیں - جبکه سعید پاشا اور انجمن اتحاد و ترقي کی شکست کي خبر کا تمام عالم استقبال کر رها تها ' جبکه اجانب کا دست دسائس " حزب الحریة و الائتلاف " کے پردے میں کام کر رها تها ' جبکه صلیب " اپني راہ سے " توحید " کي اصلی اور سچي محافظ جماعت کو هٹا دینے میں کامیاب هوگیا تها ' اور جبکه هندوستان کے تمام اخبارات بلا استثنا (مختار پاشا) کے نام سے مرعوب هوکر ' الموید ' العدل ' اور المقطم (قبحهم اللـه) کي مکذوبات و مفتریات کو بلا تامل قبول کر رهے تهے ' اور بدبختانه اس انگریزي سازش کا شکار هو رهے تهے ' جو اپنے اعمـال مخفیـه کے انجـام دینے کیلیے خود انجمن اتحاد و ترقي کو شکار کرچکي تهي ' تو في الحقیقت وہ وقت انجمن اتحاد و ترقي سے حسن ظن رکهنے والوں کیلیے ایک نهایت نازک ازمایش کا وقت تها ' اور تمام هندوستان و مصر بلکه خود قسطنطنیه کے متفقه غوغاے مخالفت کے مقابلے میں اپني راے پر قائم رهنا بهت مشکل تها ' تاهم اُسوقت اس جرم حق گوئي کا مرتکب صرف الهلال هي هوا تها که اس هنگامهٔ ضلالت ' اور طغیان شرارت ' و غربت حق و صداقت سے بغیر ایک لمحه کیلیے بهي متاثر هوے ' انجمن اتحـاد و ترقي کي حمایت میں اواز بلند کی ' اور ۲۹ - ستمبر کي اشاعت میں ایک تفصیلي افتتاحیه مضمون لکهکر انجمن کي شکست کو مرکز خلافت کے تحفظ کیلیے مصیبت عظمے و ابتلاے شدید قرار دیا -

نیز لکها که : " خواہ کچهه هو' مگر انگلستان کي سیاسي مکذوبات سے انجمن اتحاد و ترقي مر نهیں سکتي - کچهه بعید نهیں که عنقریب وہ اپنے پانچ سال پیشتر کے کارنامے ایک مرتبه اور دنیا کو دکهلادے "

اس سے بهي زیادہ سخت و شدید زمانه جنـگ بلقـان کے چهڑنے کے بعد شروع هوا - اس جنـگ کا آغاز انجمن کی شکست سے اور (مختار پاشا) اور (کامل پاشا) کے زیر اقتدار شروع هوا تها ' اور جسقدر شکستیں هوئي تهیں ' وہ فوج کی بد نظمي اور بے قاعدگي سے نهیں ' بلکه فوجي ضروریات و انتظامات کي بد نظمي سے هوئي تهیں ' جسکا ذمه دار صریح طور پر بر سر حکومت دفتر جنگ تها ' لیکن تاهم چونـکه اب باب عالي پر نه سلطـان محمد خامس کي حکومت تهي ' اور نه وزراے عثماني کي ' بلکه کامل پاشا کے پردے میں انگلستان حکومت کر رها تها ' اسلیے تمام عثماني نا کامیوں کو انجمن اتحاد و ترقي کي طرف منسوب کیا گیا - اگر مرحوم (ناظم پاشا) نے (عبـد الله پاشا) کو دو لاکهه دشمنوں کے مقابـلے میں محض ستر هزار فوج کے ساتهه بهیجنے کي غلطي کي تهي ' اگر لولي برغاس کو عین وقت پر مدد دینے سے وہ قاصر رها تها ' اگر محمود مختار پاشا نے قرق قلعسي میں مٹهي بهر سپاهیوں کو لیکـر دو لاکهه بلغاریوں کے مقابله کرنے میں بے احـتیاطي کي تهي ' اگر حملے کي بهترین فرصت کو مختـار پاشـا نے غفلت میں کهو دیا تها ' اگر با وجود بلقاني ریاستوں کے علانیه سرحدي حملوں اور اقدام کے ' کامل دو هفتے تـک باب عالي یورپ کے وعدہ هاے امن پر اعتماد کرتا رها تها ' اور اگر دفتر جنـگ نے رسـد رساني کي نازک ترین خدمت کو محض بلغاري ریلوے والوں کے رحم پر چهوڑ کر ' ترکي کے پیـکر شـجاعت و جان نثار سـپاهیوں کو چار چار دن تـک بهوکا رکها تها ' تو اُن تمام جرائم کے ملزم اتحاد و ترقي کے وہ مظـلوم و بے دست و پا ممبر تهے ' جن کو ایوان حکومت سے نکلے هوے کئي ماہ گذر چکے تهے ' اور جنمیں سے اکثر جیل خانوں کے کمروں میں مقید ' یا یورپ کے شهروں میں چهپے پهرتے تهے !

درحقیقت یه سب کچهه یورپ کر رها تها ' اور ترکوں کي غیر متوقع فوجي نا کامي اسکے لیے ایک طلائي فرصت تهي - لیکن چونکه بد قسمتي سے نا کامیاں واضح ' اور حقیقت مستور تهي ' اسلیے عالم اسلامي اس دسیسهٔ ابلیسي سے متاثر هو رها تها ' اور تمام یورپ اور مشرق نے اتحاد و ترقي کي مخالفت میں گویا ایک مستحکـم معاهدہ کرلیا تها -

بهت مشکل تها که ایسے موقعه پر انجمن سے حسن ظن قائم رکهنے والے اپنے تئیں اس عالمگیر مخالفت کے اثر سے محفـوظ رکهتے ' تـاهم الحمد لله که هماري نظر ابتدا سے اُن حقائق مخفیه پر تهي ' جنکي صداقت فتح مند ' اور جنکي واقعیت غیر متزلزل تهي - ایک لمحه بلکه ایک عُشر لمحه کیلیے بهي همارا دل اتحاد و ترقي کي طرف سے مشکوک و مایوس نهیں هوا ' اور بلا انقطاع (الهلال) میں یه یقین ظاهر کرتے رهے که " موجودہ مصائب کي علت اتحاد و ترقی نهیں ' بلکه اتحاد و ترقي کي شکست هے " ذالک هدی الله یهدي به من یشاء ' و من یضلل الله فما له من هاد ؟ (۳۹ : ۲۴)

هـم مت جائیں گے مگر قومي عزت کو هاتهه سے نه دیں گے (ریوٹر ایجنسي ۲۳ - جنوري)

مشهـــور اتحـادي : طلعت بے

جس نے مندرجهٔ صدر الفاظ میں جدید وزارت کے پروگرام کا اعلان کیا

پر اســرار جـــد و جهـــد

+:•:+

ایک شریک کار عثمـاني کا مراسلـــه

ڈاکٹـر مصبـــاح الدین شـریف بے

— * —

اُن واقعات کے دهرانے کي ضرورت نهیں ' جو کل تـک گذر چکے هیں - کل تک هماري آخري اُمید یه تهي که انجمن اتحاد و ترقی کو ۲۴ - جولائي کي تاریخ کے دهرانے کا موقعه ملے اور موجودہ اسلام فروش وزارت کا خاتمه هو -

آج وهي امید واقعه کي صورت میں ظاهر هوگئي هے - کئي هفتے چاهئیں ' جب اس انقلاب کے مرتب حالات دنیا کے سامنے آئیں گے ' جب ٹائمز اور منچسٹر گارڈن کے نامه نگاروں کي مراسلات هم تـک پهنچیں گی ' یا پهر مصر کے اخبارات سے مشتبه اور محرف ' مگر ایک حد تک تفصیلي حالات معلوم هونگے - لیکن خوش قسمتي سے همارے پاس ایک ایسي تحـریر موجود هے ' جس کو اس انقلاب کي خبر کے بعد ' کسي اخبار کے دفتر کیلیے سب سے زیادہ قیمتي چیز کهنا بیجا نهوگا ' اور اسکي وجه سے هم طیار هیں که آج عالم مطبوعات میں سب سے پہلے اس انقلاب کے متعلق صحیح ترین حالات بیان کریں - وہ حالات ' جو آج کي اشاعت کے ٹائمز ' تان ' نو و ریمیا ' اور المرید میں بهي غالبـاً نهونـگے ' اور اگر هونگے تو اس سے زیادہ مشرح اور موثق نهونگے -

زائر ایجین کے مسئله میں بظاهر استقامت ظاهر کرے اور اسیکا
یجه تها که صلح کانفرنس میں باب عالي کے اوتهکر مچل جانے کا
ک فرضي ڈراما دکهلا یا گیا - اور هم نے کا مل پاشا کي خلقت سے
لـدل متضاد خبر سني که باب عالي جزائر دیکر صلح کرنے پر
سي طرح راضي نہیں !

یه اضطراب جب بڑها تو مجلس اعظـم کے منعقد کرنے اور
نگ و صلح کے مسئلے کو عام اتفاق راے سے طے کرنے کا اعلان کیا گیا
ر اس سے بهي یہي مقصود تها که کسي طرح فرصت نکالکر اس
مي جوش کو فرو کیا جاے جو انجمن اتحاد و ترقي نے مهلت
ر پیدا کردیا هے - اسي اثنا میں دول نے آخري یاد داشت بهي
یش کردي اور باب عالي کے تذبذب سے بگڑکر روس نے دو مرتبه
ف لفظوں میں الٹي میٹم دیدیا -

اب حالت مخدوش اور مهلت مفقود تهي - ایک طرف یورپ
کے سخت و فیصله کن احکام ' اور دوسري طرف انجمن اتحاد و ترقي
ي تلوار کے دو باره نیام سے نکلنے کا خوف تها - بالاخر قوم کو مطمئن
رنے کیلیے دول کے نوٹ کا ایک جواب طیار کیا گیا اور اسمیں
ڈرپا نوپل کي مساجد اور سلطاني مقابر
ي حالت زار پر یورپ سے رحـم کي
رخواست کي گئي - مگر جواب کا یه مسوده
ي اس غرض سے نه تها که بهیجا جاے '
لکه صرف ایک فریب امیز ارادے کا اعلان
ها تا که قوم کا جوش ترقي نه کرجاے ' نیز
هه جاسکے که وزارت نے نوٹ کي منظوري سے
کار کردینے کا بهي اراده کیا تها -

مگر یه تمام کوششیں اس جهاد حق
معروف کے جوش کو فرو کرنے کیلیے بیکار
هیں ' کیونکه انجمن کے هاتهه اب قوي هوگئے
ہے ' اور اس نے قوم کو خواب غفلت سے
نشبار کردیا تها - تا هم یه واقعه بهي اس
نقلاب کے واقعه کي طرح دنیا همیشه تعجب
یں غرق هوکر سنے گي که ان حالات کے
خري دنوں میں انجمن نے بظاهر اپنے تمام
یدا کرده اضطراب پر خاموشي اور سکون کي
چادر ڈالدي تهي ' اور جس سمندر کي قهار موجیں دو تین دن کے
عد حکومت کا تخته اولٹ دینے والي تهیں ' اسکي سطح پر هوا
سے پیدا هونے والي هلکي لهروں تـک کا پته نه تها !

یه کیسي عجیب بات هے که ایک شدید ترین سیاسي انقلاب
یلیے پبلک اور فوج میں شورش پیدا کرائي جارهي تهي ' اور
س طرح کي شورشیں جب پیـدا هوجاتي هیں ' تو اُن پر خود
ورش کرنے والوں کا بهي قابو نہیں هوتا - لیکن با این همه ملکي
ورش کي قوت کو ایک مقید اسٹیم کي طرح انجمن اپنے هاتهوں
یں دباے هوے تهي ' که جب ضرورت دیکهے ' عین وقت پر اس
ے کام لے ' اور جب تک اصلي وقت استعمال نه آے ' اُسے مٹهي
یں چهپاے هوے خاموش بیٹهي رهے !

انجمن کي اس عاملانه قوت کا یه دوسرا منظر هے ' کیونکه پہلا واقعه
س سے بهي عجیب تر سنه ۱۹۰۷ ع کے انقلاب دستوري کا تها -
ور یه في الحقیقت ملکي انقلابوں کیلیے ایک اصلي اور بنیادي
کته عمل هے -

وزارت کي کشمکش

وزارت کے سامنے سب سے زیاده مشکل مسئله (قومي مجلس) کا
تها - اسکے انعقاد کا اعلان هوچکا تهـا اور وه چاهتي تهي که ملـک
کي اخري فروخت کي دائمي لعنت سے کسي طرح خود بچ جاے '
اور حصول مقصد کے ساتهه اسکا طوق خود ملـک کي گردن میں
ڈالدے - پهر اسي چیز کو اپنے خیال میں ملـک کے سکون کیلیے
الهٔ فریب بهي سمجهتي تهي - ان اسباب سے اسکا انعقاد ناگزیر تها -
ساتهه هي خوف تها که اگر ایک اصلي قومي مجلس منعقد کي
جاےگي تو قوم کسی طرح اسکے لیے راضي نهوگي که جنـگ کي
تلوار سے جان بچاکر صلح کي پهانسي کي رسي اپني گردن
میں پهن لے -

بالاخر اس مشکل کو کسي طرح حل کیا گیا اور ۲۱ - کو
مجلس اعظـم کیلیے اعـلان هوا - ریوٹر نے ۲۲ کے تار میں
شرکاے مجلس کي تعداد ۸۰ - بتلائي هے اور اگر یه سچ هے تو یقیناً
اس تعداد میں صلح پسند مجاورتي پیدا کرنے کي کوئي پر فریب
کارروائي کي گئي تهي ' جسکے حالات انشاء الله آگے چلکر معلوم
هونگے - مجلس میں جو تقریریں کي گئیں '
اور جس طرح (حسب روایت ریوٹر) بغیر
کسي طولاني مباحثے اور اختلاف کے صلح
کے تمام شرائط پیش کرده تسلیم کرلیے گئے '
اُس سے صاف طور پر واضح هوتا هے که اس
صحبت کو " مجلس " کے نام سے منعقـد
کرکے قوم کو احمق بنانے کی کوشش کي گئي
تهي ' ورنه وه قومي مجلس کي جگهه صرف
کامل پاشا کي جماعت اور " حزب الحریة " *
کے پرستاروں کا ایک سازشي مجمع تها -
ایسي مجالس کا باسم قوم منعقد کرلینا
کوئي مشکل بات نہیں هے اور اگر آپ کو
تعجب هو تو (الشي بالشی یذکر) آپ
کامل پاشا کے دارالوزرا کي جگهه (علي گڈه)
کے دارالمصلحین میں جاکر اس طرح کے
قومي کاموں کا نمونه دیکهه سکتے هیں -

مشهـور مجـاهد دستور : نیـازي بے

عزت ملي کي فروخت کا اخري سودا

انجمن اتحاد و ترقي یه سب کچهه دیکهه رهي تهي مگر بالکل
خاموش تهي ' اور اپني قوت کو (جیساکه ڈاکٹر مصباح الدین نے
لکها هے) انتهائي مجبوري کے پیش آنے کي صورت میں صرف
کرنا چاهتي تهي -

یهاں تـک که بده کے دن گیاره بجے (یعني ۲۲ -) کو شیطان
نے چابکیں مار مارکر وزرا کو انکے سازش کدوں سے نکالا ' اور سراے
" دولمه باغچه " میں مجلس کا انعقاد هوا - بظاهر کچهه دیر تـک
آپسمیں سرگوشیاں کرتے رهے : فاقبل بعضهم علی بعض یتساءلون

(۱) اسکے بعـد هر صیغه کے وزیر نے اپنے اپنے صیغه کي موت
و هلاکت کا اٹهه اٹهه کر اعلان کیا - وزیر مال نے کہا که روپیه نہیں '
وزیر خارجي نے کہـا که روس کي تلوار سر پر چمک رهي هے - وزیر
جنگ نے کہا که گو سپاهي جنگ کے لیے بیقرار هیں مگر جنـگ سے
کوئي امید فلاح نہیں - گویا ملکي ذلت و مسکنت کي تـکمیل
کیلیے سب نے اپنے اپنے صیغے کا کام آپسمیں تقسیم کرلیا تهـا اور
هر شخص تقسیم عمل کے پر امن اصول کے مطـابق صرف اپنا کام
انجام دیکر بیٹهه جاتا تها :

نامورانِ غزوۂ بلقان

تو نخل خوش ثمرے کیستي ' که باغ و چمن
همه ز خویش بریدند و در تو پیوستند !

طرابلس میں غازي انور بے نے ترکي مصائب و آلام کي خبر سني هے ' اور شدت رنج و الم سے سکتے کي حالت ان پر طاري هوگئي هے - جوش تاسف میں هاتهه مل رهے هیں اور حیران هیں که کیا کریں ؟ انکے ساتهه خلیل عمري بک بیٹهے هیں جو بنغازي کي ایک لڑائي میں زخمي هو گئے تهے ' اور اب گو اچهے هو گئے هیں مگر چلنے سے مجبور هیں - اس صحبت میں تیسرا شخص صرف فرهاد بک هے ' جس نے یه تصویر کهینچي تهي -

—○: * :○—

تعمیل کرتا جاے ' جو انگلستان کي طرف سے اسکے قلب پر القا کیے جاتے هیں - اس نے صلح کانفرنس کي درخواست کي ' دار الصلح لندن کو تجویز کیا ' اور سر ایڈورڈ گرے نے مشورہ فرمائي کي زحمت بهي اسکي خاطر گوارہ کرلي - پهر یونان نے باوجود فریق جنگ هونے کے کاغذات التوا پر دستخط نہیں کیے ' مگر اس نے اپني کوتاہ گردن کو جنبش نہیں دي - ایڈریا نوپل کے محصورین کو رسد بهیجنا اولین مرحلۂ التوا تها ' لیکن وهانکے لاکهوں باشندونکي زندگي کو بهي اس نے اپنے زود رنج آقا کي مرضي پر چهوڑدیا اور اسکي نسبت اصرار کرنے کي گستاخي نہیں کي - پهر البانیا اور مقدونیا کي آزادي کا مسئله سامنے آیا ' مگر اس نے ترکي وکلا کو انکے مرضي کے خلاف مجبور کیا که بلا چون و چرا هر حکم کو تسلیم کرلیں - سب سے آخر جزائر ایجین اور اڈریا نوپل کي حوالگي کا حکم هوا ' اور ایڈریا نوپل کي حوالگي کا مشورہ قسطنطنیه کي حوالگي کا ایک مهذبانه کنایه تها ' یه یورپ کے دفاتر خارجیه کا وفادار غلام یقیناً اب بهي طیار تها که فوراً قصر (سنیٹ جیمس) کي چوکهٹ پر اپني نود ساله پیشاني کي ایک ایک شکن گهس کر مٹادے ' اور اس سجدۂ ملعونه میں دیر نه کرے ' جسکے لیے اسکي جهکي هوئي کمر کا بار خیانت اسے بے تابانه جهکا رها تها ' لیکن وہ جماعت حق پرستان غیور ' وہ مجاهد حریت و دستور ' وہ محافظ لواے اسلامي ' وہ فداے راہ اسلام پرستي ' وہ آیة من آیات الله ' وہ حزب من احزاب الله : یعني انجمن اتحاد و ترقي اب اپني جهاد حق و صداقت سے غافل نه تهي - اسکے ممبروں کو اگرچه قید کیا گیا اسکے رئیسوں کو جلا وطني پر مجبور کیا گیا ' اسپر طرح طرح کي تهمتیں لگائي گئیں ' اور اسکي سعي و جهد حقانیت کو کبهي بغاوت حکومت سے ' اور کبهي خلع سلطان حال سے تعبیر کیا گیا لیکن، تاهم حفظ وطن عزیز ' اور خدمت کلمۂ ملت کي جو مقدس آگ اسکے سینے میں شعله زن تهي ' وہ ایک نور الهي تها ' جسے کو کامل پاشا اور اسکے پس پردہ معاونین کے دهان کفر پهونک مارکر نہیں بجها سکتے تهے - خدا کي جنود نصرت نے همیشه عاجزوں اور درماندوں کے هاتهه میں اپني تلوار دي هے ' یه سچ هے که انجمن بظاهر بے دست و پا هوگئي تهي ' مگر اسکو کیا کهیے که خدا تعالی نے حفظ ناموس اسلامي کي آخري گهڑیوں میں اپني نصرت فرمائي کیلیے اسي کو چن لیا تها - یکا یک شتلجه لائن کے قلعوں میں سے ایک فوجي اضطراب کي آندهي اٹهي ' اور آناً فاناً قصر وزارت اور سراے " چراغان " کي کهڑکیوں تک پهنچ گئي - یه ان مجاهدین اتحادي کے دو روزہ دورے کا نتیجه تها ' جسکا حال آگے چلکر آپ پڑهیں گے - خود دار الخلافه کے مختلف حلقوں میں بهي شورش کے شدید آثار شروع هوگئے ' اور ایک ڈیپوٹیشن سلطان المعظم کي خدمت میں پهنچا ' جس نے پوري قوت کے ساتهه ملکي خواهش کا اظهار کیا اور کها که " هم ذلت کي صلح کے نہیں بلکه فنا کر دینے والي مگر با عزت جنگ کے طلب گار هیں " اس اضطراب و اغتشاش نے وزارت کو مجبور کیا که ایڈریا نوپل ا[illegible]

کذلک ' و اورثنا قوماً اخرین ' فما بکت علیهم السماء والارض ' وما کانوا منظرین - (۴۴ : ۲۷)

(پس) اس طرح کا واقعه پیش آیا ' اورجب هم نے ایک دوسري جاعت کوانکي جگه کا وارث بنایا ' تو اُن لوگوں پر آسمان اور زمین ' کسي نے بهی آنسو نہیں بہائے (کیونکه انکا زوال غم کا نہیں بلکه خوشي کا مستحق تها) اور نیز خود انکو بهي مہلت نہیں دي گئي که وہ کسي طرح اپنے تئیں سنبهالتے -

پس یه ایک قدرت الهي کي نشاني ' اور حق و صداقت کي فتح مندي تهي ' جو اس طرح تکمیل کو پہنچي - ائندہ کي نسبت کون زبان کهول سکتا هے ؟ حالات نازک ' مشکلات کا هجوم ' دشمنوں کا اتحاد ' اور راہ اعانت ناپید ' نہیں معلوم کل کو کیا حالات پیش آئیں ؟ ایسے سخت اور نازک موقعه میں (دول کے متفقه نوٹ کي نا منظوري کے اعلان کے ساتهه) وزارت کا جاں گسل ذمه داري اپنے سر لینا ' في الحقیقت ایک مجاهدانه قرباني هے جو اس قریشي النسل اور آل فاروق مجاهد : محمود شوکت پاشا نے راہ اسلام پرستي میں کي ' پس ائندہ خواہ کچهه هو ' لیکن اتحاد و ترقي نے اس وقت اپنا اولین فرض ملي و اسلامي ادا کر دیا اور جو کچهه کیا ' بهي اس موقعه پر کیا جا سکتا تها :

وانه لحسرة علي الکافرین ' وانه هو الحق الیقین ' فسبح باسم ربک العظیم (٦۹:)

اور اس میں کچهه شک نہیں که یه کافروں کے لیے موجب حسرت هے ' اور اسمیں بهي کچهه شک نہیں که یه ایک قطعي اور یقیني صداقت کا ظہور هے - پس اپنے پروردگار عظیم و قدوس کي حمد کرو (جس نے اپني امید بخشی کا دروازہ تم پر بند نہیں کیا هے)

ایک پر اسرار جد و جہد

— * —

سرگذشت انقلاب

ایک عثماني شریک انقلاب کے قلم سے (۱)

— * —

(ڈاکٹر مصباح الدین شریف بے) لکهتے هیں :

" کل اخبار (اقدام) اور (سبیل الرشاد) میں آپکے تار چهپ گئے - جزاکم الله تعالی - جن تفصیلي حالات کوآپ پوچهتے هیں ' انکو کیا بیان کروں اور جس بیج کے بارآور هونے کي امید نہیں ' اسکي آبیاري کا افسانه کیا سناؤں ؟ همارے سروں پر خاک مذلت (۲) اور هماري امیدیں یکسر وقف پامالي ' هم موت اور حیات کے کنارے پر هیں - نه زندگي کي امید هے ' اور نه مرنے کي راہ باز !

(ما کلید بهشت بشکستیم — در دوزخ بروے ما بستند)

لیکن امید پرست انسان ' جسکي حسیات منفعله مایوسي سے همیشه گریز کرتی هیں ' اطبا کے جواب دیدینے کے بعد بهي موت کا خیر مقدم نہیں کرتا - ایڑیاں رگڑتا هے اور دعائیں مانگتا هے - هم کو امید نے جواب دیا هے مگر هم امید کو جواب نہیں دیسکتے - کامیابي هم سے بظاهر روٹهه گئي هے ' مگر هم کوشش سے کیونکر گردن موڑلیں ؟ بس کوشش میں مصروف هیں اور نہیں جانتے که نتیجه کیا نکلے گا ؟

آج چار مہینے سے دنیا دیکهه رهي هے که دولت عثمانیه تهریس کے میدان میں بلغاریا سے لڑرهي هے ' مگر اسکو اصلي جنگ کا حال معلوم نہیں - نسل عثماني کي موجودہ جنگ تهریس کي خاک سے باهر نہیں هے ' بلکه اندر هے - اسکي اصلي جنگ وہ هے ' جو خود قسطنطنیه کے اندر موجودہ حکومت اور اتحاد و ترقي میں هورهي هے - اگر وهاں دولت عثماني یورپ کے مقابلے میں مظلوم اور بے دست و پا هے ' تو یہاں بهي نسل عثماني کي امیدیں برسر اقتدار حکومت کے اجانب پرستانه جور و تعدي سے ' انتہاے مظلومي و بیکسي کو پہنچ چکی هیں - دنیا کو اس وقت یقین نہیں آتا تو همکو کوئي پروا نہیں ' لیکن وہ وقت دور نہیں جب اسکو یقین کرنا پڑیگا که عثمانیوں (۱) کي بیروني مظلومي و شکست ' سرتا سر انکي اندروني مظلومي کا عکس هے - انکي اصلي بدبختي یه هے که وہ اپنے گهر کے اندر مظلوم و بیکس هوگئے هیں ' اسلیے باهر بهي مظلوم و کس مپرس هیں !

: :

کاش همکو مٹانے کیلیے موجودہ وزارت نے جس قدر اپني طاقت صرف کي ' اسکا کچهه حصه بهي اُن دشمنوں کے مقابلے میں خرچ کرتي ' جو اسکے گهر کے اندر گهسے هوے هیں ! اس نے همکو کچل دینے کیلیے غیروں سے مدد لي ' اور هماري دشمني میں دشمنوں کو دوست بنالیا - اسنے هماري هستي کي اُن شاخوں هي کو نہیں کاٹا جو زمین کے اوپر تهیں ' بلکه کوشش کي که زمین کے اندر جڑ کے پهیلے هوے ریشوں کو بهي اکهاڑ کر پهینکدے - صرف سترہ آدمي قید و غارت سے بچ سکے جو وقت سے پہلے قسطنطنیه سے نکل گئے تهے ' باقي تمام لوگوں کو ' حتی که اُن طالب علموں کو بهي ' جنکي هم میں سے کسي شخص سے صاحب سلامت تهي ' گرفتار کر کے قید خانوں کے حوالے کردیا -

: :

با ایں همه شاید قدرت حق هم کو ایک مہلت اور دینا چاهتي هے ! یه سچ هے که هم سمندر کي موجوں میں هیں ' لیکن همارے هاتهه پانوں ابهي شل نہیں هوے - آپ کیا سمجهتے هیں که گورنمنٹ نے محض رحم و عدل سے همارے ممبروں کو رها کردیا ؟ جس وزارت کیلیے وطن اور ملت کا نام کوئي اثر نہیں رکهتا ' اسکے لیے اخلاقي احکام میں کیا قوت هوسکتي هے ؟ اصل یه هے که تغیر وزارت کے ساتهه هي فوج کو طرح طرح کي غلط فہمیوں میں پهنسانے کي کوشش کي گئي تهی ' لیکن گرفتاریوں کي خبر نے انکي آنکهیں کهولدیں ' اور حکومت پر واضح هوگیا که ابهي ملک اسقدر اسکے قابو میں نہیں آیا هے که اسکو بالکل مطلق العنان چهوڑدے - جب وزارت نے فوج کے دباؤ اور اندروني بغاوت کو اپنے سامنے دیکها تو مجبور هوکر رهائی کا حکم دینا پڑا -

---

(۱) اصل چٹهي فارسي میں هے -

(۲) فارسي کا محاورہ هے " خاک برسرم " هم نے اردو میں ادا کرنے کیلیے مجبوراً " مذلت " کا لفظ بڑها دیا -

(۱) افسوس که ابتک نادان ترکوں کي زبان پر " اسلام " کي جگه " عثمانیت " کا نام چڑها هوا هے - انقلاب عثماني کے بعد سب سے بڑي غلطي جو نوجوان ترکوں نے کي (اور جسمیں اتحادي و ائتلافي ' سب شریک هیں) جنس و وطن کا سوال تها - انهوں نے سمجها که یورپ کا تعصب محض ترکوں کي مذهبي صورت کي وجه سے هے ' اور یوروپین ترکي کي مسیحي آبادي صرف اسي وجه سے ترکي کو اپني حکومت نہیں سمجهتي - پس انهوں نے اپني عالمگیر " اسلامي قومیت " کو " جنس عثماني " کے لفظ سے تبدیل کردیا ' اور اس طرح مٹهي بهر غدار عیسائیوں کي خاطر جنکي عثمانیت کا تجربه اس جنگ میں هوگیا هے ' چالیس کروڑ مسلمانوں کے رشتے کي پروا نہیں کي ' حالانکه مسلمانوں کي ' خواہ وہ افریقي هوں یا ترکي ' اسلام کے سوا کوئي جنس اور قومیت نہیں هو سکتی :

ان هذہ امتکم امة واحدة ' وانا ربکم فاتقون -

تم اپنے تئیں عثماني کهو یا محض وطن پرست ' وہ کبهي رحم نہیں کرے گا - اسکو ان اضافي اوصاف سے تعصب نہیں هے ' بلکه تمهاري اصل ذات اور وجود سے ' تم جب تک مشرقي اور مسلمان هو ' وہ بهي یوروپین اور مسیحي هے - اور اب ان دو لفظوں کے اندر وہ سب کچهه هے ' جس کا درندوں کے بهٹ اور وحشیوں کے غولوں کے اندر تصور کیا جا سکتا هے :

وجودک ذنب لا یقاس به ذنب

(الهلال)

شيــاطين الجن و الانس يوحي بعضهـــم الـــي بعـض زخرف القول غرورا (٦ : ۱۱۲)

غرضکه صرف ایک گھنٹے کے اندر تیرہ سو برس کی عزت اسلامی' اور آٹھ سو برس کي متاع عثماني کو دائمي ذلت و روسیاهي کے درهم بخس پر یورپ کے هاتهه فروخت کردینے کا فیصله کردیا :

اولئـــك لعنهـــم	یهي وہ لوگ هیں که الله کي ان پر پهٹکار
اللـــه و يـلعنهـــم	پڑي اور (چالیس کرور مسلمان) لعنت
الا عــنـــــــون	کرنے والوں نے بهي انکي (اس عزت فروشي)
(۲ : ۱۵۵)	پر لعنت کي -

خدا تعالی نے مسلمانوں نے کی علامت یه بتلائي هے که :

اذلة على المومنين ' اعزه على الكافرين (　　　) لیکن ان غارتگران عزت اسلامي کي حالت اس وقت بالکل برعکس تهي :

اعزة على المومنين' مسلمانوں کے مقابلے میں نهایت مغرور اذلة على الكافرين ! و سخت ' لیکن کافروں کے سامنے عاجز و ذلیل

آج (محمود شوکت پاشا) کہتا هے که " هم جنگ کے خواهشمند نهیں ' لیکن اگر عالم اسلامي کي نفریں اور جنگ ' دونوں همارے سامنے آئے ' توهم مجبور هیں که آخري چیز کو اختیار کریں " اور اس طرح صاف لفظوں میں هماري اُن التجاؤں او ر فریادوں کي عزت کا اعتراف کرتا هے ' جو هم تمام اکناف عالم سے قسطنطنیه بهیج رهے هیں ' یعني مسلمانوں کے سامنے اسکا سر اعتراف جهکا هوا هے - لیکن کامل پاشا نے آغاز جنگ سے لیکر آخر تک مسلمانان عالم کے صدها تاروں اور التجاؤں کا کهیں اشارہ تک نهیں کیا اور اپني اس ذمه داري کو کبهي دنیا پر ظاهر نهیں کیا ' جو مسلمانوں کي طرف سے آج مرکز خلافت کے ذمے عائد هوتي هے - اسکا سر همارے آگے بہت مغرور تها ' لیکن یورپ کے سامنے سر بسجود : فاي الفريق احق بالامن ان كنتـم تعلمون ؟

يـــوم يسمعـــون الصيحـــه بـــالحق :

ذلـــك يـــوم الخـــروج

(۵۰ : ۴۱)

اس فیصلے کي خبر همارے دلوں کیلیے ایک برق هلاکت تهی ' پهر اندازہ کرنا چاهیے که اتحاد و ترقي کے ملک پرستان غیور پر کیا گذري هوگي ؟ تاهم جس سمندر کي ته میں گندهک کے طوفان آتشیں اٹهه رهے تهے ' اسکي سطح بالائي اب بهي خاموش تهي -

۲۳ - کو وزرا کا اجتماع هوا که اس فیصلے کي تعمیل کیلیے باقاعدہ یاد داشت مرتب کي جاے -

اب یه فرصت کي آخري گهڑیاں تهیں ' جو ایک گهنٹے کے اندر تیزي کے ساتهه گذر جائیں - جس عزت ملک و ملت کے زندہ لاش کي " مجلس " نے تجهیز و تکفین کي تهي ' اب اسکا جنازہ قبر کے کنارے رکهدیا گیا تها تاکه مدفون کر دیا جاے -

مجلس فیصله کرچکي تهي ' صرف سفراے دول کے پاس با قاعدہ جواب بهیجنا باقي تها - چند گهنٹے اور مطلوب تهے که ملک فروشي کے ابلیسانه عمل کي پوري تکمیل هو جاے - جب وزارت با قاعدہ جواب بهیج دیتي ' تو پهر همیشه کیلیے معامله هاتهه سے نکل جاتا اور کوئي علاج ممکن نه هوتا -

لیکن پهر وہ نیرنگ ساز قدرت کہاں تها ' جسکا هاتهه عین اُس وقت کشتي کے بچانے کیلیے نمودار هوتا هے ' جبکه ایک لمحه کے بعد اسکے تختے سطح آب پر تیرنے والے هوتے هیں ؟

یه شیطان کي فوج تهي ' جو اپني فتح مندي کو آخر تک پہنچادینے کیلیے سرگرم کار تهي ' لیکن پهر خدا کي فوج کہاں تهی ؟

جـــاء الحـــق

هاں اب وقت آگیا تها که موسم بدلے ' اور قرار پاگیا تها که وہ حيّ و قیوم اپني قدرت کی ایک نئي نشاني دنیا کو دکهلادے پس وہ سب کچهه شروع هوگیا ' جو همیشه ایسے وقتوں میں هوا هے - خاموش سمندر کي سطح یکایک متحرک هوئي اور آسمان پر برق و باران کے آثار ظاهر هوگئے - جوش ملي اور غیرت اسلامی کا یه ایک صور تها ' جسکي اواز نے ایک طرف هزاروں انسانوں کو چند لمحوں کے اندر جمع کردیا ' اور دوسري طرف اسکي گرج سے خائنین ملت کے دل کانپ گئے : ان كانت الا صيحة واحدة فاذا هم خامدون (۳٦ : ۲۸)

فوجي افسروں کي برهنه تلواریں ' پبلک کا جوش و خروش طلبا کے نعرہ هاے ملي ' جان فروش سپاهیوں کي صفیں ' حق طلبي کا عزم راسخ ' انقلاب کا فتح مند ولولہ ' اور ان سب پر نصرت الهي کي غیبي تلوار کي چمک ' یه مناظر عظیمه تهے ' جو باب عالی کي طرف کسي مقدس رسم کے سکون و وقار کے ساتهه بڑهرهے تهے - وہ پیکر حمیت اسلامي ' مجسمۂ نصرت الهي باذن ساز لواے ملت ' جاں نثار راہ حق صداقت ' محي الملة و الدین ' محبوب الاسلام و المسلمین ' حجـة الله المبین ' آیة الله في الارضین ' الذي صدق اخبار الماضیین ' و حقق مانسخ من الاولین ' و الذي هو في جبهة هذ الدهر غرہ ' و في قلادته در لا تد اینها في الدنيا درہ - و الذي تجل صفاته الجليلة ان يحصرها حاصر ' و يستوعبها ناظم و ناثر - سيف الله القوي العظيم و المجاهد في سبيل الله و دينه القويم ' یعني قهرمان مدافعۂ ملي بطل الشهير : غازي انور بے سب کے آگے تها ' اور مشهور ملت پرست غیور و مجاهد حریت دستور : بک باشي نیازي بے ' سرگرم رکن اتحاد و ترقي : طلعت بے اسکے یمین و یسار تهے ثلة من الاولين و قليل من الاخرين (۵٦ : ۱۳)

(انور بے) کے هاتهه میں ایک کاغذ تها ' جس پر ۵ - ۵ افسران جنگ ' اور عام پبلک کے دستخط تهے اور اسمیں تبدیل وزارت یا انکار صلح پر زور دیا گیا تها - فوجي اقتدار کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا هے که فوج کا جو حصه وزارت کے هاتهه میں تها ' آ کسي غیر معلوم طریقه سے مصنوعي جنگ کیلیے باهر بهیجد گیا تها ' اور آور جس قدر فوج شهر میں موجود تهي ' وہ سب کي سب قومی جماعت کے ساتهه مسلح هوکر جا رهي تهي -

وزارت بے خبر اپنے کام میں مشغول تهي که یه جماعت اسکي کهڑکیوں کے نیچے پہنچ گئي -

اگرچه ریوٹر کي تار برقیوں سے معلوم هوتا هے که صرف ناظم پاشا کے ایڈي کانگ نے اس هجوم کو روکنے کي سعي کي ' اور ناظم پاشا نے " گستاخ کتے " سے زیادہ کهنے کي مهلت نهیں پائي ' مگر ڈاک مصباح الدین کے تار سے معلوم هوتا هے که " گولیوں کی ایک هلکي بارش " ضرور هوئی تهي - بهرحال مجمع باب عالي کے سامنے پهنچکر رزمیه تقریروں ' هنگامه خیز صداؤں ' اور جنگ و انقلاب کے پیهم نعروں میں مصروف هوگیا (جسمیں چند هندوستاني مسلمانوں کي صدائیں بهي ملی هوئی تهیں) اور (انور بے) ایک فاتح حکمراں کي طرح ' بے دهڑک وزارت خانے کے هال میں داخل هوا اور کامل پاشا کو حکم دیا که یا جنگ کے قائم رکهنے کي قسم کهاے یا اپني کرسي خالي کردے - بالاخر کچهه دیر کے بعد وہ وزارت کے مستعفي هوجانے کي بشارت لیکر فتح مندانه مجمع کے سامنے نمودار هوا ' اور پهر سلطان المعظم کي خدمت میں حاضر هو کر (محمود شوکت پاشا) کي وزارت کے قیام کا حکم لے لیا :

مقالات

اخبار و احوال

دیباچہ

سیرۃ نبوی از شبلی

—: * :—

(۲)

صحت ماخذ

انحضرت (صلعم) کے حالات ' نبوت کے تقریباً سو برس کے بعد
بند ہوے ' اسلیے مصنفین کا ماخذ کوئي کتاب نہ تھي بلکہ
ی روایتیں تھیں -

اس قسم کا موقع جب کبھي دوسري قوموں کو پیش آتا ھے یعني
ب زمانہ کے حالات ' مدت کے بعد قلمبند کیے جاتے ھیں تو یہ
نہ اختیار کیا جاتا ھے کہ ہر قسم کي عامیانہ افواھیں قلمبند کرلی
ی ھیں ' جن کے راویوں کا نام و نشان تک معلوم نہیں ہوتا اِن
وں میں سے وہ واقعات چھانٹ لئے جاتے ھیں جو قراین اور
ات کے مطابق ہوتے ھیں اور پھر تھوڑي دیر کے بعد یہي خرافات
، دلچسپ تاریخي کتاب بن جاتے ھیں - یورپ کي سیکڑوں
ي تصنیفات اسي اصول پر لکھي گئیں -

لیکن مسلمانوں کے فن تاریخ کا معیار اس سے بہت زیادہ بلند تھا '
کا پہلا اصول یہ تھا کہ جو واقعہ بیان کیا جاے ' اُس شخص کي
سے بیان کیا جاے ' جو خود شریک واقعہ تھا اور اگر خود نہ تھا
یک واقعہ تک تمام راویوں کا نام بہ ترتیب بتا دیا جاے - اس
ساتھہ یہ بھي معلوم ہونا چاھیے کہ جو اشخاص ' سلسلۂ روایت
آے ' کون تھے ؟ کیسے تھے ؟ کیا مشاغل تھے ؟ چال چلن کیسا تھا ؟
لہ کیسا تھا ؟ سمجھہ کیسي تھي ؟ ثقہ تھے یا غیر ثقہ ' سطحي
ن تھے یا دقیقہ بیں ؟ عالم تھے یا جاھل ؟ اِن جزئي باتوں کا پتہ لگانا
ت مشکل بلکہ ناممکن تھا ' لیکن سیکڑوں ہزاروں محدثین نے
عمریں اسي میں صرف کردیں - ایک ایک شہر میں گئے '
، سے ملے ' ان کے متعلق ہر قسم کي معلومات بہم پہونچائیں '
وگ اُن کے زمانہ میں موجود نہ تھے اُن کے دیکھنے والوں سے
، دریافت کئے - اِن تحقیقات کے ذریعہ سے اسماء الرجال
گرافي) کا وہ عظیم الشان فن طیار ہوگیا جس کي بدولت آج
م لاکھہ شخصوں کے حالات و واقعات معلوم ہو سکتے ھیں ' اور
اکٹر اسپرنگر (۱) کے حسن ظن کا اعتبار کیا جاے تو یہ تعداد
لاکھہ تک پہنچ جاتي ھے -

محدثین نے حالات کے بہم پہنچانے میں کسي شخص کے رتبہ
حیثیت کي کچھہ پروا نہ کي - بادشاھوں سے لیکر بڑے بڑے
ماؤں تک کي اخلاقي سوانح رسانیاں کیں ' اور ایک ایک کي
ري کي - نکتہ چیني ' عیب جوئي ' تجسس ' مذموم اوصاف
ر جوئي جو آج کل کے خیال کے مطابق تہذیب کے بالکل خلاف ھے '
محدثین نے حدیث کي محبت میں سب کچھہ گوارا کیا '
ج یہ ھے کہ اگر اِس احتیاط کي بدولت ' احادیث نبوي میں
غلط اور صحیح کا امتیاز قائم رہ گیا ' تو ہزاروں محاسن کو ان عیوب پر
قربان کردینا چاھئے - اس سلسلہ میں سیکڑوں تصنیفات تیار ہوئیں
جن کي اجمالي کیفیت یہ ھے :

سب سے پہلے اس فن یعني راویوں کي جرح و تعدیل میں
یحیی بن سعید القطان نے ایک کتاب لکھي ' وہ اِس رتبہ کے شخص
تھے کہ امام احمد حنبل نے ان کي نسبت لکھا ھے : " میري انکھوں
نے ان کا نظیر نہیں دیکھا " آن کے بعد اس فن کو زیادہ رواج ہوا
اور کثرت سے کتابیں لکھي گئیں ' جن میں سے چند ممتاز تصنیفات
حسب ذیل ھیں :—

نام مصنف	کیفیت
رجال عقیلي	خاص ضعیف الروایۃ لوگوں کے حالات میں ھے -
رجال احمد بن عبد العجلي المتوفي سنہ ۳۲۷ ھج	اس کتاب کا نام کتاب الجرح والتعدیل ھے -
رجال امام عبد الرحمن بن حاتم الرازي المتوفي ۳۲۷ ھج	بہت ضخیم کتاب ھے -
رجال امام دار قطني	مشہور محدث ھیں ' یہ کتاب خاص ضعیف الروایۃ اشخاص کے حال میں ھے -
کامل ابن عدي	اس فن کي سب سے مشہور کتاب ھے ' اور تمام محدثین نے اُسي کو اپنا ماخذ قرار دیا ھے -

یہ کتابیں قریباً آج ناپید ھیں ' لیکن بعد کي تصنیفات جو انہي
کتابوں سے ماخوذ ھیں ' آج بھي موجود ھیں -

اس سلسلہ میں سب سے زیادہ جامع اور مستند کتاب
تہذیب الکمال ھے جو علامہ مزي (یوسف بن الزکي) کي تصنیف
ھے ' جنہوں نے سنہ ۷۴۲ میں وفات پائي - علاء الدین مغلطائي
المتوفي سنہ ۷۶۲ نے تیرہ جلدوں میں اس کا تکملہ لکھا ' علامہ
ذہبي المتوفي سنہ ۷۴۸ نے اس کا اختصار کیا ' اور بہت سے
محدثین نے اس کے خلاصے اور ذیل لکھے - بالاخر حافظ ابن حجر
نے ان تمام تصنیفات سے ایک نہایت ضخیم کتاب تہذیب التہذیب
لکھي جو ۱۳ جلدوں میں ھے اور آج کل حیدراباد میں شائع ہوئي
ھے - مصنف نے کتاب کے خاتمہ میں لکھا ھے کہ اِس کي تصنیف
میں آٹھہ برس صرف ہوے -

اس سلسلہ کي ایک اور سب سے زیادہ متداول اور مستند
کتاب میزان الاعتدال ھے ' جو علامہ ذہبي کي تصنیف ھے - حافظ
ابن حجر نے اس کتاب پر اضافہ کیا جس کا نام لسان المیزان ھے -

اسماء الرجال کي کتابوں میں سے تہذیب الکمال ' تہذیب التہذیب '
لسان المیزان ' تقریب ' تاریخ کبیر بخاري ' تاریخ صغیر بخاري ' ثقات
ابن حبان ' تذکرۃ الحفاظ علامہ ذہبي ' مشتبہ النسبۃ ذہبي ' انساب
سمعاني ' تہذیب الاسماء ' ہماري نظر سے گذري ھیں -

فن روایت اور درایت کي اصلي بنیاد

روایت کي تحقیق و تنقید ' اسلام کے عنصر میں داخل ھے اور
خود قرآن مجید نے اسکے اصول متعین کردیے ھیں -

یا ایہا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا
مسلمانو ! اگر تمہارے پاس کوئي فاسق خبر لاے تو تم اچھي طرح جانچ لو '

(۱) ڈاکٹر اسپرنگر ' جرمني کے مشہور عربي دان فاضل ھیں ' مدت تک ایشیاٹک
سوسائٹی کلکتہ میں کام کیا ' اصابہ کا نسخہ انہي کي تصحیح سے کلکتہ میں چھپا '
اس کے دیباچہ میں صاحب موصوف نے لکھا ھے " نہ کوئي قوم دنیا میں گذري
نہ موجود ھے جس نے مسلمانوں کي طرح اسماء الرجال کا سا عظیم الشان فن
ایجاد کیا ہو ' جس کي بدولت آج پانچ لاکھہ شخصوں کا حال معلوم ہو سکتا ھے (منه) -

همارا اصلي جرم يه تها كه هم نے مصائب اتها كر ملک كو اسكي قسمت پر نهيں چهوڑ ديا ' اور آخري وقت بهي كوشش كي كه اسے ذلت سے نجات دلائيں -

سعي كي ابتـــدا

— * —

هم نے وزارت سے پانچ مرتبه درخواست كي كه جنگ كو جاري ركهے ' اور هم كو خدمت كا موقع دے ' مگر اس نے حقارت كے ساتهه هم كو تهكرا ديا - هم نے مجبور هوكر سلطان المعظم تک رسائي پيدا كي ' مگر وزارت كے استبداد نے انكے حكم كي بهي تحقير كي - پهر هم نے ولي عهد دولت كے ذريعه سلطان المعظم كو اصلي حالت سے واقف كرنا چاها ' ليكن اسكو خلع سلطان كي كوشش سے تعبير كيا گيا ' اور هم پر تهمت لگائي گئي كه هم تخت خلافت كو اولت دينا چاهتے هيں

: :

جب هم ان تمام كوششوں ميں جو هم نے علانيه كي تهيں ' نا كام ركهے گئے ' تو اب اسكے سوا كيا چاره تها كه خواه كتناهي خطرناک اور مخدوش هو ' مگر اپني آخري تدبير سے كام ليں -

جو چيز اس مايوسي ميں همیں اميد دلاتي هے ' وه يهي هے كه هماري يه آخري تدبير ضائع نهيں گئي اور الحمد لله كه هم حكومت كے استبداد سے قوم كي مرعوبيت كو دور كر دينے ميں كامياب هوگئے - اب هم آزاد هيں ' اور اتحادي هونا كوئي جرم نهيں - گورنمنٹ قوم كي خواهشوں كا لحاظ كرنے پر مجبور هوگئي هے ' اور اس نے وعده كرليا هے كه جن شرائط پر دول اجانب زور دينا چاهتي هيں ' انكي منظوري سے انكار كرے گي - يه اسي كوشش كا نتيجه تها كه باب عالي كو متواتر دو تار اپنے وكلا كے نام لندن بهيجنے پڑے كه وه ارخبيل اور ادرنه كے متعلق سختي سے انكار كردے - تمام ملک ميں صلح كے نام سے برهمي پهيل گئي هے ' اور فوج كا هر بيمار اور زخمي سپاهي بهي جنگ كا طلبگار هے - اب هم كو قوي اميد پيدا هوگئي هے كه شايد آخري ذلت كا سامنا نه هو گا -

خفيـــه مجلـــس اور حـــلف

— * —

خواه كچهه هو ' مگر اب ملک اپني انكهوں كے سامنے اپني ذلت كي تكميل نهيں ديكهے گا - هم نے ايک سال كے بعد پهر آخري جانبازي كے حلف كي تجديد كي هے اور هر شخص نے عهد واثق كر ليا هے كه آخر دم تک سعي سے باز نه آے گا - جس دن هماري جماعت قيد خانے سے نكلي ' اسكے دوسرے هي دن هم كو ايک جگه جمع هونے كا موقع ملگيا ' اور هم نے اپنا اينده پروگرام قرار دے ليا - اسكا منشا يه تها كه وطن كي موجوده مشكلات اور نزاكت حال كي وجه سے سر دست وزارت كي تبديلي كي سعي مضر هوگي ' پس گورنمنٹ كو بحالت موجوده قائم ركهكے قومي طاقت كا دباؤ ڈالا جاے اور اسكو مجبور كيا جاے كه ملک كي خواهشوں كے خلاف قدم نه اٹهاے ' البته اگر اسميں ناكامي هوئي تو پهر هم كو انتهائي علاج كيليے اپني قوت سے كام لينا پڑيگا - همارے آٹهه ممبر صرف اس كام كيليے شتلجه لائين كے قلعوں ميں تقسيم هوگئے هيں كه فوج كے جوش و خروش اور ملكي جاں نثاري كے ولولے كو قائم ركهيں اور انكو موجود حالت سے واقف كرتے رهيں -

انور بے كي طلبي

سب سے بڑي تبديلي انور بے كي موجودگي سے پيدا هوگئي هے ' جنكے بلانے پر هم مجبور هوگئے تهے - وه وطن كي عزت كيليے وطن سے دور تهے ' مگر اب وطن كي عزت هي كو ضرورت تهي كه وه اس سے دور نه رهيں - انكو آخري حالات سے مطلع كرنا ' اور پهر انكا جلد پهنچ جانا ' اسقدر مشكل كام تها كه اسكي كسي كو توقع نه تهي ' ليكن خدا نے انكو بالآخر پهنچاديا - وه جس دن آستانه ميں پهنچے هيں ' اسي دن (نظامي پاشا) كا تار پهنچا تها كه يونان كے مطالبات كا دول ساتهه نهيں ديتے ' ليكن جزائر كو ازاد كر دينا چاهتے هيں - وزارت آماده تهي كه مزيد التجا و عاجزي كي تاكيد كرے ' آخر ميں ايک تركي قاضي اور ايک ترک ريذيدنٹ كي تقرري كي درخواست كے بعد منظور كرلے ' ليكن انور بے كے باب عالي پهنچنے كا يه نتيجه نكلا كه مجبوراً تسليم كرنے سے انكار كرديا گيا -

انور بے كي حيرت انگيز جانبازي

— * —

وه اسي دن آستانه سے روانه هوگئے اور لوگوں كو معلوم نهيں هوسكا كه وه كهاں هيں ؟ ليكن در اصل وه ايک عجيب جاں بازانه كوشش كر رهے تهے - وه بغير اسكے كه دشمنوں كو علم هو (ايڈريا نوپل) ميں داخل هوگئے - اور وهاں دو دن تک مقيم رهے - انهوں نے وهاں كي محصور فوجي اور غير فوجي آبادي كا معائنه كيا ' تاكه انكي قوت مقاومت كا اندازه كرسكيں - پهر جامع سليم ميں محصورين كو جمع كركے انكے سامنے صبح و شام متعدد تقريريں كيں ' اور (قران مقدس) پر حلف اٹهوايا كه خواه حالت كيسي هي نازک هوجاے ' خواه رسد كي قلت سے بهوكے مرنے لگيں ' خواه انكے پاس ايک گولي بهي باقي نه رهے ' ليكن وه دشمن كے آگے اطاعت كا سر كبهي نه جهكائيں گے -

جاويد بک اور حسين جاهد بک

— * —

انور بے كے ورود سے پہلے (جاويد بے) عارضي طور پر انجمن كے مشير تهے (انجمن اتحاد و ترقي نے اپنے يهاں صدارت كا عهده نهيں ركها هے بلكه ايک شخص كو نظم و خدمت مجلس كيلئے چن ليتي هے اور اسكو مشير كے لفظ سے تعبير كرتي هے - الهلال) ليكن اب انور بے هيں ' (حسين جاهد بے) ايڈيٹر طنين ' جو رهائي كے بعد استانے سے چلے گئے تهے ' اب پهر واپس آگئے هيں اور اپني خدمات ميں مصروف هيں -

انور بے كا شتلجه ميں وعظ

— * —

تين دن سے انور بے (شتلجه) گئے هوے هيں ' اور انكي ولوله انگيز تقريروں نے وهاں كے فوجي حلقوں كو جوش و فدائيت كا ايک آتشكده بنا ديا هے - تمام فوجي افسروں سے وه حلف لے رهے هيں كه ذلت انگيز خاتمۀ جنگ كي كسي حالت ميں تعميل نه كرينگے -

اينـــده كـــي نسبت

اميـــد و بيـــم

هم اينده كي نسبت كوئي ايسي توقع نهيں پيدا كرنا چاهتے ' جسكے پورا كرنے كي همیں مهلت نه ملے - تاهم مطمئن رهيے كه ملک غافل نهيں هے ' اور حالت بدل چكي هے - ايک ماه پہلے سكون تها ' مگر اب هر طرف اضطراب هے - پہلے خاموشي پيدا كرائي گئي تهي ' مگر اب جنگ كي صداؤں سے ڈر اور رعب پيدا هو گيا هے - هم اميد دلاتے هيں كه اگر موجوده اميد افزا حالات ميں انقلاب هوا تو خواه كچهه هو ' هم بهي ايک مرتبه اور كروٹ ليں گے ' اور كم از كم ملک كو اسقدر ارزاں فروخت نه هونے دينگے - جسقدر دشمن چاهتے هيں - همارے ليے متصل دعا كرتے رهيے كه همیں خدا كي مدد چهوڑ نه دے -

ملا علي قاري نے موضوعات کے خاتمه میں (۱) حدیثوں کے نا معتبر هونے کے چند اصول تفصیل سے لکھے هیں اور اُن کي مثالیں نقل کي هیں ' هم اسکا خلاصه اس موقع پر نقل کرتے هیں :

(۱) جس حدیث میں فضول باتیں هوں جو رسول الله کي زبان سے نهیں نکل سکتیں ' مثلاً یه که جب کوئي شخص لا اله الا الله کهتا هے تو خدا اس کلمه سے ایک پرند پیدا کرتا هے اسکي ستر زبانیں هوتي هیں - هر زبان میں ستر هزار لغت هوتے هیں الخ -

(۲) وه حدیث جو محسوسات کے خلاف هو ' مثلاً یه حدیث " بیگن کهانا هر مرض کي دوا هے "

(۳) جو حدیث صریح حدیثوں کے مخالف هو -

(۴) جو حدیث واقع کے خلاف هو مثلاً یه که " دهوپ میں رکھے هوے پاني سے غسل نهیں کرنا چاهیے کیوں که اس سے برص پیدا هوتا هے -

(٥) وه حدیث جو انبیا علیهم السلام کے کلام سے مشابهت نه رکھتي هو -

(٦) وه حدیثیں جن میں آینده واقعات کي پیشینگوئي بقید تاریخ مذکور هوتي هے ' مثلاً یه که فلاں سنه اور فلاں تاریخ میں یه واقعه پیش آئیگا -

(۷) وه حدیث جس کے غلط هونے کے دلائل موجود هیں ' مثلاً عوج بن عوق کا قد تین هزار گز کا تها -

(۸) وه حدیث جو صریح قرآن کے خلاف هے ' مثلاً دنیا کي عمر سات هزار برس کي هے ' کیوں که اگر یه روایت صحیح هو تو هر شخص بتا دیگا که قیامت کے آنے میں اسقدر دیر هے ' حالانکه قرآن سے ثابت هے که قیامت کا وقت کسي کو معلوم نهیں -

(۹) جس حدیث کے الفاظ رکیک هوں -

ان اصول سے محدثین نے اکثر جگهه کام لیا اور ان کي بنا پر بهت سي روایتیں رد کردیں ' مثلاً ایک واقعه یه بیان کیا جاتا هے که آنحضرت نے خیبر کے یهودیوں کو اداء جزیه سے معاف کردیا تها ' اور معافي کي دستاویز لکھوا دي تهي - ملا علي قاري اس روایت کے متعلق لکھتے هیں ' که یه روایت مختلف وجوه سے باطل هے :

(۱) اس معاهده پر سعد بن معاذ کي گواهي بیان کي جاتي هے حالانکه وه غزوۂ خندق میں وفات پا چکے تهے -

(۲) دستاویز میں کاتب کا نام معاویه هے ' حالانکه وه غزوه خیبر کے زمانه تک اسلام نهیں لاے تهے -

(۳) اسوقت تک جزیه کا حکم هي نهیں آیا تها ' جزیه کا حکم قرآن مجید میں جنگ بتوک کے بعد نازل هوا هے -

(۴) دستاویز میں تحریر هے که یهودیوں سے بیگار نهیں لي جائےگي حالانکه آنحضرت کے زمانه میں بیگار کا رواج هي نه تها -

(٥) خیبر والوں نے اسلام کي سخت مخالفت کي تهي ' اُن سے جزیه کیوں معاف کیا جاتا ؟

(٦) عرب کے دور دراز حصوں میں جب جزیه معاف نهیں هوا حالانکه اِن لوگوں نے چنداں مخالفت اور دشمني نهیں کي تهي تو خیبر والے کیونکر معاف هوسکتے تهے ؟

(۷) اگر جزیه معاف کردیا گیا هوتا تو یه اس بات کي دلیل تهي که وه اسلام کے هوا خواه اور دوست هیں ' حالانکه چند روز کے بعد وه خارج البلد کردیے گئے - (لها بقیة)

---

(۱) نسخه مطبوعه مجتبائي دهلي صفحه ۹۲ -

شئون عثمانیه

قسطنطنیه کي چٹھي

ایک عزیز دوست کي وساطت سے آپکا اخبار (الهلال) ملگیا جس کي ظاهري و باطني خوبیوں نے دل کو مسخر کر لیا - میں آپسے اُس زمانه سے واقف هوں جبکه ' آپ کے مضامین مختلف اُردو رسالوں میں شائع هوا کرتے تهے - اس کو زمانه هوا - لیکن اِس کي خبر نه تهي که آپ نے اسقدر زبردست اسلامي و ملکي خدمت اپنے ذمے لیلي هے - قیام انگلستان کے طولاني هونیکے باعث میں هندوستان کي خبروں سے و نیز بهت سے ضروري امور سے نا واقف رها - لیکن آپ کے اخبار سے نا واقفیت کا افسوس هے اور خواهش هے که گذشته تمام نمبروں کا مطالعه کروں اور آئنده با قاعده مطالعه کیا کروں -

میں سچے دل سے اعتراف کرتا هوں که آپ ایک روشن ضمیر محب ملت اور اُلو العزم مصلح قوم هیں - آپ کے زور قلم سے اور اعلے مضامین سے دل کو ایک عجیب روحاني غذا میسر هوئي - هم لوگ پرائیوٹ (بلا اعانت غیرے) ایک هلال احمر مرتب کر کے اور انگلستان کي تعلیم سے چند دنوں کے لیے اپنے تعلقات منقطع کر کے قسطنطنیه میں مقیم هیں ' اور تقریباً ایک ماه سے مجروح ترک سپاهیوں کي خدمت کا شرف حاصل کر رهے هیں - خدا کے فضل و کرم سے میرے رفقا شیر دل مسلمان هیں اور جس حسن عقیدت و جوش کے ساتهه وه یهاں پر تشریف لاے هیں ' هر طرح قابل ستایش هے -

پوري پارٹي کے نام معه پته حسب ذیل هیں :—

(۱) نواب سید محمد حسین صاحب بي - اے (اکسن) حیدر آباد دکن -

(۲) سید آل عمران صاحب - اکسفورڈ - رئیس نگینه ضلع بجنور

(۳) سید عبد الحق صاحب اکسفورڈ - حیدر آباد

(۴) ڈاکٹر عبد الخالق سلیم صاحب لندن - مصر

(٥) سید حسن عابد جعفري اکسفورڈ - اگره

هماري مختصر پارٹي کا خیر مقدم ترکي اخبارات نے سچي اخوت اسلامي کي شان کے مطابق کیا جس کے هم نهایت درجه ممنون هیں اور بصد افتخار اعتراف کرتے هیں -

(حیدر پاشا خسته خانه) یعني ملیٹري هسپتال میں کام همارے سپرد کیا گیا هے اور ایسے اعلی و با اقتدار مقام پر هماري خدمات کا انجام دینا تشکر طلب هے -

مجهے اس امر سے دوني مسرت هو رهي هے که نه صرف مسلمانان هند جوش دکها رهے هیں ' بلکه دیگر اهل وطن اقوام بهي داد شرافت دیکر حق همسایگي ادا کر رهي هیں -

مجهے خیال نهیں پڑتا که اس واقعه جنگ سے پہلے کبهي کسي دوسرے موقع پر اسلام و دیگر هندوستاني مذاهب میں اس درجه میل هوا تها - خدا کرے یه میل قایم رهے اور اس میں دن دوني رات چوگني ترقي هو -

ترکي کا کیا حال لکھوں ؟ دل بیٹها هوا هے ترک جتني ترقي کرتے هیں ' دیگر اسباب کے باعث اُتنے هي پیچهے هٹتے هیں - فوجي اقتدار تو خاک میں ملگیا - اب سواے دوسري جنگ کے جس میں ترک فتح مند هو جائیں ' یه اقتدار حاصل هونا ممکن نهیں هے -

یه حکم فن رجال کي بنیاد تها - حدیث میں هے :

كفي للمرء كذبا ان يحدث بكل ما سمع

آدمي کے جهوٹے هونے کي دلیل یه هے که جو کچهه سنے ' روایت کردے -

یه ایسا اصول تها که اگر اس پر پورا عمل کیا جاتا تو سیکڑوں هزاروں جهوٹي روایتیں سرے سے وجود هي میں نه آتیں یا کم از کم پهیلنے نه پاتیں - حدیث و سیر کي بهت سي کتابوں میں غلط اور موضوع روایتیں موجود هیں ' ان کے درج کرنے کي یهي وجهه هوئي که راوي نے جو حدیث سني ' یه سمجهه کر روایت کردي که " جب سلسلۂ روایت بیان کردیا گیا تو روایت کا فرض ادا هوگیا " حالانکه حدیث مذکورۂ بالا کي رو سے یه جائز نہیں که جو کچهه سنا جائے روایت کردیا جاے - هر روایت کي تحقیق و تنقید بهي ضروري هے اور اُنهي روایتوں کا بیان کرنا جائز هے جو تحقیق کے معیار پر پوري اتر چکي هوں -

فن درایت کي ابتدا

درایت کي ابتدا خود صحابه کے عهد میں هوچکي تهي - حضرت عائشه کے سامنے جب یه حدیث بیان کي گئي که انحضرت نے فرمایا هے : " مرده پر جب گهر والے نوحه کرتے هیں تو اُس کو عذاب دیا جاتا هے " تو حضرت عائشه نے اس بنا پر اس کي صحت سے انکار کیا که یه قران مجید کي اس آیت کے خلاف هے :

لا تزر وازرة وزر اخرى

کوئي شخص کسي دوسرے شخص کے گناه کا ذمه دار نہیں هوسکتا -

چنانچه صحیح بخاري (کتاب الجنائز) اور مسلم میں یه واقعه مختلف روایتوں سے مذکور هے -

صحیح مسلم میں هے که حضرت عائشه نے یه بهي کها : " تم لوگ حدیث روایت کرتے هو اور جهوٹ نہیں بولتے ' لیکن سننے میں فرق هو جاتا هے " ایک روایت میں هے که " حضرت عائشه نے فرمایا : " ابو عبد الرحمن کو خدا بخشے ' اُنهوں نے جهوٹ نہیں کها لیکن بهول گئے یا غلطي کي "

(سماع موتي) کے مسئله میں حضرت عائشه نے حضرت عمر کي روایت پر جو اعتراض کیا تها ' وه اسي بنا پر تها که اُن کے نزدیک وه روایت ' نص قران کے خلاف تهي -

فقهاء میں بعض اس بات کے قائل هیں که آگ پر پکي هوئي چیز کے کهانے سے وضو ٹوٹ جاتا هے - حضرت ابو هریره نے حضرت عبدالله بن عباس کے سامنے جب اس مسئله کو آنحضرت کي طرف منسوب کیا تو عبد الله بن عباس نے کها اگر یه صحیح هو تو اُس پاني کے پینے سے بهي وضو ٹوٹ جاے گا جو آگ پر گرم کیا گیا هو - حضرت عبد الله بن عباس حضرت ابو هریره کو ضعیف الروایة نہیں سمجهتے تهے ' لیکن چونکه اُن کے نزدیک یه روایت ' درایت کے خلاف تهي اسلئے اُنهوں نے تسلیم نہیں کیا ' اور یه خیال کیا که سمجهنے میں غلطي هوگئي هوگي -

جب حدیثوں کي تدوین شروع هوئي تو محدثین نے درایت کے اصول بهي منضبط کیے جن میں سے بعض یه هیں :

قال ابن الجوزي وكل حديث رايته يخالفه العقول او يناقض الاصول فاعلم انه موضوع فلا يتكلف اعتباره اي لا تعتبر رواته ولا تنظر في جرحهم او يكون مما يدفعه الحس والمشاهدة او مباينا لنص الكتاب والسنة المتواترة او الاجماع القطعي حيث لايقبل شي من ذالك التاويل او يتضمن الافراط بالوعيد الشديد علي الامر اليسير او با الوعد العظيم علي الفعل اليسير و هذا والاخير كثير موجود في حديث القصاص والطرقية و من ركة المعني لا تاكلوا القرعة حتى تذ بحوها ولذا جعل بعضهم ذلک دليلا على كذب راويه وكل هذا من القرائن في المروي و قد تكون في الراوي كقصة غياث مع المهدي ...... او انفراده عمن لم يدركه بما لم يوجد عند غيرهما او انفرده بشي مع كونه فيما يلزم المكلفين علمه و قطع العذر فيه كما قرره الخطيب في اول الكفاية او بامر جسيم يتوفر الدواعي على نقله كحصر عدو الحاج عن البيت

ابن جوزي نے کها هے که جس حدیث کو دیکهو که عقل یا اُصول مسلمه کے خلاف هے تو جان لو که وه مصنوعي هے اُس کي نسبت اس بحث کي ضرورت نہیں که اس کے راوي معتبر هیں یا غیر معتبر' اسي طرح سے وه حدیث قابل اعتبار نہیں جو محسوسات یا مشاهده کے خلاف هو اور تاویل کي گنجایش نه رکهتي هو' یا وه حدیث جس میں ذرا سي بات پر سخت عذاب کي دهمکي هو ' معمولي کام پر بهت بڑے ثواب کا وعده هو (اس قسم کي حدیثیں واعظوں اور صوفیوں کے هاں بهت پائي جاتي هیں) یا وه حدیث جس میں لغویت پائي جائے مثلا یه حدیث که کدو کو بغیر ذبح کئے نه کهاؤ ' اسلئے بعض محدثین نے لغویت کو رواي کي کذب کي دلیل قرار دیا هے ' یه تمام قرینے خود روایت سے متعلق هیں - اور کبهي یه قرائن راوي کے متعلق هوتے هیں ' مثلا غیاث کا واقعه خلیفه مهدي کے ساتهه ' یا جب که رواي کوئي ایسي حدیث بیان کرے جو اور کسي نے نه بیان کي هو اور خود راوي جس سے روایت کرتا هے اس سے ملا تک نه هو ' یا وه حدیث جس کو ایک هي راوي بیان کرتا هے حالانکه بات ایسي هے که اس سے اوروں کا بهي مطلع هونا ضرور تها جیسا که خطیب بغدادي نے کتاب الکفایه کے شروع میں اس کي تصریح کي هے - یا وه روایت جس میں کبهي عظیم الشان واقعه کا ذکر هے که اگر وه واقعه هوا هوتا تو سیکڑوں آدمي اُس کو بیان کرتے ' مثلا یه واقعه که کسي دشمن نے حاجیوں کو کعبه کے حج سے روکدیا -

درایت کے چند اصول

اس عبارت سے درایت کے جو اصول مستنبط هوتے هیں' یه هیں که حسب ذیل صورتوں میں روایت اعتبار کے قابل نه هوگي اور اس کے متعلق اس تحقیق کي ضرورت نہیں که اس کے راوي معتبر هیں یا نہیں :

(۱) جو روایت عقل کے خلاف هو -
(۲) جو روایت اصول مسلمه کے خلاف هو -
(۳) محسوسات اور مشاهده کے خلاف هو -
(۴) قرآن مجید یا حدیث متواتر یا اجماع قطعي کے خلاف هو ' اور اس میں تاویل کي کچهه گنجایش نه هو -
(۵) جس حدیث میں معمولي بات پر سخت عذاب کي دهمکي هو -
(۶) معمولي کام پر بهت بڑے انعام کا وعده هو -
(۷) رکیک المعني هو مثلاً کدّو کو بغیر ذبح کیے نه کهاؤ -
(۸) جو رواي کسي شخص سے ایسي روایت کرتا هے که کسي اور نے نہیں کي اور یه راوي اس شخص سے نه ملا هو -
(۹) جو روایت ایسي هو که تمام لوگوں کو اُس سے واقف هونے کي ضرورت هو' با ایں همه ایک راوي کے سوا کسي اور نے اس کي روایت نه کي هو -
(۱۰) جس روایت میں ایسا قابل اعتنا واقعه بیان کیا گیا هو که اگر وقوع میں آتا تو سیکڑوں آدمي اُس کي روایت کرتے ' با وجود اس کے صرف ایک هي راوي نے اس کي روایت کي هو -

بلغاریوں کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ خط (شتلجا) میں وقت اسي قدر مضبوط هیں' جسقدر که ترک ان جنگي تدبیرات کے ند سے مضبوط هیں' جو گذشته چند هفتوں کے اندر نهایت محنت ر مشقت اُٹھاکر ترک جنرلوں نے انجام دي هیں -

التواء کي دانشمندانه پالیسي کي پیروي بلغاري بهي اسیطرح سکتے هیں جسطرح که ترک - اسلیے اگر آئنده جنگ هوئي تو ترک پلونا) میں (عثمان پاشا) اور انکي فوج کے سے بهادرانه کارناموں کا قابله کرسکینگے لیکن غالباً نتیجه پهر بهي کامل سپردگي هوگا -

تا هم ممکن هے که ترکی حکومت میں دانشمندي اس سے کم یعت کی گئي هو جسقدر که قومي مجلس میں هے ' اور یورپ کے ارباب سیاست کي تنبیه کو جو خود غرضانه مقاصد کی طرف سے قاء نہیں هوئي هے بلکه محض مخلصانه ' نه پهینکدیا جاے - مصیبت یده انسانیت کے مصالح کے لحاظ سے هر شخص یه اُمید رکهے گا مگر سي وقت تـک ' جب تک که پانسا نہیں پهینکا گیا هے -

[هم نے اس مضمون کا ترجمه اس خیال سے درج کیا هے تاکه ناظرین انگلستان کے موجوده جذبات و خیالات اور اُس مسیحي اتحاد کا اندازہ رسکیں ' جو ترکوں کے خلاف اس وقت پورے استحکام سے کام کر رها هے - جس کهلے تعصب اور معاندانه خیالات کا اسمیں اظهار کیا گیا هے ' اسکے رد کي ضرورت نہیں - الهلال]

التواے جنـگ کے بعد

— * —

فریقین کي حالت

— * —

(از مراسله نامه نگار " ٹائمس " متعینه قسطنطنیه)

میري گذشته چٹھي میں اسکي تشریح کي جاچکي هے که چتلجا میں بلغاري اور ترکي مجالس کے درمیان صلح کي گفتگو کي بابت کوشش جاري تهي - میرا یه دعوی اخر کار صحیح نکلا که التواے جنـگ باوجود سخت ترین شرائط کے بهي ضرور منظور هوگا اور جسکي ابتدا بلغاریوں کي طرف سے هوئی - میرا یه قیاس اس وجه سے تها که بلغاریوں کو اس جنـگ میں گمان و امید سے زیاده نقصان اٹهانا پڑا ' جسکا یورپ کو خیال بهي نه تها - بلاشک بلغاریوں ' سرویوں ' اور مانٹي نگریوں کے لئے یه ضرور تها که وہ اس چیز کے لیے هنگامه برپا کرتے ' جسکو یوروپین اصطلاح میں " فتح کا نتیجه " کهتے هیں - ایک مناظره کرنے والے کے خیال میں " فتح کے نتیجه " کے یه معنے نهیں هیں که تم ایک چیز کو پسند کرتے هو' اسلیے اسپر دعوی کرو ' بلکه جس چیز کو تم لڑ جهگڑ کر کسیطرح حاصل کرلے سکتے هو ' وهي تمهارا اصلي حق اور جنگ کي فتح هے -

میرے خیال میں یه بهتر هے که پہلے بلغاریوں کي بابت بیان کیا جائے - تیسري دسمبر منگل کے دن (جس روز که التوائے جنگ پر دستخط کئے گئے هیں) بلغاریوں کے سامنے دو اهم مسئله پیش تهے :

(۱) ایڈریا نوپل کي تسخیر ' جو اول درجه کا قلعه هے اور شروع جنگ سے انکے خلاف قائم هے - اس قلعه کي تسخیر کي کوشش میں انکے تیس هزار سے زیاده سپاهي کام آئے اور جسکا عوض انکو یه ملا که محصور فوج کے متواتر اور کامیاب حملوں نے انکا ناک میں دم کردیا - بالاخر سخت مجبور اور لاچار هو کر اسکا خاتمه التواے جنگ کي صورت میں کیا گیا -

(۲) خط شتلجا کي تسخیر -

بلغاري ناکامیابي

ترکوں کي قدرتي طاقت تمام دنیا میں مشهور هے - ممکن تها که بلغاري اسکي تسخیر کے اهل سمجهے جاتے' اگر وہ اپني اول فتوحات کے بعد انکا تعاقب جاري رکهه سکتے - پهلي نومبر کے بعد بلغاری فوج باوجود طرح طرح کے ارادوں اور منصوبوں کے تهریس سے آگے نه بڑھ سکي - چهه روز کي رسد رساني کا طریقه جس پر وہ بهت نازاں تهے ' بالکل ناکامیاب ثابت هوا ' جبکه انکو دہ روزہ جنـگ کے لیے رسد رساني کا انتظام کرنا پڑا - نیز اس موقع پر رساله بهي ناکامیاب ثابت هو چکا تها - ایسے نازک وقت میں انکي نا کامیابي کي وجه سے یقین کرنا چاهیے که شتلجا انکے هاتهه سے نکل گیا ' جو انکو فتوحات برابر جاري رکهنے کے بعد ضرور مل سکتا تها -

اب بلغاري ذرائع سے یه بات ثابت هوگئي هے که وہ حمله جو بلغاریوں نے ۱۸ نومبر کو شتلجا پر کیا تها ' ایک محض ظاهري حمله نه تها ' بلکه اسمیں ترکي مورچوں کو زک پهنچانے کي حتی المقدور پوري کوشش کي گئي تهي - یه حمله قریباً سب سے بڑا اور سخت حمله تها جو انهوں نے لڑائي جاري هونے کے وقت سے اب تک کیا هے - اسکے بعد ترکوں کو یه بات معلوم هوگئي که جسوقت تک هم اپنے مورچوں کے اندر هیں ' هم کو غنیم کا توپخانه یا پیدل پلٹن ' دونوں میں سے ایک بهی نقصان نہیں پهنچا سکتے - اگر اس حمله میں جیسا که اوپر بیان هوا ' بلغاریوں نے پوري طاقت صرف کي تهي ' تو اس عقدے کے حل میں اب کوئي دقت باقي نہیں رهتي که ترک جنگ کے لیے بالکل طیار تهے اور انکا لڑائي جاري رکهنے کا اراده مصمم تها - ورنه ظاهر هے که التواے جنگ کے کاغذ پر دستخط کر دینے کے بعد اگر وہ فارغ البال هوچکے هوتے تو بے خبر هوکر بیٹهه رهتے اور بلغاریا اپنے اس آخري شدید ترین حملے میں ضرور کامیاب هو جاتي -

سـرويا

واقعات سے ظاهر هوتا هے که سرویا برخلاف بلغاریوں کے جنگ بلقان میں زیاده قابل تعریف هے - بلغاریوں نے هجوم کے وقت غیر معمولي بندوبست کي کوشش کي ' کیونکه انکا موجوده انتظام اس موقع کے لئے نا کافي تها اور اگر سروي اس موقع پر رسد اور گوله بارود سے انکي مدد نه کرتے تو غالباً ترکوں کے مقابله میں انکے تمام منصوبے خاک میں ملجاتے - باوجود بلغاریا کے ضرورت کے موافق سپاه اور رسد کے مهیا کرلینے کے ' سرویوں نے غیر معمولي کامیابي اور تیزي کے ساتهه اپنے فرض کو ادا کیا - اسمیں شک نہیں که (علي رضا پاشا) نے مورچوں کے انتخاب میں بڑي هوشیاري سے کام لیا تها اور پوري شاندار مدافعت کي ' مگر بالاخر اسکي سپاه کو اپنے غدار عیسائي سپاهیوں کے فریب کي وجه سے سروین فوج کے انتظام کے سامنے هار ماننی پڑي - سرویوں کو بهي اِن لڑایوں میں بے حد نقصان اُٹهانا پڑا ' لیکن انکا نقصان نسبةً بلغاریوں کے اُس نقصان سے کم هوا ' جسکے زخموں سے وہ تهریس کے میدان میں چور هوچکے هیں -

مانٹي نیگرو

مانٹي نیگرو کي کامیابیوں کا اندازه کرنے سے پہلے اسکا خیال کر لینا ضروري هے که وہ ایک جنگجو قوم مشهور هے - جس چیز نے اسکو اس جنـگ پر آماده کیا وہ ترکوں کے خلاف اسکي پراني دشمني کا اظهار تها اور اسکا نتیجه ظاهر هے - وہ ایک حیرت انگیز قرباني کے بعد ایک سرحدي مورچه پر قابض هونے میں جب کامیاب هوگئے ' تو اُنهوں نے سقوطري پر قبضه کرنے کے خیال سے بے دریغ قدم آگے بڑھا دیے -

اس احمقانه خیال کے پورا کرنے میں (جسنے انکو جنـگ پر آماده کیا تها) وہ صرف نا کامیابي کا منهه دیکهنے هي پر مجبور نہیں هوے ' بلکه مثل بلغاریوں کے ترکي محصور فوجکے متواتر اور کامیاب حملوں نے انکي بهی اچهي طرح خبرلي - شروع جنـگ سے اسوقت تک یه بات راسخ هوگئي هے که وہ سوائے لڑنے کے اصلي فنون جنگ سے محض ناواقف هیں -

صلح کي خبريں گرم هيں مگر قراين سے صلح نظر نهيں آتي کيونکه ايک نيا اقتدار روز بروز بڑھتا جاتا ہے -

گذشته چند دنوں سے ترکوں کي کاميابيوں کي خبريں وصول هوکر مسرت هوتي ہے - شتلجه پر عرب' اناطولي' کردي' اور ارض روم کے شير صفت سپاهي آ جمے هيں' اور لڑائي کے لئے همه تن مشتاق هيں - اُميد ہے که ابکي جنگ ميں ترک پلونا سے زياده حسن کارگذاري دکھائيں گے - آمين -

براه کرم اس عريضه کو اپنے اخبار ميں جگهه عنايت فرمائيگا - ممکن هوا تو ميں اپني پارٹي هلال احمر کی (جو هندوستان کا پهلا هلال احمر ہے) تصوير بھی بغرض اشاعت ارسال کرونگا - عديم الفرصتي کي وجه سے مختصر عريضه کي معافي چاهتا هوں - انشاء الله بشرط فرصت مفصل عريضه لکھونگا - و السلام

سيد حسن عابد جعفري - (آگره)

مقيم آکسفورڈ - انگلستان (حال وارد قسطنطنيه)

دول يورپ کي آخري ياد داشت

— * —

انگلستان کے اصلي جذبات ترکي کے متعلق

— * —

مقامي معاصر اسٹيٹسمين لکھتا ہے :

" ترکي کي التواے جنگ کی پاليسي گو منقسمه نقشے کے خلاف بارها نهايت کاميابي کے ساتھه استعمال کي جا چکي ہے' ليکن موجوده صلح کانفرنس ميں بالکل بيکار ہے - بلقاني رياستيں کسيقدر صحت کے ساتھه جانتي هيں که انکو کيا چاهيے اور انکو کسقدر ملسکے گا ؟ بحاليکه دول يورپ (خواه انکا مابعد کا اختلاف کچھه هي هو) اس آرزو کي تصديق کي آرزومند هيں که ترکي کے دن پورے هوگئے - گذشته زمانه ميں يورپ کے اندر هميشه باب عالي کا کوئي نه کوئي حامي و مددگار رها - ايک زمانه ميں (آسٹريا) نے اور (برطانيه) نے ترکي حکومت کو (روس) کے هاتھوں بيخکني سے بچاليا - اسکے بعد روس نے (ارمنيا) کے قتل عام کي موقوفي کے ليے سلطان پر دباؤ ڈالنے کي اجازت دينے سے انکار کرديا' اور اب آخر ميں (جرمني) اس کا دوست تها - مگر يه بے قاعده اتحاد اب ختم هوگئے هيں' کيونکه اب اسکا دور گيا که کسي طاقت کو بهي اس مريض آدمي (ترکي) کے زنده رکھنے سے دلچسپي هو - اصلاح کي بابت اسکي کوششيں ناکام هوچکي هيں اور اسکي فوجي طاقت بالکل نا قابل اعتماد ہے - يورپ کے ميلان ميں يه تغير صاف طور پر اس ياد داشت کے اندر ظاهر کيا گيا ہے جو دول نے باب عالي کو بهيجنے کيلئے تيار کي - ہے يه اخذ کيا جاسکتا ہے که اتحاديوں کو گفتگوے صلح پر قائم رکھنے کي انتهائي کوشش کي جگهه' اُنهوں نے ايسي مراسلت مرتب کي ہے' جسميں ترکي حکومت بلقاني حليفوں کے پيش کرده شرائط کے مطابق صلح کرنے پر مجبور کي گئي ہے -

گو ياد داشت کا مضمون اب تک ظاهر نهيں کيا گيا ہے' ليکن ظاهر ہے که صرف ايک هي مشوره ہے جو طاقتيں ديسکتي هيں - وه يهي بتا سکتي هيں که اگر ترکوں نے ادرنيا نوپل کي حوالگي نامنظور کي تو پهر جنگ ضرور شروع هو جائيگي' اور اگر جنگي کار روائياں دوباره شروع هوئيں تو باب عالي کو ضرور نتيجه منظور کرنا پڑيگا -

يه امر فراموش نهيں کرنا چاهيے که هنگامي صلح ترکي حکومت کو دول سے اپيل کرنے کے نتيجه کے طور پر عطا کي گئي تهي - يه صحيح ہے که بلغاريا جنگ کي موقوفي کے منظور کرنے کے ليے تيار تهي' ليکن جنگي کار روائياں' دول يورپ کے عمده دفتروں کے ذريعه سے ملتوي هوئي هيں - اور صاف يه ہے که اگر ترک هتياروں سے ايک بار پهر درخواست کرنے کے ليے کافي حد تک بيوقوف هيں' تو دول عظمی کي طرف سے پهر کوئي مداخلت نه هوسکے گي [کاش يورپ ترکي کو بے وقوف بننے کيلئے چهوڑدے اور عقلمند بننے کيلئے دباؤ نه ڈالے - الهلال]

جنگ آخر تک ضرور لڑي جائيگي اور اگر نتيجه نه صرف (ادريا نوپل) بلکه قسطنطنيه کي بهي گرفتاري هوا' تو پهر تلوار کے فيصلے کي اپيل نهيں کي جاسکے گي - هم معقول طور پر قياس کرتے هيں که جو پيغام دول کي طرف سے باب عالي کو بهيجا گيا ہے وه انهي خيالات پر مبني هوگا - ياد داشت کے ساتھه هي ساتھه رياستهاے بلقان کي طرف سے اعلان جنگ بهي کر ديا جايگا اور اگر باب عالي نے دول عظمي کے ديے هوے مشوره کو ماننے سے انکار کيا تو فوراً جنگ شروع هو جائيگي - اسليے صلح اور جنگ کي ذمه داري معاملات قسطنطنيه کي کمزور اور ضعيف الاخلاق بر سر حکومت گورنمنٹ پر عائد هوتي ہے - شکست کا آزادنه اعتراف اب بهي ترکوں کيليے قسطنطنيه اور اسکے اطراف کے ممالک کو چهوڑ ديگا - يه قطعي ہے که جنگ کے دوباره چهڑ جانے کا نتيجه يه هوگا که اسلام هميشه کيليے يورپ سے جلاوطن کرديا جائيگا اور پهر اگر قسمت موافق هوئی تو زياده سے زياده يه هوسکتا ہے که سلطنت کي جو قاش اس وقت بلقاني اتحاد دے رها ہے' اس سے کسي قدر لنبي قاش ترکي کے هاتهه آجاے - مسئله صلح و جنگ کے طے کرنے کے ليے ترکي حکومت کا ايک فوجي مجمع کو مدعو کرنا اس امر کا ثبوت ہے که ذمه دار وزراء اپنے فرائض کي ادائگي سے اب افسوس ناک اجتناب کر رهے هيں -

اس قسم کے قومي مجمع کو تمام واقعات کا مالک نهيں بنايا جاسکتا اور نه وه معقول نتيجه تک پهنچ سکتا ہے - يه غير ممکن ہے که حب وطن اور جهالت کي وجه سے قومي مجمع کے ممبر اپنے ملک کي قسمت کو خطره ميں ڈالنے کا فيصله کر ليں' حالانکه وزراء ايسے وقت ميں اپني ذمه داري پر اگر کام کرتے' تو جنگ بلقان جيسی ايک شرطيه کچل ڈالنے والي شکست کے بعد' ضرور تها که دانشمندانه طريقه پر طريق رضامندي اختيار کر ليتے -

تمام حالات و قياسات اور معلومات و تقابل اس يقين کيليے مجبور کرتے هيں که اب ترکوں کي کاميابي کا موقعه مشکوک ہے - ترکوں کي شکست صرف ايک هي سبب سے نه تهي - جسکا تدارک کيا جاسکے' بلکه ايک عام غير مستعدي کا نتيجه تهي - فوج ميں آدميوں' سازو سامان جنگ' اور باقاعده تشکيل (آرگنائزيشن) تينوں باتونکی کمي تهي - فوج کا بيشتر حصه ايسے نو اموز اشخاص پر مشتمل تها جنهوں نے کبهي رائفل کي صورت تک نهيں ديکهي تهي - انکے پاس سامان جنگ کچهه بهي نه تها. اور انکے افسروں ميں موجوده جنگ کے وسيع مقابلے ميں آدميوں کے جم غفير کو لڑانے کي قابليت نه تهي - موجوده حالت ميں ان نقصانات کي تلافی کي کوشش محض بے سود اور ايک خالي از اُميد کوشش هوگي -

تاهم جنگ کے طرفدار غالباً ترکي سپاهي کي اس قابليت پر اعتماد کرتے هيں جو وه گذشته زمانه ميں مدافعت کے وقت تحمل کے ساتھه ثابت قدم رهنے ميں ديکها چکا ہے اور يه اُميد کيجاتي ہے که بلقاني اپني تمام طاقت ناممکن التسخير مقامات و لا حاصل حملوں ميں صرف کرچکے هيں - ليکن جو اعتماد که ان خيالات پر مبني هوگا وه غالباً نا اُميد ثابت هوگا -

ادبیات

—○:*:○—

قطرات اشک

—:○(*)○:—

اے مسلمان ' نکل خون کا محضر لیکر گرم فریاد ہو پھر ہات میں خنجر لیکر
ہاں ' نکل سینہ میں امیدونکا محشر لیکر یہ سکوں ہستي میں ظالم دل مضطر لیکر !
کھینچ وہ نالہ کہ پیدا ہو شرر دامن میں
آگ لگجاے تري شمع کے پیراھن میں

سینۂ کوہ جسے سن کے دھل جاتا تھا لیکے وہ بار امانت تو سنبھل جاتا تھا
لن ترانی کي صدا سن کے مچل جاتا تھا ایک جلوہ کے لیے آگ میں جل جاتا تھا
جستجو کي وہ مگر تیري ادائیں نہ رھیں
ذوق آلود وہ پر درد صدائیں نہ رھیں

ساز توحید کا اک لغمۂ بیتاب تھا تو تھا گہر ' لیک زمانے میں نہ کمیاب تھا تو
مثل نرگس نہ کبھي شیفتۂ خواب تھا تو سرعت برق تھا تو ' ہستي سیماب تھا تو
نہ ھوا جس کے لیے اُف ' در خیبر بھاري
نظر آتا ھے اوسي ھات میں خنجر بھاري

کیا ترا بیعت رضواں میں یہي پیماں تھا ؟ کیا یہي درس علي و عمر و عثماں تھا ؟
یہي اسلام تھا پہلے بھي ' یہي ایماں تھا ؟ کیا شہ یثرب و بطحیٰ کا یہي فرماں تھا ؟
جا ' نکل' تو ھے مذلت کا اگر متوالا
تیرا محتاج نہیں گنبد خضرا والا

منتشر میري نوا صورت نکہت ھو جاے ھر جراحت کا نشاں دیدۂ عبرت ھو جاے
دل بیتاب مري زیست کي لذت ھو جاے کلفت درد مجھے مایۂ عشرت ھو جاے
خط تقدیر مٹادوں تیرے در پر گھس کر
خاک ھوجاؤں تري راہ کي میں پس پس کر

(نیاز محمد خاں " نیاز " فتح پوري)

غزل

—: * :—

غضب ھے کہ پابند اغیار ھوکر مسلمان رھجائیں یوں خوار ھوکر
سمجھتے ھیں سب اھل مغرب کي چالیں مگر پھر بھي بیٹھے ھیں بیکار ھوکر

* * *

اُٹھے ھیں جفا پیشگان مہذب ھمارے مٹانے پہ تیار ھوکر
تقاضاے غیرت یہي ھے عزیزو! کہ ھم بھي رھیں اُن سے بیزار ھوکر

* * *

ابھي تمکو سمجھے نہیں اھل مغرب بتادو اُنھیں گرم پیکار ھوکر
فریب و دغا کے مقابل میں تم بھي نکل آو بے رحم و خونخوار ھوکر
کہیں صلح و نرمي سے رھجاے دیکھو نہ یہ عقدۂ جنگ' دشوار ھوکر

* * *

یہ ترک و عرب ٹھان لیں اپنے دل میں رھینگے نہ محکوم کفار ھوکر
وہ ھمکو سمجھتے ھیں احمق جو حسرت وفا کے ھیں طالب دل آزار ھوکر

(حسرت موہاني)

اب میں کچھه یونانیوں کي بابت بیان کرونگا - جو کچھه هونا تھا هوگیا اور سب لوگ سن چکے - یونانیوں نے اس جنگ میں بہت کچھه کیا ہے - انهوں نے ترکوں کے مقابله میں مستقل مزاجي کا ثبوت دیا اور سالونیکا پر قابض هوگئے - انکي سپاه (اینوس) اور (ڈیڈچچ) میں پہنچکر دیپائرس کے خط سرحدی پر ناکه بندي کرنے میں بھي کامیاب هوگئي' جسکي وجه سے ترکوں کا سخت نقصان هوا - کسي کا یه خیال بھي نه تھا که یونانیوں کي ترکیب اس جنگ میں ایسی مفید ثابت هوگي - انکي کامیابي سے همکو ایک سبق ملتا ہے که وه شے جسکو هم ایک وقت حقیر اور غیر مفید سمجھتے هیں' کیا معلوم که دوسرے وقت ایک نہایت هي مفید شے ثابت هو - اس محنت کا نتیجه جو یوناني جنرل اسٹاف نے اپنے فرائض کي ادائیگي میں برداشت کی' اسوقت همارے سامنے ہے - یوناني بحري اور بري فوج (بالٹک فیڈیریشن) کا نہایت عمدہ جزو ہے - دوسري ریاستوں کے مقابله میں انکا سب سے کم نقصان هوا - شاید کل تین هزار آدمیوں کا - گو وه بھي اصلي معنوں میں اچھوتي نه رهي' لیکن اسکو ترکوں کے امیدوں کے بالکل خلاف فتح هوئي - اسکے بیڑہ کو انگریزي افسر نے تعلیم دي تھي - کبھي کسیکا خیال بھي نه تھا که یوناني فوج مقدونوي بندرگاهوں پر قابض هوسکے گي - سب سے پہلے یوناني فوج سالونیکا میں داخل هوئي' جسکي وجه سے بلغاریوں اور سرویوں میں حسد کي آگ شعله زن ہے -

[لیکن اس تحریر سے بعد کي جنگوں میں یونانیوں کا نہایت شدید نقصان هوا' جسکا مجبورانه اعتراف اب ایتھنز میں بھي کیا جارها ہے الهلال]

ترکي کي حالت

اگر یه قیاس ٹھیک بھي هو که اسوقت ترکوں کي نصف قوت کا خاتمه هوگیا ہے تو بھي وه اسوقت بلقاني ریاستوں کے مقابله کے لیے پوري طرح مضبوط هیں - یه اس موقع پر اپنے مورچوں میں محفوظ رهکر غنیم کو متواتر اور مستقل نقصان پہنچانے کیلیے کامیاب حمله کرینگے اور فوج کي صورت ظاهري سے نسبتاً زیادہ کامیاب ثابت هونگے - اگر بالفرض یه لڑائي چھه مہینه اور جاري رہے' تو ترکوں کو خطوط شٹلجا کي صرف چند میل زمین اور چھوڑدیني پڑیگي - غالباً اس فوج کي رسد کے اخراجات جو اسوقت شٹلجا اور دردانیال میں جمع هوئي ہے' اسقدر کم هیں که اسوقت تک شاید هي دنیا کي کسي فوج کے هوئے هوں - ترکي سپاهي کہتے هیں که هم کو آدھي روٹي اور ایک پیاله پاني کي ضرورت ہے اور بس - برخلاف اسکے دشمن کي فوج کے میدان میں موجود هونے کي وجه سے انکي ریاستوں کا دیواله نکلنے کا وقت آرها ہے - پھر اس نقصان کا توذکر هي کیا ہے جسکا نتیجه قوم کے بڑھے هوے میلان جنگ کی شکل میں ظاهر هوجائیگا یعني موسم سرما کے وه مصائب' جنکي منادي ایشیائي هیضه حال هي میں اپني برباد کن صدا سے کرچکا ہے -

ان تمام واقعات کو دیکھکر بھي اگر ترک اپنے مفید مطلب شرائط حاصل کرنے میں کوتاهي کریں' تو انکے لیے اس سے زیادہ اور کیا بدنصیبي هوسکتي ہے ؟ یه انکو معلوم ہے که مقدونیه همارے قبضه سے نکل چکا ہے اور وه اس سرکش ورثے کے هاتھه سے نکلجانے پر زیادہ رنجیدہ بھي نہیں هیں - وه اسوقت بھي (ڈیڈچچ) پر ترکي قبضه قائم رهنے کے لیے گفتگو سے صلح میں زور دیر ہے هیں' وه جنینیا اور سقوطري' دونوں کي قرباني پر رضامند هو جائینگے اگر ترکي سپاه کو فوجي اعزاز کے ساتھه کوچ کرنیکي اجازت ملجاے اور آیندہ سرحد بندي کے وقت ایڈریا نوپل پر انکا قبضه رہے - بلقاني ریاستوں کے مصالح پر گفتگو کرتے هوئے میرا ذاتي خیال یه ہے که انکي سخت بیوقوفي هوگی اگر وه صرف ایڈریا نوپل کیلیے جسکو وه باوجود حیرت انگیز قربانیوں کے ابتک زیر نه کرسکے' پھر دوبارہ مصائب جنگ میں گرفتار هوں - یه همیشه یاد رکھنا چاهیے که زمانه حال (خاصکر یورپ) کي اصطلاح میں اصلي فتح کا اندازہ صرف اس سے کیا جاتا ہے که کسقدر جانیں تلف هوئیں' اور کسقدر مالي نقصان هوا ؟ ریاستوں کو اب صرف ان اسباب پر غور کرنا چاهیے که (کونسل چیمبر) یعني سر ایڈورڈ گرے همکو اس سے زیادہ اور کیا دلا سکتا ہے' جس قدر که همکو جان و مال کي قرباني کے بعد ملنے کي امید هو؟ اسوقت یه سوال ٹھیک ویسا هي ہے' جیسا که سات برس پیشتر سنه ١٩٠٥ع میں جاپانیوں کو جنگ مکڈن کے بعد پیش آیا تھا' جبکه تمام دنیا کا خیال تھا که جاپان روس سے بچے بچائے گوشت کا آخري لقمه بھي حلق سے جبراً نکال لیگا اور یا پھر ناکامیابي کي حالت میں وه هاربن کي طرف کوچ کردے گا -

بلغاریوں' سرویوں' اور مانٹي نگریوں کي بھي اس موقع پر وهي حالت ہے - جاپانیوں نے بڑي جانچ پڑتال کے بعد اسکا فیصله کیا که یه موقع هاربن کي جانب بڑھنے کا نہیں ہے' جسکي وجه سے وه نسبتاً نقصان میں رهینگے - اگر بلغاري بھي اسوقت اسي دانشمندي سے کام لیں تو امید ہے که وه سرحد شٹلجا پر قابض هونے کے جنون میں ایک انساني جان یا ایک کارتوس بھي گنوانا پسند نہیں کرینگے - [یقیناً ایسا خیال بلغاریا کیلیے جنون ہے' بشرطیکه انگلستان کي وزارت خارجه کا دماغ محفوظ و مصئون رہے - الهلال]

برطانیه بلغاریا و سرویا کي دیرینه دوست ہے

— * —

(مسٹر جے هارڈ رهائٹ هاوس) نائنٹین تھ سنچري کے آخري نمبر میں موجودہ جنگ پر ایک مضمون لکھتے هوے لکھتے هیں :

" برطانیه عظمی اسوقت (بلغاریا) اور (سرویا) کي دیرینه دوست ہے' اسلئے که هم اس شخص (مسٹر گلیڈسٹون) کے هموطن هیں' جسکي قدر آج بھي اسیقدر ہے جسقدر که اُسوقت تھی' جبکه وه انکے دشمنوں (یعني ترکوں) کے برخلاف گرجتا تھا - قومي محبت ایک ایسا خزانه نہیں ہے جو آساني سے حاصل هوسکے "

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائے قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

—*—

زود کن

داڑھی مونچھہ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں - تولہ دو روپے

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپے آٹھہ آنہ کلاں تین روپے

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور - درجن ایکہ روپیہ

حب

انکے کھانے سے افیم چانکر -

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھرجاتا ہے بدبو زائل - نا سور - بھگندر - خنازیر کے گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۲ تولہ دو روپے

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے

برأالساعۃ

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایکروپے

دافع دردکان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے - ایکروپے

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے

سرمہ ممیرہ کراماتی

مقوی بصر - محافظ بنائی - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخی - ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے

جوہر عشبہ مغربی

مع چوب چینی وغیرہ

جس کو انگریزی میں سارس اپریلا کہتے ہیں

جن امراض کا عروج شد و مد سے سلطنت جسم میں تباہی کرنیوالا ہوتا ہے انکو غروب کرنے کا آلہ (تارپیڈو) اگر کوئی ہے تو یہ جوہر ہے - جب بگاڑ خون انتہا درجہ تک پہنچکر خون کو ردی کردے اس وقت اسکو درست کرنا چاہو تو اس جوہر عشبہ کو استعمال کرو - یہ مرض کو قبرتاہی نہیں بلکہ عالم وجود سے کھوتا ہے - جوہر عشبہ انسان کے خون کو صاف کرنے کی مسلمہ دوا ہے - اسکے استعمال سے خون گندہ نہیں ہوتا - اس واسطے یہ محافظ صحت ہے - جوہر عشبہ کو میڈیکل افیسر - پروفیسر علوم طب اور حکما نے خون سے سمیت دور کرنے کا علاج قرار دیا ہے - جوہر عشبہ تبدیلی موسم کی وجہ سے جو جسم پر پھوڑے پھنسیاں ، دھبے وغیرہ ہوتے ہیں اُن سب کو دور کرتا ہے - جوہر عشبہ خنازیر کے باعث جب زخم یا ناصور یا بھگندر یا چنبل یا سیاہ داغ جس پر سے چھلکے اترتے ہوں یا زرد آب نکلتا ہو یا خارش زیادہ ستاتی ہو یا خاص مہسموں صد - نخ

انگریزی دوکانوں اور ولایت کے تیار کردہ

عشبے بوجہ آمیزش شراب ایک تو مذہباً ناپاک دوسرے خون کو گرم کردیتے ہیں کیونکہ وہ سرد ملکوں کے لئے گرم اجزاء سے بنائے جاتے ہیں -

ہمارے جوہر عشبہ وچوب چینی کی فضیلت

یہ ہے کہ یہ اس دیس کی طبائع کے خیالات کو ملحوظ رکھہ کر سرد و ٹھنڈی ، جوش خون کو روکنے والی ادویہ سے مرکب کیا گیا ہے - جس سے خون میں ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے اور جوش خون دور ہو جاتا ہے -

—*—

تجربہ کرکے دیکھہ لو! } جب ہاتھہ پاؤں میں سوزش ہو - جب جوڑوں میں درد ہو - جب چہرہ پر سیاہی معلوم ہو - جب ہتیلیاں پھول جائیں اور رات کو درد ستائے - جب سر یا داڑھی کے بال گرنے لگیں - جب سر پر تمام کھرنڈ بننے سے گنج کی صورت بنجائے تو اسکو پلانے سے تمام شکائتیں دور ہو جاتی ہیں - برسوں کے زخم ، ناصور ، بھگندر دنوں میں ہیں -

—*—

بڑی مستند شہادت } اس جوہر کے مؤثر ، سریع العمل اور مفید ہونے کی یہ ہے - کہ موجودہ اور گذشتہ اطباء یکزبان ہوکر لکھتے ہیں - اگر یہ جڑی بوٹی دنیا میں ظاہر نہ ہوتی تو ہم نہیں کہہ سکتے ہزاروں مریض ہر ملک اور شہر میں لاعلاج ہوکر زندہ درگور ہوجاتے - مگر چوب چینی و عشبہ کے ظاہر ہونے سے پھوڑے پھنسیاں اور خون میں سمیت حیوانی یا نباتی سرایت کرنے سے جو ردی و موذی امراض پیدا ہوں سب دور ہو جاتے ہیں - جب تمام جسم پر خارش ہو - خراب اور مرطوب آب و ہوا میں رہنے سے بھوک بند ہوجائے - درد عرق النسا ستائے تو اسے آزمایئے -

قیمت فیشیشی تین روپے

پتہ :-

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما - لاہور

مراسلات

مسلم لیگ

اور اینده جلسے کے صدر کا انتخاب

—○: * :○—

جناب اڈیٹر صاحب السلام علیکم -

هندوستان کے روشن خیال مسلمانوں میں بہت کم لوگ ایسے هونگے جو آینده اجلاس لیگ کے لئے آنریبل میاں محمد شفیع صاحب بیرسٹر ات لا لاهور کے انتخاب کو استحسان کی نظر سے دیکھینگے - برخلاف اسکے کچھه تعجب نہیں که اس عجیب و غریب انتخاب سے وہ بدگمانی جو لیگ کی جانب سے قوم میں پھیلی هوئی ہے مضبوطی کے ساتھه دلوں میں بیٹھه جاے - ابھی سے مخالفت کی صدا بلند هو چلی ہے - اخبار امپائر کلکته مورخه ٢١ جنوری اور امرتا بازار پترکا کلکته مورخه ٢٣ جنوری کے مطالعے سے معلوم هوسکتا ہے که عوام تو عوام بہتیرے انگریزی خوانوں تک کو آنریبل موصوف کی صدارت ناپسند ہے - نظر غور سے دیکھا جاے تو یه مخالفت بیجا بھی نہیں ہے - لیگ کے کونسل نے آنریبل موصوف کو صدر انتخاب کرنے میں سخت غلطی کی ہے - کل کی بات ہے که لیگ قوم کو اپنی روش کے برخلاف دیکھکر اپنے قواعد و ضوابط میں مناسب ترمیم کرنے پر آماده هوگئی تھی - بلکه قومی احساس کے لحاظ سے سلف گورنمنت کو اپنا نصب العین بنانے پر بھی راضی هوگئی تھی - آج وہ ایک ایسے بزرگ کو اپنی صدارت کی کرسی پر بتھانا چاهتی ہے - جو پچھلے هی اجلاس میں جبری تعلیم کے متعلق قومی جذبات اور خیالات کی سختی کے ساتھه مخالفت کرچکے هیں - اور صرف اجلاس هی میں مخالفت کرنے پر اکتفا نه کی ' بلکه امپیریل کونسل میں بھی ' جہاں وہ بحیثیت نمایندۂ جذبات مسلمانان پنجاب داخل تھے - اِسی اپنی مخالفت پر اڑے رہے - پھر دلیل کیسی معقول جسے ایک طفل مکتب تک سنکر بے اختیار هنس پڑے - که اگر اِسلام جبری تعلیم کا روا دار هوتا تو تیره سو برس سے آجتک کتنے هی مسلمان بادشاہ گذر چکے هیں ' کوئی نه کوئی بھی اپنی رعایا کے لیے تعلیم کو جبری کردیتا - چونکه ایسا نہیں هوا ' اسلیے اسلام کے روسے تعلیم میں جبر محض ناجائز اور حرام ہے - اسی اجلاس میں آنریبل مسٹر مظهر الحق نے بھی ایک امر یعنی " مسلمانوں کی طرفسے کونسل میں علحده نمائیندگی " میں قومی جذبات کے خلاف اپنی راے ظاهر کی تھی - لیکن سلیقے کے ساتھه - صاف طور پر کہدیا تھا که " یه راے میری ذاتی راے ہے ' عام مسلمانوں کے خیالات اسکے برعکس هیں " پھر بھلا مسلمان مسٹر شفیع کی مخالفت نه کریں تو کیا کریں ؟

کیا لیگ کے سکریٹری صاحب یا اُسکے ممبران کونسل اتنا نہیں سمجھتے که قوم خدا کے فضل سے اب وہ قوم نہیں رهی جو اُنکے هاتھوں کٹ پتلی بنکر رہے ؟ قوم میں صاحب فہم و تمیز لوگوں کی کمی نہیں - ڈاکٹر محمد اقبال بی - ایچ - ڈی - میجر حسن بلگرامی - نواب وقار الملک وغیره بہتیرے سچے بہی خواہ قوم موجود هیں - جنپر قوم بجا طور پر اعتماد کرسکتی ہے - اِن لوگوں کے هوتے ایک ایسے شخص کو صدر مقرر کرنا جو ایک مفید ملت مسئلے کی متعصبانه مخالفت کرتے هوے خود اسلام پر ناروا الزام لگانے میں نه هچکچاے - حماقت نہیں تو کیا ہے ؟ بھلا ایسا شخص هندوستان کے مناسب حال سلف گورنمنت کا کیا خاک خاکه کھینچیگا -

مناسب ہے که ممبران کونسل اِس انتخاب پر قبل اِسکے که وقت هاتھه سے نکل جاے ' ٹھنڈے دل سے نظر ثانی کریں - اور شخصی خوشنودی پر قومی بہبودی کو قربان نه کریں - اگر اور کوئی صاحب نہیں ملتے تو مسٹر مظهر الحق هی کیوں نه صدر بناے جائیں - جہانتک دیکھا گیا ہے انکا دامن بیجا خوشامد سے پاک ہے - وما علینا الا البلاغ -

آپکا خادم
وحید النبی خاں
کلکته }

فکاهات

مسلم لیگ

جناب لیگ سے میں نے کہا که " اے حضرت ! * کبھی تو جاے همارا بھی ماجرا کہیے
کلیم طور په کرتے تھے عرض قوم کا حال * تو آپ شمله په کچھه حال قوم کا کہیے
معاملات حکومت میں دیجیے کچھه دخل * یه کیا که قصۂ پارینۂ وفا کہیے ؟
خدا نخواسته ترک وفا نہیں مقصود * هر ایک بات بانداز آشنا کہیے
عدالتوں کی پریشانیاں بیاں کیجیے * فسانۂ ستم و جور ناروا کہیے
دراز دستی پولیس کا کیجیے اظہار * مقدمات کے حالات فتنه زا کہیے
گذر رهی ہے یه جو کچھه که کاشتکاروں پر * یه داستان الم ناک و غم فزا کہیے
شیوع علم میں قیدیں جو بڑھتی جاتی هیں * یه کون شیوۂ دانش ہے ' اسکو کیا کہیے ؟
سنائیے اُنھیں کچھه بحر قہر و جبر کا حال * پھر اسکے بعد ستم هاے نا خدا کہیے
برادران وطن کہه رہے هیں کیا کیا کچھه * کبھی تو آپ بھی افسانۂ جفا کہیے
کبھی تو رد و قدح کی بھی کیجیے جرأت * جو بات بات په هر بار مرحبا کہیے
نه هو سکے تو اشاروں میں کیجیے اظہار * وگرنه لطف تو یه ہے که برملا کہیے "

- * * *

جناب لیگ نے سب کچھه یه سنکے فرمایا : * " مجھے تو خو ہے که جو کچھه کہو بجا کہیے "

[نقاد]

PRINTED & Published by A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. Pblg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

الهلال

ايک هفته وار مصور رساله

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

مدير مسئول و محرر خصوصي

احمد المكني بابي الكلام الدهلوي

مقام اشاعت

۷ - ۱ مكلاوڈ اسٹريٹ

كلكته

عنوان تلغراف

« الهلال »

قيمت

سالانه ۸ روپيه

ششماهي ٤ روپيه ۱۲ آنه

جلد ۲ | كلكته : چهار شنبه ۲۷ صفر ۱۳۳۱ هجري | نمبر ٥

Calcutta : Wednesday, February 5, 1913

فهرس

— * —

تصاوير

— * —

تلغراف خصوصي

—:*:—

بجواب الهلال

(قسطنطينه : ٦ - فروري)

— * —

جنگ شروع هوگئي - انتظامات ما فوق العادة نهايت مستعدي سے جاري ' ايڈريا نوپل كے محصورين كي طرف سے هفتوں اطمينان هے - دشمن نے دو مرتبه پيش قدمي كي اور گولوں كي بارش سے فرار پر مجبور هوا - شوكت پاشا شتلجه پهنچ گئے هيں - انور بے ۳۰ - هزار فوج ليكر دارالخلافت سے روانه هوگئے - فتحي بے بهي طرابلس سے آگئے اور انكي كمان ميں جنوبي حصه ديديا گيا - مشهور هے كه دشمن صلح كيليے اب تک دول سے نامه و پيام كر رها هے - ناظم پاشا كے انتقام كي خبر محض گپ هے - شتلجا كي فوج متحد و متفق -

(مصباح)

اطلاع

نمبر ۹ ' ۱۰ ' ۱۱ ' ۱۲ ' دوباره چهپكر طيار هوگئے هيں - پهلي اور دوسري سه ماهي كي مكمل جلديں جنكي جلد پر وسط ميں سنهري حرفوں ميں الهلال كا بلاک منقش هے' مجلد موجود هيں - پهلي جلد ميں نمبر ايک سے ۱۲ تک ' اور دوسري جلد ميں نمبر ۱۳ سے ۲۴ تک شامل هيں - دوسري جلد كے مضامين كے ليے پهلي جلد كے ديكهنے كي ضرورت نهيں - قيمت في جلد چار روپيه آٹهه آنه - ششماهي كے تمام پرچوں كي يكجا جلديں بهي بندهوائي گئيں هيں - قيمت في جلد مجلد آٹهه روپيه -

یورپین ترکي اور ریاست هاے بلقان

— * —

فرهنگ بعض الفاظ عربیه

— * —

(آستانه) قسطنطینیه

(ادرنه) ایڈریا نوپل

(بحر مرمرا) مار مورا

(بحر ایجه) ایجین سي (جس میں جزائر سامرس وغیره واقع هیں)

(نهر الدانوب) دریاے ڈینیوب (جو کسي وقت ترکي روسي سرحد تها)

(النمسا والمجر) آسٹریا هنگري

(البوسنه والهرسک) بوسینیا ' هزریگونیا

(الجبل الاسود) مانٹي نیگرو

(اثینیا) ایتهنس دار الحکومت یونان

(سکک حدید) یعنے ریلوے لائن کا خط - (حدود) یعنے وه موٹي جدول ' جو ترکي حدود حکومت کو ریاست هاے بلقان ویونان سے علحده کرتي هے -

(یه نقشه قسطنطینیه کے مکتب حربیه کے جغرافیے سے طیار کیا گیا هے ' اور اصل نقشے کا بجنسه عکس هے)

وهو الذي ينزل الغيث من بعد ما قنطوا ' و ينشر رحمته وهو الولي الحميد (۴۲ : ۲۷) ولا تايسو من روح الله ! انه لا يايس من روح الله الا القوم الكافرون (۱۳ : ۸۷)

* * *

جلسه کي کارروائی " سورہ والصف " کي تلاوت سے آغاز کی گئی ' جسکو جناب شیخ محمد موسی المصري امام مسجد جامع نے شروع کیا ' اور پھر میں نہیں بتلا سکتا کہ میں کہاں تھا ؟ میرے کانوں میں یہ صدا آرهي تهي ' لیکن معلوم نہیں کہ اس صدا کا جواب چالیس کرور زبانوں سے کب ملے گا ؟

یا ایها الذین آمنوا ! هل ادلکم علی تجارة تنجیکم من عذاب الیم ؟ تومنون بالله و رسوله و تجاهدون في سبیل الله باموالکم و انفسکم ' ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون - یغفر لکم ذنوبکم و یدخلکم في جنات تجري من تحتها الانهار ' و مساکن طیبة في جنات عدن ' ذلک الفوز العظیم ' و اخری تحبونها ' نصر من الله و فتح قریب ' و بشر المومنین (۶۲ : ۹)

اے وہ لوگو کہ دعویٰ ایمان رکھتے ہو ' اور کاروبار دنیوي میں مشغول ہو! میں ایک ایسي تجارت بتلاؤں ' جو تم کو (آنے والے) سخت و شدید مصائب عذاب سے بچالے ؟ اللہ اور اسکے رسول پر ایمان کامل پیدا کرو ' اور خدا کي راہ میں اپنے مال و دولت اور اپني جانوں سے جهاد کرو! یهي طریق تمهارے لیے بہتر ہے بشرطیکہ تم (وقت کي مصیبت کو) سمجھو!

اگر تم نے ایسا کیا تو اللہ تمهارے قصوروں سے درگذر کردیگا ' تم کو کامیابي و با مرادي کے ایسے باغهاے نشاط میں پہنچادے گا ' جہاں (اشک حسرت و نامرادی کی جگہہ عیش مراد کي) نہریں بہہ رهي هونگي ' اور نیز ایسے مکانات طیبہ میں ' جو دائمی مسرت کے باغوں میں تم کو بسائے رکھیں گے - غور کرو تو یهي کامیابي سب سے بڑي کامیابي ہے - اور پھر اسکے علاوہ ایک دوسري نعمت محبوب بهي تم کو ملےگي ' یعنے اللہ کے طرف سے غیبي نصرت کا نزول هوگا ' اور تم عنقریب فتح مند هوجاؤگے - (اے پیغمبر) یہ بشارت ہے جو مسلمانوں کو پہنچادو !

* * *

جلسے کي صدارت کیلیے باهر سے ایک بزرگ طلب کیے گے تھے ' مگر عین وقت پر وہ علالت سے مجبور هو گئے - اسلیے باتفاق راے نائب مسٹر غلام حسین عارف کا انتخاب هوا اور نئي وزارت کے خیر مقدم ' مسلمانوں کو اس فیصلہ کن وقت میں اتحاد اسلامي کي دعوت ' مظالم بلقان اور دول ستہ کي خاموشي پر اظہار نفرین و تاسف ' اور تحریک عمومي جهاد مالي کے بالترتیب رزولیوشن پیش کیے گے - تمام جلسے میں جوش و خروش اور اضطراب و التهاب کا جو عالم تھا ' اسکا بیان حیطۂ تقریر سے باهر ہے - درمیان میں چندہ کي وصولي اور نئے نئے آنے والے گروهوں کے سیلاب سے (جسکی لهریں منتقل هوتي هوئیں وسط مجلس تک پہنچ جاتي تهیں) شور و هنگامہ برپا هوگیا تھا ' اور آپ سمجھہ سکتے هیں کہ جس جگہ بلا مبالغہ مبالغہ ڈیڑھہ لاکھہ آدمیوں کا مجمع هو ' اسکا ادنے سا بهي هنگامہ کیسا شدید اور سخت هوگا ؟ لیکن الحمد للہ کہ تمام دلوں کا قبلۂ اضطراب ایک هي تھا ' اسلئے جب اسکي صدا اٹھتي تهي تو سب متوجہ هو جاتے تھے - تقریر کے شروع هوتے هي ایک ایسا سناٹا اور خاموشي طاري هوگئي ' گویا زبانیں سب سے چھن گئي تهیں ' اور صرف کان هي باقي رهگئے تھے -

جوش کا کچھہ اندازہ آپ اس سے کر سکتے هیں کہ جلسے میں چندے کي وصولی کا ابتدا سے انتظام تھا ' اور تقریر کے شروع هونے سے پہلے هي تقریباً ایک سو والنٹیروں کي جماعت بار بار تمام جلسے میں دورہ کرچکي تهي ' مگر با ایں همہ اثناے تقریر میں جب اس عاجز کي زبان سے یہ جملہ نکلا کہ :

" اب صرف دو هي کام هیں ' جنکي طرف تم کو بلاتا هوں : جیب میں مال ہے ' اسے پھینکدو ' اور جسم میں جان ہے اسے هتیلیوں پر طیار رکھو تاکہ جب کبھي کلمۂ الهي کو تمهاري ضرورت هو ' تم اسکي پہلی صداے دعوت پر اپني تڑپتی هوئي لاشوں کا اضطراب ' اور اپني گردنوں کے خوں کا فوارہ پیش کش کر سکو ! ! "

تو جاں نثاران ملت نے اپني جیبوں کو الٹ دیا ' اور نوٹوں اور روپیوں کے ساتھہ صدائیں اٹھیں ' کہ جیب کي اخري متاع بهي حاضر ہے !

کلکتہ میں ایک سال سے چندے کی وصولي هو رهي ہے ' عام لوگوں میں (اور وهي اسلام کے سچے فرزند هیں) شاید هي کوئي شخص هوگا جس نے دس پندرہ مرتبہ چندہ نہ دیا هو - پچھلے دنوں اس فقیر کي تقریروں کي مجلسیں هفتے میں چار چار مرتبہ منعقد هوئیں اور هزاروں مخلصین و محبین هیں ' جو هر مجلس میں شریک هوتے تھے اور هر مرتبہ چندہ دیتے تھے - اسي طرح شہر کے هر حصے میں چندے کا سلسلہ جاري رها ' با ایں همہ اس جلسے میں پیسوں ' اکنیوں ' اور دونیوں سے تقریباً ۳۰ - هزار روپیے کي رقم فراهم هوگئي -

والنٹیروں کا گروہ جلسے کے بعد راستوں سے گذرا تو مکانوں کي کھڑکیوں سے عورتوں نے اپنے زیور پھینکنا شروع کردیے - خود جلسے میں نہایت کثرت سے لوگوں نے اپني گھڑیاں ' انگوٹھیاں ' اور کپڑے اتار کر دیدیے - یہاں تک کہ گاڑي اور گھوڑا تک ایک شخص نے پیش کردیا -

تشکر و تبریک

—:○*○:—

هم آن جوانان غیور ' اور خدمت گذاران مخلصین کو ان نتائج عظیمہ کیلیے خلوص دل سے مبارک باد دیتے هیں ' جنهوں نے ایک هفتے تک اپني پوري زندگي اس خدمت کیلیے وقف کردي اور اسدرجہ عظیم الشان مجلس کے منعقد هونے کا اصلي باعث ثابت هوے ' علی الخصوص پر جوش ممبران انجمن (معین الاسلام) جو ایک هفتے کیلیے اپنے ارام و راحت کو بالکل بھول گئے تھے - (کولهو ٹولہ) کے حضرات بهی مستحق شکریہ هیں ' علی الخصوص (حاجي محمد اسمعیل صاحب) پٹنوي ' شریک فرم حاجي الہ بخش صاحب ' جنکا جوش و خلوص اپنے اندر ایک قابل تقلید مثال رکھتا ہے - اس جلسے کے انتظام و مشورہ کیلیے جو ابتدائي مجلس هوئي تهي ' اس میں اس عاجز نے جب دوکانوں کے بند کیے جانے پر توجہ دلائی ' تو پہلی آواز حاجي صاحب هی نے بلند کی تهي ' فجزاهم اللہ عن الاسلام والمسلمین خیر الجزاء و وفقنا اللہ سبحانہ و ایاهم کما یحبہ و یرضاہ -

شذرات

——:○(*)○:——

کلکتہ کا ایک عظیم الشان دن

—: * :—

۲ - فروري

— * —

اغراق اور مبالغه بیاني نے الفاظ کا اثر کهودیا هے - جب هر چند ادمیوں کا مجمع اخباروں اور روئدادوں کے صفحوں پر آکر بلا تامل " عظیم الشان مجلس " بن جاتا هے ' تو اب واقعه نگار کیلیے یه نهایت سخت مشکل در پیش هے که جو مجلس واقعي عظیم الشان هو ' اُسے کس لفظ سے تعبیر کرے ؟

پچهلے اتوار کو کلکته میں جو عام مجلس منعقد هوئي ' في الحقیقت اسکي قوت اجتماعي کے بیان کیلیے صرف کلکته هي کا نهیں ' بلکه بغیر کسي مبالغه کے تمام هندوستان کا سوال در پیش هے - هم پورے یقین کے ساتهه کهه سکتے هیں که کثرت نفوس ' و اظهار جوش و اثر کے لحاظ سے شاید هي ابتک هندوستان میں کوئي انساني مجمع ایک وقت میں ایسا هوا هو -

صرف ایک مجمع اس مجلس کے مقابلے میں پیش کیا جاسکتا هے - یعنے وه ماس میٹنگ ' جو اغاز غزوۂ طرابلس کے زمانے میں فدریشن هال کي زمین پر منعقد هوي تهي ' لیکن وه بهي کلکته هي کي مجلس تهي -

اس نکتے کو یاد رکهنا چاهیے که پولیٹکل جلسوں کي حالت عام مجالس سے با لکل الگ هوتی هے - کسي عام کامیاب مجلس کیلیے اسقدر هوجانا کافي هے که اسمیں آدمیوں کا اجتماع کثیر هو ' تقریریں پر اثر کي جائیں ' ذي عزت اور با رسوخ اشخاص شریک هوں ' چنده کی مقدار کافي هاتهه آے ' اور چیرز کي آواز متصل هو - لیکن پولیٹکل اغراض سے جو مجمع منعقد هوتے هیں ' انکے لیے صرف اتنا هي هونا کافي نهیں هے ' بلکه پهلي چیز یه هے که کسي ایسي قوت کا انکے ذریعه ظهور هو ' جو براه راست مقصد مجلس کے اثر کا دنیا سے اعتراف کراے ' اور جلسه کي تقریروں سے نهیں ' بلکه اسکي در و دیوار سے ایک خاموش قوت کي صدا اٹهنے لگے -

هم سمجهتے هیں که لوگ هر جگهه جلسے کرتے هیں مگر اس ضروري نکتے کا خیال نهیں رکهتے -

کلکته میں پچهلے اتوار کا آفتاب ابهي اچهي طرح بلند نهیں هوا تها که هر شخص محسوس کرنے لگا که آج کوئي غیر معمولي کارروائی هونے والي هے - سب سے پهلا عظیم الاثر منظر یه نظر آیا که صبح هي سے شهر کے تمام بڑے بڑے بازاروں کي دکانیں بند هونا شروع هوگئیں ' اور تهوڑي دیر کے بعد گیاره لاکهه آبادي کے طول و عرض میں ایک مسلمان کاروباري کي دکان بهي ایسي نه تهي جو بند نه هوئي هو -

اتوار کا دن گو سرکاري تعطیل کا دن هے ' مگر کلکته اور بمبئی وغیره میں دیسي بازاروں کے کاروبار کا اصلي دن وهي هوتا هے ' کیونکه ایک تو انگریزي دکانوں کے بند هو جانے کي وجه سے ضرورت کي چیزیں هندوستاني بازاروں میں لیني پڑتي هیں ' دوسرے تعطیل کي وجه سے لوگ بازاروں میں بکثرت آتے هیں اور هفتے بهر کي ضروریات خریدتے هیں - پس اتوار کے دن کلکته کے بازاروں میں خاموشي و سناٹے کا چها جانا ایک ایسي قوت کا ظهور واضح تها ' جس کا هر باشندۂ شهر کو اعتراف کرنا پڑتا تها -

نیو مارکیٹ میں اتوار کے دن بکثرت خرید فروخت هوتي هے اور انگریزوں کی تمام روزانه ضروریات کا دار و مدار اسي بازار پر هے ' لیکن یهاں ایک دکان بهي کهلی نه تهي -

قصائیوں اور گوشت کے دکانداروں کا دکان بند کردینا سب سے زیاده موثر تها - اسکا اندازه کرنا مشکل هے که اُس دن دونوں وقت کتنے لوگوں کو گوشت کي جگه محض ترکاري پر قناعت کرني پڑي ' اور اس طرح معلوم کرنا پڑا که آج کیا هو رها هے ؟

مسلمان گاڑي والوں نے بهي گاڑیاں بند کردي تهیں -

جلسه کیلیے هالیڈے اسٹریٹ کے ایک نهایت وسیع میدان میں انتظام کیا گیا تها - دس بجے سے انسانوں کے سیلاب عظیم هر طرف سے متحرک هوے اور مقام مجلس تک بڑهنا شروع هوے - سب سے زیاده موثر منظر اُن باقاعده جلوسوں کا تها جو تمام بڑے بڑے محلوں سے نکالے گئے تهے - یه هزاروں انسانوں کا ایک مضطرب اور پر جوش مجمع هوتا تها ' جسکے آگے بڑے بڑے علم هوتے تهے اور اُن پر مختلف آیات جهاد و قتال جلي حرفوں میں نمایاں نظر آتي تهیں - علم کے پیچهے هزاروں آدمي " الله اکبر " اور " جاهدوا في سبیل الله باموالکم وانفسکم " کے نعرے لگاتے تهے ' اور یا پهر بعض پراثر نظموں کے بند جوش و خروش کے ساتهه پڑهتے جاتے تهے -

باره بجتے بجتے وه وسیع میدان ' جسکي نسبت قیاس کیا جاتا تها که شاید اسکے بعض گوشے خالي رهکر جلسے کي عظمت کو نقصان پهنچائیں گے ' اس طرح بهر گیا تها که هزاروں آدمی سڑک پر کهڑے تهے ' اور جس طرف نظر جاتي تهي انسانوں کا ایک سمندر متلاطم نظر آتا تها - اُس وقت هر شخص کو خود بخود ایک عجیب نا قابل تعبیر بیخودانه کیفیت کے ساتهه اپنے اندر قوت و عظمت کا احساس هوتا تها اور معلوم هوتا تها که هم اتنے ضعیف و کمزور نهیں هیں ' جتنا بدقسمتي سے همیں سمجهایا گیا هے -

ڈیڑه بجے جب یه عاجز جلسے میں پهنچا تو چاروں طرف سڑک بهي اسطرح بهر چکي تهی که بلا مبالغه اسٹیج تک جانے میں پورے دس منٹ صرف هوے -

حیران هوں که ایک وقت تها جو گذر گیا ' اب آپکو اسکي تصویر کیونکر دکهلائي جاے ؟

اتنے بڑے جلسے میں شامیانوں کا انتظام ممکن نهیں ' البته دوپهر کي سخت تپش و حرارت کا اسماني شامیانه سب کے سروں پر تها ' اور اندر سے اٹهنے والے دود حسرت و اندوه سے سب کي آنکهیں پر نم تهیں - پسینے کے قطرے پیشانیوں پر چمک رهے تهے ' اور دل کے اندر اور جسم سے باهر ' دونوں فضاؤں میں آتش و حرارت کے سوا کچهه نه تها - آه ! یه آتش مقدس ! یه حرارت زندگي ! یه تپش حیات ملي !! جس کے افسرده شعلوں کے بهڑکنے کے دن نهیں معلوم کب آئیں گے ؟ حالانکه اگر دن آنے والے تهے تو وه تو آگئے :

نه داغ تازه میخارد ' نه زخم کهنه مي کاود
بده یارب دلے ' کین صورت بیجان نمي خواهم

الهلال

۲۷ صفر ۱۳۳۱ هجری

—○:*:○—

حـــدیث الغـــاشـــیـــه (۱)

یـــد الله علـــی الجماعـــه

— * —

الحمد لله الذي احیانا بعد ما اماتنا و الیه النشور!

— * —

یه پرچه ناظرین کے هاتهوں میں اس وقت پہنچے گا' جبکه لکهنو کی صحبتوں کو ڈیڑه هفته گذرچکا هوگا' تا هم یقین هے که انتہائی " صلح کانفرنس " کے بعد اگر کوئي تذکرہ انکي صحبت کا هوگا تو وہ لکهنو کي گذشته کانفرنسوں کي " معرکه ارائیاں " هونگي -

اخلاقي عقائد کي بہت سي گمراهیاں هیں جنکے الفاظ لوگوں کي زبانوں پر چڑهگئے هیں' اور هرموقعه پر انکا استعمال نہایت کثرت کے ساتهه کیا جاتا هے - من جمله انکے ایک یه خیال بهي هے که صلح جنگ سے' اور امن شورش سے' بہر حال بہتر هے -

لیکن غور کیجیے تو اس خیال میں جسقدر سچ هے' اس سے کسي قدر زیادہ مقدار میں جهوٹ بهي هے - یه سچ هے که شورش سے سکون بہتر هے' مگر کس شورش سے ؟ سمندروں کے تلاطم' اور هواوں کي خوفناک موجوں کي شورش سے - نه که اس زندگي کي شورش سے' جسکے جاتے هي موت کے سکون کا پیام آجاتا هے !

صلح بهي اچهي چیز هے' مگر شاید وہ صلح اس سے مستثنی کردي جاے' جس کے مشیر (سر ایڈورڈ گرے) هوں -

لکهنو کے اِن جلسوں میں بهي امن کم اور شورش زیادہ تهي' صلح کا خیال محدود تها ' اور جنگ کي طلب وسیع - امن و سکون استیج کے کنارے تک بهي خالص نه تها ' مگر جنگ کے ولولے سے هال کي پوري فضا گونج گونج اُٹهتي تهي -

پس اسمیں تو شک نہیں که یه شورش نهي اور امن شورش سے بہتر هے - اسمیں بهي کوئي دهوکا نہیں که یه ایک جنگ کي سرگرمي تهي' اور صلح في نفسه جنگ سے اچهي هے - لیکن چونکه اس شورش سے پہلے جو سکون تها' وہ دریا کا سکون نه تها' جس سے مسافروں کي زندگي اور کشتیوں کي سلامتي وابسته هے' بلکه سکون تها اُس خواب غفلت کا' جو انسان کو زندگي کي حرکت سے محروم کر دیتا هے' اور اپنے اندر موت کي ایک مثال کامل رکهتا هے : (و هو الذي یتوفاکم باللیل) - بلکه وہ سکون تها' اُس جمود ممات' اس نعش بے حرارت' اور اس جسد بے روح کا' جسکے لیے موزوں جگهه زمین کے اوپر نہیں' بلکه اسکے نیچے هے - اسلیے اگر بیداري' هشیاري سے' جنبش' بے هوشي سے' اور زندگي' موت سے بہتر' تو یقیناً یه شورش بهي امن سے' یه جنگ بهي صلح سے' اور یه هنگامه و غوغا بهي خاموشي سے بہتر تها - فالحمد الله الذي احیانا بعد ما اماتنا' و الیه النشور [پس تمام حمد و تقدیس هے اُس قدیر و حکیم کیلیے' جس نے هم کو هشیاري کي زندگي عطا فرمائي' حالانکه هم غفلت کي موت میں ساکن و ساکت پڑے تهے -]

* * *

لیکن اِس عجائب سراے بوقلموں میں ایک هي وقت کے اندر سب کو خوشي نہیں هو سکتي - همیشه شادي و غم میں باهم تصادم رها هے' اور ایک کي خوشي دوسرے کیلیے ماتم رهي هے - اور غور کیجیے تو ایسا هونا قدرتي هے -

دنیا میں رنج و خوشي اور شادي و غم کي حقیقت یه هے که پہلے میں " حاصل " کي مسرت هوتي هے' اور دوسرے میں " رفته " کا افسوس - غم کي تمام مثالوں کو ایک ایک کرکے ذهن میں لائیے' هر مثال میں آپ دیکهیں گے که کوئي نه کوئي شے آپسے جاتي رهي هے' اور جانے هي کا نام غم هے - مفلس اداس رهتا هے' اسلیے که دولت چلي گئي - بیمار غمگین هوتا هے' اسلیے که صحت جاتي رهي - مایوسي میں سب سے زیادہ غم هوتا هے' کیونکه ایک چیز " امید " تهي' جو اُس سے چهن گئي - اسي طرح خوشي کے تمام مواقع یاد کیجیے - آپ ایک پُر تکلف محل یا کسي قیمتي موٹر پر بیٹهکر خوش هیں' اسلیے که دولت هاتهه آگئي - بیمار کیلیے غسل صحت کا دن کم از یوم عید نہیں' کیونکه اُسے صحت ملگئي - پس شادي و غم کي تعبیر اگر زیادہ واضح لفظوں میں کي جاے تو یہي هوگي که حاصل هونے کا نام خوشي هے' اور کهودینے کا نام غم - پهر اگر یه سچ هے که خوشي' کسي شے کے حاصل هونے کا نام هے' تو آپ کو جب کبهي کوئي چیز ملے گي' ضرور هے که وہ کسي کے هاتهه سے نکلي هو - عالم کائنات میں کوئي چیز بهي بیکار پڑي هوئي نہیں هے که آپ اٹها لیں گے' هر چیز کسي نه کسي جگهه جڑي هوئي هے' آپ کو اٹها لینے سے نہیں ملے گي بلکه توڑنا پڑے گا - اور توڑئیے گا تو آپکا دامن بهرے گا مگر کسي کي استین ضرور خالي هوگي - آپ پهولوں کي سیج پر لوٹ کر خوش هوتے هیں' مگر یه بهول جاتے هیں که کوئي نه کوئي باغ اجڑا هے' جب کہیں جاکر آپکا بستر آباد هوا هے -

(عرفي شیرازي) جو بجاے شاعر هونے کے ایک اسرار شناس حکیم تها' اس نکتے کو کهه گیا هے :

زمـانـه گلشن عیشی کـرا به یغما داد ؟
که گل بـدامن ما دسته دسته مي آیـد

(میـرزا غـالب) نے ایک دوسري بات کہي هے' مگـر آپ اسي نظر سے دیکهیں :

هر جادہ که از نقش پئے تست به گلشن
چـاکیست بجیب هـوس انداختـۀ ما

پس دنیا میں آپکا هر نفع کسي دوسرے کا نقصان هے' اور آپ اپنے نفع سے خوش هیں تو دوسرا اپنے نقصان پر متاسف -

لکهنو کے جلسوں میں جو کچهه هوا' وہ در اصل ایک ابتدائي معرکۀ جنگ تها' جس نے مسلمانوں میں سب سے پہلے ایک نئے حریف مقابل کو دنیا سے روشناس کیا - قوم خوش هے که اُس نے طاقت حاصل کي' لیکن جن سے چهین کر حاصل کي' ضرور هے که وہ غمگین هوں - آپ کو اگر اپنے بننے کي خوشي هے تو کسي کو اپنے بگڑنے کا ماتم هے - پهر اسکا کوئي علاج نہیں که ایسا هونا قدرتي هے - قوم کي قسمت ابتک ایک جائداد منقوله تهي' جن پر چند اشخاص کا قبضه تها : لا تسئل عما یفعل - یه پہلا موقعه هے که ایک نیا دعویدار پیدا هوا اور طاقت دکهلا کر اپنا حق لینا چاها - آپ کسي کے قبضے سے اسکي مقبوضه ریاست چهیننا چاهیں گے تو وہ ضرور روئے گا - ضابط و خود دار هوگا تو کسي گوشۀ مکان میں رومال سے آنکهیں چهپاکر روئے گا' بے ضبط اور بے قابو آدمي سڑکوں پر چیخ چیخ کر ماتم کرینگے - کوئي وجهه نہیں که آپ اسپر معترض هوں :

---

(۱) اس هفتے میں ایڈیٹوریل حصے کے لکهنے اور کمپوز هونے کے آخري دنوں میں [یعنے اتوار پیر اور منگل کو] مولانا سخت علیل هوگئے هیں - امید نہیں که وہ لیڈنگ ارٹیکل لکهه سکیں - یه ارٹکل جنوري کے پہلے هفتے کے الهلال کیلیے لکها گیا تها' لیکن " دور عثمانیه اور " فاتحۀ جلد جدید " نے اسقدر جگه لے لي که اینده اشاعت کیلیے رکهدیا گیا' اسکے بعد بهي هر نمبر میں مقدم مضامین جگه لیتے رهے اور اسکي اشاعت کي نوبت نه آئي' چونکه اس هفتے یه صفحات خالي هیں' احتیاطا کمپوز کرالیا جاتا هے اگر پرسوں تک لیڈنگ ارٹکل ملگیا' تو اسے نکالدیا جاے گا ورنه شائع هو جاے گا -
(عبـد الواجـد)

جنگ بعد از صلح

— * —

ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا ' فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون

— * —

(محمود شوکت پاشا) نے کہا تھا :

" عالم اسلامي کي ملامت اور جنگ ' ان دو چيزوں ميں سے اگر کسي ايک کے اختيار کرلينے پر هم مجبور کيے گئے تو هم کو تلوار کهينچني پڑيگي "

بالاخر يه قبلۂ امال اور کعبۂ اميد چهل کرور نفوس اسلاميه ' تلوار کهينچنے پر مجبور کيا گيا ' اور اس نے کهينچ لي -

وزارت خارجه پر پرنس سعيد حليم پاشا کا تقرر هوگيا - جمعه کے دن باب عالي کے طرف سے يادداشت کا جواب پيش کيا گيا ' جسکا لب و لهجه پوري دانشمندي اور مصلحت وقت کے مطابق رکها گيا تها مگر ايڈريانوپل اور جزاير کي حوالگي سے قطعي انکار تها -

ترکي کے جواب کے متعلق تار برقيوں ميں عجيب اختلاج بيان رها - ۳۰ کي صبح کو جو پهلي تار برقي آئي هے اسميں ظاهر کيا گيا تها که " باب عالي اسکے ليے طيار هے که ايڈريا نوپل کے جنگي استحکامات مسمار کردیے " يه در اصل انگلستان کي تجويز تهي جو صلح کانفرنس کے اخري ايام ميں مشهور هوئي تهي - نيز اس تار ميں ترکي کے طرف سے يه بهي ظاهر کيا گيا تها که وه ايڈريا نوپل کے اس حصے کو دول کي رائے پر چهوڑ ديتي هے ' جو درياے ماريتزا کے دهني جانب هے ' اور جهاں اسلامي معابد و مقابر نہيں هيں -

ليکن پهر دو بجے ايک دوسرا ٹيليگرام آيا ' جسکا پهلا جمله يه تها : " ترکي کے نوٹ ميں ايڈريانوپل کے قلعوں کے مسمار کرنے کا کوئي ذکر نه تها بلکه ايڈريانوپل کے اس حصے کي نسبت ' جهاں مزارات مقدسه واقع هيں ' ترکي حکومت ميں رکهنے پر اصرار کيا گيا هے " !

هم يقين کے ساتهه کهتے هيں که جس طرح قلعوں کے مسمار کرنے کا نوٹ ميں ذکر نہيں تها ' اسي طرح ايڈريانوپل کے ايک حصے سے دست بردار هو جانے کا بهي اسميں ذکر نهوگا ' جسکو پہلے تار ميں پڑهکر بهت سي جلد باز طبيعتيں نئي وزارت کي طرف سے مايوس هوگئي تهيں -

دوسرے تار کي عبارت اس خيال کي پوري تصديق کرتي هے - ايڈريانوپل کا وه حصه جو دريا کے بائيں جانب هے ' شهر کي اصلي آبادي هے ' اور تمام مقابر و مساجد اسي ميں واقع هيں - نوٹ ميں اس حصے کي اسلامي و تاريخي اهميت پر زور ديا گيا هوگا که ايسے مقام سے ترکي کيونکر دست بردار هوجاے ؟ ليکن کسي ايک حصے کي اهميت پر زور دينے سے يه لازم نہيں آتا که اسکے دوسرے حصے سے دست بردار هوگئے -

بهر حال بلقاني اتحاد نے صلح کي منظوري سے انکار کرديا - نئي وزارت کي استقامت اور هيبت نے پهلا اثر جو پيدا کيا ' وه يورپ کے دول کے رويے کي ايک نئي کروٹ تهي - يا تو دول ترکي پر زور ڈال رهے تهے که شرائط منظور کرلے ' اور يا اب بيان کيا جاتا هے که " ترکي کا نوٹ معتدل هے اور دول نے بلقاني رياستوں پر صلح کي منظوري کيليے اپنا پورا زور صرف کيا - انگلستان کے اخبارات عام طور پر بلقاني اتحاد کو آمادۂ صلح کر رهے هيں "

ترکي نے اخر تک جنگ ميں پيش قدمي سے پرهيز کيا - بلقاني اتحاد نے ۳ - فروري کي شام سے اعلان جنگ کرديا تها ' چنانچه شام کے سات بجے ايڈريا نوپل پر گوله باري شروع کردي گئي -

بلقانيوں نے اعلان کرديا هے که نامه نگاروں کو ميدان جنگ ميں شرکت کي بالکل اجازت نهوگي ' اور باوجود صوفيا اور بلغراد کي اکاذيب ' اور لفٹنٹ (ويگنر) کي شريفانه خدمات کے خريد نے کے جو تلخ تجربه رياستوں کو افشاے حالات کا هوچکا هے ' وه اسي کا مقتضي تها -

اسوقت جنگ کے متعلق جو خبريں آئي هيں انميں (صوفيا) کي خبر سخت گوله باري اور ايڈيريا نوپل کے ايک حصے ميں آتشزدگي کا دعوا کرتي هے ' مگر قسطنطنيه کي سرکاري خبر ميں اسکا کوئي ذکر نہيں ' بلکه ظاهر کيا گيا هے که دشمن پسپا هوکر فرار پر مجبور هو گيا -

جامع سليم (ايڈيريا نوپل) کا صحن

" ناصيۂ جمال اميد "

— * —

هم نے نمبر (۳) کے ساتهه غازي (انور بے) کي جو آخري تصوير به تقريب ورود قسطنطنيه شائع کي تهي ' اسکے اوپر " ناصيۂ جمال اميد " لکها تها - اس وقت تو يه توقع تهي ليکن اب واقعه هے -

يه سچ هے که موجوده حالت ميں جنگ کو صلح پر ترجيح دينا مصلحت انديشيوں کي سب سے بڑي قرباني تهي ' جو (اتحاد و ترقي) نے کي - مشکلات بے شمار ' اور موانع چند در چند درپيش ' تاهم مايوسيوں کي خواه کتني هی ظلمت هو ' (انور بے) کا ناصيۂ جمال همارے لئے شمع اميد هے - شوکت پاشا کي گورنمنٹ ' اور انور بے کي موجودگي يقين دلاتي هے که اب جنگ کي حالت اسکے ماضي سے بالکل مختلف هوگي ' اور عنقريب واقعات کا چهره بدل جاے گا -

اب (انور بے) کس حالت ميں هيں ؟ اسکي نسبت کو کوئي اطلاع نہيں آئي ليکن يقيناً وه شتلجه پهنچ گئے هونگے اور هم خاص طور پر تحقيق حال کيليے تار بهيج چکے هيں -

ايک نهايت تشويش انگيز مگر اتني هي ناقابل وثوق خبر يه تهي که مرحوم ناظم پاشاه کے قتل کا انتقام لينے کيليے ايک فوج قسطنطنيه کي طرف بڑه رهي هے - مگر معلوم هوتا هے که يا تو يه کسي بے اصل افواه کا نتيجه هے ' يا سياسي اغراض سے شائع کي گئي هے - يقين نہيں که اسکي کوئي اصليت هو - ناظم پاشا کا واقعه محض اتفاقي تها ' اور اگر يه انقلاب عزت اسلامي کي حفاظت ميں کچهه بهي کامياب هوا ' تو ايک ناظم پاشا کي جگه اگر هزار ناظم بهي قتل هو جائيں تو بهي ايک لمحه کيليے هميں کوئي تاسف نہيں -

بتلانے پر خوشي سے آمادہ ہوگئے - قدرۃً میرا پہلا سوال یہ ہوا کہ ترکي فوج اسطرح میدان میں کمزور کیوں ثابت ہوئي ؟ اسکے جواب میں انہوں نے حسب ذیل تقریر کي :—

" افسوس ! آپ ضرور ایسا دریافت کرینگے اور میں اسکے وجوہ جہاں تک جانتا ہوں عرض کرونگا ' کیونکہ آپکو معلوم ہے کہ میں ان لڑائیونمیں موجود نہ تھا اور میرا چتلجہ پر جانا اُس وقت ہوا جبکہ جنگ ملتوي ہوچکي تھي - مگر میں نے اکثر فوجي جنرلوں سے بہت دیر تک گفتگو کي ' خصوصا (محمود مختار پاشا) سے ' جو آپکي بڑي تعریفیں کر رہے تھے اور افسوس کرتے تھے کہ آپ اس جنگ میں انکے ساتھہ نہ تھے -

بہر کیف آپ کو ضرور واقفیت ہوگي کہ ہم جنگ کے لیے مطلق طیار نہ تھے اور یہ لڑائي ہم پر نہایت بزدلانہ ترکیب سے ڈالدي گئي - گذشتہ سال ہم لوگ اپني افواج کے ساتھہ اپنے پشت پر اٹلي سے جنگ کر رہے تھے - اپني بحري طاقت کي خرابي سے ہم طرابلس میں کوئي کمک روانہ نہ کرسکے ' تاہم کسي طور پر ہم نے ترکی سپاہیونکي ایک بڑي تعداد اور کئي ہزار بہترین جوان افسرونکو روانہ کردیا تھا ' تا کہ عربوں کو مردانہ حفاظت وطن کي جنگ کي میں تربیت وتنظیم کي مدد دیں - اسکے بعد یہ خبر معلوم ہوئي کہ سرویا اور بلغاریہ اپنے اسلحۂ جنگ درست کر رہے ہیں اور اس خبر کے موصول ہوتے ہي یہ فریب آمیز جنگ شروع بھي ہوگئي - انہوں نے ہم پر یہ تہمت لگا کر ' اسکے انتقام کي صدا بلند کي کہ ہماري فوج نے انکے مواضع پر حملے کئے ہیں - مانٹي نیگرو نے بھي فوراً انکي تقلید کي - ہم اپني آیندہ دقتونکو سمجھہ گئے اور اپنی افواج کو نقل و حرکت کا حکم دینا چاہا ' مگر سر (جربلڈ لوتھر) سفیر انگلستان متعینہ قسطنطنیہ اور دیگر سفرا نے یہ استدعا کي کہ ہم لوگ کوئي حرکت ایسي نہ کریں جو اشتعال دینے والی تصور کي جاے ' کیونکہ انہوں نے ہمکو صاف لفظونمیں سمجھایا کہ دول یورپ اسپر مستعد ہیں کہ جنگ ہرگز نہ ہونے دیں ' اور اسوقت تک ترکوں کو کسي مخالفانہ حملہ کا اندیشہ کرنیکي ضرورت نہیں جب تک خود انکي طرف سے کوئی جنگي طیاري اور پیش قدمي نہوگي - بہت خوب ' ہملوگوں نے فوراً اپني فوجوں کو ٹھہر جانیکا حکم دیدیا ' اور کوئي انتظام شروع نہ کرسکے - مگر بلقان لیگ کا مخالفانہ انداز روز بروز بڑھتا گیا - یہانتک کہ خود دول یورپ نے عام طور پر اعلان کردیا کہ اگر جنگ چھڑگئي تو دونوں فریق میں سے کسي کو اجازت نہ ہوگي کہ اس جنگ سے کوئي ملکي یا مالي نفع اٹھائے - اس دھمکي کو یورپ کي پارلیمنٹوں نے یوں مفید ٹھہرایا تھا کہ جب کسي فریق کو جنگ سے فائدہ کي امید نہ ہوگی ' پھر یقیني بلقان لیگ کا اُبلتا ہوا خون ٹھنڈا پڑ جائیگا ' لیکن دول یورپ شاید بھول گئے تھے کہ وہاں کي چھوٹي چھوٹي ریاستیں اپنے خاص ارادے بھي رکھتي ہیں - پس ساري دنیا کو حیرت ہوئی ' جب ان سب قصونکے بعد ایک ایسا اعلان ہمیں دیا گیا ' جسکے الفاظ نے مجبور کیا کہ اسے اعلان جنگ تصور کریں -

فوجي بے سروسامانی

ہم جنگ کے لیے بالکل آمادہ نہ تھے - افسروں میں سے کئي ہزار جوان طرابلس میں رکے پڑے تھے ' جیسا کہ میں ابھی آپ سے کہہ چکا ہوں - اسکے علاوہ ہم نے دو بڑي بڑي با قاعدہ اور ردیف فوجیں شام کے ساحل پر اس غرض سے جمع کردي تھیں ' تا کہ اٹلي کي فوج وہاں اتر نہ سکے ' اس لیے ہماري یوروپین فوج میں افسرونکي سخت کمي محسوس ہوئي - بعضوں میں سات اور بعضوں میں صرف دو کمپنی افسر تھے ' یوروپین افواج کے کل ردیف ساحل شام پر جمع تھے -

جب ایسي حالت میں جنگ شروع ہوگئي تو ہم کو مجبوراً غیر مستعد اور نا قابل لوگوں سے کام لینا پڑا ' اور مناستر اور ایڈریا نوپل کي قیامي فوجیں ' جنگي فوج بناکر میدان میں بھیج دیني پڑیں - اس فوج میں ایسے سپاہي بے سرو سامانی سے بھرتي ہوے تھے ' جنہوں نے بندوق کبھي چلائي بھي نہ ہوگي اور جنگي تعلیم صرف دو یا تین کمپني افسرونکو اپنے ہاتھوں میں لیني پڑي تھي - اس موقع پر ہمارے جنگي جہازونکي کمي نے ہمیں نقصان پہنچایا ' کیونکہ ہمارے پاس شام کے ساحل پر ڈیڑہ لاکھہ باقاعدہ سپاہي موجود تھے جنھیں ہم اسوقت یورپ نہیں پہنچاسکے اور جنکو قونیا ریلوے تک آنے میں کئي سو میل کي مسافت طے کرني پڑي - یہ فوجیں چتالجہ اسوقت پہونچیں ' جب التواے جنگ کا اعلان ہوچکا تھا -

گھوڑونکي کمي

ہمارے سوار اور برق اندازونمیں گھوڑونکي بھي سخت کمي تھي - ہم نے حماقت سے یوروپین خیال کے مطابق اپنے بندوق کے رسالہ کو صلح کي وقتي حالتمیں قایم رکھا تھا - جب جنگ شروع ہوگئي تو ہماري یوروپین افواج میں ٦٨ - ہزار گھوڑونکي ضرورت پائي گئي - انکي جگہ نئے اور وحشي گھوڑونسے پر کرني پڑي -

سڑکوں کي خرابي

دوسري بڑي دقت سڑکونکي خرابي سے پیش آئی - انکي خرابي کي یہ حالت ہے کہ پاے تخت کے متصل جو سڑکیں ہیں وہ بھي تھوڑي سي بارش کے بعد بالکل دلدل ہوجاتي ہیں -

ســامـان جنگ

فوجونکي تعداد کاغذ پر تو ضرور تھي اور جب نقل و حرکت کا حکم صادر ہوا تو تمام سپاہي حاضر بھي ہوگئے جیسا کہ ہر سچے ترک سپاہي کا دستور ہے ' مگر بار برداري کا سامان کہاں تھا ؟ گھوڑے اور دیگر ضروري جانور خریدنیکو روپیہ کہاں سے آتا ؟ سپاہي جب روانہ ہوے ہیں تو انکا عجیب حال تھا - نہ تو اُنکے اسلحہ درست تھے ' اور نہ گولہ بارود اور دیگر لوازم جنگ کا کوئي سامان تھا - نہ قطع مسافت کیلیے ریل تھي ' اور نہ لڑانے والے افسر موجود تھے - ان بیچاروں نے باسفورس عبور کیا اور میدان جنگ کي پہلي صفونمیں قرباني کي بھیڑوں کي طرح ہانک دیے گئے - انمیں کوئي بھي یہ نہیں جانتا تھا کہ انکا سردار کون ہے ؟ فوج کے کس حصہ سے اسکا تعلق ہے ؟ اور کس دستہ کا وہ شریک ہے ؟ با ایں ہمہ بدنظمي ہمارے سپاہي میدان جنگ میں جان فروشي سے باز نہیں آے اور بے دریغ اپنے تئیں کٹواتے رہے - یہ بلغاري ' سروین ' یا یوناني نہ تھے ' جنہوں نے انکو شکست دي ' بلکہ جنگ کي بے ترتیبي اور بھوکے سپاہیونکي گرسنگي تھی ' جو ترکونکے بربادي کا باعث ہوئی - کرک قلعسي ' لولي برغاس ' اور چتلجا کي لڑائیونکو مثالا سامنے رکھیے ' (محمود مختار پاشا) کي فوج میں سواري کا کوئي سامان نہ تھا - ان بلغاریوں پر جنکا ٹڈي دل ایڈریا نوبل کي راہیں مسدود کرنا چاہتا تھا ' مختار پاشا کو مجبوراً حملہ کرنا پڑا - اس حملہ میں وہ سپاہي شریک تھے جنکو تین شبانہ روز سے کوئي غذا نہیں ملي تھي - سب کے سب بالکل کمزور ہو رہے تھے اور انکے پاس سامان جنگ بھي نہ تھا سڑکیں اتني خراب تھیں کہ گھوڑے کیچڑ میں پھنس پھنس جاتے تھے اور بندوقیں زمین میں گڑ جاتي تھیں - دو دو ٹکرے کرکے بھي انکا آگے بڑھانا ناممکن معلوم ہوتا تھا - اور پیدل سپاہي تو گرسنگي کے باعث اسقدر نحیف ہوگئے تھے کہ انسے کسي مدد کي ا[illegible] تھي - روٹي کي تلاش میں مستعد سپاہي منتشر ہو گئے - [illegible] حالتمیں دشمنونکي فوجیں نمودار ہوئیں اور ترکي سپاہیو[illegible]

دل از من ' دیدہ از من ' آستین از من ' کنار از من !

* * *

لیکن یہ جو کچھہ ہوا ' اسپر محض ایک سرسری نظر ڈالکر نہیں گذر جانا چاهیے - آجکل همـاري نظریں (بحر مار مورا) اور (در دانیال) کے جنگي طوفانوں کي طرف لگي هوئي هیں ' اور جي نہیں چاهتا که اور کسي طرف دیکھیں ' تا هم هم ناظرین سے کہینگے که وہ ان چند هلکي لہروں سے بهي اغماض نه کریں جو ۲۶ دسمبر کو (گومتي) کي ساکن و خاموش سطح میں اٹھي تھیں - عجب نہیں که کسي وقت یہي گومتي کي لہریں قلزم کے طوفانوں کا کام دیں -

في الحقیقت ان جلسوں میں صاحبان عقل و فکر کیلیے بہت سي عبرتیں تھیں ' جنکو ایک ایک کرکے یاد کرنا چاهیے کیونکه وہ مسلمانان هند کے اُس تغیر افکار و اعمال کی پہلي منزل تھیں ' جنسے اس تغیر کا مستقبل وابسته هے ' اور جسکي طرف هم نے پچھلے دنوں " صبح امید " کے عنوان سے دو افتتاحیه مضمون لکھکر توجه دلائي تھی اور هم چاهتے هیں که اسے تفصیل سے لکھیں ۔

میجر سید حسن بلگرامي

* محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے گذشته اجلاس کے صدر ' جنکي غیر متوقع ازادي و صداقت کي بدولت ' علي گڈہ کانفرنس کے اسٹیج پر پہلي مرتبه ایک زندہ اواز بلند هوئي - فجزا هم الله عن المسلمین خیر الجزاء

ترکي کے شکست کے اسباب

—*—

عثماني نظامي پاشا ممبر صلح کانفرنس کا بیان

—*—

(اخبار پاینیر کے ایک سابق نامہ نگار کي تحریر)

عثمان پاشا اوسط عمر کے آدمي هیں - انکا سن ۴۵ سے زیادہ نہیں - انہوں نے ملٹري کالج سے نکلکر قسطنطنیه کے اسٹاف کالج میں شرکت کي اور اس طرح بحیثیت لفٹنٹ کرنل اور سلطان کے ایڈي کانگ کے فوج میں داخل هوے - وہ مشرقي اور مغربي ' دونوں زبانیں یکساں فصاحت سے بولتے هیں اور زبان انگریزي میں انکو اسقدر ملکه هے ' جسقدر ترکي میں - ترکي وکلاے کانفرنس میں صرف وهي انگریزي زبان سمجھتے هیں - میں نے انکو کارلٹن هوٹل میں خفیه خطوط پڑھتے هوے مشغول پایا ' لیکن مجھے پہچانکر انہوں نے فوراً اپنے کام سے هاتھه اٹھالیا اور جو کچھه خبریں وہ دیسکتے تھے

مقالات

تراجم احوال

دیباچہ

سیرۃ نبوی

—:*:—

(اثر: شمس العلما مولانا شبلي نعماني)

—+:•:+—

(۳)

تبصرہ

سیرۃ نبوي کے عام ذخیرہ پر

— * —

فن سیرت کي یہ ایک سادہ اور مجمل تاریخ تھي - اب اسپر مختلف پہلوؤں سے نظر ڈالني چاهیے :

(۱) تیرہ سو برس کي وسیع مدت میں ایک کتاب بھي اس فن میں ایسي تصنیف نہیں کی گئي' جس میں صرف صحیح روایتوں کا التزام کیا جاتا - سیرت کي جس قدر کتابیں موجود هیں' ان سب میں محمد بن اسحاق کي سیرت سب سے زیادہ مستند هے' تاهم علامہ ذهبي جو اُن کے طرف دار هیں' میزان الاعتدال میں لکھتے هیں :

مالہ عندي ذنب' الا ما قد حشا في السیرۃ من الاشیاء المنکرۃ المنقطعۃ والاشعار المکذوبۃ

میرے نزدیک اُن کا اسکے سوا کوئي گناہ نہیں کہ انہوں نے سیرت میں منکر اور بے سند روایتیں اور جعلي اشعار بھر دیئے هیں -

(۲) محدثین نے تنقید اور تحقیق کی ضرورت کو احادیث احکام کے ساتھہ خاص کردیا ' یعني صرف وہ حدیثیں تنقید کي محتاج هیں' جن سے شرعي احکام ثابت هوتے هیں - جو روایتیں فضائل وغیرہ سے متعلق هیں' اُن میں احتیاط کي حاجت نہیں - حافظ زین الدین عراقي بہت بڑے پایہ کے محدث هیں' حافظ ابن حجر انهي کے شاگرد هیں' وہ اپني سیرۃ منظوم کے دیباچہ میں لکھتے هیں :

ولیعلم الطالب ان السیرا یجمع ما صح وما قد انکرا (۱)

یهي وجہہ هے کہ مناقب اور فضائل اعمال میں نہایت کثرت سے جھوٹي اور ضعیف روایتیں شائع هوگئیں' اور بڑے بڑے ائمہ حدیث نے اپني کتابوں میں ان روایتوں کا درج کرنا جائز رکھا - علامہ ابن تیمیہ کتاب التوسل (۲) میں لکھتے هیں :

قد رواہ من صنف في عمل یوم ولیلۃ کابن البني وابي نعیم وفي مثل هذہ الکتاب احادیث کثیرۃ موضوعۃ لا یجوز الاعتماد علیها في الشریعۃ باتفاق العلماء -

اس حدیث کو ان لوگوں نے روایت کیا هے جنهوں نے رات دن کے اعمال میں کتابیں تصنیف کي هیں مثلاً ابن البني اور ابو نعیم' اور اس قسم کي کتابوں میں کثرت سے جھوٹي حدیثیں موجود هیں جن پر اعتماد کرنا ناجائز هے' اور اس پر تمام علما کا اتفاق هے-

حاکم نے مستدرک میں یہ حدیث روایت کي هے کہ جب حضرت آدم سے خطا سرزد هوئي ' تو اُنهوں نے کہا " اے خدا ! میں تجھکو محمد کا واسطہ دیتا هوں کہ میري خطا معاف کردے " خدا نے کہا " تم نے محمد کو کیونکر جانا " حضرت آدم نے کہا " میں نے سر اٹھا کر عرش کے پایوں پر نظر ڈالي ' تو یہ الفاظ لکھے هوے دیکھے : لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ - اِس سے میں نے قیاس کیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھہ جس شخص کا نام ملایا هے' وہ ضرور تجھکو محبوب ترین خلق هوگا " خدا نے کہا " آدم ! تو نے سچ کہا ' محمد نہ هوتے تو میں تجھکو پیدا بھي نہ کرتا "

حاکم نے اس حدیث کو نقل کرکے لکھا هے کہ یہ حدیث صحیح هے ' علامہ ابن تیمیہ یہ قول نقل کر کے لکھتے هیں :

اما تصحیح الحاکم لمثل هذ الحدیث وامثالہ فهذا مما انکرہ علیہ ائمۃ العلم بالحدیث وقالوا ان الحاکم یصحح احادیث وهي موضوعۃ مکذوبۃ عند اهل المعرفۃ بالحدیث وکذلک احادیث کثیرۃ في مستدرکہ یصححها وهی عند ایمۃ اهل العلم بالحدیث موضوعۃ (۱)

حاکم کے اس قسم کي حدیثوں کو صحیح کہنے پر ائمۂ حدیث نے انکار کیا هے اور کہا هے کہ حاکم اکثر جھوٹي اور موضوع حدیثوں کو صحیح کہدیتے هیں ' اسي طرح حاکم کي مستدرک میں بہت سي حدیثیں هیں جن کو حاکم نے صحیح کہا حالانکہ وہ ائمۂ حدیث کے نزدیک موضوع هیں -

علامۂ موصوف ایک اور موقع پر ابو الشیخ اصفهاني کي کتاب کا تذکرہ کرکے لکھتے هیں (صفحہ ۱۰۵ و ۱۰۶) :

وفیها احادیث کثیرۃ قویۃ صحیحۃ وحسنۃ واحادیث کثیرۃ ضعیفۃ موضوعۃ وهینۃ وکذلک ما یرویہ خیثمۃ بن سلیمان في فضائل الصحابۃ وما یرویہ ابونعیم في فضائل الخلفاء في کتاب مفرد في اول حلیۃ الاولیاء ... وما یرویہ ابو بکر الخطیب وابو الفضل بن ناصر وابو موسی المدیني وابو القاسم بن عساکر والحافظ عبد الغني وامثالهم فمن لہ معرفۃ بالحدیث -

اور اس میں بہت سي حدیثیں هیں جو قوي هیں' اور حسن هیں اور بہت سي ضعیف اور موضوع اور مہمل هیں اور اسي طرح وہ حدیثیں' جو خیثمہ بن سلیمان' صحابہ کے فضائل میں روایت کرتے هیں' اور وہ حدیثیں' جو ابو نعیم اصفهاني نے ایک مستقل کتاب میں خلفا کے فضائل میں روایت کي هیں' اور اسی طرح وہ روایتیں جو ابو بکر خطیب اور ابوالفضل اور ابو موسی مدیني اور ابن عساکر اور حافظ عبد الغني وغیرہ ارباب حدیث روایت کرتے هیں -

غور کرو ! ابو نعیم ' خطیب بغدادي ' ابن عساکر ' حافظ عبد الغني وغیرہ' حدیث اور روایت کے امام هیں ' با وجود اسکے یہ لوگ خلفا اور صحابہ کے فضائل میں جھوٹي اور موضوع حدیثیں بے تکلف روایت کرتے تھے- اسکي وجہ یهي تھی کہ یہ خیال عام طور پر پھیلا هوا تھا کہ صرف مسایل فقہیہ کي حدیثوں میں احتیاط اور تشدد کي ضرورت هے ' ان کے سوا اور روایتوں میں سلسلۂ سند نقل کردینا کافي هے ' تنقید اور تحقیق کي ضرورت نہیں -

(۱) طالب العلم کو جاننا چاهیے کہ سیرت میں سبھي طرح کي روایتیں هوتي هیں صحیح بھي اور غلط بھي -

(۲) مطبوعہ مطبع المنار صفحہ (۹۹)

کهل بلي مچ گئي - (محمود مختار) نے فوجونکو مرتب کرنا چاها اور اسکي کوشش میں اپنے لوگونکو گولي سے مار بهي ڈالا مگر بهوک کي شدت نے لوگوں کو هوش و حواس هي میں کب رکها تها که وہ حالت کي نزاکت محسوس کرتے ؟ نتیجه یه هوا که مختار پاشا اپني فوج کو اسوقت آراسته کر سکے ' جب اس جنگ لولي برغاس میں اپنے متعدد بهترین سپاهیونکو خود اپنے هاتهه سے شهید کرچکے تھے -

بلغاریا کے دعوے

یه تمام خود ساخته روایتیں که دست بدست لڑائیاں هوئیں اور سنگینیں چلیں اور بلغاریوں نے نهایت دلیرانه حملے کیے ' محض جهوٹ اور افترا ہے - میں ترکي اسپتال سے هو آیا هوں اور متعدد افسرونسے جو جنگ کے هر موقعه پر شریک تھے گفتگو بهي کر چکا هوں - متعدد سپاهیوں پر نظر پڑي جنکے جسم بندوق یا توپ سے مجروح تھے ' مگر سنگین یا تلوار کا کوئي زخم دیکهنا تو در کنار ' سننے میں بهي نهیں آیا - میں بلغاریونکي مذمت نهیں کرتا - انکي فوج بهترین طریقه سے آراسته تهي اور انهوں نے حمله کا وقت بهي نهایت مناسب نکالا تها مگر بلغاري لفٹنٹ ویگنر کے مصنوعي قصونکے هیرو نهیں هیں - وہ معمولي انسان هیں - اگر اب جنگ چهڑ جاے تو هم انسے یکساں قوت پر مقابل هونگے اور همیں صوفیا تک دخل کرلینے میں شاید ایک ماہ سے زاید عرصه نه لگے گا -

صلح کي شرایط

اب ذرا صلح کانفرنس اور اسکے شرایط کو ملاحظه فرمائیے - بلقان لیگ نے جو شرطیں پیش کي هیں ' وہ بالکل لغو اور بے معني هیں اور هرگز قبول نه هونگي - ایڈریا نوپل یورپین ترکي کا قدیمي پاي تخت ہے اور وهاں همارے گذشته سلاطین مدفون هیں - هم تو ابهي پیرزند دیچکے هیں ' جهاں مراد اول جنگ (قصوہ) کے بعد سنه ١٣٨٩ میں دفن هوے تھے - لیکن ایڈریانوپل هم کبهي علحدہ نهیں کرسکتے - یه صوبه قسطنطنیه کي کنجي ہے - اسپر بلغاري قبضه ترکي سلطنت کے حق میں همیشه مخدوش هوگا - اسکا همارے هاتهونمیں رهنا بلغاریه کے لیے خطرناک نه تها اور نه اب ہے - علاوہ ازین یه مقام ابتک بلغاریا کیلیے ناممکن التسخیر رها ' پهر اسکا حق کس انصاف اور حق پر مبني ہے ؟ ترکونمیں ایک پراني مثل ہے که جو " شے تلوار سے حاصل هوتي ہے اسکو تلوار هي چهین سکتي ہے " اگر ایڈریانوپل پر لڑائی میں قبضه هوگیا هوتا تو وہ دوسري صورت هوتي اور اسوقت هملوگ شاید اسکے دیدینے پر جبراً راضي بهي کرلیے جاتے - مگر موجودہ حالت میں تو ایسا هونا ممکن نهیں - هم دول یورپ کے سامنے سر تسلیم خم کر دینے کو آمادہ هیں که وہ اپني خواهش کے مطابق البانیا کو زیر نگراني سلطاني کسي ترکي خاندان کي حکومت کے ماتحت خود مختار کرادے ' هم اسپر بهي آمادہ هیں که چار ناچار مقدونیا سے اپنا قبضه اٹهالیں مگر تهریس همارا تها - همارا ہے اور همارا هي رهیگا - جزیرے بهي کبهي جدا نهیں هوسکتے - یه سچ ہے که جنگي جهازوں کي کمي کے باعث یونانیوں نے چند جزیروں پر قبضے کرلیا ہے مگر آپکو بهولنا نهیں چاهیے که همارا کوئي قلعه وهاں نهیں تها - ان جزیرونمیں زیادہ تر یوناني آباد هیں اور هم نے اپنے دستور کے موافق انکو کامل آزادي دیدي تهي - ان باشندوں کي یه آزادي پهر واپس هوجایگي مگر هماري ایشیائي حکومت کے لئے یه بات سخت نقصان دہ هوگي که هم اپنے خاص دروازہ کے جزیرے اس قوم کے هاتهوں میں دیدیں ' جو بیزنطاني وراثت پر حق کا اب تک دعوي کرتا ہے - هم نے فیصله کرلیا ہے اور همارا قصد مصمم هو چکا ہے که تهریس یا ایڈریا نوپل کو کبهي جدا نهیں هونے دینگے - اگر جنگ پهر شروع کي جاے گي تو هم بهي اسکے لئے طیار هیں - هماري ساري کمزوریاں دور هوچکي هیں - همارے پاس اسوقت ٧٥٠٠٠ سپاهي نبرد آزما گیلي پولی میں اور دو لاکهه چتلجه میں موجود هیں ' اور وہ ٨٠ - هزار ترک اسکے علاوہ هیں جو قونیه اور سقوطري کے درمیان باسفورس سے متصل مقیم هیں اور هر روز نهایت بے چیني سے اجراے جنگ کا انتظار کر رہے هیں - یه جتني تاخیر هو رهي ہے ' هماري فوج کو مضبوط بنا رهي ہے اور اگر وہ همارے شرائط نامنظور کرینگے تو هم لڑنیکو مستعد هیں - باقي رها نتیجه جنگ ' تو اسکا همیں کوئي خوف نهیں " -

(الهلال) ان اقتباسات کو پڑهو اور غور کرو ! بلقان میں اسلحه فراهم کیے جاتے هیں مگر کوئي نهیں روکتا - اسکے بعد ڈپلومیٹک جنگ کا آغاز هوتا ہے ' اس پر ترکی کو تنبه هوتا ہے اور وہ بهي بغرض حفظ ما تقدم جنگي تیاري کرنا چاهتي ہے ' مگر مرد سخن (جیسا که ادعاء کیا جاتا ہے) انگلستان ' بلقانیوں کا ظل گستر : روس ' اور مثلث کا تیسرا ضلع ' فرانس کے سفراء سفیر ترکي سے ملتے هیں اور علی الخصوص انگلستان کا سفیر طفل تسلي دیتا ہے که جب تک وہ خود حمله کي محرک نه هوگي اسوقت تک کسي علانیه جنگ کا اسے خوف نه کرنا چاهیے - اور پهر اسي پر بس نهیں کیا گیا بلکه اسکو مجبور کیا جاتا ہے که تدابیر حفظ ما تقدم کو چهوڑ دے - ترکي کي ناعاقبت اندیش وزارت طرابلس کے تلخ تجربه کے باوجود پهر بهي اعتماد دول کا شکار هوتي ہے ' اور جنگي تیاري یک قلم موقوف کردیتي ہے - خلوت میں منافقین سیاست کي طرف سے ایک طرف اٹلي کو ابهارا جاتا ہے که تمام قوانین جنگ و انسانیت کو بالاے طاق رکهکر بیروت پر حمله کردے ' تاکه ترکي مجبور هوکر اپني فوج کا اصلي حصه قسطنطنیه سے دور بهیجدے - دوسري طرف راست باز انگلستان کا راست باز سفیر جنگي طیاري سے روکتا ہے اور یقین دلاتا ہے که جنگ هرگز شروع نهوگي - لیکن پهر دفعةً جنگ چهیڑ دي جاتي ہے - ترکي اپنے کو دیکهتا ہے تو فوج هیں ' نه افسر - سپاهي هیں ' نه سواري - سڑکیں خراب هیں - اور بدقسمتي سے سڑکوں کے ساتهه موسم بهي خراب ہے - تربیت یافته افسروں کي قلت کي تلافي ناممکن ' قلت سواري کا تدارک ممکن مگر خزانه خالي ' مجبوراً سپاهیوں کي کمي رنگروٹوں سے پوري کي جاتي ہے جو بندوقوں کو بهرنا بهي نهیں جانتے - پهر یه فوج ایک ایسي فوج سے معرکه آرا هوتي ہے ' جو تیس برس سے تیار کیجا رهي تهي اور یورپ کي بهترین اعانتوں سے فائدہ اٹهاکر میدان میں نکلي تهي -

ایسي حالت میں ناکامي لازمي تهي اور پیش آئي ' مگر سوال یه ہے که اسکا باعث کون ہے ؟ ترک ؟ مگر وہ تو ڈپلومیٹک جنگ کے آغاز هي سے حفظ ماتقدم کرنا چاهتے تھے - پهر کون ہے ؟ ......

قتلم از عشوہ نمائیست که من میدانم
سر این فتنه ز جائیست که من میدانم

تاریخ پر کیا ہوگا ؟ اُس کا قبلۂ مقصد صرف واقعیت ہوتی ہے ' وہ اُسی پر اپنے معتقدات اور خیالات' بلکہ تمام چیزوں کو قربان کر دیتا ہے -

لیکن اس میں حد سے زیادہ تفریط ہوگئی ' اس بات سے بچنے کے لیے کہ واقعات' رائے سے مخلوط نہ ہوجائیں' پاس پاس کے ظاہری اسباب پر بھی نظر نہیں ڈالتے ' جس سے ہر واقعہ خشک اور بے اثر ہوکر رہ جاتا ہے- مثلاً آنحضرت (صلعم) کی سیکڑوں چھوٹی چھوٹی لڑائیوں کو اس طرح شروع کرتے ہیں کہ آنحضرت (صلعم) نے فلاں قبیلہ پر فلاں وقت فوجیں بھیجدیں' لیکن اُن کے اسباب کا ذکر نہیں کرتے' حالانکہ تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی واقعہ ایسا نہیں ہوا جس کے ناگزیر اسباب نہ تھے -

(۵) ایک بڑا اور اہم مسئلہ زمانہ کا مذاق' ذاتی میلان' اور میلان طبائع کا اثر ہے - یہ بالکل ممکن ہے کہ راوی ثقہ ہوں ' لیکن زمانے کے مذاق اور اثر سے واقعہ کی اصلی حالت بدل جاے - مثلاً جس زمانہ میں تصنیف و تالیف کا رواج ہوا ' مذہبی تعصب اور غیر مذہب والوں سے نفرت ' عام ہوچکی تھی - کبھی روایت میں اگر یہ مذکور ہو کہ کوئی کافر قتل کردیا گیا ' تو کسی کو وجہہ اور سبب کی تلاش نہیں ہوتی تھی ' اسلیے کہ قتل کے لیے یہ کافی سبب تھا کہ وہ مسلمان نہ تھا - یہ تعصب جس طرح پیدا ہوا' اور جس طرح بتدریج بڑھتا گیا' تمام مذہبی اور تاریخی تصنیفات میں اُسی تدریج کے ساتھہ اُس کے آثار نظر آتے ہیں - مثلاً حضرت عمر نے غیر مسلم رعایا کی نسبت بہت سے احکامات صادر کیے تھے جن کا منشا یہ تھا کہ وہ صورت اور وضع و لباس میں مسلمانوں سے مشتبہ نہ ہونے پائیں' قاضی ابو یوسف نے کتاب الخراج میں اِن احکام کو نقل کیا ہے اور ہارون الرشید سے نہایت زور کے ساتھہ استدعا کی ہے کہ اِن احکام کی تعمیل نہایت پابندی کے ساتھہ کی جاے - قاضی صاحب اگرچہ نہایت سختی کے ساتھہ اِن احکام کی تعمیل کی تاکید کرتے ہیں ' لیکن اُن کے کسی لفظ سے یہ پتہ نہیں لگتا کہ اِن احکام کا منشا کیا ہے؟ یا اوس سے ذمیوں کی توہین مقصود ہے' لیکن جب تعصب زیادہ بڑھا اور متقشف فقہاء پیدا ہوے' تو یہی روایت اِس صورت میں ڈھل گئی کہ حضرت عمر نے تحقیر و توہین کے لیے یہ احکام صادر کیے تھے !

جنگ یرموک میں جب حضرت ابو عبیدہ نے تمام مفتوحہ مقامات سے فوجیں واپس بلالیں' تو افسران فوج کو حکم بھیجا کہ جس قدر جزیہ جہاں جہاں سے وصول کیا گیا ہے سب واپس کر دیا جاے' اور رعایا سے کہدیا جاے کہ "جزیہ اِس غرض سے لیا جاتا ہے کہ کوئی دشمن چڑھہ آرے تو ہم تمہاری حفاظت کرسکیں' لیکن چونکہ اب ہم تمہاری حفاظت کے ذمہ دار نہیں ہوسکتے اسلیے وہ تمام رقم واپس کردی جاتی ہے " یہ واقعہ تمام تاریخوں میں مذکور ہے اور یہ اسلام کے عدل و انصاف کی اصلی تصویر ہے ' لیکن قاضی ابو یوسف نے کتاب الخراج میں یہ واقعہ جہاں نقل کیا ہے' وہاں اِسقدر اپنی راے بھی شامل کردی ہے کہ " حضرت ابو عبیدہ نے تالیف قلوب کے لیے ایسا کیا تھا " ما بعد کی تصنیفات میں یہ واقعہ اِسی راے کے قالب میں ڈھل گیا اور اب تو واقعہ کو اس راے سے الگ کرھی نہیں سکتے -

بنو نضیر کی لڑائی میں جب یہودیوں کا محاصرہ کیا گیا تو آنحضرت نے حکم دیا کہ قلعہ کے گرد جو کھجور کے درخت ہیں' کٹوا دئیے جائیں ' عام ارباب سیر اس واقعہ کو اسی طرح سادہ لکھتے ہیں اور گو یہودیوں کے اس اعتراض کا ذکر کرتے ہیں کہ" محمد (صلعم) باوجود دعوی پیغمبری ایسی بے رحمی کا ارتکاب کرتے ہیں " لیکن اس اعتراض (۱) کے جواب سے بالکل تعرض نہیں کرتے' کیونکہ اُن کے نزدیک یہودیوں کے ساتھہ جو کچھہ کیا جائے عین انصاف ہے-

احادیث اور سیرت کی اکثر کتابیں عباسیوں کے زمانہ میں لکھی گئیں اور اُس وقت لکھی گئیں جب ناز و نعمت اور عیش پرستی کا اوج شباب تھا - اس حالت نے تاریخ و روایت پر جو اثر کیا وہ اگرچہ روایتوں کے رگ رگ میں نظر آتا ہے' لیکن کسی نے اس کا احساس نہیں کیا -

یہ وہ زمانہ تھا کہ خلفائے عباسیہ کثرت سے شادیاں کرتے تھے ' ہزاروں حرمین ہوتی تھیں ' مامون الرشید اور ہارون الرشید کے پاس دو دو ہزار کنیزیں تھیں اور یہ تعداد کبھی کم نہیں ہوتی تھی ' اس بنا پر جن روایتوں میں میل الی النساء اور جمال پرستی کا ذکر ہوتا تھا وہ خود بخود رواج عام پا جاتی تھیں ' اسی کا اثر ہے کہ طبقات ابن سعد اس قسم کی روایتوں سے لبریز ہے اور اور کتابوں میں بھی اسکی مخفی تلمیحات نظر آتی ہیں - اس بحث کی زیادہ تفصیل مناسب نہیں' ورنہ ہم بہت سی روایتوں کو نقل کرسکتے تھے -

یہ وہ اسباب ہیں کہ ثقہ سے ثقہ راوی ان کے اثر سے بچ نہیں سکتے تھے- ثقاہت صرف کا اسی قدر اثر ہوسکتا ہے کہ کوئی واقعہ غلط نہ بیان کیا جاے ' لیکن ثقہ سے ثقہ راوی بھی اس سے نہیں بچ سکتا کہ اُس کے مذاق اور رائے کا اثر روایت پر پڑتا ہے - جو واقعہ راوی کے مذاق کے مناسب ہوتا ہے اُس میں خود بخود زور آجاتا ہے ' وہ اُجاگر ہوجاتا ہے' دوسرے واقعات اُس کے سامنے دھندلے ہو جاتے ہیں' اور جو جزئیات اُس واقعہ سے الگ ہوتے ہیں بیان سے چھوٹ جاتے ہیں - امام بخاری کا عموماً یہ اصول ہے کہ ایک طویل الذیل روایت کے بیسیوں ٹکڑے کرتے ہیں اور یہ ٹکڑے جہاں جہاں اور جس جس باب میں آسکتے ہیں' اُن کے مستقل عنوان بناتے ہیں - ان ٹکڑوں کو پوری روایت میں دیکھو - تو سادہ اور معمولی معلوم ہوتے ہیں ' لیکن مستقل عنوانوں میں مقصود بالذات ہونے کی وجہ سے یہی ٹکڑے زیادہ روشن ہو جاتے ہیں ' اور اگرچہ کسی موقع پر غلط بیانی نہیں ہوتی' لیکن واقعات کی حیثیت ہر جگہ بدل جاتی ہے ' اور اکثر جگہ الفاظ تک بدل جاتے ہیں -

یہ بات معمول بہ اور عام ہے کہ راوی ' روایت کا جو حصہ چاہتا ہے چھوڑ دیتا ہے - یہی وجہہ ہے کہ بخاری ' مسلم ' ترمذی وغیرہ میں ایک ہی حدیث کو دیکھو تو کسی میں وہ روایت نہایت مطول ہوتی ہے ' دوسرے میں اُس سے مختصر' تیسرے میں اُس سے بھی مختصر' اسکی یہی وجہہ ہے کہ ایک بڑی روایت میں سے راوی جو واقعات یا جو واقعہ چاہتا ہے چھوڑ جاتا ہے - اصول حدیث کی رو سے اس قسم کی کمی بیشی کا اختیار وہیں تک ہے' جہاں تک واقعہ کی نوعیت میں فرق نہ آے' لیکن یہ ایک اجتہادی بات ہے' یعنی ممکن ہے کہ ایک راوی کے نزدیک واقعہ کی بعض خصوصیات چھوڑ دینے سے اصل مقصد میں فرق نہیں آتا' لیکن درحقیقت آجاتا ہو -

زمانہ اور طبیعت کا مذاق اس حالت میں نہایت سخت نتائج پیدا کرتا ہے' مثلاً حضرت عمر نے ذمیوں کی نسبت یہ حکم دیا تھا کہ وہ مسلمانوں کے محلوں میں سور نہ لائیں' مساجد کے سامنے صلیب نہ نکالیں ' اُن بچوں کو اصطباغ نہ دیں جو کسی مسلمان کے زیر تربیت ہوں' کتاب الخراج اور طبری میں یہ احکام انہی قیدوں کے ساتھہ منقول ہیں ' لیکن جب تعصب بڑھتا گیا تو یہ قیدیں خود بخود اُٹھتی گئیں اور ابن الاثیر وغیرہ میں یہ احکام عام احکام بن گئے' یعنی ذمیوں کے لیے سور چرانا' صلیب نکالنا' بچوں کو اصطباغ دینا' سرے سے ممنوع ہوگیا -

[لہا بقیة]

---

(۱) جنگ بنی نضیر کے ذکر میں تفصیل سے اس واقعہ کا اور اسکے اسباب کا ذکر آئیگا جس سے ظاہر ہوگا کہ یہودیوں کا اعتراض بالکل غلط تھا -

اس بے احتیاطي کا اثر سیرت نبوي کي روایتوں پر زیادہ تر پڑا ' خلفا اور صحابه کے فضائل میں جب مبالغه آمیز روایتوں کا نقل کرنا جائز تھا ' تو بارگاہ رسالت کے فضائل میں جس قدر کہا جاتا ' کم تھا - اس قسم کي روایتیں عوام میں مقبول ہوکر اس طرح رواج پا جاتي تھیں که اگر کوئي محقق ان سے انکار کرنا چاھتا تو عوام دشمن بن جاتے -

موضوعات ملا علي قاري میں لکھا ہے که بغداد میں ایک واعظ نے یه حدیث بیان کي " قیامت میں خدا آنحضرت کو اپنے ساتھه عرش پر بٹھاے گا " امام ابن جریر طبري نے سنا تو بہت برهم ہوے اور اپنے دروازہ پر یه فقرہ لکھه کر لگا دیا : " خدا کا کوئي همنشیں نہیں " اسپر بغداد کے عوام سخت برافروخته ہوے اور امام موصوف کے گھر پر اِس قدر پتھر برساے که دیواریں ڈھک گئیں (١)

ایک خاص نکته

اس موقع پر ایک خاص نکته لحاظ کے قابل ہے - یه مسلم ہے که حدیث و روایت میں امام بخاري اور مسلم سے بڑھکر کوئي شخص نہیں پیدا ہوا - رسول الله کے ساتھه اُن کو جو عقیدت اور خلوص اور شیفتگي تھي ' اُس کے لحاظ سے بھي وہ تمام محدثین کے سرتاج تھے - باوجود اسکے فضائل و مناقب کے متعلق جس قسم کي مبالغه آمیز روایتیں بیہقي ' ابونعیم ' بزار ' طبراني وغیرہ میں پائي جاتي هیں ' بخاري اور مسلم میں نہیں ملتیں - بلکه اس قسم کي حدیثیں جو نسائي ' ابن ماجه ' ترمذي وغیرہ میں پائي جاتي هیں ' وہ بھي اِن میں مذکور نہیں ' اس سے قطعي ثابت ہوتا ہے که جس قدر تحقیق و تنقید کا درجه بڑھتا جاتا ہے ' مبالغه آمیز روایتیں گھٹتي جاتي هیں - یه روایت که جب آنحضرت (صلعم) عالم وجود میں آے تو ایوان کسري کے ١٤ - کنگرے گرپڑے ' آتش فارس بجھه گئي ' بحیرہ طبریه خشک ہوگیا - بیہقي ' ابونعیم ' خرایطي ' ابن عساکر ' اور ابن جریر ' سب نے روایت کي ہے ' لیکن بخاري اور مسلم بلکه صحاح سته کي کسي کتاب میں اس کا پته تک نہیں !

سیرت نبوي پر جو کتابیں لکھي گئیں ' وہ زیادہ تر اسي قسم کي کتابوں (طبراني ' بیہقي ' ابونعیم وغیرہ) سے ماخوذ هیں ' اسلیے ان میں نہایت کثرت سے غلط اور کمزور روایتیں درج ہوگئیں اور اسي بنا پر محدثین کو کہنا پڑا که سیرة میں جھوٹ سچ ' ہر قسم کي روایتیں ہوتي هیں -

(٣) سیرت کے باب میں یه سہل انگاري اختیار کي گئي که محدثین نے تحقیق کے جو اصول قرار دیے تھے ' اکثر نظر انداز کردیے گئے - محدثین کا سب سے پہلا اصول یه ہے که روایت کا سلسله اصل واقعه تک کہیں منقطع نه ہونے پاے ' لیکن آنحضرت کے حالات ولادت کے متعلق جس قدر روایتیں مذکور هیں ' قریباً سب منقطع هیں - صحابه میں سے کوئي شخص ایسا نه تھا جس کي عمر ' آنحضرت کے ولادت کے وقت روایت کے قابل ہو - سب سے معمر حضرت ابوبکر تھے ' وہ آنحضرت سے عمر میں دو برس کم تھے ' اسي بنا پر ولادت شریف کے متعلق جس قدر روایتیں مذکور هیں ' کوئي ان میں سے متصل نہیں ' اور اسي بنا پر اِن واقعات کے متعلق نہایت دور از کار روایتیں پھیل گئیں ' مثلاً ابونعیم نے روایت کي ہے که جب آنحضرت پیدا ہوے تو بہت سے پرند آکر مکان میں بھرگئے ' جن کي زمرد کي منقار اور یاقوت کے پر تھے - پھر ایک سفید بادل آیا اور آنحضرت کو اُٹھا لیگیا اور ندا آئي که اس بچے کو مشرق و مغرب اور تمام دریاؤں کي سیر کراؤ که سب لوگ پہچان لیں (٢) یه بے احتیاطي مولودي روایتوں کے ساتھه مخصوص نہیں ' بلکه اکثر واقعات میں اس کا پرتو نظر آتا ہے - سیرت اور مغازي کا بڑا حصه امام زهري سے منقول ہے لیکن اُن کي اکثر روایتیں جو سیرت ابن هشام اور طبقات ابن سعد وغیرہ میں مذکور هیں ' منقطع هیں ' یعني اُوپر کے راویوں کے نام مذکور نہیں -

(٤) سیرت میں محدثوں نے جو کتابیں لکھیں ان سے بعد کے لوگوں نے انکي روایتوں کو ان محدثین کے نام سے نقل کر لیا ' اُن بزرگوں کے مستند ہونے کي بنا پر لوگوں نے اُن تمام روایتوں کو بھي معتبر سمجھه لیا اور چونکه اصل کتابیں ہر شخص کو هات نہیں آسکتي تھیں اسلئے لوگ راویوں کا پته نه لگا سکے اور اسطرح رفته رفته یه روایتیں تمام کتابوں میں داخل ہوگئیں - اِس تدلیس کا یه نتیجه ہوا که مثلاً جو روایتیں واقدي کي کتاب میں مذکور هیں ' ان کو لوگ عموماً غلط سمجھتے هیں ' لیکن اُنہیں روایتوں کو جب ابن سعد کے نام سے نقل کردیا جاتا ہے تو اُن کو معتبر سمجھه لیتے هیں ' حالانکه ابن سعد کي اصلي کتاب هات آئي تو پته لگا که ابن سعد نے یه روایتیں واقدي هي سے لي هیں -

(٥) محدثین نے روایت کے متعلق جو اصول منضبط کیے تھے صحابه کے متعلق انکو بالکل نظرانداز کردیا - مثلاً اصول روایت کي رو سے رواۃ کے مختلف مدارج هیں ' کوئي راوي نہایت ضابط ' نہایت معني فہم ' نہایت دقیقه رس ہوتا ہے ' کسي میں یه اوصاف کم ہوتے هیں ' کسي میں اور بھي کم ہوتے هیں ' یه فرق مراتب جس طرح فطرةً عام راویوں میں پایا جاتا ہے ' صحابه بھي اس سے مستثنی نہیں - حضرت عائشه نے حضرت عبد الله بن عمر اور حضرت ابو هریرہ کي روایتوں پر جو تنقیدیں کیں ' اور جن کا ذکر اوپر گذر چکا ' وہ اِسي بنا پر کیں ' لیکن عام طرح پر اِس فرق مراتب کا لحاظ نہیں رکھا گیا - فرض کرو که ایک بدوي ' جس نے صرف ایک دفعه آنحضرت کو کبھي دیکھه لیا ' کسي نازک اور نہایت مشکل واقعه کو ادا کرتا ہے ' اور پھر اُسي واقعه کو حضرت ابو بکر یا حضرت علي ادا کرتے هیں ' تو کیا دونوں روایتوں کا ایک درجه ہوگا ؟ کیا هم یه قیاس کریں گے که بدوي نے واقعه کو اُسي طرح سمجھا ہوگا ' اور اُسي طرح اُس کے نازک اور ناقابل ادا پہلوؤں کو ادا کیا ہوگا ' جسطرح حضرت ابوبکر اور حضرت علي سے امید ہوسکتي ہے ؟ حضرت عائشه جب آنحضرت کے عقد نکاح میں آئیں تو اُن کي عمر سات برس کي تھي - اِس زمانه میں اُنہوں نے جو واقعات سنے اور بیان کیے اُنھي واقعات کو اگر وہ ١٦ - ١٧ برس کي عمر میں سن کر بیان کرتیں تو کیا دونوں روایتونکا ایک هي درجه ہوتا ؟ احادیث میں بڑا خلط مبحث یه ہے که بہت سي مہتم بالشان حدیثیں ' صحابه کي صغر سن کي زمانه کي مروي هیں لیکن ان احادیث کي متعلق اس تفریق کا کوئي اشارہ نہیں کیا جاتا -

(٦) واقعات کے اسباب و علل سے مطلق بحث نہیں کرتے ' نه اُن کي تلاش و تحقیق کي طرف متوجه ہوتے هیں - اگرچه اس میں شبهه نہیں که اس بارہ میں یورپ کا طریقه نہایت غیر معتدل اور واقعیت کے بالکل خلاف ہے - یوروپین مورخ ' ہر واقعه کي علت تلاش کرتا ہے اور نہایت دور دراز قیاسات اور احتمالات سے سلسلهٔ معلومات پیدا کرتا ہے ' اس میں بہت کچھه اُس کي خود غرضي اور خاص مطمح نظر کو بھي دخل ہوتا ہے ' وہ اپنے مقصد کو ایک محور بنا لیتا ہے ' اور تمام واقعات اُسي کے گرد گردش کرتے هیں ' بخلاف اسکے اسلامي مورخ نہایت سچائي اور انصاف اور خالص بے طرفداري سے واقعات کو ڈھونڈھتا ہے ' اُس کو اِس سے کچھه غرض نہیں ہوتي که واقعات کا اثر اُس کے مذهب ' معتقدات ' اور

(١) موضوعات علي قاري صفحه ١٣ مطبوعه دهلي -

(٢) مواهب لدنیه میں یه روایت نقل کي ہے - اس میں انتہا مبالغه آمیز باتیں هیں - میں نے معمولي ٹکڑا نقل کردیا ہے -

شئون عثمانیه

مظـالم بلغـاریا

—: * :—

(اخبار جون ترک ' تصویر افکار ' المؤید ' اور شریعي پاشا صدر هلال احمـر مصر کے بیانات کا اقتباس)

بلغاري ممالـک میں قریباً چهه لاکهه مسلمان آباد تهے - اعلان جنگ کے بعد بلغاري دست ظلم سب سے پہلے ان محکوم مسلمانوں پر اٹها - مکانات مسمار کیے گیے' آبادیوں کو جلا کر خاک کا ڈهیر کردیا گیا اور تمام مال و اسباب فوج کے لیے لوٹ لیا گیـا ' اور پهـر صرف اتنا هي نہیں' بلکه مسلمان خاتونوں کي عصمت پر وحشیانه حملے کیے گیے ' جسکي سرگذشت قابل بیان نہیں -

یه مظـالم ان سنمرانیوں کي ابتـدائي مشق تهي ' جو حدود عثمانیه میں هونے والے تهے - بلغاري فوج اسطرح مسلمانان بلغاریا کو بے خان و مان اور بے عزت و آبرو کرتي هوئي حدود عثمانیه میں داخـل هوئي - انکے داخل هونے کے ساتهه هي مسلمـان خاندانوں نے هجرت شروع کردي کیونـکه انـکو مظالم کا حال معلوم هوچکا تهـا - بعض خاندان تو قسطنطنیه میں چلے آے اور اکثـر اناطولیا چلے گئے - مهاجرین کي تعداد تخمینا ایک لاکهه پچاس هزار سے متجاوز تهي - اسکا بیشتر حصه قرق کلیسا ' لولي برغاس ' ویزه ' شارلو ' ساوزي ' اور دیگر قرب و جوار کے مقـامات کے فلاکت زدوں پر مشتمل تها -

دده آغاچ ' قواله ' اور دراما وغیره میں جو مسلمان خاندان تهے ' ان میں سے جنـکي جان و آبرو خدا کو بچانا منظور تهي ' وه تو اپنے اپنے شہروں سے هجرت کرکے روانه هوگئے اور زیاده تر خدیو مصر کي کشتیوں پر سوار هوکے مصر پہنچ گئے' لیکن بد قسمتي سے جن بلغاري حدود کے خاندان نہیں بهـاگ سکے تهے ' ان کي جانیں بے امان تلواروں ' اور انـکي عزت و ناموس بلغاري وحشت کاروں کي نذر هوگئي -

صوبه (سالونیکا) کے مسلمان دفعةً دشمنوں میں گهر گئے - اسلیے انکو ترک وطن کي مہلت نہیں ملي ' لیکن تاهم دیہاتوں سے هزارها مسلمان بایں خیال شہر (سالونیکا) میں چلے آئے تهے که یہاں اسلامیت پسند دول یورپ کے قونصل موجود هیں' اسلیے اگر یوناني اور بلغاري فوجوں نے دست درازیاں کیں تو انکي رگ انسانیت کو ضرور جنبش هوگي ' مگر جب شہر دشمنوں کا قبضه هوگیا تو پهر شاید هي کوئي سخت سے سخت وحشیانه ظلم ایسا هے جو ان مظلوموں پر نه هوا هو' اور یورپ کے قنصلوں نے خاموشي کے ساتهه انکا تماشه نه دیکها هو -

(قو هوه) کے مسلمان سب سے زیاده بد قسمت تهے - فوجوں نے وهاں داخل هوتے هي قتل عام شروع کردیا - شہر کے راستے لاشوں سے پٹے پڑے تهے' صرف نہر میں اتني لاشیں پڑي تهیں که پاني کي رواني رک گئي تهي - (نوزي بازار) اور حدود (جبل اسود) کے مسلمانوں کا بهي ایسا هي حشر هوا -

(سالونیکا) میں عیسائیوں کے مظالم کي تفصیل گو خود یوروپین نامه نگاروں نے تفصیل سے شائع کي هے مگر تہذیب پرور دول یورپ میں سے کسي ایک پر بهي اسکا اثر نه هوا' اور اسوقت تک بلقانیوں کي اسیطرح پاسداري هو رهي هے' جسطرح که اس تفصیل کي اشاعت سے پہلے هوتي تهي -

دول یورپ سے تغافل کي شکایت في الحقیقت بے معني هے - ایسي قوم کي عصمت یا جان کبهي محفوظ نہیں رهسکتي جو خود کچهه کرنا نه چاهتي هو' اور دشمن سے انصاف و عدل کي امید رکهتي هو -

(استرومجه) میں بلغاري فوج کے داخل هوتے هي بلغاري کمانڈر نے پانچ سو مسلمانوں کو قتل کیا - (سیرو ز) میں جس دن فوج داخل هوئي ' اسي دن پانچ سو اعیان شهر قتل کیے گئے - (راوسته) میں جتنے بالغ مسلمان پاے گئے ' بے دریغ نذر اجل هوے اور انـکے ساتهه عورتیں بهي گرفتار کرلي گئیں - بعض مسلمانوں نے اپني جان بچانے کے لیے تمام مال فدیه میں دینا قبول کیا ' لیکن جب فدیه وصول هوگیـا تو بلا تامل قتـل کرڈالے گئے - تیره تیره چوده چوده برس کی مسلمان لڑکیوں کي نہایت وحشیانه طور پر عفت دري کي گئي - انـکو یه اشقیاء ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں میں لیجاتے تهے اور اپنے دوستوں کي ضیافت کرتے تهے - انمیں سے کتني هي لڑکیاں شدت مظالم کی وجه سے مرگئیں - بہت سي لڑکیوں نے عزت دیکے جان بچانے پر' موت کو ترجیح دي اور بہتوں کو مرنے کي بهي مہلت نہیں دي گئی -

(سالونیکا) کے قریب کے ایک گاؤں میں ان اشقیاء نے مسلمان خاندانوں کے تمـــام مردوں کو ' جنمیں بچے ' جوان ' بوڑهے ' هر عمر کے لوگ تهے ' ذبح کرڈالا اور برچهیوں کے پیٹ تلواروں سے پهاڑ کے انمیں گهوڑے کي لید اور پتهر بهر دیے ' صرف لڑکیوں اور جوان عورتوں کو چهوڑ دیا ' اسلیے که انـکي عصمت و عفت کو اپني نفس پرستي پر قربان کریں -

بعض لوگوں نے ان سفاکوں سے پوچها که بچوں نے تمهارا کیا قصور کیـا هے اسکے جواب میں انهوں نے کہـا " یه بچے بڑے هوکے اسلام کا دم بهرینگے انکے پلوں کو پہلے هي دن مارڈالنا چاهیے تاکه بڑهکے نه پهولنے پائیں - هم ان ممالک میں ایک مسلمان کو بهي زنده نه چهوڑینگے - کیونکه هم چاهتے هیں که یورپ کو اسلام کي نجاست سے پاک کردیں -

(سالونیکا) اور (رومیلي) کي مسجدوں کے منارے منهدم کردیے گئے - ممبر توڑ دیے گئے ' اور انکی عمارتوں کو گرجا بنا دیا - تمام مسلمانوں کو شاید ان اینٹ اور چونے کي عمارتوں کي توهین پر بہت غصـه آیگا ' اور بیشک میرا یه عقیده هے که انـکي توهین اسلام و توحید کي توهین هے - یه شعائر اسلام هیں' اور هر مسلمان کا فرض هے که اپنے خون کا آخري قطره بهي اسکي حفاظت میں بہادے -' مگر اس مصیبت کي میرے نظر میں کچهه اهمیت نہیں رهتي ' جب میں ان هزاروں مسلمان خاندانوں کا خیال کرتا هوں' جن میں سے هر ایک جســم و وجود ' اسلام و توحید کي اپنے دلوں میں مسجدیں رکهتا تها مگر انکي لاشوں کو مٹي تک نصیب نه هوئي -

جب میں یه خیال کرتا هوں که ایک طرف حاملین توحید کي صفیں کهڑي هیں اور بلغاري' گولیوں کي بارش سے انکا چراغ هستي گل کر رهے هیں' دوسري طرف انکي عورتیں اور بچے پا بزنجیر کهڑے هیں اور زار قطار رو رهے هیں مگر ظالم مسیح پرستوں کے دل پر ذرا بهي اثر نہیں پڑتا ' بلکه وه جس قدر آه و زاري کرتے هیں اتني هي انکي سنگدلي اور بڑهتي جاتي هے - جب میں اس جگر پاش منظر کو پیش نظر کرتا هوں که اسلامي خاتونیں جو همیشـه اپني عیسائي بہنوں کو بزمهاے عیش میں لطف اختلاط اٹهاتے دیکهتي تهیں مگر محض اپنے پاک مذهب کي ممانعت کي وجه سے غیر مرد کا

ادبیات

—:○(*)○:—

دعوت درد

— * —

اٹھہ دل راحت طلب پیدا سر شوریدہ کر * آپ بھي غمدیدہ هو اورونکو بھي غمدیدہ کر
پھونک دے محفل کو اپنے شعلۂ آواز سے * گرمي هنگامہ سے هر قلب کو تفتیدہ کر
سرمہ آسا اهل بینش کي نگاهوں میں سما * ذرۂ هستي کو اپنے اور بھي سائیدہ کر
شور پیدا کر جہاں میں نالۂ بیتاب سے * زخمہاے سینہ کو اپنے نمک پاشیدہ کر
کر کے عریاں شمع هستي کو دکھا اوسکا فروغ * یعنے نذر شعلۂ غم جامۂ بوسیدہ کر
هاں زمانہ دیکھہ لے رفعت تري شکل هلال * اور بھي اپنے تن کاهیدہ کو کاهیدہ کر

کارواں کي چشم خوابیدہ کا هو جا درد تو!
جب وہ سرگرم تگا پو هو تو بن جا گرد تو!

ساقیا پھر جلوہ پیرا هو اُسي انداز سے * زندہ کردے اهل محفل کو اُسي اعجاز سے
طائر سدرہ! همارے خستگي پر کر نظر * زور بازو گھٹ گیا، پر رهگئے پرواز سے
جھانک لے پھر پردۂ برد یماني سے ذرا * پھر سکھا طرز فغاں چشم نوا پرداز سے
وہ حداي خواني کے نغمے! وہ سرود رجز آہ! * هو گئے ناآشنا اپنے پرانے ساز سے
همنوا هوں غیر کا میں بھي، بھلا ممکن کہاں * جب کراها تک نہیں جاتا یہاں آواز سے؟
محو کر دل سے خطا دلدادگاں حسن کي * روٹھتا ہے یوں بھي کوئي عاشق جانباز سے؟

سر اگر همکو دیا ہے سرفروشي بھي سکھا
مے عنایت کي تو پھر وا رفتہ هوشي بھي سکھا

("نیاز" فتح پوري)

فکاهات

صلح کانفرنس کي شکست اور جنگ کا آغاز

— * —

سوٹ ابل سلف گورنمنٹ
Suitable Self - Government.

—○:*:○—

دیکھا جو لیگ نے که هوا خاتمہ تمام * از بسکہ دست حق طلبي اب دراز ہے
کہنے لگے هیں سب که سیاست کا یہ نظام * مقبول خاص و عام نہیں، خانہ ساز ہے
تقسیم مشرقي نے عیاں کردیا ہے سب * جو شاہ راہ حق میں نشیب و فراز ہے
جاري ہے هر زباں پہ مساوات کا سبق * هر خاص و عام پردہ در امتیاز ہے
مجبور هوکے لیگ نے اُلٹا یا ہے ورق * جو سر بسر مرقع نیرنگ ساز ہے
چہرہ پہ ہے جو سلف گورنمنٹ کا نقاب * هر دیدہ ور اسیر طلسم مجاز ہے
سمجھے نہ یہ که "سوٹ ابل" کي جو شرط ہے * تمہید سجدہ هاے جبین نیاز ہے
سمجھے نہ لوگ یہ، که یہي لفظ پر فریب * اِس ملک میں طلسم غلامي کا راز ہے
سب یہ سمجھہ رہے هیں که اب لیگ و کانگرس، * دونوں کا ایک عرصہ گہ ترکتاز ہے

* * *

جب تک که لوگ حلقہ بگوش خواص هیں * جبتک زبان قوم خوشامد طراز ہے
جب تک هیں لوگ عالم بالا سے مستفیض * جبتک بہم یہ دور "قدح هاے راز" ہے
"احرار" سے کہو که نہیں کچھہ اُمید "صلح" * مٹتا نہیں جو تفرقۂ و امتیاز ہے
آزادي خیال پہ تم کو ہے گر غرور * تو لیگ کو بھي شان غلامي پہ ناز ہے

(نقاد)

مشهور اتحادي : جاوید بے
جس کا ذکر ڈاکٹر مصباح الدین نے اپنے مراسله میں کیا هے
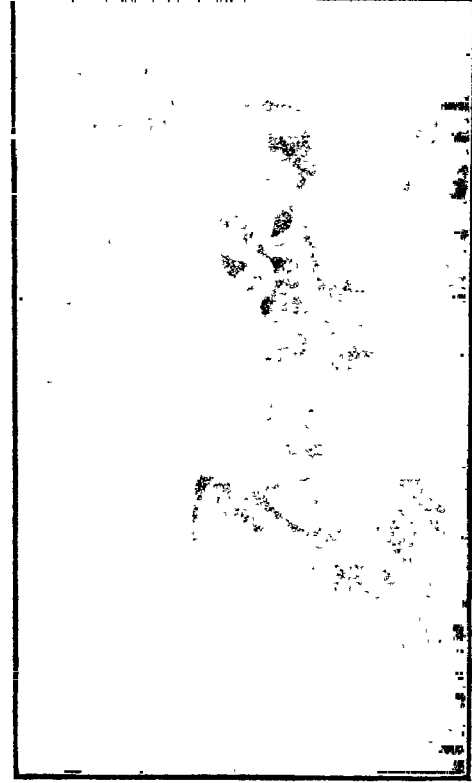
دیا هے تو ایشیاء میں بهي اسکا ظهور هوگا اور اسکی پیچیده شکلیں یورپ کو ابهي کئي پشتوں تک سیاست کي شطرنج بازي میں مشغول رکهینگي اور جب تک کسي پسندیده و تشفي بخش صورت میں حل نه هو جائیں گي ' اهل مشرق کو یورپ کي فتنه پردازیوں سے چین نهیں ملیگا لیکن انکے حل هوتے هي یه سوال سامنے آئیگا که ترکوں کو بهگا کر کس گوشه میں پناه لینے کي اجازت دیجاے ؟

جنگ بلقان کے حوادث

پر

ایک تفصیلي نظر

(ایک عثماني اهل قلم کي تحریر)

[بقیه الهلال نمبر ۲]

بلقاني فوجوں نے عموما اور سروي اور بلغاري فوجوں نے خصوصا جن انسانیت سوز اور دلدوز سفاکیوں کا بازار گرم کیا تها ' بیشک ان کا مقتضي یهي تها که ریاستهاے بلقان کے نام نهاد انسانیت پرست یورپ کي نظروں سے گر جائیں اور یورپ اپنا دست مساعدت کهینچ لے ' مگر یه نا ممکن هے - اسلیے که صلیب اور هلال یا با الفاظ دیگر اسلام اور نصرانیت کا مقابله هے اور ایسي حالت میں جب تک که مخصوص مصالح کو نقصان نه پهنچتا هو ' یورپ کي کوئي سلطنت بهي اسلام کي مساعدت کے لیے هاتهه نه بڑهائیگي - کسي مسیحي حکومت کو اسلامي سلطنت کا محافظ کهنا دانسته ساده لوحي هے ' هر قوم میں کچهه لوگ گهرے اور کچهه سطحي هوتے هیں ' یهي حال عیسائي قوموں کا هے ' بعض قومیں بهت گهري هیں اور گو وه اندر هي اندر اسلامي بنیاد هلا رهي هیں ' اور علانیه کار روائي کے لیے ایسے وقت کي منتظر هیں جبکه قصر اسلام کے ڈهانے کا اصلي اور آخري وقت آجاے گا ' لیکن انکي عداوت پوشیده رهتي هے اور جسقدر ظاهر هوتي هے وه چند مخصوص اشخاص کي طرف منسوب کردي جاتي هے تاکه حکومت اُس سے متاثر نهو ' لیکن بعض نهایت تنگ ظرف هیں - وه اس کینے کو جو اسلام کي طرف سے انکے دلوں میں پیدایش کے بعد سے نفس واپسیں تک پیدا کیا جاتا هے ' چهپا نهیں سکتیں اور موقع پاتے هي انتقام لینے لگتي هیں - بلقاني اقوام کا شمار بهي قسم ثاني میں هے ' اسلیے که جنگ کے آخري فیصله سے قبل انهوں نے مفتوحه مقامات پر جو مظالم کیے هیں ' ان پر انسانیت خون کے آنسوں رورهي هے -

گو لوگوں کو سکے تعجب هوگا ' مگر واقعه یه هے که بلغاري میرے متعلق حسن ظن رکهتے تهے - میرا اصول یه هے که اپنے حقوق کي حفاظت کا هر شخص مجاز هے ' اسی لیے میرے نزدیک جو قوم اپني قوت اور قرباني کے زور سے اپنے حقوق مانگتي هے وه قوم قابل رشک و لائق تحسین هے - اس سے نه حکمراں قوم کو آزرده خاطر هونا چاهیے اور نه همسایه اقوام کو ناراض هونا چاهیے - دنیا میں کبهي کسي حاکم قوم نے اپني محکوم قوم کو اسوقت تک حقوق نهیں دیے هیں ' جب تک که محکوم قوم نے اپني حقوق پرستي کا ثبوت نهیں دیا ' اور یه ظاهر هے که حقوق پرستي کا ثبوت قرار دادوں سے نهیں هوتا - قرار دادوں کو وه ایک دعوی سمجهتي هے اور چونکه کوئي دعوی بے دلیل کے ثابت نهیں هوسکتا ' اسلیے اسکا ثبوت مانگتي هے ' اور وه سب سے زیاده روشن ' سب سے زیاده یقیني ' اور سب سے زیاده ناقابل انکار قرباني هے اسلیے اگر بلغاریوں نے اپنے حقوق کي حفاظت کے لیے سر فروشیاں کیں ' تو میں نے کبهي اسکو برا نهیں سمجها بلکه همیشه انکي حقوق پرستي کا مداح رها -

قطع نظر اسکے ایک انصاف پسند آدمي بهی یهي راے رکهیگا - اپني سلطنت کے نقطۂ خیال سے بهي میري یهي راے تهي - کیونکه کوئي حکومت جسمیں ظلم و ستم کي فرمان روائي هو کبهي زیاده عرصه تک قائم نهیں رهسکتی - جب پیمانه صبر لبریز هوجاتا هے تو قومیں محکومیت کا بوجهه کاندهے سے پهینک کر خود مختار هوجاتي هیں - ایک طریقه حکومت یه بهي هے که انصاف تو نه هو ' مگر مشهور کیا جاے ' جیسا که آجکل مغربي سلطنتیں اپنے حق پوش ایجنٹوں کے ذریعه اپني دادگستري و عدل پروري کي قصائد خوانیاں کراتي هیں ' لیکن میرا عقیده هے که یه فریب کاریاں زیاده عرصه تک کامیاب نهیں رهسکتیں ' اور جلد یا بدیر ' یورپ کي محکوم قومیں اپني حکمراں اقوام کي عیاري اور حق کش ' حاکم پرست ' ملت فروش هم جنسوں کي فریب کاري کو سمجهه جائینگي - پس باوجود عثماني هونے کے میں بلغاریوں میں هر دلعزیز تها اور یه اسي لیے تها که میں انکي حقوق طلبي کو بالکل جائز سمجهتا تها -

رعایت حقوق کي بابت میرا یه خیال ایک کلیه هے جو کسي حالت میں توٹ نهیں سکتا -

بلقاني جسوقت مقدونیه پر قبضه کررهے تهے ' اسوقت مجهے خوش قسمتي نهیں بلکه بدقسمتي سے (کیونکه میں نے وهاں مسلمانوں پر

مشهور اتحادي اهل قلم : حسین جاهد بک ایڈیٹر (طنین)

نظر بھرکے دیکھنا بھي گوار نہیں کرتي تھیں' آج انکی جان سے زیادہ قیمتي شے یعني عفت پر بلغاریوں کے حملے ہورہے ہیں - وہ گھبرا گھبرا کے اپنے عزیزوں کو دیکھتي ہیں لیکن وہ پا بزنجیر سامنے کھڑے حسرت آلود نگاہوں سے اپني مجبوري کا اظہار کر رہے ہیں - وہ بھاگتي ہیں اور بلغاري شکاري کتوں کي طرح انکے پیچھے دوڑتے ہیں' پکڑکے تلواروں اور سنگینوں کي نوکیں انکے بدن میں چبھوتے ہیں اور جان کے فدیہ میں عفت مانگتے ہیں - جو طبیعتیں مضبوط ہیں اور خداے ناصر و قہار کے وعدوں پر یقین رکھتي ہیں وہ مرنا قبول کرلیتي ہیں مگر اپني ناموس کي بے عزتي گوارا نہیں کرتیں - مگر کچھہ ایسي بد نصیب بھي ہیں کہ انکو مرنے بھي نہیں دیا جاتا' اور انکے ہاتھہ پیر رسي سے باندھہ دیے جاتے ہیں - اسوقت میرے آنکھوں سے آنسو جاري ہوجاتے ہیں' میرے جگر میں سوراخ پڑجاتے ہیں اور دل اچھلتا ہے کہ باہر تڑپ کر نکل جاے - میں یقین کرتا ہوں کہ جس مسلمان کے دل میں عزت اسلامي کا ایک شائبہ بھي ہوگا' وہ کبھي ان حالات کو پڑھکر اپنے ہوش و حواس میں نہیں رہسکتا -

ایک زمانہ وہ تھا کہ خلیفہ بغداد کو ایک مسلمان بڑھیا عورت کي عیسائیوں کے ہاتھہ گرفتاري گوارا نہ تھي' اور قسم کھاکر اٹھا تھا کہ محل حادثے پر جاکر دم لونگا - مگر آج انھي مسلمانوں کي یہ حالت ہے کہ عیسائیوں کي مسلم کشي و عصمت دري پر گھروں میں بیٹھکے عورتوں کي طرح روتے ہیں - نہ پیروں کو جنبش ہوتي ہے اور نہ ہاتھوں کو حرکت - جس قوم کے مردوں کے پاس گریہ وزاري' آہ و فغان' اور بہت ترقي کي تو عیسائیت سے ذات آمیز التجاوں کے اسلحہ ہوں' اسکي جان و آبرو کي حفاظت معلوم ہے -

مصائب تازیانہاے عبرت میں جو سوتوں کو بیدار اور عاقلوں کو ہشیار کرتے ہیں - سنہ ۱۲ - نے مسلمانوں کے سامنے یورپ کے تعصب' اظہار عداوت اسلام میں بے باکي' شعائر اسلام کي توہین' اصول انسانیت و تہذیب کي بے اثري' اور ادعاء انسانیت نوازي کي حقیقت کا مرقع پیش کردیا ہے - ہر شخص کو معلوم ہے کہ عیسائیوں کے مذہبي مقدس مقامات اسوقت مسلمانوں کے زیر حکومت ہیں - یورپ کي یہ دیرینہ آرزو ہے کہ وہ نہ صرف ان مقامات کو مسلمانوں کے ہاتھہ سے نکالے' بلکہ خود مسلمانوں کے مذہبي مقامات پر بھي قابض ہوجائے -

یہ صحیح ہے کہ تم نے بیت المقدس کي توہین نہیں کي مگر تمہیں یہ امید نہ رکھنا چاہیے کہ وہ اس کروسیڈ میں تمہارے مذہبي مقامات کي توہین نہیں کرینگے ؟ کیا جب تم نے اندلس فتح کیا تھا تو عیسائیوں کو جلا وطن کردیا تھا ؟ اور تم جب مقدونیہ پر حکمراں تھے تو تم نے عیسائي بچوں کو صرف اس جرم پر پارہ پارہ کیا تھا کہ وہ عیسائی تھے ؟

تقسیم ممالک اسلامیہ

(مقتبس از گریفک)

جب (مسئلۂ شرقیہ) یورپ سے ہمیشہ کے لیے شہر بدر کردیا جائیگا تو وہ ایشیا میں پناہ گزیں ہوگا' جہاں فوائد کے نقطۂ نظر سے وہ دول عظمي کو اسي طرح اشتفہ خاطر کرتا رہیگا' جسطرح کہ یورپ میں ہمیشہ کرتا رہا -

گو اب تک خود یورپ میں (مسئلہ مشرقي) کا آخري حل اب کہیں جاکر ہوا ہے' لیکن ابھي سے ایشیا کے مسائل شرقیہ پر مغربي تعلقات کا گہرا رنگ چڑھا کے' انہیں ابھارنے کي کوشش کیجا رہي ہے -

ارمنیا' لیبونا' شام' بغداد ریلوے' کویت' حدود ایران' جدہ' یہ مقامات منجملہ ان چند مشرقي مسائل کے ہیں' جن پر برطانوي ونیز تمام مغربي اخبارات میں گذشتہ ہفتہ زور شور سے خامہ فرسائیاں ہوئیں - گو اس وقت بھي یہ مسائل معمولي نہیں' لیکن جس قدر زمانہ گزرتا جائیگا' اسي قدر یہ اہم ہوتے جائینگے -

ریاستہاے بلقان نے دول یورپ کي مساعدت سے جو کار روائیاں کي ہیں' کوئي وجہ نہیں کہ چند روز کے بعد رومانیا بھي وہ کاروائیاں نہ کرے اور کیوں دول یورپ اسکي معاون نہ ہوں؟ فرانس ابھي سے دنیا کو یقین دلاتا ہے کہ شام اسکے حلقہ اثر میں ہے - (روس) نے بھي ایشیاے کوچک کا ایک مختصر سا قطعہ یعني (اناطولیا) اپنے لیے متعین کرلیا ہے جسمیں اسکو ریلوے کي بابت وہی حقوق حاصل ہیں' جن کي بدولت اسنے شمالي منچوریا پر قبضہ کیا تھا - آیا (جرمني) مسیوپوٹیمیا کے متعلق صداے دعوي بلند کریگي یا نہیں ؟ اسکے متعلق ابھي تک ہم نے کچھہ نہیں سنا' مگر اغلب ہے کہ ضرور کریگي - اور اسکے بعد (زیونسٹ) کا فلسطین کے متعلق دعوی' جو گذشتہ دوشنبہ کو ڈاکٹر ویکس نے (ٹائمز) کے کالموں میں نہایت زور شور سے پیش کیا تھا' پیش ہوگا -

[ابھي تک (برطانیہ) کا ذکر نہیں کیا گیا - میرے نزدیک اور نہ صرف میرے نزدیک بلکہ تمام حالات آشنا کے نزدیک برطانیہ اسقدر بیوقوف نہیں ہے کہ بقول ٹائمز کے چند ملین مجہول و نیم مردہ مسلمانوں کے مذہبي ابال کے خوف سے (ایشیا) میں اپني آرزوں کو خاک میں ملاے گي اور اپنے ہمچشموں سے پیچھے رہیگي -

واقعات کي بنیاد پر نہایت وثوق کے ساتھہ کہا جاسکتا ہے کہ برطانی وزارت خارجہ پیش بندي سے غافل نہیں ہے - مصر میں جس کو مغربي دنیا کے تعلقات' جوش' اور علم کے لحاظ سے بلاد اسلامیہ کا دماغ کہا جاتا ہے' لارڈ (کچنر) بھیجدیے گئے ہیں جو بجائے ملکي افسر ہونے کے ایک نہایت شدید فوجي افسر ہیں اور جنھوں نے سودان میں برطانوي اثر قائم کرنے کي سخت ترین تدابیر کے استعمال میں بھي تردد نہیں کیا تھا -

مصر میں انگریزي اثر کا اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ اگرچہ موجودہ جنگ شاہ (فرڈیننڈ) نے صلیب کے نام سے کی تھي اور اُسکے دیگر حلیف بھي اسکے ہم نوا تھے' مگر با ایں ہمہ انکے تعلقات مصر سے ویسے ہي رہے جیسے کے جنگ کے قبل تھے - کیا مصر اسلامي اور عثماني سلطنت نہ تھي اور کیا اسلام کے مقابلہ میں اعلان' اسکے مقابلہ میں بھي اعلان نہ تھا ؟ اگر تھا' تو پھر انگریزي اثر کے سوا اور کونسي شی تھي' جس نے مصر اور ریاستہاے بلقان کے تعلقات میں فرق نہیں آنے دیا ؟

مصر سے انگلستان کے گونہ گوں مصالح وابستہ ہیں' اسلیے جب ممالک عثمانیہ کي تقسیم ہوگي' تو انگلستان اپنے ان مصالح اور اس اثر کي بنا پر ضرور الحاق کا اعلان کردیگا جو یقیناً کامیاب ہوگا

اعلان الحاق میں اگر کسي جماعت کے خلل افگن ہونے اندیشہ ہوسکتا ہے تو وہ مصر کي (حزب الوطني) ہے' مگر نہایت کامیابي کے ساتھہ حسن تدبیر نے اسکا شیرازہ برہم کردیا ہے - رئیس جلا وطن ہے' اسکے زبردست آرگن : اللواء اور العلم بند ہیں - اور گو اس وقت تک اسکا استیصال نہیں ہوا ہے' لیکن اگر واقعات کي ایسي ہي رفتار رہي تو اعلان کے وقت اسکا بالکل مردہ ہوجانا یا اگر بہت سخت جاں ثابت ہوئي تو اسقدر کمزور ہوجانا کہ انگلستان کي دیرینہ آرزو کي مقاومت نہ کرسکے' یقیني ہے -]

غرض اگر یورپ میں (مسئلہ مشرقیہ) کا حسب دلخواہ حل ہ

چتلجا کا سد مدافعت

جس سے بالاخر تمام بلغاری قوت سر ٹکرا کر رهگئی

چتلجا کے خطوط مدافعت کی ایک تصویر پہلے الهلال میں شائع هو چکی ہے ، لیکن یہ اسکا زیادہ مکمل اور واضح نظارہ ہے - اسمیں عثمانی اور بلغاری استحکامات ، مورچے ، مورچوں کی زد ، ترکی قلعے اور ساحل کے جنگی بیڑہ کے مقامات اچھی طرح نظر آتے هیں

یہ تصویر مسٹر ایچ - سی - رائٹ نے بھیجی ہے - جو عثمانی لشکر کے همراہ هیں -

یہ عین اس وقت کی تصویر ہے ، جبکہ بلغاریوں نے (بیچ چامپ) کے قریب آخری حملہ کیا تھا -

نہایت صبر ربا و گریہ انگیز مظالم دیکھے جنکو میں چند سطروں کے بعد لکھتا هوں) مقدونیا کے چند مقامات میں پھرنے کا موقعه ملگیا تھا ' میں سب سے پہلے جس مقام میں پھرا ' وہ (استرومجه) هے - یه ایک شهر هے جو (سالونیکا) سے دو دن کي مسافت پر واقع هے ' اسمیں ایک هزار پانچسو گھر آباد هیں جنمیں سے آٹھه سو صرف مسلمانوں کے گھر هیں - یه شهر بلغاریوں نے بزور شمشیر فتح نہیں کیا تھا بلکه بلغاري کمانڈر مسبطوف کو (شاید اصل نام متیف هے) اس بنیاد پر حواله کیا گیا تھا که اس نے باشندوں کي جان ' مال اور آبرو کي حفاظت کا نہایت سنجیده و پخته وعده کیا تھا -

کمانڈر مذکور نے (ربشف) کو شهر کا والي مقرر کیا ' ایک میونسپلٹی قائم کی اور شهر کي حفاظت کے لیے سروي ریجمنٹ چہارم کي پہلي پلٹن کے کمانڈر (یوانیي) کو مقرر کرکے خود (سالونیکا) روانه هوگیا -

لیکن شهر کي حوالگي اور امان بخشي کے بعد هي بلقانیوں نے پیمان شکني کي اور نہایت بے دردي سے ڈاکٹر عابدین ' یوزباشي فاضل بک ' یوزباشي تحسین بک ' چار عہده لفٹننٹي کے افسر ' سو سپاهي ' اور چار سو بیاسي مسلمان اور یہودیوں کو قتل کرڈالا -

اس اجمال کي تفصیل یه هے که ایک قومي عدالت قائم کي گئي تھي جسکے سات ممبر تھے - هر کلمه گو قومي عدالت میں بطور مجرم کے حاضر کیا جاتا تھا ' جس کی بریت پر سات ممبروں سے چھه ممبر متفق الراے هوتے تھے وہ چھوڑ دیا جاتا تھا - لیکن جسکي بریت پر چھه ممبروں سے کم متفق هوتے ' اسکي تمام مال و دولت لے لي جاتي تھي اور قید خانے میں بند کردیا جاتا تھا - چوبیس گھنٹه تک قید خانه میں بے آب و دانه پڑا رهتا - اسکے بعد نکالا جاتا اور تمام کپڑے اتار لینے کے بعد هاتھه پیر باندھکے پولیس کے حوالے کیا جاتا - وہ اسے کشاں کشاں شهر کے باهر لے جاتے اور پھر وهاں صلیب کي تیغ ستم ' توحید پرستي کے جرم میں اسکا سر تن سے جدا کرکے اپنے آتش انتقام کو ٹھنڈا کرتي !

لیکن آہ ! ان بیکران ستم کي تسلي اس سے بھي نہیں هوتي تھي ایک مسلمان کے جسم پر مٹي کا تیل چھڑک کے اسکے کپڑوں میں آگ لگا دي گئي اور اسطرح عین بیسویں صدي میں ازمنه مظلمه کے مسیحي کارناموں کو از سر نو زنده کیا گیا !

کریم آغا نامي شرفاء شهر میں ایک شخص تھا - اسکے لڑکے کا نام حسن افندي تھا - حسن افندي ان لوگوں میں سے تھا جن کي بریت پر عدالت فوج کے چھه ممبر متفق الراے نہیں هوے تھے اسلیے اس پر بھي اس ستمگاه عدالت سے موت کا حکم صادر هوا - (حسن آغا) کو بھي اپنے هموطن مسلمان شہداء کي طرح قتلگاه تک جانا تھا - جب پولیس کے حواله کیا گیا تو پولیس نے اسکو چوپاؤں کي طرح زمین پر کھڑا کیا اور ایک شخص اسکي پشت پر سوار هو کے سواري کے جانوروںکي طرح هنکاتا هوا شهر کي بڑي بڑي سڑکوں سے گذرا اور پھر قتل کے میدان میں پہنچایا - یہاں ایک صلیب بردار هاتھه میں تلوار لیے کھڑا تھا - حسن آغا کے پہنچتے هي تلوار ایک بار بلند هوئی پھر جھکي ' اور اسکے بعد حسن آغا کا سر جو هر روز پانچ مرتبه درگاه الهی میں سجده کے لیے جھکا کرتا تھا خون آلود هوکر زمین پر تڑپنے لگا !

مسلمانوں کے آٹھه سو بیاسي گھر تھے جنمیں اسوقت کل اٹھاره مرد سزاے موت سے بچ رهے تھے -

چار گھروں کے علاوه آٹھه سو اٹھتر گھروں میں نه ایک ٹکڑا چٹائي کا بیٹھنے کے لیے تھا اور نه ایک کٹورا پاني کا پینے کے لیے ' جو کچھه تھا ' سب بلقاني فوجیں اور بلقاني لوٹ لیگئے تھے -

وهاں سے - واپسي میں (کوستروں) نامي ایک گاؤں میں میرا گذر هوا - اندر جا کے دیکھا تو اسمیں بارہ سو مسلمان لاشیں پڑیں تھیں جنمیں مرد عورتیں اور معصوم بچے تھے -

شهر عثمانیه سے جو خانمان برباد هجرت کرکے (سالونیکا) آرهے تھے انمیں ایک دس ساله لڑکي بھي تھي - یه بد قسمت لڑکی تیس گھنٹه کي مسافت طے کرکے شهر (طوبران) میں ٹھهر گئي - (طوبران) جب تسخیر هوگیا تو وہ اسوقت وهیں تھي - دشمن بھوکے بھیڑوں کي طرح شهر میں گھسے - انکے سفید چمکتے هتیار خون آشامي سے ابھي سیر نہیں هوے تھے - چند سپاهیوں کو یه لڑکي راه میں ملي وہ دیکھتے هي اس معصوم روح پر ٹوٹ پڑے اور اپنے تیز هتھیار اسکے بدن میں چبھونا شروع کردیے اس بیکس نے نہایت درد ناک آواز میں ان خونخوار درندوں سے رحم و انسانیت کا واسطه دیکر چھوڑنے کي درخواست کي مگر آہ ! اس کا کچھه بھي اثر نه هوا اور تلوار کے وار کے ساتھه یه جواب ملا که " رحم و انسانیت مسلمان کے لیے نہیں هے بلکه صرف عیسائیوں کے لیے هے " مگر خوش قسمتي سے میں عین موقع پر پہنچگیا اور ڈاکٹر (هاجي دلکونا افندي) کي مدد سے اسکو ان خونخوار درندوں کے پنجوں سے بچایا میري فرمایش سے ڈاکٹر صاحب نے اسکي مرهم پٹي کي -

مسلمان عورتوں کي عصمت پر حمله کرنے کے تو اس کثرت سے واقعات هوئے هیں که انکا بیان کرنا مشکل هے بس یه سمجھه لینا چاهئے که معمولي سے معمولي تکلیف جو انکو دي گئي وہ یه هے که انکي چادریں چاک کرڈالي گئیں اور چہروں پر راستوں کي کیچڑ ملي گئي - ایک نہایت امیر کبیر خاندان کي خاتونوں پر جو حملے هوے تھے انکي میں نے پوري تفصیل سني هے مگر میں اسکو شائع کرکے ایک معزز مسلمان خاندان کي بے عزتي کرنا نہیں چاهتا -

منجمله قابل ذکر واقعات کے ایک واقعه یه بھی هے که میں (استرومجه) کے کمانڈر کے کمرے میں گیا - یه بزرگ (سرویا) کي احتیاطي فوج کے افسر اور (بلغراد) کے هائي کورٹ میں جج تھے ' مگر دیکھا تو آپ مسلمان قیدیوں کي جیبوں میں هاتھه ڈال رهے هیں اور جو کچھه نکلتا هے اس کو اپني جیب میں رکھه لیتے هیں - مجھے یه دیکھکر خیال آیا که الله اکبر ! جس قوم کي یه حالت هو ' یورپ اسکے هاتھه مقدونیه کي قسمت صرف اسلئے دینا چاهتا هے که مسلمانوں کے هاتھه سے نکلجائے ! (باقي آینده)

فہرست

زر اعانۂ هلال احمر

(۱۰)

	پائي	آنه	روپیه
جناب حاجي مصلح الدین صاحب - کلکته	•	•	۱۰۰
بذریعه منشي جلال صاحب - جلنڈي - بھواني پور - کلکته	•	۹	۹۵
„ مسٹر ایس - ایم - پدارے - مخدوم پور - گیا -	•	۴	۴۰
„ مولوي تراب علي صاحب - فتحپور -	•	•	۳۷
احمد جہاں بیگم صاحبه - اهلیه تحصیلدار نوهارو -	•	•	۱۰
منشي نور محمد صاحب - مدرر لاهور بورسٹل جیل -	•	۸	۷
اهلیه جناب مدور صاحب - لاهور بورسٹل جیل	•	•	۲
بنت جناب مدور صاحب - لاهور بورسٹل جیل	•	۸	•
جناب شیخ محمود صاحب - جلت فروش - اکوٹ - برار	•	•	۵
میزان	•	۱۳	۲۹۷
سابق میزان	•	۲	۹۲۱۶
میزان کل	•	۱۵	۹۵۱۳

تصحیح — جناب لطف علي صاحب ریاست بھوپال کي مرسله رقم گیاره روپیه نو آنه گذشته نمبر میں غلطي سے نو روپیه گیاره آنه شائع هو گئے هیں -

PRINTED & Published by A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. Pblg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پہنچے، تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں، ورنه بعد کو في پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماه کے لئے پته کي تبدیلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرلیں، اور اگر تین یا تین ماه سے زیاده عرصه کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري نمبر کا حواله ضرور دیں -

نوٹ —— مندرجه بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه هوگا -

(منیجر)

شـــرح اجـــرت اشتـــهـــارات

—*—

میعاد اشتہار	في صفحه	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک هفته ایک مرتبه کے لئے	۱۵ روپیه	۱۰ روپیه	۷ ½ روپیه	۸ آنه في مربع انچ
ایک ماه چار مرتبه "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنه " " "
تین ماه ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنه " " "
چهه ماه ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنه " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنه " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحه کے لیے کوئي اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگهه دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رساله کے اندر جگهه نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں گے لیکن انکي اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچیس فیصدي زائد هوگي -

(۳) همارے کارخانه میں بلاک بھي طیار هوتے هیں جسکي قیمت ۸ آنه في مربع انچ هے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جائیگا اور همیشه انکے لئے کارآمد هوگا -

---

شرائـــــط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نہیں هیں که آپکي فرمایش کے مطـــابق آپکو جگهه دیں، البته حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیاده سے زیاده ۴ اقساط میں، چهه ماه کے لئے ۲ اقساط میں، اور سه ماهي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني هوگي اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي همیشه لي جائیگي اور وہ کسي حالت میں پھر واپس نهوگي -

(۳) منیجر کو اختیار هوگا که وہ جب چاهے کسي اشتہار کي اشاعت روک دے، اس صورت میں بقیه اجرت کا روپیه واپس کردیا جاے گا -

(۴) هر اُس چیز کا جو جوّے کے اقسام میں داخل هو، تمام منشّي مشروبات کا، فحش امراض کي دواؤںکا اور هر وہ اشتہار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنیٰ شبهه بھي دفتر کو پیدا هو، کسي حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ —— کوئي صاحب رعایت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نه فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسي قسم کا رد و بدل ممکن نہیں -

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
ابو الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۱ ۔ ۷ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

عنوان تلغراف
« الہلال »

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL - HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

نمبر ٦ — کلکتہ: چہارشنبہ ٥ ربیع الاول ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta : Wednesday, February 12, 1913.

فہرست

— * —

شذرات

تصـاویـر

— * —

تلغـراف خصـوصي

بنـام الہـلال

(قسطنطنیه : ۱۱ فروري)

عثماني اقدامات غیر متوقع طور پر کامیاب ہو رہے ہیں - ایڈریا نوپل نا قابل تسخیر - انور بے یقین ہے کہ ایڈریا نوپل میں ہیں اور عنقریب محاصرہ توڑ کر محصورین پر حملہ آور ہونگے - میڈیا اور گیلي پولي میں اجتماع افواج - سقوطري میں سخت جنگ کے بعد دشمنوں کو کچل ڈالا گیا ' ۱۰ - ہزار مجروح و مقتول ' اور مانٹي نیگرو کی قوت کا خاتمہ - قسطنطنیه میں جنگي جوش حد بیان سے باہر - عجب نہیں کہ سلطان المعظم به نفس نفیس افواج کا معائنہ فرمائیں - مہاجرین اور مجروحین، اپکي اعانت کے منتظر ہیں -

(مصباح)

یغادوس پر قبضہ

— * —

ریوٹر قسطنطنیه سے تار دیتا ہے کہ اڈریا نوپل کے قلعہ سے محصور ترکوں نے نکل کر ۹ ماہ حال کو بلغاریوں پر حملہ کر دیا اور (ڈایڈن) کي پہاڑیوں پر سنگینیں چڑھا کر چڑھگئے اور بلغاریوں کو سخت و شدید نقصانات پہونچا کر اس پر قابض ہوگئے - چٹلجا کي ترکي فوج (پاپا برغاس) کي فوج سے متحد ہوگئي اور دونوں نے ملکر بلغاریوں پر جو مغرب کي پہاڑیوں پر موجود تھے حملہ کر دیا - تمام بلغاري گرفتار ہوگئے - صرف دس بلغاري بھاگ کر نکل گئے - ترکي رسالہ نے (یغادوس) پر قبضہ کرلیا ہے -

چتلجا کا سد مدافعت

جس سے بالاخر تمام بلغاري قوت سر ٹکرا کر رهگئي

چتلجا کے خطوط مدافعت کي ايک تصوير پہلے الهلال ميں شائع هوچکي هے ، ليکن يه اسکا زياده مکمل اور واضح نظارہ هے - اسميں عثماني اور بلغاري استحکامات ، مورچے ، مورچوں کي زد ، ترکي قلعے ، اور ساحل کے جنگي بيڑہ کے مقامات اچھي طرح نظر آتے هيں -

يه تصوير مسٹر ايچ - سي - رائٹ نے کھينچي هے - جو عثماني لشکر کے همراه هيں -

يه عين اُس وقت کي تصوير هے ، جبکه بلغاريوں نے (نچ چشمي) کے قريب آخري حمله کيا تها -

صاف طور پر واضح هوتا هے که بلغاریوں کو اگر بد حواس هوکر
سے روانه هوجانا پڑا ' تو ایسا هونا ناگزیر تها ' کیونکه اگر وہ ایسا نه
اپنی تمام قوت کو اُس کاغذ کي طرح ' جو قینچی کے دو
میں آگیا هو ' پاره پاره کردیتے -

حالت کے سمجهنے کیلیے بهتر هے که قلم سے چند خطوط
میدان جنگ کا نقشه آپکے سامنے کردوں - [نقشه دیکهیے]
نقشے میں آپ دیکهتے هیں که غازي (انور بے) نے
مارمورا کے اس حصے پر فوج اتار دي هے ' جهاں سے محاصرین
ربل پر بائیں جانب کو بڑهکر بآساني حمله کیا جاسکتا هے -
نیچے آئیے تو آپکو در دانیال کي وہ تنگ بحري شاخ
' جسکے ایک طرف مارمورا ' اور دوسري جانب بحر اسود
- یہیں (گیلي پولي) واقع هے ' جهاں (فتحي بے) ٦٠ هزار
کے ساتهه موجود هیں -

(انور بے) کي ناگهاني موجودگي ایک طرف تو خود محاصرین
نوپل کے سر پر عذاب الیم بنگئي کیونکه سامنے سے ایدریا نوپل
' عقب سے (انور بے) کا حمله ' اور سر پر شتلجا لائن کي
مشاني : یوم یغشاهم العذاب من فوقهم ومن تحت ارجلهم ' و یقول
ماکنتم تعملون (٢٩ : ٥٦) دوسري طرف جسقدر بلغاري فوج
پولي کی طرف سے بڑهگئي تهي ' وہ بالکل قینچی کے اندر
گئي - ایک طرف سے اگر فتحي بے کي فوج بڑهے اور دوسري طرف
انور بے کي ' تو سمندر کے سوا اور کوئي تیسري راہ فرار باز نہیں -
پس بلغاریا کی حرکت بظاهر کسي پیش نظر جدید نقشهٔ جنگ
تمیل پر مبني نہیں معلوم هوتي ' بلکه محض ایک مضطربانه
بدحواسانه آشیانے کي تلاش هے - وہ بالکل مجبور هوگئي هے که غازي
انور بے) کے اقدام سے پہلے گیلي پولي کي مصروف کارزار فوج کو
طرح قوي کردے -

ایک تار برقي میں ظاهر کیا گیا هے که " غالباً ایدریا نوپل کے
محاصرے کي جگه اب پوري قوت (گیلي پولي) کي راہ بڑهنے پر
ي جاےگي " یه بهي ظاهر کیا گیا هے که دردانیال کي طرف
حمله کرنے کا اراده کیا جا رها هے - آغاز جنگ هي کے زمانے
بعض تجربه کاران جنگ نے اخبارات میں لکها تها که " بلغاریا
فوجي قوت کو ایدریا نوپل کے محاصرے اور شتلجا کے سامنے
پڑے رهنے میں کیوں ضائع کر رهي هے ؟ اسکے لیے زیاده عقلمندانه
یه هے که (گیلي پولي) میں اپنی قوت جمع کردے "
ممکن هے که ایدریا نوپل کي جگهه اب (گیلي پولي) جنگ
نقطه بن جاے ' لیکن اگر امپائر کا تار صحیح هے تو اسکا
چلا گیا -

امپائر کے تار کے قبول کرلینے میں صرف ایک امر مانع
' یعنے هم اپني خاص معلومات کي بنا پر یقین کرتے هیں که اس
عثماني فوج کیلیے جلد سے جلد ایدریا نوپل کے محاصرے کا
تمه کردینا سب سے پہلا کام هے ' اور غازي انور بے کا اراده یه معلوم
تا که وہ کسي طرح ایدریا نوپل میں پهنچکر وهاں کي محصور
کي کمان اپنے هاتهه میں لیں ' اور باهر نکلکر محاصرین پر ٹوٹ
- لیکن ممکن هے که مصالح نے اس راے میں تبدیلي پیدا
دي هو - بهر حال حالات و نتائج کا انتظار ' اور راہ قیاس ناپید '
الامر لله العلي الکبیر -

اطــــلاع

پچهلا نمبر اس عاجز کي مجبور کن علالت کي وجه سے
بے مزه نکلا - اسکي تلافي کیلیے یه نمبر ڈیوڑهي
ضخامت اور ایک پورے صفحه کي تصویر کے ساتهه شائع کیا
جاتا هے - درمیاں میں چار صفحے ' اور آخر میں چار صفحے ' کل ٨ -
صفحے زیاده هیں -
(ایڈیٹر)

[بقیهٔ نامورانِ غزوهٔ بلقان صفحه ٨ - ج -]

(٢) گورنمنٹ کي طرف سے نہیں بلکه ذات شاهانه همایوں
کے دستخط سے فوراً ایک اپیل تمام ملک میں شائع کي جاے
جسمیں ایک داخلي قرضے کیلیے درخواست هو -

(٣) نیز ایک دوسري اپیل شائع کي جاے جسمیں حفاظت
وطن کیلیے ایک قومي فنڈ کے قیام کي درخواست هو -

(٤) اگر خدا نخواسته مجوزه کمیشن کی تحقیقات کے بعد
یهي نتیجه نکلے که عثماني فوج (محمد فاتح) اور (با یزید یلدرم)
کي عزت کي حفاظت سے جواب دیدیتي هے تو پهر بهي جلالة ماب
التوا کي منظوري کو چند لمحوں کیلیے ملتوي رکهیں ' اور ایک مرتبه
خود به نفس نفیس چٹلجا تشریف فرما هوکر عثماني فوج سے صرف
اتنا دریافت فرمالیں که " کیا اس جسم کي حفاظت سے تم نے
آخري جواب دیدیا هے ؟ "

سلطان المعظم نے نوجوان ترکوں کي ان ملت پرستانه معروضات
کي پوري قدر داني کي ' اور حکم دیا که ایک کمیشن منتخب هو -

لیکن قبل اسکے که محمود شوکت پاشا وغیرہ شتلجا روانه هوں '
کامل پاشا اور اسکے پس پرده معاونین نے اپني تدبیروں کو خاک
میں ملتے محسوس کرلیا ' وہ سمجهے که اسکا نتیجه قطعاً جنگ
کا قیام ' اور یورپ کي اُمیدوں کي نامرادي هوگي - وہ فوراً قصر
سلطاني میں حاضر هوا اور سر پیٹ کر کہا : " چند ناعاقبت اندیش
اور دشمنان ملک نوجوان کي باتوں میں آکر آپ ملک کي حفاظت
کي آخري تدبیر کو بهي غارت کر رهے هیں - جنگ کا خیال اب
محض جنون هے - دول یورپ کا یه احسان عظیم هے که وہ صلح کا
سامان کرکے همیں هلاکت سے بچا رهے هیں - جب سفراے دول
دیکهیں گے که آپ نوجوان ترکوں کي راے پر چل رهے هیں
اور فوجي حالت کي درستگي اور تحقیق کیلیے لوگ شتلجا
جا رهے هیں ' تو برهم هوکر صلح کي منظوري سے دست بردار
هو جائیں گے ' پهر مرض قطعاً لا علاج هو جاے گا " -

دوسرے طرف یکایک نوجوان ترکوں کي گرفتاریاں شروع هوگئیں '
محمود شوکت پاشا کو نظر بند کردیا ' کچهه نوجوان ترک لڑائیوں سے
زخمي هوکر آئے تهے ' انکو بهي شفاخانوں سے نکالکر قید خانے میں بهیجدیا -

یه کارروائي جس سرعت اور طاقت کے ساتهه رات بهر کے اندر
کي گئي ' اس سے معلوم هوتا هے که اجانب کا هاتهه بهي کام کر رها تها -

نوجوان ترکوں کی گرفتاري کے بعد هي التواے جنگ کے
کاغذات پر دستخط هوگئے !

اس پر آشوب وقت میں بهي جس شخص نے ان مظلوم ملت
پرستوں کي علانیه اعانت کي ' وہ یهي پرنس (یوسف عز الدین) تهے -

نوجوان ترکوں کي طرح انکو کامل پاشا گرفتار نہیں کر سکتا تها '
یه ولي عهد سلطنت تهے - اس نے سلطان المعظم کو یقین دلانے
کي کوشش شروع کردي تهي که " در اصل محمود شوکت پاشا اپکو
معزول کرکے پرنس کو تخت نشیں کرنا چاهتے هیں " لیکن اس
وسوسه کا چل جانا آسان نه تها -

وہ علانیه انجمن کي حمایت کیلیے کهڑے هوگئے - صرف آٹهه
شخص جو گرفتاري سے بچ رهے تهے ' انکے ساتهه تهے - سب سے پہلے
انهوں نے سلطان المعظم کي خدمت میں حاضر هو کر اس ابلیسانه
ظلم و تعدي کي فریاد کي - پهر پوشیده طرز پر فوج کے اندر
اضطراب پیدا کرنے میں مدد کي - انور بے کي طلبي
کا انتظام کیا ' قانون سلطنت کي رو سے وہ به نفس نفیس وزارت
کے کاموں میں دخل نہیں دیسکتے تهے ' اسلیے (جمال الدین بے)
کو اپنے طرف سے وکیل مقرر کیا اور اس طرح چند دنوں کے اندر
حکومت مجبور هوگئي که گرفتاران انجمن کو رها کردے -

شذرات

هل اتاک حدیث الجنود ؟

— * —

موسم بدل گیا

—:؛؛:—

(ڈاکٹر مصباح الدین شریف بے) نے اپنے تیلی گرام میں کہا تھا :

" موسم بدل گیا ہے ' ہم مٹ جائیں گے یا عزت ملي کو بچالیں گے ! ! "

جس وقت که ۲۳ - فروري کو (انور فاتح) قصر وزارت کي کھڑکیوں کے نیچے پہنچا ہے ' تو یقیناً بوسفورس کے کنارے پر ' دولمه باغچه سراے کي فضاے محیط کا موسم بدل چکا تھا ' لیکن کیا اب ساحل (مارمورا) کا آسمان بھي بدل نہیں گیا ہے ؟

یادش بخیر لفٹنٹ (ویگنر) معلوم نہیں اب کہاں هیں ؟ لیکن تاهم خود باغراد اور صوفیا کے اعلانات سے ایک حد تک انکي عدم موجودگي کي تلافي هو سکتي ہے - صلح کے خاتمے کے ساتھه هي اعلان کیا گیا تھا که ایڈریا نوپل کي تسخیر صرف چند دنوں کا کام ہے ' اور اب ایڈریا نوپل کي حوالگي کا نہیں بلکه قسطنطنیه کي حوالگي کا مطالبه کیا جاے گا - یه اعلان اُس زمانے کا نہیں ہے جبکه مسٹر (اسکویتھه) گلڈ هال کي اسپیچ سے فارغ هوتے هي اس تار کو پڑھنے کیلیے مضطرب الحال تھے ' جسمیں سینٹ صوفیا کي دیواروں سے مقدس راهب کے صلیب بردوش نکلنے کي خبر دي جاتي ' بلکه یه ۹ - فروري کا واقعه ہے جبکه (صوفیا) کا یه عام خیال ظاهر کیا گیا تھا که " زیاده سے زیاده ایک هفتے کے اندر ایڈریا نوپل مسخر هو جائیگا "

لیکن " موسم بدل گیا " - اب وهي ایڈریا نوپل ہے جسپر کامل تین دن تک بے سود گوله باري کرنے کے بعد ثابت هوگیا که نه قابل تسخیر ہے - چٹلجا آتش کي افشانیوں نے ایک مرتبه بھي بلغاري سرري فوج کو بڑھنے کا موقعه نہیں دیا - تین لڑائیوں کا خود صوفیا کو اقرار ہے مگر اب یه کیوں دنیا پلٹ گئي ہے که نه " تو پچاس هزار ترک گرفتار " هوتے هیں ' نه " تین گھنٹے کے اندر قلعوں کو تسخیر " کیا جاتا ہے ' اور نه ایڈریا نوپل کي تسخیر کے دعوے کا اعاده هوتا ہے ؟

اب بلغاري فتوحات کے لٹریچر کي شاعري اس سے زیاده نہیں ہے که " ترکوں کا معقول نقصان هوا - بآساني پسپا کردیے گیے - کافي نقصان پہنچایا گیا " -

تاهم ابتک لندن کے سیاسي حلقے اپنے جاں فروشان صلیب کي طرف سے مایوس نہیں - کہا جاتا ہے که موجوده خبریں زیاده تر ترکي ذرائع کي هیں اسلیے قابل وثوق نہیں -

بہتر ! مسٹر ایسکویتھه کے فتح قسطنطنیه کا انتظار ابتک ختم نہیں هوا - اب دیکھیں ایڈریانوپل کي تسخیر کیلیے کب تک لنڈن منتظر رهتا ہے !

اس سے بڑھکر موسم کي تبدیلي کیا هوگي که یا تو چند دنوں کے اندر ایڈریا نوپل کي تسخیر کا اعلان تھا ' یا اعلان جنگ کے تیسرے هي دن بلغاریا اور سرریا کي متحده قوت مجبور هوگئي که ایڈریا نوپل کي تسخیر کے جنون سے باز آجاے ' اور اپنا پورا نقشه جنگ بدل دے ؟

نقشۂ جنگ کي تبدیلي درحقیقت ایک عظیم الشان تبدیلي ہے - تازہ تار برقیاں مظہر هیں که بلغاریا کي فوج شتلجا سے برابر هٹ رهي ہے ' اور اپنے قدیمي مقامات کو چھوڑنے پر مجبور هو رهي ہے - قسطنطنیه کے سرکاري اعلانات جنکو ریوٹر مشتہر کرتا ہے جنگ کي حالت بتلاتے هیں ' مگر اینده جنگ کے مقامات کي نسبت کوئی خبر نہیں دیتے ' اسلیے بحالت موجوده کوئي قطعي راے قائم نہیں کي جاسکتي که لڑائی کا رخ کس طرف هوگا ؟ تاهم یه تو بالکل ظاهر هو گیا که جدید عثماني قوت نے جنگ کے موجوده نقشے میں بلغاریا کو شکست دیکر ' واقعات کا ورق اولٹ دیا ہے -

اس عظیم الشان اور یکا یک پیدا هو جانے والي تبدیلي کا پته ڈاکٹر (مصباح الدین) کے اُس تار سے ملتا ہے جو پچھلے هفتے الهلال کے پہلے صفحه پر شائع هوا تھا ' اور جسمیں خبر دي گئي تھي که (انور بے) ایک فوج کے ساتھه روانه هوگئے هیں ' نیز مشہور مجاهد طرابلس (فتحی بک) بھي استانه سے روانه هوگئے - اسکے بعد کوئي خبر نہیں آئي -

لیکن ۷ - فروري کو مقامي معاصر (امپائر) کا خاص نامه نگار تار دیتا ہے :

" انور بے کي ایک شجاعانه کارروائي نے بلغاریوں کا تمام نقشۂ جنگ پلٹ دیا ہے - اس نے جہازوں کے ذریعه ۲۰ هزار فوج (شتلجا) کے مغرب میں اتاردي ہے - اس پیش قدمي نے بلغاریوں کیلیے مغرب و شمال کي جانب هٹ جانا ناگزیر هوگیا چنانچه وه شتلجا کے قصبے کو خالي کرکے اور آبادي کو جلا کرچلے گئے - گیلي پولي میں بھي ایک سخت لڑائي هوئي - یہاں فتحي بک کي زیر قیادت ۶۰ هزار سپاه موجود ہے "

اسکے بعد گو ریوٹر نے کوئي خبر غازي (انور بے) کي نسبت نہیں بھیجي ' لیکن لنڈن کے ایک تار میں ظاهر کیا گیا ہے که بلغاري شتلجه سے واقعي هٹ آے هیں -

اگر امپائر کے نامه نگار کا بیان صحیح ہے تو پھر نقشۂ جنگ - تغیر کي کنجي بآساني مل جاتي ہے ' اور غازي (انور بے) نے اپنے خوارق دل و دماغ کا چند دنوں کے اندر هي ایک دوسرا جلوه دکھلا

کے اتباع کي لوگوں کو دعوت دي جاتي ' اور اُن اعمال کا دلوں میں شوق و ولوله پیدا کیا جاتا ' جو ایک " مسلم و مومن " زندگي کے عنصر کا اصلي مایۂ خمیر هیں ' اور جنکے اتباع نے صحابۂ کرام کي زندگي کو اس درجه تک پہنچادیا تھا که لسان الهي نے " یحبهم و یحبونه " کے صداے محبت سے انکي مدح سرائي کي اور اتباع محبوب نے انکو خود محبوب بنا دیا :

قل ان کنتم تحبون الله فاتبعوني یحببکم الله ویغفرلکم ذنوبکم والله غفور الرحیم -	اے پیغمبر! مدعیان محبت الهي سے کہدو که اگر تم واقعي الله سے محبت رکھتے هو تو میرا اتباع کرو (اگر تم نے ایسا کیا تو تم کو الله کي محبت کے دعوے کي ضرورت نهوگي بلکه) خود الله تم کو اپنا محبوب بنالے گا اور تمهارے گناهوں کو بھي بخشدیگا وہ نہایت مهربان بخشنے والا ھے -

اگر ایسا هوتا تو ظاهر ھے که ان مجالس سے بڑھکر مسلمانوں کیلیے سعادت کونین کا ذریعه اور کیا تھا ؟ یه تمام کانفرنسیں اور انجمنیں جنکا هر طرف هنگامه بپا ھے ' ایک طرف ' اور اُس مجلس کا ایک لمحه ایک طرف ' جو اس " اسوۂ حسنه " کے نظارے میں بسر هو- هماري مجلسیں اِسي ذکر کیلیے هوني چاهئیں ' اور هماري آنکھیں اسي جمال جہاں آرا کے نظارے کیلیے :

خدا سردے تو سودا دے تیرے زلف پریشاں کا

ونعم ما قیل :

مصلحت دید من آنست ' که یاران همه کار
بگذرانند ' و خم طرۂ یارے گیرند !

لیکن بدبختي یه ھے که همارے اعمال کي صورتیں مسخ نہیں هوئي هیں ' مگر حقیقت غارت هوگئي ھے - قومي تنزل کے معنے یہي هیں که تمام قومي و دیني اشغال بظاهر قائم رهتے هیں لیکن انکي روح مفقود هوجاتي ھے - یه نہیں ھے که هماري مسجدیں اجڑگئي هوں ' کتنے جھاڑ اور فانوس هیں جنسے مسجدیں بقعه نور بنائي جاتي هیں ؟ مگر رونا یه ھے که دل اجڑگئے هیں ' اور یه وہ بستي ھے که جب یه ویران هوجاے تو پھر آبادي کہاں ؟ :

مجھے یه ڈر ھے ' دل زندہ ! تو نه مرجاے
که زندگاني عبارت ھے تیرے جینے سے !

فانها لا تعمى الابصار ' ولكن تعمى القلوب التي في الصدور

مجھے کیا کہنا تھا ' اور کیا کہنے لگا - بہر حال مولود کي مجلسیں بھي اپنے مقصد کے لحاظ سے ایک بہترین دیني عمل تھا ' جسکي صورت تو قائم ھے ' مگر حقیقت مفقود - محض ایک رسمي تقریب ھے جو مثل اور رسمي صحبتوں کے ضروري سمجھه لي گئي ھے - اور امراء و رؤساء نے تو اپني نمایش اور ریاء دولت کا اسکو بھي ایک ذریعه بنالیا ھے -

آنحضرت کے صحیح حالات زندگي اور اُن انقلابات عظیمه کے بیان کي جگه ' (جو آپکي ولادت کے واقعه نے مشرق و مغرب میں پیدا کردیے) کتنے افسوس کي بات ھے که محض چند روایات ضعیفه و قصص موضوعه کے بیان کرنے پر اتنے بڑے ملي و دیني جذبے کو قربان کردیا جاتا ھے ؟ اور پھر اگر محض طبقۂ عوام کا یه حال هو تو قابل شکایت نہیں ' لیکن تعجب اور صد هزار تعجب ھے اس بوالعجبي پر ' که صدها علماے ملت هیں جو با وجود ادعاے رسوخ حدیث پرستي و وسعت نظر و علم ' ان روایات کو خاموشي کے ساتھه سنتے هیں ' خود پڑھتے هیں ' اور لوگوں سے پڑھواتے هیں ' مگر ایک لمحه کیلیے بھي انکے دل میں تحقیق و تفتیش کي جنبش پیدا نہیں هوتي :

ان هذا من اعاجیب الزمن !

کاش جسقدر بحث نفس انعقاد اور مجلس کے سنت و بدعت هونے کي نسبت کي گئي ھے ' وہ اس مجلس کي اصلاح حال کیلیے کي جاتي - وہ تمام چیزیں جو قوم میں شوق و شغف کے ساتھه موجود هوں ' درحقیقت ایک قوت هیں ' پس سب سے اول کوشش یه هوني چاهیے که اسٹیم کو ضائع کرنے کي جگه اس سے مفید کام لیا جاے - البته اگر اصل کار هي جادۂ شریعت سے منحرف هو اور صورت اصلاح مفقود ' تو پھر اُسکے استیصال کي کوشش امربالمعروف میں داخل اور ناگزیر ھے -

غفلت و مداهنت علما و تشدد بے محل

هزار تعجب ھے اُس عالم صاحب تصنیف و تالیف کے دعوۓ علم پر ' جسکے جواب کے بعض جملوں کو آپنے نقل کیا ھے - درحقیقت یہي وہ مذهب کے نادان حامي هیں ' جنکي دوستانه حمایت ' همیشه دشمنوں کي مخالفت سے زیادہ مذهب کیلیے مضر رهي ھے - جن روایات کي نسبت آپنے تحقیق چاهي تھي ' اُنکا اِنکار نه توابیچریت ھے اور نه الحاد ' بلکه عین شیوۂ اسلام و ایمان ھے ' اور هر صاحب نظر ' جسکو فن حدیث و سیر سے کچھه بھي خبر هوگي ' ایک لمحه کیلیے بھي ان روایات کو تسلیم نہیں کریگا -

آپ اس سعي و کوشش کیلیے مستحق تحسین تھے ' افسوس که اس نادان مدعي علم نے تشدد مذهبي کا بیجا استعمال کیا ' حالانکه جو محل استعمال هیں ' انکي همارے علما خبر بھي نہیں لیتے -

بہت سے لوگ هیں جو تشدد مذهبي اور تعصب دیني کو علماے حال کي طرف منسوب کرتے هیں اور پھر برسوں سے اسپر رو رهے هیں ' لیکن میں اسے صحیح نہیں سمجھتا - مجھکو تو شکایت ھے که جس درجه تشدد مذهبي علما میں هونا چاهیے ' افسوس ھے که نہیں ھے - صدها امور ایسے هیں جن میں صاف طور پر انکے بیجا تسامح و مداهنت کو دیکھه رها هوں اور حق و معروف کے اعلان سے دانسته اعراض کیا جارها ھے - البته چند چھوٹي چھوٹي باتیں هیں ' جن میں تشدد کا اظہار هوتا ھے ' مگر چونکه یه اظہار بے محل هوتا ھے ' اسلیے محض رائگان جاتا ھے ' بلکه اکثر موقعوں میں اور مضر هوتا ھے -

ایک بہت بڑا نکتۂ عمل یه ھے که هر قوت کا استعمال اسکے صحیح محل میں هو - آپ اسٹیم کو جس سے سمندروں میں جہاز ' خشکیوں پر ریل ' اور کارخانوں میں مشینیں چلتي هیں ' ٹاٹ کي بوریوں میں بھرکر غبارہ بنانے کي کوشش نه کیجیے - ورنه آپکي قوت اور سعي ' دونوں رائگان جائیں گي -

یه اس ذکر کے چھیڑنے کا وقت نہیں ' ورنه بجاے خود ایک داستان طولاني ھے - اپني مصیبتوں کا حال یه ھے که چادر کا کوئي گوشه دھبے سے خالي نہیں - کس کس چیز کو بیان کیجیے ' کس کس کے حال پر روئیے ' اور پھر اتنا وقت کہاں سے لائیے ؟

آسودہ شبے باید و خوش مهتابے
تا با تو حکایت کنم از هر بابے

معیار تصدیق و تغلیط و اصول نقد روایت

لیکن ان روایات کي صحت و عدم صحت کي نسبت ضمناً جن خیالات کا آپنے اظہار فرمایا ھے ' افسوس که فقیر اس سے متفق نہیں - وہ ایک نہایت خطرناک اصولي غلطي ھے ' جس میں زمانۂ حال کے مدعیان تحقیق و اجتهاد اور رهروان جادۂ تطبیق عقل و نقل برسوں سے مبتلا هیں - آپنے بار بار اس سوال کو دهرایا ھے که " اگر یه

الهلال

٥ ربیع الاول ۱۳۳۱ ہجری

—:*:—

اسئلة واجوبتها

—:*:—

مجالس مولد نبوی (صلعم)

— * —

و احادیث ضعیفه و موضوعه

— * —

(از جناب احمد حسین خانصاحب - بي - اے)

— * —

چند دنوں کے بعد ماہ مبارک ربیع الاول آنے والا ھے' جبکه مولود شریف کي مجلسیں جابجا منعقد هونگي ' لیکن جس طریقه سے یه مجلسیں منعقد هوتي هیں اور جو حالات و واقعات اسمیں بیان کیے جاتے هیں' معلوم نہیں جناب کا خیال اس بارے میں کیا ھے ؟ لیکن میں تو اسکو نہایت افسوس ناک سمجھتا هوں اور یقین کرتا هوں که یہي حالات و واقعات هیں جنھوں نے حضرت باني اسلام کي پاک زندگي کے متعلق مخالفین کے دلوں میں شکوک پیدا کردیے هیں -

ایک مدت سے میرا خیال تھا که ایک مختصر رساله حضرت کے حالات میں جمع کروں جسکو مولود شریف کي مجلسوں میں پڑھا جاے ' لیکن جس طرح کے حالات کا متلاشي تھا ' وہ کہیں نہیں ملتے تھے - عرصه هوا ایک رساله منشي امیر احمد امیر مینائي نے شائع کیا تھا اور لکھا تھا که اسمیں حالات زندگي ایک بہت بڑے عالم کي مدد سے لکھے گئے هیں ' لیکن اسکو بھي دیکھا ' از سر تا پا وھي قصے بھرے تھے -

اس سال میں نے بطور مسودے کے ایک تحریر لکھي اور چند علماے دین کو بغرض اصلاح سنائي' لیکن وہ اس امر پر نہایت برھم و ناراض ھوے که ذکر ولادت کے وہ واقعات اسمیں نه تھے' جو عام کتب مولود میں بیان کیے گئے هیں - میں نے ان میں سے ایک صاحب تصنیف عالم صاحب سے عرض کیا که کیا یه واقعات مستند تاریخوں اور حدیث کي کتابوں میں لکھے هیں ؟ انہوں نے جواب میں لکھا که " یه تمام واقعات و معجزات صحیح هیں جنکو تمام مورخین و محدثین نے همیشه بیان کیا ھے - بڑے بڑے علماے دین اور اکابر اسلام نے اُنکي تصدیق فرمائي ھے' اور انکو پڑھا ھے' اور مجلسوں میں سنا ھے - البته آجکل کے نیچریوں اور لا مذهبوں کو انکے ماننے میں تامل ھے ' کیونکه انگریزي کي کتابوں میں مرقوم نہیں"

آپ همیشه هم انگریزي دانوں کو الحاد اور مذهبي غفلت کا الزام دیتے هیں' لیکن جس انداز اور طریقه سے دیتے هیں' اُسکي وجه سے هم نہایت خوش هیں اور آپکو اپنا خیر خواہ اور مصلح سمجھتے هیں' لیکن خدا کے لیے اس بارے میں میري تشفي کر دیجیے که آیا یه واقعات واقعي مستند کتابوں میں مرقوم هیں اور ان میں شک کرنا نیچریت اور مذهب سے کنارہ کشي ھے ؟ اگر واقعي ایسا هي ھے تو انصاف کیجیے که کیا یه واقعات عقل میں آتے هیں ؟ اور انکو آجکل کوئي تسلیم کرسکتا ھے ؟ معاف فرمائیے اگر ایسے هي واقعات سناکر آپ هم کو دیني جذبات سے برگشتگي کا الزام دیتے هیں تو دیجیے ' هماري سمجھه میں تو نہیں آتے

وہ واقعات یه هیں :

(۱) جب حضرت کي ولادت کا وقت قریب آیا تو ایک مرغ سفید نمودار هوا اور حضرت آمنه کے پاس آیا نیز اُس شب کرتہ جانوروں اور پرندوں نے گفتگو کي -

(۲) حضرت مریم اور حضرت آسیه کا ولادت سے پہلے آنا بشارت دینا -

(۳) جب حضرت عبد الله کا نکاح حضرت آمنه سے هوا تو سو عورتیں رشک سے مرگئیں -

(۴) حضرت کي ولادت کے دن آتشکدۂ ایران بجھه گیا ' قصر نوشیروان کے کنگورے گرگئے اور خانه کعبه کے بت اوندھے هوگئے -

(٥) ولادت کے بعد حضرت کچھه دیر کیلیے غائب هوگئے پھر کسي نے بہشتي کپڑوں میں لاکر رکھدیا -

(٦) روشنیوں کا نمودار هونا اور عجیب عجیب آوازیں سنائي دینا -

(الهلال)

آپکا جوش دیني ' و محبت ایماني ' وفکر اصلاح مجالس مولد ' مستحق تحسین و لائق تشکر ھے - فجزاکم الله تعالی -

آپنے ایک نہایت اهم اور ضروري بحث چھیڑدي - جي چاهتا که بلا تامل صفحے کے صفحے لکھه جاوں ' لیکن افسوس که وقت گنجایش سے مجبور هوں' لهذا چند کلمات ضروریه پر اکتفا کرتا هوں :

فضیلت مجالس ذکر (صلعم)

مولود کی مجالس کا عجیب حال ھے - مقصد مجلس کے لحاظ سے دیکھیے تو فقیر کے اعتقاد میں اس سے زیادہ اهم' عظیم المنفعة ' اور قوم کیلیے ذریعۂ ارشاد و هدایت اور کوئي اجتماع نہیں - لیکن طریق اِنعقاد پر نظر ڈالیے تو اجتماعي و مجلسي قوتوں کے ضائع کرنے کي بھي اس سے زیادہ اور کوئي افسوسناک مثال نہیں ملیگي - اسلام ایک تعلیم تھي' اور اس تعلیم کا عملي نمونه آنحضرت صلی الله علیه وسلم کي زندگي تھي :

لقد کان لکم في رسول الله اسوة حسنة لمن کان یرجو الله والیوم الاخر وذکر الله کثیرا (۳۳ : ۲۲)	بیشک رسول الله کی زندگي میں لوگوں کیلیے پیروي اور اتباع کا ایک بہترین نمونه ھے جو الله اور یوم اخرت سے ڈرتے اور یوم اخرت پر ایمان رکھنے والے ' اور بکثرت ذکر کرنے والے هیں

حضرت (عائشه) سے پوچھا گیا که اُس صاحب خلق عظیم کا اخلاق کیا تھا ؟ فرمایا : خلقه القران ! اگر آنحضرت کا اخلاق دیکھنا ھے قران کو دیکھه لو که اس "کتابٌ مرقوم" کا وہ ایک ظل مجسم ' اسکے عملي نمونے کي ایک "لوح محفوظ" ھے ! وفي ذالک فلیتنافس المتنافسون (۸۳ : ۱۸) (۱)

پس مولود کي مجلسوں کا اصلي مقصد یه هونا تھا که وہ اس "اسوۂ حسنه" کے جمال الهي کي تجلي گاہ هوتیں ' انحضرت کے صحیح حالات زندگي سنائے جاتے ' انکے اخلاق عظیمه اور خصائل

(۱) یه چیز ھے که پیروي کرنے والوں کو اسکي پیروي کرني چاهیے -

بالخصوص متاخرین ایران میں بعض لوگوں نے وعظ گوئی کو ایک
فن بنا دیا ' اور چونکہ قابل اور اہل قلم بھی تھے ' اسلیے اپنی
باتوں کو کتب سیر و قصص کی صورت میں مدون بھی کردیا :
ضلوا و اضلوا ' فویل لہم ولاتباعہم -
مثلاً (ملا حسین واعظ کاشفی) اور (ملا معین الدین ہروی)
انہی لوگوں میں سے تھے - علی الخصوص اخر الذکر شخص ' جو
بحقیقت انشا پردازی ' و حکایت طرازی ' و اقتباس روایات
ضعیفہ و موضوعہ ' و تاویلات رکیکۂ قران و سنت ' و عبور و رسوخ
در اسرائیلیات و روایات یہود میں اپنا جواب نہیں رکھتا تھا -

شاید بہت سے لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ آج اردو زبان میں
جس قدر مولود لکھے گئے ھیں اور رائج ھیں ' وہ سب کے سب بے واسطہ
یا بواسطہ اسی (ملا معین ہروی) کی کتابوں : معارج النبوۃ '
تفسیر سورۂ یوسف موسوم بہ نقرہ کار ' قصۂ حضرت موسی علیہ السلام
موسوم بہ اعجاز موسوی وغیرها سے ماخوذ ھیں -
اسمیں شک نہیں کہ ان کتابوں میں بعض حصے نہایت
دلچسپ اور قابل دید ھیں ' مثلاً وہ صوفیانہ و عارفانہ لطائف و نکات
جو آیات و احادیث ' جو اقوال و مرویات صوفیا سے لیے گئے ھیں '
یا خود اس نے پیدا کیے ھیں ' لیکن تاہم ان لطائف کو کیا کیجیے
جنکی اصل موضوع ھی سر تا سر یکسر خرافات ھے -

یہ لوگ ان میں سے اکثر چیزونکے خود موجد نہ تھے ' بلکہ اپنی
جماعت کے پیشرو افراد کے متبع ' لیکن فارسی میں لکھکر اور کتب
قصص و وعظ کو شائع کرکے ان لوگوں نے تمام موضوعات و خرافات کو
ایران و ہند میں پھیلادیا ' اور چونکہ عوام بالطبع اس غذا کے
خواہاں ھیں ' بغیر کسی دقت کے انکو قبول عام حاصل بھی ھوگیا -
انتہی بطولہا -

قصص کتب مولد کا سرچشمۂ اول

آپنے جن روایات کی نسبت استفسار کیا ھے ' (آپکو سنکر تعجب
ہوگا) ان میں سے ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ھے ' جو اصول
فن حدیث کی بنا پر صحیح تسلیم کیا جاسکے ' اور جسکو کتب معتبرہ
محدثین میں روایت کیا گیا ہو - (صحاح) ان قصص سے
خالی ھے - عام مسانید و معاجم اور مصنفات مشہورہ میں
بھی کوئی لائق احتجاج ثبوت نہیں ملتا - حافظ (سیوطی) نے
(جمع الجوامع) میں جمع احادیث کا پورا التزام کیا ھے ' لیکن یہ
کیسی عجیب بات ھے کہ ان روایات کا اسمیں کہیں پتہ نہیں !
(کنز العمال) میں متعدد ابواب تھے جہاں یہ روایات آسکتی تھیں '
مثلاً (معجزات من قسم الاقوال) کے باب (اعلام و دلائل نبوت) میں '
لیکن ایک اثر بھی وہاں درج نہیں کیا گیا - (قسم الافعال) میں
ولادت کا مستقل باب موجود ھے ' مگر وہ نہایت مختصر ھے اور صرف
چند نادر تاریخ و ایام ولادت کے متعلق پائے جاتے ھیں لیکن ان واقعات
کا کہیں ذکر نہیں - معجزات ولادت میں صرف دو چار روایتیں انحضرت
کے مختون پیدا ھونے کی نسبت البتہ درج کی ھیں ' لیکن وہ تمام تر
(ابن عساکر) کی ھیں ' جنکی نسبت علامہ ابن تیمیہ کہتے ھیں
کہ : " وفیہا احادیث کثیرۃ ضعیفۃ موضوعۃ و ہینۃ " اور پھر ان
سب کے راوی اول حضرت ابن عباس ھیں ' اور اسلیے تمام روایات
ولادت کی طرح یہ روایت بھی منقطع ھے ' پس قابل احتجاج نہیں -

(ان روایات کیلیے کنز العمال جلد ۲ - صفحہ - ۳۳۱ کو دیکھیے)

کنز العمال کے باب (قسم الافعال) میں (دلائل و اعلام نبوت)
کے عنوان کے نیچے دو تین طول طویل روایتیں (ابن عساکر) وغیرہ سے
ضرور درج کی ھیں ' جن میں نہایت بے سروپا قصے بیان کیے ھیں
اور یقیناً یکسر موضوع ھیں ' تا ہم ان میں بھی ان واقعات ولادت
کا کہیں پتہ نہیں - (ایضا - صفحہ - ۳۰۴ -)

روایات ثلاثہ حافظ ابو نعیم اصفہانی

پس در اصل ان قصص کا سر چشمۂ وحید ' اور مبدء اول وہ
تین طول طویل حدیثیں ھیں ' جنکو (ابو نعیم) صاحب (دلائل) نے
عمرو بن قتیبہ ' ابن عباس ' اور خود حضرت عباس کی نسبت سے
روایت کیا ھے ' اور یہی روایات ھیں ' جنکا آگے چلکر قصّاص و مجلس
ارا واعظوں نے اپنی گرمی مجلس کیلیے استقبال کیا ' اور پھر تمام
قصص و حکایات اور کتب سیر متاخرین میں داخل ھوگئیں ؟

شیخ جلال الدین سیوطی نے (خصائص کبری) کی پہلی جلد
میں ان تینوں روایتوں کو نقل کیا ھے - ان میں سے ہر روایت ایک ایک
صفحہ کی ھے - پوری نقل نہیں کر سکتے ' ضروری ٹکڑے حسب ذیل
ھیں :—

(۱) بروایت قتیبہ

و اخرج ابونعیم عن عمرو بن قتیبة ' قال سمعت ابي و كان من
اوعية العلم قال : لما حضرت ولادة آمنة قال الله للملائكة افتحوا ابواب
السماء كلها و ابواب الجنان كلها ' و امر الله الملائكة بالحضور ' فنزلت
تبشر بعضها بعضا - و تطاولت جبال الدنيا و ارتفعت البحار و تباشر
اهلها ' فلم يبق ملك الا حضر ' و اخذ الشيطان فغل سبعين غلا و القي
منكوسا في لجة البحر الخضراء ' و غلت الشياطين و المردة ' و البست
الشمس يومئذ نورا عظيما ' و اقيم علي رأسها سبعون الف حوراء في
الهواء ينتظرون ولادة محمد صلى الله عليه و سلم - و كان قد اذن الله
تلك السنة لنساء الدنيا ان يحملن ذكورا كرامة لمحمد صلى الله
عليه و سلم و ان لا تبقي شجرة الا حملت ولا خوف الا عاد امنا - فلما
ولد النبي صلي الله عليه و سلم امتلاءت الدنيا كلها نورا و تباشرت
الملائكة و ضرب في كل سماء عمود من زبرجد و عمود من ياقوت
قد استنار به فهي معروفة في السماء * * * و نكست الاصنام كلها و
اما اللات و العزى ' فانهما خرجا من خزانتهما و هما يقولان " ويح قريش
جاء هم الامين جاء هم الصديق "

(۲) بروايت ابن عباس

و اخرج ابونعيم عن ابن عباس قال : كان من دلالات حمل
رسول الله صلى الله عليه و سلم ان كل دابة كانت لقريش نطقت
تلك الليلة * * * ولم تبق كاهنة في قريش ولا في قبيلة من قبائل
العرب ' الا حجبت عن صاحبتها ' و انتزع علم الكهنة منها ' ولم يبق سرير
ملك من ملوك الدنيا الا اصبح منكوسا ' و الملك مخرسا لا ينطق يومه
ذلك ' و مرت وحش المشرق الى وحش المغرب بالبشارات * * *
و فتح الله لمولده ابواب السماء و جنانه فكانت آمنة تحدث عن نفسها
و تقول " اتاني آت حين مرلي من حمله ستة اشهر فوكزني برجله
في المنام و قال لي يا آمنة ! انك قد حملت بخير العالمين طرا
فاذا ولدتيه فسميه محمدا " فكانت تحدث عن نفاسها و تقول " لقد
اخذني ما ياخذ النساء ولم يعلم بي احد من القوم فسمعت وجبة
شديدة و امرا عظيما فهالني ذلك ' فرأيت كان جناح طير ابيض
قد مسح على فؤادي فذهب عني كل رعب و كل وجع كنت اجد
ثم التفت فاذا انا بشربة بيضاء لبنا وكنت عطشى ' فتناولتها '
شربتها فاضاء مني نور عال ' ثم رأيت نسوة كالنخل الطوال ' كانهن من
بنات عبد مناف يحدقن بي فبينا انا اعجب و اذا بديباج ابيض
قد مد بين السماء و الارض ' و اذا بقائل يقول خذ و ممن اعين الناس
قالت ورأيت رجالا قد وقفوا في الهواء بايديهم اباريق فضة ورأيت
قطعة من الطير قد اقبلت حتى غطت حجري مناقيرها من

روایات صحیح هیں تو کیا عقل میں آسکتی هیں ؟ " جواباً گذارش ہے کہ روایات تو یقیناً صحیح نہیں هیں ' لیکن یہ اصول بھی کب صحیح ہے کہ جو واقعہ آپکی عقل میں نہ آئے ' وہ یکسر غلط و موضوع ہے ؟

آپ بلا تامل پوچھیے کہ یہ واقعات اصول فن روایت کی بنا پر کہاں تک صحیح اور قابل قبول هیں ؟ اور میں آپکو یقین دلاتا هوں کہ صرف اتنا پوچھہ لینا هی آپکے مقصد کے حصول کیلیے کافی ہے ' لیکن یہ کہاں کا اصول تحقیق اور معیار تمیز حق و باطل ہے کہ واقعہ کی صحت کیلیے پہلی شرط آپکے عقل کی تصدیق ہے ؟ آپ لوگ آجکل بے تکلف یہ جملہ کہدیا کرتے هیں مگر نہیں سمجھتے کہ کیسی خطرناک سوفسطائیت کی راہ ہے ' جو اسطرح آپکے سامنے کھل جاتی ہے - هر واقعہ کی صحت و عدم صحت کیلیے پہلی چیز ' اصول روایت اور صحت نقل کے شرائط کا اجتماع ہے اور بس ' نہ کہ زید و عمر کی عقل میں آنا - مجکو یقین نہیں کہ مارکونی تیلی گرام کو آپکی عقل تسلیم کرتی هو ' اور غالباً آپنے اب تک اسکا عینی مشاهدہ بھی نہ کیا هوگا ' لیکن اول مرتبہ جب اس ایجاد کی خبر یورپ کے کسی مستند پرچے میں دیکھی هوگی ' اور تمام اخباروں میں اسکی شہرت کا غلغلہ مچا هوگا ' تو فرمائیے ' آپنے اسکی تصدیق کی تھی یا انکار ؟

آپکو معلوم نہیں کہ یہی وہ سرحد ہے جہاں سے (با وجود اتحاد مقصد و اصول) مجھے آجکل کے مصلحین مذهب سے الگ هو جانا پڑتا ہے - ان لوگوں کا یہ حال ہے کہ جس حدیث اور جس روایت کو اپنے خود ساختہ معیار عقلی سے ذرا بھی الگ پاتے هیں ' معاً اس سے انکار کردینے کیلیے بیچین هو جاتے هیں ' اور پھر اس انکار محض کو " تطبیق منقول و معقول " کے مرعوب کن لفظ سے تعبیر کرنے کے علانیہ تمسخر سے نہیں شرماتے : و تقولون بافواهکم ما لیس لکم بہ علم ' و تحسبونہ هینا و هو عند اللہ عظیم (۲۴ : ۱۵)

حالانکہ اگر انکو علوم دینیہ کے حصول کا موقعہ ملا هوتا اور علم و فن پر نظر هوتی ' تو وہ دیکھتے کہ اسی مقصد کو اصول فن کے ساتھہ چلکر بھی حاصل کر سکتے هیں -

کیا ضرورت ہے اسکی کہ ان روایات کی محض اسوجہ سے تغلیط کردی جاے کہ وہ هماری عقل میں نہیں آتیں ' جبکہ هم اصول مقررۂ حدیث و اثر ' و طرق جرح و تعدیل روایت ' و تحقیق و نقد درایت ' و شہادات موثقۂ ارباب علم و فن کی بنا پر بغیر ادنے دقت کے ثابت کر سکتے هیں کہ یہ روایات هی پایۂ اعتبار سے ساقط هیں ' اور اصول فن سے لائق احتجاج نہیں - اور اسطرح بغیر سر رشتۂ اصول کو هاتھہ سے دیے ' اسی منزل مقصود تک پہنچ سکتے هیں -

معلوم نہیں آپنے میری گذارش کو سمجھا بھی یا نہیں ؟ میں کہتا هوں کہ بہت سی باتیں هیں جنسے انکار کرنے میں ممکن ہے کہ آپکے مصلحین حال اور هم متفق هوں ' لیکن پھر هم میں اور ان میں بعد المشرقین ہے - وہ محض اس بنا پر انکار کرتے هیں کہ انکی عقل میں نہیں آتی ' اور هم اس لیے انکار کرتے هیں کہ اصول فن سے انکا قابل تسلیم هونا ثابت نہیں - فای الفریق احق بالامن ان کنتم تعلمون ؟

آپ کہیں گے کہ نتیجہ دونوں کا ایک ہے ' میں کہونگا کہ منزل تک پہنچنے هی پر سفر کی کامیابی موقوف نہیں ہے ' بلکہ بہت کچھہ راہ سفر کے تعین و انتخاب پر :

و شتان ما بین خل و خمر

آپکو نہیں معلوم ' صدها باتیں هیں کہ آجکل کے مصلحین بھی کہتے هیں اور امام رازی کو امام غزالی اور شاہ ولی اللہ قدس اللہ سرهما نے بھی کہا ہے ' مگر پھر دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے - ایک سے الحاد پرورش پاتا ہے اور دوسرے سے مذهب کو تقویت هوتی ہے ' حالانکہ مقصود پہلی جماعت کا بھی تقویت مذهب هی ہے - یہ فرق حالت بھی زیادہ تر اسی اختلاف طریق کا نتیجہ ہے - آپ لوگوں کو شکایت ہے کہ علما اجکل کی چیزوں پر متوجہ نہیں هوتے - یہ سچ ہے ' مگر اسکو بھی تو دیکھیے کہ اپ لوگوں نے انکی نظروں کو متوجہ کرنے هی کا کونسا سامان کیا ہے ؟ لوگ دیکھتے هیں کہ جس چیز کو آپ " تطبیق عقل و نقل " کہتے هیں ' وہ صرف ایک تیز و برق خرام قینچی ہے ' جس کو آپنے اٹھایا اور بے تکان قطع و برید شروع کردی - نہ علم و فن سے مس ہے ' نہ اصول و قواعد کی خبر ہے ' نہ کتابوں پر نظر ہے ' اور نہ اس زبان سے واقفیت ہے ' جس سے قران و حدیث کو الگ نہیں کیا جاسکتا - پھر وہ آپکی وقعت کریں تو کیا کریں ؟

گو میں اپنے عقیدے میں اس اغماض کو بھی علما کی ایک سخت غلطی سمجھتا هوں اور بیان وجوہ کا یہ موقع نہیں ' تاهم اگر وہ اپنے اغماض کی یہ توجیہہ کریں تو آپ کیا جواب دیں گے ؟

میں جو همیشہ (شیخ محمد عبدہ) اور انکے متبع طریقت (سید رشید رضا) کی تعریف کرتا هوں تو اسکی بھی یہی وجہہ ہے کہ انھوں نے بہ نسبت هندوستان کے مصلحین جدید کے اس نکتے پر زیادہ خیال رکھا ہے ' حالانکہ ضرورت انکے سامنے بھی وهی تھی جو یہاں درپیش ہے -

اب آپ اپنے سوالات کا جواب لیں - عقل و تفلسف کو زحمت دینے کی ضرورت نہیں ' سرے سے یہ تمام روایتیں هی از قبیل قصص و حکایات موضوعہ هیں ' جنکا کتب معتبرۂ حدیث میں نام و نشان تک نہیں -

طبقۂ محدثین و جماعت قصّاص و وعّاظ

اس تفصیل کی یہاں گنجایش نہیں مگر چند الفاظ کہونگا - یہ کیسی سخت بد بختی کی بات ہے کہ آج مسلمانوں میں جن چیزوں کی سب سے زیادہ شہرت ' اور عوام و خواص میں جو بیانات سب سے زیادہ مقبول هیں ' وهی سب سے زیادہ غیر معتبر اور نا قابل تسلیم بھی هیں - یہ حال هر علم و فن کا ہے - تاریخ میں وهی کتابیں اور انهی کتابوں کی حکایات مشہور و مقبول هیں ' جنکے بعد همارے یہاں خرافات واکاذیب کا کوئی درجہ نہیں - سیر و فضائل میں بھی انهی کتابوں کو قبول عام حاصل ہے ' جنکے مصنف محدثین کی جگہ قصّاص و واعظین تھے - سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ قدما کی کتابوں پر نظر نہیں ' اور هر علم و فن میں تمام تر دار و مدار متاخرین پر ہے - یہ لوگ محض حاطب اللیل تھے ' اور چند کتابوں سے رطب و یابس روایات کو کسی ترتیب تازہ کے ساتھہ جمع کردینا هی انکی قوۃ تصنیف کا سدرۃ المنتهی تھا -

میں نے دو مرتبہ " قصّاص و واعظین " کا لفظ کہا ' یعنی مذهبی قصص و حکایات سے گرمی محفل کا کام لینے والے واعظ - فی الحقیقت یہ طبقہ همارے یہاں ابتدا سے سرچشمۂ موضوعات ' و مبدء جمیع اقسام افتراء و مکذوبات ' و ینبوع خرافات و حکایات رها ہے - یہ لوگ اپنے وعظ و بیانات کو انظار عوام میں دلفریب و پر کشش بنانے کیلیے مجبور تھے کہ قصص و حکایات کی تلاش و جستجو میں رهیں ' اور اگر میسر نہ آئیں تو خود وضع کریں : یکتبون بایدیهم ثم یقولون هذا من عند اللہ - پھر یہ لوگ اس طرح کی تمام روایتوں کو شاعرانہ اغراق و تغلیب ' اور داستان طرازانہ اضافہ و تحشیہ کے ساتھہ اپنی مجلسوں میں بیان کرتے تھے ' اور رفتہ رفتہ مرض متعدی هوجاتا تھا -

... - تیسري روایت میں خود تصریح کردي هے که " بسند ضعیف " لیکن راوي کے اس انکسار طبع پر هم قانع نهیں هوسکتے ' ... یه روایت ضعیف هي نهیں بلکه سرے سے موضوع هے - روایت ... حضرت عباس سے هے جو بطور جملۂ معترضه کے اغاز حدیث ... کہتے هیں : ولد اخي عبد الله ' وهو اصغرنا (میرا بهائی عبد الله ... هوا اور وه هم تمام بهائیوں میں سب سے زیاده چهوٹا تها) صرف ... جملۂ معترضه اس روایت کے موضوع هونے کیلیے ایک محکم ... شهادت هے ' کیونکه بالاتفاق یه مسلم هے که حضرت عبد الله ' ... حضرت عباس سے بڑے تهے نه که چهوٹے -

حافظ ابن عبد البر (الاستیعاب في معرفة الاصحاب) میں لکھتے هیں :

عباس بن عبد المطلب) عم ... رسول الله یکني ابا الفضل بابنه ... الفضل ' وکان العباس اسن من ... رسول الله بسنتین و قیل بثلاث ... سنین - (دیکهو کتاب مذکور جلد ... - صفحه - ۴۹۷ -)

عباس بن عبد المطلب آنحضرت کے چچا ' اپنے لڑکے فضل کي نسبت سے ابو الفضل کنیت رکھتے تھے - انکي عمر آنحضرت سے صرف دو برس زائد تهي اور بعض نے کہا هے که تین برس -

جب خود حضرت عباس کی عمر آنحضرت (صلی الله علیه وسلم) سے صرف دو تین برس زیاده تهي ' تو آپکے والد سے کیونکر بڑے هوسکتے هیں ؟

معلوم هوتا هے که جس نادان نے یه قصه گڑهکر حضرت عباس کي طرف منسوب کیا هے ' یا تو اس غریب کو اسکی خبر نه تهي ' یا جانتا تها اور روایت کو معتبر بنانے کیلیے قصداً یه ٹکرا داخل کردیا ... ضمناً ایک دوسرا مغالطه دیکر روایت کو انقطاع سے محفوظ ثابت کردے - فکفی بذلك کذبه وبهتانه علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ... ' ومن کذب علیه متعمداً فلیتبؤ مقعده فی النار -

(۳) ایک سب سے بڑي دلیل واضح ان روایات واهیه کے نا قابل اعتبار هونے کي یه هے که خود (حافظ ابو نعیم) نے (دلائل النبوۃ) میں ان روایات کو نقل نهیں کیا (۱) حالانکه اسمیں هر طرح کي ضعیف و منکر روایتیں بلا تامل جمع کردي هیں - اس سے صاف ظاهر هے که خود حافظ موصوف کے نزدیک یه روایات اسدرجه واضح طور پر موضوع تهیں ' که وه ضعیف و منکر روایتوں میں بهي نهیں نه لے سکے ' اور با وجود انکے مذاق میں سب سے بڑے ذخیرۂ دلائل اعلام نبوت هونے کے ' مجبوراً چهوڑ دینا پڑا -

(۴) لیکن ان سب سے بڑهکر ایک برهان قاطع اور شهادت واضح جو في الحقیقت ان روایات کے موضوع هونے کا اخري فیصله کر دیتي هے) یه هے که خود حافظ سیوطي (خصائص کبریٰ) میں دوسري روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے هیں :

هذا الاثر و الاثران قبله ' ... نکارۃ شدیدۃ ' ولم ... في کتابی هذا ... اشد نکارۃ منها ولم تکن نفسي تطیب بایرادها (فتامل) لکني تبعت الحافظ ابا نعیم في ذلک ! (خصائص کبریٰ جلد ۱ - صفحه - ۴۹)

یه روایت اور اس سے قبل کي جو دو روایتیں هیں ' تو ان سب میں نهایت سخت و شدید انکار و قباحت هے اور با وجود انکے اشد شدید انکار کے میں نے اس کتاب میں جو درج کیا ' تو میرا دل اس امر کو پسند نهیں کرتا تها مگر میں نے محض حافظ ابو نعیم کي پیروي کے خیال سے ایسا کردیا -

حافظ (سیوطي) هر طرح کي رطب و یابس روایتوں کے جمع کرنے بلکه انسے استدلال کردینے میں جس درجه بے احتیاط اور تساهل پسند هیں ' وه ارباب نظر سے مخفی نهیں - لیکن ان روایات کي لغویت کا یه حال تها که وه بهي بایں همه تساهل چپ نه رهسکے ' اور بے اختیار هوکر انکار شدید کے ساتهه اسکي معذرت کرني پڑي که محض حافظ (ابو نعیم) کے اتباع کے خیال سے درج کردیتا هوں !

وه لکھتے هیں که میرا جي نهیں چاهتا تها که ان روایتوں کو درج کروں - غور کیجیے که جن روایتوں کے درج کرنے سے حافظ سیوطی کي طبیعت بهي اعراض کرے ' وه کس درجه واهي و مزخرف هونگي ؟

اجکل مناقب و فضائل اور واقعات و سیر میں مدعیان فن کي انتہائي سرحد حافظ سیوطي و اقرانه هیں - لیکن یه کیسا دلچسپ اقرار خود حافظ موصوف کا هے که میں هر طرح واهي و منکر روایتیں لوگوں کے اتباع کے خیال سے درج کردیتا هوں فتاملوا و تفکروا ولا تغروا باصحاب العمائم العجراء اذ قرروها واجازوها ' ان هم الا اصحاب اوهام و شقاشق یتقربون بها من العوام -

کسر ایوان کسریٰ وغیره

آپکے اکثر سوالات کا جواب ان روایات کي بحث میں آگیا ' نیز بعض غیر مسئول عنه امور کا بهي ' لیکن ابهي ایک چوتهي روایت باقي هے ' جسمیں اتشکده ایران کے بجهه جانے ' قصر نوشیرواں کے کنگوروں کے گرنے ' کاهنوں کے پر اسرار و عجائب اظهارات اور ایک خطبه کهانت کا ذکر کیا گیا هے -

یه روایت بهي پورے دو صفحه کي هے - سیوطي نے (خصائص) میں اور حافظ ابو نعیم نے (دلائل) میں اسکو درج کیا هے - اگر نقل کروں تو پورے دو کالم مطلوب هوں - خلاصه مضمون یه هے که " آنحضرت کي ولادت کي رات کسریٰ کے ایوان میں زلزله محسوس هوا ' اسکے ۱۴ - کنگورے گرگئے ' ایران کي وه آگ جو هزار سال سے نهیں بجهي تهي ' بجهه گئي ' بحیرہ ساوہ خشک هوگیا ' نوشیرواں نے وزرا اور موبدوں کو جمع کرکے اسکي وجه پوچهي - انهوں نے کہا که هم نے بهي خواب دیکها هے ' عرب میں کوئي انقلاب هونے والا هے - اسپر نوشیرواں نے نعمان بن منذر کے نام خط لکها که عرب سے ایک ایسا شخص بهیجدو جو میرے هر سوال کا جواب دے ' نعمان نے (عبد المسیح) نامي ایک کاهن کو بهیجا ' لیکن اس نے اپنے سے زیاده عالم (سطیح) کاهن شام کو بتلایا ' اور نوشیرواں کے سوالات لیکر وه اسکے پاس گیا (سطیح) مرض الموت میں گرفتار تها - (عبد المسیح) نے کهانت آمیز اشعار پڑهے ' اور جب اس نے سر اٹهایا تو کہا : " تهوي الی سطیح ' وقد اوفي علی الضریح ' بعثک ملک بني ساسان ' لارتجاس الایوان ' و خمود النیران ' و رویا الموبدان ' رای ابلا صعابا ' تقود خیلا عرابا ' وغیره وغیره " لیکن سطیح مرگیا اور جواب کي مهلت نه پائي " (۱)

لیکن یه روایت بهي قطعاً نا قابل اعتنا هے - اسکا راوي اول (مخزوم ابن هاني) هے جو اپنے باپ سے روایت کرتا هے - خود حافظ سیوطي اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے هیں :

قال ابن عساکر : حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث ابن مخزوم عن ابیه ' تفرد به ابو ایوب البجلي (جلد اول صفحه - ۵۱)

ابن عساکر نے اسکي نسبت کہا هے که حدیث غریب هے جسکو سوائے ابن مخزوم کے اور کسي نے روایت نهیں کیا هے -

اس روایت کے واقعات به تغیر الفاظ و حذف و اضافۂ بعض امور ' فضائل و حکایات کي کتابوں میں بکثرت ملتے هیں ' لیکن ان سب کي بنیاد یهي روایت هے ' والعبرۃ بما یروي المحدثون ' لا بما یهذي به القصاصون الکاذبون -

---

(۱) دلائل النبوۃ دائرۃ المعارف حیدر اباد میں چهپ گئي هے - اسکے پہلے حصے کے صفحه (۳۲) میں (تزویج امنه) کا پورا باب دیکهه جائیے ' بهت سي روایات ضعیفه و واهیه درج هیں مگر ان روایات کا پته نهیں ! منه -

(۱) پوري روایت کیلیے دلائل النبوۃ جلد اول صفحه ۴۱ - اور خصائص جلد اول صفحه - ۴۹ - کو دیکهیے - منه

الزمرد و اجنحتها من اليواقيت فكشف الله عن بصري و ابصرت تلك الساعة مشارق الارض و مغاربها * * * ثم رأيت سحابة بيضاء قد اقبلت من السماء حتى غشيته فغيب عن وجهي و سمعت مناديا ينادي " طوفوا بمحمد شرق الارض و غربها و ادخلوه البحار ليعرفوه باسمه و نعته و صورته " * * * * ثم تجلت عنه في السرع وقت فاذا انا به مدرج في ثوب صوف ابيض و تحته حريرة خضراء و قد قبض على ثلاثة مفاتيح من اللؤلؤ الرطب و اذا قائل يقول " قبض محمد علي مفاتيح النصرة و مفاتيح الريح و مفاتيح النبوة " ثم اقبلت سحابة اخرى يسمع منها صهيل الخيل و خفقان الاجنحة حتى غشيته فغيب عن عيني ' فسمعت مناديا ينادي " طوفوا بمحمد الشرق و الغرب و علي مواليد النبيين ' و اعرضوه على كل روحاني من الجن، و الانس و الطير و السباع " * * * و اذا انا بثلاثة نفر في يد احدهم ابريق من فضة و في يد الثاني طست من زمرد اخضر و في يد الثالث حريرة بيضاء فنشرها فاخرج منها خاتما تحار ابصار الناظرين دونه ' فغسله من ذالك الابريق سبع مرات ثم ختم بين كتفيه بالخاتم و لفه في الحريرة ثم حمله فادخله بين اجنحته ساعة ثم رده الي "

(۳) بروايت حضرت عباس

و اخرج ابو نعيم بسند ضعيف عن العباس قال لما ولد اخي عبد الله و هو اصغرنا * * * * * فلما ولدت آمنة قلت لها ما الذي رأيت في ولادتك ؟ قالت " لما جاءني الطلق و اشتد بي الامر سمعت جلبة و كلاما لا يشبه كلام الآدميين ' ورأيت علما من سندس على قضيب من ياقوت قد ضرب ما بين السماء و الارض * * * ورأيت قربي سربا من القطاء قد سجدت له و نشرت اجنحتها ورأيت نابغة سعيرة الاسدية قد مرت وهي تقول ما لقي الاصنام و الكهان من ولدک هذا هلكت سعيرة و الويل للاصنام ورأيت شابا من اتم الناس طولا و اشدهم بياضا ' فاخذ المولود مني ' فتفل في فيه ' و معه طاس من ذهب فشق بطنه شقا ' ثم اخرج قلبه فشقه شقا ' فاخرج منه نكتة سوداء فرمى بها ' ثم اخرج صرة من حرير اخضر ففتحها فاذا فيها شيء كالذريرة البيضاء فحشاه ثم اخرج صرة من حرير ابيض ففتحها فاذا فيها خاتم فضرب على كتفه كالبيضة و البسه قميصا " فهذا ما رأيت - (۱)

ليكن يه تينوں روايتيں قطعا بے اصل هيں ' بوجوه ذيل :

(۱) حافظ (ابو نعيم) پانچويں صدي کے حفاظ حديث ميں سے هيں - (ذهبي) نے انکو تيرهويں طبقه کے ذيل ميں شمار کيا هے اور (تذکره) ميں مفصل ترجمه لکها هے - انکي جلالة مرتبة سے انکار نهيں ' ليکن کيا کيجيے که يه اُن لوگوں ميں هيں ' جنکي نسبت مسلم هے که فضائل و معجزات ميں رطب و يابس اور ضعيف و موضوع هر طرح کي حديثيں درج کر ديا کرتے تهے - يا تو يه حسن اعتقاد کي وجه سے تها ' يا پهر اعتماداً على الناس ' که لوگ خود درجهٔ صحت و ضعف کو تحقيق کرلينگے - يهاں تک که (علامهٔ ابن تيميه) کو ابوا لشيخ اصفهاني کے ذکر ميں لکهنا پڑا :

و فيها احاديث كثيرة قوية	اور اسميں بهت سي حديثيں هيں
صحيحة و حسنة و احاديث	جو قوي و حسن هيں اور بهت سي
كثيرة ضعيفة و موضوعة	ضعيف و موضوع هيں * * * يهي
* * * وكذلک ما يرويه	حال اُن احاديث کا هے جو ابو نعيم
ابو نعيم في فضائل الخلفا	نے خلفا کے فضائل ميں بصورت ايک

(۱) هم نے ان تينوں روايتوں کا بهت سا حصه چهوڑديا اور ترجمه بهي نهيں کيا ' کيونکه اس سے مضمون بهت بڑهجاتا اور الهلال ميں صفحات محدود - ان روايات ميں وه تمام واقعات وقت ولادت ' جو عام طور پر مولود کي کتابوں ميں بيان کيے جاتے هيں ' موجود هيں اور جنکي نسبت آپنے سوالات کيے هيں - نيز اور بهي بهت سے عجايب و خوارق بيان کيے گيے هيں - منه

في كتاب مفرد في اول حلية مستقل کتاب کے روايت کي هيں الاوليا (كتاب التوسل) (۱) (حلية الاوليا) کے ابتدا ميں -

علامهٔ (ابن تيميه) کي شهادت پر شايد بعض پرستاران سبکي و ابن حجر مکي چيں بجبيں هوں ' مگر يه واضح رهے که علامهٔ موصوف کے رسوخ حديث ' و حفظ و ضبط ' و اتقان فن کا وه ا[illegible] و اعلى مقام هے ' جس سے انکے سخت سے سخت مخالف کو بهي کبهي انکار کي جرأت نهو سکي - حديث "كنت نبياً و ادم بين الماء و الطين" کو (ان الفاظ کے ساتهه) علامهٔ موصوف نے موضوع [illegible] تها - حافظ ابو الخير (سخاوي) ايک فتوے ميں بحث کرتے هو[ئے] لکهتے هيں : " اس بارے ميں ابن تيميه کے علم واسع اور حـ[ـفظ] حديث پر اعتماد کر لينا ' اعتماد کيليے کافي هے جسکا موافق [و] مخالف ' دونوں کو اقرار هے "

سخاوي کا يه قول (زرقاني) نے مواهب کي شرح ميں نقل کيا هے (۲)

سب سے زياده يه که حافظ (ذهبي) کا قول اس موقع پر پڑ[ه] کر لينا چاهيے جو کهتے هيں که : ما رايت اشد استحضاراً للمتو[ن] و غروها منه ' و كانت السنة بين عينيه و لسانه بعبارة رشيقة و عين مفتوحة

حافظ (ابو نعيم) کے اس تساهل ' موضوعات پر سکوت ' اور نق[ل] و جمع روايات ميں بے احتياطي کي شکايت صرف علامهٔ موصوف هي کو نهيں هے ' بلکه اس سے بهي بڑهکر ثبوت واضح اسکے ليے موجود هے - يهي حافظ ذهبي ' جنهوں نے تذکره ميں انکا ترجمه لکها هے (ميزان) ميں حافظ (ابو نعيم) اور انکے معاصر (ابن منده) کے باهمي طعن و قدح کا ذکر کرتے هوے لکهتے هيں :—

لا اقبل قول كل منهما	ميں ان دونوں ميں سے کسي کے طعن [کو]
في الاخر ' و هما	دوسرے کے حق ميں قبول نهيں کرتا ميرے
عندي مقبولان	نزديک دونوں مقبول هيں - مجهے ان دونوں
لا اعلم ذنبا اكبر من	کا گناه اس سے بڑهکر تو اور کوئي نهيں معلوم
روايتهما الموضوعات	که وه جهوٹي حديثيں روايت کرتے هيں
ساكتين عليها !	اور اسکي نسبت سکوت اختيار کرليتے هيں !

حافظ (ذهبي) کے نزديک يه غفلت انکي مقبوليت ميں خلل انداز نهيں ' ليکن افسوس که اسي خطرناک مقبوليت نے اُن موضوعات و حکايات کو قوم ميں پهيلاديا ' جنکي وجه سے آج اسلام کو شرمندهٔ اغيار ' اور هدف طعنهٔ مخالفين و اجانب بننا پڑتا هے !

(۲) اب ان روايات پر نظر ڈاليے ' ميں اس وقت اس بحث کو چهيڑنا نهيں چاهتا که درايةً انکے مطالب کس درجه قابل اعتراض و انکار هيں ؟ کيونکه کهه چکا هوں که پهلي چيز نفس روايت کي صحت و عدم صحت هے -

ان روايات ميں پهلي روايت (عمرو ابن قتيبه) سے هے - وه کهتے هيں که ميں نے اپنے والد سے سنا " وكان من اوعية العلم " ! انهوں نے اپنے والد کي فضيلت علمي تو بيان کردي ' ليکن کچهه نهيں معلوم که انهوں نے يه واقعه کيونکر معلوم کيا اور کس اعتماد پر بيان کر رهے هيں ؟ ذکر ولادت کي اکثر روايتيں منقطع هيں (يعنے واقعه تک راوي کا سلسله نهيں پهنچتا) ليکن يه روايت منقطع روايات ميں بهي بدترين منقطع هے - دوسري روايت کے راوي اول حضرت (ابن عباس) هيں ' ليکن ابن عباس واقعه ولادت نبوي کے پچاس برس بعد پيدا هوے هيں ' نهيں معلوم انهوں نے کس سے سنا اور پهر باقي روايت کا

(۱) اس راے کو علامه ابن تيميه نے کتاب التوسل ميں لکها هے ' ليکن يه کتاب اس وقت ميرے پاس موجود نهيں هے - مولانا شبلي نعماني نے ديباچهٔ سيرة نبوي نمبر (۳) مطبوعه الهلال ميں اس عبارت کو نقل کيا هے اور صفحه (۹۹) کا حواله ديا هے - باقي کتابيں پيش نظر هيں - منه

(۲) زرقاني کا يه مقام ميں نے ديکها هے اور ياد هے ليکن اس وقت تلاش کرنا چاها تو جلدي ميں نه نکال سکا - منه

دل نه کردیتے - سب سے زیادہ اس خبر نے قصر سلطانی عام برهمی پیدا کردی که " کامل پاشا سلطان المعظم طنطنیه چهور دینے اور قدیم ایشیائی پایهٔ تخت عثمانی) چلے جانے کا مشورہ دے رہا ہے " !

الحقیقت کامل پاشا نے اسکی پوری سعی شروع کردی تهی کے آنے والے خطرات اور قسطنطنیه پر بلغاری قبضے کا لاکر سلطان المعظم کو ترک قسطنطنیه کیلیے راضی کرلے ' اور اس ریخ اسلام کا سب سے زیادہ ذلت بخش' اور چالیس کرور چہروں بناه کرنے والا حادثه ' اسکی ملکی خیانت کی تکمیل کے ساتهه هو جاے -

صلح کی گفتگو هوچکی تهی ' لیکن ابهی عرش خلافت کی (سینٹ جیمس) لندن میں نهیں کهودی گئی تهی ' وہ لطان المعظم کی خدمت میں حاضر هوا اور کہا : " حالات بدل ' اب اسکے سوا چارہ نہیں که جلالة ماب قسطنطنیه کی حفاظت کو نے سپرد کریں اور جهاں تک جلد ممکن هو' تمام خاندان خلافت کو اپنے قدیمی پایهٔ تخت میں تشریف لیجائیں ' یه مشورہ دینے لیے میں مجبور هوں' کیونکه آنے والے وقت کو دیکهنا نہیں چاهتا "

یه کیا کهه رہا تها ؟ یه اٹهه سو برس کے تخت حکومت کو ور نامردانه فرار کا مشورہ اُس شخص کو دے رہا تها ' جسکے بزرگ (سلطان مراد) نے جنگ (قوصوہ) کے معرکے میں طرح جان دی تهی که جانکنی کے وقت بهی اپنی پالکی کو یدان جنگ سے هٹانے نہیں دیا !

حبکه یه کهه رہا تها ' تو یقینا اسکے اندر سے صلیبی امیدوں کا بطن لعین بول رہا تها - جن امیدوں کو آج صدیوں سے یورپ میدان گ میں پورا کرنا چاهتا هے ' یه کهه رہا تها ' تاکه اسے بغیر ایک سیحی قطرہ خون کے رائگان کیسے پورا کردے -

آہ ! یه چاهتا تها که قسطنطنیه کا وہ تخت ' جو اٹهه صدیوں سے بهی خالی نہیں هوا ' خالی هو جاے !

مگر کامل پاشا ' جسکی رگوں کی زندگی ڈهائی هزار برس کی مغضوب الهی اور تاج و تخت سے محروم قوم کے خون سے رش پارهی تهی ' اُس عثمانی خون کی حرارت کا اندازہ نہیں سکتا تها جسکا گهر اٹهه سو برس سے صرف تاجدار سروں اور شمشیر انهوں هی میں رہا هے - غالباً یه پہلا موقعه تها که لطان المعظم کو کامل کا چہرہ بغیر کسی نقاب کے نظر آیا - انهوں نے کہدیا که " اس مشورے کی تعمیل محال هے " !

اس اثنا میں بلغاریا بهی صلح کیلیے طیار هوگئی تهی که کمزوری کو التواے جنگ کے پردے میں چهپاے - یکایک شہور هوا که کامل پاشا سخت سے سخت شرائط کے ساتهه بهی صلح سلسله جنبانی کر رہا هے -

یه حالت دیکهکر اتحاد و ترقی کے ممبروں نے عرض و التجا کی کوششیں شروع کردیں - سلطان المعظم کامل پاشا کی طرف افسردہ خاطر هو چکے تهے ' لیکن مشکل یه تهی که وہ پوری کوشش کے ساتهه حالات سے انکو بے خبر رکهتا تها ' اور یقین دلانا تها که یورپ نے صلح کو منظور کر کے انکے تاج و تخت کو بچالیا هے ' اگر اسکے ماننے میں تامل هوا تو پهر کوئی صورت بچنے کی نہیں ' لیے مقدم کام یه تها که کسی طرح سلطان المعظم کو اصل حال سے خبر دیا جاے -

انجمن اس سے پہلے سلطان المعظم سے عرض حال کرچکی تهی دیکه چکی تهی که کامل پاشا کے تسلط سے یه طریقه بهی مفید مطلب نہیں ' پس اس نے قصر سلطانی کی طرف توجه کی اور خاندان سلطانی کو اپنا هم خیال بنانا چاها -

اس سعی میں سب سے زیادہ جس شخص نے حصه لیا وہ وارث خلافة عثمانی : شہزادہ یوسف عز الدین ولی عهد دولت علیه تهے -

انهوں نے تمام شہزادگان قصر کو جمع کیا اور موجودہ وزارت کی ملک فروشیوں کی خبر دی - انکو یقین دلایا که اتحاد و ترقی هی اس وقت ایک جماعت هے جو ملک کو اس ورطهٔ هلاکت سے نجات دیسکتی هے - انهوں نے خاص طور پر اسطرف توجه دلائی که کامل پاشا نے سلطان المعظم کو قسطنطنیه چهوڑ دینے کا مشورہ دیا تها ' اور اب ترکی کی طرف سے صلح کی درخواست کرکے ذلت کی تکمیل کرنا چاهتا هے - انهوں نے کہا که " اگر واقعی حالت ویسی هی نازک اور مخدوش هے ' جیسی که یه بوڑها وزیر ظاهر کرتا هے ' تو پهر اس وقت اس شہر محبوب و مقدس کو هماری سب سے زیادہ ضرورت هے تا که هم اپنے آخری قطرہ خون تک دشمنوں سے اسکو بچائیں - یه کیا هے که همکو ' هم محمد فاتح اور بایزید یلدرم کی اولاد کو' مشورہ دیا جاتا هے که نامردانه ملک اور قوم کو چهوڑ کر فرار کر جائیں ؟ "

اس مجلس کا نتیجه یه نکلا که تمام شہزادوں اور خاندان سلطانی کے اعضا نے حلف اوٹهایا که وہ آج سے انجمن کے ساتهه هیں - عزت ملک کیلیے اپنی پوری قدرت صرف کرڈالیں گے اور موجودہ وزارت کے ارادوں کو کامیاب نه هونے دینگے -

پرنس یوسف عز الدین کے خدمات کے حاصل هوجانے سے انجمن کی کوششوں میں ایک نئی روح پیدا هوگئی - انهوں نے سب سے پہلا کام یه کیا که سلطان المعظم سے ایک قومی وفد کی باریابی کی اجازت لیلی ' جو دو گهنٹے کے بعد انکی خدمت میں حاضر هونا چاهتا تها - یه وفد انجمن اتحاد و ترقی کے روساء اور مختلف وکلاے ملت سے مرکب تها ' اور اسکے رئیس شیخ (موسی کاظم آفندی) سابق شیخ الاسلام تهے -

اس وفد نے حاضر هوکر قوم کی طرف سے حسب ذیل معروضات پیش کیں :—

(۱) اس وقت تک جسقدر شکستیں دولت عثمانیه کو هوئی هیں ' وہ دفتر جنگ کی غفلت ' فوج کی بے سر و سامانی ' غذا کی بد نظمی ' اور با قاعدہ سپاہ کی عدم موجودگی کی وجه هوئی هیں - لیکن اب رفته رفته حالت درست هوتی جاتی هے ' اور باوجود هر طرح کی بے سروسامانیوں کے پهر بهی عثمانی فوج نے بلغاریا کی قوت کو سخت مجروح و مضروب کردیا هے - پس جنگ کا همارے لیے اصلی وقت یهی هے ' اگر ایک هفتے تک هم جنگ اور قائم رکهه سکے ' تو صوفیا تک همارا کوئی مزاحم نهوگا - ایسی حالت میں باب عالی کا صلح کی درخواست میں شریک هونا سخت غلطی ' اور ملک و ملت کی اخری عزت کو خاک میں ملانا هے - هم نے جنگ سے پہلے ریاست هاے بلقان کے مطالبات کو ذلت کے ساتهه ٹهکرا دیا تها ' اب بهی هم کو چاهیے که خواہ کچهه هی هو ' لیکن جبتک تلوار کا قبضه هاتهه میں هے ذلت کا سر نه جهکائیں -

جلالت ماب کو یقین دلایا گیا هے که صلح کے بغیر چارہ نہیں ' مگر هم نہیں سمجهه سکتے که ایسا سمجهنے کی کیا وجه هے ' جبکه آستانے سے لیکر شتلجا تک همکو عثمانی افواج کا ایک سمندر متلاطم نظر آرہا هے ؟ اگر با ایں همه صلح کا ارادہ کر هی لیا گیا هے ' تو خدا کیلیے اسمیں اسقدر جلدی نه فرمائیے اور کم ازکم ایک مرتبه اپنی موجودہ قوت کا صحیح اندازہ فرما لیجیے - تمام قوم کی خواهش هے که ایک کمیشن تحقیقات کیلیے منظور کیا جاے ' جسکے ممبر محمود شوکت پاشا ' عزت پاشا ' ناظم پاشا ' عادل بے ' اور شیخ الاسلام هوں ' اور اسے جلالت ماب شتلجا روانه فرمائیں تاکه وهاں کی فوجی حالت و قوت کا پوری تحقیق کے ساتهه معائنه کرے اور دیکهے که اینده جنگ جاری رکهی جاسکتی هے یا نہیں ؟

ناموران غزوۂ بلقان

سرگذشت انقلاب

—:*:—

(۲)

پرنس یوسف عزالدین ولي عہد خلافۃ علیہ و نامور رکن انقلاب

— * —

(مقتبس از بعض مکاتیب آستانۂ علیہ)

— * —

(۲۹) جنوري کي اشاعت کے بعد هم کو اس انقلاب کي نسبت اور کچھہ لکھنے کي مہلت نہیں ملي - حالانکہ حالات وافر اور معلومات مزید قابل تذکرہ هیں -

انساني اعمال کي انتہائي سرحد سعي و جہد سے زیادہ نہیں ہے ' نتائج پر حکومت کبھي بھي اُسے نہیں ملي ' پس موجودہ معاملات کے خاتمے کي نسبت کوئي پیشین گوئي نہیں کي جاسکتي - تاهم اس وقت نازک میں عزت ملک و ملت کیلیے ان ملت پرستان غیور نے جو کچھہ کیا ' اسکي عظمت و اجلال همیشہ غیر متغیر اور لا زوال رهے گي - وہ ایک قابل احترام عمل تھا ' جو شروع بھي هوا اور پورا بھي هوگیا ' اور اب اپني تکمیل کیلیے نتایج مستقبلہ کا محتاج نہیں ہے - اسکا مقصد سربسجود حکومت کو ایک بار عزت و سربلندي کے ساتھہ کھڑا کر دینا تھا ' اور جس وقت (انور بے) قصر وزارت کے اندر فاتحانہ داخل هوا اور پھر فاتحانہ نکلا ' یقین کیجیے کہ اسکے چند لمحوں کے اندر هي انجمن اتحاد و ترقي نے اپنے اس فرض و مقصود کو پورا بھي کردیا - اسکي سعي کي ابتدا اور مقصد کي تکمیل ' دونوں ایک ساتھہ انجام پاے - پس اب کوئي انتظار نہیں ہے جو همکو اس انقلاب کے احترام میں مانع آے ' اور هم اسکے کارنامہ هاے عزیز و محبوب کے تذکرے سے غافل رهیں -

* * *

الہلال کے متعلق یہ امر ناظرین کے ذهن نشیں رهنا چاهیے کہ اسکي ضخامت محدود ' اور وہ ایک هفتہ وار جرنل ہے - پس اپني هر اشاعت کو ترتیب دیتے هوے فرض کرلینا ہے کہ هفتہ بھر کے علم حالات و اخبار ناظرین کي نظر سے گذر چکے هیں ' اور اب یا انکے کسي اهم حصے پر بحث و مذاکرہ کي انهیں ضرورت ہے یا ایسے معلومات کي ' جو عام ذرائع سے میسر نہیں ' اور ایسا فرض کرلینا اسکي حالت کے لحاظ سے ناگزیر ہے - پس هم همیشہ خاص معلومات کے پیش کرنے کي کوشش کرتے هیں ' اور معلومات حاصل کرنے کیلیے هماري جستجو و سعي خاموش و مشغول بہ کار هوتي ہے ' نہ کہ غلغلہ انداز و نمایش خواہ - موجودہ انقلاب کي نسبت بھي نہایت اضطراب سے هم اس وقت کے پورا هوجانے انتظار کررهے هیں جو قسطنطنیہ کي ڈاک کیلیے ضروري ہے امید ہے کہ بہت جلد موثق ترین و مفصل تر حالات پیش کرسکیں گے

لیکن انقلاب سے ایک هفتہ پیشتر تک کے بعض ضروري کوائف هیں جو ضرور ہے کہ بالترتیب شائع کیے جائیں -

* * *

یاد هوگا کہ ڈاکٹر (مصباح الدین شریف بے) نے اپنے گذشتہ مراسلہ میں لکھا تھا :

" هم نے ولي عہد خلافت کے ذریعہ جلالۃ ماب کو حالات سے واقف کرنا چاها ' مگر اسکو خلع سلطاني کي کوشش سے تعبیر کیا گیا ' اور هم پر تہمت لگائي گئي کہ هم تخت خلافت کو اولٹ دینا چاهتے هیں ! "

یہ ایک تفصیل طلب اشارہ ہے

انجمن اتحاد و ترقي کے گذشتہ چارسالہ عہد اقتدار میں شاهزادگان قصر خلافت کي خواهشوں کا بھي ایک خاص نازک مسئلہ رها ہے یہ لوگ اتحادي وزارت سے خوش نہ تھے ' اور بہت سي شکایتیں کیا کرتے تھے - منجملہ انکے ایک بڑي شکایت یہ تھي کہ اتحادي وزارت نے انکي تنخواهیں گھٹا دي تھیں ' اور بیش قرار رقمیں حاصل نہیں کرسکتے تھے - سعید پاشا کي وزارت کے ساتھہ جب اتحاد و ترقي کو شکست هوئي ' تو کامل پاشا کي جماعت نے اپنے نئے اقتدار کے بڑهانے میں اس واقعہ سے بھي فائدہ اٹھایا ' اور تمام شہزادوں کي همدردي حاصل کرلي - یہاں تک کہ کامل پاشا کے وزیر اعظم هونے پر ایک شہزادے نے مدحیہ ترکي نظم بھي لکھي تھي -

مگر واقعات میں جلد جلد تبدیلي شروع هوگئي اور جنگ کے سریع السیر تغیرات نے ارادوں اور منصوبوں کے چہرے بے نقاب کردیے پے درپے شکستوں کے ظہور ' وزارت کے تساهل ' یورپ پر اعتماد کامل پاشا کي بزدلي ' ذلت بخش درخواست صلح ' اور جنگ کي طیاریوں کي موقوفي ' یہ واقعات ایسے نہ تھے ' جو انکو بہت

عزالملۃ والدین :

حضرت شہزادۂ یوسف عزالدین ولي عہد دولت عثمانیہ

مقالات

تراجم احوال

دیبـاچـه

سیـــرة نبـــوی

—: * :—

(اثر: شمس العلمـــاء مولانا شبلي نعمـــاني)

—+:•:+—

(٤)

بقیــه " فن درایت "

—:○*○:—

سخت فروگذاشت یه هوئي که روایت کے اصول و قواعد میں عیت واقعه کے اثر کا خیال نہیں کیاگیا' یعني یه نہیں ملحوظ رکھا ! که واقعه کي نوعیت کے بدلنے سے شہادت اور روایت کي حیثیت ں ـک بدل جاتي ہے ؟ مثلاً ایک شخص جو ثقه ہے' ایک ایسا عمولي واقعه بیان کرتا ہے جو عموماً پیش آتا ہے اور پیش آسکتا ہے' بے تکلف یه روایت تسلیم کے قابل ہے' لیکن فرض کرو وهي راوي سا واقعه بیان کرتا ہے جو غیر معمولي اور تجربهٔ عام کے خلاف ہے' زگرد و پیش کے واقعات سے مناسبت نہیں رکھتا' تو اب راوي کي عمولي درجه کي ثقاهت کافي نہیں هوسکتي' بلکه اُس کو معمولي جه سے زیاده عادل' زیاده محتاط' زیاده نکته داں هونا چاهیے -

اس نکته کے ملحوظ نه رکھنے سے روایت کے اکثر قاعدوں میں سیم قائم کرلي گئي' اور اس سے بہت سي غلطیاں پیدا هوگئیں -

مثلاً ایک بحث یه ہے که روایت کرنے کے لئے کسي عمر کي د ہے یا نہیں ؟ اکثر محدثین کا مذهب ہے که ٥ - برس کا لڑکا' دیث کي روایت کرسکتا ہے - محدثین کا اس پر استدلال یه ہے که محمود بن الربیع ایک صحابي تھے' آنحضرت کے وقت وہ پانچ برس کے - آنحضرت نے ایک دفعه اظہار محبت کے طور پر ان کے مونهه کلي کا پاني ڈالدیا تھا - اس واقعه کو انھوں نے جوان هوکر لوگوں ے بیان کیا' اور سب نے یه روایت قبول کرلي - اس سے ثابت هوا ٥ - برس عمر کي روایت مقبول ہے (١) محدثین کا یه بھي ستدلال ہے که اگر بلوغ کي قید لگائیں' تو بہت سے صحابه کي روایتیں ھوڑ دیني پڑیں گی - حضرت عبد الله بن عباس آنحضرت کے وفات ے وقت ١٤ - ١٥ - برس کے تھے - عبد الله بن زبیر ٩ - ١٠ - برس کے - نمان بن بشیر ٨ - برس کے - اسي طرح سائب بن یزید' عبد الله ن جعفر' سیور بن مخرمه' سلمه بن مخلد' عمرو بن ابي سلمه' یسف بن عبد الله بن سلام' ابو طفیل وغیره نے کم عمري میں حضرت سے حدیثیں سني تھیں -

س کے برخلاف' بعض محدثین کي راے ہے که کم سن کي ایت قابل حجت نہیں' فتح المغیث میں ہے :

لکن قد منع قوم القبول ... في مسئلة الصبي ... فلم یقبلوا من ... قبل البلوغ لان الصبي مظنة عدم الضبط وهو وجه للشافعیة * * * وکذا کان ابن المبارک یتوقف في حدیث الصبي (صفحه ١٦٤)

لیکن بعض لوگوں نے بچه کے متعلق روایت کے قبول کرنے سے انکار کیا ہے' ان لوگوں کے نزدیک وہ روایت مقبول نہیں جو سن بلوغ سے پہلے کي گئي هو' کیونکه بچه کي نسبت احتمال ہے که اسنے روایت کو اچھي طرح محفوظ نه رکھا هوگا - شافعیه کے لیے یہي ایک دلیل ہے - اسیطرح عبد الله بن مبارک بچه کي روایت کے قبول کرنے میں تامل کرتے تھے -

(١) یه پوري بحث فتح المغیث صفحه ١٦٦ تا صفحه ٦٦ میں ہے (منه)

لیکن یه رائیں صحیح نہیں' بے شبهه ٥ - برس کا بچه اگر یه واقعه بیان کرے که میں نے فلاں شخص کو دیکھا تھا' اُس کے سر پر بال تھے' یا وہ بوڑھا تھا' اُس نے مجھه کو گودیوں میں کھلایا تھا' تو اس روایت میں شبه کرنے کي کوئي وجه نہیں - لیکن فرض کرو' وهي بچه یه بیان کرتا ہے که فلاں شخص نے فقه کا یه دقیق مسئله بتایا تھا' تو شبه هوگا که بچه نے صحیح طور سے مسئله کو سمجھا بھي تھا یا نہیں ؟

فقہا نے اس نکته کو ملحوظ رکھا ہے - چنانچه فتح المغیث میں شرح مہذب سے نقل کیا ہے :

قبول اخبار الصبي الممیز فیما طریقه المشاهدة بخلاف ما طریقه النقل کالافتاء وروایة الاخبار ونحوه (نسخه مطبوعه لکھنو صفحه ١٢٢)

باتمیز لڑکے کي روایت اُن واقعات کے متعلق مقبول ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتے هوں' لیکن جو باتیں نقلیات میں داخل هیں' مثلاً فتوي یا حدیث کي روایت کرنا' تو اِن میں مقبول نہیں -

لیکن محدثین نے اِس اصول کو عموماً نظر انداز کیا :

فتح المغیث میں ہے :

ثم الضبط نوعان: ظاهر و باطن فالظاهر ضبط معناه من حیث اللغة' والباطن ضبط معناه حیث یتعلق الحکم الشرعي به وهو الفقه' ومطلق الضبط الذي هو شرط في الراوي' هو الضبط ظاهرا عند الاکثر' لانه یجوز نقل الخبر بالمعني تهمة تبدیل المعني روایته قبل الحفظ او قبل العلم حین سمع ولهذ المعنى قلت الروایة عن اکثر الصحابة لتعذر هذا المعنى قال وهذا الشرط وان کان على ما بینا فان اصحاب الحدیث قل مایعتبرونه فى حق الطفل دون المغفل فانه متى صح عندهم سماع الطفل او حضوره اجازوا روایته (صفحه ١٢١)

ضبط (١) کي دو قسم ہے : ظاهري اور باطني' ظاهري کے یه معني هیں که لفظ کے لغوي معني کا لحاظ رکھا جاے' باطني کے یه معني هیں که شرعي حکم جس بنا پر متعلق ہے' اس کا لحاظ رکھا جاے' اس کو فقه کہتے هیں' لیکن جو ضبط روایت کے لیے مشروط ہے اکثروں کے نزدیک وہ صرف ظاهري ضبط ہے کیونکه ان لوگوں کے نزدیک روایت بالمعني جائز ہے اسي بنا پر یه شبه هوسکتا ہے که روایت کے ادا کرنے میں معني بدل جاتے هیں اور یہي وجهه ہے که اکثر صحابه نے بہت کم حدیثیں روایت کیں کیونکه معني کا نه بدل جانا مشکل ہے' لیکن محدثین اس کا لحاظ نہیں کرتے بلکه بچه جب سننے اور مجلس میں شریک هونے کے قابل هوگیا تو اس کي روایت کو جائز سمجھتے هیں -

ایک عجیب بات یه ہے که سیرت نبوي کے نہایت اهم واقعات

(١) ضبط کا لفظ محدثین کي ایک اصطلاح ہے' جسکے معنے میں کسي روایت کے الفاظ اور مطلب کو اچھی طرح سمجھنا اور ادا کرنا ہے -

ادبیّات

لقد كان لكم في رسول الله :

اسوۂ حسنہ (۱)

—:⊃(*)⊃:—

افلاس سے تھا (سیدۂ پاک) کا یہ حال * گھر میں کوئي کنیز نہ کوئي غلام تھا
گھس گھس گئي تھیں ھات کي دونوں ھتیلیاں * چکي کے پیسنے کا جو دن رات کام تھا
سینہ پہ مشک بھر کے جو لاتي تھیں بار بار * گو نور سے بھرا تھا ' مگر نیل فام تھا
اٹ جاتا تھا لباس مبارک غبار سے * جھاڑو کا مشغلہ بھي جو ھر صبح و شام تھا
آخر گئیں جناب رسول خدا کي پاس * یہ بھي کچھہ اتفاق کہ واں اذن عام تھا
محرم نہ تھے جو لوگ تو کچھہ کر سکیں نہ عرض * واپس گئیں کہ پاس حیا کا مقام تھا
پھر جب گئیں دوبارہ تو پوچھا حضور نے : * کل کس لیے تم آئیں تھیں ' کیا خاص کام تھا ؟
غیرت یہ تھي کہ آپ بھي نہ کچھہ منھہ سے کہہ سکیں * (حیدر) نے ان کے منھہ سے کہا جو پیام تھا
ارشاد یہ ھوا کہ " غریبان بے وطن * جن کا کہ صفۂ نبوي میں قیام تھا
میں ان کے بندوبست سے فارغ نہیں ھنوز * ھرچند اس میں خاص مجھے اھتمام تھا
جو جو مصیبتیں کہ اب اُن پر گذرتي ھیں * میں اسکا ذمہ دار ھوں ' میرا یہ کام تھا
کچھہ تم سے بھي زیادہ مقدم تھا اُن کا حق * جن کو کہ بھوک پیاس سے سونا حرام تھا "
خاموش ھو کے (سیدۂ پاک) رہ گئیں * جرأت نہ کر سکیں کہ ادب کا مقام تھا
یوں کي ھر (اھل بیت) مطہر نے زندگي * یہ ماجرای دختر خیر الانام تھا

(شبلي نعماني)

(۱) یہ پورا واقع اسي تفصیل سے (سنن ابي داؤد) میں مذکور ھے -

فکاھات

شذرات نظم

— * —

ملاعہ سیاست کا آمد و اورد

کوئي پوچھے تو میں کہہ دونگا ھزاروں میں یہ بات * روش (سید مرحوم) خوشامد تو نہ تھي
ھاں مگر یہ ھے ' کہ تحریک سیاسي کي خلاف * اُن کي جو بات تھي ' آورد تھي ' آمد تو نہ تھي

عسق آباد ھند

لاکھہ آزادي افکار کو روکا ' لیکن * یہ وہ افسوں ھے کہ ھر شخص پہ چل جاتا ھے
غیر کمبخت تو گستاخ تھے مدت سے ' مگر * اب تو کچھہ آپ کے منھہ سے بھي نکل جاتا ھے

حرکت مذبوحي

کامیابي میں بس ایک آدہ برس باقي ھے * لیگ سے سلسلۂ کانگرس باقي ھے
اب بھي آجاتي ھے کالج سے خوشامد کي صدا * جا چکا قافلہ ' اب بانگ جرس باقي ھے

رسّي کا بل

بیریاں اور تو کٹ جائیگي کٹتے کٹتے * کوئي اس مرحلۂ سعي میں ناکام نہیں
(سوت ابل) کا یہ مگر سلسلۂ بے معنے * ھے وہ آغاز ' کہ جسکا کہیں انجام نہیں

(نقاد)

...رت کہتا ھے ' امیرالمومنین کا دادا وھاں موجود تھا ' کسي نے
...ت تک نه پوچھي " مامون الرشید کو بھي اِس گستاخانه
...غصه آیا مگر بات سچ تھي ' مجبوراً تحسین کرني پڑي -
...یه قوي اور عالمگیر قوت بالکل بے اثر نہیں رہ سکتي
... سلیے سیرت میں اُس کے نشانات جا بجا پائے جاتے ھیں -
...سیرت کي کتابیں عموماً اس انداز پر لکھي گئیں ' جس طرح
...کي ملکي فتوحات لکھي جاتي ھیں - تاریخ نگاري کا
...طریقه یه تھا که فتوحات اور رزمیه کارناموں کو نہایت
...سے لکھتے تھے - ملکي نظم و نسق اور تمدن و معاشرت کے
...ت یا تو بالکل قلم انداز کر جاتے تھے ' یا اس طرح پراگندہ اور
...لکھتے تھے که ان پر نگاہ نہیں پڑتي تھي - سیرت نبوي بھي
...انداز پر لکھي گئي ' جس طرح سلاطین کي تاریخیں
...جاتي ھیں - چنانچه سیرت کي ابتدائي تصنیفیں مثلاً سیرت
...ابن عقبه اور ابن اسحاق ' مغازي ھي کے نام سے مشہور ھیں -
...کتابوں کي ترتیب یه ھے که سلاطین کي تاریخ کي طرح سنین کو
...ن بناتے ھیں اور اسي ترتیب سے حالات لکھتے ھیں - یه حالات
...م تو جنگي معرکه ھوتے ھیں اور غزوات ھي کے عنوان سے داستانیں
...ع کي جاتي ھیں -

...یه طریقه اگرچه سلطنت و حکومت کي تاریخ کے لیے بھي صحیح
...یقه نه تھا ' لیکن نبوت کي سوانح نگاري کے لیے تو بالکل ناموزوں
... - ممکن ھے که کسي پیغمبر کو ناگزیر طور پر جنگي واقعات پیش
...ں اور ممکن ھے که اِس خاص حالت میں وہ بظاھر ایک فاتح
...سپه سالار کے رنگ میں نظر آئے ' لیکن یه پیغمبر کي اصلي
...ر نہیں ھے - پیغمبر کي زندگي کا ایک ایک خط و خال ' تقدس '
...ت ' حلم و کرم ' ھمدردي عام ' اور ایثار ھونا چاھیے ' بلکه عین
...وقت ' جب که اس پر سکندر اعظم کا دھوکا ھو رھا ھو ' ژرف
...نگاھیں فوراً پہچان جائیں که سکندر نہیں ' فرشته ھے ! !

...ارباب سیر نے اپني دانست میں یه طریقه بہتر سمجھا که عام
...ت زندگي کے بعد ایک جدا باب فضائل اور محاسن کا باندھتے
...ں ' اور اُس میں انحضرت کے مکارم اخلاق کو تفصیل سے لکھتے
...ں ' لیکن اِس طریقه کا نتیجه یه ھوتا ھے که کتاب دو مختلف
...شخصوں کي تاریخ بن جاتي ھے - معلوم ھوتا ھے که دونوں کے
...ق و اوصاف بالکل الگ الگ ھیں -

...تمام ارباب سیر لکھتے ھیں که آنحضرت نے جب (بنو نضیر) کا
...محاصرہ کیا تو حکم دیا که اُن کے نخلستان کاٹ ڈالے جائیں (قرآن
...مجید میں بھي اِس کا اجمالي ذکر ھے) ارباب سیر یه بھي لکھتے
...ں که یہودیوں نے اِس حکم کي نسبت اعتراض کیا که " یه
...ف اور انسانیت کے خلاف ھے " یه اعتراض نقل کرکے ھمارے
...محققین اصلي واقعه کي حقیقت نہیں کھولتے اور بظاھر یه نظر آتا
...که جسطرح آجکل دشمنوں کے باغ اور کھیتیاں برباد کردي جاتي
...ں اُس مقدس زمانه میں بھي یہي انداز تھا -

...ارباب سیر لکھتے ھیں که آنحضرت کسي غزوہ کي جب طیاري
...تے تو جدھر حمله کرنا ھوتا تھا اُس کا نام نہیں ظاھر کرتے تھے
...کسي اور مقام کا نام مشہور کرتے تھے - سیرت ابن ھشام میں
...غزوہ تبوک کے ذکر میں ھے -

...رسول الله قلما یخرج
...غزوۃ ' الا کني عنہا
...اخبر انه یرید غیر الوجه
...الذي یصمد له -

آنحضرت کا عام معمول یه تھا که جب
کسي غزوہ کے لیے نکلتے تھے تو نام کو
چھپاتے تھے اور جدھر کا قصد
ھوتا تھا اسکے خلاف ظاھر کرتے تھے -

یه وھي سلاطین کي مصاحبت کا اثر ھے - محمد بن اسحاق جن
کي کتاب پر آج اس فن کي بنیاد ھے ' انھوں نے یه کتاب خلیفه
منصور کے لیے لکھي تھي ' اس لیے غزوات نبوي کي نسبت بھي
ایسا ھي قیاس قائم کر سکتے تھے -

غزوات جس انداز میں لکھے گئے ھیں ان میں بالکل شاھي
تاریخوں کا انداز ھے - فوجیں آراسته ھوتي ھیں ' بڑے بڑے نامور
پہلوان میدان جنگ میں آتے ھیں ' مار دھاڑ
شروع ھوتي ھے ' تیغ و خنجر چلتے ھیں ' غارت گري ھوتي ھے '
اسباب و مال لٹ کر آتا ھے ' بیوائیں ' بچے ' بوڑھے ' گرفتار ھوتے ھیں '
اور قیدي بنائے جاتے ھیں ' مغازي نبوي کي بھي بعینه یہي
تصویر کھینچي جاتي ھے -

سخت تعجب یه ھوتا ھے که بہت سے غزوات کے متعلق
بخاري و مسلم وغیرہ میں ایسے واقعات موجود ھیں که اگر اُن کو پیش
نظر رکھه لیا جاتا ' تو غزوہ کي صورت بدل جاتي اور معلوم ھوتا که
جو کچھه ھوا مجبوري اور حفاظت خود اختیاري تھي ' لیکن سیرت
کے مصنفین نے بخاري و مسلم کو بھي ان موقعوں پر نظر انداز کردیا -

جاھلیت میں دستور تھا که جب کوئي قبیله کسي قبیله پر
فتح پاتا تھا تو مال غنیمت میں سے چوتھا حصه خود لیتا تھا ' اس
کے علاوہ عمدہ چیزیں بھي انتخاب کرکے لے لیتا تھا ' اس کو صفیة کہتے
تھے - ھمارے سیرت نگاروں نے بھي جا بجا صفیة کا ذکر کیا ھے - چنانچه
حضرت صفیة (حرم نبوي) کے متعلق لکھا ھے که وہ اِسي طرح حرم
نبوي میں داخل ھوئي تھیں -

غرض اس قسم کے بہت سے واقعات ھیں ' جن سے ثابت ھوتا
ھے که مصنفین ' جو سلاطین کے درباري تھے ' سلاطین ھي کا نمونه
پیش نظر رکھتے تھے ' اسلیے سیرت نبوي کا عام انداز بھي وھي نظر آتا
ھے جو شاھي تاریخوں کا ھوتا ھے - (لها بقیة)

مغربي دنیا میں اعلاے کلمة الله

— * —

مکرمي - السلام علیکم - میں نے ھندوستان سے رخصت ھوتے ھوتے
پیسه اخبار و زمیندار کے ذریعه اپني غرض سفر شائع کردي تھي '
اشاعت اسلام کے متعلق اگرچه میں نے کسي سے وعدہ کیا نه کوئي
امید دلائي ' لیکن برادران ملت نے مجھے بواسطه یا بلا واسطه عنوان
بالا کے ساتھه وابسته کردیا ' اور میرے متعلق صحائف اسلامي
میں وہ اُمیدیں ظاھر کي گئیں ' جنکا اھل میں کبھي بھي اپنے
آپکو نہیں سمجھتا - مجھے ان تحریروں کو دیکھکر یه تو خوشي ھوئي
که میري قوم میں بیداري اور اشاعت اسلام کا شوق ھے ' میں
یہاں نه کسي انجمن کي طرف سے مقرر ھوکر آیا اور نه کسي
مفروضه تاجر بمبئي کي جیب نے متکفل ھوکر مجھے اشاعت اسلام
کے لئے یہاں بھیجا - میں در اصل اس اصول ھي کا مخالف ھوں -
چنانچه ڈاکٹر اقبال کا سفر جاپان چونکه انجمن کي طرف سے تجویز
تھا اسلیے میں نے اسکی مخالفت کي - اسلام کا درخت ذاتي
قربانیوں کے خون سے سینچا گیا ھے ' اور اب ھمیں اوسي کي ضرورت ھے
میرے مضطرب دل کي احدیت مآب کی جناب میں گریه و زاري
و نیاز مندي مجھے مغربي دنیا میں لے آئي ھے اور میں آج
کسي نہج پر بھي اس سفر کو ضائع نہیں سمجھتا -

مجھے یه علم تھا که یہاں کا طریق عمل اور یہاں کا شعار بالکل
نرالا ھے ' اسلیے میں نے عجلت سے کام نہیں لیا - یہاں کسي ھال
کو کرایه پر لے لینا ' انمیں لیکچر دیدینا ' یا اخباروں میں چرچا کراکر
اپنے ھم وطنوں کو دھوکه دیدینا اور اسطرح انکي جھوٹي خوشي کا

جو آج تک معرکۃ الارا ہیں اور جن پر ارباب آراء کے مختلف گروہ قائم ہوگئے ہیں ' اکثر اُن راویوں سے منقول ہیں جو سن بلوغ کو نہیں پہنچے تھے - حدیثوں میں ہے کہ جب آپ نے پہلي دفعہ حضرت جبریل کو دیکھا تو کانپتے ہوئے گھر میں تشریف لائے اور حضرت خدیجہ سے کہا کہ مجھکو اپني جان کا ڈر ہے - بخاري کتاب التعبیر میں روایت ہے کہ آپ نے اپنے آپ کو پہاڑ پر سے گرا دینا چاہا - طبري میں ہے کہ آپ کو خیال ہوا کہ میرے حواس میں فرق آگیا ہے - حضرت خدیجہ نے کہا " نہیں خدا آپ کو ضائع نہیں کریگا " پھر وہ آپکو ورقہ کے پاس لواگئیں ' ورقہ نے آپ کا بیان سنا اور آپ کو تسکین دي -

یہ روایت کسقدر تعجب انگیز ہے ! سید المرسلین کو حضرت جبریل نظر آتے ہیں ' اُن کو دیکھہ کر آپ کانپتے ہیں ' اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا دینا چاہتے ہیں ' حواس کي نسبت شبہ ہوتا ہے ' پھر ایک عیسائي تسکین دیتا ہے ' تب کہیں تسکین ہوتي ہے !

عالم ملکوت کے واقعات اور مشاہدات ہر شخص ادا نہیں کرسکتا ' انحضرت نے جو کچھہ دیکھا ' جن الفاظ میں ادا فرمایا ' اسکو راوي نے کس طرح سمجھا ' کیونکر ادا کیا ' پھر درجہ بدرجہ ' راویوں تک آتے آتے کیا کیا تبدیلیاں ہوگئیں ؟ اس کا کون اندازہ کرسکتا ہے -

یہ خدا نخواستہ رواۃ کی شان میں بدگماني نہیں ' بلکہ اقتضائے حالت ہے - اصول فقہ میں جہاں یہ بحث ہے کہ جو صحابہ فقیہ نہ تھے اُن کي روایت اگر قیاس شرعي کے خلاف ہو تو واجب العمل ہوگي یا نہیں ؟ بحر العلوم ' فخر الاسلام کا مذہب نقل کرکے لکھتے ہیں :

و وجہ قول الامام فخر الاسلام ان النقل بالمعنی شائع و قلما یوجد النقل باللفظ فان حادثۃ واحدۃ قد رویت بعبارات مختلفۃ ' ثم ان تلک العبارات لیست مترادفۃ بل قد روي ذالك المعنی بعبارات مجازیۃ فاذا کان الراوي غیر فقیہ احتمل الخطاء في فہم المعنی المرادي الشرعي * * * و لا یلزم منہ نسبۃ الکذب معتمدا الی الصحابي معاذ اللہ عن ذالک ' (شرح مسلم مطبوعہ لکھنو ۴۳۲)

امام فخر الاسلام کے قول کي وجہ یہ ہے کہ روایت بالمعني عام طور پر شائع تھي ' ایک ھي واقعہ مختلف الفاظ میں ادا کیا گیا اور یہ الفاظ باہم مرادف بھي نہیں بلکہ اکثر مجازي عبارتوں میں مطالب ادا کئے گئے ' اس بنا پر جب راوي فقیہ نہ ہوگا ' تو احتمال ہوگا کہ اُس نے مطلب مقصود (شرعي) کے سمجھنے میں غلطي کي ہو ' اس سے معاذ اللہ یہ لازم نہیں آتا کہ صحابي کي طرف جھوٹ کي نسبت کي گئي -

محدثین اس اصول سے کہ " واقعہ جس درجہ کا اہم ہو ' شہادت بھي اسي درجہ کي اہم ہوني چاہیے " بے خبر نہ تھے ' لیکن انہوں نے اس کا دائرہ محدود رکھا -

امام بیہقي کتاب المدخل میں ابن مہدي کا قول نقل کرتے ہیں :

اذا روینا عن النبي في الحلال و الحرام ' شددنا فی الاسانید وانتقدنا فی الرجال ' و اذا روینا فی الفضائل والثواب والعقاب ' سہلنا فی الاسانید و تسامحنا فی الرجال - (فتح المغیث صفحہ ۱۲۰)

جب ہم آنحضرت سے حلال وحرام اور احکام کے متعلق حدیث روایت کرتے ہیں ' تو سند میں نہایت سختي کرتے ہیں اور راویوں کو پرکھہ لیتے ہیں ' لیکن جب فضائل اور ثواب و عقاب کي حدیثیں آتي ہیں ' تو ہم سہل انکاري اور راویوں کے متعلق چشم پوشي کرتے ہیں -

امام احمد حنبل کا قول ہے :

ابن اسحاق رجل تکتب عنہ ہذہ الحدیث یعني المغازي ونحوھا و اذا جاء الحلال والحرام اردنا قوما ہکذا (وقبض اصابع یدیہ الاربع) (فتح المغیث صفحہ ۱۲۰)

ابن اسحاق اس درجہ کے آدمي ہیں کہ مغازي وغیرہ کي حدیثیں ان سے روایت کي جاسکتی ہیں ' لیکن جب حلال وحرام کے مسائل آئیں ' تو ہم کو ایسے لوگ درکار ہیں (یہ کہکر انہوں نے چاروں انگلیوں کو بند کرکے دبا لیا -)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ محدثین ' واقعہ کي اہمیت کي بنا پر راوي کے درجہ کا لحاظ رکھتے تھے ' اسي بنا پر ابن اسحاق کي نسبت امام احمد نے یہ تفریق کي کہ حلال و حرام میں اُن کي شہادت معتبر نہیں ' لیکن مغازي میں اُن کا اعتبار ہے - یہ وہي اصول ہے کہ جس درجہ کا واقعہ ہو ' اُسي درجہ کي شہادت ہوني چاہیے ' اور یہ ' کہ واقعہ کے بدلنے سے شہادت کي اہمیت بدل جاتي ہے ' لیکن افسوس یہ ہے کہ محدثین نے صرف مسائل فقہیہ میں اس اصول کا لحاظ رکھا ' فضائل و مناقب و مغازي اور ثواب و عقاب میں اسکي رعایت نہ کي ' حالانکہ فضائل و مغازي میں بہت سے ایسے موقع پیش آتے ہیں جو مسائل فقہیہ سے زیادہ اہم ہوتے ہیں فرض کرو ' یہ حدیث کہ نماز میں آمین زور سے کہي جاے یا آہستہ اس کے اثبات و نفي سے اِسلام پر کیا اثر پڑسکتا ہے ' لیکن حضرت زینب کے نکاح کي روایت جس طرح مسند حنبل میں مذکور ہے اگر صحیح ہو تو اس کا اِسلام پر کیا اثر ہوگا ؟

سیرت میں بہت سے واقعات ہیں جو آنحضرت کے اخلاق سے تعلق رکھتے ہیں - اِن روایتوں میں نہایت احتیاط تنقید اور تحقیق کی ضرورت تھي ' لیکن ان میں یہ اصول ملحوظ نہیں رکھا گیا ' اسي کا اثر ہے کہ ازواج مطہرات کے واقعات میں بہت سي ایسي روایتیں داخل ہوگئیں ' جو واقع میں صحیح نہیں ' اور جن کو آج مخالفین اسلام استدلال میں پیش کرتے ہیں -

(۷) فن تاریخ و روایت پر جو خارجي اسباب اثر کرتے ہیں ان میں سب سے بڑا قوي اثر حکومت کا ہوتا ہے - مسلمانوں کو ہمیشہ اس بات پر فخر کا موقع حاصل رہے گا کہ اُن کا قلم تلوار سے نہیں دبا - حدیثوں کي تدوین بنو امیہ کے زمانہ میں ہوئي ' جنہوں نے پورے ۹۰ برس تک سندھہ سے ایشیاے کوچک اور اندلس تک مساجد جامع میں آل فاطمہ پر تبرا کہلایا ' سیکڑوں ہزاروں حدیثیں امیر معاویہ وغیرہ کے فضائل میں بنوائیں ' عباسیوں کے زمانہ میں ایک ایک خلیفہ کے نام پیشین گوئیاں حدیثوں میں داخل ہوگئیں ' لیکن نتیجہ کیا ہوا ؟ عین اُسي زمانہ میں محدثین نے علانیہ منادي کردي کہ یہ سب جھوٹھي روایتیں ہیں - آج حدیث کا فن اِس خس و خاشاک سے بالکل پاک ہے (۱) اور بنو اُمیہ و عباسیہ جو ظل اللہ اور جانشین پیغمبر تھے ' اُسي مقام پر نظر آتے ہیں جہاں اُن کو ہونا چاہیے تھا - (۲)

ایک دفعہ ایک شاعر نے مامون الرشید کے دربار میں قصیدہ پڑھا کہ " امیر المومنین اگر تو آنحضرت کے انتقال کے وقت موجود ہوتا تو خلافت کا جھگڑا سرے سے پیدا ھي نہ ہوتا ' دونوں فریق تیرے ہات پر بیعت کرلیتے " فوراً سر دربار ایک شخص نے اُٹھہ کر کہا

(۱) لیکن میں سمجھتا ہوں کہ خس و خاشاک ابتک باقي ہیں - آج بھی صدہا وہ احادیث کتابوں میں موجود ہیں جو محض بنو امیہ کے سیاسی دسائس سے وجود میں آئي تھیں اور انکے متعلق کوئي تمیز نہیں کي جاتي - (الہلال)

(۲) لیکن سیوطي نے تو ائمۂ اثنا عشر والي حدیث کا مصداق انھي کو ٹھرایا ہے ! (الہلال)

ھے تو اِن اهل الراؤں کي رجه سے ھے نه که عامة الناس کي ...ے -

...یں نے یہاں آکر بعض مشاهیر کلیسا سے عیسایت کے متعلق گفتگو ... علمي معاملات میں دلچسپي رکھنے والے بعض امرا سے میں ...مجھے ان سے ملکر بہت خوشي هوئي - جب میں نے عیسایت کے ...اصولوں کے خلاف ایک نرم پیرایه میں بعض اشکال پیش کئے تو ...بعض انهوں نے تسلیم کرلیا - بعض یہاں کے سوشیل اور تمدني جدید ...خیالات کو بعض قراني آیات کا لفظي ترجمه دکھلا یا ' تو وہ اور بھي ...حیران هوے اور بعض نے کہا که هم نے محمد صلعم کے دماغ کو اتنا ...بلند پرواز نه سمجھا تها - ان لوگوں نے چاها که اگر اسلام کے متعلق ...انکو اور صحیح علم دیا جاوے تو اونکي خوشي اور مزید غور و فکر کا موجب هوگا - یورپ کي گذشته نسل اور ایسا هي موجوده نسل نے مشاهیر کا ایک طبقه پیدا کردیا ھے ' جو موجوده تهذیب و تمدن ...سے متنفر ھے - بعض کے نزدیک یورپ اسوقت روما کي آخري تهذیب پر پہنچ چکا ھے - جسکا نتیجه موجوده عظمت کا خاتمه ھے -

یه بزرگ اس تهذیب و تمدن کے مقابل نئے اصول تهذیب و تمدن کے تجویز کرتے هیں اور جدید طریق تمدن کو پیش کرتے هیں - میرے دوست یه سنکر نهایت هي حیران اور خوش هوئے که وہ طریق اور اصول بعض اسلام کے قریب هیں اور بعض اسلامي هیں جنکو میرے انگریزي خواں بهائي مدت هوئے چهوڑ چکے هیں - یہاں کي کمیشن طلاق کي رپورٹ دیکھه کر معلوم هوتا ھے که کمیشن اب قانون طلاق میں جو آسانیاں پیش کر رهي ھے' وہ بالکل اسلامي هیں - میں نے عرض کیا ھے که عام لوگ بلے آنا بلے کے قائل هیں اور اپني راے نهیں رکھتے - جو انکے آغا هیں وہ تمدن ' مال ' سوشل ' اور پولیٹکل امور میں اسلامي طریقه کا تتبع کر رهے هیں - لیکن آخر الذکر جماعت کو حکمت اور ملائمت کے طریق پر یه سمجهایا جاوے که جس طریق کو وہ پیش کر رهے هیں اسکے بعض حصه کو قران نے تیرہ سو برس هوئے پیش کیا - اور بعض میں یه نقص هیں اور اسلام نے اسکو اِس طریقه پر پیش کیا ھے - مثلاً روح اور جسم کا تعلق یا روح کي پیدائش اور حقیقت فلسفۂ ذهني کا ایک بڑا حصه ھے جسکو غزالي اور بو علي سینا نے بہت کچھه یورپ میں رنگا هوا ھے - لیکن هنري برگسن فرانسیسي حکیم نے (جو اسوقت زنده ھے) روح کي جو کیفیت بیان کي ھے' وہ سب پچھلے فلسفه پر پاني پهیر دیتي ھے - لیکن اسیکا سارا خلاصه اِس آیت کا لفظي ترجمه ھے جو اٹھارویں سپارہ میں ھے اور جسکا خاتمه (فانشاناہ خلق آخر) پر هوتا ھے -

پروفیسر هکسلي عیسایت سے بیزار ھے اور اسکے فلسفه کا ایک بهاري پهلو " ان الانسان لفي خسر " ھے' جس سے نکلنا تهذیب و تمدن کا فرض ھے - اسکے نزدیک اس کا علاج مذهب نے (اور مذهب اسکے نزدیک عیسایت ھے) نهیں بتلایا - اسکے بعض علاج جو اسنے تجویز کئے هیں گو نامکمل اور بهت هي ناقص حالت میں هیں - مگر اُس زرین اصول کے قریب آجاتے هیں جو سورۂ عصر میں اس آیت کے آگے دیا گیا ھے - یعني : الا الذین آمنو و اعملو الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر

حکیم اسپنسر علت العلل کو مان کر عیسائیونکي کتابوں میں کوئي ایسي دلیل یا رجه معقول نهیں دیکھتا که اوس علت العلل کا علم انسان حاصل کرسکے - یعني وہ الهام کا قائل هونا نهیں چاهتا - کیا سورہ نحل میں اوسي نیچر کي شهادت پر' جو اس حکیم کي معلم ھے' حکیمانه دلائل اور فلسفیانه براهین موجود نهیں هیں ؟

جس سوشلزم کو آج یورپ میں پیش کیا جاتا ھے اوسکے خوبصورت پہلو اسلامي تعلیم میں موجود هیں اور اوسکے نقص بهي قران نے دکھلاے هیں اور پهر بین بین راسته تجویز کیا ھے - سوشلزم کا گل سر سبد (اصول جسے پروفیسر لیکي عیسایت کیلیے مهلک بتلاتا ھے اور میرے نزدیک وہ حقیقت انسانیت کا نصف نقشه ھے) وہ کامل و مکمل حالت میں سورہ والتین کے اندر موجود ھے -

حکیم مل جن حریت کے اصولونپر قربان هو رها ھے - اوس سے چار چند حریت صحابه کي زندگي میں پائي جاتي ھے - جس ذاتي قرباني کو بعض حکماے یورپ نهایت رنج کے ساتهه مفقود هوتا دیکھه رهے هیں' وہ خود لفظ اسلام میں موجود اور اوسکے ارکان پر عمل کرنے سے انسان میں پیدا هوجاتي ھے - حکیم نیٹشا (؟) کے متبعین اسبات کے محتاج هیں که جهاں تک حکیم موصوف انهیں پهنچا چکا ھے' اوسکے آگے قران کي جگه ھے - سفر یجٹ (حقوق نسوان متعلقه ورٹ) کي تحریک اعلي ان حقوق نسوان سے بهت نیچے ھے ' جو قران نے عورتوں کو دے رکھے هیں - انگلستان جس وائٹ سلیوٹریڈ سے سخت گهبرا رها ھے ' اوسکا علاج اگر کچھه ھے تو کثیر الازدواجي ھے -

یه چند ایک امور هیں جن پر یوروپین حکما اور اهل الراے گهبرا رهے هیں - یهاں مشنري بطور واعظ بهیجنا اور اشاعت کرانا - میرے نزدیک اسکے لیے یه ملک ابهي تک طیار نهیں - هاں کوئي خود مشهور و معروف هوجاے تو اسکي باتوں پر یهاں کان دهر سکتے هیں - قلم و کاغذ یهي ایک بڑي چیز ھے جسکا لوها یهاں سب پر غالب ھے - هندوستان سے لکھه کر یهاں کتابیں شائع هوں' یا وهاں کے انگریزي میعادي رسالے یهاں آریں انکے لیے ردي کي ٹوکري یهاں موجود ھے - اگر کوئي اور وجهه نهیں تو هندوستان کي چهپائي اور ٹائپ اسے اِس قابل کر دیتي ھے - یه امور بالکل بے سود هیں - یهاں استقامت اور استقلال کے ساتهه بیٹهه کر اگر قلم و کاغذ سے صحیح طریق پر کام لیا جاے' تو بهت هي مفید هوگا - یهاں بیٹهکر نه صرف انگلستان میں اشاعت اسلام هو سکتي ھے بلکه یورپ اور امریکه میں اور خصوصاً اس سیاہ بر اعظم میں جنکے دل بالکل نور اسلام کے لیے طیار هوچکے هیں ' اور جنکے دلوں کو اونکے چهروں کي طرح سیاہ کرنے کي زبردست تحریک یهاں پادري حلقه میں پولیٹکل اغراض سے هورهي ھے - وہ انگریزي زبان سے بهي واقف هیں ' عیسائي هیں' لیکن عیسایت سے متنفر هیں اور اسلام کو پسند کرتے هیں - میري مراد اوس سے (افریقه) ھے - اسکے متعلق میں آینده مفصل لکهونگا - یورپ در اصل خیالات اور اصولوں کے زیر حکومت ھے - هم یورپ کو تلوار اور تفنگ سے فتح نهیں کر سکتے - البته جن اصولوں کے ماتحت وہ ھے ' اگر اُسکا بهترین صورت میں ماخذ قران دکهلایا جاے تو کوئي وجهه نهیں که قران اُنپر غالب نه آجاے - کسي یوروپین حکیم کي تحریر کو دیکهه لو ! وہ یوروپین تهذیب و تمدن سے متنفر هوکر ایک ایسا تمدن تجویز کر رها ھے جو بالکل قران کے قریب ھے - انکي نگاہ قران کي طرف اِس لیے نهیں جاتي که قران کے ماننے والے اُن سب خوبیوں سے جو میرے خیال میں قران کے اتباع سے حاصل هو جاتي هیں معرا هوچکے هیں - درخت پهلوں سے پهچانا جاتا ھے - همکو غلط طور پر غیر اسلامي دنیا نے قران کا پهل سمجهه لیا ھے حالانکه همارے اعمال و افعال کا قران ذمه دار نهیں -

لندن نیشنل بنک آف انڈیا ۱۷ جنوري سنه ۱۹۱۳ } خواجه کمال الدین بي - اے مقیم لندن

مراسلات

مرجب هوجانا تو بهت هي آسان کام تها اور خصوصاً اس شهر میں جهاں تاجرانه اصول پر بتري سے بتري عزت اور عصمت اور رائیں خریدي جاسکتي هیں - مجهے نه شهرت سے مطلب اور نه " ان اجري علي الله " کے سوا کسیکے اجر پر نگاه ' اور نه کسي انجمن یا تاجر بمبئي کے مقابل کسي خدمت کي ذمه داري' اسلیے میں نے یهاں کے حالات کا به نگاه اشاعت اسلام مطالعه کرنا شروع کیا - آج هندوستان سے نکلے مجهے پانچواں مهینه هے - اگرچه میعاد تهوتري هے لیکن اس عرصه میں میں جس نتیجه پر آیا هوں' وه برادران اسلام کي اطلاع کے لیے قلم و کاغذ کے حواله کردیتا هوں - الله تعالی هي جانتا هے که جن نتائج پر میں پهنچا هوں وه غلط هیں یا صحیح ؟

یه لوگ سرد ملک کے باشندے هیں اور معاملات میں جلد باز نهیں' لبرل خیال هوکر قدامت پرست هیں - نئي بات یا طریق یا تهذیب کو جلدي میں اختیار نهیں کرتے ' انمیں خود پسندي اور خود رائي بهت هے' متواتر کامیابي نے اور طاقت و دولت نے انمیں رعونت پیدا کردي هے ' یه ایشیائي دماغ کو کسي قابل نهیں سمجهتے' هر ایک خیر و خوبي کا منبع مغرب کو جانتے هیں' اگرچه انکا خدا مشرق میں آیا لیکن کسی مشرقي اصول یا خیال و راے کو محض مشرقي هونیکے باعث قابل توجه نهیں سمجهتے - سخت عدیم الفرصت هیں - صبح کے آٹهه بجے تک گهروں سے نکلکر اپنے اپنے کاموں پر چلے جاتے هیں - چهه بجے شام کو کام سے لوت کر گهر آجاتے هیں - سارے دن کے تهکے ماندے مختلف قسم کے سرور و خوشي کے اشغال میں لگ جاتے هیں - لیکچروں میں اگر آتے هیں تو محض دل بهلاوے یا شغل کے لیے - اسلیے یهاں کے لیکچر نصف یا پون گهنتے کے اندر اندر ختم هوجاتے هیں - اس سے زیاده انمیں بیتهنے کي تاب نهیں - پالیٹکس یهاں کي دین و ایمان هے - کوئي نامور معروف فاضل اور وه بهي پالیٹکس پر لیکچر دے' تو هزاروں کي تعداد میں جمع هوجاتے هیں اور خصوصاً ایسے موقع پر جمع هونا از روے فیشن لوازمات سے هے - مذهب پر جسقدر لیکچر میں نے سنے ' اگرچه بعض مواقع پر لیکچرار بهت هي نامي تهے' لیکن اس آباد شهر میں سامعین کي تعداد ستر اور سو کے اندر اندر دیکهی - مذهب سے انکو کوئي دلچسپي نهیں - گرجوں میں اکثر جاکر دیکها - یهاں کا فیشن عورتوں کو معبدوں میں لے آتا هے جنکے وابستهٔ زلف بعض مرد بهي هوتے هیں - باقی خیریت -

اسلام کے متعلق جن غلط فهمیوں کو یهاں آکر دیکها ' اونکا وهم وگمان بهي کبهي مجهے هندوستان میں نه تها - بُرا سے بُرا تصور جو کسي مذهب یا ایسوسیشن کا تصور تجویز کیا جاسکتا هے وه یهاں اسلام کا هے - اِسکے ذمه دار پادري هي نهیں بلکه یهاں کا پالیٹکس هے - پچاس سال گذر گئے جب لبرل پارتي نے چاها که ترک یورپ سے روانه هوں - یورپ میں جنگ بنکروں اور لوگوں کے هاتهه میں هے - موجوده بلقاني جنگ بنکروں اور اخباروں کي سازش کا نتیجه هے - یهاں کی لبرل پارتي کا فرض تها که اگر وه ترکوں کو یورپ سے نکالنا چاهے تو اونکے خلاف لوگوں کي راے پیدا کردے - چنانچه قسما قسم کي دروغ بیانیاں اور قسما قسم کے خلاف واقعات مظالم اونکے ذمه اخباروں میں ' ناولوں میں' کتابوں میں' شائع کیے گئے' اور گذشته پچاس برس کے اندر کل مغربي اقوام کو اور عامة الناس کو ترکوں کا دشمن بنایا گیا - آج کل انگلش کے اخباروں میں ایک قسم کي سازش هے - کیا مجال [illegible] ایک فقره بهي ترکوں کی حمایت میں نکل جاوے - میري تو سمجھ میں نهیں آتا که هم هندوستان میں کیا سمجهے هوے تهے - یہ[illegible] تو کل کے کل ترکوں کے دشمن هیں - بهر حال یه پولیٹکل امور هیں جن سے مجهے تعلق نهیں' میري غرض کهنے کي یه هے که ترکوں [illegible] بهیانک نقشه جو پوري دنیا میں' خصوصاً اس پچاس سالوں میں پولیٹکل اغراض سے پهیلایا گیا ' اوسنے اسلام کو یهاں بد نما کردیا هے کیونکه ترک اور مسلمان یهاں مترادف هیں -

یهاں کي طرز زندگي یهاں کے خیال کے مطابق معصومانه لهو و لعب یا دفع الوقتي هیں مگر وه باتیں اپنے اندر رکهتي هیں جو میرے نزدیک فواحش میں داخل هیں - تختگاه ابلیس (پیرس) میں گیا اور واقفیت حاصل کرنے کے لیے اس خناس کے بعض دربار بهي دیکهے - پهر یهاں آیا یهاں کے مختلف مشاغل کو بهي دیکها - استغفار اور لا حول بتر[illegible] تو خیر ایسے مواقع پر هر ایک مسلم کا اضطراري فعل هے' لیکن اشاعت اسلام کے نقطهٔ خیال سے میں اکثر دریاے حیرت میں چلا جاتا هوں اور کهتا هوں الهي یه قوم اور اسلام کو قبول کریگي ! میں نے عرض کیا هے که خود عیسایت اور مذهب سے انکو دلچسپي نهیں - مذهبي معاملات میں دخل دینا یه تضیع اوقات سمجهتے هیں - اسلام سے انکو سخت نفرت هے - اسلام انکے نزدیک مانع ترقي هے - [illegible] موجوده زمانه کي رفتار کے بالکل مخالف - پهر ان سب باتوں [illegible] ما سوا انکي مصروفیت اور اشغال دنیوي کچهه ایسے وسیع هیں [illegible] انکو فرصت بهي کسي کام کي نهیں - یه حالات نصف سے زیاده فر[illegible] کے هیں - باقي امرا هیں جنکو سمجهه هي نهیں آتي که روپیه اور دولت کو کهاں پهینکیں ؟ ایسے فارغ البال اور مجموعه عجائبات ملک میں اونکے بهلاوے کے سامان ایسے کثیر هیں که اونکو مذهب جیسے امر سے کوئي تعلق نهیں هوسکتا - یه تو تاریک پهلو اشاعت کا هے [illegible] میں نے عرض کیا اور امور بالا کو دیکهکر میں نے پسند نه کیا [illegible] وقت اور روپیه لیکچروں میں خرچ اور ضایع کروں - لیکن تصویر کا ایک روشن پهلو بهي هے جو نهایت هي خوش کن اور حوصله افزا هے -

یهاں کے لوگ جیسے که اهل الراے باهر سمجهے جاتے هیں ' ع[illegible] طور پر هرگز نهیں اور هرگز نهیں - یهاں کے لوگوں کو بعض معاملات کے متعلق اخبار پڑهنے کے بعد عقل آتي هے - صبح اوٹهتے هي [illegible] اخبار پڑهتے هیں جسپر اونکو بهروسه هوتا هے - پهر جو کچهه اُس اخبار میں هو یا نهو وهي انکا دین و ایمان هے ' وهي انکي راے هے - یهي وجه هے که پریس یهاں زبردست طاقت هے - اس قو[م] کي ترقي کے اسباب میں یه ایک سبب بهي هے که جس شخص کو ایک دفعه اهل الراے مان لیں یا اپنا لیڈر تسلیم کر لیں ' اوسکا کچهه کهدینا نقش برسنگ هے - جنگوں میں بهي انکے سپاهیوں کي یهي حالت هے - مذهبی ' تمدني ' ملکي ' سیاسي ' وغیره امر میں ایک وقیع صاحب الراے کسي راے کا اظهار کردے ' کل کے کل هم آواز هونیکو طیار هیں - میرے نزدیک یه ایک اعلی خوبي هے' هر ایک شخص هر امر میں صائب راے نهیں دے سکتا - یهي وجه هے که ایک زبر دست آدمي ایک کتاب لکهکر ایک نئي بات پیش کرتا هے اور ملک کو اپني زندگي میں اپنا هم راے بنا جاتا هے [illegible] مجهے اگر اشاعت اسلام کي کوئي صورت اسوقت تک سمجهه میں

مطلب کو دوسرے الفاظ میں ادا کیا اور جن الفاظ میں
ے دن ایک فیصلہ کن رزولیوشن پیش ہونا چاہیے تھا اُس
اردو انگریزي میں مرتب کیا گیا ، اور میرے سوا باقي
نے اُس پر اپنے اپنے دستخط ثبت فرمائے - ممبران ڈپوٹیشن
فہرست جو کسی صاحب کے پاس انگریزي میں پہلے سے
تھي اُس کو میں نے اردو میں لکھا تو معلوم ہوا کہ اُس
میں بہت کچھہ کمي ہے ، اور یہہ کہ ممبران کانسٹی ٹیوشن
اور خاصکر وہ کل اصحاب بھي اُس میں شامل نہیں ہیں جو
سے پیشتر قوم کي طرف سے بطور ایک ڈپوٹیشن کے گورنمنٹ
انڈیا کے انریبل ممبر صاحب تعلیمات کے ساتھہ کام کرتے رہے
س پر میں نے اپني یہہ راے ظاہر کي کہ ممبران کانسٹی
اور گذشتہ ڈپوٹیشن کے نام تو کل ہونے چاہیئیں اُن کے علاوہ
جن ناموں کا اضافہ مناسب ہو وہ نام اور اضافہ کر لیے جاویں -
جس قدر نام ممبران ڈپوٹیشن کے اُس وقت ہم لوگوں کو یاد
وہ س فہرست میں میرے ہی قلم سے اور اضافہ کیے گئے ، اور
ـک مجھکو یاد ہے اُس کے آخر میں اس قدر میں نے اور
" باقي اور نام بھي ہیں " - اور قرار پایا کہ صبح کو دفتر سے
کر وہ سب نام درج کر لیے جاوینگے - (یہہ اردو کي فہرست
میں میرے قلم سے کچھہ اضافے ہوئے تھے غالبا اسوقت مسٹر
علي نے مجھسے لے لي ، جس کے بعد وہ مجھکو پھر واپس
علي) اسي اثناء گفتگو میں کسي نے ہم میں سے یہہ بھي کہا
اس وقت صرف چند اشخاص جو یہہ مشورہ کر رہے ہیں اس
خبر بھي لوگوں کو باہر پہونچیگي اور وہ اس بات سے نا خوش
کہ پبلک مشورہ کے بغیر یہہ لوگ کیوں بالا بالا اس قسم کي
روائي کر رہے ہیں - میں نے اس کے جواب میں کہہ دیا تھا کہ
کچھہ بھي بدگمان نہوگي اگر ہم بلا کم و کاست اس وقت کي
روداد اس کے سامنے بیان کردینگے - مسودہ رزولیوشن پر جب مجھسے
سب میں دستخطوں کے لیے کہا گیا تھا تو میں نے عرض کیا کہ
اس مجوزہ مسودہ رزولیوشن کي عبارت کي نسبت زیادہ
ہے اور میرے نزدیک زیادہ شگفتگي اس میں ہے کہ ہم
صاف لکھدیں کہ کانسٹي ٹیوشن کمیٹي کی تجویزات ۱۱ و ۱۲
دذشتہ سے فونڈیشن کمیٹي کو اتفاق ہے اور صاف صاف
ایسا کرنے سے (کہ ہم اپني کانسٹي ٹیوشن کمیٹي کی تجویزوں
پاس کردیں) اس کمیٹي کي خدمات کا ایک اعتراف بھي
ڈاکٹر میجر سید حسن صاحب کے رزولیوشن منشاء
اس جدید رزولیوشن میں داخل کرلیا گیا ہے لیکن بصراحت
بات کا بیان کردیتا (کہ جلسہ اس رزولیوشن کو بھي پاس کرتا
) جلسہ کی بھي عام مسرت و اطمینان کا موجب ہوگا - اس پر
سے کہا گیا کہ کانسٹي ٹیوشن کمیٹي کي خدمات کا اعتراف کرنے
کسي کو انکار نہیں ہے ، ہم اس کمیٹي کے شکریہ کا ایک علیحدہ
پاس کردینگے - الغرض میرے اور باقي حضرات کے فیمابین
مسودہ رزولیوشن کي عبارت کي نسبت اختلاف رہ گیا - اس وقت
تیرہ بج گیا تھا - جلسہ برخاست ہوا اور قرار پایا کہ میں صبح
اول کام یہ کرونگا کہ میں بھي اپنے الفاظ میں رزولیوشن کا
لکھوں - اس کو بھي سب صاحب ملاحظہ فرمالیں - الغرض
برخاست کے بعد سب سے اول راجہ صاحب جہانگیر آباد
سید ابو جعفر صاحب اور یہ نیازمند جلسہ سے باہر آئے -
صاحبان موصوف اپني اپني گاڑیوں میں سوار ہوگئے اور میں اپنے
چلا آیا - اُس وقت تک سب کو یہي معلوم تھا کہ صبح
ساڑھے آٹھہ بجے سے ہے - کچھہ اور ضروریات سے فارغ ہوتے

ہوتے مجھکو رات کے دو بج گئے اور جب پلنگ پر لیٹا تو اُنھیں خیالات میں بہت دیر تک نیند نہ آئي اور بہت تھوڑا سونے پایا تھا جو ساڑھے آٹھہ بجے صبح کے دغدغہ کي وجہ سے بہت جلد بیدار ہوگیا اُس وقت دماغ کي جو حالت تھي میں ہي جانتا ہوں مگر جس طرح بھي ہوسکا میں نے اپنا مسودہ تیار کیا اور اُس کو میں بجنسہ ذیل میں نقل کرتا ہوں :—

مسودہ مرتبۂ خاکسار مشتاق حسین و رزولیوشن

ڈاکٹر میجر سید حسن صاحب کا رزولیوشن جسپر کامل ایک دن بحث ہوچکي ہے مفصلہ ذیل عبارت میں بالاتفاق پاس کیا جاتا ہے :—

قوانین و قواعد ٹرسٹیان کالج کي دفعہ ۴۱ ضمن ۵ میں جو اختیارات اس وقت پیٹرن کالج کو حاصل ہیں وہ یونیورسٹي کي صورت میں حضور وایسراے چانسلر یونیورسٹي کي طرف بدون کسي اضافہ کے منتقل کردیے جاویں -

رزولیوشن

کانسٹي ٹیوشن کمیٹي نے (جسکو یہہ فونڈیشن کمیٹي تسلیم کرتي ہے) آنریبل سر ہار کورٹ بٹلر صاحب بہادر کے مراسلہ ۹ - اگست سنہ ۱۹۱۲ ع کے جواب میں جو رائیں دي ، ہیں فونڈیشن کمیٹي ان سے اتفاق رکھتي ہے اور اُن کو منظور کرتي ہے اور آنریبل سر راجہ صاحب محمود آباد کو مجاز کرتي ہے کہ وہ گورنمنٹ آف انڈیا کے حضور میں ایک ڈپوٹیشن لے جانے کا انتظام فرماویں جو مرکب ہوگا گذشتہ ڈپوٹیشن کے ممبروں سے اور جس میں چند جدید نام اب اور اضافہ کیے گئے ہیں اور اب اُس ڈپوٹیشن کے ناموں کي فہرست حسب ذیل ہے :—

ذیل میں اسماء کي تفصیل درج ہوتي

یہہ ڈپوٹیشن گورنمنٹ عالیہ کے حضور میں حاضر ہوکر اور قوم کي ضروریات کو ادب کے ساتھہ عرض کرکے گورنمنٹ سے غور مکرر کے واسطے درخواست کرے - اس گفتگو اور عرض و معروض کے وقت ڈپوٹیشن کو کامل اختیار ہوگا کہ اپني قومي یونیورسٹي کے مقاصد کا لحاظ رکھکر اگر ضرورت سمجھے تو کسي تجویز کي ترمیم یا تنسیخ منظور کرے - رزولیوشن نمبر (۱) مندرجہ بالا بھي اس اختیار کے تحت میں ہوگا اور اب ڈپوٹیشن کو گورنمنٹ میں عرض معروض کرتے وقت خصوصیت کے ساتھہ مفصلۂ ذیل امور کو مد نظر رکھنا ہوگا اور اُن کے علاوہ نیز جو امور قابل بحث درمیان میں آجاویں -

[ذیل میں وہ امور درج ہوتے جو رزولیوشن کے تحت میں اُسوقت کي قرار داد کے مطابق درج ہونے والے تھے ، اُس کے بعد یہہ عبارت درج ہوتي :]

مجوزہ ڈپوٹیشن کے ممبروں میں سے اگر کوئي اتفاق سے شریک نہ ہوسکتا ہو تو ایک خاص کمیٹي (۱) کو جس میں مفصلۂ ذیل اشخاص شامل ہونگے :—

آنریبل سر راجہ صاحب محمود آباد -

ڈاکٹر میجر سید حسن صاحب -

آنریبل مسٹر مظہر الحق صاحب -

اختیار ہوگا کہ وہ اگر ضرورت سمجھیں تو اُسي صوبہ سے جس صوبہ کا کوئي ممبر غیر حاضر ہو دوسرے کسي ممبر کو نامزد کردیں -

رزولیوشن نمبر (۲)

گورنمنٹ میں ڈپوٹیشن کي حاضري سے پہلے یہہ ضرور ہوگا کہ کانسٹیٹیوشن کمیٹي کي طرف سے آخر مرتبہ جو مسودات کانسٹیٹیوشن

(۱) میں نے تو ابتداء یہہ اختیار صرف آنریبل راجہ صاحب سے متعلق رکھنا چاہا تھا - بعض اور حضرات کي راے سے اُس کو ایک مختصر سي کمیٹي کي صورت میں بدل دیا تھا -

مسـلم یونیـورسٹي فؤنڈیشن کمیٹي کي کارروائي لکھنو میں

—:*:—

مجوزہ ڈیپوٹیشن میں توسیع کي ضرورت ہے

— * —

مسلم یونیورسٹي فونڈیشن کمیٹي میں جو کارروائی ۲۷ و ۲۹ ڈسمبر سنہ ۱۹۱۲ع کو ہوئي ہے اور جو رزولیوشن اُس میں پاس ہوے ہیں اُن کے متعلق اخباروں میں جو مضامین نکلے ہیں (اور نکل رہے ہیں) اُن کے اور دوستوں کے اعتراضات کے لحاظ سے میرے لیے اس کے سوا کوئي چارہ کار باقي نہیں ہے کہ بعض اہم واقعات پرجو پردہ پڑا ہوا ہے اُس کو اُٹھاؤں - اور اس ضرورت سے ۲۷ و ۲۹ ڈسمبر سے پہلے کي بھي کچھہ واقعات بیان کرنے ناگزیر ہیں -

مسلم یونیورسٹي فونڈیشن کمیٹي کے صدر دفتر (علی گڈہ) سے جب یہ اعلان شائع ہوا کہ کمیٹی موصوفہ کا اجلاس فلاں وقت اور فلاں مقام پر ہوگا تو اس بات کي ضرورت پیش آئی کہ اُس اجلاس کا ایک پروگرام پہلے سے مرتب ہوکر کم از کم کانسٹیٹیوشن کمیٹي اور ٹرسٹیان ایم - اے - او - کالج اور اُن جملہ صاحبان کي خدمت میں بھیجدیا جاوے جو اضلاع کے انتخاب کے ذریعہ سے بطور ڈیلي گیٹ کے جلسہ میں شریک ہونے والے تھے - اور تجویز یہ تھي کہ اوائل ڈسمبر میں جب اکثر حضرات ہز آنر نواب لفٹننٹ گورنر بہادر صوبہ کي رونق افروزي کے موقع پر علي گڈہ میں جمع ہونگے تو اس وقت وہ پروگرام مرتب ہو جاوے گا - چنانچہ اس کے لیے وقت بھي مقرر ہوا ' لیکن جن اصحاب کي شرکت اس موقع پر ضرور تھي ان کي عدم موجودگي کي وجہ سے اُس وقت پروگرام کا مسودہ مرتب نہ ہوسکا ' اور مجبوراً نواب خان بہادر محمد مزمل اللہ خاں صاحب قائم مقام آنریري سکرٹري فونڈیشن کمیٹي اور اس خاکسار کے اتفاق سے پروگرام کا مسودہ تیار کیا گیا (جس کا اس موقع پر بجنسہ ذیل میں درج کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے) :

اسکے بعد فونڈیشن کمیٹي کا اجلاس تھا ، جسمیں اب تجویزوں کے انتخاب، نواب وقار الملک کي اسکیم جامعۂ اسلامیہ ، اور مدافع رقم یونیورسٹي کے مصرف کي تجویز کے ریزولیوشن تھے - ہم نے وہ حصہ بخوف تطویل چھوڑ دیا (الہلال) -

یہہ مسودہ پروگرام چھاپا گیا اور تقسیم ہونے ہي کو تھا کہ بعض ممبر صاحبان فونڈیشن کمیٹي نے خواہش کي کہ اُس کا اجراء ملتوي رکھا جاوے ' اور جس وقت ممبر صاحبان لکھنؤ میں عنقریب جمع ہوتے ہیں اُس وقت باہمي صلاح و مشورہ سے پروگرام مرتب کیا جاوے - چنانچہ شب مابین ۲۶ و ۲۷ دسمبر میں (جس کي صبح کو فونڈیشن کمیٹي کا اجلاس منعقد ہونے کو تھا) بزیر صدارت ہزہائینس حضور نواب صاحب بہادر والي رام پور دام اقبالہم پروگرام کي ترتیب کي غرض سے بمقام لکھنؤ محمود آباد ہوس جلسہ منعقد ہوا اور ایک پروگرام لکھا گیا جس کے چھپنے کي نوبت نہیں آئي اور جو اس وقت میرے پاس بھي موجود نہیں ہے - اس پروگرام کے مسودہ لکھنے وقت تمام وہ حضرات شریک جلسہ تھے جو اس وقت تک بیرونجات سے لکھنؤ تشریف لا چکے تھے اور بعض دیگر حضرات اہل لکھنؤ میں سے تھے - ۲۷ ڈسمبر سنہ ۱۹۱۲ع کو قیصر باغ کي بارہ دري میں فونڈیشن کمیٹي کا جلسہ بزیر صدارت حضور ممدوح الشان منعقد ہوا اور اس روز جس قدر کارروائي ہوئي وہ سب پبلک کارروائي تھي - اس کے اعادہ کي اس موقع پر ضرورت نہیں ہے - جلسہ میں بہت ہي زور شور سے دلچسپي کا اظہار کیا گیا تھا - دوسرے وقت کے جلسہ کي صدارت سر راجہ صاحب محمود آباد نے فرمائي تھي -

ڈاکٹر میجر سید حسن صاحب کے ایک رزولیوشن نے (جس میں انھوں نے حضور چانسلر کے غیر محدود اختیارات کو خلاف مصلحت قرار دیا تھا) جلسہ میں بہت ہي گرما گرمی پیدا کردي تھي - یہ مباحثہ آخر وقت تک بھی اس روز ختم نہ ہوا اور خود جلسہ کے وقت معلوم ہوتا تھا کہ مانحن فیہ مسائل اسقدر مشتبہ اور پیچیدہ ہوگئے ہیں کہ آیندہ اجلاس میں بھي اسکا سلجھنا دشوار ہوگا - لہذا یہ لازمي امر تھا کہ تمام وہ اصحاب جو مجوزہ یونیورسٹي میں دلچسپي رکھتے تھے ان کو اُسي وقت سے یہ فکر لاحق ہوئي کہ کوئي نہ کوئي تدبیر ایسي ہوني چاہیے جس سے یہ مشکل آسان ہو - دوسرا دن ۲۸ دسمبر آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کي کارروائي کا دن تھا - لہذا یونیورسٹي کے کانسٹي ٹیوشن پر غور کرنے کے لیے زیادہ وقت مل گیا تھا -

شب مابین ۲۸ ، ۲۹ دسمبر کو میں نے اپني ایک تجویز جناب نواب حاجي محمد اسحاق خان بہادر کے سامنے پیش کي جو عنقریب ایم - اے - او کالج اور مسلم یونیورسٹي فونڈیشن کمیٹي کے آنریري سکرٹري کے عہدہ کا چارج لینے والے تھے - اصولاً میري اُس تجویز کا خلاصہ یہہ تھا کہ فونڈیشن کمیٹي کو کانسٹي ٹیوشن کمیٹي کی تجویزات ۱۱ ، ۱۲ - اگست گذشتہ سے کامل اتفاق کرلینا چاہیے - مزید برآں جناب ڈاکٹر میجر سید حسن صاحب کے اُس رزولیوشن کو بھي پاس کردینا چاہیے جسپر ۲۷ دسمبر کو تمام دن مباحثہ ہوتا رہا تھا - اور اُس دن کے جلسہ کے رنگ سے بھي یہہ معلوم ہوتا تھا کہ دونوں باتیں قوم کی متفقہ (یا کم از کم بہت بڑي مجارٹي کي راے کے) بھي عین مطابق ہیں - فونڈیشن کمیٹي کے ان فیصلوں سے اُس ڈپوٹیشن کو جو ہمارے معروضات لیکر گورنمنٹ آف انڈیا میں حاضر ہوگا کافي زور اور اثر کے ساتھہ گورنمنٹ میں یہہ عرض کرنے کا موقع ہوگا کہ جو کچھہ وہ گورنمنٹ سے چاہتے ہیں وہ قوم کي متفقہ خواہش اور دیرینہ آرزو ہے - اسي کے ساتھہ ڈپوٹیشن کو یہہ اختیار بھي دے دیا جاوے کہ اپنے معروضات کو گورنمنٹ میں پیش کرتے وقت اور گورنمنٹ کے اعلی عہدداروں سے گفتگو اور تبادلہ خیالات کي حالت میں اگر ڈپوٹیشن اپني تجویزوں میں قومي مقاصد کي حفاظت کے ساتھہ کسي ترمیم کا قبول کرلینا مصلحت سمجھے تو اُس کو قبول کرلے -

نواب صاحب ممدوح نے میري اس گذارش سے اتفاق کیا اور فرمایا کہ البتہ اس طرح پر ایک راستہ نکلتا تو ہے - اُس کے بعد میں نے اپنے خیالات کا اظہار اُسي شب میں علحدہ مفصلہ ذیل حضرات سے کیا :—

جناب آنریبل سر راجہ صاحب جہانگیر آباد و جناب آنریبل سر راجہ صاحب محمود آباد و جناب آنریبل راجہ سید ابو جعفر صاحب اور جناب آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب و جناب محمد علي خاں صاحب اڈیٹر (کامریڈ) (اور شاید کسي اور صاحب سے بھي) اور سب نے اُسکو پسند کیا اور بالاخر قرار پایا کہ اُسي شب میں کھانا کھانے کے بعد چند حضرات ایک جگہ جمع ہوکر ایسي کسي تجویز پر غور کریں جس سے کل صبح کو پیش آنے والي مشکلات حل ہوجاویں - چنانچہ محمود آباد ہوس کے بالاخانہ پر ۱۱ - بجے شب کے قریب پرایویٹ طور پر ہم سب نے (جن کا ذکر اوپر ہوا ہے اور جن میں بعض اور اہل الراے حضرات بھي شریک ہوئے تھے) ان معاملات کے متعلق مشورہ کیا جس میں بہت وقت صرف ہوگیا - میري راے تو وہي تھي جو میں اوپر عرض کرچکا ہوں مگر دیگر حضرات

صورت میں پیش کرونگا اس پر مجھسے بہت اصرار کیا گیا کہ ایسا نہ کروں ورنہ جلسہ میں بہت گڑبڑ ہو جائیگی - اور مجھہ سے کہا گیا کہ اگر کسي اور طرف سے پیش شدہ رزولیوشن خلاف کیا جاوے اور معلوم ہوتا ہو کہ اختلاف راے ہو گیا ہے مباحثہ میں طوالت ہو رہي ہے تب میں اپني ترمیم پیش ' ورنہ جب تک جلسہ کا یہ رنگ رہے کہ اُس میں کسي اختلاف کے نوبت آنے کے بدون پیش شدہ رزولیوشن بجنسہ منظور ہو جایگا ' تب مجھکو اپني ترمیم پیش نہ کرني چاھیے - رزیوشن کي پیشي کے وقت مسٹر محمد علي نے جب اُس پر جلسہ کے سامنے تقریر کي تو اُس میں اُنھوں نے یہہ بھي فرمایا کہ رات تو بڑي رات گئے تک اس کے متعلق مشورہ ہوتا رہا ہے اور فلاں فلاں صاحبوں کے اتفاق سے (جن میں میرا نام بھي اُنھوں نے لیا) رزولیوشن کا مسودہ مرتب ہوا ہے - اس پر میں نے اپنے اُن عزیز دوست کو جنھوں نے مجھے خاموش رہنے کي تائید کي تھي توجہ دلائي کہ پیش شدہ رزولیوشن کی ذمہ داري اب میرے اوپر آئي ہے ' مگر اُنھوں نے اُس وقت سکوت فرمایا اور کوئي جواب مجھکو نہیں دیا - اُس وقت میں نے اپنے آپ کو سخت مشکل میں پایا - اور سوچنے کے لیے میرے پاس وقت بہت ھي تنگ تھا - بہر حال جو خیال اس وقت میرے دل میں آیا وہ یہ تھا کہ اس وقت ترکوں میں بھي بہت زیادہ اختلافات واقع ہیں اور ہر ایک شخص ان میں سے یہي دعوی کرتا ہے کہ میں جو راے رکھتا ہوں وہي قوم کے حق میں زیادہ مفید ہے اور دوسرے کے خیال کي اطاعت کرنا نہیں چاھتا ' اور اسي کا یہہ نتیجہ ہے کہ جھگڑے بڑھتے چلے جارہے ہیں - پیش شدہ رزولیوشن میں بھي وہ باتیں سب آگئي ہیں جو میرے مسودہ میں ہیں ' صرف بعض باتوں کا فرق ہے ' لہذا رفع اختلاف کي غرض سے اور جلسہ کو سکون کي حالت میں قائم رکھنے کي ضرورت سے مجھہ ھي کو اُس وقت خاموش رہنا مناسب ہے ' ورنہ میں بھي اُسي الزام کا ملزم ہوں گا جو میں اوروں پر لگا رہا ہوں اور میں نے ویسا ھي کیا اور رزولیوشن پاس ہوا - بعض حصے میرے مجوزہ رزولیوشن میں ایسے تھے جن کو بطور علحدہ رزولیوشن کے پیش ہونے میں کوئي مضائقہ نہ تھا - لیکن صدر انجمن صاحب نے پیش شدہ رزولیوشن کا پاس ہو جانا اس قدر غنیمت سمجھا کہ بغیر اس بات پر غور کیے ہوئے کہ اور کیا کام باقي رہ گیا ہے اُنھوں نے فونڈیشن کمیٹي کے جلسہ کو برخاست کیا ' اور دوسرے وقت کا جلسہ ایجوکیشنل کانفرنس کي کارروائي کا جلسہ قرار دیا گیا - نیز وقت بھي اس قدر گذر گیا تھا کہ عام جلسہ نے بھي اس وقت کارروائي کے اختتام کو بہتر سمجھا -

جلسہ کے بعد ھي ایک صاحب میري فرودگاہ پر میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے صوبہ کي طرف سے مجوزہ ڈپوٹیشن میں نام نہیں آیا - میں نے عرض کیا کہ خود آپ کا نام ہے - اُنھوں نے کہا کوئي نہیں - میں نے پھر عرض کیا کہ آپ کا نام خود میرے سامنے لکھا ہوا ہے - اُنھوں نے اس پر دوبارہ تحقیق کیا تو بھي معلوم ہوا کہ درحقیقت اُن کا نام اُس فہرست میں نہیں - اور جب میں نے بھي تحقیق کیا تو اُن کا خیال صحیح تھا اور اُن کا نام ڈپوٹیشن کي اُس فہرست میں نہیں تھا جو رزولیوشن کے ساتھہ جلسہ کے سامنے پیش کي گئي تھي - اور وہ پہلا وقت تھا جب مجھکو معلوم ہوا کہ سر راجہ صاحب جہانگیر آباد اور آنریبل راجہ سید ابو جعفر صاحب اور اس خاکسار کے رات کو اُس جلسہ سے چلے جانے کے بعد ہم لوگوں کے سامنے کي مرتبہ فہرست بدل دي گئي ہے اور صرف وھي ایک نام جس کي طرف میں نے اوپر اشارہ کیا فہرست سے متروک نہیں کیا گیا تھا ' بلکہ اور بہت سے نام متروک ہوگئے تھے ؛ اور یہہ اصول بھي بدل دیا گیا تھا کہ کانسٹیٹیوشن کمیٹي کے سب ممبر اُس میں رکھے جائیں ؛ یہاں تک کہ جو ممبر پہلے سے ڈپوٹیشن میں شریک تھے اور گورنمنٹ کے آنریبل ممبر صاحب تعلیمات کے ساتھہ کام کرتے رہے تھے ان میں سے بھي کتنے ھي نام پیش شدہ فہرست میں درج نہیں ہوئے - اس غیر متوقع کارروائی نے مجھکو سخت حیرت میں مبتلا کیا ' اور میں نے آنریبل سر راجہ صاحب محمود اباد کو جو اُسوقت جلسہ کي صدارت فرمارھے تھے اس کارروائي پر توجہ دلائي جس کا مجھکو کوئي جواب نہیں ملا - اسکے بعد جب پنجاب کے چند حضرات نے شکایت کي کہ ان کے صوبہ کي قایم مقامي ڈپوٹیشن میں کافي طور پر ملحوظ نہیں رکھي گئي اور صاحبان حل و عقد نے ان کا ناراض کرنا مناسب نہ سمجھا ' تو جناب سر راجہ صاحب ممدوح نے مجھہ سے (جو اسوقت جلسہ میں آنریري سکرتري کي خدمات انجام دے رھا تھا) فرمایا کہ میں ایک نوٹس جاري کردوں کہ شام کے جلسہ میں بھي فونڈیشن کمیٹي کي کچھہ کارروائی ہوگي - میں نے بہ تعمیل ارشاد نوٹس جاري کردي جس کي اطلاع صبح کے تمام حضار جلسہ کو تو اُس وقت چند منٹ میں ہو نہیں سکتي تھي ' لہذا جلسے اور مہمانوں کے کیمپ میں چند جگھہ وہ نوٹس چسپاں کردیے گئے - اور جناب سر راجہ صاحب کي خدمت میں میں نے ایک عریضہ کے ذریعہ سے عرض کردیا کہ حسب الحکم نوٹس تو جاري کردیے گئے ہیں ' لیکن ایسک ایسے بے اصول جلسہ میں خود نیازمند حاضري سے معافي چاھتا ہے - چنانچہ میں اُس جلسہ میں شریک نہیں ہوا - لیکن میں نے سنا کہ پنجاب سے چند حضرات کے نام ڈپوٹیشن کي فہرست میں اور اضافہ کرایے گئے -

یہ ایک واقعہ ہے کہ جس وقت مسٹر محمد علي نے رزولیوشن کے ساتھہ جلسہ کے سامنے ڈپوٹیشن کے نام پیش کیے میں یہي سمجھتا رھا کہ یہ وھي نام پڑھے جارہے ہیں جو میرے سامنے ڈپوٹیشن کے واسطے تجویز ہوچکے تھے -

اب یہاں مجھپر یہ الزام لگایا جاسکتا ہے کہ اُسي وقت جلسہ میں فہرست کے سننے کے بعد میں نے کیوں محسوس نہ کیا کہ یہ وہ رات والي مکمل فہرست نہیں ہے اور کتنے ھي نام اُسمیں سے نکال دیے گئے ہیں - سب سے اول اس الزام کے جواب میں میں اپنے دماغ کي کمزوري کو معذرت کے ساتھہ پیش کروں گا ' جس سے پبلک غالباً پوري طرح واقف ہے اور جس کے لحاظ سے میں بار بار اس قسم کے کاموں کي شرکت سے معافي چاہ چکا ہوں اور اس مرتبہ بھي جو میں لکھنو کے ان جلسوں میں شریک ہوا میري وہ شرکت اسي سخت ضرورت کي وجہ سے تھي ' ورنہ میري حالت صحت مجھکو اُسکي اجازت نہیں دیتي تھي - دوسرے میں اسپر مطمئن تھا کہ فہرست پر میں غور کرچکا ہوں اور جو کچھہ میرے نزدیک مناسب تھا وہ اُسمیں داخل ہوچکا ہے ' لہذا میرا ذہن اُس ترمیم کي طرف منتقل نہوا جو بغیر میري اطلاع کے فہرست میں کردي گئي تھي - سوم ایک ایسي لمبي فہرست کو ایک ھي دفعہ سننے کے بعد اُن سب ناموں کو ذھن میں محفوظ رکھنا اور یہ معلوم کرلینا کہ اُسمیں کیا کمي ہے ' معمولي دماغ کا کام نہیں ہے - بایں ہمہ اگر قوم کے نزدیک میرے یہ عذرات کافي نہیں تو اپني خطا کا اقرار کرتا ہوں اور امید ہے کہ قوم میري اس معذرت کو مہرباني سے قبول کرکے مجھے معاف فرمائیگي ' خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ اس قسم کي خطاؤں کے سرزد ہونے کا کوئي موقع میرے طرف سے غالباً آیندہ پیش آنے والا نہیں ہے -

پبلک راے کے واسطے مشہور ہوئے تھے اور جن پر اس تازہ بحث کی رجہ سے جو سر ھارکورٹ بٹلر کے مراسلہ ۹ - اگست سنہ ۱۹۱۲ ع سے پیدا ہوگئی تھی کانسٹیٹیوشن کو غور اور فیصلہ کا موقع نہ ملا تھا اسکے واسطے مناسب مہلت کے ساتھہ کانسٹیٹیوشن کمیٹی کا اجلاس منعقد کیاجارے جس میں رہ سب ممبر شامل ہوں جن کا نام رزولیوشن نمبر (۱) میں آیا اور رہ کمیٹی مسودات مرتبہ کا فیصلہ کریں -

رزولیوشن نمبر (۳)

مسودہ بائی لاز جو ابھی پبلک کے سامنے پیش نہیں ہوا ھے رہ بھی حتی الامکان جلد پبلک کے سامنے پیش کیا جارے اور کانسٹیٹیوشن کمیٹی کا جو اجلاس حسب مندرجہ رزولیوشن صدر منعقد ہو اسی میں بائی لاز کا مسودہ بھی مکمل کرلیا جارے ' تا کہ گورنمنٹ کو بھی یونیورسٹی کے تمام مالہ وماعلیہ پر کامل طور سے غور فرمانے اور ہمارے ڈپوٹیشن کو ہر ایک معاملہ متعلقہ کی نسبت گورنمنٹ میں عرض معروض کا موقع ملے - (انتہی)

اس مسودہ کو مرتب کر چکنے کے بعد میں منتظر تھا کہ شبینہ مشورہ کے شرکاء بڑے جلسہ سے قبل میرے اس مسودہ کو ملاحظہ فرمائیں گے - لیکن جب بجاے ساڑھے آٹھہ کے نو بھی بج گئے تب مجھکو معلوم ہوا کہ جلسہ کا رقت دس بجے سے قرار دیدیا گیا ھے - مجھکو معلوم نہیں کہ یہہ قرار داد کب اور کس طرح ہوئی - غالبا آسی شب میں برخاست جلسہ کے بعد یہہ تجویز ہوئی ہوگی ' اور اگر ایسا تھا تو شاید میں یہ کہنے میں حق بجانب ہونگا کہ مجھکو بھی اس تبدیلی رقت سے اطلاع دی جانی مناسب تھی ' تاکہ میں اطمینان سے آس شب میں کچھہ آرام کرسکتا اور صبح اطمینان کے ساتھہ اپنا مسودہ مرتب کرتا اور جو تکلیف و پریشانی مجھکو رقت کی تنگی کی رجہ سے ہوئی ' آس سے میں محفوظ رہ سکتا جس کا میں اپنی اِس عمر اور ضعف اور علالت کی حالت میں شاید مستحق نہ تھا -

بہرحال جلسہ سے قبل جناب نواب محمد اسحاق خاں صاحب بہادر مجھسے ملے اور آن کو میں نے اپنا یہہ مسودہ دکھلایا اور جہاں تک اس رقت مجھکو یاد آتا ھے آس کے بعد انریبل سر راجہ صاحب محمود آباد نے بھی آس کو ملاحظہ فرمایا ' اور چونکہ عین جلسہ کا رقت آگیا تھا لہذا سب صاحب جلدی جلدی فونڈیشن کمیٹی کے جلسہ میں پہونچے - جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی اور مسٹر محمد علی صاحب (کامریڈ) نے سب سے اول اپنا رہ رزولیوشن پیش کیا جو اس جلسہ کے آخر میں پاس ہوا - اور جو کارروائی آس رقت جلسہ میں ہوئی رہ علانیہ تھی اور تمام جلسہ آس سے راقف ھے اور اخباروں میں آس کی روئداد چھپ چکی ھے - مجھکو آن امور میں سے کسی کے اعادہ کی ضرورت نہیں ھے -

مسٹر محمد علی نے اپنے رزولیوشن کے ساتھہ ممبران ڈپوٹیشن کے نام بھی پڑھے جس کی نسبت میں نے خیال کیا کہ یہ رہی فہرست ھے جو رات کے جلسہ میں میرے سامنے طے پائی تھی -

بہرحال پیش شدہ رزولیوشن کے مضمون کے متعلق بعض اخباروں میں کچھہ غلط فہمی ہوگئی ھے لہذا احتیاطاً میں آس کو علی گڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ مطبوعہ ۸ جنوری سنہ ۱۹۱۳ ع سے بجنسہ ذیل میں درج کردینا مناسب سمجھتا ہوں :—

رھو ھذا :

یہہ جلسہ حضور ملک معظم کے وزیر ھند بہادر کے فیصلہ مندرجہ مراسلہ انریبل سر ھارکورٹ بٹلر مورخہ ۹ - اگست من مقام شملہ میں کو نہایت مایوسی اور افسوس کی نظر سے دیکھتا ھے - ان آراء پر لحاظ کرتے ہوئے جو کانسٹیٹیوشن کمیٹی نے ظاہر کی ہیں اور جو اس جلسہ کے اندر مباحثہ کے دوران میں بھی ظاہر کی گئی ہیں منجملہ دیگر امور کے یہ بھی طے پایا ھے کہ اول یونیورسٹی کا نام "مسلم یونیورسٹی ' علیگڈہ " ہونا چاہیے - دوم یہ کہ قابو کے متعلق جو اختیارات چانسلر کو سپرد کیے جانے تجویز ہوئے ہیں رہ گورنر جنرل باجلاس کونسل کو سپرد نہ ہونے چاہیئیں - سوم یہ کہ جو اختیارات اسٹیچوٹس کے باب سوم کے فقرہ پنجم میں مذکور ہیں رہ رہی ہونے چاہیئیں جو پیٹرن کو زیر دفعہ ۴۱ قواعد و قوانین ٹرسٹیز علیگڈہ کالج دیے گئے ہیں - چہارم یہ کہ الحاق کے متعلق اسٹیچوٹس اسی صورت پر باقی رہیں جیسے کہ رہ تجویز ہوئے ہیں - اور پنجم یہ کہ کورٹ کونسل اور سنٹ کے متعلق کانسٹیٹیوشن کو شرائط کے اندر ترمیم نہیں ہونی چاہیے - علاوہ بریں ان مہمات ضروریہ کو لحاظ کرتے ہوئے جو اس مسئلہ کے ساتھہ رابستہ ہیں یہ جلسہ حضرات ذیل کی ایک کمیٹی مقرر کرتا ھے اور آن کو کامل اختیار و منصب کام کرنے اور مسلم یونیورسٹی کے متعلق جملہ معاملات کو مختتم طور پر اس نہج کے ساتھہ طے کرنے کا عطا کرتا ھے جو آن کو قوم کے بہترین فوائد کے لحاظ سے مناسب معلوم ہو - نیز یہ کہ رہ بصورت ایک ڈپوٹیشن کے ھز اکسلنسی وایسراے کے حضور میں باریاب ہوکر اس باب میں کل ضروری معروضات پیش کریں -

اسماے ممبران ڈپوٹیشن

ایکس آفیشیو :— ھز ھائینس سر آغا خاں پریسیڈنٹ فاونڈیشن کمیٹی ' انریبل سر راجہ صاحب بہادر محمود آباد پریسیڈنٹ کانسٹیٹیوشن کمیٹی ' نواب حاجی محمد اسحاق خاں بہادر منتخب سکرٹری علی گڈہ کالج -

صوبجات متحدہ آگرہ و اردہ :— نواب وقار الملک بہادر صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب ' آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب - مسٹر سید نبی اللہ بیرسٹر ایٹ لا ' مسٹر سید وزیر حسن بی - اے - ایل - ایل - بی -

پنجاب :— آنریبل خان بہادر میاں محمد شفیع ' آنریبل کپتان ملک محمد مبارز خاں ' ڈاکٹر شیخ محمد اقبال ' خان بہادر شیخ رحیم بخش صاحب سی - آئی - اے ' میاں محمد فضل حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا -

بمبئی :— آنریبل مسٹر فاضل بھائی کریم بھائی ' آنریبل مسٹر محمد علی جناح -

مدراس :— سیٹھہ یعقوب حسن صاحب بی - اے - ایل ایل - بی ' نواب غلام احمد خان بہادر کلامی -

بنگال :— آنریبل مسٹر جسٹس سید حسن امام ' مسٹر سلطان احمد بیرسٹر ایٹ لا -

بہار :— آنریبل مسٹر مظہر الحق بیرسٹر ایٹ لا ' آنریبل مسٹر فخر الدین -

ممالک متوسط :— خان بہادر ایچ - ایم - ملک صاحب -

دھلی :— مسٹر محمد علی (آکسن) -

لندن :— میجر سید حسن صاحب بلگرامی -

جلسے میں رزولیوشن پیش ہونے سے پہلے گذشتہ شب کے جلسہ کے شرکاء میں سے کسی نے میرے مسودہ کے دیکھنے کی خواہش نہیں کی جس کی رجہ غالباً کچھہ یہ بھی ہوگی کہ کارروائی کے لیے رقت بہت ھی تنگ ہوگیا تھا - رزولیوشن پیش ہونے کے بعد مجھہ سے بعض معزز دوستوں نے پرائیویٹ طور پر دریافت کیا کہ کیا آپ اس کی تائید کرینگے ؟ میں نے عرض کیا کہ میرے مرتبہ مسودہ میں اور پیش شدہ رزولیوشن میں کسی قدر اختلاف ھے لہذا پیش شدہ رزولیوشن کی تائید ہوجانے کے بعد میں اپنے مسودہ کو ترمیم

ے بعد چند نوجوان اور تعلیم یافتہ حضرات نے راے قایم کي اور
صاف کہدیا کہ ڈیپوٹیشن میں نصف ایسے لوگ ہونے چاہیئیں جو
ے ہم راے ہوں اور نصف دوسري طرح کے ہوں اس اصول کے
ہ اُس وقت وہ نئي فہرست مرتب ہوئي جو اگلي صبح کو
پوٹیشن کے ساتھہ جلسہ میں پیش کي گئي -

ابھي تین چار دن پہلے علیگڈہ میں ' مجھکو ایک نوجوان
لیم یافتہ صاحب سے معلوم ہوا کہ ممبران ڈیپوٹیشن کي جب یہہ
فہرست مرتب ہورہي تھي تو اُس میں شریک مشورہ کرنے کے
سے کچھہ لوگوں کے پاس موٹرکار بھیجے گئے اور اُسي وقت وہ سوتے
جگا کر اُس جلسہ میں بلائے گئے اور اُن سے مشورہ ہوکر جدید فہرست
ب ہوئي - جو صاحب مجھسے اس روایت کے راوي ہیں وہ بھي
میں سے ایک ہیں جن کے پاس اُس شب میں موٹرکار بھیجي گئي
شریک مشورہ ہوئے - میں اوپر اپنے اس مضمون میں بیان کرچکا
کہ میں نے مجوزین مسودہ رزولیوشن کو یہ مشورہ دیا تھا کہ
کي بدگماني سے بچنا چاہتے ہیں' تو جو کچھہ اس وقت رات میں
ہا ہے وہ سب جلسہ کے وقت صاف صاف بیان کردیا جاوے ' لیکن
وم ہوتا ہے کہ ان صاحبوں نے اس وجہ سے اُس کي جرات نہ کي
یسا کرنے سے کہیں اُنکا جما جمایا رنگ اُکھڑ نہ جاوے - یہاں تک
مجھکو بھي (جو اُسوقت جلسہ میں انریري سکرٹري کي
شن میں تھا) بالقصد بے خبر رکھا گیا - اور کیا ان واقعات کے بعد
کے سوا کوئي اور راے قایم ہو سکتي ہے کہ یہہ جو کچھہ کیا گیا
صد کیا گیا اور صرف اس نیت سے کیا گیا کہ فہرست ڈپوٹیشن
مجوزین واقعات کو پردہ اخفا میں رکھہ کر اپنے منصوبہ کو جلسہ
چپ چپاتے پاس کرا لیں ؟

میں نے اپنے ناظرین کا بہت قیمتي وقت اپني اس گذارش
صرف کیا ہے جس کي میں معافي چاہتا ہوں ' اور اب
کے بعد جو کچھہ عرض کرنا ضرور ہے وہ صرف یہ ہے کہ یہ تو
کچھہ ہوا وہ ہوا ' لیکن اب آیندہ قوم کو کیا کرنا ہے ؟ اُس کي
ت میري ناچیز راے یہ ہے کہ فہرست ڈپوٹیشن کے علاوہ باقي
لیوشن جو ۲۹ دسمبر ۱۹۱۲ ع کے جلسہ میں پاس ہوا اُسکو
ستور قایم رکھا جاوے ' نیز اس سے بھي چارہ نہیں ہے کہ ہم کو
ک با اختیار ڈپوٹیشن تجویز کرنا چاہیے جو گورنمنٹ آف انڈیا
ں ہماري معروضات کو پیش کرے اور جہانتک اُسکے امکان میں
وہ اپنے آپ کو اسکا پابند رکھے کہ قوم کي خواہشات پر پورا زور
ے - لیکن اسمیں بھي شک نہیں ہے کہ ڈپوٹیشن کے اختیارات
کوئي مناسب قید بھي ہوني چاہیے ' یا دوسرے لفظوں
یہہ کہ اگر ڈپوٹیشن کے ممبروں میں باہم اختلاف راے ہو
اُس وقت ڈپوٹیشن کا طرز عمل کیا ہونا چاہیے - آنریبل
خواجہ غلام الثقلین صاحب نے بعض نہایت مفید مشورہ
وقت اُس معاملہ کے متعلق جلسہ کے سامنے پیش کیے تھے '
ن صاحبان حل و عقد نے (جن کو اُسوقت صرف اپنے نقصان
پاسداري منظور تھي بدون اسکے کہ اُس پیش شدہ ترمیم کي
بت غور کیا جاتا یا اُن کا کچھہ جواب دیا جاتا) خواجہ صاحب
وف کا ایک نام ڈپوٹیشن کے ممبروں میں اضافہ کردینا کافي
جھا ' اور بحث کو آگے بڑھنے نہ دیا - خواجہ صاحب کا اسم گرامي
فہ کرنے سے غالباً مطلب یہ تھا کہ ڈپوٹیشن کي کارروائي کے وقت
ب ممدوح اپنے خیالات کو بہت اطمینان کے ساتھہ ڈپوٹیشن کے
نے پیش کرسکیں گے - لیکن اس کے بعد بھي وہ سوال بدستور
رہتا ہے کہ اگر ممبران ڈپوٹیشن کے باہم کسي مسئلہ پر اختلاف
تو اُس کا تصفیہ کسطرح ہوگا ؟ اور اسکا بہترین حل وہي ہے جو

اُسوقت خواجہ صاحب نے اپني تقریر میں بیان فرمایا تھا کہ کن کن
شرائط کے ساتھہ ڈپوٹیشن کو مسودہ کانسٹي ٹیوشن مرتبہ کانسٹي
ٹیوشن کمیٹي میں ترمیم کا اختیار ہوگا ' مثلاً یہ کہ جب تک
دو ثلث ممبران ڈپوٹیشن کسي ترمیم پر اتفاق نہ کرلیں تو اُس ترمیم
کو ڈپوٹیشن منظور نہ کرسکے - رزولیوشن میں ایسا کوئي ذکر نہیں
ہے - اُسکي توضیح رزولیوشن میں اور ہو جاني چاہیے - اور اسي
کے ساتھہ کوئي ایسا فقرہ بھي رزولیوشن میں ضرور درج ہونا چاہیے
کہ جب ڈپوٹیشن ضرورت سمجھے تو اپني فہرست میں توسیع
کرسکے - اور مذکورہ بالا مقاصد کي غرض سے میرے نزدیک مندرجہ
ذیل طریقوں میں سے کوئي طریقہ اختیار کیا جاوے :-

اول یہہ کہ مجوزہ ڈپوٹیشن کا ایک اجلاس جلد منعقد کیا جاوے
اور وہ ان دونوں باتوں کا تصفیہ کرکے اطلاع کے لیے اپني تجویز مشتہر
کردے اور قوم کي طرف سے وہ بطور جزو پاس شدہ رزولیوشن کے
متصور ہو -

(الف) فہرست ڈپوٹیشن کي توسیع کے متعلق - اور یہاں میں
صاف صاف یہ کہ دینا چاہتا ہوں کہ ڈپوٹیشن کے اس اجلاسکو
فونڈیشن کمیٹي کي منظوري کے بدون یہ اختیار نہ ہونا چاہیے کہ
کانسٹیٹیوشن کمیٹي کے یا اس ڈپوٹیشن کے ناموں میں کمي کردے
جو اس سے پہلے گورنمنٹ کے ساتھہ کارروائي کرنے میں مصروف رہا ہو-
حال کے ڈپوٹیشن کو یہہ اختیار ہونا چاہیے کہ اگر وہ اور کسي جدید
نام کا اضافہ ڈپوٹیشن میں کرنا مناسب سمجھے' تو وہ کرسکے -

یہاں بعض حضرات شاید یہہ خیال فرماویں کہ ایسا کرنے سے
ممبران ڈپوٹیشن کی تعداد اسقدر زیادہ ہوجاوے گي کہ اُس کو
گورنمنٹ شاید پسند نہ کرے - لیکن اُسي کے ساتھہ ہم کو یہہ بھي
خیال رکھنا لازم ہے کہ سات کروڑ مردم شماري کے کامل اختیارات
اس ڈپوٹیشن کو سپرد ہوتے ہیں ' اور اس تمام جم غفیر کا
اطمینان اور بھروسہ اس ڈپوٹیشن کے کامل اطمینان ہونے پر
منحصر ہے - اور ہم کو اس امر پر بہت زیادہ غور کرنا ہے کہ جن
لوگوں نے اس معاملہ میں قوم کي خدمات انجام دي ہیں اُن کي
خدمات کي نا قدر شناسي بھي نہ ہوني چاہیے - یہہ سچ ہے کہ
جو لوگ اس طرح قومي خدمات انجام دیتے ہیں وہ کسي
قدر شناسي یا کسی دوسرے معاوضہ کي اُمید پر ایسا نہیں کرتے '
لیکن قوم بھي تو آخر انسانوں ہي سے مرکب ہے - اُس کو یہ کب
زیبا ہے کہ اپنے خدمت گذاروں کي خدمات کے اعتراف سے چشم
پوشي کرے ؟ لہذا اپني طرف سے تو ہم کو اُن کا نام قایم
رکھنا چاہیے -

(ب) جب ممبران ڈپوٹیشن موجودہ موقع میں (یعني
جس قدر ممبر گورنمنٹ کے حضور میں) کسي وقت کانسٹیٹیوشن
کي نسبت عرض و معروض کرنے کي غرض سے حاضر ہوئے ہوں
باہم اختلاف راے ہو تو اسکا فیصلہ کسطرح ہوگا ؟

(ج) بعض اور ضروري رزولیوشن جو گذشتہ جلسہ میں وقت
کي تنگي کي وجہ سے پیش نہ ہو سکے (مثلاً یہہ کہ یونیورسٹي
کے سرمایہ کا منافع ایم - اے - او کالج کي اُس قسم کي ترقي میں
صرف ہو سکے جو اُسکو یونیورسٹي کے درجہ تک پہنچانے کے لیے
ضروري ہو) اُن کا پیش ہوکر فیصلہ ہو جانا چاہیے - دوم یہہ کہ
پھر ایک تاریخ اور مقام مقرر کرکے فونڈیشن کمیٹي کو طلب کیا
جاوے اور ان معاملات کا فیصلہ کرایا جاوے ' اور اگر اسکي نوبت
آوے تو اسی جلسہ میں فونڈیشن کمیٹي کي ایک منیجنگ
کمیٹي بھي مع اپنے اختیارات کے منتخب ہو جاوے - نوٹس میں

میں پہلے بھی ایک دفعہ عرض کرچکا تھا کہ اب میرا دماغ ان تفکرات کے برداشت کرنے کے قابل نہیں ہے - اسپر بھی جو میں لکھنو چلا گیا یہ میری طرف سے قانون قدرت کی خلاف ورزی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لکھنو سے لوٹنے کے بعد (جہاں میں نے حتی الامکان ہر طرح کی احتیاط اپنے کھانے پینے وغیرہ میں کی تھی اور عالی جناب سر راجہ صاحب محمود آباد کی طرف سے بھی' جنکا کہ میں اس موقع پر مہمان تھا ہر ایک طرح میری آسایش کا پورا انتظام و اہتمام رکھا گیا تھا) اسی تھوڑے عرصہ میں چار دفعہ میری طبیعت خراب ہوئی اور پیچش وغیرہ میں مبتلا ہوا - اور اسوقت بھی میری حالت کسی سفر کے واسطے موزوں نہ تھی - لیکن " چور چوری سے جاے مگر ہیرا پھیری سے نہیں جاسکتا " یہ سمجھکر کہ ٹرسٹیان کالج کا سالانہ جلسہ ہے کم از کم ایک دفعہ تو اس میں ضرور شریک ہونا چاہیے اور خاصکر اس خیال سے کہ حال ہی میں نواب حاجی محمد اسحق خاں صاحب بہادر نے علی گڈہ پہنچکر اپنے معزز عہدہ آنریری سکرٹری کا چارج لیا تھا ' میرے دل نے نہ مانا اور میں علی گڈہ چلا آیا ' اس ارادہ سے کہ ایک ہفتہ یہاں قیام کروں - لیکن یہاں علی گڈہ پہنچنے سے چوتھے دن میرے بائیں رخسارہ پر فالج کا اثر ظاہر ہوا ' حالانکہ میرے معزز دوست مسٹر عامر مصطفی خاں صاحب نے میرے آرام اور حفاظت میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا تھا - اور اب ڈاکٹروں کی متفقہ اور قطعی راے یہہ ہے کہ اس قسم کے خطرات جو اس سے قبل یا اب مجھے پیش آئے' دماغی کام کرنے کی وجہ سے ہیں' اور آیندہ وہ مجھے بہت اصراروں کے ساتھ اس قسم کی جرأت سے منع فرماتے ہیں - اُن کے ارشاد کی تعمیل نہ کرنا خود کشی میں داخل ہے جس کو میرا کوئی دوست بھی یقین ہے کہ گوارا نہ کریگا - میں سمجھتا ہوں (گو اس کے ساتھہ مجھے افسوس بھی بہت زیادہ ہے) کہ آیندہ میں پبلک جلسوں یا صلاح و مشوروں کی صحبتوں میں بھی شریک ہونے ہی سے معذور نہ رہونگا بلکہ غالباً تحریر کے ذریعہ سے بھی اب مجھے اپنے خیالات کے ظاہر کرنے کا موقع نہ ملیگا ' اور اسلیے میری ذات پر قوم کو اگر کچھہ تھوڑا بہت بھروسہ تھا تو اُس سے بھی اب قطع نظر کرنی چاہیے اور جو کچھہ کرنا چاہیے خود سوچ سمجھکر کرنا چاہیے - اس وقت اس فہرست کی حالت جو جلسہ میں منظور ہوئی یہ ہے کہ جلسہ کے برخاست کے بعد ہی پنجاب کے بعض حضرات کو شکایت پیدا ہوئی کہ ڈپوٹیشن میں پنجاب کی قایم مقامی کا لحاظ پورے طور پر نہیں کیا گیا جس کی تلافی اسی وقت دوسرے بالکل غیر متعلقہ جلسہ میں اضطراری طور پر کی گئی جس کو کوئی شخص بھی (جو غور کی نگاہ سے دیکھیگا) واجبی اور باقاعدہ نہ سمجھیگا - جناب آنریبل سر راجہ صاحب جہانگیر آباد نے مجھہ سے اس بات کی سخت شکایت کی ہے کہ ڈپوٹیشن میں صوبہ اودہ کی قائم مقامی کا بھی مطابق لحاظ نہیں رکھا گیا - سید نبی الله صاحب اور سید وزیر حسن صاحب کو ہم اودہ میں شمار نہیں کرسکتے - راجہ صاحب محمود آباد بحیثیت اپنے عہدہ پریسیڈنٹ یا وائس پریسیڈنٹ کے کل ہندوستان سے تعلق رکھتے ہیں - دہلی کے حضرات میرے سامنے شکایت کرتے ہیں کہ یہ عجیب قسم کا ڈپوٹیشن ہے جو تمام ہندوستان کے مسلمانوں کی طرف سے گورنمنٹ آف انڈیا میں حاضر ہونے کے لیے تجویز کیا گیا ہے اور دہلی کے اتنے بڑے شہر کی طرف سے (جو اس وقت تمام ہندوستان کا پایہ تخت ہے اور جہاں خود ڈپوٹیشن شاید کسی وقت حضور وایسراے انڈیا کی خدمت کی خدمت میں حاضر ہونے کی عزت حاصل کرے) کوئی بھی قایم مقام نہیں ' اور انکو سخت تعجب ہے کہ حاذق الملک کا سا نام اس فہرست سے کیوں متروک کیا گیا - مسٹر محمد علی بحیثیت ایڈیٹر کامریڈ دہلی کی طرف سے قایم مقامی کا دعوی نہیں کرسکتے - پھر ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب سے زیادہ کسی شخص نے بھی کانسٹیٹیوشن کے بنانے میں محنت اور جانکاہی نہیں کی' اور گو مسودہ کانسٹیٹیوشن میں اُن سے مجھکو بہت اختلاف رہے' لیکن جو محنت بہ حیثیت سکرٹری کانسٹیٹیوشن کمیٹی اور بحیثیت سکرٹری ڈپوٹیشن انہوں نے برداشت کی اُس سے انکار کرنا آفتاب پر خاک ڈالنا ہے - لیکن بایں ہمہ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب کا نام فہرست میں اول سے آخر تک کہیں نظر نہیں آتا - آنریبل سر راجہ صاحب محمود آباد کو خود فہرست کی ترتیب کے وقت ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب کے نام کے متروک ہونے کا ایسا افسوس ہے کہ وہ اس فروگذاشت کو بمنزلہ گناہ کے سمجھتے ہیں - اسی طرح جب اُس فہرست کو مزید غور کے ساتھہ دیکھا جاے گا تو معلوم ہوگا کہ دوسرے صوبوں میں بھی اس قسم کی بعض بعض اہم فروگذاشتیں ہوئی ہیں اور مجوزین ڈپوٹیشن کے سوا خدا ہی کو معلوم ہے کہ یہ اتفاقیہ فروگذاشتیں ہیں یا جو کچھہ ہوا بالقصد ہوا - لیکن جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ ڈپوٹیشن کی توسیع کا نام آتا ہے تو بعض مجوزین فہرست کو یہ ذکر ناگوار گذرتا ہے' تو اس میں شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں رہتی کہ اُنھوں نے یہ قطعی ارادہ کرلیا تھا کہ فونڈیشن کمیٹی کے جلسہ سے جس طرح بھی ہوسکے اس فہرست کو جلدی سے پاس کرادیا جاوے اور جس طرح اس قسم کی کمیٹیوں میں دنیا جہان کا قاعدہ ہے کہ آیندہ توسیع اور ترمیم کی گنجایش باقی رکھی جاتی ہے ایسا کوئی فقرہ رزولیوشن میں داخل نہ کیا جاوے - تو یہ اُن مجوزین کی دانستہ کارروائی ہے - صاحبان! یہ کسی کی ذاتی میراث کا معاملہ نہیں تھا کہ چار بھائی ایک جگھہ مل کر بیٹھہ گئے اور میراث کو باہم تقسیم کر لیا - اس میراث میں تو تمام قوم شریک اور سہیم ہے - اُس میں ترکیب ترکیب سے اپنے مفید مدعا مطلب برآری ہرگز زیبا نہیں ہوسکتی - جلسہ کے سامنے ایک طرف تو میرا نام مجوزین فہرست میں بالکل خلاف واقعہ لیا گیا اور یہ کہکر کہ مجوزہ رزولیوشن بنانے میں مشتاق حسین بھی شامل ہے جلسہ کو دھوکا دیا گیا' اور دوسری طرف اس بات کی کوشش کی گئی کہ میں جلسہ میں بالکل سکوت اختیار کروں - با ایں ہمہ اگر مجھکو پہلے سے یہ معلوم ہوتا کہ ڈپوٹیشن کی فہرست میری غیبت میں بدل دی گئی ہے تو میں ہرگز بھی جلسہ میں خاموش نہ رہتا اور اُس وقت یقینا حضار جلسہ کو اسماے ڈپوٹیشن پر کامل طور سے غور اور خوض کا موقع ملتا اور ضروری ترمیموں کے ساتھہ فہرست پاس ہوتی اور لازمی طور پر اُسمیں یہہ گنجایش بھی رکھی جاتی کہ ضرورت کے وقت اُسمیں پھر بھی کوئی ترمیم ہوسکے' مثلاً میں ہی اب اپنی ناتندرستی صحت کے لحاظ سے اپنے آپ کو اس قسم کے جلسوں میں شامل ہونے کے قابل نہیں پاتا؛ اور اس حالت میں اگر قوم کو اس بات کی ضرورت محسوس ہوکہ میری جگہ کوئی اور صاحب ڈپوٹیشن میں شریک کئے جاویں تو جس عبارت میں کہ رزولیوشن پاس ہوا ہے اس کی رو سے اس ترمیم کا کوئی موقع قوم کے ہاتھہ میں نہیں ہے -

اور جو کچھہ مجھکو ممبران ڈپوٹیشن کی فہرست کے متعلق بعد میں بعض ان حضرات سے جو برخاست جلسہ کے بعد وہاں بیٹھے رہ گئے تھے' معلوم ہوا ہے وہ بھی اس قابل ہے کہ قوم کو اس پر مطلع ہونا چاہیے - اور وہ یہ ہے کہ ہم تین شخصوں کے (یعنی راجہ صاحب جہانگیر آباد اور راجہ سید ابو جعفر صاحب اور نیازمند کے) وہاں سے

ذیابیطس
خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض: جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتاہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذایقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابی ستاتی ہو - اعضاء شکنی - لاغری جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہوتی جاتی ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں غصہ آجاتا ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھہ پاؤں میں خشکی اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجاے اور ٹھنڈے پانی کو جی ترسے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہوجائیں اعضاء رئیسہ کمزور ہوجائیں - رقت - سرعت اور کمی باہ کی شکایت دن بدن زیادہ ہوتی جاے تو سمجھہ لو کہ مرض ذیابیطس ہے - جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے انکو مندرجۂ بالا آثار یکے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے - دنبل پشت پر کبھی گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسی کو کاربنکل ہو تو اسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کر لینا چاہیئے - اس راج پھوڑے سے سینکڑوں ہونہار قابل لوگ مرچکے ہیں -

مرض کی تشریح اور ماہیت: ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھہ نہ کچھہ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی تفکرات شبانہ روز کی محنت ہے بعض دفعہ کثرت جماع - کہنہ سوزاک اور کثرت دراز کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پاے جاتے ہیں - کبھی ابتداے عمر میں کثرت جماع سے آخر یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے اور کبھی بخار کے بعد یہ مرض شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کہاؤ - شیرینی - چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستی کروگے تو پھر یہ ردی درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض کمی قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے - جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلئے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعیہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے گئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے - آنکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - سلسل بول - ضعف مثانہ - نظام عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پچیش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ہو سب شکایت دور ہو جاتے ہیں -

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خان - تالیٹروالٹی ریاست خیرپور سندھہ — پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی -

محمد رضا خان - زمیندار موضع چٹہ ضلع اٹاوہ — آپ کی حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۱۹ بار پیشاب کرنے کی بجاے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے -

عبد القدیر خان - محلہ غرقاب شاہ جہان پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے مسٹر عبد الشکور خان صاحب اور محمد تقی خان صاحب کے بھائی کو زیادتی پیشاب کے دفعیہ کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبد الوہاب ڈپٹی کلکٹر - غازیپور — آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کررہا ہوں - بجاے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسن - ڈپٹی کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا - قوت مردمی جاتی رہی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملازم پوسٹماسٹر جنرل — پیشاب کی کثرت - جاتی رہی - مجھہ کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی -

انکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

—*—

زود کن
داڑھی مونچھہ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں - ۴ تولہ دو روپے

سر کا خوشبودار تیل
دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپے آٹھہ آنہ کلاں تین روپے

حب قبض کشا
رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور ۲ درجن ایک روپیہ

حب قائممقام افیون
انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فیتولہ پانچ روپے

حب دافعۂ سیلان الرحم
لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے

روغن اعجاز
کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھرجاتا ہے بدبو زائل - نا سور - بھگندر - خنا زیر کے گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۶ تولہ دو روپے

حب دافع طحال
زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے

برأ الساعة
ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایکروپے

دافع درد کان
شیشی صدہا بیماروں کے لئے - ایکروپے

حب دافع بواسیر
بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے

سرمہ ممیرۂ کراماتی
مقوی بصر - محافظ بینائی - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخی - ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے

پتہ

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما - لاہور

شئون عثمانیه

يهه بهي درج كيا جارے كه جس قدر حضرات بهي شريك جلسه هو سكيں گے اُن كا فيصله فونڈيشن كميٹي كا فيصله سمجها جاريگا -

ميں خوب واقف هوں كه اسقدر جلد اور اسقدر دور دور كے حضرات كو دوباره اس قسم كي زحمت دينا كسقدر مشكل اور كسقدر تكليف ده امر هے ' نيز يهه كه اس دوسرے جلسه كي كارروائي كى نسبت بهي شايد كسي قسم كا قانوني اعتراض كسي صاحب كى طرف سے پيش هو سكے - ليكن اِسكي ذمه داري اُنهي حضرات پر هوگي جو قومي معاملات كو قومي معاملات كي طرح اور هرايك امر كو پوري صفائي اور وضاحت كے ساتهه طے كرانے كي بجاے تركيب سے صرف اپنے منشا كو پورا كرنے سے غرض ركهتے هيں -

يهه دو تجويزيں جو ميرے خيال ناقص ميں آئي هيں وه ميں نے عرض كر دي هيں - آينده اور حضرات ان كے سوا اور جو كچهه راے قايم كريں ممكن هے كه انكي آرا اور تبادله خيالات سے اور كوئي بهتر اور آسان تر شكل نكل آرے -

اب آخر ميں يه خاكسار اپني ناتندرستي كي وجه سے اور اپنے طبي مشيروں كے مشوره سے اس قسم كے جلسوں اور دماغي كاموں ميں شريك هونے سے معافي چاهتا هے ' اور پبلك سے اس التماس دعا كے ساتهه رخصت هوتا هے كه خداوند تعالے اپنے فضل و كرم سے اپنے اس عاصي گنهگار كا خاتمه بخير كرے اور جو دن ميري زندگي كے باقي هوں اُن ميں اپنے قوم كي كاميابيوں كي خوشي كي خبريں سنتا رهوں ' اور يهي خوشياں انشاء الله ميرے ليے غذاے روح كا كام ديں گي ' والسلام -

[يه مضمون ميں نے اپنے حال كے عارضه فالج سے پہلے لكهنا شروع كيا تها اور باوجود طبي ممانعت كے ميں نے آج اسكا ختم كر دينا يك قومي فرض سمجها هے -]

علي گڈه : ٢ فروري سنه ١٩١٣ ع } خاكسار مشتاق حسين [نواب وقارالملك]

[الهلال] ناظرين اس مضمون كو اول سے اخر تك پڑهه ليں - هم بشرط صحت آينده نمبر ميں پوري تفصيل كے ساتهه اسكي نسبت اپنے خيالات ظاهر كرينگے -

---

غازي انور بے

كے

تازه ترين اظهارات

— * —

مولوي ابوسعيد صاحب رنگوني جو ايك سال سے ممالك اسلاميه گئے هوے هيں' اس وقت قسطنطنيه ميں مقيم تهے ' جب غازي انور بے طرابلس سے پهنچے - انهوں نے ملاقات كا موقعه حاصل كر كے انكے سفر كے وجوه دريافت كيے - اس گفتگو كا خلاصه هم (الشعب) قاهره سے نقل كرتے هيں :

(س) آپ طرابلس چهوڑ كے قسطنطنيه كيوں تشريف لائے ؟

(ج) ميں نے اپني جان كو دين اسلام اور وطن عثماني كي خدمت كے ليے وقف كرديا هے اسليے ميرے نزديك طرابلسي اور غير طرابلسي' دونوں برابر هيں - ميں نے جب ديكها كه دولت خلافة كو خطره نے گهير ليا هے اور اسكے مصايب عنقريب تمام عالم اسلامي پر نازل هونے والے هيں' تو ميں نے اپنے اخوان دين' افسران مجاهدين' اور مشائخ عرب كي راے اس بارے ميں لي - پهر ميں نے اپنے ارادے كي اطلاع شيخ سنوسي كو دي ' مگر ميں نے ديكها كه ميدان جنگ ميں آخر تك مقابله كے خيال كي بنياد ڈالدينے كے بعد مير[ا] يهاں آنے ميں انكے نزديك كوئي حرج نه تها - اسليے ميں نهاي[ت] اطمينان كے ساتهه يهاں چلا آيا -

(س) آپ نے درنه ميں قيام كے بدله قسطنطنيه تشريف آوري كيوں ترجيح دي ؟

(ج) بيشك ميرے قيام درنه ميں چند ايسي خصوصيات تهي[ں] جو يهاں حاصل نهيں هوسكتيں كيونكه وهاں ميں برقه كا حاكم تها اور ميرے هي هاتهه ميں تمام فوج كي كمان تهي ' مگر ي[هاں] ميں بحيثيت ايك معمولي افسر كے رهونگا اور مجهكو همچشم[وں] پر كوئي امتياز نه هوگا - پس اگر ميں اپنے مخصوص مصالح [كا] لحاظ كرتا ' تو درنه نه چهوڑنا چاهيے تها - مگر چونكه ميري غر[ض] خلافة اسلاميه اور دولت عثمانيه كي خدمت كے فرض عام [كي] بجا آوري تهي ' اسليے اپنے تمام امتيازات چهوڑ كے يهاں چلا آ[يا]

نه ميں دولتمند هوں اور نه دولت جمع كرنے كا خيال هے كيونكه ميں نے اپني ذات كے ليے كبهي بهي كچهه نهيں كيا - جن[گ] بلقان شروع هونے كے بعد جب مجهكو اور ميرے بهائيوں كو اعا[نت] دولت عليه كے چنده جمع كرنے كا خيال پيدا هوا تو اسوقت مير[ے] پاس بهت تهوڑي سي رقم تهي' مگر ميں نے سب ديدي' كيو[نكه] هم لوگ طالب زر نهيں -

(س) آپ مصريوں سے كيوں نهيں ملے حالانكه آپكو وه بهت محب[وب] هيں اور بارها آپ درنه ميں انكي بلند همتي و سخاوت پر ا[ظهار] پسنديدگي فرمايا كرتے تهے ؟

(ج) بيشك ميں ان سے ملنا اور مصافحه كرنا چاهتا تها موجوده حالات نے ذرا بهي وقت نهيں چهوڑا تها اسليے م[يں] بجلي كي چمك كے ساتهه قسطنطنيه پهنچ جانا چاهتا تها - ا[سكے] علاوه اور كوئي اور سبب نهيں -

(س) آپ يهاں كيا كرنا چاهتے هيں ؟

(ج) وطن عزيز اور خلافت اسلاميه كي مدافعت كے ع[لاوه] اور كچهه نهيں' جو جنگ بلقان كے بعد سے نهايت شديد خ[طره] ميں هے -

(س) اسكے علاوه اور كوئي مهم بهي آپكے پيش نظر هے ؟

(ج) اسكو ميں آينده كے لئے چهوڑتا هوں -

(س) ختم جنگ كے بعد درنه واپس جانے كا اراده هے ؟

(ج) انتهاء جنگ كے بعد ميں اپنے معاملات ميں آزاد هونگ[ا] ليكن اسوقت تو ميں فوجي نظام كا ايك تابع سپاهي هوں بهر حال خدمت اسلام هميشه كرتا رهونگا -

(س) موجوده حالات كے مستقبل كے متعلق آپكي كيا راے هے ؟

(ج) ميں نے چٹلجا كے قلعوں كي حالت ديكهي ' مير[ے] نزديك حالت هر طرح قابل اطمينان هے -

اطلاع ضروری

اگر كوئي صاحب الهلال نمبر ١ جلد ١ فروخت كرنا چاه[تے] هوں تو حسب ذيل پته پر خط و كتابت كريں -

پته :— ڈاكٹر محمد جي عرف سيد ولايت حسين صاح[ب] سب اسسٹنٹ سرجن - پليگ پوسٹ تارادیوي - شمل[ه]

PRINTED & Published by A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. Pblg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحكيم

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL - HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک هفته وار مصور رساله

مسئول و محرر خصوصی
احمد ابو الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکته

عنوان تلغراف
« الهلال »

قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماهی ٤ روپیه ۱۲ آنه

جلد ۲ | کلکته: چهارشنبه ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۱ هجری | نمبر ۷

Calcutta: Wednesday, February 19, 1913.

فهرست

— * —

تصـــاویـــر

تلغـــراف خصـــوصي

— * —

بنـــام الهـــلال

(۱)

(قسطنطنیه : ۱٦ - فروري)

ایک بہت بڑي خونریز جنـگ میں مانٹي نیگرو اور سرویا کي فوج کو' جسکي تعـداد سوله هزار سے کہیں زیاده تهي ' ترکوں نے شکست فاحش دي - چهه توپوں پر قبضه کرلیا اور دشمن تین هزار مقتول و مجروح میدان میں چھوڑ کر بھاگ گئے -

ایڈیٹر (تصویر افکار) کو بابعالي کي طرف سے اس امر کے اظہار کي اجازت دي گئي هے که گورنمنٹ ترکي کا منشاء صلح کرنے کا هرگز نہیں هے ' گو اسکو باعزت صلح سے انـکار بهي نہیں -

عبد العزیز چاویش
(سابق ایڈیٹر الهـلال العثماني و حال ایڈیٹر الهدایة)

(۲)

افواه صلــح کي تـکذیب

بجواب الهلال نسبت اشاعات صلح

— * —

(قسطنطنیه : ۱۸ - فروري)

— × —

محمود شوکت پاشا آج صبح کے اخبارات کو اطلاع دیتے هیں که " همارے طرف سے صلح کي کوئي خواهش نہیں - هم جنـگ میں کامیاب هیں ' اور اپنے ارادوں میں پوري طرح محکـم و مستقل - ممالـک خارجه کي اشاعات محض بے اصل هیں "

غازي (انور بے) ایڈریا نوپل سے کسي خاص جانب روانه هوگئے هیں - گھبراؤ مت اور اسقدر جلد هماري طرف سے بدگمان نهوجاو - (۱)

(مصباح)

(۱) هم نے تار میں لکھا تھا که " اگر صلح کي افواه سچ هے تو بتلاو که تم میں اور کامل میں کیا فرق هے ؟ " یه اسکا جواب هے -

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پهنچے، تو تاريخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع ديں، ورنه بعد کو في پرچه چار آنے کے حساب سے قيمت لي جائيگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ايک يا دو ماه کے لئے پته کي تبديلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرليں، اور اگر تين يا تين ماه سے زياده عرصه کے لئے تبديل کرانا هو تو دفتر کو ايک هفته پيشتر اطلاع ديں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهيں يا پانچ آنے کے ري - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام هميشه خوش خط لکهيے -

(۵) خط و کتابت ميں خريداري نمبر کا حواله ضرور ديں -

نوٹ ــــ مندرجه بالا شرائط کي عدم تعميلي کي حالت ميں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه يا پرچے ضائع هوجائيں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه هوگا - (مئنيجر)

[امروهه کے مشهور و معروف قالين سوتي اور اوني اور کشتي نما ٹوپياں ريشميں اور زريں تاجرانه نرخ پر حاجي محمد ظهير صاحب قاضي اسٹريٹ امروهه سے بکفايت ملسکتي هيں]

اعجاز نما چاول

جسپر تمام قل هو الله شريف معه خريدار کے نام کے تحرير کيجاتي هے يه اشتهار پهر نه چهپيگا اور ۲۸ فروري سنه ۱۹۱۳ ع تک بالکل مفت تقسيم کيا جاويگا

اول تو ميں اپني اُن تعليم يافته اور معزز بهنوں اور اسلامي بهائيوں کا هزار هزار شکريه عرض کئے بغير هرگز نهيں رہ سکتي که جنهوں نے اس قليل عرصه ميں اپني قدرداني کا پورا پورا ثبوت ديکر مجهے ممنون و مشکور فرمايا جن جن صاحبان نے اس ناياب تحفه اعجاز نما چاول کو ايک مرتبه منگا کر ملاحظه فرمايا بے ساخته اُن کي زبان سے کلمات تحسين آفرين نکل رهے هيں - آپ کے ملاحظه کے لئے چند تازه سارٹيفکٹ جو مجهکو آج هي کي ڈاک سے وصول هوے هيں درج ذيل کرتي هوں اعجاز نما چاول کا اصلي هديه تو ميں نے گياره روپے پانچ آنے رکها هے - مگر اسلامي پبلک کو اس سے زياده خوش نصيبي کا اور کونسا وقت آئے گا که نواب محمد هادي علي خاں صاحب بهادر کے حکم سے ايک هزار اعجاز نما چاول ۲۸ - فروري سنه ۱۹۱۳ ع تک بالکل مفت تقسيم کئے جائينگے - چاول مذکور کے همراه ايک خوردبين جس سے حروف سونے نظر آتے هيں (يه وهي خورد بين هے جسکي قيمت سوداگران کلکته و بمبئي ايک روپيه چار انه ليتے هيں) اور چاندي کي خوشنما ڈبيه اور دو عدد بٹن کي منقش ڈبياں وغيره دي جاتي هيں - ان سب چيزوں کي قيمت بهي نهايت رعايتي يعني ايک روپيه اٹهه انه علاوه محصول ڈاک مقرر کردي هے - بغير ان چيزوں کے اعجاز نما چاول روانه نهيں هوگا نصف درجن کے خريدار کو محصول ڈاک معاف اور ايک درجن کے خريدار سے پندره روپے محصول ڈاک کے ليجائينگي يه ضرور ملحوظ رهے که يه قيمت رعايتي صرف ۲۸ فروري سنه ۱۹۱۳ ع تک بحال هے اسکے بعد وهي اصلي قيمت گياره هوجاےگي هاں يه اقرار کرنا بهي اپنا فرض خيال کرتي هوں که اگر ميرے تحرير شده اعجاز نما چاول پر سورهٔ اخلاص کا کوئي حرف معه آپ کے نام کے صاف نه پڑها جاے تو يه معمولي قيمت ايک روپيه اٹهه انه بهي بلا عذر واپس کردوں گي *

نوٹ ــــ فرمايش کے همراه ساڑهے تين آنے کي ٹکٹ محصول ڈاک کے واسطے پيشگي ضرور مرحمت فرمايں ورنه عدم تعميل کي شکايت معاف -

سارٹيفکٹ

ميں نے سورهٔ اخلاص چاول پر لکهي هوئي پڑهي - آئي گلاس سے صاف معلوم هوتا هے - واقعي بهت ديده ريزي اور کاريگري کا کام هے - (ميرزا حيرت ايڈيٹر کرزن گزٹ دهلي) -

جناب ابو القاسم محمد عبد السلام صاحب ماليگاؤں سے تحرير فرماتے هيں که آپکا اعجاز نما چاول بيشک اسم بامسمی هے جسپر علاوه سورهٔ اخلاص کے خريدار کا نام بهي لکهکر چاندي کي خوشنما ڈبيه ميں بحفاظت تمام معه خورد بين روانه کيا جاتا هے - اسکے ملاحظه سے صنعت خداوندي ظاهر هوتي هے - حصول برکات و دفع بليات کے لئے بچوں کے گلے ميں پهنانے کے قابل گهڑي کے لاکٹوں ميں لٹکانے کے لايق - نادرات زمانے کا حيرت خيز نمونه هے - اگر يه گوهر ناياب نقد جاں کے عوض خريدا جائے تو بجا هے -

* * *

جناب محمد عالمگير بيگ صاحب ناظم علاقه سراے چج پور ارشاد فرماتے هيں که چاول اعجاز نما پهنچا واقعي يه اعجاز هي هے ايک چهوٹے سے دانه برنج پر ايسي صنعت و ديده ريزي کا کام اعجاز نهيں تو کيا هے ميں آپ کا بيحد ممنون و مشکور هوں که ايسي شے بے بها آپ نے مجهے عنايت فرمائي الله تعالی آپکو اسکا عظيم بدل عنايت کرے -

جناب منشي [illegible] خانصاحب مهتمم [illegible] پوليس - [illegible] دکن سے ۱۶ جنوري سنه ۱۹۱۳ ع کو ارقام فرماتے هيں که ميں آپکي اس کوشش اور جانفشاني کا ته دل سے مشکور هوں واقعي ايک چاول پر اتني بڑي سورهٔ اخلاص معه نام کے تحرير کرنا ايک حيرت انگيز کرشمه هے اور خصوصاً زمرهٔ اناث ميں ايسي صنعت کا ايجاد الشاذ کالعدم کا مصداق هے گويا يه آپ هي کا حصه تها خداوند تعالی آپ کو اسکا اجر عظيم دے آپ نے جمله اهل اسلام پر احسان کيا - بلکه (ميں افسوس کرتي هوں که گنجايش نهيں)

ملنے کا پته ــــ عائشه بيگم اهليه حاجي محمد ظهير صاحب قاضي اسٹريٹ امروهه ضلع مرادآباد

جناب نواب علي خانصاحب و جناب مولوي محمد حسن صاحب ساکن کلکته کي دو رسيديں بابت ۲۰۸ ، ۲۲۸ ترکي پونڈ جو انهوں نے بغرض امداد يتيماں و بيوگاں ترک روانه کئے تهے دفتر قونصل جنرل دولت ترکي بمبئي ميں موجود هيں بوجه پته نه معلوم نه هونے کے روانه نهيں کي جاسکيں - بزرگان موصوف کو چاهئے که دفتر ميں با قاعده اطلاع ديکر رسيد طلب فرمائيں يا دفتر الهلال کو اپنے پته سے اطلاع ديں که منگواکر ارسال خدمت کي جائيں -

افکار و حوادث

سنہري گریمفون سے ایک نیا نغمہ !

ڈاونـگ اسٹریٹ لنڈن، اور کمالا هل بمبئي

لیڈري کا " طوطي " کہنہ مشق

اور

" استاد ازل " کا ایک نیا سبق

و من یعش عن ذکر الرحمن، نقیض له شیطاناً، فهو له قرین (۴۳ : ۳۵)

" سنہري گریموفوں سے ایک نیا نغمہ " کیونکہ اس سے پہلے بہت سے نغمات خوش آهنگ نکل چکے هیں -

" مولانا " کے زمانے میں " گریموفوں " نہ تھا ' اداے مطلب کیلیے انکو بانسري سے کام لینا پڑا :

بشنو از نے چوں حکایت مي کند

شارحین مثنوي کا اتفاق هے کہ " نے " سے مقصود یہاں وجود انساني هے' اور " نے ساز " سے نغمہ سراے ازل ' کہ : الانسان سري و انا سره (انسان میرا بهید هے اور میں اسکا بهید هوں) وہ ایک آلـۂ معطل کي طرح دست الهي میں هے - یقلبها کیف یشاء (جس طرف چاهتا هے اسکا دل پھرا دیتا هے) جو آواز اس " نے " سے نکلتي هے' ظاهر بیں سمجھتے هیں کہ " نے " کي آواز هے ' لیکن حقیقت شناسوں " باطني " کو صاف نظر آ جاتا هے کہ " نے " کي نہیں بلکہ نے بجانے والے کي سامعہ نوازي هے - بانس کے ایک ٹکڑے میں یہ طاقت کہاں کہ هنگامۂ موسیقي سے اقلیم جاں کو تہہ و بالا کردے ؟

نغمـــہ از نائیست نے از " نے " بـــداں

مستـــي از ساقیست نہ از مـــے بداں

لیکن (مولانا) کي " نے " اور (ایڈیسن) کا " گریموفون" دونوں مثال کیلیے یکساں طور پر مفید هیں' اور اس وقت همارے کانوں میں جس نغمۂ تازہ کي صدا آرهي هے' آپ پوري طرح مجاز هیں کہ ان دونوں میں سے کسي ایک کو مثال کیلیے اختیار کر لیجیے -

في الحقیقت وجود انساني کي مثال کیلیے (مولانا) کي بانسري " ایک عجیب شے هے اور اب (ایڈیسن) نے اسکو زیادہ مکمل کردیا - " مسئلہ جبر و اختیار " کو اگر آپ اس وقت نہ چھیڑیں' تو میں کہونگا کہ حضرات صوفیا کا یہ قول قابل اغماض نہیں کہ انسان ایک بانسري کي طرح هے' جو خدا کے هاتھہ میں هے - جس طرح کي آواز چاهتا هے' اسکے اندر سے سنا دیتا هے - البتہ انسانوں کي دو قسمیں هیں' اور پھر سب کي پرستش کاهیں بھي ایک نہیں - ایک کا معبود وہ خالق لم یزل هے' انکے وجود سے اسي کا نغمۂ حق نکلتا هے - لیکن جنکے معبود دنیاوي قوتوں کے " شیاطین الانس والجن " هیں ' انهوں نے اپنے دلوں کو " نزغات شیطانیہ " کیلیے وقف کر دیا هے' یقلبها کیف یشاء - جس طرف چاهتے هیں' انکے دلوں کو پھیر دیتے هیں ' اور جس آواز کو چاهتے هیں ' انکي زبان سے سنا دیتے هیں : هل ننبئکم علي من تنزل الشیاطین ؟ تنزل علي کل افاک اثیم ' یلقون السمع و اکثرهم کاذبون (۲۶ : ۲۲۱)

القاؤ نزول الهام کے لحاظ سے دونوں کا یکساں حال هے ' صرف سرچشمے مختلف هیں - دونوں اپنے معبود و إله کي پھونکي هوئي تازہ نغمہ هیں - مگر ایک کا معبود قوت الهیہ هے' اور دوسرے کي ظاهر شیطانیہ - پہلا اگر اپنے معبود حکیم کو هر وقت حاضر و ناظر یقین کرتا هے' کہ : و نحن اقرب الیہ من حبل الورید - تو دوسرا بھي اپنے مسجود لئیم سے کبھي جدا نہیں کہ : و من یعش عن ذکر الرحمن' نقیض له شیطانا ' فهو له قرین -

حضرات صوفیا کہتے هیں کہ انسان الله کا بهید هے (الانسان سري و انا سره) یہ بندگان اصنام بھي اپنے معبودوں کے راز و نیاز کا سر مخفي هیں - یہاں تـک کہ کہا جاسکتا هے : " وہ انکے بهید هیں اور یہ انکا راز هیں " : ع - کرامـــاً کاتبیں را هم خبر نیست !

اس هفتے هزهائینس سر (آغا خاں) بالقابہ الکثیرہ نے مسلمانان هند کے نام ایک چٹھي بمبئي ٹائمس میں شائع فرمائي هے' اور اسکا خلاصہ بذریعہ تار کے آسي دن تمام اخبارات کو باهتمام مخصوص بھیجا گیا هے - یہ چٹھي نہایت دلچسپ هے - اور اس قابل هے کہ مندرجۂ صدر معارف باطنیہ کو پیش نظر رکھکر اسکي اسٹیڈي کي جاے - چٹھي کا اغاز ترکوں کي دل سوزانہ همدردي سے ' مگر خاتمہ ایک همدردانہ مشورے پر کیا گیا هے - وہ اسکو بہت ضروري سمجھتے هیں کہ مجروحین و مہاجرین کیلیے روپیہ دیا جاے - لیکن اسپر خشمگیں هیں کہ مسلمانان هند اجراے جنـگ کیلیے ترکي کو کیوں مشورہ دیتے هیں ؟ انکو کسي کے جنگ و صلح سے کیا غرض ؟ " اپني " حکومت کي امن بخشي سے شاد کام رهیں - ترکي کیلیے صلح هي میں بہتري هے -

اخر میں انکا مشورہ هے کہ اسلام کو اب اپنے یورپین مقبوضات سے فوراً جلا وطن هو جانا چاهیے - صرف ایشیا هي پر قناعت کر لي جاے - ایسا کرنے سے ایک نعمت گراں مایہ یعني " دولت علیہ برطانیہ " کي سر پرستانہ اعانت اور اسلام نوازانہ مہر و نوازش کي دولت لا زوال حاصل هو جاے گي -

یہ ایک " بانسري " کي نئي " حکایت " یا " گریموفوں " کا نغمۂ تازہ هے' جو هز هائینس کے ساز وجود سے منتقل هوکر سامعہ نواز بزم و انجمن هوا هے -

بعض ظاهر بیں بدمزہ هو رهے هیں کہ یہ اواز ترکچھہ خوش اینڈ نہیں ' لیکن باطن شناسان حقیقت کہتے هیں کہ ملامت بے فائدہ هے - تم اُن تاروں کو دیکھتے هو' جنسے اواز نکلتي هے ' اور هماري نظر اُن اُنگلیوں پر هے' جو انپر زیر و بالا پڑ رهي هیں !

نغمہ از " نائیست " نے از " نے " بداں !

هزهائینس نے اس ایک چٹھي میں اپنے " باطني " کمالات کے کتنے بھیس بدلے هیں ! اغاز تحریر میں ترکوں کي همدردي کرتے هوے اپنے تئیں " مسلمان " ظاهر کرتے هیں - کچھہ دیر کے بعد انکو اس خیال سے سخت پریشاني هوتي هے کہ " جنـگ دوبارہ جاري کردي جاے " یہاں اکر وہ موجودہ مسیحي جہـاد کے مقـدس علم بردار : شاہ (فرڈیننڈ) کے هاتھہ پر بیعت کرتے هوے نظر آتے هیں ' کیونکہ (صوفیا) سے بعینہ یہي ارزو دهرائي گئي هے کہ ترکوں کو جنگ جاري کرنے کا مشورہ نہ دیا جاے -

آگے چلکر انکا چہرہ زیادہ صاف نظر آجاتا هے - وہ بے تکان مشورہ دینے کیلیے بڑھتے هیں کہ " اسلام کیلیے بہتر هے کہ یـورپ کو خالي کردے " اب انـکا لباس بلغاري وضع کي جگہ ' انکي اصلي انگریزي وضع اختیار کرلیتا هے ' کیونکہ انکے اس مذهب کے ابوالاباء : (مسٹر گلیڈاسٹون) نے بھي سنہ ۱۸۷۶ - میں یہي راے دي تھي

" بس اب ترکوں کیلیے صرف ایک هي کام باقي رهگیا هے یعنے فوراً اپنے مدیروں ' بک باشیوں ' قائمقاموں ' اور باشي بزوقوں کو ساتھـہ لیکر' اپنے گٹھـري اور بقچے سمیت باسفـورس کے پار (ایشیا میں) چلي جاے " -

البتہ گلیڈ اسٹون کا نیا تناسخ نسبۃً اچھے لفظوں میں هوا هے -

شذرات

—*—

ہفتۂ جنگ

اس هفتے کي خبروں میں سب سے زیادہ اهم واقعہ سقوطري کي محصور فوج کا حملہ ' اور دشمنوں کا نقصان عظیم هے -

سقوطري کے محصوریں کي حالت نہایت نازک تھي ' عرصے سے وہ هر طرف سے بند هیں - خبر رساني کا کوئي سلسلہ ان میں اور دار الخلافت میں باقي نہیں رها - آغاز جنگ سے دشمن اپني تمام قوتوں کو وهاں جمع کر رها هے ' تاهم انکا اس بے سرو ساماني کے عالم میں نکلکر مدافعت کي جگھہ خود حملہ کرنا ' اور شکست عظیم کے بعد محاصرین کي قوت کا خاتمہ کردینا ' لفتننٹ (ویگنو) کي فرضي بلغاري فتوحات سے بڑھکر ' مگر ایک واقعي عثماني فتح کا واقعہ هے -

ناظرین کو یاد هوگا کہ ڈاکٹر (مصباح الدین شریف بے) نے سب سے پہلے اس فتح عظیم کي خبر دي تھي ' مگر ریوٹر کو غالباً اس بارے میں کوئي خبر نہیں دي گئي -

ڈاکٹر موصوف نے جس معرکے کا ذکر کیا تھا ' معلوم هوتا هے کہ وہ برابر جاري رها - ۱۶ - فروري کو شیخ (عبد العزیز شاویش) ایڈیٹر (الهدایة) استانۂ علیہ سے تار دیتے هیں کہ مانٹي نیگرو اور سرویا کي متحدہ فوج کو ترکوں نے شکست دي - یہ تار همیں ۱۷ - کو دن کے دو بجے ملا تھا - شام کو ریوٹر نے بھي قسطنطنیہ سے بجنسہ اس خبر کي تصدیق کي -

ستنجي (دار الحکومت مانٹي نیگرو) کے تار میں گو نقصانات کا تخمینہ بتلانے سے قلم شرمندہ هے ' تاهم اعتراف کیا گیا هے کہ نقصانات اندازے سے بھي زیادہ تھے - سب سے زیادہ یہ کہ " سرکاري طور اعلان کیا گیا هے کہ اب دوبارہ حملہ کرنے کا ارادہ نہیں "

اخري سطر سے ڈاکٹر مصباح الدین کے اس جملے کي پوري تصدیق هوتي هے کہ " دشمنوں کي قوت کا بالکل خاتمہ هوگیا "

ایڈریا نوپل

گذشتہ اشاعت میں " هفتۂ جنگ " پر لکھتے هوے هم نے امید ظاهر کي تھي کہ غازي انور بے ایڈریا نوپل میں هونگے - هم نے تفتیش حالت کیلیے ڈاکٹر مصباح الدین کے نام تار بھیجا کہ " انور بے اس وقت کہاں هیں ؟ "

الحمد اللہ کہ همارے پر امید قیاس کي تصدیق هوگئي اور جواب میں جو تار ملا ' وہ پہلے صفحہ پر درج کردیا گیا تھا - اس تار کے بعد هي ڈاکٹر انصاري اور خود ریوٹر کے تار آے ' جنسے اسکي تصدیق مزید هوگئي - هم نے امید ظاهر کي تھي کہ غالباً (غازي انور بے) کا اولین کام ایڈریا نوپل کے محاصرے کي شکست هوگا ' چنانچہ ۹ - فروري کا تاریخي حملہ ' اور (ڈایڈن) کے مورچوں پر قبضہ ' اس عمل عظیم کے کامیاب اغاز کي خبر دیتا هے -

پچھلے نمبر میں (چٹلجا) کي جو تصویر الگ صفحہ پر شائع کي گئي تھي ' اسکو اپنے سامنے رکھہ لیجیے - آپکے دھنے جانب چٹلجا کي ابادي هے اور بائیں جانب جو پہاڑي سلسلہ هے ' اسکے عقب میں بلغاري فوج پھیلي هوئي هے - قصبہ بج چکمي کے اوپر جو پہاڑي سلسلہ نظر آتا هے ' اسکي چوٹیوں کا عقب بلغاري پیش قدمي کي انتہائي سرحد تھي ' مگر اب ساحل کے عثماني بیڑے کي گولہ باري نے (جیسا کہ آپ دیکھہ رهے هیں) اسکو عثماني حدود کے اندر لے لیا هے - قصبہ اور بائیں جانب کي پہاڑي کے درمیان ایک پل واقع هے اور ترکي جنگي جهاز : (باربروس) اسکے محاذي کھڑا هے ' تا کہ دشمن کي پیش قدمي سے یہ [illegible] همیشہ محفوظ رهے -

(ڈلیڈن) کي پہاڑیاں جن پر شجاعت پیکران ادرنہ نے [illegible] قبضہ کرلیا ' اسي بائیں جانب کي پہاڑي کے عقب میں هے ' [illegible] وہ ایڈریا نوپل کے بالکل محاذي ' مغرب میں واقع هے - معلو[م] هوتا هے کہ چٹلجا سے ایک عثماني فوج پل کو عبور کرکے پہاڑ[ي] چڑھگئي اور اودھر سے (پاپا برغاس) کي فوج نے نکلکر اسکا سا[تھ] دیا - سامنے سے ایڈریا نوپل کے محصوریں نکلے اور بندوقوں پر سنگینی[ں] چڑھاکر پہاڑي پر چڑھنا شروع کردیا - یہ ایک ایسا متفقہ اور هر طر[ف] سے محصور کردینے والا حملہ تھا ' جس نے بلغاریوں کو بھاگنے کا موق[ع] بھی ندیا ' اور (جیسا کہ تار میں ظاهر کیا گیا هے) صرف [illegible] آدمی کسی طرح بھاگ کر بچ نکلے ' باقي سب کے سب گرفتار هوگئے

کذلک العذاب ' ولعذاب الاخرة اکبر لوکانوا یعلمون - (۶۸ : ۳۳)

صلح کي افواہ

۵ - فروري کي اشاعت میں هم نے ڈاکٹر (مصبا[ح] الدین) کا جو تار شائع کیا تھا ' اسکے آخر میں انھوں نے اطلاع دي تھي : " مشہور هے کہ دشمن صلح کیلیے د[ول] سے نامۂ و پیام کررها هے "

شاید یہ اسي کا نتیجہ هے کہ حقي پاشا کے سفر کي خبر [کے] ساتھي هي مشہور کیا گیا کہ موجودہ وزارت بھي رفتہ رفتہ صلح کي گذشتہ شرطوں پر رضامندي ظاهر کر رهي هے - لیکن شیخ (عبد العز[یز] شاویش) کي تار برقي سے اس افواہ کي بکلي تکذیب هوتي هے ' [illegible] وزارت کے ایک سرکاري اعلان کا حوالہ دیتے هیں - اس سے صا[ف] معلوم هوتا هے کہ حقي پاشا کے سفر کو کم از کم صلح کي اس حیثیت سے کوئي تعلق نہیں ' جسکو تاروں میں ظاهر کیا گیا هے -

هم نے اس وقت ڈاکٹر مصباح الدین کے نام بھي مسئلۂ صلح کي نسبت ایک تار روانہ کیا هے -

---

نقشۂ جنگ

گذشتہ اشاعت میں هم نے جو قیاسات ظاهر کیے تھے ' ان میں تبدیلي کیلیے اب تک کوئي [illegible] پیدا نہیں هوئي -

لیکن غازي (انور بے) کے خوراق عزائم کیسے عجیب هیں !

وہ اجراے جنگ کے وقت چٹلجا میں وعظ کر رهے تھے - پھر یکا یک ایک فوج کے ساتھہ مارمورا کے ساحل پر نمودار هوے - جبکہ د[نیا] انکو چٹلجا کے پیچھے دیکھہ رهي تھي ' معاً معلوم هوا کہ ایڈریا نوپل میں محصور فوج سے حملہ آوري کا کام لے رهے هیں - پھر [یہ] یقیني هے کہ ۹ - فروري کے حملے کے اندر انھي کي عجیب وغریب قوت کام کر رهي تھي - اب نہیں معلوم کہ همت و عزم کي یہ بر[ق] خاطف کس طرف چمکنے والي هے ؟

موجودہ نقشۂ جنگ میں سب سے زیادہ اهم واقعہ غازي (انور بک) کي وہ نقل وحرکت تھي ' جسکي خبر امپائر کے نامہ نگار نے دي تھي - اب ۱۲ - کے ایک تار میں ریوٹر ظاهر [کرتا] هے کہ ۴۵ - جنگي کشتیوں کا ایک مسلح بیڑا انور بے کے زیر کمان نکلا تھا کہ مختلف اهم نقاط میں فوج اتار دے لیکن وہ بالکل نا کام رها کیونکہ اس وقت تک اسکي نسبت کچھہ نہیں سنا گیا

یہ کسي عمل نا کامي کي عجیب علت هے کہ " اسکے نتائ[ج] معلوم نہیں " کیا یہ ممکن نہیں کہ خاموشي کے ساتھہ مخفي عمل کا کام کر رهے هونگے ؟

(رنچلي) میں فوج کے اترنے کي نسبت بھي خبر د[ي] گئي هے -

مر " لیکن افسوس که بیانات اسقدر قوي ' اور راوي اس درجه ... القول اور ثقه هیں که مجکو مجبوراً انپر یقین کرنا پڑا "

... بعد انهوں نے اُن مظالم کي تشریح کي ' اور نامه نگار ... تیلي گراف کي وہ تازہ ترین شهادت پیش کي جسمیں ... ' سرویا ' اور یونان ' تینوں ریاستوں کے چشم دید مظالم بیان ... هیں ' پهر کها :

" آپکو انساني تاریخ کے صفحوں پر ایسے خوفناک اور ... ه مظالم کي مثالیں نهیں ملیں گي - مسلمانوں کو معلوم هے ... س طرح مسٹر گلیڈ سٹون نے ارمینیا کے فرضي مظالم کي ... استانسرائي سے ترکوں کے خلاف جد و جهد کي تهي ' اور پهر کس ... رح ترکي کے متعلق تمام یورپ میں غیظ و غضب پهیلا یا تها ' ... سلطان عبد الحمید کو " قاتل اعظم " کے نام سے یاد کیا تها - لیکن ... آج تمام سرزمین یورپ میں ایک راستباز هستي بهي نهیں هے ... مظلوم مسلمانوں کو انصاف دلانے کیلیے اواز بلند کرے ؟ ... سانیت اور نوع پرستي کي همدردي صرف عیسائیوں هي کیلیے ... خصوص کر دي گئي هے ؟

هم کو امید نهي که همارے شهنشاه کے وزرا ایسے الفاظ کهنے میں ... مل کرینگے جن سے قیصر هند کي کروروں رعایا کے دلوں کو صدمه پهنچے - ... وڑا سا ضبط اور اعلان بے طرفي کي کسي قدر سختي ' یه دو باتیں ... عمل میں لائي جاتیں ' تو حصول مقصد کے سانهه ۷۰ - ملین قلوب ... لامیه اسطرح زخمي نهوتے -

میں ان لوگوں میں نهیں هوں جو گورنمنٹ برطانیه سے چاهتے ... هیں نه ترکي کي حمایت میں کوئي عملي حصه لے - ترکي کو ... پ لیے خود هي لڑنے دو ' (چیرز) البته هماري گورنمنٹ کي طرف ... کوئي بات ایسي نهیں هوني چاهیے ' جس سے اسکي ازادي میں ... رق آجاے -

همارا فرض بالکل غیر پیچیده هے ' اور اسمیں همارے مذهب ... ي شرکت بهي همیں حاصل هے - هم لوگ اپنے برادران اسلامي کي ... حتي الامکان امداد کرینگے - یه همیشه یاد رکهنا چاهیے که خلیفه ... عثماني اسلام کے مقدس مقامات کا محافظ هے ' اور ترکي کا تنزل ... عین اسلام کا تنزل هے - پهر اسکے تنزل سے نه صرف اسلام کیلیے خطره ... هے بلکه تمام ایشیا کي عزت و اقتدار کیلیے - میں اپنے هم وطن هندو ... و مسلمانوں ' دونوں سے یکساں طور پر التجا کرتا هوں که هلال احمر ... ي اعانت کیلیے اٹهه کهڑے هوں - همارے هندو بهائي اس موقعه ... و مسلمانوں کي دائمي شکر گذاري حاصل کرسکتے هیں - تمام دنیا ... میں اس واقعه کو مشهور هونے دو که انسانیت کي ایک مصیبت ... عظمی میں هندوستان کي دونوں قوموں نے برابر کا حصه لیا (چیرز)

هز هائنس سر اغا خاں کا مشوره

حضرات ! هندوستان میں مسلمانوں کي جو عام روش اس بارے ... میں رهي هے ' اسکي نسبت نهایت افسوس کے سانهه میں ... سر اغا خان کي تحریر کي طرف اشاره کرنا چاهتا هوں ' جو حال ... میں بمبئي کے ایک اخبار میں شائع کي گئي هے اور جسکي خبر ... تمام هندوستان میں تار کے ذریعه پهیلائی گئي هے - شخصاً میں ... هز هائینس کي اسقدر عزت اپنے دل میں رکهتا هوں که نهیں سمجهتا ... اس کو کیونکر ظاهر کروں ؟ لیکن اگر میں ایک ملي مسئله کي ... نسبت ذاتي دوستي کي بنا پر خاموشي اختیار کر لوں ' تو اپنے ... اسلامي فرض کے ادا کرنے سے اپنے تئیں بالکل قاصر یقین کرونگا - (چیرز)

میں پورے یقین کے سانهه کهتا هوں که هز هائنس نے جن خیالات ... اپني اس تحریر میں اظهار کیا هے ' ان سے مسلمانان هند کي کسي قابل ذکر جماعت کو اتفاق نهیں (سنو ! سنو !) انکے خیالات اسلام کے خلاف هیں ' اور اس ملک کے اهل اسلام انکو نا منظور کرتے هیں (صداے تصدیق)

یه کهنا که " جو لوگ ترکوں کو جنگ کرنے کي ترغیب دیتے هیں ' وہ غیر ذمه دار اشخاص هیں اور اپني فتنه انگیزي سے واقف نهیں " مسلمانوں کے جذبات سے گویا چشم پوشي کرني هے ' هز هائینس کو جاننا چاهیے که هندوستان کے مسلمانوں نے جنگ کے اجرا کیلیے جو مشورے دیے هیں وہ اسلیے هیں که ترکوں پر ایک نهایت مشکل اور صعب موقع آپڑا هے ' وہ چاهتے هیں که اپني خواهشوں سے انکي همت بڑهائیں (چیرز)

یه کهنا که " ترکوں کو غیر ذمه دار صلاح دیگئي " بالکل غلط فهمي پر مبني هے - موجوده واقعات نے بتلادیا هے که جو صلاح دي گئي تهي ' وہ بهت صحیح تهي اور ترکوں نے جنگ جاري کردي (چیرز)

هز هائنس فرماتے هیں که " ترکي کو صرف ایشیائي سلطنت هونے پر قانع هو جانا چاهیے اور یورپ کے تمام صوبوں کو چهوڑ دینا چاهیے " لیکن میرے لیے تو اسکا باور کرنا هي مشکل هے که کوئي شخص مسلمانوں کا لیڈر هوکر مسلمانوں کے خلاف ایسے الفاظ منهه سے نکال سکتا هے ! (چیرز)

في الحقیقت انکي تمام تحریر ایسي هي خیالات کي روح سے لبریز هے -

هم امید کرتے هیں که هز هائینس کے یه خیالات عارضي هونگے اور جب انکو مسلمانوں کے اصلي جذبات معلوم هونگے تو وہ اپني راے کے واپس لے لینے میں تامل نهیں کرینگے "

اسکے بعد انهوں نے وہ تار پڑهکر سنائے ' جو بنگال کے مختلف مقامات کي انجمنوں سے آئے تهے ' اور جنمیں جلسه کي تجاویز سے اپنا اتفاق کامل ظاهر کیا گیا تها ' اور زور دیا تها که هم کو اپنے همراه شریک کار یقین کیجیے -

انریبل مسٹر (فضل حق) ممبر کونسل بنگال نے مظالم بلقان کي نسبت پهلا رزولیوشن پیش کیا ' اور اپني تقریر میں اس بربرانه خونریزي و درندگي کے واقعات به تفصیل بیان کیے جو یوروپین نامه نگاروں کي شهادت موثقه سے اب اس درجه قطعي الثبوت اور ناقابل انکار هیں ' که آنکي وقعت کیلیے مسٹر ایسکویتهه کي سرد مهرانه پهلو تهي ' اور سر ایڈورڈ گرے کا سرگرم تجاهل ' دونوں بے اثر هیں -

اس رزولیوشن کے متعلق اردو ' بنگله ' اور انگریزي میں متعدد پرجوش اور مدلل و مبسوط تقریریں کي گئیں ' اسکے بعد جلسه نماز عصر کیلیے ملتوي کردیا گیا -

عصر کے بعد دوسرا رزولیوشن مولوي نجم الدین صاحب ریٹائر ڈپٹي کلکٹر نے انگلستان کے اس طرفدارانه رویے کي نسبت پیش کیا ' جو آغاز جنگ سے ذمه دار وزرا کے اظهارات ' ترکي پر تخلیهٔ ادرنه و جزائر کیلیے اصرار ' اور اعلان جنگ مقدس و وحشت کارانه مظالم عظیمه سے اغماض و خاموشي سے پایهٔ ثبوت کو پهنچ چکا هے -

مولوي صاحب نے رزولیوشن کو پیش کرتے هوے ایک مبسوط انگریزي تحریر میں مسلمانوں کے جذبات کي تحقیر ' اور مسٹر ایسکویتهه ' مسٹر چرچل ' سر ایڈورڈ گرے کے گذشته نومبر اور دسمبر کے بیانات پر نهایت تفصیل سے بحث کي تهي -

انکے بعد ایڈیٹر (الهلال) نے تقریر کي -

اگر قلمبند کرسکا تو مضمون کے اخر میں درج کرنے کي کوشش کرونگا -

الہلال

۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۱ ھجری

ایک عظیـــم الشـــان اجـــتماع

— * —

مسلمانان بنگال کا قائم مقام جلسه

— * —

هز هائنس سرآغا خاں کے غیراسلامي مشورے کے عطیےکي واپسي

— * —

اذله علي المومنين، اعزة علي الكافرين، يجاهدون في سبيل الله ، ولا يخافون لومة لائم (٥ : ٦)

— * —

یهی ایت کریمه تهي ' جسکي تلاوت سے ۱۶ - فروري کو ڈهائي بجے (ٹون هال) کلکته کي عظیم الشان مجلس کا افتتاح هوا ' اور اس طرح قبل اسکے که انساني اوازیں اٹهیں ' صداے الهي نے جلسه کي کار روائي پوري کردي :

یا ایهـــا الـــذیـــن امنـــوا ! من یرتـد منکـــم عن دینـــه ' فســـوف یـاتـــي اللـــه بقـــوم یحبهم و یحبونه ' اذلـــة علی المومنین اعزة علـــی الکافرین - یجاهدون فی سبیـل اللـــه ' ولا یخـــافـــون لومـــة لائـــم ' ذلـــك فضـــل اللـــه یوتیـــه مـــن یشـــاء ' و اللـــه واسـع علیـم - انمـــا ولیکـــم اللـــه و رسولـــه آمنـــوا ' الـــذین والـــذیـــن یقیمـــون الصلـــواة و یـــوتون الـــزکـــواة وهـــم راکعـــون و من یتول اللـــه و رسولـــه والـــذین امنـــوا ' فـــان حـــزب اللـــه هـــم الغـالبـــون (٥ : ٦٢)

مسلمانوں ! اگر تم میں کوئي دین الهی کي راه سے پهر جاے ' تو الله کو اسکي ذرا بهي پروا نہیں ' وہ ایسے لوگوں کو موجود کردیگا جنکو وہ دوست رکهتا هوگا ' اور وہ اسکو دوست رکهتے هونگے - مسلمانوں کے ساتهه نرم دل ' مگر کافروں کے مقابله میں نہایت سخت هونگے الله (اور اسکي صداقت) کي راہ میں جانیں لڑادیں گے ' اور کسي ملامت کرنے والے کي ملامت سے نہیں ڈریں گے - یه مقامات ایمان و صداقت الله کا ایک فضل هے ' جسکو چاهے ' عطا فرمادے - اسکي رحمت بڑي وسیع ' اور وہ سب کے دلوں کے بهیدوں سے واقف هے -

اے مسلمانو ! تمهارا دوست الله هے ' اسکا رسول ' اور مومنین صادقین ' جو اپنے جان اور مال ' دونوں کو الله کي عبادت میں صرف کرتے هیں ' اور دنیاوي طاقتوں اور حکومتوں کے آگے مغرور هوکر الله کے آگے جهکے رهتے هیں (نه که وہ منافقین ' جنهوں نے دین الهي کي صداقت شعاري سے منه پهیر لیا) اور پهر یاد رکهو که جو شخص کفر اور کفر کي طاقتوں کی جگه ' الله ' اسکے رسول ' اور مسلمانوں کا دوست بنکر رهے گا ' تو وہ الله کی جماعت میں سے هوگا اور الله هي کي جماعت (اخر میں) غالب آنے والي هے -

جبکه سورۂ (مائده) کے اس آٹهویں رکوع کي صدا میرے کانوں میں آرهي تهي ' تو میں نے سونچا : الله اکبر ! دنیا کي غیر فاني صداقتیں هر زمانے اور هر وقت میں کس طرح آزمایشوں سے بے پروا هیں ؟ اگر یه غیر فاني صداقت نہیں هے تو کیا هے که ایک طرف تو تنها ایک شخص کے ارتداد کو دیکهتا هوں ' اور دوسري طرف حد نظر تک نظر آنے والے ' لن هزارها مومنین صادقین کا ایمان جو زبان حال سے شهادت دے رها هے که : من یرتد منکم عن دینه فسوف یاتي الله بقوم یحبهم و یحبونه ' اذلة علی المومنین ' اعزة علی الکافرین " و الله غنی عن العالمین "

* * *

شیخ احمد موسي المصري جب تلاوت مبارک سے فارغ هوے (مسٹر مظهر الحق) بیرسٹرایٹ لا بانکي پور کي صدارت کي تحریک کي گئي - اس عاجز نے جو الفاظ اس تحریک کي تائید کرتے هوے کهے تهے ' بهتر هے که وہ تحریر میں آجائیں - میں نے کها تها که " مسٹر مظهر الحق کي محض قابلیت اور لیاقت کا اعتراف اس موقعه پر غیر ضروري سمجهتا هوں ' کیونکه میرے عقیدے میں سب سے بڑي تعریف انکي یه هے که وہ مسلمانوں میں آخري دو برسوں سے نهیں بلکه ابتدا سے ایک ازاد خیال اور تعلیم یافته مسلمان هیں : و کفی بها فخرا "

مسٹر مظهر الحق نے پہلے اردو میں اغراض مجلس کي تشریح کي ' اسکے بعد اپنا انگریزي ایڈریس پڑهکر سنایا جسکا خلاصه حسب ذیل هے :

مسٹر مظهر الحق کي اسپیچ کا خلاصه

" مجکو اچهي طرح معلوم هے که هماري جماعت میں لوگوں کا جوش بےانتها بڑها هوا هے - میں اس امر سے بهي واقف هوں ' که یہاں کے ایںگلو انڈین پریس کا رویه ٹرکي کے متعلق سخت حمله آورانه رها هے تاهم میں آپ لوگوں سے استدعا کرتا هوں که آپ بد زباني کا جواب بد زباني سے نه دیں ' اور گو دوسروں کے الفاظ کتنے هي اشتعال انگیز هوں مگر آپ انکي تقلید نه کریں - یاد رکهیے که محض زبان کي بے اعتدالي سے کوئي نتیجه نکل نهیں سکتا ' بلکه اس سے همارے دوستوں کي همدردي هم سے جاتي رهتي هے ' اور جس غرض سے سختي کي جاتي هے ' وهي حاصل نهیں هوتی -

هم لوگوں کا مقصد عدل و انسانیت اور تهذیب و نوع پرستي کي حمایت هے اور بهتر هے که انصاف هي اسکا حکم هو -

اعتدال اور مرتبے کے خیال کو ملحوظ رکهکر آپ اپنے اصلي خیالات کو پوري ازادي کے ساتهه صاف صاف بیان کریں اور اسمیں کسي طرح کا خوف نه کریں ' میں خیالات کے چهپانے کا قائل نهیں هوں (چیرز)

گورنمنٹ کے ساتهه اس سے بڑهکر اور کیا بد سلوکي هو سکتي هے که همارے اصلي خیالات پوشیدگي میں مدفون رهیں ' اور صاف طور پر ظاهر کرنے کي جگهه ' دل هي دل میں انکو سونچتے رهیں ؟

گورنمنٹ کیلیے نهایت ضروري هے که هر مسئله کے متعلق تمهارے جذبات اسکے سامنے هوں ' اور تمهاري کسي خواهش سے بے خبر نهو - اگر ایسا نه کیا جاے تو پهر کیونکر امید کي جا سکتي هے که جن لوگوں کے ساتهه تمهاري قسمت نه ٹوٹنے والے رشتے کے ساتهه وابسته هے ' وہ تمهاري صداؤں کا جواب دینگے اور تمهاري مدد کرینگے ؟ (چیرز)

جو وحشیانه مظالم اس خوفناک جنگ میں مسلمانوں پر کیے گئے هیں ' مشکل هے که اس بیسویں صدي میں انپر یقین کیا جاے ' میں نے اول اول جب ان مظالم کي خونین سرگذشتوں کو پڑها تو مجکو خیال هوا که یه صحیح نهیں هیں - کاش میرا شبه صحیح

شئون عثمانیہ

کامل پاشا کي "قومي مجلس"

— * —

۲۰ - جنوري کو صلح و جنگ کے فیصلے کیلیے منعقد هوئي تهي
(مقتبس از جرائد مختلفۂ آستانہ علیہ)

— * —

خاندان سلطاني کي مجلس

سب سے پہلے ۲۲ - جنوري یوم چهار شنبه ۱۰ بجے ' بصدارت لتماب سلطان المعظم ' مابین همایوني میں شاهي خاندان کے ز اعضاء کي ایک مجلس منعقد هوئي - مجلس میں ولي عهد ف عزالدین افندي - شهزادۂ ضیاء الدین آفندي - شهزاده بد الدین آفندي - شهزاده عبد المجید آفندي بهي شریک تهے - زاده صلاح الدین آفندي ' نادرستي مزاج کي وجه سے شریک نه سکے - تمام حاضرین آدهه گهنٹه جلالتماب کے سامنے موجوده حالات نفتگو کرتے رهے اور اسکے بعد صحبت برخاست هوگئي (۱) -

حاضرین کے جانے کے بعد کامل پاشا اور جمال الدین افندي میخ الاسلام) کو شرف باریابي عطا هوا - اسي درمیان میں ایک ن سلطاني شایع کرایا گیا که قومي مجلس کي صدارت کامل پاشا دیںگے - مجلس میں شرکت کے لیے جو لوگ مدعو کیے گیے ' وه قصر سلطاني میں آنے لگے - اسماعیل خباني بک مدیر عام ریفات سلطانیه ' اور رشید پاشا مصاحب حضرۃ سلطانیه استقبال ے تهے -

فهرست شرکاء مجلس

حاضرین مجلس میں علاوه ۱۲ - وزیروں اور مستشار صدارت کے ن قوم میں سے حسب ذیل اشخاص شامل تهے :

سعید پاشا (سابق وزیر اعظم) فرید پاشا (سابق وزیر اعظم) حلمي پاشا (سابق وزیر اعظم) رشید عاکف پاشا ' فواد پاشا ' داماد د پاشا ' رضا پاشا (لفٹننٹ) عمر رشدي پاشا ' آرام آفندي ' نیدي پاشا ' ازاربان افندي ' محمود اکرم (ملک الشعراء) حسني ' حلیم بک ' عبد الرحمن شرف بک (مورخ السلطان) رضا دي ' پرنس سعید حلیم پاشا ' سلیمان پاشا ' شریف جعفر پاشا ' ف ناصر بک ' عارف حکمت پاشا ' عبد القادر آفندي ' عزت پاشا ' ب طالب بک ' فائق بک ' تعوفت بک ' ماوروکور داؤ افندي ' ي الدین پاشا ' نوري بک ' شکري پاشا -

علماء میں سے حسب ذیل اشخاص آئے تهے :

شیخ محمد اسعد افندي (امین باب فتاواے شیخ الاسلام) ج ابراهیم ادهم افندي (قاضي لشکر روم ایلي) قاضي لشکر ل - وکیل تعلیمات مذهبي - شیخ مصطفي عاصم افندي - شیخ ر سعید افندي وغیره وغیره -

ان حضرات کے علاوه حسب ذیل اشخاص بهي شریک تهے :—

عزت پاشا (رئیس ارکان حربیۂ عمومیه) هادي پاشا فاروقي سون رئیس ارکان حربیه عمومیه) فرید پاشا (رئیس دائره سواران) محمد پاشا (فریق اول) ناظم پاشا (رئیس صیغه صنائع حربیه) رشدي پاشا (فریق حالي و سابق ناظر بحریه) احمد پاشا (رئیس دائره محاسبات) حسني پاشا (مفتش قطعات عسکریه) خلیل پاشا (رئیس محاکمات بحریه) راسم پاشا (رئیس دائره مصارف) عبدي پاشا (رئیس دائره لیمان) صدقي بک (وکیل رئیس ارکان حربیه بحریه) احمد سالم بک (رئیس ثاني دائره ملکیه) سعید بک (رئیس ثاني دائره تنظیمات) توفیق بک (رئیس ثاني دوائر مالیه و اشغال و معارف) شیخ علي حیدر افندي (رئیس محکمه تمیز نظارت عدلیه) عثماني بک (رئیس دائره جزاء نظارہ عدلیه) رشید بک (رئیس دائره استدعاء) اسماعیل حقي بک (باش مدعي عمومي) جمیل پاشا (امین شهر آستانه) سري بک (مدیر عام چنگي خانه) وغیر هم -

اتحادي اعیان ملت کا شرکت سے انکار

مگر (محمود شوکت پاشا) نے معذرت کهلا بهیجي که بیماري کي وجه سے شریک نهیں هوسکتے - شیخ موسی کاظم آفندي (سابق شیخ الاسلام اتحادي) نائل بک ' ابراهیم پاشا ' شریف علي حیدر بک سلیمان افندي بستاني (ممبر بیروت و مترجم " هومر ") ضیاء الدین محمد توفیق پاشا ' حقي پاشا (سابق وزیر اعظم) پرنس صباح الدین بک ' یه لوگ نه تو شریک هوے ' اور نه انهوں نے کوئي معذرت بهیجي -

آغاز مجلس

قصر سلطاني میں قائمه العز (هائي آف ایمبسیڈر) مجلس کے لیے تجویز کیا گیا تها - جب لوگ جمع هو گئے تو کامل پاشا شرکت جلسه کے لیے جلالتماب سلطان المعظم کے پاس سے اٹهے اور ڈیڑه بجے آکر کرسي صدارت پر بیٹهے - کرسي کے دهني جانب شیخ الاسلام ' اور بائیں جانب سعید پاشا (سابق وزیر اعظم) تهے - حاضرین کي تعداد قریباً ایک سو تهي - سعید بک (مدیر تحریرات باب عالي) کهڑے هوے ' اور دول کي یه یاد داشت پڑهکے سنائي جو حسب ذیل تهي :

یاد داشت دول سته

" هم سفراء آسٹریا ' انگلستان ' روس ' جرمني ' اور اطالیا جنکے دستخط اس یاد داشت پر هیں ' جلالتماب سلطان کے وزیر کو اپني اپني حکومتوں کي طرف سے ' جنکے هم تابع هیں ' اطلاع دیتے هیں :

چونکه هماري سلطنتوں کو عدم اعاده جنگ سے سخت رغبت هے ' اسلیے انهوں نے خیال کیا که جلالت ماب سلطان کي نظر اس جوابدهي کي طرف مبذول کریں جو دول عظمي کے نصائح نه قبول کرنے کي صورت میں (بصورت عدم قیام امن عامه) ان پر عائد هوگي -

نیز یه که اگر جنگ شروع هوگئي اور آستانه کي حالت منافشه انگیز هوگئي یا اعادۂ جنگ کیوجه سے دولت علیه کے ایشیائي ممالک میں سے کوئي ملک مفتوح هوگیا ' تو باب عالي کیلیے ضروري هوگا که اس تنگي فرصت سے (جس پر هم اسوقت متنبه کر رهے هیں اور جس سے نکالنے کے لیے هم کوشاں هیں) نکلنے میں دول عظمی سے کسي قسم کي مدد کي امید نه رکهے -

اگر دولت عثمانیه نے صلح منظور کرلي تو پهر ان نقصانات کي تلافي یوں کي جائیگي که آستانه میں اپنے مرکز کو قوي کرنے اور اپني وسیع ایشیائي مقبوضات سے (جو دولت عثمانیه کي حقیقي قوت کے سرچشمے هیں) فائده اٹهانے کے باب میں دول عظمی کي مادي و اخلاقي مدد سے فائده اٹها سکے گي - جلالتماب سلطان کي حکومت کو معلوم هونا چاهیے که باب عالي جسقدر یورپ کے نصائح کي (وه

(۱) یه خاندان سلطاني کي اجراے جنگ کیلیے آخري کوشش تهي ' جسکا ... اشاعت میں هم درج کرینگے [الهلال]

مولوي واحد حسين صاحب وكيل هائي كورٹ و سكريٹري بنگال پراونشيل كانفرنس ' اور مولوي محمد اكرم صاحب ايڈيٹر " محمدي " نے بهي اس موقعه پر مبسوط تقريريں كي تهيں -

اسكے بعد تيسرا رزوليوشن پيش هوا :

That this meeting expresses its strong disapproval of the letter of His Highness the Aga Khan, published in a Bombay paper, as it does not voice the opinion of the Indian Musulman and considers it as most inopportune and misleading.

" مسلمانوں كا يه قائم مقام جلسه هزهائنس سر آغا خاں كي اس چٹهي كي نسبت ' جو انهوں نے بمبئی كے اخباروں ميں شائع كي هے ' اپني منتها درجه ناراضگي ظاهر كرتا هے ' كيونكه جو خيالات اسميں ظاهر كيے گيے هيں ' وه مسلمانان هند كے اصلي خيالات نهيں هيں - نيز ان خيالات كو سخت بے موقع اور گمراه كننده خيال كرتا هے " -

ابهي اس رزوليوشن كے متعلق تقريريں شروع بهي نهيں هوئي تهيں كه تمام جلسه ميں (سر اغا خاں) كے ذكر نے ايك سخت برهمي اور غصه كي شورش پيدا كردي - معلوم هوتا تها كه اب پبلك اِس نام كو سكون و اعتدال كے ساتهه سننے كيليے بالكل طيار نهيں هے ' اور اس نام سے اسدرجه متاذي و متالم هے ' كه سننے كے ساتهه هي اظهار غيظ و غضب كيليے بے اختيار هوجاتي هے - جونهي هز هائينس كا نام رزوليوشن ميں آيا ' معاً انكار و تبري كي صدائيں هر طرف سے اٹهنے لگيں - بهت سي اوازيں نهايت سخت و شديد الفاظ و القاب كے ساتهه مختلف سمتوں سے سننے ميں آئيں تهيں ' جنكا ذكر يہاں مناسب نهيں سمجهتا ' اور جو يقيناً نامناسب اور قابل تنبيه و مواخذه تهيں - مسٹر مظہر الحق نے كمال دانشمندي اور قابليت صدارت كے ساتهه لوگونكو اس بے اعتدالي سے روكا ' اور نهايت سختي كے ساتهه سرزنش كي - اگر وه نه روكتے تو زبانيں دلوں كے بے اختيارانه جوش سے اسقدر بے قابو هو رهي تهيں كه عجب نهيں ' تمام جلسے ميں ان سخت و شديد الفاظ كي تكرار متعدي هو جاتي -

اگر ميرے بعض نيك گمان احباب اجازت ديں تو بغير اميد صلۂ و مزدِ تحسين كے كهه سكتا هوں كه اس سر زنش و تنبيه ميں ميں نے بهي حصه ليا -

چند الفاظ جو اس موقع پر ميں نے كہے تهے ' بهتر هے كه انكي ابتدائي تمهيد كا خلاصه قلمبند كردوں :

ايڈيٹر الهلال كي تيسرے رزوليوشن كےمتعلق تقرير

" اس آخري شكريۂ صدارت سے پہلے جسكے ليے ابهي انريبل مسٹر فضل حق آپكے سامنے آئيں گے ' ميں اپنے جوش خيالات سے بے اختيار هوں كه مسٹر مظہر الحق كا خاص طور پر شكريه ادا كروں - آپكو معلوم هے كه حق گوئي كي راه مشكلات اور ازمايشوں سے پر هے ' اور اسكے ايك چهوٹے سے چهوٹے فرض كے ادا كرنے كيليے بهي بڑي سے بڑي قرباني كي ضرورت هوتي هے - پس جب كسي راست باز انسان كي زبان سچائي كيليے كهلے ' تو اسپر نه جاؤ كه اس نے ايك عام اور بالكل ظاهر و آسان بات كہدي ' بلكه اسكو ديكهو كه اس نے سچائي كا اعلان كيا ' اور سچائي خواه كتني هي آسان قسم كي هو ' مگر قرباني اور ايثار سے خالي نهيں - پهر ديكهو كه زمانه كيسا پر آشوب هو رها هے ' اور باطل پرستي كي عالمگير حكومت نے دلوں كو كس قدر مرعوب كرديا هے ؟ هر دلعزيزي كي زنجير سے كوئي پاؤں خالي نهيں ' اور دل اور زبان كہيں بهي متفق نهيں - پس نهايت سچي تعريف كے مستحق هيں مسٹر مظہر الحق ' جنهوں نے عين موقعه پر تمام مسلمانان هند كے دلي جذبات كي ترجماني كي ' اور اپني تقرير صدارت كا بڑا حصه هزهائنس سر اغا خان كي ضلالت انديش اور مسلم آزار تحرير كي تغليط كيليے مخصوص كرديا (چيرز)

ميں خاص طور پر اس اعلان حق كي تعريف پر اسليے زور ديتا هوں كه ميرے تجربے ميں هزهائنس سر اغا خان كا مسئله هميشه مدعيان حريت و حق گوئي كيليے ايك سب سے بڑي آزمايش رها هے (چيرز)

برادران غيور ! هم كو چاهيے كه اپنے مقصد كے اظهار ميں بالكل غير مشتبه هوں ' اور جب اپني صدا بلند كريں تو اسقدر صاف هو كه اسكے سمجهنے ميں ذرا بهي دير نه لگے - اس رزوليوشن كے پيش كرنے سے همارا مقصد يه نهيں هے كه سر اغا خاں كي تحقير و تذليل كريں ' بلكه يه ' كه اپني قوم كو تحقير سے بچائيں (چيرز)

هم اس وقت جس كام ميں مصروف هيں وه دوسروں كي نيتوں اور چهپے هوے بهيدوں كا تجسس نهيں هے ' بلكه صرف اپني نيت اور كهلے هوے خيال كا اظهار - هم نهيں جانتے كه سر اغا خاں كي نيت اس مشورے كے دينے سے كيا تهي ؟ مگر هم بتلا سكتے هيں كه همارے دل كے خيالات اس بارے ميں كيا هيں ؟ پس يه جو كچهه كيا جارها هے گو كسي پر حمله هو ' ليكن اسكا مقصد حمله نهيں هے بلكه صرف اپني بريت (چيرز)

برائيوں كے ذكر كے وقت نيكيوں كو ياد ركهنا ايك مشكل ترين اخلاقي رياضت هے - على الخصوص ايسي حالت ميں ' جبكه نيكي كي شكل افسرده مگر برائيوں كا هيكل مهيب هو ' تاهم هم پوري كوشش كرينگے كه اس اخلاقي رياضت سے عهده برا هو سكيں - هم كو ياد هے كه هزهائينس نے پچهلے چند برسوں كے اندر بهت سے كام كيے هيں - انهوں نے تهوڑے عرصے كے اندر علي گڈه يونيورسٹي كيليے ايك بڑي رقم فراهم كردي اور متعدد كاموں ميں اپنے جيب خاص سے بڑي بڑي رقميں ديں - روپے كا خرچ كرنا ايك بڑي اولوالعزمي كي بات هے ' اور هم هرگز نهيں چاهتے كه موجوده حالات پر اسقدر زور ديں كه اس گذشته اولوالعزمي كو صدمه پهنچے ' تاهم اسلام كے ايك هزار ساله نقش قدم كو سر زمين يورپ سے محو كردينے كے مشورے كي جگهه ' شايد يه زياده بہتر تها كه مسلمانان هند كي بعض تعليمي عمارتيں روپے سے محروم رهجاتيں - نئي برائي همارے ليے اسقدر درد انگيز هے كه اگر پراني بهلائي اسكي جگهه نه ملتي ' تو هم شكايت كي جگهه يقيناً شكر گذار هوتے "

مسٹر (مظہر الحق) نے كہا :

" اس رزوليوشن كے متعلق چند الفاظ ميں مكرر كهنا چاهتا هوں - مجهكو افسوس هے كه رزوليوشن كے پيش هوتے وقت بعض صاحبوں نے بے اعتدالانه جوش كا اظهار كيا - ميں اسكو پسند نهيں كرتا - همارا مقصد اس تجويز كے پيش كرنے سے صرف يه هے كه انگلستان ميں هزهائنس كي تحرير همارے خيالات كي نسبت كوئي غلط فهمي پيدا نه كردے - هزهائنس كي نسبت مجهكو ذاتي طور پر معلوم هے كه انكے دل ميں قوم كا درد هے - انكي خدمات سے هميں انكار نهيں - ليكن يه انكي ايك غلطي هے اور هم كو اپنے طرز عمل سے ثابت كرنا هے كه غلطي خواه كتنے هي بڑے شخص كي هو ' مگر هم اسكو ٹوكنے كيليے طيار هيں (چيرز)

قوم كا فرض هے كه وه اپنے ليڈروں كي عزت كرے ' ليكن اسكے يه معنے نهيں هيں كه انكي هر غلط راے تسليم كرلي جاے - قوم كو سچي نكته چيني كيليے هر وقت طيار رهنا چاهيے ' اور ليڈروں كا فرض هے كه

[بقيه مضمون كيليے صفحه - ۱۹ - ديكهيے]

سلطان کي سواري همارے پاس سے نکلي ' همنے سلام کیا اور
کے نعرے بلند کیے - سلطان المعظم نے اپنے ایڈي کانگ کے
سلام کہلا بھیجا - هم سب نے سلطان المعظم کے ساتهه نماز
جسکے بعد حضرت سلطان ایوب انصاري کے مزار پرگئے یه ایک
عمارت اور بہت آراسته هے - یہاں رسالت مآب صلی الله
وسلم کے قدم مبارک کا نشان هے - یہاں سے هم سلطان محمد
کے مقبرے کو گئے - یہاں آں حضرت صلی الله علیه وسلم کے موئے
کي زیارت کي - مقبرے کي دیوار پر ایک نہایت خوشنما
هے ' جسمیں ایک حدیث بطور پیشین گوئي فتح قسطنطنیه کے
متعلق لکھي هوئي هے اب هملوگ جلد میدان جنگ جانیوالے
هیں ... ... لڑائي کي صحیح خبریں یہاں بھي کمیاب
هیں - هندوستان کے بعض اخبارات میں یہاں سے زیادہ وضاحت سے
معلوم هوتي هیں (نیازي بے) بڑي جانبازي سے کام کررهے هیں -
یہاں کا کوئي اعلان نہیں هوا هے - سننے میں آیا هے که عراق
و شام کي فوجیں لڑائي کیواسطے تیار هیں ... ... آج شام کو

همیشه زنده رکھیگا - ترکي کي مالي حالت بھي اچھي نہیں هے ...
...... عنقریب ایک عظیم الشان جنگ هونیوالي هے - ایڈریا نوپل
کے محصورین کي حالت بہت اچھي هے - ترکي قلعے بہت مضبوط
حالت میں هیں .... یه سنکے کیسا افسوس هوا که سالونیکا کو
بغیر لڑائي کے تحسین پاشا نے یونانیوں کے حواله کردیا مگر حال
کي خبر هے که پرسوں ترکوں نے ایک زبردست فتح یونانیوں پر اسي
سلونیکا کے قریب حاصل کي -

(۲۱ جنوري) تمام ترک اپنے هندوستاني برادران دیني کي
همدردي کے بیحد مشکور هیں - اونکو هندوستان کے اس اظهار همدردي
و محبت پر سخت تعجب هے - معزز پاشا اور دیگر اکابر قوم بھي
همارے خلوص اور محبت سے بہت متاثر هوتے هیں اور هملوگوں
سے نہایت محبت اور احسانمندي سے پیش آتے هیں -

(۱۶) تاریخ کو هز اکسلنسي نسیم عمر پاشا نے همارے طبي
مشن کي ایک پر تکلف دعوت کي - پاشاے موصوف کا محل نہایت
شاندار اور اراسته هے - دعوت میں هز اکسلنسي اسد پاشا ' جو امراض

فکاهات

شــذرات نظــم

— * —

درس پیشوائــي کــي ابجــد

میــں نے یه حضـرت والا سے کئـــي بار کہـــا : * یـــه تو انداز خوشامـــد هے ' اسے کیـــا کیجیے ؟
مسکـــرا کر یه کہــا مجھسے ' که هاں سچ هے ' مگـــر * کامیـــابي کي یه ابجـــد هے ' اسے کیـــا کیجیے ؟

انـــدیه لیـگ کــي پرسیـــڈنٹي

لیگ نے سلف گورنمنت کي جـــوئي خــواهش * وہ یه سمجھي تھي که یه طرز بدیـــع اچھـــا هے
لیکن اب اسنے یه سمجھـــا که غلـــط تھـــا وہ خیال * که مـــلازم رهي اچھـــا ' جو مطیـــع اچھـــا هے

اب کے هوجـــایگا اِس جــرأت بیجـــا کا عـــلاج
لیگ مجرم هے تو هونے دو ' شفیـــع اچھـــا هے

کـــ ' ف

...رائي که لڑائي پھر شروع هوگئي - ترکي بیڑا (در دانیال) سے
...کر (بحر ایجین) میں یونانیوں سے لڑنے گیا هے - شتلجـــه
...بھي لڑائي شروع هوگئي - ابکي مرتبه سخت لڑائي هوگي اور
...سے امید هے که ترکوں کي فتح هو - دشمنوں نے مفتوحه مقاموں
...ل مسلمانوں کے ساتهه جو قساوت کي هے ' وہ بیان سے باهر هے
...جگه چھوٹے چھوٹے بچے اور عورتیں پکڑ کے زنده جلادي گئیں -
... ظلم کي باتیں سننے کي تاب نہیں -

(۱۴ جنوري) کل ڈاکٹر انصاري مع چند ترکي افســروں اور
...روں کے وہ مقام دیکھنے گئے ' جہـــاں هملوگونکا اسپتال قائم هوگا
... مقام کا نام (عمر کوي) هے اور شتلجه لین کے بہت قریب هے -
... ناظم پاشا سے بھي ملاقات هوئي - ناظم پاشا نہایت خلق اور گرم
...شي سے پیش آئے - لڑائي کي بابت بہت گفتگو رهی - پاشاے
...موصوف سخت افسوس کرتے تھے که فوجي انتظام بہت خراب هے -
... میں آتا هے که وزارت بدل جایگي - ایــک پارٹي لڑائي
...ري رکھنے کي طرفدار هے اور دوسري پارٹي صلح کرلینا چاهتي هے -
...ت بہت نازک هے مگر خدا میں سب قدرت هے - وہ اسلام کا نام

چشم کے ایک ماهر خیال کیے جاتے هیں ' اور ڈاکٹر طلعت بے
اور بعض اور مشهور ترکي ڈاکٹر بھي مدعو تھے - کھانے سب انگریزي
اقسام کے تھے ' جیساکه آپکو مینو (فهرست طعام) سے معلوم هوگا -
ایک مفصل تقریر میں میزبان نے همارے مشن کا شکریه ادا کیا اور
اثناے گفتگو میں مختلف ممالک کے مسلمانوں کے درمیان رشتۂ
اخوت و محبت قایم کرنیکے ذرایع پر بحث کرتے هوے کہا : کیا
اچھا هوتا اگر هم میں اور همارے هندوستاني برادران دیني میں رشتۂ
مناکحت قائم هوا کرتا ! هندوستاني لوگ ترکي عورتوں سے اور ترک
هندوستان کی عورتوں سے بے تکلف شادیاں کرتے اور اس طریقه سے
وہ رشتۂ یگانگت قایم هوجاتا جسکي اسلام کو بہت سخت ضرورت
هے - اس تجویز کو هم سب نے بہت پسند کیا بلکه همارے ساتهه کے
ایک شخص نے اسکي تائید میں کہا که تجویز تو بہت اچھی هے مگر
ترک بھي اینده یورپ کي عیسائي عورتوں سے مناکحت کرنا چھوڑ دیں
کیونکه یه اونکي خرابی نسل کا باعث هوتا هے - یورپ کي عیسائي
لیڈیوں سے همارے هندوستانی عورتیں کہیں بہتر هیں - اس پر لطف
تقریر کے بعد ڈاکٹر انصاري نے طلعت بے سے درخواست کي که

نصائح ' جنمیں یورپ اور دولت عثمانیه ' دونوں کے مصالح یکجا هیں) اتباع کي طرف میلان رضا مندي ظاهر کریگا ' اسي قدر عملي حیثیت سے اسکو دول عظمی کي مدد ملیگي -

اسلیے دول عظمی مکرر باب عالي کو نصیحت کرتي هیں اور اس سے خواهش ظاهر کرتي هیں (بحالیکه وہ خود باهم متفق هیں) که ادرنه ریاستهاے بلقان کے لیے چهوڑدے - اور مسئله جزائر ارخبیل کے حل میں دول عظمی پر اعتماد کرے - اسوقت باب عالي کو حق هوگا که مسلمانان مقدونیه کے مصالح اور ادرنه میں مساجد اور مذهبي معابد کے احترام کي محافظت میں دول عظمي کي مساعدت پر وثوق کرے - دول کوشش کرینگي که مسئله جزائر ارخبیل کو اسطرح حل کریں که دولت عثمانیه کو ان تمام چیزوں سے مطمئن کردے جو اسکے مستقبل کیلیے خوف انگیز هیں -

(مرقومۂ آستانه ۱۷ - جنوري سنه ۱۹۱۳ ع)

هم هیں سفراے دول عظمي :

بومپار	سفیر فرانس
گیرس	سفیر روس
گیرار لوتهر	سفیر انگلستان
بالا ویچنین	سفیر آسٹریا
ر انگهام	سفیر جرمني
گیسیلو گارونی	سفیر اطالیا

وزرا کي تقریر

یاد داشت پڑهنے کے بعد (مرحوم) ناظم پاشا وزیر جنگ کهڑے هوئے اور حاضرین کو موجوده جنگ کے حالات اور فریقین جنگ کے لشکروں کے موقف (پوزیشن) سے مطلع کیا - انکے بعد عبد الرحمن بک وزیر مال کهڑے هوے اور مالي حالت کي حقیقت سے ناظرین کو آگاہ کیا - انکے بعد نوار ڈنگیان آفندي وزیر خارجیه کهڑے هوے اور بیان کیا که انکو سخت سردي لگ گئي هے جسکي وجه سے وہ آواز اتني بلند نہیں کرسکتے که سب سن سکیں ' اسلیے آنهوں نے اپنے بیانات ایک کاغذ پر لکهدیے هیں جو انکی طرف سے سعید بک وزیر مال نے حاضرین کو سنائے - انکے بیانات میں سیاست عامه کي حالت ' هر سلطنت کے طریقے ' اور ان اعلانات کے متعلق جو تمام دول نے اپني سفراء کي معرفت بهیجے هیں ' تشریحات تهیں -

انکے بعد شیخ مصطفی آفندي مبعوث سابق ' داماد فرید پاشا ' داماد خاندان سلطاني ' مشیر فواد پاشا ' شیخ محمود اسعد آفندي ناظر دفتر خاقاني ' رشید عاکف پاشا ' لفوقت بک ' سعید پاشا سابق وزیر ' یکے بعد دیگرے کهڑے هوے اور هر شخص نے کچهه نه کچهه تقریر کي - اِن تمام مقررین نے بالاتفاق موجوده معاملات کے نرمي و امن کے ساتهه طے هونے پر زور دیا -

انکے بعد اسمعیل حقي بک نایب عمومی کهڑے هوے اور اجراے جنگ کي فرمایش کرتے هوے چند مسائل کے متعلق کچهه کہا ' اور زور دینا چاها که جنگ شروع کي جاے ' لیکن ناظم پاشا نے ان کي تقریر کے لفظوں کو خلاف واقعه بیان کرکے انکي تردید کردي - ان لوگوں میں سے جب هر شخص اپنے خیالات ظاهر کرچکا تو دول عظمی کے ساتهه نرمي و آشتي سے حقوق دولت عثمانیه کي حفاظت کے ضروري هونے کي طرف تمام رائیں لي گئیں -

رشید پاشا وزیر داخله اور نور ڈالگیان افندي وزیر خارجیه نے چند ضروري باتیں پیش کیں - انکے بعد مورخ سلطاني : عبد الرحمن بک نے تقریر کي - پهر ناظم پاشا کهڑے هوے اور اغاز جنگ سے فوج کي حالت جیسي کچهه رهی تهي ' لوگوں سے بیان کي - دوران تقریر میں انهوں نے کہا : " اسوقت فوج کي تمام ضروریات پورے طور پر

موجود هیں - اور اسکي ادبي (مارل) حالت بهي بهت اچهي

سعید پاشا (سابق وزیر اعظم) نے پوچها : کیا یه مجلس سرکاري حیثیت رکهتي هے ؟ جواب دیا گیا که یه مجلس شوری

حاضرین میں بجز چند اشخاص کے سب وزارت کي راے متفق تهے - ۴ - بجے مجلس برخاست هوئي - سعید پاشا سابق اعظم نے کامل پاشا کا هاتهه پکڑ کے زینے تک مشائعت کي ' اور بعد اعضاء مجلس قصر سلطاني کے هال میں منتشر هوکر کهانے میں مشغول هوگئے -

دوران مباحثه میں جلالتماب سلطان المعظم کو تمام واقعات خبر ملتي رهي تهي -

ساقزکوئي کي محافظ فوج کي شجاعت

— * —

اخبار (لوید) عثماني کو اپنے نامه نگار ازمیر سے اطلاع ملی ساقزکي عثماني محافظ فوج نے دشمن کي فوج کا ' جو اس سے چند زیاده تهي ' نهایت بهادرانه مقابله کیا - وہ اس امید پر که عنقریب عثماني بیڑا محاصره کو اٹها دینے کے لیے دردانیال سے نکلیگا ' نهایت مصائب و متاعب برداشت کرتي رهي - جب اسکو عثماني اور یوناني بیڑوں کي معرکه آرائي کي خبر پہلے پهل ملي ' تو اس نهایت فرح و شادماني کے ساتهه اس خبر کا استقبال کیا - وہ امید کرتي رهي که عثماني بیڑہ اسکی مدد کیلیے فوراً نمودار هو

رسد کے خرچ هو جانے کیوجه سے جب اسکي حالت بهت سخت نازک هوگئي اور اسمیں مقابله کي طاقت نه رهي ' تو دو باره عسکري اشارات کے ذریعه سے اطلاع دي که هر طرف سے گهرے هوئے هیں - اگر عثماني بیڑا هماري مدد کو آگیا تو هماري حالت سخت نازک هو جائیگي - لیکن عثماني بیڑا ان محصور بهادروں کي مدد نه کرسکا اور مجبوراً فوج نے شهر حوالے کردیا - یوناني کمانیر نے انکي اور انکے ماتحتوں کي شجاعت کا اقرار کیا اور تلوار باندهنے کي اجازت دي -

عثماني فتـــوحات

— * —

آستانه علیه میں خبر آئي هے که ایک عثماني آهن پوش جهاز جزیره آسترو پالیا کے قریب تک پهنچگیا - جهاں اسکا مقابله چار جنگي کشتیوں سے هوا - انپر یوناني پهریرے اڑ رهے تهے - لیکن عثماني جهاز نے تین کشتیوں کو غرق آب کردیا - صرف ایک نے بچکے ساحل میں پناہ لي -

عثماني فوج نے شنکین کي سرحد کو (جو ساحل اشقودره پر واقع هے) واپس لیلیا هے -

قسطنطنیه کي چٹهي

—:❊:—

ڈاکٹر محمود الله جو کلکته سے ڈاکٹر انصاري کے مشن کے ساتهه گئے هیں ' اپنے خط میں لکهتے هیں :

(۵ جنوري) همارا قیام اسپتال (قادرگاه) میں هے جو استنبول میں واقع هے - یه ایک بهت بڑا اسپتال قابله گري کا هے ' مگر بالفعل ایک جنگي اسپتال بنا دیا گیا هے - یہاں کے مریض بهت اچهي حالت میں هیں - بلجیم کي (بیرونس روزین) یہانکي بڑي نرس اور ڈاکٹر سهامي ' جو ایک یهودي هیں ' اسکے بڑے ڈاکٹر هیں ترک لوگ همارے ساتهه نهایت خلق اور مهمان نوازي سے پیش آتے هیں ...... پرسوں جمعه کو هملوگ مسجد جامع میں نماز کے واسطے گئے تهے - اسي مسجد میں سلطان المعظم بهي تشریف لائے

- انگلستان اور روس کے دفاتر خارجہ میں ترکوں کی انتظامی حکومت کو تباہ کرنے کی نیت سے جو سازش ہوئی تھی ' اس کا ... بارہا کیا جا چکا ہے -

ان دونوں میں سے ہر ایک کا مطلب علیحدہ تھا - انگلستان اس ... حکومت کو تباہ کرکے قاہرہ میں اپنا مطلب یعنی مصر پر ... دوامی دخل حاصل کرنا چاہتا تھا - روس چاہتا تھا کہ باسفورس ... دانیال کے اندر سے اپنے جنگی جہازات کی آمد و رفت کی ... اجازت حاصل کرائے - عیسائیوں کے اِن دونوں پر ہوس مطالبوں ... قسطنطنیہ کے نوجوان ترکوں کی حکومت نے تکا سا جواب دیدیا ... اور اپنے جواب پر استقلال کے ساتھہ قائم تھی - پس اس اینگلو ... مطالب بر آری کے لیے اس بات کیضرورت محسوس ہوئی ... وہ حکومت جو ملک کی سچی خیرخواہ تھی اور عثمانی پارلیمنٹ ... جسکی پشت پناہ تھی' اپنی جگہہ ایک ایسی حکومت کے لیے ... خالی کردے' جو اجانب کے ہاتھوں میں کٹ پتلی بنکر رہے - ساتھہ ... ساتھہ وہ سخت گیر پارلیمنٹ ' جسکا فیصلہ کوئی زبردست ہاتھہ ... تزلزل نہ کرسکتا تھا' توڑدی جاے - [یعنے اتحادی وزارت کی پارلیمنٹ]

ہم ہمیشہ بتلاتے رہے ہیں کہ گذشتہ سال کے واقعات کی ... سچی تاریخ اگر کوئی ہے تو یہی ہے - ڈاؤننگ اسٹریٹ ... سر اِڈورڈ گرے کا آفس) اور سینٹ پٹرس برگ (روسی ... دار الحکومت) کیطرف سے اطالیونکو طرابلس پر دن دہاڑے ڈکیتی ... کے لیے مستعدی کے ساتھہ جو تائید ملی تھی' اسکا راز اسی تاریخ ... میں مضمر ہے - نیز دول یورپ کے اس دباؤ کی تاریخ بھی' جو ... سلطان پر شاہ اطالیہ کے ساتھہ شرمناک صلح کرنے کے لیے ڈالا گیا ... تھا' یہیں پنہاں ہے - گذشتہ گرمیوں میں البانیہ اور مقدونیہ میں ... نوجوان ترکونکو جس فساد کا نئے سرے سے مقابلہ کرنا پڑا تھا' اسکا بھی بھید ... اسی میں پوشیدہ تھا - یہی فساد بڑھتے بڑھتے تین مہینے ہوے ... قسطنطنیہ میں قابل ترین نوجوان ترک اور وزیر جنگ یعنی شوکت پاشا ... کے خلاف فوجی بغاوت کی شکل میں نمودار ہوا' اور انجام کار ... شوکت پاشا اور نوجوان ترکوں کی حکومت کو اسی فساد نے استعفا دینے ... پر مجبور کیا ' اور اسکی جگہ ایک قدامت پسند فریق کو بندۂ انگلستان ... یعنی کامل پاشا کی سر کردگی میں لا بٹھایا - اس ملک فروش نے ... عثمانی پارلیمنٹ کو ڈھٹائی اور بے ضابطگی کے ساتھہ بر طرف کردیا ' ... اور یورپ کے اِشارے پر ناچنے والے وزرا کے ماتحت ' پرانی ... بے قاعدہ حکومت پھر سے قائم کردی -

---

یہ سارے ہتھکنڈے انگلستان کے تھے البتہ اسکا نیا سازشی ... شریک روس بھی اسکا ساتھہ دیتا جاتا تھا - آگے چلکر انگلستان کی ... بلقانی کمیٹی اور لندن کے وہ لبرل اخبارات بھی جو گورنمنٹ کے زیر ... اثر ہیں' انکے مرید بنگئے -

جنگ بلقان کا انتہائی انجام جو کچھہ ہوا' شاید وہاں تک ... سر اڈورڈ گرے کی نیت ابتداءً نہ پہنچی ہوگی' با ایں ہمہ جو ... مصیبت ناک واقعات اِس جنگ کے اثناء میں ظہور پذیر ... ہوتے گئے ہیں ' بلا شک و شبہہ انگلستان کی حکومت اُن سبھونکے ... لیے ذمہ دار ہے - انگلستان کی صلاح کے بموجب کامل پاشا نے تمام ... فوجی اور ملکی انتظامات کا محکمہ جوانمرد اور لائق کارکن افسروں ... سے خالی کردیا - صوبہ کے با دیانت تجربہ کار اور ہوشیار معاملہ ... شناس نوجوان ترک حاکموں کی جگہہ ' گذشتہ حکومت کے ... وقت کے بد اخلاق ایجنٹ مقرر کیے گئے - فوج کے بڑے بڑے ... افسروں کے ہاتھہ سے' جنکی تعلیم اعلی پیمانے کی تھی' اختیارات ... چھین لیے گئے ' اور یہ اختیارات اُن نکمے اشخاص کو دے دیے گئے

جو مدت سے برطرف کردیے گئے تھے مگر اِس نئی پرانے خیالات کی ڈرپوک وزارت کے ہاتھہ بٹانے والے دوست تھے -

سب سے مہلک کام یہ کیا کہ شوکت پاشا کو - جو (وان ڈرگولٹز) کے اعلی درجہ کے قابل اور لئیق شاگرد تھے ' جنہوں نے فوج کے جنرل اسٹاف کی اصلاح جدید طریقے کے مطابق کی تھی ' اور جنکے دماغ میں تمام مقبوضات سلطنت عثمانیہ کے بچاو کی جنگی تدبیریں کل کی کل محفوظ تھیں - بر طرف کرکے انکی جگہہ (ناظم پاشا) کو مقرر کردیا - ناظم پاشا فوجی علوم کے پرانے مکتب کی ایک جاہل یاد گار ہے - وزارت جنگ کے اعلی عہدے پر آکر اسنے نگرانی افواج میں (جسکا مادہ اسمیں مطلق نہ تھا) جو غفلت برتی ' اسیکا نتیجہ تھا کہ فوج کی حالت میں اس قدر جلد ابتری پھیلتی گئی - سب سے مضر بات یہ ہوئی کہ کامل پاشا نے (جسکا دستور العمل یہی تھا کہ انگلستان کی خواہشات کے مطابق چلا کرے اور انگریزوں کی نصیحت کو سر آنکھوں سے مان لیا کرے) اس بھروسے اور اس اعتماد پر کہ انگریزی مدبری کا سہارا ایسا نہیں ہے جو کبھی بے نتیجہ رہے' آنے والی جنگ کے لیے دیدۂ و دانستہ کسی قسم کی تیاری نکی - نتیجہ یہ ہوا کہ جسوقت اتحادیوں نے اعلان جنگ کردیا تو ترکی فوج بالکل بے سروسامان تھی - نہ تو باربرداری کا کوئی سامان تھا' نہ رسد مہیا تھی ' اور نہ آلات جنگ ہی موجود تھے - اتنا بھی تو نہ تھا کہ جنگ کرنے کی کوئی با ترتیب اسکیم پیش نظر ہوتی !

مختلف آرمی کور علحدہ علحدہ جگہوں میں غیر مستعد پڑی ہوئی تھیں ' حتی کہ آخری وقت تک بھی ریزرو کے سپاہی مجتمع نہیں کیے گئے - ان ساری باتوں کے لیے ضرور بالضرور کامل ذمہ دار ہے -

اسکے ساتھہ ساتھہ جب ترکوں کی حکومت کے اگلے وقتوں کو یاد کرتا ہوں' تو اس یقین کو دل سے مٹانا مشکل ہوجاتا ہے کہ یہہ پیر فرتوت' جو حمیدیہ اور اسکے اگلے عہد کی یادگار ہے' اپنے ملک پر ان ساری مصیبتونکے لانے کے لیے ایک نہ ایک نوع سے ضرور ساجھی تھا - یہہ بالکل یقینی ہے کہ کامل نے یا تو خود بخود ' یا انگلستان کے سفیر کے ورغلانے سے یہہ خیال کرلیا ہوگا کہ یورپ کے مقبوضہ صوبجات کو اسلامی قبضے میں رکھنا قطعاً ناممکن ہے ' اور اسی خیال سے انکے بچانے کیلیے کوئی ایسا کام نکیا جسکو اصلی کوشش کہا جاسکے - بہر حال کامل اور سر اڈورڈ گرے کو مجرم قرار دینے کیلیے صرف اتنی سی بات پر نظر ڈال لینا کافی ہے کہ ایک ایسے وقت میں جب کہ سلطنت عثمانیہ کی حالت آج سے چار مہینے قبل کیطرح نازک تھی اور ہر طرفسے خطرات اسکے سر پر منڈلا رہے تھے' سلطنت کے انتظام کی باگ کامل کے ہاتھہ میں دیدی گئی - کامل انگلستان کا پیمان دادہ نوکر تھا اور سلطان کی فوجی تباہی کیلیے انگلستان کو آسکے ساتھہ ساتھہ ہمیشہ کیلیے مورد الزام رہنا پڑیگا -

یہ ساری باتیں تو اس یاد گار مکر و فریب کے گذشتہ واقعات کے متعلق تھیں' آیندہ کی نسبت میرا خیال ہے کہ دیکھنے والے دیکھینگے کہ سلطان کے یورپین مقبوضات میں سے اگر کچھہ حصہ اُنکے قبضے میں رہ جائیگا تو اس سبب سے نہیں رہے گا کہ انگلستان اُنکی کسی قسم کی اِعانت کریگا - کیونکہ انگلستان نے اُنہیں کوئی مدد نہیں دی ہے ' بلکہ صرف جرمنی کی بدولت رہیگا - اسمیں کوئی شک نہیں کہ یہی جرمنی ہے جس نے بیچ میں پڑکر شاہ فرڈیننڈ کو قسطنطنیہ تک بڑھ آنے سے روکا ہے - آیندہ کیلیے بھی اسی پر بھروسہ

مقالات

هم سب هز اکسلنسی انور بے کي زيارت کے بيحد مشتاق هيں - آپ همارا يه اشتياق کسي طــرح انکے گوش گــذار کرديں - انهوں نے جواب ديا : بهت اچها ' ميں انــکو فوراً مطلــع کرونگا ' وه بالفعل شتلجه ميں هيں - مگر اميد هے که کل آپلوگوں سے ضرور مليں - چنانچه دوسرے دن تهيک تين بجے هز اکسلنسي انور بے نهايت بے تکلفي سے تن تنها اسپتال ميں هملوگوں سے ملنے تشريف لاے - يه پهلا موقعه تها که همنے اونکو ديکها - وه نهايت خوشرو جوان ' تقريباً تيس سال کے معلوم هوتے هيں - آنکے چهرے پر ايک عجيب دلفريب مسکراهت هے - فوج ميں آنسے زياده کوئي هردل عزيز نهيں - هم سب نے نهايت گرمجوشي سے اونکا استقبال کيا اور اونکے قومي کارنامونکي جسقدر تعريف الفاظ ميں هوسکي ' همنے کي - انهــوں نے بهي همارا ته دل سے شکــريه ادا کيا اور همارے خلوص و محبت کي بهت قدر کي - اسکے بعد وه هملوگوں کو ساتهه ليکر بيماروں کے وارڈ کي طرف چلے - هر سپاهي کي پيٹهه نهايت شفقت سے تهونکتے اور نهايت محبت اور دلدهي کے لهجے ميں اوس سے باتيں کرتے تهے - اونکا هر هر لفظ همدردي اور اميد سے بهرا هوا تها - وه اونکو سمجهاتے تهے که " رنج نکرو اور اپني تکليفونکا خيال اپنے دل سے آٹهادو ! ديکهو ! تمهارے بهائي کتنے دور دراز فاصله سے سفر کي مصيبتيں جهيلکے صرف اسليے آے هيں تا که تمهاري مصيبت دور کريں اور تمهاري تکليفــوں ميں شريک هوں - پس تمکو چاهيے که اپنے اِن بهائيوں کي تکليفونکا خيال کرو اور اپنے مصائب بهول جاؤ - جلدي سے اچهے هو جاؤ تاکه ايک مرتبه اور اپني شجاعت اور جانبازي کے جوهر دنيا کو دکهلا سکو " اس قسم کے دل بڑهانے والے مگر محبت سے بهرے هوے الفاظ ايک ايک سپاهي سے کهتے تهے ' جسطرح کوئي شفيق باپ اپنے پيارے بيٹے سے باتيں کرتا هے - هر سپاهي ان باتوں کو سنکے جوش و خروش سے نعرهاے تحسين بلند کرتا تها ' گويا واقعي اوسکی تکليفيں دور هوگئيں تهيں ! اسکے بعد هم سب صحن ميں تهوڑي دير بيٹهے جهاں بهت سے گروپ ليے گئے ' جنميں سے ايک ميں هز اکسلنسي همارے مشن کے ساتهه بيٹهے هيں اور ايک تصوير تنها عليحده خود اونــکي اور ايک گروپ اون مسلمان روسي عورتوں کا هے ' جو مجروحين کي اعانت کے واسطے ملــک روس سے آئي هيں - ميں يه سب تصــويريں دستياب هونے پر آپکي خدمت ميں روانه کرونگا - هز اکسلنسي نے يه بهي وعده فرمايا که اپنا ايک دستخطي فوٹو بطــور يادگار کے هر ممبر مشن کو عنايت کرينگے -

دوشنبه کے دن يقيناً همــارا مشن (عمر کوئي) روانه هوجايگا - ترکوں کي وه جمــاعت جــو انجمن هــلال احمــر کي باني هے ' نهايت جوش اور همــدردي سے مجــروحين اور مهــاجرين کے اعانت کا کام کر رهي هے - تمــام اسپتال جو دار السلطنت ميں يا اسکے قرب و جوار ميں قائم هيں ' وه اسي هلال احمــر کي کوششونــکا نتيجه هيں - نسيــم عمر پاشا ' اسد پاشا ' اور طلعــت بے کي کوششيں هزاروں تعريفوں کے لائق هيں - ۴۰۰ معزز خاندانوں کي خاتونيں دن رات اسي کام ميں مشغول هيں که ان مصيبت زده ترکوں کي هر طرح سے اعانت کريں - ايک معنے ميں انکي کوششيں گورنمنٹ سے زياده قابل تحسين هيں -

انگلستــــان اور اســلام

(۳)

صلــــح اور جنــگ

يا زندگي اور موت

— * —

از مسٹر " بلنٹ "

—○:*:○—

جنگ بلقان کے نتائج بلقانيوں کے حق ميں جو کچهه هونے والے هيں ' اُس کي جهلک صاف صاف همیں نظر آرهی هے - شاه فرڈيننڈ اور سلطان المعظم ميں جو صلح هونے والي هے ' اُس کے متعلق عام شرائط کا اعــلان هوهي چکا هے ' صرف جزئيات کا تصفيه باقی هے - يه بهي هفته عشره ميں هو جائيگا - کها جاتا هے که سلطان ايڈريا نوپل ' سواحل مار مورا ' اور در دانيال پر قبضه رکهنے کے مجاز هونگے - ترکوں کے يورپين مقبوضات کا بقيه ' اتحاديوں کے حصے ميں آئيگا که وه آپس ميں جس طرح چاهيں تقسيم کرليں - اِس ميں کوئي مزاحم اور دخل انداز نه هوگا - اتحادي اِس کے آپ ذمه دار هونگے - يه بهي کوئي اهم مسئله نهيں هے که ايڈرياٹــک کے بنادر کس کے حوالے کئے جائينگے ؟ اور نه يهي بات قابل اعتنا هے که البانيه کا اينده حشر کيا هوگا ؟ ايک امر مسلم هے اور بس ' اور وه يه هے که يه تمام ممالک ' سلطنت عثمانيه سے هميشه کے ليے جدا کر ليے گئے - بالفاظ ديگر " اسلام " سے اِن کا تعلق بالکل قطع کرديا گيا - البانيه کے مسلمانوں نے ترکوں کے ساتهه ناعاقبت انديشانه فساد چهيڑ کر اپنے پاوں ميں آپ کلهاڑي ماري هے - آينده کے ليے قوميت کے لحاظ سے اُن کا مرتبه کچهه هي کيوں نه هو ' ايک خود مختار اسلامی حکومت کي آزادي وه اب کسي طرح نهيں پانے کے - هاں اپني اِس عليحده ڈيڑهه اينٹ کي مسجد کے ساتهه يورپ کی چکي کے نا خدا شناس پاٹ ميں اچهي طرح پس پسا کر ' بوسينيا کي طرح عيسائي حکومتوں کي عاليشان عمارت کا مساله بن جائينگے -

وه بات جو حقيقت ميں غور طلب هے ' اور نتائج کے جس حصے کے متعلق ابتــک همیں کچهه بهي علــم نهيں ' يه هے که باسفورس کي تاريخي نشست گاه ميں خلافت عثمانيه کو سياسي حيثيت سے کونسا درجه مليگا ؟ آيا سچ مچ اُس کے قديمي آزادنه اور فوجي و ملکي اختيارات و اقتدارات يورپ کے بچے کهچے صوبوں هي پر سهي ' مگر رهنے دیے جائينگے ؟ يا يه دول يورپ کے قرضے کي شکنجے ميں کس دي جائيگي ؟ آيا سلطان کو اپني بقيه مسلمان رعايا پر حکم ران رهنے ديا جائيگا ؟ يا اب سے وه ايشيا ميں صرف ايک نمايشي خديو بنا کر رکهے جائينگے - جس طرح مصر ميں خديو رکهے گئے هيں ؟ يعني ايک ايسے شخص کي صورت ميں ' جسکي ظاهري شان شوکت تو بهت کچهه هو ' ليکن جو دراصل متحده يورپ کي طرف سے معين ايک وظيفه خوار تخت کا پتله هو ؟ در حقيقت يه ايک نهايت نازک اور اهم مسئله هے - ايسا مسئله ' جس سے دنيــاے اسلام کا گهرا تعلق هے -

(ايجپٹ) کے مسلمان ناظرين پر وه واقعات جن سے قسطنطنيه ميں موجوده افسوس ناک حالت پيدا هوگئي هے ' بخوبي ظاهر هوچکے

کیا صبح قیامت آ گئی

اور مسلمان خواب غفلت سے بیدار نہونگے ؟ ؟

—:*:—

بسلسلۂ " مستقبل الاسلام " نمبر (۱)

—*—

در رہ منزل لیلی کہ خطرہاست بجان
شرط اول قدم آنست کہ مجنون باشي

—*—

ہاں ' بني نوع انسان کي تاریخ میں ایک نیا باب کہل گیا ہے ۔ اقوام و ملل کے سمندر میں تلاطم بپا ہے - عمل اور انکشاف کي دنیا میں ایک ہیجان ہے - موت یا زندگي کي کشاکش شروع ہوگئي ہے - مظالم ' نا انصافیاں ' اور خوني ہنگامہ آرائیاں مشرق اور مغرب میں ہر آن متلاطم و متحرک ہو رہي ہیں - ہاں ' ایک شور اور ایک طوفان ہے ' جو ایشیا ' افریقہ ' یورپ میں اُٹہہ رہا ہے اور شمال کو جنوب ' جنوب کو شمال ' اور مشرق کو مغرب ' مغرب کو مشرق بنانے کے لیے بے چین ہے - پہر صدیوں کے بعد اب شہادت گاہیں سُنسان مقامات میں قائم ہوگئي ہیں - دار و رسن کي خوني نمایش گاہیں کہل گئي ہیں ' جان سپاري اور خون ریزي کے بازار اور دکانیں بہي لگادي گئي ہیں - شہید اعظم ثقة الاسلام بہي دار پر منصور کي طرح لٹک رہا ہے - مراکو ' طرابلس ' ایران ' عرب ' اور مقدونیہ کي کربلاؤں مے کتنے بیزبان شہید ہیں ' جو یا صباحاہ یا صباحاہ پکار رہے ہیں ' انکي لاشیں ایک صدا ہیں ' جو کہتي ہیں کہ

" اے اسلام کے نام لیواؤ ! خواب غفلت سے جاگو ! کیا دیکھتے نہیں کہ یورپ نے کمر باندھي ہے کہ ممالک اسلامیہ کو نیست و نابود کردے " پہر وہ وقت آگیا ہے کہ کوہ صفا پر چڑھکر خدا کے برگزیدہ نبي کي روح اطہر ندا دے : " انا النذیر العریان " اور بتائے کہ عالم فتنہ و فساد سے پر ہے ' جہالت کا اندھیر ہے ' خباثت پہیلي ہوئي ہے - نوع بشر پر جور و جفا کي چہریاں چل رہي ہیں ' لڑائي جھگڑے چھوڑ کر بہائي بہائي بن جانے اور مفسدوں اور فتنہ انگیزوں کو فنا کرکے ایک عالم کو نجات دلانیکا وقت آگیا ہے -

بظاہر دنیاء اسلام کے زندہ رہنے کي کوئي اُمید نہیں ہے - معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۹۱۵ع میں کوئي اسلامي سلطنت پردۂ دنیا پر باقي نرہیگي - تمام دنیا کے مسلمانوں کي حالت اب ایسي نازک ہوگئي ہے کہ آیندہ دس برس کے اندر انکو آبادیاں اور بستیاں چھوڑ کر ' پہاڑوں ' جنگلوں ' اور بے نام و نشان گوشوں میں پناہ گزیں ہونا پڑیگا - بلکہ اُنہیں اپنے آپکو مسلمان کہتے ہوئے بہي حجاب آئیگا اور مصلحت وقت کي تعمیل ضروري کے لحاظ سے اپني شخصیت چھپانے ہي میں عافیت نظر آئیگي - آج ہم کو اتنا وقت ہے کہ اپنے مظلوم شہیدوں کے نام لے لیکر بین کرسکیں ' مگر نہیں معلوم کہ کل کیسے اسباب پیش آجائیں ؟ ممکن ہے کہ شاید ماتم و شیون کي بہي فرصت نديجائے - اور ہر آنسو کے بہانے کے واسطے اجازت اور مصلحت کا منہ دیکھنا ہو ! مسلمانوں ہي نے اپنے آپکو مٹا کر پہلے زمانہ میں اخوت ' عالمگیر وحدانیت ' اور حقوق العباد کی مشعلیں اسوقت روشن کي تہیں ' جب کہ ایک طرف رومي صلیب پرستوں کي سفاکیوں سے خلق خدا بیزار ہو گئي تہي ' دوسري طرف ایراني آتش پرستوں کي زیادتیوں سے دنیا خون کے آنسو رو رہي تہي - اب بہي عالمگیر امن و امان اور عالمگیر سکون کے لئے ایشیا ' افریقہ ' اور یورپ کي زمین مسلمانوں کا پاک خون مانگتي ہے - ہاں ' ہمارے بدلنے سے دنیا بدل جائیگي ' اور ہمارے ایثار میں تمام عالم کي آزادي مضمر ہے -

یورپ نے طرابلس غرب میں کیا کیا قیامت نہ اٹھاے ؟ تبریز اور مشہد مقدس میں وہ کونسي بیرحمیاں ہوسکتي ہیں جو عمل میں نہیں آئیں ؟ اور اب کونسي ہٹ دھرمي اور بیدردي ہے جو سلطنت عثمانیہ کے خون ناحق کے واسطے نہیں کي جا رہي ہے ؟ یورپ کے برتاؤ پر کیا ہم فرقان مجید کے اس نتیجہ خیز شذرۂ معرفت سے سبق نہیں لے سکتے ؟

ولن ترضى عنك اليهود ولا النصرى حتي تتبع ملتهم (پارہ اول سورہ بقر رکوع ۱۴ - آیت ۸)	اور (اے پیغمبر) نہ تو یہود ہي تم سے کبھي راضي ہونگے اور نہ نصاری ہي ' تاوقتیکہ تم ان ہي کا مذہب نہ اختیار کرلو -
و ان تمسسکم حسنة تسؤهم وان تصبکم سيئة يفرحو بها - و ان تصبرو و تتقوا لا يضرکم کيدهم شئياً (سورہ آل عمران) (۱۲ : ۱۱)	(مسلمانو !) اگر تم کو کوئي فائدہ پہنچے تو ان کو برا لگتا ہے اور تم کو کوئي گزند پہنچے تو اس سے خوش ہوتے ہیں اور اگر تم (انکي ایذاؤں پر) صبر کرو اور (انتقام میں زیادتي سے) بچو تو (اطمینان رکھو کہ) انکے فریب سے تمہارا کچھہ بھي نہیں بگڑتا ہے -

پہر کیا ایسي حالت میں مسلمانوں کو صرف یہي مناسب ہے کہ وہ ایک جلسہ کرکے سر ایڈورڈ گرے کے وزارت خانے میں تار بھیجیں اور اس بارگاہ احدیت کي طرف تہوڑي دیر کے واسطے بہي رجوع نہوں ' جسکے احکام جبروتي کے آگے تمام دنیوي طاقتیں ہیچ ہیں ؟

اب وقت تار بازیوں کا گیا - اب وقت اپنے خدا ' اپنے ہادي ' اپنے دل اور اپنے عالمگیر منتشر شیرازہ کے چاروں طرف غور و فکر کرنیکا ہے -

آستین نکلي ہوئي جیب و گریباں چاک چاک
دامن محشر سے وابستہ میرا داماں رہا

قوموں کي زندگي میں اُبھار اور جوش کا وقت اتفاق سے آتا ہے - اسلامیت کي زندگي میں بہي یہہ وقت ایک دور ارتقائي کے چکر سے آگیا ہے - اسکے نشیب و فراز پر غور کرنا اور ایک مستقل اور دوامي تحریک کي روح پہونکنا جانبازوں اور فدائیوں کا کام ہے - اب بہي اسلامیت کے پریشان ذروں میں کچھہ شرف نفس کا جوہر باقي ہے - حب وطن ' حمیت قوم ' اور عزت کي موت کو ذلت کي حیات پر ترجیح دینے اور اسکے سمجھنے کا میلان پایا جاتا ہے - ہم دیکھتے ہیں کہ یورپ کے دیوتاؤں کے پوجنے ' یورپ کے علوم و فنون کے پس خوردہ کہانے ' اور یورپ کي تہذیب خون آشام کي ریس کرنے سے مسلمان مایوس ہوگئے ہیں ' اور وہ دیکھہ رہے ہیں کہ جتني تحریکوں کے تخم یورپ کے آتش فشاں دھن میں بکھر گئے ان میں نمو اور حیات کے آثار مطلق نہیں - ساتھہ ہي جتني محدود بالارض اور سطحي کوششیں ہوئیں ' اُن سے آج تک نہ تو کوئي نتیجہ مرتب ہوا ' اور نہ آیندہ اسکے ہونیکي امید ہے - ایسے پر آشوب اور پر شور وقت میں ایشیا ' افریقہ ' اور یورپ سے آواز بلند ہو رہي ہے کہ :

(۱) خانہ کعبہ کے آزاد دامن امن میں ایک عالمگیر جمعیت فدائیان اسلام کي بہت جلد منعقد ہو - جہان عربي میں با خبر مسلمان سرنچکر بتائیں کہ مسلمانوں کي مذہبي اور سیاسي حالت کسطرح محفوظ رہ سکتي ہے - اس شوراۓ کعبہ کي تجویزیں اور کارروائیاں مختلف مقامي زبانوں میں عالمگیر طریقہ سے شائع کي جائیں :

(۲) نو جوان تعلیم یافتہ مسلمان ' جنکو اپنے دور افتادہ بہائیوں کا درد ہے ' ہجرت کریں ' یا کم سے کم کچھہ زمانہ کے واسطے ممالک اسلامیہ میں جا بسیں اور سمجھیں کہ دور کي ہمدردي اور قریب کي ہمدردي میں آسمان و زمین کا فرق ہوتا ہے - اسطرح اپنے بہائیوں کو اس عالمگیر سلسلہ آمد و رفت سے بیدار کریں اور سیلاب یورپ کي مدافعت کے پشتے اپنے جسم ' اپنے عمل ' اپنے مال اور اپنے جان سے پختہ کریں - ہجرت اور اخوت کو مسلمانوں کي تاریخ سے ایک معني خیز تعلق ہے -

کیا جاسکتا ھے کہ اگر کبھي ایسا وقت آجائیگا تو وہ روکے گي - میرا یہ بھي خیال ھے کہ یہي جرمني ھے جو انگلستان اور روس کے اصلي منشاء یعنے در دانیال سے روسي جنگي جہازات کیلیے آمد و رفت کا راستہ کھول دیے جانے کي مزاحمت کریگي [لیکن جرمني کے متعلق یہ خیـال درست نہیں ' بعد کے واقعـات نے پردے اٹھادیے - الهـــلال] - میري راے میں یہي سب سے بڑا اهم مسئلـه ھے جو بہت جلد همارے سامنے پیش آنے والا ھے - اگر یہ راستہ کھل گیا تو اسکا مطلب یہ ھوگا کہ قسطنطنیہ میں سلطان محض بے دست و پا بنا کر رکھدیے جائیں ' کیونکہ اسوقت یورپ کي ھر بحري طاقت کے اختیار میں ھوگا کہ جس بات کے لیے چاھیگي اُن پر دباؤ ڈالیگي اور ساحل پر گولہ باري کي دھمکي سے اُسکي تکمیل کرالیگي - سلطان ایک طرف سے تو بحر قلزم کي طاقتوں' یعنے انگلستان اور فرانس کے ' اور دوسري طرف بحر اسود کي جانب سے روس کے تابع فرمان بنجائینگے - یہ ایسي صورت ھے جو ایتلاف مثلث (جرمني ' اسٹریا ' ایطالیہ) کو مشکل سے پسند آئیگي' کیونکہ اُس حالت میں جب کبھي ایتلاف مثلث (جرمني ' اسٹریا ' ایطالیہ) اور اتحاد مثلث (روس ' فرانس ' انگلستان) کے درمیان عام معرکہ آرائي ھو جائیگي' تو ترکوں کو مجبوراً اول الذکر کے مقابلہ میں آخر الذکر کا ساتھہ دینا پڑیگا - انھي وجوہ سے میرے خیال میں یہ بھي صاف نظر آئیگا کہ جب یوروپین کانفرنس کے سامنے عثمانیوں کي آئندہ قسمت کے جملہ مسائل پیش ھونگے' اور اُسوقت تک عنان حکومت سر اڈورڈ گرے ھي کے ھاتھوں میں رھي' تو اِنگلستان آبناے باسفورس سے راستہ کھلوادیے جانے کے مسئلہ میں روس کا حامي رھیگا - عثماني سلطنت پر کیسی ھي کچھہ مصیبت کیوں نہ آجاے' در دانیال کا راستہ کھل جانا ایک ایسا امر ھوگا ' جس سے بڑھکر خطرناک اور مہلک دشمني مسلمانونکي زندگي کیساتھہ نہیں ھو سکتي - کیونکہ اس حالت میں خلافت اِسلامي اُن تین اشد ترین دشمنان اسلام کے ھاتھوں میں پڑ جائیگي' جنسے اسوقت اِسلام کا مقابلہ ھو رھا ھے' یعنے شمال مغربي افریقہ میں فرانس' مصر میں انگلستان ' اور وسط ایشیا میں روس -

خلیفۂ اسلام عیسائي یورپ کا ایک ادنی چاکر بنجائیگا -

یہي سبب ھے کہ اسوقت جو مصیبت کي تاریک گھٹائیں مسلمانوں کے معاملات پر ھر طرف سے چھائي ھوئي ھیں ' اسمیں اس خبر کو روشنـي کی سب سے عمدہ جھلـک سمجھنے پر آمادہ ھوں کہ شاہ فرڈیننڈ نے سلطان سے آپس میں بلغاري عثماني اتحـاد قائم کرنے کي ایک تجویز پیش کي ھے - میري راے میں اگـر یہ اتحاد قائـم ھوگیـا ' تو یہ سب سے بـڑا اور مضبوط اتحاد ھوگا ' جو خلافت کي آزادي کے قائم رکھنے کا ذمہ دار ھوسکے ' اور یہي وہ اتحاد ھوگا جو اغیار کي ھوسوں کو عملي طور پر روک دے سکے - یہ پہلا موقعہ نہیں ھے کہ اس قسـم کے اتحاد کا خیال پیدا ھوا ھو - علانیہ طور پر نہ سہي' لیکن سنہ ۱۹۰۸ ع کے انقلاب ترکي کے بعد سے لیکر آجتـک خاص خاص صحبتوں اور موقعوں میں بارھا اس اتحاد کا ذکر آچکا ھے ' اور میں بذات خود همیشـه اس اتحاد کا مرید رھا ھوں - میرا خیال ھے کہ سلطان کے لیے یہ بہترین موقع ھے کہ ایک آزادانہ فرصت کی مہلت کو کام میں لاکر اپني سلطنت کي اِس ضرورت کو پورا کرلیں اور اپني پچھلي شکست کي تلافي کرلیں - اگر یہ ممکن نہو اور اگر طاقتونکي راے ھوئي کہ باسفورس اور در دانیال کا راستہ کھولدیا جاے' تو میرے خیال میں یہ اس سے ھزار درجہ بہتر ھوگا کہ قسطنطنیہ سے تخت خلافت کو ھٹا کر ایشیاے کوچک میں لیجایا جاے - [لیکن اسکا وقت چلا گیا - جو ایک اڑتي ھوئي خبر عثماني بلغاري اتحاد کي اڑتي تھي اسکي پھر تصدیق نہیں ھوئی - الهـــلال]

اِس اهم ترین مسئلہ سے قطـع نظر کرکے ' جسکا ھر پہلو نہایت نازک اور دقیق ھے ' عثماني سلطنت کي فوري ضرورت یہ ھے کہ حکـومت کا انتظام اُن ناقابل اور نامراد ھاتھوں سے لے لیـا جاے جنھوں نے اسکے ساتھہ خیانت کي ھے - (کامل) پھر اُسي تیرہ و تارگوشے میں دھکیل دیا جاے جس سے وہ چار مہینے ھوئے اپنے ملک میں تباھي لانے کے لیے انگلستان کا دوست بنکر نـکلا تھا - نیز عثماني پارلیمنٹ ازسر نو جمـع کیجائے - شوکت پاشا دوبارہ وزیر جنگ مقرر ھوکر فوجي انتظامات اپنے ھاتھوں میں لیں ' اور پارلیمنٹ کي نامزدگي سے ایک ایسي وزارت قائم ھو' جسکے ارکان اپنے وطن کے سچے خیر خواہ ھوں - [الحمد للہ کہ یہ امید اب واقعہ ھے - الهلال]

سلطنت کي اس عام مصیبت میں میرا خیال ھے کہ مصر کا حصـہ بہت کم ھوگا - غالب سے غالب یہیں تـک ھے کہ ھمارا دفتر خارجیہ سلطان کي فوجي کمزوري سے فائدہ اٹھـا کر کسي نہ کسي شکل میں ممـالـک خدیویہ پر برطانوي دخـل کي منظوري حاصل کرلیگا - یہ ایک افسوس ناک بحث ھے - میں نہیں چاھتا کہ آج اِس مسئلہ کو طول دوں -

تـتـمــــه

میں مضمون لکھہ ھي رھا تھا کہ اس امر کا اعلان سننے میں آیا کہ " صلح کي گفتگو لندن میں ھوگي تا کہ ترکونکے وکلا سر اڈورڈ گرے کي صلاح سے فائـدہ اٹھا سکیں " یہ اعلان اصلي حالات کے لحـاظ سے ایک عجیب شومي قسمت کا اعلان ھے - ساتھہ ھي ساتھہ وہ برقي خبر بھي' جو سر اڈورڈ گرے کے اخبار (وسٹ منسٹر گزٹ) میں ایشیاے کوچک کي حکومت کي سرخي کے نیچے خصوصیت کے ساتھہ نمایاں طور پر شائع ھوئي ھے ' کچھہ کم نا مبارک نہیں ھے - ایک خبر چھپا ھے کہ روس اور انگلستان کے سخت اصرار پر باب عـالی نے اِس بات کا فیصلـہ کرلیـا ھے کہ " اناطولیـہ " اور " میسوپوٹیمیہ " کي حکومت کے انتظام کے لیے ۱۶ - روسي اور انـگریـزي انسپکٹر مقرر کرے اور اُن ممالک کي ذمہ دار پبلـک کو ایک حد تک سلف گورنمنٹ عطا کردے - اسکے یـہ معنی ھیں کہ ایشیائي ترکي میں سر اڈورڈ گرے کي مشہور معروف ایران والي پالسی دھرائي جاے' یعني زار روس کے ساتھہ انتظام حکومت کی تقسیم کي وہ پالسي' جو بہ الفاظ دیگر " غارت گري بلا جنگ و جدال " کے موزوں تر الفاظ سے تعبیر کي جا سکتي ھے -

[الهـلال]

یہ مضمون مسٹر بلنٹ نے ۸ - ڈسمبر کو لکھا تھا' اسلیے واقعات ما بعد کا اسمیں ذکر نہیں - مسٹر موصوف کو مشرقي مسئلے کے اسرار و رموز پر جیسا کچھہ عبور ھے ' اور علی الخصوص وزارت خانہ لنڈن کے پوشیدہ دسائس و فریب سے جیسی محرمانہ واقفیت رکھتے ھیں ' اسکا ثبوت انکي کتـاب " تاریخ سري مصر " سے ملچکا ھے - لیکن (ایجپٹ) کے مضامین بھی همیشہ ایک تازہ شہادت ھوتے ھیں - پچھـلے دنوں الهلال کے صفحوں میں آپنے انکا مضمون پڑھا تھا جسکے قیاسات اور اظہارات حرف بحرف صحیح ثابت ھوے - اب یہ دوسرا مضمون ھے - جسمیں صلح کانفرس کے انعقاد تک کے واقعات کي بنا پر انھوں نے اپني رائین ظاھر کی ھیں -

اسلام دوستي کي یہ سر گذشت اس حکومت کي ھے ' جس کے اجکل اسکے بغیر تنخواہ کے ایجنٹ ' مسلم نواز اور وفادار اسلام ظاھر کرتے ھوے اپنے خدا اور اپنے ضمیر' دونوں سے نہیں شرماتے : و اللہ یعلم انہم لکاذبون الخاسرون -

مراسلات

اُورئینٹ بنک آف انڈیا لمیٹڈ

کیطرف سے

سرپرستي رایٹ آنریبل سید امیر علي صاحب بالقابه
ترکي سلطنت کو اسلامي قرض حسنه

— * —

چونکه ڈائیرکٹران اُورئینٹ بنک آف انڈیا لمیٹڈ سے یه استدعا کی گئی هے که اِسوقت ترکي سلطنت کو مالي فایده و امداد پہنچانے کیواسطے ایک ایسے عام اسلامي قرض حسنه کا انتظام و بندوبست عمل میں لایا جائے جسمیں بالاتفاق تمام مسلمانان هندوستان کي شرکت و شمولیت هو - لهذا یه فیصله کیا گیا هے که ایک بہت بهاري رقم زر، بنک کیطرفسے بذریعه جاري کرنے ایسے میعادي تمسکات قرضه کے بہم پہونچائي جائے' جوکه بالکل بغیر سود کے هوں - اور پهر یهي رقم کثیر بطور قرضۂ حسنه گورنمنٹ عثماني کو بهي اِسي طرح بالکل بغیر کسي سود کے دیدي جائے - اسپر بنک' سرکار عثماني سے صرف ایک قلیل سي مقررہ رقم محض بطور کمیشن فقط اُن اخراجات کو پورا کرنیکی خاطر لینا قبول کریگا جوکه اِس قرض حسنه کے اجرا و قیام وغیره کے متعلق هونگے - اور کافي رقوم سرمایه کے جمع هوجانے پر بنک کے ڈائرکٹران فوراً روپیه مذکور کو اُس بندوبست داد وستد اور کاروبار قرضه میں داخل کردینگے جوکه ترکي سلطنت کے ساتهه کیا جائیگا - اور وه یا تو اِس شرط و قرار داد پر هوگا که یه ایک سراسر جدید قرضه هے جو سود کي آلایش سے بالکل پاک و مبرا اور محض هندوستاني مسلمانوں کي طرف سے دیا جاتا هے - اور یا یه که روپیه مذکور سرکار عثمانیه کے اُن موجوده قرضهجات کا کوئي ایک حصه یا اُنکی کسي مقدار کے حاصل کرنے میں دیدیا جائیگا' جوکه دولت عثمانیه کي طرف سے بصورت تمسکات عثمانیه جاري کئے گئے هیں - بالفعل جیساکه مشوره دیاگیا هے' صاحبان موصوف طریقۂ اول الذکر کا اختیار کرنا بوجه اسکے زیاده پسند کرینگے که طریقۂ مذکور بلحاظ کثیر هندوستاني مسلمانوں کے مذهبي احساسات اور اُنکي لایق قبولیت و قابل قدر خواهشات کے زیاده تر معزز و سرفراز اور زیاده تر مقبول و مناسب و فایده بخش اور زیاده تر قابل منظوري و پسندیدگي هے -

اس غرض کے واسطے جو بانڈز (یعنے تمسکات) منجانب بنک جاري کئے گئے هیں - اُنکو " مسلم لون بانڈز " (یعنے اسلامي تمسکات قرض حسنه) کہا جاتا هے - اور یه بہت هي قلیل مالیت کے هیں - یعنے انکي قیمت في قطعه صرف مبلغ پانچ روپیه' دس روپیه' اور پچاس روپیه تک رکهي گئي هے - نیز یه که تمسکات مذکوره اُنکے هر ایک اصل مالک یا جایز وارث و جانشیں کے حق میں حسب ضابطه راجب الادا قرار دیے گئے هیں اور انکا کل روپیه بغیر سود کے اُنکي تاریخ اجرا سے دس سال بعد بلاکم و کاست واپس ملجائیگا - لیکن اگر قرضۂ مذکور کي واپس ادئیگي یا وصولي منجانب سلطنت ترکي دس سال کی معیاد گذرنے سے پیشتر هوجاے' تو اس حالت میں روپیه مذکور اُن تمسک داروں کو واپس دیدیا جائیگا جوکه بصورت اُسکو واپس لینا چاهیں' اور تمام روپیه جوکه اِس مد میں وصول هوگا بنک کي طرف سے اِنویسٹ (یعنے کسي اور کاروبار میں لگاکر مفید) نہیں کیا جائیگا - تاوقتیکه ترکي حکام کے ساتهه جو بندوبست و داد و ستد اور کاروبار قرضه کا هوا هو' وه بالکل مکمل اور تیار هوجاے - لیکن حساب فلوٹنگ یعنے چلت میں جمع رکها جائیگا - اور اس سررشته قرض حسنه کے مربي و سرپرست رائیٹ آنریبل سید امیر علي صاحب بالقابه اِس امر کے باقاعده انتظام وغیره کیواسطے حسب ضابطه ایک ایسا بورڈ بهي قائم فرمائینگے جسمیں کئي ایک اعلی عهده داران سلطنت ترکي اور کئي ایک با رسوخ معزز انگریز صاحبان جو سلطنت ترکي کے محب اور دوستدار هیں شامل و شریک هونگے - تاکه وه همارے هندوستاني تمسک دار بهائیونکے فوائد اور حقوق کي بوجه احسن نگراني و حفاظت کرسکیں - اور اس امر کو بهي ملحوظ رکهیں که جو روپیه هندوستان سے جمع کرکے دیاجاے وه ٹهیک اپنے موقعه اور محل مناسب پر لگایاجائے چنانچه اس بارے میں رائیٹ آنریبل سید صاحب ممدوح نے ابهي سے کئي سربرآورده وزراے سلطنت ترکي سے گفتگو فرمالي هے اور بنک کو اپني منظوري بهیجدي هے - پس ڈائیرکٹران بنک یه اُمید اور یقین کرتے هیں که اگر هندوستان کا هر ایک ایسا مسلمان جو اپنے اسلام کي خاطر کسي طرح کم ازکم پانچ روپیه تک بهي قرض دینے کي استطاعت رکهه سکتا هو اِس اسلامي قرض حسنه کا تمسک دار بنجاے تو ایک بہت هي تهوڑي مدت اور قلیل عرصه کے اندر هي کروڑوں روپے اِس مد میں اکٹهے هوکر جمع هوسکتے هیں - پس ڈائیرکٹران مذکور اسیواسطے هر فرد مسلمان اور هر ایک پیرو اسلام سے بطور اپیل یه عرض کرتے هیں که وه اس اسلامي قرض حسنه کو ایک کامیاب نتیجه پر لانے میں هرگز کوئي بهي رکاوٹ نه رهنے دیویں - اور اس طرح دنیا کو یه ثابت کردکهائیں که اس ملک کے مسلمان بهي ابهي تک کیا کچهه کامیابی حاصل کرسکتے هیں -

فارم درخواست براے خرید تمسکات طلب فرمایئے اور براه مهرباني اسکا پورا پورا اندراج فرماکر بمعه کل رقم کے جو اُن تمسکات کي بابت راجب الادا هو' جنکے واسطے درخواست کیجاے' بنام منیجر صاحب هیڈ آفس اُورئینٹ بنک آف انڈیا لمیٹڈ لاهور یا بنک مذکور کی کسي شاخ کے منیجر کو یا براه راست راقم کے پاس بهیجدیجیے -

مقام لاهور مورخه ۲۲ جنوري سنه ۱۹۱۳ ع

(دستخط) احمد حسن بیرسٹرایٹ لا
منیجنگ ڈائیرکٹر اورئینٹ
بینک آف انڈیا لمیٹڈ لاهور

ایک انگریز کي شریفانه اخلاقي جرأت

مسٹر (اوبري هربٹ) نے انگلستان کي انجمن حامي بلقان کي ممبري سے استعفاء ایک خط کے ذریعه سے دیا' جو انهوں نے اخبارات میں شائع کیا هے - مسٹر موصوف اس خط میں انجمن کے اس رزولیوشن کو سخت ناپسند کرتے هیں جسمیں یه طے کیا گیا هے که دول عظمی پر زور ڈالا جائے که وه مطالبات کے حاصل کرنے میں ریاستهاے بلقان کي مدد کریں اور ترکي پر زور ڈالیں که وه بلقان کے مطالبات من و عن تسلیم کرلے - مسٹر موصوف کهتے هیں که یه تجویز اس ناطرفدارانه پالیسي کے خلاف هے جو انگلستان نے اختیار کي هے - اسکے بعد مسٹر موصوف ناظرین کي توجه ان وحشیانه مظالم کي طرف منعطف کرتے هیں جو بلغاري' سروي' اور یوناني فوجوں نے مسلمانوں پر کیے هیں - پهر وه کهتے هیں که بلقانیوں کے وحشیانه و انسانیت سوز مظالم طشت از بام هوگئے هیں اور اسقدر ناقابل انکار مسلم اور غیر مسلم ذرائع سے ثابت هوگئے هیں که انمیں شک کي گنجایش نہیں' پس اگر انجمن کي بنیاد تعصب مذهبي یا جنسي کے بدلے حق پرستي اور مظلومي کي دستگیري کے اصول پر هے تو اسکو اپنا اول فرض یه سمجهنا چاهیے تها که وه علی الاعلان بلقانیوں کے وحشیانه مظالم پر اظهار نفرت کرے

(۳) یورپ کے اُن اسباب کو ایک سخت عالمگیر طریقه سے بائیکاٹ کر دیا جاے' جن سے ممالـک اسلامیه کا قلع قمع کیـا جارها هے - اپنے دار العلـوم ' اپنے مرکز' اور اپنے چرچے هوں - هر برٹ اسپنسر نے جاپانیوں سے کہا تھا که اگر اپني شخصیت کو محفوظ رکھنا چاهتے هو تو یورپ کے کل ضروري علوم و فنون اپني زبان میں کرلو - ایک چپه زمین کا یورپ کے کسي اجاره دار کو ندینا - اپني عورتیں انھیں ندینا اور انکي عورتیں اپنے گھر میں نه لانا - بظاهر مغربي هونا مگر باطناً مشرقي رهنا -

(۴) عربي زبان بولنے ' عربي زبان سیکھنے ' اور عربیت کے چرچے کے لیے فوراً آماده هو جانا' جس سے مرکز اصل کے طرف میلان بالطبع کي راهیں نکلیں' اور مسلمانان عالم میں اپنے سر چشمه سے قربت بڑھتي جاے -

(٥) قران مجید پڑھنے اور سمجھنے کے فوري ان‌تھک وسایل اور طریقے پیدا کرنا' تا که مسلمانان عالم کو معلوم هو جاے که همارا رهنما غیر فاني هے اور هم کو اسپر یوں اعتماد هے که اسي کي بدولت هم نے ایک طرف رومیوں کے چھکے چھڑا دیے اور دوسري طرف آتش پرستوں کا طبقه پلٹ دیا اور علوم و فنون کي مشعل لیکر دنیا میں اجالا کر دیا تھا -

(٦) مسلمانان عالم کے دل سے یه خیال نکالنا که یورپ تہذیب و ترقي کا دیوتا هے اور وه هر جگهه حاضر و ناظر هے - بلکه یه جاگزیں کرنا که اسکي کمزوریاں اسکي مقصـد کو کھوکلا کر رهي هیں اور وه اسوقت دوسروں کي کمزوریوں سے فائده اُٹھا رها هے -

فرقان مجید لایالونکم خبالا (نصاری تمھیں ضرر پہنچانے میں هرگز دریغ نه کرینگے) کا معلم هے -

(۷) هزار ها نوجوان مسلمان یورپ ' امریکه ' اور جاپان بھیجے جائیں جو سیاسیات اور واقعات جدیده کے تجربوں کے علاوه فنون عملیه کے ماهر هوکر آئیں اور وه بلاد اسلامیه میں تقسیم کردیے جائیں - ابھي اسکا وقت هے - ممکن هے که آینده دس برس میں کسي مشرقي کو کوئي علم اور فن یورپ اور امریکه والے نه بتائیں -

(۸) مسلمانان عالم کا ایک (خزینة الاسلامیه) خانه کعبه کے صدر مقـام میں قائم هو - جس میں زکوة ' اوقاف ' اور چنده کا روپیه فراهم هوا کرے - بلکه مسلمانان عالم اسکے واسطے اپنے اوپر ایک خاص ٹیکس (فدیۂ اسلام) کے نام سے مقرر کرلیں - اسي سے مختلف ضرورتیں پوري کریں -

* * *

یورپ نے بڑي مستعدي اور سرگرمي سے ممالـک اسلامیه کے زیر و زبر کرنیکا تہیه کرلیـا هے' لیکن تاریخ گواهي دے رهي هے که ایسي ظالمانه تحریکوں کي ابتدا بڑے دھوم اور بڑے تیز رفتاري کے ساتھه هوي هے مگر ایسي تحریکوں کے توڑنے اور مدافعت کے واسطے جو انتظامي طریقے پیدا کئے جاتے هیں' انکا آغاز بہت سست اور کمزور هوا هے - لیکن بعـد چندے وه ظالمانه تحریکیں دھیمي پڑجاتي هیں اور اسکے برخلاف مدافعت پسند طریقے رفته رفته زور پکڑ جاتے هیں - یهي حال یورپ اور اسلام کا هوگا - اسلیے که موجوده واقعات نے مسلمانوں کو یورپ سے بیزار کردیا هے - ان میں اخوت ' همـدردي' اور جاں نثـاري کي چنـگاریاں زنده هوگئي هیں جو زمانه کي آب و هوا سے مشتعل هوکر شعلۂ برق کا کام دینگي -

(فاران) کي چوٹیـوں سے آوازیں آ رهي هیں اور (مدینـه) کے غیـر فاني بادشـاه کي فوجیـں آراستـه هـو رهي هیں -

(محمد نذیر هاشمي غازیپوري)

[بذیل مراسلات]

الهلال اور مسئلۂ تعلیم نسوان

— * —

محسن قوم و ملک ! السـلام علیکـم

آپکي آزادانه و منصفانه راے زني کا مرقع صفحات الهلال میں دیکھکر مجھے خیال پیدا هوا که میں بحیثیت فرقۂ اناث کي ایک ادنی فرد هونیکے آپسے اپنے کس مپرس فرقه کي بابت کچھه عرض کروں مگر ذرۂ بے مقدار کا خورشید تاباں کے مقابله میں تیزي دکھلانا علامت حماقت و قابل مضحکه فعل هے - بھلا کہاں میں کندۂ ناتراش پرده نشیں هندوستاني لڑکي ' اور کہاں آپ جیسے عالم متبحر واجب التعظیم بزرگ -

چه نسبت خاک را با عالم پاک

عرض مدعا سے قبل میں یه گوشگذار کردینا انسب سمجھتي هوں که آپ میري اس بیباکي کو میري خیره چشمي پر محمول نفرمائیں -

میں آپسے صرف اسقدر نہایت منت سے التجا کرتي هوں که آپ کبھي کسي مناسب موقع پر حقوق نسوان پر روشني ڈالیں جسکے ضمن میں تعلیم نسوان و حجاب نسوان پر بھي اپني قیمتي راے کا اظهار فرمائیں -

اگرچه یه بدنصیب مسئلے مقاصد الهلال سے قطعي بے تعلق هیں مگر میرا دل خود رفته مجبور کر رها هے که آپ جیسے همدرد قوم کے روبرو اپنے کمزور بیکس و محروم فرقه کي حالت زار کا فوٹو پیش کرکے آپکے خیالات پاکیزه معلوم کروں' خواه خلاف توقع هي کیوں نهو - و نیز مجھے یه بھي امید هے که شاید آپکا صرف ایکمرتبه زور قلم دکھانا بدنصیب مستورات کي حمایت میں اکثر سنگدل قلوب کو موم کرکے میري بعض همجنسونکو جهالت کے غار عمیق میں گرنے سے بچالے اور آپکے زور دار فقرے' آپکا سحر آگین انداز تحریر' ممکن هے که میري مانند اکثر حضرات کے دلونپر رعد و برق کا سا اثر دکھاے - ذلک فضل الله یوتیه من یشاء -

افضال الهي سے هندوستان کے لا تعداد بزرگان قوم فرائض قومي کو انجام دے رهے هیں مگر وائے برگشتگي بخت زنان ' که کوئي خدا کا بنده صادق مسیحاے وقت بنکر مستورات کے الم پنهاں کي خبر نهیں لیتا جو هر عورت کے دل میں بصورت جهالت موجود هے - الا ماشاء الله - میں مقر هوں که تعلیم نسوان کي اهم ضرورت هندوستان میں زیاده تر محسوس هو چکي هے مگر آه ! آه !! ابھي تعلیم اخوان ملک کیطرح عام نهیں هوئي میرا دعوی غلط نهوگا اگر میں کہوں که فیصدي دس عورتیں زیور تعلیم سے مزین نظر آئینگي اور چشم بد دور فیصدي نوے مرد - بس یهي خیال همیشه میرے قلب مضطرب میں هیجان پیدا کیے رهتا هے -

میں غالباً اداے فرض انسانیت سے قاصر رهونگي اگر الهلال کي نسبت چند کلمات عرض نه کردوں - میرے خیال میں اگر مسلمانان عالم کي بیداري کا کوئي ذریعه هوسکتا هے تو وه الهلال هے - اور الهـلال کو هي خیراندیشـانه (حقیقي معنوں میں) پالیسي رکھنے کا شرف حاصل هے - آپکے پاکیزه خیالات ناصحانه انداز بیان کو دیکھکر بیساخته میرے منه سے نکلتا هے که :

اللـه کرے حسـن رقـم اور زیاده

آخر میں میں امید کرتي هوں که میري مرقومۂ بالا ناچیز التجا شرف قبولیت حاصل کریگي فـقـط -

راقمه آتمـه

آپکي ایک ناچیز هندوستاني بہن

ناموران غزوۂ بلقان

سرگذشت انقلاب

— * —

پر اسرار ۱۲ - جھنڈیاں

— * —

(۳)

— * —

اب گذشته انقلاب کے تفصیلي حالات آنا شروع هوگئے هیں - گذشته ڈاک کے عربي اخبارات میں گو تاربرقیوں سے زیادہ نہیں ' اور غریب (المؤید) تو بالکل تی کی حالت میں ہے ' لیکن قسطنطنیه کے اخبارات میں انقلاب کے ابتدائي ' اور لمزري ڈاک میں بعض نہایت دلچسپ تفصیلات هیں - هم آج کي اشاعت میں معلومات کا خلاصہ درج کرتے هیں - اینده پرچه میں اب اسلہ نگار جلیل : (ڈاکٹر مباح الدین شریف بے) کي ہي شائع کرینگے ' اور اسکے بعد اسي سلسلے میں غازي انور بے) کي خود نوشته یادِ عمري -

* * *

گورنمنٹ کو افسروں کي طرف سے بار بار آگاہ کردیا گیا تھا که فوج کسي خیال کے جنگ کو دوبارہ اري دیکھنا چاھتي ھے اور وہ انکے سے سخت مضطرب ہے - نیز انجمن اتحاد و ترقي کے مدبرین ي برابر اسي پر زور دیے جارھے ' مگر کامل پاشا اسکا سخت مخالف تھا - اسکا خیال تھا که خطرات جو دوسروں کو سامنے نظر آتے هیں ' اسکے سامنے بالکل ہیچ ہیں - اسکو ناظم پاشا پر پورا بھروسه تھا اور اسلیے ان خطرات کي کچھه ہي پیش بندي نہیں کي گئي -

اس ھونیوالے انقلاب کي صبح کو (طلعت بک) نے کامل پاشا سے ملاقات کي اور اثناے گفتگو میں صاف طور سے ظاہر کردیا که " یا باب عالي اس موقع پر دول کي یاد داشت کو منظور کرنے سے انکار دے ' یا پھر ایک سخت خونریزي کیلیے مستعد ھو جاے ! "

* * *

اس مبارک دن کي دوپہر ڈھل چکي تھي ' تین بجے کا وقت اور خاموشي اورسکون کے خلاف کوئي بات نہیں ھوئي تھي ' که یکایک نے والے حادثے کا پہلا نشان ظاہر ھوا - امجد بک (والي ادرنه) ایک گھوڑے پر سوار نظر آے ' جنکے ساتھه پانچ سوار اور تھے - جونہي انہوں نے باب عالي کے طرف جانے کیلیے اپنے گھوڑیکے لگام موڑي ' معاً ۱۲ آدمیوں کي ایک جماعت قریب کے قہوہ خانے سے نکلتي ہوئي نظر آئي ' اور سڑک پر پہنچتے هي انہوں نے بغل سے سرخ و سفید رنگ کي جھنڈیاں نکالیں اور انکو بلند کرکے کھول دیا -

یه عجیب پر اسرار جھنڈیاں تھیں ' جن پر قرآن کریم کي آیات کارچوبي کام سے لکھي ھوئي تھیں ' اور خاموش و ساکن فضاے شہر کو متحرک و متلاطم کرنے میں ایک نا قابل فہم طلسمي اثر رکھتي تھیں - اس جماعت نے جلد جلد قدم بڑھانا شروع کردیا - یکایک ایک دوسري راہ سے ۱۲ - جھنڈے نمودار ھوے - انکے نیچے بھي ۱۲ - یا - ۱۵ ادمیوں سے زیادہ تعداد نه تھي - چند لمحوں کے بعد ایک دوسرے راستے سے ایسي هي جماعت نکلي ' اور پھر تیسري اور چوتھي اور پانچویں ' غرضکه پہلي جماعت اپني سرخ وسفید جھنڈیوں کو لیے ھوئے جوں جوں بڑھتي جاتي تھي ' نئي نئي جماعتیں پورے سکون اور خاموشي سے آ آکر ملتي جاتي تھیں - پندرہ بیس منٹ کے اندر شہر کا کوئي راسته جو باب عالي تک جاتا ھے ' پر اسرار ۱۲ - والي جماعت سے خالي نہیں رھا ' اور بغیر کسي شور و ھنگامے کے ' باب عالي تک پہنچتے پہنچتے ایک بڑي جماعت فراھم ھوگئي -

جونہي یه گروہ باب عالي کے بڑے پھاٹک پر پہنچا ' ایک جانب سب کي نگاھیں اٹھه گئیں - سب نے دیکھا که غازي (انور بے) ایک گھوڑے پر سوار چلے آرھے هیں -

یوروپین ترکي کا نظارۂ آخري

سلانیک کا ایک معدن باغ -

* * *

اب یه ایک پوري با قاعدہ جماعت تھي ' جسکي تعداد سو کے قریب تھي - غازي انور بے کے بعد سب سے زیادہ قابل ذکر نیازي بک اور طلعت بے هیں ' جو سب سے آگے تھے - انکے علاوہ انجمن اتحاد و ترقي کے رھنما اور " فدائي " ممبروں کي جماعت تھي -

صدر دروازے سے بڑھتے هي جماعت نے سب سے پہلے نعرہ لگایا :

" حکومت سے دست بردار ھو جاو ! هم ملک کو بچائیں گے ! " -

اس نعرے کے ساتھه هي پوري جماعت نے باب عالي کے اندر داخل ھونا چاھا - جو محافظ دستۂ فوج وھاں موجود تھا ' اس نے کسي طرح کي مزاحمت نہیں کي -

قومي جماعت کا باب عالي کے سامنے نمودار ھونا اور پھر یکایک اندر داخل ھوجانا ' اسقدر جلد ظہور میں آیا که تمام واقعه بالکل ایک طلسم معلوم ھوتا ھے -

لیکن در اصل اس واقعه پر کچھه بھي تعجب نہیں کرنا چاھیے - تعجب کا اصلي مرکز اتحاد و ترقي کے پر اسرار اعمال هیں ' جس نے

ادبیات

—*—

تنزل اسلام کا سبب اصلي

—:○(*)○:—
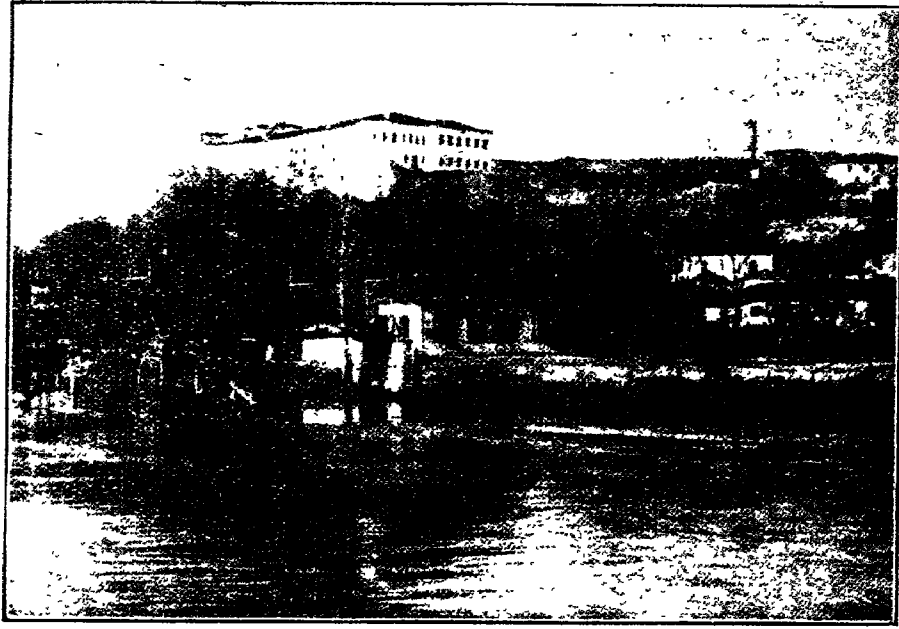
لوگ کہتے هیں که یه بات هے اب امر صریح * که زمانه میں کہیں عزت اسلام نہیں
آپ جائینگے جہاں ' قوم کو پائینگے ذلیل * اس میں تخصیص عراق و عرب و شام نہیں

* * *

یه بهي ظاهر هے که هیں مختلف الحال یه لوگ * کوئي چیز ان میں جو هو مشترک عام ' نہیں
ایشیائي هے اگر یه ' تو وه هے افریقي * اور کوئي رابطۂ نامۂ و پیغام نہیں
لاله رخ یه هے ' تو زنگي و سیه فام هے وه * یه سمن بر هے ' وه موزون و خوش اندام نہیں
اسنے گہوارۂ راحت میں بسر کي هے عمر * وه کبهي خوگر آسایش و آرام نہیں
وه ازل سے هے کمند افگن و شمشیر نواز * اِسکو جز عیش ' کسي چیز سے کچھه کام نہیں
خوان و ایوان سے بهي سیري نہیں هوتي اُسکو * اِسکو گر نان جویں بهي هو ' تو ابرام نہیں
اِسنے یورپ کے مدارس میں جو سیکهے هیں علوم * وه ابهي ابجد تعلیم سے بهي رام نہیں
اسقدر فرق و تفاوت په بهي هے عام یه بات : * قوم کا دفتر عزت میں کہیں نام نہیں

* * *

پس اگر غور سے دیکهو ' تو بجز مذهب و دین * هم مسلمانوں میں کوئي صفت عام نہیں
ان اصولوں کي بنا پر یه نتیجه هے صریح : * سبب پستي اسلام ' جز اسلام نہیں

* * *

ان مسایل میں هے کچهه ژرف نگاهي درکار * یه حقایق هیں ' تماشاے لب بام نہیں
غور کرنے کیلیے فکر و تعمق هے ضرور * منزل خاص هے یه ' رهگذر عام نہیں
بحث مافیه میں پہلي غلطي یه هے ' که آپ * جسکو اسلام سمجهتے هیں وه اسلام نہیں
آپ کهانے کو بنا دیتے هیں ' پہلے مسموم * پهر یه کہتے هیں ' غذا موجب اسقام نہیں
اعتقادات میں هے سب سے مقدم توحید * آپ اس وصف کو ڈهونڈهیں تو کہیں نام نہیں
کون هے شائبۂ شرک سے خالي اسوقت * کون هے جسپه فریب هوس خام نہیں ؟
استانوں کي زیارت کے لیے شد رحال * اس میں کیا شان پرستاري اصنام نہیں ؟
کیجیے مسئلۂ " شرک نبوت " په جو غور * کفر میں بهي یه جهانگیري اوهام نہیں
اب عمل پر جو نظر کیجیے آئیگا نظر * که کسي ملک میں پابندي احکام نہیں
اغنیا کي هے یه حالت ' که نہیں هے وه رئیس * جسکے چہره په فروغ مئے گلفام نہیں
نص قراں سے مسلمان هیں بهائي بهائي * اس اخوّت میں خصوصیت اعمام نہیں
یاں یه حالت هے که بهائي کا هے بهائي دشمن * کونسا گهر هے جہاں یه روش عام نہیں
نه کہیں صدق و دیانت هے نه پابندي عهد * دل هیں ناصاف ' زبانوں په جو دشنام نہیں
آیت " فاعتبروا " پڑهتے هیں هر روز ' مگر * علما کو خبر گردش ایام نہیں

* * *

الغرض عام هے جو چیز ' وه بیدیني هے * صاف یه بات هے ' دهوکا نہیں ' ایهام نہیں
ان حقایق کي بنا پر سبب پستي قوم * ترک پابندي اسلام هے ' اسلام نہیں

(شبلي نعماني)

PRINTED & Published by A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. Pblg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA

ہاں تک کہ نئي وزارت قائم هوجاے "
وہ لوگ رات کے دو بجے رہا کردیے گئے تھے -

* * *

اس اثنا میں کیا حکومت بالکل غافل رهي ؟
نہیں ' لیکن انجمن کے جادو نے سب کو سلادیا تھا ' اور اب مدافعت کرنے کي وقتي کوشش بے فائدہ تھي - باب عالي کي محافظ فوج کا حال لکھہ چکا هوں ' اور پھر مزید یہ کہ اسکا افسر غائب تھا - اس پورے عرصے میں سپاهیوں کو کوئي حکم نہیں دیا گیا کہ موجودہ حالات میں انہیں کیا کرنا چاهیے ؟

محافظ دستے کے افسر نے ایسا ظاهر کرنے کي کوشش کي' گویا اتفاقاً اسکے آنے میں دیر هوگئي ' لیکن در اصل ایک شریک انقلاب افسر اسپر مسلط کر دیا گیا تھا کہ حرکت نہ کرسکے -

خاص شہر کے حاکم کي سرگذشت نہایت عجیب ھے - اول تو اسکو بہت دیر میں اطلاع ملي ' پھر سب سے نزدیک کے فوجي بارک میں جاکر سپاهیوں کو جمع کرنا چاھا ' مگر معلوم ھوا کہ وہ تو سب کے سب سازش میں شریک هیں !

وہ دوڑا ھوا دوسري پلٹن میں گیا' لیکن وھاں افسر موجود نہ تھے ! سپاهیوں کو حکم دیا کہ طیار ھوں ' مگر انھوں نے نہایت سرد مہري سے یہ جواب دیکر ٹالدیا کہ " افسروں کے معاملات میں ھم دخل نہیں دینگے " ! بالاخر نا امید ھوکر خاموش ھوگیا ! !

لیکن یہ خاموشي ' سپاهیوں کي عجیب خاموشي سے بھي عجب تر تھي - کیا یہ خود بھي شریک سازش تو نہ تھا ؟

عجب نہیں' کیونکہ اب دنیا بدل گئي تھي اور ھر چیز کا مالک (انور بے) تھا !

* * *

تھوڑي ھي دیر کے بعد (غازي انور بے) دوبارہ نمودار ھوا - اسکے ھاتھہ میں فرمان سلطاني تھا : " ھزیکسلنسي محمود شوکت پاشا وزیر اعظم مقرر کر کیے گیے "

اس خبر کے اعلان کے ساتھہ ھي کمیٹي نے پہلا کام یہ کیا کہ عوام میں سکون اور با قاعدگي پیدا کرنے کي انتہائي کوشش شروع کردي' جنکے ھجوم اور ھنگامے سے ایک محشر جوش و خروش بپا تھا - کمیٹي کے ممبروں ھي میں یہ کام تقسیم کردیا گیا ' کیونکہ اب انکے سوا پبلک کو کوئي خاموش نہیں کرا سکتا تھا -

اسکے ساتھہ ھي اتحاد و ترقي کے مخالفین و معاندین کي گرفتاریاں بھي شروع ھوگئیں - دول خارجہ کے سفرا نے مفرورین کیلیے محفوظ مقامات مہیا کیے اور اسطرح سعید پاشا (پسر کامل پاشا) مختار بک (پسر شیخ الاسلام) اور محل کے ماتحت سکرٹري رشید پاشا نے فوراً بھاگ کر سفرا کے یہاں پناہ لي -

اب دیکھنا یہ ھے کہ انجمن کا سلوک اپنے دشمنوں کے ساتھہ کیسا ھوتا ھے ؟ وہ دشمن ' جنسے انتقام لینے کي آج پوري طاقت حاصل ھے - کیا انجمن انکو سخت سزائیں دینا پسند کریگي ؟

* * *

بظاھر سازش کنندوں کي تعداد بہت قلیل تھي ' وقت اور فرصت اس سے بھي کم ' تاھم انھوں نے جس مستعدي' چالاکي اور حیرت انگیز سرعت کے ساتھہ ایک عظیم الشان انقلاب پورا کردیا ' وہ همیشہ نا قابل فراموش رھے گا -

ٹیلي فون اور ٹیلي گراف کے وہ تمام تار کاٹ ڈالے گئے تھے' جو باب عالي' محل سلطاني' اور دفتر جنگ میں باھم مخابرہ کا ذریعہ ھوسکتے تھے - اسماعیل افندي ایک شامي اتحادي ھے' جو کمیٹي کے ماتحت خفیہ پولیس کا افسر تھا - اسکے ماتحت سپاهیوں کا ایک گروہ اور خفیہ پولیس کے آدمي دیدیے گئے تھے' تاکہ تمام اخبارات کے دفاترکي نگراني کریں' نیز انکے دروازوں پر سخت پہرہ بٹھا دیاگیا تھا کہ نہ تو کوئي شخص اندر سے نکل سکے' اور نہ باھر کا کوئي شخص اندر جاسکے -

انقلاب کے ظہور کے ساتھہ ھي گورنمنٹ کے تمام ممبروں کي گرفتاري میں بھي عجیب و غریب قوت کا اظہار کیا گیا - صرف یہي لوگ نہیں' بلکہ وہ یوروپین اشخاص بھي گرفتار کرلیے گئے تھے' جن سے انجمن کو کسي طرح کا خطرہ تھا -

اینٹولیا ریلوے کا ڈائرکٹر : ایم - ھگنن' جرمن قنصل خانے کا مترجم : ھر ویبر' اور ایک انگریز مسٹر کننگھم نامي' جو نیشنل بنک کا منیجر تھا ' اُسي وقت گرفتار کرلیے گئے تھے اور پانچ بجے تک گرفتار رھے -

اگرچہ اور تمام وزرا رات کے ۳ - بجے رہا کردیے گئے ' لیکن عبد الرحیم پاشا وزیر مال ' اور رشید پاشا وزیر داخلہ اب تک مقید ھیں -

---

[بقیہ مضمون مقالۂ افتتاحیہ صفحہ - ۹ -]

اسطرح کي نکتہ چیني سے نہ گھبرائیں - کوئي ھو ھم کو چاھیے کہ جس جوش سے اسکي سچي راے میں اسکا ساتھہ دیں ' اتني ھي سختي سے اسکي غلطي پر نکتہ چیني بھي کریں - ابھي مولانا ازاد اپکے سامنے تقریر کر رھے تھے ' لیکن کیا یہ غلط راہ چلیں گے تو ھم انکو چھوڑ دیں گے ؟ (اواز کبھي نہیں)

* * *

مسٹر محمد شریف بیرسٹرایٹ لا نے تحریک کي کہ اس جلسہ کے رزولیوشنوں کي نقل وزیر اعظم انگلستان کے پاس بھیجي جاے ' نیز انگلستان اور ھندوستان کے اخبارات میں شائع ھوں -

آخر میں انریبل مسٹر فضل حق نے پریسیڈنٹ کیلیے ووٹ اف تھینکس کي تحریک کي اور چودھري نواب علي صاحب کي تائید سے بالاتفاق منظور ھوئي -

یہ جلسہ جس قوت اور عظمت کے ساتھہ منعقد ھوا ' اب اسکا اندازہ آپ روئداد کے لفظوں سے کیا کرینگے - جو لوگ کلکتہ کي حالت سے واقف ھیں وہ جانتے ھیں کہ کل تک یہاں مسلمانوں کے جمع کرنے سے زیادہ کوئي کام مشکل نہ تھا ' لیکن اب کچھہ عرصے سے حالت متغیر ھے - ٹون ھال میں پچھلے دنوں سب سے بڑا مسلمانوں کا جلسہ " مسلم لیگ " کے سالانہ اجلاس کا ھوا تھا ' لیکن باوجود داخلے کیلیے ٹکٹ کي شرط اٹھادینے کے همیشہ کرسیاں اپني بے رونقي پر متاسف رھیں -

برخلاف اسکے یہ ایک حقیقي معنوں میں مسلمانوں کا قائم مقام جلسہ تھا ' جسمیں ھر طبقے اور ھر درجے کے لوگ شریک تھے - بیرسٹر' وکلا ' زمیندار' رؤساء' اور عام تعلیم یافتہ مسلمانوں کا شاید ھي کوئي ایسا عظیم الشان مجمع منعقد ھوا ھو - جوش اور اضطراب کا اس سے اندازہ کیا جاسکتا ھے کہ صبح سے موسم بالکل بدل گیا تھا ' اور عین جلسہ کے اجتماع کے وقت بارش ھو رھي تھي ' تاھم پورا ھال ' دونوں طرف کے بر آمدے ' سامنے کي گیلري' اور سیڑھیوں تک انسانوں کے سوا اور کوئي چیز نظر نہیں آتي تھي - تقریروں کے اثنا میں جس جوش و خروش کا اظہار ھوا' وہ بھي همیشہ یادگار رھیگا - مظالم کي خونین سرگذشتیں جب سنائي جاتي تھیں ' تو ھزاروں آنکھیں اشکبار نظر آتي تھیں - ھزھائنس سر اغا خاں کے ذکر پر مجمع میں جو برھمي پیدا ھوئي' اُس سے بھي دلوں کي حالت کا اندازہ کیا جاسکتا ھے -

بطل طرابلس : غازي فتحي بے

جو ۶۰ - هزار فوج کے ساتھہ ڈیلي پولي میں مصروف کارزار هیں :

اللهم انصرہ و انصر عساکرہ !

یہ عجیب تماشا دنیا کو دکھلانا چاھا تھا - في الحقیقت یہ ایک پوري مکمل اور باقاعدہ طے شدہ کارروائي تھی ' جسکے تمام اسباب و لوازم پیشتر سے فراھم کرلیے گئے تھے -

باب عالي کي محافظ فوج نے کچھہ تعرض نہیں کیا ' لیکن کیوں کرتي ' جبکہ وہ خود اتحاد و ترقي کے جان نثار اور فدائي تھي ؟ صبح ھي سے اسکا انتظام کرلیا گیا تھا اور باقاعدہ محافظ دستے کي جگہ (ارشک پلٹن) کے سپاھي متعین کیے گیے تھے - یہ انجمن کي خاص مددگار جماعت ھے -

انجمن کو اس کارروائي کا موقع کیونکر ملا ؟ خاص باب عالي کي محافظ فوج کیونکر بدلدي گئي ؟ کیا اسکي اطلاع دفتر جنگ ' وزرا ' اور پولیس کو نہیں ھوئي ؟ یقیناً یہ ایک معمہ ھے ' جسکا حل کرنا سردست مشکل ھے (۱)

تاهم اس سے اندازہ کیا جا سکتا ھے کہ انجمن اپنے اس سخت قرین دور مصیبت میں بھي ' جبکہ دنیا یقین کرتي تھي کہ اسکي زندگي کے اخري دن ھیں ' اپنے اندر کیسي عجیب اور اعجوبہ خیز قوت انقلاب رکھتي ھے ؟ اور اسکي تدابیر مخفیہ کس درجہ پختہ ' اور اسکے نشانے کس درجہ بے خطا ھیں ؟

جماعت آگے بڑھکر چند لمحوں کیلیے رکی اور خاموش سپاھیوں کے دستے کے سامنے نیازي بے نے (بالکل اسطرح ' جیسے کوئي تھیٹر میں پارٹ کرتے ھوے کہتا ھے) چلا کر کہا :

" میں اپنے آبائي ملک کي عزت بچانے آیا ھوں ' جسکے حقیر و ذلیل کرنے ' ٹھکرانے ' اور روندے جانے میں خائن گورنمنٹ نے کوئي دقیقہ اٹھا نہیں رکھا - اگر تمھاري مرضی یہي ھے تو بہتر ' میں بھی راضي ھوں - مجھکو مار ڈالو ! میرے سینے کو گولیوں سے چھلني کردو ! میں اپنے سامنے ترکي کي دل دوز تذلیل و تحقیر تو نہیں دیکھونگا ! زندگي میں یہ سننے سے ' مرنے کے بعد سننا بہتر ھے کہ ترکي کیلیے اب دنیا میں عزت نہیں ! "

اب اس تھیٹر کا آخري ایکٹ باقي تھا - غازي انور بے ' خلیل بے ' جمال بک آگے بڑھے - انکے پیچھے طلعت بے ' عمر بے ' نیازي بے اور مدحت بک تھے - یہ تمام لوگ وزارت اعظم کے دفتر میں جہاں اس وقت وزرا کي مجلس ' یادداشت کا جواب لکھنے کیلیے منعقد تھي ' اپنے معمولي کپڑوں میں بے باکانہ داخل ھوگئے .

اصلي نشست کے ھال کا دروازہ چند قدموں کے فاصلے پر تھا کہ سب سے پہلے کامل پاشا کا ایڈیکانگ (نافذ بے) نکلا اور ریوالور لیے ھوے وسط راہ میں راستہ روک کر کھڑا ھوگیا - لیکن معاً ایک گولي چلي اور وہ زمین پر ڈھیر تھا -

اسکي متابعت ناظم پاشا کے ایک خفیہ ایجنٹ اور ایڈي کانگ (توفیق بک) نے کي ' لیکن اسکو بھي مہلت نہیں ملي - سب کے اخر میں خود (ناظم پاشا) باھر نکلا اور (انور بے) کو دیکھکر کہا " یہ کیا گستاخي ھے ؟ "

ایک پرانے افسر (مصطفی نجیب) نے کہا : " گستاخي ؟ گستاخي تم کررھے ھو ! "

ساتھہ ھي فیر کردیا اور متواتر تین گولیاں اسکے جسم سے نکل گئیں ....

کامل پاشا کے مصاحب نے (ناظم پاشا) کے قاتل کو مار ڈالا لیکن خود بھي نہ بچ سکا - بعض لوگوں کا بیان ھے کہ کسي " فدائي " کی گولي اسکے حصے میں آئي - بعض اسکے قاتل کو ایک فوجي افسر بتلاتے ھیں -

* * *

گولیوں کے چھوٹنے کي اواز سنکر محافظ دستۂ فوج میں ایک جنبش پیدا ھوئي - ایک دو سپاھیوں نے (انور بے) کي طرف بندوق کي نالی بھي کردي ' لیکن اُس نے کسي بات پر توجہ نہیں کي - وہ اپنے ارادوں میں منہمک ' اور گویا کسي طے شدہ نقشہ کے مطابق ایک کے بعد ایک منزل سے گذر رھا تھا - وہ سیدھا ھال کے اندر چلاگیا اور کامل پاشا کے سر پر کھڑے ھوکر حاکمانہ لہجے میں بغیر کسي تمہید کے کہا :

" میں حکم دیتا ھوں کہ یا تو لڑائي جاري رکھنے کي قسم کھاؤ اور یا اس کرسي کو چھوڑ دو ! اگر تم نے ذرا بھي پس و پیش کیا تو یاد رکھو کہ اسي وقت یہ تمام فضا خون آلود ھو جائیگي "

کامل پاشا نے جو اس وقت بالکل سرد پڑگیا تھا ' ڈرتے ڈرتے جواب دیا :

" میرا خیال جنگ جاري رکھنے کے خلاف ھے - میں استعفا دیتا ھوں "

(انور بے) نے صرف اتنے ھي کو کافي نہیں سمجھا ' بلکہ اُسي وقت استعفا کا مضمون کاغذ پر لکھکر پیش کردیا اور کامل نے بلا کسي وقفہ کے دستخط کردیے -

استعفا جیب میں رکھکر اس نے ھال کے چاروں طرف نظر ڈالي اور تمام سابق وزرا سے کہا :

" براہ عنایت آپ تمام حضرات اپنے آپکو نظر بند یقین کریں '

خلیل بک

مشہور اتحادي رئیس ' اور سابق صدر دار الشوریٰ .

(۱) لیکن آئندہ نمبر میں ھمارے خاص مراسلہ نگار جلیل بے کي چٹھي شاید اس معمے کو ایک حد تک حل کردے - (الہـلال)

ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض: جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذائقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابی ستاتی ہو - اعضاء شکنی - لاغری جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہوتی جاتی ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں غصہ آجاتا ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھ پاؤں میں خشکی اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجائے اور ٹھنڈے پانی کو جی نہ کرے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہوجائیں اعضائے رئیسہ کمزور ہوجائیں - رقت - سرعت اور کمی باہ کی شکایت دن بدن زیادہ ہوتی جائے تو سمجھ لو کہ مرض ذیابیطس ہے - جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے انکو مندرجہ بالا آثار یکے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے - دنبل پشت پر کبھی گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسی کو کاربنکل ہو تو اسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کرلینا چاہیئے - اس راج پھوڑے سے سینکڑوں ہونہار قابل لوگ مرچکے ہیں -

مرض کی تشریح اور ماہیت: ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی تفکرات شبانہ روز کی محنت ہے بعض دفعہ کثرت جماع - کہنہ سوزاک اور کثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پائے جاتے ہیں - کبھی ابتدائے عمر میں کثرت جماع سے آخر یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے اور کبھی بخار کے بعد یہ مرض شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی - چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستی کروگے تو پھر یہ ردی درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لا علاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض کمی قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے - جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلئے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعیہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے گئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے - آنکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - سلسل بول - ضعف مثانہ - نظام عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچیش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ہو سب شکایت دور ہو جاتے ہیں -

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خان - تالیفر والئی ریاست خیرپور سندھ — پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی -

محمد رضا خان - زمیندار موضع چٹہ ضلع اٹاوہ — آپ کی حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کی بجائے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے -

عبد القدیر خان - محلہ غرقاب شاہ جہان پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبد الشکور خان صاحب اور محمد تقی خان صاحب کے بھائی کو زیادتی پیشاب کے دفیعہ کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبد الوہاب ڈپٹی کلکٹر - غازیپور — آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کررہا ہوں - بجائے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسن - ڈپٹی کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کررکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا - قوت مردمی جاتی رہی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملازم پوسٹماسٹر جنرل — پیشاب کی کثرت - جاتی رہی - مجھ کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی -

اِنکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں - ۲ تولہ دو روپے

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپے آٹھ آنہ کلاں تین روپے

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور ۲ درجن ایک روپیہ

حب قائممقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فیتولہ پانچ روپے

حب دافعۃ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھرجاتا ہے بدبو زائل - نا سور - بھگندر - خنا زیر کے گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۶ تولہ دو روپے

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے

برأالساعۃ

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایکروپے

دافع دردکان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے - ایکروپے

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے

سرمہ ممیرہ کراماتی

مقوی بصر - محافظ بنائی - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخی - ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے

پتہ — حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما - لاہور

مقامي پريس نے بالاتفاق جلسه کي اهميت کا اعتراف کيا هے -

* * *

هم نے اس جلسه کي روداد الهلال کے مقالۂ افتتاحيه کے حصے ميں درج کي' حالانکه ناظرين همارے عادت سے واقف هيں که جلسوں کي رپورٹيں ' اور تقريروں کے خلاصے کبھي بھي رسالے ميں درج نهيں کرتے ' حتی که ايک مرتبه کے سوا کبھي هم نے اپني بھي کوئي تقرير الهلال ميں شائع نهيں کي ' با وجوديکه کئي ماه سے کلکته ميں کوئي هفته اس سے خالي نهيں جاتا -

اس کا سبب بيان کرنے سے پہلے دو رائيوں کو درج کرديا ضروري هے جو هندوستان کے مشرق و مغرب ' دو مخالف سمتوں سے حال ميں ظاهر کي گئي تهيں -

ابھي شايد ايک هفته بھي نهيں گذرا که مقامي اينگلو انڈين اخبار نے مسلمانوں کي موجوده پولیٹکل حالت پر ايک ليڈنگ ارٹيکل لکھا تھا ' جسميں يه ثابت کرنے کي کوشش کي تھي که " آجکل مسلمانوں نے ترکي کے معاملات کي نسبت جو صدائيں بلند کرنا شروع کردي هيں' وه تمام تر چند انتهائي خيال کے نوجوانوں کي اشتعال انگيزي کا نتيجه هے' جنکو بنگالي اکسٹريمسٹ لوگوں سے مدد مل رهي هے "

گويا اسکي نگاه ميں وه صدها جلسے جو تمام اطراف هند ميں هو رهے هيں' بيسيوں عظيم الشان اجتماع جو کلکته ميں هر هفتے منعقد هوتے هيں' اور علی الخصوص اُس ماس ميٹنگ کے ڈيڑهه لاکهه مسلمان' جو ۹ - فروري کو هاليڈے اسٹريٹ کے ميدان ميں جمع هوے تهے - سب کے سب نيشلسٹ هندوں اور انکے مجهول الحال ساتهي مسلمانوں کے غير ذمه دار مناظر تهے !

يه هم کو معلوم هے که گليليو (Galileo) نے سنه ۱۶۳۰ ع ميں دوربين ايجاد کي تهي' جسکو مسيحيت کے هاتهوں سخت مصيبتيں اٹهاني پڑيں ' کيونکه اسلام اور علم ' دونوں مسيحيت کے هاتهوں يکساں طور پر ظلم سهتے رهے هيں ' ليکن هم کو معلوم نهيں که سنه - ۱۹۱۳ ع ميں (انگلشمين) کے پرنٹنگ هاوس ميں کوئي ايسي ٹلسکوپ ايجاد کي گئي هے ' جس سے قريب کي اشيا بڑي نظر آنے کي جگه' کئي سو حصے چهوٹي نظر آتي هيں !

دوسري راے همارے ايک اردو معاصر کي تهي جس نے لکها تها که :

" جب سے الهلال نکلا هے ' کلکته کے مسلمانوں کے جلسوں کا اعتبار جاتا رها ' کيونکه هم جانتے هيں که وهاں اب جسقدر چهوٹے بڑے جلسے هوتے هيں' وه صرف ايک هي شخص کے خيالات کا عکس هيں " -

اگر کوئي تنها شخص ايک پورے شهر کے خيالات ميں تبديلي پيدا کردے' جسکے اندر تين چار لاکهه مسلمان بستے هيں' تو اسکو اس قوت کيليے خدا کا شکر گذار هونا چاهيے' ليکن هم نهيں سمجهتے که يه دونوں نزديک اور دور کي نظريں ٹون هال کے اس جلسے کي کيا تاويل کريں گي ؟ يه ايک پورا قائم مقام جلسه تها ' جسميں نه صرف کلکته' بلکه بنگال کے عمائد و نائبين شريک تهے - رزوليوشن جسقدر پيش هوے' انکو ايڈيٹر الهلال نے پيش نهيں کيا ' بلکه ان لوگوں نے پيش کيا ' جنکا نام غالباً (انگلشمين) نے اکسٹريمسٹ مسلمانوں کي ياد داشت ميں ابهي درج نهيں کيا هوگا - پهر کيا يه جلسه بهي اکسٹريمسٹ هندونکي سازش کا نتيجه هے ؟

اصل يه هے که تم نے خود هي هم کو ٹهوکر لگاکر بيدار کيا هے' پهر جب هم کروٹ بدلتے هيں تو کبهي بگڑتے هو' اور کبهي اپنے دل کو تسلي دينے کيليے فرض کرليتے هو که بيداري کا وجود نهيں - يه بالکل بے فائده هے - حقائق و واقعات آج جهٹلائے جا سکتے هيں ' مگر کل کو انکے نتائج سے بچنا آسان نهوگا -

فهرست

زراعانۂ دولۂ عليۂ اسلاميه

— * —

(۱۱)

	پائي	آنه	روپيه
بذريعه جناب احمد دين صاحب بخاري :			
چندۂ کلکته	۰	۱۲	۳
چندۂ بزرگان چکوال جو مياں غلام نبي کريالے والے ضلع جهلم چکوال نے بهيجا هے	۰	۰	۳۰۷
مياں محمد امين صاحب خليفه	۰	۰	[illegible]
بذريعه جناب مولوي محمد شهاب الدين - مسافر - مانکتله - محله مياں باغ قدم رسول نمبر ۲۴۷ کلکته :			
نقد	۹	۱	[illegible]
زيورات - چاندي کي هنسلي ايک عدد - چاندي کا طوق ايک عدد - چاندي کا جوشن ايک جوڑا هاتهه کا بالا چار عدد (چاندي کا) - چاندي کي باليان باون عدد - انگشتري دس عدد زنجير چاندي کي ايک عدد - چاندي کي گهڑي ايک - ناک کا پهول سونے کا چهه عدد - گلاس پيتل کا ايک -			
کپڑا - ريشمي ساڑي ايک - کرتا ايک - ٹوپي ايک - پگڑي ايک -			
بذريعه جناب عبد اللطيف صاحب ناظر ضاع پر بهني - ناسک	۰	۱۰	[illegible]
بذريعه مولوي نذير احمد خان صاحب سهسرامي - محله مجاهد پور بهاگلپور سيٹن			
حضرت مولوي سبحان احمد خان صاحب	۰	۳	[illegible]
نذير احمد خان صاحب	۰	۵	[illegible]
حاجي عشرت علي خان صاحب	۰	۰	[illegible]
حسن جان صاحب	۰	۰	[illegible]
مولا بخش صاحب	۰	۸	[illegible]
شير علي صاحب	۰	۸	[illegible]
مياں جان صاحب	۰	۴	[illegible]
نبي مياں	۰	۴	[illegible]
بذريعه جناب نواب علي صاحب - بي - اے - ايل - ايل - بي - وکيل باره بنکي			
سيد فضل احمد صاحب - مسولي	۰	۰	[illegible]
اهليه شيخ سجاد علي صاحب بهاري	۰	۰	۱۰
گمنام	۰	۰	[illegible]
جناب محمد حسين صاحب - سندرلي - شاهجهاں پور	۰	۰	[illegible]
شيخ بفاتي	۰	۰	[illegible]
اينگلو سنسکرت ٹائپ فاونڈري	۰	۰	[illegible]
اهليه شفقت حسين صاحب کهنڈوه	۰	۸	[illegible]
والده صاحبه ،، ،،	۰	۸	[illegible]
همشيره صاحبه ،، ،،	۰	۰	[illegible]
نياز علي خانصاحب منگلا تبديلی وزارت کے شکريه ميں	۰	۰	۱۵
عبد الرحيم صاحب - سوتب کلرد بانده	۰	۱	[illegible]
عبد القادر خان	۰	۸	[illegible]
مسماۃ محبوبن صاحبه	۰	۶	[illegible]
،، انيس صاحبه	۰	۶	[illegible]
عبد الرحمن صاحب بانده	۰	۰	[illegible]
خواجه محمد يوشع صاحب حيدر اباد دکن	۰	۰	[illegible]
حبيب الحق صاحب بهاگلپور	۰	۰	[illegible]
غلام نظام الدين صاحب بانکي پور	۰	۰	[illegible]
متين احمد صاحب بانکي پور	۶	۲	[illegible]
چند مسلمان طلبا بانکي پور	۰	۵	[illegible]
ايک صاحب از گونٹي	۰	۰	[illegible]
عبد الکريم صاحب کوهيما	۰	۰	۴۵
احمد حسين صاحب راحت مراد آباد	۰	۰	[illegible]
عاشق علي خانصاحب کوهيما	۰	۹	۱۱۴
غيرت پرستان غيور مسلمانان (ڈيره اسماعيل خان) بذريعه حزب الله خانصاحب	۰	۰	۳۶۰
ميزان	۶	۳	۲۱۴۳
سابق	۰	۱۵	۹۵۱۳
ميزان کل	۶	۲	۱۶۵۷

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین — القرآن الحکیم

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL - HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصوّر رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

السید المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکته

عنوان تلغراف

« الهلال »

قیمت

سالانه ۸ روپیه

ششماہی ٤ روپیه ۱۲ آنه

جلد ۲ — نمبر ۸

کلکته: چہارشنبه ۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۱ ہجری

Calcutta: Wednesday, February 26, 1913.

فہرس

— * —

تصــاویــر

— * —

تلغــراف خصــوصي

— * —

(قسطنطنیه : ۲٥ - فروري)

گیلي پولي میں دشمنوں نے عقب سے حمله کیا - نهایت ذلت انگیز شکست کے ساتهه فرار پر مجبور هوے - ۸ - سو لاشیں اور ایک توپ میدان جنگ میں چهوڑیں - همارے ۸۰ - شهید اور ۱۰۰ - زخمي هوے -

ایدریانوپل پر دشمنوں کی قوت بالکل ضعیف اور ناقابل ذکر هے - بلغاري فوج میں رسد کي قلت ' اور فوجي بے دلي کے آثار شدت سے نمایاں - تدابیر و انتظامات کے نتائج عنقریب نمایاں هونگے -
(مصباح)

(۲)

(۲۲ - فروري)

برف باري کي شدت سے گیلي پولي میں دشمنوں کي نقل و حرکت پرقدرتي بلا نازل هوگئي - سخت مصائب میں مبتلا هوگئے - (انور بے) کي نسبت ابهی کوئي خبر نهیں - همارے خلاف گذشته عهد کے مفسدین سرگرم فساد هیں - ایک بهت بڑي سازش کا انکشاف هوا - پانچ مفسد لیڈر گرفتار کیے گئے -
(مصباح)

ایک پر منفعــت کاروبار

—:؛؛:—

یا الهلال کي ایجنسي

— * —

الهلال گو هفته وار هے ' مگر اسکي ایجنسي مشهور روزانه اخبارات سے کم ایجنٹوں کیلیے پر منفعت نهیں - اس وقت دهلي ' بانکي پور ' پٹنه ' جهانسي ' حیدر آباد ' وغیرہ مقامات کے ایجنٹ پچیس تیس روپیه بآساني ماهوار پیدا کرلیتے هیں - پهر ایک صداے دیني و ملي کي اشاعت میں معین هونے کا اجر اخروي اسکے علاوہ - شرائط بهت سادہ اور آسان هیں - ۲٥ - فی صدي کمیشن کچهه کم معاوضه نهیں - بهت جلد خط و کتابت کیجیے - (منیجر)

اطلاع

(۱) اگرکسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پهنچے تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں ورنه بعد کو فی پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگرکسي صاحب کو ایک یا دو ماه کے لئے پته کي تبدیلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرلیں اور اگر تین یا تین ماه سے زیاده عرصه کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري نمبر کا حواله ضرور دیں -

نوٹ ـــ مندرجه بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه هوگا -

(منیجر)

جناب نواب علي خانصاحب و جناب مولوي محمد حسن صاحب ساکن کلکته کي دو رسیدیں بابت ۲۰۸ و ۲۲۸ ترکي پونڈ جو انهوں نے بغرض امداد یتیماں و بیوگان ترک روانه کئے تهے دفتر قونصل جنرل دولت ترکي بمبئي میں موجود هیں بوجه پته نه معلوم نه هونے کے روانه نهیں کي جاسکیں - بزرگان موصوف کو چاهئے که دفتر میں باقاعده اطلاع دیکر رسید طلب فرمالیں یا دفتر الهلال کو اپنے پته سے اطلاع دیں که منگواکر ارسال خدمت کي جائیں -

ز اپنی راے کی عزت کو ملحوظ رکھنے کے بعد یہ کہتے ہیں کہ
س اخری سرحد کے بعد بھی ہمکو اطمینان نہیں ! !

یہ نہایت دل شکن اور افسوس ناک خیالات ہیں جو ہم
اہر کر رہے ہیں - مگر ناظرین کو اس امر کا اندازہ ہوچکا ہے کہ ہم
س قسم کے امور میں اپنی رایوں کی قیمت کچھہ نہ کچھہ ضرور
ائم رکھنا چاہتے ہیں - پس وہ سمجھہ سکتے ہیں کہ کوئی ایساہی
ہین ' اور کوئی ایسی ہی سخت مجبوری ہوگی ' جس نے ان
یالات کے اعلان پر مجبور کیا : واللہ علی ما اقول شہید -

ہم چار ماہ سے اس بارے میں قسطنطنیہ کے بعض احباب سے
ط و کتابت کررہے تھے - پھر اسپر اکتفا نہ کرکے ہم نے بعض
ہدہ دار اصحاب سے بھی خط و کتابت کی اور پچھلے دنوں ایک چھہ
فحے کی چٹھی خود ہزایکسلنسی محمود
وکت پاشا اور شیخ موسی کاظم افندی
لکھی - اسمیں علاوہ اور امور کے دوصفحے
رف اسی بارے میں تھے - پھر تار کے
ریعہ دو خلاصۂ استفسار امور کا جواب نفیاً
اثباتاً طلب کیا جو الحمد للہ کہ ہمکو
مل گیا ہے -

اس وقت تمام عالم اسلامی سے اگر
ند اخصّ الخواص مخلصین اسلام منتخب
ے جائیں ' تو انکی تعداد بہت زیادہ
وگی ' مگر بہت کم لوگوں کو معلوم ہے
ایسے لوگوں کی فہرست میں سب سے
ادہ نمایاں نام مصر کے پرنس (عمر
وسون پاشا) کا ہوگا ' جو فی الحقیقت
ک مخلص ترین خدمتگار ملت اور
ک سچا جاں نثار اسلام ہے - یہ شہزادۂ
ور و اسلام پرست آج دو سال سے مرکز
لم کے انتہائی مصائب میں جو گرانمایہ
مات انجام دے رہا ہے ' اسکی نظیر اس
ی صدی میں بمشکل ملیگی - طرابلس
ں غازی (انور بے) کے پاس (با وجود
طرفسے راہ کے مسدود ہونے کے) ہزاروں
جاہدین کیلیے سامان جنگ کی
رت اور ہر طرح کی ضروریات
و وسائل کی موجودگی نے ایک عالم
متحیر بنا دیا تھا ' مگر یہ راز لوگوں کو
وم نہیں کہ کون خاموش قوت تھی ' جو
سب کچھہ مصر میں بیٹھے بیٹھے انجام
ے رہی تھی ؟ یہ سب کچھہ پرنس
مر طوسون) کی فدا کارانہ کوششوں کا نتیجہ تھا ' اور : آج
ک بلقان کے موقعہ پر بھی وہاں جو کچھہ ہو رہا ہے ' اسی
کے ہمت و اسلام کی مجاہدات کا نتیجہ ہے -

ہم نے اس بارے میں پرنس موصوف سے بھی مراسلات کیں اور
ل ز کے متعلق خاص طور پر مشورہ طلب کیا -

قسطنطنیہ کی موجودہ انجمن ہلال احمر جنگ یونان کے زمانے
ں قائم ہوئی تھی ' لیکن اس زمانے میں بالکل سرکاری تھی
جسقدر روپیہ جاتا تھا وہ یلدیز میں جمع کردیا جاتا تھا - جنگ
طرابلس کے شروع ہونے کے بعد انجمن نے از سر نو کام شروع کیا '
اب سرکاری خزانے یا دفتر وزارت سے اسے کوئی تعلق نہیں ' صرف
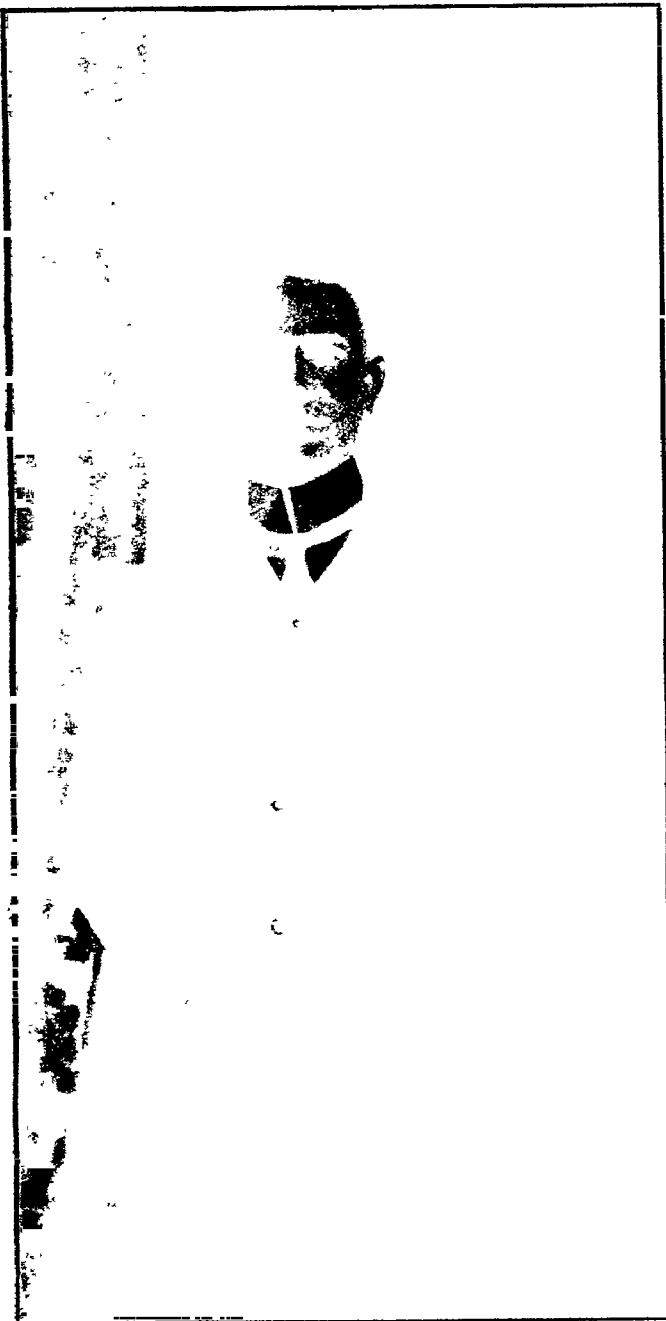
قوم کا ایک راستباز ' آزاد خیال ' اور قابل تعریف فرد :

مسٹر مظہر الحق بیرسٹر اٹ لا (بانکی پور)

جو آخر کے دو سالوں سے نہیں ' بلکہ ابتدا سے اپنے سیاسی اعتقادات میں صراط مستقیم پر ہیں ' جنہوں نے لیگ کے گذشتہ جلسے میں " سوت ایبل سلف گورنمنٹ " کے بے معنی نصب العین سے حق پرستانہ مخالفت کی - وہ کلکتہ کے گذشتہ ٹون ہال کے جلسے میں مسلمانان ہند کے اصلی جذبات کے بہترین عنوان پر ترجمان و وکیل تھے - فجزاہ اللہ تعالی عن المسلمین خیر الجزاء -

ایک انجمن ہے جو علم پر جوش ممبروں اور بعض عہدہ داران
سلطنت سے مرکب ہے ' اور جس قدر ترکی میں اور ترکی سے
باہر کی امداد سے روپیہ جمع ہوتا ہے ' اسکو بطور خود اپنی تحویل
میں رکھکر زخمیوں کی خدمت ' طبی وفود کے ارسال ' اور
شفاخانوں میں بیماروں کی خبرگیری کا انتظام کرتی ہے -

حکومت کو اعتراف ہے کہ جنگ طرابلس میں اسکے مشنوں
نے عمدہ خدمات انجام دی تھیں -

سب سے پہلے ابراہیم پاشا اسکے پریسیڈنٹ بنائے گئے تھے ' پھر
حلمی پاشا ہوے - یہ انریری عہدہ ہے ' نہ کہ بہ حیثیت عہدۂ
سرکاری -

اپنے ذاتی شوق سے جو عورتیں کام کرتی ہیں ' اور جنمیں بڑا
حصہ مصری اور یوروپین ترکی کی مہاجر
عورتوں کا ہے ' انکے علاوہ ایک جماعت
یوروپین نرسوں کی بھی انجمن نے نوکر
رکھہ لی ہے -

اب سب سے مقدم بات قابل غور یہ
ہے کہ یہ انجمن حکومت سے کوئی
تعلق نہیں رکھتی ' پس اسکو روپیہ
دینا ' خواہ وہ کیسی ہی مفید کام کرنے
والی انجمن ہو ' مگر حکومت کو روپیہ
دینا نہیں ہے -

آپ یہی کہہ سکتے ہیں کہ قسطنطنیہ کی
ایک انجمن کو روپیہ دیا ' مگر در اصل اپ
اس یقین کے بھوکے ہیں کہ اپنے ترکی
حکومت اور دولت خلافت کو روپیہ دیا -

یہ صاف بات ہے (جیسا کہ ہم نے
محمود شوکت پاشا کو لکھا ہے) اور اسکو
چھپانے کی ضرورت نہیں کہ مسلمانان
ہند گو ہلال احمر کی غرض سے روپیہ
بھیجتے ہیں ' مگر اس سے مقصود
اصلی ترکی حکومت کی خدمت انجام
دینا ہے ' جسکو وہ اپنے عقیدے میں اسلام
کی عزت کا محافظ سمجھتے ہیں -
پس ایسی حالت میں ضرور ہے
کہ انکی مدد حکومت کے ہاتھوں تک
پہنچے جو سمجھہ سکتی ہے کہ اس
وقت مدد کے مستحق وہ زخمی ہیں
جو اچھے ہوکر میدان جنگ میں جائیں
گے ' یا وہ صحیح و سالم انسان ہیں '
جنکے قوت و ضعف پر چند لمحوں کے اندر
دائمی فتح و شکست کا دار مدار ہے ؟

جنگ کی حالتوں کا آپکو یا ہم کو تجربہ نہیں اور نہ علم - فرض
کیجیے کہ آج پچاس ہزار زخمی مرہم پٹی کے محتاج ہیں ' لیکن
ساتھہ ہی ایک ہزار صحیح و سالم جنگ آزماؤں کو غذا کی بھی
ضرورت در پیش ہے ' اور اگر بر وقت نہیں ملتی تو عجب نہیں کہ
ایک قیمتی زمین کا ٹکڑہ ہاتھہ سے نکلکر فتح و شکست کا نقشہ
بدلدے - پس ایسی حالت میں ان پچاس ہزار زخمیوں کی
مرہم پٹی ضروری ہے یا ہزار آدمیوں کی زندگی ؟

ہم ہلال احمر کیلیے روپیہ جمع کرتے ہیں مگر پہنچنا چاہیے
ایسے ہاتھوں میں جو اصلی اور مقدم ضرورت کے لیے اسکو صرف کریں -

شذرات

چندہ هلال احمر

ایک خطرۂ عظیم

(۱)

اغاز اشاعت الہلال سے لوگوں کے بکثرت خطوط همارے پاس آتے رهے هیں' جن میں هم سے پوچها گیا هے که اعانۂ هلال احمر کے چندے کو کہاں بهیجا جاے ؟ اور فلاں فلاں ذرائع معتمد هیں یا نہیں ؟

بارها اصرار کیا گیا که اسکا جواب الہلال میں دیں' تاکه عام طور پر لوگوں کو معلوم هوسکے اور جو حضرات اپنے لطف و نوازش سے اس بارے میں الہلال کے مشورے کو رقیع سمجھتے هیں' انکے لیے موجب بصیرت هو -

لیکن هم نے آجتک الہلال میں نه تو اس بحث کو چهیڑا' اور نه کبهي ذرائع ترسیل زر کي نسبت کوئي خاص راے دي -

جب کبهي لوگوں کے خطوط آئے' تو انکو جوابات دیدیے گئے اور حتی المقدور اسپر اصرار کیا که ۲۵ - پونڈ تک بهي رقم جمع هوگئي هو تو براہ راست ترکي بهیجدیں -

خود بهي هم نے کبهي چندہ جمع کرنے کي کوشش نہیں کي اور همیشه صرف ترغیب و تشویق هي کو اپنے لیے کافي سمجها - خود کلکته میں بهي جس قدر روپیه جمع هوا' مقامي انجمن هلال احمر کے سپرد کردیا - اسي اثنا میں اپنے بعض اخوان طریقت اور احباب و مخلصین سے خاص طور پر اسکي تحریک کي نوبت آئي' اور ایک صحبت میں کچهه روپیه جمع هوگیا - ان بزرگوں کي اصرار کے ساتهه یهي راے هوئي که یه عاجز هي اپنے ذریعه سے روانه کرے -

مجبوراً اس رقم سے الہلال کي " فہرست زراعانه " کهولدي گئي اور باهر سے جو روپیه خود بخود اکثر آجاتا تها اور یا واپس کردیا جاتا تها یا انجمن کے سپرد کردیا جاتا تها' وہ بهي اسي میں شامل هونے لگا -

هم نے ارسال زر کے ان ذرائع کي نسبت جو هندوستان میں موجود هیں' کیوں بحث نہیں کي ؟ صرف اسلیے که اسطرح کے امور میں هم همیشه سخت سے سخت احتیاط کو بهي ضروري سمجھتے هیں - عام لوگوں کے جوش اور میلان کا کچهه عجیب حال هوتا هے - وہ معاملات کو انکي اصلي اور معدود حالت میں دیکھنے کے عادي نہیں - اکثر ایسا هوتا هے که اشخاص کي غلطیوں کے افشاء کے ساتهه' سرے سے اس کام هي کے نسبت بے دلي پیدا هو جاتي هے' جسمیں وہ اشخاص بهي اور صدها اشخاص کے ساتهه شریک تهے -

یه ایک نہایت ضروري نکته هے' جسکي طرف سے کام کرنے والوں کو اغماض نہیں کرنا چاهیے -

پس اس بنا پر هم نے اس تمام عرصے میں' باوجود طرح طرح کے مخالف افکار کے جو چندے کي وصولي اور ارسال و طرق ارسال کي نسبت همیشه پیش نظر رهے' خاموشي هي کو اولی و مناسب سمجها -

لیکن اب دیکھتے هیں که خاموشي مصلحت سے گذر کر معصیت تک پہنچ گئي هے - کیونکه اس بارے میں همارے معلومات ظن و قیاس نہیں' بلکه اب یقینیات تک پہنچ گئي هے -

پس مجبور هوگئے هیں که مسلمانوں کو انکي سب سے بڑي اسلامي خدمت اور مالي سرگرمي کیلیے علانیه مشورہ دیں -

اس امر کے اظہار کیلیے کسي توضیح و تشریح کي ضرورت نہیں که جو روپیه آج ترکي کي اعانت کیلیے باسم و حقیقت اعانت اسلام جمع هو رها هے' وہ کس درجه قیمتي هے ؟ بیوہ عورتوں نے اسکے لیے فاقے گوارا کیے هیں' اور غریب ماؤں نے اپنے بچوں کے هاتهوں سے پیسے چهین کر اسمیں شامل کیے هیں - یه روپیه نہیں هے' بلکه دل و جگر کي قاشیں هیں' جو اسلام پرستي اور عشق الهي سے بهرے هوئے سینوں نے پیش کي هیں' اور سچي اور حقیقي قربانیاں هیں' جو اس صدي میں پهلي مرتبه فرزندان اسلام کر رهے هیں -

پهر اگر اس میں سے ایک پیسه' پیسے کے اگر دس حصے هو سکتے هیں تو دسواں حصه بهي ضائع جاے' اور اس مقصد میں صرف نه هو' جسکي امید اور ارزو میں وہ دیا گیا هے' تو همارے دلوں میں ناسور پڑ جانے چاهئیں' اور هم کو اپنے منه سے خون تهوکنا چاهیے - انصاف کیجیے که جب ایک چکي پیسنے والي بڑهیا عورت اپني دن بهر کي کمائي آپکے حوالے کرتي هے' تو اسکو پورا یقین هوتا هے که یه چند پیسے اسلام اور فدائیان اسلام کي خدمت و راحت میں صرف هونگے' اور پهر چند دنوں کے بعد یه یقین کرکے ایک نا قابل اندازہ روحاني خوش حاصل کرتي هے که اسکي دي هوي رقم اس مقصد میں صرف هوگئي - نہیں سمجهه سکتا که اس ذمه داري کو کن لفظوں میں بیان کروں جو اس بڑهیا کے اس مقدس یقین سے چندہ کي ترغیب دینے والوں' چندہ لینے والوں' چندے کي انجمنوں' تمام اخبارات' بلکه تمام پرستاران خداے اسلام کے ذمے عائد هو جاتي هے -

مگر ایسا کہنا بے فائدہ هے' کیونکه میري بصیرت اور میرا علم مجهسے کہتا هے که غریب بڑهیا کا ایمان اور اسکي نیت جتني صحیح هے' افسوس که اسکا یقین اتنا صحیح نہیں !

احباب یقین فرمائیں که اس بارے میں میرے احساسات جس درجه درد انگیز هیں' انکو بیان کرنے کي قلم اور الفاظ میں قدرت نہیں' اور علی الخصوص اس وقت' که دل کي طرح میرا جسم بهي سخت بیمار هے -

اول تو اصولاً دیکھیے که حالت کیا هے ؟ چندے کا کوئي با قاعدہ انتظام نہیں' کوئي ارگنا ئزیشن نہیں' کاموں میں اتحاد اور باهمي تعاق نہیں - دینے والے هاتهه هیں اور وصول کرنے والي جیبیں یا پهر وہ بنکیں' جهاں اپنے نام سے وہ جمع کرا دیں - جس شخص کا جي چاهتا هے فرضي انجمنیں قائم کرلیتا هے - چندوں کیلیے فہرستیں کهولدیتا هے - نه کوئي حساب وکتاب هے اور نه کوئي نگراني و احتساب -

لیکن تا هم یہاں تک بهي مضائقه نه تها اگر اس درجے سے بلند هوکر نظروں کو دیکھنے کیلیے قابل اطمینان حالت نظر آتي' مگر اصلي رونا تو اسکا هے که یه بهي نہیں - حالات عموماً چند در چند خدشات و خطرات سے محصور هیں اور بہت سي حالتوں میں صریح اور بین طور پر نا قابل اطمینان - پهر زیادہ افسوس یه هے که انکي تشریح کر نہیں سکتا که وهي مصلحت کار خاموش رهنے پر مجبور کرتي هے -

خیر' اس سے آگے بڑهیے اور فرض کیجیے که یہاں سے روپیه بحفاظت تمام قسطنطنیه کي " مرکزي هلال احمر " میں پہنچ گیا اور وهانسے با قاعدہ رسید بهي آپکے پاس آگئي - یه سعي وکوشش کي آخري سرحد هے - لیکن طول طویل مراسلات' کافي جستجو و تحقیق' معتبر و موثق ذرائع سے استفسارات' پوري ذمه داري

الہلال

۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۱ ہجری

—:○*○:—

حــدیث الغـــاشــیہ

— * —

(۲)

نشـۂ نیـم شبي کا صبـح خمـــار
یا
یـونیـورسٹي فـونڈیشن کمیٹي

— * —

حزنی ســادہ دل امــروز دگر چــوں هــربــار
بہ سخن هاے فــریب تو تسلي شــد و رفت

جنوري کے اوائل میں میں نے لکھنؤ کي گذشتہ صحبتوں کي نسبت ایک افتتاحي مضمون لکھا تھا ' لیکن بعض دیگر مضامین کي اهمیت و ضرورت نے اسکو وقت پر شائع هونے کي مهلت نہ دي - شاید سر دست اس بحث کو دوبارہ نہ چھیڑتا لیکن نواب وقار الملک بهادر کي تحریر گرامي نے (جو پچھلے دنوں علي گڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ میں شائع هوئي هے ' اور جسکو هم نے بھي الهلال میں نقل کیا تھا) ایک نیا موقع اس ذکر کا پیدا کردیا هے -

میں اس وقت سخت بیمار هوں اور بستر پر لیٹے لیٹے یہ سطور لکھ رها هوں - اس بارے میں نہایت تفصیل سے بحث کي ضرورت تھي ' مگر اس وقت تفصیل ممکن نہیں - پس صرف چند ضروري امور کي طرف اشارہ کرونگا ' کیونکہ وقت نکلا جارها هے -

الهلال نمبر (۵) میں جو مضمون " حدیث الغاشیہ " کے عنوان سے نکلا هے ' وہ در اصل اس لیڈنگ ارٹیکل کا ایک ابتدائي ٹکڑہ تھا ' جو میں نے لکھنؤ سے آکر لکھا تھا - میں نے اس مضمون کو اس تحمید ماثور سے شروع کیا تھا کہ : الحمد للہ الذي احیانا بعد ما اماتنا ' و الیہ النشور (حمد و ثنا اس قادر و قیوم کیلیے هے جس نے همیں موت کے بعد زندگي عطا فرمائي)

في الحقیقت ان جلسوں کے ذکر میں پہلي چیز جو سامنے آتي هے ' وہ لیڈروں کے اس احباري و رهباني اقتدار کے طلائي بت کا پارہ پارہ هونا هے ' جسکي مشرکانہ پرستش نے برسوں سے مسلمانوں کے اجتہاد فکر اور ازادي راے کو فنا کردیا تھا ' اور جسکے رعب و هیبت کے آگے اجتک قومي قوت کو ظاهر هونے کي جرأت نہیں هوتي تھي - قومي راے اور ازادي خیال کي یہ ایک قوت تھي ' جس نے پوري قوم کو ایک بے جان لاش بناکر لٹا دیا تھا ' لیکن لکھنؤ کے جلسوں میں اس لاش نے زندگي کي پہلي کروٹ لي - اور غالباً همارے لیڈروں کو پہلي مرتبہ معلوم هوا کہ چاندي سونے کي قوت کے علاوہ دنیا میں اور قوتیں بھي بستي هیں -

لیڈري کے اقتدار کا یہ بت عجیب الخواص تھا - یہ طلائي تھا ' اسلیے جب کبھي شملے کي چوٹیوں سے آفتاب نکلتا ' تو اسکا جسم ایک شعلۂ جوالہ کي طرح چمکنے لگتا - اس وقت دیکھنے والوں کي آنکھیں خیرہ هو جاتیں - لیکن تاریکي میں اسکي صورت مہیب تھي ' اور دیکھنے والوں کیلیے خوفناک - لکھنو کے جلسوں میں اسنے اپني دونوں صورتیں دکھلائیں - وہ چمکتا بھي تھا اور مہیب بھي بنتا تھا ' لیکن نہ تو آنکھیں خیرہ هوئیں ' اور نہ لوگوں کے دل هلے - بالاخر عاجز آکر مجبور هوا کہ ایک عظیم الشان بت کا معبودانہ اقتدار و جلال چھوڑ کر ' عام انسانوں کی طرح عاجزانہ مکر و سازش کي کوششوں سے کام لے ' اور جس قوت کو میدان جنگ میں شکست نہ دیسکا ' اس سے سازش کے خیموں میں عہدہ برا هو : کذلک نبلوهم بما کانوا یفسقون (۷ : ۱۲۲)

هم اس امر کو اتني مرتبہ لکھہ چکے هیں کہ اب دهرانے کي ضرورت نہیں - هم نے بارها لکھا هے کہ قومي کاموں میں تنظیم اور تشکیل کیلیے جسدرجہ لیڈروں کي ضرورت هے ' اس سے کہیں زیادہ انکا خود مختارانہ اقتدار مضر اور مہلک بھي هے - اسلام دنیا میں صرف اسلیے آیا ' تاکہ انسانوں سے اُن تمام اقتداروں کو چھین لے ' جنکے ذریعہ وہ تحکم اور جبر کے ساتھہ غیر مسئولانہ حکومت کرتے هوں ' اور پھر خواہ یہ اقتدار دنیوي رؤساء کے هاتھوں میں هو ' خواہ مذهبي پیشواؤں کے حکومت کے هاتھہ میں هو ' یا کسي بت خانے کے پوجاریوں کے قبضے میں ' کہیں هو ' اسلام اسکا دشمن هے ' اور اسکو شرک في الصفات قرار دیتا هے ' کیونکہ اُسکے نزدیک غیر مسئول هونا اللہ کي صفت هے ' پس جو شخص اس صفت کو اللہ کے سوا کسي اور طاقت میں تسلیم کرتا هے ' وہ خدا کي صفت میں دوسرے کو شریک کرتا هے : ما کان لرجل ان یوتیہ اللہ الکتاب والحکم والنبوۃ ثم یقول للناس کونوا عباداً لي من دون اللہ - (۳ : ۷۳) (۱)

وہ اس طرح کے اقتدار کو صرف " اللـہ " کے ساتھہ مخصوص کردیتا هے : (ان الحکم الا للہ) اور اسي کو دین قیم قرار دیتا هے : (ذلک الدین القیم) پھر اگر اس اقتدار کا حق دنیوي امور میں کسي شے کو هے ' تو وہ صرف قوت " شـوریٰ " یاجماعت کا اجماع و مشورہ هے ' اور وہ بھي اپنے تمام اعمال میں احکام الہیہ کے تابع رهنے پر مجبور -

پس یہ ایک شرک جلي تھا ' جو ایک کھلي بت پرستي کي صورت میں تمام پیروان توحید پر مسلط هوگیا تھا - هر شخص ' جو (علي گڈہ) کو چندہ دینے کیلیے روپیہ رکھتا هو - هر شخص ' جسکے پاس علم کي جگہ چاندي سونا هو - هر دولت مند ' جو کسي اجتماع کے موقعہ پر ایک پر تکلف ڈنر دیسکتا هو - هر رئیس ' جسکے پاس سازشوں کیلیے بہت سي موٹر کاریں هوں - هر قیمتي پوشاک ' جسکي جیب بھاري هو - هر اواز ' جسکے گرد ایک حلقۂ تحسین هو ' غرضکہ هر وہ شے ' جسکا وزن بھاري ' اور رنگ سنہري هو ' اس امر کا قدرتي حق رکھتي تھي کہ سات کروڑ انسانوں کا اپنے تئیں معبود و مسجود ظاهر کرے ' اور قومي راے ' ازادي خیال ' حق و صداقت ' علم و فضل ' تجربۂ و دانشمندي ' غرضکہ دنیا کي هر شریف قوت سے جبراً اپنے آگے سجدہ کرائے - اسکي رائیں حکم هوں ' اسکا حکم شریعت هو ' اور اسکي شریعت غیر منسوخ : یفعل مایشاء و یختار :

وکذالــک جعلنا في کـــل قریــۃ اکابر مجــرمیهـــا لیمکروا فیهـا ' وما یمکرون الا بانفسهم ومـــا یشعــــرون (۶ : ۱۲۴)

اور اسي طرح هر انساني ابادي میں هم نے بڑے بڑے لوگ پیدا کیے کہ وهي ان میں بد اعمال بھي تھے ' تاکہ ان ابادیوں میں مکر و فساد پھیلائیں - حالانکہ وہ جسقدر مکر کرتے هیں ' اپنے هي ساتھہ کرتے هیں (کیونکہ وہ انھي کے آگے آنے والا هے) مگر وہ اس حقیقت کو نہیں سمجھتے -

هم نے لکھا تھا کہ اولین منزل لیڈروں کي لیڈري کا نہیں ' بلکہ اسکي هیبت و سطوت کے تسلط کا بت هے ' ایک مرتبہ بھي

(۱) یہ حق کسي انسان کو حاصل نہیں کہ خدا اسکو کتاب و عقل یا حکم و نبوت عطا کرے اور وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے احکام کي پیروي کرو اور اسطرح مجھکو پوجو !

هفتۂ جنگ

یه هفته بالکل خاموشي میں گذر رها هے - (حقي پاشا) کے سفر انگلستان کي نسبت طرح طرح کي افواهیں مشهور کي گئیں ' مگر بالاخر انهوں نے لندن میں ظاهر کردیا که میرے سفر کو ان افواهوں سے کوئي تعلق نهیں ' نیز ایڈریا نوپل اور جزائر کو چهوڑ کر صلح کرنے کا بهي کوئي اراده اپنے ساتهه نهیں رکهتا -

ایک اهم واقعه ترکي کا مالي مسئلے کي مشکلات کو حل کرنا هے -

موجوده وزارت کے تدبر و دانشمندي کا یه ایک دوسرا ثبوت هے که مالي مسئله کے انتظامات میں وه غیر متوقع کامیابي حاصل کر رهي هے - ریوٹر نے اس بارے میں صرف اتني خبردي هے که بارون اور پیرید کي زمین کي ضمانت پر (بلجیم) سے نصف ملین پونڈ قرضه وصول کیا گیا هے - نیز حکومت نے بهت سي چیزیں فروخت کردیں ' جن سے اتني هي رقم اور بهي وصول هوگئي اور اس طرح سپاهیوں کي تنخواه اور رسد کے وقتي انتظام کي طرف سے اطمینان هوگیا -

لیکن في الحقیقت جو انتظامات عظیمه روپیے کے طرف سے اطمینان کامل حاصل کرلینے کیلیے (طلعت بے) نے بغیر استمداد دول یورپ کیے هیں ' وه اس سے زیاده وسیع اور عظیم الشان هیں ' اور امید هے که جنگ کي ایک طویل مدت تک کیلیے حکومت کو مالي افلاس سے نجات مل جائیگي -

لیکن جبکه دولت عثمانیه جنگ جاري رکهنے کیلیے ان دقتوں سے روپیه فراهم کر رهي هے ' تو آن مسلمانان هند کو اپنا فرض نهیں بهولنا چاهیے ' جنهوں نے اسے جنگ پر آماده کیا هے -

بمبئي کے عثماني قونصل کو جو اطلاعات قسطنطنیه سے ملي هیں ' انسے معلوم هوتا هے که ایڈریانوپل پر خفیف سي گوله باري جاري هے - کوئي بڑا مقابله نهیں هوا - گیلي پولي اور بلیر میں ترکي قوا مستحکم و شدید ' اور دشمنوں کي قوت نقل و حرکت کي جرأت نهیں کرتي -

معلوم هوتا هے که ایڈریانوپل کے طرف هٹ کر گیلي پولي کي راه بڑهنے کے ارادے میں بهي باغاریا و سرویا کو پوري ناکامي هوئي هے اور خبروں کا نه انا (بقول ایک مشهور انگریزي ضرب المثل کے) یهي معنے رکهتا هے که اچهي خبر هے -

مگر هم کو یقین هے که غازي (انور بے) کسي نهایت هي عظیم الشان مخفي ارادے سے سرگرم کار هیں ' اور گو ابهي خود قسطنطنیه میں کسي کو معلوم نهوگا که وه کیا کر رهے هیں ؟ مگر عنقریب وه اپني محیر العقول اور نیرنگ ساز صورت میں دنیا کے سامنے ظاهر هونے والے هیں -

یه کیسي تمسخر انگیز مگر شرارت و دسائس سے لبریز حرکت هے که ادهر تو میدان کارزار گرم ' اور صلح برهم هوچکي هے ' اور ادهر البانیا کي تقسیم ' سقوطري کا الحاق ' رومانیا اور باغاریا کے مقبوضه مقامات کے سرحدي نقشے ' اور تقسیم و تحدید کے مشورے طے پا رهے هیں !

اسٹریا اور روس میں جنگي طیاریوں کي خبریں پهر گرم هیں ' رومانیا اور باغاریا کي کشیدگیاں بڑهتي جاتي هیں ' مگر امید نهیں که ان بادلوں کي گرج اس وقت برس سکے -

٢٣ - فروري کا تار مظهر هے که - ایڈریا نوپل میں گوله باري جاري هے ایک باغاري آلۂ هوائي جسے روسي لفٹننٹ چلاتا تها ترکي لین میں اترا اور گرفتار کرلیا گیا - ایک قوي بلغاري فوج جو کاڈیکوئي سے بڑهه رهي تهي دو گهنٹے کي جنگ کے بعد پسپا هوگئي - اسي وقت دشمن کي اور فوج بڑهي اور البسان کي پهاڑیوں پر قبضه کرلیا لیکن ترکي والنٹیروں نے رات کے حملے میں قبضه واپس لے لیا -

اسٹریا و روس فوجي تیاري کر رهے هیں جرمني و فرانس فوجي طیاریوں میں سرعت کے ساتهه کوشاں هیں - ایم ڈیل کیس فرانس کي جانب سے سینٹ پیٹر سبرگ میں سفیر مقرر کیا گیا هے جس سے پیرس میں بڑي خوشي هوئي - مسٹر پانیکار کے تقرر پر فرانس کے ساتهه روس نے دوستي کا مزید اظهار اسطرح کیا هے که مسٹر پانیکار کو آرڈر آف سینٹ اینڈ رو عطا کیا -

---

بانکي پور کے جلسے

گذشته سنیچر اور اتوار هم نے بانکي پور میں بسر کیا ' اور کیا مبارک هیں زندگي کي وه گهڑیاں ' جو دل کي ایک ٹیس ' اور انکهوں کے ایک قطرۂ اشک کے ساتهه بسر هو جائیں !

بالعموم مسلمانان بانکي پور میں جو خود فروشانه جوش و خروش ' اور اسلام پرستانه ولولۂ و اضطراب اس موقعه پر نظر آیا وه همارے لیے ایک نهایت امید افزا منظر تها - هم نے دیکها آگ بهڑکي هے ' تو تنور کا کوئي گوشه تپش سے خالي نهیں ' دلوں کي صفیں هر جگه برهم هیں - اسمیں کسي خاص شهر کي خصوصیت نهیں - البته آگ اسلیے هے ' تا که اس سے کام لیا جائے اور کوئي ایسا چراغ روشن کرلیا جاے جو چولهے کے ٹهنڈے هوجانے کے بعد بهي جلتا رهے - یهي ایک خیال هے ' جسکي خلش موجوده جنگ کے اغاز سے اس وقت تک همارے دل میں هے ' اور انجام کار الله کے هاتهه میں هے -

انجمن اسلامیه بانکي پور کے جلسے میں اس عاجز کي تقریر " واقعۂ میلاد نبوي " پر تهي ' اور وه صرف اسي غرض سے شام منعقد هوا تها - یه جلسه اس لحاظ سے قابل ذکر هے که قوم کے آگے ذکر میلاد کا ایک نیا نمونه پیش کیا گیا -

عنوان تقریر : لقد کان لکم في رسول الله اسوة حسنة تها -

دوسرے دن عیدگاه کے میدان میں هلال احمر کا جلسه عام تها بیس هزار آدمیوں کا اجتماع ' دانا پور تک سے جلوسوں کا پیدل آنا اور شریک جلسه هونا ' الله اکبر کي صدا هاے پیهم ' اور پهر محویت و بیخودي کي سرشاري ' جس سے مجمع کا کوئي گوشه خالي نه تها ' في الحقیقت ایسے مناظر نه تهے جو همیشه میسر آئیں اور ایسي صدائیں نه تهیں جو جلد بهلادي جائیں -

میں تمام بزرگان و کارفرمایان بانکي پور کو انکي اس مستحق صد تحسین و اتباع بیداري و خدمات جلیله پر مبارکباد دیتا هوں ' شکر گذار هوں اس پرجوش و خلوص استقبال اور اظهار محبت و نوازش کیلیے ' جو اس عاجز کیلیے انهوں نے ظاهر فرمایا ' اور جسکا ایک لمحه کیلیے بهي اپنے تئیں اهل نهیں سمجهتا -

طلباے شهر کے جوش و محبت کے اظهارات خاص طور پر همیشه یاد رهیں گے -

البته یه دیکهکر سخت افسوس هوا که باهمي نزاعات و مناقشات اور فریقانه منافسات کے مرض متعدي سے آجکل کي اسلامي خدمات کي مقدس فضا بهي خالي نهیں ' اور هر جگه کا یهي حال هے میں امید کرتا هوں که هلال احمر کے جلسه کي اخري تقریر میں جو معروضات اس عاجز نے پیش کي تهیں ' بزرگان بانکي پور ان سے اغماض نه فرمائیں گے -

... کیلیے یه بس کرتا هے که راه صحیح اور موصل الی المقصود ... ضرور نهیں که همارے هي قدم منزل مقصود تک پهنچیں - ... ' مگر همارے نقش قدم پر چلنے والے منزل مقصود تک ... گے' اور جو سفر کا خط هم نے کهینچ دیا هے' وه انکي کامیابي کے ... نشان تک رهنمائي کریگا :

نفس نه انجمن آرزو سے باهر کهینچ !
اگر شراب نهیں انتظار ساغر کهینچ !

... حالت یه هو' تو پهر اس انقلاب کے ظهور کو کیوں نه ایک غیبي ... اور ایک احسان الهي سمجها جاے' جسکي کوششوں کے نتائج ... سال سے بهي کم عرصے میں ظاهر هوگئے' اور جو بیج سالها سال ... انتظار کي برداشت کے بعد برگ و بار لاتے هیں' انهوں نے چند ... کے اندر هي اپني ٹهنیاں پهیلادیں ؟ البته یه جو کچهه هوا' ... ایک ابتدائی مظهر نصرت' اور مستقبل کا پهلا نمونه تها' پهر ... صرف ایک محدود دائرے کے اندر هوا اور ابهي همارے اعمال

اور اپنے ایمان و ایقان میں محکم تر هو جائیں - کل سعي کي اسلیے ضرورت تهي که بهرحال سعي کرني چاهیے' لیکن آج اسلیے ضرورت هے که خود نتائج بهي سعي کي دعوت دے رهے هیں - کل تک لوگ غافل تهے' پس ضرور تها که انهیں هشیار کیا جاے' مگر اب لوگ آنکهیں مل رهے هیں' پس هم کو بهي اٹهنے والوں سے غافل نهیں هونا چاهیے :

باین که کعبه نمایاں شود ز پا منشیں
که نیم گام جدائي هزار فرسنگ ست

(٤)

اگر هوا موافق نهو' دریا مهربان نهو' اور ستارے رهنمائي نه کریں تو کشتیاں کیا کرسکتا هے ؟ لیکن تاهم کشتي اگر سلامت جاے تو کشتي چلانے والے کا حق تعریف کوئي چهین نهیں سکتا - جو تغیرات اس وقت مسلمانوں کے خیالات میں هوئے هیں' وه ایک قدرتی نتیجه هے اُن تغیرات کا' جنهوں نے چاروں طرف سے همارا محاصره کرلیا هے' تاهم جن لوگوں نے ان تغیرات کا ساتهه دیا' اور

فکاهات

—:○(*)○:—

مسلم یونیورسٹي کا نصاب تعلیم

— * —

همارے لیڈروں کے مشغلے اب بڑهتے جاتے هیں * که اب سازش کي بهي باقاعده تعلیم هوتي هے
هماري مجلس قومي کے جب اجلاس هوتے هیں * تو اخلاقی قواعد میں بهي کچهه ترمیم هوتي هے
بتهائے جاتے هیں کالج کے لڑکے صدر و پائیس میں * سکهائي جاتي هے جو کچهه نئي اسکیم هوتي هے
اِدهر اسٹیج پر سرگوشیاں هوتي هیں آپس میں * اشاروں میں اُدهر فرد عمل تقسیم هوتي هے
طلسم چشم و ابرو کے جو اسرار نهاني هیں * نو آموزوں کو اُن کي دم بدم تعلیم هوتي هے
کسي پر تالیاں بجتي هیں تحقیر و اهانت کي * کسي کي هر ادا پر عزت و تکریم هوتي هے
کسي آزاد گو کے کان میں کچهه پهونک دیتے هیں * که جس سے کچهه امید شیوهٔ تسلیم هوتي هے
شکایت هوتي هے جب تشنه کامان تفاخر کو * تو پهر جام سفارت میں بهي کچهه تعمیم هوتي هے
یهاں تک تو خدا کے فضل سے هم نے ترقي کي * اب آگے دیکهیے اِس فن میں کیا ترمیم هوتي هے

(نقاد)

... معتقدات کے وه اصل اصول باقي هیں' جنکے مقابلے میں جماعتوں ... گروهوں کے متفقه جهاد کي ضرورت هے - میں اس تغیر کو اس لحاظ ... یقینا اهمیت دیتا هوں که وه تغیر تها' اور مسلمانوں کي حالت ... سے غیر متغیر هو رهي تهي' پس تغیر خواه کتنا هي ابتدائي ... ضعیف هو' مگر جمود کي شکست کا مخبر هے - ورنه اس بارے میں ... خیالات بهت وسیع' اور پیش نظر مقاصد بهت بلند هیں' ... هے که اس وقت اپکي نظریں وهاں تک پهنچ سکیں - میں ... اس نقطه پر توجه دلانا چاهتا هوں که کام کرنے والے اپنے کاموں ... اس تغیر کے تذکرے سے فائده اٹهائیں - انکي کوششیں اگر ابهي ... سال تک ایک ادنا سا تغیر بهي پیدا نه کرسکتیں' جب ... انکو مایوس نهونا تها' چه جائیکه اسقدر جلد ایک سخت ... نمایاں تغیر انکو کامیابي کا مژده دے رها هے' اور یقین دلا رها هے ... محنتوں کے نتائج کیلیے زیاده صبر و انتظار کي ازمایش نهیں هے - پس وه اپني همتوں کو اور قوي کریں' عمل کي رفتار تیز کردیں'

انکي صدا کے سننے کے لیے دلوں میں استعداد پیدا کرائي - ضرور هے که اس معلول کے " علل " میں انکو بهي شمار کیا جاے -

هم سمجهتے هیں که اس سلسلے میں سب سے پہلے نواب (وقار الملک بهادر) قبله کے اُس مضمون کا ذکر کرنا چاهیے' جو انهوں نے دربار دهلي سے آکر علي گڈه گزٹ میں لکها تها' اور جسمیں گو کسي اصول کے طرف دعوت نهیں دي گئي تهي' مگر مسلمانوں کے " مسلمه قومي پالیسي " کے بت پر یقیناً اس سے ایک ضرب کاري لگي -

اسکے بعد شمس العلما مولانا شبلي نعماني نے بعض مضامین (مسلم گزٹ) میں لکهے' اور اسکا اعتراف کرنا چاهیے که انهوں نے تغیر خیالات میں سب سے زیاده مدد دي - اسکے ساتهه هي (مسلم گزٹ) کي اشاعت بهي قابل ذکر هے' جو الحمد لله که بدستور خدمت ملت میں سرگرم' و قلع و قمع استبداد سیاست میں مصروف پیکار هے - اس سلسلے میں هم اپنے شیوه آفریں دوستوں

اگر یہ دیوتا گرادیا گیا' تو پھر اس بساط پیشوئي کے تمام مہرہ ھاے اصنام خود بخود سرنگوں ہو جائیں گے - پس لکھنؤ میں جو کچھہ ہوا' وہ اس امر کا ثبوت بین تھا کہ کم از کم اس مشرکانہ ھیئت کا بت تو قومي راے کے گزر گراں سے مجروح ہو چکا ھے' اور اگرچہ گذشتہ ایک سال کے عرصے میں موسم کي تبدیلی کے آثار بالکل واضح اور ظاھر تھے' تاھم یہ پہلي شکست ھے جو قوم نے افراد کو دي' توقع سے زیادہ اور امیدوں کے برخلاف - اور قومي زندگي کی یہ پہلي آواز ھے جو مسلمانوں کی مجلس میں اتّھي' امید سے زیادہ قوي' اور توقع سے زیادہ بلند - زنجیریں بہت بھاري تھیں' اور پاؤں مدتوں سے مقید - صیاد کا پنجہ سخت تھا' اور صید بظاھر کمزور' لیکن الحمد للہ کہ رھائي کي پہلي کوشش کا تجربہ بے اثر نہ رھا' اور بند گو توٹے نہیں مگر ڈھیلے ضرور ہوگئے:

فائل تو ہوگئے ھیں وہ تاثیر عشق سے
موقع نکالنا سو یہ حکمت کي بات ھے

ھمارے عقیدے میں یہ انقلاب حالت ایک الہي کار و بار تھا' جو صرف اسلیے تھا تاکہ عبرتوں اور بصیرتوں کا موجب ہو' تاکہ بہرے سنیں' اور اندھے بینا ھوں - تاکہ اس ابدي و ازلي قانون کا ایک نیا معجزہ تم دیکھو کہ حق اور صداقت کي آواز کو کوئي قوت روک نہیں سکتي' اگرچہ شیطان کے بڑے بڑے مظاھر جمع ہو جائیں - اور سچ ھمیشہ سے ایک ابھرنے والا جوھر ھے' اگرچہ جھوٹ کي بڑي بڑي چٹانوں سے اسے دبا دیا جاے: و یحق اللہ الحق بکلمتہ و لو کرہ المجرمون (۴۱: ۵۲) و ان فی ذالک لذکری' لمن کان لہ قلب او القی السمع و ھو الشھید (۵۰: ۳۷)

(۲)

درخت سب بوتے ھیں' لیکن ھر شخص کي نصیب میں یہ نہیں ھوتا کہ پھل بھي کھاے - پس نہایت مبارک ھے وہ ھاتھہ' جو تخم پاشي کے بعد ھي اپنے دامن میں اسکے پھلوں کو بھي دیکھے - مسلمانوں میں نئي حرکت کي تاریخ تقسیم بنگال کي منسوخي سے شروع ھوتي ھے - اس سے پہلے صرف خال خال اشخاص تھے' جنکو کانگرسي' باغي' بے وفاے قوم' مفسد' اور اسي طرح کے بعض بعض اصطلاحات خاص سے یاد کیا جاتا تھا' مگر قوم کي قوم صرف اس شریعت پر عامل تھي کہ لیڈروں کي کاڑي کھینچئے' انکے ھر حکم پر "سمعنا و اطعنا" کہکر سر بسجود ھوجائیے اور مسلمانوں کیلئے غلامي و استبداد کي جو شریعت (پالیسي) انھوں نے مقرر کردي ھے' اس سے سر مو تجاوز نہ کیجیے کہ:

بے حکم شرع آب خوردن خطاست

(طحطاوي) نے (حاشیہ در المختار) میں مذاھب اربعہ کي تقلید کي نسبت غصے میں آکر لکھدیا تھا کہ: من کان خارجاً عن ھذہ الاربعۃ فی ھذ الزمان' فھو من اھل البدعۃ و النار اس سے بھي شدید تر حال ان ائمۂ مجتہدان کي تقلید کا تھا کہ جو شخص انکي تقلید سے انکار کرے' وہ قطعاً قوم سے خارج اور گمراہ ابدي ھے - وھاں اگر اسپر "اجماع" ھوگیا تھا' تو یہاں بھي مسلمانوں کي "مسلمہ قومي پالیسي" پر "مجاورتي" کا سواد اعظم تھا؛ من شذ' شذ فی النار!

پھر غور کیجیے کہ اس نئي حرکت کے بیج کو جگھہ پکڑنے' پھوٹنے' اور ابھر کر بلند ھونے کیلیے کتني مدت ملي؟ اسباب ظاھري میں سے کیا سامان تھا' جو اسے میسر ھوا؟ زمین بظاھر نا موافق تھي' اور چند آوازوں کے سوا' جنکے دبانے کیلیے دولت' اجتماع' سازش' اور رئیسانہ و حاکمانہ اقتدار' تمام قوتیں مستعد تھیں' کون تھا جس نے آبپاشي کي ھو؟ اعزاز ظاھري اور رسوخ دنیوي جن ھاتھوں میں ھے' ان میں سے ایک متنفس بھي نہ تھا جس نے ساتھہ دیا ھو' مگر با ایں ھمہ آپ نے لکھنو میں دیکھا کہ درخت پیدا ھوچکا ھے' اور اسکي شاخیں قوي اور تنومند ھیں - پس یہ فی الحقیقت ایک بہت بڑي نعمت و احسان الہي ھے' جسکے شکر میں گردنوں کو سر بسجود' اور زبانوں کو زمزمہ سنج تحمید و تقدیس ھو جانا چاھیے:

الحمد للہ الذي	تمام حمد و تقدیس اُس خداے حکیم و قدیر
ھدانا لھـذا وما	کیلیے' جس نے اس راہ حق و حریت کي طرف
کنا لنھتدي لولا	ھماري ھدایت کي' اور یقیناً ھم ھدایت کہ پاتے
ان ھـدانا اللـہ	اور ضلالت سے نہ نکلتے' اگر اسکی ھدایت
(۷: ۴۲)	بخشي کي نصرت ھماري مدد نہ کرتي -

یہ بھي ایک ظہور تھا اس اعلان حق و معروف کي طاقتوں کا جنکي طرف ھم نے پچھلے دنوں " فاتحۂ جلد جدید " کے زیر عنوان اشارہ کیا ھے -

(۳)

ایک بڑي بصیرت جسکي صدا اس انقلاب حالت سے نکلتي ھے' یہ ھے کہ جو کوششیں حق اور سچائي کے اعلان کیلیے کی جاتیں خواہ زمانہ کتني ھي انکي مخالفت کرے' لیکن وہ دریا کے پاني کي طرح اپني راہ خود نکال لیتي ھیں' اور کبھي ان لوگوں کی محنت ضائع نہیں جاتي' جو آرزوئي معیت چھوڑ کر حق و صداقت کا ساتھہ دیتے ھیں - کارساز قدرت کا وعدہ ھے کہ: " اني لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر و انثی " میں کسي کام کرنے والے کے کام کو ضائع و رائگاں نہیں کرتا - قران کریم میں ھر جگہ " والعاقبۃ للمتقین " فرمایا گیا ھے' اور اسکے بھي یہي معنے ھیں کہ دنیا میں انجام کار کي کامیابي صاحبان حق و معروف ھي کیلیے ھے -

پس ھم اُن تمام حامیان حق و معروف کو مبارکباد دیتے ھیں جنھوں نے پچھلے سال قوم میں آزادي خیال اور طلب حقوق کی تحریک پیدا کرنے میں حصہ لیا - اُس نصرت فرماے حق نے کسقدر قلیل عرصے کے اندر انکي سعي مشکور کے نتائج حسنہ انکو دکھلاے ؟

حق و صداقت کا اعلان کوئي آسان کام نہیں ھے - اس کے لیے بہت بڑے صبر و انتظار اور تحمل و ضبط کی ضرورت ھوتی ھے - کتني پاک ھستیاں ھیں' جنھوں نے دنیا میں اسکے بیج بوے اور اپني بڑي بڑي زندگیاں اسکي آبپاشی میں صرف کردیں' پھر کتنے جانفروشان حق و صداقت ھیں' جنھوں نے اپنے اشک ھاے امید اور خونہاے حسرت و آرزو سے اس بیج کے پودے کو سینچا مگر با ایں ھمہ انکي آنکھوں کو اسکے برگ و بار کا منظر دیکھنا نصیب نہ ھوا - نسلوں پر نسلیں گذر گئیں' جب کہیں جاکر وہ بیج بار آور ھوے -

آج مسلمانوں کي اعمال زندگي کي ھر شاخ میں جو حالت ھو رھي ھے' وہ حامیان حق و صداقت سے ایسی ھي قربانیوں کي طالب ھے' جو صبر و انتظار کي انتہائي قوتیں اپنے اندر رکھتي ھوں' اور نتیجہ کیلیے بے صبر نہوں' بلکہ اپنے کام میں منہمک و مشغول ھوں - ھم ایک پوري قوم کو چاھتے ھیں کہ از فرق تا بقدم بدل دیں' انساني اعمال و معتقدات کا ایک نقشہ ھمارے سامنے ھے' ھم چاھتے ھیں کہ اسکو یکسر الٹ دیں ھمارے سامنے ایک سر بفلک عمارت ھے' جسکي دیواریں پہاڑوں کي چٹانوں سے' اور جسکي چھتیں لوھے کي سلاخوں سے بنائي گئي ھیں' ھم چاھتے ھیں کہ اسکو مسمار کردیں' اور ایک ایسي نئي عمارت بنائیں جسکي چھت ھي نہیں' بلکہ بنیاد بھي نئي ھو - پھر اگر یہ ارادہ عظیم ھے' تو ضرور ھے کہ انتظار کي قوت بھي شدید' اور صبر کا پیمانہ بھي بڑا ھو - اس راہ کے مسافر

مقالات

معجـزہ و خـــوارق

—:*:—

(۱)

—○:*:○—

• معجزہ کے باب میں سب سے پہلي بحث یہ پیدا ہوتي ہے کہ "معجزہ دلیل نبوت ہے یا نہیں" ؟ اجکل کے زمانے میں جو سرمایہ "جدید علم کلام" کے نام سے فراہم کیا گیا ہے - اسمیں ثابت کرنے کی وشش کي گئي ہے کہ معجزہ دلیل نبوت نہیں ہو سکتا - ہم چاہتے ہیں نہ سب سے پہلے اسي سوال پر نظر ڈالیں -

دراصل یہ راے مشہور مسلمان حکیم : (قاضي ابو ولید ابن رشد) کي کتاب سے ماخوذ ہے' اسلیے پہلے ہم انکي راے بتمامہ نقل کردیتے ہیں -

ابن رشد کے مقدمات

معجزہ سے جب نبوت پر دلیل لائي جاتي ہے تو مقدمات ذیل یہ ہوتے ہیں :

(۱) نبي سے معجزہ صادر ہوا -

(۲) جس سے معجزہ صادر ہوتا ہے وہ نبي ہوتا ہے -

مقدمہ اولی کا ثابت ہونا دو مقدموںپر مبني ہے :

(الف) معجزہ ممکن الوقوع ہے اور واقع ہوتا ہے -

(ب) مدعي نبوت نے تعین کے ساتھہ معجزہ دکھایا - وہ کسي صنعت عملي یا صفائي مشق کا نتیجہ نہ تھا - نہ نظر بندي- تھي - نہ تخیل تھا -

(۲) دوسرا مقدمہ - اسکا ثبوت بھي دو مقدمات پر موقوف ہے :

(الف) رسالت و نبوت کا وجود ہے -

(ب) معجزہ بجز نبي کے کوئي نہیں دکھا سکتا -

ابن رشد کي تقریر کے متعلق دو امر قابل لحاظ

حکیم ابن رشد کي طولاني تقریر سے جو مقدمات ہمنے نقل کیے ہیں ' انکے متعلق دو امر قابل لحاظ ہیں :

(۱) معجزہ کے معجزہ ثابت کرنے میں نہایت دقت و دشواري ہے -

(۲) جبتک مقدمات اربعہ ثابت نہو جائیں' معجزہ دلیل نبوت نہیں ہوسکتا -

ہم سب سے پہلے امر اول کیطرف توجہ کرتے ہیں اور یہ بتاتے ہیں نہ خود علامۂ موصوف نے اثبات نبوت کیلیے کونسي دلیل اختیار کي ہے اور اُس میں کیا سہولتیں ہیں -

ابن رشد کي دلیل نبوت

امـ الـذي دعا بـه النـــاس تحـــداهـــم به ' هـو الكتـاب العـزيز ' فقـــال تعـالى : قل لئـن اجتمعـــت الجـــن والانـــس عـــلى ان ياتـــوا بمثل هذا القـــرآن ' لا يأتـــون بمـثــلــه ولـــو كان بعضـــهم لـبعـــض ظهـيـــرا وقال : فأتوا بعشـــر سور مثلـــه مفـتـــريات - واذا كان الامـــر هـكـــذا ' فخـــارقـــه صلـــى اللـــه عليـــه وسلـــم الـــذي تحـــدى بـــه النـــاس و جعله دليـــلا علـــى صدقـــه فيمـــا ادعـــى من رسالتـــه ' هـــو الكتـــاب العزيز - (الكشف عن مناهـج الادلـــة - صفحـه - ۷۷)

لیکن وہ چیز جسکے ذریعہ سے آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا اور انکے مقابلہ و معارضہ میں پیش کیا ' کلام پاک ہے - فرمایا اللہ رب العزت نے "کہدے اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ اگر تمام جن و آدمي ملکر قرآن کي مثل بنانا چاہیں تو انسے نا ممکن ہے - اگرچہ انکا بعض ' بعض دوسریکا معاون اور مددگار ہو جاوے" اور فرمایا اللہ پاک نے "لاؤ ایسي دس سورتیں بناکر" جب یہ حال ہے تو وہ امر خارق عادت جسکو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنـي رسالت کے ثبوت میں پیش کیا صرف کلام مقدس ہي ہے

اس تقریر سے ظاہر ہو گیا کہ ابن رشد نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کي نبوت مطلقہ اور رسالت عامہ کو صرف خدا کي الہامي اور مقدس کتاب سے ثابت کیا ہے اور اپ کے خوارق عادات میں سے محض قران پاک کو معجزہ تسلیم کیا ہے (یعني قران کے مبارک ارشاد' بلیغ جملے' فصیح عبارت' بلیغ معاني' جامع ہدایتیں' پر تاثیر نصائح' مکمل تعلیمیں) اسکے نزدیک یہ جملہ امور صاف طریقہ سے بتاتے ہیں کہ بے شبہہ یہ کتاب خدا کي کتاب ہے اور صاحب کتاب نبي مامون ہیں پھر ان تمامي باتوں کے ساتھہ جب اسکا خیال اسطرف مائل ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امي تھے' جاہل اور وحشي قوم میں پیدا ہوئے ' انھي میں پرورش پائي ' انھي میں ہمیشہ رہے اور باوجود اسکے ایسي کتاب پیش کي' تو آپ کي رسالت کا پورا اور کامل یقین ہو جاتا ہے -

ويتأكد هذا المعنـى بل يصير الى حـــد القطع واليقين الـتـــام اذا علـــم انـــه صلى الله عليه وسلم كان اميا نشأ في امة امية عامية بدوية لم يمارسوا العلوم قط ولانسب اليهـم علـم ولا تـــداولـوا الفحص عـــن المـوجودات علـى مـاجـرت به عـــادة اليـونـانيين وغيـرهم من الامـــم والـــذين كملت الحكمة فيهـم فى الاحقـاب الطـــويلـــة (الـكشـف صفحـــه ۸۰)

آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کي نبوت پورے طور پر ثابت ہوتي ہے بلکہ یقین کامل کے مرتبہ کو پہنچ جاتي ہے' جب یہ امر جانا جاتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم امي تھے ' ایک جاہل اور وحشي قوم میں پیدا ہوئے ' جنہوں نے کبھي علم کي طرف توجہ نکي اور نہ اسکي مشق کي- نہ کوئي علم انکي طرف منسوب ہوا' نہ موجودات عالم کي تحقیق و جستجو کا انمیں رواج تھا اور نہ یونانیوں اور دوسري قوموںکا سا دستور تھا جنمیں حکمت کی تکمیل ہوئي -

اسمیں کچھہ شک نہیں کہ علامہ ممدوح نے جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول اللہ ہونیکو نہایت شائستہ عنوان اور واضح برہان سے ثابت کیا ہے ' اور سچ یہ ہے کہ اس سے بڑھکر کونسي دلیل قاطع و مانع ہو سکتي ہے ؟ یقیناً ایک مسلمان یا ایک معمولي منکر کو یہ دلیل نہایت آساني سے مطمئن کرسکتي ہے - لیکن سوال یہ ہے کہ کسي منکر دیرینہ یا ایک مخالف مناظر کي بھي اس برہان سے تشفي ہوسکتي ہے یا نہیں ؟ ہماري راے میں ہرگز نہیں ہوسکتي ' بلکہ جسقدر دشواریاں معجزات میں ہیں اتني ہي دشواریاں اس راہ میں بھي ہیں - معجزات سے دلیل لانے میں اگر مقدمات اربعہ کا ثبوت نصب العین ہے' تو کلام پاک سے استدلال کرنے میں مقدمات ذیل کا اثبات ضروري ہے :

مسٹر محمد علي کو بھي نہيں بھول سکتے ' جنھوں نے في الحقيقت يونيورسٹي کے معاملے ميں آزاد خيالي کي تعليم متصل اور پے ہم رکھي اور جسنے موجودہ حرکت کي تشکيل ميں بہت زيادہ مدد دي - فجزاهم الله تعالى عن الاسلام و المسلمين خيــر الجزا ' و وفقنا الله و اياهم کما يحبه و يرضاه في القول و العمل و الاعتقاد -

اس موقعه پر يه کہديغا ضروري سمجھتا ھوں کہ يه جو کچھه ھوا محض سياسي اعتقادات کا تغير ھے ' اور ميں اس وقت کا منتظر ھوں جب کسي صحيح مذهبي تبديلي کا ثبوت بين نمايان ھو ' کيونکه بغير اسکے کوئي ھنگامۂ تغير ميرے لئے تشفي بخش نہيں ھوسکتا - البته چونکه نئي گرفتاري کيليے پچھلي گرفتاري سے آزاد ھونا ضروري ھے ' اسليے اس تغير کو بھي اس سلسلے کي ابتدا سمجھتا ھوں - والامر بيدہ سبحانه ' له مقاليد السموات و الارض -

(٥)

يہاں تــک تو ھم نے لکھنؤ کے جلسوں پر اس حيثيت سے نظر ڈالي ھے ' جہاں تــک انکا تعلق تغير خيالات ' اور قومي راے کے اظہار قوت سے ھے ' ليکن اب اس نتيجے پر بھي نظر ڈالني چاھيے جو اس معرکه آرائي کے بعد پيدا ھوا -

افسوس کے ساتھه کہنا پڑتا ھے کہ معرکه ابتدائي ' اور حريف نوآموز تھا ' جنــگ ميں علانيه ھتيا روں ھي سے نہيں ' بلکه سازش و خدع کے چھپے ھتيارونسے بھي کام ليا گيا - اسليے با ايں همه اظہار قوت و مقاومت قوم کو شکست ھي قبول کرني پڑي -

تا ھم اس شکست کو شکست نه سمجھنا چاھيے ' کيونکه در اصل قوم نے اپنے حريفوں سے شکست نہيں کھائي ' بلکه اس دھوکے ميں آکر تلوار رکھدي کہ اب مقابل حريف نہيں بلکه خود اسي کے تيغ آزما ھيں - حريفان شاطر نے جب ديکھا کہ دست و بازو شل ھوگئے ھيں ' اور آيندہ جنگ کي طاقت نہيں ' تو پھر يه تجويز کی کہ صلح کي ايک سازش گاہ منعقد کي جاے ' اور قوم کو خود قوم کے بھيس ميں آکر شکست دي جاے - بے خبروں نے يکايک ايک صداے صلح سني - نادان سمجھے کہ ھماري آواز ھے ' حالانکه لب و لہجه بدلا ھوا تھا مگر آواز انھي کي تھي ' جو اب اس ظاھر کا باطن ھوگئے تھے -

وہ حلقه ھاے زلف کميں ميں ھيں ايخدا
رکھه ليجيو ميرے دعوے وارستگي کي شرم

(٦)

اس اجمال کي تفصيل اب کيا کريں کہ وقت گذرگيا :

تو خود حديث مفصل بخوان ازيں مجمل

تاھم نواب صاحب قبلــه نے يه مضمون لکھکر گذرا ھوا ورق پھر اوراق ديا ھے - فونڈيشن کميٹي کا پہلا دن في الحقيقت " بزرگان قوم " کيليے ايک " يــوم الفــزع الاکبــر " تھا - لوگوں نے ديکھا کہ الحاق " اور " مسلم " کے انتساب کا جھگڑا چکانے آے تھے ' يہاں ميجر سيد حسن بلگرامي نے اختيارات کی ايک نئی بحث چھيڑ دي :

يه بعد از انفصال اب اور ھي جھگڑا نکل آيا -

جلسے کے وقفوں ميں اس تجويز کے استرداد و ترميم کی پوري کوششيں کي گئيں ' اور اسٹيج کے ميدان ميں جسقدر حربے دکھلائے جاسکتے تھے ' ايک ايک کرکے سب سے کام ليا ' مگر معلوم ھوا کہ ڈھال چمڑے کي نہيں بلکه پتھر کي ھے - نه دور کے تير کام ديتے ھيں نه سامنے کي تلواريں - لوگوں کے جوش و خروش کا يه عالم تھا کہ تجويز کے خلاف تمام ھال سے ايک آواز بھي اوٹھنے والي نظر نہيں آتي تھي - اگر اس وقت ووٹ ليے جاتے تو نتيجه معلوم تھا کہ کيا نکلتا - اسليے مصلحت نے سرگوشي کي کہ ايک دن کے وقفے کے بعد بقيه کارروائي دوسرے دن پر ملتوي کردي جاے - يہي وقفه قيامت کا وقفه تھا :

کرتے ھيں بھرنے کو ياں خالي تفنگ

(۷)

جو جوش عام لوگوں نے طبقۂ مستبدين کے خلاف جلسے ميں ظاھر کيا تھا ' اسميں شک نہيں کہ اسميں بے اعتدالي اور تفريط ضرور تھي - ليکن چونکه گيند بہت زور سے زمين پر پٹکا گيا تھا اسليے اسکے دور تــک اچھلکر بلند ھونے کي بھي شکايت نہيں کي جاسکتي - قدرتي امنگوں اور قوتوں کو دباييے گا تو اور زيادہ اپھل کر نمودار ھونگے - پھر جن لوگوں نے برسوں پھيکے پکوانوں سے اپني اونچي دکانوں کو سجايا تھا ' اگر آج ايک وقت کيليے ضرورت سے زيادہ نمک کھانے ميں پڑگيا ' تو کم ازکم انکو تو شکايت نه کرني چاھيے - اگــر يه بے اعتدالي بھي تھي تو بے اعتدالي ھی کے جواب ميں :

محتسب خــم شکست و من ســر او :
ســن بالســن و الجــروح قصـــاص

(۸)

دوسرا دن گذشته کے ماتم اور ايندہ کي فکروں ميں بسر ھوا اور بالاخر اس " شام بلا " کي تاريکي قيصر باغ کي برجيوں پر نمودار ھوگئي ' جسکي پردہ پوش تاريکي ميں نہيں معلوم کيا کيا کچھه ھونے والا تھا - ياران شاطر نے اس تاريکي کي فرصت کو " مطلب براري " کيليے غنيمت سمجھا کہ رات بھر کي مہلت ميں کسي کي حريف نوازي اور نرم دلي جسقدر جرأت دلاے ' متمتع و کامياب ھو رھيے ' ورنه پھر صبح ھجراں کا مطلعِ محشر نمودار ھونے کيليے سر پر کھڑا ھے -

کہ در تاخير آفتہا ' و عاشق را زياں دارد

اتنے ميں خبر اوڑي کہ (ھز آنر) کے ھاں (ڈنر) ھے - ھم نے کہا کہ انا لله و انا اليه راجعون - قومي طاقت کے ھزاروں آھني حربے ايک طرف ' اور ان نقرئي چھري کانٹوں کي جھنکار ايک طرف - حريت پسندوں سے پوچھا کہ کہيے ! اس ناوک کا بھي کوئي جواب آپکے ترکش ميں ھے ؟ جواب ملا کہ نہيں ' شکست کا اعتراف ھے :

چشم اگر اينست ' و ابرو ابن ' و ناز و عشوہ اين '
الفراق اے ھوش و تقوی ! الوداع اے عقل و دين !

ليکن پھر ھم نے دل کو تسلي دي - اطباے قديم و جديد کا اتفاق ھے کہ چھه گھنٹے کے بعد غذا کے جرم سے معدہ خالي ھوجاتا ھے - جلسه رات کو نہيں بلکه صبح آٹھه بجے ھے ' اور انگريزي کھانا بوجه سادہ و بے آميز ھونے کے قدرتي طور پر زود ھضم ھوتا ھے - اب ايسي بھي يه غذاے نفيس کيا ثقيل ھوگي ' کہ صبح تــک معدے ميں فروکش رھے ' اور آوازيں نــکليں تو حلق کي جگھه معدوں سے !

مگر افسوس کہ دوسرے دن ھماري طبي معلومات ميں ايک انقلاب عظيم واقع ھوا - (طبي کانفرنس) کے آيندہ اجلاس ميں ھم اس مسئله کو پيش کرينگے - ھميں اب يقين ھے کہ غذا جتني نفيس و لطيف ھوتي ھے ' اتني ھي زيادہ ثقيل بھي ھوتي ھے - نيز اگر بقراط بھي کہيں مليں ' تو ھم انسے اس بارے ميں لڑنے کيلئے طيار ھيں کہ " شام کي غذا کم ازکم دوسرے دن کي دو پھر تــک تو ضرور معدے ميں موجود رھتي ھے "

[باقي آيندہ]

... صلی الله علیه ... ن الكـرامات و خوارق فانمـا ظهرت في ... احواله من غيـر ... يتحدي بهـا (الكشف صفحه ۷۱)	جوهر کو دوسرا جوهر بنادیا هو (لکڑیکو سانپ بنادیا هو وغیره) اور جو خوارق آپ سے صادر هوئے وہ اثنائے حالات میں ظاهر هوئے بغیر اسکے که آپ نے اُنسے مقابله کیا هو -

اس تحریر کے بعد هم اُن اعتراضات کي طرف متوجه هوتے هیں جو منکرین معجزات کي جانب سے پیش کئے جاتے هیں - اسی ضمن میں ابن رشد کے مقدمات اربعه مذکورہ کا بھي جابجا بیان آجایگا - جنپر معجزہ کا دلیل نبوت هونا موقوف ہے -

اعتراضات جو مثبتین معجزات پر وارد هوتے هیں

معجزہ پر جو اعتراضات وارد کیے جاتے هیں وہ دو قسم کے هیں بعض ایسے هیں جنکا تعلق امکان وقوع سے ہے اور بعض ایسے هیں جو استدلال سے متعلق هیں' چنانچه هم سبکو تفصیل سے بیان کرتے هیں-

(۱) معجزہ چونکه خلاف قانون قدرت ہے اسلیے نا ممکن ہے -

(۲) کسي خارق عادت کا وجود هوا یا نهیں ؟

(۳) خرق عادت سے کیا مراد ہے ؟

(۴) مانا که کسي خارق عادت کا وجود هوا مگر اسکا کیونکر اطمینان هو که اُسکے لیے دیگر اسباب مخفیه نه تھے ؟ بهت ممکن ہے که سحر یا شعبدہ یا مسمریزم کي مشق کا اثر هو- منجمله شرائط کے ایک شرط معجزہ کي یه بیان کیجاتي ہے که کوئي شخص اسکا مقابله نکر سکے' لیکن اسکا کیسے یقین هوسکتا ہے که کوئي معارضه نهیں کرسکتا اور دنیا میں ایک شخص سے بھي جواب نہ هوسکنے سے کیا مراد ہے ؟ اگر یه مراد ہے که اظهار کے وقت اُسکا جواب نه هوسکا تو اور بھي بهت سے لوگونکو پیمبر ماننا هوگا - زردشت وغیرہ سے جو باتیں ظاهر هوئیں اسوقت انکا کوئي مقابله نه کرسکا - اور اگر یه مراد ہے که قیامت تک نه هوسکیگا تو یه پیشین گوئي کیونکر هوسکتي ہے که یوم آخر تک اسکي نظیر نا ممکن ہے ؟

اعتراضات مذکورہ کے جوابات

پہلا اعتراض

معجزہ چونکه خلاف قانون قدرت تسلیم کیا جاتا ہے اسلیے ناممکن ہے -

اس سوال کا جواب تین مقدمونکي تحقیقات پر مبني ہے -

(۱) قانون قدرت سے کیا مراد ہے ؟

(۲) کوئي امر خلاف قانون فطرت نهیں واقع هوسکتا - اسکے واسطے کیا دلائل هیں ؟

(۳) کیا هم یه کهه سکتے هیں که فلاں واقعه خلاف قانون قدرت ہے-

قانون قدرت سے کیا مراد ہے

معترضین کهتے هیں :

جو امور هزاروں لاکھوں تجربات اور بارها کے مشاهدوں سے ثابت هوچکے هیں مثلاً آگ کا جلانا' سیکڑوں افراد آگ کے دیکھے گئے لیکن کوئي آگ ایسي نه ملسکي جو گرم یا جلانیوالي نهو- یا پاني کا نیچے کو بہنا یا سیال هونا - برف کي ٹھنڈک - سنکھیا کا زهر قاتل هونا - جمادات کا غیر متحرک هونا وغیرہ وغیرہ - یه تمام قوانین ایسے مسلم هیں که انکے مخالف کوئي مثال آجتک نملي نه ان میں کبھي تبدیلي هوئي -

بس انهي کا نام قوانین قدرت ہے اور یهي فطرة الله کهلاتے هیں - اصول نظام کا مرتب سلسله جو همارے پیش نظر ہے اور جنکو ذرات هم آراسته هیں' علت و معلول - سبب و مسبب' شرط و مشروط کا وسیع کارخانه' جو سارے عالم میں پھیلا هوا ہے - اور جنپر اس دنیا کا نظام قائم ہے وهي عادت الہیه' سنت مستمرہ اور اصول فطرت کے لقب سے پکارے جاتے هیں -

قران کریم سے استدلال

نیز معترضین قران کریم سے استدلال کرتے هیں که کوئي واقعه خلاف قوانین فطرت و ضوابط مقررہ نهیں هوسکتا خداوند پاک نے خود اسکي نسبت اپنے مقدس کلام میں ارشاد فرمایا ہے :

(۱) انا کل شئ خلقناه بقدر -	همنے هر چیزکو ایک خاص اندازہ سے پیدا کیا ہے -
(۲) وکل شـئ عنده بمقـدار	هرایک چیز اسکے نزدیک ایک مقدار معین پر ہے -
(۳) وخلـق کل شی فقدره تقدیرا -	هر چیزکو اسنے پیدا کیا اور اسکے لیے مناسب اندازہ مقرر فرمایا-
(۴) لا تبدیل لخلق الله	خدا کي خلقت میں تبدیلي نهیں ہے
(۵) ولن تجد لسـنة الله تبدیـلا	تو خدا کي عادت میں تبدیل نه پائیگا -
(۶) ولن تجد لسنـة الله تحویـلا	خـدا کے طریقـه کو ٹلتـا هوا تو نه پائیگا -
(۷) سنة اللـه التي خلت من قبل ولـن نجد لسنـة اللـه تحویلا	یه خدا کا طریقه ہے جو قبل سے چلا آتا ہے اور خدا کے طریقه میں تو کچھه تغیر نه پائیگا -

کلام پاک کي ان سات معتبر شهادتوں سے ثابت هو گیا که خلاف فطرت امور کا واقع هونا نه صرف دشوار بلکه نا ممکن اور محال ہے - خداوند ذوالجلال کے یه سات قولي وعدے هیں' اور جو محکم نظام اُس نے اپني قدرت و حکمت کے موافق جاري فرمایا ہے وہ اسکا عملي وعدہ ہے - ایسي حالت میں اگر کوئي امر خلاف قانون قدرت تسلیم کیا جاے' تو اسکے یه معنے هونگے که اُسکا عمل' قول کے بالکل مخالف ہے اور سب سے بڑا الزام کذب و خلف وعد کا عائد هوگا جس سے اسکي ذات پاک ابداً بري ہے "-

یهاں تک هم نے جو کچھه لکھا ہے - قانون قدرت کي تشریح اور دلائل میں معترضین کا اصلي استدلال ہے -

---

خـون نـاحـق

— * —

ابن رشد کي دليل ان مقدموں پر موقوف ہے

(۱) خدا کا وجود ہے -
(۲) خدا مريد و متکلم ہے -
(۳) نبوت کا وجود ہے اور اُسکي ضرورت ہے -
(۴) وحي کي حقيقت کيا ہے -
(۵) کلام الله کس لحاظ سے معجزہ ہے -
(۶) اسکے مثل نہ کوئي بناسکتا ہے نہ کسي نے بنايا -
(۷) بے مثل ہونا منزل من الله ہونيکي دليل ہے -
(۸) نبوت پر اسکي دلالت قطعي ہے -
(۹) اسکي عبارت فصيح و بليغ، هدايات و تعليمات کامل اور سريع التاثير هيں -
(۱۰) آنجناب صلی الله عليه وسلم امي تھے -

معجزہ کے ثبوت کيليے اگر چار مقدمے يا سات درکار هيں، تو اسکے واسطے دس مقدمات کي حاجت ہے - اور جب تک مقدمات عشرہ ثابت نہونگے، کتاب الله کا دليل نبوت ہونا ناممکن ہے - پھر اگر تمام مقدمات بالفرض تسليم بھي کرليے جائيں، جب بھي گفتگو ختم نہيں ہوتي - ديگر انبياء کرام کي نبوت پر ايمان لانيکا کونسا ذريعہ ہوگا؟ اگر انکي صداقت رسالت کا بھي عامۃ الناس کو اذعان کتاب و تعليم کے ذريعہ سے دلايا جائے، تو دوسرے مقدمات سے سبکدوشي نہيں ہوتي -

(۱) هر نبي کے پاس کتاب تھي -
(۲) انکي تعليم کامل مکمل من الله تھي -
(۳) تعليم کي غايت خدا پرستي تھي -
(۴) انہيں تعليموں پر نبي عمر بھر قائم رہا اور کبھي منحرف نہوا -

غرض ان مشکلات اور صعوبتونکے ذهن نشين کرنيکے بعد هر فہميدہ آدمي سمجھہ سکتا ہے کہ اس صورت سے نبوت کو ثابت کرنا کچھہ کم مشکلات نہيں رکھتا - بلکہ اسکا پايہ اگر زيادہ نہيں تو کم سے کم معجزہ کے برابر ہے - علامہ ابن رشد نے اگرچہ مقدمات مذکورہ ميں سے بعض بعض کو اعتراض کے قالب ميں بدلديا ہے اور پھر انکے جواب دينے کي زحمت گوارا کي ہے، ليکن بغير اسکے کہ آنکے کلام پر کوئي تنقيد کيجائے، يہ کہدينا کافي ہے کہ اس دقت و طوالت اور تفصيل و توضيح کے ساتھہ تو معجزات سے بھي مقصد حاصل هو سکتا ہے -

اس جگہہ يہ ظاهر کرديںا بھي مناسب ہے کہ هم دليل مذکور کو يا ديگر دلائل جنکو ائمہ فن اور اساطين کلام نے اپني قابل قدر کتابوں ميں ذکر فرمايا ہے ضعيف و کمزور نہيں سمجھتے اور نہ معجزہ هي کو اثبات نبوت کي قوي دليل جانتے هيں - بلکہ جسطرح معجزہ کے بارہ ميں برهان انّي هونيکا عقيدہ رکھتے هيں - ويساهي انکي بابت قطعيت اور واقعيت کا اعتقاد رکھتے هيں، اگر کسي اعتبار سے معجزہ کو آن پر فضيلت ہے تو دوسري وجہ سے اُن ادلہ کو معجزات پر ترجيح ہے - اگر آن سے نبوت کي اصليت اور حقيقت کھلتي ہے تو اس سے اسکا خاصہ اور مخصوص نشاني پہچاني جاتي ہے - اور جس قسم کي مشکليں معجزہ کيليے سد راہ هيں اگر بالکل ويسي نہيں تو دوسرے رنگ کي دقتيں وهاں بھي قدم قدم پر ساتھہ هيں - يہ بھي هماري غرض نہيں ہے کہ جو مقدمے پہلے مذکور هوئے هيں آنکا ثبوت ناممکن ہے اور کسي کو آجتک انکے اثبات ميں کاميابي نہيں هوئي، بلکہ مطلب محض زحمت و اشکال کا دکھلانا ہے - اور اس حيثيت سے دونونکي يکساں حالت ہے - بلکہ بعض وجوہ سے معجزہ ميں صفائي اور وضاحت زيادہ ہے - اسکو هم اخر مبحث ميں انشاء الله بيان کرينگے -

ميرے نزديک هر نبي کي نبوت تين طريقونسے ثابت هوتي ہے -

(۱) مقدس تعليمات برگزيدہ هدايات سے -
(۲) اسکي پاک زندگي کے پاکيزہ حالات سے -
(۳) معجزات سے -

ايک خاص خيال سے مصنف کا زيادہ مخالفت نکرنا

کہا جاسکتا ہے کہ مستقل دلائل نبوت کے صرف دو طريق هيں. معجزات بطور شاهد اور مويد کے هيں، معجزات آنکے ساتھہ مل[کر] نبي کي نبوت کو واضح کرديتے هيں، اور وہ اذعان جو تعليم و نصائح پر غور کرنے سے پيدا هوتا ہے، اُسکو بہت کچھہ بڑھاديتے هيں جيسا خيال حکيم ابن رشد کا ہے :

و اما الخارق الذي هو ليس في نفس وضع الشرائع مثل انفلاق البحر و غير ذلك يدل دلالة ضرورية على هذه الصفة المسماة بالنبوة و انما تدل اذا اقترنت الى الدلالة الاولى -

ليکن وہ خرق عادت جو جنس قوانين شرائع سے خارج ہے، جيسے دريا کا پھٹنا وغيرہ، تو اُسکي دلالت نبوت پر بديهي نہيں ہے - بلکہ انکي دلالت نبوت پر اُسوقت هوتي ہے، جب وہ پہلي قسم کي دلالت کے ساتھہ ملتے هيں -

پھر دو سطر کے بعد فرماتے هيں :

فعلى هذا ينبغي ان تفهم الامر في دلالة المعجزة على الانبياء، يعني ان المعجزة في العلم و العمل هو الدلالة القطعية على صفة النبوة، و اما المعجزة في غير ذلك من الافعال فشاهد لها و مقوي لها (الکشف صفحہ ۸۹)

انبياء کي نبوت پر معجزات کي دلالت ميں اس امر کا سمجھہ لينا ضروري ہے کہ وہ معجزہ جسکا تعلق علم و عمل دونوں سے هوتا ہے (کوئي کتاب وغيرہ) اُسکي دلالت نبوت پر قطعي هوتي ہے - اور جسکا تعلق علم و عمل سے نہيں هوتا نہ اسميں کوئي اخلاقي و روحاني اصلاح هوتي ہے تو وہ شاهد اور مقوي ہے -

تو همکو اس تقرير سے کچھہ زيادہ مخالفت نہيں، همارے مخاطب صرف وہ لوگ هيں جنکا دلي اعتقاد يہ ہے کہ کسي نبي سے کوئي معجزہ خلاف قانون جاري صادر نہيں هوا، بالخصوص آنجناب صلی الله عليه و سلم نے کوئي امر ما فوق العادت تمام عمر ميں کبھي نہيں دکھايا - نہ معجزہ سے مسئلہ نبوت پر روشني پڑتي ہے نہ وہ مثل شاهد و مويد کے کسي موقع ميں پيش کیے جاسکتے هيں - کيونکہ همارا اعتقاد يہ ہے کہ معجزہ نبوت کي مستقل دليل ہے - اور کم از کم اسکي تائيد و تقويت کي تصديق سے تو کسي طرح انکار نہيں کيا جاسکتا -

ابن رشد معجزہ کے منکر نہيں

يہ بھي واضح رہے کہ علامہ حکيم ابن رشد معجزات کے منکر نہيں هيں بلکہ انکے کلام کا مفاد محض اسقدر ہے کہ اس راہ ميں چونکہ کج و پيچ بہت زيادہ هيں، لہذا اسکو چھوڑکر دوسري شاهراہ پر چلنا چاهيے اور اس سے علحدگي اختيار کرني چاهيے - وہ خود صاف صاف فرماتے هيں :

و انت تتبين من حال الشارع صلی الله عليه و سلم انه لم يدع احدا من الناس ولا امة من الامم الى الايمان برسالته و بما جاء به بان قدم على يدي دعواه خارقا من خوارق الافعال مثل قلب عين من الاعيان الى عين اخرى، وما ظهر

شارع صلی الله عليه و سلم کے حالات پر نگاہ کرنے سے تمکو معلوم هوگا کہ آپ نے کسي شخص يا کسي گروہ کو اپني رسالت کي تصديق اور ان تمامي چيزوں سے ايمان کي طرف جنکو آپ لائے اسطرحسے نہيں بلايا کہ اپنے دعوى کے ثبوت ميں آپ نے کوئي خرق عادت دکھائي هو مثلا ايک

جسکو دنیا میں نہ پوچھے کوئی وہ فن ہم ہیں * جس سے بخیہ نہو وہ دھر میں سوزن ہم ہیں
چام ٹوٹے ہوے' اجڑے ہوے مسکن ہم ہیں * ایک بھی پھول نہو جسمیں وہ گلشن ہم ہیں

کوئی مونس نہیں' همدم نہیں' غمخوار نہیں
هم هیں وہ جنس' کوئی جس کا خریدار نہیں

اب وہ محفل نہیں' وہ خم نہیں' وہ جام نہیں * وہ طریقہ نہیں وہ ملت اسلام نہیں
عمل احمد مختار سے کچھہ کام نہیں * یہی باعث ہے جو راحت نہیں آرام نہیں

اپنی محفل میں نہیں روشنی شمع ولا
ایک کے دل میں نہیں روشنی شمع ولا

ذوق العاد ہے پا بندی ملت کیسی * جانتے ہی نہیں ہوتی ہے شریعت کیسی
طرز اغیار پہ مائل ہے طبیعت کیسی * بے خبر رہتی ہے کونین سے غفلت کیسی

فکر امروز نہ ہے کچھہ غم فردا ہم کو
ڈر ضرر سے ہے نہ بہبود کی پروا ہم کو

جتنے عالم ہیں عمل سے انہیں بیزاری ہے * زهد کے جسم میں پوشاک ریاکاری ہے
قلب کے مدرسے میں درس حسد جاری ہے * کچھہ دوا جسکی نہیں وہ ہمیں بیماری ہے

دل میں ہے شوق صنم' نام زباں پر تیرا
جب یہ حالت ہے تو پھر ہے کوئی کیونکر تیرا

ننگ اسلام ہیں جتنے ہیں جہاں میں مسلم * کیسے پابند ہیں زنجیر زباں میں مسلم
محو رہتے نہیں تکبیر و اذاں میں مسلم * روزے رکھتے نہیں ماہ رمضاں میں مسلم

بت پرستی کے خیالات تراویحوں میں
شرکت رشتۂ زنار ہے تسبیحوں میں

وہ خطا کار کہ ہم چلتے نہیں راہ صواب * آنکھہ رکھتی نہیں آنکھونمیں ہدایت کی کتاب
کثرت جرم کی پروا نہ غم روز حساب * خانقاهونمیں پیا کرتے ہیں غفلت کی شراب

قلب میں داغ محبت کا نہیں سوز نہیں
کیا اجالا ہو یہاں شمع دل افروز نہیں

کب ہے اسلاف کا دستور ہمارا دستور * ہم ہیں آزار کی خو رحم تھا ان کا دستور
دشمنی اپنا چلن انکا تولا دستور * خود وہ اچھے تھے تو اچھا تھا طریقہ دستور

عشق کے داغوں سے گلزار تھے سینے ان کے
تیری توحید کے دفتر تھے سفینے ان کے

اب وہ ایمان نہ وہ جوش نہ وہ روزہ نماز * آرسی ورد زباں اور دلوں میں نہ گداز
وہ پرستش کا طریقہ نہ وہ انداز نیاز * جانب گلشن معنی نہ وہ شوق پرواز

باغ اندلس میں ہمارے وہ نشیمن نہ رہے
منہدم ہوگئے سسلی میں وہ مسکن نہ رہے

قوم اسلام میں توحید کی دولت نہ رہی * بادہ آشامی خم خانۂ همت نہ رہی
دل کے آئینے میں تصویر صداقت نہ رہی * وہ محبت وہ مروت وہ حمیت نہ رہی

وہ نمازی ہیں نہ وہ شوق جبیں سائی ہے
ضعف اسلام کی گھنگھور گھٹا چھائی ہے

ایک وہ عہد تھا قیصر بھی تھے فغفور بھی ہم * تابع حکم تھے جتنے تھے سلاطین عجم
کبھی باہر نہ پڑا سرحد کوشش سے قدم * بہر راحت تھا بس اک سایۂ شمشیر دو دم

ہر جگہہ جلوۂ توحید دکھایا کس نے
قطرہ پایا تو اسے بحر بنایا کس نے

آج اگر حال زبوں ہے تو الم بیجا ہے * قلب اقبال ہوا ہے تو اچھنبا کیا ہے
دیکھئے باغ اجڑتا ہے کبھی پھلتا ہے * تنگدل ہیں تو کریں صبر یہی اچھا ہے

جب بہار آتی ہے کلیوں کی چٹک کہتی ہے
کب ہمیشہ خلش تنگ دلی رہتی ہے

جناب صاحبزادہ مصطفی خاں صاحب " شرر "
هوم سکریٹری ریاست رامپور

ادبیات

— * —

جواب شکوہ

کا

اقبال

—:○(*)○:—

ساز نیرنگ ہوں ہر تان نئي ہے میري * طرز آہنگ ہر اک آن نئي ہے میري
رنگ دنیا سے الگ شان نئي ہے میري * آگہي شیوہ ہوں پہچان نئي ہے میري
چشم نظارگئي انجمن آرائي ہوں
آئنہ خانۂ قدرت کا تماشائي ہوں

سرمۂ چشم تمنا ہے تماشا میرا * دلکش حسن ہے انداز تولا میرا
آفتاب فلک قدس ہے ذرا میرا * عقل کل سنتا ہے افسانۂ سودا میرا
رنگ لایا ہے میرا ذوق تکلم کیسا ؟
جوش زن رحمت باري کا ہے قلزم کیسا ؟

شان رحمت کي ادا ! میري شکایت دیکھو * آگئي کام مصیبت کي حکایت دیکھو
مجھسے ناچیز پر اسدرجہ عنایت دیکھو * ہم سخن بندے سے معبود ہے قسمت دیکھو
ایسي رحمت کے فدا شان کرم کے صدقے
طرز شفقت کے فدا شان کرم کے صدقے

جب بڑھا درد جگر آگئے لب پر نالے * پہنچے تا عرش برین دل سے نکل کر نالے
خوب جي بھر کے لگاتے رہے چکر نالے * راہرو پا کے مجھے بن گئے رہبر نالے
تیز رو ایسے کہ دم بھر میں اثر تک پہنچے
ایک پرواز ہي میں عرش کے در تک پہنچے

سچ ہے ہم تجھسے ترے لطف کے سائل ہي نہیں * ہو اگر آنکھ تو پردہ کوئي حائل ہي نہیں
ہم کو رونا ہے یہي ہم کسي قابل ہی نہیں * جلوہ افروز تو جس دلمیں ہو وہ دل ہي نہیں
ڈھونڈھنے والے نے جس چیز کو ڈھونڈھا پایا
مصر میں جذب طلب سے مہ کنعان آیا

پیرو فخر عرب دل سے اگر ہم ہوتے * کیوں پریشاں صفت گرد سفر ہم ہوتے
سرمۂ دیدۂ ارباب نظر ہم ہوتے * خسرو کشور اقبال و ظفر ہم ہوتے
امت احمد نبي شاں ہیں فقط کہنے کو
کفر آئیں ہیں، مسلماں ہیں فقط کہنے کو

راہ پر آئیں وہ ہمت ہي نہیں ہے ہم میں * ڈھائیں بتخانے وہ طاقت ہي نہیں ہے ہم میں
سختیاں سہنے کي جرأت ہي نہیں ہے ہم میں * بندہ بن جانیکي عادت ہي نہیں ہے ہم میں
دل میں رکھتے ہیں تو رکھتے ہیں ہجوم الحاد
دین کے پودے جلاتي ہے سموم الحاد

ناصیہ سائي کے آثار جبینوں میں نہیں * ذکر تک کعبے کا ہم دیر نشینوں میں نہیں
حق شناسي کے مضامین سفینونمیں نہیں * داغ الفت جسے کہتے ہیں، وہ سینوں میں نہیں
ننگ دارین ہیں ہم امت احمد ہوکر
بندگي شیوہ نہیں بندۂ سرمد ہوکر

وہ نظر ہي نہیں قدرت کا تماشا کیسا ؟ * آنکھ رکھتے نہیں گلشن کا نظارا کیسا ؟
کرتے ہیں بندگي بت، ترا سودا کیسا ؟ * ہم جو مینوش نہیں، نشۂ صہبا کیسا ؟
عازم بتکدہ ہیں راہ حرم بھول گئے
تجھسے جو عہد کیا تھا اُسے ہم بھول گئے

اب نہ وہ ہم ہیں نہ وہ رات کي بیداري ہے * وہ تضرع ہے نہ فریاد، نہ وہ زاري ہے
جنس ناکارۂ غفلت کي خریداري ہے * گردش جام نرالي نئي مے خواري ہے
دل شیدا جو بغل میں نہیں سودا بھي نہیں
سوز الفت جو نہیں داغ تمنا بھي نہیں

اس نتیجه کي اشاعت هوتے هي علما نے اس جزء کے علحدہ نے کي کوشش شروع کردي - اس کوشش میں کامیابي هوئي یه سنۂ اسکے محقق اول (بکرل) کے نام سے موسوم کیا گیا -

ان شعاعوں کي بابت یه بھي تحقیق هوا که انمیں منجمله خواص کے ایک یه خاصیت بھی هے که کهربائیت سے بھرے جسم کو خالي کر سکتي هیں - اس خاصیت کے دریافت جانے سے ریڈیم کي تحقیق میں بیحد مدد ملي ' کیونکه اب لکٹر سکوب کا استعمال ممکن هوگیا -

(الیکٹر سکوب) ایک نہایت بسیط آله هے' جس سے کسي جسم میں کهربائیت کے عدم و وجود کے متعلق فیصله کیا جاتا هے - یه شیشے کا ظرف هوتا هے جسکے منهه پر کا رگ لگا هوتا هے - کارگ میں ایک مسي تار هوتا هے تار کے نیچے معمولی طلائي ورقوں سے زیادہ باریک ' دو طلائي ورق هوتے هیں - یه آله جب کسي ایسے جسم سے لگایا جاتا هے ' جسمیں کهربائیت هوتي هے'

خواہ مقدار میں کتني هي کم کیوں نه هو' یه دونوں طلائي ورق فوراً متاثر هوجاتے هیں - انمیں معاً کهربائیت پیدا هوجاتي ہے' اور ایک دوسرے سے الگ هوکر کهربائي اثر کا ثبوت قطعي دیتے هیں -

اس اکتشاف کے بعد میڈم (کوری) نامي پولینڈ کي ایک عورت شعاعہاے بکرل کے مطالعه پر همه تن متوجه هوگئي - اس مطالعه سے میڈم موصوفه کا مقصد اس مادہ کا دریافت کرنا تھا' جس سے یه شعاعیں پیدا هوتي هیں -

فرانس کي حکومت نے میڈم موصوفه کي اس بارے میں هرطرح اعانت کي - وہ عرصے تک اپنے تجارب میں مصروف رهي اور آخر ایک نیا عنصر دریافت کرلیا جو فوٹو گراف کي تختي اور الیکٹر سکوب پر (اورینیم) سے بھي زیادہ شدید اثر رکھتا هے - میڈم موصوفه پولینڈ کي رهنے والي تھي - اس مناسبت سے اس عنصر کا نام (پولونیم) رکھا گیا -

اس عنصر کے اکتشاف کے بعد بھي میڈم موصوفه نے عملیات کیمیاویه کا سلسله جاري رکھا - یہاں تک که میڈم کوري اور اسکے شوہر نے متحدہ کوشش سے (ریڈیم) کو تحقیق کیا -

(ریڈیم) کا سب سے پہلا ذرہ جو میڈم اور پروفیسر کورے نے نکالا تھا' نمک کي طرح کا ایک چھوٹا سا ذرہ تھا - یه ذرہ تاریکي میں چمکتا تھا ' اور اسکي روشني اورینیم سے ۱۸ - لاکھه گونه زیادہ تھي -

میڈم موصوفه کا طریق استخراج نہایت دیر طلب و پریشان کن هے ' اور اس طریقه سے مہینوں کي عرقریز کوشش کے بعد کہیں چند ذرے نکلتے هیں -

ریڈیم اور دیگر معدنیات میں یه فرق هے که ریڈیم جلد حل هو جاتا هے - اسکي اور دیگر معدنیات کي سرعت انحلال میں وهي نسبت هے' جو رفتار میں ایک بیل گاڑي کو اکسپریس ٹرین سے -

ریڈیم کي عمر کے متعلق علماء کیمیا کا تخمینه هے که وہ زائد سے زاید ڈھائي هزار سال تک رهسکتا هے - اسي بنا پر خیال کیا گیا هے

چوتھی صدي هجری کي تحریر کا ایک ٹکرہ

بعدِ علامۂ سید (شریف الرضي) المتوفی سنه ۴۰۴ھ - جامع کتاب (نہج البلاغه) کے هاتهه کي تحریر' جو علامه موصوف کے خود نوشته نسخه نہج البلاغه کے آخر میں موجود هے -

که ریڈیم کسي دوسرے مادہ سے پیدا هوتا رهتا هے ورنه اب تک فنا هوگیا هوتا - گو وہ مادہ جس سے ریڈیم پیدا هوتا هے اب تک غیر معلوم هے -

دوران تحلیل میں ریڈیم سے مختلف رنگوں کي شعاعیں نکلتي هیں - جو یوناني ابجد کے تین حروف : الفا ' بٹا ' اور گما ' کے نام سے موسوم کي گئیں هیں -

(شعاعہاے الفا) نہایت چھوٹے ذرات هیں جو ایجابي کهربائي سے نکلتے هیں - ان ذرات کي شرح رفتار ۱۵ - هزار في ثانیه هے - ان ذرات کا حجم هیڈروجن کے جواهر سے دو گونه زیادہ هوتا هے -

(شعاعہاے بٹا) - وہ ذرات هیں جو سلبي کهربائي سے پیدا هوتے هیں - ان ذرات کا حجم (هیڈروجن) کے حجم سے هزار گونه چھوٹا هوتا هے - ان ذرات کي شرح رفتار روشني کي شرح رفتار کے برابر هے - (روشني کي شرح رفتار في ثانیه ۳ - لاکهه کیلو متر هے -)

(شعاعہاے گما) در حقیقت رنٹجن هي کي شعاعیں هیں -

مذاکرۂ علمیہ

اسئلۃ و اجوبتہا

ریڈیم

— * —

(از جناب مولوي علي احمد صاحب از گجرات)

ایک عرصے سے (ریڈیم) کي نسبت یورپ کے رسائل میں مضامین نکل رهے هیں ' جنسے معلوم هوتا هے که یه ایک نیا عنصر هے جو دریافت هوا هے - حال میں ایک اخبار نے کسي امریکن رسالے سے نقل کیا هے که اسکي ایک نئي مقدار کسي مشهور ڈاکٹر نے پیدا کرلي هے - براه عنایت آپ تحریر فرمائیں که یه کیونکر دریافت هوا ' اور اسکے خواص کیا هیں ؟

(الهلال)

بیسویں صدي میں علم الکیمیا کے انکشافات اسدرجه حیرت زا هیں که اگر آج سے دو صدي قبل کے واقعات هوتے تو وه تخیل انساني کي فسانه طرازي سمجهے جاتے - ریڈیم جسکي نسبت آپ دریافت فرماتے هیں ان حیرت زا انکشافات کي ایک خاص مثال هے -

(ریڈیم) چند ایسے صفات کا مجموعه هے' جنمیں سے بعض صفات دیگر عناصر میں کمیاب اور بعض نایاب هیں - اس اعجوبگي کا نتیجه یه هے که اسکا صحیح تصور بغیر مشاهده کے ' ناممکن نہیں تو بیحد مشکل ضرور هے -

امریکه کے ایک علمي رسالے (میکانک) نامي نے ایسے لوگوں کے لیے' جنہوں نے ریڈیم کو کبهي نہیں دیکها ' ایک قریب الفہم و محسوس تشبیه شائع کي تهي - وه لکهتا هے :

" تم تصور کرو که تمهارے پیش نظر ایک جنگي جہاز هے - جہاز کے گرد و پیش میلوں تک ایک قسم کا گیس پهیلتا هوا چلا گیا هے - جسقدر چیزیں گیس اور اسکے حدود کے اندر هیں' انکو یه گیس هر چہار طرف سے محیط هے - جہاز میں توپیں نصب هیں ' جنکے دهانے بندوقوں سے ۴۰ هزار گونه زیاده سرعت کے ساتهه' پیهم گولے برسا رهے هیں - جہاز میں بندوقیں بهي هیں - جن سے في ثانیه (سیکنڈ) ۱۷۵ - میل جانے والي گولیوں کي باڑهه لگي هوئي هے - ان گولیوں سے شعاعیں نکل رهي هیں' جو خون ' گوشت ' چوب ' استخوان ' بلکه آهن و سنگ میں بهي نفوذ کر رهي هیں - راه میں جو چیزیں حائل هوتي هیں' انکو شعاعوں کے امواج متلاطم تباه کردیتي هیں - جہاز کے حوالي میں جو لوگ هیں ' انمیں کوئي صحیح و سالم نہیں - قریب و بعید کے اعتبار سے کوئي اندها هوگیا هے' کوئي لنگڑا هوگیا هے' اور کوئي صرف جلگیا هے -

اس جہاز کو تم اسقدر چهوٹا فرض کرو که ایک سوئي کے ناکے سے ان جہازوں کا ایک بیڑا نکلجاے - (ریڈیم) کے ذرات یهي چهوٹے جنگي جہاز هیں "

سنه ۱۸۹۵ ع میں رنٹجن (۱) نے جب اپني تحقیق کرده شعاعوں کا اعلان کیا ' تو تمام علما نے ان شعاعوں کا راز دریافت کرنے کے لیے انکا نہایت انہماک سے مطالعه شروع کردیا - ان علماء میں موسیو پوانکرے (Pioncare) نامي ایک فرنچ عالم تها - موسیو پوانکرے کو یه خیال آیا که ان شعاعوں میں اور اس چمک میں (جو ان شعاعوں کي تولید کے وقت پیدا هوتي هے) کوئي تعلق ضرور هے - موسیو مذکور نے اپنا خیال علما کے سامنے پیش کیا - روس کے ایک عالم (نیو گلاسکي) نے اس خیال پر نہایت توجه مبذول کي' اور اس تعلق کي تفتیش کرني چاهي - (نیو گلاسکي) نے فوٹوگراف کي ایک تختي لي اور اس کو ایک سیاه کاغذ سے لپیٹ کے اس پر شیشے کا ایک مربع ٹکڑا رکھا اور اس ٹکڑے پر کیمیاوي چونے کے چند دانے ڈالدیے - دوسرے دن اس نے تختي کو الٹ کے دیکھا تو اس پر سه گوشه شیشے کي تصویر کهنچي هوئی پائي - اس نے یه بهي محسوس کیا که شعاعیں شیشے کے کناروں پر منحرف هو جاتي تهیں - ان دو واقعات سے وه حسب ذیل دو نتیجوں پر پہنچا :

(۱) (کیمیاوي چونے) کي شعاعیں کاغذ سے بهي نفوذ کرکے فوٹوگراف کي تختي پر اثر کرتي هیں -

(۲) یه شعاعیں رنٹجن کي شعاعیں نہیں هیں ' کیونکه اس طرح کا انحراف اُن میں مطلقاً نہیں هوتا -

گو نیو گلاسکي کو یه معلوم هوگیا که شعاعیں رنٹجن کي شعاعیں نہیں هیں' مگر تاهم یه تحقیق نه کرسکا که یه کون سي نئي شعاعیں هیں ؟ نیو گلاسکي کے بعد ایک فرانسیسي پروفیسر (بکرل) نے ان نا معلوم الحقیقۃ شعاعوں کے تجارب شروع کیے - پروفیسر مذکور کو معلوم تها که (اور ینیم) جن مادوں کے اجزاء میں شامل هوتا هے' وه مادے بالخاصه روشن هوتے هیں - اسلیے اس نے اپنے تجارب میں کیمیاوي چونے کے بدلے (جیسا که نیو گلاسکي کیا کرتا تها) اور ینیم کے مرکبات دهوپ میں رکهنے کے بعد شیشے پر رکهے -

یهي عمل وه کئي دن تک کرتا رها - ایک دن جب وه تختي دهوپ میں رکهنے کے لیے تیار کر رها تها - یکایک ابر آگیا - آفتاب کے چهپ جانے کي وجه سے اس نے تختي ایک ڈبے میں مع اور ینیم کے نمک کے رکهدي - اتفاق سے ایک کنجي بهي تختي پر رهگئي تهي - کئي دن کے بعد پهر وه ڈبا اسکو ملا - تختي کو الٹکے جو دیکهتا هے ' تو اسمیں کنجي کي شکل بهي بني هوئي هے ! یه حسن اتفاق کي ایک عجیب رهنمائي تهي -

اس واقعه سے اس نے یه نتیجه اخذ کیا که فوٹوگراف کي تختي پر (اور ینیم) کا نمک تاریکي میں بهي اثر کرتا هے - اس واقعه کے بعد سے اس نے تختي کو دهوپ میں رکهنا چهوڑ دیا' مگر اسوقت تک وه شعاعیں نامعلوم الحقیقت تهیں - اسلیے اس نے تجارب کا سلسله برابر جاري رکها -

پروفیسر مذکور نے اور ینیم کے مختلف نمکوں کا تجربه کیا مگر سب کا نتیجه ایک هي نکلا - البته ایک نئي بات یه دریافت هوئي که وه معدني شے' جس سے اور ینیم نکالا جاتا هے' خود اور ینیم سے زیاده اس بارے میں شدید الاثر هے - اس انکشاف نے بآساني اس نتیجے تک پہنچا دیا که اس معدني مٹي میں اور ینیم کے علاوه کوئي جزء ایسا بهي هے جو فوٹو گرافک تختي پر اثر کرنے والے اجزا کے علاوه هے -

---

(۱) رنٹجن مشهور جرمن مکتشف هے' جس نے سنه ۱۸۹۵ میں " شعاع غیر مرئي " کو تحقیق کیا - ان شعاعوں کا خاصه یه هے که اجسام کثیفه اسکے لیے حائل و حاجب نہیں هوسکتے' اور ان میں سے گذرکر اپني روشني پہنچادیتي هے - آجکل جسم کے اندر هڈیوں کي حالت اسي روشني کے ذریعه دیکهي جاتي هے - منه

نہیں، بلکہ تمام مسائل کی ایسی ہی حالت ہے - انمیں ایک مبدۂ اساسی بھی ایسا نہیں ملیگا، جو انکے خیلات کی ضلالت پر نگران یا مسلط ہو-

ہم دیکھتے ہیں کہ یورپ ایک طرف تو ایک اسلامی شہر (ادرنہ) کو دولت عثمانیہ سے ڈرا دھمکا کے چھین لینا چاہتا ہے- دوسری طرف جزائر ارخبیل کو یونان کے ساتھہ ملانے کے لیے جنسیت کے حقوق کو ذریعہ قرار دیرہا ہے -

خلاصہ یہ کہ یہ غلط سیاست اعتدال و تفکر اور انصاف سے بالکل خالی ہے - پس اگر بلقانی وکلا اس عظیم الشان ہولناک تساہل کی قدر کرتے، جو عثمانی وکلا نے دوران اجلاس کانفرنس میں ظاہر کیا تھا اور صلحنامہ پر دستخط کر دیتے، تو مقدونیہ، ایبررس، تریت، اور البانیا اور ترجنا کا ایک حصہ انکے قبضہ میں باسانی آجاتا - ریاستہاے بلقان کے لیے یہ مناسب تھا کہ رومانیا کی مداخلت کا خوف نہ کرتیں، اسلیے کہ اس ریاست کے لیے یہ نہایت مشکل ہوتا کہ اختتام جنگ کے بعد تلوار علم کرکے غنیمت میں اپنا حصہ زور حاصل کرے -

" اسلام جزیرہ نماے بلقان پر خیمہ زن تھا " یہ ایک افسانہ ماضی ہو جاتا اگر ریاستہاے بلقان، جو کچھہ انکی قسمت میں تھا، اس پر راضی ہو رھتیں - اس صورت میں کام کرنے کے لیے انکے سامنے ایک وسیع میدان تھا - خصوصا ایسی حالت میں جبکہ باشندگان شہر کی یک جنسی ان قوتوں کے مادے کا سرچشمہ تھی، جنہوں نے اسکے لیے دولت عثمانیہ پر حملہ اوری کا راستہ تیار کردیا -

بلاد عثمانیہ کی حالت اسکے بالکل برعکس ہے - کیونکہ وہ متعدد متضاد اقوام پر مشتمل ہیں، جنکے جنس اور عقائد ایک دوسرے سے مختلف ہیں، اور اب کل مقدونیہ، تراقیا، سلانیک، مناستر، اسکوب، میں آباد ہونے والے متعدد عنصروں نے باہم اتحاد کی مہم، بلغاریا، سرویا، اور یونان کے کاندھوں پر رکھدی ہے - یقیناً یہ مہم اپنی نوعیت میں سخت ہوگی، جسکی سختی ان شہروں کے تعلق سے بے انتہا بڑھجائیگی، کیونکہ انکی آبادی کا اکثر حصہ مسلمان ہے -

بلقانیوں کی قدرت میں یہ بات تھی کہ وہ ان امور کو سمجھتیں - یورپ کو لازم تھا کہ وہ چشم انصاف سے ان قربانیوں کو دیکھتی جو عثمانی برداشت کر رہے ہیں، اور بلقانیوں کے ان غلو امیز مطامع کو دور کرنے کے لیے مداخلت کرتا - مگر اسکے بدلے ہم ان درندوں کی سی آوازیں سنتے ہیں، جو اپنی زبان حال سے کہہ رہے ہوں: " ہمیں تو اپنے پیٹ بھرنے ہی سے رغبت ہے اور بس "

مجھے تو یہ نظر آتا ہے کہ بلقان کے بھیڑیوں کی دماغی قوت انکے ہاتھوں میں منتقل ہوگئی ہے، اور یورپ کے دماغ پر فالج گرگیا ہے، جسکی وجہ سے وہ بے سوچے سمجھے ان بلقانی بھیڑیوں کی صداے بازگشت کو دھرا رہا ہے، حالانکہ انکی حرص کا پیٹ اتنے ممالک کے ملجانے پر بھی نہیں بھرا ....

یورپ کو جنگ عام کا خوف ہے، مگر یہ اسلیے کہ وہ اس سیاست کی پیروی نہیں کرنا چاہتا، جسکی بنیاد عدل و اعتدال پر ہو اور جسمیں تعصب کی آواز پر بے چرواھے کی بھیڑوں کی طرح دوڑنے کے بدلے، عقل و فہم، مظلوموں کی دستگیری، اور حریصوں کی طمعرانیوں کو روکنے کے اصول کی پیروی کی گئی ہو-

انگلستان اور اسلام

— * —

(٤)

ایک حق پرست انگریز کی چٹھی ٹائمز لندن کے نام

— * —

ان معلومات سے جو مجھے اور نیز اکثر اشخاص کو موصول ہوئے ہیں، یہ معلوم ہوتا ہے، کہ مقدونیہ میں ناجائز حملوں کے وسائل عملی طور پر ترتیب دیے گئے اور یہ، کہ بہت سے بے گناہوں پر نہایت ہیبت ناک قتلہاے عام عمل میں آئے -

گذشتہ آخری ایام میں مرد، عورتیں، اور بچے قتل کیے گئے، اور اب تک یہ وحشیانہ عمل جاری ہیں بلکہ روز افزوں، جنکا مقصد اسکے سوا اور کچھہ نہیں ہے کہ مسلمانوں کو فنا کردیا جاے -

چنانچہ ان ہولناک واقعات سے بھاگنے والے مہاجرین کی تعداد کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انکی تعداد نصف ملین نفوس سے زیادہ ہے - اگر یہ معلومات صحیح ہیں (جیسا کہ میرا عقیدہ ہے) تو یہ واقعات دنیا کے ہولناک ترین واقعات ہیں، جو اس زمانہ میں مسیحیت کے نام سے عمل میں آئے ہیں !

میں وہ آخری شخص ہوں جو جنگی کار روائیوں میں انسانیت کی مراعات کا منتظر ہے مگر یہ کارروائیاں (فظائع و مظالم) جنگی کارروائیوں سے بالکل بے تعلق ہیں -

انگریزی حکومت اس مسئلہ کی اہمیت کو کم کرنا چاہتی ہے اسکی اِس خواہش نے اسی قدر لوگوں کے غیظ و غضب کو زیادہ ابھارا ہے، جسقدر کہ مظالم کی بری خبروں کی اشاعت ہوئی ہے - علی الخصوص وہ لوگ، جو میری طرح خیال کرتے ہیں کہ انگریزی سیاست کے ستون میں سے ایک ستون عیسائیوں اور مسلمانوں کے حسن تعلقات کی ترقی ہے -

جب ہم اس جوش و خروش کو یاد کرتے ہیں جو ان خونریزیوں نے یہاں پیدا کردیا تھا جنکے ارتکاب کرنے والے چند کرور وحشی البانی تھے، تو مقدونیہ میں ان ہولناک و بد ترین واقعات پر خاموشی، جن سے بدن کے روئیں کھڑے ہوجاتے ہیں، تمام دنیا کے مسلمان کے ساتھہ ایک سخت اور کھلی ہوئی بد سلوکی ہے -

مقدونیہ میں فتح بلقان سے قبل کتنے مسلمان تھے ؟ اور آج کتنے ہیں ؟

یہ کیا عذاب الیم ہے جو ان بدبخت ستم رسیدہ مخلوقات پہ نازل کیا گیا ہے ؟ یہ کیا ستم ہے کہ ہزاروں مرد اور عورتیں نہایت بے رحمی کے ساتھہ زندہ دفن کردی گئیں ؟ کیا یہ مظالم ان ترکی باشی بزوقوں کی کارروائیوں سے سخت تر نہیں ہیں، جن پر گذشتہ زمانہ میں تمام یورپ اٹھہ کھڑا ہوا تھا ؟

کیا بلغاری عہدہ داروں نے ان بدبختوں میں سے کسی ایک شخص کو پھانسی دی ؟ (ناظرین کو غالباً یاد ہوگا کہ ہمیشہ ایسے موقع پر حکومت عثمانیہ نے یورپ کے صداے سرزنش طلبی کے جواب میں لبیک کہا اور مجرموں کو سخت سزائیں دیں اور اگر اصلی مجرموں کا پتہ نہیں چلا تو یورپ نے ناکردہ گنا لوگوں کو سزا دینے پر مجبور کیا - الہلال)

بیشک مسیحیت اور اخلاق کا شرف یورپ سے ان مظالم کی کامل تحقیقات کا مطالبہ کرتا ہے ! بیشک اس قسم کی تحقیقات اور ان حکومتوں کو تنبیہ، جن کی رعایا ان فظائع کے مرتکب ہوتی ہے، عالم اسلامی کے تعصب کی تاریکی دور کرنے اور مسیحیت کو انظار مسلمین میں خوش امید بنانے کیلیے ہزاروں مشن کی جماعتوں سے زیادہ مفید ہوگی -

مار میڈک بکتھلے } ۱ - جنوری ۱۹۱۳ع

(مارماڈیوک پکتھال)

Marmaduke Pickthal

انکا ایک خاصه یه ہے که انکی راہ میں جب کوئی شے حائل ہوتی ہے' تو اس شے' اور شعاعہاے بتّا کے تصادم سے' (شعاعہاے گما) پیدا ہو جاتی ہیں -

ریڈیم سے ایک قسم کا گیس بھی پیدا ہوتا ہے - اس گیس کے خواص کے متعلق اسوقت تک صرف اسقدر معلوم ہوسکا ہے که جو شے اس سے مس ہو جاتی ہے' اسمیں بھی شعاع انگیزی کی قوت پیدا ہو جاتی ہے -

خالص ریڈیم صرف ایک ذرہ ہے جو میڈم و پروفیسر (کورے) کی عرقریز کوششوں کا نتیجه ہے - اسکے علاوہ ریڈیم کی جسقدر اور مقدار ہے' وہ (اکلور) و (برومِ) نامی دو عنصروں سے ملی ہوئی ہے -

ریڈیم تمام مادوں سے زیادہ گراں بہا ہے - اسکی گراں بہائی کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے که ایک چھوٹے سے ذرے کی قیمت' جو خوردبین کی مدد کے بغیر نہیں دکھائی دیسکتا' ۵ - ہزار ڈالر ہے -

اس مادہ میں عجیب ترین شے وہ دقائق کہربائے سالبی ہیں جنکا اصطلاحی نام (شعاعہاے بتّا) ہے - ان دقائق کی حرکت سے ایک قسم کی برقی رو پیدا ہوتی ہے - تلغراف لا سلکی (وائر لیس ٹیلیگراف) کی بنیاد انہی تموجات پر ہے جو ان ذرات کی حرکت سے ایتھر میں پیدا ہو جاتے ہیں -

اسکی قیمت کی گرانی اور خواص کی اعجوبگی سے تاجر و عالم' دونوں واقف ہیں' اور اگر کبھی ریڈیم کے کسی ذرے کو صدمه پہنچتا ہے تو اسکی خبر گھر گھر پھیل جاتی ہے -

---

فرانس سے ایک صداے انصاف

— * —

ترکوں کے حق میں

— * —

فرانس کے ایک مشہور اہل قلم اور صحافی (۱) موسیو (جورِیس) نے حال میں ایک مضمون اخبار (لامیدنا) میں شائع کیا ہے' جسکا عنوان (انصاف کا ایک ذرہ !) ہے - ہم چاہتے ہیں که اسکا خلاصه شائع کردیں - وہ لکھتا ہے :

کیا لوگ مجھے اسلیے ملامت کر رہے ہیں که عثمانیوں کے ایک گرمجوش اور سچے دوست کی صورت میں ظاہر ہوتا ہوں ؟ افسوس ! صد افسوس ! !

میرے لیے اس سے بہتر اور کیا تھا که میں نے زیردستوں کی طرف اس میلان کے ظاہر کرنے کی جرأت کی' جسکو میرا سینه چھپائے ہوئے تھا ؟ یه کیا ہے که میں کسی طرف سے طاقت اور قوت کے نام پر خروش تحسین کے علاوہ اور کوئی آواز نہیں سنتا ؟ میرے کانوں میں طلب ہاے حقوق اور فتح و ظفر کی آواز بازگشت کے علاوہ کوئی آواز نہیں گونجتی ؟ گویا دنیا میں تلوار کی چمک ہی ایک روشنی ہے' جس سے اِنسانی نظریں ضیاء اندوز ہوسکتی ہیں ! !

---

(۱) اردو زبان میں کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جو انگریزی لفظ "جرنلسٹ" کی جگه استعمال کیا جاسکے' اور ان لوگوں کی نسبت کہا جاسکے جو گو کسی اخبار کے ایڈیٹر نہیں ہیں' لیکن مستقل طور پر مضمون نگار ہیں - آجکل عربی میں اسطرح کے لوگوں کو "صحافی" کہتے ہیں - جو پہلے جلد ساز کو کہا کرتے تھے - کوئی مضائقه نہیں اگر اردو میں بھی یہی لفظ رائج ہوجاے -

شئون عثمانیه

میں اس امر سے انکار نہیں کرتا که ان الم انگیز و غم خیز واقعات (جو ہمارے زمانے میں وقوع پذیر ہوتے ہیں) ناگوار نتیجے ایک حصه کی ذمه داری دولت عثمانیه کے کاندھے پر بھی ہے - علاوہ وہ ایک طویل مدت تک عہد استبداد کا جوا لادے رہی جس نے اس کو اس سخت پست درجوں تک پہنچا دیا اور قوی کو کمزور کر دیا -

مگر عثمانیوں کے شدید ترین دشمن بھی اس امر سے انکار نہ کرسکتے که شرف و عزت نفس عثمانیوں کی ایک فطری خصوصیت ہے' پس اگر یورپ میں ذرہ بھر انصاف ہوتا' تو وہ انکو عصر جد کے اقتباس مبادی میں مدد دیتا - لیکن یورپ نے اسکے بدلے و فساد کی تخم پاشی کو ترجیح دی اور سختی کو کام میں تاکه وہ ایسی دلیلیں اور عذر پیدا کرسکے' جنکے ذریعه درشتی آمیز مداخلت کے لیے راسته صاف ہو جاے -

ریاستہاے بالقان نے اس فرصت اضطراب کو مغتنم شمار بلقانی عیسائیوں کو آزاد کرنے کے دعوے سے اُن بھیڑیوں کی دولت عثمانیه پر ٹوٹ کر' اسکے جسم کو ان دول یورپ کی موجود میں نوچنے لگیں' جن کے امکان میں تھا که بلقانی عیسائیوں خوش حالی کے لیے دولت عثمانیه سے کوئی ضمانت لے لیتیں

یورپ یورپین صوبوں سے جو کچھه لے چکا ہے' اسکے بعد دولت عثمانیه کے ایشیائی صوبوں کی باری عنقریب آنی ہے - کیونکه یه بھوکے بھیڑیے اپنے دانت نکالے وقت مناسب کے انتظار بیٹھے ہیں -

دنیا میں کسی عظیم الشان قوم کا عالم اقبال سے رو به زوال دلوں کے لیے سب سے بڑا الم انگیز واقعه ہے - گو وہ اپنی زندگی بعض لغزشوں کی بھی مرتکب کیوں نه ہوئی ہو - جب ہم کی طرف رجوع کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے که پوایند کی سلطنت چند لغزشوں کی مرتکب ہوئی تھی' مگر جوں ہی اس نے صرف کرنا اور افتادگی سے اٹھنا شروع کیا' ویسے ہی اس پر بھوکے بھیڑیے ٹوٹ پڑے' جو اسکے گرد و پیش گھوم رہے تھے اور فوراً خوف سے که کہیں اپنی کوشش میں کامیاب نه ہو جاے اس کا نوچنا شروع کر دیا - یہی حالت بعینه دولت عثمانیه کی ہے

اس نے بھی جوں ہی گذشته زمانه کے کثافتوں کو اپنے جسم زائل کرنے کے لیے دامن جھاڑا' فوراً سب کے دلوں طمع و حرص سرایت کر گئی' اور اس خوف سے که اگر اسکو پراگندگی کی فراہمی کا موقع دیا گیا' تو یه طلائی فرصت ہاتھه نکلجاے گی - اپسمیں (با این همه دیرینه عداوت و بغض) سازش شروع کردیں - لیکن بہر حال میں اس سیاست کو سخت ناپسند کرتا ہوں' کیونکه یه اس سنگ دلی کے قریب اور ان پست مطامع علامت اور نتیجه ہے' جو تمام عالم پر چھائی ہوئی ہے -

افسوس ! انسانیت پسند جماعت اور سوشیلزم خواہشوں کا اسقدر قوی نہیں ہے که ان مطامع سافله' قسارۃ سبعیه' اور و فریب کے مقابله میں کھڑی ہو سکے -

انسان کے لیے سخت مشکل ہے که وہ حماقت و بیحیائی اسدرجه کا تصور کرسکے' جو مسئله مشرقی کی نسبت یورپ میں حال کی رفتار کو بدنما کر رہی ہے - صرف یہی مسائل انصاف سے خالی

نامورانِ غزوۂ بلقان

عثماني جنگي جہاز " باربروس "

— * —

بحر مارمورا میں ترکوں کا بحري کارنامه

— * —

پچھلے نمبر کے ساتھه " چتلجا لائن " کا جو نقشه شائع ہوا ہے اسکو پیش نظر رکھه لیجیے -

عثماني جنگي جہاز " باربروس " جو عظیم الشان بحري فاتح (خیر الدین باربروس) کے نام کے ساتھه تاریخ عثمانیه کے گذشته بحري کارناموں کو یاد دلادیتا ہے - آپکے سامنے کھڑا ہے -

" چتلجا لائن " کے مخدوش بائیں حصے کو یہي جہاز ہے ' جس نے اپنی ساحل کي آتش فشانیوں سے بلغاریوں کے لیے سد سکندري بنا دیا -

۲۸ - نومبر کی رات موت و ہلاکت کي ایک عظیم الشان رات تھي ' جو برقي سرعت سے چھوٹنے والي مشین گن کے گولوں ' گولوں کی پے ہم بارش ' اور دس ہزار آہن پوش انسانوں کے فیصله کن عزم کے ساتھه نمودار ہوئي تھي -

یه ایک بلغاری حمله تھا ' جو (تاہدتن) کی پہاڑیوں کو عبور کر کے ' مغربي جانب سے چتلجا لائن کے بلندي خطوط کو مسمار کردینا چاہتا تھا -

عثماني جنگي جہاز: "باربروس" کے بالائي حصے کا ایک منظر

یه حمله بالکل اچانک کیا گیا ' اور بلغاري افسروں نے پورا عزم کرلیا تھا که کسي طرح " چتلجا " لائن کو ایک خفیف سا نقصان بھي پہنچا کر ' اپني فتوحات کے جغرفیے کو وسیع کرلیں

مغربی پہاڑیوں تک دشمن کا پہنچ جانا بہت خطرناک تھا - زیادہ تر اسلیے که یہاں ساحل کے عثماني بیڑے کي رد بآساني نہیں پہنچ سکتي تھي ' لیکن ساحل ایلیے یہاں کے نشانے بہت خوف ناک تھے -

بلغاري حملے کے نمودار ہوتے ہي ترکي قلعه کي باٹري نے جواب دینا شروع کردیا ' مگر اب یه کچھه موثر کارروائي نه تھي ' کیونکه دشمن مغربي حصے تک بڑھه آیا تھا اور قلعه کي توپ اسکے لیے صحیح نشانه نہیں ہو سکتي تھي -

یقیناً یه حالت نازک تھي -

دشمن آگے تو نہیں بڑھسکتا تھا ' لیکن اگر وہاں زیادہ عرصے تک قائم و قابض رہجاے گا ' تو ترکی قلعه ' ساحل کي آبادي ' اور خود ساحلي بیڑے کو سخت نقصان پہنچانا اسکے اختیار میں ہوگا -

وہ قصبه اور سامنے کے پہاڑ کے درمیاني پل کا راسته اپني گوله باري سے بند کردیگا ' جسکا نتیجه یه نکلیگا که ترکي فوج اپنے حملے کے ایک بہترین راستے کو کھودیگي -

* * *

وقت نازک اور فرصت قلیل تھي - صرف ایک ہي علاج باقي رہگیا تھا اور وہ ساحل کے جنگي بیڑے کے ہاتھه تھا ' یعنے بغیر ایک لمحه کے ضائع کیے ' فوج کا ایک حصه مع توپخانے کے ساحل پر اتار دیا جاے اور وہ پل کو عبور کرکے دامن کوہ میں پہنچ جاے - اس ترکیب سے دشمن کے گولوں کا جواب ممکن ہوجاے گا -

مگر ایسا کیونکر ہو ؟ جنگ آگ اور دھویں کا کھیل سہی - لیکن پھر جلتي ہوئي آگ میں تو کوئي انسان کود نہیں جاتا ؟ جو فوج ساحل پر اتر گی ' اسکے سروں پر گولوں کی بارش ہوگي ' جو منٹوں کي رفتار کے حساب سے چھوٹ رہے ہیں - چاروں طرف پھٹنے والے گولوں کے مہلک آلات ہونگے جو آگ اور دھویں کي فضا کے اندر پھٹ پھٹ کر زندگي کي علامات زمین سے محو کررہے ہیں !

ساحل کی زمین یکسر موت و ہلاکت ہے ' پھر روح اور خون رکھنے والا کون انسان ہے جو اپنے تئیں اسکي آغوش میں سپرد کردیگا ؟

مراسلات

مصـــــر کي ڈاک

—:*:—

موجودہ وزارت کي پاليسي

— * —

تصريحات وزير اعظم

— * —

وزير اعظم کا خيال هے :

(۱) آيندہ سے ممالک عثمانيه کا نظام حکومت لامرکزي هوگا - يعني تمام ممالک چند حصوں پر تقسيم کيے جايينگے - هر حصه چند ولايات پر مشتمل هوگا -

(۲) حکومت اجنبي مفتشوں (انسپکٹرس) سے مدد ليگي - مرکزي حکومت و نيز تمام بڑے بڑے منطقوں ميں هر مشير کے ساتهه ايک اجنبي مفتش اور هر منطقه ميں ايک مفتش عام هوگا -

(۳) تمام ولايات ميں زراعتي بنکوں کے قائم کرنے کے متعلق قانون وضع کيا جائيگا -

(۴) کمپنياں قائم کيجائيں گي - ريلوے لائن وغيرہ کے ليے معاهدے هونگے -

---

ان تمام عثمانيوں کو جن کي عمر ۲۹ - اور ۴۵ - کے درميان هے' شريک جنگ هونے کا حکم ديا گيا هے -

---

اتحاديوں نے ايک انجمن باسم "جمعيت دفاع وطني" قائم کي هے -

(کامل پاشا) پر فالج گرا هے - حالت خطرناک هے -

(ناظم پاشا) کي طرح (کامل) پاشا بهي مار ڈالا گيا هوتا - مگر بطل الطرابلس (غازي انور بے) نے اسکو اپني گاڑي ميں بٹها کے گهر تک پهنچا ديا اور مکان پر چند سپاهيوں کو نگراني کے ليے مقرر کر آئے -

---

ايک عثماني نامه نگار لکهتا هے :

اکثر لوگ پوچهتے هيں که دولت عثمانيه کي مالي حالت کيا در حقيقت اتني هي خراب هے جتني که لندن اور پيرس کي خبروں سے معلوم هوتي هے ؟ واقعه يه هے که دولت عثمانيه کي مالي حالت خواہ کتني هي خراب تسليم کيجاے مگر اتني خراب تو هرگز نهيں' جتني خراب مشهور کرنے کي کوشش انگلستان اور فرانس کے دارالسلطنتوں سے کيجا رهي هے اور بلقانيوں کي مالي حالت سے تو بهر حال بدرجها بهتر هے - هاں يه صحيح هے که اس کو اسلاف عثمانيه سے جسطرح راے اور ترکي مدد مل رهي هے' اسيطرح روس سے مالي مدد بهي مليگي اور انگلستان اور فرانس خاموش رهينگے کيونکه انکو اسلام کے ديرينه دشمن روس کي دوستي اور خاطرداري مسلمان رعايا کي خاطر داري سے زيادہ عزيز هے -

دولت عثمانيه کو مسلمانان مصر و هندوستان کي طرف سے پيش قرار مدد مل رهي هے' چنانچه وزير اعظم نے مجهسے بيان کيا که اسوقت مصر سے ۳۰ لاکهه گني (۴ کرور پچاس لاکهه روپيه) موصول هو چکي هے - هندوستان سے بهي مبلغ خطير موصول هو چکا هے اور هو رها هے - پس اگر مسلمان اپنے اسلامي مرکز کي مدد جاري رکهينگے تو انکو اسکي مالي حالت سے اسقدر مايوس هونے کي کوئي وجه نهيں' جسقدر مايوس کرنے کي کوشش لندن اور پيرس کر رهے هيں -

---

المويد کے نامه نگار کي چهٹي سے معلوم هوتا هے :

چتلجا اور گيلي پولي کے درميان اسوقت دو لاکهه پچاس هزار فوج سے کم نهيں - اس فوج کا قوام لازي' کردي' عربي' اور ترکي عناصر سے هے جنهوں نے عهد کيا هے که يا موت هے يا فتح - اس فوج کے ساتهه هي توپيں بهي هيں جو حال ميں جرمن سے منگوائي گئي هيں رسد کا سامان بهي معقول هوگيا هے - مخلص نوجوان ترک جيسے بطل الطرابلس انور بے و فتحي بے وغيرہ کے آجانے سے فوجوں ميں ايک غير معمولي جنگي جوش پيدا هوگيا هے -

---

اعــــــلان

—: * :—

عظم الله اجورنا واجورکم بمصابنا بعلي بن موسی الرضا عليه السلام

۲۸ - صفر سنه ۱۱ هجري سے ۱۱ ربيع الثاني سنه ۳۲۰ هجري تک جو واقعات آل محمد عليهم السلام پر گذر گئے انکو آجتک نه کوئی بهولا هے نه بهول سکتا هے علی الخصوص ان دو مظلوموں کے دل خون کن واقعات جو ديس سے پرديس ميں مهمان بلا کر عالم غربت ميں انتهاے بيکسی سے قتل کيے گئے اور بعد قتل و دفن انکے قبور مقدسه سے بهي وہ وہ سلوک کيے گئے جنکی ياد ميں زمانه کي آنکهيں هميشه خون کے آنسو روئيدگي - حسين بن علي اور علي بن موسی الرضا عليهم السلام جن ميں سے ايک کوفيان پر دغا سے مهمان هوکر يزيد بن معاويه کے ظلم سے تين دن کے بهوکے پياسے ايک چٹيل ميدان ميں شهيد هوکر بے غسل و کفن اسي سر زمين ميں دفن هوگئے اور تهوڑے هي عرصه کے بعد متوکل عباسی کے ظلم و ستم سے انکی قبر منور پر کهيتی کرنيکا حکم ديا گيا اور دوسرے کو مامون رشيد عباسي نے مهمان بلا کر زهر دغا سے شهيد کيا اور اس تهذيب کے زمانه ميں روسيوں کے ظلم و ستم سے اس قبر شريف پر گولہ باري کيگئي پهر ايسا دنيا کا کوئی شخص يقين کرسکتا هے که کوئي مسلمان کسی وقت اس ظالمانه کارروائي کو فراموش کرسکتا هے يا زمانه کا ظالم هاتهه کبهي ان واقعات کے گهرے نقوش کو اهل ايمان کے دلوں سے محو کرسکيگا هرگز نهيں - دنيا جسوقت تک باقی هے اس وقت تک نه حسين بن علی کي مظلومي اور يزيد و متوکل کے ظلم فراموش هوسکتے هيں نه علي بن موسی الرضا کي بيکسي اور مامون و سلطنت روس کے مظالم سهو محو کيے جاسکتے هيں - مجهے ان واقعات کے ياد دلانے کي کوئي ضرورت نه تهي کيونکه گذشته ربيع الثاني سے هر اهل ايمان کا دل مامن رضا کے بے امن هوجانے سے اس درجه پيچيدہ هو رها هے که کسي وقت ان واقعات کي ياد دل سے محو نهيں هوتي ليکن آل انڈيا شيعه کانفرنس کي مرکزي کميٹي نے جو رزوليوشن سالگذشته پاس کيا تها اسکي تعميل ميں يه ياد دهاني البته ميرا ايک فرض تها جو اس مختصر تحرير کے ذريعه ادا کرکے جميع مومنين سے التماس هے که ۱۱ - ربيع الثاني کو اپنے اپنے مقامات پر غريب الغربا امام رضا عليه السلام کي مجالس عزا برپا کريں اور باهم ايک دوسرے سے رسم تعزيت ادا کرکے ارواح طيبه حضرات معصومين کو شاد کريں -

الـــــــــــداع الی الخير

خادم قوم السيد علي غضنفر عفي عنه

ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض: جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو۔ منہ کا ذائقہ خراب رہتا ہو۔ رات کو کم خوابی ستاتی ہو۔ اعضاء شکنی۔ لاغری جسم ۔ ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہو جاتی ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو۔ سر میں درد اور طبیعت میں غصہ آجاتا ہو۔ تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو۔ ہاتھ پاؤں میں خشکی اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجائے اور ٹھنڈے پانی کو جی ترسے ۔ معدہ میں جلن معلوم ہو۔ بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہو جائیں اعضائے رئیسہ کمزور ہوجائیں۔ رقت ۔ سرعت اور کمی باہ کی شکایت دن بدن زیادہ ہوتی جائے تو سمجھ لو کہ مرض ذیابیطس ہے۔ جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے اکثر مندرجہ بالا آثار یکے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے۔ دنبل پشت پر کبھی گردن میں پیدا ہوتا ہے ۔ جب کسی کو کاربنکل ہو تو اسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کر لینا چاہیے۔ اس راج پھوڑے سے سینکڑوں ہونہار قابل لوگ مر چکے ہیں۔

مرض کی تشریح اور ماہیت: ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی تفکرات شبانہ روز کی محنت ہے بعض دفعہ کثرت جماع۔ کہنہ سوزاک اور کثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے ۔ صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پائے جاتے ہیں ۔ کبھی ابتدائے عمر میں کثرت جماع سے آخر یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے اور کبھی بخار کے بعد یہ مرض شروع ہوتا ہے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ ۔ شیرینی ۔ چاول ترک کردو۔ ورنہ اگر سستی کروگے تو پھر یہ ردی درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں۔ جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا ۔ یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض کمی قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں۔

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے ۔ جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے ۔ یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلئے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے۔

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعیہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے گئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے۔ آنکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں ۔ جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں۔ سلسل بول۔ ضعف مثانہ ۔ نظام عصبی کا بگاڑ ۔ اسہال دیرینہ یا پیچش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ہو سب شکایت دور ہو جاتے ہیں۔

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خان ۔ تالپڑ والئی ریاست خیرپور سندھ — پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی۔

محمد رضا خان ۔ زمیندار موضع چند ضلع اٹاوہ — آپ کی حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم ہوا۔ دن میں ۱۲ بار پیشاب کرنے کی بجائے اب صرف ۵ ۔ ۶ دفعہ آتا ہے۔

عبد القدیر خان ۔ محلہ غرقاب شاہ جہان پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبد الشکور خان صاحب اور محمد تقی خان صاحب کے بھائی کو زیادتی پیشاب کے دفعیہ کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں۔

عبد الوہاب ڈپٹی کلکٹر ۔ غازیپور — آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کر رہا ہوں۔ پہلے ۴ ۔ ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے۔

سید زاہد حسن ۔ ڈپٹی کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا۔ بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا۔ قوت مردمی جاتی رہی۔ آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے۔

رام ملازم پوسٹماسٹر جنرل — پیشاب کی کثرت ۔ جاتی رہی ۔ مجھے کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا۔ آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی۔

انکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں۔

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لنبے پیدا ہوتے ہیں۔ ۲ تولہ دو روپے

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپے آٹھ آنہ کلاں تین روپے

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور۔ ۲ درجن ایک روپیہ

حب قائممقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فیتولہ پانچ روپے

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام ۔ دو روپے

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل ۔ نا سور ۔ بھگندر ۔ خنا زیر کے گھاؤ ۔ کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے ۔ ۲ تولہ دو روپے

حب دافع طحال

زردی چہرہ ۔ لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات :۔ قیمت دو ہفتہ دو روپے

برأ الساعۃ

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور۔ شیشی چار سو مریض کے لئے ایکروپے

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے ۔ ایکروپے

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی ۔ خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک ۔ قیمت ۲ ہفتہ دو روپے

سرمہ ممیرۃ کراماتی

مقوی بصر۔ محافظ بنائی ۔ دافعہ جالا ۔ دھند ۔ غبار ۔ نزول الماء سوبغی ۔ ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے

پتہ —

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما ۔ لاہور

* * *

" اس زمین کا ہر ذرہ اپنے طلبگاروں سے قربانی چاھتا ہے - عثمان اول کی نسل نے نہیں معلوم آٹھہ سو برس کے اندر زندگی اور خون کی کتنی قربانیاں کرکے ان ذروں کو خریدا ہے ؟ آج بھی اسکی مٹی ہم سے رہی مانگتی ہے ' جو ہمیشہ مانگتی رہی - پھر کیا کوئی اسلام کا فرزند ہے جو اسکو جواب دے ؟ "

یہ جوش اور خود رفتگی کا ایک شعلہ تھا ' جو لفظوں کی صورت میں جہاز " بار بروس " کے کپتان : (خیری بک) کی زبان سے نکلا اور مارمورا کی فضاے تاریک میں قومی قربانی اور فرجی فرض کی ایک نئی روشنی نمودار ہوئی !

وہ اسکے بالائی تختے پر کھڑا تھا - جہاز کی تمام روشنی گل کردی گئی تھی تا کہ دشمنوں کو نقل و حرکت معلوم نہوسکے - لیکن کبھی کبھی ساحل پر پھٹنے والے گولوں سے روشنی پیدا ہوکر (خیری بک) کے چہرے کو نمودار کر دیتی تھی - آج کی دہشت انگیز تاریکی میں دشمنوں کے گولوں کے اندر سے آگ نکلتی تھی ' تو اسکا دل بھی ایک آتشکدہ تھا -

مگر جو شعلے اسکے منہہ سے نکل رہے تھے انکی روشنی خاموش تھی !

* * *

ایک سیکنڈ کے وقفے کے بعد اس نے پھر تقریر شروع کی ' اسکے سامنے سپاہیوں کی صفیں خاموش کھڑی تھیں -

اس نے کہا :

" دشمن سامنے کی پہاڑیوں پر پہنچ چکا ہے - اگر دو گھنٹے اسکو اور مہلت دی گئی ' تو وہ اسپر پوری طرح قابض ہوجاے گا - وہاں اسکے توپخانے قائم ہوجائیں گے ' اور پھر نہیں معلوم اسکو وہاں سے ہٹانے کیلیے کتنی بڑی قربانیوں کی ہمیں ضرورت ہو ؟ نہیں معلوم پھر کتنی ترک عورتوں کو بیوہ ہونے پڑے ؟ کتنی شیرخوار بچوں کو داغ یتیمی سہنا پڑے ؟ کتنی لاشیں پل بنائی جائیں ' اور کتنے خونوں کے سیلاب بہیں ؟ لیکن اس وقت صرف چند مقدس لاشوں کی ہمیں ضرورت ہے ' جو قوم کو زندہ کرنے کیلیے مرنا گوارا کرلیں ' اور اسطرح ایک سخت آنے والی ہلاکت سے اپنے بھائیوں کو محفوظ کردیں - صرف ایک توپ اور سو آدمی ! یہی چیز ہے ' جو آٹھہ سو برس کی " تاریخ عثمانی " آج ہم سے مانگتی ہے - اگر ہم کسی طرح ساحل پر اتر کر انکی توپوں کا جواب دینے لگے ' تو یقین ہے کہ وہاں قائم نہ رہسکیں گے ' اور پھر کل کو کسی بڑے حملے کی بربادی ہماری فوج کو گوارا نہیں کرنی پڑیگی - .... سب سے پہلے میں خود اپنا نام پیش کرتا ہوں ! "

* * *

یکایک " بار بروس " کو کے عظیم الشان ہیکل ایک خفیف سی جنبش ہوئی ' اور فوراً کشتیاں سمندر میں ڈالدی گئیں - سو آدمیوں کی یہ ایک مختصر جماعت تھی ' جس نے ساحل کی طرف بڑھنا شروع کردیا -

سامنے سے گولوں کی لگاتار بارش ہو رہی تھی ' اور پھٹنے والے گولوں کی آتش افشانیوں سے تمام ساحل ایک فضاے آتشیں ہو رہا تھا ' مگر یہ کشتیاں بے خوف و خطر جارہی تھیں - پھر کیا ان کشتیوں میں انسان نہ تھے ؟

انسان تو تھے ' مگر وہ انسان ' جنکو اپنی زندگی سے بڑھکر قوم و ملت کی زندگی عزیز ہے - پس وہ جاتے تھے ' تاکہ خود مرجائیں لیکن اپنی قوم و ملت کی عزت کو زندہ کردیں !

ساحل تک پہنچنے سے پہلے ایک کشتی کو گولہ لگا اور غرق ہوگئی

صرف تین کشتیاں ساحل تک پہنچیں ' اور ۷۵ - سپاہیوں نے اتر کر پل کو عبور کرنا چاھا - ۱۵ - راہ میں گولوں سے اڑ گئے - اب صرف ۶۰ - شخص باقی تھے -

انہوں نے دامن کوہ کے قریب پہنچتے ہی ایک زلزلہ انگیز نعرہ تکبیر بلند کیا ' اور بجلی کی سرعت سے پہاڑ پر چڑھنا شروع کردیا - بلغاری اس خیال میں تھے کہ ترکوں کی ہشیاری سے پہلے ہم اوپر تک پہنچ چکے ہیں اور اب انکا باہر نکلنا محال ہے - لیکن اس ناگہانی آواز نے انکے ہوش و حواس پراگندہ کردیے ' اور ہر شخص یہ سمجھا بے اختیار ہوگیا کہ " ترکی فوج پہاڑ تک آگئی " -

* * *

۶۰ - آدمیوں میں سے صرف ۱۷ - آدمی اوپر تک پہنچ سکے - انہوں نے تمام پہاڑوں کو دشمنوں سے خالی پایا ' کیونکہ انکے پہنچنے سے پہلے وہ دو توپیں چھوڑ کر بھاگ چکے تھے !

* * *

صبح کو (خیری بک) کو چتلجا کے فوجی شفا خانے میں پہنچا دیا گیا ' کیونکہ اسکا تمام جسم زخموں سے چور تھا -

وہ زندہ رہا ' لیکن اگر وہ زندہ نہ بھی رہتا ' جب بھی وہ زندہ تھا !

فہرست

زراعانۂ دولۃ علیۃ اسلامیہ

— * —

(۱۲)

	پائی	آنہ	روپیہ
کمال الدین صاحب لکھنؤ	•	•	۱
محمد خلیل صاحب موضع مروائی ضلع گیا	•	•	۲
سید بنیاد حسین صاحب گونڈہ	•	•	۸
سید محمد نبی صاحب شاہجہانپور	•	•	۲۵۶
احمد حسین صاحب - مراد آباد	•	•	۱
احمد بخش صاحب ملتان	•	•	۱۰
بابو رحمت اللہ صاحب ٹھیکیدار	•	•	۵۰
سید عبدالحکیم صاحب شاہجہانپور	•	•	۱۰
بذریعہ مظہر الحسین صاحب :—			
عصمت النسا صاحبہ بنت لطافت حسین صاحب	•	•	۲
اہلیہ منشی فضل کریم صاحب	•	•	۲
منشی احسان الحق صاحب مرحوم	•	•	۱
بذریعہ مولوی عبد الرزاق صاحب سیتا پور :—			
امام بخش صاحب	•	۸	۱
ولی محمد صاحب	•	۹	•
خدا بخش صاحب	۹	۲	•
اشرف خانصاحب	•	۲	•
حامد صاحب	•	۲	•
اہلیہ کریم بخش صاحب	۳	۲	•
بذریعہ مولوی محمد مجیب صاحب آروی :—			
مولوی محمد مجیب صاحب آروی	•	•	۱
مولوی عزیز صاحب آروی	•	•	۱
مولوی صدیق صاحب چھپروی	•	•	۱
ہمشیرہ صاحبہ مولوی صدیق صاحب چھپروی	•	•	۱
مولوی عبد الحی صاحب بجنوری	•	۸	•
ایک بزرگ از الہ باد جنکے نام ظاہر کرنے کی اجازت نہیں	•	•	۱
بذریعہ مولوی شمس الدین احمد صاحب - ہازرہ روۃ :—			
بالی بیس عدد چاندی کی - دو عدد گڑ گڑے - نقد	•	•	۱۷۵
میزان	•	۲	۵۲۶
میزان سابق	۶	۲	۱۱۶۵۷
میزان کل	۶	۴	۱۲۱۸۳

PRINTED & Published by A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. Pblg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA

فـزاقت وبـال امـرهـا ، وكان عاقبـة امـرهـا خسـرهـا

(٦٥ : ٩)

انقـــلاب عثمـــاني

— * —

۲۳ - جنوري : سنـه ۱۳ ۱۹ -

— * —

یـه تصویـر میں اُس موقعـه کي ھے ، جب (غـازي انـورب) مع فدائیان اتحـاد و ترقـي بـاب عـالي میں داخـل ھـوے ھیں - ناظم پاشـا چیخنا ھوا باھر نکلا ھے ، اور اسکے ایڈیکانگ نے گولي چلائي ھے ، جس کے جواب میں انقلاب خواھوں کے طرف سے بھي گولي چلي اور ناظم لڑکھڑا کر گرگیا -

ایکے دھني جانب دروازہ ھے ، جہانسے انـورب داخـل ھـوا - اسکے کانـدھے پـر اور کـوٹ پـڑا ھے ، اس عـلامت سے آپ پہچـان لیـں - گـول میز کي دوسـري جانب ناظم پاشـا گـولي کھـاکر گـر رھے ھیں - انکے پیچھے کامـل پـاشـا کا ایڈیکانـگ ، انـور بے پر حملـه کـر رھـا ھے - انـور ے کے عقـب میں بھـي ایـک شخص زخمي ھـوچـکا ھے - اسکو کامل پاشـا کے ایڈیکانگ نے گولي ماري تھي -

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکته

عنوان تلغراف
« الہلال »

قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماہی ٤ روپیه ۱۲ آنه

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor :
Abul Kalam Azad.
7-1 McLeod street,
CALCUTTA.

Telegraphic Address.
"AL-HILAL"
Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

نمبر ۹ — کلکته: چہارشنبه ۲۶ ربیع الاول ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲
Calcutta : Wednesday, March 5, 1913.

فہرس

— * —

تصاویر

— * —

تلغراف خصوصي

— * —

جنگ پر ایک پر اسرار خاموشي طاري ہے - اس تمام هفتے میں کوئي تار برقي دفتر میں نہیں پہنچي - ریوٹر کي تار برقیوں میں جنینا کي ایک جنگ کي خبر دي گئي ہے - اور محمود شوکت کا سرکاري بیان نقل کیا ہے که صلح کي کوئي خواهش نہیں کي گئي - یه پہلے سے معلوم تھا -

اطـلاع

— * —

(۱) یه نمبر غیر معمولي تاخیر کے بعد یعنے اتوار کے دن ڈاک میں ڈالا جاتا ہے - اینده سے پرچه عین وقت پر نکلے گا یا نہیں نکلے گا -

(۲) ایڈیٹر سخت بیمار' اور خطوںکے جواب سے مجبور -

(۳) اس نمبر کی اشاعت کے اسباب میں علاوہ علالت کے' ایک خاص سبب یه تھا که کمپوزیٹروں نے اسٹرائک کردي تھی - جسکي وجه سے کام بالکل بند رہا -

(۴) خط و کتابت میں اِن امور کا خیال رکھیے' ورنه دفتر کي دقتیں بڑھتي جائیں گی -

(الف) جو خطوط دفتر کے متعلق هوں ان پر ایڈیٹر کا نام نه لکھا جاے منیجر کا نام هو -

(ب) بعض حضرات ایک هي خط میں ایڈیٹر کو بھي مخاطب کرتے هیں اور پھر اُن امور کو بھي لکھتے هیں' جنکا تعلق دفتر سے ہے - اگر وہ خط دفتر میں بھیجدیا جاے' تو ایڈیٹر جواب کیلیے اسے رکھه نہیں سکتا - اگر جواب لکھنے کے انتظار میں رکھدیا جاے تو تعمیل میں تاخیر هو - پس ضروري ہے که جو خطوط ایڈیٹر کو لکھے جائیں انمیں صرف وهي امور هوں' جنکا تعلق ایڈیٹر سے ہے -

البته دفتر کي کسي بدنظمي یا شکایت پر اگر ایڈیٹر کو توجه دلاني هو تو وہ دوسري بات ہے - کم از کم اتنا تو ضرور کیا جاے که ایک هي لفافے میں الگ الگ دو کاغذ هوں -

افکار و حوادث

— * —

ناصح مشفق

— * —

مسلمانوں کے اگر دشمن بڑھتے جاتے ہیں تو خوشي کي بات ہے نئے نئے دوستوں کي بھي کمي نہیں - منجمله انکے ایک نئے دوست دمنواز اور ناصح مشفق صوبجات متحدہ کے جدید فرمانروا ہیں - کیا ہوا اگر (فرڈیي ننڈ) ہمارے خلاف اعلان جہاد مقدس کرتا ہے' کیونکه (سر جیمس مسٹن) بھي موجود ہیں' جو اسکو بالکل غلط بتلاتے ہیں -

ہم سمجھتے ہیں که ہز انر جبسے اس صوبے کے تخت فرماں روائي پر متمکن ہوے ہیں' انکا زیادہ وقت ہمارے ہي فکر میں بسر ہوتا ہے - وہ ایک صوبے کے حکمراں ہیں جس میں مسلمان بستے ہیں' پس انکو بڑي پریشاني ہے که کہیں گمراہیوں میں مبتلا ہو جائیں - اسلیے انکا کوئي وعظ نصائح مشفقانه و حکیمانه سے خالي نہیں جاتا - وہ ہمارے قومی کالج کے پیٹرن ہیں' اسلیے انکو بہ حیثیت ایک مسلمان فقیہه کے طلباے کالج کیلیے فتوا دینا پڑتا ہے که ترکوں کے غم میں روزہ رکھنا جائز نہیں' مزید براں یه که صحت کیلیے بھي مضر ہے - انکو " اسلام کي شاندار روایات " کے تحفظ کي سب سے زیادہ بے چیني ہے' اسلیے علي گدہ کالج کے وعظ میں ارشاد ہوا تھا که اپنے اقبال کي گذشته باتیں بھول جاو' اور اب ارشاد ہوتا ہے که جو کچھه دنیا میں ہو رہا ہے اسکو بھي بھلادو !

پچھلے دنوں گورکھپور میں وعظ فرماتے ہوے آپ اپنے اس ذکر محبوب کو فراموش نه کرسکے !

ذکر میرا مجھسے بہتر ہے که اس محفل میں ہے

ہز انر نے فرمایا :

" میں یہاں کے مسلمان حضرات کو ایک دوستانه مشورہ دینا چاہتا ہوں - مسلمانوں کے دلوں کو بہادر ترکوں کي شکستوں اور زخمیوں اور بیواؤں کي حالت زار سے سخت چوٹ لگي ہے' جس سے آپ نے عملي ہمدردي کا ثبوت دیا ہے - مصیبت زدہ لوگوں کي دست گیري کے لیے چندہ دیجئے - ہندوستان کے مسلمان یه چاہتے ہیں که اس قضیه میں ترکوں کے حق میں باعزت صلح ہو - برٹش گورنمنٹ ان کي اس خواہش سے متاثر ہوکر فریقین کے درمیان صلح کرانے کي کوشش کر رہي ہے' مگر اس دور افتادہ حصۂ دنیا میں نه تو آپ جانتے ہیں' اور نه میں جانتا ہوں که بین الاقوامي مسائل کیسے پیچیدہ اور نازک ہوتے ہیں ؟ پھر یورپین سلطنتوں کو ترکوں کی مخالفت کا یه الزام دینا اور یه کہنا که وہ ریاستہاے بلقان کو صلح کے لیے مجبور نہیں کرتیں' سراسر بے انصافي ہے - اس وجه سے مجھے یه دیکھه کر رنج ہوتا ہے که مسلمان اخبارات میں لکھتے اور جلسوں میں تقریریں کرتے وقت بے سوچے سمجھے باتیں کہتے ہیں - ان کي تقریر و تحریر سے ظاہر ہوتا ہے گویا تمام یوروپ ترکوں کا دشمن ہے' جس نے ان کے مٹانے کي قسم کھا لي ہے' مگر در اصل یه بات بالکل بے بنیاد ہے - مگر وہ لوگ جوش اور غصه سے ایسي باتیں کہتے ہیں' اسلیے قابل درگذر ہیں "

معلوم ہوتا ہے که اج کل مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہوے یه بات کچھه لازمي طور پر ضروري سمجھه لي گئي ہے که سب سے پہلے چندہ دینے کي تعریف و ترغیب ضرور بیان کردي جاے - ابھي چند دن گذرے ہیں که (سر آغا خان) نے ہمکو نصیحت کي تھي - ہز آنر کي طرح وہ بھي مسلمانوں کے حکمراں ہیں - لیکن انکي تمہید بھي بعینه یہي تھي که چندہ دو - شاید جو نصائح حقیقي آگے چلکر ارشاد ہوا کرتے ہیں' انکے لیے مخاطب میں استعداد سماعت پیدا کرنے کیلیے اس تمہید دلپذیر سے کام لینا ناگزیر ہے -

بہر حال نصیحت کي صدا خواہ کہیں سے آے' اسکا جواب شکر اور پھر عمل ہے - شکر کیلیے تو ہم بہمه وجوہ مستعد ہیں' اور جب انگلستان کے بڑے بڑے حکمراں عہدہ داروں کو یاد کرتے ہیں' تو ہز آنر کي شکرگذاري اور زیادہ بڑھجاتي ہے - کیا ہوا اگر ہز انر کو ہماري چند باتیں پسند نہیں' لیکن تاہم انکو " دروازۂ مسیحیت " کے نظارے کا تو شوق نہیں ہے ؟

اب رہا عمل' تو افسوس کے ساتھه کہنا پڑتا ہے که گو ہم اسکےلیے طیار ہوں' لیکن ہمارے چاروں طرف کے اسباب اسکے لیے طیار نہیں ہیں - ہز انر ہمارے کانوں کو اپنے نصائح سنا سکتے ہیں' لیکن دماغوں سے ہماري عقلیں چھین نہیں سکتے - وہ اپني دوستانه نصیحت کے پیچھے اپني قوت حکمراني کا گرز گراں رکھه سکتے ہیں' لیکن ہماري آنکھوں پر پردہ نہیں ڈال سکتے - انکے اختیار میں ہے که غلط کو صحیح بتلادیں' مگر انکے لیے ابھي اس قوت کو حاصل کرنا باقي ہے که سچ کو جھوٹ ثابت کردیں - وہ اگر کہیں که ہماري عقلیں ضعیف اور ہمتیں پست ہیں' تو ہم مان لیں گے' کیونکه اسکا بڑا ثبوت یہي ہے که وہ ہمکو نصیحت کر رہے ہیں' لیکن اگر وہ کہیں که ہم عقل سے بالکل محروم ہیں' تو اسے تسلیم کرنے کیلیے ابھي طیار نہیں - البته اگر نصیحت فرماؤں کي نصیحت کا' اور مخاطبین کي سماعت کا یہي حال رہا' تو عجب نہیں که وہ وقت بھي آجاے - اور یه پھر انکي مزید خوش قسمتي ہوگی -

---

سنه انیس سو تیرہ میں ایک صوبے کا حکمراں اپني سرکاري تقریر میں ہم سے خواہش کرتا ہے که واقعات کو جھٹلاؤ اور دنیا کو بھول جاؤ اور خود یه بھول جاتا ہے که الحمد لله اب اسکے مخاطب شمالي نائجریا کے وحشي نہیں ہیں' بلکه ہندوستان کے لکھنے پڑھنے والے انسان ہیں ! انساني جرأتوں کي اس عجیب ترین مثال کو کیا کہا جاے ؟ وہ کہتے ہیں که " اس دور افتادہ ملک میں نه آپکو اصلي حالات معلوم ہیں اور نه مجکو " ممکن ہے که مسلمانوں کي خیر خواہي کے افکار و ترددات سے ہز آنر کو اس کي مہلت نه ملتي ہو که وہ حالات معلوم کریں' لیکن الحمد لله که ہم کو معلوم ہیں - ہم جانتے ہیں که طرابلس کي جنگ کیونکر چھڑي اور وہ کون حکومت تھي جو اس جنگ سے اصلی فائدہ اٹھانا چاہتي تھي ؟ ہم کو یاد ہے که ۲۶ - اکتوبر کو عیسائي تہذیب و تمدن کے ایک جنگي مشنري نے طرابلس میں خون کا سیلاب' اور انساني لاشوں کي دیواریں کھڑي کردیں' اور انگلستان کي نوع پرست مٹي کے بنے ہوے پتلوں میں سے کسي کو شرم نه آئي که سنه ۱۸۹۸ - کے انگریزي فتنۂ مسیحي کو یاد کرکے اٹلي سے باز پرس کرے - ہم اس حکومت کو اچھي طرح پہچانتے ہیں جسکے سامنے اسکے ایک نئے آشنا نے ایران میں (ثقة الاسلام) کو پھانسي دي اور مسلمانوں کي ایک مقدس زیارت گاہ کا گنبد گولہ باري سے توڑ ڈالا مگر اسکي سوئي ہوئي شرم و غیرت کو ذرا بھي جنبش نه ہوئي - ہماري آنکھیں اس حکومت کے پہچاننے میں کبھي دھوکا نہیں کھا سکتیں' جس نے ترکي کو اٹلي سے صلح کر لینے پر مجبور کرنا چاہا' اور اسکے لیے یه ترکیب اختیار کي گئي که بلقاني ریاستوں نے ترکي سرحد پر قزاقي شروع کردي - ہم کو اچھي طرح معلوم ہے که

شـذرات

چنـــده هـــلال احمـــر

ایک خطـــرۂ عظیـــم

—*—

(۲)

—*—

لیکن اب سوال یه هے که بحالت موجوده کیا کرنا چاهیے ؟

اولین کام یه تها که چندے کے وصولی کے کاموں کو صرف چند معتبر هاتهوں میں محدود کردیا جاتا اور ایک سنٹرل کمیٹی اسکے لیے قائم کي جاتي ' تاکه جو طوائف الملوکي پهیلي هوئي هے اسکا انسداد هو -

لیکن سردست اس بحث کو بوجوه نهیں چهیڑنا چاهتے - اگر چهیڑینگے تو ایک نیا مناقشۂ شدید پیدا هوجائیگا - صرف اسقدر کهدینا کافي سمجهتے هیں که لوگ احتیاط اور عقلمندي سے کام لیں ' اور مشتبه هاتهوں سے اپنے تئیں بچائیں - خواه وه هاتهه کتنا هي بلند اور معزز هو -

اسکے بعد اهم ترین سوال قسطنطنیه کا سامنے آتا هے - هم کو صاف صاف طور پر کهنا پڑتا هے که انجمن هلال احمر قسطنطنیه کے نام روپیه بهیجنا کسي طرح قرین مصلحت نهیں - اس وقت تک لاکهوں روپیه اسکے نام جا چکا هے - اور اب تک بعض لوگ بهیج رهے هیں - اول تو وه کوئي ذمه دار حکومت کي جماعت نهیں - پهر جیسا که پچهلے اشاعت میں لکهه چکے هیں ' ارسال زر سے اصل مقصود اعانت حکومت هے ' نه که وهاں کي کسی انجمن کیلیے روپیه فراهم کرنا -

پس آینده سے کوئي صاحب چنده هلال احمر کا روپیه " انجمن " کے نام نه بهیجیں ' بلکه براه راست حکومت کے نام روانه کریں - اسکے لیے ضروري بات یه تهي که دولت عثمانیه کو صحیح طور پر علم هو جاتا که ارسال زر سے اصل مقصود همارا کیا هے ؟ هم نے اپني جس چٹهي کا ذکر گذشته اشاعت میں کیا تها ' اسمیں علاوه اور بهت سے ضروري امور کے ' اس بارے میں بهي تفصیلي خیالات ظاهر کیے تهے ' اور هز ایکسلنسي محمود شوکت پاشا کو یقین دلایا تها که هندوستان کي رقوم گو بهت حقیر هیں ' لیکن جن حالات میں پیش کي جاتي هیں ' انکے لحاظ سے حق رکهتي هیں که انکے عمده استعمال کا مطالبه کریں - همکو اپني خدمات محقره کا پورا معاوضه مل جاے گا اگر اطمینان هو جاے ' که وه وقت کي اصلي اور مقدم ضروریات میں صرف هوتي هیں -

هز ایکسلنسي نے بذریعه تار جن امور کا اشارةً جواب دیا ' انمیں ایک یه مسئله بهي تها -

هم نے یه بهي لکها تها که جو روپیه ابتک هندوستان سے (هلال احمر) کے نام گیا هے ' اسکي نسبت همارا اطمینان مضطرب هے - حکومت کي طرف سے باقاعده تحقیقات هوني چاهیے که اس روپیه کی مجموعي تعداد کتني هے ؟ کن کن لوگوں نے بهیجي هے ؟ وه کیونکر صرف کیا گیا هے ' اور کیوں نه حکومت اسکو اپنے قبضه تصرف میں لیلے ؟ نیز حکومت کي جانب سے از سر نو رسیدیں آني چاهئیں ' تاکه مزید اطمینان کا ذریعه هو ' جنکو رسیدیں نه ملیں وه اپنے روپیه کي نسبت تحقیق کرائیں ' اور پبلک معلوم کرسکے که لینے والوں نے انکا روپیه واقعي بهیجا هے یا نهیں ؟

هم نے ایک فهرست هندوستان کے اُن لوگوں کي طلب کي گئي تهي ' جنهوں نے بڑي بڑي رقمیں جمع کي هیں اور اس بارے میں کوشش کي هے - جهاں تک همکو معلوم تها ' ایک فهرست مرتب کر کے بهیجدي هے ' نیز ایک فهرست اُن ناموں کي بهي بهیج دي هے ' جنهوں نے (هلال احمر) کے نام روپیه بهیجا هے ' یا بهیجنے کا اعلان کیا هے -

روپیه کي نسبت همارا خاص اراده دوسرا هے - همکو معلوم هے که (غازي انور بے) کے ساتهه جو جماعت اس وقت کسي عظیم الشان مقصد کے حصول کیلیے نکلي هے ' اسمیں ایک گروه بعض عرب اور کرد مجاهدین کا بهي هے - هماري تمنا هے که هندوستان سے ایک معقول رقم مخصوص فراهم هو کے روانه هوتي رهي ' اور اسکے لیے کوئي قابل اطمینان انتظام هو جاے که وه صرف غازي موصوف کي مهم میں صرف هوگي - یه کام چنداں مشکل نهیں هے - هم مسلسل مخابره کر رهے هیں - اگر واقعات نے مهلت دي ' اور تشفي بخش جوابات آگئے تو بهت جلد اسکا اعلان کر دینگے -

---

محوره یونیورسٹي ڈیپوٹیشن کي نسبت ایک تحریر آجکے صفحۂ مراسلات میں درج کي جاتی هے ' جس میں قوم کو جناب نواب (وقار الملک) کي تحریر گرامي پر توجه دلائي هے ' اور بجا طور پر افسوس کیا گیا هے اس متفقه تغافل پر ' جو انکي تحریر کے ساتهه خلاف معمول قدیم ظاهر کیا جا رها هے -

هم خود اس معاملے کو پوري تشریح اور تفصیل کے ساتهه پیش کرنا چاهتے تهے - چنانچه ایک سلسلۂ تحریر شروع کردیا گیا هے جو تین نمبروں میں ختم هوگا -

دوسرا نمبر آج کي اشاعت میں آپ پڑهینگے ' اور تیسرا اشاعت آئنده میں -

درحقیقت یه امر غور کرنے کے قابل هے که نواب (وقار الملک) بهادر کي تحریر کو نکلے هوے کئي هفتے هوگئے - وه صریح طور پر ایک سازش ' فریب ' غلط بیاني ' اور خانه ساز کار روائیوں کے کرنے کا الزام ارباب حل وعقد کو دے رهے هیں ' لیکن پهر یه کیا هے که دلوں کي طرح سب کي زبانوں پر بهي مهریں لگ گئي هیں ' اور ایک صدا بهي کهیں سے نهیں اٹهتي ؟ کیا یه اسکا ثبوت قطعي نهیں هے که جرم شدید ' اور دعوی (؟) دلائل سے هاتهه خالی هیں ؟

اس تجاهل عارفانه سے اصل مقصود یه هے که کسي طرح اس تحریر اور اسکے اثر کو دبا دیا جاے ' اور ڈیپوٹیشن کے متعلق پهر کوئي نئي بحث پیدا نهو - چند دن اور اسي طرح نکل جائیںگے ' پهر جب ڈیپوٹیشن ویسراے کي خدمت میں پنچ جاےگا تو نه نواب صاحب کي تحریر کسي کو یاد آے گي اور نه ۲۸ دسمبر کے پچهلے پهر کي پر اسرار صحبتیں -

وه اچهي طرح جانتے هیں که با ایں همه جوش و خروش ' قوم ابتک احمق اور هر سخت سے سخت فریب کو گوارا کرنے کیلیے طیار هے - پس کوئي وجه نهیں که انکو بے اطمیناني هو ' ابهي کل کي بات هے که سراغاں خاں نے ترکوں کو مسٹر گلیڈ اسٹون کي وصیت کي تعمیل کا حکم دیا ' آج وه ایک لاکهه روپیه قرض دے رهے هیں اور هم کو پوري امید هے که بے وقوف قوم کو خوش کر دینے کیلیے یه کافي هے -

سخت ضرورت هے که قوم بغیر فرصت کو ضائع کیے هوے نواب صاحب قبله کي شهادت پر متوجه هو ' اور یا اسکي تائید کرے - یا تسلیم کراے که جو کچهه انهوں نے لکها تها جهوٹ هے -

الهلال

۲۶ ربیع الاول ۱۳۳۱ ھجری

حـــدیث الغـــاشـــیه

— * —

(۳)

نشـۂ نیـم شبي کا صبـح خمـــار
یا
یـونیـورسٹـــي فـونڈیشن کمیٹـــي

— * —

وہ " شیفته " که دهوم تهي حضرت کے زهد کی '
میں کیا کہوں که رات مجهے کس کے گهر ملے !!

(۱)

مرغ اسیرکی گرفتاري اور صیاد بے مهرکي تغافل شعاري کا مرثیه همارے شعرا کي بدولت ایک دلچسپ داستان بنگئي هے - فرض کیجیے که کوئي قیمتي چڑیا آپکے هزاروں آرزوں اور تمناؤں سے پکڑي هو' اور اسکا مضغۂ ضعیف آپکي مضبوط مٹهي میں اس طرح دبا هوا هو' که ذرا انگلیوں کو آور سخت کیجیے تو غریب کي کاغذي پسلیاں ریزہ ریزہ هو جائیں -

لیکن یکایک آپکو ایک ٹهوکر لگي' اور اب جو دیکهتے هیں تو هاتهه خالي هے' اور وہ صید ستم سامنے کے کسي درخت کی بلند ٹہني پر بے فکر و بے پروا بیٹها هوا چهچها رها هے - گویا اسطرح آپکو چیلنج دے رها هے که صیادي کا دعوا هے' تو یہاں آکر گرفتار کیجیے ! آپ حسرت سے دیکهتے هیں اور انقلاب حالت پر خونبار هیں ! الله الله ! بس چند لمحے پہلے جو مشت پرو بال اپني زندگي و موت کیلیے همارے رحم کا محتاج تها' اب هماري بے بسي و لاچاري پر اپني آزادانه پر فشانیوں سے طعنه زن هے !

بعینه یهي حال فونڈیشن کمیٹي کے پہلے اجلاس کا تها' وہ صیادان سخت پنجه' جنهوں نے قومي ازادي اور جماعتی راے کي سنهري چڑیاکو برسوں اپني آهني انگلیوں میں دبا کر مقید کر رکها تها اور استبداد گرفت کا یه حال تها که اف کرنے کي بهي اجازت نه تهي' بچشم تر اور نگاہ خونبار سے دیکهه رهے تهے که ایک هي جست برق رفتار میں انکے قبضے سے نکل گئي هے' اور وہ هاتهه' جو کل تک کسي کے پرو بال مقید سے بهرے هوے تهے' اب خالي هیں تاکه جي بهر کے اپني محرومي اور بے بسي پر ماتم کرلیں !

نا کامي سے بڑهکر نا کامي کے طعنوں کي تکلیف هوتي هے - ستم یه تها که یه بے مهر چڑیا اڑکر چلي نہیں گئي تهي' بلکه سامنے کے ایک درخت پر بیٹهي هوئي تهي - کبهي اپنے پروں کو هلا هلاکر یاد دلاتي که یهي پر تهے' جنکو آپکے قبضے میں حرکت کي بهي اجازت نه تهي' لیکن اب کسطرح هوا میں پهیلاے جا رهے هیں ؟ کبهي گردن هلا هلاکر چهچهاتي' اور اسمیں یه دلدوز طعنه مضمر تها که کل تک یهي زبان تهي' جو کسي کے خوف و هیبت سے هلنے کا تصور بهي نہیں کرسکتي تهي - آج آپکي زبان بهي اسکے سامنے کهلتے هوے کٹ کٹ جاتي هے !

فانظر کیف کان عاقبة المکذ بین !

(۲)

بهر حال انقلاب حالت نے لیڈروں کے کیمپ میں ایک تہلکه مچا دیا' پچهلي جنگ کي هزیمت سامنے تهي' اور آئنده کي خوفناک هزیمتوں کے تصور سے اس " لیڈري " کے " سومنات " کا هر بت لرزاں و ترساں تها :

فاقبـل بعضهـم علـي بعض یـتلاومون ' قالوا یا ویلنا انا کنا طاغین ! (۶۸ : ۳۰)	پس لگے آپسمیں ایک دوسرے کو ملامت کرنے' اور اخر کار سب بول اٹهے که هاے هماري کم بختي ! بیشـک هم بڑي نا فرمانیوں اور گمراهیوں میں مبتلا تهے !

تاهم ایک هی رات درمیان میں باقي رهگئي تهي' اور جو کچهه هونا تها' ضرور تها که طلوع افتاب کي روشني سے پہلے هي انجام پا جاے - پس جب " سومنات " کے چهوٹے بتوں نے دیکها که همارا عمل السحر کچهه کام نہیں دیتا' تو :

قال اوسطهم ' الم اقل لکـم لولا تسبحون (۶۸ : ۱۸)	ان میں جو سب سے بہتر آدمي تها' کہنے لگا که کیا میں تم سے نہیں کہا کرتا تها که اپنے (آس آخري) معبود هي کی تسبیح و تقدیس کیوں نہیں کرتے (جو تمام مشکلوں کو حل کرنے والا هے ؟)

یه اس طرف اشارہ تها که طاقتوں اور قوتوں کے اس " بت اعظم " سے کیوں نہیں خواستگار اعانت هوتے' جسکي سحر کار آنکهوں کي برق بخشي سے اس مندر کے تمام چهوٹے بڑے سنگي بت طاقت حاصل کرتے هیں ؟

افـــرا یتـــم اللات والعـــزی ' ومناة الثالثـــة الاخری ؟ (۵۳ : ۱۹)	(پهر) کیا تم نے " لات " اور " عزی " نامي بتـوں کو نہیں دیکهـا هے ؟ اور وہ' جو ایـک (سب سے بڑا) تیسرا بت اور هے' اور جسکا نام " منات " هے ؟

دعا مستجاب هوئي اور بالاخر " اعمال و اشغال مخفیه " کي یه عظیم الشان رات اس طرح شروع هوئي که سب سے پہلے اس " مقدس عمل تسخیر " کو انجام دیا گیا' جس کا ظاهري و سادہ نام ظاهر بیں لوگوں کي زبان میں (ڈنر) هے' اور هماري اصطلاح میں : بل هي فتنة ' ولکن اکثرالناس لا یعلمون (۱) میں داخل -

(۳)

راویان صداقت شعار' اور ناقلان عدالت اثار روایت کرتے هیں که یه " عمل " ساڑهے بارہ بجے تـک بجمیع شرائطه جاري رها :

اور جو کچهه که هوا' قابل اظهـــار نہیں

" تسخیر کواکب " کے عمل کي مشکلات آپ کو یا هم کو کیا معلوم ؟ انسے پوچهیے جنهوں نے اس فن کے علم و عمل' دونوں میں دستگاہ هیں حاصل کي هیں - پهر مقصد جیسا اهم هوتا هے' اتنا هي عمل بهي قوي هوتا هے - اس عمل میں بڑي مشکل یه تهي که " قران السعدین " نہیں' بلکه " قران الضدین " کا سامان کرنا تها' مریخ اور زهرہ' دونوں کو جمع کرنا تها' اور مشتري کے گرد حلقه کهینچنا تها تاکه " زحل " کے فرمان سے باهر قدم نه نکالے - بهرحال عامل کا پنجه سخت تها' مریخ اور زهرہ' دونوں کو ایک دائرے میں جمع کر هي کے چهوڑا' یہاں تک که " زهرہ " سے بایں همه ناز و عشوہ' وعدہ لے لیا گیا که عین حضرت " مریخ " کے برج کے سامنے' اپنا رقص هوش افگن نظارہ گیان ارضي کو دکهلائے گي !

---

(۱) بلکه وہ ایک بڑا فتنه هے' مگر افسوس که اکثر لوگ اس حقیقت سے واقف نہیں -

(سر جیرڈ لوتھر) اُس حکومت کا کونسل ھے ' اور اُس نے مختار پاشا کو یہ کہکر کس طرح دھوکے میں رکھا تھا کہ " جنگ کیلیے ترکي کوئي طیاري نہ کرے ' ھم ریاستوں کو کسي طرح جنگ شروع کرنے نہ دینگے " اور اسلیے خواہ کتنے ھي پردے ڈالے جائیں ' مگر ھم اُس حکومت کو بیک نظر شناخت کرلے سکتے ھیں ' جس نے ترکوں کي اس درد انگیز شکست کے اسباب فراھم کیے -

پھر ان تمام باتوں کو جانے دیجیے - ھم ھز آنر کي خاطر اُس حکومت کے پہچاننے سے کیونکر انکار کردیں ' جسکا وزیر اعظم سلانیک کے فتح کي خبر سنکر اپنے مقدس صلیبي خوشي کے جوش کو دبا نہ سکا اور قسطنطنیہ کے فتح کي اُس امید نا کام و رسوا کن کا اعلان کردیا ' جسکے ابتک پورا نہونے کي شرمندگي کو تو ھمارے ھز آنر بالقابہ کا دل بھي ضرور محسوس کرتا ھوگا ' گو مواعظ و نصائح میں اسکے اظہار کا کوئي موقع نہو -

پھر اگر ھز آنر کي محبت فرمائیوں کي خاطر اس واقعہ کو بھي فراموش کردیں ' تو اس یاد داشت کا کیا جواب ھوگا ' جسکے نیچے " مسیحي اتحاد " کے تمام دستخطوں کے ساتھہ سب سے بڑي " اسلامي سلطنت " کے بھي دستخط تھے ' اور جسکا یہ مضمون تھا کہ ترکي فوراً تمام مفتوحہ اور غیر مفتوحہ مقامات بلغاریا کے حوالہ کر دے ؟ کیا ھز انر چاھتے ھیں کہ پانچ ھزار مسلمان عورتوں کو ایک مسجد میں جلا دیا جاے ' سر ایڈورڈ گرے کي صمم بکم بارگاہ سے جواب دیا جاے کہ " ھم کچھہ نہیں کرسکتے " اور پھر بھي ھم اپنے تئیں اپنے ناصحوں کے ھاتھہ میں چھوڑ دیں تاکہ وہ ھماري آنکھوں پر باطمینان پٹي باندھ دیں اور کانوں کو آھني چادروں سے بند کردیں ؟

اصل یہ ھے کہ نصیحت کرنا آسان ھے مگر درد مندوں کے دل کو سمجھنا مشکل ھے - ھز انر نے نصیحت فرمائي کي مشق تو خوب کرلي ' لیکن دلوں کے سمجھنے کي مشق باقي ھے :-

بزیر شاخ گل افعي گزیدہ بلبل را
نوا گران نخوردہ گزند را چہ خبر ؟

ھز انر اللہ کا شکر کریں کہ خدانے انکو اس قوم میں پیدا کیا ھے ' جو ھمارے اقبال مرحوم کي جانشین ھے ' اور ھماري کھوي ھوي متاع سے جسکي دکان کي آرائش ھوئي ھے - قوت و حکومت کا جو خلعت ھمارے جسم پر راس نہ آیا ' قدرت نے وہ اسکے کاندھوں پر ڈالدیا -

ھر جادہ کہ از نقش پئے تست بہ گلشن
چا کیست بجیب ھوس انداختہ ما

انکو ھم بدبختوں کے دل کي تپش کیا معلوم ؟ اقبال و کامراني کے بستر پر آرام کرنے والے ' خاک محرومي و مذلت پر لوٹنے والوں کا درد دل نہیں سمجھہ سکتے - بہتر ھے کہ وہ ھماري فکر میں اپنا عیش تلخ نہ کریں ' اور ھم کو ھماري حالت پر چھوڑ دیں - ھم اپنے ناصحوں کو دیکھہ چکے ھیں اور اب کسي نئے تجربے کي ھم میں ھمت نہیں -

---

(ھز انر) براہ نوزش فرض کریں کہ ترکي کے کسي ارمني گرجے کے گنبد کا مثانت کاس ترکي توپوں کي زد سے گر گیا ھو ' یا کسي مقدس پادري کو پھانسي پر چڑھا کر ' اسکا موقعہ دیا گیا ھو کہ اپنے خداوند مصلوب کي سنت ادا کرنے کا شرف عظیم حاصل کرے - یا گرجے کے احاطے کے اندر پانچ ھزار " مقدس کنواري " کے پرستاران جمیلہ کے ساتھہ وھي سلوک کیا جاے ' جو فلاکت زدہ البانی عورتوں کے ساتھہ کیا گیا ھے - اور اسکي نسبت ھاوس اف کامنس میں حکومت کو جب توجہ دلائي جاے کہ اسلام کي اس بربرانہ خوں ریزي اور وحشیانہ ظلم و تعدي پر کیوں خاموشي اختیار کرلي گئي ھے ؟ تو سر ایڈورڈ گرے جواب دیں کہ " ایک غیر طرفدار حکومت کیلیے یہ محال ھے کہ وھاں جاکر اسکا انسداد کرے "

ھز آنر اپنے قلب مبارک پر ھاتھہ رکھکر فرمائیں کہ ایسي حالات میں انکے خیالات اپني قومي حکومت کي نسبت کیا ھونگے ؟

(ھزآنر) کسي ایسے " مسیحي اتحاد " سے بالکل بے خبر ھیں جو اسلام کو مٹانے کیلیے کیا گیا ھے ' اور اسکو صرف چند فتنہ انگیز مفسدوں کا اختراع سمجھتے ھیں - یہ اچھي بات ھے ' اور ھندوستان میں ھمارے حکمران یورپ اور انگلستان کے واقعات سے عملاً لاعلم ھي رھیں تو انکے اور ھمارے ' دونوں کیلیے بہتر ھے - لیکن افسوس کہ جس طرح ھزآنر اپنے آپ کو اور ھمکو ' دونوں و یورپ کے " بین الاقوامي " فلسفۂ سازش کے سمجھنے سے قاصر سمجھتے ھیں ' ویسا ھي ھم بھي خود اپنے تئیں اور انکو ' دونوں کو واقعات کے قدرتي اثر کے محو کرنے سے بھي قاصر پاتے ھیں - ھزآنر کي قدرت سے باھر ھے کہ وہ " مشرقي مسئلہ " کي اُس پوري تاریخ کو ھم سے چھپا سکیں جو گذشتہ نصف صدي کے " بین الاقوامي مسائل " کي اصلي محور رھي ھے - سلطان عبد الحمید نے ممالک غیر کي خبروں اور یورپ کے اخباروں کي فوج میں اشاعت بند کردي تھي ' مگر گورنمنٹ آف انڈیا کے ھم شکر گذار ھیں کہ اُس نے ایسا نہیں کیا ھے - پس جو کچھہ ھمیں معلوم ھے ھم اس پر ھز آنر کي تصدیق و تغلیط کے محتاج نہیں -

فرڈنینڈ اور شاہ یونان اعلان جہاد کرتا ھے ' جس طرح چوتھي صلیبي جنگ میں پادریوں کے گروہ جنگ مقدس کا صبح و شام وعظ سناتے تھے ' اسي طرح بلغاري اور سروي پادري فوج کے ساتھہ ساتھہ بائبل در بغل سفر کرتے ھیں ' لیکن تمام یورپ کي فضا میں ایک صداے اعتراض بھي نہیں اٹھتي - یہ کیا ھے ؟ اگر شیخ الاسلام بھي بلغاریا کے مقابلے میں اعلان جہاد کر دیتا ' تو کیا انگلستان اور یورپ کي حکومتیں خاموش ھو رھتیں ؟

با وجود اسکے انگلستان سے مسٹر (بکاٹن) ممبر پارلیمنٹ صوفیہ جاتے ھیں اور اعلان کرتے ھیں کہ " تمام انگریز اس جنگ میں بلقان کے ساتھہ دل سے شریک ھیں ' اور بہت سے انگریز بطور والنٹیر کے آنے والے ھیں "

انگلستان میں پادریوں نے اتوار کے دن بلقانیوں کي فتح و نصرت کي دعائیں مانگیں - جنوبي ویلز کے بشپ نے ننگھم میں تقریر کرتے ھوے کہا :

" ترکي کے عیسائیوں کي حالت اب نا قابل برداشت ھے - ضرور ھے کہ اعلان جنگ کیا جاے - لہذا آج کا دن اعلان جنگ کا دن ھے "

مسٹر لائڈ جارج اور وزیر مال اس انجمن کے قائم کرنے میں شریک ھوتے ھیں ' جو ویسٹ منسٹر میں بلقانیوں کي حمایت کیلیے قائم کي گئي تھي ' اور انگریزي پارلیمنٹ کے ممبر اسمیں حصہ لیتے ھیں - اس انجمن میں یہ طے کیا جاتا ھے کہ " بلقاني حق بجانب ھیں ' نتیجہ خواہ کچھہ ھي کیوں نہو ' مگر مقدونیا ضرور آزاد کردیا جاے گا "

رھي انگلستان کي عام پبلک ' تو ابھي کل کي بات ھے کہ (پال مال گزٹ) نے لکھا تھا :

" ھمارا اصلي فرض یہ ھے کہ عیسائیوں کي مدد کریں - بیشک یہ ھماري دلي تمنا ھے کہ ھم اپنے بلقاني عیسائي بھائیوں کو دیکھیں کہ وہ اسي طرح اس تخت سیادست کو اولٹ رھے ھیں ' اور مشرقي و جنوبي یورپ کو مسلمانوں سے پاک کر رھے ھیں ' جس طرح انکے بھائیوں نے کبھي اسپین کو عربوں سے پاک کیا تھا "

کیلیے کیا ایسي جلدي آ پڑي تهي ' جو جلدي کي جاتي ؟ بهر حال اُدهر رونمائي میں دیر' اِدهر مشتاقان دید کي بے صبري ' عجیب کشمکش تهي :

هوتا هے ازدحام تمنا اسي قدر
هوتي هے جتني دیر کشود نقاب میں

خدا خدا کرکے صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب بطور مقدمة الجیش کے تشریف لائے - گو خود انکا آنا جلوۂ یوسفي نه تها ' لیکن اپنے ساتهه " نسیم پیراهن " کي بشارت ضرور رکهتا تها - انهوں نے سب سے پہلے " صحبت نیم شبي " کا اعلان کیا ' اور " جنگل میں منادي کرنے والے یوحنا " کي طرح خبر دي که " راہ صاف کرو' کیونکه آسمان کي باد شاهت اب قریب هے !! "

(۸)

یہاں تک که دس بجے - صدها نظر هاے منتظرہ ' اور صدا هاے مضطرب کي صفوں سے گذرتي هوئي " ارباب حل و عقد " کي قطار جلوہ فروش هوئي' اور " حجلۂ سازش " (۱) کے تمام " عروسانِ شب زندہ دار " ایک ایک کرکے نظر نواز بزم و انجمن هوے - چہروں نے پہلي هي نظر میں ارباب نظر سے رمز فروشي کي که رات بهر میں رنگ بدل چکے هیں :

شب تو شراب خوردۂ ' با تو صد نشانیہا ست !

انهي میں همارے شیوہ طراز دوست مسٹر (محمد علي) بهي تهے - صحبت نیم شبي کا خمار آنکهوں میں ' اور شب بیداري کي افسردگي چہرے پر- جي میں آیا که بڑهکے پوچهیں :

تو شبانه مي نمائي' به بر کے بودي امشب ؟
که هنوز چشم مستت اثر خمار دارد !

لیکن همارے دوست نے اپني ایک رات کي حریف پرور اداؤں سے نئے دوستوں کا ایسا حصار هجوم پیدا کرلیا تها ' که اب اسکا موقعه هي کب باقي رها تها ؟

جو کام میں غیرکے هوئیں صرف
افسوس وہ دلربا ادائیں !

(۹)

در اصل اب فونڈیشن کمیٹي کي تمام بحث آخر اسپر ختم هوگئي تهي که ڈاکٹر میجر(سید حسن) بلگرامي کا رزلیوشن منظور هو یا غیر منظور- تمام دیگر مسائل طے پا چکے تهے ' اور اصلي پتهر جو ارباب کار کو حصول یونیورسٹي کي راہ میں نظر آتا تها ' یهي رزلیوشن تها -

اس رزلیوشن کا مقصد في الحقیقت کسي قومي یونیورسٹي کیلیے اصل مبنی' اور بمنزلۂ بنیاد کارکے تها' یعني گورنمنٹ کے اختیارات کا مسئله - رزلیوشن کے الفاظ یه تهے :

" قوانین کالج کي دفعه ۲۱ - ضمن ۵ - میں جو اختیارات اسوقت پیٹرن کو حاصل هیں ' انسے زیادہ اختیارات یونیورسٹي کي صورت میں ' حضور ویسراے کو بحثیت چیذسلر نه دیے جائیں "

میجر صاحب نے اس تجویز کو بعد از هزار سعي و مجاهدت پیش کیا ' اور تمام آزاد خیال طبقے نے (جو قوم کو قومي یونیورسٹي کے دهوکے میں ایک گورنمنٹ یونیورسٹي خرید نے سے بچانا چاهتا تها ' اور جسکي قیمت میں علي گڈہ کالج بهي هاتهه سے جاتا تها) ساتهه دیا اور آخر تک ساتهه دینے کیلیے طیار تها - اب جو وہ تشریف لاے' تو اسٹیج پر آکے هي میں نے انسے پوچها : فرمائیے کیا ارادہ هے ؟ کہا که " صلح کاري کے ساتهه کام کرنا بهتر هے' اور مجهکو یقین دلایا گیا هے که بحالت موجودہ میرا رزلیوشن پاس نہیں هوسکتا " (حالانکه آخري خیال درست نه تها)

میں نے اُسي وقت " انا للہ " کا جو برسوں کي شام کو زباں پر گذرا تها' اعادہ کیا ' که اپنے قیاسات کي پوري تصدیق هوگئي - اب " صلح " کي خواهش هے ' گو تمام یوروپین ترکي هاتهه سے جاے -

میجر صاحب کانفرنس کي صدارت کیلیے تشریف لاے تهے ' اور في الحقیقت جس قابلیت اور صداقت کے ساتهه انهوں نے اپنے فرض کو ادا کیا ' وہ انکي عظمت کیلیے بہت بڑي چیز هے - پس بهتر تها که وہ فونڈیشن کمیٹي کے اجلاس میں حصه نه لیتے اور اس رزلیوشن کو پیش هي نه کرتے - وہ نئے نئے قوم کے سامنے آئے اور آتے هي اپنے تئیں ایک از مایش میں ڈال دیا ' حالانکه از مایش کي راہ دوسري هے :

عاشقي شیوۂ دندان بلاکش باشد

۲۹ - کي سه پهر کو همیں خیال هوا تها که کہیں میجر صاحب کي استقامت " ارباب حل و عقد " کے مقابلے میں مرعوب نه هوجائے ' هم نے خیال کیا تها که اگر وہ اپني تجویز میں ترمیم پسند کرینگے یا واپس لے لیں گے' تو معاً کوئي دوسرا شخص اسکو پهر پیش کردیگا - لیکن افسوس که ۲۸ - کي صبح کو حالت بدلگئي - هم ایک شعر یاد کرنے لگے' جسکا پہلا مصرعه یاد نہیں آتا تها- دوسرا مصرعه یه هے:

اگر ماند شبے ماند ' شبے دیگر نمی ماند

(۱۰)

با وجودیکه مجلس " نیم شبي " کے قول و قرار صلح سے دل مطمئن اور منصوبے قوي تهے ' لیکن پهر بهي جنگ کے اجرا کا خوف دلوں میں باقي تها - اسکے لیے علاوہ اور بہت سي تدابیر مختلفه کے جو بارہ دري کے دروازے اور خود اندر بهي کي گئیں تهیں ' ایک خاص تدبیر خود اسٹیج پر بهي ارادوں کي مخبري کرتي تهي - دو قطاروں کي مصفف پلٹنیں پریسیڈنٹ کي کرسي اور میز کے چاروں طرف فرش پر بٹهائي گئي تهیں ' اور نہیں معلوم اس بلغاري محاصرہ کا (ایڈریا نوپل) کونسا تها ؟ بعض اشخاص جو کل تک جلسوں میں اپني پگڑیوں کے ذریعه ممتاز تهے ' هم نے خاص طور پر دیکها که آج کے پیش آنے والے واقعات سے متنبه هوکر ترکي ٹوپي کے یونیفارم سے لیس هوکر آے تهے - شاید اسلیے که اوروں کے پگڑي اتارنے سے پہلے خود هي آتار بیٹهیں ' یا اسلیے که جنگ کے موقع جس مستعدانه چستي و چالاکي کے خواهاں هوتے هیں ' انکے لیے پگڑي کے زود گسل پیچ مناسب حال نہیں -

هم نواب (وقار الملک) بهادر کے پیچهے هي بیٹهے هوے تهے - هم نے دیکها که اس حالت کو بطور خود نواب صاحب قبله نے محسوس فرمایا ' اور ان لوگوں سے باصرار کہا که اسطرح نه بیٹهیں' غالباً یه بهي فرمایا تها که اس سے لوگوں کو شبهات پیدا هوتے هیں (مگر یه آخري جمله یقیني طور پر یاد نہیں ' ممکن هے که کسي اور نے کہا هو) لیکن وہ نبرد آزمایان جنگ ' جو آج اپنے دست و بازو کے جوهر دکهلانے کیلیے جمع هوے تهے' بهلا ان نصائح و احکام کي کب پروا کرنے والے تهے ؟

اس هجوم و حصار سے ایک خاص مقصود بظاهر یه نظر آتا تها که اگر کوئي شخص مخالفت میں تقریر کرنے کیلیے آمادہ هو' تو اسکو بر وقت اسکا موقعه هي نه ملے ' کیونکه اول تو مقرر کیلیے کهڑے رهنے کي کہیں جگه هي نه تهي - دوسرے اس محاصرے

(۱) سازش کا لفظ شاید پہلے بهي کہیں گذر چکا هے - لیکن یه میري جانب سے نہیں هے ' بلکه بجنسه نواب صاحب قبله کا لفظ هے - جو انهوں نے اپنے مضمون میں دو جگه استعمال فرمایا هے - منه -

اس صحبت فلکي میں تو یہ عجائب و غرائب انجام پا رہے تھے ' اور ادھر زمین کے بسنے والوں کي قسمت سر پیٹ رهي تھي :

بگزر ز سعادت و نحوست ' کہ مرا
ناهید بغمزہ کشت و مریخ بقہر !

(٤)

اصل یہ ہے کہ پہلے اجلاس میں جن بعض زبان آوران ازادي نے سرگرم تقریریں کي تھیں ' انکي نسبت لیڈروں نے پہلے هي سمجھہ لیا تھا کہ ابھي ان سنہري ٹکروں کیلیے آگ کي آزمائش باقي ہے - ٢٩ - دسمبر کے جلسے میں جبکہ لفظوں کي جگہ زبانوں سے شعلے نکل رہے تھے ' تو (راجہ صاحب محمود آباد) همارے مجالس طراز دوست مسٹر (محمد علي) کو مخاطب کرکے دل هي دل میں ضرور کہتے ہونگے :

مجلس طرازیوں کے چکھاؤنگا سب مزے
تم اتفاق سے کہیں تنہا اگر ملے

بالاخر انتظار میں زیادہ دیر نہیں لگي ' اور بہت جلد تنہائي کا " گوشۂ خلوت " ھاتھہ آگیا - خلوت کے اسرار و نیاز محرمانِ مجالس تک تو پہنچتے نہیں ' هم ایسے غیروں کو کیا خبر؟ تاهم یہاں تک تو تمام راوي متفق هیں کہ (راجہ صاحب) نے اپني شکست کا اعتراف کیا اور کہا کہ اگر هرانا هي چاهتے تھے تو هار جانے کا اقرار کرتے هیں - اب اور کیا چاهتے هو ؟ :

بیا کہ ما سپر انداختیم اگر جنگ است !

کہا جاتا ہے کہ (راجہ صاحب) نے کہا تھا کہ " جب تک مسٹر محمد علي رام نہ کیے جائیں گے ' کچھہ نہیں هوگا " یہي سبب ہے کہ اس " خلوت شب " کي بارات کا دولہا انہي کو بنایا گیا ' اور رات بھر " سہرے " کي تزئین و آرایش میں صرف هوگئي - خیر ' همکو اس سے کوئي بحث نہیں کہ رات بھر کي بیداري خلوت میں کیا کچھہ کیا گیا ؟ هم تو صبح کي چشم خمار آلود ' اور زلف پریشان کي ادائیں دیکھنے والوں میں تھے - اور یہ جو اپنے حصے میں آیا ' تو اسپر شاکي بھي نہیں - همارے دوست کے هم وطن بلکہ انکے سابق رئیس (یوسف علي خاں ناظم) کا فلسفہ اس موقعہ کیلیے همیں یاد تھا :

ادائیں شب کي تو سب لوگ دیکھتے هیں ' مگر
هم انکي بگڑي ادائیں سحر کو دیکھتے هیں

(٥)

خیر ' یہ تو اس " شب وصل " کي شام تھي ' اسکے ذکر کو کہیں جلد نبٹائیے ' کیونکہ اصلي پر لطف حصہ تو اسکے بعد آتا ہے ' جبکہ رندان بادہ گسار نے " حجلۂ نیم شبي " آراستہ کیا ' اور موٹر کاریں بھیج بھیج کر ایک ایک شریک پیماں کي قسمت خفتہ کو مژدۂ بادہ گساري سے بیدار کیا گیا :

وقت آں نیست کہ در حجرہ بخوابي تنہا !

" ذکر عیش بہ از عیش " یعني :

ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے !

چشم تصور سے کام لیجیے کہ دسمبر کے آخري ہفتے کي سرد راتیں هیں ' لیلاۓ شب کي زلف کمر سے گذر چکي ہے ' ایک کنج خلوت میں صحبت بادہ پرستي گرم ہے ' اور گرم گرم سازشوں کي :

دھري شراب ہے ' بیٹھے هیں جا بجا ساقي !

قبل اسکے کہ آپ کسي مدعي زهد کو الزام دیں ' آپ ہے کو منصف بناتے هیں کہ بھلا ایسي توبہ شکن اور ولولہ انگیز صحبت میں اگر همارے کسي " دوست " کي توبہ نے لغزش کھائي ' اور اس جام عہد فراموش کو منہہ سے لگانے هي بني ' جو کسي کے " دست طلائي " نے پیش کیا تھا ' تو انصاف کیجیے ' آخر پہلو میں دل کس کے نہیں ہے ؟ اور پھر یہ تو وہ مقام ہے کہ هاروت و ماروت کے قدم بھي لڑکھڑا گئے تھے :

ساقیا مزاج از من ' عالم جوانیہا ست !

خود صحبت آزمایان شبینہ کا بیان ہے کہ یہ بادہ گساري رات کے دو بجے تک جاري رهي تھي - الله الله !! جاڑے کي راتیں اور پچھلے پہر کي " پر اسرار " صحبتیں !! آپ الزام واعتراض کي فکر میں هیں ' نہ " رات کے دو بجے " کے لفظ سے نہیں معلوم کیسے کیسے خیالات میرے دماغ میں گذر رہے هیں ؟ رات کي تاریکي ' پچھلا پہر ' رندِ شاطر و کہنہ مشق کا هجوم ' اور بعض نوجوان و نوآموز مدعیان حریف ' پھر شغل مے پرستي کا یہ عالم ! اب کیا کہوں کہ کیا کہنا چاهتا هوں ؟

مست بر بستر من آفتہ و رندان دانند
حالت مست ' کہ بر بستر هشیار افتد !

(٦)

اب ادھر کي سنیے - یہاں تو شب زندہ داران بادہ گساري " صبح خمار " کي اعضا شکنیوں میں کروٹیں بدل رہے تھے ' اور ادھر صبح آٹھہ بجے هي سے اجلاس کا هال تماشائیان بزم سے بھر گیا - ایک دن پہلے حصول مقصد کیلیے جو تدابیر گونا گوں و بو قلموں اختیار کي گئي تھیں ' منجملہ انکے ایک تدبیر خاص یہ تھي کہ جلسہ کیلیے ٹکٹ مقرر کر دیا گیا ' اور یہاں تک همیں بھي اتفاق تھا ' کیونکہ آج استیج پر پردے سے جو پتلیاں نکلنے والي تھیں ' وہ تھیٹر کے اموختہ یاد کیے ہوے ایکٹروں کي طرح ایک تماشے سے زیادہ نہ تھیں ' اسلیے ضرور تھا کہ (باصطلاح عوام) اس " تماشہ گھر " کیلیے ٹکٹ بھي مقرر کیا جاے ' لیکن اسپر طرہ یہ تھا کہ ٹکٹ لیلیے پہلے تو یہ شرط لگائي گئي کہ صبح آٹھہ بجے سے پہلے لے لیے جائیں ' حالانکہ جاڑوں میں آٹھہ بجے تک رات کي کہر سے فضا بھي صاف نہیں هوتي - پھر ٹکٹ کیلیے تھیٹر کے صدر دروازے پر ٹکٹ گھر کي کھڑکي کا اعلان کیا گیا تھا ' لیکن جو لوگ وهاں پہنچتے تھے انسے کہا جاتا تھا کہ راجہ صاحب کے هاں جایئے - راجہ صاحب کے هاں سے صدا اٹھتي تھي کہ جہانسے آئے هیں ' اسي طرف پچھلے پانوں پھریے :

یاں سے واں ' واں سے یہاں ' حکم هوا وصل کي شب
هم اٹھانے هي بچھانے رہے بستر اپنا !

اس سے غالباً مقصود اصلي یہ تھا کہ ان مشکلات کي وجہ سے ازاد خیال طبقے کي مجازیتي جمع نہو سکے - یہ بھي خبر اڑتي تھي کہ ایک جماعت کل کیلیے باهر سے ٹھیکے پر بلائي گئي ہے - ایک جماعت راوي ہے کہ پولیس کي قوت سے بھي کام لینے کا ارادہ کیا گیا تھا - لیکن صبح کو پھر ان تمام انتظامات کے عمل میں لانے کي ضرورت باقي نہیں رهي ' کیونکہ رات کے قول و قرار کے بعد سب مطمئن هوگئے تھے ' کہ جب خیموں میں باهم صلح کرلي ہے ' تو میدان جنگ میں لڑائي کا اب کیا خوف ؟ (ناظم پاشا) جب ساتھہ ملگیا تھا ' تو (کامل پاشا) بے فکر هوگیا تھا ' کیونکہ اس نے سمجھہ لیا تھا کہ فوج کي اصلي قوت اسکے هاتھہ میں هو یا نہو ' لیکن اس وقت تو ضرور ہے -

(٧)

غرضکہ آٹھہ بجے سے جلسہ منعقد ' اور " صاحبان حل و عقد " کا منتظر تھا ' لیکن کسي بزرگ کا پتہ نہیں ' اور اب پتہ لگے تو کیونکر ؟ جس جنگ کیلیے یہاں فوج جمع تھي ' اسکي صلح رات کے دو بجے کي تاریکي هي میں انجام پا چکي تھي - اب جلسے میں شرکت

یعنی ایک هاتهه ایمان سے ملائیے اور دوسرا وقف مصانعۂ نفاق - یعنی ایک هاتهه میں " جام غلامي " اور دوسرے میں " سندان حریت "

در کفے جام شریعت در کفے سندان عشق
هر هوسناکے نداند جام و سندان باختن

مذبذبین بین ذالک ، لا الی ھا اولاء ، ولا الی ھا اولاء ! (۴ : ۱۴۲) :

معشوق ما بشیوۂ هر کس موافق ست
با ما شراب خورد و بزاهد نماز کرد

نؤمن ببعض و نکفر ببعض ، و یریدون ان یتخذوا بین ذالک سبیلا (۴ : ۱۵۰)	بعض باتوں میں راہ ایمان اختیار کرینگے اور بعض میں راہ کفر ، وہ چاهتے هیں کہ ان دونوں کے درمیان کوئي تیسري راہ اختیار کریں -

حقیقت یہ ہے کہ اس " جمع اضداد " کي راہ نہایت مشکل ہے - ایک هاتهه میں جام باطل پرستي رکھیے ، اور دوسرے میں سندان حق پرستي ، اور دونوں کو باهم زور زور سے ٹکرایئے ، مگر شرط یہ ہے کہ باطل کے جام بلوریں میں بال تک نہ آئے ، اور سندان حق پرستي بھي هاتهه سے الگ نہو !

هر هوسناکے نداند جام و سندان باختن !

اوروں کي خبر نہیں ، مگر اپني کمزوري کا تو همیں صاف صاف اعتراف ہے - اس شعبدہ بازانہ چابک دستي کي مشق کیلیے بڑي بڑي تبدیلیوں کي ضرورت ہے ، یہ مقامات عالیہ هم تہي دستان عشق کو ابھي حاصل نہیں هوے -

(۱۳)

میجر صاحب کي تائید کے بعد میں نے تقریر کرني چاهي ، لیکن خواجہ غلام الثقلین صاحب نے کہا کہ وہ رزولیوشن کي نسبت ایک ترمیم قلمبند کرچکے هیں ، اسکو پیش کرینگے - چنانچہ خواجہ صاحب نے نہایت خوش اسلوبي کے ساتهه تقریر کي اور دانشمندانہ طریقہ سے بعض اختیارات مہمہ کے محفوظ رکھنے کي ضرورت واضح کي - لیکن انتظامات مخفیہ سرگرم کار تھے - مخالفت کي آوازیں اٹھنا شروع هوگئیں -

اس عرصے میں ، میں کیا سونچ رها تھا ؟ تمام قیاسات کي تصدیق هوچکي تھي ، اور معلوم هوگیا تھا کہ آزاد خیال پارٹي کي قوت کو شکست دینے کیلیے ایک عنصر ، مرکب سے الگ کرلیا گیا ہے - پھر آور جو جو تدبیریں ۲۶ - کے مدعیان آزادي اور هنگامہ آرایان حریت کو اپنے قابو میں لانے کیلیے کي گئي تھیں ، وہ بھي کامیاب هوگئي هیں - ایک پورا جال ہے ، جسمیں سب کے سب پھنس گئے هیں - پھر کیا رنگ بدلا هوا دیکھکر میں بھي خاموش هوجاؤں ؟

یہ ایک مفت کي هر دلعزیزي اور احسان مندي تھي جو بغیر کسي نقصان کے حاصل هوتي تھي - کیونکہ تمام مدعیان آزادي و حق پرستي سر جھکا چکے تھے ، اور اب اس حق و باطل کے مرکب معجون هي کا نام " حق خالص " تھا ، پس آزاد خیالي و حق پرستي پر کوئي آنچ نہیں آتي ہے ، اور هر دلعزیزي کي دولت هاتهه آجاتي ہے - حق بھي اپنے هي حصے میں آتا ہے ، اور باطل کا دامن بھي نہیں چھوٹتا - پھر کیا مضائقہ اگر چند لمحے کي خاموشي سے مدتوں تک کام دینے والي کمائي پیدا کرلي جاے ؟

یہ خیالات تھے جو اس موقعہ پر قدرۃً هر دماغ میں گذر سکتے تھے ، میں گو قوت کا ایک لمحہ کیلیے بھي دعوا نہیں ، تاهم ایسے ایسے ترغیبات شیطانیہ کیلیے تو الحمد للہ اپنے پہلو میں ایک قوت رکھتا هوں - " هر دلعزیزي " کي خواهش سب سے بڑا " شیطان " ہے جسکي ایک نگاہ گرم کے ساتهه هي همتوں اور استقامتوں کي بڑي بڑي چٹانیں آب هوکر بہہ جاتي هیں ، لیکن جس دن میں نے اپني پہلي آواز بلند کي ، اسي دن سے اپنے پانوں کو راہ حق گوئي کي اس اولین زنجیر سے آزاد کر لیا ، اور استقامت کي توفیق اللہ کے هاتهه میں ہے -

میرے عقیدے میں " هر دلعزیز " کا زیادہ صحیح نام " منافق " ہے اور یہ محال قطعي ہے کہ ایک شخص " حق گو " بھي هو اور پھر بزم ایمان و کفر ، دونوں میں هر دلعزیز هو - جو لوگ چلنا چاهتے هیں ، انکو سمجهہ لینا چاهیے کہ انکے سامنے صرف دو هي راهیں هیں ، حق و باطل ، کفر و ایمان ، نور و ظلمت ، اور خدا پرستي و شیطان پرستي ، انهي دو راهوں میں سے کسي ایک کو اختیار کرلیں - یہ بالکل فضول کوشش ہے کہ دونوں میں سے کوئي نئي درمیاني راہ پیدا کي جاے - میں نے تو ارادہ کرلیا ہے کہ خواہ کچھہ هي کیوں نہو ، لیکن اپنے ظاهر و باطن کو ایک رکھونگا ، اور جو دل میں هوگا ، اسي کو زبان کے حوالے کرونگا ، **دعا کرتا هوں کہ خدا جلد مجھے کسي سخت آزمایش میں ڈالے ، اور مجھے اپنے دل کي استقامت کے آزمانے کا موقعہ ملے - وعلی اللہ ، فلیتوکل المتوکلون -**

مجھکو بعض صاحبوں نے روکا کہ اب مخالفت میں تقریر کرنا بے فائدہ ہے - نواب اسحاق خاں صاحب نے کہا کہ ایک بات پر اب سب متفق هوگئے هیں ، مخالفت سے کیا فائدہ ؟ لیکن در حقیقت ان بزرگوں کي غلطي تھي - مخالفت اسلیے نہیں کي جاتي کہ موافقت کي صدائیں بلند هوں ، اور لوگ چیرز کا هنگامہ بپا کر خیر مقدم کریں ، بلکہ صرف اسلیے کي جاتي ہے کہ ایمان اور ضمیر کا حکم هوتا ہے کہ ایسا کرو - یہ حکم بالکل اس سے بے پروا ہے کہ لوگوں کا کیا حال ہے ؟ کوئي سچي بات اسلیے نہیں ترک کردي جاسکتي ، کہ لوگ اسکا استقبال نہیں کرینگے - سچ ، سچ ہے اگرچہ تمام عالم میں ایک بھي اسکا دوست نہو - البتہ یہ حالات و واردات اور هیں - جنکے سمجھنے سے اپنے بزرگوں اور دوستوں کو ابھي عرصے تک مجبور و معذور سمجھتا هوں :

حریف کاوش مژگان خون ریزش نئي ناصح
بدست آور رگ جانے ، و نشتر را تماشا کن

جس چیز کو آپ لوگوں نے " ایمان " سمجھا ہے ، اپنے عقیدے میں وهي کفر ہے - حق کي پرستش کیلیے اولین شے قرباني ہے اور آپکا دماغ ابھي اسکا تصور بھي نہیں کرسکتا - ساري عمر نفس کي پرستش میں کٹي ہے ، اب چند لمحوں کے اندر آپکو خدا کیسے دکھلا دوں ؟ اپني اپني راہ ہے ، اور اپنا اپنا مذهب :

و للناس فیما یعشقون مذاهب

اب لوگ مجبور هیں ، لیکن میري راہ میرے لیے چھوڑ دیجیے ، اور جہاں جا رها هوں ، جانے دیجیے - آج نہیں ، مگر کل بتلاؤنگا کہ حقیقت کیا ہے ؟ - خدا کا هاتهه سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ، اور " مستقبل " سے بڑھکر کوئي جج نہیں - عنقریب کھل جاے گا کہ میں کس راہ پر تھا ، اور آپ کہاں جا رہے تھے ، اور وہ مقلب القلوب اپنے بندوں کے دلوں کو میرے لیے کھولتا ہے یا آپکے لیے ؟ البتہ جن دلوں کو خدا اپنے نور هدایت کیلیے چن لیتا ہے ، ان میں اور تم میں یہي فرق ہے کہ وہ آج جس چیز کو دیکھتے هیں ، تم کل دیکھو گے - اسي معاملے کو دیکھو ! جلسے میں صرف میں هي ایک مجرم تھا ، جس نے مخالفت کي - اور سب خاموش رہے ، یا سر شاري نفاق سے جھومتے رہے - لیکن آج سیکڑوں هیں جو سر پیٹ رہے هیں - پھر یہ کیا ہے ؟ کیا یہ ایک الہي نشاني نہیں ہے جو حقیقت کے چہرے کو بے نقاب کر رهي ہے ، اور بتلا رهي ہے کہ کس کي زبان اللہ کے هاتهه میں ہے جو اسکو کہلواتا ہے ، اور کس کے دل نفس کے قبضے میں هیں ، جو انہیں هلنے نہیں دیتا ؟ پھر کیا کوئي آنکھہ ہے جو دیکھے ! کوئي کان ہے جو سنے ! اور کوئي دماغ ہے جو سونچے ؟

و هو الذي انشا لکم السمع و الابصار و الافئدة ، قلیلا ما تشکرون (۲۳ : ۸۰) [اور وهي خداے قدیر و حکیم ہے - جس نے تمهارے لیے کان ، آنکھیں ، اور دل پیدا کیے ، تا کہ تم سنو ، دیکھو ، اور عبرت پکڑو ، مگر افسوس کہ تم بہت هي کم اسکا شکر کرتے هو !]

کي صفوف کي وجهه سے راہ مرور اسطرح بند هوگئي تهي' که وهاں تک پهنچنے کیلیے کئي منٹوں کي جد و جهد مطلوب تهي - خود هم اور خواجه غلام الثقلین اگر اتفاق سے بالـکل استیج کے کنـارے پیشتر هي سے بیٹهے هوے نه هوتے' تو تقریر کرنے کا موقعه هي نه ملا هوتا' کیونکه جتني دیر میں مخالف اٹهکر کنارے تـک پہنچنے کي کوشش کرتا' اتني دیر میں رزولیوشن پاس هي کردیا جاتا (جیسا که بعد کو به جبر کیا گیا)

ایک اور تدبیر خاص وہ تهي' جسکے ذریعه موافقت کے چیرز اور مخالفت کا شور و هنگامه پیدا کرنے کي کوشش کي گئي تهي - یعني استیج پر بیٹهنے والي جماعت کا ایک طبقه نیچے مجلس کي مختلف قطاروں میں متفرق هوکر بیٹهه گیا تها' تاکه وقت ضرورت مجمع کے هر حصے سے ایک ایک صداے موافق اٹهکر شور مچادے' اور معلوم هو که هر طرف سے صدائیں اٹهه رهي هیں - اس انتظام کا سلسله اخر مجمع تـک موجود رکها گیا تها - استیج کے سامنے کي تمام کرسیوں پر بهی شریکان راز اشخاص بٹهائے گئے تهے' تاکه اگر کوئي مخالفت میں تقریر کرے' تو معاً نیچے سے آوازیں اٹهنا شروع هوجائیں' اور اسکے هنگامے میں مجمع کي مخالف صدائیں مدغم هوکر مفقود هوجائیں- چنانچه جونهي آنریبل خواجه غلام الثقلین نے ترمیم پیش کي' گو وہ مخالفت میں نه تهي' بلکه صرف ترمیم تهي' تا هم شور و غل کي آوازیں معاً سنائي دینے لگیں -

هم نے یه بهي سنا تها (والعهدة علی الراوی) که رات کے پیمان و عهد کے بعد بعض ممتاز ازادي خواہ اشخاص نے ایک کاغذ اپني تمام جماعت میں پهرا دیا تها' جسمیں " صحبت نیم شبي " کے صلح نامے کا ذکر تها' اور لکها تها که اب ۲۶ - کے جلسے کے تمام ازاد خیال لوگوں کو اسي کي تائید کرني چاهیے' اور کسي مزید مخالفت کي ضرورت نہیں - هم نہیں کہه سکتے که کہاں تـک یه درست هے ؟ مگر بارہ دري کے دروازے پر جب ٹکٹ دیکهنے والوں اور آنے والوں میں هاتها پائي هوري تهي' تو هم شور و غل سنکر باهر نکلے تهے - هم نے اپنے ایک دوست کو دیکها تها' جنکے هاتهه میں ایک کاغذ تها' اور ایک حلقۂ احباب میں کهڑے باتیں کر رهے تهے - هم نے اینده اوادوں کی نسبت پوچها مگر وہ ٹال گئے - والله اعلم بحقیقة الحال -

قصه مختصر یه که بڑے بڑے سامان کیے گئے تهے' اور چونکه " صلح " هوچکي تهي' اسلیے اب انتظامات خود انهي کے هاتهوں انجام پا رهے تهے' جو ۲۷ - کي شام تـک خود فریق جنـگ اور " ازاد خیال " جماعت کے سرغنه سمجهے جاتے تهے' اور در اصل افسوس بهي اسي کا هے :

نیم بسمل اُس نے گو چهوڑا' تو کچهه پروا نہیں
پر یه غم هے' اعتبار دست قاتل اٹهه گیا

(۱۱)

بہر حال مجلس جم چکي تو پردہ اٹها' اور اس تماشے کا ایک هي ایکٹ شروع هوگیا - سب سے پہلے همارے عشوہ فرما دوست مسٹر (محمد علي) باهر نکلے اور رزولیوشن پیش کیا' وہ بیٹهے تو میجر (سید حسن) بلگرامي اٹهے اور تائید کی :

یکے بدزدي دل رفت و پردہ دار یکے !

اب نه ۲۶ - کے محرک تهے اور نه موید :

یه لوگ بهي غضب هیں که دل پر یه اختیار !
شب موم کرلیـا' سحـــر آهن بنالیـــا !

۲۶ - کي سه پہر کو همارے دوست کا مزاج بہت گرم تها' انکي تقریر اتني پرجوش تهي که اسکی بے اعتدالي هم کو بهي ناگوار گذري اور انکے کان میں کہا که خدا را ذرا لب و لہجه نرم کیجیے - علی الخصوص یه بات همیں کچهه اچهي نظر نہیں آئي که سارا زور " جوش محمد " اور " متین الله " کے ضلع پر وہ صرف کر رهے تهے اور تقریر صرف صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب پر شخصي ایرادت کرنے میں جاري تهي - حالانکه بہتر تها که بغیر تشخّص و تعیّن کے وہ سب کچهه کہتے - هم کو اعتراف هے که صاحبزادہ آفتـاب احمد خاں نے اس وقت قابل تعریف ضبط و تحمل سے کام لیا' اور اپني تقریر میں ایک لفظ بهي نہیں کہا - گو جلسه انکا مخالف تها' مگر غصه تو وہ شے هے که موقعه شناسي کي مہلت هي کب دیتا هے ؟

لیکن آج انکی تقـرار اتني ٹهنڈي تهي که پرسوں جن لوگوں نے انکے جوش کے انگارہ سے اپني انگیٹهیاں روشني کي تهیں' آج انکو آغاز تقرار هي سے جمهائیاں آنے لگیں - پرسوں همارے دوست کے هاتهه میں شامپین کے جام تهے' آج انهوں نے چاها که ٹهنڈے پاني هي کو وائن گلاس میں بهر بهر کر تقسیم کردیں - سوڈا بهي نہیں -

هم نے تقریر کا پہلا لفظ هي چکهه کر اپنے قریب کے بیٹهے هوے احباب سے کهدیا تها که آج یا تو صرف پاني هے' یا پاني اسقدر ملا دیا هے که بو اور ذائقه' دونوں کا پته نہیں :

مرا اے مي فروش آن بیخودي نیست
مگـــر در بـاده آبے کـــردہ باشـي

سب سے پہلے همارے دوست نے قسمیں کهانا شروع کیں که مجهپر خدا کیلیے اعتماد کیجیے' لیکن وہ بهول گیے که زیادہ قسمیں کهانا کوئی اچهی علامت نہیں سمجهی جاتي گو اچهي علامت هو :

قسم سچي سهي' پهر بهي ضرورت کیا هے کهانے کي !

همارے دوست کو معلوم نہیں که اعتماد حاصل کرنے کا ذریعه قسموں اور عهد و پیماں میں نہیں هے' بلکه کسي اور هي چیز میں هے - سچا اعتماد پیدا کرنے والوں نے کبهي خود قسمیں نہیں کهائي هیں' بلکه اپني استقامت اعمال کے زور سے اعتماد کي قسمیں دنیا سے لي هیں - اس نکتے کو (خانخاناں) نے سمجها تها :

به کیش صدق و صفا حرف عهد بیکارست
نگاہ اهل محبت تمـام سوگند ست !

الم تر الي الذین یزکون انفسهم ؟ بل الله یزکي من یشاء !

قبل اسکے که کوئي کچهه کہے' خود انهی نے ڈیپوٹیشن کي تجویز کو " سادي چـک بـک " سے تعبیر کیا' اور پهر واقسموا بالله جهد ایمانهم کا سلسله شروع هوا - کیا یه اسکا ثبوت نه تها که خود انکا ضمیر بهي اس وقت عالم اضطراب میں هے' اسلیے خود هي اپنے سے کهٹکتے هیں' اور خود هي جواب دیتے هیں ؟ صاف معلوم هوتا تها که آج جو کچهه زبان سے نکل رها هے' اس سے همارے دوست کو خود بهي حیا آ رهي هے :

میں اپني چشم شرق کو الزام خاک دوں
تیري نگاہ شرم سے کیا کچهه عیاں نہیں ؟

(۱۲)

غرضکه دو دن کي فریقانه معرکه آرائي کو اب اور کہاں تـک طول دیا جاتا ؟ اسکا فیصله یوں کیا گیا که بین بین طریقه پسند کیجیے که خیر الامور اوسطها - کفر و اسلام' دونوں کو اختیار کیجیے - اهرمن اور یزداں' دونوں کو رام کیجیے - ایک هي طرف کیوں جهکیے جب دونوں کي خوشنودي حاصل هوسکے ؟ صرف کعبے هی کے کیوں هو رهیے جب بتـکدے سے بهي رسم و راہ رهسکے ؟ ایک هاتهه میں زنار برهمن لیجیے اور دوسرے هاتهه میں سجۂ زاهد -

انجمن کے بقیة السیف ممبر زمانے کو مخالف دیکھکر خاموش ہوگئے تھے ' لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ کامل نے پہلے تو اصلی مرمت جنگ کو دول یورپ اور علی الخصوص اس (بساط سیاست کے سب سے بڑے خطرناک شاطر (انگلستان) کے اعتماد پر قربان کیا ' اور اب صلح کی سازش شروع ہوگئی ہے ' تو صبر نہ کر سکے ' باوجود بے پر و بالی کے ایک مرتبہ اور نے کی آور کوشش کی - (کامل پاشا) نے انجمن کے ممبروں کے تعلقات قصر سلطانی سے بالکل منقطع کر دیے تھے ' اور اس امر کا نہایت شدید انتظام کیا تھا کہ کوئی شخص بغیر کامل کی وساطت کے سلطان المعظم سے مل نہ سکے - اسمیں یہ مصلحت تھی کہ جنگ کے حالات اور فوجی و قومی آواز سے سلطان المعظم بالکل بے خبر رہیں ' اور جو اطلاعات کامل پاشا اُن تک پہنچادے ' اُسی پر اعتماد کرتے رہیں -

پس سب سے پہلی کوشش جس سے انجمن نے (اپنا موجودہ دور حیات شروع کیا ') خاندان سلطانی کی اعانت کو حاصل کرنا تھا ' اسی کا نتیجہ وہ قومی وفد تھا جو شہزادہ یوسف عزالدین کی سعی سے باریاب بارگاہ سلطانی ہوا ' اور جسکی سرگذشت ہم (انقلاب عثمانی) نمبر (۲) میں لکھ چکے ہیں -

لیکن کامل پاشا کا ستارہ ابھی اوج پر تھا - اس نے فوراً ایک مفسدہ تازہ بپا کر دیا ' ایسی چال چلی ' کہ سلطان المعظم کو چند لمحوں کے اندر اپنے ہاتھوں میں کرلیا - اس نے کہا کہ اتحادی تخت سے اتارنے کی تدبیریں کر رہے ہیں - پرنس یوسف جیسے انکا ساتھ دیتا ہے کہ تخت نشین ہونے کے منصوبوں میں ہے - ساتھ ہی ایک فرضی سازش کی خبر دی جو گویا محمود شوکت پاشا کی سرکردگی میں انجام پا رہی ہے ' اور تمام اتحادی اور خاندان سلطانی کے ممبر اسمیں شریک تھے -

اسی کا نتیجہ وہ عام گرفتاری تھی جس نے چند گھنٹوں کے اندر ۸ - سو انجمن کے ممبروں اور ہواخواہوں کو دنیا سے الگ کردیا -

* * *

جو لوگ بچے تھے ' وہ قسطنطنیہ سے خفیہ نکل گئے - صرف آٹھ آدمی شہر میں اسلیے رہگئے ' تاکہ ان گرفتاران ظلم کی رہائی کی تدبیریں کریں -

یہ ایک نہایت خطرناک قیام تھا ' جو ان آٹھ فدائیان ملت نے گوارا کیا - قید خانے کے دروازے انکے منتظر تھے ' اور کامل پاشا کی آنکھیں بیدار تھیں ' تاہم انکی غیرت نے گوارا نہیں کیا کہ رفیقان کار زندان بلا میں گرفتار ہوں ' اور وہ انکو چھوڑ کر اپنے عیش کدوں کی راہ لیں -

انکو بڑی تقویت (شہزادہ یوسف) سے ملی جس نے انکو اپنی حفاظت میں لے لیا تھا اور عہد واثق کیا تھا کہ انکی اعانت سے کبھی دست بردار نہوگا -

یہی آٹھ آدمی تھے ' جنکو آنے والے حوادث و انقلاب کا اصلی بانی ' اور اتحاد و ترقی کے نئے دور کا مبدءِ اصلی سمجھنا چاہیے - ان میں سے چھ آدمی حسب ذیل ہیں ' جنکے نام ہم کو معلوم ہوسکے :

(۱) ڈاکٹر مصباح الدین شریف بے

(۲) عزیز بے (غازی انور بے کے چھوٹے بھائی)

(۳) خلیل بے (جنکی تصویر دو مرتبہ الہلال میں شائع ہوچکی ہے)

(۴) عمر ناجی بے مفاستری

(۵) عثمان نجاتی بے سب ایڈیٹر طنین

(۶) شریف نوری بے ایڈیٹر اخبار " عثمانی " سلانیک

کامل پاشا کی ان لوگوں پر نظر تھی - اس نے گرفتاری کیلیے پوری تجسس کی ' لیکن یہ لوگ اسطرح پوشیدہ رہے کہ اسکو انکے قسطنطنیہ سے چلے جانے کا یقین ہوگیا -

* * *

ان آٹھ آدمیوں میں پانچ انجمن کے " فدائیوں " میں سے تھے - " فدائی " گروہ اور انکے پسر اسرار فرائض کا بیان آگے آے گا -

ان لوگوں کے سامنے دو کام تھے - مقدم ترین کام گرفتاران حکومت کو رہا کرانا تھا - اسکے بعد انقلاب حالت کی سعی -

محمود شوکت پاشا بھی نظر بند کردیے گیے تھے اور انسے اس بارے میں کوئی مدد نہیں ملسکتی تھی -

ادرنہ کے ایک خیمے میں غازی انور بے اور انکے ہم راز

یہ عکس [illegible] موقع ہے جہاں روانگی سے ایک دن پہلے غازی موصوف نے مشورے کیلیے [illegible]

ترکی میں باوجود انقلاب دستور کے ابتک پبلک اوپینین کوئی شے نہیں ہے ' اور اصلی طاقت فوج ہے - جو لوگ انجمن اتحاد و ترقی کو الزام دیتے ہیں کہ اس نے فوجی قوت کو انقلاب حمیدی کے بعد بھی اپنے قبضے میں رکھا ' وہ بھول جاتے ہیں کہ قسطنطنیہ پیرس یا نیویارک نہیں ہے - جب ہر تحریک اور ہر جماعت اپنے ہر طرف مخالف قوتوں کا حصار پاے ' تو اپنے زندہ رہنے کیلیے مجبور ہے کہ کسی نہ کسی قوت کو اپنا حامی بنائے - ترکی میں فوجی آواز کے سوا اور کسی آواز میں قوت نہیں ہے ' اور ابھی عرصے تک یہی حالت رہے گی -

پس ضرور تھا کہ اس وقت بھی فوج ہی سے مدد لی جاتی - فوجی افسروں کا بڑا حصہ ہمیشہ اتحادیوں کے ساتھ رہا اور اب بھی ساتھ تھا ' مگر انقلاب وزارت نے انکے تعلقات فوج سے بالکل منقطع کردیے تھے ' اور انکو کچھ خبر نہ تھی نہ اتحادیوں پر کیا گذر رہی ہے ' اور موجودہ حکومت ملک کے ساتھ کیا کر رہی ہے ؟ -

یہ جماعت دو حصوں میں منقسم ہوگئی - چار آدمی بھیس

ناموران غزوهٔ بلقان

انقــلاب عثــماني

(٤)

— * —

(انور بے) کي طلبي سے ورود قسطنطنیه تک

—: * :—

(مقتبس از بعض جرائد عثمانیه و مراسلهٔ ڈیلی میل مصادر لندن –)

— * —

تبارک الذي بیده الملکوت ' و هو علی کل شئ قدیر !

—: * :—

انقلاب پر کئي هفتے گذر گئے - اس عرصے میں عربي اخبارات کے مضامین ' ٹائمس اور ڈیلي ٹیلي گراف وغیرہ کے نامہ نگاروں کي مراسلات ' اور اور مختلف ذرائع سے آئي هوئي معلومات شائع هوتي رهیں - لیکن با این همه اصلي عقده اب تک لاینحل هے !

عین انقلاب کے دن جو واقعات گذرے ' انکي صحیح روایت کا تجسس بعد کو هو رهے گا - وہ علانیه پیش آنے والے واقعات تھے جو روز روشن میں سب کو نظر آئے - لیکن اس سررشتهٔ طلسم کي اصلي گره یه هے که جو کچھه پردے کے باهر دنیا نے دیکھا ' اسکا ساز و سامان ' پردے کے اندر کیونکر کیا گیا ؟ یه ایک میدان کارزار تھا ' جس نے صلح او فتح و شکست کا فیصله کر دیا ' لیکن وہ کون تھا ' جس نے شب کي تاریکي میں اسکا نقشه مرتب کیا ؟ یه ایک کلمهٔ الهي کي حفاظت ' اور تخت خلافت کے بقا کے لیے مرج اکبر کا دن تھا ' اور ضرور تھا که اسکو نجات دینے کیلیے دست خالق کسي دست مخلوق کو اپنا آله بنائے - بس اس نے بنایا اور اپني تلوار اپنے بندوں کے هاتھوں میں پکڑا دي ' لیکن پھر وہ کون تھا ' جو اس نیابت الهي کا مستحق هوا ' اور جسکے دست حق پرست نے " سیف الله المسلول " سے ملقب هونے کا استحقاق پیدا کیا ؟

اس آخري سوال کے جواب میں بغیر کسی تامل کے کہا جاسکتا هے که (انور بے) - لیکن پھر نصرت الهي کي یه قوت قاهره ' اسلام پرستي اور خدمت ملي کا یه مجسمهٔ وحید ' عقول و معقولات انسانیه کیلیے یه ایک برق اعجاز ' یعني (انور بے) اندرون طرابلس اور صحراے لیبیا سے کیونکر باسفورس کے کنارے پہنچ گیا ؟

ان سوالات کا ابتک کہیں سے جواب نہیں ملا ' یہي وہ اصلي عقده هے ' جو اب تک لاینحل هے اور جب تک حل نهو ' اس وقت تک هم اس انقلابِ معجوب و عزیز کے متعلق بالکل تاریکي میں هیں -

لیکن میں آج اسے حل کرونگا ....

* * *

اتحاد و ترقي کي وزارت کی شکست کے ساتھه هي جنگ بلقان شروع هوئي تھي - گو وہ فریقانه مناقشات کا ایک شدید ترین دور تھا ' تاهم یاد هوگا که بمجرد اعلان جنگ کے اتحاد و ترقي نے اپنا اعلان صلح شائع کر دیا تھا اور لکھدیا تھا که چونکه حکومت کو غیروں سے مقابله پیش آگیا هے ' اسلیے اب آپس کي رنجشیں بھول جانی چاهئیں -

جاوید بے ' طلعت بے ' اور خلیل بے ' فوج میں داخل هوگئے تھے - لیکن با این همه (کامل پاشا) کي وزارت نے ریاست هاے بلقان سے لڑنے کي جگه انهي کو اپني اصلي جنگ کا نشانه قرار دیا ' اور انهي جانب سے گذشته باتوں کے بھولنے اور نئي کاوشوں کو دور کرنے کي جتني زیادہ کوشش هوئي ' اتني هي کامل پاشا نے اپنے حاکمانه اقتدار سے سختیاں شروع کردیں - کامل ایسا کرنے کیلیے مجبور تھا - وہ ایک پتلي تھي ' جسکي ڈور انگلستان کے هاتھه میں تھي ' اور اس نے کامل کو اسلیے وزیر نہیں کرایا تھا که اپنے مقدوني پیش روؤں سے لڑائے ' بلکه اسلیے که ملک کي اصلي محافظ جماعت (اتحاد و ترقي) کو نابود کردے -

سب سے پہلے پریس پر مصیبت آئي ' اخبارات بند کردیے گئے پھر جلا وطنیاں شروع هوئیں - فرضي مقدمات قائم کیے گئے - ایک فوجي عدالت شدید وقتی ضرورت کي فرضي توجیهه سے کھولی گئي ' اور سب سے آخر یه ' که ایک فرضي سازش کا الزام لگاکر گرفتاریاں شروع کر دیں -

في الحقیقت اس چند ماہ کي فرصت میں انجمن اتحاد و ترقي کي قوت کو دائمي طور پر کچل دیا گیا تھا ' اور (پیرا) کا (انگلش ترکش) اتحاد اپنے دیرینه منصوبوں میں کامیاب هوگیا تھا ' لیکن تاهم اس جڑ کے کچھه ریشے زمین کے اندر باقي رهگئے تھے ' اور صداقت کي اگر ایک چنگاري بھي باقي رهجاتي هے ' تو آتشکده بننے کیلیے کافي هے -

غازي انور بے درنه میں روانگي سے پہلے

[illegible] ستمبر ۱۹۱۲ -

مقالات

مسئلۂ اسلامیه

یا

مسئلۂ شرقیه

(بسلسلۂ " مستقبل الاسلام ")

سیاسي مضمون نگار بسا اوقات مستقبل کے متعلق پیشین گوئیاں کرتے هیں ' جو سیاسي راز آشنائي ' واقعات و حوادث کے تجارب ' تاریخ ماضي کي ورق گرداني ' اور حال کے غائر مطالعه پر مبني هوتي هیں -

منجمله ان عنوانات کے ' جن پر ان مضمون نگاروں نے خامه فرسائیاں کي هیں ' ایک عنوان (مسئله اسلامیه) هے ' جسکي پر فریب تعبیر (مسئله شرقیه) کے نام سے کي جاتي هے - (مسئله شرقیه) پر جسقدر مضامین شائع هوتے هیں ' انکے خیالات اور تعبیر میں کسیقدر اختلاف هے ' جسکي وجه کچهه تو آراء کا اختلاف ' اور مصالح دول کا تعارض هے ' اور کچهه اهل مشرق کو مغالطه اور فریب دینے کي تدابیر کا تنوّع و اختلاف - مگر با ایں همه اس امر سے هر مضمون نگار کو اتفاق هے که مشرق اور اهل مشرق کے متعلق یورپ کے سامنے ایک نهایت پر خطر ' پیچیده ' اور لاینحل مسئله درپیش هے ' جسکي عقده کشائي گره مغربي افق سیاست کي صفائي اور با هم دگر دوستانه تعلقات پر مبني هے -

یورپ کے دول سته کا اتحاد مسئله شرقیه کے حل کي سب سے پهلي اور سب سے آخري شرط تهي ' جو حل کي متعدده یاد داشت کي صورت میں پوري هوگئي ' اسلیے اب مشروط کا وجود بهي کچهه دور نهیں - پس ضرورت هے که مسلمانوں کو اس نقشۂ حل کا علم هوجائے ' جو عرصه هوا ترتیب دیا جا چکا هے ' اور جس پر (غالباً) نظر ثاني کے لیے لندن میں مجلس سفراء مدعو کي گئي تهي -

مسئله شرقیه کے مقاصد

(۱) دولت عثمانیه کي اسطرح تقسیم هو که هر سلطنت کو حسب ضرورت ٹکڑے ملیں ' اور ساتهه هي یورپ کي قوتوں کے توازن میں فرق بهي نه آئے - اس مقصد کو پیش نظر رکهتے هوئے نقشۂ تقسیم حسب ذیل ترتیب دیا گیا تها -

انگلستان ... ... مصر ' سوڈان ' اور عرب
فرانس ... ... شام
جرمن ... ... اناطولیا -
اطالیا ... ... قیروان اور طرابلس
روس ... ... آستانۂ علیه (قسطنطنیه)
آسٹریا ... ... سالونیکا اور بحر ادریاٹیک میں کوئي بحري اسٹیشن

(۲) عموماً اهل مشرق کے اور خصوصاً اهل اسلام کے شیرازه کو پراگنده کرنا ' تا که عیسائي نو آبادیاں قائم کیجا سکیں ' اور مشرق اور مغرب قریب کي زر خیزیوں سے مغرب بعید کے سامان عیش و طرب مهیا کیے جاسکیں -

(۳) مشرقي اقوام کے مذهب میں تغیر پیدا کیا جائے ' کیونکه بغیر مذهبي تبدیلي کے اسلام کي پولیٹکل قوت کا خاتمه نهوگا ' پس ضرور هے که یسوع مسیح کي بادشاهت عالمگیر بنائي جائے ' اور زمین کے هر قطعه پر پرستاران صلیب کا جهنڈا لهرائے -

مسئله شرقیه کا سبب اصلي

مسئله شرقیه کے اغراض سے مجملاً معلوم هوگیا هوگا که اسکي افرینش کے اسباب کیا کیا هیں ؟ مگر اب هم اسکو کسي قدر تفصیل سے بیان کرتے هیں -

گو یورپ خود ستایانه طور پر مدعي هے که وه تعصب کي قید و بند سے آزاد هوگیا ' مگر واقعه یه هے که آج اسکي قوت قاهره اور تسلط عامه کي زندگي هي تعصب کے دم سے هے - وه دونوں قسم کے تعصبوں میں گرفتار هے - مذهبي بهي اور قومي بهي -

اقوام یورپ کا تعصب جنسي اسقدر مشهور و معروف هے که اسکے متعلق زیاده لکهنے کي ضرورت نهیں - مثال کے لیے امریکه ' افریقه ' اور هندوستان کے باشندوں کے ساتهه ان کے متعصبانه برتاؤ کي هزارها شهادات عیني و یقیني کافي هیں -

یورپ کے طرف تعصب مذهبي کے انتساب سے لوگوں کو تعجب هوگا ' کیونکه یورپ نے اپني بلاخوانیوں میں "مذهبي بے تعصبي" کا وصف نهایت بلند آهنگي سے بیان کیا هے -

مگر یه واقعه هے که یورپ با ایں همه علمي و صنعتي ترقي کے مذهبي تعصب میں آج بهي اسي مرکز پر هے ' جهاں جنگ صلیبي کے زمانه میں تها - دیکهو ! ایک ارتهوڈکس بطریق کو آستانه میں پهانسي دیجاتي هے - انگلستان جو مذهباً پروٹسٹنٹ هے ' اور فرانس جو مذهباً رومن کیتهولک هے ' یه دیکهتے هي فوراً اپني اپني جنگي قوتوں کي نمایش کرتے هیں اور تعزیر و پاداش کے غلغلوں سے تمام یورپ میں آگ لگ جاتي هے - لیکن جب ایران میں عاشوره کے دن ثقة الاسلام کو پهانسي دیجاتي هے ' تو دونوں خاموش رهتے هیں - آرمینیا میں نا خوانده و وحشي کرد اور البانیوں کے هاتهوں چند عیسائي قتل هوتے هیں ' تو تمام یورپ بهڑک اٹهتا هے - انگلستان کا وزیر اعظم غصه سے از خود رفته هوجاتا هے اور کهتا هے که ان اشقیاء (مسلمانوں) کے هاتهوں سے یه کتاب (قرآن حکیم) لیکے جلادو ' کیونکه جب تک یه کتاب انکے هاتهوں میں رهیگي ' وه همیشه متعصب رهیں گے - لیکن ایران ' طرابلس ' اور مقدونیه میں مساجد کي توهین کیجاتي هے - عورتوں کي عصمت پر حملے هوتے هیں - عورتیں اور مرد ' بوڑهے اور بچے ' سب بلا تمیز ته تیغ کیے جاتے هیں ' مگر کوئي جنبش پیدا نهیں هوتي - اور پهر جب پارلیمنٹ میں سوال هوتا هے تو اسکا جواب دیا جاتا هے که " نا طرفدار حکومت کے لیے یه نا ممکن هے که وه مظلوموں کي حمایت کے لیے میدان کار زار میں جائے "

مختصر یه که مسئلۂ شرقیه کا سر چشمه یورپ کا مذهبي اور جنسي تعصب هے ' اور اسکے سوا کچهه نهیں -

مسئله شرقیه کا آغاز

اٹهارویں صدي کے اواخر میں ینگ چري فوج کي بے قاعدگیوں ' افسروں کي نا فرمانیوں ' اور یونان ' رومیلي ' اور ایشیاے کوچک کے عیسائیوں کي بغاوتوں نے دولت عثمانیه کي حالت نهایت مخدوش کردي تهي ' یهانتک که بد اندیش ایک طرف رهے ' اسکے خیرسگال بهي نفس آخریں شمار کر رهے تهے -

اس فرصت کو غنیمت سمجهکے روس اور آسٹریا نے یوروپین ٹرکي کي تقسیم کي بابت سنه ۱۷۸۷ - میں ایک معاهده کیا - یه معاهده اگر نافذ هوگیا هوتا ' تو آج دولت عثمانیه پرستاران صلیب

بدلکے پوشیدہ (چتلجا) چلے گئے - چتلجا جانے کیلیے بهی بڑے انتظامات کي ضرورت تهي ' فوجي چوکیاں قدم قدم پر قائم تهیں اور ان سب کو دهوکا دینا ممکن نه تها - اسکے لیے یه تدبیر کي گئي که سامان رسد کي جو گاڑیاں صبح شام روانه هوتي تهیں ' ان میں سے ایک گاڑي کے محافظ سپاهیوں کو قبضے میں کیا گیا اور انکي جگهه چار ممبر بهیس بدلکر گاڑي کے ساتهه روانه هو گئے -

وهاں پہنچکر شتلجا کے مختلف قلعوں اور گڑهیوں میں شب کے وقت ان لوگوں نے دورہ کرنا شروع کردیا - فوج میں جو خاص معتمد اتحادي افسر موجود تهے ان پر اپنے تئیں ظاهر کیا اور ملک کي موجودہ حالت کا افسانه سنایا - انکو پہنچے هوے ابهي تین دن هي گذرے تهے که یکایک تمام فوجي حلقوں میں ایک جنبش عام پیدا هوگئي اور غیظ و غضب اور برهمي کے اثار دیکهکر ناظم پاشا گهبرا گیا - لیکن با ایں همه کچهه پته نهیں چلتا تها که اسکا مقصد کیا هے ؟ چوتهے دن تمام افسروں کا ایک وفد اپنے اپنے فوجي حلقوں کي قائم مقامي کے ساتهه ناظم پاشا کے پاس آیا اور خواهش کي که " سلطان المعظم ایک ارادۂ خاص کے ذریعه اتحادي ممبروں کو فوراً رها کردیں ' ورنه هم مجبوراً اس غرض سے قسطنطنیه جائیں گے "

ناظم مجبور هوا که اس بارے میں عاجلانه کارروائي کرے - اس نے وہ مشهور تار برقي سلطان المعظم کے نام روانه کي ' جسمیں فوجي اغتشاش کي اطلاع دي گئي تهي اور نیز درخواست کی تهي که " فوراً اتحادي جماعت کی رهائي کا حکم نافذ فرمائیے ' ورنه فوج هاتهه سے نکلي جا رهي هے "

ادهر قسطنطنیه میں شهزادہ یوسف عز الدین سرگرم کار تهے - وہ علانیه حمایت کیلیے اٹهه کهڑے هوے ' نتیجه یه نکلا که کامل پاشا کي کچهه نه چلي ' اور ارادۂ سلطانیه جاري هوگیا که فوجي عدالت کي جگه ایک علانیه سول کورٹ میں متهمین کي تحقیقات کي جاے اور اگر جرم قطعي الثبوت نه هو تو رهائي میں ایک لمحے کي بهي تاخیر نهو -

عشق ملت اور خدمت وطن کے سوا انکا اور جرم هي کیا تها ؟ بالاخر تمام گرفتاران ظلم رها هوگئے -

* * *

اب انجمن کی قوت تازہ هوگئي - یه وهي وقت تها جسکي نسبت (ڈاکٹر مصباح الدین) نے اپنے گذشته خط میں لکها تها که " اب هم ازاد هیں - اب اتحادي هونا کوئي جرم نهیں - همارے دست عمل پیشتر کي طرح مقید نهیں رهے "

ان آٹهه آدمیوں نے اپنے مشن کا پهلا کام یوں انجام دیا -

* * *

انساني فطرۃ کے فضائل کا سب سے بڑا منظر وہ هے ' جب وہ با وجود مصائب و الام میں محصور هو جانے کے ' اُن کاموں کو انجام دینے کیلیے بڑهتي هے ' جنکو آرام و راحت کي گهڑیوں میں بهي انجام دینا مشکل هے - ان بقیۃ السیف آٹهه آدمیوں نے صرف یهي نهیں کیا که دو لاکهه سپاهیوں کے دل هاتهه میں لیکر ' آٹهه سو آدمیوں کو رها کرا دیا ' بلکه ملک کي نجات اور بقا کي آخري تدبیریں بهي شروع کردیں -

قسطنطنیه میں غازي انور بے اور مجلس مشورہ

وسط میں غازي موصوف هیں ' اور دونوں طرف اتحاد و ترقي کے مخصوص ممبر

(۲)

صلح نامه اٹلي و دولت علیه کے نافذ هو جانے کے بعد (غازي انور بے) نے قطعي ارادہ کرلیا تها که ابهي چند برسوں تک طرابلس سے نه هلیں اور جس " عربي طاقت " کے پیدا کرنے کا اس جنگ نے سامان کردیا تها ' اور جو کامل ڈیڑه سال کي لگاتار سعي و مجاهدت کے بعد وجود میں آئي تهي ' ضرور تها که اب اسکو تکمیل تک پهنچایا جاے - سب سے بڑا اهم کام یه تها که (شیخ سنوسي) اور قبائل عرب کو جنگ پر قائم رکها جاے ' اور اندرون عرب میں نشر تعلیم و تربیت کی مهمات کو ترقي دي جاے -

وہ اپنے کاموں میں مصروف تهے ' اور ترکي کے تازہ حالات سے بے خبر ' که یکایک پرنس (عمر طوسون پاشا) نے انکو کامل پاشا کے برسر اقتدار هونے کي خبر دي ' اور لکها که مختار پاشا کا ... محض ایک دهوکا هے - نئي حزب الحریۃ و الائتلاف کامل پاشا کے پردے میں کام کر رهي هے -

ساتهه هي وہ خطوط بهي انکو پهنچاے جو آستانۂ علیه سے اس بارے میں آئے تهے -

یہاں یه ظاهر کردینا ضروري هے که طرابلس میں (انور بے) کے قسطنطنیه سے تعلقات اب صرف (عمر طوسون پاشا) کے ذریعه قائم تهے ' کیونکه سرکاري ڈاک جو کبهي براہ ٹیونس اور کبهي براہ مصر انکے پاس پهنچتي تهي ' وہ تبدیل وزارت کے ساتهه هي کامل پاشا کے هاتهه میں آگئي تهي اور اب محال قطعي تها که اس کے ذریعه آن میں اور انجمن اتحاد و ترقي میں تعلق باقي رهسکتا - پس تغیر وزارت کے ساتهه هي ' انهوں نے اپنے دوستوں کو لکهدیا تها که ائندہ خاص مراسلات پرنس موصوف کے ذریعه کي جائیں -

کامل پاشا کے اقتدار اور انجمن کي شکست کي خبر نے اگرچه غازي انور بے کو نهایت مضطرب کردیا تها تاهم وہ اپني جگهه سے نه هلے - اس زمانے میں کلکته کے مشهور مجاهد طرابلس (حاجي عبد الغني) درنه میں مقیم تهے اور اسکے خیمے اور غازي موصوف کے خیمے میں صرف چند قدموں کا فاصله تها - اسکا بیان هے که :

" بمجرد ان حالات کے معلوم هونے کے (انور بے) کے چهرے کي دائمي شگفتگي پر کبهی کبهي افسردگي غالب آنے لگي تاهم وہ اپنے کاموں میں منهمک اور اپنے ارادوں میں مصروف تهے البته انکي خاموشي بڑهگئي تهي - فرصت کے چند لمحوں میں قدیمي عادت کے خلاف اکثر چپ بیٹهے رهتے "

انور بے کو یقین هو گیا تها که اب حالات خطرناک هیں - کامل پاشا کا برسر حکومت هونا اسکا ثبوت قطعي هے که اجانب و اغیار کسي مهلکۂ عظیم میں کلمۂ اسلام کو مبتلا کرینگے - تاهم ایک وقت میں دو کام نهیں هو سکتے ' اسلیے فرض کا تقاضا یهي هے که اپنے موجودہ وظیفه عمل میں مصروف رهوں -

شئون عثمانیہ

مظالــــم سرویا

— * —

ایک جنگی نامہ نگار کی چٹھی - ایک مشہـور انگـریزی اخبـار میں

— * —

اطالی ' آسٹریی ' اور ناروی قونصلوں کی رپورٹوں نے یہ ثابت کردیا ہے کہ البانیا میں سرویی افسروں اور سپاہیوں کی گونہ گوں ستم رانیوں کی خونیں داستانیں ' محض افسانہ نہ تھیں بلکہ اصلی واقعات تے -

گذشتہ چند ہفتوں کے اندر یورپ میں جنگ عام کے چھڑ جانے کا وہمی خوف بدقسمت البانیوں کے حق میں کسیقدر مفید ثابت ہوا تھا ' کیونکہ مظالم کا مقیاس الحرارت ایک حد تک گر گیا تھا -

راحت و ارام کی گھڑیاں گو عموماً مختصر و زود فنا ہوتی ہیں مگر بدبخت قوموں کے حق میں اور بھی خفیف اور جلد گذر جانے والی ہوتی ہیں - ستمزدہ البانی شدت مظالم کی کمی سے زیادہ عرصہ تک راحت اندوز نہ ہوسکے ' اور دوبارہ مظالم کی گرم بازاری شروع ہوگئی -

آسٹریی قونصل نے شروع ہی سے روئداد مظـالم کی جمع و ترتیب کے ساتھہ اعتنا کیا ' اور ان خونیں مناظر کو فراہم کرتا رہا جو سرویی افسروں اور سپاہیوں کی تلواریں اور سنگینیں البانی مرد ' عورت ' بوڑھے ' بچے ' مسلم ' اور غیر مسلم اشخاص کے خون کے ساتھہ ملکر پیدا کررہی تھیں - اتفاق سے مجھے ان روئدادوں کے مطالعہ کا موقع ملگیا میں نے ان کو بہت غور سے پڑھا ' اور اب میں بوثوق کہتا ہوں کہ سرویی جنرل (چانکو ونچ) کی ماتحت فوج کے مظالم اور سیہ کاریاں دنیا کے ان بدترین واقعات میں سے ہیں ' جن کو تاریخ نے عہد وحشت کی یادگار کے طور پر محفوظ رکھا ہے - میں ان روئدادوں کے مطالعہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ یہ واقعہ ہے کہ ساحل بحر اڈریاٹک پر مارچ کے دوران میں نہ صرف غیر مسلم البانیوں کو تہ تیغ کیا گیا ' بلکہ بہت سے البانیوں کے اعضاے جسم کو اس بری طرح کاٹا گیا ' کہ شاید انسانی عہد وحشت کی تاریخ بھی اسکی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہوگی - اسکے علاوہ بہت سے غیر مسلم نوجوانوں ' کمر خمیدہ بوڑھوں ' بیکس عورتوں ' اور معصوم بچوں کا قتل عام کیا گیا ' جسکا کوئی شمار نہیں کیا جا سکتا -

روئدادوں کے مطالـعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان وحشیانہ ستمکاریوں کا اصلی باعث خلاف اسلام مسیحی جوش تھا ' جو سرویی فاتحوں کے سینوں میں جوش مار رہا تھا - اسکی ایک روشن دلیل یہ ہے کہ تمام البانیـا میں سرویی فاتحوں کی تلـواروں اور سنگینوں کے تختۂ مشق صرف مسلم سر اور مومن سینے تے -

اس سے بھی روشن تر اور قطعی فیصلہ کن دلیل یہ ہے کہ روئدادوں کے بیان کے بموجب ان متعصب فاتح افسروں نے علی رؤس الاشہاد اعلان جہاد کیا اور سرویی افسروں نے اپنی اپنی فوجوں کو جنگ کے لیے برانگیختہ کرتے ہوے کہا " ہمارے بادشاہ یسوع مسیح کہتے ہیں کہ میرے وہ دشمن جو نہیں چاہتے کہ میں ان پر حکومت کروں انکو یہاں لاؤ اور میرے سامنے قتل کرو " اسلیے ہمارے جہاد مقدس کا مقصد صرف اسوقت پورا ہوگا جب کہ ہم البانیہ کی زمین ناپاک مسلمانوں سے پاک کردیں - پس ہمارا یہ اصلی مقصد ہے کہ البانیہ میں آخری مسلمان کو بھی تہ تیغ کردیں " - ظاہر ہے کہ افسروں کی زبان سے اس قسم کا اعلان پہاڑی بھوکے بھیڑیوں پر کیا اثر کریگا ؟

سرویی فوج میں (جو متعصب ' وحشی ' جاہل ' اور لٹیروں کا مجموعہ تھی) ایک آگ سی لگ گئی - " مسلم کشی " کے جوش سے ہر سرویی سپاہی لبریز ہوگیا - " مسلم کشی " سرویی فوج کا تکیہ کلام ہوگیا تھا ' جسکی صداے بازگشت زبان تیغ سے بھی آنے لگی - (کمانوو) اور (اسکوب) میں ۳ - ہزار نفوس سے زائد ذبح کیے گئے جنمیں صدہا وہ معصوم بچے بھی تے ' جن کی زبان ابھی اسلامی کلمہ سے آشنا بھی نہیں ہوئی تھی ! !

یہ البانی افسانۂ غم انگیز (ٹریجڈی) کا پہلا دور (پارٹ) تھا - اسکے بعد کا دور اس سے بھی زیادہ خونچکاں ہے - یعنی (پرشتنہ) میں ۵ - ہزار البانی ذبح کیے گئے - جملہ معترضہ کے طور پر یہ بتانا ضروری ہے کہ یہ تمام مقتولین وہ نہیں ہیں ' جو میدان جنگ میں کام آئے ہیں ' بلکہ صرف وہ لوگ ہیں ' جنکا شکار بلقان کے مقدس مجاہدین نے کیا -

منجملہ ان خونیں تماشوں کے جو سرویی مجاہدین نے البانیہ کے تماشاگاہ میں کہیلے ہیں ' ایک تماشہ یہ تھا :

سرویی سپاہیوں کی ایک ٹولی آتی ہے اور اسلامی محلوں کے مکانات میں آگ لگاتی پھرتی ہے - گھر والے نکل نکل کے بھاگتے ہیں ' دروازوں پر سرویی سپاہیوں کے پرے کے پرے نظر آتے ہیں ' وہ ان بھاگنے والوں کو گرفتار کرلیتے ہیں ' مرد رہیں بندوقوں کے ہدف بنائے جاتے ہیں ' اور کچھہ سپاہی بچوں کو گود میں لی ہوئیں بیکس ماؤں پر ٹوٹ کر ' ان کی گود سے بچوں کو چھین لیتے ہیں - بلکتے ہوے بچے درختوں کی ڈالیوں میں لٹکائے جاتے ہیں ' اور نمایشی جنگوں کے پھلوں کی طرح سرویی چمکتی ہوئی تلواریں اپنی کاٹ کے جوہر دکھاتی ہیں - اسکے بعد ستمدیدہ ماؤں پر حملہ کیا جاتا ہے اور اسکے بعد جو واقعات پیش آتے ہیں انکے بیان سے میں اپنے قلم اور اپنے اخبار کے صفحات کو آلودہ کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا -

قتل و غارت سرویی فوج کا ایک شغل تفریح تھا - دس دس بارہ بارہ سپاہیوں کی ٹولیاں مسلمانوں کے گھروں میں گھس جاتی تھیں ' اور مال و اسباب کو بے دریغ لوٹ لیتی تھیں - اگر گھر میں کوئی ہتیار ایک طرف ' ایک بڑا چاقو بھی نکلتا تھا ' تو فوراً گھر والوں کو سزاے موت سنادی جاتی تھی اور بندوق کا منہہ یا تلوار کی دھار اسکا فوراً نفاذ کردیتی تھی - اسطرح سرویی دیوان انصاف سے ۳۵ - ۳۶ مسلمان البانی روزانہ سزا یاب ہوتے تے -

سرویی مظالم کا علم صرف غیر سرویی ذرائع ہی سے نہیں ہوا ہے بلکہ بعض سرویی دہان وقلم نے بھی انکی داستانسرائی کی ہے -

(ہر تو متیچ) سیکریٹری سابق وزارت سرویا بتصریح بیان کرتا ہے کہ اس نے باٹنڈے سفر (بزدیرنہ) اور (اپیک) کے درمیان کے دیہاتوں میں اٹھتے ہوے دھووں اور شعلوں کے سوا اور کچھہ نہیں دیکھا - راستہ میں نہایت کثرت سے سولیاں ملیں اور (دیا کودہ) تو سولیوں کی جھاڑی معلوم ہوتا تھا ! !

کي قلمرو میں کب کي داخل هوچکي تهي ' مگر اسوقت تک مسیحي اتحاد کي تکمیل کا وقت نہیں آیا تها - ایک طرف خود دول یورپ میں باهم اختلاف تها ' دوسري طرف ترکوں میں باوجود گونه گوں مفاسد کے ایسے اشخاص موجود تهے ' جنکي قوت تدبیر نے اتحاد دول کو منعقد هونے نہیں دیا -

مسئله شرقیه کا دوسرا دور

سنه ۱۸۲۵ - میں یونانیوں نے استقلال کا علـم بغاوت بلند کیا ' جسکے نیچے هزاروں عیسائي بطور والنٹیر کے جمع هوگئے - ایک ارتهوڈکس بطریق کو قسطنطنیه میں پهانسي دیگئي تهي جسکي وجه سے تمام دول یورپ دولت عثمانیه کي مخالفت پر دست بدست هوگئیں - جب که دولت عثمانیه استقلال خواه یونانیوں سے بر سر پیکار تهي ' تو روس نے دفعةً اسکے خلاف اعلان جنـگ کردیا - انگلستان اور فرانس ' روس کے ساتهه ملگئے اور ایک بحري مظاهره (نیول ڈیمونسٹریشن) کرکے سلطان المعظـم کو مجبور کیا که وه جنـگ کو موقوف کردیں اور یونان کو خود مختاري ' دردانیال اور ڈینیوب میں جهاز راني کي آزادي' اور روس کو تاوان جنگ دیں!

یه مسئله شرقیه کا دوسرا دور تهـا ' جسمیں روس کے ساتهه آسٹریا کے بدلے فرانس اور انگلستان دست بدست تهے -

مسئله شرقیه کا تیسرا دور

مسئله شرقیه کا تیسرا دور سنه ۱۹۱۱ - سے شروع هوتا هے - اطالیا نے دولت عثمانیه سے بے وجه اعلان جنـگ کیا اور تمـام دول یورپ نے ناطرفداري کي پالیسي اختیار کي - نخلستان میں قتل عام هوا ' اور سب نے خاموشي اختیار کرلي - انگلستان مسئله مصر کي وجه سے درپرده اس دور کا سرغنه تها - ترکي نے صلح سے انکار کیا تو مقدونیا کي ریاستوں کو بر سر پیکار کردیا گیا - بالاخر سلطنت عثمانیه نے طرابلس کو خود مختار کردیا اور اطالیا اسکے الحـاق کا اعلان کرتي هے -

موجوده حالت

اسکے بعد ریاستهاے بلقان کے اعلان جنـگ سے ایک نیا زمانه شروع هوتا هے - دول نے پهر ناطرفداري کي پالیسي بظاهر اختیار کي اور اسکے ساتهه هي یه بهي اعلان کیا که کوئي جغرافي تغیر نه هوگا - مگر جب ریاستهاے بلقان نے اُن سازشوں سے میدان جنـگ میں فائده اٹهایا ' جنکے ذریعه دول یورپ نے ترکي فوج کو طیاري کا موقع نہیں دیا تها ' تو اپنے سابقه اعلان کو واپس لیلیا اور مفتوحه ممالـک ایک طرف رهے ' غیر مفتوحه مقامات (اڈریانوپل ' سقوطري ' جزائر ایجین ' کریٹ) سے دست بردار هونے کیلیے متفقه یاد داشت کے ذریعه دولت عثمانیه پر زور ڈالا گیا - یاد داشت کو بر اثر بنانے کے لیے انگلستان ' فرانس ' اور اطالیا نے اپنے جنگي جهازوں کو نقل و حرکت کا حکم بهي دیدیا تها -

سابق نقشهٔ تقسیم کي بعض دفعات کا نفاذ

تیسرے دور میں سابق نقشه کي بعض دفعات نافذ کردي گئي هیں - مثلاً طرابلس (جسکو دولت عثمانیه نے خود مختار کردیا هے اور جهاں کے باشندے اپني خود مختاري برقرار رکهنے کے لیے اسوقت تک شمشیر بکف هیں) اطالیا کو دلوادیا گیا هے - کریٹ پر یوناني جهنڈا بلند کیا گیا ' باوجودیکه دول یورپ نے اسکي حفاظت کا قانوني عهد کیا تها - ایک اٹالین اخبار کے بیان کے بموجب اختتام جنـگ کے بعد مصر کي خود مختاري اور برطانیه کي فوجي نگراني کا فرمان بهي سلطان المعظم سے لیا جائیگا اور اسکی خبر مسٹر (بلنٹ) دیچکے هیں -

نقشهٔ تقسیم تیسرے دور میں

اس دور میں ممالک عثمانیه کا نقشهٔ تقسیم کسیقدر بدلگیا هے - (سالونیکا) آسٹریا کے بدلے بلقانیوں کو دیدیا گیا هے - (اناطولیا) پر روس قابض هونا چاهتا هے -

جرمني کے مصالح اناطولیا سے زیاده اور دوآبه دجله و فرات سے وابسته هیں -

گو مسئله اسلامیه کا یه ایک نہایت نامکمل خاکه هے ' مگر تاهم اس سے اسقدر اندازه هوسکتا هے که عیسائي دنیا اسلام کے ساتهه کیا کرنا چاهتي هے ؟

کیا مسلمان اسقدر ساده لوح اور دیر فهم هیں که با ایں همه واقعات وه اب بهي هلال کے لیے صلیب کي معاونت کے امید وار رهینگے ؟ کیا وه اس درجه خوش گمان اور دیر شک هیں که اب بهي انگلستان کے دعوئے " مذهبی بے تعصبي " کو باور کرلیں گے ؟

کیا وه اسقدر فریب خورده هیں که " انصاف و مساوات کي ماں " " انساني همدردي سے لبریز " اور " قدیم شاندار روایات " کي شیریں ترکیبوں کے دام میں گرفتار رهینگے - ؟

کیا وه اسقدر سرد جوش هیں که اب بهي گلفرو شان یورپ کي مسلم فریبی اور صریح مظالم کي حیله طرازي و عذر جوئي ان کو متنبه نه کرے گي ؟ اور کیا وه اسقدر غیر عاقبت اندیش هیں که اب بهي " مساعد نفس " کے طلائي اصول کے بموجب حفاظت اسلام کے لیے با قاعده اور مسلسل کوشش شروع نه کرینگے ؟

پهر سب سے آخر یه که جو منافقین وکفر پرست زبانیں اب تک انگلستان کے " سب سے بڑي اسلامي سلطنت " هونے کا وعظ کرتي هیں اور مسلمانوں کو مشوره دیتي هیں که هر طرف سے انکهیں بند کرکے صرف انگلستان کي مسلم نوازي پر آسرا لگاے بیٹهے رهیں ' کیا انکو اب بهي اپنے ضمیر اور اپنے خدا سے شرم نه آے گی ؟

ضرورت هے که ان سوالات کا جواب زبان قال کے بدلے زبان حال سے دیا جاے -

مسلمانوں کو یاد رکهنا چاهیے که اگر انهوں نے ان عبرت آموز واقعات سے فائده نه اٹهایا ' اور حفاظت اسلام کي مسلسل اور باقاعده کوشش شروع نه کي ' تو وه وقت دور نہیں جب طرابلس اور فلي پولي کی مسجدوں کي طـرح خانـه کعبـه کي طـرف بهي صلیـب کا جهنڈا لهراتا هوا بڑهے گا ' اور پارلیمنٹ میں کسي سوال کے جواب میں کہا جاے گا که هندوستاني مسلمانوں کے مذهبي ابال کے لیے ایک ناطرفدار حکومت میدان کار زار میں نہیں جاسکتي -

[بقیه مضمون صفحه ۱۳ کا]

اور همکو یقین هے که تم (اے معزز اهل صلیب) همارے وطني جذبات کي پوري قدر کروگے اگرچه وه تمهاري راے کے خلاف هو -

اور تمهاري قوم کے وه جذبات جو که ممالک متحدهٔ بلقان کے ساتهه هیں هم سے انصاف کرنے کیلیے مانع نهونگے اسلیے که وه البانیه جسپر مکار و خائن نصاری چاروں طرف سے هجوم کر رهے هیں ' اوسکي نظر میں عَلَم هلال سے بهتر کوئي ملجاء و ماوی نہیں هے -

اور اگر اس لڑائی میں البانی قوم فتحیاب هوئي ' تو ملت البانیه مجلس مقدس روسي کي نہایت ممنون هوگي که اوسنے ولایت متحده میں البانی چرچ کا اعتراف کیا هے - اور اگر هم مغلوب هوں اور اپني وطني مصیبتوں کے بعد زنده رهیں تو آپ سے امید کرتے هیں که آپ همکو باقي مصیبت کے دن کاٹنے کے لیے سائبریا کے گرجا گهروںمیں رهنے کي اجازت عطا فرمائیں گے -

جنوبي البانيه ميں كيے هيں' اون سے آپ لوگ خود هي واقف هيں - اسيطرح همیں يه بهي ياد دلانيكي ضرورت نهيں معلوم هوتي كه يوناني بشپوں نے هماري ملكي زبان پر كيا كيا آفتيں ڈهائي تهيں؟ اور آرتهوڈكس البانيوں پر عام طور پر كيسے ناكردني افعال كے وہ مرتكب هوے هيں؟ نيز محض سياسي وجوہ كي بنا پر وہ البانيوں كو بپتسما دينے سے انكار كرتے تهے' اور علاوہ اوسكے يوناني پادريوں كے جاسوس حكومت سے البانيوں كي مخبرياں كرتے رهتے تهے - زمانۂ عبد الحميد ميں البانيه كے صدها بچوں پر نزول مصائب كے باعث بهي وهي هوے اور انكي جرائم پيشه ٹوليوں نے اونكے ورغلانے سے عوام كو اور پادريوں كو (جنكا كوئي جرم بجز سچي محبت وطن كے نه تها) قتل كيا - ان مظالم كي تائيد ميں (جو يوناني بشپوں نے البانيوں پر جائز ركهے) هم خود بلغاريوں كو شهادت ميں پيش كرتے هيں - كيونكه ان تمام مصائب ميں وہ بهي همارے شريك حال رهچكے هيں اور اس بات كي دليل (كه رياست هاے بلقان كي كاميابي كي صورت ميں البانيونكي كيا حالت هوگي) وہ معامله هے' جو سرويه نے بعد معاهدۂ برلن كے كيا تها - سرويه كو اس معاهده كے ذريعه ايک قطعه البانيه كا ديا گيا تها' ليكن اس عيسائي سلطنت نے مدنيت و تهذيب كي مهم كو اس البانی زميں ميں اسطرح انجام ديا كه ايک لاكهه البانيونكو نكال ديا اور اونكي جائداديں بلا معارضه ضبط كرليں' اور اس وجه سے هزاروں انسان بهوک اور سردي كے شدائد سے مرگئے اور يک قلم فنا هوگئے -

جو سروي اپني ملک كي تاريخ سے واقف هے' اگر اس وحشيانه اور انتهائي ظلم سے انكار كرے' تو همارے پاس حجت تمام كرنے كيليے صدها شهادات موجود هيں -

هماري پاليسي مانٹي نيگرو كي نسبت اگرچه بظاهر ايسي معلوم هو كه هم مانٹي نيگرو كي اون مهربانيونكي ناشكري كرتے هيں جو انهوں نے دو سال پہلے ماليسوريونكي شورش كے وقت هم پر كي تهيں جبكه هم نے اونكے ملک ميں پناه لي تهي - ليكن حقيقت يه هے كه جسقدر گيهوں پناه گزينونكو ديا گيا تها' اوس سے دس گنا زيادہ قيمت تركوں نے بادشاه نكولس كو ادا كردي اور جبكه رقم پهنچگئي تو بادشا نے سرداران البانيه كو تركوں كي شرائط قبول كرنے پر مجبور كيا اور وہ بغير حصول ضمانت اپنے اپنے ملک كو واپس گئے -

اور ايک بڑي دليل اس بات كيليے كه مانٹي نيگرو كے خاندان شاهي كي دوستي محض مال پر مبني هوتي هے اور اس امر كي كه همارا پهلا قول بادشاه كي نسبت اختراع نهيں هے' وہ معامله هے جو جنگ روس و جاپان كے زمانه ميں پيش آيا - اوسوقت سلطنت روس اپني مالي مشكلات كي وجه سے اس بات پر مجبور هوگئي تهي كه جو امداد سالانه مانٹي نيگرو كو ديا كرتي تهي روک لے - اس سے يه نتيجه نكلا' كه وليعهد مانٹي نيگرو پرنس ڈينيلو نے امير البحر ٹوگيو اور جاپاني فوج اور بيڑے كا جام صحت نوش كيا - جبكه اهالي مانٹي نيگرو نے روس كے ان انعامات كي تحقير كي' جسنے مانٹي نيگرو كي آزادي كيليے لاكهوں جانيں اور كروڑوں روپيه كي قرباني كي هے' تو همكو البانيوں كے ساتهه انصاف كي كيسے اميد هوسكتي هے؟ وہ همكو اسوقت متهم كرتے هيں كه عيسائيونكي لڑائي ميں هم عثمانيونكے شريک هيں' ليكن همارے پاس اس باطل تهمت كا جواب اونهي كي گذشته سياست هے -

علاوہ ازيں ممالک بلقان نے باوجود عيسائي هونيكے البانيوں كي قوميت مٹانے ميں سلطان عبد الحميد كي مدد سے دريغ نهيں كي - اور نئي تركي كے پردہ ميں رياست هاے بلقان اون تمام فوجي مهموں ميں شريک رهيں' جو تركوں نے البانيوں پر بهيجيں - ان وجوہ سے هم نے وطن كي حفاظت كيليے ضروري سمجها كه هم ايسے سلطان كے مخلص رهيں' جسكي زندگي نهايت پاک هے' اور ايسي حكومت كي مدد كريں' جسنے الباني قوم كے ساتهه عدل و انصاف كيا هے' يعنے دولت عليه عثمانيه كي -

هم يه بهي ظاهر كرديںنا چاهتے هيں كه هم رياست هاے بلقان سے اس ليے مقابله نهيں كر رهے هيں كه همارے دل ميں ان عناصر سے كينه هے جو ممالک بلقانيه سے مركب هيں - بلكه اونكي ظالمانه سياست اور تهذيب البانيه كے لغو دعوونكي وجه سے - بلقانيوں ميں جو خوبياں هيں' اونكي هم ضرور قدر كرتے هيں -

ليكن هم افسوس كرتے هيں كه وہ اپني كوششيں اس ظالمانه جنگ پر صرف كر رهے هيں' جس كا نفع بجز اونكے بادشاهوں اور مدبرين كے كسيكو نهيں پهنچ سكتا - كيونكه جس مهم كے واسطے يه كهڑے هوئے هيں' وہ عقلمندوں كي رائے ميں اونكي قابليت اور فوجي حيثيت سے زيادہ هے - يه كها جاتا هے كه عيسائي تهذيب ممالک بلقان ميں عثماني تهذيب سے بهتر هے - حالانكه يه كهنا اوسيقدر صحيح هے' جتنا كه قرون وسطے ميں صليبي متعصبونكا اون مسلمان عربونكي نسبت (جو تهذيب كے انتهائي عروج پر تهے) ايسا كهنا صحيح تها - كيونكه بلغاري' يوناني' سرويوں نے مقدونيه ميں ايک دوسريكے مقابله ميں وہ وہ شرمناک حركات كيے هيں' جنكي مثال تاريخ عثماني ميں نهيں ملسكتي' اور انهي شرمناک افعال كا وہ عنقريب پهر اعادہ كرنے والے هيں - اس جنگ ميں فتح ياب هونيكے بعد تقسيم مال غنيمت كے وقت ايک دوسرے كا گلا دبائيگا - يورپ كا فرض تو صرف يهي هے كه كهڑا ديكهتا رهے' ليكن هماري دلي خواهش هے كه ايسي نوبت نه آئے' اور عثماني لشكر ان طمع كے نشه ميں مخمور غارتگرونكا تكبر توڑ كر هميشه كيليے اونكي بدمزاجي نكالدے -

يه هے خلاصه اون اسباب كا' جس نے البانيونكو بلقانيوں كي صليب كے مقابلے ميں عثماني هلال كيطرف مائل كرديا هے' كيونكه الباني اس لڑائي كو مسيحيت كي لڑائي بمقابله اسلام كے نهيں سمجهتے هيں - وہ جانتے هيں كه يونانيوں اور بلقان كے سلافي بے وقوفوں كي اپني حدود كي توسيع كے ليے يه ايک كوشش هے' اور يه توسيع صرف هماري سرزمين هي سے هو سكتي هے' پس عثماني محض همارے ليے لڑ رهے هيں -

ممالک متحدہ امريكه ميں البانيوں نے اس كو خوب سمجهه ليا هے - يهانتک كه انهوں نے مشرقي اور مغربي ولايت ميں جو جلسے منعقد كيے' اونميں اس بات پر متفق هوگئے كه تركوں سے جو جو كدورتيں هيں اونكو بهول جانا چاهيے' اور حكومت عثمانيه كے ساتهه كامل اتحاد ركهنا چاهيے -

يهي نهيں بلكه انهوں نے عثماني لشكر كي فتح كيليے نماز كا اعلان كيا' اور بوسٹن' سوٹ' بروج' اضلاع ولايت ماس' پڈكورڈ' ماين' ماستواد' نيوپارک' اكرون' هابو' ميں تركونكي فتح كيليے دعا مانگي - جسوقت سلطاني لشكر كي فتح كے ليے دعا مانگي گئي' هم نے اپنے قوم كو روتے هوئے ديكها' اور اگر چند مهينے پہلے هم ايسا كرتے' تو يهي الباني اور همارے مسلمان بهائي همكو سنگسار كر ديتے -

حالات موجودہ كے متعلق الباني قوم كي پاليسي آپ پر واضح كرنيكے ليے جسقدر كهنے كي گنجائش تهي' هم كه چكے' اور همارے قول كو يقين هے كه آپ پورا مدلل اور موثق و معتمد پائيں گے -

هم فرض سمجهتے هيں كه اپني موت و حيات كے خيال سے' اور اپني وطن كي مدافعت كيليے اجنبي لٹيروں سے جهانتک ممكن هو لڑيں

[بقيه كيليے صفحه ۱۰ ملاحظه هو]

بلغراد کے اخبارات قتل و غارت کي داستانیں سروي فوج کے کارنامہ هاے زرین کے زیر عنوان بیان کرتے تھے - چنانچہ ایک اخبار نے لکھا تھا کہ کرنیل (اوستویچ) کے زیر کمان صلیبي مجاهدین جوں هي (بر زرین) میں داخل هوے ' افسروں نے ان سے کہا : " اے بہادر مجاهدو ! خداوند یسوع مسیح کا حکم یاد کرو اور اسکي تعمیل کرو ! " یہ سنتے هي سروي مجاهد " مسلمانوں کے گھروں پر توٹ پڑے - اور نہیب و سلب ' قتل و ذبح کا بازار گرم هوگیا - یہاں تک کہ تمام شہر دشمنان مسیحیت سے پاک کردیا گیا - "

برلیپ ' قوصوہ ' قرشیتنزہ کے مظالم نا قابل بیان هیں -

برزرین کے ایک معزز البانی نے مجھسے بیان کیا : جو " البانی سروي سپاهیوں کي شکایت بالا دست افسروں کے پاس لیجاتا تھا ' قطعاً قتل کردیا جاتا تھا "

البانیا کے قرضدار عیسائي اپنے مسلمان قرضخواهوں کے متعلق سروي افسروں سے جاکر لگاتے تھے کہ وہ باغي هیں - سروي افسر محض ایک شہادت پر بلا مزید تحقیق کے انکو سزاے موت کا حکم دیتے اور انکي تمام مملوکات اس قرضدار مخبر کو نہایت ارزاں قیمت پر دیدیجاتي تھي -

(فرلیوفیتّس) نامي ایک گاؤں میں جب سروي فوج داخل هوئي ' تو باشندگان شہر سروي افسر فوج کے پاس گئے اور جان بخشي کي درخواست کي - افسر نے انکو تسلي دي اور اون سے وعدہ کیا کہ انکي جان ' آبرو ' اور مال ' تینوں میں سے کسي کو صدمہ نہیں پہنچیگا - مگر جوں هي یہ بدنصیب باشندے گھر واپس پہنچے ' بے دریغ ۴ - سو شخص قتل کردیے گئے - یہاں تک کہ گاؤں بھر میں ۱۲ - مسلم خاندانوں کے علاوہ ' تمام خاندان تہ تیغ کردیے گئے تھے -

(باتا) میں تمام مسلمان قیدي جانوروں کي طرح ذبح کیے گئے - بیان کیا جاتا ہے کہ جسطرح شکاري فخر کے موقع پر یہ دیکھتے هیں کہ کس نے زیادہ شکار مارے ؟ اسیطرح سروي افسر مفاخرت کے موقع پر یہ دیکھتے ' کہ کس نے زیادہ مسلمان مارے ؟!

صلیب احمر کے ایک ڈاکٹر کا بیان ہے کہ سروي جنرل (استیفا نویتّچ) نے صدھا آدمیوں کو دو ٹکڑے کرکے انکو توپوں سے اڑوا دیا - اسي ڈاکٹر کا یہ بھي بیان ہے کہ (سلنجہ) کے قریب سروي جنرل (زِکو ویتّچ) نے ۹۵۰ البانی مسلمانوں کو ذبح کیا -

ان مظالم کو پڑھکر یورپ کي عموماً اور دولت برطانیہ کي خصوصاً دانستہ خاموشي کیوجہ سے قدرتاً سوال پیدا هوتا ہے کہ اس نویں صلیبي جنگ میں کیا دولت برطانیہ بھي شریک ہے ؟ هر انگلش مین و نیز وہ تمام مسلمان جو هندوستان اور مصر میں برطانی اثر کے قیام کے طرفدار هیں ' ضرور دل سے خواستگار هونگے کہ اس کا جواب نفي میں هو ' مگر یاد رکھنا چاهیے کہ اهل مشرق اب اسقدر سادہ لوح اور طفل مزاج نہیں رہے کہ سابق کي طرح ڈپلو میٹک جوابوں سے بہل جائیں - ان کي تسلي اب صرف اس جواب سے هو سکتي ہے جو زبان عمل سے دیا جائے - اس لفظ پر پہنچکے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اسوقت انگریزي زبان عمل کے جواب کا میلان نفي کي جگہ ' اثبات کي طرف ہے -

الهلال کي ایجنسي

— * —

هندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' انگریزي اور گجراتي هفتہ وار رسالوں میں الهلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود هفتہ وار هونے کے ' روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو اپنے شہر کیلیے اسکے ایجنٹ بن جائیے -

البانیا اور دولت علیہ

مقتبس از " الراي العام "

— * —

مترجمۂ جناب قمر شاہ خاں صاحب (رامپور)

— * —

ایک ارتھوڈکس البانی پادري مقیم بوسٹن (امریکہ) نے حسب ذیل کھلي چٹھي البانیا کي مجلس بطریق کے نام شائع کي ہے :

ایک چٹھي فادر الگزنڈر هو تونتزکي (جو نیو یارک میں روسي بشپ هیں) همکو ملي ' جسمیں انہوں نے عیسائي البانی مقیم امریکہ کے خیالات دربارۂ جنگ بلقان معلوم کرنا چاهے هیں - اگرچہ مراسلۂ مذکورہ خاص طور پر لکھا گیا ہے اور فادر موصوف نے دوستانہ لہجہ میں ظاهر کردیا ہے کہ وہ هماري رائے پر معترض نہیں هیں ' لیکن هم ضروري سمجھتے هیں کہ اپني پالسي ظاهر کرنیکے لیے اس مسئلہ پر پوري طرح بحث کریں اور اپني سیاسي حالت اور اوسکے اسباب وضاحت سے بیان کردیں ' تا کہ کسیکو غلط فہمي واقع نہو ' اور اگر اون اسباب کے بوضاحت بیان کردینے میں هم کامیاب هونگے ' تو همکو یقین ہے کہ مجلس مقدس کے معزز ارکان اور کنسیۂ روسیہ اور محترم روسي قوم هماري رائے کو (جو اس مسئلہ میں ہے) سمجھہ لیگي اور همارے جذبات کو انصاف کي نظر سے دیکھے گي -

عیسائي البانی اپنے مسلمان بھائیوں کے دل و جان سے شریک هیں اور اجنبي حملہ آوروں کے مقابلہ میں جرأت کیساتھ وطن کي مدافعت کررہے هیں - اسکي تفصیل بیان کرنا اور سمجھنا نہایت سہل ہے ' اسلیے کہ اگر کوئي شخص نقشے میں جزیرہ نماے بلقان پر غور کریگا تو البانی زمین کو یونان ' مانٹي نیگرو ' اور سروي قوموں کا رزمگاہ پائیگا - اور جو شخص بلقان کے سیاسي حالت سے واقف ہے اوسپر روشن ہے کہ اگر اس لڑائي میں ترکوں کو شکست هوئي تو البانیا دول بلقان میں تقسیم هو جائیگا اور نقشۂ یورپ سے همیشہ کیلیے محو کردیا جایگا -

جملہ البانی بلا لحاظ اختلاف مذاهب ' اور آپس کے سیاسي جھگڑوں کے ' اس بات کو خوب جانتے هیں کہ یہ جنگ محض اسلیے ہے کہ البانی قوم اپنے حقوق کي حفاظت پر قادر هونے سے پیشتر پیس ڈالي جاے - اس خیال کا موید یہ واقعہ ہے کہ ممالک بلقان نے سلطنت عثمانیہ پر ایسے وقت میں اعلان جنگ کیا ' جبکہ حکومت عثمانیہ اس طویل وخونریز شورش البانیا کو ختم کردینے پر راغب تھي اور سرکاري طور پر اوسنے البانیوں کي قومیت کا اعتراف کرکے همکو وطني مدارس جاري کرنیکا حق اور آزادي عطا کردي تھي - ممالک بلقان نے سلطنت عثمانیہ پر اپنے ناگہاني حملہ سے البانیوں کو ان وطني حقوق سے متمتع نہونے دیا جو کسي دوسرےکے حقوق کے خلاف و مضر نہیں هیں ' بلکہ وہ طویل زمانہ جس میں البانی اذیت و مظالم میں پڑے هوے تھے ' اوسکو حکومت عثمانیہ اور البانیہ کے باهمي معاهدہ نے ختم کردیا تھا -

هماري اس پالیسي کے یہ اسباب هیں - اور علاوہ اسکے اور بھي اسباب هیں مگر سردست انکا ذکر کافي ہے :

هر زمانہ میں عیسائي البانیوں کو ترکوں کے ساتھہ متحد رکھنے والا پہلا سبب یہ رہا ہے کہ گذشتہ زمانہ میں عثمانیوں سے زیادہ همکو ممالک متحدہ بلقان سے مضرتیں پہنچي هیں ' ثانیاً البانیونکا اعتقاد ہے کہ اونکے معاملات میں ریاست بلقان ترکوں سے زیادہ مشفقانہ سلوک نہیں کرینگي -

گذشتہ زمانہ میں جو خوفناک مظالم یوناني پادریوں نے

جهوٹي قسم سے آپکا ایمان تو گیا ؟

سلامي اخبارات کي خدمت میں خاکسار در بارہ یه عرض کرنیکي جازت چاهتا هے که وہ نواب صاحب قبله کے مضمون کو تمام و کمال نقل کرکے اس آواز کو تمام قوم تک پہونچائیں اور اس پر نهایت آزادي کے ساتهه راے زني کریں - ورنه بعد از وقت طویل و عریض لیڈر لکهنے کا فائدہ معلوم -

(الهـــلال) کلکته نے اگرچه سب سے پہلے نواب صاحب قبلــه کے مضمون کو تمام و کمال نقل کردیا تها مگر اسکے متعلق اپنے خیالات ظاهر کرنے کا جو وعدہ کیا تها وہ ابهي تک پورا نهیں کیا - مسلم گزٹ نے چند اقتباسات اور مختصر سے اڈیٹوریل نوٹ پر اکتفا کرکے خاموشي اختیار کي - زمیندار نے ایک مدت کے بعد اس مضمون کو پانچ یا چهه ٹکڑوں میں شایع کیا اور باوجود " ایک زبردست اور دل هلادینے والي آواز " اور " ایک گهري سازش کا انکشاف " کے زبردست عنوان قائم کرنے کے خود اسکا اپنا دل ذرا بهي نهیں هلا - آنریبل مسٹر محمد شفیع کي صدارت مسلم لیگ کے خلاف تو صداے بے هنگام بلند کرنے کیلیے لیڈروں پر لیڈر لکهے جاتے هیں مگر گهري سازش کے انکشاف کے متعلق دوسطروں کا نوٹ لکهنے کیلیے بهي گنجایش و فرصت نهیں - وکیل و پیسه اخبار بالکل هي خاموش - آبزرور نے ایک مختصر سانوٹ لکهدیا تها اور بس - (کامریڈ) بهلا کیا لکهیگا - وہ تو خود ایک فریق هے - نواب صاحب قبله کے مضمون کا تو وہ بهولے سے بهي ذکر نهیں کرتا ' البته اس بات پر خوشي ظاهر کرتا هے که هز هائي نس آغا خاں اور راجه صاحب محمود آباد حضور ویسراے سے ڈپوٹیشن کي حاضري کے متعلق خط و کتابت کر رهے هیں !

خاکسار مقبول احمد سکرٹري پراونشل کمیٹي مسلم یونیورسٹي - } ریاست کشمیر - ۲۸ فروري سنه ۱۹۱۳ع

ایک تجـــویـــز

— * —

غازي انور بک کي خود نوشته سوانح عمري

— * —

۱۲ - ربیع الاول کے اخبار میں جو آپ نے آیندہ نمبر میں انور بے کي خود نوشته سوانحعمري کے درج کرنے کا وعدہ کیا هے ' اسکي نسبت میں یه راے دونگا که شائع کرنے سے قبل اُس کاحق تالیف رجسٹري کرادیا جائے اور آیندہ پرچے سے برابر تین چار پرچوں تک خریداران الهلال کو اطلاع دیجائے که وہ اُس نمبر کو کم سے کم ڈهائي روپیه کو وصول کریں اور هر ایک خریدار اُس نمبر کا ایک اور خریدار پیدا کرے ' اور یهه روپیه جو اس طریقه سے وصول کیا جاے ' زر اعانۂ هلال احمر میں جمع کرکے قسطنطنیه بهیجدیا جاے تا که وہ انور بے کي راے سے اُسکو صرف کریں - میں سمجهتا هوں که یهه ایک بهت هی حقیر رقم هوگي لیکن اِس سے همارا وہ جوش محبت معلوم هوجائگا جو انور بے کي ذات کے ساتهه همکو هے - خداوند کریم اُس کو اپني امن و امان میں رکهے ' اور اُسکي کوششوں اور مساعي کو مشکور کرے - اگر یهه تجویز آپ منظور نکریں تو بهي وہ رساله جس میں مذ کورہ بالا سوانح عمري درج هو میرے پاس دس روپیه میں وي پي کردیجئے گا - میں ایک قانع آدمي هوں جیسا که آپ جانتے هیں - لیکن آج مجکو اپني حالت کا رنج هے ' کاش میں کچهه دے سکتا یا کر سکتا -

(از بهوپال)

فهـــرست

زر اعانۂ دولت علیۂ اسلامیه

—:❋:—

(۱۳)

ان الله اشتري من المومنین انفسهم و اموالهم ' بان لهم الجنة

	پائي	آنه	روپیه
مولوي واحد حسین صاحب وکیل هائیکورٹ کلکته	۰	٦	۲
بذریعه قافله مولوي شهاب الدین صاحب مانک تله			
بزرگان کانکارا بهاٹ پاڑا نقد	۰	۲	۸۸
,, تین بٹن معه زنجیر و تعویذ چاندي کے دو عدد			
بذریعه ڈاکٹر عبد الله خانصاحب بکاني	۰	۰	۱۲۵
بذریعه میاں حسین صاحب محله گولک پور بانکي پور	۰	۴	۱
نور محمد صاحب سب اورسیر (ماتهه) جهانسي	۰	۰	۵
بذریعه نیاز علي خانصاحب سپروائزر نهر جهیلم			
منگلا هیڈ ورکس	۰	۵	۳٦۱
بذریعه ولي محمد صاحب عباسي اودیپور	۰	۸	۲۱۲
بذریعه مولوي حبیب النبي خان صاحب صولت (کرایه - کلکته) :—			
لفٹنٹ جے - ایف - ایاٹ صاحب بهادر (بلٹن نمبر ۱٫۸ گورکها - ڈبرو گڑہ)	۰	۰	۴۰
شیخ محبوب میاں صاحب (کرایه)	۰	۰	۱
معرفت مولوي حیات بخش صاحب (بالو بازار)	۰	۲	۳
منشي کرامت علي صاحب (کرایه)	۰	۸	۱
معصوم بچوں کي عیدي	٦	۲	۱
حافظ غلام حسین صاحب (کرایه)	۰	۰	۱
بابو آستاگر صاحب (کرایه)	۰	۰	۱
منشي عبد العزیز خان (بالو بازار)	۰	۰	۳
جناب کریم بخش عطار صاحب (مرزا پور)	۳	۷	۰
جناب عبد الحکیم صاحب (مرزا پور)	٦	۳	۰
,, عبد المجید خان صاحب (کرایه)	۰	۰	۱
,, شیکو میاں صاحب (کرایه)	۰	۴	۰
,, شیخ مجیب الرحمن عرف موجو میاں (کرایه)	۰	۸	۰
,, سید دلاور علي صاحب (کرایه)	۰	۴	۰
,, منگلو میاں صاحب (کرایه)	۰	۸	۱
متفرقات	۹	۸	۲۹
جناب محمد حنیف صاحب	۰	۲	۰
میزان	۰	۳	۸٦۵
میزان سابق	٦	۴	۱۲۱۸۳
میزان کل	٦	۷	۱۳۰۴۸

مبلغ چالیس روپیه جو بذریعه مولوي حبیب النبي خانصاحب صولت کرایه روڈ کلکته وصول هوا تها فهرست نمبر ۹ میں شائع کیا گیا تها آج اسکي تفصیل درج ذیل کي جاتي هے :—

	پائي	آنه	روپیه
منشي احمد علي صاحب (خضر پور - کلکته)	۰	۰	۲۸
مولوي اظهر السعدین صاحب (کرایه)	۰	۰	۵
محمد اسمعیل استاگر صاحب (کرایه)	۰	۰	۲
قاضي صوبه جان صاحب (کرایه)	۰	۰	۱
جناب اسمعیل مدن صاحب جهاؤتلا روڈ	۰	۰	۲
ماسٹر امام الدین (راؤڈن اسٹریٹ)	۰	۰	۱
ماسٹر نصر الدین (کرایه)	۰	۰	۲

مراسلات

مجلس تکمیل مسلم یونیورسٹي علی گدھ کا مجوزہ :

خانــہ ســاز ڈیپوٹیــشن

(اسلامي اخبارات اور مسلم پبلک کي خاص اور فوري توجہ کي ضرورت)

— * —

جہاں یہ دیکھکر بے حد مسرت ہوتي ہے کہ ہندوستان کے مسلمان ترک بھائیوں کي مصیبت کو اپني مصیبت' اور ایرانیوں ' مراکشیوں' اور طرابلس کے جانباز عربوں کي تباهي کو اپني تباهي سمجھکر ان کي موجودہ مشکلات و مصائب میں اپني گہري همدردي کا اظہار کرتے ہیں اور ان کے لیے چندہ جمع کرنے اور دیگر اخلاقي امداد دینے میں اپني پوري سرگرمي دکھاکر قدیم شاندار اسلامي روایات کو تازہ کر رہے ہیں' وہاں یہ دیکھکر ازحد رنج و افسوس ہوتا ہے کہ ہندوستان کے مسلمان اپنے خاص ہندوستاني معاملات کو نہایت بے پروائي کي نظر سے دیکھہ رہے ہیں اور انھوں نے ایک ایسے قومي معاملہ کي طرف سے' جسکے متعلق اخبارات و پبلک جلسوں میں نہ صرف بہت هي گرما گرم مباحثے ہوچکے ہیں' بلکہ جس کو متفقہ طور پر مسلمانان ہندوستان کي قومي حیات و ممات کا مسئلہ قرار دیا گیا ہے' مطلقاً آنکھیں بند کر لي ہیں -

یہ امر یقیناً موجب مسرت ہے کہ ترکي کے معاملہ میں جب هزهائینس (آغا خاں) مسلمانوں کي عام راے کے خلاف ایک مضمون لکھتے ہیں تو مضمون شایع ہونے کے چند گھنٹے بعد هي فوراً آغا خاں کے خیالات و رویہ پر اظہار نفرت و حقارت کیا جاتا ہے اور پھر کلکتہ ' لاهور' مدراس ' ہندوستان کے تمام طول و عرض میں جہاں جہاں وہ مضمون پہنچتا ہے ' مسلمانوں میں ایک هلچل اور عام بے چیني پیدا کردیتا ہے - ہر جگھہ اور ہر مقام پر اظہار ناراضگي کے جلسے منعقد ہوتے ہیں - ملامت اور نفرت کے ریزولیوشن پاس کئے جاتے ہیں - بے اطمیناني و بے اعتمادي کے تار دوڑاے جاتے ہیں - مگر کیا یہ امر موجب افسوس نہیں کہ قوم کا مسلمہ لیڈر نواب وقار الملک بیماري کي حالت میں اپنا قومي فرض سمجھکر انسٹیٹیوٹ گزٹ علی گدہ میں ۱۰ صفحے کا ایک مبسوط مضمون لکھتے ہیں اور قوم فروشوں کي (۱) قوم فروشي کے بھانڈے کو اخبار کے هزار راهے پر پھوڑ دیتے ہیں اور مسلمانان ہندوستان اس کو بے پروائي کي نظر سے دیکھکر اسکي طرف متوجہ بھي نہیں ہوتے ؟ نہ مسلمانوں کي کسي انجمن کے جلسہ میں ان قوم فروشوں کے خلاف کوئي ریزولیوشن پاس ہوتا ہے - نہ کوئي اسلامي کمیٹي یا پبلک جلسہ اس خانہ ساز ڈیپوٹیشن کے خلاف ملامت و نفرت کا اظہار کرتا ہے - نہ کوئي اسلامي اخبار اس قوم فروشانہ کارروائي پر کوئي خاص نوٹس لیتا ہے اور نہ مجوزہ خانہ ساز ڈیپوٹیشن کے متعلق بے اطمیناني و بے اعتمادي کے تار دوڑاے جاتے ہیں ! کیا مسلمانوں کو نواب صاحب قبلہ کے اس مضمون کي صداقت میں کوئي شک و شبہ ہے ؟ میرے خیال میں قوم کا وہ کون بد نصیب فرد ہوگا' جسکا یہ خیال ہو - اور جس صورت میں کہ نواب صاحب قبلہ کے مضمون کي تردید میں اسوقت تک قوم فروشوں کے کیمپ سے ایک آواز بھي نہ اُٹھي ہو' بلکہ نواب صاحب قبلہ کے مضمون کي تائید شیخ محمد عبد اللہ صاحب بي - اے - ایل - ایل - بي - اور آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب بي - اے - ایل - ایل - بي - ٹرسٹیان کالج کے مضامین مندرجہ انسٹیٹوٹ گزٹ و مسلم گزٹ سے ہوتي ہے تو کوئي خفیف سا شک و شبہ بھي کیونکر باقي رہ سکتا ہے -

تو پھر اے ہندوستان کے مسلمانو ! کیا تم چاهتے ہو کہ تمہارا تمام سرمایہ ' تمہاري تمام عمر کي پونجي ' تمہارا تمام بنا بنایا کھیل ' یعني مدرسۃ العلوم علی گدہ ' جس پر کئي ایک بزرگان قوم کي زندگیاں صرف ہوچکي ہیں - جس پر قوم کا بے شمار روپیہ خرچ ہوچکا ہے - جس پر قوم کي نگاهیں اُٹھتي ہیں اور جو قوم کي تمام امیدوں کا مرکز ہے ' گورنمنٹ کے حوالہ کردیا جاے ؟ ہندوستان کے مسلمانو ! کیا تم اس بات پر رضامند ہو کہ مدرسۃ العلوم کي رهي سهي آزادي کا بھي خاتمہ ہوجاے ؟ اور کیا تم اس بات کے لیے تیار ہو کہ یونیورسٹي اگر تمھیں مل بھي جاے تو اسکا نام مسلم یونیورسٹي نہ ہو بلکہ علی گدہ یونیورسي ہو- جو آزاد' اسلامي' اور مکمل یونیورسٹي نہ ہو' بلکہ گورنمنٹ کي ' غیر اسلامي ' اور محدود یونیورسٹي ہو ؟ اگر ان تمام باتوں کا جواب نفي میں ہے تو پھر اے مسلمانو ! بر وقت کیوں کوشش نہیں کي جاتي کہ مسلمانوں کا کالج مسلمانوں هي کا رہے - مسلمان گورنمنٹ سے نماز بخشوانے گئے تھے ' مگر وہاں تو چند جاہ طلبوں اور خود غرضوں کي طفیل اور ان قوم فروشوں کے صدقے ' جنکے جسموں میں (کامل) کي روح کام کر رهي ہے ' اُلٹے روزے بھي مسلمانوں کے گلے پڑ رہے ہیں - مسلم یونیورسٹي' تو کیا ملیگي ؟ کالج بھي جاتا رهیگا - اور جو تھوڑي بہت آزادي اسوقت مسلمانوں کو کالج میں حاصل ہے اس سے بھي مسلمانوں کو هاتھہ دھونے پڑینگے -

پس میں تمام مسلمانوں سے بالعموم اور اسلامي اخبارات ' انجمنوں' اور مسلم یونیورسٹي پراونشل کمیٹیوں سے بالخصوص نہایت زور سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس معاملہ کي اهمیت و نزاکت کو پورے طور پر محسوس کریں اور قوم فروشوں کي اس قوم فروشانہ کارروائي کے خلاف جو لکھنو میں درون پردہ راتوں رات کیگئي ہے زبردست آواز بلند کریں اور مجوزہ خانہ ساز ڈیپوٹیشن کے متعلق اپني بے اطمیناني و بے اعتمادي صاف ظاهر کردیں - ورنہ اگر قوم خاموش رهي اور موجودہ خانہ ساز ڈیپوٹیشن ... جس میں اکثریت ایسے حضرات کي ہے جو گورنمنٹ کي شرائط پر یونیورسٹي لینا چاهتے ہیں اور عام پبلک اوپینین (عام راے) کي بے وقري کرنے پر تلے ہوے ہیں' حضور وایسراے کے پاس پہنچ گیا تو یقیناً اسکا نتیجہ وهي ہوگا' جو مسلمانوں کي تعلیمي تباهي کے سوا اور کچھہ نہیں ہو سکتا - یعني یونیورسٹي کو گورنمنٹ کي پیش کردہ شرائط پر ان تمام قیود اور پابندیوں کے ساتھہ جو مجوزہ مسلم یونیورسٹي کو گورنمنٹ یونیورسٹي بنادینگي' منظور و قبول کرلیا جائیگا - اُسوقت قوم کا شور و غل بالکل بے کار' بے سود' اور صداے بے هنگام ثابت ہوگا - یکے نقصان مایہ و دیگر شماتت همسایہ والی مثل صادق آئیگی' اور سواے اسکے اور کیا ہو سکیگا کہ قوم مسٹر محمد علي اڈیٹر کامریڈ سے خطاب کرکے یہ مصرعہ پڑھے - (۱)

---

(۱) ڈیپوٹیشن کے معاملے میں آپکو غصہ بہت ہے ' لیکن اتني سختي بہتر نہیں (الهلال)

(۱) اس مصرعہ کے لکھنے کا بھلا یہ کون موقعہ تھا ؟ همارا خیال مسٹر محمد علي کي نسبت ایسا نہیں ہے - البتہ ان سے ایک لغزش ضرور ہوگئي (الهلال)

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحکیم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۱۰ — کلکتہ: چہارشنبہ ۳ ربیع الثانی ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta : Wednesday, March-12, 1913.

فکاهات

—:(*):—

(۱)

سر آغا خاں کا خطاب ترکوں سے

—:*:—

گفت با ترک حضرت آغا * انچه گویم به گوش در گیرید
بگذارید خاک یورپ را * دل ازیں مرز و بوم ' برگیرید
ایشیا مسکن قدیم شماست * باز آں خاک را مقر گیرید
دل به صید رمیدهٔ نتواں بست * یک شکار شکستهٔ پر گیرید
اسپ ' گر زیرراں نمي آید * بگذارید و مادهٔ خر گیرید
کار پیشینهٔ شما کشت است * مرغزارے و گاو نر گیرید
بانگ توپ و تفنگ درد سرست * ناوک و خنجر و سپر گیرید
نوبت ریل و تلغراف گذشت * قاصد و پیک و نامه بر گیرید
کار دنیا کسے تمام نکرد * هرچه گیرید مختصر گیرید

(۲)

ترک سے حضرت آغا نے یه ارشاد کیا: * کیوں هو بے فائدہ یورپ میں گرفتار الم ؟
ایشیا میں اگر آجاو تو پھر تا به ابد * پاوں پھیلا کے پڑے چین سے سوؤگے چه غم ؟
نظر آجائگي بیکاري آلات جدید * جب که تم وادي تاتار میں رکھوگے قدم
ریل یا تارکي پھر هوگي نه حاجت تم کو * ڈاک پہنچانے کو آجائینگے مرغان حرم
خود هي کہدوگے که بیکار هیں سب توپ و تفنگ * نظر آئیگا جو تیر افگنیوں کا عالم
سلک بحري کي ادا دل سے اُتر جائیگي * دیکھه لوگے جو کمندوں کا وہ پیچ اور وہ خم
فائدہ کیا ہے که تم ریل کا احسان اُٹھاو * آپ کا اسپ سبک سیر ہے کس بات میں کم ؟
آپ صحرا میں چلائیں گے جو خشکي کا جهاز * پھر نه کچھه بهاپ کي حاجت ہے نه طوفان کا غم
لطف جو بانگ جرس میں ہے وہ سیٹي میں نہیں * زیر کو کہه نہیں سکتا کوئي هم پایهٔ بم
لمپ کي شعله فشاني میں کہاں وہ انداز * شمع کي بزم طرازي کا جو کچھه ہے عالم
فیصله بیٹھه کے چوپال میں کردیگا جو پنچ * هوگا یورپ کے قوانین سے بڑهکر محکم
اور مانا بھي که فردوس بریں ہے یورپ * حضرت خواجهٔ شیراز یه کرتے هیں رقم

پدرم روضهٔ رضواں به دو گندم بفروخت
ناخلف باشم اگر من به جوے نفروشم

کشاف

یونیورسٹي ڈپوٹیشن

—*—

آپ نے " بحث سفارت " په جو کي تھي تقریر * تھا حقیقت میں وهي شیوۂ ازاد روشي
دفعتهً طبع مبارک نے جو بدلا انداز * سب کو حیرت تھي که کیوں آپ نے کي کج روشي
یا تو اس زور سے تھے آپ " سفارت " کے خلاف * یا که خود آپ بھي شامل تھے اُسي میں بخوشي
بادۂ جام سفارت طرب انگیز سهي * آپ کي شان کو زیبا نه تھي یه بادہ کشي

* * *

کھینچکر اک نفس سرد یه ارشاد هوا: * " ذوق ایں بادہ نه داني بخدا تا نه چشي

نقاد

PRINTED & Published by A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. Pblg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

عنوان تلغراف
« الہلال »

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor :
Abul Kalam Azad.
7-1 McLeod street,
CALCUTTA.

Telegraphic Address.
"AL - HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4 - 12.

نمبر ۱۰ — کلکتہ : چہار شنبہ ۳ ربیع الثانی ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲
Calcutta : Wednesday, March 12, 1913.

فہرس

— * —

تصــاویــر

— * —

تلغــراف خصـــوصـــي

فــتـــح عظیــــم

—:*:—

بحــري کار نــامے

— * —

(قسطنطنیـہ : ۱۳ - مــارچ)

— * —

بجــواب " الہــلال "

تسخیر (جنینا) کي یہاں کوئي خبر نہیں دي گئي ہے - البتہ جنگ شدید کي خبریں برابر ملتي رہیں - بلغاریوں اور یونانیوں میں باہم تباہ کن جنگ شروع ہوگئي - " تصویر افکار " کا تار چھپا ہے کہ ابتک ۱۲ - سو بلغاري اور ایک ہزار یوناني باہم دگر لڑکر مقتول ہو چکے ہیں -

(۲)

تائید الہي ایک نصرت عظیم کي صورت میں ظاہر ہوئي - " حمیدیہ " جہاز کي آتش افشانیوں نے سروین استحکامات جنگ میں ہلاکت اور تباہي پھیلا دي - میدوا میں فوجي بارک مع سپاہیوں کے خاک کا ڈھیر ہوگئي - رسد اور غلہ کے ذخائر برباد ہوگئے -

التمـــاس

(۱) نمبر ۷ ' و ۸ ' جلد (۲) قبل از وقت ختم ہوگئے ہیں - دوبارہ چھپنے پر حاضر خدمت کئے جائینگے - شائقین ذرا توقف فرمائیں -

منیجر

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پهنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں ' ورنه بعد کو في پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماه کے لئے پته کي تبدیلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرلیں ' اور اگر تین یا تین ماه سے زیاده عرصه کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري نمبر کا حواله ضرور دیں -

نوٹ — مندرجه بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه هوگا -

(منیجر)

شـــرح اجـــرت اشتـــهـــارات

—*—

میعاد اشتهار	في صفحه	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک هفته ایک مرتبه کے لئے	۱۵ روپیه	۱۰ روپیه	۷½ روپیه	۸ آنه في مربع انچ
ایک ماه چار مرتبه "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنه " " "
تین ماه ۱۳ „ „	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنه " " "
چهه ماه ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنه " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنه " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحه کے لیے کوئي اشتهار نهیں لیا جائیگا - اسکے علاوه ۳ صفحوں پر اشتهارات کو جگهه دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتهارات اگر رساله کے اندر جگهه نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں گے لیکن انکي اجرت عام اجرت اشتهارات سے پچیس فیصدي زائد هوگي -

(۳) همارے کارخانه میں بلاک بهي طیار هوتے هیں جسکي قیمت ۸ آنه في مربع انچ هے - چهاپنے کے بعد وه بلاک پهر صاحب اشتهار کو واپس کردیا جایگا اور همیشه انکے لئے کارآمد هوگا -

---

شرائـــط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نهیں هیں که آپکي فرمایش کے مطـــابق آپکو جگهه دیں ' البته حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتهار دینے والوں کو زیاده سے زیاده ۴ اقساط میں ' چهه ماه کے لئے ۲ اقساط میں ' اور سه ماهي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني هوگي اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي همیشه لي جائیگي اور وه کسي حالت میں پهر واپس نهوگي -

(۳) منیجر کو اختیار هوگا که وه جب چاهے کسي اشتهار کي اشاعت روک دے ' اس صورت میں بقیه اجرت کا روپیه واپس کردیا جاے گا -

(۴) هر اُس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل هو ' تمام منشّي مشروبات کا ' فحش امراض کي دواؤں کا اور هر وه اشتهار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنی شبهه بهي دفتر کو پیدا هو ' کسي حالت میں شائع نهیں کیا جاے گا -

نوٹ — کوئي صاحب رعایت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نه فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسي قسم کا رد و بدل ممکن نهیں -

فلـــم اري كالدعــاء اعم نفــع
و اعظم في مكافات الصــديق

مستر (مظهر الحق) ياد رکهيں که اگر وہ قوم کي خاطر کچهه کهونے کيليے طيار هيں' تو قوم بهي اپني بهترين متاع انکو دينے کيليے طيار هے - غريب قوم کيا کرے ؟ وہ تو اپنا دل هاتهوں ميں ليے هوے کب سے حيران وسرگردان پهر رهي هے ' مگر افسوس که کوئي خريدار هي نهيں ملتا - کونسا دروازہ هے جس پر وہ نهيں پهنچي ' اور اعتماد کي کونسي آواز تهي ' جس کو اُس نے نهيں آزمايا ؟

نقد دل و دين مي دهم به نيم نگاه
به من معاملهٔ کن که راست گفتــارم

اس ڈيپوٹيشن کي تحريک جن طريقوں کي ساتهه کي گئي ' پهر ممبروں کا جس طرح انتخاب هوا ' اور انتخاب ميں جن جن ذرائع و وسائل مخفيه سے کام ليا گيا ' وہ نواب صاحب قبله کي زبان مبارک سے قوم سن چکي هے - پس در حقيقت ايک ايسي جماعت ميں شريک رهنا ' جسکي پيدايش سازش کے نا جائز حمل سے هوئي هو ' خود اپنے ضمير اور ايمان کو الودهٔ معصيت کرنا تها - ڈپوٹيشن کا جانا اور رسمي آمد و رفت محض ايک دلخوش کن حيله تراشي هے ' تا که کسي طرح ازاد خيال طبقه رام کيا جاسکے - مستر (مظهر الحق) کا نام بهي اسي ليے رکها گيا تها ' تا که لوگ سمجهيں که کيسے کيسے آزاد خيال لوگ اسميں شريک هيں ' اور پهر اسکي طرف سے بالکل مطمئن هو جائيں -

حقيقت يه هے که يه ڈيپوٹيشن يونيورسٹي کے اهم مسائل ميں کسي تغير کا ذريعه نهيں هوسکتا - اور نه هونے کا اراده هے - گورنمنٹ کو اب اسپر کوئي اعتراض نهيں که علي گڈه کي معهود يونيورسٹي کے نام ميں " مسلم " کا لفظ بڑها ديا جاے اور يه تو ساري دنيا کو معلوم هوچکا هے که اسکولوں کے الحاق تک وہ راضي هوچکي هے - پس ڈيپوٹيشن کي تجويز سے مقصود يه تها که انهيں منظور کردہ چيزوں کو قوم کے سامنے اسطرح پيش کر ديا جاے که وہ سمجهے ' يه خاص مراعات تهيں جو ڈيپوٹيشن نے سعي و کوشش کرکے حاصل کرا ديں -

تاهم مستر (مظهر الحق) نے نهايت دانشمندانه کار روائي کي که اتمام حجت کا پورا موقعه ديا ' اور پهلي مجلس ميں شريک هوکر اور اپنے خيالات ظاهر کر کے مستعفي هوے - انهوں نے ايک مثال قائم کردي که ايک راست باز آدمي کو ايسے موقع ميں کيا کرنا چاهيے ؟

مستر (مظهر الحق) نے مستعفي هوکر همارے سامنے مقابله کرنے کيليے کيسے عبرت انگيز مناظر پيش کرديے هيں ! ايک طرف تو وہ لوگ هيں جو اس ڈيپوٹيشن کي شرکت کي عزت کے معاوضے ميں اپني ازاد خيالي کو تاراج کردينے کيليے طيار هيں - دوسري طرف وہ لوگ هيں جو (بقول نواب صاحب قبله) اس ڈيپوٹيشن کي ممبري کو ايک ايسي دولت عظمى سمجهتے هيں ' جسميں اب کسي دوسرے حصه دار کا تصور بهي انکے ليے تکليف دہ هے - تيسرے طرف مستر (مظهر الحق) هيں ' جنکو بے طلب اسکي شرکت کي وہ عزت دي گئي تهي مگر انهوں نے سچائي اور اصول کي خاطر لات ماردیا ! انهوں نے اس عزت کي پروا نهيں کي جو صداقت اور آزاد خيالي سے خالي تهي ' پس اسکا بهترين معاوضه وہ عزت هے جو قوم کے لاکهوں دلوں ميں انهوں نے اپنا گهر بنا کر حاصل کرلي هے -

من کان يريد العزة ' فلله العزة جميعا ' اليه يصعد الکلم	جو لوگ عزت کے بهوکے هيں انکو معلوم هونا چاهيے که تمام عزت بخشياں الله هي کے هاتهه ميں هيں - تمهارے

الطيب ' و العمل الصالح يرفعه (۳۵ : ۱۱)	اعمال صالح اسي کي درگاہ تک پهنچتے هيں اور وهي نيک عمل کرنے والوں کے درجوں کو بلند کرتا هے -

مستر (مظهر الحق) نے اپني چٹهي ميں ۵ - مارچ کے جلسے کي جو کارروائي درج کي هے ' اس سے مجوزين ڈيپوٹيشن کي نقاب پوشي کا خاتمه هوگيا هے ' اور جو باتيں همیں ۲۸ - ڈسمبر کي صبح کو معلوم تهي ' اميد هے که اب دنيا کو ۵ - مارچ کے بعد اچهي طرح نظر آجاے گي - (مستر مظهر الحق) نے تجويز پيش کي تهي که کارروائيوں سے قوم کو بے خبر نه رکها جاے - اس سے کم ازکم اتنا تو هو جاتا که هر شخص کي نسبت قوم فيصله کرسکتي که اس نے قوم کي خواهشوں کو کهاں تک ياد رکها هے ؟ ليکن هم نے سنا هے که يه تجويز جب پيش کي گئي ' تو ايک هي نام کے دو آزاد خيال بزرگوں يعني مستر محمد علي (کامريڈ) اور مستر محمد علي (جينا) نے مخالفت کي - اور مصر هوے که کار روائياں بصيغه راز رکهي جائيں -

اگر يه سچ هے تو همیں ايک سال کے گذشته واقعات ايک مرتبه ياد کرلينے چاهئيں - ۱۱ - اگست سنه ۱۹ ۱۲ - کو کانسٹيٹوشن کميٹي کا جو اجلاس لکهنو ميں هوا تها ' اسميں همارے دوست "راز داري" کے سخت مخالف تهے - کامريڈ کي پچهلي فائل کي بهي اسکے ليے ورق گرداني کي جا سکتي هے - يه اب دنيا کيوں پلٹ گئي ؟

مانا که ڈيپوٹيشن کي تجويز ضروري تهي ' صلح جنگ سے بهتر هے ' اور قوم کو قسموں کي عزت کا پاس کرنا چاهيے - ليکن کيا اب همارے دوست کيليے "راز داري" کا گذشته نقاب تاريک بهي انکے مطعون ليڈروں کي طرح ضروري هوگيا ؟

مشـاطه کا قصـور سهي سب بنـاؤ ميں
کيا اُس نے اس نظر کو بهي پر فن بنا ديا ؟

ممکن هے که تم اپنے اعمال قوم سے مخفي رکهه لينے ميں کامياب هوجاؤ ليکن ميرے عزيز دوستو ! تم بڑي ناداني ميں پڑے هو - خدا کي انکهه سے بچنے کيليے تمهارے پاس کوئي پردہ نهيں هے :

او ليس الله با علم بما في الصدور العالمين ؟ (۲۹ : ۹)	کيا الله تعالى اُن چهپے هوے بهيدوں سے واقف نهيں هے جو دنيا کے سينوں ميں مدفون هيں ؟

بهر حال قوم کے هاتهه ميں مستر (مظهر الحق) نے بهت اچهي کسوٹي ديدي هے - مدعيان ازادي و راستي کي آزمايش کي يه بهترين گهڑياں هيں - اب ديکهنا يه هے که ممبران ڈيپوٹيشن ميں اور بهي کسي کا قدم هے ' جو اس طرح سچائي کي طرف حرکت کرے ؟

مسلمان اگر اپني بے وقوفي پر رحم کهائيں ' تو انکے ليے کام کرنے کا يه اصلي وقت هے -

نهايت ضروري هے که هر مقام پر جلسے کيے جائيں اور نواب (وقار الملک) بهادر کي تائيد ميں آوازيں بلند هوں : هذه تذکرة فمن شاء اتخذ الى ربه سبيلا -

---

هفتهٔ جنـگ

اس هفته کي خبروں سے معلوم هوتا هے که بلقاني فوجوں ميں سے صرف يوناني فوج جنگ آزما هوئي - نتيجه جنگ کے جسقدر معلومات هيں وہ يوناني ذرائع سے هيں ' جن پر اعتماد و عدم اعتماد کا فيصله اب هر شخص کيليے آسان هوگيا هے - اتهنس کے ۴ - ماه حال کے تار سے معلوم هوتا هے که يوناني بيڑے نے (جنيدا) کے قلعه (سنيڈا درازنٹا) پر گولي باري کي - جس سے ايک ترکي توپخانه ضائع هوا - اسکے بعد يوناني بيڑا فوج کے

شذرات

مسٹر مظہر الحق کا استعفا

ذالک، فلیتنافس المتنافسون !

— * —

مسلم یونیورسٹی ڈیپوٹیشن

— * —

فمنهم ظالم لنفسه و منهم مقتصد ، و منهم سابق بالخیرات باذن الله ، ذالک هو الفضل الکبیر (۳۵ : ۳۱)

اس جماعت میں کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو طریق ہدایت و صداقت کو چھوڑ کر اپنے نفوس پر ظلم کر رہے ہیں - بعض ان میں سے درمیانی راہ چلتے ہیں' اور پھر انہی میں بعض نفوس قدسیہ ایسے بھی ہیں' جو اعمال نیک میں راست بازانہ پیش قدمی کرتے ہیں - یہ اللہ کا بہت بڑا فضل ہے جسکی انکو توفیق دی گئی ہے -

— * —

کامل اس فرقہ زہاد سے اٹھا نہ کوئی
کچھ ہوے تو یہی رندان قدح خوار ہوے !

—:*:—

ناظرین کو معلوم ہے کہ میں نکتہ چیں ہوں' منقبت سرا نہیں - میرا دستور العمل یہ ہے :

قصیدہ کار ہوس پیشگاں بود عرفی
تو از قبیلۂ عشقی ' وظیفہ ات غزل ست

حق گوئی کی راہ میں عموماً دو قوتیں مانع ہوتی ہیں : دولت و طاقت ' اور ذاتی تعلقات و وابستگی - اتنے زمانے میں احباب کم از کم اسکا تو اندازہ کرچکے ہیں کہ الحمد للہ یہ دونوں پتھر میری راہ میں حائل نہیں ہوسکتے :

ہم کعبۂ و ہم بتکدہ سنگ رہ ما بود
رفتیم و صنم بر سر محراب شکستیم

دولت و طاقت اور حکومت و اقتدار کے مقابلے میں جو کچھ اپنا حال ہے' وہ محتاج بیان نہیں - زبان اور قلم' دونوں اسکا جواب دیسکتے ہیں - رہے ذاتی تعلقات ' تو آپ دیکھہ رہے ہیں کہ یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی کے پچھلے اجلاس کے واقعات میرے لیے واقعی پر از اشکال تھے - مسٹر محمد علی نہ صرف میرے ایسے دوست ہی ہیں' جن سے دوستانہ حد سے بھی گذر کر' برادرانہ و عزیزانہ تعلقات رکھتا ہوں' بلکہ یہ بھی ہے کہ مجھکو انکی دوستی نہایت عزیز ہے - تاہم کچھہ دنوں تک خاموش رہا اور پھر دیکھا تو معلوم ہوا کہ تعلقات کا مسئلہ نہیں بلکہ عقیدے اور رائے کا سوال ہے - تعلقات کی ایسی تاروں کی کیا حقیقت ہے ؟ اس راہ میں تو زنجیریں بھی ٹوٹ جاتی ہیں -

پس جو کچھہ میری رائے تھی' بلا تامل حوالۂ قلم کردی -

دوستی کیا چیز ہے ؟ ہماری خون اور نسل کی رشتہ داریوں کو بھی حق اور عقیدے کے آگے ہیچ ہونا چاہیے -

با ایں ہمہ میری نکتہ چینی ہی آج مجھکو مجبور کرتی ہے کہ (مسٹر مظہر الحق) کی تعریف میں جسقدر ممکن ہو' اسراف کروں - وہ اسراف نہیں' بلکہ عین اعتدال ہے -

میں دیکھہ رہا ہوں کہ زمانہ کس قدر پر آشوب ہے ' اور حق و راستی کی مظلومی کس درجہ درد انگیز حد تک پہنچ چکی ہے ؟ کوئی نہیں جو اسکی خاطر تھوڑی سی تکلیف گوارا کر لے - کوئی نہیں جو خدا کی خوشنودی کی خاطر اسکے چند بندوں کا غصہ جھیل لے ' اور پھر کوئی نہیں جو اپنے قول ہی کی عزت کیلیے اپنے عمل کو بھی قابل عزت بنائے - ہر دعوا دلیل سے محروم ' ہر قول عمل کا مخالف ' اور ہر سفیدی نمایش اور نفاق کی سیاہی سے آلودہ ! تعریف کی خواہش سے دماغ مخبوط ہو رہے ہیں ' مگر کوئی نہیں جو پہلے تھوڑی سی مذمت گوارا کر کے' تعریف کا اپنے تئیں مستحق ثابت کرے - حالانکہ کوئی دوستی بغیر دشمنی کے ' کوئی محبوبی بغیر مبغوضی کے ' اور کوئی تعریف بغیر تحمل مذمت کے حاصل نہیں ہو سکتی - جو لوگ دنیا سے " تعریف و مدح " مانگتے ہیں ' انکو پہلے بتلانا چاہیے کہ اسکے لیے انہوں نے کیا کھو یا ہے ؟

آحسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وهم لا یفتنون ؟ ولقد فتنا الذین من قبلهم فلیعلمن الله الذین صدقوا ' ولیعلمن الکاذبین - ام حسب الذین یعملون السیئات ان یسبقونا ؟ ساء ما یحکمون ! (۲۹ : ۴) و من یجاهد' فانما یجاهد لنفسه' ان الله لغني عن العالمین (۲۹ : ۶)

کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ زبان سے ایمانداری اور راستبازی کا دعوا کردینگے اور بغیر آزمائے ہوے چھوڑ دیے جائیں گے ؟ (حالانکہ) جو لوگ اُن سے پہلے گذر چکے ہیں' خدا نے انکو بھی آزمایش میں ڈالا تھا (اور یہ ناگزیر ہے پس) عنقریب خدا اُن لوگوں کو معلوم کرلے رہے گا جو اپنے دعوئے صداقت میں سچے ہیں - اور انکو بھی ' جو اپنے اندر جھوٹ کے سوا کچھہ نہیں رکھتے - کیا جن لوگوں کی قوتیں اعمال بد میں خرچ ہو رہی ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے قابو سے باہر ہو جائیں گے ؟ اگر ایسا سمجھتے ہیں تو یہ کیا ہی بری سمجھہ اور کیا ہی برا فیصلہ ہے ! یاد رکھو کہ جو سچائی اور راست بازی کی راہ میں تکلیف اٹھاتا ہے تو وہ اپنے ہی بھلے کیلیے ایسا کرتا ہے - خدا دنیا کے تمام لوگوں اور انکے اعمال سے بے نیاز ہے -

مسٹر (مظہر الحق) نے مسلم یونیورسٹی کے ڈیپوٹیشن کی ممبری سے استعفا دیدیا ' جسکو ایک مبسوط تحریر کی صورت میں آپ آج کی اشاعت میں پڑھیں گے - میں اپنے عقیدے اور اپنی بصیرت کے مطابق یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ انہوں نے استعفا نہیں دیا ہے ' بلکہ سچائی اور راستبازی کی ایک ایسی مثال عظیم قوم کے سامنے پیش کردی ہے ' جسکے نمونے عرصے سے ہماری کارفرما جماعتوں میں ناپید و معدوم تھے - خدا نے مومنوں کی سب سے بڑی خصلت یہ بتلائی ہے :

یجاهدون في سبیل الله ولا یخافون لومة لائم -

حق کی راہ میں جہد و سعی کرتے ہیں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں کرتے -

مجکو اعتراف ہے کہ مسٹر (مظہر الحق) نے اس حقیقی خصلت ایمانی کا نمونہ قوم کو دکھلا دیا -

وفي ذلك ' فلیتنافس المتنافسون !

اور یہی چیز ہے ' جسکی پیروی کرنے والوں کو پیروی کرنی چاہیے -

نہیں سمجھتا کہ اسکے سوا اور کیا کہوں کہ اللہ تعالی اس خدمت جلیل اور عمل عظیم کیلیے انکو جزاے خیر دے ' اور اس وقت کے دکھلانے میں زیادہ دیر نہ کرے ' جب قوم پرستی اور راست بازی کی ایسی ہی مثالیں بکثرت قوم کے سامنے ہوں :

الہلال

٢٣ ربیع الثانی ١٣٣١ ہجری

حدیث الغاشیه

(٤)

نشۂ نسیم شبي کا صبح خمار

یا

یونیورسٹي فونڈیشن کمیٹي

رات اور زلف کا یہ افسانہ !
قصہ کوته ' بڑي کہاني ہے

(١)

صداقت کي مظلومي کوئي نیا واقعہ نہیں ہے - اسپر آزمایش کے ایسے ایسے ہلاکت خیز وقت آئے ہیں' جب خداکي زمین پر چند دلوں کے سوا اس کا کہیں نشیمن نہ تھا ' لیکن با وجود اسکے سچ سچ رہا ' اور باطل باطل - صداقت اپنے حامیوں کي کثرت و قلت اور استقامت و تزلزل سے ہمیشہ بے پروا رہي ہے اور ہمیشہ رہے گي - وہ تمہارے پاس اسلیے نہیں آتی کہ تمہاري محتاج ہے ' بلکہ اسلیے کہ تم اسکے محتاج ہو - اگر تم نے اپنے تئیں اہل ثابت نہیں کیا تو تم سے اپنا رشتہ کاٹ لیگي اور کسي اور مستقیم دل کو اپنا نشمیں بنالیگي - اگر ٢٦ - کي شام تک یونیورسٹي کے بارے میں ہمارا خیال حق تھا ' تو ٢٧ - کی شام کے (ڈنر) کے بعد ' اور دو بجے کي خلوت نیم شبي کي صبح کو وہ باطل نہیں ہوسکتا تھا - اگر ٢٦ - کي شام کو سچ ' سچ تھا ' اور صدہا آوازیں اسکا استقبال کرتي تھیں ' تو ٢٨ - کي صبح کو بھي وہ سچ تھا ' گو ایک اواز بھي اسکي حمایت کیلیے نہیں اُٹھتي تھي - سچ کي کسوٹي اسکے حامیوں کي کثرت نہیں ہے - اُسکے لیے اتنا ھي کافي ہے کہ وہ سچ ہے - حق کي پرستش کے ایماں بکف مدعیوں کي استقامت اگر متزلزل ہے تو کیا مضائقہ ؟ حق کي قوت کا استحکام متزلزل نہیں ہوسکتا - حقیقي قوت اُسي میں ہے ' اور جن مبارک ہستیوں کو اسکے عام کے نیچے جگہہ مل گئي ہے ' انجام کار فتح یابي بھي انھي کے حصے میں آئیگي -

تلک الدار الاخرة '	اور یہ اخر کي کامیابیوں کا گھر انکے لیے ہے'
نجعلها للذین لایریدون	جو دنیا میں بڑائي اور پیشوائي نہیں
علواً في الارض ولا	چاھتے اور نہ فساد پھیلاتے ہیں ' اور یاد
فساداً ' والعاقبة	رکھو کہ انجام کار اللہ سے ڈرنے والوں ھي
للمتقین -	کیلیے ہے -

آپ دیکھتے ہیں کہ سورج مشرق سے نکلتا ' اور مغرب میں ڈوبتا ہے - والذي نفسي بیدہ' میں بھي بعینہ اسي طرح دیکھ رہا ہوں کہ سچائي غربت و کس مپرسي سے اٹھتي ہے ' اور فتح و کامراني کا علم بلند کر لہراتي ہے - یہ میرا یقین اور میري بصیرت ہے - آپکو نظر نہیں آتا تو میں دکھلا بھي نہیں سکتا -

(٢)

بہر حال میں نے مخالفت میں تقریر کي' اور نرم و خوشنما ' پر اشتمال و ذو جہتین' اور معاني زہر آلود و الفاظ شہد نما کی جگہہ ' صاف صاف لفظوں میں اس کارروائي کو نا قابل اعتماد بتلایا - یہ پیشتر سے معلوم تھا کہ اسکا نتیجہ کیا ہوگا ؟ مگر اظہار حق اور امر بالمعروف نتیجہ کے خیال سے بے پروا ہے - وہ ایک فرض ایمان اور محض تعبد الہي ہے' اور وقت کے بدلنے اور لوگوں کے منھہ پھیر لینے سے اسکا حکم نہیں پھر سکتا - میرے لیے اسقدر کافي ہے کہ آج ' جبکہ بعد از خرابي بصرہ بڑي بڑي آوازیں ڈیپوٹیشن کي مخالفت میں اُٹھہ رہي ہیں' اور طرح طرح کے لقب اسکو دیے جارہے ہیں' الحمد للہ کہ اپنے ضمیر اور ایمان سے شرمندہ نہیں ہوں ' اور دلوں کي عبرت اور نگاھوں کي بصیرت کیلیے یہ نشاني بس کرتي ہے کہ جس جگہہ لوگوں کے قدم آج پہنچے ہیں' وہ عین اُس وقت ھي میرے قدموں کے نیچے تھي ' اور جو روشني وقت گذر جانے کے بعد انکو آج نظر آئي ہے' وہ عین وقت پر میں دنیا کو دکھلا رہا تھا - اُس وقت تم نے نہیں دیکھا ' اور اب اپني انکھوں کو مل رہے ہو - بہتر ہے کہ اپنے سروں کو پیٹو : ان فی ذلك لآیات لقوم یعقلون -

(٣)

میں نے اپني تقریر میں کہا تھا کہ اسقدر جوش و خروش ' جمع و اجتماع ' ادعا و شورش ' اور ہنگامۂ رستخیز' کے بعد یونیورسٹي کي قسمت پھر چند شخصوں کے ھاتھوں میں دیدینا کیا معني رکھتا ہے ؟ یہ بھي کہا تھا کہ قوم کو اب اپني قسمت کے فیصلے کیلیے کسی پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے -

اس آخري فقرے کي چبھن بہت سخت تھي - بڑے بڑے کرسیوں کے وزني بوجھہ (جنکے لیے قرآن کریم نے بہت اچھي تشبیہ دي ہے کہ " کانہم خشب مسندہ ") لگے تلملا تلملا کر زانو بدلنے ' اور مضطرب ہو ہو کے دیکھنے :

رایت الذین في	جن لوگوں کے دل مرض ضلالت سے بیمار
قلوبہم مرض'	ہو رہے ہیں ' (اعلان حق کے وقت) تم
ینظرون الیك	دیکھوگے کہ تمہاري طرف مضطرب ہو ہوکے
نظر المغشي علیہ	دیکھہ رہے ہیں ' جیسے کسي پر موت کي
من الموت !	بے ہوشي طاري ہو اور اسکي آنکھیں
(٤٧ : ٣٩)	پھٹي کي پھٹي رہجائیں !

(٤)

لیکن یہ بالکل بے فائدہ تھا :

من جرّب المجرب ' حلت بہ الندامہ

یہاں محض اشخاص پر اعتماد کا سوال نہیں ہے بلکہ حالات پر - اور اگر حالات پر ہمیں اعتماد نہیں' تو یہ کوئي بگڑنے کي بات نہیں ہے - اگر یونیورسٹي کي قسمت کا فیصلہ اُن اشخاص کے ہاتھہ میں ہوتا ' جو ہمارے سامنے پیش کیے گئے ہیں ' تو باوجود انکي تمام کمزوریوں کے پہلا شخص میں ہوتا ' جو کہتا کہ اعتماد کرو اور راضي نامہ داخل کردو - یہ کہنے میں ہمارا کوئي حرج نہیں کہ جناب سر (راجہ صاحب محمود اباد) پر ہمیں اعتماد ہے - کون کہتا ہے کہ شخصاً میجر سید حسن بلگرامي اور مسٹر محمد علي لائق اعتماد نہیں؟ یہ تو ہمیں اُسوقت معلوم نہیں تھا کہ (نواب وقار الملک) بہادر ڈیپوٹیشن

آتارنے میں کامیاب ہوگیا - ۹ - کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ جنرل (سارڈزر) سواروں کے تین سکویڈرن لیے ہوے جنینا میں داخل ہوگیا -

"داخل ہونے سے پہلے دو دن نہایت سخت جنگ ہوتي رهي' جس میں یونانیوں نے ایک نیا نقشہ جنگ اختیار کیا تها - یوناني فوج نے اپنا بایاں بازو اٹهالیا اور بیزاني پر خوفناک گولے پهینکے - ترکي توپیں خاموش ہوگئیں - اس عرصہ میں فوج بائیں جانب بڑهي - گوله باري دوسرے دن صبح تک نہایت شدت کے ساتهه جاري رهي - پیادہ فوج ترکوں کو شکست دیتي ہوئي سرعت و بہادري کے ساتهه (بزیني) میں سیلاب سمندر کي طرح امنڈ آئي - یوناني دباتے ہوے جنینا تک چلے گئے - راسته میں انہوں نے آدمي اور توپیں گرفتار کیں - ۹ - کا تار بیان کرتا ہے کہ یوناني سواروں کے دو سکواڈرنوں نے شمال جنینا پر توپیں سر کرتے ہوے ۲ - ہزار ۳ - سو ترک مہاجرین کو گرفتار کرلیا - یوناني ولیعہد اپنے تار میں بیان کرتا ہے کہ جنینا میں ۳۵ - ہزار ترکي فوج تهي - سب نے اپنے آپکو حواله کر دیا "

ان اطلات کي عثماني ذرائع اطلاعات نے تکذیب نہیں کي' مگر یہ اطلاعات خود آپ اپني تضعیف کر رهي هیں - مثلاً بیان کیا جاتا ہے کہ جنینا میں ۳۵ - ہزار فوج نے هتیار رکهدیے اور کوئي رجه نہیں بیان کیجاتي - حالانکہ یہ ظاہر ہے کہ ۳۵ - ہزار سپاهي بے رجه هتیار نہیں رکهه سکتے - اسکے علاوہ ۷ - کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ جنینا فتح ہوگیا' مگر ۹ - کے تار میں بیان کیا جاتا ہے کہ یوناني سواروں نے شمال جنینا پر گوله باري کرتے ہوے ۲ - ہزار ۳ - سو ترک مہاجرین گرفتار کیے - اگر در حقیقت جنینا ۷ - کو فتح ہوگیا تها تو پهر ۹ - کو شمال جنینا پر گوله باري کیوں کي گئي ؟ علاوہ ازین جس تار میں تسلیم شہر کي خبر بیان کي گئي ہے' اسمیں خود صیغۂ تضعیف یعني " یہ رپورٹ کي گئي ہے " استعمال کیا ہے -

---

نازنینان لندن میں سیاسي حقوق طلبي کے جذبات روز افزوں هیں :

خرش طبیبي ست' بیا تا همه بیمار شویم

یہ عام قاعدہ ہے کہ جب کسي جماعت میں کوئي خاص جذبہ عالمگیر اور راسخ ہوجاتا ہے تو دو جماعتیں پیدا ہوجاتي هیں - ایک معتدل اور دوسري گرم - اسوقت حقوق طلب خاتونوں میں بهي دو جماعتیں هیں : ایک معتدل ہے' جو صرف قانوني ذرائع سے حقوق حاصل کرنا چاهتي ہے' اور دوسري گرم ہے جو مسٹر (تلک) کے مسلک پر عمل کرتي ہوئي کہتي ہے کہ بغیر قانون شکن ایجي ٹیشن کے مطالب برآري ممکن نہیں - موخر الذکر میں ایک گروہ ہے جو اپنے آپ کو فوجي کہتا ہے - کیونکہ وہ حقوق طلبي کے لیے اسلحه بهي استعمال کرنا چاهتا ہے -

جب سے لبرل گورنمنٹ بر سر اقتدار ہوئي ہے' اس گروہ نے وزرا کي زندگي تلخ کردي ہے - فوجي گروہ کي کار روائیوں کا آغاز دسمبر سنه ۱۹۰۵ - سے ہوتا ہے - دسمبر سنه ۰۵ - میں سر هنري کیمپل بینر مین جب وزیر اعظم ہوے' تو مع اپنے رفقاء وزارت کے البرٹ هال میں گئے اور ایک عظیم الشان جلسه میں تقریر کي - مس (کرائسٹیبل پانکهرسٹ) گیلري میں بیٹهي تهیں - انہوں نے رهیں سے ایک جهنڈا هلا دیا' اور باواز بلند پوچها : " لبرل گورنمنٹ عورتوں کیلیے کیا کرنا چاهتي ہے ؟ "

اسکے بعد هي هارس آف کامنس پر حمله ہوا' جو کچهه عرصه کے بعد فرو ہوگیا - لیکن یہ ایک مہلت جنگ تهي - تهوڑے هي دنوں کے بعد پهر حمله کیا گیا اور اسوقت سے اسوقت تک برابر جاري ہے - فوجي گروہ نے ایذا رساني کي صدها شکلیں اختیار کي هیں - قریباً تمام وزارت خانوں کے هر ممبر پر حملے کیے - تار کاٹ دے گئے - کهڑکیاں توڑ ڈالي گئیں - لیٹر بکس اکهاڑ کر پهینک دیے - خطوط ضائع کردیے - ذیل میں هم انکے یادگار حملوں کي ایک مختصر سي فہرست درج کرتے هیں -

وزرا پر حمـــله

(۱) ۷ - دسمبر سنه ۹ - کو لیمپن کیسل واقع فولکیسٹر میں وزیر اعظم پر حمله کیا گیا -

(۲) ۱۴ - نومبر سنه ۹ - کو مسٹر چرچل برسٹون میں تازیانے کوڑے سے مارے گئے -

(۳) ۲۳ - نومبر سنه ۹ - کو هارر سیس کارٹ پهرید میں هنگامہ پیدا کر کے دق کیے گئے -

(۴) ۱۸ - جولائي سنه ۱۲ - کو جب کہ وزیر اعظم مع مسٹر جان ریڈمنڈ کے ڈبلن اسٹریٹ میں گاڑي پر جا رہے تهے' ان پر کلہاڑیاں پهینکي گئیں -

(۵) ۲۰ - جولائي سنه ۱۲ - کو وزیر اعظم پر چیسٹر میں حمله کیا گیا -

پارلیمنٹ پر یورش

۱۱ - فروري سنه ۸ - کو ۵۰ - عورتوں نے هارس آف کامنس پر حملے کیے اور اس جرم میں گرفتار کي گئیں -

۳۰ - جون سنه ۸ - کو ۹ - عورتیں اسي جرم میں گرفتار کي گئیں

۳۰ جون سنه ۹ - کو ۱۲۰ - عورتیں اسي جرم میں گرفتار ہوئیں -

۲۱ - نومبر سنه ۱۱ - کو ۲۲۳ - عورتیں اسي جرم میں گرفتار ہوئیں -

جائـداد پر حمـله

۱۸ - جون سنه ۸ - کو وزیر اعظم کے محل پر یورش کي گئي -

یکم مارچ سنه ۱۲ - کو ویسٹ منسٹر اور ویسٹ اینڈ کي کهڑکیوں کے توڑے جانے سے ۴ - ہزار پونڈ کا نقصان ہوا -

۲۶ - نومبر سنه ۱۲ - کو تمام شہر کے لیٹر بکسوں سے خطوط اڑا دیے گئے -

۳۰ - جنوري سنه ۱۳ - کو لیمبتهه پیلس اور ویسٹ اینڈ کي چهه کهڑکیاں توڑي گئیں -

ان واقعات کے بعد دو نہایت عظیم الشان واقعے اور ہوے - ایک یہ کہ مسٹر لائڈ جارج کا مکان اڑا دیا گیا - دوسرا یہ کہ برلنگ کلب کے تمام خیموں میں آگ لگادي -

خود شناسي سرچشمہ ہے حقوق شناسي کا' اور حقوق شناسي آغاز ہے حقوق طلبي کي - حقوق طلبي ایک ایسا جذبہ ہے جو پیدا ہونے کے بعد' پهر فنا نہیں هوسکتا - یہ ایک بهاپ ہے' جتني دبائي جاتي ہے' اتني هي زور سے نکلتي ہے - یہ جذبہ جب اپني پوري قوت کو پہنچ جاتا ہے تو اسکے لیے بند قانون' مرهاے آتشدیدہ هو جاتے هیں جنکو اسکي معمولي سي جنبش ٹکڑے ٹکڑے کر دیتي ہے بالا دست جماعت کو زیر دست جماعتوں میں بیداري اور خود شناسي پیدا کرنے سے پہلے حقوق بخشي کے لیے تیار ہوجانا چاهیے - یاد رکهنا چاهیے کہ حقوق طلبي کا جذبہ سخت ضدي ہے - وہ صرف ایک هي صورت سے راضي هو سکتا ہے' یعني یہ کہ جو کچهه مانگے ہے' اُسے فوراً دیدیا جاے -

بـڑا مـزہ هـو جو محشر میں هم کریں شکوہ
وہ منتـوں سے کہیں "چپ رهو خدا کیلیے"

دیکیے اِک خواجه صاحب همارے ساتهه اٹهے تهے - انکو بهي ارے دوست استیج کے پیچهے لے گئے ! بیچارے (میر حسن) کو ي بهي شکایت تهي :

جو کوئي آئے هے نزدیـک هي بیٹهے هے ترے
هم کہاں تـک ترے پہلـو سے سرکتے جائیں ؟

هم تو اُس وقت تقریر کر رهے تهے - کسے معلوم که استیج کے گوشوں میں کیا هو رها هے' ورنه خواجه صاحب کو پہلے هي سے خبردار کر دیتے :

لغـزش نهـو' بـلا هے حسینـوں کا التفـات
اے دل سنبهل' وہ دشمن جـاں مهرباں هے اب!

خیر' بہتر هے - آپ لوگ اپنے سر مفت میں کیوں الزام لیں ؟ صلح وتي هو تو جنگ کیوں کریں ؟ الزاموں اور مخالفتوں کیلیے تو یک زیاں پسند' نفع فراموش' محروم عقل و دانش دماغ مجهه یوانے هي کا بنا هے - اور کوئي کیوں بدنام هونے لگا ؟

قسمـت کیـا هر ایک کو قسام ازل نے
جو شخص که جس چیز کے قابل نظر آیا

دنیا کو یه عقلمندي و دانش' اور مجهه' کو اپنا جنون و نفع دسمنی مبارک رهے - میں دعا مانگتا هوں :

و یرحم الله عبداً قال آمینا !

(۸)

(کامل پاشا) نے جب اپنے اعمال مخفیه کو انجام دینا چاها وچاروں طرف نظر ڈالي - فوجي قوت صلح کي کي مخالف تهي - س نے سونچا که بغیر (ناظم پاشا) کے ملاے کامیابي نہیں و سکتي - پہلے ناظم صلح کے اشد شدید مخالف تهے' اور (چٹلجـا) ے تار پـر تار دیتے تهے - لیکن جب ۲۳ - جنـوري کـو سراے دولمه باغیچه) میں " قومي مجلس " منعقد هوئي' تو اس ماشے کا هر ایکٹر اپنے پارٹ کي مشق کر آیا تها - ناظم پاشا سب سے پہلے ٹهے هوے اور کہا که جنگ سے کیا فائدہ ؟ بہتري اس میں هے ه صلح کرلي جاے - اب کامل پاشا خاموش تها' اسلیے که (ناظم) کے اندر سے اُسی کي صدا نکل رهي تهي' اسکو لب هلانے کي ضرورت هي کیا تهی ؟

یہاں بهي آج " قومي مجلس " تهي' اور صلح کي سعي و زورے شدید - نه تو سر (راجه صاحب) کو لب هلانے کي ضرورت هوئي' ه نکے اعوان و انصار کو' صرف ایک همارے دوست هي کافي تهے :

سر دوستاں سلامت که تو خنجر آزمائي !

(۹)

غرضکه کہاں تـک اس افسانے کو طول دیجیے - زلف یار کي جتنک کون پیمایش کرسکا هے ؟

ما جرا ها ست بان زلف فسون ساز مرا

بلند رهي هوا' جسکا هزاروں تمناؤں اور ارزؤں کے ساتهه انتظام بنہ تها :

یاں لعل فسوں ساز نے باتوں میں لگایا'
دے پیچ ادهـر زلف اڑا لیگئی دل کو

مسٹر ممتاز حسین بیرسٹر ایٹ لا لکهنو نے بولنا چاها' مگر اب کون بولنے دیتا هے ؟ یاران کار فرما پر ایک ایک منٹ ایک ایک برس کاٹ رها تها - جلدي تهي که نہیں معلوم کن کن اعمال مخفیه اور وظائف " نصف اللیل " کے بعد اپنا بخت خفته بیدار هوا هے' اور لوگوں کي آنکهوں پر غنودگي طاري هوئي هے - کہیں ایسا نهو که ادهر انکي آنکهه کهلے' اور اُدهر اپني قسمت پهر چادر منهه پر ڈال لے -

بهزار مشکل انکو نہایت نپا تلا وقت دیا گیا' لیکن ادهر ایک لفظ منهه سے نکلتا تها' اُدهر گهڑي دکهلائي جاتي تهي که وقت هو گیا !

اسکي محفل کي دیکهنا تهذیب !
بات کا انتظـام هـوتـا هے

تقریر کیا کرتے' انهیں وقت کي حساب فهمي سے فرصت هي نہیں ملتي تهي - مجبوراً خاموش هو گئے -

(۱۰)

جن لوگوں کي کشت امید میں ۲٦ - کي شام تک خاک اڑ رهي تهي' آج دیکهتے تهے تو گهٹائیں امنڈي آ رهي هیں - خوف تها که یہاں کي فضا کا کیا ٹهکانا ؟ کہیں پهر موسم بدل نه جاے - یکایک غل مچا که رزولیوشن پاس کردو ! سر راجه صاحب نے حضار مجلس سے پوچها که منظور هے ؟

این سخن را چه جوابست تو هم میداني !

یہاں خود هي دست سوال تها اور خود هي زبان جواب ؟

خود کوزۂ و خود کوزگر و خود گل کوزہ

بهلا یه بهي کوئي پوچهنے کي بات تهي ؟ اگر " حلقهٔ نیم شبي " کا بس چلتا تو اس سوال کا جواب زبان کي جگهه دل کے ٹکڑوں کي پیشکش سے دیتے که دل و جان سے منظور هے' کہیں خدا کیلیے پاس بهي کیجیے ؟

ساقي مے دے' که اهل مجلس
پاني پانـي پـکارتے هیـں !

یکایـک شور اٹها که "منظور ! منظور ! منظور ! " استیج اور اُسکے ارد گرد جو حلقه تها' وهي منظوري لینے والا تها اور وهي منظوري دینے والا - نه سوال میں دیر لگي اور نـه جواب میـں -

(۱۱)

رزولیوشن کے پاس کر دینے کي خوشي کے هیجان نے هوش و حواس کهو دیے تهے' جن نو جوانوں نے پرسوں اپني گلا بازي سر گرم تقریروں میں دکهلائي تهي' آج انکي گرج اس هنگامے کے بپا کرنے میں کام آگئي - چیختے چیختے گلا بیٹهه بیٹهه جاتا تها' مگر سینوں کے اندر اوازوں کا ایک سمندر بهه رها تها - اوازاگتے اگلتے منهه دکهه جاتے تهے' مگر برق و رعد کا سیلاب تها که کسي طرح بند هي نہیں هوتا تها - " بلغاري محاصرہ " کي پلٹنیں اپني بیکاري سے کچهه اُکتا سي گئي تهیں - اب انهوں نے ایک گهنٹے کي خاموشي کي کسریں نکالي نه کچهه دیر کیلیے بارہ دري کے استیج کو " هارمسٹن سرکس " کا تماشا گاہ فرض کرلیا اور لگے بے تکان قلا بازیاں کهانے :

دل از تمکین شود بے ذوق زنهار
گہے طفلي شور مستانه مي رقص !

جن لوگوں نے اُن عجیب و غریب گهڑیوں کو نہیں دیکها هے' محال هے که انهیں اسکي کیفیت سمجهائي جاسکے - چہرے جوش و هیجان سے سرخ' گردن کي رگیں ابهري هوئیں' گلے شدت شور و هنگامے سے پڑے هوے' هاتهه میں اچهلتي هوئي ٹوپیاں' اور پاٿوں کو اضطراب رقص سے قرار نہیں - منهه سے کف اڑ رهي تهي' اور چونکه قریب قریب کهڑے تهے' اسلیے آپس هي میں ایک دوسرے کے چہرے پر پڑ رهي تهي - رومال نکال کر منهه پونچهتے اور پهر کف اڑاتے - منتظمین جلسه کو کیا معلوم تها که بارہ دري کے استیج سے میدان رقص کا کام لیا جاے گا ورنه اسکي رعایت ملحوظ رکهتے - نتیجه یه تها که جوش تو اچهه

کي موجودہ صورت کے مجوزين ميں شريک نہيں هيں - انکا نام بهي فہرست ميں شامل تها ، پهر قوم ميں کون شخص هے جو کہہ سکتا هے کہ نواب صاحب قبلہ لائق اعتماد نہيں ؟ ليکن اصلي سوال يہ نہيں تها - سوال يہ تها کہ کيا وہ حالات بهي قابل اعتماد هيں ، جنميں يہ ڈيپوٹيشن مبتلا هوگا ؟ کيا اُس فضاے آهني پر بهي بهروسہ کيا جاسکتا هے ، جہانکي هوائيں حوصلوں اور عزموں کي چٹانوں کو سرمہ بنا کر اڑا ديتي هيں ؟

اور جب رايوں کي تبديلي و تغير کي ايسي مثاليں همکو دکهلائي جاتي هيں کہ ايک رات کے اندر جنگ کے خواستگار صلح کے ارزو مند هو جاتے هيں ، اور جو چيز شام تک سئاہ تهي ، وهي صبح کو سفيد بن جاتي هے ، تو پهر همارا کيا قصور هے اگر هم اعتماد و عدم اعتماد کے سوال کو چهيڑتے هيں ؟ هم تو اسقدر بے وقوف اور هر فريب تازہ ميں آجانے والے هيں کہ چک بک کي کيا حقيقت هے ، هم نے تو ايک نگاہ ناز پر اپنے دلوں کو حوالے کر ديا هے - ليکن آخر تا کے ؟ کب تک نئي نئي ازمايشوں ميں ڈالے جائيں گے ؟

هم زمانے کي حالت يہ ديکهتے هيں کہ چار آدميوں کي مجلس ميں بهي کسي کو جرات نہيں هوتي کہ جو کچهہ دل ميں هے اسکو صاف صاف حوالۂ زبان کردے ، پهر هم کو بتلايا جاے کہ خواستگاران اعتماد ميں وہ نفوس قدسيہ کون هيں ، جو گورنمنٹ هاوس ميں اُس استقامت کو ظاهر کرينگے ، جس کي مثال ۲۸ - ڈسمبر کو قيصر باغ کي بارہ دري ميں پيش نہ کر سکے ؟

هم کو سب پر اعتماد هے مگر اعتماد نہيں هے اپني بدبختي پر ، اعتماد نہيں هے اپني محرومي پر ، اعتماد نہيں هے اُن واقعات و حالات پر ، جو اس ڈيپوٹيشن کو پيش آئيں گے ، اور جنکے سامنے نہ کسي کي استقامت چلے گي اور نہ دعوئے عزم و ازادي - جماعت جتني وسيع هوتي جاتي هے ، اُتني هي اسکي قوت بڑهتي جاتي هے ، اور جتني کم هوتي جاے گي ، اتني هي راے دينے والوں کيليے دقتيں بڑهتي جائيں گي - آپ ايک جلسے ميں کهڑے هوکر اور ايک بہت بڑي جماعت کے صداے اتفاق سے قوي همت هوکر جس طرح گورنمنٹ پر نکتہ چيني کرتے هيں ، کيا حضور ويسراے کے سامنے بهي اسي طرح کر سکتے هيں ؟ هاں کر سکتے هيں مگر وہ هستياں اور هيں ، آپ نہيں هيں :

هر مدعي کے واسطے دار و رسن کہاں ؟

(۵)

جو لوگ جلسے ميں شريک تهے انکو ياد هوگا کہ همارے اخري الفاظ کيا تهے ؟ هم نے کہا تها :

" تم اس وقت ناداني اور غفلت کے هاتهہ بک گئے هو مگر وہ وقت دور نہيں هے جب " اعتماد " کي اس اخري آزمايش پر بهي تم کو متاسف هونا پڑيگا "

ابهي وہ وقت نہيں آيا ، مگر تاسف ابهي سے شروع هوگيا هے - انشاء اللہ العزيز اُس کا اصلي وقت بهي آ رها هے ، - اُسوقت هم پهر يک مرتبہ اپنے انهي الفاظ کو دهرائيں گے : وان ادري اقريب ام بعيد ما توعدون - [اور ميں نہيں جانتا کہ جس وقت کا وعدہ کيا گيا هے وہ قريب هے يا ابهي اسميں دير هے ؟ - ۲۱ : ۱۰۹]

(۶)

جلسے ميں اس وقت تين طرح کے لوگ تهے : " مجلس نيم شبي " کے محرمان راز - انکے متبعين ، جو خود باريابِ صحبت نہ تهے مگر انکے نام احکام جاري هوگئے تهے - اور کچهہ عام لوگ ، جو اس ناگہاني انقلاب سے بالکل بے خبر تهے اور سادہ دل اور بے خبر حال هونے کي وجہ سے کوئي اراز اور راے نہيں رکهتے تهے -

ان غريبوں کا عجيب حال تها - ان ميں بہت سے تعليم يافتہ اور بہت سے سرگرم مدعيان ازادي و حريت بهي تهے ، مگر يہ سب اس تيغ تيز سے زخمي هوے کہ مسٹر (محمد علي) کو تحريک کرتے اور ميجر صاحب کو تائيد کرتے هوے ديکها - ايک دن پہلے تک ازادي کا علم انهي کے هاتهوں ميں ديکهہ چکے تهے - پس سمجهے جب انهي حضرات کے طرف سے تحريک و تائيد هو رهي هے ، تو ضرور کوئي اپنے هي مطلب کي بات هوگي ، گو ابهي هماري سمجهہ ميں نہيں آتي !

وهي کمبخت مذاق تقليد جو کل تک پرانے ليڈروں کے اندها دهند اتباع کي صورت ميں خانماں سوز عقل و دانش تها ، آج ازادي کے عهد تازہ ميں نئے لوگوں کے اتباع کي صورت ميں فهم و فراست کي گردن کا طوق بنا - درد و ندامت کے ساتهہ کہنا پڑتا هے کہ پچهلے عصر کي غلامي بهي مقلدانہ تهي ، اور اب آزادي بهي مقلدانہ هے - کچهہ حصہ نئے دور کا گذر جاے ، اور مدتوں کے گرفتار تقليد دماغ (جو بالکل شل اور معطل هوگئے هيں) کچهہ کچهہ فکر و اجتهاد کے عادي هو جائيں - تو پهر شايد هر شخص اپني سمجهہ سے هر بات کو سمجهنے کي کوشش کرے - وما ذالک علی اللہ بعزيز !

(۷)

اب قديم و جديد ، اور مستبدين و احرار کي " متحدہ سازش " سخت بد حواس هوئي کہ کہيں بنا بنايا کهيل بگڑ نہ جاے - هر طرف سرگوشياں شروع هوگئيں :

انما النجوى من الشيطان ليحزن الذين آمنوا ، وليس بضارهم شيئا الا باذن الله ، وعلى الله فليتوكل المومنون (۵۸ :	راز دارانہ سرگوشياں شيطان کي وسوسہ اندازي سے هوتي هيں ، تاکہ مسلمان اُس کي وجہ سے ازردہ خاطر هوں ، حالانکہ بغير مشيت الهي کے يہ سرگوشياں کچهہ بهي نقصان نہيں پهنچا سکتيں - مسلمانوں کو چاهيے کہ هر طرف سے هٹ کر صرف اللہ هي پر اعتماد رکهيں -

معاً خواجہ غلام الثقلين صاحب کو بهي ڈيپوٹيشن ميں شريک کرليا گيا - انکا بيان هے کہ مجهے اسٹيج کے " اقصاے مغرب " سے " مشرق ادني " کي طرف کهينچ کر ليگئے - وهاں قسميں کها کها کر اطمينان دلايا اور منتيں کيں کہ مان جاؤ - کيا کرتا ؟ مجبوراً ماننا هي پڑا :

اتخذوا ايمانهم جنة (۵۸ : ۱۶)	انهوں نے بچاؤ کيليے اپني قسموں کو ڈهال بنا رکها هے -

گو مے هے تند و تلخ ، پہ ساقي هے دلربا
اے شيخ بن پڑيگي نہ کچهہ هاں کيے بغير

خواجہ صاحب کہتے هيں کہ جب معاملہ يہاں تک پہنچا تو ميں نے بهي مناسب نہ سمجها کہ اور زيادہ مخالفت کروں - عرصے کے بعد کانفرنس ميں آيا تها - لوگ کہتے کہ اسي نے چلتي گاڑي ميں روڑا اٹکا ديا -

بہر حال ياران طريقت نے خواجہ صاحب کو بهي چپ کرا هي ديا :

پيا مال اک نظر ميں قرار و ثبات هے
اُسکا نہ ديکهنا ، نگہ التفات هے

اب خواجہ صاحب سے کيا گلہ شکوہ کريں ؟ وہ کہتے هيں کہ مجهے قسموں نے فرصت هي نہ دي :

ناز سے ، عشوہ سے ، غمزہ سے لگا ليتے هيں
وہ جسے چاهتے هيں اپنا بنا ليتے هيں

خواجہ صاحب نے بهي ديکها کہ کسي کي منتيں مفت ميں هاتهہ آتي هيں ، يہ ضد اور هٹ کا موقعہ نہيں :

مقالات

تاریخ تمدن یورپ کا ایک صفحہ

—:(*):—

قمار خانۂ "کارلو"

—:*:—

مونا کو کے مختصر حالات

فرانس کے شہر (نیس) ے مشرق کی طرف ایک چھوٹی سی خرد مختار ریاست (مونا کو) نامی واقع ہے - اس ریاست کے تین طرف ممالک فرانس، اور ایک طرف بحر روم ہے -

اس ریاست کی کل کائنات صرف تین مقامات ہیں : شہر موناکو، کوہ کارلو، اور کندا - ریاست کی آبادی ١٩ - ہزار ہے - جسمیں ١٠٢٤ - شہر موناکو میں، ٣٧٩٤ - کوہ کارلو میں، اور ٦٢١٨ کندا کے باشندے ہیں -

رئیس کا نام شہزادہ (البرٹ) ہے، جو اپنے باپ شہزادہ چارلس ثالث کے وفات کے بعد تخت نشین ہوا -

موناکو کے قمار خانہ بننے کے اسباب

ریاست بہت چھوٹی ہے - اس کی آمدنی اتنی نہ تھی کہ چارلس ثالث، سابق فرماں روائے ریاست کے تمام مصارف اس سے نکل سکتے - اسلیے اس نے پیرس کے ایک باشندے سے توسیع آمدنی کی بابت مشورہ کیا - یہ شخص نہایت چالاک اور فطین تھا - اس نے کہا کہ یہ کوئی مشکل معاملہ نہیں، نہایت آسانی سے آپ ایک بڑے زالی ملک کی آمدنی پیدا کرلے سکتے ہیں - اب تک آپنے صرف اپنی ریاست کی قلیل آمدنی کو صرف کیا - اب بہتر ہے کہ دنیا کی بڑی بڑی ثروت مند قوموں کی دولت پر متوجہ ہوں - اسکے لیے صرف ایک عمدہ قمارخانہ قائم کرنے کی زحمت گوارا کرنی پڑیگی -

چارلس ثالث کو یہ مشورہ پسند آیا، اور اس نے (دوال) اور افاوز دو فرانسیسی شخصوں کو اپنی ریاست میں قمار خانہ قائم کرنے کا لائسنس دیدیا - ان دونوں شخصوں نے ملکے ایک قمار خانہ قائم کیا، لیکن بعض حالات ایسے پیش آے کہ اسمیں کامیابی نہیں ہوئی -

قمار خانہ دوبارہ ...

شہر (ھمبرگ) میں (بلانک) نامی ایک شخص تھا - یہ شخص تار آفس کے کارپردازوں کو رشوت دیکے ان تاروں کو حاصل کرلیا کرتا تھا، جو بنکوں کے نرخ کے متعلق پیرس سے آیا کرتے تھے - اس جرم میں اسکو چھہ ماہ کی سزا ہوگئی - چھہ ماہ کے بعد جب قید خانہ سے نکلا تو اس نے ایک چھوٹا سا ھوٹل قمار بازی کے لیے قائم کیا - اس ھوٹل میں نمایاں کامیابی ہوئی - اس نے خیال کیا کہ اگر کامیابی کی یہی رفتار رہی، تو عجب نہیں کہ حکومت جرمنی ھوٹل کو بند کرانے پر متوجہ ہوجاے - اسلیے اسکو ایک ایسے مقام کی فکر ہوئی، جہاں کسی طرح کی مزاحمت کی خلش نہ ہو - کسیقدر جستجو کے بعد کوہ کارلو کا علم ہوا، اور اس نے فوراً یہاں پہنچکر سنہ ١٨٦٠ع میں (دوال) اور (لفاریر) سے قمار گاہ کا لائسنس خرید لیا -

جمال عشق و شرافت

فرانس کے ایک مشہور کامل الفن مصور نے اس تصویر کے ذریعہ "قمار بازی" کے نتائج معزنہ پر دنیا کو توجہ دلائی ہے -

(طامس) ایک سنگ دل قمار باز، رات کو گھر سے نکلا - جس طرح قطب نما کی سوئی ہمیشہ قطب کی طرف رہتی ہے، اسی طرح قمار باز کا دل بھی قمار خانے کی جستجو سے ہٹ نہیں سکتا - لیکن عین اسی وقت اس گھر میں ایک اور دل بھی تھا، جسکی محبت کی ہوئی بالکل اسی طرح "طامس" کے بے مہر دل کی طرف پھری ہوئی تھی!

اسکی بیوی نے اپنے شیر خوار بچے کی طرف دیکھا، جسکو صبح سے دودھ کا ایک قطرہ نصیب نہیں ہوا تھا کیونکہ خود اسکی ماں پر دو شامیں فاقے کی گذر چکی تھیں - وہ بلک رہا تھا، لیکن اسنے جلد ہی اسکی طرف سے آنکھیں ہٹالیں اور ان تر آب آنکھوں سے، جنمیں حسرت و مایوسی کے آنسو بھرے ہوے تھے (طامس) کی طرف دیکھا -

آہ! "عورت" کی نظر، جبکہ اسمیں مایوسی ہو! آہ وہ قطرۂ عالم کی حکمران جمیل، جسکی نگاہ قاہر امیدوں اور مایوسیوں کی بخشش گاہ ہے، کون دیکھہ سکتا ہے کہ خود کسی نگاہ سے رحم امید کی طالب ہو؟

لیکن (طامس) نے اسکی نگہ امید طلب، اور اشک داد خواہ، کی حقارت کی - اس نے بے پروائی سے اسے ٹھکرا دیا - وہ سونچنے لگی کہ یہی بے مہر، اشک محبت سے نا آشنا، آنکھیں تھیں، جنھوں نے ایسے پانچ سال چپ ادب ایسے ہی رات ... اپنے اس شانے محبت خواہ سے میرا ہاتھ ترکردیا تھا! ... ... اس نے مجسمہ محبت عاشق تھی لیکن آج میں اس سے رحم کی طالب ہوں!

وہ قمار خانے کی طرف روانہ ہوگیا - کاش وہ کسی طرح دیکھہ سکتا کہ یاس و حسرت کی نگاہیں کس طرح اسکا تعاقب کر رہی ہیں؟ وہ عشق قمار سے بیخود تھا - کاش اسے یاد آتا کہ ایک دل ہے، جو اسی کی طرح قمار محبت میں بازی ہار چکا ہے، اور اب فتح یاب دشمن کے قبضے میں ہے!!

صبح کو "وہ" اٹھی - بچے کو گود میں لیا اور قمار خانے میں آکر اپنے گم گشتۂ قمار کو تلاش کیا - اسکا سر جھکا رہا تھا مگر اس کو سننا پڑا کہ رات کو پولیس کا ایک گروہ اسکے شوہر کو گرفتار کرکے لے گیا ہے - اب اسکی آنکھیں خشک تھیں - سفر حیات کی ایک خاص منزل انسوونکی تھی ہے، مگر وہ اس سے گذر چکی تھی - وہ راہ پوچھتی ہوئی قید خانے کے دروازے پر پہنچی - بچہ اسکی گود میں تھا - دروازے کے روزنوں سے جھانک کر دیکھنے لگی کہ طوق و زنجیر کی اس فضاے محن میں وہ کہاں ہے؟

کون کہہ سکتا ہے کہ اس وقت اسکے دل میں کیا خیالات گذر رہے تھے؟ عورت کے دل کو، اس گنج مخفی، اس طلسم جمیل، اس عقدۂ حسن کے دل کو، اس دنیا میں کون سمجھہ سکتا ہے؟؟

میں گردش رقص کي جگهه نهیں ملتي تهي ' اسلیے جو رقاص جهاں کهڑا تها ' وهیں اپنے پاؤں سے استیج کے چوبین تختوں کو کوٹ رها تها !!

یه ایک رقص مغلوبه کا اصلي ایکٹ تهـا اگر (سر هنري اررنـگ) زند هوتا اور اس مجمع کو دیکهتا ' تو یقین هے که ان پرجوش نوجوانوں کي ایک کهیپ تو ضرور اپنے ساتهه لیجاتا -

(۱۲)

لیکن اس عجیب الخلقت تماشے کا ایک خاص منظر تو رہ هي گیا -

جونهي رزولیوشن کے پاس کرنے کا غل مچا ' هم نے دیکها که معاً سر (راجه صاحب محمود آباد) اپني کرسي سے مضطربانه اٹهے ' اور (نواب وقار الملک) بهادر کے هاتهوں کو بے اختیارانه چوم لینا چاها - نواب صاحب قبله کي جو سچي عظمت قوم کے دل میں هے ' اسکے لحاظ سے اگر (راجه صاحب) انکے قدم بهي چوم لیتے تو یه کوئي بڑي بات نه تهی ' لیکن رزولیوشن کے پاس کرنے کے ساتهه هي اس مضطربانه اور بیخودانه تعظیم کا هم مطلب نه سمجهے که دست بوسي کي قیمت نقد کیلیے کوئی متاع نقد بهي هوني چاهیے - مگر اب خود نواب صاحب قبله کي تحریر گرامي سے یه عقدہ حل هوگیا ' اور معلوم هوگیا که واقعي اُس وقت راجه صاحب اپني بے اختیارانه اظهار ممنونیت میں حق بجانب تهے -

یاد هوگا که نواب صاحب قبله نے اپني تحریر میں ایک جگهه ارقام فرمایا هے :

" بعض معزز دوستوں نے پرائیوٹ طور پر مجهسے پوچها که کیا آپ رزولیوشن کي تائید کرینگے ؟ میں نے عرض کیا که میرے مرتبه مسودہ اور اس میں اختلاف هے اسلیے میں ترمیم پیش کرونگا - اس پر مجهسے بهت اصرار کیا گیا که میں ایسا نه کروں ورنه جلسے میں بهت گوبڑ هوجائیگي * * * * مسٹر محمد علي نے رزولیوشن پیش کرتے هوے کها که رات کو بڑي رات گئے تـک اس رزولیوشن کے متعلق مشورہ هوتا رها اور فلاں فلاں صاحبوں کے اتفاق سے (جن میں میرا نام بهي انهوں نے لیا) اسکا مسودہ مرتب هوا هے (حالانکه یه صحیح نه تها کیونکه نواب صاحب کے مجلس سے چلے آنے کے بعد بعض لوگوں کو موٹر کاریں بهیجکر بلوایا گیا اور خود هي اس رزولیوشن کا مسودہ ' اور ممبران ڈیپوٹیشن کي فهرست مرتب کي - نواب صاحب قبله کے سامنے یه بات قرار پائي تهي که صبح کو خود ایک مسودہ رزولیوشن مرتب کرکے پیش کریں ' چنانچه بقیه رات جاگ کر اور سخت تکلیف و مشقت برداشت کرکے انهوں نے مرتب فرمایا ' لیکن صبح کو کسي نے پوچها تک نهیں که وہ مسودہ کهاں هے - الهلال)

اسپر میں نے اپنے اُن معزز دوست کو جنهوں نے خاموش رهنے کي تاکید کي تهي توجه دلائي که اس رزولیوشن کي ذمه داري اب میرے اوپر بهي آتي هے ' مگر انهوں نے اس وقت سکوت فرمایا اور کوئي جواب نهیں دیا - اُس وقت میں نے اپنے آپ کو سخت مشکل میں پایا *
جلسے میں ایک طرف تو میرا نام مجوزین فهرست میں خلاف واقع لیا گیا * * * اور جلسے کو دهوکا دیا گیا ' دوسري طرف اس بات کي کوشش کي گئي که میں جلسے میں بالکل سکوت اختیار کروں "

اب اس " عقدۂ دست بوسي " کا حل بالکل سامنے هے - یه مضطربانه اظهار تعظیم و تکریم اسلیے تها که " اگر آپ خاموش نه رهتے تو یه کشتي طوفاني کیونکر ساحل مراد تـک پهنچتي ؟ "

(۱۳)

حریفان خلوت نے " صحبت نیم شبي " کي مجلس خاص کے مزے لوٹے ' لیکن اس بادہ گسارا نه فیاضي کا اعتراف کرنا چاهیے که صبح کي مجالس عام کو بهي سر شاري و بیخودي سے محروم نه رکها - کیونکه بارہ دري سے نکلکر جو کچهه گذري ' اسکي ذمه داري تو کوئي نهیں لے سکتا اور کیوں لے ؟ لیکن اسمیں شـک نهیں که بارہ دري کے اندر تو سبهي مست تهے :

بیخود اس دور میں هیں سب حاتم
اندنـوں کیـا شـراب سستـي هے !

لیکن هم کهیں کهه چکے هیں که همارے ساقي مآب دوست نے پلائي تو ضرور کوئي ایسي هي شے ' جسکا رنـگ سرخي مائل ' اور نظروں کے لیے ولولہ انگیز تها ' لیکن اسمیں شک هے که کهیں پاني تو زیادہ نهیں ملا دیا تها - کیونکه هم نے ۲۸ - هي کو دیکها که نشه هرتے هوتے جمهائیاں آني شروع هوگئیں تهیں ' اور چهرے اکثر بے حال تهے - بارہ دري سے نکلنے کے بعد هي چند مدعیان ازادي نے جنسے هم نے پوچها که یه کیا هنگامه تها ؟ لیکن وہ رزولیوشن کا مطلب بهي نه بتلاسکے ! جب کها که بے سمجهے بوجهے آپنے بهي تو " رقص مغلوبه " میں حصه لیا تها ' تو یکایک انکے سر میں خارش شروع هوگئي ' حالانکه اب هاتهه کي جگهه ' سر نهیں بلکه پیشاني تهي :

گیـا هے سانپ نکل ' اب لکیـر پیٹا کر

وهاں تو سب دم بخود رهے لیکن ڈیپوٹیشن کي شرکت کا مسئله ایسا نه تها ' جو بعد کو یاد نه آتا - هم نے سنا هے که بقیه تمام دن اسي معرکه آرائي میں صرف هوا :

یه بعد از انفصال اب آور هي جهگڑا نـکل آیا

بزرگان پنجاب نے فوراً اپنا بستر لپیٹا که هماري قائم مقامي کا لحـاظ نهیں رکهـا گیـا ' اور صحبت نیـم شبي کي کسي کو خبر بهي نهیں دي ' گویا آور تو تمام صوبوں کی قائم مقامي کا کامل لحاظ رکها گیا تها !! سنا هے که جناب (راجه صاحب) اسٹیشن دوڑے هوے گئے ' که خدا کیلیے آور جو جي میں آے کیجیے ' مگر روٹهکر تو نه جائیے :

تم هي سچے سهي اس بات کا جهگڑا کیا هے ؟

مسٹر محمد علي نے پہلے انکے بستروں پر قبضه کیا تها مگر نه چلي - جناب راجه صاحب گئے اور دلوں پر اسطرح قبضه کرلیا که دو ممبر آور بڑها دیے :

رنجیدہ میروي ز سر کوئے او سلیم !
چون میشود ' نیاید اگر از قفا کسے ؟

بمبئي کے لوگوں کو بهي سخت شکوہ تها - همارے ایک دوست نے کها که " صاحبزادہ افتاب احمد خاں صاحب کو اعلان جنگ دے آیا هوں - جب یه حال هے تو آئندہ سے الفراق بیني و بینک ' معلوم نهیں که اس الٹي میٹم کا کیا جواب ملا ؟

الهـــلال کي ایـجنسي

— * —

جب کہ میرے یہ خیالات هیں ' تو اب بآسانی اندازہ ہو سکتا ہے کہ مجھے اسوقت کتنی مایوسی ہوئی ہوگی ' جب ۲ - دسمبر کو لکھنؤ پہنچکے یہ سنا ہوگا ' کہ اس جلسہ میں ۲۴ ممبروں کی ایک کمیٹی کو " بلینک چک " دیدیا گیا ہے اور انکو اقتدار دیا گیا ہے کہ جو چاہیں کریں ' حتی کہ اگر چاہیں ' تو قوم کے طول طویل غور و تامل کے بعد بالاتفاق طے کردہ امور کو بھی بیدردی اور بے خبری سے پامال کردیں ؟

ہمارے معترم لیڈر نواب وقار الملک بہادر محمودآباد ہاوس میں فروکش تھے - میں یہ خبر سنتے ہی سیدھا انکے پاس گیا - میں نے کہا کہ اس فیصلہ کن ڈیپوٹیشن کیلیے جو تدبیر اختیار کی گئی ہے ' وہ قوم کے مصالح کے لیے سخت مہلک ہے - نواب صاحب نے جواب میں فرمایا : " میں اسکا ذمہ دار نہیں " -

جلسہ کے بعد نواب صاحب نے پریس میں ایک نہایت مبسوط خط بھیجا ہے ' جسمیں ان تمام اعمال پر سے پردہ اٹھا دیا ہے جو وفد سازی کے لیے اختیار کیے گئے تھے - یہ خط نہایت سنگین اور گراں وزن اعتراضات پر مشتمل ہے - اسکی اشاعت پر ایک مہینہ گزر چکا ' مگر با وجود اسکے اب تک نہ اسکی تردید کی گئی ہے اور نہ تشریح !

مجھے امید ہے کہ مبالغہ طرازی نہ سمجھی جائیگی اگر میں کہوں کہ سب سے زیادہ ذمہ دار اور معزز قلم سے نکلے ہوے اس خط نے تمام قوم میں بے چینی پیدا کردی ہے اور اس کمیٹی کے خلاف قوم کے طرف سے قابل التفات آوازیں بلند ہو رہی ہیں -

یہ خط جب پریس میں آیا تو اسی وقت ڈیپوٹیشن کی ممبری قبول کرنے میں مجھے پس و پیش ہوا ' اور بالاخر میں نے فیصلہ کر ہی لیا کہ اس اعزاز کی بالاکراہ منظوری سے انکار کردوں ' لیکن میرے بعض ایسے بہاری احباب نے ' جنہوں نے اس تحریک میں سرگرم حصہ لیا تھا ' دوستانہ طور پر مشورہ دیا کہ اسکی پہلی ہی منزل میں مستعفی ہوکے ' ایک نازک ترین وقت میں قوم سے کنارہ کشی کرنے کا الزام اپنے سر نہ لوں - ان احباب نے مجھے یہ بھی مشورہ دیا کہ میں کمیٹی کے اولین جلسہ میں ' جو ۵ - ماہ حال کو دہلی میں منعقد ہونے والا تھا ' شرکت کروں اور ممبروں کے سامنے اپنے خیالات ظاہر کردوں - مشورہ معقول تھا - میں نے قبول کرلیا -

چنانچہ اسی خیال کا نتیجہ تھا کہ میں دہلی گیا اور میں نے ایک باقاعدہ رزولیوشن کی صورت میں یہ تحریک کی کہ کمیٹی کی تمام کارروائی عام طور پر (پبلک) کی جاے ' اور وقتاً فوقتاً شائع کیا جاتا رہے کہ ہم اب تک کیا کرچکے ہیں اور کیا کیا کرنا چاہتے ہیں ؟ (تاکہ قوم کو ہماری نسبت راے قائم کرنے کا موقعہ ملے) -

میں نے یہ بھی تحریک کی کہ ڈیپوٹیشن میں کثرت راے سے جو اشخاص اختلاف کریں ' انکے نام بھی شائع ہونا چاہئیں ' تاکہ کم از کم قوم کو یہ معلوم ہوجاے کہ ڈیپوٹیشن کے فلاں فلاں ممبر نے فلاں راے دی تھی ' گو کثرت راے کے آگے نہ چلی -

میں نے کہا کہ کانسٹی تیوشن کمیٹی کی کارروائی میں جو اخفا کیا گیا تھا ' اس نے عام قلوب میں بے اعتمادی اور شکوک پیدا کردیے ہیں اور اسلامی اخبارات نے نہایت سخت زبان میں اسکی مخالفت کی تھی - میرے پاس اس یقین کے وجوہ ہیں کہ قوم اسلامی اخبارات ہی کے ساتھ ہے - پس اگر یونیورسٹی کی تحریک کو کامیاب بنانا ہے تو کمیٹی اپنے ساتھ عام راے کا بھی دفتر رکھے - میں پیش بینی کرتا ہوں کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو مستقبل میں نہایت شدید مشکلات اور ناگوار تفریق کا خطرہ ہے ' جس سے مطلع کرنا بحیثیت ایک فرد قوم کے میرا فرض ہے -

میں نے کہا کہ یہ صحیح ہے کہ اسوقت ۳۰ - لاکھ روپیہ جمع ہے مگر یہ نہ بھولنا چاہیے کہ مصارف یونیورسٹی کے سمندر میں یہ ایک قطرہ سے زیادہ نہیں - ابھی بالکل آغاز ہے اور آج کے بعد پھر بارہا ہمکو قوم کی مدد کی ضرورت پڑیگی - پس ممبران کمیٹی قوم کے ساتھ جیسا برتاو کرینگے ' ویسے ہی برتاو کی انکو قوم سے بھی امید رکھنا چاہیے ' جب کہ آیندہ ضرورتوں کے لیے وہ اسکے سامنے ہاتھ پھیلائینگے -

اگر ممبر اسوقت قوم کے فیصلہ کی عزت کرینگے اور انکی پیروی ' تو قوم پسندیدگی ' مسرت ' اور گرمجوشی کے ساتھ انکا استقبال کریگی ورنہ اسمیں عالمگیر " نفرت " پیدا ہو جائیگی ' جس کا ایک اور صرف ایک ہی سبب یہ ہوگا کہ کمیٹی نے قوم کی راے ظاہر نہیں کی ' بلکہ اپنی شخصی راے ظاہر کی ' اگرچہ وہ قومی راے سے کتنی ہی مختلف تھی -

جیسا کہ پہلے سے میرا خیال تھا ' میری راے کو اکثر حاضر الوقت ممبروں نے منظور نہیں کیا - " اخفا " اور " راز داری " پر اصرار کیا گیا ' مصلحتاً اسوقت فیصلہ صادر نہیں ہوا اور ایندہ اجلاس لکھنؤ کے لیے ملتوی کردیا گیا -

حال میں کمیٹی کے طرف سے دہلی کے جلسے کی ایک روئداد شائع ہوئی ہے - میں دیکھتا ہوں کہ میری تحریک کا اسمیں کہیں ذکر نہیں اور وہی اپنی پرانی " اخفا " کی پالیسی پر عمل ہے -

ان حالات کی بنا پر میں محسوس کرتا ہوں کہ راست بازی کے ساتھ ایسے ڈپوٹیشن کے ساتھ نہیں رہسکتا ' جسکی کارروائی کی تائید میں دیدہ و دانستہ نہیں کرسکتا - اسلیے آپکے آپ کو استعفا دینے پر مجبور پاتا ہوں ' اور اس خط کے ذریعہ استعفا پیش کرتا ہوں - مجھے یقین ہے کہ میرے استعفا سے کمیٹی کے لیے معاملہ ہموار ہوجائیگا ' اور اسکو کام کرنے میں آسانی ہوگی -

اخر میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اگر مجھے ایک لحظہ کے لیے بھی یقین ہوتا کہ آپکی کمیٹی کے لیے (موجودہ طرز عمل کے باوجود) میں مفید ثابت ہوسکتا ہوں تو نہایت خوشی سے اس عظیم الشان کام میں آپکے ساتھ شریک ہوتا ' جو اسوقت آپکے سامنے ہے -

چونکہ معاملہ عظیم الشان اور عام اہمیت کا ہے ' اسکے علاوہ میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ پبلک کو میرے استعفا کے اسباب معلوم ہوجائیں ' اسلیے اس خط کو پریس بھیجنے کی آزادی حاصل کرتا ہوں -

مظہر الحق

(بیرسٹر اٹ لا - بانکی پور)

اولڈ بوائز ایسوسی ایشن

— * —

میں نہایت ممنون ہونگا اگر اپ مجھے اجازت دینگے کہ اپکی اخبار کے ذریعہ سے جملہ ہندو اور مسلمان اولڈ بوائز صاحب مدرسۃ العلوم علی گڈہ کو خواہ وہ ممبر ہوں یا نہ ہوں اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے طرفسے مدعو کروں کہ وہ ایسوسی ایشن کے سالانہ جلسہ و ڈنر میں جو ۲۱ - ۲۲ - ماہ حال کو کالج ہذا میں منعقد ہوگا تشریف لاکر شرکت فرمائیں - چونکہ اس سال کے جلسہ میں بہت سے نہایت اہم امور کو طے کرنا منظور ہے اسوجہ سے یہ جلسہ معمولی جلسہ نہ ہوگا جملہ صاحب کا تشریف لانا نہایت ضروری ہے - جو صاحب ممبر ہوں مگر کسی وجہ سے تشریف نہ لاسکیں وہ بدرجہ مجبوری اپنی تحریری راے پندرہ ماہ حال تک دفتر ایسوسی ایشن میں بھجدیں -

نیاز مند شوکت علی   انریری سکریٹری اولڈ بوائز ایسوسی ایشن

بلانک نے ۹ - لاکھہ گنی لگا کے نہایت ماہر انجینیروں کی زیر نگرانی ایک پر شوکت عمارت اور ایک دلکش پائیں باغ تیار کرایا ' اور ہمبرگ سے اپنا تمام سامان ' قمار بازی بھی لے آیا - رفتہ رفتہ اس قمار خانے کی شہرت پھیلنے لگی - دور دور سے لوگ آ آکر شریک ہونے لگے ' اور تھوڑے ہی دنوں کے اندر قمار خانہ یورپ اور امریکہ کے قمار بازوں کا ایک عظیم الشان مرکز ہوگیا -

قمار خانے کی آمدنی

اس قمار خانے کی آمدنی اس تخمینے سے کہیں زیادہ ہے ' جسقدر ان حالات کے علم کے بعد کیا جاسکتا ہے - ریاست میں حفظ امن ' نگرانی باغات ' اصلاح ریلوے کے مصارف اور اسکے علاوہ ریاست کو ایک لاکھہ فرنک سالانہ دینا ' بلانک کے بجٹ کی صرف چند مدیں تھیں -

اس نے اسی قمار خانے کے خالص منافع سے اپنے تمام مصارف کے بعد دس ملین پونڈ جمع کر لیے تھے !

لیکن ایک نئی مشکل یہ پیدا ہوئی کہ باشندگان ریاست کو قمار خانہ پسند نہ تھا - قمار خانے کے خلاف عام جوش یہاں تک بڑھا کہ رعایا نے رئیس کے مقابلہ میں بغاوت کر دی - بلانک نے اس موقعہ سے عجیب طرح سے فائدہ اٹھایا - اس نے یہ تجویز پیش کردی کہ تمام رعایا ٹیکس سے معاف کر دیجائے - انکے معارضے میں ٹیکس کی پوری رقم میرا قمار خانہ ادا کر دیا کریگا -

اس تجویز نے رعایا کے دلوں کو مسخر کر دیا اور بغاوت فرو ہوگئی -

ان مصارف کے معلوم ہونے کے بعد غالباً یہ تخمینہ (جیسا کہ کیا گیا ہے) بیجا نہیں ' کہ بلانک کو قمار خانے سے کئی ملین پونڈ سالانہ کی بچت تھی ! !

قمار خانے کا لائسنس اور اسکا معاوضہ

اس قمار خانے کا لائسنس بلانک کے پاس سے ایک کمپنی کے ہاتھہ میں گیا - اس کمپنی نے لائسنس کی تجدید سنہ ۱۹۴۷ ع کے لیے کی ' اور اسکے مقابلہ میں ریاست کو ۱۸۹۵ ع تک ۲۴ - لاکھہ پونڈ دیتی رہی - لیکن اسکے بعد یہ رقم برابر ترقی کرتی رہی تھی - چنانچہ سنہ ۱۹۰۷ - میں کمپنی نے ۵ لاکھہ پونڈ ' اور سنہ ۱۹۱۳ ع میں ۶ - لاکھہ پونڈ ادا کیے ' اور سنہ ۱۹۱۷ ع میں ۸ - لاکھہ پونڈ ' سنہ ۲۷ ع میں ۹ لاکھہ پونڈ ' اور سنہ ۳۷ ع میں ۱۰ - لاکھہ پونڈ دیگی -

قمار خانے کے بند کرنے کی کوشش -

قمار خانے کی دلکشی اور عالمگیری روز بروز بڑھتی گئی - یورپ کے دولتمند خاندانوں کے ممبر یہاں آنے اور قسمت آزمائی کرنے لگے - قمار خانے کے قواعد اس طرح سے ترتیب دیے گئے تھے کہ اکثر لازمی طور پر کھیلنے والے ہارتے تھے ' گو بظاہر وہ سمجھتے تھے کہ جیت بھی جایا کرتے ہیں - نہیں معلوم بر اعظم اور یورپ کے کتنے شخصوں اور خاندانوں کے خزانہ ہاے عظیمہ تھے ' جو اسکی سرزمین میں مدفون ہیں ! آزادانہ قمار بازی کے جلو میں افلاس ' اور افلاس کے جلو میں اجتماعی مفاسد ہمیشہ رہتے ہیں - انگلستان اور فرانس نے اسکی روز افزوں دلکشی پر توجہ کی اور رئیس پر زور ڈالا کہ قمار خانہ بند کرنا چاہا - ممکن ہے کہ انگلستان اور فرانس کلید (قسطنطنیہ) کی حوالگی کی بابت دولت عثمانیہ کے مقابلہ میں کامیاب ہوں ' کیونکہ وہ ایک ایشیائی سلطنت ہے ' مگر یورپ کی ایک ریاست کے مقابلے میں (گو وہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہو ؟) یورپ کی بڑی بڑی فوجی اور اخلاقی قوتیں بھی بیکار ہیں - رئیس نے اس متفقہ یاد داشت کے جواب میں صاف کہدیا کہ اگر قمار خانہ کے بند کرنے پر وہ مجبور کیا گیا تو اپنی خود مختاری سے دست بردار ہوجائیگا اور شہنشاہ جرمنی کی ماتحتی قبول کرلیگا - اس جواب سے مدبران فرانس و انگلستان کے ہوش اڑ گئے ' اور یاد داشت واپس لیلی گئی -

و فی ذلک ' فلیتنافس المتنافسون ! !

استعفا اور خط

مسلم یونیورسٹی ڈیپوٹیشن

بنام سکریٹری صاحب مسلم یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی

جناب نواب صاحب !

جب سے میں دہلی سے آیا ہوں ' نہایت تردد کے ساتھہ غور کر رہا ہوں کہ آیا یونیورسٹی ڈیپوٹیشن میں اپنی ممبری کے قائم رکھنے کے ساتھہ میں قوم کو کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہوں ؟ نہایت افسوس کے ساتھہ کہتا ہوں کہ جس نتیجہ پر پہنچا وہ یہ ہے کہ " نہیں "

یہ پیچیدہ سوال چونکہ مسلمانان ہندوستان کے لیے معقول حد تک اہم ہے ' اسلیے قدرتاً مجھے اپنے خیالات کی بالتفصیل تشریح کرنا چاہیے -

گذشتہ دسمبر کو کانگرس کے اجلاس بانکی پور کی استقبالی کمیٹی کا صدر تھا - فرائض صدارت کی مشغولیت کی وجہ سے فونڈیشن کمیٹی کے جلسہ لکھنو میں شریک نہ ہوسکا ' اور میری عدم موجودگی میں میرا نام بھی ممبران ڈیپوٹیشن کی فہرست میں شامل کر دیا گیا -

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر میں اسوقت موجود ہوتا تو ضرور بالضرور ہر ایسے رزولیوشن سے اختلاف کرتا ' جسکا منشا یہ ہو کہ کسی خاص جماعت کو اسدرجہ کامل اختیارات دیدے جائیں - میں بذات خود ہمیشہ سے اس اصول کا سخت مخالف ہوں کہ چند اشخاص کو (خواہ انکی زندگی کتنی ہی نمایاں کیوں نہ ہو) غیر محدود اختیارات تفویض کر دیے جائیں -

یونیورسٹی ایک ایسا مسئلہ ہے ' جس سے تمام قوم کو نہایت سرگرم اور ناگزیر دلچسپی ہے - ہر طبقے اور ہر حلقے سے چندہ آیا ہے - شاہ و گدا ' یتیم و بیوہ ' فقرا و درویش ' سب نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق چندہ میں حصہ لیا - میں نے اپنے صوبے میں فراہمی چندہ کے کام میں شرکت کی تھی - میں بلا مبالغہ اور الفاظ کے بالکل لغوی معنی میں ' شہر بشہر اور قصبہ بقصبہ اسطرح پھرا ہوں کہ میرے ہاتھہ میں کاسۂ کلاہ تھا ' اور کوچہ و بازار میں دریوزہ گری تک سے پیسے اور پائیاں وصول کر رہا تھا - اسلیے میری حیثیت ایک معتمد علیہ شخص کی ہے - میں اپنے آپ کو ان لوگوں کے سامنے جوابدہ سمجھتا ہوں جنھوں نے اس بارے میں اعتماد کیا تھا اور ذمہ دار ہوں اس کا ' کہ " لیڈروں " کی " توثیق " پر چندہ دینے والوں سے جو وعدے کیے گئے تھے ' وہ واجبی طور پر پورے کیے گئے یا نہیں ؟

لکھنؤ کے جلسہ میں میرے نزدیک یہ ہونا چاہیے تھا کہ چند اصولی امور مثلاً چانسلر کے اختیارات ' کالجوں اور اسکولوں کا الحاق ' یونیورسٹی کی ساخت وغیرہ ' قطعی و مختتم طور پر طے ہو جاتے ' اور دیگر جزئیات ایک چھوٹی سی کمیٹی کے سپرد کردیے جائے -

مراسلات

آبادي کے تاثیر کا اندازہ کرلیتے هیں - اندروني تغیرات کے مقابلہ میں مسلمانوں کي جو حالت رهي اس سے انکو یہ انداز هوگیا کہ مسلمان آبادي کے عضو ماؤف ' ترقي کے سد راہ ' حاکم پرستي کا پیکر ' پالیسي کے نقاب پوش ' اور حق فروش اشخاص پر ایمان لانے والے هیں -

حکمران قوم سے جذبات کي پاس داري کي امید صرف اس جماعت کو رکھنا چاهیے ' جو اپنے آپ کو حکمران گروہ کي نگاہ میں وزندار اور اهم ثابت کرچکي هو - اور اهمیت کارنامہ هاے اسلاف کے اعادہ سے نہیں حاصل هوتي ' بلکہ صداقت ' حریت ' عبرت عیرت ' حمیت ' اور اثیار سے ثابت هوتی ہے - پس جب کہ ائتلاف مثلث اور اسکي مسلمان رعایا میں صرف حکومت کا تعلق تھا ' اور اس حیثیت سے اس نے اپنے آپ کو نہایت پست ذوق ' کم حوصلہ خوشامد طراز ' اور جذبات کش ثابت کردیا ' تو کیوں ائتلاف مثلث مسلمانوں کے جذبات کے لیے اپنے قیمتي مصالح کي قرباني کرتیں ؟

خلاصہ یہ کہ التوے جنگ پر دستخط کرنے سے پہلے بلغاریا کا ادریانوپل اور جزائر ایجین کي حوالگي پر مصرنہ هونا ' مگر لندن میں صلح کانفرنس کے منعقد هوتے هي ان دونوں مطالبات پر نہایت شدید اصرار کرنا ' بلقاني پالیسي میں ایک پراسرار تغیر ہے اور غالباً یہ دول ائتلاف مثلث کے اشارہ سے هوا ہے - باب عالي نے ان بیجا مطالبات کا یہ جواب دیا ہے کہ اس نے مقدونیا جسمیں سالونیکا اجیسا اهم شہر موجود ہے ' دیدیا - البانیہ کي حد بندي انکي مرضي پر چھوڑ دي ' اور کریت میں تعلقات عثماني کے بقا و عدم بقا کو دول کے هاتھہ میں دیدیا - ان اهم رعایتوں کے بعد وہ ادریانوپل کے دینے پر راضي نہیں ' کیونکہ وہ قسطنطنیہ کي کنجي ہے ' اسکے باشندوں کا بیشتر حصہ مسلمان ہے ' لیکن جب اس جواب پر بھي بلقاني اصرار میں فرق نہ آیا اور ائتلاف مثلث کا زور پڑا تو باب عالي نے مضافات ادریانوپل کے تین مقام : مصطفی پاشا ' قرحہ علي ' اور طمراس بھي دیدینے کا وعدہ کیا اور بعض اشخاص کا بیان ہے کہ بحیرہ ابیض پر دده اغاج نامي مقام بھي دینے کا وعدہ کیا ہے -

(یہ کامل پاشا کي آخري فیاضیاں تھیں ' لیکن قدرت نے صفحۂ وزارت اولتدیا : و لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا - الهلال)

یادگار حادثہ هائلہ مشہد مقدس

— * —

۱۱ - ربیع الثاني

— :*: —

مولانا ! میں نے ۲۶- فروري سنہ ۱۹۱۳ ع کے الهلال میں جناب سید علي غضنفر صاحب کا اعلان پڑھا اور بڑے شوق سے پڑھا - مجھے سید صاحب موصوف کے اون خیالات سے اتفاق ہے جو انھوں نے اُن مصائب و مظالم کي نسبت ظاهر فرمائے هیں ' جو حضرت امام حسین اور حضرت علي بن موسیٰ الرضا علیهما السلام پر وارد هوے اور جنکي یاد قیامت تک نہ صرف مسلمانوں کے ' بلکہ هر ایک انصاف پسند اور صاحب درد شخص کے دلکو بیچین و بیقرار رکھے گي -

روسیونکا تشدد ' روسیونکا ظلم ' روسیونکا بلا تمیز سن و سال زن و مرد کو ذبح کردینا ' علماء اسلام کو سولیوں پر چڑھانا ' اور اونکے پاک سینوں کو جنمیں خداء واحد کي توحید ' رسول برحق کي رسالت ' اور اسلام کا پاک نور متمکن تھا ' گولیوں اور سنگینوں سے پاش پاش کردینا ' اور پھر روضہ مبارک حضرت موسیٰ الرضا پر گولہ باري کرکے اوسے سخت بے حرمت کرنا ' کچھہ ایسے دل هلادینے والے واقعات هیں جو صفحہ هستي سے کوئي دنیاوي طاقت نہیں مٹا سکتي - سال گذشتہ میں جب مظالم کا ظہور هوا تھا ' تو یہہ ایک قدرتي امر تھا کہ هر مسلمان کے دل میں اونکي وجہ سے رنج پیدا هو ' چنانچہ مجھے بھي سخت قلق هوا اور طبیعت عرصہ تک بیچین رهي - مگر بعد ازاں میں سمجھہ گیا تھا کہ ان تمام مظاهرات عالم میں قدرت خداوندي کا ایک خاص راز ہے ' جسکا نہ تو هم سردست احساس هي کرسکتے هیں اور نہ هماري دنیاوي بلکہ گم کردہ بصیرت آنکھیں دیکھہ سکتي هیں - کیونکہ یہہ امر یقیني تھا کہ اگر گناہ گار هیں تو مسلمان ' اور اگر شریعت و طریقت محمدي (صلعم) کو فراموش کرکے مضحکۂ عالم بنگئے هیں تو مسلمان ' اور مسلمان بھي وہ ' جو زندہ و موجود هیں - پھر اوس بزرگ طریقت اور امام برحق اور رسول کے بیٹے کا کیا قصور تھا جو آج سے قریباً ۱۳ - سو سال پیشتر اس دنیاء فاني سے رحلت کرگیا تھا ' جسکي [illegible] زندگي خدا رسول کے احکام کي کما حقہٗ پابندي اور خلق خدا کي خدمت هي میں بسر هوئي تھي ؟ یهي وہ چیزیں هیں جنھیں میں راز الهي یا حکمت خداوندي خیال کرتا هوں اور یہ حکمت نہایت هي معني خیز حکمت ہے اور اسکے اصلي و عملي نتایج کے ظہور کے لیے همیں چند سال منتظر رهنا پڑیگا - میرا ایمان ہے کہ جو نتایج اس حکمت بالغہ سے ظاهر هونگے وہ ایسے هونگي جنسے دنیا کي قوموں کي تاریخیں بنتي ہے اور جنکے ذریعہ دنیا میں قومیں اپنے لیے خود تاریخ پیدا کرتي هیں -

سید علي غضنفر صاحب نے اعلان مذکورہ آل انڈیا شیعہ کانفرنس میں جملہ مومنین کو مشورہ دیا ہے کہ ۱۱ - ربیع الثاني مطابق ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۱۳ کے دن تمام اطراف و اکناف هند میں مجالس برپا کریں اور باهم ایک دوسرے سے رسم تعزیت ادا کرکے ارواح طیبہ حضرات معصومین کو شاد کریں -

مجھے سید صاحب موصوف کے اس مشورہ سے اتفاق بھي ہے اور میں اس تجویز کا مخالف بھي هوں - جہانتک انعقاد مجالس تعزیت اور فاتحہ خواني کا تعلق ہے ' اسے تو میں ضروري و لابدي خیال کرتا هوں - یہ بات بھي نہایت ضروري ہے کہ روسي مظالم کي یاد میں ۱۱ - ربیع الثاني کو ایک خاص اهمیت دیجاے اور اسے بھي محرم سے کم نہ سمجھا جاے کیونکہ اس قسم کي تقریبوں سے طبیعت پر ایک خاص اثر پیدا هوتا ہے اور اگر کسي بندہ خدا کے دلمیں درد پیدا هو جاے اور وہ ان مجالس سے متاثر هوکر عملي کام کرنے کي طرف مایل هو جاے تو بلا شبہ ایسي مجالس باعث خیر ثابت هوتي هیں - مگر بات یہ ہے کہ اب وہ وقت نہیں رها کہ هم گھروں میں بیٹھکر رویا کریں - قومي تنزل کي بدیہي نشاني اگر هوسکتي ہے تو اس سے بڑھکر نہیں کہ افراد قوم میں یا تو اپنے تنزل کا احساس هي نہ هو ' اور اگر هو تو اسباب ادبار کے دور کرنے کي طاقت ' جرات ' یا خیال تک نہ آئے - کسي خیال کو عمل میں لانا اور بعد ازاں اوسپر کاربند هونا بہترین وسایل ترقي میں شمار هوتا ہے - عورتوں کي طرح گھر میں بیٹھکر رونے اور بیان کرنے کا زمانہ گذرگیا - مصائب و آلام کي مہیب صورت بُت بنکر همارے

شئون عثمانیه

المسئلة الشرقیه

(۲)

مطالبات بلقان اور ائتلاف مثلث

—:*:—

ایڈریا نوپل کا مطالبه کس کي طرف سے ہے ؟

— * —

ایک عثماني نامه نگار کے قلم سے -

— * —

هم کو اس امر کا یقین هے که بلغاریوں نے التواء جنگ پر اسوقت دستخط کیے هیں، جب که انکے دل میں جنگ کي طرف ذرا بهي میلان نه تها - پهر یه، که ان کو اچهي طرح معلوم تها که دولت عثمانیه اپنے سابق دار الخلافه کو کسي طرح بهي حوالے نهیں کریگي، بلکه یه تو انکي صلح کي یاد داشتوں سے بهي معلوم هوتا تها که وه اس شهر کي سپردگي کا مطالبه نه کرینگے، اور چتالجه سے قسطنطنیه واپس آنے کے بعد ناظم پاشا کي گفتگو سے بهي معلوم هوتا تها که بلغاریوں نے مسئله ایڈریا نوپل سے قطع نظر کرلیا هے -

با ایں همه لندن کانفرنس کے منعقد هونے کے بعد اڈریا نوپل کے لینے پر اصرار کرنا اور یه کہنا که بغیر اسکي حوالگي کے صلح نه کرینگے، کیا معني رکهتا هے ؟ بعض لوگوں کا خیال هے که چتلجا میں اظہار تساهل محض ایک فریب تها، جس کا مقصد یه تها که انکو اپني پراگندگي کے جمع کرنے اور ایڈریا نوپل کے ذخائر کے ختم هو جانے کے لیے دقت ملجائے - اڈریا نوپل کي بابت انکا خیال تها که اسمیں زائد سے زاید تاریخ التواے جنگ سے ایک ماه تک کے لیے سامان خور و نوش هوگا، اور اس بنا پر شهر خود بخود مسخر هو جائیگا -

مگر اکثر لوگوں کا خیال هے که جرمن اور آسٹریا کو نقصان پهنچانے کے لیے دول ائتلاف مثلث کي طرف سے بلغاریا پر زور ڈالا گیا هے که وه اڈریانوپل کي حوالگي پر اصرار کرے، اور چونکه کانفرنس لندن میں هو رهي تهي اور کامل پاشا نے سر ایڈورڈ گرے کے مشوروں سے فائده اٹها نے کي امید ظاهر کي تهي، اسلیے امید قوي تهي که (بلغاریا) کو ایڈریا نوپل ملجائیگا -

(ائتلاف مثلث) میں تین سلطنتیں هیں: روس، فرانس، اور انگلستان - روس کے زور ڈالنے کي وجه تو ظاهر هے، کیونکه اگر اڈریا نوپل بلغاریا کو ملگیا تو سلافي عنصر کي قوت بڑهجائیگي جس کا روس اپنے آپ کو ملجاؤ ماوا کهتا هے - فرانس و انگلستان کے زور ڈالنے کے وجوه بهي جلد سمجهه میں آجاسکتے هیں - یه تو اچهي طرح معلوم هے که انگلستان اور فرانس کو روس کي خاطر داري منظور هے - اور یه خاطر داري اس حدتک عزیز هے که اپني کروروں محکوم مسلمان رعایا کي دلا زاري میں بهي دریغ نهیں - دنیا جانتي هے که ایران کي تباهي کا باني روس اور اسکا مددگار انگلستان هے، کیونکه اگر انگلستان نے اتني چشم پوشي نه کي هوتي، تو اسکي یه حالت نه هوتي - انگلستان اور فرانس کو روس کي خاطر داري اسواسطے عزیز هے که وه اسوقت طاقت کا دیو هے اور اسکي طاقت اور جنگجوئي کو سب تسلیم کرتے هیں، اسلیے اسکي دوستي جرمني کے عفریت اعظم کے خوفناک حملے سے (جس سے انگلستان اور فرانس کانپ رهے هیں) بچنے میں مدد دیگي -

دولت عثمانیه ایک خوان یغما هے، جسمیں یورپ کي تمام سلطنتیں حصه دار هیں - انگلستان نے اپنے لیے مصر، فرانس نے شام، جرمني نے بغداد، روس نے اناطولیا، اٹلي نے طرابلس تجویز کرلیا هے اور هر سلطنت اپنے اپنے پیش نظر حلقے میں پرانا اثر پهیلا رهي هے - مگر یه خیالي تقسیم اسي وقت واقعي هوسکتي هے جب که مریض (ترکي) کے اخري انفاس موقوف هو جائیں اور افتاب هستي همیشه کے لیے بحیرۂ باسفورس میں غروب هوجائے، اسمیں دشواري یه هے که بعض حصوں کے متعلق ابهي طے نہیں پایا که وه کون لیگا ؟ خوف هے که کهیں تقسیم کے وقت خانه جنگي شروع هو اور تمام یورپ میں آگ نه لگجائے - اسلیے یورپ کي راے هے که مریض کے دست و بازو قطع کردیے جائیں تاکه آینده وه مقابله کے قابل نه رهے - ساتهه هي کچهه عرصے تک زنده بهي رهنے دیا جاے تاکه اسکے ۴۰ کرور ساده لوح، نارقف، عدو فراموش، اور دوست و دشمن میں تمیز نه کرنے والے هم مذهبوں پر اسکے ذریعه اثر ڈالا جاسکے، وه همارے هاتهه میں گروی‌رهن هو - جو کچهه هم اسمیں پهونک دیں، وهي بولنے لگے - مسلمان چرواهے کي بکریوں کي طرح آوز پر دوڑیں اور نصرانیت کي قربانگاه طمع پر ذبح کر دیے جائیں -

اسمیں کوئي شک نہیں که مصر کا انگلستان کے قبضه میں آنا انگریزي مصالح کے لیے نهایت مفید هے مگر کیا مسلمان اسکے لیے راضي هونگے که مصر کي (جو دماغ اسلام کهلاتا هے) آزادي (گو زباني هي سهي) خاتمه هو جاے ؟ شام کا فرانس کے قبضه میں آجانا فرانسیسي مصالح کے لیے نهایت مفید هے مگر مسلمانان مراکش و الجزائر و تیونس اس پر راضي هونگے که دولت عثمانیه کے جسم سے ایک ٹکڑا اور کاٹ لیا جائے ؟ بیت المقدس کا کسي عیسائي سلطنت کے قبضه میں آجانا دنیاے عیسائیت کے لیے ایک مژدۂ عظیم هوگا، مگر کیا اسیطرح دنیاے اسلام کے لیے ماتم انگیز خبر نه هوگي ؟ خانه کعبه پر صلیبي جهنڈے کا لهرانا عیسائي دنیا کے لیے از خود رفته کردینے والي خبر هوگي، مگر کیا کوئي مومن قلب جسمیں رائي برابر بهي ایمان هوگا، اسوقت پهٹ نه جائیگا ؟ پس ایسي قوم سے جو هم سے هر حیثیت سے مختلف هو، اوسکے مصالح کي قرباني کي درخواست کرنا یا امید رکهنا، ایک ناجائز درخواست اور امید هے، اور اسکا جواب ذلت آمیز خاموشي کے سوا اور کچهه نهیں هو سکتا -

یورپ میں حکومت تجارت کے مرادف هے - یورپین حکومتیں صرف اسوقت اپني کسی مصلحت سے دست کش هو سکتي هیں جب ثابت هوجائے که اس سے زیاده اهم مصلحت کو ضرر یا نقصان پهنچتا هے - پس اگر ائتلاف مثلث کي اسلامي رعایا یه چاهتي تهي، که انکي حکومتیں اپنے مصالح کے مقابله میں رعایا کے جذبات کا لحاظ کریں، تو انکا اولین فرض یه تها که آپنے آپ کو آبادي کا ایک ایسا جزء ثابت کرتیں، جس سے حکومت کے مصالح پر اثر پڑتا -

اهل مغرب نهایت دانشمند هیں - جزئي جزئي واقعات سے نهایت اهم نتائج اخذ کرتے هیں، اندرون ملک کے سیاسي تغیرات اور ان -

ناموران غزوهٔ بلقان

سرگــــذشت انقـــلاب

(۵)

— * —

انور بے کي طلبي سے ورود قسطنطنیه تک

— * —

(مقتبس از جرائد عثمانیه و مراسلهٔ ڈاکٹر مصباح الدین شریف بے)

— * —

نیز بحالت موجوده غازي انور بے کا قسطنطنیه جانا بهي
ـدرش تها' اور بهت ممکن تها '
اتحـاد و ترقي کے مخالف
ـ فتنهٔ تازه بپا کر دیتے اور کسي
ـد فوجي خدمت کا بهي موقعه
ـدیتے -

ـگ نے اپني ابتد ائي منزلیں
ـکیں ' اور اس عجیب جنـگ
ـ ابتدائي منزلیں هي اسکی
ـا تهي - پیهم شکستوں کي
ـریں برابر غازي موصوف کو
ـچتي رهتي تهیں اور پرنس
ـطوسون پاشا نے روزانه ڈاک کا
ـضم کر دیا تها -

ـ که جسم اسلام کے ایک عضو
ـطل ' اور چهرهٔ ملت کیلیے
ـ داغ ناکامي هو' جب مصطفی
ـا' قرق کلیسا ' شار لو' اور
ـي دنغس کي شکستوں کي
ـریں سنکر وقف درد و اضطراب
ـگئے تهے ' تو اندازه کرو که ان
ـستوں کي خبروں نے موجوده
ـل اسلامي کے سب سے بڑے
ـ و کار فرما فرزند پر کیا اثر
ـا هوگا ؟

ـسلامي مصائب کي خبروں کے
ـتشار نے تمام عالم اسلامي کو جنگ طرابلس کے گذشته واقعات یاد
ـدیے تهے - هر شخص آرزو کرنے لگا تها که کاش " انور بے "
ـ درنہ کي جگه ادرنه میں هوتا ؟ مصر کے بعض غیرت مندان
ـلت نے چار آدمیوں کا ایک وفد طبررق بهیجا' تاکه غازي
ـوصوف کو قسطنطنیه جانے کي طرف توجه دلاے - الجزائر سے
ـدها مراسلات پهنچیں ' جنمیں ارزوئیں کي گئي تهیں که یه وقت
ـرابلس کي جگهه مرکز خلافت کے تحفظ کا هے ' اور آپکو کسي
ـکسي طرح آستانه پهنچ جانا چاهیے - اخبار (الزهره) تیونس میں
ـک موثر اپیل شائع هوئي تهي' جس میں افسوس کیا تها که انور بے
آج قسطنطنیه میں نهیں هیں -

آپ سنکر تعجب کرینگے مگر اب اظهار میں کوئی هرج نهیں
که آپکے هندوستان سے بهي یهي پیام غازي موصوف کے نام بهیجا
گیا تها' اور ایک شخص نے اسي غرض سے وهاں تک کا سفر کیا تها -

تاهم انور بے نے طرابلس سے حرکت نهیں کي اور یا خاموش رهے'
یا یه کها که " ایک وقت میں سپاهي کے سامنے ایک هي جنگ
هوني چاهیے " -

* * *

اب وه وقت آیا جب جنگ ملتوي
اور صلح کے سامان شروع هوے -
کامل پاشا کے تاریک مقاصد بالکل
روشني میں آگئے - اتحاد وترقي
کے ممبروں پر کهلے بندوں ظلم
هونے لگا ' پریس دور حمیدي
کے احتساب میں آگیا' اور جاسوسي
کا بازار پهر گرم هوگیا -

اتحادیوں نے دیکها که هماري
طاقت بالکل توٹ گئي هے ' اور
اصلاح حال همارے امکان سے باهر
هے - اب اگر کوئي علاج هے' تو یهي
هے که اس فرشتهٔ نصرت ' غازي
انور بے کو طلب کیا جاے -

رهي ۸ - آدمي ' جن میں سے
بعض کے نام هم لکهه چکے هیں '
اب اتحاد وترقي کی اصلي کارکن
جماعت تهي - پرنس یوسف
عز الدین کي سر پرستي سے
کسي قدر مطمئن اور بے خوف
هوگئے تهے - وه جمع هوے اور ایک
پوري متفکر اور پر محن رات بحث
و مشوره میں بسر کي - وه دیکهه رهے
تهے که مطلع غبار آلود هے ' طوفان کے
اثار شروع هوگئے هیں بادبان بیکار
هے ' اور موجوں کے طمانچوں سے کشتي تهه و بالا هو رهي هے - اس
وقت جب تک ایک غیبي هاتهه ناخدائي نهیں کریگا ' کشتي کا
ساحل مقصود تک پهنچنا محال هے -

لیکن سوال یه تها که انور بے کو کیونکر اطلاع دي جاے ؟ اگر
مصر کے ذرائع سے اطلاع دي جاتي هے تو اتنا وقت نهیں هے که خط و
کتابت میں ایک عرصهٔ طویل صرف کر دیا جاے - پهر خط و کتابت محفوظ
طریقه سے ممکن نهیں - تیلي گراف اور پوسٹ افس ' دونوں زیر
احتساب تهے - ممکن هے که انور بے کو عذر هو' جب تک پوري
طرح اصلي حالات منکشف نهونگے وه اپنے عذرات کو پیش کرینگے

مشهـور مجاهـد دستـور: (نیـازي بے)
یه تصویر سنه ۱۹۰۸ - کي هے - جب نیازي بے نے (رسنه) سے مشهور
دستوري تحریک کا علم بلند کیا تها -

سامنے کہڑي ہے- ہماري آنکہیں ' ہمارا دل ' ہمارے قوائے دماغي بلکہ جسم و جان بھي اس بات کو محسوس کر رہے ہیں کہ یورپ کي عیسائیت نے اور شکم پرور مدبرین نے ایشیا و افریقہ میں نہیں بلکہ یورپ میں بھي اسلام کي بیخکني اور بربادي کیلیے کمر باندھلي ہے اور کوئي دن خالي نہیں جاتا کہ یورپ کے دفاتر خارجیہ میں کسي اسلامي طاقت یا مسلمان افراد قوم کي تباهي اور اونہیں محکوم بنانے کے سامان پر غور نہیں کیا جاتا ہو- اس بیانسے کسي عقلمند آدمي کو انکار نہیں ہوسکتا کہ موجودہ زمانہ اسلام کي زندگي اور موت کا زمانہ ہے - یا تو اسلام کي عزت ' اسلام کا وقار ' اور اسلام کي عظمت انہیں چند سالوں میں بحال رهیگي اور یا همیشہ کے لیے خدانخواستہ مفقود و نابود ہوجائیگي- یہ ایسے زبردست اور صریح نتایج ہیں کہ انسے انکار کرنا محض جہالت ہے -

مولانا ! یہ وہ وقت ہے جسوقت اسلام مسلمانوں سے ان قربانیوں کا ملتجي ہے جو کسي قوم یا کسي دین کو معراج ترقي پر پہنچانے کیلیے ہر ایک فرد بشر پر لازمي خیل کي گئي ہیں - یہ وقت ہے جب اسلام اس امر کا ملتمس ہے کہ مسلمان قرون اولی کے صفات پیدا کریں اور اسلام اور اسلامي ترقي کے مقابلہ میں کسي چیز کو بھي عزیز نہ رکھیں - مسلمانوں کي مذہبي اور ملکي تاریخ ایسے کارناموں سے بھري [illegible] جو صرف ایک مسلمان هي کیلیے نہیں بلکہ ہر ایک ذیشعور و [illegible] کے لیے مایۂ ناز ہوسکتي ہیں - یہہ وہ وقت ہے کہ مسلمانوں کي متفقہ عملي کوشش اسبات میں صرف ہوني چاهیے کہ نہ صرف ان اسباب پر غور کریں ' جو اسوقت اونکو ہلاکت سے نکال سکتے ہیں ' بلکہ ان اسباب کو پیدا کریں ' اور انپر کاربند ہوں ' اور اونہیں اپنا دستور العمل بنائیں- اب تجاویز کا وقت نہیں بلکہ کام کرنے کا وقت ہے -

حضرت امام حسین علیہ السلام کي شہادت کے عملي نتایج پر اگر غور کیا جاے تو صاف ظاہر ہوجائیگا کہ آپ نے خدا اسکے رسول ' اور اسلام کي حقانیت کے اظہار میں ہر ایک قسم کا آرام ' سلطنت ' سامان اسایش و حکومت وغیرہ کو ترک کر کے اپنے بچے' اپنے بھائي ' اپنے دوست و اقارب ' سب کے سب کمال اطمینان اور صبر و تحمل سے قربان کردیے اور حرف شکایت تک لب پر نہ لائے - یہ تمام تکالیف صرف اسیوجہ سے برداشت کي گئیں کہ یزید کي بیعت کي بدعت کا اظہار رسول کے گھرانے سے نہ ہو اور رسول کي امت ان تمام مکروہات و ممنوعات سے بچے ' جو یزید کے فسق و فجور نے عالم اسلام میں رایج کردي تھیں -

اسلام کے فدائي ایسے هي ہوتے ہیں اور اسلام اسبات پر ناز کرتا ہے کہ اسکي فدائیوں کي نظیر ایسي هي معدوم ہے ' جیسا کہ خود اسلام کا سا کسي اور دین کا ہونا معدوم ہے -

مجالس مجوزۂ سید علي غضنفر صاحب میں مومنین کا یہ فرض ہونا چاهیے کہ ان اسباب کو پیدا کریں جو ایران میں تحریک بیداري کا باعث ہوں - جنکے ذریعہ ایرانیوں کو اسبات کا علم ہوجاے کہ اونکي آزادي ' اونکي قومي زندگي ' اور اونکي قومي سلطنت معدوم ہوگئي ہے اور اگر اونہوں نے اپنے اندر کوئي تغیر پیدا نہ کیا تو وہ بھي انہي چند سالوں کے اندر هي صفحہ هستي سے معدوم ہوجائینگے جیسا کہ اور تساهل شعار اور دست و پا قوموں کا حشر ہوا ہے -

زیادہ نیاز

حکیم امین الدین بیرسٹر ات لا

فہـــرست

زر اعانـــۂ دولت علیۂ اسلامیـــہ

—:##:—

(۱۳)

ان اللہ اشتري من المومنین انفسہم و اموالہم ' بان لہم الجنة

ایک سو پچیس روپیہ جو بذریعہ ڈاکٹر عبد اللہ خانصاحب ساکن بکاني وصول ہوے' اور جنکي مجموعي رقم فہرست نمبر ۱۳ میں شائع کي گئي ہے :—

	پائي	آنہ	روپیہ
محمد عبد اللہ خانصاحب بکاني	•	•	۱۰
مسز عبد اللہ خان صاحب	•	•	۵
میسز عدمان خانصاحب سب انسپکٹر	•	•	۳
منشي عبد الہادي صاحب ہڈ کانسل	•	•	۳
منشي نذر محمد خانصاحب جمعدار سابق	•	۴	•
نذیر خانصاحب پٹیل بارا	•	•	۵
منشي علي حسن صاحب محرر جودیشل	•	•	۴
کاژي بادان مبد نور	•	۸	۳
مسلمانان بہاتہ	•	•	۴
نوھ زان موتي	•	۲	۴
مسلمانان زلائي	•	•	۲
سلدر علي خانصاحب جمعدار بہاتہ	•	•	۲
عبد اللہ خانصاحب	•	۸	۲
شیخ رحیم بخش کانسٹبل بکاني	•	•	۱
مرزا امیر بیگ کانسٹبل	•	•	۱
منشي محمود خانصاحب کانسٹبل	•	۱	۱
امیر خان صاحب کانسٹبل زلائي	•	•	۱
الہي بخش صاحب ہڈ کانسٹبل	•	•	۱
نظیر خانصاحب کانسٹبل زلائي	•	•	۱
منشي سلیمان خان صاحب جمعدار جنگل	•	•	۱
شیخ احمد بخش صاحب ے نوزي	•	•	۱
نور خانصاحب حوالدار	•	•	۱
محفوظ علي صاحب چپراسي	•	•	۱
نظیر خانصاحب سعنہ	•	•	۱
نبي بخش صاحب سعدہ	•	•	۱
بانکے علي صاحب شعدہ	•	•	۱
شیخ علي صاحب	•	•	۱
ملاں رحیم بخش صاحب	•	•	۱
سید خانصاحب	•	•	۱
شیخ اللہ بخش صاحب	•	•	۱
منشي غفور خانصاحب	•	۸	•
اکبر خانصاحب	•	۸	•
میرزا احمد بیگ صاحب	•	۸	•
رجب علي صاحب بورہ	•	۴	•
منا	۳	۱	•
برادران ہنود	۹	۲	۴
(۱) معرفت منشي محمد عبد الغني صاحب پآوازي	•	•	۷
(۲) معرفت منشي محمود خانصاحب ملازم پولس	•	•	۵
(۳) معرفت مرزا امیر بیگ صاحب کانسٹبل	•	۵	۸
(۴) معرفت عبد اللہ خانصاحب	•	•	۵

ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض: جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذایقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابي ستاتي ہو - اعضاء شکني - کمزوري جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمي اور خرابي پیدا ہوتي جاتي ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں غصہ آجاتا ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھہ پاؤں میں خشکي اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجاے اور ٹھنڈے پاني کو جي کرے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہوجائیں اعضاے رئیسہ کمزور ہوجائیں - رقت - سرعت اور کمي باہ کي شکایت دن بدن زیادہ ہوتي جاے تو سمجھہ لو کہ مرض ذیابیطس ہے - جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتي ہے انکو مندرجۂ بالا آثار یکے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علي العموم کاربنکل سے ہوتا ہے - دنبل پشت پر کبھي گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسي کو کاربنکل ہو تو اسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کر لینا چاہیے - اس راج پھوڑے سے سینکڑوں ہونہار قابل لوگ مر چکے ہیں -

مرض کي تشریح اور ماہیت: ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھہ نہ کچھہ خرابي ضرور ہوتي ہے اور اس خرابي کا باعث اکثر دماغي تفکرات شبانہ روز کي محنت ہے بعض دفعہ کثرت جماع - کہنہ سوزاک اور کثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ہوتي بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پاے جاتے ہیں - کبھي ابتداے عمر میں کثرت جماع سے آخر یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے اور کبھي بخار کے بعد یہ مرض شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماري ان گولیوں کو کھاؤ - شیریني - چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستي کروگے تو پھر یہ ردي درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندروني اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کي پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کي کثرت کو روکتي ہیں اور تمام عوارض کمي قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتي ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے - جس سے غذائیت کي ضرورت زیادہ پڑتي ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوي اور مولد خون ہے اسلئے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعیہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکي ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئي دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہي دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے گئي ہوئي قوت باہ حاصل ہوتي ہے - آنکھوں کو طاقت دیتي اور منہ کا ذائقہ درست رکھتي ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتي ہیں - سلسل بول - ضعف مثانہ - نظام عصبي کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچیش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتي ہو سب شکایت دور ہو جاتے ہیں -

قیمت في تولہ دس روپیہ

میر محمد خان - تالپٹر والئي ریاست خیرپور سندھہ — پیشاب کي کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبي صاحب کي گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میري زندگي محال تھي -

محمد رضا خان - زمیندار موضع چنہ ضلع اٹاوہ — آپ کي حب ذیابیطس سے مرض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کي بجاے اب صرف ۵ - ۲ دفعہ آتا ہے -

عبد القدیر خان - محلہ غرقاب شاہ جہان پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبد الشکور خان صاحب اور محمد تقي خان صاحب کے بھائي کو زیادتي پیشاب کے دفیعہ کے لئے ارسال فرمائي تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبد الوہاب ڈپٹي کلکٹر - غازیپور — آپ کي بھیجي ہوئي ذیابیطس کي گولیاں استعمال کر رہا ہوں - بجاے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسن - ڈپٹي کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا - قوت مردمي جاتي رہي - آپ کي گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملازم پوسٹماسٹر جنرل — پیشاب کي کثرت - جاتي رہي - مجھہ کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کي گولیوں سے صحت ہوگئي -

انکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائي قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتي ہیں

— * —

زود کن

داڑھي مونچھہ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں - ۲ تولہ دو روپے

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشي خورد ایک روپے آٹھہ آنہ کلاں تین روپے

حب قبض کشا

رات کو ایک گولي کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور ۲ درجن ایک روپیہ

حب قائممقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فیتولہ پانچ روپے

حب دافعۂ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاري رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے

روغن اعجاز

کسي قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - ناسور - بھگندر - خنا زیر کے گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۲ تولہ دو روپے

حب دافع طحال

زردي چہرہ - لاغري کمزوري دور مرض تلي سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے

برأالساعۃ

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشي چار سو مریض کے لئے ایکروپے

دافع درد کان

شیشي صدہا بیماروں کے لئے - ایکروپے

حب دافع بواسیر

بواسیر خوني ہو یا بادي ریحي ہو یا سادي - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے

سرمۂ ممیرہ کراماتي

مقوي بصر - محافظ بنائي - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء - سرخي - ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ معہ سلائي سنگ یشب دو روپے

پتہ :-

حکیم غلام نبي زبدۃ الحکما - لاہور

نامور مدافع ملي : غازي عزيز بک

چنکے مجاهدانه اقدامات عظیمه نے اندرون طرابلس کو اتلي کیلیے ناقابل تسخیر بنا دیا ہے
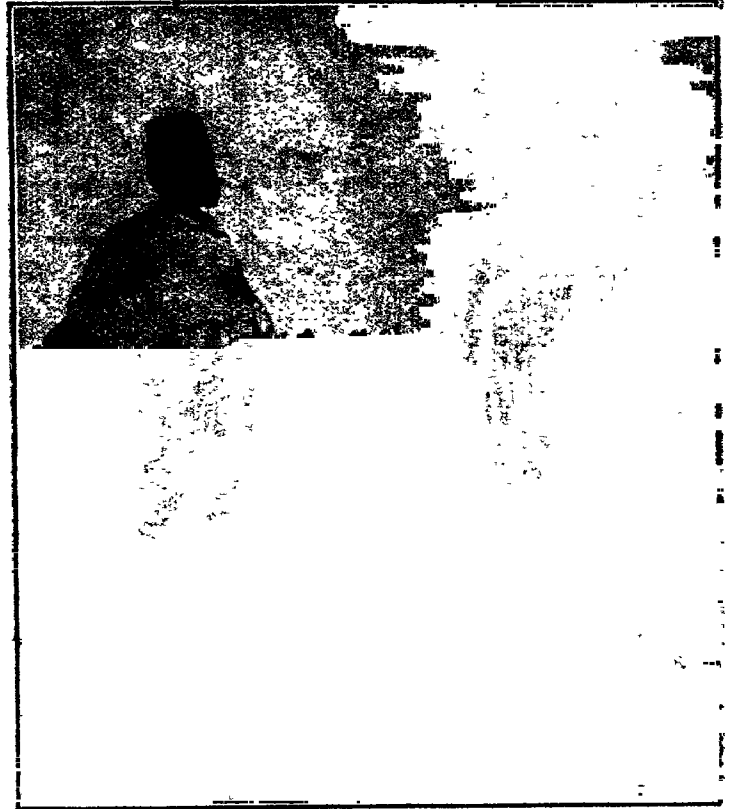
ایسي تفصیل خط و کتابت میں ممکن بهي نہیں -

اسکا ایک هي علاج تها ' یعنے فوراً ایک معتمد شخص روانه هوجاے اور مصر کي راه سے پوشیده طرابلس پهنچکر غازي انور بے کو اپنے همراه لاے - جو چند آدمي انقلاب کا سامان کر رہے تهے ' ان میں سے هر شخص خود قسطنطنیه میں نہایت قیمتي وقت رکهتا تها ' اور جن کاموں میں مصروف تها ' وه خود نہایت اهم اور عظیم الشان تهے - اسلیے اس جماعت میں سے کوئي شخص نہیں جاسکتا تها -

بالا خر راے قرار پائي که انور بے کے رفیق قدیم و همراز ' مشہور مجاهد دستور و جانباز ملت (نیازي بے) کو اس مہم کیلیے منتخب کیا جاے اور ان سے در خواست کي جاے که ملک کو انقلاب دستور کے زمانے سے بهي بڑهکر ایک خطرناک حالت سے نجات دیں اور اس خدمت کو منظور کرلیں -

یه معلوم نہیں که جس وقت یه تجویز قرار پائی ' اس وقت (نیازي بے) کہاں تهے ؟ یقیناً وه کسي فوج کے همراه هونگے -

تاهم اسقدر قریب موجود تهے که فوراً انکو اطلاع دي گئي اور شریک کار هوگئے -

ڈاکٹر (مصباح الدین) لکهتے هیں که في الحقیقت هماري کامیابي کي اصلی تاریخ انور بے کے ورود سے نہیں ' بلکه (نیازي بے) کي شرکت سے شروع هوتي ہے - کیونکه اگر اس جانفروش ملت کي خدمات عظیمه عین وقت پر میسر نه آجاتیں ' تو انور بے کا ورود اور اسکے تمام نتائج محیّره ظهور پذیر هي نه هوتے -

نیازي بے فوراً بهیس بدلکے قسطنطنیه سے ایک جرمن جہاز پر روانه هوگئے - اسکندریه سے قاهره آے اور بغیر کسي کو اطلاع دیے (حتی که عمر طوسون پاشا اور اپنے بعض اخص الخواص دوستوں سے بهي نہیں ملے) طبروق پہنچے اور وهاں سے درنه اس هیئت میں گئے که خود (انور بے) نے ایک کردي مجاهد کی صورت میں انہیں دیکهکر تعجب کیا -

* * *

طیار هو جانے کے بعد انور بے کے سامنے دو موانع سخت تهے - ایسے شخص کي جستجو ' جو انکے بعد کامل طور پر انکا جانشیں هو اور قبائل سنوسیه کے جوش مدافعت کے قیام ' انکی تعلیم و تربیت ' اور جمیعت و جلب وسائل جنگ کا پورا انتظام کرسکے - دوسرا خود (شیخ سنوسي) کا اطمینان -

امر اول کے طرف سے اطمینان کرنیل (عزیز بک) کی موجودگي نے کردیا ' جو پہلے عراق میں سرکاري عہده دار تهے اور اجراے جنگ کے بعد ایک مجاهد کي حیثیت سے آکر شریک جهاد هوگئے - انکے جانفروشانه عزائم اور مجاهدانه اعمال نے تمام قبائل اندرون طرابلس میں انهیں هر دلعزیز اور محبوب القلوب بنا دیا تها -

(شیخ سنوسي) سے وه خود ملے اور (نیازي بے) نے قسطنطنیه کے تمام موجوده حالات انکے ذهن نشیں کر دیے انہوں نے سمجهایا که اگر اس نازک ترین وقت میں هم نے بهي غفلت کي تو طرابلس کي مدافعت کے نتائج بهي همیں کچهه کام نه دینگے -

ایک مجلس خاص مرتب کي گئي جس میں انور بے نے اپنے چند خاص معتمدین اور محرمان راز کو بلایا اور اس بارے میں مشوره کیا - پچهلے نمبر میں اس موقعه کي ایک تصویر درج کي جا چکي ہے -

(المؤید) کي وه تمام اشاعات محض کذب و افترا تهیں ' جن میں (انور بے) کے اس حالت میں چلے آنے کا شکوه کیا گیا تها که تمام قبائل عرب اور شیخ سنوسي انسے برهم هوگئے هیں اور متاسف هیں که خلاف عهد انهوں نے بے وفائي کي - جو دل اسلام اور اسکي ملت بیضا سے عهد وفا باندهچکا ہے ' وه کسي سے بے وفائي نہیں کرسکتا -

شیخ سنوسي خود غازي موصوف کے سفر کے ارادے میں شریک تهے - انکو قسطنطنیه کے تمام موجوده حالات سمجهاے گئے تهے ' اور وه جانتے تهے که اس وقت (انور بے) کي خدمات کا اصلي مستحق اندرون طرابلس نہیں ہے - عزیز بک سرحد سلوم تک خود انکو پهنچانے آے تهے اور (موٹرکار) میں انکے ساتهه بیٹهے تهے - البته مصالح وقت کا اقتضا یهي تها که اس حرکت کو بالکل پوشیده رکها جاے ' اور انور بے کے عجایب اعمال کا ایک بڑا جلوه ' انکي پوشیدگي اور طلسم نمائي هي میں ہے -

بهر حال (انور بے) روانه هوگئے - (سلّوم) سرحد مصر کا وه اخري مقام ہے ' جس پر جنگ طرابلس کے زمانے میں برطانیه نے باسم مصر قبضه کرلیا - وهاں تک وه اپني خاص موٹرکار میں آے انکے همراه صرف انکا ایک جان نثار ملازم تها ' جسکو وه اپنے ساتهه قسطنطنیه سے لاے تهے -

صحراے لیبیا میں اثار تمدن !

(غازي انور بے) موٹرکار میں بیٹهکر طبروق جا رہے هیں

PRINTED & Published by A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. Pblg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA

اطلاع - ڈاکٹر ایس - کے برمن کي خوبصورت تصويردار کافوري جنتري سنه ۱۹۱۳ع کي متفرق جگهه کي دس شريف آدميوں کا نام پته لکهنے پر بلا قيمت و محصول بهيجي جاتي هے -

عرق پودينه

ولايتي پودينه کي هري پتيوں سے يه عرق بنا هے اسکا رنگ پتي کے رنگ کاسا هے اور خوشبو بهي تازي پتيوں کي سي آتي هے يه عرق ڈاکٹر برمن کي صلاح سے ولايت کے نامي دوا فروش نے بنايا هے رياح کيليے نهايت مفيد دوا هے پيٹ پهولنا ڈکار کا آنا پيٹ ميں درد بدهضمي متلي اشتها وغيره رياح کي علامات دور هوجاتي هيں - قيمت في شيشي ۸ آنه محصول ۵ آنه

ڈاکٹر ايس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹريٹ کلکته

انگريزي حکومت کا مسلمان هوجانا

—*—

اب بالکل يقيني هے - کيونکه حضرت شيخ سنوسي کے خليفه نے بمقام بيروت سيدي خواجه حسن نظامي سے آئنده حالات کي نسبت جسقدر پيشين گوئياں کي تهيں (اور جنکو کتاب شيخ سنوسي کے حصه اول و دوم ميں شائع کرديا گيا تها) سب هر بهو سچي ثابت هوئيں - اب صرف انگريزي حکومت کے مسلمان هو جانيکي پيشين گوئي باقي هے - جو خدا نے چاها تو عنقريب پوري هوگي - پس اگر آپ يه پيشين گوئياں اور ترکي و ايران علي الخصوص افغانستان و جاپان و چين وغيره کے انجام کار کو ديکهنا چاهتے هيں - تو رساله شيخ سنوسي کے دونوں حصے پڑهئے - قيمت هر دو آٹهه آنه -

کليـات اکبر - لسان العصر و جدان الملة خان بهادر مولوي سيد اکبر حسين الهٰبادي کے زبردست کلام کے دونوں حصے چهپ کر تيار هيں - کاغذ لکهائي چهپائي نهايت اعلي هے - اور صرف همارے هاں دستياب هو سکتے هيں - قيمت هر دو حصص ۳ روپيه ۸ آنه -

مضامين خواجه حسن نظامي ميں غدر کے اور تيموريه خاندان کے سچے مگر نهايت درد ناک قصے درج هيں نيز آلو - مچهر - دياسلائي وغيره عنوانوں پر نهايت مزيدار اور معني خيز مضامين هيں -

سفرنامه هندوستان بمبئي، گجرات، کاٹهياواڑ، سومنات وغيره مقامات کا دلچسپ سفر نامه بطريق روز نامچه از سيدي خواجه حسن نظامي دهلوي قيمت ۸ آنه -

اسلام کا انجام مصر کے شيخ المشائخ کي حوصله افزا پيشين گوئياں - قيمت ۴ آنه

اسرار مخفي رموز کا خزانه بس ديکهنے کے قابل قيمت ۴ آنه -

ترکي فتح شاه مشتاق احمد صاحب منجم دهلوي کي پيشين گوئياں - قيمت ۲ پيسه

دل کي مراد - شاه صاحب کے طلسماتي تعويذ قيمت ڈيڑه آنه -

کارکن حلقه نظام المشائخ دهلي سے منگائيے

شائقين تواريخ و تصوف کو مژده

—:○*○:—

مزارات اوليـــا دهلي بالکل نئي تصنيف هے - تمام اولياے کرام و صوفياے عظام جو دهلي کي مقدس سر زمين ميں مدفون هيں ان کے بسيط حالات سلسله وار دو حصوں ميں درج کئے گئے هيں - زائرين کے ليے اس سے بڑهکر کوئي رهنمـا نهيں هو سکتـا - قيمت حصه اول ۶ آنے حصه دوئم ۴ آنے هر دو حصص معه محصول ڈاک و خرچ وي - پي پيکنگ وغيره ۱۰ آنے -

هندوستـــان کي اسلامي تاريخ عهد افغانيه - مصنفه صوفي کرام الهي صاحب ڈنگوئي - ۴۲ تواريخوں کا لب لبـــاب هے - معترضين کے حملوں کا معتبر اور مستند حوالوں کے ثبوت سے جواب ديا گيا هے - فاضل اجل مولوي سيد احمد صاحب مولف لغـات آصفيه فرماتے هيں که اس ... هندوستان ... [illegible] ...ں گذري قيمت ۲ روپيه ۸ آنے محصول ڈاک و خرچ وي - پي ۳ آنے -

...ب ڈپو و جنرل اخبار ايجنسي بازار بلي ماران - دهلي -

حميـديه هـــوٹـل

—:○*○:—

نمبر ۱۳۱ لور چيت پور روڈ

—:*:—

همارے هوٹل ميں هر قسم کي اشيـاے خوردني و نوشيدني هر وقت طيار ملتي هيں نيز اسکے ساتهه مسافروں کے قيام کيليے پر تکلف اور آرام ده کمروں کا بهي انتظام کيا گيا هے جو نهايت هوادار فرنشڈ اور بر لب راه واقع هيں جن صاحبوں کو کچهه دريافت کرنا هو بذريعه خط و کتابت منيجر هوٹل سے دريافت کر سکتے هيں - جنـگ ترکي و اٹلي اور جنـگ بلقان کي جمله تصويريں هماري هوٹل ميں فروخت کے ليے موجود هيں مع تصوير شيخ سنوسي وغيره -

المشتـــــــــهر شيخ عبـد الـکريم مالک حميـديه هوٹل

سسٹـم راسکوپ ليورواچ ۱۹ سائز

مضبوط سچـا وقت برابر چلنے والي معه محصـول دو روپيـه آٹهه آنه ايم - اے - شکـور اينڈ کو نمبـــر ۱ - ۵ ويليسلـي اسٹـريٹ ڈاکخانه دهرمتلا کلکته -

5/1 Wellesley Street P. O. Dharamtollah Calcutta.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين (القرآن الحكيم)

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor :

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد ابو الکلام الدهلوی

مقام اشاعت

۱ - ۷ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکته

عنوان تلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانه ۸ روپیه

ششماهی ٤ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ۱۱ — کلکته : چهارشنبه ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۳۱ هجری — جلد ۲

Calcutta : Wednesday, March 19, 1913.

فهرس

—*—

تصاویر

—*—

شذرات

—:○:(*):○:—

" ایک شکسته دل مسلمان "

—:*:—

مندرجهٔ صدر دستخط سے اپکا خط پهنچا - آپنے جن امور کو لکها هے وه مدت سے خود ہی نشست کے پیش نظر هیں ' اور اپنے کاموں میں مصروف هوں - بعض اسباب کی فراهمی کا انتظار ' اور مقاصد مهمه پیش نظر ' والا مرییده سبحانه ' انه سمیع مجیب الدعوات -

تعجب هے که آپ نے اپنا نام اور پته نهیں لکها ؟ بهتر هے که خط و کتابت کا سلسله جاری کیجیے - (ابو الکلام)

هفتهٔ جنگ جنگ کی فن خبر گو مختصر مگر پر معنی هے - ایڈریا نوپل کی نسبت پال مال گزٹ کا بیان هے :

" صوفیا سے لندن میں ایک پرائیوٹ تار اس مضمون کا موصول هوا که سخت جنگ کے بعد بلغاریوں نے قلعه (هتنتریلا) پر مع ۴ - سو آدمیوں کے قبضه کرلیا هے اور عنقریب خاص ایڈریا نوپل میں داخله کی امید هے " -

مگر بلغاری سرکاری محکمه اطلاع خاموش هے - ایسی گرانقدر و پر امید فتح کے موقع پر خاموشی کے کیا معنے ؟

۱۰ - هزار سروی مع ۴۰ - توپوں کے سقوطری پهنچگئے هیں اور شرنک گوله باری هیں -

۱۱ - کو بابار میں سخت جنگ هوئی - عثمانی فوج نے معتاد شجاعت سے مقابله کیا اور عثمانی جنگی جهازوں نے مدد دی -

۱۷ - فروری سے حمیدیه روپوش تها - مگر ۱۱ - کو ظاهر هوا - سقوطری سے ۷۰ - میل کے فاصله پر درازه کے سروی لشکر گاه پر ' گوله باری کی - ریوٹر کا بیان هے که کوئی شدید نقصان نهیں هوا - مگر اس بارے میں همارا خاص تار ناظرین پڑهچکے هیں ' اور اب بمبئی کے عثمانی قنصل کو حسب ذیل اطلاع پهنچی هے :

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچہ نہ پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں ' ورنہ بعد کو في پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پتہ کي تبدیلي کي ضرورت ہو تو مقامي ڈاکخانہ سے بندوبست کرلیں ' اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے تبدیل کرانا ہو تو دفتر کو ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے ري - پي کي اجازت -

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام همیشہ خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري نمبر کا حوالہ ضرور دیں -

نوٹ ـــ مندرجہ بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور ہے اور اس وجہ سے اگر کوئي پرچہ یا پرچے ضائع ہوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمہ دار نہ ہوگا -

(منیجر)

شـــرح اجـــرت اشتـــهـــارات

—*—

میعاد اشتہار	في صفحہ	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک هفتہ ایک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپیــہ	۱۰ روپیہ	۷½ روپیہ	۸ آنہ في مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبہ "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنہ " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنہ " " "
چھہ ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنہ " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنہ " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئي اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رہیں گے لیکن انکي اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچیس فیصدي زائد ہوگي -

(۳) ہمارے کارخانہ میں بلاک بھي طیار ہوتے ہیں جسکي قیمت ۸ آنہ في مربع انچ ہے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور همیشہ انکے لئے کارآمد ہوگا -

---

شرائـــط

(۱) اسکے لئے ہم مجبور نہیں ہیں کہ آپکي فرمایش کے مطـــابق آپکو جگہہ دیں ' البتہ حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں ' چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں ' اور سہ ماہي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني ہوگي اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي همیشہ لي جائیگي اور وہ کسي حالت میں پھر واپس نہوگي -

(۳) منیجر کو اختیار ہوگا کہ وہ جب چاہے کسي اشتہار کي اشاعت روک دے' اس صورت میں بقیۂ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جاے گا -

(۴) ہر اُس چیز کا جو جوّے کے اقسام میں داخل ہو' تمام منشي مشروبات کا' فحش امراض کي دواؤنکا اور ہر وہ اشتہار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنی شبہہ بھي دفتر کو پیدا ہو' کسي حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ ـــ کوئي صاحب رعایت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسي قسم کا رد و بدل ممکن نہیں -

میں اپني عظمت کا اعتراف کرانے کیلیے طیار ہے' جسکے لیے انکا زمانۂ قیام حیدرا باد همیشه مشهور رها ہے -

جو سازشي خاموشي و تجاهل' اور جاهلانه و مقلدانه تغافل انکي اس تحریر کي نسبت ظهور میں آیا ' هم بادب عرض کرینگے که نواب صاحب اسپر توجه نه فرمائیں - هم سے زیاده بهتر اور زیاده عملي طور پر انهیں معلوم ہے که حق کي معیت کیلیے اصلي سوال فرض کا ہے' نه که نتیجه کا - اسکي تکمیل نتیجه کي محتاج نهیں ہے' بلکه صرف اعلان کي - قوم کو ابتک اسکا چهینا هوا دماغ واپس نهیں ملا ہے - وه مسمریزم کے معمول کي طرح ابتک اپنے اختیار میں نهیں ہے - کسي بات کیلیے غل مچائیے اور ایک هي وقت میں بهت سي آوازیں بلند کردیجیے ' تو چاروں طرف سے منتشر گله آ آکر جمع هونے لگتا ہے - چپ رهیے تو کسي کو هوش نهیں که کهاں چلنا چاهیے اور کون چروااها ہے ؟

کیا غضب کي بات ہے که سال بهر سے یونیورسٹي کیلیے ایک شور قیامت بپا ہے - جس کو دیکهیے آزادي کے شراب میں بدمست - اخباروں میں یهی ذکر' جلسوں میں اسي کے رزولیوشن ' صحبتوں میں اسي کا چرچا - پهر ۲۶ - دسمبر کو دیکهیے تو معلوم هوتا تها که آزادي کے دیوتا کے یه جانباز پوجاري نهیں معلوم آج کتنوں کا خون کرکے رهیں گے ؟ لیکن جب معامله آخري منزل تک پهنچا اور وهي هونے لگا ' جسکے خوف سے سال بهر تک آزادي کے بیٹوں کو نیند نهیں آتي تهي ' تو سب کو اسطرح فریب کا سانپ سونگهه گیا که :

اب آنکهیں رهتي هیں دو دو پهر بند !

نادانو ! سال بهر سے چیخ رهے تهے که قوم کي قسمت چند آدمیوں کے هاتهه میں دینا نهیں چاهتے ' پهر یه کیا تها ' جو جیتے جي آنکهیں بند کرکے تم نے دیدیا ؟

تو داني حساب کم و بیش را !

پهر اس وقت کو بهي جانے دو - کها جاے گا که هوش و حواس هي اس کے درست تهے - لیکن کئي هفتے کے بعد جب ایک ایک سب سے بڑے بزرگ اور قابل احترام زبان نے واقعات پر سے پرده هٹایا ' اور اس وقت تک تو ۲۸ - دسمبر کي چهني هوئي عقل واپس آگئي هوگي - پهر بهي کسي کي زبان کهلي ؟ کوئي جلسه منعقد هوا ؟ کوئي رزولیوشن پاس کیا گیا ؟

نواب صاحب قبله مطمئن رهیں - آج لوگ انکي آواز سے تغافل کرتے هیں لیکن دل نهیں کرسکیں گے - البته اس وقت محض تاسف هوگا اور آج تلافي مافات کي فرصت باقي ہے -

---

نواب صاحب قبله کے مضمون سے نئے نئے انکشافات هوے هیں : ابتدائي حصه کو چهوڑ دیتے هیں که وقت کم ہے - صرف ۲۶ - سے دیکهیے - رات کو ڈیپوٹیشن کے ممبروں کي فهرست مرتب هوئي اور قرار پایا که پچهلے ممبروں کو قطعي طور پر رکها جاے - انکے چلے آنے کے بعد فهرست اڑا دي گئي ' اور بقول نواب صاحب کے اپنے آبائي ترکے کي تقسیم کي طرح چار آدمیوں نے بیٹهکر جسطرح جي میں آیا باهم تقسیم کرلیا - کها گیا که هماري پارٹي کے نصف اور تمهارے نصف ' چلو جهگڑا ختم هوا :

بردند و برادرانه قسمت کردند

کسي صوبے کي قائم مقامي کا پته نهیں - بنگال سے ایک آدمي نهیں - دهلي سے بهي کسي کو نهیں لیا - پچهلے ممبر صاف الگ کردیے گئے - جن لوگوں سے اپنے ذاتي تعلقات اور دوستیاں تهیں' جن جن شهروں میں وه رهتے تهے ' وهي وهاں کے قائم مقام هوگئے -

پهر نواب صاحب سے کها که آپ رزولیوشن طیار کریں ' انهوں نے اس پیري و علالت میں صبح تک جاگ کر رزولیوشن کا مسوده طیار کیا ' اور صبح کو منتظر رهے که حسب وعده لوگ آئیں گے' مگر جلسے میں پهنچے تو وهاں ایسے لوگ موجود تهے ' جو انکے سامنے انکي عدم موجودگي کو موجودگي سے تعبیر کرنے کے بے امان حربے سے آراسته تهے !

پهر جب نواب صاحب نے اختلاف کرنا چاها تو انکو روکا ' اور اصرار کیا که خاموش رهیں - اسمیں کوئي شک نهیں که رزولیوشن کے مجوزیں میں نواب صاحب کے بهي شامل هونے کي فریب دهي نے لوگوں کو اور زیاده مطمئن اور خاموش کردیا تها -

نواب صاحب قبله نے اس موقعه پر قوم سے معذرت کي ہے که وه باایں همه حالات خاموش نه رهتے' مگر کچهه تو شب بیداري کي تکلیف و قدرتي ضعف و نقاهت کے سبب سے وه فهرست کے ناموں کو غور سے نه سن سکے' اور کچهه اس خیال سے بهي خاموش رهگئے که مخالفت اس موقعه پر موجب تفریق و نزاع هوگي - اور پهر بصورت غلطي بعض نهایت درد انگیز لفظوں میں قوم سے معافي مانگي ہے' جنکو پڑهکر همارے دل پر سخت چوٹ لگي اور بے اختیار آنکهوں میں آنسو آگئے - اول تو جس قوم کي حالت ایسي افسوس ناک هو' جیسي که انکے مضمون کے ساتهه تغافل کرنے میں نظر آ رهي ہے' وه اسکي مستحق هي کب ہے که نواب صاحب قبله کي زبان مبارک اسکے آگے معافي خواه هو ؟ اور پهر جو کچهه هو' هم تو انکو یقین دلاتے هیں که انکي خاموشي پر کوئي اعتراض نهیں کیا جاسکتا - انکي مجبوریاں واضح هیں - هم نے خود اسوقت محسوس کیا تها که کرسي کي نشست انکے لیے سخت تکلیف ده ہے - وه بیٹهه نهیں سکتے اور گراني سر کي شدت سے مضطرب الحال هیں - ایسي حالت میں مشکل تها که کارروائي کے احتساب کا وقت پاتے - بالفرض اگر یه کوئي غلطي بهي تهي ' تو اس مضمون کي اشاعت کے بعد اسکي تلافي هوگئي - وه کیسے درد انگیز لفظوں میں قوم سے رخصت هونا چاهتے هیں ! حالانکه کمبخت قوم کے پاس انکے بعد اور کیا ہے ؟ الله تعالے انکے انفاس مبارک میں برکت دے اور ابهي عرصے تک انکا سایه همارے سرپر قائم رهے - وه فرماتے هیں که آئنده سے میں نه کسي جلسے میں شریک هوسکونگا اور نه کوئي تحریر هي لکهه سکونگا - میں کهتا هوں که آپ تو ان لوگوں میں هیں ' جنکا صرف قوموں میں رهنا هي قوموں کي عزت و عظمت کیلیے کافي ہے - کام کا یهاں سوال نهیں -

---

ترکي فتح

— * —

چتلجا لائن پر ایک خونریز جنگ

— * —

قسطنطنیه ۱۹ مارچ

آج کا سرکاري بیان ہے که چتلجا میں پیدل سپاه کے ساتهه سخت خونریز جنگ کے بعد ترکوں کو شاندار فتح حاصل هوئي -

مزید یه که ترکي سپاه تمام چتلجا لائن پر دشمن کے ساتهه مستعدي سے مصروف جنگ ہے -

" حمیدیه نے پہلے سرویی لشکر گاہ پر درازو میں گوله باری کی - اسکے بعد سینٹ جان اور میڈوا پر آتش افشانی کرتا رها - دشمنوں نے بڑی بڑی توپوں سے مقابله کیا مگر کچھه نه چلی - یونانیوں کے سات جہازوں میں سے ایک اُسی وقت غرق هو گیا اور باقی بهی غرق هو چکے هونگے " -

ریوٹر کے ۱۵ - کے تار سے بهی اسکی تصدیق هوتی هے -

باب عالی کے ۱۷- کے تار میں بیان کیا گیا هے :

۱٦- تک ادرنه اور بلیر کی حالت میں کوئی تغیر نہیں هوا - چتلجا میں هماری فوج دشمن سے کئی بار معرکه آرا هوئی سب میں دشمن کو شکست هوئی - (کیلفک کوئی) پر قبضه کرتے هوے دشمن کو سخت نقصان پہنچایا -

---

بلقانی اتحاد کا خاتمه باوجود اس سخت نگرانی کے جو خبروں کے اظہار میں کی جا رهی هے ' بلقانی اتحاد کے خاتمے کے واقعات و حوادث اب دنیا کے سامنے آگئے هیں - اور یہی هونا تها -

سلانیک کی خانه جنگیوں کے واقعات محتاج تفصیل نہیں - یونانیوں اور سرویوں اور بلغاریوں میں ادهر سخت خوں ریز جنگیں هوئیں اور دونوں طرف کے صدها آدمی مقتول هوے - ان خبروں کے اخفا کی بڑی کوشش کی جا رهی هے -

۱۸ - کو صوفیا سے تار آیا هے که پارلمینٹ میں مخالف جماعت نے حکومت کی پالیسی پر تنقید کرتے هوے کہا :

" سرویی اور یونانی مفتوحه مقامات میں بلغاریوں کو گرفتار کر رهے هیں - ان دونوں کے کشور ستایانه حوصله مندیوں کی وجه سے اتحاد بلقان خطره کی حالت میں هے " -

---

شاہ یونان کا قتل سب سے زیادہ اهم خبر اس سلسلے میں شاہ یونان [illegible] هے - اب تک تار نہایت مبهم حالت میں هیں - [illegible] بجے صبح کی خبر تهی که کسی شخص نے سلانیک میں طمنچه کی ضرب سے قتل کر دیا - ۲ - بجے اتنا اور اضافه هوا که وه ایک راه سے گذر رهے تهے که (الیکو اسکی نس) نامی ایک سوشیلسٹ نے سات نالی کے ایک طمنچه سے حمله کیا - حمله دو گز کے فاصلے سے کیا گیا تها اور قاتل نے اپنا اظہار دینے سے انکار کر دیا -

هم اس امر کو مشتبه سمجهتے هیں که قاتل سوشیلسٹ تها - کچهه عجب نہیں که بلغاری یا سرویی هو -

---

صلح کی نئی شرطوں کا صوفیا کے نیم سرکاری اخبار (میر) نے ذکر کیا تها - اب ۱۸ - کے تار میں سرکاری طور پر وه ظاهر هوگئی هیں - صرف گیلی پولی کو مطالبات سے مستثنی کردیا هے - باقی تمام مقامات کا مطالبه هے - نیز تاوان جنگ ' اور بلغاری رعایا کیلیے خاص مراعات و رعایات کا -

دول شرائط کے سخت اور قابل ترمیم هونے کا اعتراف کرتے هیں -

دول یورپ نے اپنی گذشته متفقه یاد داشت میں دهمکی دی تهی ' که اگر ترکی نے صلح منظور نه کی ' تو خود قسطنطنیه اور اور ایشیائی ترکی کی حفاظت خطرے میں پڑ جائیگی ' اور نیز یه که ائنده دول سے امید مداخلت نه رکهی جاے -

کامل پاشا نے عاجزی کا سر جهکا دیا تها ' اسلیے وه ایسے هی یاد داشتوں کا مستحق تها ' لیکن جب شوکت پاشا نے تلوار کے قبضے پر هاتهه رکها تو اب تک نه تو قسطنطنیه کے خطرے میں پڑنے کا وقت آیا هے ' نه ایشیائی ترکی کے تباه هونے کا ' اور نه اب دول یورپ هی کو مداخلت سے انکار هے ! !

افکار و حوادث

—○:*:○—

عرصه هوا ' هم نے (الهلال) میں چند افتتاحی مقالات لکهے تهے ' اور مسلم یونیورسٹی کے خواب گراں کی اُس تعبیر سهل کو (جو آنریبل ممبر تعلیم کے تعبیر نامے سے کمیٹی نے حاصل کی تهی) " نشهٔ شام کی نصف شب " سے موسوم کیا تها که :

بنتی نہیں هے بادهٔ و ساغر کہے بغیر

مگر یاد هوگا که همارے بعض احباب نے اسے ناپسند فرمایا تها ' شاید اسلیے که ایسا کہنا اُن جامہاے هوش افگن کی تحقیر تهی ' جنکی پے در پے بخشش نے تشنه کامان صحبت کی یه حالت کردی تهی که :

حریفان را نه سر ماند و نه دستار !

لیکن وه شراب هی کیا ' جسکا کیف و سرور نصف شب تک بهی ساتهه نه دے ' اور پہلی هی پہر میں یه حالت هوجاے که جن هاتهوں میں کچهه دیر پہلے شعلهٔ حیات سے لبریز جام تهے ' اب دیکهیے تو شدت اعضا شکنی و وفور احتضار خمار سے برف کی سل بنکر رهگئے هیں !

که زود اخر شود ایں نشهٔ و من در خمار افتم

بهرحال هم نے اس تشبیه کی صحت پر زیاده اصرار بهی نہیں کیا :

سخت شرماے وه ' اتنا نه سمجهتا تها انهیں
چهیڑنا تها تو کوئی شکوهٔ بیجا کرتا

لیکن ۲۸ - دسمبر کو یادش بخیر لکهنو میں رات کے " دو بجے " جو خلوت بادہ گساری منعقد هوئی تهی ' هم سمجهتے هیں که اسکی صبح کاذب تو نمودار هوگئی اور صبح صادق میں بهی دیر نہیں - تارے جهلملا رهے هیں ' اور سفیدی پهیلتی جاتی هے - اگر نشهٔ شام کی نصف شب خمار میں بسر نه هوئی تو مان لینے میں همارا کوئی حرج نہیں ' اب دو بجے کی پچهلی پہر کی بنا آشامیوں کو دیکهنا چاهیے که صبح تک سرور قائم رهتا هے یا نہیں ؟

یہی سبب هے که هم نے گذشته اشاعتوں میں اس سرگذشت کی سرخی میں ترمیم کردی - همارے دوست " نشهٔ شام کی نصف شب " پر معترض تهے - خیر ' اب " نشهٔ نیم شبی کی صبح خمار " کو قبول فرمائیں :

کوئی تو بات هنسی کی نکلے
خندهٔ صبح قیامت هی سهی !

هم نے به تحقیق سنا هے که اس صحبت کا خاتمه گو دو بجے هوا مگر آغاز باره بجے هوا تها - اسلیے " نیم شبی " کی ترکیب پر اعتراض نه کیجیے -

---

لیکن جناب (نواب صاحب) قبله کی تحریر گرامی کی نسبت هماری معروضات ابهی باقی هیں - سب سے پہلے تو انکے اس احسان عظیم و جلیل کا اعتراف کرنا چاهیے ' جو باوجود علالت و ضعف و نقاهت یه مضمون لکهکر انهوں نے قوم پر کیا ' اور اُس خاموشی کی پوری تلافی هوگئی ' جس کے لیے جلسے میں وه مجبور کیے گئے تهے - یه مضمون فی الحقیقت نواب صاحب کی صداقت شعاری اور حق پرستی کی اُن آیات عظیمه کا ایک شاندار حصه هے ' جو انکی حیات مبارک کو اس دور نفاق اور عصر فساد میں ممتاز و نمایاں کردیتی هیں ' اور جنسے معلوم هوتا هے که اگر مخالف عناصر کا غلبه اور مجبور کن اسباب کی کشاکش نهو ' تو انکا وه تاریخی کیریکٹر هر معامله

..بعد احداً افضل	علي بن موسي سے بڑھکر صاحب علم
..ورع ولا اعلم من علي	و تقوی نه پایا - پس انهي کو
..بن موسي - فلذلك عقد	اپنے بعد ولي عهد خلافت مقرر
..له العهد من بعده -	کیا -

عباسیوں کا لباس رسمي سیاہ تھا ' اور علویوں کا سبز - بیعت کے بعد اُس نے احکام جاري کیے که آج سے سیاہ لباس ترک کردیا جاے ..ر تمام فوج و اعیان ملک سبز لباس اختیار کریں -

اس واقعه نے تمام عباسیوں اور بني هاشم میں برهمي و غیظ ..و غضب کي آگ بھڑکا دي - لوگوں نے علانیه کهنا شروع کیا :

..لا تخرج الخلافة	یه ممکن نہیں که خلافت همارے هاتھه سے
..منا الي	نکلکر همارے دشمنوں (سادات و علویئین) کے
..اعدائنا !	هاتھه میں چلي جاے -

(مامون) خراسان میں تھا - دارالخلافت بغداد میں تمام لوگ ..اسي طرف سے پھر گئے - یہاں تک شورش بڑھي که علانیه اسکي بیعت توڑ کر اسکے چچا (ابراهیم بن المهدي) کے هاتھه پر بیعت ..لي - (مبارک) کے لقب سے وہ تخت پر متمکن هوا - (اغاني) نے ..لکھا هے که چونکه ابراهیم شعر و موسیقي میں درجۂ امتیاز رکھتا تھا ' ..اسلیے مشہور شاعر (ابو فراس بن حمدان) نے یه شعر لکھا :

منکم علیة ام منهم ' و کان لکم
شیخ المغنین ابراهیم ام لهم ؟

..مامون کا تشیع اور ایثار

مامون الرشید نے عباسیه کے استحقاق خلافت کے ایسے عظیم الشان اور بنیادي مسئله میں کیوں تغیر کیا ؟ اور کیوں بني هاشم ..و عباسیه کي دشمني مول لي ؟

میں ایک لمحه کیلیے بھي اسکو تسلیم نہیں کرسکتا (جیسا که ..برادران شیعه کا خیال هے) که یه محض ایک مکر و خدع اور حضرت ..امام کو شهید کرنے کي ترکیب تھي - اگر مامون کے تشیع اور محبت ..اهل بیت کي واقعیت سے انکار بھي کردیا جاے ' جب بھي یه سوال باقي رهتا هے که ایسا کرنے کي اسکو ضرورت هي کیا تھي ؟ ..اگر کسي سبب سے (حالانکه وہ معلوم نہیں) حضرت امام کو وہ شهید ..هي کرنا چاهتا تھا ' تو کیا اسکي یہي تدبیر تھي که ایک ایسا عظیم الشان تغیر مسئله خلافت میں کرے ' اور تمام دنیا کو اپنا دشمن بنا لے ' پھر اُسکے بعد انکو شهید کرا دے ؟

اصل یه هے که مامون کي محبت اهل بیت اور مذاق تشیع ..سے انکار کرنا ' تاریخ کي شهادات موثقه کي بلا وجه توهین هے - اُسنے (برامکه) کي گودوں میں پرورش پائي تھي جو شیعه تھے - عجمیوں کي سوسائٹي میں رها ' اور اس وقت تک شیعیت کو سیاسي لحاظ ..سے مخصوص بعجم سمجھنا چاهیے - تخت نشین هونے کے بعد بھي ..اسکا ساتھه (خاندان سهل) کے ساتھه رها اور یه شیعه تھے - اُس نے ..اعلان کردیا تھا که " جو شخص معاویه کو اچھا کهے گا ' دائرۂ ..اطاعت سے باهر هے " (متعه) کي حلت کا جیسا شدید اور جابرانه ..حکم اُس نے دیا تھا ' وہ تاریخوں میں موجود هے - حضرت امیر ..علیه السلام کي افضلیت کي نسبت اسکے مباحثے طول طویل هیں -

خلیفه عمر ابن عبد العزیز نے باغ (فدک) سادات کو دیدیا تھا ' مگر ..پھر اسکے بعد انکے قبضے میں نہیں رها - مورخین نے تصریح کي هے که ..مامون الرشید نے دو بارہ سادات کو واپس کردیا که انهي کا حق هے -

تمام عباسیه میں اسي کا عهد هے که سادات و علویئین کي قدر ..و منزلت ' حتی که ملکي عهدوں پر فائز هونے کے واقعات نظر آتے هیں - ..اسي زمانے میں سادات نے متعدد فوجي تحریکیں دعوئے خلافت کے ساتھه شروع کیں ' مگر مامون نے همیشه درگذر ' عفو ' اور نرمي و آشتي سے کام لیا - حالانکه ظاهر هے که وہ (سفاح) اور (رشید) کا جانشین تھا ' اور اسي تخت پر بیٹھا تھا ' جس پر (متوکل) بیٹھنے والا تھا -

پس حضرت امام کو ولي عهد مقرر کرنے کا اصلي سبب قوي ' محبت اهل بیت اور ولولۂ شغف خاندان علي کے سوا اور کچھه نہیں هوسکتا -

ایک اور سیاسي سبب

البته صرف ایک سبب اور هے ' جو اسکے ذیل میں بیان کیا جا سکتا هے ' اور میں اسکو سیاسي نظر سے وقیع سمجھتا هوں - یعنے (عجمي) اقتدار کي افزایش ' اور عربي قوت کو ضعیف کرنے کي تحریک ' جو في الحقیقت اغاز عهد عباسیه سے شروع هوگئي تھي - برامکه ' آل نوبخت ' اور خاندان سهل وغیرہ یکے بعد دیگرے اسکے ارکان و دهات میں سے رهے ' اور خود مامون کا وجود عجمي اثر کي فتح یابي کا ایک واقعه تھا - هارون الرشید کے زمانے میں جب (امین) اور (مامون) کي ولي عهدي کي رقیبانه کشمکش هو رهي تھي ' تو وہ در اصل عجم و عرب کي منافست و مسابقت کي معرکه آرائي تھي - مامون کي کامیابي نے عجمي اقتدار کو قائم کردیا ' اور سادات و علویئین کي طرفداري ' اس وقت تک عجم کا سیاسي مذهب تھا -

طبري ' ابن اثیر ' ابن عبد ربه ' اور فخري وغیرہ نے تصریح کي هے که حضرت امام رضا کي ولي عهدي کا معامله در اصل (فضل بن سهل) کے هاتھوں انجام پایا -

پس اس ولي عهدي کا ایک دوسرا سبب قوي یه بھي تھا که اسکے ذریعه بني هاشم و عموم عرب کا زور توڑا جاے ' اور عجمي اقتدار همیشه کیلیے تخت خلافت پر قابض و محیط هو جاے -

بهر حال سبب کوئي هو ' مگر یه ولي عهدي ایک سچي خواهش اور ارادے کا نتیجه تھي - مکر و خدع اور حیله طراشي نه تھي ' گو اور صدها موقعوں پر ایسا بھي هوا هو -

ولي عهدي کے بعد

البته اصلي سوال یه هے که جب (امام رضی) کي ولي عهدي کا اعلان هوگیا ' اور اسکي وجه سے تمام بغداد میں برهمي پھیل گئي ' حتی که مامون کي خلافت بھي قائم نه رهي ' اور اسکي بیعت توڑکر لوگوں نے ابراهیم مبارک کو تخت پر بٹھا دیا ' تو یه مخدوش اور تخت خلافت کو الٹ دینے والا رنگ دیکھکر مامون مجبور تو نہیں هوگیا که اپني حکومت اور ذات کے تحفظ کیلیے اُس سبب کا انسداد کردے ' جس کي وجه سے یه تمام نتائج پیدا هوے هیں ؟

شخصي حکمراں کیلیے اعتقاد کوئي چیز نہیں

شخصي حکومتوں کي حالت اس بارے میں بالکل نا قابل اعتماد هے - منٹوں اور لمحوں کے اندر تغیرات هو جاتے هیں ' اور کسي حالت کو دوام و قرار نہیں هوتا - شخصي حکمرانوں کے سر پر تاج هوتا هے ' مگر پهلو میں دل نہیں هوتا - انکے تمام جذبات "تاج" کي حفاظت کے ما تحت هوتے هیں اور اس بارے میں وہ گویا انسان کي عام فطري جبلت کے علاوہ ایک نئي جنس خاص بنجاتے هیں - محبت و عداوت ' احسان و ممنونیت ' رشته داري و تعلقات نسل ' اور اِس قسم کے وہ تمام جذبات ' جنکو اخلاق ' فطرة انساني میں داخل بتلاتا هے ' انکے لیے بالکل بے اثر هیں ' اور اسمیں شک نہیں که اس بارے میں وہ ملامت کے مستحق نہیں بلکه رحم کے حقدار هیں - انسان پر سب سے زیادہ غالب جذبه ' حفظ نفس اور جلب نفع کا هے - اسکے تمام اعمال ارادي کا محور یہي جذبه هے - شخصي

الهلال

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۳۱ ہجری

أسئلة واجوبتها

— * —

خليفــــهٔ مامون الرشيـــد عبـــاسي

اور

الزام قتل حضرت امام رضا (ع)

— * —

از مولانا محمد حسین صاحب (بیدر علاقۂ نظام)

— * —

الهلال نمبر ۸ - جلد ۲ - مورخه ۱۹ - کے صفحه (۱۳۸) کے دوسرے کالم میں بعنــوان " اعلان " یهه تاریخي غلطي دیکهکر مجهے سخت حیرت هوئي که جناب سید علي غضنفر صاحب نے مامون الرشید عباسي کو حضرت امام علي ابن موسی رضي علیه الصلواة والسلام کا قاتل قرار دیا هے - تمام صحیح تاریخوں نے (جنکے نام گناکر مجهے اپني قابلیت ظاهر کرنے کی ضرورت نهیں) مامون الرشید کو محب اهل بیت ظاهر کیا هے اور حضرت امام علي ابن موسی رضي علیه السلام کو اپنے بعد خلیفه قرار دینے کا ذکر کیا هے - ایسے جلیل القدر خلیفه اور محب اهل بیت پر حضرت امام کو " مهمان' بلاکر دغا سے شهید " کرنیکا الزام لگانا' اس شخص کو اور نیز حضرت امام کی روح مطهر کو تکلیف دینا هے - اگر جناب کو فرصت هو اور الهلال کے بیش قیمت کالموں میں کچهه گنجائش نکل سکے ' تو براه کرم اس تاریخي مسئله پر کچهه تهوڑا سا تحریر فرماکر ممنون فرمائیں -

قطع نظر اس تاریخي غلطي کے عنواں اعلان کے تحت میں اس بے محل واقعه کا بیان کرنا جسقدر صاحب اعلان کي خوش مذاقي ظاهر کرتا هے ' اسکا ذکر خارج از بیان هے - ایک جلیل القدر مسلمان بادشاه اور ابن عم رسول الله صلعم کو برا کهکر همارے جذبات سے اپیل کرنا که " ایک مجلس عزاے حضرت امام علي ابن موسی رضي علیه السلام مقرر کریں اور روسیوں کے ساتهه مامون الرشید بے گناه کو بهي برا کهکر ایک دوسرے سے رسم تعزیت ادا کریں اور اسطرح ارواح طیبه حضرات معصومین کو شاد کریں " کس قدر غلط و ناموزوں و فتنه انگیز طریقه هے ؟

الهـــلال

میں جناب سے اس خیال میں بالکل متفق هوں که مولوي سید علي غضنفر صاحب نے اظهار مقصد کیلیے اچها پیرایه اختیار نهیں کیا ' حالانکه انکے اختیار میں تها - وه بغیر ایک مختلف فیه تاریخي الزام کو چهیڑ نے کے ' اپنا مقصد اچهي طرح انجام دے سکتے تهے - میں مصلحت عمومي کا قائل هوں' مگر اسکا قائل نهیں که کسي خوف سے تاریخي تحقیقات و مذاکرات و مناظرات کا دروازه بند کردیا جاے - تاهم غالباً سید علي غضنفر صاحب ایک مفید وقت اور نافع عموم اهل اسلام تحریک کي دعوت دے رهے تهے - مناظره نهیں کر رهے تهے - وه وقت گذشته الزاموں کي یاد تازه کرنے کا نه تها -

تا هم معاف کیجیے - اپ کو بهي اسپر برهم هونے کي چنداں ضرورت نه تهي - دیکهیے ' مستر امین الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا نے گذشته اشاعت میں اپنا تمام وقت اصل تحریک کي نسبت کس طرح مشوره دینے میں صرف کیا ' اور ان امور سے غض بصر کرکے اس غلطي کي پیروي نه کي' جو سید صاحب سے هوي تهي -

بهرحال اب آپنے پوچها هے تو کیا کروں اگر جواب نه دوں تو زرد سردست ان بحثوں کي ضرورت نهیں دیکهتا -

واقعه شهادت حضرت امام رضا (ع)

— * —

حضرت امام (علي بن موسی الرضی) علیه وعلی ابائه و اجداد الصلوۃ و السلام کي وفات کا واقعه آج هي نهیں' بلکه غالباً واقعه کے وقت هي سے مشتبه رها هے - عام تاریخوں کا ابتدائي بیان تو یه هے

و کان سبب موتــه انــه	انکي موت کا سبب یه هوا که انگور
اکل عنباً ' فــاکثــر منه '	بهت کثرت سے کها لیے تهے ' جنهوں
فمــات فجــاة - (مختصر	نے نقصان پهنچایا اور یکایک انتقال
الدول صفحـــــه ۲۳۳)	فـرمـا گئے -

لیکن یه سبب اسقدر مهمل اور بے معني هے که کوئي شخص تسلیم نهیں کرسکتا -

پس اسمیں شک نهیں که آپکو انـگور میں زهر ملاکر دیا گیا جس طرح آجکل کي سرکاري خبریں هوا کرتي هیں ' اسي طرح سرکاري اعلان میں انتقال کي وجه یه بیان کي گئي هوگي که انگور سے انــگور کها گئے تهے !

اس امر کي اسي زمانے میں کافی شهرت هوگئي تهي انتقال زهر کي وجه سے هوا - چنانچه (کاتب عبــاسی) سے ابن اثیر وغیره تک ' سب زهر خوراني کو تسلیم کرتے هیں' اور اسکی نسبت خاص خاص تفصیلات بهي بیان کرتے هیں -

الزام قتل کا اصلی ملزم

لیکن زهر کس نے دیـــا ؟

انصاف یه هے که اس بارے میں (مامون الرشید) کا دامن مشتبه ضرور هے ' اگرچه همارے پاس دلیل قطعي کوئي نهیں دونوں پهلــو قوي هیں ' اور سوء ظن سے اجتناب شاید قرین احتیاط سمجها جاے -

یه یاد رکهنا چاهیے که تاریخ کي راه مذهبي عقیدت اور حسن ظن کي متحمل نهیں هوسکتي - یهاں بحث " ابن عم رسول الله (صلعم) کي حیثیت سے نهیں بلکه ایـک مسلمان حکمران مامون الرشید نامي شخص کي نسبت هے -

انتقال خلافت اور عباسیه کی برهمی

اجمال کي تفصیل یه هے که سنه ۲۰۰ - هجري میں مامون الرشید نے اراده کیا که اپنے بعد کسي شخص کو ولي عهد مقرر کردے - اس غرض سے اس نے تمام بني عباس و علویین کو جمع کیا اور کچهه عرصے کے غور و فکر کے بعد ایک مجلس منعقد کرکے حضرت امام (علی بن موسی الرضی) کي ولي عهدي کا اعلان کردیا :

انه نظر في بني العباس	اس نے تمام خاندان عباس و ع
و بنــي علــي ' فلــم	پر نظر ڈالي ' لیکن کسي شخص کو

ن انّي امرتكم
ذلك فدعوى
ليس لها بينة " ثم
ضرب اعناقهم وحمل
رؤسهم الى الحسن
بن سهل وكتب
يعزيه ويوليه مكانه -

ثابت هے که خود قتل کا اقرار کرتے هو - رها میرا حکم دینا ' تو یه محض تمهارا دعوا هے ' جس کے لیے کوئي دلیل نهیں ! " بهر حال انکو قتل کردیا اور انکے سروں کو حسن بن سهل کے پاس بهجوا یا اور فضل کے مرنے پر تعزیت کي اور اسکي جگهه اسکو مقرر کیا -

در حقیقت (مامون الرشید) کي اصلي حکومت اسي دن سے شروع هوئي هے ' جس دن امام علي رضا نے اسکو ملک کي حالت سے متنبه کیا ' اور یه انکا حکومت مامونی پر ایک احسان عظیم هے - ورنه اگر (ذوي الریاستین) تهوڑے دن آور زنده رهتا ' تو مامونی خلافت کا بالکل خاتمه تها -

بهر حال (مامون) نے ملکي شورش کا پهلا علاج تو یه کیا - اب اسکے بعد اس شورش کي علت اصلي ' یعنے خلافت کا خاندان عباسي سے سادات میں منتقل هونا ' اور امام علي رضا کي ولي عهدي کا مسئله درپیش تها -

شهادت امام رضا

مامون کو معلوم هو گیا تها که میں سادات کي دوستي کے ساتهه کسي طرح تخت خلافت پر قائم نهیں رهسکتا - عباسیوں نے ابراهیم بن مهدي کے هاتهه پر بیعت کرلی هے اور اگر اسکو شکست دے بهي دیگئي ' جب بهي یه فتنه ایسا نهیں هے جو پهر نه اُبهرے -

(ذوي الریاستین) کي قوت پر اسکو بڑا بهروسه تها ' لیکن مجبوراً وه بهي آپنے هاتهه سے کهونا پڑا - پس اسکے سوا اب چاره نه تها که عباسیوں کي خواهش کے آگے سر جهکا دیا جاے اور جس علت نے شورش پیدا کي هے ' اسکو دور کرکے تلافي مافات کي جاے -

سفر کرتے هوے سنه ۲۰۳ - میں (مامون) طوس پهنچا ' اور چند دنوں کیلیے ٹهر گیا که (هارون الرشید) کي قبر یهیں تهي - حضرت امام علي رضا بهي اسکے ساتهه تهے - دفعةً بیمار هوے اور دفعةً انتقال کرگئے - موت کي علت مسموم انگوروں کا کهانا تا ایک مسلم واقعه هے -

مامون نے انکي وفات پر نهایت سخت ماتم کیا ' یهاں تک کہ تین دن تک قبر کي مجاوري کي -

جنازے کے ساتهه ننگے سر چلکر مشائعت کي اور حکم دیا که (هارون الرشید) کي قبر کهود کر اسي میں اُنکو دفن کیا جاے ' تاکه انکي برکت سے رشید کي مغفرت هو -

خاندان اهل بیت کے مشهور مداح (دعبل) نے اسي واقعه کی نسبت هجو لکهي تهي :

ما ینفع الرجس من قرب الذکي ' ولا
على الذكي بقرب الرجس من ضرر

واقعات کا یهي حصه هے ' جهاں پهنچکر مامون کا دامن مشتبه هو جاتا هے ' اور قرین قیاس و عقل معلوم هوتا هے که اس نے جو سیاست (ذوي الریاستین) کے ساتهه برتي تهي ' وهي امام علي رضا کے ساتهه برتنے پر مجبور هو گیا هو -

یه تو یقیني هے که عباسي شورش کے بعد (مامون) کے اُس طرز عمل میں پورا تغیر هو گیا تها جو اس سے پہلے سادات و علویئین کے ساتهه تها - شعار علویئین (لباس سبز) کے اختیار کرنے میں اسکا اهتمام بلیغ اوپر گذرچکا هے - جب سنه ۲۰۴ - میں خراسان سے بغداد پهنچا ' تو خود اسکا اور اسکے ساتهیوں کا لباس سبز تها - جو لوگ دربار میں آتے تهے ' وه بهي سبز لباس هي پهنے هوتے تهے -

آٹهه دن تک یه حالت قائم رهي ' لیکن جب اُس نے دیکها که عباسي اس بارے میں اعتراض کررهے هیں ' تو معاً حکم دیدیا که لباس بالکل بدل دیا جاے اور وهی پرانا عباسي شعار ' یعنے سیاه رنگ کے کپڑے سب پهن لیں !

واقعه کا دوسرا پهلو

— * —

یهاں تک هم نے جو کچهه لکها ' وه (مامون) کي شرکت قتل کے قرائن اور قیاسات تهے ' جنکو سادهٔ و قدرتي ترتیب کے ساتهه هم نے پیش کر دیا -

لیکن اسکے ساتهه هي ایک دوسرا پهلو بهي تاریخي وقعت ' اور قرائن عقلي کي تقویت ' دونو چیزیں رکهتا هے ' اور انصاف کے خلاف هے که اسکي طرف سے آنکهیں بند کرلي جائیں -

(مامون) مصلحت وقت کي وجه سے مجبور هوگیا تها - امام علي رضا کا دشمن نه تها - لیکن تمام عباسي تو ولي عهدي کے بعد سے قطعي انکے جاني دشمن هوگئے تهے - پهر کیا عجب هے که انکے اور مامون کے مخالفین نے خود کوئي سازش کي هو ' اور انگور میں زهر ملا کر دیدیا هو ؟

جو مورخین (مامون) کي شرکت قتل کے مخالف هیں ' وه اسي پر زور دیتے هیں که مخالفین مامون و حضرت رضا نے ایک سازش کرکے یه معامله انجام دیا -

مخالفین امام قتل

انکے دلائل کي وقعت سے بهي انکار نهیں کیا جاسکتا - سب سے زیاده قدیم راے اس بارے میں مورخ یعقوبي مشهور به (ابن واضح کاتب عباسي) کي هے - وه تیسري صدي کا مشهور مورخ هے ' اور عهد مامونی کے تمام واقعات خود اُس عهد کے لوگوں سے روایت کرکے بیان کرتا هے - اسکا بیان هے که یه سازش (علي بن هشام) نے کي تهي - مامون کو اس سے کوئي تعلق نهیں تها -

(ابن اثیر) بهي اس واقعه سے انکار کرتا هے ' اور بعد کو جتني تاریخیں لکهي گئیں ' سب میں شرکت مامون کے خیال کو (قیل) کے ساتهه لکها هے ' اور اسکي صحت پر زیاده زور نهیں دیا هے -

(یعقوبي) کي شهادت کو اس لیے قوي سمجها جاتا هے که وه بظاهر شیعیت کي طرف مائل نظر اتا هے - ڈاکٹر اڈورڈ وانڈیک (جو ایک بے طرف اور مسیحي مصنف هے) اکتفاء القنوع میں لکهتا هے : " کان یمیل فی غرضه الي الشیعة ' دون السنیه " - قرب عهد اور تقدم زمانه اسپر مستزاد هے -

البته متاخرین میں (فخر الدین ابن الطقطقي) نے زیاده پهیلاکر اور ایک حد تک قوي لب و لهجه میں اس الزام کو لکها هے - لیکن اسکي نسبت مخالفین الزام کهه سکتے هیں که وه عباسیه کا سخت مخالف تها - حتی که قتل معتصم اور فتنهٔ تاتار و بربادي بغداد کے واقعه پر بهي چنداں متاسف نهیں -

حاصل تحقیق و تفتیش

پس ایسي حالت میں سچ یه هے که کسي خاص پهلو کو ترجیح دینا مشکل هے - واقعه کي نوعیت اور اسکے گرد و پیش کے حالات اس طرح کے هیں که (مامون الرشید) کا پوزیشن مشتبه ضرور هے - اور ساتهه هي یه بهي ممکن هے که عام مخالفین امام نے یا بقول (ابن واضح) علی بن هشام نے ایسا کیا هو -

بهر حال کوئي قطعي راے بحالت موجوده نهیں دي جا سکتي - همارے نزدیک دونوں پهلو ممکن الوقوع هیں -

فرماں روائي کا تاج گو لعل و جواهر کا هوتا هے ' مگر اسکے اندر هلاکتوں اور خطروں کے کانٹے بهرے هوتے هیں -

منصور نے (ابو مسلم) کے ساتهه کیا کیا اور اس نے کیا کیا تها ؟ اس نے چهه سو برس تک رهنے والي حکومت دلائي اور منصور چند لمحوں کي زندگي دینے پر بهي راضي نه هوا ! (هادي) کي موت کا واقعه بهلایا نهیں جا سکتا ' جو اسي خاندان کا واقعه هے - (برامکه) کے ساتهه (رشید) کاجو کچهه تعلق تها ' وه محتاج تشریح نهیں - اور سب باتوں سے قطع نظر کیجیے - خود تخت خلافت کے ملنے میں (یحیی برمکی) کي مساعی کیسي عظیم و یاد گار تهیں ؟ مگر اس شخصي حکومت اور پولیٹکل مجبوري نے جو کچهه (رشید) سے کرایا ' وه تاریخ عباسیه کا ایک مشهور افسانۂ غم هے - (امین) مامون کا بهائي تها - جب قید خانے میں اسپر تلوار چلائي گئي تو اس نے تکیے کو ڈهال بناکر کہا : " انا ابن عم رسول الله ! انا ابن هارون ! انا اخو المامون ! الله الله في دمي ! الله الله في دمي ! ! " میں رسول الله کے چچا کا فرزند هوں ! هارون کا بیٹا هوں ! مامون کا بهائي هوں - ظالمو ! میرے ساتهه یه کیا کر رهے هو ؟ لیکن کچهه نه چلي اور بالاخر قتل کر دیا گیا - (ذوی الریاستین) نے (مامون) کے ساتهه وهي کیا تها ' جو (ابو مسلم) نے منصور کے ساتهه ' (بیرم) نے (اکبر) کے ساتهه ' اور (میر جمله) نے (عالمگیر) کے ساتهه ' مگر بالاخر جب اسکا اقتدار بڑها اور (ابو مسلم) کی سي حالت پیش آئي ' تو اسي حکومت کے تحفظ کیلیے (جو اسکي سعي سے ملي تهی) مجبور هوا که چند آدمیوں کو بهیجکر حمام میں قتل کرا دے !

(طاهر) ذوالیمنین کے ساتهه بهي اسکو ایسا هي سلوک کرنا پڑا - خاندان آل عثمان کي تاریخ پڑهیے - آخر وه بهي تو انسان تهے ' جنهوں نے اپني اولاد کو قتل کرایا ' اور بهائیوں کے قتل کے واقعات کو تو کون شمار کر سکتا هے ؟

(شاهجهان) اور (اورنگ زیب) اسي کمبخت شخصي حکومت کیلیے جن کاموں پر مجبور هوے ' انکے لیے دور جانے کی ضرورت نهیں -

هم جب ان لوگوں کي نسبت بحث کرتے هیں ' تو همارا هاتهه اپنے دل پر هوتا هے ' جو کسي کے تلوے میں کانٹا چبهے تو تڑپ جاتا هے - اس دل کو بهول جاتے هیں جسکو چتر شاهي اور تاج حکومت کے سایے میں پتهر اور لوهے کا بنکر رهنا پڑتا هے -

اس بارے میں خود (مامون) کا کیریکٹر همارے سامنے هے - هم نے ان واقعات کي طرف سرسري اشاره کیا که تفصیل کي گنجایش نهیں - آپ براه کرم تاریخوں پر نظر ڈال لیں -

مامون کے طرز عمل میں انقلاب

دیکهیے - (مامون) کي محبت اهل بیت اور میلان تشیع اس قدر بین ' اور اسکي صداقت کیسي نا قابل انکار هے ؟ سنه ۲۰۱ - هجري میں اس نے خود هي سیاه لباس کي ممانعت کرکے اور سبز لباس لازمي قرار دیکر تمام خاندان کو دشمن بنا لیا تها ' لیکن بالاخر جب مجبور هوا ' تو چهه برس کے بعد بالکل اسکے متضاد اور برعکس حکم جاري کیا که " تمام سادات اپنا ممتاز لباس سبز ترک کرکے اسکي جگه آل عباس کا سیاه لباس اختیار کریں ' اور آئنده سے دربار میں انکو آنے کي اجازت نهیں "

غور فرمائیں که (مامون) کے طرز عمل میں یه کیسا عظیم الشان انقلاب تها ؟

مامون کي مشکلات

حقیقت یه هے که (مامون) کے الفت و محبت اهل بیت کرام میں تو کوئي شک نهیں ' لیکن خاندان عباسیه کي مخالفت اور برهمي نے اسکو مجبور کر دیا - ورنه وه خود اپني راے پر قائم اور مستقیم تها -

ولي عهدي کے واقعه نے تمام بغداد میں بغاوت پهیلا دي تهی ' اور (ابراهیم) کے هاتهه پر بیعت بهي لي جاچکي تهي ' لیکن (ذوي الریاستین) کي دربار خلافت پر حکومت تهي - اس نے (مامون) کو ملک کي حالت سے بے خبر رکها - کوئي شخص بغیر اسکے حکم کے کوئي خبر مامون تک نهیں پهنچا سکتا تها - هر شخص نے جرأت کي ' مگر (ذوي الریاستین) کے دسائس کا شکار هوا - یهاں تک که (حسن بن سهل) مقابلے کیلیے روانه هوگیا ' اور پهر بهي (مامون) کو یهي خبر دي گئي که "ابراهیم بغداد میں نائب الریاست کي حیثیت سے کام کر رها هے ' کوئي خد شے کي بات نهیں "

امام رضا کا مامون پر احسان عظیم

یه حالت دیکهکر امام (علي رضا) سے صبر نهوسکا - وه ایک دن آئے اور مامون سے کہا :

یا امیر المومنین ! ان الناس ببغداد ' قد انکروا علیک مبایعتي بولایت العهد و تغییر لباس السواد ' و قد خلعوک و بایعوا عمک ابراهیم بن المهدي (الفخري صفحه ۲۰۰ -)

یا امیر المومنین ! بغداد میں لوگ آپ کے مخالف هوگئے هیں - اس سبب سے که آپنے مجکو ولي عهد مقرر کیا ' اور سیاه لباس کي جگهه سبز لباس پهننے کا حکم دیا - انهوں نے آپکي بیعت توڑ دي هے ' اور آپکي جگهه آپکے چچا ابراهیم بن مهدي کے هاتهه پر بیعت کرچکے هیں -

اب (مامون) کي آنکهیں کهلیں - وه اب تک (ذوي الریاستین) کے هاتهه میں اسي طرح ایک عضو معطل تها ' جیسا که عرصے تک (اکبر) بیرم کے هاتهه میں رها تها - اسکو اپني بے خبري اور معطلی کے حس کے ساتهه اس طوفان هلاکت کا بهي علم هوا ' جو اهل بیت کي محبت اور امام رضا کي ولي عهدي کي بدولت اسکي طرف بڑهرها تها -

تاریخ مشاهدے کا نام نهیں هے ' بلکه روایت کا ' اور پهر قرائن و تجسس ' ظنون غالبه ' اور بحث و تعلیل کا - غور کرنا چاهیے که قدرتي طور پر (مامون) اس وقت کن خیالات سے دوچار هوگا ؟ اور حفظ حکومت و نفس نے کن مصالح وقت کو پیش نظر کر دیا هو گا ؟

دسیسۂ قتل ذوي الریاستین

اس نے وهي کیا جو هر شخصي حکمران ایسے موقعه پر کرتا هے ' ایک جماعت باهر کے لوگوں کي (ذوي الریاستین) کے پیچهے لگا دي

فدس جماعة علي الفضل ' فقتلوه في الحمام ثم اخذ هم وقد مهم لیضرب اعنا قهم فقالوا له : " انت امرتنا بذلك ' ثم تقتلنا ؟ " فقال لهم : " انا اقتلکم باقرارکم ' واما ما ادعیتموه علی

پس مامون نے ایک جماعت فضل کے قتل کیلیے خفیه لگا دي ' جنهوں نے اسکو حمام میں قتل کر ڈالا - پهر مامون نے قاتلوں کو پکڑوا بلوایا ' اور قتل کا حکم دیا - اسپر انهوں نے کہا که " خود آپ هي نے تو هم کو حکم دیا تها که اسے قتل کردیں - جب اسکي تعمیل کي تو اب هم کو الٹا قتل کیا جاتا هے ؟ " لیکن مامون نے اس قانوني پیچ سے انکو چپ کرادیا که " تمهارا جرم -

مقالات

وثایق و حقایق

دیدۂ اعتبار

— * —

گوش سخن شنو کجا، دیدۂ اعتبار کو ؟ ؟

—:*:—

(از جناب مراسله نگار ادیب - از لکھنو)

(۱)

ایک دن جبکہ میں (نظیر آباد) کے چوک سے گذر رہا تھا، میں نے مسٹر رائے کتب فروش کی دکان کے نیچے بیس تیس آدمیوں کا مجمع دیکھا - ایک بنگالی دکان اور اسکے پاس اسطرح راھگیروں کا جمع ھوجانا، میرے لیے ایک سخت کشش رکھتا تھا - جب میں قریب پہونچا، تو ان انسانی ستونوں کے درمیان سے پہلی شے جو مجھکو نظر آئی، وہ پانی میں بھیگے ھوئے اور خاک آلودہ سیاہ بوٹ تھے - جب میں اس مجمع کے اندر داخل ھوا تو کیا دیکھتا ھوں کہ ایک پیکر بادہ خواری، مجسمۂ سرمستی، و وجود سرشاری، سر سے پاوں تک کیچڑ میں نہایا ھوا، جیب مدھوشی میں سرافگندۂ ذلت و رسوائی، بیٹھا ھے ! !

میں نہیں کہہ سکتا کہ اس مجمع میں کتنے چشمہائے عبرت گیر اور کتنے دیدہ ھائے اعتبار تھے ؟ گوشت اور ھڈی کے پردہ کے اندر کا حال کون جان سکتا ھے ؟ ھاں البتہ اسقدر بتا سکتا ھوں، کہ بعض چہرے متاسف، بعض متبسم، بعض ھاتھہ کف افسوس ملنے والے اور بعض تالیاں بجانے والے تھے ! !

اس قسم کے واقعات انسانی زندگی میں بہ کثرت پیش آتے ھیں، لیکن ایک غلط انداز نظر کے بعد وقف فراموشی ھو جاتے ھیں -

آہ انسان کی غفلت پیشگی، جو عصیان حیات کی اصلی شراب ھے ! !

* * *

انگلستان کے شاہ چارلس اول کا قتل، فرانس کے شاہ لوئی اور ملکہ کا ظالم و تعدی کے ھاتھوں مارا جانا، سنہ ۱۷۸۹ - کے انقلاب کا ایک ایک واقعہ، نپولین کے عہد عزت و اقبال کے بعد زمانۂ ذلت و ادبار، اور دور کیوں جایئے، آپکے لیے موجودہ ھندوستان کے خاک کا ایک ایک ذرہ اپنے اندر ایک عبرت رکھتا ھے، جسکی چشم عبرت اندوز، باز، اور دیدہ عبرت پذیر، بینا ھو، ان سے سبق حاصل کر سکتا ھے -

قدیم لیڈروں کی ذلت اور کس مپرسی، اور جدید مدعیان اصلاح کی آب و تاب اور ظفر مندی، پھر ان نوخیز مصلحین کی زود پژمردگی کے آثار کا گذشتہ یونیورسٹی فونڈیشن کانفرنس کی اشک آلود آواز سے یہ مصرع پڑھنا :

حسرت ان غنچوں پہ ھے جو بن کھلے مرجھا گئے !

ان تمام عبرت آمیز باتوں کے ساتھہ، بلقانی مسلمانوں کے مصائب و آلام کے افسانے، غرضکہ ھندوستان، آجکل ایک عبرت زار ھو رھا ھے - در و دیوار سے صداے عبرت آ رھی ھے، فضاے عبرت چاروں طرف محیط ھے، اور ھوا تک میں عبرت بسی ھوئی ھے :

ھر گل نو ز گلرخے یاد ھمی کند ولی
گوش سخن شنو کجا دیدۂ اعتبار کو ؟

* * *

لیکن با وجود اسکے بہت سے آنکھیں ھیں جو " علی ابصارھم غشاوۃ " کا مصداق ھیں - ان پر غفلت کے غلیظ پردے پڑے ھوے ھیں، اور وہ دیکھنے نہیں دیتے کہ گرد و پیش کیا ھو رھا ھے ؟ خواب غفلت کا زھر رگ رگ میں سرایت کر گیا ھے اور آلام و مصائب کے ظالم ھاتھہ اور ذلت و خواری کی بیدرد ٹھوکریں بھی بیدار نہیں کر سکتیں - لیکن جب ایک جسم خوابیدہ ایکطرف تو زور زور سے جھنجوڑا جا رھا ھو اور دوسری طرف بے نکان ٹھکرایا جا رھا ھو، اور اسپر بھی آنکھیں نہ کھولے، تو جان لیجیے کہ وہ جسم خفتہ نہیں بلکہ لاش مردہ ھے اور اس غفلت کی موت کے لیے مناسب جگہہ، دنیا کا بستر نہیں بلکہ ذلت کی وہ گور ھے، جو ماضی کے ھاتھہ اسکے لیے کھود رھے ھیں، اور مستقبل گمنامی کا پردہ اپنے ھاتھہ میں لیے منتظر ھے -

* * *

یہ چند اضطراری خیلات ھیں جو زبان قلم سے بے ساختہ نکل رھے ھیں، اور جنکا حیز تحریر میں آنا ناگزیر - اسلیے کہ اگر دل و دماغ سے اٹھے ھوے اس طوفان تفکر کو کاغذ پر پھیلنے کی اجازت نہ دیجاے، تو ایک حق پژوہ قلب کے ڈوب جانیکا سخت اندیشہ ھے -

(۲)

مضمون کی ابتدا ایک مشاھدہ سے کیگئی - شرابی کا افسانہ بیان کرنے سے مقصود ایک محسوس مثال دیکر " عبرت " کی ماھیت ذھن نشین کرنا تھا - " عبرت " منجملہ ان ھزاروں الفاظ کے ھے جو اگرچہ دن میں سو سو مرتبہ زبان پر جاری ھوتے ھیں، لیکن دماغ پر ایک مدھم نقش اور نہایت دھندلا عکس پڑکر رھجانے کے سوا، اور کچھہ نہیں ھوتا - تمام کلیات کا یہی حال ھے - سبب یہ ھے کہ کلیات (۱) کا وجود خارج میں نہیں ھوتا - " انسان " ایک ایسا وجود ھے کہ جسکو فلسفی کی نظر کے سوا چشم عالم تک نے از ادم تا ایندم نہیں دیکھا - انسان، پیش نظر ھوتا ھے تو ھمیشہ زید و بکر اور اسی طرح کے دیگر اشخاص و جزئیات کی شکل میں -

" کلیات " جغرافیہ کے نقشوں کیطرح ھیں کہ گو اُن کے ذریعہ سے معلومات عامہ میں اضافۂ خطیر ھوتا ھے، لیکن کوئی متخیل شکل ذھن کے سامنے قائم نہیں ھوتی، اور اسلیے ان اشیاء کے متعلق ایک طرح کی پراگندہ فہمی، نفس پر طاری ھوکر رھجاتی ھے - اسکے بر خلاف جزئیات کی حالت ھے کہ وہ مثل تصویر کے ھیں، جسکا اثر براہ راست ھمارے حواس پر پڑتا ھے اور اسطرح تخئیل کی مدد سے حافظہ ایک ایک خط و خال کو محفوظ رکھہ سکتا ھے -

جو دماغ فلسفہ اور الھیات کے حقائق و مسائل کے پیچیدہ اور دشوار گذار راھوں سے آشنا ھیں، وہ جانتے ھیں کہ محسوس امثال کی دستگیری و رھنمائی کیا معنی رکھتی ھے ؟ یہی وجہ تھی کہ مضمون کی بنیاد ایک محسوس واقعہ پر ڈالی گئی اور ایک تجربے کو پیشطاق بنایا گیا، تاکہ خیرہ فہمی نہونے پاے، اور جب عبرت

---

(۱) انسان، درخت کتاب، کلیات کی مثالیں ھیں اور، زید، عمر، کوئی خاص درخت، جزئیات کی - ایک کلی ھمیشہ چند جزئیات کو محیط و محاصر ھوتا ھے - (مدہ)

بحالت موجودہ هم نہیں سمجھتے کہ با هم دگر الزام دهي میں کیوں وقت ضائع کریں ؟ اگر (مامون) سے فی الحقیقت یہ جرم سرزد هوا تو الله کي عدالت کهلنے والي هے اور وهاں آپکي یا میري وکالت کي ضرورت نہیں - اگر نہیں هوا تو بخشدو اور بهول جاؤ - ملاعنۂ روسیہ کے مظالم کي تیس اس واقعہ کے یاد کرنے پر موقوف نہیں - آج جو کچھہ هو رها هے ' جب اُس سے همیں عبرت حاصل نہیں هوتي ' تو کل جو کچھہ گذر چکا هے ' اسکے دهرانے سے کیا فائدہ ؟

جس وجود مقدس کي ولي عہدي کي تبریک میں (ابو نواس) نے یہ اشعار کہے تھے' آج اسکی قبر مبارک کا گنبد شکستہ هو چکا هے اور تمام اسلامي دنیا خاموش هے :

مطهـــرون نقیات جیـــوبهـــم
تجري الصلوة علیهـــم اینما ذكروا
من لـــم یكن علو یا حین ننسبه
فمـــا له في قدیـــم الـــدهر مفتخر
اللـــه لمـــا بري خلقـــا فاتقنـــه
صفا كـــم و اصطفـــا كم ایها البشر
فانتم الملاء الاعلی ' و عند كـــم
علـــم الكتـــاب و ماجاءت به السور

انجمن هـــلال احمر قسطنطنیه
کي رسیـــد

—:*:—

متعدد مقامات سے بکثرت خطوط اس مضمون کے آے هیں

" هم نے چندہ هلال احمر کا روپیہ جمع کرکے بعض صاحبوں کے سپرد کیا انهوں نے بیان کیا کہ براہ راست قسطنطنیہ روانہ کر دینگے - اب وہ ایک چھپي هوئي رسید دکھلاتے هیں ' اور کہتے هیں کہ یہ انجمن هلال احمر قسطنطنیہ سے آئي هے ' مگر هم لوگوں کو اطمینان نہیں - کوئي ایسي شناخت بتلائي جاے ' جس کے ذریعہ اصلی رسید کو پہچان سکیں "

(الهـــلال)

شناخت کیا بتلائی جاے - انجمن هلال احمر قسطنطنیہ کی ایک رسید کا بجنسہ عکس چھاپ دیا جاتا هے - اسے دیکھہ لیجیے اور خدا را مشتبہ اور خدشے کے مواقع سے بچیے :

انجمن هلال احمر قسطنطنیه کي رسید

اصلي رسید اس عکس سے طول و عرض میں دگني هے - وہ نہایت قیمتي طباعت کا نمونہ هے ' اور جس طرح بینک کي چک بکوں ' یا کرنسي نوٹ پر مختلف رنگوں کي نقاشي هوتي هے ' اسي طرح کي چھپي هوئي هے - چاروں طرف چھوٹے چھوٹے سرخ هلالوں کي جدول هے - اندر کي سطح هلکے آسماني رنگ کي ' اور وسط میں سرخ دائرۂ هلال کے اندر هلال احمر کے دو والنٹیروں کي تصویر هے - سطح کے اندر سفید حرفوں میں " عثماني هلال احمر جمعیتي " نمایاں نظر آتا هے ' اور بالعموم صدر جمعیۃ یا مفتش کے اسپر دستخط هوتے هیں -

جو رسیدیں آپکو دکھلائي گئي هیں ' انکو بغور دیکھہ لیجیے - اگر ایسي نہیں هیں تو فوراً دفتر الهـلال میں اطلاع دیجیے - یہاں مشتبہ اشخاص و ذرائع کي فہرست مرتب هو رهي هے ' اور بذریعہ خط و کتابت تنبیہ و تہدید کا سلسلہ جاري -

مظـــالم بلقـــان

— * —

مظـــالم کا بوٹ

همعصر انگلشمین کا نامہ نگار لندن لکھتا هے :

" جیسا کہ میں بارها اپنے خطوط میں لکھہ چکا هوں " رومیلیا کے مفروضہ مظالم کی وجہ سے مسٹر گلیڈ سٹون کي بدولت تمام یورپ گونج اٹھا تھا ' اور ترکوں کو ملامت کر رها تھا - حالانکہ انکا بڑا حصہ تو خود بلغاریا کي ایجاد تھي' اور کچھہ نہایت روشن اور بے شرم مبالغہ و اغراق - لیکن یہي مظالم کا بوٹ جب دوسرے پیر میں آگیا تو ریڈیکل پارٹي کے پاس اسکے لیے ایک لفظ بهي نہیں تھا

سر ایڈورڈ گرے نے دیدہ و دانستہ ان قتلهاے عام کي بابت همارے قونصل کي رپورٹ کو دبا دیا هے - لارڈ مارلے انکے اس فعل کي تصدیق میں کہتے هیں : " اس قسم کے مدفون واقعات کو اُکھاڑنا (گو وہ صحیح هي کیوں نہ هوں) جذبات کو تلخ کرنا اور صلح کو نا قابل حصول بنانا هے " مگر مسٹر گلیڈسٹون نے قونصل کي رپورٹ کو دبا دینا تو درکنار (اور اگر دباتے بهي تو کیا دباتے' انکے پاس کوئي رپورٹ هي نہ تھي) صوفیا اور ترنوا کے قصوں پر اعتبار کرلیا تھا' اور یہي فرضي قصے تھے جنھوں نے کنسرویٹو پارٹي کو صرف اسواسطے اکھاڑ پھینکا کہ وہ ترکوں کی حامي "

راقم خط اس زمانے میں ڈینیوب میں تھا - اسکے بعد ترکي و بلغاریا کا سفر کیا - اس بناء پر بذات خود ترکوں کے خلاف معروضہ الزامات تکذیب کے کیلیے سند و شهادت رکھتا هے -

تلخیـــص جـــرائد عثمـــانیه

— * —

ایک معرکہ شدید

میدان جنگ سے آئے هوے تاروں سے معلوم هوتا هے کہ گیلي پولي کے قریب ایک شدید معرکہ هوا ' جسمیں میدان عثماني فوج کے هاتھہ رها -

اکسا میلا میں دشمن کو شکست

اکسا میلا (واقع گیلي پولي) میں بلغاري قوت اسقدر کمزور هوگئي کہ تاب مقابلہ نہ لاسکی - ایک شدید معرکے میں سخت شکست کھاکے گاوں سے بالکل چلي گئی هے -

جب سے دشمن کي فوج سامنے سے هٹي هے ' عثماني فوج کي پیشقدمي گیلي پولي سے شمال کي طرف برابر جاري هے -

ایک خونریز معرکہ

حال میں جنوب چرکس کوئي میں عثماني اور بلغاري فوج کے تفتیش کن حصوں میں ایک خونریز اور هولناک رن پڑا - جنگ برچهوں اور سفید هتهیاروں سے هوا کي - عثمانیوں نے دشمنوں کو اسکے فوجي مواقع (پوزیشنوں) سے نکالدیا اور خود اس پر قابض هوگئے دشمن کے نقصانات شدید تھے - آستانہ میں آئے هوے تاروں سے معلوم هوتا هے کہ جتنے بلغاري شریک جنگ هوے' اسمیں سے صرف دس بچے - باقي سب کام آئے - عثمانیوں کو غنیمت میں بلغاری هتیار ملے -

اور رذائل ثلاثه کا ازاله کیجیے - کیونکه بغیر اسکے ایک مشت خاک لیڈر نہیں بن سکتا -

جو بد دیانتیاں اسوقت منظر عام پر آچکي هیں' انکو چاهیے که بے دلمیں منفعل هوں' توبه کریں' آینده اصلاح کا عزم جازم کریں - اور جو سرائر ابهي پردۂ نمایش کے اندر مخفي هیں' انکے لیے بهي سبق عبرت حاصل کریں' اسلیے که خیالات فاسده کے هاتهوں انکو بهي روز بد دیکهنا پڑیگا - والله مخرج ماکنتم تکتمون -

" لیڈر " کچهه زید' عمر' بکر' کا نام نہیں' بلکه عبارت هے صفات مذکوره کے مجموعه سے - فطرت انساني هر اس شخص کو لیڈر ماننے کے لیے تیار هے' جسکے اندر فضائل اربعه مجتمع هوں' اور اسکي ذات رذائل ثلاثه سے پاک هو -

سر (آغا خاں) هوں یا سر (علي محمد خاں) ' (کامریڈ) هو یا (هلال) - کوئي هو' هم اسي شخص کو لیڈر تسلیم کرینگے جو مندرجۂ ذیل شرائط پوري کرے -

(۱) حق پرستي میں استقلال هو - ثروت وجاه ' عظمت واقتدار ' حرص مال ' هوس القاب ' غرضکه کوئي دنیاوي سبب ' دامن صداقت چهوڑا دینے میں کامیاب نهو -

(۲) قومي کاموںمیں تن آساني اور آرام طلبي کو جگه ندیجائے اور کامل جانفروشي کے ساتهه قومي مفاد حاصل کرنے کي کوشش کي جائے -

(۳) خلوص کے جعلي اظہار' اور مصنوعي انہماک سے سخت پرهیز کیا جائے - یاد رکهنا چاهیے که مصنوعي انہماک اور جعلي خلوص' جعلي نوٹ کیطرح ایک دن ضرور پکڑے جائینگے - اسلیے که جسطرح جعلي نوٹ چلانے والے کي آواز میں خوف پنہاں ' اور هاتهه کي حرکت میں ایک غیر محسوس رعشه پوشیده هوتا هے' اسیطرح مدعي خلوص نمائي' اور مصنوعي انہماک آرائي اپنے اندر مکر اور فریب کي کهٹک رکهتي هے' جسکو دیده وري اور ژرف نگاهي کي آنکهه جلد سے جلد محسوس کرلیتي هے' اور اس سے چهپ نہیں سکتي -

(الهـــلال) کا نوٹ

همارا مدت سے اراده تها که الهلال میں ایک باب کسي ایسے عنوان سے رکهیں' جسکے نیچے متفرق طور پر هر طرح کے خیالات' جو ایک صاحب درست و صاحب فکر دماغ میں همیشه گذرتے هیں' اور کسي مستقل مضمون کي صورت میں جمع نہیں کیے جاسکتے' شائع هوں -

مختلف امور کے متعلق بیسیوں ایسے خیالات همارے دماغ میں گذرے هیں' جنکو اگر قلمبند کیا جاے تو موجب بصیرت هوں' لیکن ضائع جاتے هیں - کتابوں کے مطالعه کے وقت آرا ؤ معلومات کي جنبش هوتي هے' اور اگر متفرق نوٹوں کي صورت میں سلسله حصل محفوظ هو جاے' تو اکثر حالتوں میں مفید هو' مگر ایسا نہیں هوتا - (وثائق و حقائق) کي سرخي اسي غرض سے هم نے قائم کي هے -

بعض چیزیں کمپوز کرنے کیلیے دینا چاهتے تھے که یه مضمون پہنچا - جذبۂ عبرت پذیري پر (گونا مکمل اور سرسري طور پر) مگر چند سطروں میں اظہار خیالات تها - اسلیے اسي کو اس عنوان کے نیچے بطور خیال درج کر دیا گیا' که کسي خاص سلسلۂ و ترتیب سے مربوط نه تها -

اس مضمون میں دو خیـال ایسے ظاهر کیے هیں' جنسے هم متفق نہیں - ایک مضمون کے تیسرے کالم میں یه خیال که " لیڈري

انتقـــاد

— * —

مطبـوعـات اردو

—:*:—

نہایت شرمنده هیں که ریویو کیلیے کتابیں بکثرت آئي رهیں لیکن هم نے اجتک ایک لفظ نہیں لکها - بعض حضرات کي شکایتیں اس بارے میں سوء ظن تک پہنچ گئي هیں' مگر اپني مجبوریوں کو کیا کریں ؟

سب سے پہلي بات یه که الهلال کے پیش نظر جو نمونے هیں' وه هندوستان سے باهر کے هیں - جب احباب اپني عزت افزائي سے تعریف کرتے هیں' تو هم اپنے دل میں شرمنده هوتے هیں که آٹهه دس صفحوں میں چند ادهر اودهر کے مضامین شائع کردینے کے سوا اور اسمیں هوتا هي کیا هے ؟ یورپ کے رسائل کو چهوڑ دیجیے' کم از کم ترکي کے بعض ترقي یافته رسائل کي ضخامت اور تنوع مضامین کا مقابله تو کرسکتا - لیکن ساتهه هي همیں یاد آجاتا هے که ان رسائل کي قیمت کتني هے' اور کتنا وسیع حلقۂ اشاعت اپنے ساتهه رکهتے هیں ؟

این نیست که صحراے سخن جاده ندارد

داروں روش کج نظري را چه کند کس ؟

ان حالات کي وجه سے اگر کتابوں پر ریویو کا صفحه بهي همیشه الهلال میں رکها جاے تو اور ضروري مضامین کیلیے جگه کہاں سے آے ؟

پهر اس سے بهي بڑهکر دقت یه هے که ابناے عصر نے " ریویو " کو " تقریظ و مدحت سرائي " کا مرادف سمجهه لیا هے' اور جب کبهي کوئي چیز اخباروں میں ریویو کیلیے بهیجي جاتي هے' تو مقصود یہي هوتا هے که اسکي تعریف کي جاے - فقہا کا اصول هے که " اصل هر شے کي اباحت هے تا وقتیکه کوئي شے عارض حرمت نهو " اسي طرح اخبارات نے بهي یه اصول قرار دے لیا هے که " اصل

(بقیه پهلے کالم ...)

... کي ... کا ' تاج سلطنت اور دست علما میں مشترک طور پر آنا ' مرهٹي اقتدار اور زوال دولت مغلیه کا سبب هوا "

اس سے مقصود (اورنگ زیب) کا کیرکٹر هے - مگر یه خیال صحیح نہیں ' واقعات تاریخي کے خلاف هے ' نیز زوال دولت سے اسے کیا تعلق ؟ - والقصه بطولها -

نیز لکها هے که " لیڈر کي صرف پبلک زندگي زیر احتساب هو سکتي هے' نه که پرایویٹ " ایک لحاظ سے تو یه صحیح هے - قرآن کریم نے بهي سوره (حجرات) میں فرمایا هے که " ولا تجسسوا " تجسس نه کرو - لیکن اس سے ایک اصولي غلط فهمي بهي پیدا هوتي هے - همارا ذاتي اعتقاد یه هے که " لیڈر " کیلیے لازمي سے یه هے که اسکي زندگي اپنے تمام اعمال ظاهر و باطن حتی که جزئیات حیات میں بهي قوم کیلیے ایک نمونه هو - پس جو شخص اپنے آپ کو اس حیثیت سے پیش کرتا هے' ضروري هے که اسکي زندگي میں کوئي راز نهو' اور اسکي پرائیوٹ لائف بهي ایک کهلا صفحه هو - قوم کو حق حاصل هے که وه صرف اسٹیج هي پر نہیں' بلکه اسکے گهر میں بهي اسکا تعاقب کرے - همارے سلف صالحین نے پیشوائي کے یہي معني هم کو سمجهاے هیں -

کا لفظ کان سنیں ' تو معاً آنکھوں کے سامنے اسکي مجسم تصویر بھي پھر جائے -

* * *

مظاهر عبرت اسکے سوا اور کچھه نہیں که کسي لغزش یا فروگذاشت کے نتائج کي محسوس و مجسم مثالیں هوں ' اور عبرت سنجي اسکے علاوہ اور کچھه نہیں که ان مثالوں سے هم متاثر هوں - جب هم ایک شرابي کو نالے میں پڑا اور اسکے گرد تماشائیونکو جمع دیکھتے هیں ' تو هم در اصل شرابخواري کے چند نتائج محسوسه مشاهده کرتے هیں ' اور انکے دیکھنے سے اولاً نفس پر یه اثر پڑتا هے که خوف و رحم کے مرکب جذبے کو جنبش هوتي هے اور اسکے بعد شراب کے طرف سے ایک طرح کي نفرت پیدا هو جاتي هے - رفتہ رفتہ نصیحت ان جذبات پر تیرتي هوئي ساحل قلب سے جاکر ٹکراتي هے اور "میں شراب هرگز هرگز نه پیونگا" کي ذهني اور غیر محسوس آواز سے گوشهٔ دل گونجنے لگتا هے -

یهي عبرت پذیري کي آخري منزل هے - یہاں پہونچکر وہ نفرت کي ایک متعین اور مستقل شکل بن جاتي هے -

مگر عبرت ربائي کے به لحاظ استعداد تحصیل ' مختلف مدارج هیں اور ان مدارج و مراتب کا تعین نتائج مذکورہ کے اس اثر کے لحاظ سے هوتا هے ' جو همارے نفس پر مترتب هوتا هے - کہیں تو اس اثر کا ظهور همارے افعال و کردار میں اسطرح هوتا هے که هم شراب سے عملاً سخت پرهیز کرنے لگتے هیں ' اور کہیں نقش نفرت اسقدر گہرا بیٹھه جاتا هے که شراب کا تصور چهرہ تنفر اور پیشانیے اجتناب کے آثار پیدا کر دیتا هے -

خلاصه یه که عبرت کے اجزاے ترکیبي یہي چند جذبات هیں اور عبرت سنجي ایک فطري ملکه هے جو هم میں ودیعت هے - دوسرے قوی کیطرح یه بھي عدم مشق سے ضعیف هو جاتا هے اور کثرت مشق سے قوي و قوي تر هو جاتا هے - پس هزار افسوس هے که اس مفید اور نہایت قیمتي قوت کي مشق کے موقع بکثرت موجود هیں ' لیکن هم غافل هیں - عنان کي جوڑي سامنے رکھي هے ' لیکن کاهلي نے دونوں هاتھه باندھدیے هیں :

یه نکته ملحوظ خاطر رهے که عبرت پذیري صرف دوسرونکي غلطیوں سے نصیحت و سبق حاصل کرنے هي کا نام نہیں هے ' بلکه خود اپني غلطیوں سے متنبه و متذبه هونا بھي اسمیں شامل هے - هر مصیبت ' اور هر رفت ' خواہ اسکا مظهر دوسرا شخص هو یا هم خود اپنے اندر ' دیدۂ اعتبار کیلیے ایک پیغام عبرت رکھتا هے -

(۳)

مثلاً آجکل کے تازہ ترین مناظر عبرت میں قومي ریاست اور پیشوائي کا عزل و نصب بھي هے -

اکبر کے تخت حکومت پر بیٹھنے سے قبل لیڈري کي باگ قبا و دستار کے هاتھه میں تھي - البته کبھي کبھي مقتضیات وقت ' تاج و تخت کو دست اندازي کرنے پر مجبور کر دیتے تھے - اکبر کے تخت نشیں هونیکے بعد پانسه پلٹا ' اور (ابو الفضل) کي ضرب کي مدد سے عنان تحکم کچھه عرصه کیلیے مذهب کے هاتھه سے نکلکر سلطنت کے هاتھه میں آگئي - شکست خوردہ جماعت نے هر چند کوشش کي ' لیکن دست حکومت کي گرفت مضبوط تھي -

سترهویں صدي عیسوي کے نصف النهار پر پہونچنے کے بعد ایک زمانه آیا که تاج و دستار میں مصالحت هوئي اور آپسمیں ایسا پیار اور اخلاص بڑھا که باگ کا ایک تسمه تاج نے پکڑا اور دوسرا دستار کے هاتھوں میں نظر آنے لگا - یه دیکھکر مرهٹي آزمندي کے مهنه میں پاني بھر آیا ' اور تاریخ شاهد هے که مرهٹي هاتھه نے ایک ایسا گستاخانه جھٹکا دیا که لیڈري کي باگ دولت مغلیه کي سفید چٹکیونسے نکلکر مرهٹي سیاہ هتیلي میں پہونچگئي - عین اسوقت هم چند یوروپین هاتھوں میں پنجه بازي هوتے دیکھتے هیں کچھه عرصه کے بعد فرانسیسي هاتھه زیر اور انگریزي هاتھه زبر نظر آنے لگتا هے اور چشم زدن میں مرهٹي هاتھه کو هٹا کر عنان حکومت پر قبضه کر لیتا هے -

اتنے میں ایک بڑے سر والا شخص آتا هوا معلوم هوتا هے - یه قریب پہونچکر جھک کے سلام کرتا هے - قابض هاتھه ' باگ پکڑنے کا اشارہ کر دیتا هے - اس نیک مرد کے چلے جانے کے چند اور لوگ آتے هیں (اس عهد کي هسٹري سے آپ خود بخوبي واقف هیں) اور پہلے شخص کي انگلیوں کے نشان پر اپني انگلیاں جما دیتے هیں -

لیکن بعض جوانان تند خو باگ کو قابض هاتھه کے بالکل قریب مگر به لحاظ ادب ' اوپر سے نہیں بلکه نیچے سے پکڑنا چاهتے هیں - مگر حرکت اس هاتھه کو اور نیز زبر دست عنان گیروں کو سخت ناگوار گذرتي هے -

اس سین پر خاتمه کا ڈراپ سین ابھي نہیں پڑا هے اور دنیا سوالیه نظروں سے ٹکٹکي باندھے تماشه دیکھه رهي هے -

* * *

اب اگر آپ عهد به عهد کے لیڈروں کي فهرست کو ' عام اس سے که وہ صاحبان دولت و حشمت هیں یا ارباب علم و فضل ' ایک بار ملاحظه فرمائیں ' تو هر لیڈر کے نام کے سامنے ذاتي اوصاف ' خصائل و فضائل ' کے کالم لکھے نظر آئیں گے اور منجمله دیگر اوصاف حمیدہ کے مندرجه ذیل صفات مشترک و متواتر پائي جائیں گي -

(۱) حق پرستي	(۳) خلوص
(۲) بیباکي	(۴) سرفروشي

اس فهرست میں تمام لیڈر گو دیگر اوصاف کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف هوں لیکن ان صفات میں یکسر متحد تھے - في الحقیقت یہي فضائل اربعه وہ عناصر اربعه هیں جن سے ایک حقیقي لیڈر کے کیرکٹر کي ترکیب هے -

اسکے بعد فهرست هذا کے تیسرے کالم پر نظر ڈالیے ' تو آپ کو "معائب و رذائل" کا عنوان نظر آئیگا اور اس کالم کے نام کے مطابق اسکے معائب و قبائح درج هونگے - اس کالم میں اور سب عیب تو هونگے لیکن یه نہونگے -

(۱) عزت شکني	(۳) غرضمندي
(۲) بد دیانتي	

ایک حقیقي لیڈر کا اخلاق ان متعفن اور زهریلے رذائل ثلاثه سے همیشه پاک هوگا -

اس کے ساتھه هي یه امر ملحوظ خاطر رهے که لیڈر کي صرف پبلک زندگي موضوع تنقید و احتساب هو سکتي هے ' اسکي پرائیوٹ زندگي سے تعرض نہیں کیا جاتا - اور لیڈروں کے رذائل و معزولي کے اسباب انکي پرائیوٹ زندگي کے معائب کبھي نہیں هوتے ' بلکه همیشه انکي پبلک زندگي کے نقائص - آجکل کے روبه عزل لیڈروں کو بھي انکي پرائیوٹ زندگي کے معائب نے نہیں ' بلکه پبلک زندگي کے رذائل ثلاثه نے سرنگوں کیا هے - دیدۂ اعتبار کے لیے یہي مقام عبرت هے -

لیکن عبرت کیلیے یه اعتقاد نہیں هونا چاهیے که ایک شخص ٹھوکر کھاکر گر پڑے تو پھر اٹھکر چلنا گناہ هے - نہیں ' اگر باقتضاے بشریت پاے اخلاق کو لغزش هوگئي ' تو مضایقه نہیں ' اصلاح کي کوشش کیجیے اور اپنے اندر فضائل اربعه پیدا کیجیے

نقد زر ریویو کي مدح هے ' تا وقتیکه همارے اغـراض ذاتي کے منافي نہو "

اصول خواه کتنا هي قابل ذم هو ' مگر اسمیں شک نہیں که آسان بہت هے - کتابوں کا ڈهیر سامنے رکھا ' اور رسمي الفاظ مدح و تحسین تقسیم کرتے گئے -

کاش اس آساني اور سہل کاري سے هم بهي فائده اٹها سکتے - مگر افسوس که همارے لیے هر کام میں دقتیں هي هیں - هم چاهتے هیں که مفید کتابیں ریویو کیلیے آئیں' جب تـک انپر ایک کافي نظر نه ال لیں ' اور شنا سانه راے دهي کیلیے مستعد نہو جائیں ' ایک لفظ حوالۂ قلم نه کریں - ریویو نویس درحقیقت پبلک کي طرف بہت بڑي ذمه داري اپنے سر رکھتا هے - وہ لوگوں کو مشورہ دیتا که فلاں کتاب کا مطالعه کریں ' اور فلاں اخبار خریدیں - پس ضروري هے که یه مشوره پوري امانت داري اور دیانت پڑهي ساعه هو' که " المستشار موتمن "

لیکن اسکے لیے بڑا وقت چاهیے - جن لوگوں کو اپنے کتب کي تازہ ترین اور جدیـد الا شا عه ذخیرۂ علوم کے مطالعه کا موقعه نہیں ملتا ' وہ آجکل کے اُردو پریس کي نکلي هوئي مطبوعات کے مطالعه کیلیے کہاں سے وقت لائیں ؟

ممکن تها که یه کام هم کسي اور صاحب کے حوالے کر دیتے ' مگر تو ابهي دفتر خود هي قحط الرجال کا مرثیه خواں هے ' پهر ڈرتے یں که الهلال میں جو کچهه نکلے گا ' وہ هماري طرف منسوب هوگا کتابوں کي نسبت نہیں معلوم کیـا راے قایم کی جاے اور کیا دیا جاے !

ایک یورپ کے اخبار و رسائل هیں ' جنکو علم و فن کي بہترین مطبوعات کے نقد کیلیے جگهه نکالني پڑتي هے - ایک هماري قسمت که هر شخص جو قلم پکڑسکتا هے' چند صفحے سیاه کرکے چهپوا لیتا اور پهر تمام اخبارں کو ذمه دار سمجهتا هے که کیوں نہیں اپنے کام کام اسکي مدحت سرائي کیلیے وقف کر دیتے ؟

بہر حال اس مشکل کا علاج کچهه نہیں - کتابیں هر طرح کي کثرت سے جمع هوگئي هیں که اگر چند سطروں میں بهي ذکر کیا جاے' تو بهي صفحوں کے صفحے مطلوب - هم آجتک اس اُمید سے جمع کرتے رهے که شاید دیکهنے کا وقت ملے' مگر افسوس که آجتک وقت نہ ملا ' اور کس کو معلوم که کل ملے گا ؟ مجبوراً بالفعل یہي کرتے هیں که کتابوں کي ایک ڈهیري بغیر کسي ترتیب و تقدم و تاخر کے سامنے رکهه لیتے هیں ' اور ٹائٹل پیچ ' فہرست ' اور درمیان کے صفحوں پر ایک نظر ڈالکر لکهنا شروع کر دیتے هیں - یه ریویو گویا ایک طرح کي رسید کتب ' اور یا محض اعلان هے - درخواست اسي پر قناعت فرمائیے - حضرات مصنفین کرام سے معافي چاهتے هیں اُس تاخیر کیلیے' جو هوئي' اور اس اختصار کیلیے جس پر خود بهي هم متاسف هیں - آیندہ نمبر سے یه کام کسي اور صاحب سے متعلق کر دیتے هیں ' اور پهر امید هے که شکایت کا موقعه نہو -

یہاں یه ظاهر کردینا ضروري هے که " انتقاد " الهلال میں ایک مستقل باب رهے گا ' جسکا اصلي مقصد یورپ اور ممالک اسلامیه کي جدید مطبوعات پر نقد و بحث و مذاکره هے ' یا پهر هندوستان کي مخصوص اور اهم مطبوعات پر' مثلاً (کتاب الانساب سمعاني) پر هم ریویو لکهه رهے هیں' جو حال میں یورپ سے شائع هوئي هے -

ترجمـــه تفسیـــر کبیـــر

اردو جلـــد اول

— * —

قیمت ۲ - روپیه - ادارۂ الهـلال

علامۂ (رازي) رحمة الله علیه کی تفسیر کبیر کا یه اردو ترجمه هے' جس کو جناب مولوي محمد اسحاق صاحب دهلوي نے مرتب فرمایا هے -

تفسیر (کبیر) کي نسبت اگر کچهه لکهوں تو کئي صفحے مطلوب - کبهي نه کبهي تفصیلي طور پر اس موضوع پر لکهنا ضرور هے ' لیکن یہاں اسقدر لکهدینا کافي هے که (تفسیر کبیر) علم تفسیر' کلام و عقائد ' اختلاف ملل و مذاهب' اور جمع معقول و منقول کا ایک ایسا ذخیره هے' جو اگر آج موجود نہوتا' تو نہیں معلوم کن کن اهم مباحث اور معلومات سے هم محروم رهجاتے ؟

قدماء (معتزله) نے تطبیق معقول و منقول اور انداز کلام و حکمت پر تفسیـر لکهنے کي بنیـاد رکهي - تاریخ و تراجم میں هم اُن تفسیر کا حال پڑهتے هیں - مگر بدقسمتي سے (فہرست ابن الندیم) اور (حاجي خلیفه) کے باهر انکا کوئي وجود نہیں - وہ تمام سرمایه همـاري محرومي سے ضائع هوگیا - آج نه (قفال کبیر) کي تفسیر کا پته هے نه (ابوبکر اصم) کا - نه (ابو القـاسم بلخي) کي تفسیر ملتی هے' جسکي نسبت (ابن خلـکان) لکهتے هیں که " ۱۲ - جلدوں میں تهي اور تاریخ اسلام میں پہلي ضخیم تفسیر هے " اور نه (ابو مسلم اصفهاني) کي وہ تفسیر (جامع التاویل والمحکم التنزیل) ملتي هے' جو في الحقیقت ایک ذخیرۂ مبـاحث حکمیه و معارف اسلامیه تهي ' اور جسکي نسبت خود امام رازي کا قول هے که " حسن الکلام في التفسیر' کثیر الغوص علي الدقائق و اللطایف "

اگر امام (طبري) کي تفسیر نه نکل آتي' تو حکیمانه انداز کي تفاسیر کي طرح ' نقل و روایات و جمیع احادیث و آثار کا بهي تفسیر میں کوئي بڑا ذخیره همارے پاس نه تها -

پس تفسیر کبیر قرآن مجید کے اکثر مشکل مقامات تفسیر کي نسبت جو عمده اور بصیرت افزا مباحث رکهتي هے' اس سے بهي بڑهکر همارے نزدیک اسکي خصوصیت یه هے که آج یہي ایک تفسیر هے' جسکے ذریعه سلف و قدماء کے معارف و مباحث کا پته چل جاتا هے ' اور هر مسئله کي نسبت هر طرح کي آرا ؤ توجیہات سامنے آجاتي هیں - اگر یه تفسیر نا پید هو جاتي ' تو نہیں معلوم کیسي سخت تاریکي میں هم اپنے آپ کو پاتے -

جناب مولوي اسحاق صاحب نے اسي تفسیر کے اردو ترجمه کي بنا ڈالي هے' اور اسکا پہلا ٹکڑہ همارے سامنے هے - سرسري نظر میں هم جسقدر اندازہ کر سکے ' ترجمه سلیس ' عام فہم ' اور مطلب خیز هے - تقطیع بڑي ' اور کاغذ اور چهپائي نہایت عمده - سب سے بڑي بات یه هے که اس کتاب کے عالي همت پبلیشر نے همکو اطلاع دي هے که جسقدر نسخے اسکے فروخت هونگے ' انکي نصف قیمت چنده (هلال احمر) میں دیدیں گے ' اور اسکا حساب دفتر الهلال کے ذمے چهوڑ دیا هے - پس هم سفارش کرتے هیں که ناظرین الهلال ایک ایک نسخه اس کتاب جلیل کا ضرور خریدیں - انکي هر طرح کي معلومات میں اضافۂ خطیر هوگا -

فکاهات

— * —

یونیورستی فونڈیشن کمیتی کا اجلاس لکھنو

۲۸ - دسمبر - سنه ۱۹۱۲ -

یه فیض هے جماعت " احرار " کا غرور * اب قوم کو جو شخص پرستی سے عار هے
آزادي خیال کا جو کچهه که هے اثر * یه سب اُنهي کے فیض کا منت گذار هے
لیکن یه دیکهنا هے که یه عزم ' یه ترنگ * هے دیر پا ' که جوش جنون بہار هے ؟

* * *

اب کے جو لکهنؤ میں دکهایا گیا سماں * سچ پوچهیے تو مضحکۀ روزگار هے
دیکها یه پہلے دن ' که هر اک گوشۀ بساط * میدان رزم و عرصه گه گیر و دار هے
غل هے که وه " مقدمة الجیش " آگیا * اب انتظار فوج یمین و یسار هے
احرار کي صفوں کي صفیں هیں جمي هوئیں * مجلس تمام ' عرصه گه کارزار هے
استیج پر هر ایک بپهرتا هے اسطرح * گویا حریف رستم و اسفند یار هے
هات اُٹهه رهے هیں ' یا علم فتح هے بلند * چلتي هوي زبان هے ' یا ذوالفقار هے
هر نوجوان هے نشۀ آزادگی میں مست * جو هے وه حریت کا سر پر خمار هے
احرار کهه رهے هیں : " نه مانینگے هم کبهي * ویٹو کا ویسراے کو کیا اختیار هے ؟
الحاق اگر نهیں هے تو هر سعي هی عبث ' * مسلم کا لفظ خاص همارا شعار هے "
حسو والیان ملک ' که تهے زیب انجمن * سب دم بخود سے تهے که یه کیا خلفشار هے ؟

* * *

یا صبح دم جو دیکهیے آکر تو بزم میں * نے وه خروش و جوش نه وه گیر و دار هے
ٹوٹتي هوي صفیں هیں ' علم سرنگوں هیں سب * بازوے تیغ گیر جو تها ' رعشه دار هے
" سازش " کا ایک جال بچهایا هے هر طرف * هر شخص اُسکي فکر میں مصروف کار هے
سر مستیاں هیں دور قدح هاے راز کي * هر شخص " حکمتِ عملي " کا شکار هے

* * *

جو بات کل تلک سبب ننگ و عار تهي * وه آج مایۀ شرف و افتخار هے
جس بات پر که نعرۀ نفریں بلند تهے * اب وه قبول خاطر هر دي وقار هے
کل کهه چکے هیں کیا ؟ یه نهیں اب کسي کو یاد * اب نکته هاے ربر لبي پر مدار هے
خود آپ اپنے هات سے کهائي هے ' گو شکست * کہتے هیں پهر ' " یه فتح مبین یادگار هے "

* * *

حیران تهے عوام که کیا ماجرا هے یه ؟ * یه کیا دو رنگیے چمن روزگار هے ؟
" احرار " کا طریق عمل هے اگر یہي * پهر کامیابیوں کا عبث انتظار هے

(کشاف)

سوت ایبل سلف گورنمنٹ

Suitable Self Government.

— : * : —

کل کهه رهي تهي لیگ یه احرار قوم سے : * " جو جو بلا ئیں مجهه پڑي تهیں وه هٹ گئیں
اب قید " سوت ایبل " سے هو کب دیکهیے نجات * وه بیڑیاں تو خیر کسي طرح کٹ گئیں "

" متین الله " اور " جوش محمد "

اعتدال آنے نه پایا هے نه آئیگا کبهي * آپ کي طرح سے مجهکو بهي یهي کهٹکا تها
یه تو هونا هے که اُچهلے گي اُسي زور سے اب * آپ نے قوم کو جس زور سے دے پٹکا تها

(نقاد)

ابتدائی حالات

(اسکاٹ) کا پورا نام رابرٹ فیلکن اسکاٹ ' اور باپ کا نام جان ایڈورڈ اسکاٹ ہے - جون سنہ ۱۸۶۸ - کو بمقام آوٹ لینڈس ڈیونپورٹ پیدا ہوا - بچے خاندان میں سب سے بڑا تھا - تعلیم سٹوبنگٹن ہاوس (Stubbington House) میں ہوئی - تعلیم کے بعد سنہ ۱۸۸۲ - میں صیغۂ بحریہ میں داخل ہوا - سنہ ۱۸۹۸ - میں ترقی پاکے ایچ - ایم - ایس میجیٹک کا تار پیڈو لفٹننٹ ہوا - دوسرے برس فرسٹ لفٹننٹ ' اور تیسرے برس کمانڈر ہوا - سنہ ۱۹۰۴ - میں کپتان کے درجہ تک ترقی کی ' پھر سنہ ۱۹۰۵ - میں آنریری ڈی - ایس - سی آف کیمبرج اور مینچسٹر بنایا گیا - سنہ ۱۹۰۸ - میں اس نے متوفی ڈین لارڈ بروس کی لڑکی (کیتھرائن) سے شادی کی -

اسکاٹ لینڈ ' امریکہ ' سویڈن ' ڈنمارک ' فلیڈیلف ' اور انٹریو کی جغرافی انجمنوں اور نیز شاہی جغرافی انجمن نے اسکو طلائی تمغے دیے تھے -

آثار شہرت

قدرت کا ہاتھ صلاحیت اور تناسب کا خالق ہے - جس شخص کے لیے وہ تشریف شہرت قطع کرنا چاہتا ہے ' اسکا اندام بھی ویسا ہی بناتا ہے - اسکاٹ نے ۱۴ - برس کے سن میں طالب علمانہ زندگی ختم کی - سرد ممالک میں ۱۴ - کا سن ایسا ہی ہے ' جیسے ہندوستان میں ۸ - یا ۹ - برس کا - اسلیے پیش دست لڑکوں کی طرح صیغۂ بحریہ میں داخل ہوا اور اپنے بالا دستوں کے احکام کی تعمیل کرنے لگا - اس بچے سے چھوٹے چھوٹے کام لیے جاتے تھے ' اور آسی طرح لیے جاتے جسطرح کہ بچوں سے لیے جاتے ہیں - مگر یہ کسے معلوم تھا کہ جو بچہ آج اسقدر چھوٹے چھوٹے کام کر رہا ہے ' وہی کل اتنا بڑا کام کریگا ' جسکی نظیر پیش کرنے سے جہاز رانی کی تاریخ قاصر ہوگی ؟ اور جس بچے کی بحری زندگی کا سب سے پہلا دن اسقدر بے شان ہے ' اسکی بحری زندگی کا سب سے آخری دن اسقدر پر شان ہوگا ؟

وہ ۱۵ - برس کی عمر تک کام کرتا رہا - سولھویں برس ایچ - ایم - ایس میجیٹک کا تار پیڈو لفٹنٹ بنایا گیا - پھر ایک سال کے بعد ہی اول درجہ کے لفٹنٹ تک ترقی کی اور اسکے بعد دوسرے برس کمانڈر ہوگیا -

قطبی مہموں کا آغاز

۴۸ - سال کی عمر اور ۱۹ - برس بحری تجربہ کے بعد آس نے قطب جنوبی کی تحقیقات کے لیے روانہ ہونے کا ارادہ کیا - کو اسکا موت کے بیستان سے ہونا ہوا گیا تھا ' مگر اسکو معلوم تھا کہ نامور کبھی بھی نہیں مرتے ' اور حیات جاوید موت کے منہ میں جاکر بھی قایم رہتی ہے - پس با ہر شوق و بیخوف دل کے ساتھ - ۹ اگست - سنہ ۱۹۰۱ - کو کوس (Cawes) سے روانہ ہوا ' اور دوسرے سال برفستان میں داخل ہوگیا - آغاز سال ہی میں (کنگ ایڈورڈ کی نقطہ لنیڈ) دریافت ہوئی - اسکے بعد موسم سرما خلیج میکمرڈو (McMurdo Bay) میں گذرا - ۲ - نومبر کو پھر کوچ شروع کیا ' اور یک بطی السیر ' طویل ' اور دشوار سفر کے بعد ۳۰ - دسمبر سنہ ۱۹۰۲ - کو عرض البلد کے ۸۲ - درجے اور ۱۷ - دقیقے تک پہنچ گیا -

دوسرا جاڑا بھی برفستان ہی میں کاٹا - اسکی متعدد مہموں کے اسف کا نتیجہ وہ چند گراں قدر ترمیمیں تھیں ' جنکا بحر انطلاطیک کے نقشے میں اضافہ ہوا -

القسلہ کے دو درمیانی حلقے

سنہ ۴ - میں اسکاٹ کی واپسی کے بعد دو مہمیں اور روانہ ہوئیں - گو ان دونوں مہموں کو اسکاٹ کے حالات سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ' مگر سلسلۂ اکتشاف کی تکمیل کے لیے انکا بیان ضروری ہے -

سر ارنیسٹ شیکلٹن (Si. Earnest Shackelton) نے اکتشاف جنوبی کی غرض سے ایک مہم لیجانے کا ارادہ کیا - چنانچہ اپنے روپیہ اور چند دیگر احباب کی مالی مدد سے ایک مہم ترتیب دی - اور نمرڈ (Nimrod) نامی وہیلر جہاز (Whaler) میں یکم جنوری سنہ ۱۹۰۸ - کو نیوزیلینڈ سے روانہ ہوگئے - اس مہم میں سب سے بڑی بات یہ تھی کہ پہلی مرتبہ موٹر کاریں استعمال کی گئیں ' جو تجربہ سے نہایت کار آمد ثابت ہوئیں -

اس مہم کے اہم ترین نتائج حسب ذیل ہیں :

(۱) پروفیسر داود (Pro. David) نے ماونٹ ایریبس (Mount Erebus) پر چڑھکے یہ دریافت کیا کہ اسکی چوٹی کی بلندی ۱۳ - ہزار ۳ - سو قدم - ہے - یہ ایک کوہ آتش نشاں کے دہانے کا کنارہ ہے ' اور اسکے غار (Abyss) کا عمق ۹ - سو قدم کے اندر ہے -

(۲) پروفیسر مدور نے ۷۲۶۰ - قدم عروج ' ۷۲ - درجہ اور ۲۵ - دقیقے طول ' اور ۱۵۵ - درجے اور ۱۶ - دقیقے ش - عرض البلد پر قطب مقناطیسی کو دریافت کیا -

(۳) قطب کی طرف حملہ کیا گیا -

۲۹ - دسمبر سنہ ۱۹۰۸ - کو ۴ - آدمیوں کی ٹک ٹولی ۹۱ - دن کی غذا اور بالاے برف چلنے والی گاڑیاں لئے روانہ ہوی - ۲۶ - نومبر کو وہ اسکاٹ کی تحقیق کردہ جنوبی حد کو عبور کرگئے ' چند دن بعد تمام جانور مرگئے - آدمیوں نے خود گاڑیاں کھینچیں ' اور بڑی بڑی مصیبتیں اٹھائیں - سات دن میں بمشکل تمام بیرڈ مور (Beardmore) کے برفستانی تودوں (Glacier) کی چڑھائی کو طے کیا ' قطب کے حدب (Plateau) میں آئے - اب منزل مقصود صرف ۹۷ - میل کے فاصلہ پر تھی ' اور بالکل ممکن تھا کہ وہاں تک پہنچ جاتے ' مگر غذا کی بے وقت کمی اور واپسی کی مسافت کی طوالت نے واپس ہوجانے پر مجبور کردیا -

اس مہم نے ۱۲۷ - دن میں عرض البلد کے ۸۸ - درجے ۲۳ - دقیقے تک ۱۵۳۰ - جغرافی میل زمین دریافت کی -

امنڈسن (Amundsen) نے اولا بحر ارطیق (Arctic) کی تیاری شروع کی ' مگر بعد کو نقشہ مہم بدلدیا ' اور ارطیق کے بدلے جنوب کی طرف روانہ ہوا - یہ مہم خلیج وہیلس (Whales Bay) میں ۱۳ - جنوری کو داخل ہوی -

آس نے کنگ ایڈورڈ کی نقطہ لینڈ کے قریب گریٹ باریر (Great Barrier) میں مرکز قائم کیا تھا -

تمام خزاں کا موسم سیل (ایک قسم کی مچھلی ہے : Seal) کی فراہمی ' اور کوچ کے لیے مجوزہ خطوط پر گوداموں کی تیاری میں صرف ہوگیا - نومبر میں جنوب کی مہم روانہ ہوئی - راستہ وکٹوریا لینڈ کے پہاڑوں سے ہوکر ہوا تھا ' اور بیس میل فی یوم کے حساب سے باریر (Barrier) کو قطع کیا - ۱۰ - ہزار قدم چڑھائی کے بعد مہم حدب (Plateau) تک پہنچی - سفر کے بقیہ حصہ میں نرم ڈھالو زمین ملی ' جسکے بعد ۱۶ - دسمبر کو منزل قطب نمایاں ہوا اور جغرافی دنیا کی دیرینہ آرزو پوری ہوئی -

خوش قسمتی سے موسم ساز گار تھا - سفر واپسی بخیریت انجام پذیر ہوا اور مہم ۱۴ - جنوری سنہ ۱۹۱۲ - کو واپس پہنچ گئی -

مذاکرۂ علمیہ

قطب جنوبي

— * —

کپتان رابرٹ اسکاٹ

— * —

بحر انطلاطیک کا افسانۂ غم

— * —

(۱)

تمہید

تمدن یورپ کے خال و خط میں جو چیز سب سے زیادہ نمایاں ہے' وہ اسکي علم پرستي' اور پھر علم پرستي کي راہ میں طلب صادق ہے- طالب صادق مطلوب کي تحصیل میں پامردي' سرفروشي اور سرگرمي کے ساتھہ مصروف رہتا ہے - نہ ناز و نعم اور راحت وآرام اسکے لیے بند پا ہوتے ہیں' اور نہ مساعي کي ناکامي اور اشخاص کي موت اسکے لیے حوصلہ گسل ہوتي ہے - اسکي نظر میں مطلوب اور صرف مطلوب ہوتا ہے - وہ ہر ممکن کوشش کرتا ہے اور اسوقت تک کرتا رہتا ہے جب تک کہ مطلوب حاصل نہ ہوجائے یا ہستي کي کل ساکن نہ ہو جائے :

دست از طلب نہ دارم تا کام من برآید
یا تن رسد بجاناں یا جاں ز تن برآید

اس محک پر یورپ کي علمي' صناعي' تجارتي' مذہبي' غرض کہ تمام اصناف طلب میں سے ایک ایک کو کسو' تم کو صاف نظر آئیگا کہ ہر طلب' طلب صادق ہے - اسي صدق طلب میں یورپ کي تمام کامرانیوں کا راز مضمر ہے -

یورپ کي تاریخ صدق طلب کي صدہا عجب پرور اور پر اعتزام مثالوں سے لبریز ہے' اور جیسا کہ زندہ اقوام کا قاعدہ ہے' ہمیشہ اس فہرست میں نئے نئے اعداد کا اضافہ ہوتا رہتا ہے -

من جملہ انکے بیسویں صدي میں صدق طلب کي ایک درخشاں مثال (بحر انطلاطیق) کي انکشافات کا وہ افسانۂ غم ہے' جسکا تذکرہ اب تک صفحۂ جرائد پر جاري ہے' اور صفحات قلوب پر ہمیشہ منقش رہے گا -

بحر انطلاطیق میں انکشافي مہموں کي اجمالي تاریخ

بحر انطلاطیق کے طویل و عریض کوہہاے برف کي تحقیقات کا خیال سب سے پہلے سنہ ۱۷۳۸ - میں ایک فرانسیسي سرفروش و انکشاف دوست' بوریٹ (Bovet) نامي کے دل میں پیدا ہوا' اور وہ اس مہم پر روانہ ہوئے' لیکن چنداں کامیابي نہیں ہوئي - (بوریٹ) کے بعد کپتان کک (Captain cook) ۱۷ - جنوري سنہ ۱۷۷۳ - میں اسي مہم پر روانہ ہوا - یہ دوسري کوشش نسبۃً کامیاب ثابت ہوئي (کک) حلقہ انطلاطیق سے گذرتا ہوا عرض البلد کے ۷۱ - درجہ اور ۱۰ - دقیقہ تک جانب جنوب پہنچ گیا تھا' لیکن اس سے آگے نہ بڑھ سکا -

نیم کامیابي طلب صادق کے لیے مہمیز ثابت ہوتي ہے - یکے بعد دیگرے پیہم چند مہمیں آور روانہ ہوئیں' اور مجاہدین علم کي جاں فروشیوں کا سلسلہ برابر جاري رہا -

سنہ ۱۸۲۲ - میں تحقیقات کا ایک قدم اور آگے بڑھا - ویڈل (Weddel) نامي ایک اسکاچ کي مہم تین درجے اس مقام سے آگے تک پہنچ گئي' جہاں تک کہ کک کي مہم پہنچي تھي -

سنہ ۱۸۳۹ - میں ایک مہم ایریبس (Erebus) اور ٹیرور (Terror) نامي دو جہازوں میں امیر البحر سر جیمس روس (Sir James Ross) کي زیر قیادت انگلستان سے روانہ ہوئي -

یہ مہم کوہ پیکر دیوار ہاے برف کو چیرتي ہوئي' ڈھائي میل پر نکل گئي - نو کشف شدہ زمین کا نام جنوبي وکٹوریا لینڈ (South Victoria Land) اور اسکي بلند چوٹیوں میں سے ایک کا نام ایریبس ماونٹ (Erebus mount)' دوسرے کا نام (ٹیرور ماونٹ) (Terror mount) اور تیسرے کا نام روس باریر (Ross Barriar) رکھا گیا -

روس کي اس بے عدیل کامیابي نے اسکو دوسري مہم کي ترغیب دلائي -

سنہ ۴۱ - و ۴۲ - کے درمیان میں وہ پھر روانہ ہوا' اور ایک نئي زمین کے ظہور کا اعلان کیا - اسي کو بعد میں اسکاٹ نے دریافت کیا اور کنگ ایڈورڈ دي ہفتم لینڈ (King Edward VII land) نام رکھا -

گو اس دفعہ اسکي کوشش تاج کامراني زیب سر نہ کرسکي' مگر تاہم اسکو ایک نمایاں شعاع امید نظر آئي' جسکي روشني میں وہ تیسري دفعہ پھر روانہ ہو گیا -

روس کے تیسرے سفر نے اس برفستان کے متعلق جغرافي معلومات میں اضافۂ خطیر کیا - سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ قطب تک سفر کا راستہ کھل گیا -

یہي کامیابیاں ہیں' جن کي بدولت صف مکتشفین میں روس سب سے زیادہ بلند نشست پر متمکن نظر آتا ہے -

روس کے بعد کمانڈر جیرلیچ (Gerlache) کے زیر قیادت اور بلجیم کي حکومت کي زیر سرپرستي ایک مہم روانہ ہوئي - یہ مہم ۷۱ درجہ تک پہنچي - ابتداء سفر میں اس کو نہایت خوفناک شدائد کا سامنا ہوا' بلکہ واقعہ یہ ہے کہ اگر اکتشاف قطب شمالي کے مشہور فسانہ طراز: ڈاکٹر کک (Cook) کے بہادر ہاتھہ مدد کے لیے نہ بڑھتے' تو یقیناً یہ مہم فنا کے نا پیدا کنار سمندر میں غرق ہوگئي ہوتي - (جیرلیچ) کي مہم کے بعد سے انیسویں صدي کے آخر تک کوئي عظیم الشان مہم نہیں گئي -

بیسویں صدي کے آغاز نے شوق اکتشاف کا ایک نیا دور شروع کیا - صلاے سرفروشي کے زمزمۂ شہادت نے روس کا زمانہ یاد دلا دیا - جرمني' اسکاٹلینڈ' اور برطانیہ نے انکشافي مہمیں روانہ کیں - جرمني کي مہم گاس (Gauss) کے زیر قیادت تھي' جو سنہ ۱۹۰۳ میں واپس آئي - اسکو کوئي نئي زمین نہیں ملي' مگر نہایت اہم علمي نتائج سے پر دامن آئي - اسکاٹلینڈ کي مہم اسکاٹیا (Scotia) نامي جہاز میں ڈاکٹر ڈبلیو - ایس - بروس (Dr W. S. Bruce) کے زیر قیادت تھي - یہ جرمني کي مہم سے زیادہ کامیابي ثابت ہوئي - عرض البلد کے ۸۲ - درجے اور ۲۷ - دقیقے تک بڑھتي ہوئي چلي گئي تھي - چند مقامات دریافت بھي کیے' جنکا نام کنگ ایڈورڈ لینڈ (King Edward Land)' ماونٹ مارکم (Mount Markham) (Mount Long Staffe) رکھا گیا - ان مقامات کے علاوہ جغرافیہ ملک کے طبقات الارض اور علم النفس کے متعلق نہایت بیش بہا معلومات کے ساتھہ واپس آئي تھي -

برطانوي قومي مہم اسي کپتان اسکاٹ کي زیر قیادت تھي جسکي حسرت انگیز موت کا افسانہ آج ایک عالم کي زبان پر جاري ہے - اس تمہید سے مقصود یہ تھا کہ اسکے حالات کي طرف متوجہ ہوں

DR. ANSARY'S ALL-INDIA MEDICAL MISSION WITH NURSES OF THE TURKISH RED CRESCENT SOCIETY.
Seated in centre of the second lower row is Basim Omer Pasha, President of the Turkish Red Crescent Society.

LT.-COLONEL ENVER BEY (centre second lower row) AND MEMBERS OF DR. ANSARY'S ALL-INDIA MEDICAL MISSION.
[*Photos. taken in the Kadirjah Hospital, Constantinople.*]

مراسلات

ترکـــوں کي مـــالي امـــداد

— * —

فوري طور پر صرف اوقاف سے ممکن هے

— * —

(۱) ساڑھے ساتھـه کروڑ مسلمانان هند کي آبادي میں مجاهدین ترکونکي فوري مالي امداد کا مسئله ایک عقدۂ لا ینحل هو گیا هے - ایک طـرف جب هم دیکھـتے هیں که ترکونکي مالي امداد کے نا کافي رهنے سے اسلام کي حیات و ممات کا مسئله وابسته هے اور دوسري طرف جب هم متوسط اور غریب اصحاب کو اس قلیل عرصه میں کافي رقم کے جمع کرلیدے پر قادر نہیں دیکھتے ' تو اس فوري امداد کا سوال اور بھي مشکل هو جاتا هے - ضرورت مقتضي هے که في الفـور کئي کروڑ روپیه ترکوں کي امداد کیلیے مهیا هو جاوے - ممکن هے که قوم کے سربراوردہ اصحاب ایسي مالي امداد کے مهیا کرنے پر آمادہ بھي هو جاویں ' لیکن سوال تو وقت کا هے - یعنے ضرورت آج هے اور امداد کا تهیه ایک مدت چاهتا هے - جس سے یہـه خطرہ پیدا هوتا هے که خدا نخواسته تا " تریاق ازعراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود " کا مصداق نه هو جاے - ایسے تنگ اور نازک وقت میں اگر کوئي صورت اس فوري امداد کي مسلمانوں کے هاتهه میں باقي هے ' تو وہ اسلامي اوقاف کے معزز همدرد متولیوں کي خاص نظر عنایت سے وابسته هے ' اور انکي ایسي با وقت مالي امداد اسلامي دنیا کے شکریه کي خاص طور پر مستحق هے - بشرطیکه وہ اپنے اوقاف سے ایسی مالي امداد کے بهم پهونچا نے میں تنگي وقت و ضرورت کو ملحوظ رکھکر عجلت سے کام لیویں -

(۲) یہي وہ خاص وقت هے جسکے لیے اوقاف کے کروڑوں روپے کا بهتر استعمال کیا جاسکتا هے - اور خدا ورسول کے نزدیک معزز اور همـدرد متولی ان اوقاف کي ذمـه داري سے عهدہ برا هوسکتے هیں اور عند الناس مشکور -

(۳) اسلامي اوقاف کا بهترین مصرف اگر کوئي هوسکتا هے ' تو وہ بالخصوص اسلامي روایات اور شان کا تحفظ - ترک اس وقت اسلامي روایات کے تحفظ کیلیے اپني جانوں کو قربان کر رهے هیں - ان اوقاف کي خطیر رقوم سے جنکا جائز مصرف اکثر مقامات میں ظہور پذیر نهونے سے آجتک بیهودگي تعویل میں پڑا رهتا ضروري سمجها گیا هے ' ترکوں کو مالي امداد بهم پهونچانا ' ان اوقاف کا بهترین مصرف هے - رنگون ' بمبي ' سورت ' کلکته ' مدراس ' اجمیر شریف ' پاک پٹن شریف ' سرهند شریف ' پیران شریف ' تونسه شریف - گولڑہ شریف ' دهلی ' لاهـور ' پشاور ' و دیگر جملـه شہروں و قصبوں کے متولیـوں اور مقدس انفـاس سجادہ نشینـوں اور پیـروں سے نہایت اخلاص اور عاجزي کیساتهه استدعا کیجاتي هے که اپنے اپنے اسلامي اوقاف کي گراں بها رقوم کو هفته عشرہ کے اندر اندر ترکوں کي مالي امداد میں منتقل کرنے میں عجلت سے کام لینگے - کیونکه اسوقت غنیم یعنے عدوے اسلام کو تمام دنیا کے گرجوں اور کلیساؤں سے روز مرہ بیش از بیش رقوم فراهم هو هو کر پهنچ رهي هیں -

(۴) معزول سلطان عبد الحمید خاں غازي اپني بیش بها فراهم کردہ رقوم کو جو جرمني کے بینکوں میں جمع تهیں ' ترکوں کي امداد میں دیگر اسـلامي دنیا کے لیے ایک قابل تقلید مثال قایم کرچکے هیں - اور ایک معزول سلطان کا اپنے معزول کنندوں کي امداد میں اپني کل فراهم کردہ رقوم کا دیدینا اس امر کي بین دلیل هے که معزول سلطان نے اپنے غازیوں کو خطرے کي حالت میں دیکھکر یه امـداد نہیں کي ' بلکـه اسـلامي کشتي کو خطرے میں دیکھکر -

(۵) اسلامي اخباروں اور رسالوں سے هماري عاجزانه درخواست هے که اس استدعا کو جلد سے جلد اپني قابل راي کیساتهه اپنے اخباروں اور رسالوں میں شائع کرکے عند الله و عند الرسول ما جور هوں -

ڈاکٹر ایم - اے - سعید انصاري - بي - ایم - ایس - سي
سکریٹري هلال احمر شمله

فهـــرست

زر اعانـــۂ دولت علیۂ اسلامیـــه

—:❊:—

(۱۵)

ان الله اشتري من المومنین انفسهم و اموالهم ' بان لهم الجنة

	روپیه	آنه	پائي
بذریعه فاقله مولوي شہاب الدین صاحب			
نقد	۴۷	۲	۰
قران شریف دو جلد - هیکل چاندي ۱۰ عدد - جهومر چاندي ۳ جوڑے - بالہ خورد چاندي ۲ عدد - بالي زنجیر دار چاندي ۳ عدد - بالیاں چاندي ۲ عدد - بالي سونکي ایک عدد - کانپهول چاندی ۲ عدد - انگشتري ۱۹ عدد خورد و کلاں - سونیکا بلاق ایک عدد - سونیکے ناک پهول ۳ عدد - گهڑي ۲ عدد ٹائم پس - ساڑي ایک عدد ریشمي بنارسي - کوٹ ایک عدد گرم			
بذریعه مظہر حسین خانصاحب - بہتواں پٹنه			
نقد (جو زیورات فروخت کرکے ادا کیا گیا)	۲۴	۵	۹
مسماۃ بانو	۱۰	۷	۶
دلاقت حسین صاحب - لودی پوري	۱	۰	۰
ممتن مدن	۱	۰	۰
گوہر بوزہ	۱	۲	۳
بذریعه حافظ نظیر احمد صاحب مختار بدهانه	۷۵	۰	۰
بذریعه عبد الصمد خانصاحب - ارمجا - مونگیر	۲۷۱	۰	۰
بذریعه خدا بخش ' نبي بخش ' قاسم علي خان - سکندر علي خان - عبد الرحیم خانصاحب بزرگان موضع - هسیار پور	۲۰۰	۰	۰
بذریعه عبد علي ' و عطا محمد صاحب - هوشیار پور	۱۲۰	۰	۰
بذریعه سید احمد حسین صاحب نواهت گڈا	۱۳	۴	۰
حاجي محمد یوسف صاحب مدراس	۱۰	۰	۰
ولي حسین صاحب برهان پور	۳	۰	۰
محمد حسین صاحب اله اباد		۰	۰
عبد الرحمن صاحب ادهمي اله اباد	۳	۰	۰
میزان	۷۹۷	۱۵	۹
میزان سابق	۳۰۴۸	۷	۶
میزان کل	۳۸۴۶	۷	۳

PRINTED & Published by A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. Pblg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA

ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

[illegible]مات مرض: جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - [illegible] کا ذائقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابی ستاتی ہو - اعضاء شکنی - لاغری [illegible]سم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہوتی [illegible] ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں غصہ [illegible] ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھ پاؤں میں خشکی اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجائے اور ٹھنڈے پانی کو جی [illegible]ے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہو [illegible] اعضائے رئیسہ کمزور ہوجائیں - رقت - سرعت اور کمی باہ کی شکایت [illegible] بدن زیادہ ہوتی جائے تو سمجھ لو کہ مرض ذیابیطس ہے - جن [illegible] کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے انکو مندرجہ بالا آثار یکے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے - دنبل پشت پر کبھی گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسی کو کاربنکل ہو تو اسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کر لینا چاہیئے - اس راج پھوڑے سے سینکڑوں ہونہار قابل لوگ مرچکے ہیں -

مرض کی تشریح اور ماہیت: ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی [illegible] شبانہ روز کی محنت ہے بعض دفعہ کثرت جماع - کہنہ سوزاک اور کثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پائے جاتے ہیں - کبھی ابتدائے عمر میں کثرت جماع سے آخر یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے اور کبھی بخار کے بعد یہ مرض شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی - چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستی کروگے تو پھر یہ ردی درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لا علاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض کمی قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے - جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلئے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعیہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے گئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے - آنکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - [illegible]ل دل - ضعف مثانہ - نظام عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچیش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ہو سب شکایت دور ہوجاتے ہیں -

قیمت فی تولہ دس روپیہ

[illegible] محمد خان - تالیٹر والئی ریاست خیرپور سندھ — پیشاب کی کثرت [illegible] مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی [illegible] کی گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی -

[illegible] رضا خان - زمیندار موضع چتہ ضلع اٹاوہ — آپ کی حب ذیابیطس [illegible] کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کی بجائے اب [illegible] ۶ دفعہ آتا ہے -

[illegible] قدیر خان - محلہ غرقاب شاہ جہان پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے [illegible] الشکور خان صاحب اور محمد نقی خان صاحب کے بھائی کو زیادتی [illegible] کے دوبدہ کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبدالوہاب ڈپٹی کلکٹر - غازیپور — آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کررہا ہوں - بجائے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسن - ڈپٹی کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا - قوت مردمی جاتی رہی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملازم پوسٹماسٹر جنرل — پیشاب کی کثرت - جاتی رہی - مجھہ کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی -

انکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں - ۲ تولہ دو روپے

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپے آٹھ آنہ کلاں تین روپے

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور ۲ درجن ایک روپیہ

حب قائممقام افیون

انکے کھانے سے افیم چاٹنے والے بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فی تولہ پانچ روپے

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - نا سور - بھگندر - خنا زیر کے گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۶ تولہ دو روپے

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے

برء الساعۃ

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایکروپے

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے - ایکروپے

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے

سرمہ ممیرہ کراماتی

مقوی بصر - محافظ بینائی - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء - سرخی - ضعف بصر وغیرہ * فی تولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے

پتہ —

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما - لاہور

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچہ نہ پہنچے، تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں، ورنه بعد کو في پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پته کي تبدیلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرلیں، اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصه کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري نمبر کا حواله ضرور دیں -

نوٹ — مندرجه بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور ہے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه هوگا - (منیجر)

شرح اجرت اشتہارات

—*—

میعاد اشتہار	في صفحه	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک هفته ایک مرتبه کے لئے	۱۵ روپیه	۱۰ روپیه	۷½ روپیه	۸ آنه في مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبه "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنه " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	
چهه ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ " " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنه " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحه کے لیے کوئي اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگهه دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رساله کے اندر جگهه نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں گے لیکن انکي اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچیس فیصدي زائد هوگي -

(۳) همارے کارخانه میں بلاک بهي طیار هوتے هیں جسکي قیمت ۸ آنه في مربع انچ هے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جائیگا اور همیشه انکے لئے کارآمد هوگا -

---

شرائط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نہیں هیں که آپکي فرمایش کے مطابق آپکو جگهه دیں، البته حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں، چهه ماہ کے لئے ۲ اقساط میں، اور سه ماهي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني هوگي اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي همیشه لي جائیگي اور وہ کسي حالت میں پھر واپس نهوگي -

(۳) منیجر کو اختیار هوگا که وہ جب چاهے کسي اشتہار کي اشاعت روک دے، اس صورت میں بقیه اجرت کا روپیه واپس کردیا جاے گا -

(۴) هر اُس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل هو، تمام منشي مشروبات کا، فحش امراض کي دواؤنکا اور هر وہ اشتہار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنی شبهه بهي دفتر کو پیدا هو کسي حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ — کوئي صاحب رعایت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نه فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسي قسم کا رد و بدل ممکن نہیں -

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad.
7-1 McLeod street,
CALCUTTA.

Telegraphic Address.
"AL-HILAL"
Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

ایڈیٹر مسئول و محرر خصوصی
ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

عنوان تلغراف
«الہلال»

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۲ — کلکتہ: چہارشنبہ ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۳۱ ہجری — ۱۲
Calcutta: Wednesday, March 26, 1913.

فہرس

— * —

تصاویر

— * —

التماس

— * —

نمبر ۷، ۸، جلد (۲) قبل از وقت ختم ہوگئے ہیں - دوبارہ چھپنے پر حاضر خدمت کئے جائینگے شائقین ذرا توقف فرماویں -
منیجر

طرافدار" دول نے باب عالي کو' متعدد یاد داشت بهیجي تهي' قسطنطنیه اور ایشیاء کے تاراج کی دهمکي دي تهي -

اس داستان بهرمیں سب سے زیاده مزے کي بابت یه هے' که آسٹریا کہتي هے' که وه جو کچهه کر رهي هے' محض انسانیت کے لیے کر رهي هے' کیا یه صحیح هے ؟ کیا آسٹریا اتني انسانیت پرست هے ؟ اگر جواب اثبات میں هے' تو سوال یه هے' که اسوقت آسٹریا کي انسانیت پرستي کہاں تهي جب که مقدونیه' البانیه' اور تهریس میں عورتوں کي چهاتیوں کے کاٹے جانے' بچوں کو نمایشي جنگ کے پهلوں کي طرح لٹکا کے نشانه بنائے جانے' اور نوجوانوں اور بوڑهوں کے بندوقوں کي باڑه سے آزائے جانے کي روداد یں شائع هو رهي تهیں' مگر شاید نصاري کے نزدیک انسان صرف وه هے' جو یسوع مسیح کي باد شاهت میں داخل هے' نهیں بلکه خاموشي کي وجه یه تهي کہ مقدونیه وغیره میں جوکچهه هو رها تها' وه بادشاه یسوع کے اس حکم کي تعمیل تهي' که " میرے وه دشمن جو یه نهیں چاهتے' که میں ان پرحکومت کروں' ان کو یهاں لاو اور میرے سامنے ذبح کرو " -

ــلــم

سفراء دول نے بلغاریا کے وزیر اعظم کو شرائط صلح دیدیے هیں یه شرائط حسب ذیل هیں -

(۱) خط اینس و میڈیا کے جنوب کے تمام قطعات باستثناء البانیا حلیفوں کو دیدیے جائینگے -

(۲) حد بندي اور مستقبل جزائر دول کے هاتهه میں هو گا

(۳) ترکي کو کریٹ سے دست بردار هونا پڑیگا -

(۴) حلیفوں کو تاوان جنگ نهیں ملیگا' مگر اسکے بدلے انکو اس کمیشن میں شرکت کا حق دیا جائیگا' جو پیرس میں اس غرض سے بیٹهے گا' که عثماني قرض کا منصفانه (؟) فیصله کرے' ترکي کو بهي اسمیں شرکت کا حق هوگا -

(۵) جوں هي یه شرائط منظور هو جائینگے' جنگ فوراً موقوف هو جائیگي -

بلغاریا اور سرویا نے یه جواب دیا هے که وه مشوره کے بعد جواب دینگے -

* * *

اسقودره' سقوطري' اور ادرنه کي شاندار مدافعت نے دنیا کو محو حیرت بنا دیا هے' مگر اسکي یه قدر کي گئي هے' که باوجود غیر مفتوح هونے کے بلقان کو دلوائے جارهے هیں' اس تقریب سے همیں وه وقت یاد آتا هے' جب که یونان و ترکي میں جنگ هوئي تهي' اور یونان ترکوں کے مفتوحه مقامات بهي دلوا دے گئے تهے - مسٹر گلیڈسٹن نے کہا تها " که هلال کے پاس سے صلیب کے پاس آسکتا هے لیکن جو صلیب کے پاس آجائے وه هلال کے پاس واپس نهیں جا سکتا -

واقعه یه هے که یورپ همیشه اسي مقوله پر عمل کرتا رها هے' مگر فرق یه هے' که یه مقوله مسٹر گلیڈسٹن کے دل و عمل کے ساتهه لب پر بهي تها' مگر اور لوگوں کے صرف دل اور عمل میں هے " -

حدود البانیا

رویٹر کو معلوم هوا هے که' البانیه کے حدود کا پر خار مسئله باهم سفراء دول میں طے هوگیا هے' اور آئنده اسي فیصلے کا نفاذ هوگا' کیا طے هوا هے ؟ یه پوشیده هے اور وقت مناسب تک پوشیده رهیگا -

ایک مجاهد صلیبي اور انگلستان

۱۰ مارچ کو دار العوام میں شاه یونان کي موت پر موجوده شاه یونان' یونانیوں' ملکه الیگزنڈرا' شاهنشاه جارج پنجم' کے ساتهه همدردي اور تعزیت کے ووٹ کي تحریک کرتے هوے' مسٹر ایسکویتهه وزیر اعظم انگلستان نے کہا که " اس بے مقصد جرم کي خبر (جس نے لاکهوں انسانوں کو غمگین بنادیا هے) دنیا سکته میں پڑگئي هے' مسٹر موصوف نے کہا' که یه امر خاص طور غم انگیز هے' که یه حمله ایسے وقت کیا گیا' جب که وه اپني امیدوں کو بارآور هوتے هوے دیکهنے والے تهے' آخرمیں مسٹر موصوف نے کہا' که اس ماتم میں یونانیوں کے ساتهه برطانیه کي' شرکت کے معقول وجوه موجود هیں' مسٹر بونر لا نے تائید کي' رزولیوشن پاس هوگیا -

* * *

الشجا یبعث الشجا

مسٹر ایسکویتهه کي مرثیه خواني سے همیں بلقان کے وه صدها خانماں برباد مسلمان خاندان یاد آگئے' جنکي خاتونیں بے عصمت کي گئیں' بچے نمایشي جنگ کے پهلوں کي طرح کاٹے گئے' اور مرد بندوقوں اور سنگینوں کا نشانه بنائے گئے' اور " بار آوري امید " کے فقرے نے تو قیامت هي کي نمک پاشي کي - پس اسوقت هم بهي مسٹر ایسکویتهه کي طرح پر فغاں هیں' بلکه ان سے زیاده' انکے صرف ایک داغ لگا هے اور یهاں داغ مجسم هیں' ممکن تها که هم بهي هندوستان کے بعض اجیر نوحه گروں کي طرح ماتم کي صفیں بچهاتے اور نوحه کرتے' اور اگر هم ماتم کرتے' تو غالباً مسٹر موصوف سے زیاده درد انگیز و جگر دوز طریقے سے کرتے' مگر خداے عزیز و جلیل فرماتا هے که :—

انما ینهاکم الله عن الذین قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم وظاهروا علی اخراجکم ان تولوهم ومن یتولهم فاولئک هم الظالمون	الله تم کو ان هي لوگوں سے دوستي کرنے سے منع کرتا هے' جن لوگوں نے تم کو دین کے واسطے قتل کیا هے' اور تم کو تمهارے گهروں سے نکالا هے' اور تمهارے نکالنے میں مدد دي هے' جو لوگ ان سے دوستي کرتے وه هي (مسلمانوں کے حق میں) ظالم هیں -

اس بناء پر همارا عقیده هے که صلیبي مجاهد کي عزاداري کرنا خدا قادر و قهار کی اور اسکے ملائکه کي لعنت کا مستوجب هونا هے' پس هم نهیں چاهتے' که دنیاوي بادشاه کے لیے آسماني بادشاه کي لعنت کے مستوجب هوں' اور غالباً همارا دنیاوي بادشاه بهي نهیں چاهتا' که ایسي عزاداري میں شریک هوں جسمیں شریک هونا مذهباً همارے لیے حرام هے -

کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن الله

حق کي فتح

یونیورسٹي ڈیپوٹیشن

الحمد لله هنگامه باطل پرستي میں مظلوم حق کي صدا بیکار نهیں گئي' یونیورسٹي ڈیپوٹیشن ٹوٹ گیا' فونڈیشن کمیٹي از سر نو کام کریگي' یه دوسرا دفعه هے' که قلت کو کثرت پر حریت کو استبداد پر اور حق کو باطل پر فتح هوئي هے' ان في ذلک لایة لقوم یعقلون -

جلسه لیگ

هماري تو شروع هي سے راے تهي' که جب تک لیگ کے قوام میں استبداد پرست ارباب زر کا عنصر غالب هے' اسوقت اسکي اصلاح سے قوم مایوس رهنا چاهیے' ابکي جلسه سے معلوم هوا' که قوم اس نکته کو ایک حد تک سمجهنے لگي هے' حاضرین کي تعداد غیر معمولي طور پر کم تهي' پبلک نے تو گویا بائیکاٹ هي کردیا تها -

" سیلف گورنمنٹ " کے ساتهه " سوٹ ایبل " کي قید پاس هوگئي اور کیوں نه هوتي -

خود کوزه خود کوزه گر و خود گل کوزه

هم آئنده نمبر میں ان شاء الله العزیز اپنے افکار وار اظاهر کرینگے -

شذرات

—:○*○:—

ہفتۂ جنگ

—:*:—

چتلجا

۱۷ تک عثمانی سرکاری روداد جنگ کے بموجب خطوط چتلجا پر کوئی حملہ عام نہیں ہوا' خفیف مناوشات (اسکریمشیز) ہوتے رہے - ۱۹ کو عثمانی پیادہ فوج ایک پرجوش معرکے کے بعد فتحیاب ہوئی' فتحیابی کے بعد بھی تمام خطوط پر دشمن سے معرکہ آرا ہوتی رہی - ۲۱ کو صوفیا کے ایک تار سے معلوم ہوتا ہے' کہ دو ترکی ڈویژنوں نے بلغاریا کے میمنہ پر حملہ کیا' شدید جنگ ہوئی' ترکی فوج پانچ سو مقتول و مجروح چھوڑ کے پسپا ہوئی' شام کو پھر حملہ آور ہوئی' پھر پسپا کر دیگئی - ۲۳ کے عثمانی سرکاری تار سے (جو ہندوستان کے عثمانی قونصل عام) کو موصول ہوا ہے' معلوم ہوتا ہے کہ خطوط چتلجا پر سکون طاری ہے -

ان خبروں سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے' کہ چتلجا میں خطوط کے استحکام اور فوج محافظ کے جوش و ہمت میں کوئی فرق نہیں آیا ہے' فوج برابر اسکل کے حملے کرتی ہے' اور جیسا کہ قاعدہ ہے کبھی کامیاب ہوتی ہے اور کبھی نا کام -

---

ادرنہ

۲۰ کو عثمانی فوج نے دشمن کے کئی پوزیشنوں پر گولہ باری کی' عثمانی سرکاری تار سے معلوم ہوتا ہے' کہ دشمن کی فوج آتشباری کی تاب نہ لاسکی اور بہت سے خندق چھوڑ کے پیچھے ہٹ گئی - ۲۲ کو ادرنہ سے براہ راست لندن میں اس مضمون کا تار موصول ہوا ہے' کہ مدافعت بہادرانہ طور پر جاری ہے' قلعے پوری طرح مضبوط ہیں' انتظام کامل طور بر قرار ہے غذا افسر تقسیم کرتے ہیں' ۲۰ کا صوفیا کا تار بیان کرتا ہے' کہ حملہ عام کیا گیا' جسمیں حملہ آور مشرق کے دو قلعہ بند نقطوں پر قابض ہوگئے -

---

دریاے اسٹمبی

اب تک تو دنیا کو یہ یقین دلایا گیا تھا' وہ البانیہ بالکل فتح ہوگیا مگر ۲۵ کے سٹنجی سے آئے ہوے تار سے معلوم ہوتا ہے' کہ البانیہ کے دریاے اسٹمبی میں جاوید پاشا جانبازانہ مدافعت کر رہے تھے' مگر آخرکار ۲۵ کو پاشاے موصوف نے مع ۱۵ ہزار فوج کے سروی فوج کے آگے ہتھیار ڈالدیے (؟)

یتپلینی

درازو سے جانب جنوب و مشرق ۷۵ میل کے فاصلہ پر ایک تیپلینی نامی ایک مقام تھا اتھینس کے ۲۷ کے تار سے معلوم ہوتا ہے' کہ یونانیوں نے اس پر بھی قبضہ کرلیا ہے -

---

حملۂ عربی

آج آپ شؤن عثمانیہ میں طرابلس الغرب کے زیر عنوان چند خوشگوار و امید افزا خبریں پڑھینگے' یہ خبریں عثمانی ذرائع کی ہیں' انکا خفیف پرتو آپ رومہ کی اس تار برقی میں بھی دیکھینگے' جو ذیل میں درج کیجاتی ہے -

۲۳ مارچ رومہ'

بارونی بے کے زیر قیادت عربوں کے ہاتھوں اطالوی بہت دق ہو رہے ہیں' حملوں کو موقوف کرنے کے لیے' دو اطالوی کالموں نے حملہ کیا' اور گیرین سے جنوب کی طرف ایک مضبوط موقف (پوزیشن) پر دست بدست جنگ کی' عرب ۲۲۰ مقتول چھوڑ کے چلے گئے' اطالویوں کے ۲۴ زخمی ہوے' اور ۱۳ کام آئے

آپ کو اس سے اتنا معلوم ہوگیا ہوگا' کہ عربوں برابر حملے کر رہے ہیں' رہی مقدار نقصانات کی صحت و عدم صحت تو اسکا تجربہ آپکو سنہ ۱۱ ع میں اچھی طرح ہوچکا ہے -

* * *

اعداء اسلام میں خانہ جنگی کے آثار

جاوا کوبی میں عام طور پر' مسلمان اور کیتھولک ارتھوڈکس ہونے پر علانیہ مجبور کیے جا رہے ہیں' اس سلسلہ میں نہ معلوم کتنے امام مسجد علماء اور مشائخ شہید کیے گیے' ان تمام مسلم کشی کی خبروں کے جواب میں تو تمام یورپ نے صرف اس کہنے پر اکتفاء کیا کہ جنگ میں ایسا ہی ہوتا ہے' مگر حال میں پیلک نامی ایک پادری کے قتل نے' تمام کیتھولک دنیا میں آگ لگادی ہے' والذا میں اس واقعہ کی تفصیل یہ بیان کی گئی ہے' کہ اولاً پیلک سے ارتھوڈکس ہونے کی فرمایش کی گئی' جب اس نے انکار کیا' تو اسکو دھمکایا گیا' جب وہ تہدید سے بھی متاثر نہ ہوا' تو اسکے کپڑے چاک کر ڈالے گئے اور اسکو اسقدر مارا گیا کہ اسکی پسلیاں اور ہاتھ پیر ٹوٹ گئے اور وہ زمین پر گر پڑا' مگر اب بھی وہ ارتھوڈکس نہ ہوا' آخر ایک شخص نے اسکے جگر میں سنگین بھونکدی اور وہ مرگیا -

ایک آسٹروی جہاز " اسکوڈرا " نامی گرفتار کرلیا گیا ہے' اور جبراً سروی فوج کی نقل و حرکت میں استعمال کیا جا رہا ہے' سقوطری پر گولہ باری میں آسٹریا کا ایک یتیم خانہ' خانقاہ' اور چند اور عمارتیں منہدم ہوگئی ہیں - ان وجوہ سے آسٹریا اور مانٹی نیگرو کے تعلقات نہایت تلخ ہو رہے ہیں -

عام طور یقین کیا جاتا ہے' کہ پولا سے آسٹروی بیڑے کی روانگی کا تعلق انہی واقعات سے ہے' گو سرکاری طور روانگی کی وجہ حسب عادت نمایشی جنگ بیان کی گئی ہے -

حال میں آسٹریا نے مانٹی نیگرو سے حسب ذیل مطالبات کیے ہیں:

(۱) قتل پادری کی تحقیقات آسٹروی قونصل کے سامنے کی جائے۔

(۲) تبدیل مذہب کی کاروائی فوراً موقوف کردیجائے' اور اس قسم کے جسقدر واقعات اسوقت تک ہوے ہیں' وہ سب کالعدم سمجھے جائیں -

(۳) " اسکوڈرا " فوراً چھوڑ دیا جاے -

(۴) اسقوطری کے غیر ملکی لوگوں کو شہر چھوڑنے کی اجازت دیجائے۔

مانٹی نیگرو نے نمبر اول کے جواب میں پادری پر بغاوت کا الزام لگایا ہے' نمبر دوم کی واقفیت سے انکار کیا ہے' نمبر سوم کے بابت فوری تحقیقات کا وعدہ کیا ہے - اور نمبر چہارم کے منظور کرنے سے انکار کیا ہے مگر یہ اطمینان دلایا ہے' کہ آیندہ آتشباری کا رخ صرف قلعوں کی طرف ہوگا -

مگر آسٹیریا کے نزدیک یہ تمام جوابات ناکافی ہیں' اسلیے اس نے الٹیمیٹم دیدیا ہے' کہ اگر غیر ملکی باشندوں کے ترک اسقوطری تک گولہ باری موقوف نہ رہی' تو وہ فوجی طاقت سے کام لیگی - اس الٹیمیم کی وجہ سے مانٹی نیگرو پر غیر معمولی خوف و اضطراب چھایا ہوا ہے - اس نے اپنے حلیفوں کو اسکی اطلاع دی ہے اور دول کے سامنے یہ اعتراض کیا ہے' کہ یہ کاروائی ناطرفداری کے خلاف ہے - مگر سوال یہ ہے' نہ اسوقت مانٹی نیگرو کہاں تھا جب " سخت

ـگ کا سرچشمہ وحشت نہیں بلکہ "خود کامي" ھے' جسکے پیش
ر کبھي " اسباب زندگي" اور کبھي " افسري و سیادت " ھوتي ھے -

ں و جنگ

تمدن مانع جنگ ھے یا محرک جنگ ؟ یہ ایک سوال ھے'
س پر بارھا خامہ فرسائیاں ھو چکي ھیں' قناعت بخش جواب کے
' پہلے دو امور پر غور کر لینا ضروري ھے :
(۱) اسباب جنگ کیا ھیں ؟
(۲) تمدن کا ان پر کیا اثر پڑتا ھے ؟

ھم نے ابھی بیان کیا ھے' کہ جنگ کا سرچشمہ " اسباب زندگي " " سیادت " کے لئے انسان کي خود کا مانہ کوشش ھے - تمدن نے ـگي کو نہایت پُر تکلف اور گران کر دیا ھے' اور یہ ظاھر ھے' زندگي جسقدر پُر تکلف ھوتي جائیگي' اتني ھي زیادہ اسباب ـگي کي ضرورت ھوگي اور جسقدر زیادہ ضرورت ھوگي' ي قدر اسکے لئے انسان زیادہ سرگرمي سے کوشش کریگا -

سیادت کا آغاز فرق مراتب سے ھے' اور فرق مراتب کا آغاز ـدن سے - جب تک کوئي قوم متمدن نہیں ھوتي' اسوقت ـک تمام افراد یکساں حیثیت سے رھتے ھیں' لیکن جسقدر انمیں ـدن آتا جاتا ھے' اسي قدر فرق مراتب پیدا ھوتا جاتا ھے' اور ـسقدر فرق مراتب واضح ھوتا جاتا ھے' اسیقدر جاہ پسند افراد میں یادت طلبي کا شوق پیدا ھوتا جاتا ھے -

تم اگر ایک محض وحشي قبیلے میں جاؤ' تو نشست و ـخاست' گفتار و کردار' وضع و قطع' غرض کسیطرح سے بغیر ریافت کے یہ نہ معلوم کر سکوگے' کہ ان میں شیخ القبیلہ ون ھے ؟ لیکن اب اگر کسي گاؤں میں جاؤ' تو وھاں تمھیں عام بادي میں کچھہ فرق نظر آئیگا - گاؤں سے کسي قصبے میں جاؤ ـھاں فرق کیسیقدر زیادہ نمایاں معلوم ھوگا' اور پھر شہر میں اس سے یادہ' اور اگر کسي دربار شاھي میں جاؤگے' تو فرق مراتب کا ایک ـحیر العقول طلسم زار دیکھوگے !

غور کرو کہ صحرا' گاؤں' قصبہ' شہر اور دربار میں بعض امور مشترک ھیں اور بعض مفترق ھیں - امر مشترک یہ ھے' کہ ھر جگہ بالا دست و زیردست ھیں' اور امر مفترق یہ ھے' کہ بعض جگہ بالکل ـمدن نہیں' بعض جگہ تمدن ھے' مگر ناقص' بعض جگہ کامل تر' اور بعض جگہ (اس زمانہ کے اعتبار سے) کامل ترین' جہاں تمدن نہیں ھے' وھاں دونوں طبقوں کا فرق غیر ظاھر' جہاں تمدن کم ھے' وھاں ظاھر ھے مگر کم' جہاں پورا تمدن ھے' وھاں پوري طرح یہ فرق ظاھر ھے - پس اس سے صاف ظاھر ھوگیا' کہ تمدن سیادت طلبي کے لیے محرک' اور باعث ھے - اس علم کے بعد' کہ تمدن اسباب جنگ کو ـم کرنے کے بدلے بڑھانے والا ھے' بآساني فیصلہ کیا جا سکتا ھے' ـہ تمدن مانع جنگ ھے یا محرک جنگ ؟

ایک بدیہی شہادت

یورپ کے تمدني تقدمات اسقدر روشن ھیں' کہ اُن کے بیان کي ضرورت نہیں' لیکن با ایں ھمہ جنگ کي بابت اسکي کیا حالت ھے ؟ اسکا جواب ایک مشہور نقاد مورخ کي زباني یہ ھے :

" (Self-love) متمدن اقوام میں غیر متمدن اقوام سے قوي تر ھے' کیونکہ علم انسان کے دائرۂ عقل کو وسیع' اور مطالب کو کثیر کردیتا ھے' جسکي وجہ سے اسکے ضروریات بھي بڑہ جاتے ھیں' اور اسکو کشاکش کے لیے مجبور کرتي ھیں - وہ قومیں جو اپني فطري حالت میں باقي ھیں' باوجودیکہ تاخت و تاراج اور یورش و جنگ میں ڈوبي ھوئي ھیں' لیکن پھر بھي اُن میں ایسے اخلاق پائے جاتے ھیں' جو طمع کي شدت کو کم کردیتے ھیں - میري مراد اس سے وہ عادت ھے' جسکو (Chivalry) (۱) کہتے ھیں' یہ عادت خونریزي اور جنگ کے موقوف کرنے میں بھي' بارھا اسیطرح کامیاب ھوئي ھے' جسطرح کہ بارھا جنگ کا سبب ھوئي ھے -

متمدن اقوام کي جنگ تمامتر شخصي مطامع پر مبني ھوتي ھے' انمیں " شیو الیري " کا مطلقاً وجود نہیں ھوتا' چنانچہ اسي بناء پر لوگ کہتے ھیں کہ " سیاست کے دل نہیں " -

" متمدن قوموں میں ھر قوم اپنے ھمسایوں کي طرف حسد کي نگاہ سے دیکھتي رھتي ھے' اگر اسکي قدرت میں یہ ھوتا' کہ وہ سب کو اپنے زیر نگیں کرلے' تو ھرگز دریغ نہ کرتي' مگر چونکہ یہ اسکے بس میں نہیں ھے' اسلیے وہ بلي کي طرح [illegible] ھوئي' ھر ایسي فرصت کے انتظار میں بیٹھي رھتي ھے' جسمیں وہ اچک کے کسي شہر پر قبضہ کرلے اور اپنے حدود سلطنت کو وسیع کرسکے - یہ صحیح ھے' کہ وہ کسي عذر کے بغیر تلوار نہیں نکالتي' مگر اکثر عذر فرضي اور غلط ھوتے ھیں " -

" جب کوئي سلطنت دوسري سلطنت کا کوئي ملک لینا چاھتي ھے' تو پہلے وہ یہ دیکھتي ھے' کہ وہ اس پر غالب آسکتي ھے یا نہیں' اگر غالب آسکتي ھے' تو پھر کوئي نہ کوئي عذر تلاش کر لیتي ھے' اور اس عذر کي بنا پر اعلان جنگ کر دیتي ھے' لیکن اگر غالب نہیں آسکتي' تو اس سے قوي تر عذروں کے موجود ھوتے ھوے بھي جنگ کا نام نہیں لیتي " -

جنگ کے لیے سبب آفریني

فاضل نقاد نے جنگ کے لیے متمدن اقوام کي سبب آفریني کي بابت جو کچھہ لکھا ھے' گو وہ حرف بحرف صحیح ھے' مگر تاھم چند مثالوں کا طالب ھے -

* * *

ھندوستان دنیا کي تمام حوصلہ مند قوموں کا منظور نظر رھا ھے - عہد قبل تاریخ سے لیکے اسوقت تک ھر عالي حوصلہ قوم نے اسکے حاصل کرنے کي کوشش کي ھے - اسلیے کوئي وجہ نہ تھي' کہ فرانس کو اسکا خیال نہ ھوتا' اس کے علاوہ وہ ایک مدت تک بعض قلعات پر حکومت بھي کرچکا تھا - مصر ھندوستان کي کنجي ھے' اور بجاے خود بھي سر سبز اور زرخیز ملک ھے' ان گونہ گوں ترغیبات کي وجہ سے فرانس کے الوالعزم جنرل نیپولین کے دل میں فتح مصر کا خیال پیدا ھوا - اس نے فرانسیسي حکومت کے ممبروں کي ایک مجلس مدعو کي' جسمیں فتح مصر کا ارادہ ظاھر کیا' وجوہ بیان کرتے ھوے کہا کہ " وہ (مصر) دنیا کي سر سبز ترین زمینوں میں سے ھے' اور ھندوستان کا راستہ ھے " دیگر ممبران حکومت نے اس تجویز سے اتفاق کرنے میں تردد کیا' تو نپولین نے کہا' کہ اگر اسکي تجویز سے اتفاق نہ کیا گیا' تو وہ اپنے عہدے سے مستعفي ھو جائیگا' مجبوراً تجویز منظور کي گئي' نیپولین بیڑا لیکے اسکندریہ کے ساحل پر آیا' لیکن داخل ھوا' تو باشندوں میں ایک فرمان اس مضمون کا شائع کیا کہ " ھم اسلیے یہاں آئے ھیں' کہ تمھارے ظالم حکمرانوں کے پنجے سے تم کو نکالیں اور فرانسیسیوں کے ساتھہ جو بد سلوکیاں انھوں نے کي ھیں' انکا انتقام لیں " -

(۱) (Chivalry) در اصل ایک فرانسیسي نژاد کلمہ (Chevalier) ھے' جس نے انگریزي قالب میں آکے یہ صورت اختیار کر لي ھے -
موخر الذکر ایک فرانسیسي اسم صفت (Chevalier) کا حاصل صفت ھے' اس اسم صفت کے معنی اولین اسپ سوار اور معني ثاني نائٹ کے ھیں - نائٹ ھڈ کے عناصر دوام تین صفات سمجھے جاتے تھے (۱) نیک نہادي (۲) بسالت (۳) اسلحہ بازي میں چابکدستي -
شیوالیرے کے معني ثاني ان صفات ثلاثہ کا مجموعہ ھیں - عربي میں اسکا ترجمہ اریحیت و نجدت دو لفظوں میں ھوا ھے - ۱۲ منہ

الهلال

۱۷ ربیع الثانی ۱۳۳۱ ہجری

الحــــــرب

(۱)

تمهيد اور انسان كي ابتدائي حالت

قديم ترين زمانے ميں انسان كي غذا كي حالت يه تهي' كه درختوں کے برگ و بار اور خودرو نباتات كهـاتا ' اور چشموں اور درياؤں كا پاني پيتا تها' جب يه چيزيں ختم هو جاتيں' تو انكي نيابت كمزور اور سريع الحصول حيوانات كرتے ' انسان انكو پكڑ ليتا اور كچا كها جاتا' كچا اسليے' كه اسوقت فن طبخ عالم وجود ميں نهيں آيا تها ' جب جانور بهي ختم جاتے تو اس جگهه كو چهوڑ كے كسي اور جگهه چلا جاتا '

قيامگاه کے ليے وه هميشه قرب آب كو ترجيح ديتا تها ' تاكه پينے کے ليے پاني' اور كهانے کے ليے خودرو درخت اور پاني پينے کے ليے آنے والے جانوروں کے كافي ذخيره تـك اسكا دست رس رهے ' اس طرح عرصه تـك انسان خانه بدوشانه زندگي بسر كرتا رها ' اس عرصه ميں كبهي كبهي ايسا بهي هوا 'كه اتفاق سے دو يا دو سے زياده خاندان ايك هي وقت ميں ايك هي مقام پر پهنچے -

انسان خود كام پيدا كيا گيا هے' اسليے بمقتضاے فطرت هر خاندان كي خواهش هوئي ' كه وهي اس جگهه فروكش هو' انميں سے هر ايك نے چاها ' كه دوسرا چلا جائے' مگر خود نهيں گيا - زباني گفتگو هوئي ' مگر كچهه طے نه هوا ' بات بڑهي ' اور قدرتي ساده ترين هتيار يعني دانت ' هاتهه' اور پير كام كرنے لگے - (غالباً) دنيا كي سب سے پهلي جنگ اسي طرح وقوع پذير هوئي -

ايسا بارها هوا ' كه غذا كي ضرورت هوئي' جستجو كي ' مگر كاميابي نهيں هوئي' يا ايسے وقت ضرورت هوئي' جسوقت كه جستجو نا ممكن تهي- ان تلخ تجارب نے انسان كو حفظ ما تقدم کے ليے غذا جمع كرنے كي تلقين كي ' كچهه صدياں اسي حالت ميں گذريں - اس عرصه ميں انسان نے تمدن ميں ترقي كي' اور ضروريات اور گردو پيش کے حالات كي رهنمائي سے زراعت اور جانوروں كي پرورش شروع كي - خشك ساليوں اور امراض نے انسان كو بتايا ' كه احتياط يه هے' كه جسقدر زياده اسباب زندگي پر قبضه هوسكے كرليا جائے - اس جذبه نے فطرتي خود كامي کے ساتهه آميز هو كے ' يه خيال پيدا كيا ' كه اگر ممكن هو تو' ان اسباب زندگي پر بهي قبضه كرليا جائے' جو دوسروں کے زير تصرف هيں- اسكے ليے ضرورت قوت كي تهي' اسليے هر خاندان نے اپنے اور اپنے رشته دار خاندانوں کے اركان سے جتهے تيار كيے' اور دوسروں کے زير تصرف اسباب زندگي پر يورش كرنے لگے -

نسـل ميں افزايش هوئي ' اسكے عـلاوه چهـوٹي چه جماعتيں حمله يا مدافعت كو كامياب بنانے کے ليے' متحده كوشـ كرنے لگيں - اسطرح چهوٹي چهوٹي حمله آور ٹوليوں نے بڑي فوجوں كي شكل اختيار كرلي ' اور معمولي حمله کے بدلے اب بڑي جنـگيں برپا هونے لگيں - اسوقت ايك ايسے شخص كي ضر محسوس هوئي' جو ان هزاروں مقاتلين كو لڑا سكے- ظاهر هے كه اس منـ كا مستحق وهي هوسكتا هے' جو اوروں سے زياده شجاع' زياده دانشـ اور امور جنـگ سے زياده باخبر هو- ممكن تها كه نوجوانوں ميں دانشمنـ اور شجاع تر ملجاتے' مگر اسكا كيونكر اطمينان هوتا ' كه جوش شـ انهيں شجاعت کے حدود سے نكال کے' تهور كي حد تك نه پهنچائـ اسكے علاوه دانشمندي تجربے كي نياز مند هے' اسليے يه خدمت سالخورده افراد کے سپرد كي گئي ' جو شجاعت و دانشمندي ساتهه تجربه كاري كي صفت بهي ركهتے تهے -

ايك شخص كي چشم و ابرو كي گردش پر هزاروں انسانو جنبش كرنا ' انساني حيات كا سب سے بڑا منظر هے- شيوخ قبائل خدمت سالاري حاجت روائي کے ليے لي تهي' مگر اب شـ و عظمت افسري سے جو ذوق آشنا هوے' تو انـكو سالاري ميں لطـ آنے لگا- مقاتلين نے جنـگ ضرورتاً كي تهي' مگر جب فتح و ظفر انـكو سربلندي سے روشناس كيا ' تو شيوخ كي طرح انكو بهـ جنـگ ميں لطف آنے لگا ' نتيجه يه هوا ' كه اب جنـگ اسبـ زندگي کے بدلے جلال سالاري اور لطف سربلندي يا بالفـاظ د كشورستاني اور حكمراني كيليے هونے لگي -

سـرچشمـهٔ جنـگ

نيپولين كهتـا هے " جنـگ ايك وحشيانه حركت هے " بالفـ ديگر جنـگ كا سرچشمه وحشت هے - ممكن هے كه سرچشـ جنـگ كي بابت نيپولين كي راے صحيح هو' مگر جهاں تـك هماري راے كي پرواز هے' يه خيال صحيح نهيں- دنيا هزاروں برس آ نكل آئي هے ' يورپ ميں آفتاب علم نصف النهار پر هے ' خرـ تمدن و تهذيب سے كارزار هستي پر آهنـگ هے' يادگار هاے وحشـ کے محو كرنے کے ليے عرقريز كوششيں هو رهي هيں ' وحشت ا و همجيت سے هر شخص (غلط يا صحيح طور پر) تبري كر رها هـ مگر با اين همه ' بقول ايك تشبيه طراز کے " يورپ آخري اشـ جنـگ كي منتظر مسلح اقوام كا كيمپ هے - "

پس اگر جنـگ كا سرچشمه وحشت هوتي' تو آج كم ازكم يورـ سے جنـگ كا تمام ساز و سامان محو هو جاتا' حالانكه اس مقام كي سب سے بڑي منڈي وهي هے !

اب سوال يه هے' كه اگر جنـگ كا سرچشمه وحشت نهيں' تو يهـ كيا هے ؟ موجوده علم الاخلاق كا يه ايك بنيادي مسئله هے' كه خود كامي اور خود دوستي (Self love) نوع انساني ميں دو عالمگير جذبے هيں دنيا ميں ايك شخص بهي ايسا نهيں مليگا ' جو خود دوستي سے خالي هو' يهي خود دوستي اور خود كامي قدرتي طور پر باهمي منافست و تصادم كا باعث هوتي هيں - اور هر قوم ' هر جماعت ' هر خاندان ' بلكه هر فرد يه چاهتا هے ' كه دنيا كي بهترين چيزيں صرف اسي کے قبضه ميں رهيں ' اور اگر نهيں هيں' تو آجائيں -

افسري و سيادت گو پر خطر هيں' مگر دلكش هيں' گو موجوده حالت ميں اهل هند اسكا اندازه نهيں كرسكتے -

انسان كي خود دوستي و خود كامي اسكو ترغيب ديتي هے' كه جسطرح ممكن هو' لطف سيادت سے بهره ياب هو- پس درحقيقت

انگلستان

جنگ کریمیا — ۶ کرور ۹۰ لاکھہ پونڈ اور ۲۷ ہزار نفوس -

جنگ جرمن و انگلستان ۱۸ کرور ۲۰ لاکھہ پونڈ تعداد نفوس غیر معلوم

جنگ انگلستان و فرانس — ۸۳ کرور ۱۰ لاکھہ پونڈ - تعداد نفوس غیر معلوم -

فرانس

جنگ کریمیا — ۹ کرور ۳۰ لاکھہ پونڈ اور ۴ لاکھہ ۲۴ ہزار نفوس -

جنگ فرانس و پروشیا — ۳۱ کرور ۹۰ لاکھہ پونڈ اور ۱۳۸۸۷۰ نفوس -

روس

جنگ کریمیا — ۱۴ کرور ۲۰ لاکھہ پونڈ اور ۹۵ ہزار نفوس -

ان چند نامکمل تخمینوں سے اندازہ ہو سکتا ہے' کہ معمولی جنگوں کے علاوہ صرف ۱۹۰۰ مشہور جنگوں میں کتنی جانیں اور کسقدر مال ضائع ہوا ہوگا ؟

مشاہیر دنیا کے اقوال

ان عظیم الشان نقصانات ہی کی بناء پر' مشکل سے کوئی ایسا فلسفی ملیگا' جس نے جنگ کی نکوہش نہ کی ہو' مگر ایک فلسفی سے جنگ کی نکوہش عجیب نہیں' تعجب تو یہ ہے' کہ خود بعض ان لوگوں نے جنگ کو برا کہا ہے' جنکا شمار دنیا کے مشہور سپہ سالاروں میں ہے' چنانچہ (نپولین) کہتا ہے کہ " جنگ ایک وحشیانہ اور بربری حرکت ہے' خواہ وہ کتنی ہی شکلیں بدلے' مگر پھر بھی وہ عہد وحشت کی ناگوار یادگار ہے " (ولنگٹن) کہتا ہے :

" اگر تم ایک دن بھی جنگ کو دیکھہ لو' تو خدا سے دعا مانگو کہ پھر وہ تمہیں روز جنگ نہ دکھائے " اسی کا یہ مقولہ ہے : کہ " جنگ میں شکست سے بدتر فتح ہے " -

ممنوعات جنگ

کہا جاتا ہے' کہ تمدن جدید کا یہ ایک وصف امتیازی ہے' کہ اس میں جنگ بھی پابند قانون ہے' گو واقعہ یہ ہے' کہ وہ اس بات میں بھی آفتاب اسلام سے ضیاء اندوز ہوا ہے' جیسا کہ ہم آئندہ نمبر میں بشرط فرصت دکھائینگے -

یورپ تمدن کا بیان ہے' کہ ان قوانین کا مقصد شدائد جنگ کو کم کرنا ہے' مگر افسوس کہ واقعات اسکی تصدیق نہیں کرتے - ہم دیکھتے ہیں روز بروز مہلک سے مہلک تر اسلحہ ایجاد ہوتے ہیں' پس اگر قوانین' جنگ کی غرض اصلی شدائد کی تخفیف ہوتی' تو ان اسلحہ کی ایجاد یا کم از کم استعمال ممنوع ہوتا -

اصل یہ ہے' کہ تمدن و قانون باہمدگر لازم و ملزوم ہیں' جن قوموں میں تمدن بالکل نہیں - انمیں کوئی قانون نہیں' اور جن قوموں میں جسقدر تمدن ہے' اسی قدر قانون بھی ہے - چونکہ قرون اخیر میں تمدن نے غیر معمولی ترقی کی ہے' لہذا اسکا نتیجہ یہ ہوا' کہ قانون نے بھی اسی قدر ترقی کی' اور صلح سے گزر کے جنگ تک پہنچگیا' اور رفتہ رفتہ تمام زندہ قوموں کی زبانوں میں اس موضوع پر بھی ایک معقول ذخیرہ ادب تیار ہوگیا -

ان تمام قوانین کی تفصیل نہایت طویل ہے' اسوقت ہم ممنوعات جنگ میں سے چند دفعات نقل کردیتے ہیں -

(۱) ہتیار رکھدینے کے بعد دشمن کو زخمی کرنا -

(۲) زخمیوں پر حملہ کرنا -

(۳) دشمن کی طرف سے جب امان طلب کیجائے تو اسکی منظوری سے انکار کرنا -

(۴) گرفتاری کی حالت میں دشمن کی توہین و تعذیب کرنا -

(۵) دشمن پر اچانک حملہ کرنا -

(۶) ایسے گولوں کا استعمال' جس سے دشمن کے زخمیوں کو بے فائدہ تکلیف ہو -

(۷) زہر میں بجھے ہوے تیروں' پسے ہوے شیشے' یا دم دم کی گولیوں کا استعمال کرنا -

(۸) آتشگیر گولوں کا استعمال' جب کہ فریقین جنگ عیسائی ہوں -

(۹) ایسے گولوں کا استعمال' جن کا وزن ۴ سو کیلوگرام سے زیادہ ہو' یا جنمیں آتشگیر مادے بھرے ہوں (یہ دفعہ سنہ ۱۸۶۸ ع میں سینٹ پیٹر سبرگ کی کانفرنس میں طے ہوئی تھی)

(۱۰) زہر کا استعمال' خواہ کنوؤں' چشموں' نہروں وغیرہ میں ڈالا جاے' یا کھانے میں ڈالا جاے' یا اسلحہ اسمیں بجھائے جائیں -

(۱۱) بغیر اعلان جنگ کے دفعۃ حملہ کردینا -

(۱۲) جھوٹ بولنا - (مگر فتح و نصرت کی جھوٹی خبریں شائع کرنا بالکل جائز ہے) -

(۱۳) عہد شکنی کرنا - (جیساکہ اسوقت ریاستہاے بلقان کررہی ہیں)

(۱۴) سامان کی گاڑیوں پر سرخ جھنڈا (جو مریضوں کی گاڑیوں کی علامت ہے) نصب کرنا -

(۱۵) بل ڈوگ سے کام لینا کیونکہ وہ درندہ ہے -

(۱۶) تجارتی بندرگاہوں پر گولہ باری کرنا -

(۱۷) عورتوں' بچوں' اور بوڑھوں پر تلوار اٹھانا -

ان واقعات میں جو امور ضروری اور سودمند ہیں - وہ وہی ہیں جنکو اسلام تیرہ سو برس پہلے کہہ چکا ہے -

قوانین جنگ کی رد و شکنی

تاریخ بتاتی ہے' کہ جب کبھی دو غیر مسلم قوموں میں جنگ ہوئی ہے' تو تمام قوانین دفعۃ توڑ دیئے گئے ہیں' اور قوی قوم نے اپنے حریف کو زک دینے کے لیے' جو وسائل مناسب معلوم ہوے ہیں' اختیار کیے ہیں - مثلاً بوروں اور انگریزوں میں جنگ ہوئی - پھٹنے والے گولوں کا استعمال قانون جنگ کی رو سے ممنوع تھا' مگر انگریزوں نے استعمال کیا دم دم کی گولیاں سخت مہلک اور ممنوع الاستعمال ہیں' مگر سنہ ۵۷ کے غدر میں' انگریزوں نے استعمال کیں - ہتیار رکھدینے کے بعد حریف کی فوج پر ہتھیار اٹھانا جائز نہیں' مگر تسلیم پلونا کے بعد آدھہ گھنٹہ تک روسی توپخانے پلونا پر گولے برساتے رہے - تجارتی بندرگاہوں پر گولہ باری ممنوع ہے' مگر اطالیا نے سنہ ۱۱ میں ساحل بیروت پر گولہ باری کی - غیر مسلح جوانوں' بوڑھوں' عورتوں' اور بچوں' کو قتل کرنا جائز نہیں' مگر نخلستان طرابلس اور میدانہائے مقدونیہ و تھریس میں بلا تمیز ہر مسلم کو رمہ قتل کیا گیا - مختصراً یہ کہ بقول حکیم (سولن) قانون تار عنکبوت ہے جو اپنے سے کمزور کو دبا لیتا ہے' مگر اپنے سے قوی سے ٹوٹجاتا ہے پس واقعہ یہ ہے کہ لا حکم الا القوۃ -

ہم کسی اینده اشاعت میں اس عنوان پر اسلامی نقطۂ نظر سے بحث کرینگے -

جزائر الغرب ایک زرخیز ملک ہے - فرانس کی دیرینہ آرزو تھی ' کہ وہ اسکی نو آبادیوں میں آجائے ' مگر اسکے لیے فرصت کا منتظر تھا ' نپولین نے جب مصر فتح کرنا چاہا ' تو اسکے لیے الجزائر کے ایک یہودی مہاجن سے کچھہ روپیہ قرض لیا ' قرض کی ادائگی میں عمداً دیر کی گئی - ایک دن فرانسیسی قونصل امیرالجزائر کے پاس بیٹھا تھا ' قرض کا ذکر آیا ' تو فرانسیسی قونصل نے کوئی سخت نا ملائم لفظ استعمال کیا ' جس پر امیر کو غصہ آگیا ' امیر کے ھاتھہ میں ایک پنکھا تھا ' اس نے وہی پنکھا قونصل

امیر الجزائر فرانسیسی قونصل کو پنکھے سے مار رہا ہے

کے منھہ پر مارا - قونصل نے اسکی اطلاع اپنی حکومت کو دی ' جزائر پر جنگ کیلیے یہ علت کافی سے زیادہ تھی ' فوجکشی کی گئی اور فتح کرلیا گیا -

* * *

سنہ ۱۸۹۲ سے قبل تک تو تمام مورخین جنگ فرانس و پروشیا کا ذمہ دار فرانس کو قرار دیتے تھے ' مگر اسکا اصلی ذمہ دار کوئی اور تھا ' اور جو تھا بعد کو خود اس نے اقرار کرلیا -

اسی اجمال کی تفصیل یہ ہے ' کہ فرانس اور جرمنی میں جب اسپین کی بابت اختلاف پیدا ہوا ' تو فرانس نے موسیو (بنیدیتی) کو شاہ پروشیا سے ملنے کیلیے بھیجا ' موسیو مذکور شاہ پروشیا سے ۹ جولائی سنہ ۱۸۷۰ ع کو (ایمس) میں ملا -

سفیر فرانس شاہ پروشیا سے گفتگو کر رہا ہے

اور اختلاف انگیز نقطہ کے متعلق گفتگو کی ' شاہ نے موسیو کو جواب نامنظوری کی صورت میں دیا ' مگر ایسے الفاظ میں جنمیں توھین کا شایبہ بھی نہ تھا - (بسمارک) کو معلوم تھا ' کہ شاہ کا جواب نامنظوری ھوگا ' لیکن وہ چاھتا تھا ' کہ جواب کا لہجہ سخت ھو ' تاکہ فرانس کو غصہ آئے ' اور جنگ کا آغاز اسی کی طرف سے ھو - جب بسمارک کو شاہ کے لطف آمیز جواب کا علم ھوا ' تو اس نے سخت پیچ و تاب کھایا ' اور سونچنے لگا ' کہ اسکے متعلق کیا کرنا چاہیے ؟ (بسمارک) اپنے (مفکرات خصوصیہ) میں جو اسکے مرنے کے بعد شائع ھوئی ھیں ' لکھتا ہے " میں نے ارادہ کیا ' کہ اپنے عہدہ سے استعفاء دیدوں ' میں نے ایک پارٹی دی جس میں مارشل (مولتکے) اور (رون) کو مدعو کیا - ھم لوگ کھانے کی میز پر تھے ' کہ تار والا آیا ' اور مجھے ایک تار دیا - اس پر شاہ کے مشیر خاص کے دستخط تھے - اور (ایمس) سے آیا تھا ' جب اسکا مضمون پڑھا گیا ' تو میں نے دیکھا ' کہ سفیر فرانس کے مقابلہ میں شاہ کی کمزوری سے ' میرے دونوں ھم صحبتوں کے چہروں پر غم کے آثار نمایاں ھونے لگے ' اور کھانے سے ھاتھہ کھینچ لیا ' میں نے تار کئی مرتبہ پڑھا ' شاہ نے مجھے اس تار کے اشاعت کی اجازت دیدی تھی ' میں نے فوراً قلم اٹھایا ' اور ایک فقرہ کاٹ کے اسکی جگہہ دوسرا فقرہ بڑھادیا ' جس سے تار کا اثر بالکل بدلگیا ' اسکے بعد میں مارشل (مولتکے) کی طرف متوجہ ھوا اور فوج پر اعتماد ' جنگ کے نتیجے ' اپنی مہمات اور تیاری کی تکمیل تک انتظار و اھمال ' کے متعلق چند سوالات کیے ' مارشل مذکور نے سب کے جواب میں یہ کہا کہ " اگر جنگ ناگزیر ہے ' تو پھر عجلت بہتر ہے ' کیونکہ التواء ھمارے لیے خطرات انگیز ھوگا " اسکے بعد میں نے انکو ترمیم شدہ تار سنایا ' تار سنتے ھی انکی شکنہاے پیشانی صاف ھونے لگیں ' میں نے ان سے کہا کہ یہ تار نصف شب سے قبل فرانس پہنچ جائیگا - اسکا اثر علم سرخ کے برابر ھوگا - ھماری کامیابی اس امر کے ساتھہ وابستہ ہے کہ ھمارے مقابلے میں اعلان جنگ کیا جائے ...... تاکہ ھم یورپ میں علی الاعلان کہسکیں ' کہ ھم حملہ آور نہیں ' بلکہ مدافع ھیں "

* * *

اھل ٹرانسوال کے پیغام صلح کے جواب میں لارڈ (سالیسبری) نے تو یہی کہا تھا کہ " اھل ٹرانسوال نے آغاز جنگ کیا " مگر راست گو مورخین اعلان کرتے ھیں کہ " ٹرانسوال کے متعلق انگلستان کی نیت عرصہ سے خراب تھی ' وہ عمداً اھل ٹرانسوال سے ھمیشہ جھگڑا رکھتا تھا ' تاکہ وہ مجبور ھو کے اعلان جنگ کریں ' چنانچہ ایسا ھی ھوا ' جب اھل ٹرانسوال کی پریشانی ناقابل برداشت حد تک پہنچ گئی ' تو انہوں نے مجبوراً اعلان جنگ کیا

خسائر جنگ

خسائر جنگ کا اندازہ نہایت دشوار ہے - جنگ میں صرف جان و مال ھی ضائع نہیں ھوتے ھیں ' بلکہ کاروار کی اجتماعی و اخلاقی حالت پر بھی اثر پڑتا ہے - چنانچہ نپولین کہتا ہے کہ " جنگ میں اخلاقی قوی اسقدر گر جاتے ھیں ' کہ اسمیں اور جسمانی قوی میں ۳ اور ۴ کی نسبت رہجاتی ہے " تاریخ کے قدیم ترین زمانہ سے لیکے اسوقت تک تخمیناً ۱۶۰۰ عظام الشان جنگیں ھوئی ھیں - جنمیں سے صرف قرون وسطی کی جنگوں میں تخمینۃً ۱۶ ارب ۸٦ کرور جانیں کام آئیں - بالفاظ دگر چند صدیوں میں موجودہ آبادی سے کئی گونہ زیادہ آدمی ضائع ھوئے -

جسطرح کہ جنگ میں کام آنے والی جانوں کا صحیح اندازہ نہیں کیا جا سکتا ' اسیطرح ان مصارف کا بھی صحیح تخمینہ نہیں کیا جا سکتا ' جو سلطنتوں کو دوران جنگ میں برداشت کرنا پڑتے ھیں ' مگر تاھم قرون اخیر کی چند مشہور جنگوں کے خسائر کے متعلق ایک سرسری اندازہ کیا گیا ہے ' جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے -

امندسن فریم (Frame) میں اپني جماعت لیے جارها تها' خلیج
ہلس (Whales Bay) میں غیر مترقبه طور پر ٹیرانوا اور فریم سے ملاقات
ي - جهاز لفٹنٹ کیمپبل (Liet. Campble) کے زیر سر گروهي
ے جماعت اتار کے' شمال کي طرف لوٹا' اور اپریل میں نیوزیلینڈ
ہچگیا - جهاز پهر جنوب واپس گیا اور یکم اپریل سنه ۱۲ کو
مارچ تک مهم کي خبریں لیکے نیوزیلینڈ واپس آیا -

۲ نومبر سنه ۱۲ کو اسکاٹ کے زیر سر گروهي ایک جماعت جنوب
لئے روانه هوئي' راسته میں برف کے تودے چهوڑتي جاتي تهي'
ه واپسي میں نشان راه کا کام دیں' سد (Barrier) پر مهم کي شرح
تار ۱۰ میل فی یوم تهي -

۳۱ دسمبر کو ۸ هزار ۹ سو قدم عروج (Altitude) پر حدب ملا -

۲۰ جنوري کو ۱۲ آدمیوں کي ایک جماعت مع ۸ یابوں اور
ر کتوں کي ٹیموں کے گو داموں کي تیاري کے لیے روانه هوئي - اس
ماعت کي روانگي کے کسیقدر بعد ایونس کے جنوب کي طرف بحر
ف (Sea - Ice) پهٹي - اس شگاف نے جماعت اور منزلگاه میں
راسلت کا راسته پیدا کردیا - جماعت مختصر اور بار زیاده تها' اسلیے
رف هٹ پوائنٹ (Hut - Point) سے ۷ میل جانب مشرق' جنوب'
مشرق سد برف (Ice - Barrier) پر ایک مرکزي خیمه کے نصب
یں جماعت ۳۰ جنوري تک مشغول رهي -

جماعت نے رسد کا اصلي حصه اسي خیمه میں چهوڑ دیا' اور هلکے
وجهه لیکے' ایک مقام کي طرف روانه هوئي' جسکا نام بعد کو
وارنر کیمپ (Corner Camp) رکها گیا' شمال و جنوب کي طرف یه
رج قریباً ۲۷ میل کا تها' اور جزیرۂ سفید (White-Island) کے غاروں
ے بچنے کے لیے جنوب کي طرف واپسي سے پہلے کیا گیا تها -

۸ فروري کو یه جماعت دنیوپ کي طرف روانه هوئي' رات
کو کوچ اور دن کو آرام کرتي تهي' موسم خاص طور پر ناسازگار تها -
تین یابوؤں کي کمزوري اور لاغري نے' آگے لیجانے کي اجازت
نه دي' اسلیے وه واپس کردیے گئے -

راه میں شدید برفباري هوئي' دو یابو مرگئے' ایک زنده بچا'
بقیه یابوؤں اور کتوں کو لیے هوے جماعت ۱۶ فروري کو عرض البلد
کے ساڑهے ۸۹ درجے تک پهنچي' موسم ناسازگار اور جانور مسلوب
القوي تهے' پیشقدمي کي کامیابي موهوم' اور جانستاني اغلب نظر
آتي تهي' عاقبت اندیشي عناگیر هوئي' اسکاٹ نے پیشقدمي کا
اراده مسخ کردیا' اور ایک گودام بناکے واپسي کا فیصله کیا' گودام میں
ایک ٹن سے زاید سامان رسد رکهدیا -

ایک معجزه نما جاں بري

گودام سے فراغت کے بعد' یه جماعت کتوں کو لیکے مرکزي خیمه
کي طرف واپس هوئي' راسته میں جزیرۂ سفید کے قریب ایک گوشه
ملا - روشني نهایت کم' بلکه نه تهي' جماعت نے اسکو قطع کرنا
شروع کیا' دوران قطع میں ایک سخت خطرناک سانحه پیش آیا'

برفستاني گاڑیوں میں کتے جتے هوے تهے' جزیرۂ سفید کے غاروں
کے قریب جب یه گاڑیاں پهنچیں' تو کتے ان غاروں میں گر پڑے
اسوقت حالت یه تهي' که ایک طرف پل پر گاڑیاں رکي هوئي تهیں'
دوسري طرف غار میں اکثر کتے لٹکرهے تهے' اور ساز دونوں میں رشته
اتصال تها - بالکل ممکن تها' که کتے زیاده پهڑکتے اور مع گاڑي کے غار کي
ته پر هوتے - اسوقت حالت خطرناک نازکي کے اس نقطے تک پهنچگئي
تهي' جهاں حواس پراگنده' خاطر آشفته' اور تدبیر آفریني عقیم
هوجاتي هے' مگر اسکاٹ کو آهن اندامي اور پخته عزمي کے ساتهه'
ثبات قلب اور اجتماع حواس سے بهي بهرۂ وافر ملا تها' تین گهنٹه کي
مسلسل جانفشان و عرقریز کوشش کے بعد وه کتوں کے نکالنے میں
کامیاب هوا - ۶۰ قدم کي افتادگي نے ایک کتے کو بهت بري طرح
زخمي کیا تها' اسلیے وه جانبر نهوسکا -

اسکاٹ مرکزي خیمه آیا' یهاں آکے دیکها' تو صرف ایک یابو
اچها بچا تها -

۲۴ فروري کو اسکاٹ مع چند آدمیوں اور ایک یابو کے روانه هوا -
روانگي کا مقصد یه تها' که کوارنر کیمپ میں مزید رسد فراهم
کیجائے - واپسي میں ۲۷ کو سخت برفباري هوئي' مگر مرکزي
خمیه قریب تها' اسلیے ۲۸ کو یه جماعت خیمے واپس پهنچگئي -

جیسا که اسکاٹ نے اپنے روزنامچه میں لکها هے یهاں ایک غیر
معمولي طوفان بپا هوچکا تها' جو تین دن تک رها تها' اور جس نے
برف کا ایک انبار عظیم جمع کردیا تها -

یابو کو دیوار هاے برف کي پناه میں رکهنے کي کوشش
کیگئي' مگر آندهي کے جهوکوں نے اس کوشش کو بے سود ثابت کیا'
اور مسکین جانور کو سخت تکلیف برداشت کرنا پڑي - ان
حالات کي بنا پر اسکاٹ نے بغیر کسي تاخیر کے' هٹ پوائنٹ واپس
آنے کا فیصله کیا -

ایک صدمه شدید

ایک یابو کو برفباري سے سخت نقصان پهنچا تها' اوٹیس'
کرین' اور اسکاٹ اسکي حفاظت کے لیے پیچهے رهگئے' اور باورس
چیري (Cherry) گیرارڈ (Garrard) اور کرین (Crean) چار نهایت عمده
یابوؤں کو لیکے کتوں کے پیچهے پیچهے چلے -

یه جماعت جب هٹ پوائنٹ کے قریب پهنچي' تو اسوقت
بحر برف میں شگاف پڑرهے تهے' یه دیکهکے وه فوراً واپس هوئي'
واپسي میں وه جنوب کي طرف ۴ میل تک چلي گئي -

جانوروں کي خستگي و ماندگي برابر بڑه رهي تهي' یکم مارچ کو
۲ - بجے ماندگي اس حد تک پهنچگئي' که جماعت کو مجبوراً
منزل کرنا پڑي -

کوئي ۴ - بجے کا عمل تها' که ایک خررش نے باورس کو بیدار
کردیا' باورس نے اٹهکے دیکها' تو معلوم هوا' که برف کے تودے
پهٹ رهے هیں اور سیلاب کي طرح سرعت کے ساتهه خیمه
کي طرف بڑهتے چلے آرهے هیں -

یابوؤں کے باندهنے کے لیے ایک قطار میں میخیں گاڑي گئي
تهیں - دیکها' تو ایک یابو غائب هوگیا هے' یه حالت دیکهکے جماعت
جنوب و غرب کي منجمد برف کیطرف روانگي کا فیصله کیا'
برفستاني گاڑیاں لادي گئیں اور جماعت روانه هوگئي - گاڑي کے
کهینچنے میں غیر معدود مشاکل پیش آے - یابو ایک بهتے هوے
تودۂ برف (Floe) سے اُچک کے دوسرے بهتے هوے تودۂ برف پر
جاتے تهے اور دوسرے سے تیسرے پر' وهلم جراً -

دوپهر هوتے' جماعت سد (Barrier) کے قریب پهنچي' اسوقت
حالت سنگین سے سنگین تر هوگئي تهي' پیچهے گرم تعاقب
سیلاب تها اور آگے سد کي نا قابل صعود دیوار برف' اس امید پر'
که شاید دیوار برف میں کوئي شگاف ملجاے' ولسن مشرق کي
طرف گرم سیر هوا' اتفاقاً اسکو ایک شگاف ملگیا - جسکے سهارے سے
وه سطح پر چڑهگیا -

اسکاٹ کي ٹولي نے بیمار یابو کي جان بري کي هر ممکن
کوشش کي' مگر نا کامي هوئي - یه ان سوانح سے بالکل بیخبر تهي' جو
ولسن کي ٹولي کو پیش آئے تهے' اسلیے جب اسکو اپنے مقصد میں
کامیابي نهیں هوئي' تو وه وهاں سے روانه هوگئي' دوپهر سے پہلے وه لب
سد پر پهنچي' یهاں اسکو غیر متوقع هولناک منظر نظر آیا' اس
نے دیکها' که بحر برف ندارد هے اور سد کي برف پیر کے نیچے

مذاكرۂ علمیۂ

قطــب جنــوبي

— * —

کپتـــان رابرٹ اسکاٹ

(۲)

— * —

۱۹۱۰ ع کي مہم

امنسڈن کی مہم کے بعد برطانوي انطلاطیقي مہم (جسکے واقعات هم اس مضمون میں بیان کرنا چاهتے هیں) روانه هوئي - اسکي روانگی کي اطلاع سب سے پہلے ٹائمس نے ان الفاظ میں دي تهي :

" ایک برطانوي انطلاطیقي مہم زیر ترتیب هے ' جو سنه ۱۹۱۰ ع تک انگلستان چهوڑدیگي "

کپتان (اسکاٹ) نے سر ارنیسٹ شیکلٹن مکتشف قطب شمالي سے اس مہم کي بابت گفتگو کي - شیکلٹن اسوقت اپني مہم کے بعض اهم علمي نتائج کي تکمیل میں مصروف تها ' اسلیے اس سے زیادہ نه کرسکا ' که اپني دلي همدردي کا اظہار کرے اور تیاري میں اپني سنه ۹ - ۱۹۰۷ کي مہم کے تجارب سے فائدہ اٹهانے کا موقع دے - اسکاٹ نے اسکي سرکردگی اپنے ذمه لي ' اور صیغۂ بحریه میں اپنے عہدہ سے مستعفي هوگیا -

ٹیرا نوا

ٹیرانوا (Terra Nova) ایک اسکاچ وهیلگیر دخاني جہاز هے - یه جہاز سنه ۱۸۸۴ میں بمقام ڈنڈي (Dundee) بنایا گیا تها - اور مسرس برونگ برادرس (Messrs Browing Bros) عرصه تک اسکو ابہاے شمالي میں وهیلگیري میں استعمال کرتے رهے -

ٹیرانوا امارت بحریه (Admiralty) کي اجازت سے دو ایک بار بحر انطریطق میں بهي اکتشاف کي غرض سے جا چکا تها -

غرض کچهه تو اسلئے ' که برطانوي ساخت اور برطانوي ملکیت میں تها ' اور کچهه اسلیے که چند بار مستعمل هونے کي وجه سے قابل اعتماد تها ' ٹیرانوا جہاز هي خریدا گیا -

چند ممتاز رفقاء

یوں تو اسکاٹ کے ساتهه بہت لوگ تهے ' مگر انمیں قابل ذکر حسب ذیل اشخاص هیں -

(۱) لفٹنٹ بي - آر - جي - اینوس آر - این - قائد ثاني (Lieut - B. R. G. Envas. R. N. Second - in - command)

(۲) ڈاکٹر ولسن - (Dr. Wilson) رئیس صیغه علمیه و عالم علم الحیوان و مصور -

(۳) کیپٹن اوٹیس (Captain Oates.) داروغه یابو خانه (کیونکه اسکا تجربه انکو هندوستان اور تبت میں هو چکا تها -)

(۴) مسٹر میکنٹاش بل (Mr. Mackintash Bell) عالم الحیوان

نقشه مہم

اسکاٹ کے پیش نظر اس مہم کا جو نقشه تها ' اسکا ذکر روانگي سے کسیقدر قبل خود اسکاٹ نے شاهي مجلس علمیه کے ایک جلسه میں کیا تها - اس نے کہا تها که " اسوقت میرے سامنے تین راستے هیں

(۱) مشہور راسته جو بیرڈمور گلیشیر (Beardmore Glacier) تک جاتا هے -

(۲) اس امید پر که کوئي نیا برف کا تودہ ملیگا ' مشرق کي طرف ' آگے بڑهوں -

(۳) سیدها فیرر گلیشیر (Ferrar Glacier) کی طرف بڑهتا هوا چلا جاوں ' اور وهاں سے حدب هوتا هوا قطب تک پہنچ جاوں - "

گو اسوقت اسکے سامنے تین راستے تهے ' مگر بوجوہ چند اس نے مشہور راستے کو ترجیح دي اور شیکلٹن کے تجارب سے فائدہ اٹهایا -

مہم کي فرد عمل میں بعض دفعات یه تهے :

دسمبر تک میکمر ڈو سونڈ (McMurdo Sound) اترا جاے ' اور تمام موسم گرما گوداموں کي ساخت اور غذا کي تیاري میں صرف کیا جائے اسکاٹ کو امید تهي ' که اخر اپریل تک جماعت کے لیے عمدہ گودام اور سامان غذا تیار هو جائیگا -

اسکے بعد جاڑے کے اثناء میں قطب تک پہنچنے کي اخري عظیم الشان کوشش کے لیے تیاري کیجائیگي -

سفر کے تین حصے هوں -

(۱) جسمیں حوالي سد اعظم کا حدب قطع کیا جاے -

(۲) پہاڑي گزرگاهوں کو عبور کیا جاے -

(۳) بلند اور اندروني میدانوں کو طے کیا جاے -

ایک دفعه یه بهي تهي که اکتوبر اور نومبر سد کے قطع دے اور برف کے تودوں پر چڑهنے میں صرف کیے جائیں -

اسکاٹ کو امید تهي ' که اوائل دسمبر میں وہ بالائي حدب تک اور ۲۲ - دسمبر کو (جسوقت که آفتاب اپنے انتہائی عروج پر هوگا) قطب تک پہنچ جائیگا -

روانگي

جب تیاري ختم هوچکي ' تو شاهي مجلس جغرافیه نے ایک وداعي جلسه کیا - صدر جلسه نے اس جماعت کو خدا حافظ کہتے هوے کہا -

" یه وہ بہادر هیں ' جو انگریزي صفات ' تحمل ' اور استقامت کي درخشاں مثال بنکر همیشه چمکینگے "

غرض مہم کیپٹن اسکاٹ کي سرکردگي میں ۲۹ - نومبر کو نیوزیلینڈ سے روانه هوئي -

آغاز مشاکل

ٹیرانوا نیوزیلینڈ سے ۱۹ نومبر سنه ۱۰ ع کو روانه هوا - ۹ دسمبر کو جب وہ عرض البلد کے ٦۵ درجے تک پہنچا تو اسکو منجمد برف (Pack ice) ملي - جہاز آگے بڑها اور ۳۰ دسمبر کو کیپ کروزر (CapeCrozier) سے کسیقدر فاصله پر بحر روس (Ross Sea) میں پہنچا ' سمندر کي حالت اس قابل نه تهي ' که مہم اتر سکتي - جہاز کا رخ میکمرڈو سونڈ کي طرف پهیر دیا گیا - یه راسته غیر معمولي طور پر کهلا هوا نکلا -

زمستاني منزل گاهیں کیپ ایونس (Cape Evans) میں قائم کي گئیں '

بيسويں صدي کے ترقي يافتہ چور

جز

علمي طريقے سے ايک مستحکم ترين فولادي الماري کے خزانے چرا رہے ھيں -

پهٹ رهی ھے' یه حالت ایک عظیم الشان آنے والے سیلاب کي گرد راہ تهي' اسکاٹ فوراً تاڑ گیا' ولسن سے ملاقات هوئي تو اس نے بیان کیا که " عینک کي مدد سے میں نے یابوؤں کو بحر برف میں بہتے ہوے دیکها ھے " اس روایت سے اسکاٹ کے خیال کي تائید هوئي 'گهنٹه بهر کے بعد کریں آتا هوا دکهائي دیا' جب وہ قریب آگیا' تو اس نے اپني سرگذشت بیان کي' جسکے سنتے هي ارتیس اور اسکاٹ' کریں کو اپنے همراہ لیکے' مغرب کي طرف ولسن کي ٹولي کے بقیه اعضاء کو نکالنے کے لیے روانه هوے -

ایک خلیج کے گرد انهوں نے چلنا شروع کیا' چلتے چلتے ٦ بجے شام کو خوش قسمتي سے گم شدہ ٹولي نظر آئي -

اب موجیں ته نشین هوگئیں تهیں اور شمال و مغرب کي طرف منجمد برف کا بہنا هنگامي طور پر موقوف هوگیا تها

آلپن (ایک قسم کا درخت ھے) کي رسي کے ذریعه سے تمام آدمي بغیر کسي دقت کے نکال لیے گئے - کام رات کو بهي جاري رها' برفستاني گاڑیوں اور سامان کے نکال لینے میں بهي کامیابي هوئي' یابو ۳۰ میل کے فاصله پر تھے' وہ نہیں نکالے جاسکے' آخر شب کو قریباً ۳ بجے منجمد برف میں پهر حرکت شروع هوئي' ۸ بجے' صبح کو پهر یه حرکت سکون سے بدلگئي' اب یه لوگ شمال کي طرف روانه هوے' یه دیکهکے که یابوؤں نے اپنے نکالنے کي غیر معمولي جوش کے ساتهه کوشش کي ھے' ارتیس اور بارس ایک طویل چکر کاٹکے منجمد برف تک پہنچے' اور باقي لوگ سد کے حصه زارین میں خندق کهودنے لگے' بہتے هوے برف کے تودے نا هموار اور سطح آب سے بلند تھے' ارتیس' اور بارس نے یابوؤں کو جست کي ترغیب دي' ایک تو نکل آیا' مگر دو جست میں ناکام رہے اور غرق هوگئے' منجمد برف نے پهر شمال کي طرف حرکت شروع کي -

اسکاٹ مع اپنے رفقاء کے روانه هوا' ۴ مارچ کو یه لوگ کیسل روک (Castle Rock) سے مشرقي پہاڑیوں پر چڑھے اور ۵ کو بخیریت هٹ پوائنٹ پہنچگئے -

اس سفر میں تین نہایت توانا اور قوي هیکل یابو ضائع هوگئے' جیسا که اسکاٹ نے اپنے روز نامچه میں لکها ھے' ان تین قوي و توانا یابوں کا ضائع هونا مہم کے لیے ایک سخت صدمه تها اور اگرچند اور یابو باقي نه هوتے تو تمام نقشه درهم برهم هو جاتا -

یه تمام مصائب ایک موج کا کرشمه تھے' جو دس میل تک پهیلي هوئي تهي' اس موج میں گهلي هوئي برف کے پاني کے علاوہ سد اور خاندانے کي برف کے بڑے بڑے ٹکڑے بهی تھے' یہاں کي یه حالت صرف اسي سال نه تهي' بلکه سنه ۱۹۰۲ ع سے یه هي حالت رهتي ھے - یه جماعت ڈسکوري هاوس پہنچي' مگر یہاں دیکها' تو مکان کي عجیب حالت تهي' کهڑکیاں ٹوٹي هوئي اور پٹ قلابوں سے نکلے هوے تھے' اندر برف سخت (solid ice) پٹي پڑي تهي' فوراً سب نے ملکے اندر کي برف نکالي' اور شکسته مقامات کي ضروري مرمت کي' مرمت کے بعد اس کهلے برفستان میں اس مکان نے بڑا آرام دیا -

ایک عرصه تک ان لوگوں کو انجماد سمند کا انتظار کرنا پڑا' اس عرصه میں انکے بود و ماند کي وہ حالت تهي' جو انسان کي آغاز تمدن میں تهي - ٹین اور چند اور دهاتوں کو ملاکے ایک ایک ناهموار اور بدقوارہ انگیٹهي' اور ایک بهدا اور سادہ چراغ تیار کیا گیا تها' چراغ میں وهیل کي چربي جلائي جاتي تهي' غذا سیل تهي' جو ایک دور پہاڑي کے قریب ملتي تهي اور وہ بهي بہت تهوڑي' گو ایسا کبهي نہیں هوا که بالکل نه ملي هو -

[پہلے کالم کا بقیه]

ناداري میں نہایت حقیر چیز کي بهي بہت قدر هوتي ھے اتفاق سے وهاں ایک پرانا صندوق ملگیا' اسکے متعلق اسکاٹ اپ روز نامچه میں لکهتا ھے که :

" که ایک پراني میگزین کے ایک صندوق کے اکتشاف کا ہم نے بیحد لطف اٹهایا اور اس سے بہت آرام ملا " (باقي آینده)

علوم حدیثه کي ترقي

اور

جرائم و خبائث

—:*:—

علم ایک آله ھے' جس طرح کے هاتهه میں هوگا' ویسا هي نتیجه پیدا کریگا -

علمي ترقي ایک طرف محافظین مال و دولت کیلیے ایسے ایسے طلسمي صندوق اور آهني الماریاں ایجاد کرتي ھے' جسکو دیکهه عقل کو تعجب اور دماغ کو تحیر هوتا ھے - لیکن ساتهه هي دوسري طرف چوروں کے لیے ایسے ایسے آلات عجیبه اور وسائل نادرہ بہم پہنچادیتي ھے' جنکے ذریعه سے اُس طلسم محافظ کي کنجي وہ ڈهونڈه نکال لیتے هیں' اور جس علم نے مال کي حفاظت کرائي تهي' وهي علم دوسرا نقاب منهه پر ڈالکر اسکي قزاقي بهي کرا دیتا ھے !!

* * *

حال میں انگلستان کے ماهرین علوم چوروں نے جس عجیب علمي طریقه سے ایک صندوق کو کهولنا چاها تها' اسکا تذکرہ آجکل علمي رسائل میں بکثرت کیا جا رها ھے -

هالین وائٹ کت کے ایک جوهري کے یہاں آهني الماري کے اندر ۸۰ پونڈ کے قیمتي موتي رکھے تھے' ۳ فروري کي رات کو چوروں کي ایک با قاعدہ جماعت نقب زني کے بعد' دکان میں پہنچي' بالکل علمي طریقه پر الماري کے کهولنے کي کوشش کي - وہ قریب کامیاب هوئے' مگر تکمیل کار میں دیر هو گئی' یہاں تک که صبح کے ساتهه بجے گئے' غریب جوهري کي قسمت خفته بیدار هوئي' پولیس کي موجودگي نے ان ماهرین علم و فن کو ایک قیمتي تجربے کي تکمیل کا موقعه نہیں دیا -

* * *

نقب زنوں نے سب سے پہلے ایک هلکے قسم کا خیمه استعمال کیا' جو اسي غرض سے اُنکے همراہ تها -

خیمه اسطرح نصب کیا گیا تها' که اُس کے اندر دیوار کا وہ حصه آگیا تها' جس کے ساتهه لگي هوئي اندر کي طرف آهني الماري تهي - یه چاتوڈ کمپني کي ساخته تهي' جسکي مضبوطي' اور پرزونکا استحکام مسلم ھے -

جب الماري کي دیواروں میں سے راہ پیدا کرنے کي کوشش کامیاب نہیں هوئي' تو اس جماعت نے دوسرا طریقه اختیار کیا' انهوں نے الماري کے ایک رخ کي تهه پر نہایت سخت اور خوفناک شعله باري شروع کردي' اور علمي اصول سے اسمیں اسقدر اعلی درجه کي حرارت اور ناریت پیدا کي' که تهوڑي هي دیر کے بعد سطح میں ایک بڑا سوراخ پیدا هوگیا - اتنا بڑا سوراخ' که جس میں بآساني هاتهه اندر چلا جائے !

فائر پروفنگ کا قاعدہ ھے' که حرارت کے پہنچنے سے پگهلکے' دهار کي سیال صورت مین بہنے لگتي ھے' اور الماري کے اندروني اور بیروني حصے مین حائل هو جاتي ھے - اسي لیے

الماري کي ديوار ميں اسکے عقلمند موجد نے دو انچ کي فائر پرروفنگ دے دي تهي -

اگر آکسیجن (Oxygen) کي دهار کا رخ کسي ايسي دهات کي طرف، جو پہلے گرم کي جا چکي هو، پهير ديا جاے، تو قاعده هے که دهات بهڑک اٹهتي هے، اور فوراً آئرن آکسڈ (Iron oxide) کي شکل میں جل جاتي هے - ايسي ٹيلن (Acetylen) کے ساتهه آکسیجن کي آميزش اسي غرض سے هے -

يه چوري جن آلات و وسائل علميه کے ذريعه سے کي گئي تهي، انکا ايک مرقع آجکي اشاعت کے ساتهه علحده صفحه پر چهاپا جاتا هے - اسکو پيش نظر رکهه ليجيے -

تصوير ميں دو لمبے چونگے هيں - ان ميں سے ايک ميں ايسي ٹيلين هے اور دوسرے ميں آکسیجن، ان دونوں چونگوں ميں گيس کي اتني مقدار آسکتي هے، که دو تين گهنٹے تک متصل شعلے نکلتے رهيں - ايسي ٹيلين شعلے پيدا کرتا هے، اور آکسیجن حرارت کو سخت خوفناک حد تک تيز کرديتا هے -

يه دونوں گيس دو ربر کي ناليوں سے هوکے، مهنال کے پاس مل جاتے هيں، اور اپني متحده اور مرکبه طاقت سے آگ اور بربادي کے ايک ديوتا کي قوت بن جاتے هيں -

تا هم يه ايک سخت خوفناک تماشه تها - اسي ليے نقبزنوں نے ايک کيميا وي تجربه کرنے والے پرروفيسر کي طرح، اپنے چهروں کے آگے ابرک کا ايک تخته آويزان کر ديا تها، تا که شعلوں کي حرارت سے آنکهيں محفوظ رهيں - اس تختے ميں ايک سوراخ هے، جس کے اندر سے گيس کے نالي کي مهنال داخل کردي گئي تهي -

آپ ديکهه رهے هيں، که فرش پر ايک ناند رکهي هوئي هے - اس ميں پاني هے، اور يه اسليے هے، تا که الماري سے جو دهار پگهلنے بهے، وه اسميں آجائے - اگر يه احتياط نه کي گئي هوتي، تو اس مادے سے تمام عمارت ميں آگ لگ هوتي !

ايسي ٹيلن کا اس غرض سے استعمال حال کي اکتشافات ميں سے هے، پہلے اسکي جگهه نايٹرو گليسيرين (Nito glycerme) استعمال کيا جاتا تها -

الماريکي چول کے سامنے دروازے کے شگاف ميں گارا بهر ديا گيا تها - اس گارے ميں نائيٹرو گليسيرين کيليے ايک پياله نما ظرف رکها گيا تها -

انفجار کے ليے ايک خاص طرح کے فتيلے سے کام ليا گيا تها -

* * *

يه علم کے کرشمے هيں، جو محافظ و سارق، فرشتهٔ امن اور ديو جنگ، وسيلهٔ راحت اور ذريعهٔ خسران، دونوں هے -

---

الهلال کي ايجنسي

— * —

هندوستان کے تمام اردو، بنگله، گجراتي اور مرهٹي هفته وار رسالوں ميں الهلال پہلا رساله هے، جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ايک عمده اور کامياب تجارت کے متلاشي هيں تو اپنے شهر کيليے اسکے ايجنٹ بن جايئے -

---

تصحيح

نمبر ۱۱ کے صفحه ۱۸۶ ميں نيچے سے پانچويں سطر ميں "علم النفس" کے بدلے "علم وظائف الاعضاء" هونا چاهيے -

فهـــرست

زر اعانـــهٔ دولت عليهٔ اسلاميـــه

—:#:—

(۱۶)

ان الله اشتري من المومنين انفسهم و اموالهم، بان لهم الجنة

مبلغ - ۵ - ۳۶۱ جو بذريعه نياز علي خانصاحب سپروائزر نهر جهيلم منگلا هيڈ ورکس وصول هوے اور جنکي مجموعي رقم نمبر ۱۳ ميں شائع کي گئي هے -

	پائي	آنه	روپيه
مياں الله ديا	-	-	۲
مستري ذاکر حسين	-	-	۲
خواجه فرزند علي سب اورسير	-	۸	۱۲
احمد علي ميٹ	-	-	۴
مستري چراغ دين	-	۴	۶
چودهري امير خاں	-	-	۲
چودهري نياز علي خاں سپروائزر	-	-	۶۶
همشيره صاحبه چودهري نياز علي خاں	-	-	۵
اهليه چودهري نياز علي خاں	-	-	۷
مستري محمد شريف	-	-	۱
مياں عبد الغني سب اورسير	-	-	۱۸
قاضي سيد احمد سب اورسير	-	-	۱۸
اهليه صاحبه قاضي سيد احمد	-	-	۱۰
ڈاکٹر فضل کريم	-	-	۱۰
خان محمد مبين اورسير	-	-	۳۰
مولوي رحمت علي سب اورسير	-	۴	۱۱
مياں صدر دين کلرک	-	-	۳
قاضي محمد اعظم کلرک	۶	۸	۲۰
مياں سردار محمد سب اورسير	-	۴	۱۵
مياں عبد الکريم کلرک	-	-	۴
مياں عبد الرحمن پوسٹ ماسٹر	-	-	۵
مستري عطا محمد	-	-	۵
مياں ضياء الدين کلرک	-	۸	۱۵
مستري عبد الکريم	-	-	۳
مياں فضل کريم	-	-	۲
مياں فيروز دين کلرک	-	-	۲
سبز خاں جمعدار بمعه مزدوران	-	۴	۵
مستري غلام قادر	-	-	۲
غلام محمد ميٹ	-	-	۱
نظير بيگ ڈرائيور	-	-	۵
هنگو ڈرائيور	-	-	۱
خدا بخش ميٹ بمعه مزدوران	-	۸	۱
ساون لوهار	-	-	۲
غلام محي الدين فٹر	-	-	۶
غلام قادر فٹر	-	-	۵
مستري محسن خان	-	-	۴
دادو ڈرائيور	-	-	۵
غلام محمد ميٹ و مزدوران	-	۱۴	-
فيروز دين ڈرائيور	-	-	۲
روشن دين فٹر	-	-	۵
مستري حسن محمد	-	-	۱
اکرم خان	-	-	۱
برکت متوکل پلس ميٹو	-	-	۸
جماعت ڈرائيور	-	۴	۱
صدر دين ڈرائيور	-	-	۲
رجب علي ڈرائيور	-	-	۲
مراد بخش ڈرائيور	-	۴	۱
سيف علي ڈرائيور	-	-	۶
ڈهيرو ڈرائيور	-	-	۲
روشن ميٹ و مزدوران	-	۸	۴
الف دين ٹهيکيدار و مزدوران	-	۹	۵
پيرا حجام	-	-	۲
متفرق معرفت مياں عبد الغني	-	۹	۷
ديگر متفرق	-	-	۳

ناموران غزوۂ بلقان

" حمیدیه " شکستگي کے بعد قسطنطنیه جا رها هے حصهٔ پیشین زیر آب هے -

" حمیدیه " میں گیارہ گز مربع سوراخ هوگیا هے اور قسطنطنیه کو واپس جا رها هے

" حمیدیه " مرمت کے بعد

کپتان حسین رؤف کمانیر " حمیدیه "

" حمیدیه " گذشته سال جنگ بلقان میں بلغاریا کے مقابله میں معرکه آرا هوا تها ۲۲ نومبر کو ایک ضرب شدید نے اسمیں ۱۱ مربع گز کا ایک شگاف پیدا کردیا ' جهاز مرمت کے لیے قسطنطنیه روانه هوگیا ' رفتار میں اسکي حالت یه تهي ' که پانچ انچ کے علاوہ تمام جهاز غرق آب تها -

شگاف کا طول و عرض اور رفتار کي حالت دیکهتے هوے کسی کو بهي یه امید نه تهي که " حمیدیه " قسطنطنیه پهنچیگا ' مگر با این همه اسکے پخته کار و دانشمند کمانیر غازي رؤف حسین بک نے سررشتهٔ همت هاتهه سے نہیں دیا اور ایسي مهارت و چابکدستي کو کام فرمایا ' که بالآخر مایوسي کے علي الرغم " حمیدیه " قسطنطنیه پهنچگیا -

قسطنطنیه میں اسکي مرمت هوئي -

چند روز تک " حمیدیه " کے متعلق خبروں پر خاموشي طاري رهی ' ایک دن دفعةً یه خبر آئی که " حمیدیه " نے " میسیڈونیا " پر گوله باري کي اور اس خوش اسلوبي سے کي که موخر الذکر کے لیے غرق و تسلیم کے علاوہ دوسري صورت نرهي ' اسلیے اس نے اپنے آپ کو ڈبو دیا -

حال میں " حمیدیا " نے " میڈیا " پرگوله باري کي تهي ' اور جلتے چلتے اس قادر اندازي کے ساتهه دو نشانے مارے ' که سروري بارکش اور میگزین میں آگ لگ گئي ' جس سے ایسا شدید نقصان هوا ' که دشمن کو بهي اعتراف کرنا پڑا -

فکاهات

—:*:—

(۱)

لیگ کي دائم المرضي کي علت اصلي

حضرت لیگ نے اب کي سر منمبر یہ کہا * کہ " بس اب " سلف گورنمنٹ " کي طیاري ہے
وہ گئے دن، کہ نہ تھي حق طلبي پیش نظر * اب تو میرے رگ و پے میں بھي یہي ساري ہے
وہ گئے دن، کہ تملق تھا مرا طرز عمل * اب تو جو بات ہے، وہ شیوۂ خود داري ہے
اگلي اسکیم سے جو کچھہ کہ رہا ہے باقي * وہ فقط شیوۂ تعلیم " وفاداري " ہے
میں نے یہ " سوٹ ابل " کي جو لگائي ہے قید * یہ عجب نکتۂ آئین جہانداري ہے !
فن انشا و بلاغت کا بھي رکھا ہے لحاظ * کوئي کیا جانے، کہ کیا اس میں فسوں کاري ہے ؟
میں نے اس لفظ میں رکھے ہیں ہزاروں پہلو * ایک جملہ ہے، مگر لاکھہ پہ بھي بھاري ہے
آپ جتنا اسے کھینچیں گے لچک جائے گا * سادگي میں بھي وھي شیوۂ عیاري ہے
یاں تلک کانگرس کا بھي نہ پہنچا تھا خیال * نہ سمجھیے گا، کہ یہ بھي کوئي فخاري ہے
ہوتي جاتي ہیں، جو یہ لیگ کي شاخیں قایم * چشمہ فیض ہے، جو چار طرف جاری ہے
الغرض جلسۂ سالانہ کے ہوتے ہوتے * آپ دیکھینگے کہ کیا لیگ کي جباري ہے "

* * *

یہ تو سب کچھہ ہے، مگر دیکھیے کب تک جائے
بات کرنے کي جو یہ آپ کو بیماري ہے

(نقاد)

---

(۲)

ترکوں کو صلاح ترک یورپ

نہیں کچھہ امتیاز دوست دشمن اس زمانے میں * کرم فرما جنھیں سمجھے تھے، وہ نکلے ستم آرا
وہ آغا خاں، جنھیں ہندوستان کے سادہ دل مسلم * کہا کرتے تھے کل تک " نا خدا ہست کشتي مارا "
ہیں لکھتے اج ایک مضموں ٹائمس آف بمبي میں * جسے پڑھکر ہر ایک مسلم کا دل ہوتا ہے صد پارہ
وہ لکھتے ہیں کہ " بہتر ہے کہ یورپ چھوڑدے ترکي * اُٹھالے جائے ارض ایشیا کو اپنا پشتارا "
یہ کیسي راے ہے ؟ کیوں ہے ؟ نہ پوچھو اس معمے کو * یہ ہیں اسرار پنہاں انکے افشاء کا نہیں یارا
مگر کہنا یہ ہے، سنتے ہي یہ مضمون شور افزا * بڑھا جوش و خروش ایسا کہ ہر اک شخص بنکارا
جہاں دیکھا، جسے دیکھا، مخالف ہي نظر آیا * نہیں دو چار، ہم آہنگ تھا ہندوستان سارا

* * *

بھري ایک سانس تھنڈي اور پڑھا یہ شعر حافظ کا * سنا جب حضرت شفاف نے یہ ماجری سارا
من ازاں حسن روز افزوں کہ یوسف داشت دانستم * کہ عشق از پردۂ عصمت بروں آرد زلیخا را

* * *

کھلا عقدہ نہ اغا خاں کي اس شوری طرازي کا * بہت ہم عقل دوڑایا کیے، ہر چند سر مارا
نظر آیا بالاخر ایک سیاح جہاں دیدہ * کہ حل کرد او ز نیروئے فراست ایں معمارا
کہا اس نے " صلاح ترک یورپ پر تعجب کیوں ؟ * مگر شاید نمي داني تو قوم و ملک اغا را
یہ ایراني ہیں، جو ہیں عاشقاں خانہ برانداز * ہے انکا قول یہ با وصف فقد شاهي دارا
اگر آں ترک شیرازي بدست آرد دل مارا * بخال هندوش بخشم سمرقند و بخارا را

خریداري تمسکات

بہت چھینٹے دیے بارد مزاجوں نے اُنھیں، لیکن * کسي صورت نہ مقیاس الحرارت کا دبا پارا
یہ بڑھتا جوش جب دیکھا، تو حامي بنکے ترکوں کے، * بڑھا کر ھاتھہ چندے کا، مسلمانوں کو تھپکارا
یہ پالیسي، یہ ترکیبیں، ہیں پالیٹکس کے جوہر * کبھي تعریف فرمادي، کبھي برعکس لکھہ مارا

(ھفاف)

گذشتہ چند دن میں صرف زوجاج کے انگریزي شفا خانے میں ۵۰۴ - زخمیوں کا علاج کیا گیا - اس سے اندازکیا جاسکتا ھے' کہ دیگر مقامات کي کیا حالت ھوگي -

مسٹر لویڈ کو (کتارو) سے معلوم ھوا ھے' کہ محاصرۂ اشقودرہ میں پیہم ناکامیوں کي رجہ سے اھل جبل اسود کے دلوں میں نوامیدي سما گئي ھے - حال میں سروي فوج کي مدد سے جو حملہ کیا گیا تھا اسمیں سخت نقصان کے ساتھ ناکامي ھوئي' شفا خانے مریضوں سے بھرے ھوئے ھیں' متصل پانچ دن کے معرکے میں مقتولین کي تعداد ۳ ھزار ۵ سو ھے

ابتک حکومت کي طرف سے ھمیشہ فتوحات اور قرب تسلیم کي خبریں شائع ہوتي رھیں ' جس سے قوم نے اُمید کي نہایت بلند عمارتیں قائم کیں (گو وہ ھوا میں تھیں) اب محافظ فوج کي حیرت انگیز مدافعت نے آنکھیں کھولدي ھیں' اور بتا دیا ھے' کہ اب تک جو کچھہ شائع کیا گیا ھے' وہ محض مبالغہ طرازي ھے' اسکے علاوہ ادھر دول یورپ نے اشقودرہ کو البانیہ سے ملحق کرنے ارادہ ظاھر کیا - ان رجوہ سے اھل جبل کے قوي رو بانحطاط ھیں اور یہ حالت اسوقت تک روز افزوں ھے -

اسطول عثمـــاني

— * —

عثمـــاني بیڑے کي نقل و حرکت کي نسبت زیادہ نہیں کہا جا سکتا ' مگر اسقدر یقیني ھے' کہ آھن پوش " مسعودیہ " نے بہت بڑے بڑے گولے (ترکوس) کے آگے کے بلغاري مرکزوں پر پھینکے -

جنگي جہاز " آثار توفیق " (قاضیکوي) میں دو تباہ کن کشتیوں کے ساتھہ لنگر انداز ھے -

" مجیدیہ " کي بابت کہا جاتا ھے کہ بحر اسود میں پھر رھا ھے - یہاں یہ خبر مشہور ھوئي تھي کہ " حمیدیہ " جدہ پہنچگیا اور وھاں عثماني ارباب حکومت سے اسکے ریاں (جہاز کے افسر اعلي) نے یہ بیان کیا کہ عنقریب بحر ازخبیل میں واپس جائیگا -

جہاز " طور غود رئیس " (رودستو) میں بلغـــاري نقـل و حرکت کي نگراني کررھا ھے -

۵۰۰ بلغـــاري

جون ترک سے ایک ایسے شخص نے ' جو خود معرکہ میں شریک ھوا تھا ' بیان کیا ھے' کہ جوکوئي پر " باربروسا " کي گولہ باري نے ۵۰۰ سو بلغاري ضائع کیے -

حمیـــدیہ

دس بجے شب کو " حمیدیہ " آبہاے حیفا میں پہنچا ' یہاں کوئیلے اور دیگر ضروریات کے لیے آیا ھے ' جہاز کے کمانڈر رؤف حسین بک ھیں ' چند آدمي ان سے ملنے جہاز پر گئے ' کمانڈر موصوف جوش اور شجاعت سے لبریز ھیں' آنے والوں سے نہایت اچھي طرح ملے اور دوران گفتگو میں تبسم کرتے ھوے کہا کہ " ھم اور ھمارے رفقا ملک و ملت پر نثار ھونے کے لیے تیار ھیں' ھم حفظ ناموس اسلام و آزادي وطن کي راہ میں موت کو قابل رشک خوش قسمتي سمجھتے ھیں " -

فوج میڈیا

جون ترک قسطنطنیہ کو نہایت معتبر ذریعہ سے معلوم ھوا ھے کہ جو عثماني میڈیا میں اتاري گئي تھي' وہ برابر بلغاري فوج سے معرکہ آرا ھو رھي ھے' عثماني فوج کئي بار ناف شہر تک گھستي ھوئي چلي گئي اور بے قاعدہ جنگیں برپا کیں - یہ فوج اسوقت تک بلغاریوں کو سخت نقصان پہنچاچکي ھے -

مالي حالت کي اصلاح

— * —

صباح (ترکي اخبار) کا بیان ھے : کہ " آخري جلسہ میں محمود شوکت پاشا وزیر اعظم نے ۲۷ اقتصادي تجویزوں پر غور کیا ھے' جنکے لائسنس کمپنیوں کو دیے جائیں گے -

طـــرابلس الغـــرب

شیخ سنوسي کا وفد

— * —

سید السنوسي کا وفد سید عبد العزیز' سید احمد' اور دو اور بزرگ جملہ ۴ اعضاء سے مرکب ھے - یہ وفد خشکي کے راستہ سے شام ' اطنہ ' اور قونیہ ھوتا ھوا ۱۰ فروري کو آستانہ پہنچا ھے -

جلالتماب سلطان المعظم کي طرف سے مابین ھمایوني کے مدیرثاني رجائي بک' حکومت کي طرف سے طلعت بک' (تشریفات کے ایک عہدہ دار) اور مجلس امانت و آستانہ کي طرف سے' باش کاتب ممدوح بک' استقبال کے لیے گئے ' وفد جب (راس القصر) پہنچا ' تو خزانہ کے کتخدا نے نوج کے ایک دستے کے ساتھہ' استقبال کیا - اصطبل خاص سے گاڑیاں بھیجي گئي تھیں ' انھي پر سوار ھو کے (سراے مجیدیہ) میں آئے اور رھیں فروکش ھوے -

جلالتمآب کے نذرانہ کے لیے یہ وفد سید السنوسي کي بندوق خاص لایا ھے -

عـــربـــي حمـــلـــہ

— * —

(ٹائمس) کا جنگي نامہ نگار قصر یفرني (یہ ایک شہر ھے جو دھبیات کي راہ سے طرابلس کے جنوب و غرب میں ۷۰ میل کے فاصلہ پر واقعہ ھے) تار دیتا ھے :

طرابلس کي خود مختار حکومت نے اطالیا سے پھر معرکہ آرائي شروع کردي ھے' ۴ ھزار کي جمعیت شیخ العرب کے زیر علم' اور دو سو کي جمعیت بلاد توراج سے آکے' زوارہ میں جمع ھوئي - سخت جنگ ھوتي رھي' بالاخر اھل عرب فتح یاب ھوے - اطالیوں کے انسان اور حیوان ' دونوں کي ایک تعداد کثیر کام آئي -

ارادہ ھے' کہ اس حکومت عربي کا انتظام وھي ھو' جو شیخ باروني نے قصر یفرني میں تجویز کیا تھا ' شیخ باروني نے بڑا کام کیا ھے ' ترکوں اور عربوں کو انھوں ھي نے ملایا - عربوں میں انکي بڑي شہرت ھے - (شیخ سلیمان باروني کے حالات اور تصاویر الہلال میں بارھا شائع ھو چکي ھیں - الہلال)

ایک اجتماع عظیم

— * —

حفظ استقلال ' تشکیل حکومت' اور تعین قائد کے لیے

بیسویں صدي میں حق کشي اور عدل سوزي کي واضح ترین مثال مسکین طرابلس ھے' طرابلس خود مختار کیا گیا ' اطالیا نے اُسکے الحاق کا اعلان کیا ' اھل طرابلس نے الحاق کو نامنظور کیا

شئون عثمانیہ

اخبار و حوادث

—:○*○:—

تلخیص جرائد عربیہ

چتلجا

— * —

ادھر دو دن تک تو موسم اچھا رہا ' مگر چتلجا اور بلغاریوں کے بیچ کی دلدل فریقین کی پیشقدمیوں میں حائل رہی - بظاہر معلوم ہوتا ہے' کہ عثمانی توپوں کی زد سے بچنے کیلیے بلغاری دو گاوں جلا کے پیچھے ہٹ گئے ہیں

دولت عثمانیہ نے جمع شدہ فوج کا ایک حصہ تو ازمید اور میڈیا میں اتار دیا ہے ' اور بقیہ نامعلوم مقامات پر جہازوں کے ذریعہ سے روانہ کردیا ہے ' موخر الذکر فوج دسویں کمپنی کی ہے ' اسکے قائد بطل الطرابلس انور بے ہیں ' مگر عنقریب انکے ساتھہ خورشید بک بھی روانہ کیے جائنگے - انور بے نے اپنا شعار " فتح یا موت " قرار دیا ہے -

خالقہ کوی پر (جو چتلجا کے محاذات میں واقع ہے) بلغاریوں نے سفید اسلحہ سے حملہ کیا ' عثمانیوں نے جواب دیا ' شدید جنگ ہوئی ' دشمن سخت نقصان کے ساتھہ پسپا ہوگیا -

افسروں نے ۹ یونانی اور ایک بلغاری جملہ ۱۰ جاسوس گرفتار کیے ہیں ' یہ جاسوس عدالت جنگ کے حوالہ کردیے گئے ہیں -

پیشقدمیاں

چتلجا میں عثمانی فوج کی پیشقدمیاں جاری ہیں ' بلغاری فوج کے اہم حصے تشرلو کی طرف ہٹ رہے ہیں ' بلغاری واپسی کے وقت تھوڑی فوج چھوڑ آتے ہیں ' یہ ہی وہ فوج ہے ' جس سے اور عثمانی فوج سے بابا برغس کی پہاڑیوں پر چند خفیف مناوشات ہوئے ' نقصانات غیر اہم ہیں -

ادرنہ

— * —

سخت گولہ باری ہوئی ' صرف شہر پر تخمیناً ۱۵۰ گولے گرے - محلہ (قرقش) کو غازی شکری پاشا قائد ادرنہ نے غیر لوگوں کیلیے خاص کردیا ہے - اسلیے یہ محلہ ناطرفدار سمجھا جائیگا -

ادرنہ میں رسد

بعض خاص ذرائع سے معلوم ہوا ہے' کہ البطل العظیم شکری پاشا نے آغاز محاصرہ کے وقت سرکاری گوداموں میں رسد کی مقدار وافر جمع کرلی تھی' محاصرہ سے گھبرا کے بعض بلغاری بطل موصوف کے پاس آئے ' اور تسلیم کی درخواست کی ' بطل موصوف نے اس درخواست کے جواب میں انہیں پھانسی دلوادی ' تاکہ آئندہ کسی کو اس قسم کی درخواست کی جرات نہ ہو -

حوالی اشقودرہ

— * —

(نیو فری پریس) کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے :

جنگ کے متعلق جبل اسود کی سرکاری رودادیں مبالغہ سے لبریز ہوتی ہیں ' اشقودرہ کے متعلق قابل اعتماد خبروں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے ' کہ ترابوش ' بردانھول ' اور بادیکہ میں جو معرکے ہوئے ' انکا انجام مانٹی نیگرو کی شکست پر ہوا ' کرنل (یوبوفنتیش) کے زیر قیادت (بادیکہ) پر حملہ کیا گیا تھا ' مگر ناکام رہا ' سخت نقصان کے ساتھہ واپس ہونا پڑا -

ترابوش پر بھی نہایت جوش و ہمت کے ساتھہ حملہ کیا گیا ' مگر بیکار گیا ' قلعوں کو بالکل نقصان نہیں پہنچا ' بلکہ محصور فوج کا جوش اور بڑھ گیا ' اشقودرہ میں بلوہ کی خبر بالکل بے بنیاد ہے ' سامان غذا و جنگ کافی مقدار میں موجود ہے - آخری وقت تک مدافعت پر فوج تلی ہوئی ہے -

(جون ترک) کا نامہ نگار خصوصی تار دیتا ہے :

مانٹی نیگرو اشقودرہ کے محاصرہ میں تنگ گیری صرف سرری توپوںکے برتے پر کرسکتے ہیں' تاہم عثمانی فوج کی ہمت میں فرق نہیں آیا ہے ' اعادۂ جنگ کے دوسرے ہی دن عثمانی فوج نے شہر سے خروج کیا ' اور دفعۃً سرری فوج پر آتش باری شروع کردی ' جس سے سرری فوج کا سخت نقصان ہوا -

ڈیلی میل کا نامہ نگار تار دیتا ہے :

عثمانی نکلے ' انکے ساتھہ البانی والنٹیر بھی تھے ' تین سرری ریجیمنٹوں پر حملہ آور ہوے ' سخت جنگ کے بعد دشمن سے ہتیار رکھوالیے -

حملہ اشقودرہ

فرانس سے معلوم ہوتا ہے' کہ اشقودرہ پر حملہ موقوف ہوگیا ہے - جمعہ اور ہفتہ کو شہر پر ہر طرف سے سخت گولہ باری ہوتی رہی مگر اسکے بعد دفعۃً موقوف ہوگئی' اور اب دو دن سے سکون تام طاری ہے -

برزیکا کے جانب جنوب بڑے بڑے غار ہیں' بیان کیا جاتا ہے کہ ان غاروں کی وجہ سے حملہ ناممکن تھا' اسلیے سرری حملے کا نقشہ بدل گیا ہے' مگر یہ احتمال صحیح نہیں' کہ موجودہ سکون تغیر نقشہ کا نتیجہ ہے -

یہ معلوم ہے ترکوں نے یکشنبہ کو انجلوا بالکل خالی کردیا ہے' اتوار کو ترابوش کی بلندیوں اور اطراف و جوانب کی طرف مانٹی نیگرو کی پیشقدمی کا منظر نہایت عجیب و غریب تھا' مگر میدان جنگ میں بعض حرکات میں دیر ہوئی' جسکی وجہ سے انکو واپس ہونا پڑا

خسائر جبل اسود

سٹنجی (دار السلطنت مانٹی نیگرو) میں آئی ہوئی خبروں کے بموجب مانٹی نیگرو کو بار دنجولت کے معرکوں میں سخت نقصان ہوا' حوالی ترابوش کے نقصانات بھی اسی کے قریب قریب تھے انگریزی انجمن صلیب احمر کے طبی مشن (جو پہاڑ کی بلندیوں اور ٹیلوں پر خیمہ زن ہے) کا کام غیر معمولی طور پر بڑھ گیا ہے -

ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض: جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو۔ منہ کا ذایقہ خراب رہتا ہو۔ رات کو کم خوابی ستاتی ہو۔ اعضاء شکنی - لاغری جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہوتی جاتی ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو۔ سر میں درد اور طبیعت میں غصہ آجاتا ہو۔ تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو۔ ہاتھ پاؤں میں خشکی اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجائے اور ٹھنڈے پانی کو جی چاہے۔ معدہ میں جلن معلوم ہو۔ بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہو جائیں اعضاء رئیسہ کمزور ہوجائیں۔ رقت۔ سرعت اور کمی باہ کی شکایت دن بدن زیادہ ہوتی جائے تو سمجھ لو کہ مرض ذیابیطس ہے۔ جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے انکو مندرجۂ بالا آثار یکے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے۔ دنبل پشت پر کبھی گردن میں پیدا ہوتا ہے۔ جب کسی کو کاربنکل ہو تو اسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کر لینا چاہیے۔ اس راج پھوڑے سے سینکڑوں ہونہار قابل لوگ مرچکے ہیں۔

مرض کی تشریح اور ماہیت: ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی تفکرات شبانہ روز کی محنت ہے بعض دفعہ کثرت جماع۔ کہنہ سوزاک اور کثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ کبھی ابتدائے عمر میں کثرت جماع سے آخر یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے اور کبھی بخار کے بعد یہ مرض شروع ہوتا ہے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ۔ شیرینی۔ چاول ترک کردو۔ ورنہ اگر سستی کروگے تو پھر یہ رسی درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں۔ جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا۔ یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض کمی قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں۔

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے۔ جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے۔ یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلئے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے۔

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعیہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے گئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے۔ آنکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں۔ جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں۔ سلسل بول۔ ضعف مثانہ۔ نظام عصبی کا بگاڑ۔ اسہال دیرینہ یا پیچش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ہو سب شکایت دور ہو جاتے ہیں۔

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خاں۔ تالپٹر والئی ریاست خیرپور سندھ — پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی۔

محمد رضا خاں۔ زمیندار موضع چنہ ضلع اٹاوہ — آپ کی حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم ہوا۔ دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کی بجائے اب صرف ۵-۶ دفعہ آتا ہے۔

عبد القدیر خاں۔ محلہ غرقاب شاہ جہان پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبد الشکور خاں صاحب اور محمد تقی خاں صاحب کے بھائی کو زیادتی پیشاب کے دفعیہ کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں۔

عبد الوہاب ڈپٹی کلکٹر۔ غازیپور — آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کر رہا ہوں۔ بجائے ۴-۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے۔

سید زاہد حسن۔ ڈپٹی کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا۔ بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا۔ قوت مردمی جاتی رہی۔ آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے۔

رام ملازم پوسٹماسٹر جنرل — پیشاب کی کثرت۔ جاتی رہی۔ مجھ کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا۔ آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی۔

انکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں۔

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں۔ ۲ تولہ دو روپے

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپے آٹھ آنہ کلاں تین روپے

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت؛ اگر قبض ہو دور ۲ درجن ایک روپیہ

حب قائممقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فیتولہ پانچ روپے

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام۔ دو روپے

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل۔ ناسور۔ بھگندر۔ خنا زیر کے گھاؤ۔ کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے۔ ۶ تولہ دو روپے

حب دافع طحال

زردی چہرہ۔ لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات:- قیمت دو ہفتہ دو روپے

برءالساعۃ

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور۔ شیشی چار سو مریض کے لئے ایکروپے

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے۔ ایکروپے

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی۔ خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک۔ قیمت ۲ ہفتہ دو روپے

سرمۂ ممیرہ کراماتی

مقوی بصر۔ محافظ بینائی۔ دافعہ جالا۔ دھند۔ غبار۔ نزول الماء سرخی۔ ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے

پتہ —
حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما۔ لاہور

مگر بایں " دنیا کي سب سے بڑي اسلامي سلطنت " نے سب سے پہلے اور اُسکے بعد دیگر دول یورپ نے اطالیا کے الحاق کو تسلیم کیا -

کیا در حقیقت عرب الحاق طرابلس کو نامنظور کرتے ہیں ؟

اسکا جواب گو انکي زبان و تیغ دونوں بارہا دیچکي ہیں ' مگر جس پر معني ' اثر آگین ' اور باقاعدہ طریقے سے ۱۲ اور ۱۴ ذیحجه سنه ۱۳۳۰ھ کو دیا گیا ہے ' اسکي نظیر اس سے پہلے نہیں ملسکتي

۱۴ ذیحجه کو البطل العظیم شیخ سلیمان باروني کي زیر صدارت ایک اجتماع عام ہوا ' قریب و بعید کے ۳۰ قبائل نے اپنے وفود و شیوخ شرکت کے لیے بھیجے ' جلسے کا منظر عجیب پر اثر ' پر عظمت اور پر ہیبت تھا ' جلسه گاہ شیوخ ' اعیان ' مجاہدین ' اور عام لوگوں سے پُر تھي ' شیوخ و اعیان اپنے لباس فاخرہ میں ' اور مجاہدین کرام لباس جہاد میں تھے ' مجاہدین کي کمروں میں حافظ ناموس اسلام مقدس تلواریں بندھي ہوئي تھیں ' جو خاموشي کي آواز میں کرھي تھیں ' که اگر وہ نه ہوتیں ' تو مراکش ' تونس ' اور الجزائر کي طرح طرابلس پر بھي آج صلیب پرستار حکمران ہوتے -

ہر کہ و مہ دفاع وطن و حفظ استقلال کے جوش سے لبریز تھا ' چہروں سے ثبات عزم کے آثار ظاہر ہو رہے تھے ' جلسه کا افتتاح شیخ باروني نے ایک دلنشین ' اثر آگین ' اور شجاعت انگیز تقریر سے کیا ' آغاز تقریر میں شیخ موصوف نے اطالیا کي دروغبازي ' فریب کاري اور بدعہدي ' بعض اخوان وطن کے انخداع ' اور اسکے تلخ نتائج کي طرف توجه دلائي ' اسکے بعد اتحاد اور حفظ استقلال کي ترغیب دیتے ہوے کہا -

" ۱۴ مہینه ہو گئے ' تم ابتک اپنے جوش وبسالت کي بدولت اپنے بزدل دشمن کے پامال کرنے میں کامیاب ہوتے رہے ' اس طویل مدت میں ایک واقعه بھي ایسا پیش نہیں آیا ' جس سے تمہارے جوش و خلوص یا اتحاد و اتفاق پر حرف آتا ' اس بناء پر میں سمجھتا ہوں ' که مجھے یه کہنے کا حق ہے ' که تم نے اپنا مرکز نظر صرف اتفاق و ائتلاف قرار دیا ہے ' بارک الله في ذلک "

آگے چلکے کہا " که میں اس فرصت سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں ' اور اپني طرف سے اور تمام عالم اسلامي کي طرف سے اس غیرت عربیه اور حمیت اسلامیه پر ' تم کو مبارکباد دیتا ہوں ' جسکا اظہار تم نے افریقه کے دیرینه اور آخري اسلامي ملک کي مدافعت میں کیا ہے - تم کو معلوم ہے ' که افریقه کل تک توحید کے زیر نگیں تھا ' مگر آج تثلیث کے زیر عصا ہے ' اس وسیع قطعہ زمین میں اب آزاد اسلامي حکومت کي اگر کوئي یادگار ہے ' تو وہ طرابلس الغرب ہے ' پس تمہاري مدافعت صرف وطن عزیز کي راہ میں نہیں ہے ' بلکه ملت بیضاء کي راہ میں بھي ہے " اسکے بعد شیخ جلیل نے ان چند اشخاص کا شکریه ادا کیا ' جنہوں نے اس مدافعت میں خاص طور پر حصه لیا ہے ' اسکے بعد کہا -

" که میں اپنے خطبے کے ختم کرنے سے پہلے تم لوگوں سے یه کہنا چاہتا ہوں ' که آج پھر ہم دین و استقلال کے عہد مدافعت کي تجدید کریں ' اور قسم کھائیں ' که ہم اسوقت تک ہتیار نہیں رکھینگے ' جب تک خدا ہمارے اور ہمارے دشمنوں میں فیصله نه کردے ' وهو احکم الحکمین تمام حاضرین نے قسم کھائی ' فتح و ظفر کي دعا اور شیخ جلیل اور مجاہدین کي ستایش کا خروش بلند ہوا ' اور جلسه برخواست ہوا -

۱۴ کو پھر شیوخ قبائل جمع ہوے ' اور حسب ذیل عہد نامه لکھا گیا -

بسم الله الرحمن الرحیم

— * —

اس فرمان سلطاني کي بناء پر ' جو ہم کو یکم ذیحجه کو موصول ہوا ہے اور جو ہم کو انتظامي خود مختاري دیتا ہے ' ہم اس عطیه سلطاني کو کمال مسرت و ممنونیت کے ساتھہ قبول کرتے ہیں ' اور اور اپنے قائد سلیمان باروني کو تکلیف دیتے ہیں ' که وہ اس اعلان کي اطلاع جن کو جن کو دینا ضروري ہو ' ان کو ان کو دیدیں اور ایک حکومت قائم کریں ' جو بموجب قواعد شرع و اصول عمران ' حفظ راحت ' قیام امن ' حفاظت دین و وطن ' وغیرہ وغیرہ ان تمام اعمال کو انجام دے ' جنکي ضرورت ہے ' اور نیز حفظ راحت اور مدافعت استقلال کے لیے تمام وسائل مثلاً جمع مال ' فراہمی اسلحه وغیرہ وغیرہ کو اختیار کرے والتوفیق من الله والنصر بیدہ -

اس عہد نامه پر سب نے دستخط کیے ' دول یورپ کو اعلان استقلال و تشکیل حکومت کي اطلاع دیدي گئي ' استقلال کا علم بلند کیا گیا ' فوج اور پولس کے عہدوں پر نئے اشخاص مامور کیے گئے ' جو اپنے فرائض نہایت جوش ' مستعدي ' اور خوش اسلوبي کے ساتھہ انجام دے رہے ہیں -

اس ملکي انتظام کے بعد مجاہدین کرام کو حمله کا حکم دیا گیا ' ترھاله اور سرن میں دو ہولناک معرکے ہوئے ' جسمیں دشمن کے سپاہیوں کے علاوہ بارہ افسر مارے گئے -

انکشاف سازش

حال میں اطالوي جنرل مولا ماني نے لواء جبل کے اعیان و اشراف کے پاس چند جوابات بھیجے تھے ' جسمیں انکو سبز باغ دکھا لگئے تھے ' مگر حسن اتفاق سے اسکا پته لگ گیا ' مکتوب الیهم فوراً گرفتار کرلیے گئے ' خانه تلاشیاں ہوئیں ' جسمیں مزید اطالوي فرمانات اور سکے برآمد ہوے ' یه اعلانات ان خائنوں کے پاس پوشیدہ طور پر اسلیے بھیجے گئے تھے ' که وہ انکو قبائل میں تقسیم کردیں اور اطاعت کي ترغیب دیں -

---

مشایخ میں پولیٹکل تحریک

— * —

خانقاہ نشینوں کي جنبش

— * —

زمانه وہ ہے ' که مشائخ صوفیه اپنے خلوتکدوں سے باہر آئیں اور پالیٹکس و سیاست میں ہاتھه ڈالیں - مگر کونسي سیاست ؟ سوڈا نوشي اور ڈنر خوري کي نہیں ' اپنے بزرگوں اور جبه و عمامه کي آبرو ریزي کي نہیں ' صرف حفاظت روحانیت کي سیاست ' نئي روشني والوں کو خدا کا راسته انکي عقل اور سمجھه کے موافق بتا نیکي سیاست - لہذا توحید کے نام سے ایک اخبار نکالنے کي تجویز ہوئي ہے ' جو میرٹھه سے ہفته وار با تصویر ۱۵ اپریل سنه ۱۹۱۳ع سے جاري ہوگا - یه اخبار مشائخ کو کام کرنیکے طریقے بتائیگا - یه حلقه نظام المشائخ کا زبردست آرگن ہوگا ' جو حلقه کے اغراض کو عمل میں لانیکي کوشش کریگا ' یه خانقاہ نشینوں میں جنبش پیدا کریگا - اسکے نگراں اور سر پرست مولانا خواجه نظامي دہلوي ہونگے - قیمت سالانه ۳ روپیه نمونه ایک آنه کے ٹکٹ آنے پر دیا جائیگا ' مفت نہیں - الہلال کا حواله ضرور دیجیے

منیجر اخبار توحید { لال کورتي میرٹھه

PRINTED & Published by A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. Pblg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA

البطل الجليل والمدافع النبيل
الغازي شكري پاشا قائد ادرنه

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچہ نہ پہنچے' تو تاريخ اشاعت سے دو هفتہ کے اندر اطلاع ديں' ورنہ بعد کو في پرچہ چار آنے کے حساب سے قيمت لي جائيگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ايک يا دو ماہ کے لئے پتہ کي تبديلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانہ سے بندوبست کرليں' اور اگر تين يا تين ماہ سے زيادہ عرصہ کے لئے تبديل کرانا هو تو دفتر کو ايک هفتہ پيشتر اطلاع ديں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاهيں يا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام هميشہ خوش خط لکهيے -

(۵) خط و کتابت ميں خريداري نمبر کا حوالہ ضرور ديں -

نوٹ ـــ مندرجہ بالا شرائط کي عدم تعميلي کي حالت ميں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجہ سے اگر کوئي پرچہ يا پرچے ضائع هوجائيں تو دفتر اسکے لئے ذمہ دار نہ هوگا -

(منيجر)

شـــرح اجـــرت اشتـــهـــارات

—*—

ميعاد اشتهار	في صفحہ	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ايک هفتہ ايک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپيہ	۱۰ روپيہ	$7\frac{1}{2}$ روپيہ	۸ آنہ في مربع انچ
ايک ماہ چار مرتبہ "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنہ " " "
تين ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنہ " " "
چهہ ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنہ " " "
ايک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنہ " " "

(۱) ٹائيٹل پيج کے پہلے صفحہ کے ليے کوئي اشتهار نہيں ليا جائيگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتهارات کو جگہہ ديجائيگي -

(۲) مختصر اشتهارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائيں تو خاص طور پر نماياں رهيں گے ليکن انکي اجرت عام اجرت اشتهارات سے پچيس فيصدي زائد هوگي -

(۳) همارے کارخانہ ميں بلاک بهي طيار هوتے هيں جسکي قيمت ۸ آنہ في مربع انچ هے - چهاپنے کے بعد وہ بلاک پهر صاحب اشتهار کو واپس کرديا جايگا اور هميشہ انکے لئے کارآمد هوگا -

---

شرائـــط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نہيں هيں کہ آپکي فرمايش کے مطـــابق آپکو جگہہ ديں' البتہ حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ايک سال کے لئے اشتهار دينے والوں کو زيادہ سے زيادہ ۴ اقساط ميں' چهہ ماہ کے لئے ۲ اقساط ميں' اور سہ ماهي کے لئے ۳ اقساط ميں قيمت ادا کرني هوگي اس سے کم ميعاد کے لئے اجرت پيشگي هميشہ لي جائيگي اور وہ کسي حالت ميں پهر واپس نہوگي -

(۳) منيجر کو اختيار هوگا کہ وہ جب چاهے کسي اشتهار کي اشاعت روک دے' اس صورت ميں بقيہ اجرت کا روپيہ واپس کرديا جاے گا -

(۴) هر اُس چيز کا جو جوے کے اقسام ميں داخل هو' تمام منشي مشروبات کا' نحش امراض کي دواؤنکا اور هر وہ اشتهار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنی شبہہ بهي دفتر کو پيدا هو کسي حالت ميں شائع نہيں کيا جاے گا -

نوٹ ـــ کوئي صاحب رعايت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نہ فرمائيں - شرح اجرت يا شرائط ميں کسي قسم کا رد و بدل ممکن نہيں -

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad.
7-1 McLeod street,
CALCUTTA.

Telegraphic Address.
"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

عنوان تلغراف
« الہلال »

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۳ — کلکتہ: چہار شنبہ ۲٤ ربیع الثانی ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲
Calcutta: Wednesday, April 2, 1913.

فہرست

— * —

تصویر

— * —

[بقیہ شذرات صفحہ ۴ کا]

پر شدید گولہ باري کي - بلغاریوں میں بے انتظامي پھیل گئي اور چھ ہزار ترکوں نے سنگینوں سے مخالفانہ حملہ کرکے مقابل کے ڈھالو مقامات کے نیچے بلغاري فوج کا صفایا کردیا - ۴ ہزار بلغاري مقتول و مجروح ہوے - بلغاریوں کے لیے اب یہ ناممکن ہے ' کہ وہ چتلجا کے خطوط مدافعت پر حملہ کریں - کیونکہ اس صورت میں ان کو اپنے میمنہ پر ترکوں کے حملہ آور ہونے کا خطرہ ہے -

تلغراف خصوصي

(قسطنطنیہ ۳۰ مارچ)

ادرنہ مسخر ہوگیا ' دشمن کا قبضہ شہر پر نہیں ہوا ' بلکہ کھنڈروں پر ' اور غیر معمولي قرباني کے بعد - چارش

(قسطنطنیہ ۳۱ مارچ)

ہاں تسخیر کي خبر صحیح ' مگر غیر معمولي مدافعت کے بعد ' دشمن کے نقصانات شدید ترین ' چتلجا میں ہماري حالت اچھي ' مصر میں سازش کے سامان ہو رہے ہیں - مصباح

اعتذار

— * —

حیران ہوں کہ میں کن لفظوں میں اپني اُس ندامت ' اور پریشاني کا اظہار کروں ' جو گذشتہ نمبر کے صفحۂ فکاہات کو دیکھکر مجھپر طاري ہوئي ' اور ایک امر جو ہوچکا ہے ' نہیں سمجھتا کہ کیونکر اسکے اثر کو محو کردوں - میں دو ہفتے سے سفر میں ہوں ' اور گذشتہ نمبر کا اکثر حصہ میري موجودگی میں مرتب ہوچکا تھا - میري عدم موجودگي میں ایک لغو نظم " شفاف " کے بے معني نام سے درج کردي گئي ' جسکے اشعار کا وزن تک درست نہیں ' اور ایک شعر بھي ایسا نہیں جو قابل اشاعت و اندراج ہو - رسالہ چھپکر شائع ہوا ' تو میري نظر سے بھي گذرا - عرض نہیں کرسکتا کہ جس وقت اس نظم پر پہلي نظر پڑي ' تو کس درجہ طبیعت کو اضطراب و رنج ہوا - سراسیمہ ہوکر رہگیا کہ کیونکر ہزاروں ناظرین الہلال کو اسي وقت اپني بے خبري کي اطلاع دوں !

نہایت شرمندگي کے ساتھہ ناظرین سے معافي خواہ ہوں کہ میري مجبوري پر نظر رکھکر معذرت کو قبول فرمائیں - غالباً یہ پہلا ادبي گناہ ہے ' جو الہلال سے سرزد ہوا ہے ' اور میري معذرت واضح ہے : و العذر عند کرام الناس مقبول

چاہتا ہوں کہ گذشتہ نمبر کا وہ صفحہ اس نظم کو نکالکر مکرر چھپوالوں ' اور وہ الہلال کے ساتھہ شائع کردیا جاے ' تاکہ اس صفحہ کو رسالے سے خارج کرکے اُسکي جگہ یہ ورق لگادیا جاے - کم از کم قائل تو محفوظ رہےگي -

(فقیر ابو الکلام)

انسان کے اختیار میں صرف کوشش ہے ' کامیابی اسکے حدود اختیار سے باہر ہے میدان جنگ میں ایک سپاہی کا اس سے زیادہ فرض نہیں کہ وہ جانبازی ' پامردی ' اور دانشمندی کے ساتھہ دشمن کا مقابلہ کرے ' اگر اس نے ایسا کیا ' تو مستحق آفریں ہے ورنہ سزاوار ملامت ' شکست ہو یا فتح '

اگر مشاہیر و ابطال کی صف میں نیپولین اور عثمان پاشا ہیں ' تو یقیناً مدافع جلیل غازی شکری پاشا بھی انکے ہمدوش ہونگے -

---

یہ تفصیل تھا متر صوفیا اور ایک نامہ نگار کے بیان کی مرتب ہے ' اور بیک نظر معلوم ہوجاتا ہے ' کہ اسوقت تک بلغاریوں کے عذر جوئی اور فتح کی تفخیم و تعظیم کی کوشش کی گئی لیکن با ایں اگر اسمیں مبالغہ و اغراق کا عنصر اس حد تک نہیں ' کہ ... کا عنصر فنا ہوگیا ہے ' تو اس تسخیر سے ان معلومات کی تکذیب ... ہوتی ' جو الہلال کے صفحات میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہے ... - ان تمام معلومات کا خلاصہ دو عنوانوں کے تحت میں آسکتا ہے ... عدم تسلیم کا معاهدہ اور دوسرے سامان کی کافی مقدار - امر اول ... متعلق ہم ابھی تفصیل کے ساتھ لکھ آئے ہیں - رہا امر دوم ' اسکے ... آپ ایک بار پھر تفصیل تسخیر پر ایک غلط انداز نظر ڈالیں ' ... تو سمیں زیر خط مقامات میں ملیگا ' کہ محصورین نے ... میں آگ لگادی ' جب معاصرین داخل ہوے تو اسوقت ... چراگاہوں میں چر رہے تھے ' پس کیا یہ اس امر کی شہادت ... ہیں ' کہ سامان کی کمی نہ تھی -

---

اس بحث میں سب سے آخری نقطہ یہ ہے ' کہ آیا وزارت سابقہ کی راے صحیح تھی ؟ اور کیا انقلات اور اجراے جنگ اتحادیں کی ... یا خام کاری تھی ؟ ابھی اسباب تسخیر تاریکی میں ہیں ' ... تفصیل آئی ہے وہ اجمال سے بھی کم ہے ' اسلیے اسکا ... جواب نہیں دیا جاسکتا ' مگر " آقاے کامل " کی مجوزہ نام ... قومی مجلس کی کارروائی (جو الہلال نمبر ۷ میں شائع ہو ... ہے) کے پڑھنے کے بعد ہم جس نتیجہ پر پہنچے تھے ' وہ یہ تھا ' کہ ... مجلس کے فیصلہ صلح کی بنیاد دو امر پر ہے -

(۲) تاراج ایشیاء کا خوف

(۱) مالی مشاکل کا نا قابل حل ہونا

پس اگر ہم صحیح نتیجہ پر پہنچے تھے تو ہم کو اس کہنے میں ... تامل نہیں ' کہ با ایں تسخیر اتحادی وزارت کاملی وزارت سے ... کامیاب رہی -

محمود شوکت پاشا نے شمشیر کے قبضہ پر ہاتھہ رکھا تو تاراج ... دھمکی دینے والے پھر نا طرفداری کے کمینگاہ میں روپوش ہوگئے ... مشائل کا انتظام - جو انگلستان ایسے دولتمند ' ملک کے ... ہونے کے باوجود کامل سے نہیں ہوسکا تھا - اس حد تک ... واجب الاداء تنخواہیں بے باق کردی گئیں - اور دو ماہ ... جنگ جاری رہی اور ابھی ہے -

... یہ صحیح ہے ' کہ ایک غیور شریف کے لئے حملہ آور کو اپنے ... کی حوالگی حرام ہے اور اسوقت تک مدافعت کرتے رہنا ... ہے ' جب تک کہ اسکے قوی جواب نہ دیدیں ' تو ہم کہتے ... کہ ادرنہ - وہ ادرنہ جسکے چپہ چپہ پر اسلامی یاد گاریں کندہ ہیں ' ... اسلام کے نامور و درخشاں فرزند مدفون ہیں ' اور سب سے ... ہیں مگر سب سے مقدم یہ کہ ' جو قسطنطنیہ کی کنجی ہے - کی حوالگی (جو کامل چاہتا تھا) ترکوں کے لئے حرام تھی ' اور انکا فرض تھا ' کہ اسکی مدافعت اسوقت تک کریں جب تک کہ انکے امکان میں ہو (جیسکا کہ اتحادی وزارت نے کیا) ادرنہ کی تسخیر اسکی تسلیم سے بدرجہا زیادہ بہتر ہے کیونکہ ایک سپاہی کے لیے میدان میں زخمی ہوکے گرفتار ہونا ' بے زخمی ہوے ہتھیار ڈالدینے سے بہر حال اور بدرجہا بہتر ہے -

---

چتلجا

تسخیر ادرنہ کے بعد چتلجا کے متعلق خبروں کی حالت تشویش انگیز تھی - عثمانی ذرائع خاموش تھے - غیر عثمانی ذرائع تمامتر شکست و ہزیمت کی داستانسرائی کرتے تھے - ۲۵ مارچ کو صوفیا سے اطلاع دی گئی تھی ' کہ بلغاری آگے بڑھے ' دشمن پس پا ہو ' اب بلغاری عثمانلی اور اپیی و تیس کے درمیانی خط پر قابض ہیں - ۲۷ کو بلغاری سفارتخانے نے اطلاع دی ' کہ بلغاری شہر پر قابض ہوگئے - ۲۸ کو ریوٹر کو قسطنطنیہ سے یہ خبر ملی " کہ چتلجا میں جنگ ہوئی ' جسکا نتیجہ ترکوں کے خلاف نکلا ' ابتداً وہ انتظام قائم رکھسکے ' مگر آخر میں بے انتظامی پھیلگئی - معلوم ہوتا ہے ترک خوفزدہ ہوگئے ہیں ' ترکوں نے شہر ۲۶ ہی کو خالی کردیا تھا ' اسوقت وہاں ہیں ' جہاں وہ نومبر میں تھے - کسی سنگین بلغاری حملہ کی علامت نہیں ' مگر انور بے کی محفوظ فوج پیشگاہ (فرنت) بھیجدیگئی ہے - چتلجا پر جوش جنگ کے بیان میں مبالغہ کیا گیا ہے - گذشتہ نصف ماہ میں چتلجا سے قسطنطنیہ صرف ۵ سو زخمی آئے ہیں " - مگر ۳۰ کو خبروں کا رخ بدلگیا - قسطنطنیہ سے سرکاری طور پر اطلاع دیگئی ' کہ دشمن نے بیکچکمجی کے آگے کے مقام پر قبضہ کرلیا تھا ' مگر سخت نقصان کے بعد نکالدیا گیا اور عثمانی فوج نے دوبارہ اس مقام پر قبضہ کرلیا -

یہ تار گو سرکاری تھا ' مگر معرکہ کی اهمیت کے باب ہیں خاموش تھا ' یکم اپریل کو ریوٹر نے تفصیل شائع کی ' جس نے معرکے کی اهمیت اور اس جوش جنگ سے پردہ اٹھادیا ' جو عثمانی فوج نے ادرنہ کے همت شکن اور استقامت افگن سانحہ کے بعد دکھائی ' تفصیل بجنسہ درج ذیل ہے -

لندن یکم اپریل - ترکی فوج کے ساتھہ جو خاص نامہ نگار بیکچکمجی کے معرکہ کارزار میں موجود تھے انہوں نے اس جنگ کی مفصل خبریں بھیجی ہیں ' جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لڑائی نہ صرف نہایت شدید تھی ' بلکہ چتلجا کے آیندہ کارناموں پر اس کا نہایت ہی اهم اثر پڑے گا - بلغاریوں کا مقصد یہ تھا ' کہ ترکی فوج جو خلیج چیکمجی کے مغربی جانب میں مرتفع میدان پر قابض ہے اس کا تعلق قلب جیش (اصلی بری فوج) سے ' جو چتلجا کے خطوط مدافعت پر موجود ہے ' منقطع کردیں - ۲۵ - مارچ کو بلغاریوں نے عظیم الشان فوجی جمعیت سے پیش قدمی کی عزت پاشا نے اپنی فوج کا جزو اعظم قلبی مورچوں کی طرف ہٹالیا - اس کے بعد دو روز تک خوفناک گولہ باری ہوتی رہی - بلغاریوں کو اس حالت میں ' جبکہ وہ مقبوضہ حصے میں مورچے کھود کر کمینگاہوں میں چھپنے کی کوشش کر رہے تھے ' ترکی توپوں کی سخت آتشباری کا سامنا کرنا پڑا ' جن کو آلات تنویر (سرچ لائٹیس) سے برابر مدد مل رہی تھی - بلغاریوں نے جمعہ کے دن صبح کو کہرے کی تاریکی میں یہ کوشش کی ' کہ ایک جناحی پیش قدمی (فلینک مارچ) کے ذریعہ سے چتلجا کے خطوط مدافعت کے سامنے ایک آخری حملہ کرکے چیکمجی کی مغربی جانب میں ترکوں کے پیر اکھیڑدیں ' لیکن کہرے کے موقوف ہوجانے پر بلغاری فوج موت کے جال میں گرفتار ہوگئی ' اور ترکوں نے اسر ...

(بقیہ صفحہ اول کے آخر میں -)

شذرات

—○:*:○—

تسخیر ادرنہ

— * —

۲۷ - مارچ کي اولین تقسیم میں ریوٹر نے ادرنہ پر بلغاریا کے کامل استیلاء کي خبر شائع کي ' دفتر سے اسي وقت متعدد تار قسطنطنیہ روانہ کیے گئے - جوابات آے ' مگر دیر میں ' اسي لیے ان تاروں کے جواب میں تاخیر ہوئي ' جو دفتر میں بغرض دریافت حال موصول ہوے تھے - یہ جوابات صفحہ اولي میں درج ہیں ' ریوٹر نے جو تار برقیاں شائع کي ہیں - انکے بموجب روداد تسخیر حسب ذیل ہے -

۲۵ مارچ ۱ بجے شب کو بلغاریوں نے ایک متحد الوقت حملہ عام کیا - ۳ بجکے ۵۰ منٹ پر غیر معمولي پر جوش مقاومت کے علي الرغم بلغاریوں نے سنگینوں سے حملہ کیا ' اور مشرقي حصہ پیشین کے تمام آگے بڑھے ہوے مقامات اور قلعوں کے خط سے ٹھیک مشرق کي طرف کے تمام قلعہ بند نقطوں پر قابض ہوگئے - اس معرکہ میں بلغاریوں نے برابر میں توپیں ۴ زرہ کار اور ۳ سو آدمي گرفتار کیے -

اسي دن دورار لشکر چرکیاں سرو انڈیري نامي ایک مقام پر جو (قلعوں کے خط سے قریباً ایک کیلومتر کے فاصلہ پر واقع ہے) پر قابض ہوگئیں - اسي دن ترک جنوبي مقامات سے بھي ہٹادیے گیے - ۲۶ کو حملے کي تیاري ہوئي ' پہلے مویشیون کے گلے بھیجے گئے ' گلون کے بعد آھن پوش و سپر بردار سپاھي روانہ ہوئے ' قلعہ کي دیوار ۴۰ قدم بلند چٹان سے کاٹکے بنائي گئي تھي - دیوار چاروں طرف سے لوھے کے جال سے گھري ہوئي تھي ' بلغاري فوج نے اس جال کو کاٹنا شروع کیا ' رن پڑا ' سنگینون تک نوبت پہنچي ' اور سخت گھمسان کي لڑائي ہوئي -

جنوب ادرنہ میں سرویون سے بلغاریون کو بیحد مدد ملي ' سروي فوج کا پورا ایک ریجمنٹ کام آیا - آخري حملہ کے آغاز میں بلغاري خس و خاشاک کي طرح کاٹے گئے اور ترکي مقامات (پوزیشنز) تک پہنچنے سے پہلے پوري پوري کمپنیاں برباد ہوگئیں -

ترکون نے سامان غلہ ' گوداموں ' اسلحہ خانون ' توپخانون ' شفاخانون ' اور بارکون ' میں آگ لگادي -

۲۶ کو ۲ بجے شکري پاشا نے جنرل ایوانف کے سامنے تلوار ڈالدي -

صوفیا میں بلغاري مرکز کو اطلاع دي گئي کہ اس معرکہ میں ۱۱ ہزار بلغاري مجروح و مقتول ہوے ہزار عثماني گرفتار ہوے ۲۸ مشین گن اور ۶ سو ۵۰ مختلف قسم کي توپیں غنیمت میں ملیں -

نامہ نگار خاص (جسکو بلغاري فوج کے ساتھہ شہر میں داخل ہونے کي اجازت دي گئي تھي) بیان کرتا ہے ' کہ صرف ۸۰ میداني توپیں اس پہاڑي ٹیلے پر لگي ہوئي تھیں ' جو ادرنہ کے مشرق میں واقع ہے اور قلعہ کو محیط ہے - لڑائي کے میدان میں دو اور تین میل کے درمیاني فاصلہ پر ۱۶۰ توپیں لگي ہوئي تھیں - صرف ایک روز میں ۳۰ ہزار پھٹنے والے گولے پھینکے گئے ' جنھوں نے عملي طور پر تمام قلعوں کو نابود کردیا - بعد میں داخلے کے بعد معلوم ہوا ' کہ یہ تمام قلعے اینٹوں کے بنے ہوے دیرینہ وکنہ گنبد ہیں ' جن پر مٹي کي استرکاري ہے - توپوں کے نصب کرنے کے لیے صرف زمین کھود کے جگہ بنالي گئي ہے - یہ ترکي افسانے تھے ' کہ جدید وضع کے زبردست قلعے بنے ہوے ہیں - اسکي مضبوطي کو سب سے زیادہ اھمیت اسوجہ سے حاصل ہے ' کہ وہ قدرتي طور پر مضبوط مقام ہے - اگر بلغاري اصل حقیقت سے آگاہ ہوتے تو نامہ نگار استمرار مقاومت کي وجہ بلغاریوں کي لا علمي ثابت کرنا (چاھتا ہے ' مگر یہ اسکا جہل یا تعصب ہے ' ورنہ خود عثماني تسلیم کرتے ہیں ' کہ انکے حالات سے انکے دشمن ان سے زیادہ واقف ہیں ' اور کیوں نہ ہوں جب کہ افسر قلعوں کی تعمیر میں مزدوري کریں اور ایک ایک گوشے کو اپني آنکھہ سے بنتے دیکھیں - الہلال)

وہ اس مقام کو ' جو صرف ایک مورچہ بند فوجي کیمپ تھا ' تین مہینے قبل ھي سنگینوں سے فتح کر لیتے - شکري پاشا کے پاس وہ تمام توپیں بھي نہیں تھیں ' جنکي نسبت کہا جاتا تھا ' کہ اسکے پاس موجود ہیں - جب دشمن کي فوج بلند مقامات کي طرف حملوں پر حملے کر رھي تھي ' تو شکري پاشا نہایت خوش اسلوبي سے اپنے توپخانوں کو ایک جگہ سے دوسري جگہ منتقل کردیتے تھے جس سے دشمن کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ انکے پاس بہت توپخانے ہیں - جب بلغاري شہر میں داخل ہوے ' تو انکو یہ بات دیکھکے سخت حیرت ہوئي ' کہ مویشیوں کے گلے شہر کے قریب کي چراگاھوں میں چر رہے ہیں - قلعہ کي فوج اور شہر کي رعایا بھي پریشان نہیں معلوم ہوتي تھي -

---

اس تفصیل کے پڑھنے کے بعد اب آپ غور کریں ' کہ ۲۵ مارچ کو حملہ ہوتا ہے ' عثماني فوج غیر معمولي جوش کے ساتھہ مدافعت کرتي ہے ' مگر با ایں دشمن کامیاب ہوتا ہے ' اسکے بعد دو اور تین میل کے درمیان فاصلہ پر ۱۶۰ ساتھہ توپیں گولہ باري کرتي ہیں جنمیں سے صرف ایک قلعہ پر ۸۰ توپیں آگ برساتي ہیں - اسکے بعد دشمن کي فوج بڑھتي ہے ' اور آھني جال کاٹڈالتي ہے - اسکے بعد اور بڑھتي اور سنگینوں تک نوبت پہنچتي ہے ۲۷ دن کے محصورین ہمت و شجاعت کے ساتھہ مقابلہ کرتے ہیں ' بلغاري فوج کے ساتھہ سروي فوج بھي شریک ہے ' سروي فوج کے پورے ریجمنٹ کے ریجمنٹ اڑ جاتے ہیں ' بلغاري بھي خس و خاشاک کي طرح کاٹے جاتے ہیں ' مگر وہ آگے بڑھتے ہیں اور شہر پر قابض ہو جاتے ہیں - یہ تصویر جنگ کا ایک رخ ہے ' دوسرا رخ یہ ہے ' کہ قلعوں کي عمارات کہنہ گنبد ہیں ' توپوں کے رکھنے کے لیے زمین میں گڑھے کھودے گئے ہیں ' توپوں کي تعداد ناکافي ہے ' مگر قائد اپنے حسن انتظام سے انکي تعداد کئي چند زیادہ دکھاتا ہے ' دشمن مقام پر مقام لیتا چلا جاتا ہے ' مگر جب دست بدست جنگ کا موقع آتا ہے ' تو عثماني فوج جوش کے ساتھہ مقابلہ کرتي ہے ' مگر ایسے اسباب جمع ہو جاتے ہیں ' کہ با ایں پرجوش مدافعت و مقاومت دشمن شہر میں داخل ہو جاتا ہے -

اب سوال یہ ہے ' کہ عثماني فوج نے ۲۵ کو ۱ بجے شب سے لیکے ۲۶ کے ۲ بجے دن تک کي فیصلہ کن و خوفناک مدت میں ' جبکہ ہر دوسرا گھنٹہ پہلے گھنٹے سے زیادہ حوصلہ گسل اور ہمت شکن ہوتا تھا - ایک منٹ کے لیے پست ہمتي ' سرد جوشي ' اور خوفزدگي کا اظہار کیا ؟ کیا شکري پاشا نے شہر پر بلغاریوں کے استیلاء تام سے پہلے ہتیار ڈالے ؟ کیا اگر شکري پاشا ہتیار نہ ڈالتے تو شہر پر بلغاریوں کا قبضہ نہ ہوتا ؟ اور مختصراً یہ کہ کیا محصورین نے مقاومت کا کوئي دقیقہ اٹھا رکھا ؟

اگر ان تمام سوالات کے جوابات نفي میں ہیں ' تو اب سوال یہ ہے ' کہ محصورین نے اس عہد کو پورا کیا یا نہیں جو انھوں نے بطل الطرابلس انور بے سے کیا تھا ؟

...الارض ولا ... فساداً ، والعاقبة ... للمتقين - | و منافع کیلیے دنیا میں فساد پھیلاتے ھیں ' اور یاد رکھو ' کہ ھر کام کا انجام و آخر صرف اللہ سے ڈرنے والوں ھی کیلیے ھے -

...رآن کریم میں " العاقبة للمتقین " ھر جگہ اسی لیے کہا گیا ھے ' ...اغراض فاسدہ اور مقاصد ردیہ گو بظاھر حق و صداقت کے مقابلے ...میں کامیاب ھو جاتے ھیں ' انکی کامیابی محض وقتی و ھنگامی عارضی ...رتی ھے ' اور انجام کار کی فتح و فیروز مندی انکے حصے میں نہیں ...کتی - یہی آخر کی کامیابی ھے ' جسکو خدا تعالے نے اس دنیا ...میں اپنی تائید غیبی کے اعلان کیلیے ایک نشانی قرار دیا ھے ' اور ...یہی کا دست نصرت ھے ' جو حق کو نتائج و عواقب کی نصرت ...خشکر بتلا دیتا ھے ' کہ خود وہ کس کے ساتھہ ھے ؟ اگر ایسا نہو تو پھر ...دنیا شیطان کا تخت گاہ بن جاے اور خدا کی روشنی سے نسل آدم ...کی آنکھیں محروم ھو جائیں -

کیا نہیں دیکھتے ' کہ قران کریم میں ھر جگہ خدا تعالی نے ...ان لوگوں کے اعمال کو (جنکے اغراض و مقاصد مرضات الہی کی ...خواہش اور نور صداقت و حق پژوھی سے خالی ھیں) ھمیشہ ...ان چیزوں سے تشبیہ دی ھے ' جو اپنے اندر کوئی نہ کوئی کامیابی ...و ھنگامی اثر و جلوہ ضرور رکھتی ھیں ' لیکن پھر آخر میں انکی ...ناکامی نمایاں ھو جاتی ھے - مثلاً ایک جگہ فرمایا :

...اعمالہم کسراب بقیعة یحسبہ الظمان ماء ' حتی اذا جاءہ لم یجدہ شیئاً و وجد اللہ عندہ فوفٰہ حسابہ ' واللہ سریع الحساب - (۲۴ : ۳۹) | ان لوگوں کے کاموں کی مثال ایسی ھے ' جیسے کسی چٹیل میدان میں چمکتا ھوا ریت ' کہ پیاسا آدمی دور سے اسے پانی سمجھکر دوڑتا ھے ' لیکن جب قریب پہنچتا ھے ' تو ریت کے تودوں کے سوا اور کچھہ نہیں پاتا -

* * *

ایک دوسرے موقعہ پر مکڑی کے جالے کی مشہور مثال دی :

مثل الذین اتخذوا من دون اللہ اولیاء کمثل العنکبوت ' اتخذت بیتاً ' و ان اوھن البیوت لبیت العنکبوت ' لو کانوا یعلمون (۲۹ : ۴۰) | ان لوگوں کی مثال جو اللہ کے علاوہ اور لوگوں سے دوستی کرتے ھیں ' مکڑی کی ھے ' مکڑی گھر بنانے کو تو بناتی ھے مگر گھروں میں کمزور ترین اسی کا گھر ھے ' کاش یہ لوگ سمجھتے -

پہلی آیت میں اعمال ضلالت کی مثال اس شخص کی سی ...دی ' جو پیاسا ھو ' مگر دریا کی جگہ ریگستان کو سمندر سمجھکر ...اسی طرف دوڑے ' اور بالآخر ناکامی اور نامرادی کے سوا اسے کچھہ حاصل نہو - دوسری آیت میں مکڑی کے جالے سے تشبیہ دی ھے ' کہ جو کام رشتۂ الہی اور تعلق ایمانی کی قوت سے خالی ھوتے ھیں ' انکی ھستی مکڑی کے جالے کی طرح ھوتی ھے ' کہ جبتک ...قائم ھے ' نہایت مرتب و منظم نظر آتا ھے ' لیکن جونہی ھوا کی ایک ھلکی سی موج بھی اس پر سے گذری ' اور ھباءً منثوراً

...مزید : وان اوھن البیوت لبیت العنکبوت لو کانوا یعلمون -

(۳)

فی الحقیقت غور کیجیے ' تو انسانی اعمال کی ضلالت ...سے اس تشبیہ و تمثیل سے بڑھکر اور کوئی بیان نہیں ھو سکتا ...' اور اصل یہ ھے ' کہ قران کریم کے سب سے زیادہ اسرار و معارف ...ب تمثیلوں اور تشبیہوں ھی میں ھیں لیکن :

تقاصر عنہ افہام الرجال

مکڑے کا جالا کیسی عجیب اور موثر چیز ھے ! کس ترتیب اور ...ط کے ساتھہ اسکا ایک ایک تار دوسرے سے ملحق ھے ' اور کس درجہ کامل طور پر اشکال ریاضی کے تسویۂ و تناسب کے ساتھہ اسکے دائرے ' دائروں کے مدارج ' اور ھر درجے میں متعدد خانے ھوتے ھیں ؟ پھر اس محنت و سعی پر نظر ڈالیے ' جو جالے کے بنانے میں وہ گوارا کرتا ھے - کیسی خود فروشانہ محویت کے ساتھہ ایک ایک تار کو بنتا ھے ' اور کس ان تھک سعی کے ساتھہ ' ٹوٹنے کے بعد پھر از سر نو بنانا شروع کر دیتا ھے - وہ گویا ایک نہایت منظم ' مرتب اور خوشنما عمارت ھوتی ھے ' جس کی تعمیر میں حیات دنیوی کی پوری قوت صرف کردی جاتی ھے - با ایں ھمہ اسکے ثبات و قرار کا یہ حال ھوتا ھے ' کہ اسکی تعمیر و تکمیل کے عین عروج کی حالت میں ' اگر ھوا کی ایک ھلکی سی حرکت بھی مقابل ھو جاے ' تو ایک لمحہ کیلیے بھی قائم نہیں رھسکتا ' اور چشم زدن میں نابود و مفقود ھو جاتا ھے -

بعینہ یہی حالت ان تمام کاموں کی ھوتی ھے ' جو حق و معروف کا مقابلہ کرنا چاھتے ھیں - یہ نہیں ھے ' کہ انکو کامیابی نصیب نہیں ھوتی - اگر وہ ابتدا سے ناکام و نامراد رھیں ' تو عاقبت امور - اور نتائج اعمال کے فتح و ظفر کا فیصلہ بیکار ھو جاے - وہ بظاھر کامیاب ھوتے ھیں ' اور مکڑی کے جالے کی ظاھر فریبی کی طرح دیکھنے والوں کو انکی کامیابی نہایت خوشنما اور منظم نظر آتی ھے - وہ اپنے مقاصد ضلالت کی انجام دھی میں اس سے کم محنت و سعی نہیں کرتے ' جس قدر ایک مکڑا جالے کے بنانے میں تمام عمر کرتا رھتا ھے - وہ اپنی دولت ' اپنی عزت ' اپنا رسوخ ' اپنی صحت ' اور اگر قابلیت حاصل ھے ' تو اپنی قابلیت غرضکہ تمام قوتوں کو وقف اعمال ضلالت کردیتے ھیں - پھر دنیا دیکھتی ھے ' کہ ایک نہایت خوشنما اور مرتب دائرہ بنکر طیار ھو گیا ھے ' جس میں طرح طرح کے خانے ' اور طرح طرح کے اشکال و صور بنے ھوے ھیں - لیکن جس طرح مکڑے کے جالے کی ھستی اس وقت تک ھوتی ھے ' جب تک ھوا کا کوئی جھونکا اسپر سے نہیں گذرتا ' اسی طرح اسکی زندگی بھی صرف ...اسی وقت تک دیکھنے میں مرتب رھتی ھے ' جب تک یاد حق و صداقت میں حرکت نہیں ھوتی ھے ' اور اسکا رخ اسکی طرف نہیں ھوا ھے - مکڑا اپنی تمام زندگی ایک ایسی شے کے بنانے میں صرف کر ڈالتا ھے ' جس کو وہ اپنے لیے بہترین ذریعۂ آرام و راحت سمجھتا ھے ' مگر در اصل اسکی تمام زندگی ایک محض ناپائدار اور سریع الفنا عمارت بنانے میں ضائع جاتی ھے - بالکل اسی طرح یہ گم کردگان اعمال سمجھتے ھیں ' کہ ھماری محنت ایک محفوظ اور مفید اغراض عمل کے انجام دینے میں خرچ ھو رھی ھے ' حالانکہ " تار عنکبوت " کی طیاری کی طرح انکی زندگی اور محنت کی یہ نامرادانہ تباھی ھوتی ھے ' اور وہ خود اپنے ھاتھوں اپنی قوتوں کو ضائع کردیتے ھیں -

پس حق کے مقابلے میں باطل کی کامیابی سے مغرور نہیں ھونا چاھئے ' کہ کامیابی تو ضرور ھوتی ھے ' لیکن ثبات و قرار اور نتیجۂ آخر کی کامیابی ایک شے ھے ' جس پر اس آسمان کے نیچے حق کے سوا کسی کا قبضہ نہیں - یہ بہت ممکن ھے ' کہ باطل کی سعی و محنت ایک نظر فریب چیز ھمارے سامنے پیش کردے ' اور بظاھر معلوم ھو کہ کامیاب ھو گیا - لیکن یہ کامیابی ایسی ھی کامیابی ھوگی ' جیسی کہ مکڑے کو جالے کے بننے اور طیار کردینے میں حاصل ھوتی ھے - یہ نہیں ھوتا کہ اسکی سعی ناکام رھے - وہ جس گھر کو بنانا چاھتا ھے ' اسکی تعمیر میں پوری طرح کامیاب ھو جاتا ھے - لیکن اسکو کیا کیجئے کہ جس مصالح اور سامان سے بنایا جاتا ھے ' اس سے کوئی پائدار چیز بن ھی نہیں سکتی -

الهـلال

۲٤ ربیع الثانی ۱۳۳۱ ھجری

حـديث الغـاشيـه

(٥)

—*—

جـاء الحـق و زهق البـاطل

ان البـاطل كان ذهـوقا

—*—

اولا يرون انهـم	کيـا يه لوگ نہيں ديکھتے ' که کوئی برس
يفتنون في كـل	ايسـا نہيں گذرتا ' جس ميں ايک يا دو
عام' مرة او مرتين'	مرتبه يه لوگ آزمايشوں ميں نه ڈالے جاتے
ثـم لا يتـوبون	هوں ' مگر باوجود اسکے نه تو وہ اپني
ولا هم يذ كرون	بد اعمـاليوں سے توبه کرتے هيں ' اور نه ان
(۹ : ۱۲۷)	تنبيهوں سے عبرت پکڑتے هيں ! !

معتقد هوں کعبے کا ناظم ' مگر جاکر وهاں
عبرت آتي هے ' که کيا بتخانه ويراں هوگيـا ؟

—*—

ميں لکھنؤ پہنچتے هي پهر بيمار هوگيا تها ' اسليے يونيورسٹي ڈيپوٹيشن کے توڑنے کي نسبت کچهه نه لکهه سکا -

ليکن اب ضروري هے که اسکي نسبت چند کلمات عرض کروں :

دنبال تو بودن گنه از جانب ما نيست
با غمزه بگـو ' تا دل مردم نه ربـايد

کوئي واقعه هو ' اسپر سرسري نظر ڈالکر نہيں گذر جانا چاهيے ' اور عبرت و بصيرت اندوزي کيليے هر وقت مستعد رهنا چاهيے - کاميابي اور نا کامي ' دونوں ميں همارے ليے ذخائر عبرت هيں ' فتح و شکست ' دونوں هم کو نصيحت کرسکتي هيں - اور غور کيجيے ' تو تنبه و اعتبار کا اصلي وقت فتح هي کي گهڑياں هيں - شکست کا وقت تو ماتم و حسرت ميں بسر هو جاتا هے : فبشر عبادي

الذين يستمعون القول ' فيتبعون احسنـه - اولائـک الذين هدا هم الله ' و اولائـک هم اولو الالباب - (۳۹ : ۱۹) (۱)

اس خبر کو سنتے هي هر شخص کي زبان سے بے اختيارانه صدا جو نکلي هوگي ' وہ يهي هوگي که " حق نے باطل پر ' حريت نے استبداد پر ' اور قوم نے افراد پر فتح پائي "

يقيناً فتح پائي ' رات کي پردہ پوش اور جرائم پرور تاريکي ميں نہيں ' بلکه علانيه روز روشن کي فيصله کن روشني ميں فتح پائي - سازش و خدع کے هتهياروں سے نہيں ' بلکه حق اور راست بازي کے حربۂ الهي سے فتح پائي - دولت و رسوخ ' ديدبۂ و سطوت ' جمعيت و قوت اور ادعا و تعدي کي نمايش فروشيوں کي طاقت دکهلا کر نہيں ' بلکه بے سروسا ماني ' ضعف و عاجزي ' قلت اعوان و انصـار ' اور فقـدان اسباب و وسائل کے ساتهه فتح پائي -

يقيناً يه ايک فتح مبين تهي ' مگر حق و باطل کي آويزش کي تاريخ ميں يه کوئي نيا واقعه نہيں هے ' بلکه اسکے خوارق و معجزات و سنيے ' تو انکے آگے اس فتح کي حقيقت هي کيا هے ؟ اس سر زمين عجائب خيز کا ايک ايک ذرہ اپنے اندر سچائي کي فتح و نصرت کا ايک صحيفۂ خوارق رکهتا هے ' اور نہيں معلوم آغاز عالم سے اس وقت تک حق و باطل ميں کتنے معرکه ها ے زهرہ گداز هوچکے هيں : اول تو اُن واقعات کے مقابلے ميں يه معامله هي کونسا ايسا عظيم الشان تها ؟ پهر باطل پرستي نے اسي دنيا ميں جيسي جيسي عظيم الشان دنيوي قوتيں ' اور قاهر و جابر فوجيں ' اپنے ساتهه رکهي هيں ' انکو سامنے لائيے تو معلوم هو ' که اس معرکے ميں وہ ساز و سامان هي اسے ميسر تها ؟ هم نے حق و باطل کي جنگ آرائي کي تاريخ ميں بڑے بڑے عظيم الشان تختوں کو اوالٹتے ديکها هے ' جنکي سطح سونے کي تهي ' اور جنکے حواشي پر لعل و جواهر سے گلکاري کي گئي تهي - هم نے اُن عظيم الهيئة اور قديم البنيان مندروں اور هيکلوں کي ديواروں کو سرنگوں ديکها هے ' جنکے صحن چاندي سونے اور لعل و جواهر کے درخشاں بتوں سے رکے هوے تهے - هم نے تاريخوں ميں اُن معرکوں کي سرگذشت پڑهي هے ' جنميں باطل پرستي کي فوجين بے کنار سمندر کي طرح پهيلي هوئي تهيں ' مگر حق کا علم اپنے سائے ميں صرف ايک هي وجود بے سروسامان رکهتا تها ' مگر با ايں همه عاقبت کار اسي کے ليے تهي - حق و صداقت کا حريف آج هي پيدا نہيں هوا هے - وہ مع اپني طاقتوں اور قوتوں کے هميشه سے موجود هے ' اور جب کبهي حق سے مقابل هوا هے ' تو اُس نے اپني طاقتوں کي انتهـائي نمائشيں کي هيں - پس جس صداے حق کي فتح يابيوں کي تاريخ ايسے عظيم الشان مقابلوں کا افسانه سناتي هو ' اسکے ليے آجکل کے بعض مدعيان کار فرمائي کے نمايشي هنگامے کيا حقيقت رکهتے هيں ؟ جس دست و بازو نے آهن پوش حريفوں کي صفين الٹ دي هوں ' اور باطل پرستي کے مهيب ديوؤں اور عفريتوں کو انگليوں پر چرخ ديکر دے پٹـکا هو ' اسکے ليے چاندي سونے کي چنـد متحرک پتلياں کيا رعب و سطوت پيدا کرسکتي هيں ؟

پس اس بنا پر جو کچهه هوا ' اسميں آپکے لئے ندرت اور تعجب کي کوئي بات نہيں ' البته غور کيجيے تو عبرت و بصيرت ضرور هے :

و ان الظالمين بعضهم اولياء بعض ' و الله ولي المتقين (٤٥ : ١٨)

(۲)

سب سے پہلي بصيرت جو اس واقعه ميں همارے ليے هے ' وہ وهي هے ' جس کو آغاز اشاعت الهلال سے بار بار کهه چکا هوں ' ليکن وہ ميرا ايک ايسا اعتقاد محکم اور ايقان قلبي هے ' جسکي صدا هر آن و هر لمحه ميرے اندر سے اُٹهتي رهتي هے ' اور ميں خواہ کتني هي مرتبه اسکو دهراوں ' ليکن تهکنے کي جگه هر مرتبه ايک راحت تازہ پاتا هوں - وہ حق کي فتح مندي ' اور هر مظهر باطل کي شکسـت کا قانون الهي هے ' جس نے ابتـدا هي سے اپنے حلقه بگوشوں کو پيغام نصرت سناديا تها که :

و تلك الدار الاخرة	اور آخر کار کي کاميابيوں کا گهر انکے ليے هے '
نجعلهـا للذيـن	جو دنيا ميں پيشـوائي اور ليڈري کے
لايريـدون علـواً	خواهشمنـد نہيں ' اور نه اپنے اغـراض

(۱) پس الله کي طرف سے بشـارت هے ' اُن بندوں کيليے ' جو کلام حق کو کان لگا کر سنتے هيں ' اور اُسکي اچهي باتوں پر عمل کرتے هيں ' يهي لوگ هيں ' جنکے دلوں کو خدا نے هدايت کيليے کهول ديا هے ' اور يهي عقل سليم رکهنے والے هيں - (منه)

نتیجه نکلا ' اور جس سرزمین میں ایک اینٹ بهي اپني جگه سے ہلائی نہیں جاسکتي تهي ' وهاں آج ایک پوري بني بنائي عمارت اس طرح منہدم هوگئي هے ' که اسکے اطلال و آثار تــک کا پته نہیں ' (یونیورسٹي فونڈیشن کمیٹي) کا میدان جس طرح ۲۸ - ڈسمبر کي صبح صاف تها ' اب پهر ویساهي بار عمارت سے سبکدوش هوگیا هے ' قوم کو " چک بک " واپس ملگئي هے ' اور آینده خواه بنــک کي دیواروں کے نیچے سرنــگ کهود کر خزانه هي کیوں نه نکال لیا جاے ' مگر الحمد لله اب تــک کوئي چک اسکے نام نہیں لگي هے -

(٦)

ایک سب سے بڑي عبرت اس واقعه میں قوم کیلیے یه هے ' که وه اپني قوت کا اندازه کرے ' اور محسوس کرے که تغیرات حالات نے جو هیبت و جبروت اسکي آواز میں پیدا کردیا هے ' یه کیسي بدبختي هے ' که خود وه اُس سے غافل هے ؟ تلوار اگر کند هوگئي هے تو شکایت کا موقعه نہیں ' لیکن افسوس اسکے حال پر هے ' جو اپنے هاتهه میں ایک ایسي تیغ تیز رکهے ' جس کي کاٹ کے خوف سے حریف کانپ رها هو ' لیکن خود وه اسکے جوهر سے بے خبر هو -

دو سال سے قوم نے اپني راے اور اواز کي جو هیبت اشخاص کے دلوں پر قائم کردي هے ' وه اصلي قوت عمل هے ' بشرطیکه قوم اس حربے سے کام لے ' نیز یه ' که صحیح ' معتدل ' اور بر وقت کام لے - فونڈیشن کمیٹي کے گذشته اجلاس ' اور پهر ڈیپوٹیشن کي شکست ' یه دو متضاد واقعات هیں ' جنکو جمع کرتا هوں ' تو اصلیت سامنے آجاتي هے - اس سے معلوم هوتا هے که قوم کي بیداري میں شبه نہیں ' اسکي قوت اور هیبت کے اعتراف سے بهي دلوں کو انکار نہیں ' گو زبانوں کو انکار هو - لیکن مصیبت یه هے ' که برسوں کي تقلید ' و زعماء نے دماغوں کو معطل کردیا هے ' خود اپني سمجهه اور فکر سے کام لینے کي عادت مفقود هے ' اور میدان عمل میں نو آموزي اسپر مستزاد - نتیجه یه هے ' که پہلے اشخاص کي قوت و استبداد سے شکست کهاتي تهي - اب قوت سے نہیں ' مگر غلط فہمي ' ساده لوحي ' نو آموزي ' اور خدع و فریب سے شکست کها جاتي هے - پهر اصلي مصیبت یه هے ' که تقلید و اعتماد بیجا کي عادت دیرینه اب بهي زنجیر پا هے ' اور وقت پر معــاملات کو سمجهنے اور غور کرنے کي قوت پیدا نہیں هوئي هے - لیکن ساتهه هي چونکه حس و بیداري کے وجود میں شک نہیں اور حقوق کے مطالبه کا خیال پیدا هوگیا هے ' اسلیے اگر حقیقت سے پردے اٹها دیے جائیں ' اور کوئي اواز چیخ چیخ کر اپني طرف متوجه کرنے کي بهي کوشش کرے ' تو فوراً ایک حرکت هر طرف پیدا هوجاتي هے ' اور لوگ ساتهه دینے سے انکار نہیں کرتے -

آج جس قوم کي صدا نے " ارباب حل و عقد " کو مجبور کیا که ڈیپوٹیشن کي کارروائي کو منسوخ کردیں ' وه اُس وقت بهي موجود تهي ' جب ۲۸ - ڈسمبر کو ڈیپوٹیشن کي تجویز نعره هاے مسرت کے غلغلوں اور چیرز کے صدا هاے متصل و پیهم کے هنگاموں میں پاس کي گئي تهي - ڈیپوٹیشن کي مخالفت میں جو خیالات که الهـــلال کے صفحات پر شائع هوے ' یهي خیالات تهے ' جو عین تجویز کے پیش هونے کے بعد ظاهر کیے گئے تهے ' اور سننے والوں میں سے بہت سے اشخاص وهي تهے ' جنهوں نے الهـــلال کے صفحات پر آج نظر ڈالي - مگر پهر غور کیجیے که نتائج دونوں وقت کے کیسے مختلف بلکه متضاد هیں ؟

اسکي علت وهي هے ' جو سطور بالا میں ظاهر کي گئی - قوم کي بیداري اور صداے حق کي سماعت کیلیے مستعدي میں شک نہیں ' لیکن اسکا کیا علاج ' که وقت پر کام کرنے والوں کي نیرنگ طرازیــوں اور شعبــده سامانیــوں کا هجـــوم آپسے اصلیت کے سمجهنے کي مهلت هي نہیں دیتا ؟ لوگ قطعاً غلط فہمي میں پڑگئے ' اور بالکل نه سمجهے ' که هم سے کیا مانگا جا رها هے اور کیا هے جو هم نے اٹها کر دیدیا هے ؟ خریداروں نے دراصل یه سمجهنے کي کسي کو فرصت هي نه دي : که :

مشتري چه کس ست و بهاے ما چند ست ؟

لیکن جب کچهه زمانه گذر گیا ' اور اسکے بعد اصلي حالات به عنوان خاص لوگوں کے سامنے پیش کیے گئے ' تو غلط فہمي دور هونا شروع هوئي ' اور جو بات وقت پر نه سمجهے تهے ' اب هر شخص کے سمجهه میں آنے لگي - نتیجه یه نکلا ' که جلسے بهي منعقد هوے ' تجویزیں بهي پاس هوئیں ' مضامین بهي نکلنے لگے ' اور قوم اپني طاقت سے کام لینے کیلیے مستعد هوگئي -

پهر اس پہلو پر بهی نظر رهے ' که نواب صاحب قبله کا مضمون نــکلا ' لیکن کس طرح نذر غفلت و اغماض هوکر رهگیا ؟ اس موقعه پر بهي لوگ محتاج تهے ' که انکي غفلت پر ایک پر زور صداے تاسف بلند کي جاے ' اِن تمام حالات سے صاف طور پر واضح هوتا هے ' که بیداري پیدا هوگئي هے ' مگر بیدار کرنے والوں کا کام ختم نہیں هوا هے ' بلــکه سب سے زیاده اهم کام ابهي باقي هے - یه بیداري کچهه مفید نہیں هوسکتي ' اگر کوئي هاتهه غفلت کے نازک موقعوں پر بهي بیدار رکهنے کیلیے هر وقت مستعد نه رهے ' اور همیشه معاملات کي تــه اور اصلیت سے خبردار نه کرتا رهے - لوگ اُٹهه بیٹهے هیں مگر چلنے کے قابل نہیں ' اور پهر لیٹ جانے کا کهٹکا هر وقت لگا رهتا هے - پس وقت هے ' که کام کرنے والے قوم کي بیداري کي زیاده رجز خواني نه کریں ' بلکه بیداري کو قوي کرے اور دماغ میں صحیح هشیاري پیدا کرنے کي سعي میں مصروف هو جائیں -

(۸)

یه بهي یاد رکهنا چاهیے که قوم نے اپنی اواز میں جو قوت پیدا کرلي هے ' وه ایک اصلي قوت عمل هے ' جسکے بغیر کوئي نیا دور پیدا نہیں هوسکتا تها ' تاهم یه ایک قوت هے ' اُسي حالت میں مفید هے جبکه اسکا استعمال صحیح هو ' پس یه بڑي سخت اور مهلک غلطي هوگي ' اگر لوگ ان کامیابیوں پر مغرور هو جائیں ' اور افراد اپني قوت سے جو بیجا فائده اٹهاتے تهے ' ویساهي غلط فائده قومي قوت اور راے کے نام سے بهي اٹهایا جاے - بہت بڑي ضرورت اس امر کي بهي هے ' که اس قوت کا استعمال همیشه حزم و احتیاط ' اور اعتدال ' و صحت طریق استعمال کے ساتهه هو -

(باقي آینده)

(٤)

میں کہنا چاهتا تھا کہ " یونیورسٹي ڈیپوٹیشن " کي شکست میں اس قانون الهي کي ایک عبرت انگیز بصیرت پوشیدہ ہے - ایک مرتبہ گذشتہ تین ماہ کے واقعات کو یاد کرلیجیے اور دیکھیے کہ کس انتہاے جد و جہد اور کمال سعي و جانفشاني کے ساتھہ " ارباب حل و عقد " نے اس ڈیپوٹیشن کي عمارت کھڑي کي تھي ' اور بعض لوگوں نے اپني کیسي کچھہ گران بہا چیزیں اسکے پیچھے نہیں دیدي تھیں - راتوں کي نیندیں اسکے لیے قربان کي گئیں ' دن کا آرام و راحت اسکے لیے غارت ہوا - بہت سے دعووں سے دست برداري کي گئي ' اور اس صلح کے لیے جنگ کي فتح مندیوں کي نمایش و شہرت سے بھی ہاتھہ اٹھالیا گیا ' مگر با ایں همہ اس جد و جہد ' جوش و خروش ' غرور و ادعا ' طمانیة و استغنا ' اور اظہار سطوت و جبروت کے بعد کیا نتیجہ نکلا ؟ یہ کہ صداے حق و معروف کے ایک جھونکے هي میں اس بیت عنکبوت کا خاتمہ تھا : و ان اوهن البیوت لبیت العنکبوت ' لوکانوا یعلمون :—

هم بڑي چیز سمجھتے تھے ' پہ میخانے میں
نکلا اِک جام کي قیمت بھی نہ ایمان اپنا !

جیسا کہ بار بار لکھہ چکا هوں ' اس موقعہ پر بھي توجہ دلانا چاهتا هوں ' کہ اس واقعہ کو سرسري نظر کے حوالے نہ کیا جاے - یہ ایک بین ترین مثال تازہ ہے ' اس امر کي کہ حق کي کوئي صدا ضائع نہیں جا سکتي ؛ اور گو دنیوي اور انساني طاقتیں کتني هي مخالف هوں ' لیکن وہ بالاخر کام کر جاتي ہے - کام کرنے والوں کیلیے امید اور همت کا یہ ایک پیغام ہے ' اور منکرین قوت حق و معروف کیلیے عبرت و موعظة کا ایک تازیانہ : وتلک الامثال نضربها للناس لعلهم یتفکرون -

(٥)

۲٦ اور ۲۸ - دسمبر کو جو اجتماع لکھنو میں هوا تھا ' وہ صحیح طور پر فاونڈیشن کمیٹي کا اجلاس هو یا نہو ' لیکن تاهم اسکو یونیورسٹي کا آخري فیصلہ کرنے کیلیے کافي سمجھا گیا ' اور ڈیپوٹیشن کے انتخاب کے مسئلہ کو بظاهر عام اتفاق راے سے منظور کرالیا گیا - جلسہ کے بعد بھی ایک عرصے تک کوئي صداے مخالف نہیں اٹھي ' اور پھر جناب نواب صاحب قبلہ کي تحریر شائع بھي هوئي ' تو اسمیں نفس مسئلۂ انتخاب وفد و تفویض اختیارات کاملہ کي نسبت چنداں اعتراض نہ تھا ' بلکہ زیادہ تر اشخاص وفد کي قلت و کثرت اور طریق انتخاب کي بے قاعدگیوں پر اظہار تاسف کیا گیا تھا - نیز یہ کہ تحریر کا ماحصل ڈیپوٹیشن کے ممبروں میں اضافہ تھا ' نہ کہ اصل ڈیپوٹیشن کي شکست اور بالکلیہ برهمي - ایسي حالت میں ظاهر ہے ' کہ اس کارروائي کي مخالفت بحالت موجودہ بالکل بے سود نظر آتي تھي - کس کو اسکا خیال بھي هوسکتا تھا ' کہ اس تمام کارروائي هي کو سرے سے باطل کردیا جائیگا ؟ اور قوم کو اس سے چھیني هوئي " بلنک چک بک " پھر واپس ملجائیگي - جلسے میں جو آواز مخالفت کي بلند کي گئي تھي ' وہ " لکھنو کي ناکام کوشش " تھي ' اور اب " کامیاب حلقے کیلیے کوئي وجہ نہ تھي ' کہ لکھنو کي " کامیابي " کا " کلکتہ کي ناکامي " سے مبادلہ کرے - لیکن باوجود اسکے عرصے کے بعد جب آواز بلند کي گئي ' تو دو هفتے کے اندر هي اسکا اثر هر طرف سے نمایاں هونے لگا ' ور رفتہ رفتہ حالات میں اس درجہ تغیر هوا ' کہ اضافہ و اصلاح هي نہیں ' بلکہ سرے سے ڈیپوٹیشن هي کا خاتمہ کر دینا پڑا ' اور جس عمارت کو تکمیل تک پہنچا کر اسکے گنبد اور برجیوں کیلیے اینٹیں چني جا رهي تھیں ' اسکي بنیاد هي مسمار هوگئي ! !

پس یہ نتیجہ بتلاتا ہے کہ همارے آگے " کامیاب " کاموں کا خواہ کہساهي محکم وقوي قلعہ هو ' اور خواہ مقاومت کا اصلي وقت گذرهي کیوں نہ جاے ' لیکن تاهم اعلان حق کي طاقت تسخیر بلا اثر دکھلاے بغیر نہیں رهتي ' اور اسکے لیے صرف یہ دیکھنا چاهیے ' کہ خود هماري نیت اور حق پرستي کا کیا حال ہے ' مقابل و حریف کي کامیابي کا کوئي سوال نہیں - آجکل حق کي غربت وکس مپرسي کا ایک خاص سبب یہ بھي ہے ' کہ لوگ اعلان حق و سعی اصلاح کي ضرورت محسوس کرتے هیں ' لیکن اس خیال سے قدم نہیں اٹھاتے ' کہ مخالف کامیاب هوچکے هیں ' اور اب انکي مخالفت کا مناسب اور اصلي وقت نہیں ہے - اسي کا نتیجہ ہے ' کہ اشخاص نکتہ چیني کي طرف سے بے پروا هوگئے هیں ' اور سمجھتے هیں ' کہ ایک مرتبہ اگر وہ کسي طرح اپنے کاموں کو کامیاب دکھلا دینے میں کامیاب هوجائیں گے ' تو پھر کامیاب کاموں کي مخالفت کو بے سود و بے وقت سمجھکر ' کوئي مخالفت کا تصور بھي نہیں کریگا - اس طرح کے کاموں کیلیے انھوں نے بعض خاص اصطلاحیں وضع کرلی هیں - مثلاً " طے شدہ مسئلہ " - " اتفاق عام کا فیصلہ " - " کثرت راے کا فیصلہ " " کثرت راے کا قرار دادہ " - قوم بھي بالعموم ان ترکیبوں سے مرعوب هوگئي ہے ' اور کسي بندۂ خدا کو مخالفت کا خیال هوتا ہے ' تو یہ سمجھکر خاموش هو رهتا ہے ' کہ اب مخالفت کا وقت باقي نہیں رها - ایک طے شدہ اور اتفاق عام کے فیصل کردہ مسئلے کي نکتہ چیني کرنا بالکل بے اثر بلکہ تمسخر انگیز هوگا -

مذهب ' اخلاق ' اور قانون ' هر لحاظ سے یہ ایک سخت خطرناک اور اصولي غلطي ہے ' اور در اصل اعلان حق و امربالمعروف کے سد باب کي ایک علت قوي ' لیکن میں اس وقت صرف اس تازہ ترین مثال پر توجہ دلاؤنگا - جو لوگ کسي سچي بات کو سچ کہنے کیلیے اسکا سچ هونا کافي نہیں سمجھتے ' اور اسکي ضرورت دیکھتے هیں ' کہ لوگ اسے سچ مان بھي لیں ' انکو اس مثال سے عبرت پکڑني چاهیے - میں نے جب عین جلسے میں ڈیپوٹیشن کي تحریک کي مخالفت کي تو اس سے بالکل بے پروا تھا ' کہ نتیجہ کیا نکلے گا ؟ پھر الهلال میں مضامین کا سلسلہ شروع کیا ' تو اس وقت بھي یہ خیال پیش نظر نہ تھا ' کہ سردست اس کوشش میں کامیابي هوگي نہیں ؟ کیونکہ بار بار کہہ چکا هوں ' میرے عقیدے میں حق کي اس سے بڑھکر کوئي توهین نہیں هوسکتي ' کہ اسکے اعلان کو نتائج اور کامیابي کے ظہور کا محتاج قرار دیا جاے - اور اگر ایسا هو تو اس دنیا میں ' جسکا نصف کرّہ هر وقت تاریک رهتا ہے ' کبھي بھی حق کي روشني ظاهر نہو - پس یہ محض ایک عقیدے اور راے کا اظہار تھا ' اور نتائج کے انتظار سے بالکل بے پروا ' تاهم اگر نتیجہ خدا کے ایک عاجز بندے کے پیش نظر نہ تھا ' تو کون کہہ سکتا ہے ' کہ اس نصرت فرماے حق و صداقت کي مشیت میں بھي نہ تھا ' جس نے هر کام میں عواقب امور کي کامیابی کو اپني نصرت بخشي کي ایک آیت مبین اور اثر عظیم قرار دیا ہے ؟ ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم ' و ان یخذ لکم ' فمن ذ الذي ینصرکم من بعدہ ؟ و علی اللہ فلیتوکل المومنون -

ردید جس سے انتظامات مذکورۂ بالا کی ' ایک هي دفعه نہیں تو تدریجی ' تکمیل هوکر رهتي - یه فرمان ٹھیک اُسي انداز اور اُسي پیرایے میں جاري کیا جاتا ' جو حال میں طرابلس کو خود مختارانه حکومت عطا کرتے وقت اختیار کیاگیا تها - خوش قسمتي سے انگلستان کے اشاروں پر چلنے والے وزیر کے زوال نے اسلام کے خلاف اس بڑي سازش کا ایک طرح سے خاتمه کردیا هے اور هم تو سمجھتے هیں ' که اب اس کارروائی کي تجدید بهت جلد نه هونے پائیگي -

ساتھه هي ساتھه هم " ایجپت " کے مسلمان ناظرین سے ' خواه وه مصر میں هوں ' یا روم میں ' یا هندوستان میں ' اپیل کرتے هیں ' که وه اِس امر کي نسبت دهوکا نه کھائیں ' که اِسلام کو جس خطرے کا اِس وقت مقابله هے ' اُسکی حقیقت اور اصلیت کیا هے ؟ واقعه یه هے ' که اسلام هماري نام نهاد " لبرل انگلش گورنمنت " کے هاتھوں تباه اور برباد هو رها هے - مسلمانوں کو چاهئے ' که اُس موقع پر جهاں اُنکے مذهب کا تعلق هو ' اور جس جگه باقي مانده آزاد اسلامي حکومتوں کی بهبودي پیش نظر هو ' لفظ " لبرلیزم " (آزاد خیالی) سے دهوکا نه کھائیں - آزاد خیال انگلستان کو مسلمانوں کی ترقی سے ذره بھر همدردي نهیں هے - انگلستان اُنکي ترقي سے خائف اور لرزاں هے ' اور همیشه اُسکا سر کچلا کرتا هے -

پس " لندن مسلم لیگ " یا " آل انڈیا مسلم لیگ " جیسي انجمنوں ' (جنهیں اسلامي جذبات کي نمایندگي کا دعوے هے) ' کا اِس وقت گورنمنٹ کے آگے منت سماجت کے ساتھه درخواست کرنا ' محض حماقت هے - انصاف کے احساسات سے درخواست کرنا بھي سراسر بے سود هے - یه احساسات تو کب کے اُٹھه گئے هیں - انگریزي معدلت گستري یا حریت پسندي کي دهائي سے بھي کوئي کام نهیں نکلنے کا - اس قسم کي عبارتیں با اوچھي تصور کی جاتی هیں ' اور کچھه بھي وقعت نهیں رکھتیں - اگر انگریزوں کے دلوں پر ' جهاں تک مسلمانوں کے معاملات سے اُنکا تعلق هے ' کسی دلیل کا کوئي اثر هو سکتا هے ' تو وه یه هے ' که شاهي اقتدار کو صدمه پهنچنے کا خوف دلایا جائے ' اور علی الاعلان صاف صاف کهدیا جائے ' که جسوقت تک ' که انگریزوں کي شرکت فرانس ' روس ' اطالیه ' اور دیگر اسلام کي دشمن سلطنتوں کی کارروائیوں میں جاری رهے ' اُس وقت تک حکومت برطانیه هندوستان کے کروڑوں مسلمانوں کو اپني دل سے روادار رعایا شمار نه کرے - اور جب کبھي هندوستان میں انگریزوں کے لیے مصیبت کا دن نمودار هو ' تو ان کروڑوں میں سے ایک سے بھي دوستي و امداد کي توقع نه رکھے - اگر اس قسم کے الفاظ اس وقت لیڈران مسلم لیگ کي زبانوں سے دلیري اور رهمت کے ساتھه نکلیںگے ' تو اُنکا اثر ڈاؤننگ اسٹریٹ (دفتر وزیر خارجیه انگلستان) پر پڑیگا - ایسے فدایان اِسلام کي اِس نازک ترین خطرے کی حالت میں ' اُسکے لیے ان تمام منت سماجت اور آنسوؤں سے ' جو اِن کے ضرورت سے زیاده دور اندیش لیڈروں نے پچھلے چھه مهینے میں همارے بے پرواه آقاؤں کے آگے ضائع کئے هیں ' بدرجها مفید ثابت هونگے - بلکه سرمایه هلال احمر اور جنگ کے جاري رکھنے کے واسطے دوسرے قسم کے سرمایوں کے لئے جو چندے جمع کئے جارهے هیں ' اُنسے بھي زیاده سود مند هونگے -

الاخلاق

— * —

تمهید

مشرق کے علوم و فنون ' صنائع و تجارت ' معاشرت و سیاست ' مختصراً یه ' که تمام مظاهر زندگي اصلاح طلب هیں - اسلیے یه صحیح هے ' که مشرق کو کسي اصلاح سے استغناء نهیں - لیکن یه ایک نا قابل انکار صداقت هے ' که قوم میں مذهبي ' سیاسي ' اجتماعي ' وغیره وغیره گونه گوں اصلاحات کا آغاز اسوقت تک کامیاب نهیں هوتا ' جب تک که اسکے افراد میں ایک ایسا گروه نه موجود هو ' جسمیں طول تفکر ' حسن تمیز ' اصابت راے ' اور جرأت اخلاقي هو -

یه گروه عموماً نوجوانوں میں سے پیدا هوتا هے - کیونکه انمیں بڑهاپے کي عافیت اندیشیوں کے بدلے جواني کي ولوله خیزیاں هوتي هیں ' جو ان کو حریت پرستي اور حق گوئي کي طرف بڑهاتي هیں - اسلیے ایک مصلح کا فرض اولین نوجوانان قوم کي اخلاقي اور دماغي پرداخت هے -

تعریف

جسطرح که سنگ چقماق میں آگ پوشیده هے ' اسي طرح انسان میں گونه گوں صدها قوي پوشیده هیں - ان قوي سے جب ابتداءً کام لیا جاتا هے ' تو کسي قدر تعمد و تکلف کي ضرورت هوتي هے ' لیکن جب عرصه تک برابر سلسله استعمال جاري رهتا هے ' تو پھر انکي یه حالت هوجاتي هے ' که انکے استعمال کے لیے قصد و اراده کي ضرورت نهیں رهتي ' بلکه حسب موقع وه از خود کارفرما هونے لگتے هیں - اور اگر بهت زیاده عرصه تک انکا استعمال جاري رهتا هے ' تو وه اسطرح جزو زندگي بنجاتے هیں ' که ان سے علحدگي کے لئے نه صرف اراده کي ضرورت هوتي هے ' بلکه تکلیف هوتي هے - جب انسان کسي قوت کے استعمال کا اس درجه تک خوگر هوجاتا هے ' تو یه خوگري عادت یا خلق کهلاتي هے -

اخلاق کي شکل پذیري

تم نے بارها دیکھا هوگا ' ایک آهني تار بالکل سیدها تها ' مگر جب کسي شے پر لپیٹا گیا ' تو اسکي بھي وهي شکل هوگئي اور اگر زیاده عرصه تک لپٹا رها ' تو وه شکل تار میں اس درجه راسخ هوگئي ' که اسکا سیدها کرنا دشوار هوگیا - قوي اخلاقي کی بھي بعینه یه هي حالت هے - وه ابتداءً بے شکل هوتے هیں ' لیکن جب عرصه تک ایک مخصوص اسلوب پر استعمال کیے جاتے هیں ' تو وه ایک خاص شکل اختیار کرلیتے هیں -

اقسام اخلاق

گو همارے زبان میں اخلاق کا استعمال اکثر اخلاق حسنه ' بلکه اخلاق حسنه کي ایک خاص صنف یعني خاطر مدارات کے معني میں هوتا هے ' چنانچه خوش اخلاق اس شخص کو کهتے هیں ' جو ملاقات میں اعتناء و التفات کو کام فرماتا هو ' مگر واقعه یه هے ' که اخلاق کا دائره معاني اسقدر تنگ نهیں - اخلاق مجموعه عادات کا نام هے ' اگر عادات اچھے هیں ' تو وه شخص خوش اخلاق هے ' اور اگر برے هیں تو بد اخلاق هے -

میں اسوقت اخلاق کي پیش پا افتاده تقسیم حمیده و ذمیمه سے گزر کے ' دو اور تقسیمیں بیان کرنا چاهتا هوں -

(۱) اخلاق طبیعی ' یه وه اخلاق هیں جو انسان اپنے ساتھه لیکے پیدا هوتا هے ' انکا استیصال ناممکن ' مگر تقویت و تضعیف ممکن هے ' تم نے دیکھا هوگا ' بعض لوگوں میں انکي صحبت کے عام اخلاق کے خلاف بعض عادتیں پائي جاتي هیں ' یه وهي عادات هیں جن کو هم فطري کهتے هیں -

مقالات

انگلستان اور اسلام

(۵)

از خامہ محرم سیاست مسٹر بلنٹ

ترکوں اور بلغاریوں کی جنگ کا آخری نتیجہ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو - سلطان المعظم اس وقت کم از کم اس بات پر مبارکباد کے مستحق ہیں ' کہ کامل پاشا کی وزارت سے بر طرفی کے ساتھ انہوں نے ایک نہایت فتنہ انگیز مفسد کے چنگل سے ' جو اسلامی اغراض کے حق میں سخت غدار تھا ' چھٹکارا پالیا ہے - یورپ کی تینوں شدید ترین دشمنانِ اسلام طاقتوں ' یعنے انگلستان - فرانس اور روس نے ' بالخصوص انگلستان نے ' اس بوڑھے نوکر کے ذریعے سے ' جس حکمت عملی کو کام میں لانا چاہا تھا ' اسکی اصلی کیفیت - نیز اصلی مطلب برآری ' یعنے سلطنت عثمانیہ کو آپس میں بتدریج تقسیم کر لینے کے جو طریقے عمل میں لائے جا رہے تھے - انکی مفصل سرگذشت " ایجپٹ " کے ناظرین پر پوشیدہ نہیں ہے - پچھلے چھہ مہینے میں مختلف مضامین کے ذریعے سے ہم صحیح واقعات پر روشنی ڈالتے رہے ہیں - اور وزیراعظم قسطنطنیہ ' جو نامیمون و نامبارک بھروسا انگریزی وزارت پر کرتا رہا تھا ' اس سے جو تباہی خلافت پر آنے والی تھی - اس پر بھی ہم متعدد مواقع پر متنبہ کرتے رہے ہیں - ہمیں اس بات کا علم تھا ' کہ سر اڈورڈ گرے نے اسلام کی مخالفت پر کمر چست باندھ لی ہے - ہمیں یہ بھی معلوم تھا کہ ڈاؤننگ اسٹریٹ (دفتر سر اڈورڈ گرے) سے انگریزی مدبری کی جو آواز نصیحت کی صورت میں بلند ہوگی - وہ اسلام کے حق میں ایک غدار آواز ہوگی - ہم یہ بھی بتاتے رہے ہیں ' کہ سلطان کو یورپ میں اگر دوستی کی کہیں کچھہ توقع ہوسکتی ہے - تو " اتحاد مثلث " سے نہیں ' بلکہ " ایتلاف مثلث " کی صرف اس طاقت سے ' جسکا نام جرمنی ہے - کامل " اتحاد مثلث " کی اغراض کا نمایندہ تھا - اسکا زوال انگلستان ' فرانس ' اور روس کی راہ میں ایک سنگ گراں ہے - اور سر اڈورڈ گرے کے منہہ پر تو ایک ایسا طمانچہ ہے ' جسے وہ یاد ہی کرتے ہونگے -

جسوقت سے ' کہ موجودہ جنگ میں قسمت کا رخ یورپ میں عثمانی افواج کی طرف سے پھرا ہوا نظر آنے لگا ہے ' اسوقت سے ہمارے دفتر خارجیہ کی دن رات یہی کوشش رہی ہے ' کہ کسی نہ کسی طرح پھسلا بہلا کر جرمنی کو بھی سلطان کے ایشیائی مقبوضات کی مجوزہ تقسیم میں اپنا سہیم بنائے - اسکے لئے حلقہاے مصالح کی مشہور و معروف صورت سامنے موجود ہی ہے - یہ تھانی گئی تھی کہ ایشیاے کوچک جرمنی کے لئے حلقہ مصالح قرار دیا جائے ' فرانس کو شام اور ترکی آرمینیا میں آزادانہ اختیارات دلوائے جانے کو تھے - قسطنطنیہ کو ایک مشترکہ بین الاقوامی نفع بنا کر رکھدیا جاتا - اور در دانیال یورپ کے کل جنگی جہازات کے لئے کھل جاتا - عثمانیوں کے ایشیائی صوبجات عیسائی طاقتوں کی مختلف اغراض - ملکی ہوں یا مالی - کے نشانے بنادیے جاتے - ممکن تھا ' کہ یہ ساری باتیں ایک ہی دفعہ نہ ہوتیں - لیکن رفتہ رفتہ ہر طاقت اپنی اپنی فرصت کے وقت اپنے مقاصد و اغراض کی تکمیل کرالیتی - سلطان کی براے نام حکومت صرف اس غرض سے برقرار رکھدی جاتی ' کہ جب کبھی کسی طاقت کو مسلمانوں کے جذبات کو عیسائی حکومت کے ماتحت کرنے کی ضرورت پڑے - تو اسمیں انکے ذریعہ سے سہولیت اور آسانی ہو - یہی تجویز تھی ' جو یورپ کی متفقہ طاقتوں کی طرف سے امن عامہ کے لئے پیش کی گئی تھی - یہ تجویز خصوصاً سر ایڈورڈ گرے کے دماغ سے نکلی تھی - یہ محض ایک خوش نصیبی کی بات ہے ' کہ قیصر جرمنی نے ابتک اس نوابی سازش میں شرکت منظور نہیں کی ہے - اور سلطنت عثمانیہ کی تقسیم کا خیال اگرچہ ہمارے دفتر خارجیہ نے بالکل ترک نہیں کردیا ہے ' پھر بھی کم سے کم تھوڑے عرصے کے لئے تو یہ تقسیم ملتوی ہوگئی ہے - نئے وزیر اعظم ' محمود شوکت پاشا ' ایک با دیانت سپاہی ہیں - اور ان پر اعتماد کیا جاسکتا ہے ' کہ وہ اسلام کے ساتھہ غداری نہ کرینگے - کم سے کم اسوقت تو جرمنی انکی تائید اور حمایت کے لئے مستعد ہے - اصلی اور حقیقی حالت یہ ہے ' جو میں نے بیان کردی - سر اڈورڈ گرے کے دل کی کیفیت غصے کے مارے جو کچھہ ہو رہی ہوگی ' وہ محتاج بیان نہیں - لیکن اب انکے لئے اسکے سوا کوئی چارۂ کار نہیں ہے کہ ' قہر درویش برجان درویش کہکر اس طمانچے کی ضرب کو بطیب خاطر برداشت کرلیں ' اور اپنے اندرونی جذبات کو چہرے سے نمایاں نہ ہونے دیں - اب جنگ کے ختم کرانے کے لئے سلطان پر نہیں بلکہ بلقانی حلیفوں پر دباؤ ڈالا جائے گا - قسطنطنیہ پر چڑھائی کی اجازت نہ دیجائیگی - یہ بھی ممکن ہے ' کہ ادرنہ نوبل سلطان ہی کے قبضے میں رہنے دیا جائے -

ان تمام واقعات میں جس بات سے ہمیں سب سے زیادہ دلچسپی ہے ' اور جو دریاے نیل پر اسلامی آزادی کی امیدوں سے متعلق ہے ' وہ یہ ہے ' کہ قسطنطنیہ میں کامل کے زوال نے شاید وہ خاص سازش بھی کچھہ دنوں کے لئے ملتوی کردینی پڑی ہے جو مصر پر انگریزوں کے قانونی دائمی تسلط کرلینے کی نیت سے کی گئی تھی - یقیناً پچھلے سال موسم سرما میں سر اڈورڈ گرے اور کامل کے درمیان یہ امر قطعی طور پر فیصلہ پاچکا تھا کہ " سلطان مصر کو اپنی سلطنت سے کلیۃً " آزاد کرکے انگریزوں کی نگہداشت میں رکھدینگے - خدیو بادشاہ کا لقب اختیار کرلیںگے - اس دھوکے پر پہنچنے کے یہ معنی ہونگے ' کہ اصلی اختیارات ان سے مطلقاً سلب ہوجائینگے - خراج جو باب عالی کو دیا جاتا ہے ' اسکے عوض میں ایک معقول رقم یکمشت ترکوں کو دیدی جائیگی - جسکی انہیں سخت ضرورت ہے - ملکی قرضے کی ادائگی کا بار انگلستان کی گردن پر رہیگا - دوامی فوجی تسلط کے ذریعے سے امن اور سیاسی انتظامات قائم کرلینے کے بعد مصر پر پورا قبضہ آپ سے آپ ہو جائیگا - مصری محب الوطنوں کی رضامندی انہیں ایک قسم کی رعایت دیکر ' جو انتظامی حکومت (کانسٹی ٹیوشن) کے نام سے موسوم ہوگی ' لی جائیگی - ان جدید انتظامات کو حکومت خود مختاری کا شاندار لقب عطا کیا جائیگا - اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے ' کہ اگر بلغاریوں کے ساتھہ صلحنامے پر دستخط ہوچکنے کے بعد بھی کامل عہدہ وزارت پر مامور رہتا ' تو وہ ایک ایسے صلحنامے پر ضرور دستخط

جسقدر یه شرط مقدم هے ' اسي قدر اسکي طرف سے غفلت کیجاتي هے ' مائیں جو بچوں کے پالنے میں رات کو رات ' اور دن کو دن ' نهیں سمجهتیں ' اور باپ جو اولاد کي تعلیم و تربیت میں بڑي سے بڑي چیز سے بهي دریغ نهیں کرتے ' عموماً اس نهایت اهم شرط سے چشم پوشي کرتے هیں - وہ اپنی صحت لذائذ زندگي ' یا غفلت کي بدولت تباہ کر دیتے هیں ' اور اسکا خمیازہ نه صرف وہ خود بهگتتے هیں ' بلکه انکے بعد آنے والي نسلیں پشتها پشت تک بهگتتي رهتي هیں - یه واقعه هے ' که هزار ها بچوں کي جسماني ' دماغي ' اور اخلاقي کمزوري کے ذمه دار انکے والدین کي کمزور هے -

دوسري شرط حسن تربیت هے ' بیشک یه صحیح هے ' که جواني یا بڑهاپے میں اصلاح اخلاق محال نهیں ' لیکن قریب محال ضرور هے ' کیونکه انسان جسوقت پیدا هوتا هے ' اسوقت وہ ایک لوح سادہ هوتا هے ' وہ هر قسم کے نقش قبول کرنے کے لیے تیار هوتا هے ' لیکن جب ایک نقش کهنچ جاتا هے ' تو اسکا مٹنا اکثر دشوار طلب اور کبهي نا ممکن هو جاتا هے ' اسلیے اگر قوم چاهتی هے ' که اسکی آیندہ نسلوں کي اخلاقي حالت عمدہ هو ' اسکو چاهئے ' که اس سادہ لوح پر شروع هي سے عمدہ نقش کهینچے - اسکے لئے اسکو حسب ذیل امور ملحوظ رکهنا چاهئیں -

(۱) ایسي فضاء کا انتخاب جو اخلاق رذیله کي سمیت سے محفوظ هو -

(۲) اخلاقي قوي کا صحیح اندازہ ' تا که جو حصه کمزور هو ' اسکو خاص طور پر قوي کیا جاے -

(۳) مرکز نظر کے لیے کوئي بلند شے پیش کرنا

(۴) افکار عالیه کی تلقین -

(۵) روزانه زندگي میں اصول اخلاق کا نفاذ -

حسب ذیل قوي کو خاص طور پر ابهارنا چاهیے

(۱) حقیقت پرستي -

(۲) جرأت اخلاقي -

(۳) استواري عزم -

بچوں کی تربیت اور سزا

مشرق میں بچوں کي اخلاقي تربیت کا بهترین آله " قمچي " یا " تسمه " سمجها جاتا هے - یه نهایت سخت غلطي هے - مارنے سے بجز اسکے که بچے کے دل میں معلم کي هیبت اور اس عادت سے نفرت پیدا هو ' اور کوئي فائدہ نهیں هوسکتا -

بچے کی اخلاقي تربیت کا صحیح ترین اصول یه هے ' که جس عادت سے باز رکهنا منظور هو ' پہلے اسکے فوائد اور نقصانات اسکو سمجهائے جائیں ' اور اسکے بعد اسکے چال چلن کی نگراني رکهي جاے ' فراموشي کے وقت اسکو یاد دهانی کیجاے ' یاد دهاني کے ساتهه بچے کو اسکے فوائد و مضار کی طرف متوجه کیا جائے ' اس طرح بچه بهت جلد خود بخود تعمیل حکم کرنے لگے گا -

بچے کي پهلي اخلاقي درسگاہ گهر هے ' اور اسکے بعد مدرسه کا نمبر هے - مگر گهر میں صرف زمین تیار هوتي هے ' تخم پاشي اور بعد نشوونما کا وقت مدرسه میں آکے هوتي هے - اسلیے جسطرح زمین کے تیار کرنے میں سخت توجه کی ضرورت هے ' اسیطرح تخم پاشي اور اسکے آبیاری کے لیے بهي اعتناء شدید کي حاجت هے - نصاب میں خلاقي کتابون کا داخل کرنا ' یا دارالخطابه (لیکچر روم) میں خلاقي تقریرون کا هونا ' اسوقت تک مفید نهیں هوسکتا ' جب تک که خود مدرس کي شخصیت با اخلاق نه هو - کتاب کے نقوش اور تقریرون کے هوائي تموجات معلم هیں ' مگر مردہ ' لیکن مدرس زندہ معلم هے ' اور یه ظاهر هے ' که انسان پر جو ایک زندہ معلم کا اثر هوسکتا هے ' وہ ایک مردہ معلم کا نهیں هوسکتا - پس اگر مدرس کي کتاب زندگي میں اخلاقي سبق نهیں ' تو محض نصاب کي کتابون یا دار الخطابه میں بلاغت دار تقریرون سے اخلاقي تربیت کي امید غلط امید هے -

دیگر امور کي طرح یه نکته بهي مغرب کے پیش نظر اور مشرق کے پس پشت هے ' مغرب میں بچوں کے لیے مصنف ' معلم ' اور مربي زبردست شخصیت و علمیت کے لوگ هوتے هیں - مگر مشرق میں اسکے بالکل برعکس هے موخرالذ کر میں بچوں کي تعلیم و تربیت کم درجه کا کام سمجها جاتا هے ' اسکو صرف وہ لوگ کرتے هیں جو دیگر ذرائع سے معاش پیدا نهیں کرسکتے ' اسي کا نتیجه هے ' که مشرق کے فرزند اعلی تعلیم حاصل کرنے کے بعد بهي مغرب کے فرزندوں سے اخلاق میں پیچهے رهتے هیں -

---

بندوق کي متوالي انکهه

—: * :—

مادہ پرستي کے دلپر نشانے

—: * :—

وقت آگیا هے ' که زمانه کے الحاد - دهریت اور خدا فراموشي کے خلاف اسلامي توحید کے هتیار آزمائیں جائیں - اسلیے میرٹهه سے ایک هفته وار اخبار توحید کے نام سے جاري کیا جائیگا - اخبار توحید هندوستان بهر میں اپني شان کا سب سے پهلا اخبار هوگا - وہ ایمان و عرفان کي آسماني آندهیاں لیکر آئیگا اور نئي تهذیب کے عقائد وتمدن کو گهاس کے تنکوں کي طرح اڑا کر هندوستان سے صاف کریگا - اسمیں اردو ادب کے مستانه مضامیں هونگے - تصویریں هونگي - کارٹون شائع کئے جاینگے ' ملک کے اخبارات و رسائل پر بے باکانه تنقید هوگي - وہ نرم کو گرم اور گرم کو نرم بنایگا - اسکي عبارت ایسي صاف اور آسان هوگي که عورتیں اور بچے بهي سمجهه سکیں - اسکے اڈیٹر ' نگران اور سرپرست مولانا خواجه حسن نظامي دهلوي هونگے - پهلا پرچه خدا نے چاها تو ۱۵- اپریل سنه ۱۹۱۳ ع کو نکلیگا - اگر آپ یورپ کے دلدادہ هیں ' تو هرگز نه منگاے ' ورنه ایک آنه کے ٹکٹ بهیجکر نمونه طلب کیجیے - سالانه چندہ صرف ۳ روپیه هے - الهلال کا حواله دیجیے -

منیجر اخبار توحید لال کورتي میرٹهه

مرض طاعون کي دوا

یه دوا حفظ طاعون و مرض طاعون کے لیے بیحد مفید هے - جن حضرات کو ضرورت هو ذیل کے پته سے مفت طلب فرماویں

سپرنٹنڈنٹ اودہ شفا خانه - لکهنو

الهلال کي ایجنسی

— * —

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے ' روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں ' تو اپنے شهر کیلیے اسکے ایجنٹ بن جائیے -

(٢) اخلاق کبسي - یه وہ اخلاق هیں' جو انسان صحبت سے سیکھتا ھے اور رفته رفته وہ اسمیں قریباً اتنے هي جاگیر هو جاتے هیں' جتنے که اخلاق طبیعي راسخ هوتے هیں -

یه تقسیم کانت کي تھي ' پروفیسر ڈیوي امریکي نے اخلاق کي حسب ذیل تقسیم کي ھے -

وہ اخلاق جنکا تعلق -

(١) ادراک سے ھے -

(٢) جذبات سے ھے -

(٣) ارادہ سے ھے -

اخلاق متعلق بادراک وہ اخلاق هیں' جن کے ذریعه سے کذب و صدق ' وھم و شک ' ظن و یقین' وغیرہ وغیرہ میں تمییز هوتي ھے -

اخلاق متعلق بجذبات وہ اخلاق هیں' جنکا تعلق جذبات سے ھے' جیسے حسن دوستي ' لذت پسندي ' وغیرہ وغیرہ -

اخلاق متعلق با رادہ وہ اخلاق هیں' جنکا تعلق ارادہ سے ھے' جیسے صبر' استقلال' حلم ' وغیرہ وغیرہ -

سرچشمہاے اخلاق

انسان میں اخلاق کے تین سرچشمے هیں :—

(١) وراثت

(٢) موثرات

(٣) ارادہ

وراثت - عموماً بچه جس شخص سے جسقدر قریب هوتا ھے' اسیقدر اس سے زیادہ مشابھ هوتا ھے ' مثلاً بچه سب سے زیادہ والدین سے قریب هوتا ھے' اسلیے وہ نسبتاً سب سے زیادہ والدین سے مشابه هوتا ھے - والدین کے بعد والدین کے والدین سے قریب هوتا ھے' اسلیے تیسري یا چوتھي پشت کے لوگوں کي بنسبت ان سے زیادہ مشابه هوتا ھے' وھلم جراً ' مگر یه قاعدہ کلیه نہیں بسا اوقات اسکے خلاف شہادتیں ملتي هیں -

موثرات خارجیه - اسکي دو قسمیں هیں -

(١) فضاء مادي' جیسے آب و هوا' چنانچه تجربه سے ثابت هوتا ھے' که معتدل ممالک کے لوگ عموماً راحت طلب' عیش پسند' اور کاهل هوتے هیں' لیکن غیر معتدل ممالک کے لوگ چاق و چوبند' چست و چالاک' محنتي اور جفاکش' هوتے هیں - غیر معتدل ممالک میں گرم ممالک کے باشندے سریع الانفعال هوتے هیں - وہ جسقدر جلد خوش هوتے هیں - اسي قدر جلد ناراض هوتے هیں - سرد ممالک کے باشندے بطی الانفعال هوتے هیں' مگر جب متاثر هو جاتے هیں' تو وہ تاثر پھر جلد زائل نہیں هوتا وغیرہ وغیرہ -

(٢) فضاء اخلاقي - احباب' اصدقاء' معلمین و بیک لفظ صحبت یا سوسائٹي -

اسپنسر کہتا ھے " که انسان اپنے والدین سے زیادہ اپنے همعیشوں سے مشابه هوتا ھے' صحبت کے اثر کا اندازہ اس سے هوسکتا ھے' ایک پیشے کے لوگوں میں بہت سے اخلاق مشترک هوتے هیں' بلکه یہاں تک دیکھا گیا ھے' که اگر دو نہایت هي قریب کے رشته دار دو مختلف پیشے کرتے هوں' تو ان دونوں کے اخلاق باهم دیگر اس سے کم مشابه هوتے ' جتنے که دونوں کے اخلاق اپنے اپنے هم پیشه لوگوں سے مشابه هوتے هیں " - ایک فرانسیسي مثل ھے " که تم اپنے هم نشینوں کو مجھے بتا دو' میں تمہیں یه بتا دونگا ' که تم کیسے هو"

ارادہ - اخلاق کے دو سبب یعنے اسلاف اور صحبت (سوسائٹي) کا انتخاب انساني قدرت سے باهر ھے' لیکن تیسرا سبب یعني ارادہ اسکي قدرت میں ھے ' بیشک یه صحیح ھے' که وراثت اور صحبت کا اثر نہایت سخت راسخ هوتا ھے' مگر با ایں انسان کا ارادہ اگر قوي ھے' تو وہ اس اثر کو زائل کرسکتا ھے '

اگر هم عبرت آموز نظر سے اشخاص کي زندگي کا مطالعه کرینگے' تو همکو بہت سے لوگ ملینگے' جنمیں انکے بزرگان خاندان اور انکي صحبت کے خلاف اخلاق موجود هونگے - یه بالکل بدیهي ھے' که ان اخلاق کا سر چشمه نه وراثت هوگي اور نه صحبت ' اب هرچیز رهجاتي ھے' وہ طبیعت کا میلان اور ارادے کي مساعدت ھے - پس یہي دو چیزیں انکا سر چشمه هونگي - اسي بناء پر علماء اخلاق کا یه خیال ھے ' که انسان کا مستقبل وراثت اور صحبت سے زیادہ اسکے ارادے پر موقوف ھے - اس نظریه کي مزید تائید اس واقعه سے بھي هوتي ھے' که دنیا میں جتنے ارباب اخلاق پیدا هوے هیں' وہ ایسي قوموں میں سے پیدا هوے هیں' جنکي اخلاقي حالت نہایت بدتر تھي' اور قطعاً ان میں سے انکے بڑے ارباب اخلاق کے پیدا هونے کي امید نہیں کي جا سکتي تھي -

ارادے کے مدارج مختلف هیں' بعض اشخاص کا ارادہ فطرتاً نہایت قوي هوتا ھے' اور بعضوں کا کمزور' اور بعض کا متوسط درجه کا -

جسطرح جسم ورزش اور نگہداشت سے بڑھتا ھے' بعینه یه هي حالت ارادے کي بھي ھے - اگر کوشش کیجائے تو ایک کمزور ارادہ قوي اور ایک قوي ارادہ قوي تر هوسکتا ھے - بچپن میں تمام قوي انساني کا آغاز ظہور هوتا ھے - اسوقت وہ هر طرح کی تربیت قبول کرنے کے لئے تیار هوتے هیں - اسلیے ارادے کي تربیت اور تقویت کا بہترین زمانه طفولیت کا زمانه ھے - اسي لئے مغرب میں بچوں کو تیسرے یا چوتھے هي برس سے استواري عزم و پختگي ارادہ کي تعلیم دیجاتی ھے -

اخلاق کي آراستگي

اخلاق کی ماهیت اور اسباب کے معلوم هونے کے بعد اب یه سوال پیدا هوتا ھے' که انکي آراستگي یا تہذیب کا کامیاب ترین ذریعه کیا ھے ؟

قدرت نے انسان میں مختلف قوي ودیعت کیے هیں' جنکي نشونما کے لیے غذا اور ورزش کي ضرورت ھے - مگر جسطرح ' که ان قوي کے جو هر مختلف هیں' اسیطرح انکي غذا اور ورزش بھي مختلف ھے' جسماني قوي کي غذا اور ورزش ماکولات و مشروبات و العاب ریاضیه (جمناسٹک) هیں' مگر اخلاقي قوي کے لیے یه چیزیں بیکار هیں ' انکي غذا افکار عالیه' اور انکي ورزش زمانه کي کشمکش ھے - جسطرح ' که هر شخص کے جسم کے لیے ایک هي قسم کي غذا اور ایک هي نوعیت اور ایک هي حد تک کي ورزش مفید نہیں' اسیطرح هر شخص کے لیے ایک هي نوعیت کے افکار عالیه اور ایک هي نوعیت و شدت کي کشمکش زمانه مفید نہیں - اسلیے آراستگي اخلاق کے شائق کے لیے دو امور نہایت ضروري هیں -

(١) اخلاقي غذا کے لیے ایسے افکار کا انتخاب ' جو اسکی طبیعت کے مناسب هوں

(٢) زندگي کی ان کشمکشوں سے اجتناب' جو اسکي طبیعت کے غیر مناسب هوں -

شرائط تہذیب

جسطرح انسان کي جسماني ترقي کے لیے اسلاف کی صحت' آب و هوا کي عمدگي' قوي کے استعمال و تعطیل' میں اعتدال' حرارت و برودت میں توازن' وغیرہ وغیرہ شرائط هیں ' اسیطرح اخلاقي ترقي کے لیے بھي چند شرائط هیں -

اولین شرط والدین کے جسم و عقل کي تندرستي ھے - مگر افسوس

غیر ذی روح مادوں میں تشابہ فی الحرکت

لیکن بعض علماء طبیعات بعض ایسے اجسام میں' جو کسی حالت میں بھی ذی روح تسلیم نہیں کیے جا سکتے' ایسی حرکتیں دکھاتے ہیں' جو عموماً ذی روح مادوں میں ہوتی ہیں - مثلاً روغن زیتون اور ... کے قطرات میں وہ ایک قسم کی حرکت دکھاتے ہیں' جسکی نوعیت کسیطرح بھی ذی روح اجسام کی حرکت کی نوعیت سے ممتاز نہیں ہوتی ہے' حالانکہ اس میں کوئی شک نہیں' کہ مذکور کی حرکت کیمیاوی و طبیعی اسباب و علل کا نتیجہ ہے -

جنبش مژگان اور انقباض عضلات پر جب ہم دقت نظر کے ساتھ بحث کرتے ہیں' تو ان دونوں حرکتوں اور حرکت امبیہ میں تشابہ کی ایسی صورتیں نظر آتی ہیں' جن کی بنیاد پر ہم کو یقین ہو جاتا ہے' کہ یہ حرکات حرکت امبیہ کے ہم نوع ہیں' اور یہ کہ انکی پیدایش بھی قریباً حرکات امبیہ کی طرح ہوتی ہے -

نتیجۂ تشابہ

اس میں کوئی شک نہیں' کہ وہ مرکب حرکتیں جو ذی روح مادوں کی ما بہ الامتیاز ہیں' دفعۃً پیدا نہیں ہوئیں' بلکہ اس بسیط حرکت کی ترقی یافتہ صورت ہیں' جسکا ظہور اکثر جمادات میں بھی ہوتا ہے - مرکب حرکات کا آغاز' خواہ ان حرکات کی شکل میں ہوا ہو' جنکو امبیا پیدا کرتی ہے' یا ان حرکات مژگان کی شکل میں' جن کو نقاعیات یا خلایا ھدبیہ پیدا کرتی ہیں' یا عضلات کے ان انقباضات کی شکل میں' جو ارادے کے زیر اثر پیدا ہوتے ہیں' یا قلب کے ان حرکات کی شکل میں' جو نفس کے انفعال و تاثر سے پیدا ہوتے ہیں - بہر نوع ہم اس نتیجہ کے نکالنے پر مجبور ہیں' کہ حرکات مادہ کے عام قوانین کے تابع ہیں' اور یہ' کہ انکا وجود ایسے اسباب کے ساتھ وابستہ ہے' جو حرکت جمادات کے اسباب کے مشابہ ہیں -

تبدیل و عدم تمثیل

مگر ایک معترض یہ کہسکتا ہے' کہ ممکن ہے' کہ وجوہ تشابہ سطحی ہوں - اور یہ صرف امکان نہیں بلکہ واقعہ ہے' چنانچہ ہم جب دقت نظر کے ساتھ ذی حیات مادوں کی طبیعت (نیچر) سے بحث کرتے ہیں' تو ہم کو ذی حیات مادوں میں بعض ایسے امور ملتے ہیں' جو غیر ذی حیات مادوں میں نہیں ملتے' مثلاً تبدیل' عدم تمثیل اور تحلیل غذا -

لیکن یہ اعتراض صحیح نہیں - جن امور کی طرف معترض اشارہ کرنا چاہتا ہے' وہ ایسے حالات کا نتیجہ ہیں' جنکو حیات سے وابستہ کرنے کا وہم بھی کسی فہمیدہ دل میں نہیں گذر سکتا - اسکی بہترین مثال سیال مادوں کے وہ تغیرات ہیں' جسمیں ایک جھلی درمیانی پردہ بنکے باہم آمیزی میں حائل ہوجاتی ہے -

مادۂ کیمیاوی

مادہ کی دو قسمیں ہیں' آلیہ' اور غیر آلیہ - کچھہ عرصے سے بعض لوگوں کا خیال ہے' کہ مادھاے آلیہ اور غیر آلیہ کی کیمیا باہم دیگر بالکل مختلف ہوتی ہے - مادھاے آلیہ اور غیر آلیہ میں حد فارق گذشتہ صدی کے اوسط تک تو نہایت واضح نظر آتی تھی' مگر اسکے بعد' علم نے جتنے قدم آگے رکھے' اتنی ہی وہ حد غامض ہوتی گئی' اور ہوتے ہوتے یہاں تک نوبت پہنچی' کہ اب بالکل غیر محسوس ہے - کل تک ذی روح مادوں کی کیمیا علم الکیمیا کے دائرہ بحث سے خارج سمجھی جاتی تھی' مگر آج وہ مادھاے آلیہ کی کیمیا کی ایک شاخ ہے' اور علماء حیات کے ہاتھہ سے نکلکے علماء کیمیا کے ہاتھہ میں جارہی ہے -

(باقی آیندہ)

فہـــــرست

زر اعانـــۂ دولت علیۂ اسلامیـــــۂ

—:*:—

ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم و اموالھم' بان لھم الجنة

(۱۷)

فہرست نام بزرگان موضع بیگون جنکی مجموعی رقم ۸ - ۲ ۱ ۲ بذریعہ ولی محمد صاحب عباسی' ساکن روده پور' وصول ہوئی اور فہرست نمبر ۱۳ میں شائع کی گئی -

نام	پائی	آنه	روپیه
امام بخش چوهان موهن بیگون	٠	٠	۱٠
کریم بخش اگوان	٠	٠	۲
علی محمد جاندنا	٠	٠	۱
الله بیلی اجمیری	٠	٠	٥
احمد چوهان	٠	٠	۱
عمر مرنوال	٠	٠	۱
محمد مرنوال	٠	٠	۱
علی محمد خلجی	٠	٠	۱٥
رحیمن مرنوال	٠	٠	۲
عبد المرنوال	٠	٠	۳
نورالدین چوهان	٠	٠	۱
محمد بخش	٠	٠	۱
نورا کاجرا	٠	٠	۱
قائم گملوت	٠	٠	۳
نورا مرنوال و مدد چمدا	٠	٠	۲
هاشم هانسی وال	٠	٠	۲
یعقوب [illegible]	٠	٠	۱
بخشا اجمیری	٠	٠	۱
خدا بخش هانسی وال	٠	٠	٥
محمد سرواڑے	٠	٠	۲
نورا مرنوال موهن بیگون	٠	۱۳	٠
الله اکبر [illegible]	٠	٠	۱
کریم بخش ماله	٠	٠	۱
الله بخش مرنوال	٠	٠	۱
رمضو ولد اسمعیل چوهان	٠	٠	۱
واحد ولد قادر چوهان	٠	٠	۱
اله بخش کیکریه	٠	٠	۲
خدا بخش اجمیری	٠	٠	۱
حسنا اجمیری	٠	٠	۱
سدهان چوهان	٠	٠	۱
سلطان چوهان	٠	٠	۱
رضا علی بوبده	٠	٠	۱
علاؤ الدین چوهان	٠	۱۳	۱
واصل چوهان	٠	٠	۱
محمد چوهان	٠	٠	۱
حسنا دفدار	٠	٠	۱
خواجو مرنوال	٠	۸	٠
راجو چوهان	٠	٠	۱
الله بخش اجمیری	٠	۸	٠
الله بخش سوکی	٠	٠	۱
رمضو چوهان ولد نبی بخش	٠	٠	۱
قاسم مرنول	٠	٠	۱
امدر هانسی وال	٠	٠	۱
واصل ولد قادر چوهان	٠	٠	۱
وزیر مسروازی	٠	٠	۱
احمد [illegible]	٠	٠	۱
رسول اجمیری	٠	٠	۱
رمضو [illegible] واصل چوهان	٠	٠	۱
واحد ولد واصل چوها	٠	٠	۱
احمد ولد الله بخش چوهان	٠	٠	۱
الله رکها جهتری وار	٠	٠	۱

(باقی آیندہ)

مذاکرۂ علمیہ

الحیاۃ

یورپ کي علمي شیفتگي اور شیفتگي کے ساتھہ گونہ گوں مساعي کي تفصیل کا یہ موقع نہیں، مختصراً یہ ہے، کہ وہ علم کے نشر و اشاعت اور توسیع و تقدم کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہا ہے، اس سلسلہ مساعي کا ایک حلقہ اسکے مجامع علمیہ ہیں -

ان مجامع کے سالانہ جلسے عموماً مختلف ممالک و امصار میں ہوتے ہیں - شرکاء جلسہ علمدوست اور مشاہیر علما ہوتے ہیں - ان صحبتوں میں تبادلۂ افکار کے علاوہ، معاضرات (علمي تقریریں) کا ایک سلسلہ ہوتا ہے، جسمیں صاحب معاضرہ اپني سال بھر کي کدو کاوش کے نتائج بیان کرتا ہے - یورپ کي تمام علم پرست اقوام میں اس قسم کے مجامع موجود ہیں، چنانچہ برطانوي قوم میں بھي اس قسم کا ایک مجمع ہے - سال گذشتہ اس مجمع کا جلسہ ۳۵ - برس کے بعد دوسرے بار بمقام ڈنڈي منعقد ہوا تھا - جلسہ کے صدر پروفیسر شیفر تھے، پروفیسر موصوف علم وظائف الاعضا کے مشہور عالم اور اڈنبرا یونیورسٹي میں اس فن کے پروفیسر ہیں -

پروفیسر موصوف نے اپنے خطبۂ رئیسیہ (پریسیڈنشل اڈریس) کا موضوع "حیات" قرار دیا تھا - جسکا ایک حصہ آج شائع کیا جاتا ہے - "علم الحیات" فن دقیق، اور اردو کے لیے بالکل نیا ہے، اور فلسفیانہ اسلوب بیان اس پر مستزاد، خطبہ کو سریع الفہم بنانے کے لیے مجبوراً جابجا حذف و اثبات کرنا پڑا، اسلیے غالباً اس مضمون کي تعبیر ترجمہ کے بدلے اقتباس زیادہ موزوں ہوگي -

تعریف

حیات کیا شے ہے؟ ہر شخص کو اسکا علم یاظني علم ہے، یا کم ازکم حیات کے معمولي اور واضح مظاہر کا علم ہے، اسلیے اکثر یہ خیال ہوتا ہے، کہ اسکي تعریف صحیح مشکل نہیں، مگر واقعہ یہ ہے، کہ اسکي تعریف میں بڑے بڑے ارباب اندیشہ سرگرداں ہیں -

اسپنسر نے تو اپني کتاب (جو اس نے مبادي علم الحیات پر لکھي ہے) کے دو باب تعریف کے لیے وقف کردیے، اور تمام سابق تعریفات پر بحث کرنے کے بعد ایک تیسري تعریف پیش کي، مگر آخر میں خودھي اعتراف کیا، کہ اس سے بھي حیات کي کوئي جامع و مانع تعریف نہیں ہو سکي -

حیات کي عامیانہ تعریف (جو اکثر اہل لغت لکھا کرتے ہیں) یہ ہے "کہ حیات زندوں کي حالت کا نام ہے" واسٹر نے کلوڈ بانیر کي پیروي میں حیات کي یہ تعریف کي "کہ حیات ان مظاہر کے مجموعہ کا نام ہے، جو تمام زندوں میں مشترک ہیں"

مگر یہ دونوں تعریفیں تو ایسي ہیں، کہ انکے نام سے تعریف کو شرم آتي ہے - میرا اسوقت یہ مقصد نہیں، کہ میں آپکا وقت ایک ایسي گرہ کي کشایش میں مشغول کروں، جسکے آگے اکابر فلاسفہ نے سپر ڈالدي ہے - خصوصاً اسلیے کہ علم کے تقدمات حدیثہ سے معلوم ہوتا ہے، کہ زندہ اور غیر زندہ مادوں میں فرق اس سے کم واضح ہے، جتنا کہ ان تقدمات کے قبل سمجھا جاتا تھا، اسلیے اب حیات کي جامع و مانع تعریف اور بھي زیادہ مشکل ہوگئي ہے -

حیات کا ضد موت نہیں

اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ حیات کا ضد موت ہے، مگر یہ ایک شدید غلطي ہے، موت کا لفظ حیات سابقہ پر دلالت کرتا ہے، گو دلالت التزامي ہے، یعني موت اسوقت ہوگي، جب کہ پہلے حیات ہو - علم وظائف الاعضاء ہمیں بتاتا ہے، کہ موت کا شمار مظاہر حیات میں ہے، موت بھي زندگي کا ایک دور ہے، مگر آخري اور انتہائي -

اسکے علاوہ تضاد کے لئے احدالضدین کا وجود ہر حالت میں ضروري ہے، مگر ہم دیکھتے ہیں، کہ مثلاً جمادات نہ زندہ ہیں اور نہ مردہ، اسلئے حیات کا شمار ان کلمات میں کرنا چاہیے، جو اضداد نہیں رکھتے -

ایک عالمگیر غلطي

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ "نفس" و "حیات" مترا ایک ھي چیزیں ہیں، اس خیال کا منشا غالباً یہ ہے، کہ نفس کا تصو اسوقت تک نہیں ہوسکتا ہے، جب تک کہ اسکے ساتھہ حیات تصور بھي نہ کیا جائے، اسکے علاوہ تصور نفس میں جسقدر ارتقاء ہوا ہے وہ زندہ اجسام کے ترقي یافتہ ترین مظاہر حیات کے مطالعہ سے ہوا ہے

گو یہ خیال عالمگیر ہے، مگر کسي خیال کا شیوع اسکي صحت کي دلیل نہیں، نفس و حیات میں کامل فرق ہے، اور یہ فرق اسوقت تک نہیں جا سکتا، جب تک کہ نفس کے معني میں اس حد تک وسعت نہ پیدا کیجائے، جہاں پہنچکے "نفس" اپنے مابہ الامتیا معاني سے محروم ہوجائے - یہ اسلئے، کہ جن مسائل کا تعل "حیات" سے ہے، ضرور انکا تعاق مادہ سے بھي ہے، پس حیات کا رج بمعني علمي بغیر مادے کے نا ممکن ہے، اسکے علاوہ مظاہر حیا اور مظاہر مادہ کے طرق بحث ایک ھي ہیں -

مظاہر حیات کے نتیجہ بحث سے معلوم ہوتا ہے، کہ "حیات پر بھي انہي قوانین کي حکومت ہے، جن کي حکومت جمادات ہے، جسقدر ہمارا مطالعہ مظاہر حیات عمیق ہوتا جاتا ہے، اسي ق ہم اس نظریہ (تھیوري) کے اعتقاد سے قریب اور گذشتہ نظ یعني، مخصوص مگر غیر معلوم اسباب کي طرف انتساب، سے د ہوتے جاتے ہیں - پس اگر نفس و حیات دونو مرادف ہونگے، اسکے معني یہ ہونگے، کہ مباحث نفس بھي مباحث مادہ سے اس قدر قریب ہیں جسقدر کہ مباحث حیات قریب ہیں، حالانکہ دونوں علوم کے مباحث میں وہ نسبت ہے جو خط قطر کے دو کناروں میں ہے -

مظاہر حیات

حرکت

حرکت ذاتیہ حیات کا روشن ترین مظہر ہے - ہم کتے کو چلتے یا پرندے کو اڑتے دیکھتے ہیں، تو جان لیتے ہیں، کہ زندہ ہے، ہم خرد بین سے ایک قط آب کو دیکھتے ہیں، تو اسمیں ہم کو بیشمار متحرک ذرے نظر ہیں، یہ دیکھکے ہم کہہ اٹھتے ہیں، کہ یہ قطرہ ذي روح ما سے پر ہے - ہم خرد بین سے دیکھتے ہیں، ایک صاف مادہ ہے، بعض حصے ابھرے ہوے ہیں، یہ مادہ مختلف شکلیں بدلتا ہے، ابھرے ہوے حصے پھیلتے ہیں، یہ مادہ ایک طرف سے دوسري ط حرکت کرتا ہے، پس ہم یقین کرتے ہیں، کہ یہ ذي روح ہے، اور ہم (امیبالیماکس) اور اس حرکت کو حرکت امیبیہ کہتے ہ

ہم دیکھتے ہیں، کہ ہمارے اجسام کے خلایا اور خو سفید کروي ذرات ہمیشہ حرکت کرتے رہتے ہیں - ہم یہ محسوس کرتے ہیں، کہ یہ حرکات اس سابق الذکر ماد حرکات سے ایک حد تک مشابہ ہیں اس تشابہ فی الحرکۃ سے نتیجہ اخذ کرتے ہیں، کہ اجسام کے خلایا اور خون کے سفید ذرات میں بھي حیات ہے - ہمارے نزدیک اس تشابہ سے اس زیادہ قرین عقل کوئي دوسرا نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا -

مراسلات

تلغراف خصوصي

الہلال کي مالي حالت

۱۵- فروري کو دس روپيه کا ايک مني آرڈر خدمت شريف ميں بهيجکر ساتهه هي ايک تفصيلي خط بهي لکها گيا تها - آج آپ کے کارڈ مورخه ۲۱ - فروري سے معلوم هوتا هے' که همارا وه خط آپکو نهيں پهنچا - لهذا دس روپيه کے مني آرڈر بهيجنے کي غرض مکرر بيان کرتے هيں -

هندوستان کي اسلامي دنيا ميں (الهلال) کا وجود ايک نعمت غير مترقبه اور رحمت الهي سے کم نهيں - اسکي معنوي خوبيوں اور فضيلتوں کو ميں کيا کهوں ؟ تمام جهان جانتا هے - صرف ظاهري محاسن کا ذکر کرتا هوں - کاغذ ايسا عمده جو بڑي بڑي قيمت کي آردو کتابوں کو بهي نصيب نهيں - چهپائي نفيس و اعلے' تصاوير سے مزين - غرض اخبار کي ظاهري خوبياں ديکهکر يقين کرنا پڑتا هے' که سالانه چنده اصل لاگت کيليے بمشکل کفايت کرتا هوگا - ليکن ايک اور خصوصيت هے' جو الهلال کو ديگر آردو اخبارات سے ممتاز ثابت کرتي هے - يعنے هر هفته وه خاص اور طولاني ٹيلي گرام' جو پہلے صفحه ميں درج هوتا هے' همارے خيال ميں گويا اخبار کي جان هے - ڈاکٹر مصباح الدين کي صداقت دلوں پر خاص طرح کا اثر کرتي هے - بلکه مرده دلوں ميں نئي روح پهونک ديتي هے - با ايں همه اسميں کوئي مبالغه نهيں هوتا - مسلمانوں کو خوش کرنے کيليے افراط و تفريط سے کام نهيں ليا جاتا - جو بيان هے' واقعي

فکاہات

ليگ

مع

سوت ابل

ليـگ کو "سلف گورنمنت" هے اب پيش نظـر * للّـه الحمد' که حل هـو گئـي ساري مشکل
اب يه بيجا هے شـکايت' کـه وه آزاد نهيں * اب يـه کهنـا غلطي هے' که وه هے پـا در گل
ملـک کے جملـه مسائل کي يهي هے بنيـاد * اور جو کچهه هے' اسي چيز ميں هے سب شامل
ليگ نے حق طلبي ميں جو يـه جـرات کي هے * واقعه يـه هے' که هے مـدح و ثنـا کے قابل
کچهه تو هے ليگ ميں جسنے يه کشش کي پيـدا * آپ سے آپ جـو کهنچتـا هے اُدهـر دامن دل
ليگ والـوں نے جو اسٹيج پـه کيں تقريريں * کـر ديے اس نے خيـالات غلـط' سب باطل
اس دليـري سے هر اک حـرف ادا هـوتا تها * بعض کهتے تهے که " هے سوے ادب ميں داخل "
الغـرض ليگ کے اور مجلس ملـکي کے حدود * يـوں ملے آ کے بهـم' بحـر سے جيسے ساحل

* * *

هاں تو اب عرض هے يه خدمت عالي ميں جناب * " کيجيے سلـف گـورنمنٹ کا مقصـد حاصل
امتحانـات سول کے ليے لنـدن کي يه قيـد' * هے يـه رفتـار تـرقي کے ليے سخت مخل
يه جو پيمـايش ارضي کا هے سي سالـه رواج' * ملک کے حق ميں هے يه زهـر سے بڑهکـر قاتل
جو مناصب که ولايت کے ليے هيں مخصوص * آج ابنـاے وطـن بهي تو هيں اُسکے قابل
صيغـهٔ فـوج ميں تخفيف مصـارف هے ضرور * سينهٔ ملـک په افسوس ! که بهاري هے يه سل "

* * *

ليگ نے سن کے يه سب' مجهه سے يه آهسته کها * " آپ سمجهے بهي که اس لفظ کا کيا تها محمل ؟
همنے گـو سلف گورنمنٹ کي خواهش کي تهي * شرط يه بهي تو لگا دي تهي که هو " سوت ايبل "
آپ جو کهتے هيـں' وه هے حد ادراک سے دور * هم کو اس خواب پريشاں ميں نه کيجيے شامل
يه وه باتيں هيں' جو مخصوص هيں يورپ کے ليے * آپ طے پہلے غـلامي کي تو کـرليں منزل ! ! "

(وصاف)

ادبیات

—:*:—

خلافت فاروقی کا ایک واقعہ

عام الرمادہ کہتے ہیں، جسکو عرب میں لوگ * عہد خلافت عمری کا وہ سال تھا
اُس سال قحط عام تھا ایسا، کہ ملک میں * لوگوں کو بھوک پیاس سے جینا محال تھا
پانی کی ایک بوند نہ ٹپکی تھی ابر سے * ہر خاص و عام سخت پراگندہ حال تھا
اعراب کی بسر حشرات زمیں پہ تھی * سب اُٹھ گیا، جو فرق حرام و حلال تھا
تشویش سب سے بڑہ کے جناب عمر کو تھی * ہر دم اسیکی فکر، اسیکا خیال تھا
تدبیر لاکھ کی تھی، مگر رک سکا نہ قحط * گو انتظام ملک میں اُن کو کمال تھا
معمول تھا جناب عمر کا، کہ متصل * کرتے تھے گشت، رات کو سونا محال تھا
اکدن کا واقعہ ہے، کہ پہنچے جو دشت میں * کوسوں تلک زمیں پہ خیموں کا جال تھا
بچے کئی تھے، ایک ضعیفہ کی گود میں * جن میں کوئی بڑا تھا، کوئی خرد سال تھا
دیکھا جو اُسکو یہ، کہ پکانی ہے کوئی چیز * جاتا رہا، جو طبع حزیں میں ملال تھا
سمجھے، کہ اب وہ ملک کی حالت نہیں رہی * کم ہو چلا ہے، قحط کا جو اشتعال تھا
پوچھا خود اُس سے جاکے، تو رونے لگی "کہ آہ! * کیا آپ کو غذا کا بھی یاں احتمال تھا ؟
بچے یہ تین دن سے تڑپتے ہیں خاک پر * میں کیا کہوں زباں سے ان کا جو حال تھا
مجبور ہو کے، ان کے بہلنے کے واسطے * پانی چڑھا دیا ہے، یہ اُسکا اوبال تھا
ان سے یہ کہدیا ہے "کہ اب مطمئن رہو * کھانا یہ پک رہا ہے، اسی کا خیال تھا "
بے اختیار رونے لگے حضرت عمر * بولے کہ "یہ میرے ہی کئے کا وبال تھا
جو کچھ کہ ہے، یہ سب ہے مری شامت عمل * از بس گناہ گار مرا بال بال تھا"
بازار جاکے لائے، سب اسباب آب و نان * جو زخم قحط کا سبب اندمال تھا
چولہے کے پاس بیٹھ کے، خود پھونکتے تھے آگ * چہرہ تمام، آگ کی گرمی سے لال تھا
بچوں نے پیٹ بھر کے جو کھایا، تو کھل اُٹھے * ایک ایک اب تو فرط خوشی سے نہال تھا
تھی وہ زن ضعیف، سراپا زبان شکر * پر حضرت عمر کو وہی انفعال تھا
عہدہ عمر کو یہ جو ملا تجھ سے چھین کر * جو کچھ کہ ذر رہا ہے یہ آسکا وبال تھا

(شبلی نعمانی)

غزل

—:*:—

کیا ہے جسنے اس عالم کو قائم اُسکو کیا کہیے ؟ * خرد خاموش ہے، اور دل یہ کہتا ہے " خدا کہیے "
اسی حیرت میں عمریں کٹگئیں ارباب بینش کی * کسے اللہ کہیے اور کس کو ماسوا کہیے ؟
یہ اُنکا کورس کیا کم ہے، نہ میں بھی کچھ کہوں اُنسے * مری جانب سے بس کالج کے لڑکوں کو دعا کہیے
سرافرازی ہو اونٹوں کی، تو گردن کاٹیے اُنکی * اگر بندر کی بن آئے، تو فیض ارتقا کہیے
مری قرآن خوانی پر نہ ہوں یوں بدگمان حضرت * مجھے تفسیر بھی آتی ہے، اپنا مدعا کہیے

اکبر (الہ ابادی)

ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض: جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتاھو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذایقہ خراب رھتا ھو - رات کو کم خوابی ستاتی ھو - اعضاء شکنی - جسم - ضعف مثانہ ھونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہو جاتی ھو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ھو - سر میں درد اور طبیعت میں ضعف آجاتا ھو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رھتا ھو - ھاتھ پاؤں میں سوئی اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ھوجاے اور ٹھنڈے پانی کو جی کرے - معدۃ میں جلن معلوم ھو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہو جائیں اعضاے رئیسہ کمزور ھوجائیں - رقت - سرعت اور کمی باہ کی شکایت دن بدن زیادہ ھوتی جاے تو سمجھ لو کہ مرض ذیابیطس ہے - جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ھوتی ہے انکو مندرجۂ بالا آثار یکے بعد دیگرے ظاہر ھوتے ھیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ھوتا ہے - دنبل پشت پر کبھی گردن میں پیدا ھوتا ہے - جب کسی کو کاربنکل ھو تو اسکے پیشاب میں یقیناً شکر ھونے کا خیال کرلینا چاھیے - اس راج پھوڑے سے سینکڑوں ہونہار قابل لوگ مرچکے ھیں -

مرض کی تشریح اور ماھیت : ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ھوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی تفکرات شبانہ روز کی محنت ہے بعض دفعہ کثرت جماع - کہنہ سوزاک اور کثرت ادرار کا باعث ھوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ھوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پاے جاتے ھیں - کبھی ابتداے عمر میں کثرت جماع سے آخر یہ مرض پیدا ھوجاتا ہے اور کبھی بخار کے بعد یہ مرض شروع ھوتا ہے -

اگر آپ چاھتے ھیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ھماری ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی - چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستی کروگے تو پھر یہ ردی درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاھر ھوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ھیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ھیں جن کا علاج پھر نہیں ھوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ھیں اور تمام عوارض کمی قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ھیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ھوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ھوجاتا ہے - جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلئے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعیہ کے لئے بارہا تجربہ ھوچکی ھیں اور صدھا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے گئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے - آنکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - سلسل بول - ضعف مثانہ - نظام عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچیش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ہو سب شکایت دور ہو جاتے ہیں -

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خان - تالیٹروالئی ریاست خیرپور سندھ —— پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی -

محمد رضا خان - زمیندار موضع چٹہ ضلع اٹاوہ —— آپ کی حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم ھوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کی بجاے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے -

عبد القدیر خان - محلہ غرقاب شاہ جہان پور —— جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبد الشکور خان صاحب اور محمد تقی خان صاحب کے بھائی کو زیادتی پیشاب کے دفیعہ کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبدالوھاب ڈپٹی کلکٹر - غازیپور —— آپ کی بھیجی ھوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کررھا ھوں - بجاے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاھد حسن - ڈپٹی کلکٹر الہ آباد —— مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کررکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ھوگیا - قوت مردمی جاتی رھی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ھوگئے -

رام ملازم پوسٹماسٹر جنرل —— پیشاب کی کثرت - جاتی رھی - مجھے کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ھوئی -

انکے علاوہ صدھا سندات موجود ھیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ھیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ھوتے ھیں - ۲ تولہ دو روپے

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ھونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپے آٹھ آنہ کلاں تین روپے

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ھو دور ۲ درجن ایک روپیہ

حب قائمقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ھیں فیتولہ پانچ روپے

حب دافعۂ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رھنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ھو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - نا سور - بھگندر - خنازیر کے گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۲ تولہ دو روپے

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت دو ھفتہ دو روپے

برأالساعة

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایکروپے

دافع دردکان

شیشی صدھا بیماروں کے لئے - ایکروپے

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ھو یا بادی ریحی ھو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ھفتہ دو روپے

سرمۂ ممیرہ کراماتی

مقوی بصر - محافظ بنائی - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخی و ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے

پتہ

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما - لاھور

جسکي بتدريج ديگر ذرائع سے تصديق هو جاتي هے - يه ايک ايسی خصوصيت هے' جو آجتک کسي اُردو رسالے کو نصيب نہيں هوئي اور سب سے پہلے الهـــلال هي نے اسکي راه پيـدا کی - هم دل سے چاهتے هيں ' که هر هفته اِن خاص تاروں کا سلسله جاري رهے - اب يه بات باقي رهي ' که آپ اخبار کي موجوده آب و تاب قايم رکهکر ايسے طـويل تاروں کا خرچ کب تک برداشت کرسکينگے ؟ بڑا ظـلم هو گا اگر ناظرين الهـلال اس معامله ميں آپکا هاتهه نه بٹائينگے - اسي غرض سے دس روپيه کي ناچيز رقم بذريعهٔ مني آرڈر بهيجکر سابق خط ميں هم نے آپ سے درخواست کي تهي' که الهلال کے ديگر ناظرين کو بهي اس معني کي ترغيب هونے کيليے آپ اس خط کو اخبار ميں درج کر ديں - کيونکه جو لوگ اُن تاروں کو نہايت شوق اور دلچسپي سے ديکهتے هيں' يه اميد کيونکر نـه رکهي جاے ' که وه اس مبارک سلسله کے استحکام ميں امداد دينے کے متعلق بهي ويسي هي سرگرمي سے کام لينگے ـــــ مگر معلوم هوا ' که همارا وه خط هي آپ کو نہيں پهونچا - آپ کا مخلص

حاجي محمد يوسف اينڈ کمپني (مدراس)

کو (الهـــلال) کا جواب

اس لطف فرمائي کا شکرگذار هوں - جو خلوص اور سچي همدردي جناب کے خط کے هر لفظ سے ظاهر هوتي هے' يقين فرمائيے که حقير کيليے اصلي قدر و قيمت اُسي ميں هے - جنـاب نے الهـلال کي مالي حالت اور مصارف کي کثرت کا ذکر چهيڑ ديا ' ميں نے تو اسے مدت هوئي بهـلا ديا هے ' اور يه پڑهکـر چپ هوگيا هوں که :

گل فشانند به بستر همه چوں عرفي و ' من
مشت خس چينم و بر بستر خواب اندازم

تلغرافات کے مصارف پر کيا موقوف هے ؟ ايک زخم هو ' تو آپکو مرهم بنانے کي زحمت دوں ' کس کس زخم پر پٹي باندهيے گا ؟ آغاز اشاعت سے اس وقت تـک اخبار کي مالي حالت کا جيسا کچهه حال رها هے ' وه دفتر کے لوگوں کے سوا اور کسي کو معلوم نہيں هو سکتا - ۱۲ - روپيه قيمت هـوتي ' جب بهي موجوده اشاعت کافي نه تهي ' چه جائيکه پچهلي شش ماهي ميں صدها خريداروں کے نام ۴ - روپيه ميں اخبار جاري کرديا گيا تها - ان امور پر اگر اپني نظر هوتي ' تو شايد اس سفر کي پهلي منزل سے بهي گذرنا محال تها - ابنـاے عصر کا قاعده هے ' که هميشه کسي نه کسي عنوان سے اپني حالت پر ناظرين کو توجه دلاتے رهتے هيں ' اور اپنے ايثار اور بے غرضي کا زمانے کي توجه سے مقابله کرتے هيں ' مگـر اپنے تئيں کچهه يه شان دريوزه گري پسـنـد نه آئي ' اور طبيعت نے گوارا نہيں کيا ' که اور بهت سي فغـان سنجيوں کو چهوڑ کر اپني حالت کا نالهٔ و فغاں شروع کرديں - گذشته جنوري کے آغاز ميں " فاتحهٔ جلد جديد " لکهتے هوے خيال هوا تها ' که دفتر کي مالي حالت کا نقشه هي کم ازکم ناظرين کے آگے پيش کرديں ' که گو يه کام شخصي هے ' مگر کم ازکم اتنا ضرور هے ' که اغراض شخصي نہيں هيں ' مگر پهر دل نے کہا ' که يه بهي رهي دوکانداري کا چبوتره هے ' گو اسپر بورياے قناعت بچها دي گئي هو - بہتر يه هے ' که سب کچهه اُسي کے اعتماد پر چهوڑ دو ' جسکے اعتماد پر يوں بهي اپنا سب کچهه چهوڑتا هوا هے : وعلى الله فليتوكل المومنون -

تلغرافات خصوصيه کا سلسله کئي ماه سے جاري هے - مصارف کا اندازه اس سے کر ليجيے ' که ڈيڑه روپيه في لفظ براه يورپ ترکي کے تاروں کي شرح اجرت هے - اور پهر بے شمار تار جو تحقيق و تفتيش حالات ' و تاکيد و طلب جوابات ميں يہاں سے بهيجے جاتے هيں ' انکا خرچ اسکے علاوه هے ' مگر آپ ملاحظه فرماتے هيں ' که آجتک کبهي الهلال ميں هم نے اتنا بهي نہيں لکها ' که يه کوئي اُسکي قابل ذکر خدمت هے ' يا ايک خصوصيت و مزيت هے - هم سمجهتے هيں ' که انسان کے ليے راه عمل صرف ايک هي هے ' اور کوئي نہيں ' يعنے کام کيے جاے ' اور نظر صرف اپنے فرض و عمل پر رکهے - اگر لوگ اُسکی کوئي قيمت محسوس کريں ' تو يه فضل و لطف هے ' نه کريں تو کوئی وجه شکايت نہيں - اپني نظر دنيا پر نہيں هے ' بلکه اپني نيت اور اپنے دل پر هے - جب تـک اپني نيت کي طرف سے اطمينان هے ' اس وقت تـک يقين هے ' که الهلال کے کاموں کي محافظت اور اسکے قيام و استحکام کي نگراني ميرے ذمے نہيں بلکه اُس کار فرمـاے حقيقي کے ذمے هے ' جسکا وعده هے ' که وه کام کرنے والوں کے کام کو کبهي ضائع نہيں کرتا (اني لااضيـع عمل عامل منکم من ذکر و انثی) پس خواه الهلال کے مصارف کتنے هي ناقابل برداشت هو جائيں ' ميري صحت و توانائي کتنا هی نا اميد کردے ' اور جمعيت خاطر و سکون و فرصت کي طرف سے خواه کتنا هي مايوس هو جاؤں ' تاهم ميرے ليے گهبراهت کي کوئي وجه نہيں - ميں مطمئن هوں ' اور اپنے کاموں کي طرف سے بے فکر و بے پروا - کشتي کو ڈبانے والا سمندر هے ' يا اسکي موجوں کو اُٹهانے والي هوا ' ليکن يه دونوں قوتيں جس فرما نفرماے قاهر کي تابع فرمان هيں ' جب وه ميرے ساتهه هے ' تو کشتي کے ڈوبنے کا کيا خوف ؟ من له المولی فلـه الکـــل !

مايفتـــح اللـه لـلنـــاس	الله تعالی اپني رحمت کا دروازه
من رحمـــة فـــلا ممســك	لوگوں کيليے کهول دے ' تو کوئي
لهـا ' ومـا يمسـك فـــلا	اسکا بنـد کرنے والا نہيں ' اور
مرسـل لـه مــن بعـده '	اگر بند کردے ' تو کوئي نہيں
وهـــو العـزيـز الحکيـــم	جو پهر اُسے کهول سکے ' (۳۵ : ۲)

آپنے دس روپيه کي جو رقم بطور عطيه کے مرحمت فرمائي هے ' وه جناب کي جانب سے " زراعانهٔ دولت عليه " ميں شامل کردي گئي هے - الله تعالی اس لطف و نوازش کيلئے جناب کو جزاے خير عطا فرمـاے - سب سے بڑا عطيه ' جسکے ليے آپ سے اور نيز اپنے تمام لطف فرما احباب سے عاجزانه التجا کرتا هوں ' صرف يهي هے ' که اپني دعاؤں ميں اس خادم کو نه بهوليں ' اور درگاه رب العزت ميں ملتجي هوں ' که ميري نيت اور مقاصد کو اس راه ميں استـقـامت عطـا فرمـاے ' اور وساوس و خطرات سے محفوظ رکهے ' که اصل کار يهي هے -

PRINTED & Published by A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. Pblg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA

و تلک الایام نداولها بین الناس
(۳ : ۱۳۴)
— * —

سلطان سلیم ملک ثانی (رح)

بانی جامع سلیم واقع ادرنہ

مقبرۂ سلطان سلیم (ح)
واقع ادرنہ

اطلاع

(۱) اگرکسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پهنچے' تو تاريخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع ديں' ورنه بعد کو في پرچه چار آنے کے حساب سے قيمت لي جائيگي -

(۲) اگرکسي صاحب کو ايک يا دو ماه کے لئے پته کي تبديلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرليں' اور اگر تين يا تين ماه سے زياده عرصه کے لئے تبديل کرانا هو تو دفتر کو ايک هفته پيشتر اطلاع ديں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهيں يا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام هميشه خوش خط لکهيے -

(۵) خط وکتابت ميں خريداري نمبر کا حواله ضرور ديں -

نوٹ — مندرجه بالا شرائط کي عدم تعميلي کي حالت ميں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه يا پرچے ضائع هوجائيں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه هوگا - (منيجر)

شــرح اجــرت اشتــهــارات

—*—

ميعاد اشتهار	في صفحه	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ايک هفته ايک مرتبه کے لئے	۱۵ روپيه	۱۰ روپيه	۷½ روپيه	۸ آنه في مربع انچ
ايک ماه چار مرتبه "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنه " " "
تين ماه ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۹ آنه " " "
چهه ماه ۲۹ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنه " " "
ايک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنه " " "

(۱) ٹائيٹل پيج کے پہلے صفحه کے ليے کوئي اشتهار نهيں ليا جائيگا - اسکے علاوه ۳ صفحوں پر اشتهارات کو جگهه ديجائيگي -

(۲) مختصر اشتهارات اگر رساله کے اندر جگهه نکال کر ديے جائيں تو خاص طور پر نماياں رهيں گے ليکن انکي اجرت عام اجرت اشتهارات سے پچيس فيصدي زائد هوگي -

(۳) همارے کارخانه ميں بلاک بهي طيار هوتے هيں جسکي قيمت ۸ آنه في مربع انچ هے - چهاپنے کے بعد وه بلاک پهر صاحب اشتهار کو واپس کرديا جايگا اور هميشه انکے لئے کارآمد هوگا -

شرائــط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نهيں هيں که آپکي فرمايش کے مطـــابق آپکو جگهه ديں' البته حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ايک سال کے لئے اشتهار دينے والوں کو زياده سے زياده ۴ اقساط ميں' چهه ماه کے لئے ۲ اقساط ميں' اور سه ماهي کے لئے ۳ اقساط ميں قيمت ادا کرني هوگي اس سے کم ميعاد کے لئے اجرت پيشگي هميشه لي جائيگي اور وه کسي حالت ميں پهر واپس نهوگي -

(۳) منيجر کو اختيار هوگا که وه جب چاهے کسي اشتهار کي اشاعت روک دے' اس صورت ميں بقيه اجرت کا روپيه واپس کرديا جاے گا -

(۴) هر اُس چيز کا جو جوے کے اقسام ميں داخل هو' تمام منشي مشروبات کا' فحش امراض کي دواؤنکا اور هر وه اشتهار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنی شبهه بهي دفتر کو پيدا هو' کسي حالت ميں شائع نهيں کيا جاے گا -

نوٹ — کوئي صاحب رعايت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نه فرمائيں - شرح اجرت يا شرائط ميں کسي قسم کا رد و بدل ممکن نهيں -

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و خصوصی
احمد ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۱/۷ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

عنوان تلغراف
« الہلال »

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۲ — کلکتہ: چہار شنبہ ۱ و ۸ جمادی الاولی ۱۳۳۱ ہجری — نمبر ۱٤ ، ۱۵

Calcutta: Wednesday, April 9 and 16, 1913.

فہرست

— * —

تصـــاویـــر

— * —

اطلاع

—○:*:○—

پچھلے هفتے رسالے کي اشاعت میں بہت تاخیر ہوگئي تھي - اگر پرچہ نکلتا تو پھر وہ تاخیر آیندہ هفتوں تک متعدي هوتي ' اور پچھلے دنوں اسکا دور برابر قائم رهچکا ہے - پس بجاے پچھلے هفتے کی اشاعت کے آج نمبر (۱٤) اور نمبر (۱۵) اکٹھے شائع کیے جاتے هیں ' تا کہ کسي طرح چند دنوں کي تاخیر کا ایک مرتبہ بل نکل جاے -

منیجر

المکتبة العلمیة الاسلامیة في علي گڈہ

— * —

ین سختي اور غلاظت هوتي تو لوگ کبهي پاس نه آتے - پهر عام طور پر کہا :

...ع الی سبیل ...بک بالحکمة الموعظة الحسنه

الله کي راه کي طرف دعوت دو تو اسطرح که حکمت وموعظة کے ساتهه ' سختي وجنگ و جدل کي حالت نهو -

خاص یہود و نصارا کي نسبت کہا :

لا تجادلوا اهل الکتاب ' الی بالتي هی احسن

یہود و نصارا سے جب کبهي مجادله کرو تو بهتر اور احسن طریقے سے -

عام طور پر مسلمانوں کو حکم دیا که اپنے اندر نرمي و محبت ' آشتي و رافت پیدا کریں - حتي که فرمایا :

عباد الرحمن الذین یمشون علی الارض هونا ' واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما - (۲۰ : ۶۵)

اور الله کے نیک اور سچے بندے وه هیں جو زمین پر نهایت فروتني کے ساتهه چلتے هیں' اور جب جاهل انسے جهالت کي باتیں کرتے هیں تو سختي و تشدد کي جگه ' صرف سلام کرکے الگ هو جاتے هیں -

یه تو عام اور اصلي احکام هیں' لیکن سوال یه هے که هم تو قوموں کے ساتهه نرمي و محبت کرتے هیں' لیکن قومیں هم سے تنگ دلي برتتي هیں - هم محبت کیلیے طیار هیں' مگر وه محض اسلیے که هم خداے واحد کے پرستار' اور دین الهي کے پیرو هیں' عداوت و دشمني ' ظلم و تعدي ' قساوت و بے رحمي ' اور خوں ریزي و بربادي کا همیں مستحق سمجهتي هیں - وه هم پر حمله کرتی هیں ' هم کو دین حق کے قیام سے روکتي هیں' همارے شهروں پر چڑه آتي هیں' همارے مساجد پر قبضه کرنا چاهتي هیں ' همارے تخت حکومت کو الٹ دینا چاهتي هیں' هماري عورتوں کي عصمت پر حمله آور هوتي هیں' اور همکو هماري آبادیوں اور زمینوں سے نکل جانے پر مجبور کرتي هیں - پهر ایسي حالت میں کیا هم اپنے تئیں مٹنے سے نه بچائیں؟ کیا حفظ نفس کا حق طبیعي همارے لیے نهیں هے ؟ اور پهر کیا هم دین مقدس کي بے حرمتي ' شعائر الهیه کي بے ناموسي ' اور پیروان توحید کي مظلومي کا حس اپنے اندر نه پیدا کریں ؟

جب که ایسي صورت پیش آجاے تو پهر اُسي قران کا' جس نے گذشته آیات میں احسان عام اور محبت عمومي کا حکم دیا تها ' یه حکم هے :

انما ینهاکم الله عن الذین قاتلوکم في الدین' واخرجوکم من دیارکم وظاهروا علي اخراجکم ان تولوهم' ومن یتولهم فاولئک هم الظالمون (۶۰ : ۸)

بیشک الله تعالے تم کو ان ظالم قوموں سے دوستي رکهنے کي اجازت نهیں دیتا جنهوں نے تمهارے ساتهه بغض اسلام کے ساتهه جنگ کي هے ' اور تم کو تمهارے شهروں اور گهروں سے نکالا هے ' اور جو شخص ایسے ظالموں سے دوستي رکهے گا تو اُس کا شمار بهي ظالمون هي میں هوگا -

اور پهر ایسے لوگوں کے ساتهه مقاتله کرنے کا حکم دیا که :

قاتلوا في سبیل الله الذین یقاتلونکم (۲ : ۱۸۷)

الله کیلیے اُن دشمنوں سے قتال کرو' جنهوں نے تمهارے ساتهه قتال کیا هے -

پہلے حکم دیا تها که نرمي کرو ' مذهبي دعوت بهي دو تو آشتي و محبت سے - انحضرت (صلعم) کے اخلاق کریمه اور رافت و شفقت کو ...ي رحمت فرمائي سے تعبیر کیا تها ' لیکن اس حالت میں حکم دیا که اپنے اندر سختي پیداکرو که اب کفر کے مقابلے میں جسقدر تمهارے اندر سختي هوگي' اتنا هي ثبوت ایمان هے :

قاتلوا الذین یلونکم ... من الکفار ' ولیجدوا فیکم غلظة -

اپنے آس پاس کے دشمنوں سے لڑو اور چاهیے که وه تمهارے اندر سختي اور شدت محسوس کریں -

اور پهر اسي بناپر اُن یہود و نصارا سے دوستي و محبت کے رسوم ادا کرنے کي قطعي ممانعت کردي' جو مسلمانوں پر حمله آور هورے هوں' یا جنهوں نے اسلام کے خلاف کسي ظالمانه سازش میں حصه لیا هو' اور جو شخص انسے اس قسم کے تعلقات رکهے ' اسکے لیے نهایت شدید وعید نازل کي :

یا ایها الذین آمنوا لا تتخذوا الیهود والنصارى اولیاء بعضهم اولیاء بعض ' ومن یتولهم منکم ' فانه منهم (۵ : ۵۴)

مسلمانو ! اُن یهودیوں اور عیسائیوں کو اپنا دوست نه بناو جو مسلمانوں کي مخالفت کي سازش میں باهم ایک دوسرے کے دوست هیں اور پهر جو ایسا کریگا تو یقین رکهو که اسکا شمار بهي اُنهي میں هوگا -

غور کرو ! کیسي سخت وعید اُن لوگوں کیلیے فرمائي ' جو اُن عیسائیوں سے رسم و راه دوستي اختیار کریں' جنهوں نے مسلمانوں سے مقاتله کیا هے ؟ فرمایا که ایسے لوگوں کا شمار بهي انهي عیسائیوں کے ساتهه هوگا ! فنعوذ با لله من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا -

اور متعدد مقامات میں عام طور پر تمام دشمنان حق و اسلام کي نسبت فرمایا ' مثلاً :

لا یتخذ المومنون الکافرین اولیاء من دون المومنین ' ومن یفعل ذلک ' فلیس من الله في شي (۳ : ۲۷)

مسلمانوں کو چاهیے که اپنے برادران دیني کو چهوڑ کر کفار کو اپنا دوست نه بنائیں - اور جو ایسا کریگا تو پهر اُس سے اور خدا سے کچهه سروکار نهیں -

پهر سورۂ (نساء) میں فرمایا :

یا ایها الذین آمنوا لا تتخذوا الکافرین اولیاء من دون المومنین (۴ : ۱۴۳)

مسلمانو ! مسلمانوں کو چهوڑ کر ان کفار کو اپنا دوست نه بناو' جنهوں نے تمهارے خلاف تلوار اٹهائي هے -

اتنا هي نهیں ' بلکه اُن تمام لوگوں کیلیے جو دین الهي کي کسي نهج پر بهي مخالفت کرتے هوں' یا شعائر الهیه کی تضحیک و تمسخر جنکا شیوه هو' اور یا احکام اسلامي کي هنسي اوڑاتے هوں (جیسا که آجکل خود ملاحدۂ مسلمین اور متفرنجین مارقین و مفسدین کا شیوه هے) یه حکم صاف سورۂ (مائده) میں نازل فرمایا :

یا ایها الذین آمنوا لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم هزواً ولعبا (۵ : ۶۰) واذا نادیتم الی الصلوة ' اتخذوها هزواً ولعباً (۵ : ۶۳)

مسلمانو ! اُن لوگوں کو اپنا دوست نه بناو جو تمهارے دین کے ساتهه هنسي اور تمسخر کرتے هیں اور گویا اسے ایک کهیل سا بنا لیا هے - جب تم نماز کیلیے اذان دیتے هو تو یه نماز کا تمسخر اوڑانا شروع کردیتے هیں -

اب آپ سمجهه گئے هونگے که اس بارے میں اصولي طور پر اسلام کي تعلیم کیا هے ؟ پس یقین کیجیے که آج جن لوگوں نے اسلامي آبادیوں پر حملے کیے هیں ' لاکهوں مسلمانوں کو انکے گهروں سے نکالا هے ' عورتوں کو بیوه اور بچوں کو یتیم کردیا هے ' اور تخت اسلام کو الٹ دینے کیلیے اپنے تمام قواے شیطانیه کو کام میں لا رهے هیں ' اور پهر اور جن قوموں اور حکومتوں نے انکي کسي صورت میں بهي اعانت کي هے' یا اس برخلاف اسلام سازش میں شرکت هے' وه سب بموجب ان نصوص قرآینه اور احکام شریعة حقۂ اسلامیه کے ' ایک لمحه ' اور ایک دقیقے کیلیے بهي اسکے مستحق نهیں که هم انکے ساتهه رسم وراه دوستي اور طریق مودت و ولایت کو کام میں لائیں ' یا انکے ساتهه

شذرات

اینده نمبر کے بعض اهم مضامین

اس نمبر میں مقالۂ افتتاحیہ کے جو دو نمبر درج کیے گئے هیں' ان میں پہلا نمبر اثناے سفر کے بعض اوقات پر اندوہ کے خیالات کا نتیجہ ھے ' مگر دوسرے میں اس اهم تحریک کی تمہید ھے ' جو آٹھہ ماہ سے پیش نظر تھی ' اور اب وقت آگیا ھے کہ اسکا اعلان کیا جاے - امید ھے کہ ائندہ اشاعت میں اسکو پیش کر سکونگا -

ایڈیٹر

شاہ یونان یا مجاهد صلیب کا ماتم

علی گڈہ سے ایک صاحب ارقام فرماتے هیں : " شاہ یونان همارے ملک معظم کے عزیز تھے اسلیے انکے قتل کی خبر پر بعض مسلمان اخبارات نے نہایت تعزیت اور ماتم گذاری کے مضامین لکھے ' اور کہا کہ گو وہ اس وقت اسلام کے مقابلے میں مصروف جنگ تھا ' تاهم مسلمانان هند کی وفا داری کا اقتضا یہی ھے کہ وہ تعلقات شاهی کو ملحوظ رکھکر اداب رسم تعزیت ادا کریں -

تعجب ھے کہ جناب کی نظر سے وہ تحریر نہیں گذری ؟ پھر خدا کیلیے فرمایئے کہ کیا ایک ایسے بادشاہ کے مرنے کا ماتم کرنا همارے لیے مذهباً جائز ھے ' جس نے اسلام کے مٹانے کے ایک مسیحی اتحاد میں حصہ لیا ہو ' اور جو عین اس جنگ کے زمانے میں مرا ہو ' جو خلافت اسلامی کے مٹانے کیلیے کی جا رهی تھی ؟ اور کیا مذهباً هم کو ایسی هی وفاداری کی تعلیم دیگئی ھے ؟ "

میں نے وہ مضامین دیکھے تو نہیں مگر بعض اشخاص ذکر کرتے تھے -

لیکن میں متعجب ہوں کہ آپکو اس طرح کے مضامین پر تعجب کیوں ہوا ؟ مسلمانان هند کی تقریر و تحریر کی تاریخ میں یہ کونسا نیا واقعہ ھے ؟ جس قوم کی زندگی غیروں کی پرستش اور انکے بخشے ہوے اعزاز کے صلۂ و مزہ پر ہو ' اسکے لیے یہ کوئی عجیب بات نہیں -

هم نے اپنے تئیں بھول کر غیروں کی چوکھٹوں پر سجدے کیے هیں - هم نے غیروں کی خاطر اپنوں کو چھوڑ دیا ھے - هم نے انکی ایک نظر التفات کی قیمت میں ایمان و راستبازی تک کی متاع کو لگا دیا ھے - هم نے انکی خوشنودی کیلیے اپنے آپ کو انکے هاتھہ میں دیدیا ھے ' اور انہوں نے جب کبھی همارے خاک غلامی پر لوٹتے ہوے سروں کو کچلنا چاها ھے ' تو خود همارے هی وجود سے پتھر کا کام لیا ھے - هم یہ سب کچھہ کر چکے هیں اور کرنے کے لیے طیار هیں - پھر ان سب کے مقابلہ میں یہ ایسی کونسی بڑی بات ھے ' اگر مجاهدین صلیب میں سے ایک کے مرنے پر هم نے اپنے اخبار کا کوئی گوشہ وقف کردیا ؟

آپکو تو اس کا تعجب ھے ' اور میں کہتا ہوں کہ اگر اس عبدۃ الحکام اور عبید الدنیا گروہ کو کسی طرح علم هو جائے کہ همارے شہر کے ڈپٹی کمشنر بہادر ابو جہل اور مغیرہ کی تعریف سے خوش هو جاتے هیں ' تو یقین کیجیے کہ انکو ایک لمحے کیلیے بھی تامل نہو گا ' اور ان کے مناقب و فضائل میں صفحے کے صفحے باکمال فخر و شرف سیاہ کردیں !

آپ پوچھتے هیں تو اپنا خیال ظاهر کردیتا ہوں کہ الحمد للہ اپنے خیالات کے اظہار میں بالکل بے پروا اور بے باک ہوں ' اور شاید اسلام اور نفاق ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے - سب سے پہلے اس بارے میں کسی اصول کو تلاش کیجیے اور پھر دیکھیے کہ بہ حیثیت مسلمان ہونے کے همارا فرض کیا ھے ؟

اسلام نے تنگ دلی اور جنسی و مذهبی تعصب کی تعلیم نہیں دی ھے - وہ انسانی اوصاف و خصائل کے اعتراف ' اور انسانی رحم و محبت کے جذبات کو محض تمیز مذهب و قوم کے تابع نہیں کر دیتا - اس نے همکو سکھلایا ھے کہ هم هر اچھے انسان کا احترام کریں ' خواہ وہ کسی مذهب کا ہو ' اور خوبیوں اور وصفوں کی طرف کھچیں ' خواہ وہ کسی مذهب کے پیرو اور کسی قوم کے فرد میں ہوں - قران نے ان مسیحی رهبانوں اور منصف عیسائیوں کی تعریف کی ھے' جو سچائی کا ادب کرتے تھے' حق کی مخالفت میں حصہ نہیں لیتے تھے ' اور اچھے اعمال انجام دیتے تھے- اسکے مذهبی تسامح اور بے تعصبی کے نظائر اسقدر کثیر هیں کہ دهرانے کی گنجایش نہیں -

لیکن تاهم اس قانون احسان عام اور محبت عمومی سے بھی بالا تر ایک شے ھے' اور میں اجکل کے فرضی غوغاے بے تعصبی میں اس اقرار سے نہیں شرماتا کہ وہ حق کی حمایت ' اللہ کی پرستش ' اور هدایت و صداقت کے قیام کا جہاد ھے - اسلام هماری هستی کا مقصد یہی بتلاتا ھے کہ هم دنیا میں خدا کے قائم مقام ہوں ' اور اسکی زمین میں سچائی اور روشنی کو همیشہ قائم رکھیں - پس اگر کسی فرد ' کسی جماعت ' کسی ملک ' کسی مذهب ' اور کسی فرد کی طرف سے اللہ کی هدایت اور اسکی هدایت کے پیروؤں کی مخالفت کی جاے ' حق کی روشنی پر ظلمت غالب آنا چاھے ' ظلم و تعدی اور قتل و غارت کا اعلان ہو ' یعنی انسانوں کی دوستی اور خدا کی محبت ' دونوں چیزوں میں مقابلہ پیدا هوجاے ' تو پھر اسکا حکم ھے کہ تم سب سے اپنا رشتہ منقطع کر لو ' اور صرف خدا کا ' حق کا ' اسکے دین کے پرستاروں کا ' اسکی عبادت گاهوں کا ' اور اسکی بھیجی هوئی روشنی کا ساتھہ دو ' یعنی خدا کی دوستی کی خاطر ان سب کے دشمن هو جاؤ - پہلی صورت میں جس درجہ احسان عام ' خلق و محبت ' اور رافت و شفقت عمومی کا حکم تھا ' اس دوسری صورت میں اتنا هی ' سختی و شدت ' قہر و غضب ' اور غیظ و غلظت کا حکم ھے - اسکا عام حکم تو یہ ھے :

لاینہٰکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین و لم یخرجوکم من دیارکم ان تبروهم و تقسطوا الیهم ' ان اللہ یحب المقسطین (۹ : ۷۹)

اللہ تعالی تم کو اس سے نہیں روکتا کہ تم ان غیر قوموں سے ' جنہوں نے تم سے دین کی مخالفت میں جنگ نہیں کی ھے ' اور تم کو تمہارے وطنوں سے نہیں نکالا ھے' دوستی و نیکی اور انصاف و عدل کے ساتھہ پیش آؤ - بلکہ اللہ تو عدل و انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ھے -

نرمی و رافت عمومی کے احکام تو اتنے هیں کہ انکا استقصا ممکن نہیں - حضرت موسی کو فرعون جیسی شریر هستی سے مخاطب کرنے کیلیے نصیحت کی کہ " وقولا لہ قولا لینا " یعنی کہنا تو نہایت نرمی سے کہنا - خود انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و فرمایا : " فبما رحمۃ من اللہ لنت لهم ' ولو کنت فظاً غلیظ القلب لانفضوا من حولک " اور یہ اللہ کی بڑی رحمت ھے کہ اس نے تجکو نرم دل اور صاحب رافت و شفقت بنایا ' اور اگر کہیں طبیعت

الہلال

۳ - و ۱۰ - جمادی الاولی ۱۳۳۱ ہجری

سقوط ادرنہ (۱)

اور ایک دقیقۂ فکریہ

(۱)

و لا تہنوا و لا تحزنوا ' و انتم الاعلون ان کنتم مومنین - ان یمسسکم قرح فقد قرح القوم مثلہ ' و تلک الایام ندا و لہا بین الناس -

ہمت نہ ہارو اور نہ اس شکست کی خبر سنکر غمگین و دل شکستہ ہو - یقین کرو کہ اگر تم سچے مومن ہو' تو آخرکار تمھارا ہی بول بالا ہے -

اگر تم کو اس لڑائی میں سخت زخم لگے ' تو ہمت نہ ہارو کہ طرف ثانی کی قوت بھی اسی طرح مجروح ہو چکی ہے ' اور یہ وقت کے نتائج و حوادث ہیں جو نوبت بہ نوبت سب لوگوں کو پیش آتے رہتے ہیں -

— * —

ایتہا النفس اجملی جزعا
فان ما تحذرین قد وقع (۲)

— * —

بالاخر ایڈریا نوپل فتح ہوگیا ' اور واقعات و حوادث کے آگے انسانی سعی جیسی کہ ہمیشہ نا کام رہی ہے ' اس معرکے میں بھی ناکام رہی : انا للہ و انا الیہ راجعون :

بہت سعی کیجیے تو مر رہیے میر
بس اپنا تو اتنا ہی مقدور ہے

و ما تشاؤن الا ان یشاء اللہ' ان اللہ کان علیماً حکیما (۷۶ : ۳۰)

صبح تمنا اور شام حسرت

— * —

اس امید آباد عالم میں ' ہر لمحہ اور ہر آن' کتنی امیدیں ہیں جو پیدا ہوتی ہیں ' اور کتنے ولولے ہیں جو اٹھتے ہیں ؟ پھر ان میں کتنے ہیں جنکے نصیب میں فیروز مندی و کامرانی ہے ' اور کتنے ہیں جنکے لیے حسرت و یاس کے سوا کچھ نہیں ! بیکس انسان ' جو آرزوؤں کا بندہ ' اور حسرتوں کے خمیر کا پتلہ ہے ' شاید صرف اسلیے بنایا گیا ہے کہ نصف عمر امیدوں کے پالنے میں صرف کردے ' اور بقیہ نصف نامرادی کے ماتم میں کاٹ دے -

(یحیی برمکی) نے صحرا میں ایک اعرابی کو دیکھا تھا کہ میدان سے پتھروں کے ٹکڑوں کو جمع کرتا ہے ' اور جب ایک ڈھیر جمع ہو جاتا ہے تو پھر ایک ایک ٹکڑے کو اٹھاتا ہے ' اور جہانسے لایا تھا' اسی طرف پھینکنے لگتا ہے - کیا انسانی ہستی کی پوری تاریخ اس مثال میں پوشیدہ نہ تھی ؟ ہماری زندگیاں ' جنکے ہنگامۂ حیات سے کارگاہ عالم میں شورش وکشمکش کے طوفان اٹھتے رہتے ہیں ' غور کیجیے ' تو امید کے ایک تار عنکبوت ' اور حسرت کے ایک جلتے ہوے تنکے سے زیادہ کیا ہستی رکھتی ہیں ؟ ساری عمر دوہی کاموں میں بسرکر دیتے ہیں - یا صحراے دجلہ کے اعرابی کی طرح صبح تمنا میں امیدوں کے سنگریزے جمع کرتے ہیں ' یا پھر شام نامرادی میں جہانسے لاے تھے' وہیں پھینک دیتے ہیں کہ ہمیشہ کیلیے مدفون ہوجائیں :

مثل یہ میری کوشش کی ہے ' کہ مرغ اسیر
کرے قفس میں فراہم خس آشیاں کیلیے !

کارساز قدرت کی بھی کیا کرشمہ سازیاں ہیں ! کچھ خاک امید کی لی اور کچھ خاکستر حسرت کی - دونوں کی آمیزش سے ایک پتلا بنایا ' اور انسان نام رکھکر اس ہنگامہ زار ارضی میں بھیجدیا - کبھی امید کی روشنی سے شگفتہ ہوتا ہے' کبھی نا امیدی کی تاریکی سے گھبرا جاتا ہے - کبھی ولولوں کی بہار میں زمزمہ ساز نغمۂ انبساط ہوتا ہے ' اور کبھی حسرت و افسوس کی خزاں میں امیدوں کے پژمردہ پتوں کو گنتا ہے - ابھی ہنستا ہے اور ابھی روتا ہے' کبھی رقص نشاط ہے ' اور کبھی سینۂ ماتم - ایک ہاتھ سے جمع کرتا ہے' اور دوسرے سے کھوتا ہے :

سراپا رہن عشق و ناگزیر الفت ہستی'
عبادت برق کی کرتا ہوں اور افسوس حاصل کا

پس اے ساکنان غفلت آباد ہستی ! و اے رہروان سفر مدہوشی و فراموشی ! ! مجھے بتلاو نہ تمھاری ہستی کی حقیقت اگر یہ نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے ؟ اور اے نیرنگ آرائے تماشا گاہ عالم ! کیا یہ ہنگامۂ حیات ' یہ شورش زندگی ' یہ رستخیز کشا کش ہستی ' تو نے صرف اتنے ہی کیلیے بنائی ہے ؟

ہمدد کو تہ و بازوے سست و بام بلند
بمن حوالہ و نومیدیم گنہ گیرند !
ربنا ! ماخلقت ہذا باطلا ! !

—:*:—

نہیں معلوم آغاز عالم سے آجتک یہ سوال کتنے دلوں کے اضطراب و التہاب کا باعث ہوا ہوگا ؟ مگر سچ یہ ہے کہ اپنے کان ہی بہرے ہیں ' ورنہ کائنات عالم کا ذرہ ذرہ اس سوال کا جواب نفی میں دے رہا ہے :

محرم نہیں ہے تو ہی نوا ہاے راز کا
یاں ورنہ جو حجاب ہے ' پردہ ہے ساز کا

و کاین من ایۃ فی السماوات و الارض ' یمرون علیہا و ہم عنہا معرضون (۱۲ : ۱۰۶)

یہ سچ ہے کہ مصائب و ناکامی کا ہجوم انسان کے دل میں ایسے خیالات پیدا کر دیتا ہے ' مگر حقیقت یہ ہے کہ اس صنعت گاہ عالم کا یہ سازو سامان صرف اتنے ہی کیلیے نہیں ہو سکتا - وہ عالم انسانیت کبری ' جو تاج خلافت الہی - و پر' اور خلعت کرامت (ولقد کرمنا بنی آدم) اپنے دوش عظمت پر رکھتا ہے ' کیونکر ممکن ہے کہ صرف امیدوں کے پالنے ' اور پھر انکی موت و احتضار کا تماشا دیکھنے ہی کیلیے بنایا گیا ہو؟ افحسبتم انما خلقنا کم عبثاً و انکم الینا لا ترجعون ؟

---

(۱) عربی میں کسی محصور شہر کے حصار ٹوٹ جانے کو (سقوط) کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں ' جو بالکل انگریزی لفظ Fall کا قائم مقام ہے - چونکہ اردو میں کوئی اور موزوں لفظ نہیں ہے ' اسلیے ہم نے اس معنی میں اسی لفظ کو لکھنا شروع کردیا ' اگرچہ اردو میں سقوط بالکل مختلف معنوں میں بولا جاتا ہے -

(۲) اوس بن حجر کا مشہور شعر ہے - یعنی اے نفس محزون ! اب رونا دھونا موقوف کر ! کیونکہ جس حادثے کے خیال سے ڈرتا تھا' وہ تو ہو چکا !

نرمي و محبت اور شفقت و رافت کا سلوک کریں - اور اگر کریں ' تو پھر الله ' اسکے ملائکہ مقربین ' اور رسل مبشرین و منذرین کي نظروں میں همارا شمار بھي انهي دشمنان خدا کے ساتھہ ہے -

جب اس بارے میں تعلیم اسلامي کا یہ حکم ہے ' تو پھر آپ خود هي فیصلہ کر لیں کہ ان میں سے ایک خبیث ترین رکن اتحاد مسیحي ' اور ملعون ترین مجاهد صلیب پرستي ' یعنے شاہ یونان مخذول کے قتل ہونے پر همارے لیے عین ایام جنگ میں صف تعزیت بچھا نے ' اور مسیحي ماتم میں برادرانہ و عزیزانہ شرکت کرنے کیلیے کیا حکم ہو سکتا ہے ؟ و من یتولهم منکم ' فانہ منهم ' ان الله لا یهدي القوم الظالمین -

شاہ یونان ' وہ شخص تھا ' جسکے اندر سب سے پہلے صلیب کے شیطان لعین نے حلول کر کے صداے جہاد دي تھي ' اور آغاز جنگ هي میں اس جنگ کو اسلام کے برخلاف جنگ مقدس قرار دیا تھا ' پس میں تو ایک سیدھا سادھا مسلمان ہوں ' اپنے دلي اعتقاد کے اخفا پر قادر نہیں ' میں تو صاف صاف کہتا ہوں کہ اس شریر انسان کے قتل کے واقعہ پر میري زبان اسکے سوا اور کچھہ نہیں دیسکتي کہ اسپر اسکے حامیوں اور شریکوں پر ' اور اسکي فوج و سامان لشکر پر ' الله کي ' اسکے ملائکہ کي ' اور چالیس کروڑ پیروان دین الهي کي لعنت اور پھٹکار ہو ' اور ہر اُس پر جو اسکے نقش قدم پر چلے ' اور اسلام کے برخلاف مسیحي جہاد کا اعلان کرے یا در پردہ اسکے ساتھہ ساز رکھتا ہو - اولئک یلعنهم الله ' ویلعنهم اللاعنون (۲ : ۱۵۵)

و اولئک ماواهم ' جهنم ' ولا یجدون عنها محیصا (۴ : ۱۲۰)	یہ ہیں ' جنکا اخري ٹھکانا دوزخ ہے ' اور وہاں سے پھر نکلنے کي انکے لیے کوئي راہ نہیں -

هفتۂ جنگ سقوطري کي آبادي قریبا ۱۵ - هزار ہے - باشندے نسبۃً البانی اور مذهبۃً رومن کیتھولک عیسائي ہیں -

جبل اسود کي یہ کوشش تھي کہ جسطرح ممکن ہو سقوطري کو ملحق کرلیا جائے ' لیکن آسٹریا کا اصرار تھا کہ وہ ہر حالت میں البانیا کي خود مختار ریاست کا جزو قرار دیا جائے - آسٹریا کے اصرار کي پشت پر ایک خوفناک فوج تھي ' اور خوف تھا کہ اگر اسکي فرمایش پوري نہ کي گئي ' تو وہ ناطرفداري کي نیام سے تلوار باهر کھینچ کر ' میدان کارزار میں اتر آئے گي - پھر اگر آسٹریا میدان میں آئگا تو اسکے مقابلے کے لیے روس بھي اتریگا ' اور اگر روس اترا ' تو جیسا کہ جرمني کے ذمہ دار اخبار نے (ریتشتنگ) میں بار بار کہا ہے ' وہ بھي اپنے حلیف کي مساعدت سے خاموش نہیں بیٹھہ سکتا ' اور جرمني اترا تو فرانس بھي اتریگا اور اسطرح (بقول بسمارک) کوہ آتش فشان بلقان کي ایک چنگاري تمام یورپ کو جلا دیگي -

یورپ کي ملکي اور تجارتي ترقي مسئلۂ مشرقیہ پر موقوف ہے ' اور مسئلۂ مشرقیہ کا حل باهمي اتفاق و امن عامہ یورپ پر - انگلستان جسکي شاهنشاهي کا مدار هندوستان پر ہے ' اس اتفاق کے لیے نہایت مضطرب تھا ' کیونکہ مسئلۂ مصر اور خلیج فارس کا حل (جنکا براہ راست هندوستان پر پورا اثر پڑتا ہے) مسئلۂ مشرقیہ هي کے حل پر موقوف ہے -

اسلیے انگلستان نے " منقسمہ یورپ " کي شوریدہ بندي کي کوشش کرکے ایک اتحادي سازش کي ' اور لندن میں سفراء دول کي ایک مؤتمر (کانفرنس) بلائي گئي - اس کے سامنے دیگر نزاع انگیز مسائل کے علاوہ ' حدود البانیا کا مسئلہ بھي پیش کیا گیا تھا -

اس مؤتمر نے ۳۱ - مارچ کو یہ فیصلہ کیا کہ سقوطري البانیا کے ساتھہ شامل رہے اور جبل اسود مؤتمر السفراء کے اس فیصلہ کو نہ مانے تو بلا تامل ایک مظاہرۂ بحریہ کیا جائے -

شرکاء مظاهرہ اسوقت تک متعین نہیں ہوے تھے - خیال کیا جاتا تھا کہ روس ' فرانس ' اور انگلستان شریک مظاهرہ نہ ہونگے -

۵ - اپریل کو ریوٹر نے یہ تار شائع کیا تھا کہ اگر مظاهرہ ناکامیاب ہوا اور سقوطري ساقط ہوگیا تو آسٹریا ۱۵ - پہاڑي برئیگیڈ لیکے ستنجي (دارالسلطنت جبل اسود) پر حملہ کر دیگي -

۶ - اپریل کو مؤتمر کے فیصلہ کي اطلاع جبل اسود کو دي گئي ' جسکے جواب میں کہا گیا کہ یہ مظاهرہ اصول ناطرفداري کے خلاف ہے - ۹ - اپریل کو ریوٹر نے یہ خبر شائع کي :

" اگر دول نے جبل اسود کے مقابلہ میں طاقت کو کام فرمایا تو وہ اپني خود مختاري سے دستکش ہوکے سرویا میں مدغم ہو جائگا "

۱۰ - کو ناکہ بندي شروع ہوگئي - باستثناء روس ' تمام دول یورپ شریک ہیں - روس کے محکمۂ جنگ نے ایک اعلان شائع کیا ہے ' جسمیں ظاہر کیا ہے کہ روس کے لیے نا ممکن ہے کہ ان تدابیر کي مخالفت کرے ' جن کو دول اپنے فیصلے کے لیے ضروري سمجھتي ہیں - اس اعلان میں جبل اسود کو مشورہ بھي دیا گیا ہے کہ اپنے اصرار سے باز آ جائے - ۱۱ - کو ناکہ بند جہازوں نے ایک شاهي کشتي کو گرفتار کیا ' جو تین کشتیوں کي حفاظت میں جا رهي تھي -

۱۲ - کو ریوٹر تار دیتا ہے کہ ستنجي کے ایک سرکاري تار سے معلوم ہوتا ہے کہ جبل اسود سقوطري کے معاوضے کے مسئلے پر غور کرنے کے لیے تیار ہے - کل کا تار ہے کہ ایک سرکاري اعلان میں ظاہر کیا گیا ہے کہ جبل اسود سر تسلیم خم کر دیگا ' مگر خون کي ندیوں کے بہنے کے بعد - مگر بظاہر آخري حالت امید نہیں -

---

صلح ریوٹر کي خبروں کا خلاصہ حسب ذیل ہے :

دولت عثمانیہ نے شرائط مداخلت منظور کرلیے ہیں - دول کي یاد داشت کے جواب میں بلغاریا نے سارس سے ایکے میدیا تک کے بدلے ' انیوس سے لیکے میدیا تک سرحد تجویز کي ہے - جواب الجواب میں دول نے اس تقسیم کو منظور کیا ' مگر جزائر ایجین اور اپنے هاتھہ میں رکھنا چاهتي ہیں اور تاوان و قرض کے مسئلے کو اس کمیشن کے هاتھہ میں ' جو پیرس میں بیٹھیگا - ۱۰ - دن کیلیے حلفاء بلقان اور دولت عثمانیہ میں هنگامي صلح طے ہوئي ہے -

همیں اس خبر کي صحت میں تامل ہے -

اتحاد بلقان سلانیک پر قبضے کے لیے بلغاري اور یوناني دونوں اپني اپني جگہ پر فوجي تیاریاں کر رہے ہیں ' اور عجب نہیں کہ منستر کے لیے بھي سرویا اور بلغاریا تیاریاں شروع کردیں - ڈاکٹر ڈینف نے ۱۱ - کو بلغاري پارلیمنٹ کو مخاطب کرتے ہوے ' اس خوف کي طرف اشارہ کیا ' جو بلغاریا و دیگر حلفاء کے آئندہ تعلقات کے باب میں پیدا ہوگیا ہے - ڈاکٹر ڈینف نے کہا کہ اپنے حق سے کم پر بلغاریا کبھي راضي نہ ہوگي -

ڈاکٹر ڈینف نے ایک تقریر میں بیان کیا ہے کہ سروي و بلغاري عهد نامہ بالکل صاف ہے - اختلاف کي صورت میں روس حکم ہوگا - لیکن یوناني اور بلغاري عهد نامہ نہایت عجلت میں تیار ہوا تھا - اسمیں تقسیم کي بابت کوئي دفعہ نہیں ہے تاهم سرحد و دیگر فوجي تعداد زر معاہدات جنگ کے اعداد سے ہوئي -

جد لسنة تبديلا -

الله کے بناے هوے قانون میں تم کبھی تبدیلي نه دیکھوگے -

چمن میں بہار و خزاں کا انقلاب هو' دریاؤں میں مد و چڑھاؤ هو' سمندروں میں سکون و هیجان کا تغیر هو' افراد کي حیات و ممات ' اور شباب و کہولت کا ایاب و ذهاب ' صحت و علالت ' اور اقوام کا عروج و زوال ' یه تمام حالتیں حقیقت انهي قوانین الهیه ' اور نوامیس فطریه کے ما تحت جنکو فاطر السماوات و الارض نے اس عالم کے نظام و قوام کیلیے ان هي سے مقرر کردیا هے - پھر جن افراد و اقوام نے آن قوانین کے مطابق راہ امید اختیار کي هے ' انکے لیے امید کي زندگي هے ' اور جنہوں نے اس سے روگرداني کي هے' انکے لیے نا مرادي و نا کامي و مایوسي هے - قانون جرم کي سزا دیتا هے' پر مجرم کو جرم کرنے کیلیے مجبور نہیں کرتا - پس شکایت کار ساز قدرت کي نہیں ' بلکه خود اپني هوني چاهیے - خدا نے امیدکا دروازہ کسي پر بند نہیں کیا هے' اور زمین کي راحت کسي ایک قوم کو ورثے میں نہیں دیدي هے - اس نے پھول اور کانٹے دونوں پیدا کیے هیں - اگر ایک بد بخت کانٹوں پر چلتا هے ' مگر پھولوں کو دامن میں جمع نہیں کرتا ' تو آسے اپني محرومي پر رونا چاهیے ' باغبان کا کیا قصور ؟

ما کان الله لیظلمهم' ولکن کانوا انفسهم یظلمون - (۸ : ۳۰)

خدا کے انصاف سے بعید تها که وہ کسي پر ظلم کرے' مگر افسوس که بد اعمالیاں کرکے خود آپ انہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا -

دوسري جگه فرمایا :

ذالك بما قدمت ایدیکم و ان الله لیس بظلام للعبید (۸ : ۵۷)

یه سب بربادیاں تم نے خود اپنے هاتهوں مول لیں ' ورنه الله تو اپنے بندوں کیلیے کبھي ظالم نہیں -

اس نے دنیا کے آرام و راحت ' اور عیش و کامراني کو انسان کے ماتحت نہیں ' بلکه انساني اعمال کا محکوم بنایا هے' اور جب تک کوئي قوم خود اپنے اعمال میں تبدیلي پیدا نہیں کردیتي ' اسپر عیش کي راحتوں کا دروازہ بهي بند نہیں هوتا :

ذلك بان الله لم یك مغیرا نعمة انعمها علي قوم حتي یغیروا ما بانفسهم ' و ان الله سمیع علیم (۸ : ۵۵)

ان قوموں کو نامرادي و مایوس کي یه سزا اسلیے دي گئي که ایسا هي اسکا قانون هے - جو نعمت خدا نے کسي قوم کو دي هو' پھر وہ کبھي واپس نہیں لي جاتي ' تا انکه خود وہ قوم اپني صلاحیت اور قابلیت کو بدل نه ڈالے -

(آیندہ اس قانون عروج و زوال امم کي تشریح کرونگا جو قرآن کریم نے بتلایا هے ' اور آپکو نظر آئیگا که مسلمانوں کے موجودہ زوال کے اسباب کیا هیں ؟)

ماضي و حال

— * —

یه انقلابات قدرتي هیں ' اور نہیں معلوم اس دنیا میں کتنے قوموں اور ملکوں پر اسکے گذر چکے هیں ؟ آج امید و کامیابي کے جس آفتاب سے غیروں کے ایوان اقبال روشن هو رهے هیں ' کبھي همارے سروں پر بهي چمک چکا هے ' اور جس بہار کے موسم عیش و نشاط سے همارے حریف گذر رهے هیں ' ایک زمانه تها که همارے باغ و چمن هي میں اسکے جهونکے آیا کرتے تهے - اب کس سے کہیے که یہاں کا وقت هی چلا گیا !

گذر چکي هے یه فصل بہار هم پربهی

هم همیشه سے ایسے نہیں هیں ' جیسے که اب نظر آرهے هیں - زمانه هم سے همیشه برگشته نہیں رها - مدتوں امید کا هم میں

سقوط ادرنه

اور

ایک دقیقهٔ فکریه

(۲)

هجوم یاس' و اختلال نظام امید

— * —

من کان یظن ان لن ینصرہ الله فی الدنیا والاخرۃ' فلیمدد بسبب الی السماء' ثم لیقطع ' فلینظر هل یذهبن کیدہ ما یغیظ ؟ و کذالک انزلناہ آیات بینات ' و ان الله یهدي من یرید - (۲۲ : ۱۵)

جو شخص مایوس هوکر الله کي نسبت ایسا ظن بد رکهتا هو که اب دنیا و آخرت میں خدا اسکي مدد کرے هي کا نہین ' تو پھر اسکو چاهیے که اوپر کي طرف ایک رسي تانے ' اور اسکا پھندا بنا کر اپنے گلے میں پھانسي لگالے اور اسطرح زمین سے (جہاں اب وہ اپنے لیے صرف مایوسي هي سمجهتا هے) اپنا تعلق قطع کرلے ' پھر دیکھے که آیا اس تدبیر سے آسکي وہ شکایت جسکي وجه سے مایوس هو رها تها' دور هوگئي هے یا نہیں ؟

اسي طرح هم نے قران کریم میں هدایت و فلاح کي روشن دلیلیں آتاري هیں' تاکه تم انپر غور کرو' اور الله جس کو چاهتا هے اسکے ذریعه سے هدایت بخشتا هے -

—:*:—

ایک هم هیں ' که هوے ایسے پشیمان ' که بس
ایک وہ هیں ' که جنہیں چاہ کے ارمان هونگے !

— * —

موجودہ جنگ بلقان یا جنگ اسلام و فرنگ کي اگر تاریخ لکھي جایگي ' تو اسمیں شاید سب سے زیادہ موثر اور درد انگیز باب مسلمانان عالم کے اضطراب امید و بیم کا هوگا - یه سچ هے که میدان جنگ میں صرف مجاهدین ترک تهے ' جنکي لاشیں دشمنوں کي گولیوں سے تڑپتي تهیں ' لیکن دنیا میں کروڑوں قلوب بهي تهے جنکي لاشیں نہیں' مگر پہلو میں دل همیشه تڑپتے رهتے تهے -

واقعات نے جلد جلد اپنے اوراق الٹے - امیدوں کو عموماً شکست هوئي اور توقعات میں بالعموم نا کامي - جنگ کے التوا کے بعد صلح کے مہلک اور خانماں سوز شرائط سنکر وہ مضطرب تهے ' مگر خود

[بقیه مضمون پہلے کالم کا]

آشیانه رها هے بلکه همارے سوا اسکا کہیں ٹهکانا نه تها - اب دنیا میں همارے لیے ماتم و نا امیدي' دو هي کام کرنے کیلیے باقي رهگئے هیں ' لیکن زیادہ دن نہیں گذرے که هماري زندگي کیلیے اسي دنیا میں اور بهی بہت سے کام تهے !

و بلونا هم بالحسنات و السیات لعلهم یرجعون (۷ : ۱۶) و ان في ذالك لایات ' و ما کان اکثرهم مومنین (۲۶ : ۶۸)

اور هم نے آن قوموں کو اچهي اور بري ' امید اور مایوسي ' فتح اور شکست ' دونوں حالتوں میں ڈالکر آزمایا که شاید یه بد اعمالیوں سے توبه کریں اور راہ حق اختیار کرلیں - اور بیشک اس انقلاب حالت میں عبرت و موعظة کي بہت سي نشانیاں هیں' مگر ان میں اکثر لوگ ایمان و ایقان کي دولت سے محروم تهے -

الذين يذكرون الله قياماً و قعوداً و على جنوبهم ' و يتفكرون في خلق السماوات و الارض ' ربنا ما خلقت هذا باطلا ! سبحانك فقنا عذاب النار (۳: ۱۸۹)

جو ارباب فکر و حکمت الله تعالی کا هر حال میں ذکر کرتے هیں ' اور آسمان اور زمین کے ملکوت و اثار قدرت پر تفکر و تدبر کي نظر ڈالتے هیں ' انکي زبانوں سے تو یه عالم صنعت دیکھکر بے اختیار صدا نکل جاتي هے که " خدایا یه تمام کارگاه صنعت تو نے بیکار و عبث نہیں پیدا کي هے ! "

بہار و خزاں

اور امید و بیم

اسمیں تو شک نہیں که جس قدر کاوش سے غور کیجیے گا ' جذبات انساني کي تحلیل و تفرید کے آخري عناصر یهي دو چیزیں' امید اور حسرت نظر آئیں گي - وه جو کچھه کرتا هے' یا آیندہ کي امید هے اور یا رفته پر حسرت' البته یه ضرور هے که امید و یاس کي تقسیم کو صرف افراد و اشخاص میں محدود نه کیجیے ' بلکه اسمیں دراصل قوموں اور ملکوں کي تاریخ پوشیده هے - باغ و چمن میں بہار و خزاں' دو موسم هیں' جو یکے بعد دیگرے آتے هیں' اور اپني اپني آمد کے متضاد و مخالف اثار چھوڑ جاتے هیں - اسي طرح امید اور حسرت کو دو مختلف موسم تصور کیجیے ' جو قوموں اور ملکوں پر بهي آتے هیں' اور وه نامرادي و کامراني کي تقسیم هے' جو اپنے اپنے وقتوں پر قوموں میں هوجاتي هے - بعض قومیں هیں جنکے حصے میں امید کي بہار آئي هے' اور بعض هیں جو اب صرف یاس و حسرت کے خزاں هي کے لیے رهگئے هیں - موسم بہار زندگي و شگفتگی کا موسم هوتا هے' اور انسان کي رگوں کے اندر دوڑنے والے خون سے لیکر' درختوں کي شاخوں اور ٹہنیوں تک' هر چیز میں جوش حیات' اور ولولۂ انبساط پیدا هوجاتا هے - یهی حال اُن قوموں کا هوتا هے' جو اپنے دور امید سے گذرتي هیں - تمام دنیا اُنکے لیے ایک بهشت امید بن جاتي هے ' اور اسکي هر آواز انکے کانوں کیلیے ایک ترانۂ امید کا کام دیتي هے - وه اپنے اندر دیکھتے هیں' تو دل کا هر کونه امیدوں اور ولولوں کا آشیانه نظر آتا هے ' اور باهر نظر ڈالتے هیں' تو دنیا کا کوئي حصه عروس امید کي مسکراهٹ سے خالي نہیں هوتا - اس طلسم زار هست و نیست میں انسان سے باهر نه غم کا وجود هے اور نه خوشي کا - زندگي کي تمام کامیابیاں اور مسرتیں دراصل دل کي عشرت کامیوں سے هیں - جب تک آپکے دل کے طاق مخفي میں امید کا چراغ روشن هے' اس وقت تک دنیا بهي عیش و مسرت کي روشني سے خالي نہیں - لیکن اگر باد صرر نامرادي کا کوئي جھونکا وهاں تک پہنچ گیا ' تو پھر خواه آفتاب نصف النهار پر درخشاں کیوں نه هو' مگر یقین کیجیے که دنیا کا یه تمام نظام منور آپکے لیے ظلمت سراے تاریک هے -

یه وه خوش نصیب قومیں هیں' که انکے دل کے اندر امید کا چراغ روشن هوتا هے' اسلیے جہاں جاتے هیں ' اقبال و کامراني کي روشني استقبال کرتي هے - چونکه انکے دل کے اندر سلطان امید فتح یاب هوتا هے' اسلیے زمین کے اوپر بهي نامرادي و ناکامي کي صفوں پر فتح یاب هوتے هیں - جس هاتهه میں امید کا علم هو' پھر دنیا کي کوئي قوت اُس هاتهه کو زیر نہیں کر سکتي - انکي امید حسرت و آرزو نہیں هوتي' جو محض ناکامي و نامرادي کے ماتم کے لیے هے ' بلکه کامیابیوں کا ایک پیغام دعوت هوتي هے' جو دل میں امید بنکر' اور دل کے باهر عیش و مراد کي کامراني و فیروز مندي کي صورت بنکر جلوه آرا هوتی هے -

لیکن اسي سطح ارضي کے اوپر' جو امید کي کام بخشیوں سے خوش نصیب قوموں کیلیے عیش مراد کا ایک چمن زار نشاط هے ' وه بد نصیب قومیں بهي بستي هیں ' جنکے دامن حیات میں امید و یاس کي بخشش کے وقت' امید کے پھولوں کي جگهه صرف نا امیدي کے کانٹے هي آئے هیں - جو خزاں کے افسرده و افسرده کن موسم کي طرح ' دنیا میں صرف اسلیے زنده رهتے هیں' که بهار گذشته پر ماتم کریں' اور خزاں کے جھونکوں سے اپنے درخت امید کي پت جھڑ دیکهه دیکهه کر آنسو بهائیں - وه دنیا' جو اوروں کے لیے اپني هر صدا میں ایک پیغام امید رکھتي هے' انکے لیے یکسر ماتم کدۂ یاس بن جاتي هے - دل جب مایوس هو تو دنیا کي هر چیز میں مایوسي هے - انکے دلوں میں امید کا چراغ بجهه جاتا هے ' تو دل کے باهر بهي کہیں روشني نظر نہیں آتي - دنیا کے وه وسیع صحرا' جن پر قدرت نے طرح طرح کي نباتاتي نعمتوں کا دسترخوان چن دیا هے - وه خوشنما اور عظیم الشان آبادیاں ' جنکو انساني اجتماع اور مدني محنتوں نے زمین کے عیش و نشاط کا بهشت بنا دیا هے - وه عظیم الشان اور بے کنار سمندر' جنکي حکمراني کي طاقت حاصل کرنے کے بعد پھر خشکي کے ٹکڑوں پر حکمراني کي ضرورت باقي نہیں رهتي - غرضکه اس زمین اور زمین پر نظر آنے والي تمام چیزیں' اُن سے اس طرح منه پھیر لیتي هیں ' گویا وه اس زمین کے فرزند هی نہیں هیں - جبکه بڑي بڑي آبادیاں قوموں اور جماعتوں کي فاتحانه امنگوں کا جولانگاه هوتي هیں' تو ان بد نصیبوں کیلیے صحراؤں کے بهت بڑ پہاڑوں کے غاروں میں بهي کوئي گوشۂ عافیت نہیں هوتا - صحراؤں کي فضائیت ' هوا کي سنسناهٹ ' اور دریاؤں کي صداے روانی' اوروں کیلیے پیام امید هوتي هے ' مگر انکے کانوں میں ان سب سے نامرادي و فنا کي صدائیں اٹهه اٹهه کر طعنه زن هوتي رهتي هیں - دنیا میں اگر بهار و خزاں ' امید و یاس ' شادي و غم ' نغمۂ و نوحه ' خندۂ و گریه ' اور فنا و بقا ' دو هي چیزیں هیں ' جنکي زمین کے بسنے والوں میں بخشش هوئي هے ' تو مختصر یوں سمجهه لیجیے که پہلي قوموں کو بهار و امید اور شادي و نشاط کا حصه ملا هے ' اور دوسروں کو یکسر یاس و خزاں ' نوحۂ و ماتم ' اور گریه و فغاں کا:

> ما خانه رسیدگان ظلمیم
> پیغام خوش از دیار ما نیست

* * *

و ما ظلمهم الله

و لکن کانوا انفسهم یظلمون

لیکن یه حالات و نتائج کا ایک دور هے ' جو نوبت به نوبت دنیا کی تمام قوموں ' بلکه کائنات کي هر شے پر طاري هوتا هے قران کریم نے اسي صرف اشارہ کیا هے :

وتلک الایام نداولها بین الناس -

امید و یاس ' شادي و غم ' اور فتح و شکست کے یه ایام هیں ' جو نوبت به نوبت انسانوں گذرتے رهتے هیں-

دنیا میں کوئي شے نہیں ' جسنے غم سے پہلے اپنی شادي کے دن بهي نه دیکھے هوں' اور باغ میں کونسا زنده درخت هے ' جس خزاں کے جھونکوں کے ساتهه کبهي نسیم بهار کی لذتیں بهی نہیں لوٹي هیں ؟ دنیا عالم اسباب هے ' اور یہاں کا ایک ذرہ بهی قوانین فطریه و سلسلۂ علل و اسباب کي ما تحتي سے باهر نہیں - پس انقلاب حالت بهي ایک قانون الهی اور ناموس فطري کے ما تحت هے ' جس نے همیشه اس عالم میں یکساں نتائج پیدا کیے هیں اور اُن میں تبدیلي ممکن نہیں :

غلوب کرلے اور اسلیے ممکن ہے کہ میں تسلیم کرلوں کہ ہمارے مٹنے کا وقت آگیا ہے ' مگر میں نہیں سمجھتا کہ کوئی مسلم قلب ' جسمیں ایک ذرہ برابر بھی نور اسلام باقی ہے' ایک منٹ' ایک لمحہ ' اور ایک عشر دقیقے کیلیے بھی اسکو مان سکتا ہے کہ اسلام مٹنے کا وقت آگیا ہے -

... دون ھي نے ھمیشہ انسانوں کو مغلوب کیا ہے اور نئي قوموں نے ہمیشہ پراني قوموں کي جگہ لي ہے - اسکا حریف اس عالم میں ... نہیں بلکہ انسان ھي ہے - پس یہ کوئي عجیب بات نہیں اگر ہمارے سیزدہ صد سالہ دشمن آج مغلوب کر کے فنا کردیں' مگر ے خدا کي رحمت کي توھین کرنے والو ! میں یہ کیونکر مان لوں ایک مصلوب لاش' حی و قیوم خداے ذوالجلال کو مغلوب کرسکتي ہے ؟ ... مایوسي خواہ کتني ھي ھو' مگر کیونکر تسلیم کرلوں کہ انساني ... خداے قادر و لازوال کي جبروت و کبریائي کو شکست دیسکتے ہیں ؟

حیران ھوں کہ آج مسلمان مایوس ھو رہے ھیں ' حالانکہ میں تو ... مایوسي کے تصور سے کانپ جاتا ھوں ' کیونکہ یقین کرتا ھون کہ مایوس ھونا اُس خداے ذوالجلال والاکرام کي شان رحمت و ربوبیت کیلیے سب سے بڑا انساني کفر' اور اُس کي جناب میں سب سے بڑي نسل آدم کي شوخ چشمي ہے - تم ' جو ان بربادیوں اور شکستوں کے بعد مایوس ھو رہے ھو' تو بتلاؤ کہ تم نے خداے اسلام کي قوت و رحمت کو کس پیمانے سے ناپا ہے ؟ وہ کونسا کاھن ابلیس ہے جس نے خدا کے خزانۂ رحمت کو دیکھکر تمھیں بتلا دیا ہے کہ اب اسمیں تمہارے لیے کچھہ نہیں ؟ اطلع الغیب ام اتخذ عند الرحمن عہدا ؟ (۱۹ : ۸۲) ام عندہ ھم الغیب فہم یکتبون ؟ ؟ (۵۲ : ۴۲) (۱) پھر تم کو کیا ھوگیا ہے کہ تم مایوس ھو رہے ھو' اور کیوں تم نے خدا کي طرف سے منہ پھیر لیا ہے ؟ تم کہتے ھو کہ اب ھمارے لیے مایوسي کے سوا کچھہ نہیں ' حالانکہ ایک مسلم دل کیلیے تو نا امیدي سے بڑھکر کوئي کفر نہیں ہے :

لقد جئتم شیاً ادا - تکاد السماوات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا ! ! (۱۹ : ۹۲)	یہ تو تم نے ایسي بڑي سخت بات منہ سے نکالي ہے جس کي وجہ سے عجب نہیں کہ آسمان پھٹ پڑیں ' زمین شق ھو جاے ' اور پہاڑ ریزے ریزے ھوکر زمین کے برابر ھو جائیں (۲)

امیـــد و بیـم

و من یقنط من رحمتہ الا الکافرون ؟

خدا کي رحمت سے کافروں کے سوا اور کون مایوس ھوسکتا ہے ؟

— * —

انسان شاید یاس و امید کے بارے میں کچھہ فطرةً عاجل ہے - اسکي فطرة سادہ ' بچوں کي مثال سے واضح ھوتي ہے - بچوں کا قاعدہ ہے کہ ھر حالت کا اثر بغیر تفکر و تدبر کے دفعةً قبول کرلیتے ھیں - روتے ھوے بچے کو مٹھائي کا ایک ٹکرا پکڑا دیجیے تو ھنسنے لگتا ہے' اور چھین لیجیے تو فوراً مچل جاتا ہے -

بعینہ یہي حال عقل و فکر کے نشو و نما کے بعد بھي انسان کا ھوتا ہے - البتہ تاثر و نتائج تاثر کي صورت بدل جاتي ہے - قران کریم نے اسي فطرة انساني کي عجلت پسندي کي طرف اشارہ کیا ہے' جبکہ کہا ہے کہ خلق الانسان من عجل - انسان کي خلقت میں جلد بازي اور تعجیل کار ہے -

مصائب کے حس اور شادماني کے غرور میں بھي دیکھیے' تو اسکي یہي جلد بازي اور زود اثري ھر موقعہ پر کام کرتي ہے - وہ کس قدر جلد غمگین ھو جاتا ہے اور پھر ایک روتے ھوے بچے کي طرح' جسکے ھاتھہ میں مٹھائي کا ٹکرا دیدیا گیا ھو' کس قدر جلد خوش ھو جاتا ہے ؟ اسکي مایوسي اور امید واري' دونوں کا یہي حال ہے - جب کبھي وہ اپني کسي توقع میں ناکامي دیکھتا ہے تو فوراً مایوس ھو کر بیٹھہ رھتا ہے ' اور پھر جب کبھي کوئي کامیابي کي خبر سن لیتا ہے ' تو امید و مسرت کے ضبط سے عاجز ھوکر اچھل پڑتا ہے - حالانکہ نہ تو اسکو اُن اسباب کي خبر ہے ' جو غم و نا مرادي کے پیچھے ظاھر ھونے والے ھیں ' اور نہ اُن عواقب و نتائج کي خبر ہے ' جو بشارت امید کے بعد پیش آنے والے ھیں - اسکي خدا پرستي بھي اس جلد بازانہ یاس و بیم سے شکست کھا جاتي ہے - اگر کوئي خوشي حاصل ھوتي ہے تو سمجھتا ہے کہ خدا میرے ساتھہ ہے ' اور اگر نتائج حالات اور مشیت الہي کسي ابتلاؤ مصیبت میں ڈالدیتي ہے تو دیوانہ وار مایوس ھو جاتا ہے کہ خدا نے مجھکو چھوڑ دیا - سورہ (والفجر) میں اسي حالت کي طرف اشارہ کیا ہے ' اور تمہارے اندر وہ کونسي شے ہے جسکي طرف قران نے اشارہ نہیں کیا ؟ :

فاما الانسان اذا ما ابتلاہ ربہ ' فاکرمہ ونعمہ' فیقول ربي اکرمن - واما اذا ما ابتلاہ فقدر علیہ رزقہ' فیقول ربي اھانن (۸۹ : ۱۵)	انسان کا حال یہ ہے کہ جب اسکا پروردگار اسکے ایمان کو اس طرح آزماتا ہے کہ اسکو دنیا میں عزت اور نعمت عطا فرماتا ہے تو وہ فوراً خوش ھو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا پروردگار میرا اعزاز اور اکرام کرتا ہے - اور جب اسکے ایمان کو کسي آزمایش میں ڈالکر اس طرح ازماتا ہے کہ اسکا رزق اسپر تنگ کردیتا ہے (یعنے مصیبت میں ڈالدیتا ہے) تو پھر معاً مایوس ھوکر کہنے لگتا ہے کہ میرا پروردگار تومجھے ذلیل کرا رھا ہے اور میرا کچھہ خیال نہیں کرتا ! !

* * *

مہلک ترین ضلالت انساني

حیات امید و موت قنوط

منجملہ اس حالت کے سب سے زیادہ خطر ناک گمراھي ' انسان کي وہ مایوسي ہے ' جو مصائب و آلام کا ھجوم دیکھکر اپنے دل میں پیدا کرلیتا ہے ' اور اس طرح خود اپنے ھاتھوں اپنے مستقبل کیلیے نا مرادي و ناکامي کي بنیاد رکھدیتا ہے -

مایوسي سے بڑھکر کوئي شے انسانیت کیلیے قاتل و مہلک نہیں ' اور دنیا کي تمام کامرانیاں صرف امید کے قیام پر موقوف ھیں - یہ امید ھي ہے جس نے زمینوں پر قبضہ کیا ہے' پہاڑوں کے اندر سے راستہ پیدا کیا ہے ' سمندر کي قہاري کو مغلوب کیا ہے' اور جب چاھا ہے اس میں اپني سواري کے مرکب چلاے ھیں ' اور جب چاھا ہے اسکے کناروں کو میلوں اور فرسخوں تک خشک کردیا ہے - پھر امید ھي ہے جس نے مردہ قلوب کو زندہ کیا ہے ' بستر مرگ سے بیماروں کو اُٹھایا ہے ' ڈوبتوں کو کناروں تک پہنچایا ہے ' بچوں کو جوانوں کي تیزي سے دوڑایا ہے ' اور بوڑھوں کو جوانوں سے زیادہ قوي و طاقتور بنا دیا ہے -

جبکہ قوتیں جواب دیدیتي ھیں' جبکہ زمانہ منہ پھیر لیتا ہے'

(۱) ایا انکو عالم غیب کي خبر ھوگئي ہے یا اس بارے میں انھوں نے خدا سے اپني ... کرلیا ہے ؟ اور کیا انکے پاس علم غیب ہے کہ جو واقعہ ھو وہ اسے ... درست لکھدیں ؟

(۲) قران کریم کي آیات کا ھم ھمیشہ ترجمہ دیتے ھیں ، لیکن یہ واضح رہے ... میں لفظي ترجمہ کي رعایت بالکل نہیں کي جاتي - بالعموم ترجمہ ... ھي اصل مضمون کي عبارت کا ایک مسلسل ٹکڑا ھوتا ہے ، اور آیت کو بطور ... کے دھني جانب دیدیتے ھیں - اس آیت میں بھي "لقد جئتم" کا ترجمہ بالکل ... ہے ' صرف حاصل مقصد کو حسب محاورہ لکھدیا ہے -

دارالخلافہ میں ایک جماعت آخری سعی و مجاہدہ کیلیے اٹھہ کھڑی ہوئی' اور دوبارہ اجراے جنگ نے پھر ایک شعاع امید دکھلائی - حالات گو بدستور تھے ' نئی وزارت آیندہ کیلیے باوجود بے سروسامانی کچھہ نہ کچھہ سامان کرسکتی تھی' مگر جنگ کے گذشتہ ایام میں اسکے پیشرو جو کچھہ کرچکے تھے' انکی تلافی محال تھی - وہ محصور مقامات کو رسد نہیں پہنچا سکتی تھی اور محصور قلعوں میں نئی فوج بھی نہیں بھیج سکتی تھی - با ایں ہمہ مالی مشکلات کا انتظام کیا گیا ' اور دو ماہ تک اس جنگ کو جاری رکھا' جسکو ایک ہفتہ اور جاری رکھنے کی قوت بھی تسلیم نہیں کی جاتی تھی ! !

اس عرصے میں امید تھی کہ حالات میں اور تغیرات ہونگے ' اور ایڈریا نوپل کے محاصرے میں دشمن کے لیے مشکلات پیدا ہو جائینگی - اسباب و بواعث کی بحث کا یہ موقعہ نہیں ' انکی تفصیل کسی دوسری جگہ پڑھیے گا ' مگر نتیجہ یہ نکلا کہ حالات کے عین مطابق ' مگر ہماری امیدوں اور ارزوؤں کے خلاف ایڈریا نوپل بھی مفتوح ہوگیا ' اور بظاہر ہر شخص نے محسوس کیا کہ آخری رشتۂ امید جو باقی رہگیا تھا ' اس نے بھی بے وفائی کی :

فان ما تخذ رین قد وقع

میں دیکھتا ہوں کہ (ایڈریا نوپل) کے سقوط کی خبر نے ابناے ملت کی ہمتوں کو پست کردیا ہے - لوگ عموماً نا امید ہوگئے ہیں ' اور اکثروں کے دل بیٹھہ گئے ہیں - یاس و اضطراب کا لشکر جب آتا ہے' تو اسکا پہلا حملہ عقل و دماغ پر ہوتا ہے - لوگ حیران ہیں کہ اب کیا کریں ؟ اور مایوس ہیں کہ اب کچھہ نہیں کرسکتے - مرحوم (غالب) نے اسی عالم کی تصویر کھینچی ہے :

فرصت زدست رفتۂ و حسرت فشردہ پاے
کار از دوا گذشتۂ و افسوں نکردہ کس

حس مصائب رحمت الہی ہے

مصیبت کا احساس غم و ماتم کی صورت میں جسقدر شدید ہو' بہتر ہے' کیونکہ زخم کی تکلیف جتنی سخت ہوتی ہے' اتنی ہی مرہم کے بنانے میں بھی جلدی کی جاتی ہے - اور قدرت الہی کی نیرنگیوں نے اکثر ایسا دکھلایا ہے کہ یاس و ناامیدی جب حد انتہا کو پہنچ گئی ہے' تو اسی کی زمین میں امید کی ازسرنو تخم ریزی ہوئی ہے -

پس موجودہ مصائب کا حس جسقدر درد انگیز ہو' اسکو فال نیک سمجھنا چاہیے ' اور در اصل سچ پوچھیے تو ہماری زبانوں کے آہ و فغاں کو دیکھتے ہوے جسدرجہ درد و الم دلوں میں ہونا چاہیے تھا ' افسوس ہے کہ نہیں ہے - ہم میں کتنے ہیں ' جنھوں نے چند لمحوں کے اضطراب و تشویش سے زیادہ اپنی زندگی اس غم میں تلخ کی ہے ؟ اور پھر کتنے ہیں ' جنکے حلق سے ایک وقت کا کھانا بھی کسی بے چینی کے بعد اترا ہے ؟

میں سفر میں تھا جب سقوط ادرنہ کی خبر آئی - مجھے اسکے بعد متعدد مقامات میں جانے کا اتفاق ہوا ' اور میں نے مسلمانوں کے مختلف طبقات و درجات کی بہت سی آبادیاں دیکھیں - میں نے دیکھا کہ جو گذرنا تھا ' گذر گیا ' لیکن ہماری غفلت و مدہوشی کے اعمال ' اور عیش جوئیوں اور راحت پسندیوں کے اشغال بدستور جاری ہیں - یہ کہتے ہوے خود اپنے تئیں ندامت اور تکلیف ہوتی ہے مگر افسوس کہ کہنا پڑتا ہے -

تاہم یہ ضروری ہے کہ دلوں کی بے چینی میں شک نہیں ' اور ایک تپش جو پہلے نہ تھی ' اب شاید لاکھوں پہلوؤں میں محسوس ہو رہی ہے - اگر ہزاروں ہیں جنھیں خواب غفلت سے مہلت نہیں ' تو انکی تعداد بھی کم نہیں جو گو ابتک بستروں پر لیٹے ہیں مگر اضطراب کی کروٹیں بھی بدل رہے ہیں ' اور یہ یقیناً کار فرماے قدرت کی ایک سب سے بڑی توفیق بخشی ہے - اگر موسم کے بدلنے کا وقت آگیا ہے تو اتنے اثار بھی کم نہیں - ہم نے بڑے بڑے آتشکدوں اور تنوروں کو دیکھا ہے کہ انکے اندر سے آگ کے مہیب شعلے اٹھہ رہے تھے ' حالانکہ چند گھنٹے پیشتر انکی تہ میں چند بجھتی ہوئی چنگاریوں کے سوا اور کچھہ نہ تھا - انھی خاکستر کے تودوں میں چھپی ہوئی چنگاریوں کو جب باد تند و تیز کے چند جھونکے میسر آگئے ' تو چشم زدن میں دھکتے ہوے انگاروں اور اچھلتے ہوے شعلوں سے تنور بھر گیا - پھر کیا عجب ہے کہ سوز و تپش کی جو چنگاریاں اس وقت دلوں میں بجھتی ہوئی نظر آرہی ہیں ' توفیق الہی کی باد شعلہ افروز انھی سے اس آتشکدۂ حیات کو گرم کردے ' جو افسوس ہے کہ روز بروز خاکستر سے بھرتا جاتا ہے ! !

ذلک بان اللہ یولج اللیل فی النہار و یولج النہار فی اللیل و ان اللہ سمیع بصیر (۲۲ : ۶۰)

یہ امید اسلیے ہے کہ قدرت الہی کی نیرنگیوں سے ایسا ہونا کچھہ بعید نہیں - وہ رات کی ظلمت سے دن کی روشنی کو ' اور دن سے رات کو پیدا کرتا ہے ' اور ہماری تمام امیدوں کو دیکھتا اور دعاؤں کو سنتا ہے -

* * *

لیکن مایوسی پیغام موت ہے !

— * —

لیکن ساتھہ ہی افسوس ہے کہ موجودہ حس مصائب اور استیلاے غم و اندوہ کا رخ تنبہ و اعتبار کی طرف نہیں ہے' بلکہ عموما مایوسی اور نا امیدی کی صورت میں ہے - جس طرف دیکھتا ہوں ' سقوط ایڈریا نوپل کے واقعہ پر یاس و قنوط کے جذبات کو احاطہ کیے ہوے پاتا ہوں - لوگ کہتے ہیں کہ اب کیا باقی رہگیا ہے جسکے لیے امید کی جاے ؟ اور بد قسمتی نے کیا چھوڑا ہے ' جو ہمتوں میں مستعدی پیدا کرے ؟ اب یا تو ماتم کی صفیں بچھائیے ' یا سیلاب بدبختی کی رو پر اپنے تئیں چھوڑ دیجیے کہ جب ڈوبنا ہی ہے تو ہاتھہ پانوں ہلانے سے کیا فائدہ ؟

پھر کیا اخری سوالات کا وقت آگیا ؟

— * —

بہتر ہے کہ اس بارے میں میری زبان پر صاف صاف سوالات ہوں : پھر کیا وقت آگیا ہے کہ ہم ہمیشہ کیلیے مایوس ہوجائیں ؟ کیا ہم یہ سمجھہ لیں کہ امید و یاس کی تقسیم میں اب ہمارے لیے صرف یاس ہی رہگئی ہے ' اور تکمیل فنا میں جسقدر وقت باقی رہگیا ہے' اس میں صرف رفتہ کا ماتم ' اور آیندہ کی نا امیدی' دو ہی کام کرنے کیلیے باقی رہگئے ہیں ؟ کیا یہ جو کچھہ ہورہا ہے ' ہماری زندگی کی آخری ساعات اور موت کے احتضار کی آخری حرکت ہے ؟ کیا چراغ میں تیل ختم ہوگیا اور بجھنے کا وقت قریب ہے ؟ **اور سب سے اخر یہ کہ کیا اعداء اسلام اور اسلام کا اخری مقابلہ ہوچکا ' اور (یسوع) کی مصلوب اور مردہ لاش نے خداے حی و قیوم پر فتح پالی ? ?**

میں سمجھتا ہوں کہ یہ سوالات مختلف شکلوں میں آج بہتوں کے سامنے ہونگے - ممکن ہے کہ مایوسی کا غلبہ میرے اعتقاد کو

[و ان] اصابه فتنة [انـ]قلب على وجهه، خسر الدنيا والآخرة، ذالك هو الخسران المبين (۲۲ : ۱۱)

اسکو کوئی فائدہ پہنچ گیا تو مطمئن ہوگئے - اور اگر کبھی مصیبت آپڑی، تو جدھر سے آئے تھے الٹے پانوں ادھر ھي کو لوٹ گئے (یعنے مایوس ہوکر یمان سے ہاتھہ اٹھا لیا) - یہ وہ لوگ ہیں کہ جنھوں نے اپنی دنیا بھی کھوئی اور آخرت بھی، اور یہی سب سے بڑا اور بالکل صریح نقصان ہے -

فرمایا کہ "خسر الدنیا و الآخرہ" کیونکہ مایوسی کے بعد انسان کی قوت عمل معطل ہو جاتی ہے - پھر نہ وہ صرف دنیا ہی میں ناکام و نامراد رہتا ہے، بلکہ عاقبت کی خوشحالی سے بھی اُسے نا امیدی ہی ملتی ہے -

[ا]نسان کا فرض سعی و تدبیر ہے، اور وہ جب تک اس دنیا کی سطح پر باقی ہے، اسکو سعی و کوشش سے باز نہیں آنا چاہیے - ہمارا [ک]وئی عزیز بیمار ہوتا ہے، اور اسکی حالت، صحت کی طرف سے مایوس کردیتی ہے - ڈاکٹر بھی جواب دیدیتے ہیں، تاہم سعی و علاج سے آخری ساعات نزع تک باز نہیں آتے - جب افراد کے ساتھہ ہمارا حال یہ ہے، تو تعجب ہے کہ قوم و ملت کے ساتھہ نہو ؟ [ک]س کو معلوم ہے کہ کب دروازۂ رحمت کھلنے والا ہے، اور کب بارش ہونے والی ہے ؟ دہقان کا کام صرف یہ ہے کہ تخم پاشی کرتا رہے :

چوں دمبدم عنایت توفیق ممکن ست
در تنگنائے نزع نہ کوشد کسے چرا ؟

فتح و شکست کا اصلی میدان

دل کے اندر ہے، نہ کہ اس سے باہر

[ی]ہاں تک میں نے جو کچھہ لکھا، یہ عام انسانی حالت کے [اعت]بار سے تھا، لیکن اب سونچنا چاہیے کہ بہ حیثیت اسلام کے اس [و]قت ہمیں کیا کرنا چاہیے ؟

پھر میں نہیں سمجھتا کہ اگر موجودہ جنگ میں ہر طرف [ن]تیجہ شکست ہی رہا، اور مسلمانوں کو اپنے آخری دنوں میں ایک [سب] سے بڑی نقصان رساں شکست اٹھانی پڑی، تو اس سے فرزندان اسلام [م]ایوس کیوں ہو جائیں ؟ اگر ایڈریا نوپل چھہ مہینے کی عدیم النظیر [م]دافعت، اور آخر کے محیر العقول مقابلۂ و مقاتلے کے بعد، بالآخر قدرتی [اسبا]ب و حالات کی بنا پر مفتوح ہوگیا، تو پھر چالیس کرور فرزندان اسلام کی حصن امید لشکر مایوسی سے کیوں مفتوح ہو جائے ؟ یہ سچ ہے کہ ہمارے دشمنوں نے میدان جنگ میں ہمیں شکستیں دیں، لیکن [ک]بھی وہ اس امید کو شکست نہیں دیسکتے، جو ہر مسلم دل کو اسلام کے خدائے قادر و قیوم سے ہونی چاہیے ؟

ایک لاکھہ سے زیادہ سروی و بلغاری لشکر توپوں کے دھانے [کھول] کر اگر ایڈریا نوپل کی مٹی کی دیواروں کو ڈھا دیتا ہے، تو یہ [ک]ونسا دنیا کا نیا اور عجیب واقعہ ہے ؟ اسمیں اُس قوم کیلیے [ک]ونسی شرم کی بات ہے جس نے سترہ ہزار فوج کے ساتھہ ایک [بے] پناہ اور مٹی کی دیواروں سے بنے ہوے مقام میں چھہ مہینے [تک] مدافعت کی ہو ؟ اسپر ہمیں ماتم نشیں ہونے کی ضرورت [نہی]ں - ہم ایک لمحہ کیلیے بھی یہ نہیں مان سکتے کہ بلغاری سرویوں [نے] ہماری جرأت و شہامت کو شکست دیدی - لیکن اے [ا]ے خاندان اسلام کے ماتم گسارو ! جسکے چالیس کرور فرزند اس [و]قت سطح ارضی پر چلتے پھرتے ہیں ! اگر یہ سچ ہے کہ تمہارے دل [بھ]ی مایوس ہوگئے ہیں، اور تمہارے دل کے اندر خدائے ابراہیم [و] محمد (علیہما الصلوٰۃ و السلام) نے جو چراغ امید روشن کیا تھا، وہ [ا]ب بجھہ گیا ہے، تو پھر اسمیں کوئی شک نہیں کہ واقعی سروی اور [بلغا]ری مجاہدین صلیب نے تم کو شکست دیدی، اور تیرہ سو برس کے اندر دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں اور انسانوں کے بڑے بڑے لشکر جس دشمن کو گرا نہ سکے تھے، آج واقعی بلقان کی چند ریاستوں کے اجماع نے اُسے گرا دیا !!

ہاں اگر یہ سچ ہے تو بیشک تمہاری اُس لافنا زندگی کو، جسے قیصر روم اور کسرائے فارس موت سے بدل نہ سکا تھا، اُس نے مجروح کردیا ہے - تمہارے ان آہنی جسمونکو، جنہیں یرموک کے میدان میں متمدن رومیوں کے لاکھوں تیروں کے نشانے زخمی نہ کرسکے تھے، یقیناً اس نے خاک و خون میں تڑپا دیا ہے، اور تمہارے اُن نشانہائے توحید اور علم ہائے دین الہی کو، جسے اٹھہ صلیبی حملوں کے لاکھوں نیزے بھی نہیں گرا سکے تھے، سچ یہ ہے کہ سرویا کے سور چرانے والوں نے آج پارہ پارہ کرکے گرادیا ہے - پھر اسمیں شک نہیں کہ تم مرگئے - تم، جو کبھی نہیں مرسکتے تھے، یقیناً مرگئے - تم، کہ تمہاری رگوں کے اندر خدا کی روح جلال جاری و ساری تھی، اور اسکی نصرت و حمایت کے ملائکۂ مسومین تمہارے آگے دوڑتے تھے، یقیناً آج مرگئے - پس جس قدر تمکو ماتم کرنا ہے کرلو، اور جس قدر جلد اپنی قبر کھود سکتے ہو، کھود لو، کیونکہ خدا کی رحمت اور دنیا کی زندگی، صرف امید رکھنے والوں کیلیے ہے، اور مایوسی کا نتیجہ موت کے سوا اور کچھہ نہیں - خدا تم کو نہیں چھوڑتا پر تم اسے چھوڑ رہے ہو - وہ تمہاری طرف دیکھتا لیکن تم نے نا امید ہوکر اسکی طرف سے منہ موڑ لیا ! تم کو معلوم نہیں کہ یہی مایوسی ہے جسکو تمہارے خدا نے کفر کی خودکشی سے تعبیر کیا ہے :

من کان یظن ان لن ینصرہ اللہ فی الدنیا والآخرہ، فلیمدد بسبب الی السماء، ثم لیقطع، فلینظر ہل یذہبن کیدہ ما یغیظ ؟ و کذالک انزلناہ ایات بینات، و ان اللہ یہدی من یرید - (۲۲ : ۱۵)

جو شخص مایوس ہوکر اللہ کی نسبت ایسا ظن بد رکھتا ہو کہ اب دنیا و آخرت میں خدا اسکی مدد کرے ہی کا نہیں، تو پھر اسکو چاہیے کہ اوپر کی طرف ایک رسی تانے، اور اسکا پھندا بنا کر اپنے گلے میں پھانسی لگالے اور اسطرح زمین سے (جہاں اب وہ اپنے لیے صرف مایوسی ہی سمجھتا ہے) اپنا تعلق قطع کرلے، پھر دیکھے کہ آیا اس تدبیر سے اُسکی وہ شکایت جسکی وجہ سے مایوس ہو رہا تھا، دور ہوگئی ہے یا نہیں ؟ اسی طرح ہم نے قرآن کریم میں ہدایت و فلاح کی روشن دلیلیں آتاری ہیں، تاکہ تم اسپر غور کرو، اور اللہ جس کو چاہتا ہے اسکے ذریعہ سے ہدایت بخشتا ہے -

ہنوز آں ابر رحمت در فشانست

— * —

سب سے پہلے تو ہم مایوسی کے اس حصے ہی کو تسلیم نہیں کرسکتے کہ دولت عثمانیہ اور ترکوں کی طرف سے بالکل مایوس ہو جائیں اور سمجھہ لیں کہ اس جنگ نے انہیں اب بالکل عضو معطل کردیا - جو کچھہ ہو چکا ہے، ابھی اسکے بعد بھی سنبھلنے کیلیے کئی میدان باقی ہیں اور اگر عبرت و تنبیہ کی یہ سزائیں بے اثر نہ رہیں اور بقیہ قوائے عاملہ کو اُبھرنے اور کام کرنے کی توفیق مل جائے تو اب بھی یہ قوم، جسکی شمشیر اٹھہ سو برس سے علم اسلامی کیلیے مدافعت کر رہی ہے، پنپ سکتی ہے، اور حالات فوراً متغیر ہو جا سکتے ہیں -

دنیا میں ہمیشہ واقعات کا مطالعہ کرنے کیلیے دو طرح کی نظریں رہی ہیں، ایک امید کی اور دوسری مایوسی کی - حکمائے یونان کی نسبت سنا ہوگا کہ اثار و نتائج عالم پر بحث کرتے ہوے ان میں دو مختلف مذاہب امید اور مایوسی کے تھے - پھر جس

جبکه زمین کے کسي گوشے سے صداے همت نهیں آتي' اور جبکه تمام اعضاے عمل جواب دیدیتے هیں' تو امید هي کا فرشته هوتا هے' جو مسکراتا هوا آتا هے' اپنے پروں کو کهولتا هے' اور اسکے سایے میں لیکر' قوت و طاقت' همت و مستعدي' چستي و چالاکي کي ایک روح تازه دلوں میں پیدا کردیتا هے!

دنیا میں کامیابي اعمال کا نتیجه هے' اور اعمال کیلیے پہلي چیز امید هے - جب تک انسان کے اندر امید قائم هے' مصیبتوں اور هلاکتوں کے اگر عفریت بهي سامنے آ کهڑے هوں' تو بهي اسکو شکست نهیں دیسکتے -

اگر خون اور اسکا دوران انسان کي جسماني حیات کیلیے ضروري هے تو یقین کیجیے که اخلاقي و ادبي حیات کیلیے امید اسکے اندر بمنزلۂ روح کے هے - جب تک اسکا دوران دل سے اٹهکر (یا باصطلاح حال دماغ سے نکلکر) جسم کے تمام گوشوں میں حرارت عمل پیدا کر رها هے' اسکي قوت عمل زنده' اسکے اعضاے کار متحرک' اور پاے مستعدي سرگرم تگاپو هیں - لیکن جهاں یه روح حیات دل سے نکلي' پهر جسم انساني کیلیے قبر کے سوا کهیں ٹهکانا نهیں -

ایک شخص جب مایوس هوگیا' جب اس نے یقین کرلیا که اب اسکے لیے دنیا میں کچهه نهیں' جب اس نے فیصله کرلیا که اب خدا اسے کچهه نه دیگا' تو ظاهر هے که اسکا دماغ کیوں سونچے؟ دل میں امنگ کیوں پیدا هو؟ هاتهه کیوں هلے؟ اور پاؤں بڑهنے کیلیے کیوں متحرک هوں؟

قوموں کي زندگي کي ایک بہت بڑي علامت یه هے که انکا دل امید کا دائمي اشیانه هوتا هے' ابر خوه ناکامي و مصائب کا کتنا هي هجوم هو مگر امید کا طائر مقدس' انکے دل کے گوشے سے نهیں اڑتا - وه دنیا کو ایک کارگاه عمل سمجهتے هیں' اور امید کهتي هے که یهاں جو کچهه هے' صرف تمهارے هي لیے هے - اگر آج تم اسپر قابض نهیں هو تو غم نهیں' کیونکه عمل و جهد کے بعد کل کو وه تمهارے هي لیے هونے والي هے -

مصیبتیں جس قدر آتي هیں' وه انکو صبر و تحمل کي ڈهال پر روکتے هیں' اور غم و اندوه سے اپنے دماغ کو معطل نهیں هونے دیتے' بلکه مصیبتوں کو دور کرنے اور انکي صفوں پر غالب آنے کي تدابیر پر غور کرتے هیں - نامرادي انکے دلوں کو مجروح کرتي هے' پر مایوس نهیں کرتي' اور غم کے لشکر سے هزیمت اٹهاتے هیں' پر بهاگتے نهیں -

دنیا ایک میدان کارزار هے' اور جس چیز کو تم عمل کهتے هو' دراصل یه ایک حریفانه کشمکش اور مقابله هے - پس جس طرح جنگ میں رهنے والے سپاهیوں کو فتح و شکست سے چاره نهیں - وه کبهي زخمي کرتے هیں اور کبهي خود زخمي هوتے هیں' اسي طرح دنیا میں بهي جو مخلوق بستي هے' اسے کامیابي و ناکامي اور فیروزمندي و نامرادي سے چاره نهیں - کیا ضرور هے که همیشه هماري هي تلوار اور دشمن کي گردن هو؟ کیوں نه هم اپنے سر و سینے میں بهي زخم کے نشان پائیں؟ بستر پر آرام کرنے والوں کو رونا چاهیے که پاؤں میں کانٹا چبهه گیا' لیکن سپاهي کو زخموں پر زخم کها کر بهي اُف نهیں کرنا چاهیے - کیونکه اس کي جگهه تو بستر نهیں بلکه میدان جنگ هے -

شکست و زخم کا خوف هے تو میدان جنگ میں قدم هي نه رکهو' اور تلووں کو بچانا چاهتے هو تو تمهارے لیے بهتر جگه پهولوں کي سیج هے - چلوگے تو ٹهوکر کهاؤ گے' اور لڑوگے تو زخم سے چاره نهیں - پس اگر ٹهوکر لگي هے تو آنکهیں کهولو اور بیٹهکر رونے کي جگه تیزي سے چلو' کیونکه جتني دیر بیٹهکر تم نے اپنا گهٹنا سهلایا' اتني دیر میں قافله آور دور نکل گیا -

پهر اگر دشمن کي کاٹ نے زخمي کیا هے تو بهاگتے کیوں هو؟ مایوسي خود کشي هے اور امید زندگي - اور زیاده چابکدستي سے پیکار و جنگ کیلیے طیار هو جاؤ - کیونکه جب تک دوسروں کو زخمي کرتے تهے' زیاده همت مطلوب نه تهي' لیکن زخم کها کر تم نے معلوم کر لیا که دشمن توقع سے زیاده قوي هے' اور اب پہلے سے زیاده همت اور مستعدي مطلوب هے -

میں نے کہا که قومي زندگي کی سب سے بڑي علامت یه هے که اسکا هر فرد ایک پیکر امید هوتا هے' اور اپنے دل کو امید کي جگه سمجهتا هے' نه که مایوسي کي - لیکن اتنا هي نهیں' بلکه یوں کهنا چاهیے که زنده قوموں کیلیے مایوسي کے اسباب هي امید کا پیغام هوتا هے' اور مصیبتیں جتني بڑهتي هیں' اتني هي وه اپني امید کو اور زیاده محبت اور پیار سے پالتے هیں - مصیبتیں انکو مایوس نهیں کرتیں' بلکه غفلت سے هشیار کر دیتي هیں' اور عبرت و تنبه کي صورت میں انکے سامنے آتي هیں - وه مصائب کے سیلاب کو دیکهکر بهاگتے نهیں' بلکه اُس راه کو ڈهونڈ هکر بند کرنا چاهتے هیں' جهاں سے اسنے نکلکر بهنے کي راه نکالي هے -

پس مصائب انکے لیے رحمت هو جاتے هیں' اور نامرادي انکے لیے کامیابي کا دروازه کهولدیتي هے - وه جسقدر کهوتے هیں' اتنا هي زیاده پاتے هیں' اور جسقدر گرتے هیں' اتنا هي زیاده مستعدي سے اٹهتے هیں - وهي دنیا جو کل تک انکے لیے نامرادیوں کا دوزخ تهي' یکایک کامیابیوں کا بهشت بن جاتي هے' اور جس طرف دیکهتے هیں' تخت فتح یابي بچهے هوے' اور انهار کامراني بهتي هوئي نظر آتي هیں - یهي بهشت امید هے جسکے رهنے والوں کي نسبت کها گیا هے که:

متکئین فیها علی	کامیابي و فیروز مندي کے تخت
الارائک' لا یرون فیها	پر تکیے لگاے بیٹهے هونگے - غم
شمساً و لا زمهریرا	اندوه کي سوزش و تپش کا انهیں
(۱۲ : ۷۶)	حس تک نهوگا -

کیونکه وه الله کي رحمت سے مایوس نهیں هوتے' پس دنیا بهي انکو مایوس نهیں کرتي -

هلاکت امید اور موت قنوط

—: * :—

لیکن اسي طرح قومي زندگي کے ایام ممات' اور انساني ارتقاے حیات کا سد باب' اُس دن سے شروع هوتا هے' جس دن کاشانۂ دل سے امید کا جنازه اٹهتا' اور مایوسي کا لشکر فتنا امنڈتا هے - جس فرد یا جس قوم کو مصیبتوں اور ناکامیابیوں کے عالم میں مایوس دیکهو' یقین کرو که اسکا آخري دن آگیا - مصیبتیں تو اسلیے تهیں' که غفلت کو شکست او همت کو تقویت هو' لیکن جو لوگ الله کي رحمت سے مایوس هو جاتے هیں' دنیا کے اعمال و تدابیر کا دروازه اپنے اوپر بند کرلیتے هیں' اور یه سمجهه لیتے هیں که اب همارے لیے دنیا میں کچهه نهیں رها' وه تو خود اپنے لیے زندگي کے بدلے موت کو پسند کرتے هیں - پهر دنیا کي کامیابي' زندگي و لڑکر لینے والوں کیلیے هے' مٹ جانے کے مبتلاشیوں کیلیے نهیں هے -

دیکهو! قرآن کریم نے کیسے جامع الفاظ میں ایسے لوگوں کي حالت اور انکي مایوسي کے نتائج کي طرف اشاره کیا هے' اور اُس سے کس چیز کي طرف اشاره نهیں کیا' مگر افسوس که بهت کم لوگ هیں' جو اسکي صداؤں پر کان لگاتے هیں!

و من الناس من یعبد	اور انسانوں میں بعض ایسے هیں جو خدا
الله علی حرف' فان	کي پرستش تو کرتے هیں' مگر انکے
اصابه خیر' اطمان به'	دلوں میں استقامت نهیں هوتي -

مراسلات

صدا به صحرا

بعنے ایک خط

جناب کمال الدین ایڈیٹر مسلم اینڈ اسلامک ریویو

بخدمت

ممبران اجلاس آل انڈیا مسلم لیگ منعقدہ لکھنؤ

— * —

برادران اسلام - السلام علیکم و رحمة الله و برکاته - چند ماه هوے جب میں هندوستان سے چلا - میرے اس سفر نے میری اغراض سفر کے متعلق بہت سے بیوجه قیاسات بعض اصحاب کے دلوں میں پیدا کردیے - بهر حال میں کسی دنیوی مفاد کے لیے یہاں نہیں آیا تھا - **اشاعت و تبلیغ اسلام** میری زندگی کا ایک اعلی مقصد ہ ہے - اسی خیال نے مجھے هندوستان میں جب تک میں وهاں رہا بیقرار رکھا ' اور اس دنیا کی طرف میرے آجانے کا بڑا بھاری باعث بھی یہی تھا - میں یہاں اُن وسائل و اسباب کو دریافت کرنے کے لیے آیا تھا جو اسلام اور علوم اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں یہاں استعمال هو سکتے هیں - لیکن میرے یہاں کے قیام نے مجھ پر بعض سے امور کا انکشاف کیا جو مجھے پہلے معلوم نہ تھے اور [illegible] ہے که شاید آپ میں سے بھی اکثر کو وہ باتیں معلوم نہونگی - جو آپ اپنی آیندہ بہتری اور قومی بہبودی کے وسائل [illegible] اور [illegible] غور کرنے کے لیے جمع [illegible] هیں اور [illegible] خیال [illegible] هوں که اگر [illegible] سے فائدہ [illegible] آپ کی توجه اور غور [illegible] حالات [illegible] طرف [illegible]

[illegible] سلطنتوں کی قطع [illegible]

[illegible]

[illegible] دنیا نصب العین هو رہا ہے [illegible] (مسلمون) جو [illegible] میں هوا ' [illegible] همارے انتظار [illegible] ہے اور همارا نسیاً منسیا هونا اب وقت کا سوال ہے -

بد قسمتی سے هر جگه یورپ کی عالمگیر خواهش اقتدار و تحکم کی روک هم مسلمان هی هوتے هیں' هم هی نے هر جگه عیسائیت کو بحیثیت مذهب مغلوب کیا ہے ' لہذا اگر بعض کلیسیا اور بعض ڈپلومیٹک حلقوں میں هماری هستی پسند نہیں کیجاتی ' تو یه کوئی حیرت افزا بات نه تھی' لیکن اب تو اور وجوہ کو چھوڑ کر محض همدردی انسانی کے متقاضی مغربی بلاد میں بظاهر یہی سمجھا گیا ہے که جہاں تک جلد ممکن هو - همارا خاتمه کر دیا جاوے -

برادران ! اس سے آپ حیران نه هوں که مغربی دنیا نے همارے متعلق یه راے کیوں قائم کرلی ؟ اس کے اسباب دریافت کرنا کوئی مشکل امر نہیں - یورپ نے اسلام اور مسلم کا جو مفہوم سمجھ رکھا ہے اگر وہ صحیح اور درست بُنیاد پر ہے ' تو پھر میں کوئی وجه نہیں دیکھتا که کیوں ایک دل کا صاف انسان' جس کو کچھ بھی همدردی بنی نوع ہے ' یورپ کی اس کام میں مدد نه کرے جس کی غرض یه ہے که **اسلام کو اب دنیا سے مٹا دیا جاے**

لیکن اگر یه امور یورپ میں عمداً غلط بیانیوں اور کسی کو ارادتاً بدنام کرنے کے ارادہ نے پیدا کر رکھے هیں ' تو پھر عام طور پر اهل یورپ کا کیا قصور ہے ؟ اور ایسا هی اس سے بھی کوئی فائدہ مترتب نه هوگا که هم ان غلط بیانی کرنیوالوں اور اپنے بدنام کنندگان کا احتساب کریں - میرے نزدیک بہترین علاج یه ہے که هم یورپ کے مطلع سے اس جہالت کے بادل کو هٹادیں ' جو اس وقت یورپ پر محیط هو کر اهل یورپ کو اسلامی محاسن دیکھنے کے ناقابل بنا رہا ہے -

تعداد ازدواج ' غلامی ' جزیه ' جهاد ' صرف یہی مسائل نہیں جن کی غلط تعبیر کورانه نفرت اور ناحق کے غصه کو بھڑکا رهی ہے ' بلکه اب تو هر ایک اسلامی شعار زیر عتاب هو رہا ہے اور نا قابل اصلاح سمجھا گیا ہے - همارے اصول الہیات هوں یا همارا فلسفه اخلاق ' همارا تمدن هو یا همارا اقتصاد ' همارے خانگی امور هوں یا مجلسی امور' الغرض همارا هر امر بھیانک اور وحشیانه سا نظر آ رہا ہے - همارا مفہوم الوهیت مزیل شان باری تعالی ' اور همارا اندازہ انسانی انسانیت پر حمله خیال کیا گیا ہے - نه تو هم فرقه اناث کی نیک فطرت و عصمت پر ایمان رکھتے هیں [illegible] فرقه ذکور کی قوت افزائی اناث پر بھروسه ہے - کہا جاتا ہے که هم حسد و رقابت سے مغلوب هوچکے هیں اور اسی [illegible] آتش هوس سے مجبور [illegible] مردوں کے خصوصاً [illegible] پیدا [illegible] هم [illegible] [illegible] قدردانی [illegible] حالانکه [illegible] عورتوں [illegible] هم [illegible] تمام مسرت اور [illegible] کے لئے [illegible] قدرت نے عطا فرمائی تھی ' اور اس کا نتیجه یه هوا ہے که هم نے مخلوق کے نصف بہترین حصه یعنے عورتوں کو چار دیواری میں بند کردیا ہے اور جو کچھ اُن میں خیر و خوبی تھی اس طرح اس کا قلعه قمع کردیا ہے - همارے اصول اخلاق بھی عجب بےآهنگی اور بے جوڑ ترتیب اپنے اندر رکھتے هیں - کہیں رهبانیت ہے تو کہیں عیش پرستی - یه بھی کہا جاتا ہے که اسلام جذبات بہیمیه کو تو ضرور مشتعل کرتا ہے لیکن حلیم جذبات کے نمو کیلئے اسمیں کوئی جگه نہیں - اس سے مذهبی خبط بھڑکتا ہے اور اسلام عقل اور حس مشترک کا خون کرتا ہے - یہی [illegible] ہے که مسلم زور و زر سے فتوحات بھی کرلیتا ہے اور تلوار کے [illegible] مفتوحه [illegible] پر قبضه بھی رکھ لیتا ہے لیکن مفتوحه [illegible] عمدہ حکومت کرنا اسلام کا کام نہیں - القصه جہالت [illegible] لی ' تند مزاجی ' درندگی ' عیش پسندی ' نواهی [illegible] مناسبت اور نه معلوم اور کس قدر نفرت انگیز ایسی [illegible] باتیں مغربی لوگوں نے همارے سر تھوپ رکھی هیں اور جن [illegible] ذریعه پادری اپنے نرم الفاظ کے اضافه میں ' اور بین الاقوامی [illegible] طنز آمیز اشارات میں همارے خاص " محاسن " بیان [illegible] تے هیں - یه تو ضرور کہا جاتا ہے که اسلام پر بھی دن [illegible] هیں - اسلام نے بھی بنی نوع کی

داعي اسلام :
جناب خواجه کمال الدین صاحب
[illegible] لندن

صرح کي نظر سے تم دنیا کو دیکھوگے ' وہ اسي رنگ میں نظر آے گي - مایوسي کي نظر سے دیکھو تو اسکے دلائل بھي بے شمار ھیں ' اور امید کا مذھب اختیار کرو تو اسکے پہلو بھي مایوسی سے کم نہیں - اسلام ھم کو ھمیشہ امید کي تلقین کرتا ھے' پس کیوں نہ ھم امید کے پہلوں ھي پرپہلے نظر ڈال لیں ؟

اس اعتبار سے دیکھا جاے تو (جیسا کہ کسي وقت تفصیل سے لکھونگا) با ایں ھمہ حالات ' ترکوں کي طرف سے مایوس ھو جانے کي کوئي وجہ نہیں پاتا -

اور پھر اگر یہ تسلیم بھي کرلیا جاے کہ اب ترکوں کي قوت کا بالکل خاتمہ ھوگیا تو مجکو خدا کیلیے جواب دو کہ کیا تمھارے خدا کي قوت کا بھي خاتمہ ھوگیا ؟ مان لو کہ ترکوں کي تلوار زنگ آلود ھوگئي تھي اور اب ٹوٹ کر انکے ھاتھوں سے گرگئي ھے ' لیکن کس کو معلوم ھے کہ ابھي خدا کے لا زوال خزانۂ نصرت میں اور کتنی غیر مستعمل تلواریں پڑي ھیں' جنکو وہ اپنے دین مبین اور کلمۂ محبوب کي حمایت کیلیے چمکا سکتا ھے ؟ اسلام ایک قوت الہیہ ھے ' جس کي زندگي انسانوں اور قوموں سے وابستہ نہیں ھے ' بلکہ قوموں کي زندگي اسکي متابعت اور معیت سے وابستہ ھے - پھر قومیں کرسکتي ھیں اور انسانوں کے فاني جسم مٹ سکتے ھیں ' پر وہ نہیں مٹ سکتا - وہ اپنے خداے لا زوال کي غیر فاني قوت کے ساتھہ ھمیشہ سے ھے اور ھمیشہ رھیگا ' کیونکہ وہ صداقت ھے' اور صداقت کب نہ تھي' اور کب نہیں رھیگي ؟

اسلام کا ظہور ترکوں کے ظہور کے ساتھہ نہیں ھوا ھے' بلکہ ترکوں نے اسکے دم سے اپني ھستي کو برقرار رکھا ھے - کیا تیرا سو برس پہلے جب غار (حرا) کے غاروں سے حق کي روشني چمکي' تو اس وقت ترکوں کا ھاتھہ اسکا محافظ تھا ؟ کیا (بدر) اور حنین کے میدانوں میں ترک تھے جنمیں سے تین سو فاقہ مستوں نے تین ھزار جوانان عرب کو خاک و خون میں ملادیا تھا ؟ کیا (یرموک) اور (قادسیہ) کے معرکہ ھاے خونین میں وہ ترک ھي تھے' جنھوں نے رومیوں اور ایرانیوں کي ھزاروں لاشوں سے صحراے شام و مدائن کو بھردیا تھا ؟ وہ قوم جس نے تخت کسری کے ھزارھا سالہ عظمت کا خاتمہ کردیا تھا ' ترکوں کي تو نہ تھي - وہ ' جس نے سپہ سالار روم کے سامنے اپنے نیزے کو ریشمیں قالین کے اندر سے زمین میں چبھو دیا تھا ' یقیناً کوئي ترک تو نہ تھا -

پھر (دمشق) اور (بغداد) کے تخت پر کون تھا ؟ اور کن کے گھوڑے تھے ' جنھوں نے (بحر الکاہل) کي مہلک طوفانوں سے گذرکر جبل الطارق پر علم توحید بلند کردیا تھا ؟ ترکوں کو تخت خلافت اسلامي پر قدم رکھے کتنے دن گذرے ھیں ؟ خدا کیلیے ان سوالوں کا جواب دو! ترکوں سے پہلے جس قوت نے ھمیشہ علم توحید کي حفاظت کي ھے ' کیا وہ آج ترکوں کے بعد کسي دوسري قوم کو بھیجکر نہیں کرسکتي ؟ نادانو! تم نے اگر اللہ کي بخشي ھوئي حکومت و عزت کو کھو دیا ھے تو غم نہیں ' لیکن یہ کیا بدبختي ھے کہ اپنے دلوں اور دلوں کي روح امید کو بھي کھو رھے ھو ؟

اس تیرہ سو برس کے اندر کتني قومیں آئیں ' اور اپني اپني باري میں حفاظت اسلام کي خدمت انجام دیکر چلي گئیں - جب تک انھوں نے اسلام کا ساتھہ دیا اور اپنے اعمال و اعتقادات میں اس سے منھہ نہیں موڑا ' اس وقت تک وہ بھي انکے ساتھہ رھ ' لیکن جب انھوں نے اپني صلاحیت اور قابلیت کھودي ' اور اس مقصد کو بھول گئے ' جسکي انجام دھي کیلیے زمین کي وراثت انکو دي گئي تھي ' تو انکا دور کار فرمائي ختم ھوگیا ' اور اللہ نے اپنے دین کي حفاظت کي امانت کسي دوسري جماعت کے سپرد کر دي - وہ اپنے کلمۂ مقدس کي حفاظت کیلیے ھمارا محتاج نہیں ھے ' بلکہ ھم اپنے زندگي کیلیے اسکے دین مبین کي خدمت گذاري کے محتاج ھیں :

یا ایھا الناس ! انتم الفقراء الی اللہ ' واللہ ھوالغني الحمید - ان یشاء یذ ھبکم ویات بخلق جدید - وما ذلک علی اللہ بعزیز (۳۵ : ۱۷)

اے لوگو ! تم اللہ کے دروازۂ فضل و توفیق کے محتاج ھو' اور اللہ تو بے نیاز اور بے نیازي کي تمام صفتوں سے متصف ھے - اگر وہ چاھے تو تم کو چھوڑدے' اور تمھاري جگہ اپني دوسري مخلوقات لا بساے ' اور ایسا کرنا اسکے لیے کچھہ مشکل نہیں -

دوسري جگہہ سورۂ (نساء) میں ارشاد ھوا :

وان تکفروا فان للہ مافي السموات ومافي الارض وکان اللہ غنیا حمیدا - و للہ ما فی السماوات و ما فی الارض ' وکفی باللہ وکیلا - ان یشا یذھبکم ایھا الناس ! ویات باخرین ' وکان اللہ علی ذالک قدیرا (۴ : ۱۳۳)

اور اگر تم اسکے آگے نہ جھکوگے تو وہ تمھارا کچھہ محتاج نہیں ھے ' کیونکہ آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھہ ھے' سب اللہ ھي کے زیر حکم ھے اور وہ بے نیاز اور بہمہ صفت موصوف ھے - اگر وہ چاھے تو اے مغرور انسانو! تم سے اپني زمین کو خالي کردے اور اسکي جگہ دوسري قوموں کو لا بساے' اور وہ ایسا کرنے کي پوري قدرت رکھتا ھے -

لا تا یسوا من روح اللہ !

نومید مشو ' کہ نا امیدي کفر است

پھر یہ ممکن ھے کہ اس کائنات ارضي کا ھر مخلوق نا امید ھو جاے ' یہ بھي محال نہیں کہ دنیا کي تمام قومیں اور تمام انساني جماعتیں مایوسی کو اپنا قبلۂ مقصود بنالیں ' لیکن جن لوگوں کے دلوں کو اسلام کی امانت سپرد کي گئی ھے ' وہ تو کبھی مایوس نہیں ھوسکتے - اسلام سر تا سر امید ھے ' وہ جب کبھی کسي انسان کا ھاتھہ پکڑتا ھے تو پہلي چیز جو اُسے دیتا ھے وہ امید ھي ھے - اسکي اصطلاح میں ایمان امید کا نام ھے' اور مایوسي کفر کا مبدأ ھے - حضرت یعقوب نے اپنے بیٹوں کو نصیحت کی تھي کہ :

لا تا یسوا من روح اللہ ' انہ لا یا ئس من روح اللہ الا القوم الکافرون (۱۳ : ۸۸)

خدا کي روح رحمت سے مایوس نہو' اسکي رحمت سے کوئي مایوس نہیں ھوسکتا مگر وھي بدبخت قومیں ' جنھوں نے اپنے دلوں کو کفر کا آشیانہ بنا لیا ھے -

اسکي پہلي آواز اپنے ھر پیرو کیلیے یہ ھے کہ " لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ! ! " وہ مایوسي کو کسي حال میں ایک مومن کیلیے جائز نہیں رکھتا اور کہتا ھے کہ : ومن یقنط من رحمتہ ' الا الکافرون ؟ دنیا میں مسلمان مایوسي کیلیے نہیں پیدا کیے گئے ھیں' وہ صرف امید کیلیے ھیں ' اور جس دن اسکے لیے نہوں ' اس دن وہ مسلمان بھي نہیں - یہ موقعہ اسکي تفصیل کا نہیں' مگر اس آیت کریمہ کو یاد کرو جس سے اس مضمون کا افتتاح ھوا ھے - خدا نے مایوس ھو جانے والوں کي نسبت فرمایا کہ اگر وہ مایوس ھوگئے ھیں تو انکے رھنے کیلیے میري پیدا کي ھوئي دنیا موزوں نہیں " فلیمدد بسبب الي السماء ' فلیقطع " انکو چاھیے کہ رسي کا پھندا گلے میں ڈالکر خود کشي کر لیں ' کیونکہ مایوسي کي دوسري منزل خود کشي ھي ھے -

" الہلال " اپني ھر اشاعت میں اس صداے الہي کو دھرا تا ھے :

لا تہنوا ولا تحزنوا ' و انتم الا علون ان کنتم مومنین -

بدل دینا ایک بڑا بھاری کام تھا - چنانچہ اس کمینہ اور گندے سر انجام دینے کے لیے بدگو، مفتری، جھوٹ بولنے والوں کی ایک نسل پیدا ہوگئی - ترکوں کے برخلاف بلحاظ قوم تو کیا ہو سکتا تھا، اس لیے ہر ایک قابل نفرت امر اسلام کے سر تھوپا گیا - کیونکہ یہ ترکوں کا مذہب تھا، اور اُس مذہب کو جو ... امن، روشنی، اور تہذیب لایا، اور جس کی تعلیم نے کل ... جدیدہ کے بنیادی اُصول تعلیم کیے، اُس مذہب کو تاریک ترین رنگوں میں ظاہر کیا گیا جس کا نتیجہ موجودہ حالات ہوگئے -

خدا تعالی کی مصلحت نے ہمیں برطانوی سلطنت کے زیر سایہ رکھا ہے اور کئی طریق پر یہ سلطنت ہمارے لئے مفید ہوئی ہے - اب بھی انگریزی قوم انصاف و نصفت شعاری کی حامی ہے - اب بھی کمزور کا ساتھ دینا اس قوم کا شعار ہے اور مجھے یقین کامل ہے کہ اگر عمدہ رہنمائی سے باضابطہ کوشش کی ... اور ہم نے اپنے معاملات سے یہاں کے لوگوں کو اطلاع دی تو یقیناً یہاں پالیسی بدل سکتی ہے - علاوہ ازیں "جان بل" اپنے معاملہ کو خوب سمجھتا ہے اور کسی کے لیے اپنے معاملہ کو نہیں بگاڑ سکتا -

جن لوگوں نے ہمارے خلاف یہ صورت حال پیدا کر رکھی ہے وہ بھی بڑے ہوشیار ہیں، وہ بھی کوشش میں لگے ہی رہتے ہیں ... یہاں کے متدین لوگوں کو ہمارے معاملات اصلی حالت میں نظر نہ آویں - وہ جانتے ہیں کہ مسلمانان ہند کی متفقہ آواز اگر یہاں پہنچ گئی تو یہاں کے خیالات اور راے کے بدلنے کے لئے کافی ہوگی - اسلیے ہمارے حالات اور کاروبار کو اچھے طور پر یا نہایت ہی خفیف کر کے بیان کرنے میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑتے - مثال کے طور پر میں اُس دلچسپی کا ذکر کرتا ہوں جو آج کل ہمیں معاملات ترکی سے ہے - وہاں سلطنت کے بڑے بڑے شہروں میں آپ عظیم الشان وقیع جلسہ کر رہے ہیں، جن کی اہمیت نے اعلی ... سلطنت تک کو آپ کا ہمدرد بنا رکھا ہے - لیکن یہاں کا ... پال مال گزٹ اپنے ناظرین کی آنکھوں میں خاک ڈالتا ہے، جب وہ اپنی ۳۱ - کی اشاعت میں بیان کرتا ہے کہ کلکتہ، لاہور، یا ... مقامات کے اسلامی جلسے جو بلقانی جنگ کے متعلق برطانوی ... عمل پر ہو رہے ہیں، چنداں قابل التفات نہیں - کیونکہ نوجوان ... کی طرح یہ جلسے بھی چند نوجوان مسلمانوں کی شورش سے ہیں - ... مسلمان قوم تو اسوقت سخت گھبراہٹ اور بے چینی میں ہے ... کنسرو یٹو جماعت کا یہ آرگن لوگوں کو یقین دلاتا ہے کہ ... ترکی سے کوئی تعلق نہیں اور نہ مسلمانان ہند کو اس ... انجام ترکی کے متعلق تشویش ہی ہے، بلکہ یہ تو انڈیا مسلم لیگ ... چند نوجوان ممبروں کی کارروائی ہے - جب ہماری حکمران قوم ... یہ بدقسمتی ہے کہ اُس میں ایسے ناقابل اعتبار وقائع نگار اور ... غلط راے پیدا کرنے والے ایسے نا اہل انسان پیدا ہوتے ہیں، تو ... اگر وہ کوئی غلطی کر گذرے تو اُس قوم کا کیا قصور؟ یہ تو ... ہم قوم کا پہلا فرض ہے کہ وہ اپنے حکمرانوں کو اپنے حالات سے ... اطلاع دینے کا مناسب انتظام کریں - ہمارے برادران وطن بھی ... ہی ہوشیار اور سمجھدار ہیں - مدت سے انھوں نے اِس راز کو سمجھ لیا ہے اور نہایت ہی اطمینان بخش اس کا علاج کرلیا - ... نے یہاں نہایت ہی نامعلوم لیکن نہایت ہی کارگر ذرائع ... رکھے ہیں جن سے وہ اپنے مفید خیالات پیدا کرنے میں کامیاب ... ہیں اور اپنی پیش بینی کے ثمرات حاصل کر رہے ہیں -

برادران قوم! آج آپ لکھنؤ میں اُن امور پر غور کرنے لئے جمع ہوے ہیں جو بالکل آپ کے قریب پیش نظر ہیں - لیکن ... اپنے ہم وطن ہندو بھائیوں کی طرح الگ تھلگ کی چار دیواری میں اپنے اغراض و مفاد کو محدود نہ کرو - مسلم تو کل روے زمین کا باشندہ ہے - اُس کا وطن تو کل دنیا ہے - وہ تو نواحی حالات کا غلام نہیں *

برادران! تمھیں ایک دن خدا اور اس کے رسول کے سامنے حاضر ہونا ہے جس نے تم میں اپنا مقدس پیغام چار دانگ عالم میں پہنچانے کیلیے ودیعت کیا ہے لیکن اب نصف دنیا کا دروازہ تم پر بند ہونے لگا ہے اور بقیہ نصف دنیا میں تمہارے دشمنوں نے تمہارے دن گن چھوڑے ہیں - ان حالات کے پیدا کرنے کا ذمہ دار ایک حد تک یورپ کا وہ شوق بھی ہے، جس کے ماتحت وہ کل دنیا پر اپنی عظمت قائم کرنے کی فکر میں ہے - لیکن اس کا بڑا بھاری باعث وہ غلط راے اور غلط محاکمہ، اور غلط مفہوم ہے - جو مغرب میں اسلام کے متعلق قائم ہوچکا ہے - یہ افترا اور بہتان جو ہم پر یہاں لگاے جاتے ہیں کچھہ تو پادریوں کی کارروائی ہے اور کچھہ ایک سخت گہری پولیٹکل مصلحت کا نتیجہ ہے - بدگو مفتریوں کے نہ تھکنے والے قلم نے ہم کو زیادہ تر نقصان پہنچایا ہے - اب اگر ضرورت ہے، تو اس کے مقابل ایسے ہی قلم کی ہے جو حمایت میں اُٹھے! یاد رکھو اور خوب یاد رکھو یورپ کے آلات حرب تمھیں اس قدر خاک میں نہیں ملا رہے ہیں، بلکہ یورپ کی گمراہ کردہ وہ عام راے یہ کام کر رہی ہے جو ہمارے متعلق ہے اور جس نے یہ ایام بد ہمارے لیے پیدا کردیے ہیں - خدا نے چاہا تو ترک تو اس مصیبت سے نکل ہی جاوینگے - لیکن ہمارا بہ حیثیت قوم روے زمین پر قائم رہنا اُس راے اور محاکمہ کی تبدیلی پر منحصر ہے جو نہایت رذیل طریق پر ہمارے خلاف قائم ہوچکی ہے -

برادران! یہ ایک بڑا بھاری مسئلہ آپ کے سامنے ہے اور آپ کی فوری اور آپکی توجہ اور غور کو چاہتا ہے - میں تو یہاں عاجزانہ طریق پر اپنی مذہبی دھن میں آنکلا تھا اور دولت کمانا تو میرا مقصد ہی نہ تھا - میں تو خود اپنی روز افزوں چلتی وکالت کو پیچھے چھوڑ آیا ہوں جسکے متعلق آپکا انتخاب کردہ پریسیڈنٹ آپکو اطلاع دیگا - لیکن مجھے یہاں آکر اپنے ارادہ کو کچھہ بدلنا پڑا - میں اپنے نقصوں سے واقف ہوں اور یہ بڑا بھاری کام ہے جو میرے سامنے ہے اور اس کام کا حق اُسی صورت میں ادا ہوسکتا ہے جب ہمدردانہ کوشش مل جل کر ہو - میں تو دل سے چاہتا ہوں کہ میری جگہ کوئی مجھسے بہتر اور زیادہ کامل انسان آئے - میرا دل چاہتا ہے کہ لندن میں اپنے روزانہ اور ہفتہ وار اخبار ہوں جو ہزاروں میں مفت تقسیم ہوں، کوئی کامریڈ ہو، کوئی محمدن ہو، کوئی آبزرور ہو، کوئی ریویو آف ریلیجنز، کوئی زمیندار ہو"

خدا آپ کے ساتھہ ہو اور آپ کے دلوں میں وہ ضروری باتیں القا کرے جس سے آپ کے معاملات کل روئے زمین پر مضبوط و مستحکم ہوں -

خواجہ کمال الدین } کہتہ دیسی بھائی ۱۵۸ - ملبت اسٹریٹ - لندن

الہلال کی ایجنسی

— * —

ہندوستان کے تمام اردو، بنگلہ، گجراتی، اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے، جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے، روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں، تو اپنے شہر کیلیے اسکے ایجنٹ بن جایئے -

اس حد تک تو ضرور خدمت کی ہے کہ وحشی اقوام کی اصلاح کی ہے - اسلام اب بھی مغربی تہذیب اور مغربی مذہب کا راستہ صاف کرنے میں بعض جگہ کام آسکتا ہے - مثلاً وسط افریقہ میں - لیکن جہاں اب کچھہ تہذیب و ترقی ہوچکی ہے - وہاں اسلام کو اپنے سے بہتر چیز کے لیے جگہ خالی کر دینی چاہیے -

یہ مختصر سا خلاصہ ان امور کا ہے ' جو اخبارات ' میعادی رسائل ' کتب ' تھیٹر ' تماشہ گاہ ' تصاویر متحرک ' اور عام گفتگو کے ذریعہ مجھہ پر اپنے تعلق اور اپنے مذہب کے متعلق صرف چھہ ماہ کی میعاد میں منکشف ہوے - حالانکہ گذشتہ بیس سال سے مذہب ہی میرے زیر مطالعہ رہا لیکن یہ باتیں بیس سال میں مجھے اپنے اور اپنے مذہب کے متعلق سمجھہ نہ آئیں ' اور آتی بھی کس طرح ' جبکہ یہ سب کی سب باتیں دروغ ' افترا ' اور نہایت ہی بیجا غلط بیانی ہے - اس میں شک نہیں کہ ابتدا میں یہ امور بعض دشمنان اسلام نے عمداً یہاں پیدا کر دیئے - لیکن اب تو یورپ میں لکھوکھا کا یہی یقین ہے اور انگلستان کا اسمیں کوئی استثنا نہیں - لہذا یہ اسی غلط یقین اور غلط محاکمہ کی بنیاد پر ہے کہ یورپین اقوام ہمارے مخالف طبع بعض باتیں سوچا کرتی ہیں اور ایسا کرنے میں وہ اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتی ہیں - وہ اپنے غلط خیال و محاکمہ میں بنی نوع کی بہبودی چاہتے ہیں اور اس کے مذبح پر وہ ہم کو قربان کرنا پسند کرتے ہیں - ہم پر یہ الزام ہے کہ ہم نے نصف دنیا کو خراب کر رکھا ہے اور اسلئے یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ بقیہ نصف کو ہمارے مضر اثر سے بچا لیا جاوے - لہذا یہ کوئی حیرت افزا امر آپ نہ سمجھیں ' جبسا کہ میں نے معتبر ذرائع سے سنا ہے کہ امریکہ میں ریاستہاے متحدہ بذریعہ قانون مسلمانوں کا سرزمین امریکہ میں روکنے کا ارادہ رکھتی ہیں - ایسا ہی یہ امر بھی کچھہ عجیب نہیں اگر یورپ ' جو اس وقت خود بخود ہی خیر خواہی خلق اللہ کا محافظ بن بیٹھا ہے ' اسلامی سلطنتوں کو خاک میں ملانے کی تجویز میں ہے - ممکن ہے کہ اسلامی سلطنتوں کی تقسیم یورپ نے اپنے درباروں میں مدت سے ٹھہرا رکھی ہو - مگر وہ تقسیم اب گذشتہ دس سالوں کے اندر اندر معرض عمل میں آرہی ہے - جب ان کے نزدیک اسلام بنی نوع کے لئے لعنت کا حکم رکھتا ہے تو پھر جلدی جلدی یہ دور ہو ' اتنا ہی اچھا ہے - یہی توجہ بظاہر نظر آتی ہے کہ یورپ بالکل خاموش رہا اور سرد مہرانہ بے اعتنائی سے ان وحشیانہ مظالم اور خلاف انسانیت ظالمانہ حرکات کو دیکھتا رہا جو ہزاروں ایسے مسلمانوں کی موت کا باعث ہوے جو ہرگز شامل جنگ نہ تھے - تھریس ' مقدونیہ اور البانیہ میں تمام اصول انسانیت ' شرافت بلکہ اور مذہبی نیکوکاری وحشیوں کے پاؤں تلے روندے گئے - تمام قوانین و ضوابط جو ھیگ کانفرنس نے بنائے ' وہ جانب اعدا ' طرابلس میں توڑ دیئے گئے - لیکن یورپ پر اس کا اثر نہ ہوا - چند جانداروں کی عدیم المثال مظالم سے کوئی خفیف سا افسوس و رنج بھی اہل یورپ کو نہ ہوا - بلکہ ان پر پردہ ڈالنے اور ان کو خفیف کر کے دکھلانے کی کوشش کی گئی اور ان کی تشریحات کی گئیں - مثال کی ییگھی ہے ' جو اتفاقاً اسی دن یہاں کے اخبار ڈیلی نیوز میں شائع ہوئی جس دن میں یہ خط لکھہ رہا ہوں ' معلوم ہوجائیگا کہ کس طرح یہ کہا مہذب انسانوں سے حقیقی واقعات چھپائے اور ان مظالم کے متعلق محاکمہ کرنے میں ان کو گمراہ کیا جاتا ہے :

قتل عام مقدونیہ

جناب - ہم میں سے بعض اپنے عیسائی بھائیوں کے خلاف الزام یقین کرنے کے کیسے حریص ہیں ' لیکن الزامات خواہ کیسے ہی خطرناک ہیں ' اگر سچ بھی ہوں تو بھی ایک ترک کو اس کے خلاف شکایت کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں - کیونکہ یہ تو اس کے اپنے ہی ہاتھہ کا بویا ہوا پھل ہے جو آج کاٹنا پڑا - جو خوفناک نقشہ سنہ ۱۸۹۶ ع کے قتل عام آرمینیا کا ایک چشم دید گواہ نے مجھہ سے بیان کیا تھا ' اس کا اثر اس وقت تک میرے دماغ پر ہے - اگر عیسائی باقاعدہ افواج نے ایسے افعال کئے ہیں جو کہ عیسائی کے شایان نہ تھے تو وہ اس تعلیم کا نتیجہ ہے جو مدت سے مسلمانوں نے ان کو دی ہے اور یہ ایک مزید وجہ ہے کہ مسلمانوں کی حکومت کو اب مٹادیا جائے - ایک ظلم پسند قوم یا تو نوجب آرمینیوں کی طرح تبدیل ہوجائیگی یا اہل کریٹ کی طرح تند خو ہوجائیگی - مسلمانوں نے ہر جگہ مصر اور ہندوستان میں عیسائی حکومت سے فائدہ اٹھایا لیکن عیسائیوں کی حالت تو کہیں بھی اسلامی حکومت کے ماتحت درست نہ ہوئی - اگر یہ الزامات صحیح ہیں تو بیشک یہ ایک نہایت ہی دردناک مثال ہیں -

سینٹ مارکس وکٹر — لا یونیل لوئیس

وائٹ ہیون — ۱۴ فروری سنہ ۱۹۱۳ ع

اسمیں شک نہیں کہ انگلستان کو جو مراعات ہماری ہیں ' ان کیوجہ سے وہ بیشک اب تک الگ رہا ہے ' لیکن مجھے خطرہ ہے کہ ہماری مینہ پستی اور ہماری معکوسی فطرت تو کچھہ ایسی ناقابل اصلاح سمجھی گئی ہے کہ شاید انگلینڈ اب ایسے ہموطن کا ساتھہ نہ دے - ابھی ابھی اس کی پشتینی دوستی مبدل بغیر جانب داری ہوچکی ہے اور یہ غیر جانب داری بھی ممکن ہے قائم رہے یا نہ رہے -

برادران ! جسمانی طور پر تو میں آپ سے بہت دور ہوں لیکن میرا دل آپ کے ساتھہ ہے - میری یہ چٹھی جس تکلیف کا باعث ہوگی اس کی کیفیت اور کمیت کو میں یہاں بخوبی محسوس کر رہا ہوں ' لیکن آپ صبر سے کام لیں اور نہایت ٹھنڈے دل کے ساتھہ ان تجاویز پر غور کریں ' جن سے اس مصیبت کا علاج ہو - ہمارے متعلق یورپ نے جو محاکمہ اور قیاس کیا ہے اگر وہ درست ہے ' تو پھر شکوہ و شکایت ہی کیا - اگر ہمارے دن لوگوں نے اب تک چھوڑے ہیں تو پھر ہم اس بات کے ہی مستحق ہیں ' لیکن اگر یورپ دیدۂ جہالت میں غرق ہے اور ہمارے متعلق عمداً افتراء اور غلط بیانی کا شکار ہو رہا ہے تو پھر ہمارا فرض ہے کہ ہم یورپ کو اس غلطی سے نکالیں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آزادی اور حریت کی جس سرزمین میں بیٹھا ہوں اس میں ہمیں اپنے ایسے انسان ملیں گے - زیادہ توضیح کے لئے میں آپ کو آج سے پچاس سال پہلے کے دن یاد دلاتا ہوں جبکہ انگلستان ترکی کا دوست تھا - اس وقت ہم انگلستان کی مدد پر حصر کرتے تھے -

اگر گلیڈسٹن کی متعصب مسیحی فطرت اسلام کو نہ دیکھہ سکتی تھی ' اور وہ یہی چاہتا تھا کہ ترک بیک بینی و دوگوش یورپ سے نکال دیئے جائیں تو حرج نہ تھا - اس کے برخلاف ایک زبردست جماعت بھی تھی جس کا گلیڈسٹن کو مقابلہ کرنا تھا - چنانچہ وہ دنیا سے رخصت ہوگیا ' لیکن اس آرزو کو ساتھہ ہی لے مرا - انگلستان کی محبت عثمانیہ کو نفرت عثمانیہ سے

اختــــلال دولت عثمـــانیہ
اور
مصـــائب اسلامی

حضرت مولانا - السلام علیکم - آجکل جو مصائب اسلامی دنیا پر حسب مشیت ایزدی نازل ہو رہے ہیں ' وہ اظہر من الشمس ہیں - وہ مسلمان خوش قسمت ہیں جو اخباری دنیا سے باہر رہتے ہیں - جنکو اسوقت تک معلوم بھی نہیں کہ قسطنطنیہ کہاں ہے ؟ کہاں جنگ ہو رہی ہے ؟ اور فریقین جنگ کون ہیں ؟ ایسے بیخبر مسلمانوں کی تعداد بھی کروروں سے کم نہیں ' مگر جو لوگ جانتے ہیں کہ قسطنطنیہ مرکز خلافت ہے اور اسوقت صلیب پرستوں کی مظفر و منصور فوجیں اِس اسلامی مرکز کے دروازہ تک پہونچگئی ہیں اور بزور شمشیر دروازہ توڑکر اندر داخل ہونیکے لیے تیار ہیں' ایسے لوگوں کی تعداد بھی اسوقت کروروں سے کم نہیں - یہاں پرسوں پنجشنبہ کے روز معلوم ہوا کہ بلغاریوں نے ایڈریا نوپل تسخیر کرلیا ' توحید رھانسے رخصت ہوئی اور تثلیث کا دور دورہ شروع ہوگیا - میری زبان سے اسوقت بے اختیار یہی نکلا " یالیتنی مت قبل ھـذا وکنت نسیاً منسیا " اب بہر حال جنگ کا خاتمہ ہے - عارضی صلح کے خاتمہ پر بلغاریوں نے جو دھمکی دی تھی اور جسکی وقعت ہماری اِسلامی نظر میں گیدڑ بھبکی سے زیادہ نہ تھی ' اسکی واقعات نے تصدیق کر دی -

اب میں اپنے چند خیالات جناب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں - مجھے یقین ہے کہ یہی خیالات اسوقت لاکھوں مسلمان دلوں میں موجود ہونگے اور اگر آپ اپنی راے ان خیالات کے متعلق اپنے اخبار کے ذریعہ سے ظاہر فرمائیںگے تو خالی از فائدہ نہوگا -

جسوقت بلغاریوں نے قرق کلیسا پر صلیب کا جھنڈا نصب کیا اسیوقت مسٹر گلیڈسٹن کی آرزو کی تکمیل ہوگئی ' یعنی خداوند واحد کے پرستاروںکا سرزمین یورپ سے نام و نشان مٹ گیا : اللهم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء !!

اب بھلا اس صلیبی سیلاب کو کون روک سکتا ہے ؟ خدا کے لیے تو بلاشک سب کچھہ ممکن ہے مگر خدا کی جو مشیت ہے وہ ان اسباب سے صاف ظاہر ہے جو اوسنے اسوقت پیدا کررکہے ہیں - ترکوں میں نہ تو اتفاق ہے نہ دولت ' نہ علوم اور نہ قوت انتظامیہ - البتہ بلحاظ شجاعت و شہامت وہ اسوقت بھی دنیا میں اپنی نظیر نہیں رکہتے مگر خالی شجاعت سے بنتا ہی کیا ہے سوڈان کے درویش جس قسم کے بہادر تھے وہ دنیا کو معلوم ہے - آخری جنگ میں انکی یہی شجاعت ہی اونکی شکست کا باعث ہوئی - ترکوں کے مقابلہ میں ایک طرف تو تمام صلیبی دنیا ہے اور دوسری طرف خود اندرونی فساد ہے - میں نے جسوقت آپکا وہ پرچہ دیکہا جسکے ٹائیٹل پیج پر ناظم پاشا گولی کھا کر گرتا ہوا نظر آتا تھا تو میری زبان سے بے اختیار نکلا کہ " خدا حافظ اوس قوم کا " جسکے گہر کے دروازہ تک زبردست دشمن پہنچگیا ہو اور وہ آپسمیں ایک دوسریکو بندوق کا نشانہ بنا رہی ہو "

ترک کیوں مغلوب ہوئے ؟ اسکے جواب میں خود اہل یورپ تسلیم کرتے ہیں کہ بلقانیوں نے ترکوں کو مغلوب نہیں کیا ' بلکہ بلقانیوں کے سامان رسد رسانی نے ترکوں کے سامان رسد رسانی کو مغلوب کرا لیا - یعنی یہ جنگ سپاہیوں کی جنگ نہیں تھی بلکہ بلغاری محکمہ کمسریٹ ' ترکی محکمہ کمسریٹ سے لڑ رہا تھا - بلغاریوں کے پاس کہانیکو موجود تھا اور بیچارے ترک بھوکہے تھے - میرے خیال میں اس بد انتظامی کا ذمہ دار کوئی خاص شخص نہیں ' بلکہ اسکا باعث عام خرابی نظم و نسق ہے جس سے غالباً ترکی گورنمنٹ کا کوئی محکمہ بھی آزاد نہیں -

پس ایسی صورت میں اگر آغا خاں نے ترکوں کو یہی مشورہ دیا کہ اب آیندہ کے لیے یورپ کو ترک کردو اور ایشیا کو اپنا موطن سمجھو تو اسمیں کیا برائی ہے ؟ قدرت نے سامان ہی ایسا مہیا کر دیا ہے کہ لا محالہ یورپ چھوڑنا پڑے - مسلمانوں کے لیے تو یہی غنیمت ہے کہ کسیطرح ترک ایشیا ہی میں اپنا قدم مضبوطی سے جمالیں' ورنہ سامان تو کچھہ ایسا نظر آتا ہے کہ یہاں بھی انکو آرام و چیـن نصیب نہ ہوگا -

(۲) مجھے سخت تعجب ہوتا ہے جبکہ میں بعض سر برآوردہ اسلامی اخبارونمیں اس امر کی تحریک دیکھتا ہوں کہ مسلمانوں کو یورپین ساخت کی اشیا کا استعمال ترک کردینا مناسب ہے -

پولیٹکل ماتحتی کا لازمی نتیجہ تمدنی اور تجارتی ماتحتی ہے یورپ کے اسباب کا بائیکاٹ کرنا قریباً ایساہی نا ممکن ہے جیسا کہ آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا - ممکن ہے کہ بعض امراء قوم بعض اشیاء یورپ کا استعمال چھوڑ دیں ' مگر اس سے یورپ کیا صدمہ محسوس کریگا - کام وہ کرنا چاہیے جو ممکن ہو ؟ نہ کہ یہ کہ آپ کوہ ہمالیہ کو اوسکے مقام سے ہلا دینے کی کوشش کریں - یہ تو ممکن ہے کہ آپ دو چار پتھر رھانسے اٹھا لائیں مگر پہاڑ کو اوسکی جگہہ سے ہلا دینا ناممکن اور محال ہے - اسیطرح چند اصحاب کا بعض اشیاء یورپ کو بائیکاٹ کردینا ممکن ہے' مگر ایسا عام بائیکاٹ جسے اہل یورپ محسوس کریں از قبیل محالات ہے - مگر باوجودیکہ بائیکاٹ صاف طور پر ایک نا ممکن امر ہے' تاہم بعض صاحب الرای نہایت سنجیدگی سے اسبارہ میں خامہ فرسائی فرما رہے ہیں -

(۳) میں کچھہ بہت متمول نہیں ہوں تاہم جسقدر مجھکو خدا نے ہمت دی ہے میں مسلمان مصیبت زدگان جنگ کی امداد کے لیے روپیہ بھیجتا رہا ہوں ' اور مجھے یقین ہے کہ اسوقت خیرات کا مصرف سب سے زیادہ بہتر اور مقدم یہ ہے کہ اپنے ان مسلمان بھائیوں کی جو اس جنگ کے سبب سے گرفتار مصیبت ہیں حتی المقدور روپیہ کے ذریعہ سے امداد کیجائے - اس سے بڑھکر میرے خیال میں کوئی کار خیر نہیں - مگر تمسکات قرض کی خرید کے بارے میں میری رای ڈانواں ڈول ہے - میں نے کئی دفعہ ارادہ کیا کہ کچھہ تمسکات خریدوں مگر چند خیالات اسوقت تک مانع رہے ہیں اور وہ یہہ ہیں -

ترکی کی مالی حالت اسقدر خراب کیوں ہے ؟ خرابی کا باعث بجز اسکے اور کیا ہے کہ انتظام سلطنت سزاوار تحسین نہیں - اگر ممکن ہے کہ اسوقت کارکنان سلطنت (ماضی و حال) کی جیبیں روپیوں سے پر ہوں اگر چہ خزانہ سلطنت بالکل خالی ہے' تو کیا ممکن نہیں کہ اسوقت جو روپیہ گورنمنٹ ترکی کو بطور قرض دیا جائے وہ بجاے اسکے کہ اسلامی اور قومی کاموں میں صرف ہو بعض غدار اہلکاران سلطنت کے پرایوٹ خزانوں میں پہنچ جائے اور انکے لیے مزید عیش و عشرت کا سامان مہیا کرے ؟ اس موجودہ جنگ کے نتائج صاف بتلا رہے ہیں کہ ان نتائج کے ذمہ دار ترک سپاہی نہیں بلکہ ترک اسٹیٹسمین ہیں' پس ہمکو کسطرح یقین ہوسکتا ہے کہ یہہ روپیہ جو اسوقت ہم علحدہ بطور قرض کے بھیجینگے وہ فی الحقیقت ترک سپاہیوں ہی کے کام آئیگا - اسوقت ترکی میں کوئی مستقل حکومت نہیں - دو یا اس سے بھی زائد پارٹیاں ہیں اور وہ ایک دوسرے کی جان کی دشمن - گذشتہ وزارت کا انقلاب ایک مشہور اور ممتاز ترک افسر کی جان قربان کرنیکے بعد واقع ہوا - اسوقت ہندوستان کے اسلامی اخباروں نے خوشیوں کے

افکار اسلام

ادبیات

جرات صداقت

مدتوں حضرت (عباس) بھي تھے شامل کفر * کم سے کم یہ ، کہ رسالت پہ نہ تھا اُن کو یقیں
(بدر) میں آکے لڑے ، اور گرفتار ھوے * بسکہ تقدیر میں تھي خانۂ زنداں کي زمیں
قیدیوں کے لیے جو گھر کہ ھوا تھا طیار * اتفاقات سے تھا خانۂ مسجد کے قریں
رات کو حضرت عباس کراہے اکثر * قید کرتے ہوے لوگوں نے جو مشکیں تھیں کسیں
دیر تک سرور عالم کو رھي بے خوابي * کروٹیں لیتے تھے اور نیند نہ آتي تھي قریں
وجہ پوچھي جو صحابہ نے ، تو یہ فرمایا : * " آتي ھے کان میں عباس کي آواز حزیں "
جب سنا یہ ، تو وھیں کھول دیے ھات اُن کے * چین سے حضرت عباس نے راتیں کاٹیں

* * *

تھا اِنھي حضرت عباس کا پوتا (منصور) ، * جو کہ ایوان خلافت میں ھوا تخت نشیں
ایک دن حکم دیا اُسنے کہ (اولاد رسول) * ایک جا جمع کیے جائیں ، جو ملیں جاکے کہیں
پھر دیا حکم کہ ان سب کو پنہا کر زنجیر * کہہ دو اِن سے کہ بنیں خانۂ زنداں کے مکیں

* * *

ایک دن [illegible] (منصور) * [illegible]
ساتھ [illegible] رسول * اور [illegible] زیب [illegible] زیں

* * *

ایک نے مجمع سادات سے چلا کر یہ کہا : * "گرچہ اس لطف کے مشکور [illegible] ہم خاک نشیں
غزوۂ بدر میں لیکن جو کیا ہم نے سلوک * وہ تو کچھ اور تھا ، ھے یہ بھي تمھیں یاد کہ نہیں ؟"

(شبلي نعماني)

غزل

مراکہ یک دل و صد گونہ آرزو ھا ھست * شکیب و صبر چگویم کہ نیستم ، یا ھست
دلم بہ ناز کسي لعل او ھمي لرزد * کہ بوسہ بے ادب و شوق بے محابا ھست
ز ناوک غلط انداز خود چہ مي ترسي * بیا کہ برلب من شکوہ ھاے بیجا ھست
حدیث خلد چو گوید با من مجنوں * گماں برم کہ مگر گوشۂ ز صحرا ھست
رسیدہ تا بہ زبا نم پیام ، و غمزۂ او * ھنوز درادب آموزي تقاضا ھست
بہ سخت جانی من کس مباد کز عمرے * مدار زندگیم وعدہ ھاے فردا ھست
ھزار حیف کہ در ملک حسن نتواں یافت * بجز متاع جفاے کہ ھست و ھر جا ھست
بیا کہ ما و تو ھر دو برابر افتادیم * ھر آں قدر کہ وفا با تو نیست ، باما ھست
جفا کني و بہ ابن خبر کي نمي ترسي * کہ روز داد گر امروز نیست ، فردا ھست
ھنوز نشۂ دو شینہ در بزم باقي است * کہ درس گویم و بعشم ز جام و صہبا ھست

(شبلي نعماني)

PRINTED & Published by A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. Pblg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA

مذاکرۂ علمیه

الحیات

علم الحیات پر ایک خطبۂ علمیه

اور

اکتشافات حدیثه کے بعض نتائج مهمه

— * —

(۲)

— * —

پچیس سال هوے که (تامس گریهم) نے حالت هلامیه میں مادے کے خواص پر اپنے ملاحظات شائع کیے تھے - یهي ملاحظات هیں جو علم الحیات کے عصر جدید کا دیباچه ثابت هوے -

ذي حیات مادون کے خواص کے سمجھنے میں ان سے بیحد مدد ملي - همارے عملیات طبیعیه و کیمیاویه جس قدر ترقي کرتے جاتے هیں ' اسي قدر هم کو یقین هوتا جاتا هے که طبیعي و کیمیاوي حیثیت سے ذي حیات مادے ' حیات هي کي طرح هیں - ذي حیات مادے همیشه سیال شکل اختیار کرکے رهتے هیں - اس سیال شکل میں هلامیات کے علاوه بلور نما اجسام بھي هوتے هیں ' جو کبھي هلامي ذرات سے متصل هوتے هیں اور کبھي غیر متصل -

هلامیات اور بلور نما اجسام سے مرکب ذي روح مادون کے گرد ' ایک جھلي سي هوتي هے - یه جھلي اکثر هلامیات کي هوتي هے اور کبھي اسکے ساتھه ایک روغني طبقه بھي هوتا هے - یه جھلي گو سیال هلامي اور ایک دوسرے سیال میں حائل هوتي هے ' مگر تاهم ان دونوں سیالوں میں باهم برابر مبادله هوتا رهتا هے - سیال هلامي سے پروتوپلاسم (۱) نامي ایک شے پیدا هوتي هے - پروتوبلاسم میں چند جھلیاں بھي هوتي هیں - ان جھلیوں میں بسا اوقات ایسے طبیعي و کیمیاوي صفات پائے جاتے هیں ' جن کي بدولت بعض مادون کا پروتوبلاسم کي صورت میں منتقل هو جانا ' یا اس سے بالکل نکل آنا ' نهایت آسان هو جاتا هے -

ان طبیعي حالات میں پیدا هونے والے تغیرات ' اور ان تغیرات کا مجموعه ' جو پروتوبلاسم میں پیدا هونے والے کیمیاوي اسباب کا نتیجه هوتے هیں ' انکي تمثیل و عدم تمثیل کا باعث هوتا هے - جنکے مماثل تغیرات ' خارج از جسم بھي طبیعي یا کیمیاوي ذرائع سے پیدا کیے جا سکتے هیں -

یه صحیح هے که تحول و انتقال کے ان تمام درمیاني دورون کا استیعاب هم نے نهیں کیا هے ' جنمیں سے جسم میں داخل هونے والے مادون کو گزرنا پڑتا هے ' لیکن جب تک که تغیرات کا حاصل یهي ابتدائي دور اور یهي انتهائي نتائج هونگے (بشرطیکه انکي رفتار طبیعي و کیمیاوي قوانین کے مطابق هو) اسوقت تک هم کو اس نتیجے کے نکالنے کا حق هے که ذي حیات مادون کے تغیرات کے اسباب بھي وهي معمولي کیمیاوي و طبعي اسباب هیں -

نمو و توالد جمادات و ماده هاے ذي حیات

ممکن هے که کوئي شخص کهے که ماده هاے ذي حیات اور جمادات میں مابه الامتیاز ' صرف اول الذکر کا نمو اور توالد هے - ایسا همیشه کها جاتا هے ' مگر میرے عقیدے میں شاید هي کوئي دعوی اس خیال سے زیاده غلط اور بے اثر هو - تحقیقات قریبه اور تجارب حالیه نے کامل طور پر ثابت کردیا هے که جمادات میں بھي نباتات و حیوانات کي طرح قوت نشو و نمو موجود هے ' اور رفتار نمو کي سستي و تیزي کے سوا کوئي شے نهیں ' جو دونوں میں ما به الامتیاز هو - گھڑي کے دائرے میں منٹوں کي سوئي چکر لگاتي هوئي نظر آتي هے لیکن منٹ کے بڑے کانٹے پر جب تک نهایت غور کے ساتھه نظر نه جمائي جاے ' اسکي حرکت محسوس نهیں هوتي - پھر گھنٹے کا کانٹا تو بالکل ساکن و جامد اور غیر متحرک محض نظر آتا هے ' اور باوجود اسکي حرکت کے علم یقیني کے ' کوئي نظر اسکي حرکت کو محسوس نهیں کرسکتي - پھر کیا هم میں کوئي شخص بھي اسکے لیے طیار هے که گھڑي کي منٹ کي چھوٹي سوئي کي حرکت کو تسلیم کرے ' مگر بڑے کانٹوں کي حرکت سے انکار کردے ؟

یهي حال مخلوقات عالم کي نشو و نما کي رفتار کا هے - بعض نهایت سریع السیر هیں اور اسلیے انکي قوت نمو کو هر نظر محسوس کرتي هے - بعض اس سے کم سریع هیں ' اور انکا مشاهده زیاده غور کا محتاج هے - آخري درجه جمادات کي نشو و نما کا هے ' که انکي حرکت گھنٹے کي سوئي کي طرح نهایت بطی السیر ' اور دیر رفتار هے ' اور بغیر ایک معتد به وقت کے گذرنے اور اسکے خالۂ رفتار کے درجوں پر نظر رکھکر مقابله کرنے کے ' کسي طرح اسکا اندازه نهیں کیا جاسکتا -

جمادات میں عدم نمو کي تغلیط کے لیے میں یهاں (بلورات غیر آلیه) کي مثال کافی سمجھتا هوں : (آلیه اور غیر آلیه کي تشریح گذشته نمبر میں گذر چکي هے)

(بلورات غیر آلیه) کو اگر انکي ضروري غذا ملتي رهے تو انمیں بھي توالد و تکاثر هوتا هے - انکے مختلف اصناف هیں ' اور هر صنف کے نمو کي ایک خاص حد هے - ان بلورات کا نموء جب اس حد خاص تک پهنچ جاتا هے تو پھر مثل حیوانات کے قد کے ' انکے حجم میں زیادتي نهیں هوتي بلکه نئے بلور پیدا هونے لگتے هیں - یه بھي دریافت هوا هے که جب بلورات اصطناعیه وسط مناسب میں رکھے جاتے هیں ' تو انمیں بھي نمو هوتا هے ' اور انکے نمو اور ذي روح مادون کے نمو میں حیرت انگیز مشابهت هوتي هے -

جمادات میں توالد بالتناسل

جمادات میں توالد بالتناسل کا انکار بھي صحیح نهیں - دوبائي تریتا کے متعلق (لویب) کے مباحث نے ثابت کر دیا هے که

(۱) آگے چلکر (خلایا) اور (خلیه) کا لفظ آے گا ' اسلیے ان دونوں اصطلاحوں کي حقیقت سمجھه لیني چاهیے - حیوانات اور نباتات کے اصل حیات کي ابتدائي تکوین ایک خورد بیني تھیلي سے هوتي هے ' جو اسقدر دقیق هے که بغیر آلۂ خورد بین (میکرسکوب) کے نظر نهیں آسکتي - اسکے اندر یک متحرک سیال ماده مثل ایک لعابي مادے کے هوتا هے - اسي کو انگریزي میں Protoplasm پروٹوپلسم کهتے هیں - افسوس که اسکے لیے سردست هم کوئي اصطلاح وضع نه کرسکے ' اور نه کوئي عربي لفظ اجکل کے تراجم حدیثۂ عربیه میں ملا -

اسي سیال مادے میں ایک اور چیز مثل گٹھلي کے تیرتي هوئي نمودار هوتي هے ' اور اسي سے پھر نباتاتي و حیواني جنس کي تکوین هوتي هے - یهي گٹھلي هے ' جسکے لیے عربي لفظ (نواة) هم نے مضمون میں جا بجا استعمال کیا هے -

نعــرے لــگائے اور بڑے جوش سے ترکوں کو اجراے جنـگ کا مشورہ دیا مگر نتیجہ کیا ہوا ؟ - وہ جو پرسوں معلوم ہوگیا جبکہ پیروان یسوع مسیـح صلیب کا جھنڈا ہاتھوں میں لیے ہوئے اس شہر میں داخل ہوئے جو کئی سو برس تــک ترکوں کا دار السلطنت رہچکا ہے - آج اوس مسجد کي کیــا کیفیت ہوگي جسکي تصویر کچھہ عرصہ ہوا آپکے اخبار میں شائع ہوئي تھي ؟ انا للہ و انا الیہ راجعون - یہ جو کچھہ ہوا حسب فرمان ایزدي ہوا مگر اسکي ذمہ داري کا بوجھہ کسکي گردن پر ہے ؟ تمام ترکي لیڈروں کي گردنوں پر - خواہ وہ کامل پاشا کے پیرو ہوں اور خواہ ممبران انجمن اتحاد و ترقي - عجب شان ایزدي ہے کہ ایک طرف تو ترکوں جیسي شجاع قوم اور دوسري طرف چار چھوٹی چھوٹي ریاستیــں - اور یہ چاروں صرف چار دن کے عرصہ میں ایک ایسي عظیم الشان سلطنت کا شیرازہ پــراگندہ کردیں ! اسکا باعث ســواے اسکے اور کچھہ نہیں کہ ادھر ترک مزے سے میٹھي نیند سو رہے تھے اور ادھر سالہــا سال سے بلقاني اس جنگ کے لیے تیاریاں کر رہے تھے - تــرکوں کو یہ بھي خبر نہ تھي کہ همارے همسایہ ریــاستیں کس تیــاري میں مصروف ہیــں اور ارنکي فوجي طاقت کس پایہ تک پہنچگئی ہے - اس غفلت اور کوتاہ اندیشي کا نتیجہ رهي ہوا ' جو ہونا تھا - اب آپ فرمائیں کہ اگر اس صورت میں ہمارے هندوستاني مسلمان مرمرا کر دو تین کرور روپیہ بطریق قرض حسنہ یا بامید منافعہ گورنمنٹ ترکي کے نذر کردیں تو کیا نتیجہ اسپر مرتب ہوگا ؟ کیا یہ روپیہ اونکو خواب غفلت سے بیدار کردیگا ؟ اور کیا اس روپیہ سے وہ اسلامي عظمت جسکا رونا اج تمام اسلامي دنیا رورهي ہے از سرنو یورپ میں قایم ہو سکتي ہے ؟

(۴) مجھکو ترکوں سے بغایت همدردي ہے جسکا باعث صرف یہ ہے کہ وہ مسلمان ہیں اور نیز اسوقت تــک اونکا شمار خود مختار قوموں میں ہے - مگر کیا یہ صحیح امر ہے کہ قسطنطنیہ عرش خلافت ہے ؟ اور سلطان روم (خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ) خلیفة المسلمین ہیں ؟ میرا عقیدہ تو یہ ہے (اور اگر اسکي خلاف کوئي معقول دلیل موجود ہے تو میں یہ عقیدہ بدلنے کے لئے تیار ہوں) کہ جناب پیغمبر خدا صلعم کي وفات کے بعد صرف تیس سال تــک خلافت قایم رہي' بعد ازان سلطنت قایم ہوگئي' آخري خلیفہ حضرت امام حسن علیہ السلام ہوے اور اسلامي دنیا میں پہلا پادشاہ حضرت معاویہ - پس اصل مرکز خلافت مدینہ منورہ تھا - جب یہاں مسلمانوں کے ہاتھــہ سے خلافت کا خاتمہ ہوا تو پھر ایک نئي قسم کي خلافت سلطنت کے رنـگ میں مختلف مقامات میں جلوہگر ہوئی - ترک بادشاہوں نے بزور شمشیر سلطنت قایم کرلینے کے بعد ایک خاص موقعہ پر اپنے آپ کو عباسي خلافت کا وارث بنالیا - یہ خلافت بہر حال اوس خلافت سے بالکل مختلف تھي جو پیغمبر خدا صلعم کي وفات کے بعد مدینہ منورہ میں قایم ہوئي تھي - پس اگر یہ خلافت وہ خلافت نہیں تو پھر اس خلافت سے مراد کیا ہے ؟ کعبہ کي حفاظت خدائے تعالی کے اختیار میں ہے ' اسوقت تــک ترکوں کي تلوار نے اسے محفوظ نہیں رکھا - غیر قوموں نے اگر اسوقت تــک کعبہ مقدس کا رخ نہیں کیا تو اسکا باعث یا تو یہ ہے کہ وہ عام اسلامي جوش جہاد سے خائف ہیں اور یا یہ کہ وہ اس ریگستاني سرزمین کو اپني توجہ کے لائق نہیں سمجھتے - بہر حال اگر کسي مخالف قوم نے کبھي اسطرف توجہ کي تو خدا خود اپني گھر کي حفاظت کے لیے کافي ہے - جو انجام اصحاب فیل کا ہوا رهي انجام غالباً اوس فوج کا بھي ہوگا -

خاکســـار

محمد احتشــام الحق

مسئلـۂ تعطیل جمـعہ

— * —

مسٹر غزنوي کے سوال کا گورنمنٹ کي طرف سے جو جواب دیا گیا اسکے بعد تعطیل جمعہ (نصف روز کي) ضرورت ہے یا نہیں ؟

— * —

مسلمان ایک مدت سے اس بات کو محسوس کرتے تھے کہ جمعہ کے دن سرکاري عدالتوں کے کھلے رهنے سے مسلمان ملازمین کو عملاً ایک فرض مذهبی کے ادا کرنے سے باز رهنا پڑتا ہے - چنانچہ ایک دو سال سے اسکے متعلق مسلمانوں نے کوشش شروع کي ' مسٹر غزنوي کي تحریک و سعی سے گورنمنٹ بنگال نے دو گھنٹہ کي چھٹي منظور کرلي - حال میں مسٹر غزنوي کے سوال پر گورنمنٹ کے ممبر نے کونسل میں کہا کہ گورنمنٹ بہ خوشي اسبات کو منظور کریگي کہ جو مسلمان ملازم جمعہ کے ادا کرنے کے لیے چھٹي طلب کرے ' اسکو اجازت دیدي جاے -

اس کارروائي سے بعضوں کو یہ خیال پیدا ہوکر اطمینان ہوگیا ہے کہ اب جمعہ کی تعطیل (نصف روز) کي تحریک کی ضرورت نہیں رهي - لیکن بہت سے لوگ ایسے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ اس کارروائي نے عملي مسئلـۂ کو حل نہیں کیا ' گورنمنٹ کے طرف سے جو جواب دیا گیا ہے ' اسکا مطلب بظاهر یہ ہے کہ جب کوئي مسلمان ملازم ' اپنے افسر سے جمعہ کے دن نماز کے لیے چھٹي طلب کریگا تو وہ اسکو چھٹي دیدیگا - لیکن یہ اجازت اور دو گھنٹہ کي عام تعطیل ' دو مختلف باتیں ہیں -

اجازت کے حکم کا منشا یہ ہے کہ هر ملازم کو هر دفعہ جمعہ کے دن - اجازت طلب کرني پڑیگی - اس صورت میں ظاهر ہے کہ خاص خاص حالات میں اکثر ملازموں کو خود اجازت طلب کرنے میں تامل ہوگا - مثــلاً جب وہ دیکھیگا کہ اسکا افسر مسلمان نہیں ہے ' اور اسکو کسیکي مذهبي پابندي کي نسبت ' دفتر کے کام کے پورا ہونے کا زیادہ لحاظ ہے ' تو اس صورت میں گو ملازم کو یہ یقین ہوگا کہ اجازت بہ هرحال مل جائیگي ' تاهم اسکو بار بار اجازت طلب کرنے میں پھر بھي تامل ہوگا - بخلاف اسکے اگر یہ معلوم ہو کہ مسلمانوں کو جمعہ کے دن ۲ - گھنٹے کي عام اجازت ہے ' تو بے تکلف هر شخص اس اجازت سے مستفیض ہو سکیگا -

اسکے علاوہ مسلمانوں کي اصلي خواهش یہ ہے کہ یہ دو گھنٹہ کي چھٹي مسلمان ملازموں کے ساتھہ مخصوص نہ رہے ' بلکہ عام طور پر جمعہ کے دن آدھے دن کي تعطیل دیدي جاے - اسلیے کہ اگر یہ تعطیل مسلمانوں کے ساتھہ مخصــوص رهي تو مسلمان ملازموں کو یہ اندیشہ رهیگا کہ غیر مسلمــان افسر همیشہ مسلمان ملازموں کو اپني ماتحتي میں لینا پسند نہ کرینگے - کیونــکہ ان کو همیشہ یہ نظر آیگا کہ هر آٹھویں دن ایسے ملازموں کي وجہ سے سرکاري کاموں کے انجام دینے میں دو گھنٹے ضائع ہوجاتے ہیں -

ان وجوہ کي بنا پر ' هم تمام اسلامي اخبارات اور اهل الراے حضرات سے مستدعی ہیں کہ وہ بہ تفصیل و توضیح اس امر کے متعلق اپني راے کا اظہار کریں ' کہ آیا گورنمنٹ کي موقت اور محتاج الاعادة اجازت پر قناعت کرلیني چاهیے یا عام تعطیل کے لیے درخواست کرني چاهیے ؟

اور یہ ' کہ اسپر اکتفا کرنا چاهیے کہ یہ نصــف روزہ تعطیل مسلمانوں کے ساتھہ مخصوص رہے ' یا عام کردي جاے ؟

شبلی نعمانی - لکھنو

مقالات

حیات کا وجود ایسے اسباب سے ہے ' جو کائنات میں مادے کی گونہ گوں شکلوں کے اسباب کے شامل ہیں اور بالفاظ دیگر حیات کا وجود بھی قانون ارتقاء تدریجی سے ہوا ہے -

بعض جلیل القدر علماء کا خیال ہے کہ حیات کرۂ ارض پر پیدا نہیں ہوئی بلکہ کسی سیارے سے آتی ہے ' اور عجب نہیں کہ حاضرین میں سے بعض حضرات کو وہ مناقشہ یاد ہو ' جو اس مجمع کے اجلاس سنہ ۱۸۷۱ - منعقدہ اڈنبرا کے خطبۂ رئیسیہ میں سر (ولیم ٹامسن) کے ایک اعلان پر ہوا تھا ' جبکہ معلم موصوف نے کہا تھا کہ حیات کرۂ ارض میں ذوات الاذناب (دمدارستارے) کے ذریعہ سے آئی اور اسی سے حیوانات میں زندگی پیدا ہوئی !

اس رائے پر مختلف و متعدد اعتراضات ہوے تھے جنمیں سے بعض کا جواب آسان نہ تھا - ایک شخص نے اعتراض کیا تھا کہ زمین سے قریب ترین نظام نجمی تک پہنچنے کے لیے ذوات الاذناب کو ۶۰ - ملین سال کا زمانہ چاہیے ' اور اس نظام کے قریب ترین سیارے سے زمین تک آنے کے لیے ۱۵۰ - سو ملین سال - جب وہ ارض کے جو سے گزرینگے ' تو انمیں اس حرکت و احتکاک (رگڑ) سے اشد شدید حرارت پیدا ہو جائیگی -

پس اولاً یہ سمجھہ میں نہیں آتا کہ جراثیم حیات اسقدر طویل مدت تک کیونکر زندہ رہے ؟ اور اگر یہ مان بھی لیا جاے کہ وہ زندہ رہے تو انہوں نے وہ حرارت کیونکر برداشت کی جسکو کوئی ذی حیات برداشت نہیں کرسکتا ؟

بعض علما نے ایک اور رائے اسی کے قریب قریب ظاہر کی ہے - وہ کہتے ہیں کہ غالباً جراثیم حیات اس غبار ہوائی میں موجود ہیں ' جو فضاء نجوم میں پھیلے ہوے ہیں - اور پھر ذوات الاذناب کی طرح گرم ہوے بغیر زمین پر گرپڑے - آر - هیدوس کا یہی مذہب ہے - وہ کہتا ہے کہ اگر جراثیم حیات کسی قسم کی شعاعوں کے ذریعہ سے ایتھر میں واپس کردیے جائیں ' تو انکو زمین سے قریب ترین نظام نجمی تک پہنچنے میں ۹ - ہزار سال ' اور مریخ تک پہنچنے میں بیس دن لگینگے -

یہ مذاہب مسئلہ نشو حیات کے حل کو قریب کرنے کے بدلے الٹا اسے ایسے گوشے میں پہنچا دیتے ہیں ' جہاں تک شاید ہماری رسائی نہ ہوسکے ' اور ہم کو اسکا اعتراف کرنے کیلیے اپنے حد فہم و ادراک سے ماورا کوئی سطح تلاش کرنی پڑے -

اگر ان مذاہب کے آگے سر تسلیم خم کردیا جاے ' تو اسکے یہ معنے ہونگے کہ گویا ہمکو نشو حیات کا کوئی علم نہیں اور نہ ہوسکتا ہے - اسمیں شک نہیں کہ بدقسمتی سے اسکا جز اول صحیح ہے ' مگر ہم کو امید ہے کہ جزء دوم صحیح ثابت نہ ہوگا -

جب ہم مادۂ ارضی کے ان قوا کے نشو و ارتقاء پر غور کرتے ہیں ' جن کا اسوقت تک ہم کو علم ہوا ہے تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ ان مذاہب کو غیر ممکن سمجھنا ہمارے لیے جائز ہی نہیں بلکہ ضروری ہے - کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اصول نشو و ارتقاء کے ذریعہ سے اس مسئلہ کا حل ان مذاہب کے حل سے نسبتاً قریب ہے ' علوم جدید اسکی تصدیق و توثیق کے معاون ہیں - ہم تسلیم کرلیتے سکتے ہیں کہ کرۂ ارض کے علاوہ دنیا کے کسی اور گوشے میں

هلال و صلیب

اور

مستقبل الاسلام

— * —

از مسٹر مشیر حسین قدوئی بیرسٹر ایٹ لا (لکھنو)

—: * :—

حضرت مولانا ! تسلیم - لکھنو گیا اور معلوم ہوا کہ آپ کئی روز ہوئے تشریف لیگئے -

اب نہ جانے جناب کا قیام کہاں ہے ؟ چلئے ایڈریانوپل بھی گیا - صلح بھی سمجھیے کہ ہو ہی گئی - میں چار ماہ پیشتر ہی اپنے دوست سہروردی کو لکھہ چکا تھا کہ یورپ سے اسلام نکل گیا - ویسا ہی ہوا - اور ابھی کیا ہے - جیسا میں نے مولانا باری صاحب کو لکھا ہے ' ان دو برسوں میں مسلمانوں پر سنگین ترین مشکلات اور حوادثات کا بوجھ گرا ' لیکن آئندہ دو برس میں جو واقعات ظاہر ہونگے ' اونکے مقابلے میں یہ بھی گرد ہو جاوینگے -

مسلمانوں کی آخری لڑائی ہوچکی - عیسائیوں نے اونکو شکست دی - اور شکست بھی فاش - لیکن ابھی ایک آخری معرکہ عیسائیت کو اسلام سے کرنا باقی ہے - وہ بھی ہوکر رہیگا ' اور مجھے بہت اندیشہ ہے کہ جلد ہی ہو - اوس معرکہ میں بھی اگر مسلمان غافل رہے تو یہی نتیجہ ہوگا جو ہوا ' بلکہ اس سے بھی بدتر -

اسلام کی زندگی

کیا ہماری زندگی سے وابستہ ہے ؟

میں یہ نہیں کہتا کہ اوس معرکہ کے بعد اسلام فنا ہوجایگا - نہیں ' اسلام کبھی بھی فنا نہ ہوگا - آفتاب فنا ہو جایگا - مہتاب فنا ہو جایگا ' مگر نور اسلام چمکتا رہیگا - اسلام باوجود مسلمانوں کے شکست کھانے کے بھی بڑھہ رہا ہے - اور اگر مسلمان اسلام کو چھوڑ بھی دیں ' تب بھی اسلام فنا نہ ہوگا - خدا ضرور کوئی دوسری قوم پیدا کریگا جو اوسکے نام اور اوسکے اسلام کی عزت کو برقرار رکھے - بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ مسلمانوں کا مٹ جانا ہی شاید اسلام کے لئے مفید ہوگا - اب وہ کون ہے جو اوس برگزیدہ مذہب کو بدنام کر رہا ہے ؟ وہ کون ہے جو دوسروں کو اوسپر طعنہ زنی کا موقع دیتا ہے ؟ کسنے اوسے یورپ سے نکلوایا ؟ کسنے اوسکو میجک لنٹرن سے تشبیہ دلائی کہ جسقدر تاریکی ہو اوسی قدر وہ کھلتا ہے ' اور جہاں روشنی ہوئی ' جہاں تہذیب ہوئی ' بس وہ مٹ کر رہجاتا ہے ؟ یہ سب اس زمانہ کے مسلمانوں ہی کی بدولت اسلام نے سنا ' ورنہ اسلام تو تاریک سے تاریک مقام کو روز روشن سے روشن تر کر

[بقیہ پہلے کالم کا]

بھی حیات کا وجود ہو ' مگر ہمارا کرۂ ارضی اپنے ہر ذرہ میں جو طبیعی قوت نشو و نما رکھتا ہے ' ظلم ہوگا ' اگر اسکو دوسرے کرون سے حیات مستعار لینے کا محتاج قرار دیا جاے - جبکہ نشو و ارتقا کا قانون ہر ذی حیات میں ہے ' تو پھر اصل حیات کو اس قدرتی قانون کا نتیجہ قرار دینے میں کونسی مشکل درپیش ہے ؟

انڈوں کي تلقیم (۱) جسکا شمار اب تک حیات کے مخصوصات میں تها ' کسي ایسے ذي حیات مادے سے نہیں هوتي' جو نر سے منتقل هو کے آتا هو - اعصاب ' انسجه ' اعضاء' مختصراً یه که تمام جنین کي تیاري نر کے جراثیم کے بدلے ایک بسیط کیمیاوي ماده کے ذریعه سے ممکن هے - اور کبهي اسکي بهي ضرورت نہیں هوتي بلکه صرف منجنیقي (یعنے میکانک کے آلات کے ذریعه) یا کهر بائي ذریعه سے حرکت و انتباه اسکے لیے کافي هوتي هے -

ذي حیات مادے کي ترکیب ممکن هے

شروع میں علماء کیمیا کا یه خیال تها که ذي حیات مادوں کي ترکیب وقت و اتفاق میں انتہائي نقطه پر هے' اور اسکا اندازۂ صحیح مستبعد هے - اسلیے وہ یقین کرتے تھے که ذي حیات مادے کي ترکیب ممکن نہیں - مگر اب هم اس راے کے رکهنے پر مجبور نہیں هیں - اپکو معلوم هو چکا هے که حیات کي اولین شکل ایک مادۂ خورد بیني(۲) هے' جو ایک مجموعۂ ذرات' اور بعض حالتوں میں کسي خاص شکل سے متشکل هوتا هے - وہ ظروف حیات کے تمام خلایا میں تغذیه و توالد کا سے سب سے بڑا ذریعه ' اور اس درجه اهم درجه رکهتا هے که بیجا نہیں' اگر ارباب کیمیا اُسے خلایا کا خلاصۂ حیات قرار دیں -

اس مادۂ خورد بیني کو (نوات) کے لفظ سے یاد کرتے هیں -

موسیو موشیر' اُس کي پیرري میں پروفیسر کوسل' اور اسکے تلامذہ کے مباحث نے یه ثابت کردیا هے که نوات کي ترکیب کیمیاوي غیر معمولي درجه کي نہیں هے - اسلیے هم کو امید هے که ایک دن انسان اس مادے کو بهي بنا سکیگا جو نوات کا مایۂ خمیر هے - یه کہنا صحیح نہیں که اعمال و افعال کے باب میں نوات کي ترکیب کیمیاوي کي جگه اسکي شکل کو اهمیت حاصل هے ' کیونکه وہ تمام لوگ جو مباحث میں خورد بین سے مدد لیتے رهتے هیں ' جانتے هیں که نوات کي شکلیں بیحد مختلف هیں اور نه صرف مختلف هیں بلکه بعض نوات کي تو کوئي خاص شکل هي نہیں هوتي - صرف پرو تو بلا سم میں پراگندہ ذرات کي شکل میں موجود هوتا هے - اس سے میرا مقصد یه نہیں که نوات کي شکل اور اسکے تغیرات غیر اهم هیں' بلکه میں یه کہنا چاهتا هوں که نوات کي شکل اسکے اعمال و افعال کا مبنیٰ و اساس نہیں هیں - یه ایک مسلم واقعه هے که وہ ماده جو معمولي خلایا میں آکے نوات کي شکل اختیار کرلیتا هے' بعض بسیط ذي حیات مادوں میں بالکل ترقي یافته ذي حیات مادوں کي طرح فرائض طبیعي انجام دیتا هے' حالانکه انمیں عمل خلایا کا کوئي وجود نہیں هوتا -

ترکیب حیات کي ترکیب کیماوي

ذي حیات مادوں کے عناصر قوام کي تعداد مختصر هے - انمیں چار عنصر یعني کربون ' هیڈروجین' آکسیجین ' اور نیٹروجین تو همیشه هوتے هیں - ان عناصر اربعه کے ساتهه فاسفورس بهي ضرور هوتا هے - فاسفورس برو تو بلاسم اور ماده نوائي' دونوں میں هوتا هے مگر مقدم الذکر میں کم' اور موخر الذکر میں زیاده -

تجارب سے معلوم هوتا هے که شاذ حالتوں کے علاوہ تمام مظاهر حیات کے لیے کم از کم ۷۰ - فی صدي پاني کي ضرورت هے' لیکن بقاء زندگي کے لیے اتنے پاني کي ضرورت نہیں - چنانچه دیکها گیا هے که اگر بالکل نہیں تو ایک بڑي مقدار میں پاني نکلجانے کے بعد بهي بعض ذي حیات مادوں کي زندگی میں کوئي فرق نہیں آیا -

پاني کي طرح بعض نمک هاے غیر آلیه کا وجود بهي ضروري هے - ان نمکوں میں مقدم ترین نمک ' کلورڈ سوڈیم اور بعض نمک هاے کلسیم تیشیم' اور آهن هے - انهي تین عنصروں سے حیات کے مرکب کا قوام هے -

امکان تولد ذاتي

اس تفصیل سے معلوم هوگیا هوگا که ماده هاے حیات کي تولید یا بالفاظ دیگر تولید حیات محال نہیں هے ' جیسا که اب تک سمجها جاتا هے -

(بیتر) کے تجارب کے بعد سے ذي حیات خورد بیني مادوں میں تولد ذاتي کا قائل اب بجز معدودے چند اشخاص کے اور کوئي نہیں -

جہاں تک مجھے علم هے ' مشاهیر ارباب علم میں ڈاکٹر ستین کے علاوہ اور کوئي شخص اب قدیم عقیده پر قائم نہیں' مگر ڈاکٹر موصوف بهي اپنے متعدد تجارب کے اجرا اور مقالات و کتب کي اشاعت کے باوجود اب تک اپني راے کي صحت لوگوں سے تسلیم نہیں کراسکے - بهر نوع میں تجارب بیتر کے نتائج کو مانتا هوں - اسوقت تک جو دلائل پیش کیے گئے هیں اگر انمیں شک هے تو کوئي مضائقه نہیں' تجربے اور مشاهدے کي منزل اخري جب تک روشن نهو' اس سفر علم میں همیشه شکوک سے دو چار هونا پڑتا هے ' لیکن ساتهه هي اس شک کو اصل امر کے اعتراف سے مانع نه هونا چاهیے - یه تسلیم کرلینا چاهئے که غیر ذي حیات مادوں سے ذي حیات مادوں کي تولید ممکن هے -

حیات نتیجه نشو و ارتقاء هے

انسان نے اپنے دور وحشت اور تمدن ' دونوں میں همیشه یه عقیده رکها هے که " حیات کا فیضان مادے میں نہیں بلکه مافوق الطبیعة مبدء سے هے " لیکن اس وقت همارا دائرۂ معلومات و تجسس هے' اعتقاد نہیں هے' یه کہنا پڑتا هے که یه اعتقاد بصورت ایک دعوے کے هے مگر کسي علمي بنیاد پر قائم نہیں اور اسلیے علمي دنیا میں واجب التسلیم نہیں هوسکتا - همکو یه اعتقاد رکهنے دو که

---

(۱) تلقیح سے مقصود نطفۂ حیوانات کي وہ حالت هے' جب وہ بیضۂ رحم اُناث کے ساتهه ملتا هے -

(۲) انگریزي میں ایک اصطلاحي اسم هے : مائي کروب Microbe یعنے وہ نہایت دقیق اور منل ذرات کے جراثیم نباتاتي و حیواني ' جو تمام فضائے ارضي میں پهیلے هوے هیں اور کوئي جگه نہیں جو انسے خالي هو - علوم حدیثه کا یه ایک عظیم الشان اکتشاف هے ' اور اسنے علم تشریح و حیات اور عام الجوّ و الهوا میں ایک عجیب انقلاب پیدا کردیا هے - سب سے پہلے ان جراثیم کو ایک فرانسیسي مکتشف پروفیسر (باستر) نے دریافت کیا تها ' اور في الحقیقت اُس نے عالم انسانیت کي سب سے بڑي خدمت انجام دي -

ان جراثیم کا جرم اسقدر دقیق هوتا هے که دهوپ میں نظر آنے والے ذرات بهي انکے مقابلے میں نہایت کبیر الحجم هیں - انکو چشم غیر مسلح (یعنے بغیر آلات مصنوعي کے) نہیں دیکهه سکتي ' اسلیے انکے دیکهنے کیلیے ایک نہایت قوي المنظر آله مائي کراسکوب Micrascob ایجاد کیا گیا هے ' جسکے لیے بہت عمده لفظ همارے یہاں خورد بین کا رائج هوگیا هے - انگریزي میں ان جراثیم کو مائي کروب کہتے هیں ' اور آجکل عربي میں بهي یہي لفظ میکروب کے لہجه میں رائج هوگیا هے - مگر هم نے اسکي جگه (خورد بیني جراثم) کا لفظ وضع کیا -

اسي طرح هر چیز جو خورد بین هي کے ذریعه نظر آتي هو' اور نہایت دقیق الجرم هو' خورد بیني کي ترکیب سے موسوم کي جاسکتي هے - یہاں (مادۂ خورد بیني) سے تکوین حیات نباتاتي و حیواني کي وہ ابتدائي شکل مراد هے ' جو بصورت ایک گٹهلي کے پرو تو پلاسم میں پیدا هوتي هے اور تیرتي رهتي هے - اجکل عربي کے تراجم علمیه میں اسکو (نواة) کہتے هیں اور وهي لفظ هم نے بهي اختیار کیا هے - یه کوئي اصطلاح نہیں هے بلکه گٹهلي کو عربي میں نواة کہتے هیں -

یه گٹهلي بهي اسقدر چهوٹي اور دقیق هے که بغیر خورد بین کے نظر نہیں آسکتي - اسي لیے اسکو مادۂ خورد بیني کہنا چاهیے -

چونکه خوردبین کے ذکر میں ضمناً علم جراثیم خورد بیني کا ذکر آگیا هے ' اسلیے چند الفاظ اسکي نسبت بهي لکهدیے گئے -

مقبرہ بھی گیا - اور سال بھر کے اندر فرض کرلیجیے کہ قسطنطنیہ کے بھی نکل جانے کا سامان ہوگیا - اب قسطنطنیہ میں ترک اسی وقت تک ہیں' جبتک زار فرڈنینڈ کی مرضی ہے ' یا جبتک انگلستان قسطنطنیہ کا معاوضہ اپنے لیے افغانستان ' ایران یا تبت وغیرہ کی طرف روس سے نہیں طے کرلیتا - پھر آخر اب کرنا کیا ؟ بس رونا اور کوسنا ' یا کچھہ اور بھی ؟ کیا ہم لوگ یہ سمجھکر بیٹھے رہینگے کہ اسلام یورپ سے نکل گیا اور قصہ ختم ہوگیا ؟ کیا ہم اب بھی اسلام کے نام اور مسلمانوں کی عزت کی حفاظت کی ذمہ داری تنہا ترکوں کے اوپر ڈالے رہینگے ؟ اور کیا ہم یہ سمجھتے رہینگے کہ اسلامی روح کے بغیر ترک باقی اسلامی مقامات کو اسلام کی حکومت میں محفوظ رکھسکیں گے ؟

مسلمانوں پر یہ نازک ترین وقت ہے - میدان کارزار میں انھیں شکست ہوئی - لیکن کیا اب ان میں اسلامی روح اسقدر مفقود ہوگئی ہے کہ حمیت اور غیرت بھی جاتی رہی ؟ کیا بس اب وہ شکست کو مان کر ہاتھہ پر ہاتھہ رکھکر بیٹھہ جاوینگے ؟ کیا روس کی چالوں پر انھوں نے کبھی غور نہیں کیا ؟ کیا انکی نظر اسقدر خیرہ ہوگئی ہے کہ انھوں نے اوس واقعہ کو بھی نہیں دیکھا ' جو ایڈریا نوپل کی فتح کی خبریں سنکر ڈیو مائے روس (Duma) کے ایسے موقر اور ذمہ دار جماعت نے خوشی سے برپا کیا ؟ کیا ارمینا اور شام اور یمن اور مصر میں فساد کی جڑیں باقی نہیں ہیں ؟

آخری فیصلے کا وقت

اب وقت اسکا آگیا ہے کہ نہ صرف ترکوں کو ' بلکہ مسلمانان عالم کو یہ طے کرلینا ہے کہ وہ کسی مقام پر حاکم اعلی بنکر رہینگے یا نہیں ؟

ترک تنہا اگر چاہیں بھی' تب بھی ممکن نہیں ہے کہ وہ حاکم اعلی رہیں - ذراسی صوبہ داروں نے اس جنگ بلقان میں عملاً یہ دکھا دیا کہ ترک تنہا ہرگز مسلمانوں کی عزت دنیاوی برقرار نہیں رکھسکتے -

اب اس جنگ کے بعد تو اور بھی مشکل ہوگیا - ترکوں سے بڑا حصہ ملک کا نکل گیا اور انکے ذرائع آمدنی کم ہوگئے -

چھہ عیسائی طاقت ور قوتیں تھیں - اب متحدہ قوت بلقان ایک اور ٹرکی کی دشمن جان پیدا ہوگئی -

سیاست دانوں کو معلوم ہے کہ انگلستان کی سی دولتمند اور وسیع الذرائع سلطنت کو اپنی بحری قوت کے صرف دو سلطنتوں کے برابر رکھنے میں بھی ایڑی تک پسینہ لانا پڑتا ہے - پھر ترکوں سے یہ کیسے توقع ہو سکے کہ وہ اپنی بحری اور بری ' دونوں قوتوں کو چھہ سات زبردست قوتوں کے برابر رکھسکیں گے ؟

ظاہر ہے کہ ترک اب کسی دوسری سلطنت پر بھروسہ نہیں کر سکتے - پھر آخر وہ تنہا کیسے مسلمانوں کی عزت کے برقرار رکھنے کی ذمہ داری کر سکتے ہیں ؟ اب تو انکو اپنی شکستہ حالت کا درست کرنا ہی مشکل ہوگا - سال آئندہ اگر زار فرڈنینڈ یا زار نکولس کو بیت المقدس پر حملے کا شوق ہوا - یا مسلمانوں پر رعب جمانے کے لیے جس طرح آج قسطنطنیہ کا ایک دن کے لیے لینا ضروری سمجھا جاتا تھا ' کل مدینہ یا کعبہ کا ڈھا دینا ضروری تصور ہوا تو اسکی مدافعت کیسے ہوگی ؟

آج کل کی جنگ کے بعد طاقت دار سے طاقت دار قوتیں تہی دستی کی حالت میں بھی ٹوٹ جاتی ہیں - پھر بیچارے ترک کیا کرینگے ؟

یہ وقت نہایت مشکلات کا ہے - ہجوم آفات ارضی و سماوی ہے - مسلمانوں بلکہ کل ایشیا والوں پر اس شکست کا اثر جو ترکوں کو

ہوئی ' بہت خراب پڑیگا - لیکن ایسے سنگین وقت میں بھی اگر کوئی چیز آڑے آ سکتی ہے' اگر اس شکست کو کوئی چیز فتح بنا سکتی ہے ' اگر آئندہ حالت کو کوئی چیز محفوظ کرسکتی ہے ' تو وہ یہی اسلامی روح ہے -

ہمارے مقدم کام

ہم کو تین کام کرنے چاہئیں -

۱ — ہمکو ایک مضبوط اور بہت وسیع پین اسلامک Pan-Islamic (اور اگر دوسری قومیں دل سے شریک ہوں تو پین ایشاٹک Pan-Asiatic) ارگینزیشن -Arganisation بنانا چاہیے - جو اوسی طرح ہر ہر ملک میں مسلمانوں اور ایشائیوں کی پشت پناہی کرے ' جسطرح ہر جگہ بلقانی کمیٹیاں Balkan Comaitees بلقان کے عیسائیوں کی کرتی تھیں -

۲ — ہمکو مسلمانوں میں عام طور پر' اور ترکوں اور عربوں میں خاص طور پر' قدیم اسلامی روح پھونکنے کی کوشش کرنا چاہیے ' یہانتک کہ ہم پھر مسلمانوں کا حاصل زندگی کلمۂ لا الہ الا اللہ کی حفاظت و اشاعت بنادیں -

۳ — کل یورپ پر نقش کر دینا چاہیے کہ اب کسی ایشیائی یا افریقی ملک کی ایک انچ زمین بھی یورپ کا غصب کرنا' کل ایشیائیونکی نظروںمیں خار ہوگا - اور انکو یورپ سے بیزار بنادیگا - ایشیا اور افریقہ کی خود مختار سلطنتیں قریب قریب کل مٹ گئیں اور جو رہگئی ہیں' بہت کمزور ہیں - لیکن پھر بھی ایشیا کے پاس ایک ایسی چیز ہے جو یورپ کے پاس نہیں - یعنی روحانیت! ایشیا اور افریقہ کے باشندے تعداد میں بھی کم نہیں ہیں ' اسلیے ہم ایشیائیوں کی حالت مایوسی کی نہیں ہے - ہمکو صرف خواب خرگوش سے بیدار ہونے کی ضرورت ہے - اگر ہم بیدار ہوگئے تو بلا شبہ ہماری عزت سب قومیں کرینگی - وہ عزت کرنے پر مجبور ہونگی -

مغربی تمدن کا زوال

مادی ترقی کا رخ آجکل عروج پر ہے ' لیکن جو کوئی چشم بینا رکھتا ہو' وہ دیکھہ سکتا ہے کہ اوس ترقی کی حد ہوگئی ' اور اب انتہا کا آغاز ہے - تہذیب مغرب کے عروج کو بہت زمانہ نہیں ہوا ' لیکن اسمیں پستی اور شکستگی کے آثار شروع ہوگئے ہیں - ملکی نظر سے دیکھیے تو لیبر کوئسچن Labour-Question (یعنی مسائل عمال - الہلال) درپیش ہیں - جو شدید معرکہ کلاس Class (یعنی سوسائٹی کے مختلف مدارج کے تصادم - الہلال) کی خبر دیتے ہیں - معاشرتی نظر سے دیکھیے تو سفریجٹس Sufferettes (حقوق طلب عورتوں) کا مسئلہ خانگی خوشی میں خلل انداز ہونے والا ہے -

تجارتی نظر سے دیکھیے تو یورپ کی قوتوں میں خود تجارتی رقابت اس خونریزی سے ہو رہی ہے ' اور کشاکش زندگانی اسقدر مہیب ہوگئی ہے کہ قوتوں اور قوموں کو مہلک سامان بر و بحر مہیا رکھنے پر مجبور کردیا ہے تا کہ وہ رقیب سے اپنے کو بچاسکیں - جبتک ایشیا کے ملک لوٹنے کو اور جولان گاہی کو باقی تھے وہانتک آپسمیں صاف ہوکر متفق ہوتے رہے - جب وہ باقی نہ رہینگے تو آپس ہی میں خون خرابہ ہوگا ' اور تہذیب مادی کا خاتمہ -

اس تہذیب مادی کا اثر اخلاق اور عادات انسانی پر بھی مضر ہو رہا ہے - وہ وقت آہی گیا کہ معاہدے کوئی چیز نہ سمجھے جاویں ' وہ وقت آگیا کہ کمزور کی حمایت کے بجاے اسکو روند دیا جاوے - کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ یہ تہذیب زیادہ عرصہ تک باقی رہسکتی ہے ؟

ایشیا کی تہذیب بدرجہا زیادہ پائدار تھی - اور اب بھی اگرچہ

چکا ہے - وہ تو ربع مسکون پر تہذیب و علم کا علم بلند کر چکا ہے - وہ تو تمام معلوم مذاہب کو اخلاق کا سبق دیچکا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اسلام کے پیرو نہیں ہو سکتے تو ہمکو چاہیے کہ ہم فوراً ایسا مذہب اختیار کرلیں جسکی پا بندی کرسکیں - جو اسقدر ارفع نہ ہو جسقدر کہ اسلام ہے - مسلمانوں کا عیسائی ہوکر انسان اور صلیب کی پرستش کرنا اچھا ہے بنسبت اسکے کہ وہ اپنے افعال اور اعمال سے خداے اسلام کو بدنام کریں - اور خداے لا شریک کی عبادت سے لوگوں کی طبیعتوں کو ' اونکے سامنے اپنی ذلیل حالت پیش کرکے ' پھیر دیں -

مسلمانوں کی زندگی

بغیر روح اسلامی کے ممکن نہیں

یا پھر کمر ہمت چست کریں ' اور سچے اور پکے مسلمان بنیں - مجھے یقین واثق ہے کہ اگر مسلمان مسلمان ہو جائیں' تو پھر وہ اوس عروج اور مرتبہ پر پہنچے بغیر نہ رہیں' جسپر وہ کبھی پہونچے تھے - اسلام - اسلام - اسلام -

مسلمانوں کے ہر مرض کی دوا اسلام ہے - ہمکو اس مغربی تہذیب کی ضرورت نہیں ہے - ہمکو اس موجودہ مادی تعلیم کی بھی ضرورت نہیں ہے - ہمکو اس نئی معاشرت کی بھی ضرورت نہیں ہے - ہمکو "ترقی یافتہ" ملکی قوانین اور نظام کی بھی ضرورت نہیں - ہم اوس وقت کیا برے تھے جب ہمارے غریب بھائی بادشاہوں کے سامنے اپنے پھٹے کپڑوںمیں جاکر انھیں مبہوت کردیتے تھے ؟ ہم اوس زمانہ میں کیا برے تھے ' جب ہمارے امیر اونٹ کی مہار پکڑے ' اپنے ملازم کو اوپر سوار کیے ' بیت المقدس کے سے باعظمت اور عیسائیوں کے محبوب مقام کی فتح کے لیے داخل شہر ہوئے تھے ؟ ہم اوس وقت کیا برے تھے ' جب ہمارا ہر فرد راہ خدا میں مجاہد تھا - جب ہم میں سے کسی کو ملک میں احتیاج نہ ہوتی تھی ' بلکہ کل ملک کا خراج ہمارے بیت المال کو ملتا تھا ؟ جب ہم خرمے پر زندگی آسودگی سے بسر کرتے تھے ' اور جب ہم علم کی بنیاد اخلاق اور روحانیت پر رکھتے تھے ' جس سے ہمنے ایک طرف تو روحانی طاقت سے اوہام باطلہ کو فنا کر دیا تھا ' اور دوسری طرف مادی راحت کی ضروری چیزیں فراہم کر لی تھیں -

کیا ہمارے وہ پرانے عمامے اور عبائیں ہمکو چست سے چست کام کرنے میں مانع ہوتی تھیں ؟ کیا ہم اونھیں پہنے ہوئے بودھابست اور فرانس اور اسپین تک نہیں پہونچے تھے ؟ کیا ہماری اس قدیم معاشرت نے دنیا کو پاکیزہ و طاہرہ اور صاف بود باش نہیں سکھا دیا ؟ کیا حرمت نسوان اور اعانت یتیمان و بیکساں میں ہمسے کوئی دوسری قوم بڑھسکی تھی ؟ کیا ہمارا سادہ اور قرآنی قانون ہماری ہر ضرورت کے لیے کافی نہیں ہوگیا تھا ؟ کیا اس تمام عالم میں باوجود اس ترقی عقل سیاسی و مادی کے کوئی حکومت ایسی قائم ہو سکی جو مساوات ' حریت ' اخوت کے اصولوں پر اس مضبوطی اور خوبی سے قائم ہوئی ہو ' جیسی حضرت عمر (رض) کے وقت میں تھی ؟ کیا وہ پہرا جو اسلام نے ہمارے نفسوں پر مقرر کر دیا تھا ' اوس قانونی گرفت اور پولیس کی روک تھام سے کمزور اور کم اثر تھا جو آج ہمپر مسلط ہے ؟ نہیں - ہم کو کچھہ نہیں چاہیے سوا اسلام کے - اسلام ! اسلام ! اسلام ! ہمارے ہر مرض کی دوا اسلام - اسلام کا ہمارے اوپر کسقدر احسان ہے ؟ اسلام کا دنیا پر کسقدر احسان ہے ؟ ہم اسلام سے پہلے کیا تھے ؟ جانور - اسلام نے ہمکو کیا بنا دیا ؟ انسان - دنیا اسلام کے پیشتر کیا تھی ؟ تماشہ گاہ - اسلام نے دنیا کو کیا بنا دیا ؟ دارالعلم والعمل - جبتک مسلمانوں میں اسلام کی محبت رہی - جبتک اونھوں نے اسلام کی سچی اور دلسے پیروی کی ' اوسوقت تک اونھوں نے زوال نہیں دیکھا - وہ آپسمیں بھی لڑے - انھوں نے ظلم بھی کیا - لیکن جبتک اونکا عقیدہ بجا رہا - جبتک وہ باوجود ذاتی عناد اور بشری کمزوریوں کے اسلام کے دلدادہ رہے - اوسکے اصولوں کا احترام کرتے رہے - اسوقت تک انھوں نے نیچا نہیں دیکھا - اسلام نیچا دیکھنے کی چیز ہی نہیں ہے - اوسکی ساخت ہی صناع عالم نے ایسی رکھی ہے کہ ہر چیز سے بالا اور بلند ہے - جس شخص میں اسلام کی روح ہے وہ پست نہیں ہوسکتا - اوسکی گردن کسی کے آگے جھک نہیں سکتی - روحانیت پر کوئی مادی چیز غالب نہیں آسکتی - کیا روح کو کوئی توپ کے گولے سے اوڑا سکتا ہے ؟ کیا وہ قوم جسمیں اسلام کی روح ہو توپ و تفنگ سے فنا کی جا سکتی ہے ؟ نہیں - مگر چاہیے تو اسلام کی روح - اگر وہ نہیں تو کچھہ نہیں - مسلم بلا اسلامی روح کے بد ترین انسان ہے - مسلمان اسلامی روح کے ساتھہ افضل الناس ہے - میں آیندہ کی عیسائیت اور اسلام کی دوبارہ معرکہ آرائی کو اپنی دوربین آنکھوں سے دیکھہ رہا ہوں - میری روح اس اندیشہ سے لرز جاتی ہے کہ مبادا اوس وقت بھی مسلمانان عالم اسلامی روح سے معرا نہ ہوں - مسلمانوں میں اگر اسلامی روح نہیں تو وہ کمزوروں سے بھی مغلوب ہوجائینگے - اگر اونمیں اسلامی روح ہے تو وہ کسی طاقت دار سے طاقت دار قوت سے بھی مغلوب نہ ہونگے -

گذشتہ سے سبق

اگلے زمانہ میں جو سبق ملا وہ تاریخی واقعات ہیں - کیا اوس زمانہ کے قریب قریب ہر معرکہ میں یہ نہیں ہوا کہ مسلمان تعداد میں کم - فوجی ساز و سامان میں کم - قواعد و ضوابط فوجی سے بے خبر - پھر بھی فتح اونھی کے ہاتھہ میں رہتی تھی ؟ وہ کون قوت تھی جو (ضرار) کو ایک نیزہ ہاتھہ میں لیکر ننگے بدن ' ایک تیغ و تبر اور زرہ بکتر سے مسلح جوان کے مقابلہ پر آجانے کیلیے اکساتی تھی ؟ اور وہ کون سی قوت تھی جو قبل اسکے کہ غنیم کی تلوار اسکے ننگے بدن پر گرے ' اسکے نیزے کی ذری سی انی کو زرہ بکتر کے پار پہونچا دیتی تھی ؟ یہ وہی اسلامی روح کی قوت تھی -

پھر وہ کون قوت تھی جو فاقوں پر فاقہ کرنے کے بعد بھی اسلامی مجاہدین میں اسقدر زور باقی رہنے دیتی تھی کہ شراب خوار اور لحم الخنزیر سے پر شکم غنیم پر غالب آجاتے تھے ؟ وہی اسلامی روح تھی -

اور وہ کون اخلاقی جرأت اور اولو العزمی تھی جو حضرت خالد کو بحالت ایک معمولی سپاہی کے اوسی جان نثاری اور شیردلی پر آمادہ و مستعد رکھتی تھی ' جیسی بہ حیثیت ایک کمانڈر ان چیف اور سپہ سالار افواج کے ان میں تھی ؟ یہ بھی وہی اسلامی روح تھی -

ہماری آنکھوں کے سامنے ایک حسرتناک اور عبرتناک واقعہ یہ پیش ایا کہ عین اوسوقت ' جب غنیم دار السلطنت اسلامی کے دروازے پر ہے ' ایک سپہ سالار اور ایک وزیر معزول کیا گیا ' لیکن اوسکے لیے مادی قوت کی ضرورت پڑی اور اوس فعل نے ایسے نازک وقت پر بھی عداوت ذاتی کی آگ بھڑکا دی - اور کتنوں نے اوس عزل کے انتقام کے جوش میں وطن فروشی تک پر تیاری کر لی - ترکوں پر اس سے زیادہ نازک وقت پھر پڑ نہیں سکتا ' جو اسطرف پڑا ' پھر بھی اونمیں ایکا نہ ہوا - پھر بھی وہ ذاتی عداوتیں دبا نہ سکے - سلطنت کا بڑا حصہ ہاتھہ سے نکل گیا ' مگر باہمی جنگ و جدل موقوف نہ ہوئی -

مستقبل

اچھا ' اب یہ ہو چکا ہے - باب مسیحیت بھی مسلمانوں کے ہاتھہ سے گیا - البانیہ بھی گیا - سکندر ذوالقرنین کا وطن بھی گیا - سلطنت

کے لیے کون سي تہذیب چاهیے اور اس تہذیب کے دبانے کے لیے
کون مذهب یا کون قوم مناسب ہے ؟ میں مسلمان هوں - محض
پیدائشي مسلمان نہیں - بلکه میں سمجھتاهوں که اگر میں کسي
مذهب کا پابند هوسکتا هوں تو اسلام هي کا - اگر میري گردن کسي
کے آگے عاجزانه جھک سکتي ہے تو وہ خدا ہے ' اور خدا بھي وهي '
جو ان صفات کا هو :

هو الله الذي لا اله الا هو ' عالم الغیب و الشهادة ' هو الرحمن الرحیم - هو الله الذي لا اله الا هو ' الملک القدوس السلام المومن المهیمن العزیز الجبار المتکبر - سبحان الله عما یشرکون - هو الله الخالق الباري المصور له الاسماء الحسنیٰ ' یسبح له ما في السماوات والارض ' و هو العزیز الحکیم -

اگر مذهب ضروري ہے تو اسلام کے سوا کوئي نہیں

اگر میں کسي انسان کا ایسا معتقد هوسکتا هوں که اسکے ارشادات کو بلا چون و چرا قبول کروں ' تو اوس انسان کا ' جو حقیقي طور پر رحمت للعالمین تھا - جو واقعي اکمل البشر اور افضل الناس تھا - جسکا سر دنیا کے گراں قدر و بلند مرتبه شخصوں سے بھي بلند تھا - میں مسلمان هوں - مسلمان هونے پر مجھے فخر ہے - اور میري دلي آرزو یه ہے که میں تمام دنیاکو نعرۂ لا اله الا الله محمد رسول الله لگاتے سنوں - میں اسکا اقرار کرتا هوں که میرے لیے اس سے زیادہ اور کوئي خوشي کي بات نہیں هوسکتي که کل ایشیائي اور افریقي باشندے مسلمان هوجاویں - مسلمان سے هرگز میرا مطلب آجکل کے مسلمان نہیں هیں - بلکه قرون اولیٰ کے مسلمان - ایسے مسلمان جو عمل صالح سے مسلمان تھے -

ایسے مسلمان جنکي زندگي ' جنکي موت ' جنکي نیکیاں ' اور جانفروشیاں ' سب اپنے الله کے لیے تھیں - جو بیکسوں پر رحم کرتے تھے - یتیموں کي مدد کرتے تھے - سچ بولنا جنکا شعار تھا - دوسروں کے لیے خود تکلیف اوٹھانا جنکا شیوہ تھا - جو جانوروں تک پر ظلم کے روا دار نه تھے - جو کسي موقع پر انصاف سے نه هٹتے تھے - جو راہ حق پر نه صرف اپني جانیں بلکه کل اپنے خاندان کي جانیں اور مال نثار کردیتے تھے - جنکي جرات اخلاقي و جسماني دونوں اعلی ترین مرتبه پر تھیں - الغرض میں ایشیا اور افریقه کیا ' کل دنیا کا مسلمان هوجانا چاهتا هوں - سچے دل سے چاهتا هوں - اور اسمیں جو کوشش هو ' اسے کرنے کیلیے موجود هوں - لیکن اس کے ساتھ هي میں یه نہیں کہتا که اور پیغمبروں میں عظمت اور بزرگي نه تھي - میں تو " لانفرق بین احد من رسله " کا قائل هوں - رام هوں ' یا کرشنا - شیو هوں ' یا بدھا - یه سب وہ گراں قدر لوگ تھے ' جنکي عظمت جسقدر هم کریں کم ہے - اگر ایشیا کے سب باشندے محمد عربي (صلعم) کا پیرو اپنے کو نہیں کہنا چاهتے ' تو همیں یه تو نه چاهیے نه اونکو آگے کرنے سے محض تعصب کي بنیاد پر پس و پیش کریں ؟

یه سب کو معلوم رهنا چاهیے که اسلام کے اصول عالمگیر هوگئے هیں - اور بالاخر وهي کل بني نوع انسان کے اصول هونگے - اگر وہ ترقي پذیر رها اور کمال ترقي تک پهونچا -

ایسي حالت میں اوس سے تعصب رکھنا خود اپنا نقصان کرنا ہے - اور اگر اسوقت یه امر قابل لحاظ نه هو ' تب بھي یه دیکھنا تو ضرور ہے که کون قوم ' یا کس مذهب کے پیرو اسوقت مادي تہذیب کا کامیابي سے مقابله کرسکنے کي اهلیت رکھتے هیں ؟ جو قوم یا جو مذهب اسکي امید دلائے ' اوس کو کل ایشیا و افریقه کو بلکه دنیا کے کل اوس حصے کو ' جو روحانیت کے عنصر کو تہذیب سے مفقود هونے دینا نه چاهے ' اوسي قوم اور اوسي مذهب کو آگے کرکے استقلال ' تحمل ' اور دلسوزي کے ساتھ حمایت کرني چاهئے -

میں جو خیالات جاپان کی بابت رکھتا هوں ' وہ میں ظاهر کرچکا ' لیکن اگر روحانیت پسند باشندگان عالم یه سمجھتے هوں که جاپانیوں کي قوم اور بودہ مذهب هي مادي تہذیب و ترقي کا مقابله کرکے روحانیت کا بول بالا کر سکتا ہے ' اور روحانیت پسند قوموں کو غلامي سے ازاد کرا سکتا ہے ' تو بلا پس و پیش میں کہونگا که مسلمانوں کو بھي فوراً چاهیے که جاپان کو آگے کرکے اوسکي حمایت کیلیے کمر بسته هوجائیں -

اب تنگ دلي ' تعصب ' اور بیجا جنبه داري کا وقت نہیں ہے - جاپان اگر عالم گیري کي همت رکھتا ہے ' تو اوسے بیشک میدان میں انا چاهئے ' اور روحانیت کے مقصد کو اوٹھانا چاهئے - بهر صورت اب وقت خواب کا باقي نہیں رها -

روحانیت بالکل مغلوب هو رهي ہے - اگر اب بھي اوسکا تحفظ نه کیا گیا ' تو پھر کامیابي محال نہیں تو هزار چند زیادہ دشوار هو جاویگی -

هم مسلمانوں کو همارے خدا نے خیرالامم کہا ہے - اسلیے سب سے زیادہ همارا فرض ہے که هم اس حالت کو محسوس کریں - اور بني نوع انسان کے شرف کو برقرار رکھیں -

وقت کا سوال

مسلمانوں کے لیے سوال اب یه نہیں ہے که ترک جئیں یا نه جئیں - عرب زندہ رهیں یا نه رهیں - اونکے لیے سوال اب یه نہیں ہے که ایڈریا نوپل رہے یا نه رہے - قسطنطنیه رہے یا نه رہے - اونکے لیے اب اسکا سوال بھي نہیں رها که یورپ سے اسلام خارج هو یا نه هو ' اور افریقه میں اسلامي سلطنت خود مختار باقي رہے یا نه رہے - یه عظیم الشان مسئله اونکے لیے خارج از فکر ہے -

بغداد میں خلافت کے چراغ کو گل کردیا تھا - اور قطع نظر ان امور کے جنگ صلیب یه اول هي نہیں هوئي -

مسلمانوں کي شان یه ہے که مصیبت پر ثابت قدمي دکھا دیں - اونکے جوش شجاعت اور فیض سخاوت ' دونوں کو مصیبتوں کي حالت میں ترقي هوتي ہے -

مسلمان بلا شبه شکست کھا گیے هیں - مگر کیا اونکي همت بھي ٹوٹ گئي ہے ؟ کیا وہ مایوس بھي هوگیے ؟ کیا انهوں نے

لا تقنطوا من رحمت الله

کے جادو اثر اور جان بخش ارشاد کو فراموش کردیا ہے ؟

اسطرف مجھے غریب مسلمانوں سے ملنے کا اتفاق هوا تو مجھے یقین کامل هوگیا که ابھي مسلمانوں کے دل مردہ نہیں هوگئے - ابھي ان میں اسلام کي محبت موجود ہے -

اگر اسلام کي خدمت کا شوق کم هوا ہے تو هم ایسے مسلمانوں میں ' جن پر مغربي عنصر غالب آگیا ہے -

افسوس ہے تو یه که وہ بچارے مسلمان جنمیں اسلام کا درد ہے مادي تہذیب سے نابلد هیں - وہ یه نہیں جانتے که کسطرح وہ حسن و خوبي سے آج کل اسلام کي خدمت کرسکتے هیں - اونمیں اب بھي ایسے جوانمرد نکلینگے جو اسلام کے لیے توپ کے منه میں گھس جاویں - اپني سمجھه کے موافق وہ هر طرح کي اسلام کي خدمت کرنے کو تیار هیں -

لیکن اونکو چونکه مادي تہذیب سے واقفیت کم ہے اسلیے وہ بہترین صورت مدد کي سونچ نہیں سکتے -

اور هم لوگ جو سونچ سکتے هیں اونکو شراب و کباب سے بلکه

عروج پر پہنچا دیجا‌ئے تو وہی دنیا کے کاربار کے چلانے میں زیادہ کام آسکتی ہے -

مگر ایشیا کی قو میں بیدار بھی تو ہوں - ایشیائی تہذیب کا زنگ بھی تو دفع ہو -

میں جانتا ہوں کہ لوگ اسے فیناٹزم Fane tesm اور جنون کہینگے - میں جانتا ہوں کہ اس حالت بربادی و تباہی میں یہ بات منہ سے نکالنا بہتوں کو ہنسادیگا - لیکن میں کہے بغیر نہیں رہسکتا کہ ایشیا کو عروج دینے کا مادہ سب سے زیادہ اسی قوم میں ہے' جس نے مذہب اسلام اختیار کیا ہو - عیسائیت کے "مذہب مخالف" " fiaith antayonisdic " ہی میں عیسائی تہذیب کی جگہ لینے کا مادہ ہے -

صرف اسلام ہی جامع روحانیت و مادیت ہے

(۲) مسلمانوں کا خمیر ہی ایسا تیار کیا گیا ہے کہ اونمیں قوم اوسط ہونے کی قابلیت ہو' اور جو عیسائی مادیت اور ہندوں کی روحانیت کے بین بین ایک تہذیب قائم کر سکے - میں عرض کرچکا ہوں کہ تنہا روحانیت سے کام اسلیے نہیں چلسکتا کہ مقابلہ خالص مادیت سے ہے -

اگر ایک چور کوئی مال لیے جا رہا ہو' تو پہلا کام تو یہ ہونا چاہیے کہ مال رکھا لیا جاے اور قوت مادی سے کام لیا جاے - اوسکے بعد پھر چاہیے کہ چور کی درستی اخلاقی کے لیے اوسپر روحانی اثر ڈالا جاے کہ وہ چوری کا ارادہ ہی نہ کرے' اور اپنے پڑوسی کو امن سے سونے دے -

روحانیت بہت اعلی چیز ہے - مگر مادی ترقی کے بغیر ہم روح کی برتری قائم نہ رکھہ سکینگے -

ہمارا تمدن سادہ رہے - ہم تجارت میں بھی بہت ترقی نہ کریں - ہمکو اسلیے روپیہ کی بھی بہت ضرورت نہ ہو کہ ہم قناعت پیدا کریں' اور کشاکش زندگانی کو زیادہ شدید نہ بننے دیں - لیکن جب ہمارے اوپر دفعتاً اوس طرح چھاپہ مارا جایگا' کا جسطرح طرابلس کے عربوں پر مارا گیا تھا' تو ہم کیا کرینگے ؟

یورپ کا آج حال یہ ہے کہ یورپ کے علاوہ افریقہ' ایشیا' امریکہ' کہیں کوئی ایسی زمین وہ چھوڑنا نہیں چاہتا' جہاں کے لوگ' اور جہاں کی ملک اوسکے تنازع للبقاء میں معین ہو -

مذاہب ہند اور مقابلۂ مادیت

ایسی حالت میں ہم اکیلی روحانیت کو لیکر چاٹ نہیں سکتے - جاپان مادی تہذیب کو اختیار کر رہا ہے' مگر مجھے اندیشہ ہے کہ اوسکا بھی وہی حال ہوگا جو عیسائیوں کا ہوا - روحانیت مفقود ہوجایگی' انسانیت ختم ہوجاویگی' اور انسان ایک ایسی کل بنجاویگا جو روپیہ اور سامان عیش نفس ڈھالا کرے - میں یہ اسوجہ سے نہیں کہتا کہ میں بدھ مذہب کی روحانی قوت سے بے خبر ہوں - عیسائی مذہب کی اور بدھ مذہب کی روحانیت میں کچھہ بہت فرق نوعیت کا نہیں - ہاں بدھ مذہب کی روحانیت عیسائیت سے ارفع اور ارجمند ہے - مگر دونوں کی روحانی حالت اس جہان کون وفساد کے لیے مناسب نہ تھی - جسطرح مادیت نے عیسائی روحانیت پر غلبہ کرلیا' اور عیسائی تہذیب محض خود غرضی اور بہیمیت کی طرف منتقل ہوگئی' اوسی طرح مجھے اندیشہ ہے کہ بدھ مذہب کی روحانیت کا بھی یہی حال ہوگا - جاپان اپنی شخصیت قائم رکھکر ترقی نہیں کر رہا ہے' بلکہ مغربی رنگ میں اپنے کو رنگ رہا ہے' اور جسقدر اسمیں اوسے کامیابی ہوئی ہے' اسیقدر وہ اپنی رنگ کھوتا جاتا ہے اور بھی

رغبت ہوگی - مسلمانان ترکی بھی اوسی رنگ پر آرہے تھے' مگر اونکے تو قدرت کی جانب سے ایک طمانچہ سخت رسید ہوگیا - لیکن جاپان کامیاب ہوا' اور روس کو اوسنے معقول سبق دیدیا' جسکا اثر حکمت اور روباہیت سے جلد ضائع کیا جا رہا ہے' مگر پھر بھی جاپان کی کامیابی میں شک نہیں' اور اوسکو مغربی رنگ اختیار کرنے پر وہ کامیابی کافی ترغیب دیسکتی ہے' بلکہ دیرہی ہے - ابھی کئی دن ہوے کہ شاہ جاپان کی قتل تک کی سازش کا اظہار ہوا تھا - یہ بھی مغربی رنگ ہے - ہندؤں کی تہذیب بھی بہت اعلی اور فلسفیانہ ہے - اونکی روحانیت درجہ کمال کو پہونچی ہوئی ہے - لیکن روحانیت کے کمال پر پہونچنے کا نتیجہ یہ ہے کہ مادی ترقی قبول کرنے کی قابلیت صحیح نہیں رہی ہے - ہندوستان کے اولوالعزم مدبر امکانی کوشش ہنود کے اصلاح تمدن کی کر رہے ہیں - ہندوستان کے مسلمانوں کی نسبت ہنود نے بہت کچھہ مادی رنگ حاصل کیا ہے - لیکن اگر غور سے دیکھیے تو ہندؤنکے ایسے رکاوٹیں حد سے زیادہ ہیں - جنکا ہزار برس میں بھی پوری طرح سے دفع ہونا آسان نہیں -

اصل یہ ہے کہ ہندؤنکی تہذیب زمانۂ موجودہ کے بالکل خلاف ہے - اور یہ کسیطرح آسان نہیں نظر آتا کہ ہندوں کی قوم مادیت اور روحانیت' دونوں سے فائدہ حاصل کرے - پس اگر کوئی قوم مادیت کے مقابلے کے لیے باقی رہتی ہے تو وہ وہی ہے جسکو مادی تہذیب نے ابھی روندا ہے - میں پھر کہونگا - اور پھر کہونگا - اور پھر کہونگا - کہ مادی تہذیب کے مقابلہ کے لیے' نہیں مادی تہذیب کو نیچا دکھانے کے لیے' مسلمانوں سے زیادہ کوئی قوم موزوں نہیں -

اونمیں وہ روحانیت ہے جو مادیت سے ساز کر سکتی ہے' اور جسپر پھر مادیت غالب نہیں آسکتی - اگر ذرا برابر بھی اسبات کی کوشش کی جاوے کہ اپنی حالت قائم رہے -

اسلام ایسی معمولی تعلیم نہیں دیتا کہ کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا اوسکی طرف پھیر دو -

وہ یہ بھی نہیں کہتا کہ سوئی کے ناکے سے اونٹ کا پار ہوجانا آسان ہے لیکن مالدار آدمی کا بہشت میں جانا آسان نہیں -

مسلمان یہ آبہت سانی سے کرسکتے ہیں کہ اپنی تہذیب اسلامی اور ایشیائی پر قائم رہیں اور پھر بھی یورپ کے ہم سطح آجائیں -

اونمیں ذات پات چھوت اچھوت کے جھگڑے کہاں ہیں ؟ اونمیں خود کشی اور بادشاہ پرستی کی خرابیاں کہاں ہیں ؟ آجکل یورپ نے جمہوری اصول اختیار کر رکھا ہے - اور تجربہ نے یہ بتادیا کہ ظلم کو روکنے کے لیے اس سے بڑھکر کوئی طریق حکومت نہیں -

پھر مسلمانوں سے بڑھکر جمہوریت پسند اور کون ہو سکتا ہے ؟ ہر مسلمان کے خمیر میں ڈیما کرٹزم Dmocratisim ہونا چاہیے -

مسلمان ہی ایک ایسی قوم ہے جو غیر اسلامی اصول حکومت سے مستغنی ہو سکتی ہے -

اصل میں موجودہ تہذیب قائم ہی اسلامی اصول پر ہوئی تھی لیکن چونکہ عیسائی مذہب میں تہذیب کے اخلاقی حالت پر بحث رکھنے کا سامان نہ تھا' حضرت مسیح نے تہذیب و معاشرت کے اصول منضبط نہ کیے - اسلیے عیسائیوں میں وہ اسلامی تہذیب آکر بالکل مادیت ہوگئی' اور اب اسکو اسلامی تہذیب کہنا' محض عیسائی تہذیب کہنا بھی غلطی ہے -

اور یہ تہذیب بیسوں صدی کی تہذیب ہے - جسکی بنیاد باطل اصول ضرورت Ulltorean Primsiph پر ہے -

اب ایشیائی قوموں کو یہ دیکھنا ہے کہ ایسی تہذیب کے مقابلے

(اعلانات)

کوٹ اور ٹرےزرس Troutsers کي شکلين ديکھنے سے فرصت نہيں - همپر بدقسمتي سے يورپ کي تہذيب کا سکه اسقدر بيٹھه گيا ھے که ذرا برابر بھي اوس سے انحراف کريں تو شرمندہ هو جاتے هيں -

معلوم تو يه هوتا ھے که مغرب نے همارے جسم هي کو نہيں بلکه هماري روح کو بھي مغلوب کر ليا ھے -

اگر يورپ همسے يه کہے که اسلام يورپ ميں رهنے کے قابل نہيں - تو هم بھي فوراً کہدينگے که ترکوں کو يورپ سے نکلر اور ايشيا ميں آکر انگلستان کي پرورش سے زندگي بسر کرنا چاهئے ! !

اگر يورپ همسے يه کہے که اسلام جمہوريت کے ساتھه نہيں چلسکتا تو هم بھي فوراً يه تسليم کر ليں گے که ايران اور ترکي ميں جو اندوہ ناک انقلابات هوے' وہ اوسي وجه سے هوے ! !

يه تو بڑے بڑے معاملات هيں - هماري افسوس ناک حالت تو يه ھے که هم ذراسے ٹب ميں پاني بھر کر نہانے کو' باوجود اسکے که وہ طب اور سائنس کي رو سے قطعاً مضر اور گندہ طريقه ھے' صرف اسليے پسند کرتے اور اختيار کرتے هين که يورپ ميں وہ رائج ھے -

افسوس که هم ميں هي اسکي قابليت تهی که هم اپني تہذيب کو پھر بلند مرتبه پرپہونچاتے ' اور اپنے ملک - اپنے مذهب - اپنی قوم کے عروج کے طريقے نکالتے - ليکن هماري حالت يه ھے که هم اپنے آپ کو بھول گئے هيں - اور اسپر فخر کرتے هيں که هم مہذب بھي اگر سمجھے جاتے هيں تو اس حالت ميں که مغرب کي ُبري اور بھلي هر طرح کي تہذيب پر کاربند هوں -

ميں نے ايک غزل کہي تھي - اوسکا ايک شعر يه تھا :

برا هو اس محبت کا - بھلا هو حسن دلکش کا
ميں اپنے آپ سے گم هوں مگر ميرا پتا تم هو

آخر کے " بھلا " کو بھي " برا " کہکر' مسلمانوں کي حالت کے مطابق اسے بنا سکتے هيں -

مادي تہذيب کي اس نمايشي دلاويزي اور عقل فريبي نے مسلمانوں کو خود اپنے سے بھلا ديا ھے - اور مغربي تہذيب کا نشان انکے ليے بھي قائم کر ديا ھے - وهي معيار تہذيب و انسانيت ھے -

مولانا ! ياد رکھيے که قادر حقيقي هم هي لوگوں سے شديد باز پرس کريگا که همنے اُن دلدادگان اسلام کي حمايت کيوں نه کي ' جو اسطرح سے اسلام کي خدمت کو تيار تھے -

آپ نے جو پاليسي اختيار کي ھے اور جس عظيم الشان خدمت کو اپنے ذمے لے ليا ھے' وہ يقيناً اصلي اور صحيح علاج ھے - آپ مسلمانوں ميں مذهبي روح پھونکنا چاهتے هيں' اور معارف قران کے ذريعه سے -

بيشک اوسکا' اثر هوگا - بلکه بہت کچھه هو چکا ھے' ليکن وقت اسکا مقتضي ھے که اسکے اثر کو ضائع نه کيا جاے اور کوئي عملي کام شروع کرديا جاے -

ميري خدام کعبه کی اسکيم Scheme کو بھي آپ نے ڈال رکھا اور ميرے پاس ٹھيک مسودہ بھي نہيں ھے -

کچھه کرنا ' اور جلد کرنا ضروري ھے - آپ يه تو ديکھيں که آپ تو ايک بہت بڑا کام کر رھے هيں رهيں يعني " الهلال " کي روشني هند ميں پھيل رهي ھے - ميں تو بيکار هو رها هوں - کچھه تو کروں - خدام کعبه کي اسکيم چلے تو اُسی کام کو کروں -

جو پين اسلامک Pan. Islamic انجمن کي مالخوليائي اسکيم تھي اوسے بھي بھيجتا هوں - ملاحظه فرمائيے - آپ تو اوسپر نه هنسينگے ' مگر هندوستان کے نوے فی صدي مسلمان اوسکو پڑھکر مجنوں ضرور کہينگے - وہ کہيں گے که عمل ميں لانے والي نہيں - اچھا نہيں - اور پھر نہيں - اور پھر نہيں - شايد وہ وقت بھي آجاے که وہ قابل عمل هوجاے - جو چيز فوراً عمل کي هو اوسے کرنا چاهيے -

بهر حال کچھه کرنا چاهيے - پھر اوٹھيے - اب دير کيا ھے؟ سونچ کيا ھے ؟ انتظار کيا ھے ؟

والسلام

الهـــلال

پيش نظر امور سے يه عاجز غافل نہيں - گذشته آٹھه ... شب و روز يہي فکر دامنگير رهي ھے - ليکن ميري نظر اور پہلوؤں سے پڑ رهی تھي - ميں اُس بہترين طريق عمل ' اور ايک نقطۂ کار کا متلاشي تھا ' جسکے چاروںطرف اپني موجودہ صدها ضرورتيں جمع هوسکيں - بهر حال جو کچھه سونچنا تھا' سونچ چکا هوں ' اور رحمت الهي کا شکر کرتا هوں که اُس نے اپنے فضل وکرم سے راہ سوجھا دي ھے - آيندہ نمبروں ميں اسکي توضيح ديکھه ليجيے گا - آجکي اشاعت کے مقالات افتتاحيه گويا اسي کي تمہيد ميں - آپکي اسکيم " خدام کعبه " بھي شائع کر ديتا هوں - وما توفيقي الا با الله - عليه توکلت واليه انيب -

---

	پائي	آنہ	روپیہ
اهلیہ قاضي محمد حسین صاحب محلہ جھنڈا کلاں	۶	۱۱	۳
سید محمد یوسف میاں محلہ جھنڈا کلاں	-	-	۱۵
سید حسین احمد میاں محلہ جھنڈا کلاں	-	-	۵
چندہ مسلمانان شاہجہانپور	-	۹	۲

بذریعہ سید بشارت علي و سید مظہر امام صاحب

ہنسلي نقرئي ایک - کنگن نقرئي ایک جفت - بالي نقري ۹ عدد - جھومر نقري ایک - خانا نقري ایک جفت - چھلا نقرائي ایک جفت - جوشن ایضاً ایک جفت - آرسي ایک - انگوٹھي نگدار ایک - پاندان برنجي ایک معہ بوذرچو - حصہ برنجي خرد و کلاں ایک - کمور برنجي ایک - سالي ملیگیا ایک - برنجے ایک - لوٹا برنجي ایک - پاندان معہ بوروجہ ایک - پاندان مدور ایک - بوروجہ مہ مسي ۵ عدد - ایضاً رکابي خرد و کلاں بدھنا و بدھني - ایضاً ۵ عدد - کٹورہ مسي ایک - گلاس الیومنیم ایک - چپے بلمسري دوعدد - گھڑي جیبي کہنہ ایک - سگریٹ کیس دوعدد - تسبیح ایک - سولي لیس ایک - مولي مخمل ایک - انٹا ایک - بیچک ایک - چاقو ایک - صافہ ایک - چنن جامداني ایک - عہد نامہ معہ جرداں ایک - کتاب از قسم ناول گیارہ جلد - تلوبند سرخ ایک - رجب علي سوداگر بکس ایک - نقد | - | ۵ | ۱۵

بذریعہ ڈاکٹر فضل شاہ صاحب جھٹ پٹ	-	۷	۱۰۱
جناب عبد الحمید خاں صاحب	-	-	۵
خان بہادر سردار لشکر	-	-	۱۰
حاجي کریمداد خاں	-	-	۵۰
معرفت جناب خانصاحب منشي عزاز الدین	-	-	۹
کریمداد ملازم هسپتال	-	۱	۱
منشي صوبہ خاں برینچ پوسٹماسٹر	-	-	۳
منشي فیض محمد خان گرد اور قانونگوں	-	۸	۸
مرزا محمد حسن عرائض نویس	-	-	۲
جناب ڈاکٹر فضل شاہ	-	-	۱۰
سید عبد الخالق	-	-	۳
بقایا رقم جو کہ پہلے چندوں سے بچي تھي	-	۱۵	۲

بزرگان ٹیٹا گڑہ - کلکتہ دو گھڑیاں جیبي - و نقد	-	۱۴	۳۵۵
جناب خلیل الرحمن صاحب باقر گنج - بانکي پور	-	۶	۶

بزرگان جمرئي ضلع مونگیر بذریعہ محمد یعقوب صاحب	-	-	۱۳۰
عبد القادر صاحب ضلع ڈبرہ غازي خاں	-	-	۲۰
بذریعہ حبیب النبي خانصاحب صولت	-	-	۲
بزرگان صاحب بگاں بمقام کالي گھاٹ بذریعہ نعمت صاحب مستري	۶	۱	۶۰
ایس - ایم - پیارے صاحب از مخدوم پور - گیا	-	-	۴۱
ایک خاتون از دیار پور - سوھاگ پور بذریعہ سید احمد صاحب (علیگڈہ)	-	-	۱۹۵
بزرگان برھل گنج ضلع گورکھپور بذریعہ سید محمد قاسم صاحب کلرک تھانہ	۹	۱۲	۱۶
جناب چودھري اعجاز رسول صاحب ردولي	-	-	۲
بزرگان بایزید پور ضلع مونگیر بذریعہ همش الهدیٰ صاحب	-	۱۲	۱۶
شیخ محمد عطا الله صاحب طالب علم اٹاوہ	-	-	۳
نبي بخش - خدا بخش صاحب بستي مونتي خان هوشیار پور	-	۲	۲۵
نذیر الدین صاحب نعماني ردولي	-	-	۵

برادران هنود و اسلام ریاست جرکھاري ضلع همیرپور بذریعہ جناب منشي عبد الرحمن صاحب و فخر الحسن صاحب | - | - | ۲۵۰

(به تفصیل ذیل)

چندہ متفرق جو عید گاہ میں بقر عید کو

وصول هوا	۶	۱۲	۱۲
منشي عبد الوحید صاحب معہ اهلیہ خود	-	۱۰	۳
منشي عبد العزیز صاحب معہ اهلیہ و پسر خود	-	-	۷

	روپیہ	آنہ	پائي
بابو سعید احمد صاحب ڈاکٹر شفاخانہ ریاست	-	۷	۱۴
جناب والدہ صاحبہ ڈاکٹر صاحب ممدوح	-	-	۱۰
منشي عیوض علي صاحب پیشکار	۲	۱۲	۱
منشي احمد حسین صاحب کمال الدولہ	-	۱۰	۱
منشي بہوري خانصاحب	-	۱۴	۱
منشي عبد الباسط صاحب	-	۶	۲
مرزا احمد حسین صاحب سرشتہ دار حضور دربار	-	-	۲
منشي رجب علي خانصاحب منصرم پیماش	-	۵	۱
نجف خانصاحب سوار	-	۱۳	-
منشي فخر الرحمان صاحب	۲	-	۹
مولا بخش صاحب سوداگر	-	۸	۱۱
سید سرفراز علي صاحب سوداگر	-	-	۲
منشي رسول خانصاحب افسر دریم	-	۱۲	۴
منشي صادق حسین خانصاحب سب انسپکٹر پولیس	-	-	۲
شمس الدین صاحب سوداگر مہوبا	-	-	۱
قوم چندہ جو مبلغ ریاست جرکہاري میں وصول ہوے	۲	۸	۲
عبد الجلیل خانصاحب عرف پول خان	-	-	۵
چھوٹے خانصاحب سپاهي	-	۸	۲
امام خانصاحب سپاهي	-	۱	۳
رسولی ھرن باز صاحب	۳	۱۱	-
منشي امیر الله خانصاحب اهلمد ایپلٹی معہ اهلیہ خود	-	۲	۵
منشي عبد الکریم صاحب سرشتہ دار ریاست	-	-	۵
بیگم صاحبہ مدار المہام صاحب	-	-	۲
والدہ صاحبہ حافظ یوسف علی	-	-	۱
حکیم مہر خانصاحب حکیم ریاست	-	-	۱
منشی عبد المجید صاحب مورمال	-	-	۴
منشی احمد جان صاحب باگول	-	۹	۱
منشی امجد علی صاحب	-	-	۱
مولوي محمد ابراهیم صاحب مجسٹریٹ درجہ سویم	-	-	۱
جگن خانصاحب ٹھیکہ دار آبکاري	-	-	۳
شیخ الهی بخش صاحب سوداگر	-	-	۳
سید باقر حسین صاحب	-	۹	۱
میر اصغر علی صاحب اور سیر	-	-	۱
شیخ غازي صاحب تماکو فروش	-	-	۱
منشی بہادر خان صاحب مدرس انگریزي	-	-	۱
دیوان شیخ محمد صاحب	-	-	۱
سید عبد الرحیم صاحب حضور دربار	-	-	۱
حکیم احمد حسین صاحب حضور دربار	-	-	۲
شیخ مداري خلیفہ چرنی	-	-	۱
محمد خانصاحب	-	-	۱
رمضان صاحب	-	-	۱
مرزا واجد بیگ صاحب ٹھیکہ دار تعجورت	-	-	۱
منشي ارشد حسین خانصاحب مورمال	-	-	۱
منشي عبد الحکیم صاحب سب انسپکٹر پولیس	-	-	۲

فهـــرست

زر اعانـــۀ دولت علیۀ اسلامیـــه

—:#:—

(۱۸)

ان الله اشتري من المومنین انفسهم و اموالهم ، بان لهم الجنه

بقیه فهرست اسماء بزرگان موضع بیگوں، جنکي مجموعي رقم ۸ - ۲۱۲ بذریعه جناب ولي محمد صاحب عباسي ، ساکن دادے پور، وصول هوئي اور فهرست نمبر ۱۳ میں شائع کي گئي تهي -

	پائي	آنه	روپیه
سبحان نیورا	-	-	۱
رحمان مرتوال	-	۸	-
فاصل مرتوال	-	-	۱
الله بخش هانسي وال	-	-	۱
امیر حسنا - چوهان	-	۶	-
امام الدین چوهان	-	۱۰	-
فامتو چوهان	-	۸	-
نعمت گوري	-	-	۱
قادر اجمیري	-	۸	-
الله رکها مرتوال	-	۸	-
محمد ولد قاسم هانسي وال	-	۸	-
نبي بخش هانسي وال	-	-	۱
الله رکها اجمیري	-	۸	-
الله بخش ولد داؤد لاهوري - بیگوں	-	-	۱
الله رکها ولد نورا هانسي وال	-	۸	-
رمضو ولد فاصل چوهان	-	-	۱
الله بخش ولد کریم بخش	-	۱۰	۱
چهوٹو اجمیري	-	۸	-
کریم چاندنا	-	-	۱
راجو	-	-	۱
رسول	-	-	۳
فاصل	-	-	۱
الله بخش	-	-	۲
نبي بخش پٹیل	-	-	۲
هاشم جان والا	-	-	۱
داؤد بهنجوري	-	-	۱
نورا جان والا	-	-	۵
حسنا ولد میرو	-	-	۳
ناپتو	-	۸	-
نبي بخش کدواسا والا	-	-	۱
کلو	-	-	۱
گوٹو ولد قادر	-	-	۱
نبي بخش	-	-	۴
نورا پٹیل	-	-	۱
دهولا	-	۸	-
ندي بخش ولد امام بخش نداف بیگوں	-	-	۱
چاندو	-	-	۱
امام بخش چوني بیگوں والا	-	۱۳	۱
کالو	-	-	۱
رحمان ولد میرو	-	۸	-
شهاب الدین جهپه بیگوں	-	-	۵

	پائي	آنه	روپیه
کریم بخش	-	-	۱
جمال الدین	-	-	۱
اسحاق	-	-	۴
مسماة فاطمه بیوه نورا	-	۴	-
ابراهیم نیلگر بیگوں	-	-	۲
حسنا	-	-	۴
پیر بخش	-	-	۵
غریب	-	-	۱
خدا بخش	-	-	۱
خواجو	-	-	۱
خواجو بهلواڑه والا	-	۶	-
نبي بخش	-	۴	-
گبا سچا	-	-	۲
الله نور سمرگنده والا	-	-	۱
قدرت الله خان کوتوال	-	-	۵
دوست محمد خان همدرد سپاهي بیگوں	-	-	۲
دراز خان	-	-	۳
گلاب خان ولد نبي بخش	-	-	۲
نصر محي خان	-	۸	-
اکر خان	-	-	۱
پیرخان ولد مدح خان	-	-	۱
میرخان	-	-	۱
چاند خان	-	۴	-
عزیز خان	-	-	۱
لعل خان	-	-	۱
ناتهو سارکر بیگوں	-	-	۱
عالم کاغذي	-	۲	-
الله بخش مصور	-	-	۱
محمد تولر والا	-	-	۲
حسنا آهنگر	-	-	۱
مستان ساه	-	-	۱
چهوٹو ورق ساز	-	-	۱
رحیم بخش بهبوجه	-	۸	-
رحمان سوزگر	-	۸	-
حسن شاه صاحب جفت فروش	-	۸	-
نبي بخش جعفر	-	۴	-
بهورا شاه جعفر	-	-	۱

اسمائے بزرگان شاهجهانپور جنکا چنده ... ... ۱۵۶ - بذریعه جناب مولوي سید محمد نبي صاحب وکیل شاهجهانپور وصول هو اور فهرست نمبر ۱۲ میں شائع کیا گیا -

	پائي	آنه	روپیه
سید محمد غلام رباني صاحب میاں محله جهنڈا کلاں	-	-	۲۰
سید رفیق حسن صاحب محله خلیل	-	-	۵
حکیم سید جمیل الدین صاحب محله ٹنجو خلیل	-	-	۲
همشیره سید محمد حسن صاحب میاں محله غلیري	-	-	۵
سید محمد حسین صاحب میاں محله جهنڈا کلاں	-	-	۱
عنایت احمد خاں صاحب محله غلیري	-	-	۱
محمد کشور علي خاں صاحب محله تارین بهادرگنج	-	-	۵
سید مشرف علي میاں محله جهنڈا کلاں	-	-	۵
سید عبد الحکیم میاں محله جهنڈا کلاں	-	-	۱۰
اهلیه سید محمد نبي میاں محله جهنڈا کلاں	-	-	۵۰
اهلیه سید غلام رباني میاں محله جهنڈا کلاں	۶	۵	۱۰
همشیره سید غلام رباني میاں محله جهنڈا کلاں	-	-	۱۲

	پائي	آنه	روپیه
نورن باچر والا	-	۲	-
تبو شتر سوار	-	۲	-
نور بیگ	-	۲	-
مہر خانصاحب شتر سوار	٦	-	-
خدا بخش صاحب	٦	-	-
جھنگي باجے والا	-	۱	-
رمضان تلنگا	٦	-	-
دیوان خان تلنگا	-	۱	-
مسماة بڑي دهو فیل خانه	-	۱	-
شیخ روشن صاحب	-	۲	-
کهري صاحب	-	۱	-
شیخ نتهو صاحب	-	۲	-
رسول بخش صاحب	-	۱	-
مرزا فوجي صاحب	۲	-	-
مرزا بشارت صاحب	-	۱	-
چھوٹے خانصاحب	۲	-	-
یوسف خانصاحب گوله انداز	-	۴	-
غازي خانصاحب چابک سوار	-	۲	-
شیخ کلو گوله انداز	-	۲	-
نور خانصاحب سپاهي	-	۲	-
نور خانصاحب سپاهي	-	۲	-
دایم خانصاحب سپاهي	-	۱	-
بدلو سیقل گر	۲	-	-
باسط سپاهي	۲	-	-
شیخ اسمعیل صاحب	-	۵	-
شیخ بشارت	-	۵	-
بادل خانصاحب سپاهي	۳	-	-
یعقوب بیگ گوله انداز	-	۳	-
مرزا بشارت بیگ صاحب	-	۴	-
شیرعلي صاحب عطر فروش	-	۴	-
علي مرزا صاحب گوله انداز	-	۵	-
دایم خانصاحب پهلوان	-	۸	-
مرزا نچھت بیگ صاحب	-	۴	-
مرزا خاتم بیگ صاحب	-	۴	-
مرزا کریم بیگ	-	۸	-
محمد شیر خانصاحب مدرس	-	۲	-
رمضان بیگ صاحب	-	۲	-
فتح خانصاحب	-	۱	-
علي خانصاحب بلم بردار	-	۱	-
منو خانصاحب	-	[illegible]	-
نتهو خانصاحب	-		-
مدار حسین بیگ صاحب	-	۱	-
شیخ غازي صاحب	-	۱	-
رضا بیگ صاحب	۳	-	-
منو بیگ صاحب	۳	-	-
محمد بیگ صاحب	۳	-	-
وزیر قهار صاحب	-	۱	-
نبي بخش صاحب	-	۲	-
قادر بیگ	-	۳	-
رجب قہار	-	۱	-
حافظ فقیر محمد صاحب	-	۲	-
پتو صاحب	-	۱	-

	پائي	آنه	روپیه
گلاب خانصاحب	-	۲	-
چھوٹے خانصاحب	-	۱	-
مدو خانصاحب هرن باز	-	٦	-
مظفر حسین صاحب چوکیدار	-	۱	-
غلام اکبر خانصاحب مختار	-	۴	-
شیخ عبد الله صاحب سپاهي	-	۲	-
حسین خانصاحب سپاهی	-	۲	-
دین محمد صاحب سپاهی	-	۲	-
شیخ خیراتی روشن چوکیدار	-	۸	-
نجف خانصاحب چوکیورے	-	۴	-
غازي خانصاحب برقنداز	-	۲	-
سري بهشتی	-	۱	-
لبو صاحب سپاهی	۱	۱	-
شیخ عثمان	-	۴	-
میر خانصاحب مور دربار	-	۴	-
عبد الرشید صاحب مختار	-	۴	-
شیخ الهی بخش صاحب سوار	-	۴	-
حاجی اله دین صاحب	-	۴	-
میر بخش - شترخانه	-	۱	-
عیدو سبزي فروش	-	۲	-
سبقول سبزي فروش	-	۲	-
مان خانصاحب افسر دویم	-	۴	-
پتو خانصاحب	-	۳	-
امام باجے والا	-	۲	-
زوجه محمد امان خانصاحب	-	۱	-
ضامن سپاهی	-	۱	-
به ذریعه شیخ چاند صاحب سپاهی	-	۳	-
منشی گلاب خانصاحب مور	-	۳	-
ٹونڈي رنگریز	-	۱	-
قانتي خلاصي	-	۱	-
کهري منشکا سطانسب	-	۲	-
پیر خانصاحب گوله انداز	-	۲	-
حسین بیگ منکا	-	۱	-
قربان علي سپاهي	-	۱	-
مرزا مداري بیگ صاحب	-	۲	-
بقاتي بساطي	-	۲	-
جمن منهار	-	۳	-
لعل محمد منهار	-	۱	-
شیخ بهوري	-	۴	-
عثمان خانصاحب طالبعلم	-	۴	-
گیو سائیس	۴	۱	-
پیتو خانصاحب سپاهي	-	۴	-
مرزا ولایت علي بیگ	-	۲	-
جهسو خانصاحب سپاهي	-	۲	-
کالیخانصاحب سوار	-	۴	-
دللو سپاهي	-	۲	-
فقیري جمعدار تحصیل	-	۴	-
حسن خان وزن کش	-	۴	-
مان خانصاحب سپاهي	-	۴	-

نام	پائی	آنہ	روپیہ
منشي عبد الحميد صاحب سابق سب انسپکٹر	•	•	۱
منشي شہامت حسين صاحب طالب العلم	•	•	۲
سبزي فروشونکی پنچایت سے وصول ہوے	•	•	۱۰
قاسم علي صاحب جمعدار نقار خانہ	•	۴	۱
معرفت منشي وزير خانصاحب پیشکار	•	•	۱۰
منشي عبد الرزاق صاحب مدرس	•	•	۲
سيد محمد عباس صاحب تحصيدار رياست پنکم گڈھہ	•	•	۱
منشي عبد الكريم صاحب سب انسپکٹر پولیس ریاست بہادر	•	•	۱
منشي علي شير خانصاحب سب انسپکٹر	•	•	۶
منشي عبد الرحمن خانصاحب هڈ کانستبل ضلع ھودپور	•	•	۱
بہادر خانصاحب ٹھیکدار همیر پور	•	•	۱
شیخ عبد الغفور صاحب همیر پور	•	•	۱
شیخ لکھو صاحب شتر سوار	•	•	۱
مصاحب ارجن سینگھہ جودیو صاحب کرنیل افواج رياست چرکھاري	•	•	۵
پنڈت درگا پرشاد صاحب سب انسپکٹر پولیس	•	•	۱
منشی کرشن گوپال صاحب	•	۸	•
پنڈت جگناتھہ پرشاد	•	•	۱
بلونت سنگھہ صاحب موٹر ڈرائور	•	۴	•
سيد نير حسن صاحب سپاہی	•	•	۱
عمرو حجن سوداگر تماکو	•	۸	۱
نور محمد سبزي فروش	•	•	۱
راج بخش صاحب سبزي فروش	•	•	۱
شیخ بدلو صاحب سبزي فروش	•	•	۱
شیخ دمون صاحب سبزي فروش	•	•	۱
امير خا صاحب خانساماں	•	•	۱
مسماۃ حسینی جان	•	•	۲
مسماۃ حيدري جان	•	•	۱
مسماۃ لعل جان	•	•	۱
مسماۃ نذير جان	•	۹	۱
مسماۃ بيگم جان	•	۹	۱
مسماۃ مسان جان	•	۱	•
مسماۃ پریا والدہ رمضان	•	۸	•
مسماۃ جنی	•	۸	•
مولوي نور خانصاحب اهلمد	•	۸	•
احمد حسین صاحب	•	•	۱
رمضان علی صاحب عطر فروش	•	۸	•
اعزاز حسین صاحب مختار	•	۶	•
محمد خانصاحب قوال	•	۸	•
حکیم محمد رضی صاحب اهلمد	•	۶	•
شیخ محمد صاحب اهلمد	•	۸	•
خیراتی خانصاحب ٹھیکدار	•	۸	•
منشی عبد اللطیف صاحب قاضی شہر	•	۸	•
ہدایت الله خانصاحب همسر پور	•	۸	•
حاکم سبزي فروش	•	۴	•

نام	پائی	آنہ	روپیہ
پیر بخش صاحب	•	۴	•
سبسی صاحب نابینا	•	۱	•
رمضان علی صاحب خانساماں	•	۴	•
منشی رضا بیگ صاحب جمعدار	۳	۶	•
شیخ فجو برقنداز جنگ خانہ	•	۴	•
شیخ رضن صاحب	•	۴	•
مولا بخش صاحب چوڑي والا	•	۴	•
شیخ الہی بخش صاحب سوار	•	۴	•
شیخ عیدو صاحب	•	۴	•
شیخ خیراتی سائیس	•	۴	•
شیخ حسین سپاہی	•	۲	•
پیر بخش صاحب	•	۲	•
مہر خانصاحب	۶	۲	•
مولا بخش صاحب بلم بردار	•	۱	•
مصطفے کونچوان	۹	۱	•
جناب سداري صاحب	۳	•	•
منشی بہادر خانصاحب مدرس اردو	•	۲	•
رمضان صاحب	•	۱	•
شیخ کلو صاحب	•	۲	•
آغا صاحب ملتکا	۶	۲	•
رسول خانصاحب ملازم شفاخانہ	•	۱	•
بہادر خانصاحب	•	۲	•
علی حسن صاحب	•	۲	•
اسمعیل خانصاحب	•	۲	•
شیخ فجو صاحب گھر کنور	•	۴	•
والدہ لعل خانصاحب	•	۴	•
لیاقت حسین صاحب گولہ انداز	۶	۲	•
سید محمد حسین صاحب	•	۴	•
تاتي مومن صاحب	•	۲	•
مہر خانصاحب	۶	۱	•
دلو بہشتي	•	۱	•
شیخ شبراتی صاحب رنگساز	•	۲	•
شیر خانصاحب گولہ انداز	•	۴	•
نور خان ولد غازي خان گولہ انداز	•	۴	•
دان خانصاحب گولہ انداز	•	۲	•
احمد خانصاحب سپاهي	•	۲	•
شیخ عبد القادر صاحب محافظ دفتر	۶	•	•
خدا بخش صاحب	•	۴	•
مسماۃ نورن	•	۴	•
رسول خانصاحب سپاہی	•	۶	•
شیخ الہي ڈنکا نواز	•	۲	•
شیخ عبد الله صاحب عطار	•	۲	•
حافظ شیخ سمر صاحب	•	۴	•
والدہ عبدالرحمن صاحب	•	۱	•
بہول خانصاحب	•	۴	•
شاہ خان خانصاحب	•	۱	•
کلو خان صاحب بگنلہ ماروي کارڈ	•	۴	•
سوین تلنگا	•	۲	•

	پائي	آنه	روپیه
شمشیر خانصاحب وزن کش	۰	۰	۱
شیخ سبحان وزن کش	۰	۲	۰
رستم خانصاحب وزن کش	۰	۸	۰
شیخ منیم صاحب وزن کش	۰	۴	۰
شیخ خدین صاحب وزن کش	۰	۲	۰
مداوی صاحب وزن کش	۰	۲	۰
شیخ عثمان سپاهي	۰	۴	۰
اسمعیل خان ولد پیر خان	۰	۴	۰
گھنٹے باجے والا	۰	۱	۰
گل خانصاحب کابلي	۰	۲	۰
تاج محمد صاحب کابلي	۰	۱	۰
بهورا	۰	۲	۰
رمضان وفاتي	۰	۱	۰
ظهور الله صاحب	۰	۲	۰
شیخ اکرام صاحب	۰	۱	۰
پیر خانصاحب جمعدار	۰	۴	۰
للو منشي صاحب	۰	۱	۰
خدا بخش چوکیدار	۰	۱	۰
دختر نصب علي صاحب	۰	۲	۰
پیر خانصاحب سپاهي	۰	۱	۰
ملو رنگریز	۰	۱	۰
حاکم رنگریز	۰	۱	۰
عبدل خیاط	۰	۱	۰
عمر صاحب	۰	۱	۰
رمضان فراش	۰	۱	۰
نتهائتی ڈمریدار	۰	۴	۰
بشارت بیگ صاحب	۰	۲	۰
بدهو صاحب	۰	۱	۰
رحیم صاحب	۰	۱	۰
ایک مسلمان	۰	۲	۰
خواجو صاحب	۰	۴	۰
سید برکت علي صاحب	۰	۲	۰
میر صاحب	٦	۰	۰
مان خانصاحب سوار	۰	۴	۰
سید برکت علی صاحب چرکهاري	۰	۲	۰
شیخ رحیم صاحب	۰	۲	۰
میر خانصاحب جمعدار پولیس	۰	۲	۰
مرزا متهو صاحب	۰	۱	۰
مرزا چنگی صاحب	۰	۱	۰
شیخ سبحان صاحب	۰	۱	۰
میکو صاحب	٦	۰	۰
مرزا حسو صاحب	۰	۱	۰
وزیر خانصاحب سوار	۰	۴	۰
شیخ امیر تلنگا	۰	۱	۰
قاسم علی صاحب	۰	۱	۰
مهر خانصاحب سپاهی	۰	۲	۰
شیخ چاند	۰	۲	۰
ایک مسلمان	۰	۲	۰
رحم خانصاحب تلنگا	۰	۰	۱
فقیري صاحب	۰	۴	۰
منشی عبد الحکیم صاحب طالب علم	۰	۱۲	۰
والده صاحبه فخر الرحمان خان محرر	۰	۰	۱
اهلیه صاحبه فیض محمد	۰	۰	۱
محمد خانصاحب سپاهی	۰	۴	۰

	پائي	آنه	روپیه
مولا بخش	۰	۲	۰
زوجه حیات خانصاحب	۰	۲	۰
فجو حجام	۰	۴	۰
لالی حجام بذریعه امام خان	۰	۴	۰
محبوب بخش صاحب ٹھیکدار	۰	۰	۱
محصول منی ارڈر	۰	۸	۲

	پائي	آنه	روپیه
جناب عبد الکریم صاحب کوهیمه (آسام)	۰	۰	۲۰۰
جناب سید محمد حبیب الحق صاحب شیخو پوري	۰	۰	۲
جناب عبد العزیز خانصاحب سهسرامي	۰	۰	۵
جناب وحید الحق صاحب ستملپور	۰	۰	۷
جناب محمد یوسف صاحب اورسیر جلیسر	۰	۰	۱۷
بذریعه جناب عبد العزیز صاحب اورسیر لوئیلم	۰	۰	۵
جناب منشي نور محمد صاحب ٹهیکه دار	۰	۰	۲۰
جناب غلام حیدر خانصاحب	۰	۰	۵
جناب بابو کیسر دام صاحب	۰	۰	۵

	پائي	آنه	روپیه
بذریعه جناب سید قطب الدین مگنر - هسوا - گیا	۰	۱۰	۳۸
(به تفصیل ذیل)			
بزرگان موضع هسوا ضلع گیا	۰	۴	۲٦
،، بهبنور ،، ۹ ۰ ۷			
،، پالي خورد ،، ۰ ۲ ۳			
،، سکهولي ،، ۳ ۳ ۲			

	پائي	آنه	روپیه
بذریعه جناب ابو طاهر محمد ظاهر حق صاحب بهار - پٹنه			
(به تفصیل ذیل)			
بزرگان موضع کوسي ضلع گیا	۰	۰	۷۲
،، گودر هزاري باغ	۰	۰	۲۵
ایک بزرگ جنکا نام ظاهر کرنے کي اجازت نهیں	۰	۰	۳
ایک بزرگ از کید گنج - اله باد	۰	۰	۱

	پائي	آنه	روپیه
بذریعه جناب احمد سعید صاحب افضل گڈه - بجنور	۰	۴	۵۹
(به تفصیل ذیل)			
امام بخش مستري قصاب مانیا والا	۰	۰	۱
عظمت الله پٹواري والا	۰	۰	۱
منشي حبیب الله	۰	۰	۱
حکیم مُولا	۰	۸	۰
حبیب الله ولد محمد بخش	۰	۴	۰
علي محمد ولد الهي بخش	۰	۸	۰
نبو ولد خدا بخش	۰	۴	۰
رفعتي حجام	۰	۴	۰
خدا بخش قصاب	۰	٦	۰
ننهو رنگساز	۳	۸	۰
رحمت الله ولد الهي بخش	۰	۰	۳
بشیر احمد میگهپور	۰	۰	۱
آصف آباد	۰	۴	۱
احمد سعید صاحب	۰	۰	۲۰
ننهو ولد ایزد بخش	۰	۸	۰
مولا بخش رنگساز	۰	۲	۰
عبد الرزاق مجوده	۰	۸	۰
محبوب علي	۰	۴	۰
مولا بخش نداف	۰	۸	۰
حجو نداف	۰	۲	۰
کالو نداف	۰	۲	۰
کریم بخش نداف	۰	۲	۰

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

عنوان تلغراف
« الہلال »

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

نمبر ۱٦ — کلکتہ: چہار شنبہ ۱۵ جمادی الاولی ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta Wednesday, April 23, 1913.

فہرست

— * —

تصاویر

— * —

تلغراف خصوصي

— * —

(قسطنطنیہ ۲۲ - اپریل) ۱۹ تاریخ کو ہماري وزارت کا ایک جلسہ ہوا ' جسمیں تمام اتحادي شریک تھے - ۲۳ - رایوں سے برخلاف ۱۲ - کے قرار پایا کہ " عربي زبان " کے مسئلے کو اہل عرب کی دیرینہ خواہش کے مطابق منظور کرلیا جاے - نیز یہ کہ

بیروت ' دمشق ' اور مکۂ معظمہ میں بہت جلد سرکاري یونیورسٹیاں قائم کي جائیں - آپنے اپنے خطوط میں اسکي خواہش کي تھي پس یہ خوشخبري برادران اسلام کو پہنچا دیجیے - خدا ترکوں اور عربوں کے اتحاد سے نئے دور اسلامي کا افتتاح کرے -

مصباح

شذرات

—:○*○:—

شمس العلما مولانا شبلي نعماني

اور مسئلۂ " الندوہ "

— * —

(مسلم گزٹ) لکھنو میں منشي اعجاز علي کاکوروي برادر منشي احتشام علي صاحب ' اور منشي اسحاق علي کاکوروي ایڈیٹر الناظر کي دو تحریریں نکلي ہیں ' جنمیں رسالہ الندوہ کے موجودہ ایڈیٹر مولوي عبد الکرم صاحب مدرس دارالعلوم کے ایک مضمون " جہاد " کي نسبت بعض واقعات و حالات درج کیے ہیں -

مجھکو سب سے پہلے اس واقعہ کي نسبت خود مولانا شبلي نے الہ اباد سے ایک خط میں صرف اسقدر لکھا تھا کہ " الندوہ میں ایک سخت مضمون جہاد کے متعلق نکلا ہے جو ندوہ کے مقاصد کے خلاف ہے "

اس سے زیادہ اسمیں کچھہ نہ تھا اور یہ شاید چار پانچ مہینے کي بات ہے -

میں نے اسکے بعد ایک دو مرتبہ الندوہ کے پرچے دفتر میں تلاش کراے ' مگر معلوم ہوا کہ یا تو وہ پرچہ نہیں آیا ' اور آیا تو اب نہیں ملتا -

اسکے بہت عرصے کے بعد لکھنو سے ایک صاحب کي مراسلت آئي جس میں اس مضمون کي تائید تھي ' میں نے انکو خود اس مضمون کا خط لکھا تھا کہ " جہاد کی نسبت میرا جو

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچہ نہ پہنچے، تو تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں، ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پتہ کي تبدیلي کي ضرورت ہو تو مقامي ڈاکخانہ سے بندوبست کرلیں، اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے تبدیل کرانا ہو تو دفتر کو ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاهییں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام همیشہ خوش خط لکهیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري نمبر کا حوالہ ضرور دیں -

(۶) مني آڈر روانہ کرتے وقت کوپن پر نام، پورا پتہ، رقم، اور نمبر خریداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کریں -

نوٹ ـــ مندرجہ بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجہ سے اگر کوئي پرچہ یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمہ دار نہ هوگا - (منیجر)

شـــرح اجـــرت اشتـــهـــارات

میعاد اشتهار	في صفحہ	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک هفتہ ایک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپیہ	۱۰ روپیہ	$7\frac{1}{2}$ روپیہ	۸ آنہ في مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبہ "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنہ " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنہ " " "
چهہ ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنہ " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنہ " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے چہے صفحہ کے لیے کوئي اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں گے لیکن انکي اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچاس فیصدي زائد هوگي -

(۳) همارے کارخانہ میں بلاک بهي طیار هوتے هیں جسکي قیمت ۸ آنہ في مربع انچ هے - چهاپنے کے بعد وہ بلاک پهر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور همیشہ انکے لئے کارآمد هوگا -

---

شرائـــط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نہیں هیں کہ آپکي فرمایش کے مطـــابق آپکو جگہہ دیں، البتہ حتي الامکان کوشش کي جائے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں، چهہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں، اور سہ ماهي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني هوگي اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي همیشہ لي جائیگي اور وہ کسي حالت میں پهر واپس نہوگي -

(۳) منیجر کو اختیار هوگا کہ وہ جب چاهے کسي اشتہار کي اشاعت روک دے، اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جائے گا -

(۴) هر اُس چیز کا جو جوئے کے اقسام میں داخل هو، تمام منشي مشروبات کا، فحش امراض کي دواؤں کا اور هر وہ اشتہار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنی شبہہ بهي دفتر کو پیدا هو کسي حالت میں شائع نہیں کیا جائے گا -

نوٹ ـــ کوئي صاحب رعایت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسي قسم کا رد و بدل ممکن نہیں -

البـــلاغ

— * —

اقتـــرب للنـــاس حسا بهـــم وهـــم في غفلـــة معـــرضون !

لوگوں کے نتائج اعمال کا وقت قریب آ لگا ' لیکن اسپر بھي وہ غفلت میں سرشار اور الله کے طرف سے منهه موڑے ہوے ہیں ! !

— * —

استجیبـــوا لـــربكـم من قبـــل ان یـــاتی یـــوم لا مـــرد لـــه من الله ' مالكـم من ملجا یومئذ و مـــا لكـــم من نـكیـــر - فان اعـــرضـــوا ' فمـــا ارسلنـــاك علیهم حفیظا - إن علیك الا البـــلاغ (۴۲ : ۴۶)

اے غافل لوگو ! اُس فیصلہ کن دن کے آنے سے پہلے اپنے خدا کا کہا مان لو ' جو اُس کے طرف سے اعمال بد کے نتائج میں آنے والا ہے ' اور اُسکا ٹلنا ممکن نہیں - اُس دن نہ تو تمھارے لیے کہیں پناہ ہوگي ' اور نہ تم اپنے اعمال بد سے انکار ہي کرسکوگے !!

اگر اسطرح سمجھا دینے پر بھي یہ لوگ روگرداني کریں تو (اے پیغمبر) ہم نے کچھہ تم کو اُن پر داروغـہ بنا کر تو بھیجا نہیں ' تمھارے ذمے تو بس حکم الهي کا پہنچا دینا ہي ہے - ماننا یا نہ ماننا سننے والوں کا کام ہے -

— * —

ایدریا نوپل جو حلفاء بلقان کي راہ کامیابي میں بظـاهر آخري مانع کامیابي تھا ' بالاخر مسخر ہوگیا ' مع (جامع سلیم) کي مقدس محرابوں کے ' جنھوں نے دو صدیوں سے اپنے نیچے صرف سجدہ ہاے نیاز ' اور زمزمہ ہاے توحید و تکبیر ہی کو دیکھا تھا ' اور مع اُن بلند اور عظیم الهیئته مناروں کے ' جن پر آج تک روزانہ اعلان و شہادت توحید کي ایک صدا بھي قضا نہ ہوئي تھي - وہ فتح ہوگیا ' حالانکہ ہمارے جوش و بیداري کا لشکر عظیم ابتـک غفلت و سرشاري کے قلعہ میں محصور ہے اور عبرت و تنبیہ کے پیہم ہجوم ابتـک اُسے مسخر نہیں کرسکے !! فیا حسرتا ! ویا ویلتا ! و یا ندما !!

لمثل هذا یذوب القلب من كمد

ان كان في القلب اسلام و ایمان !

میں سفر میں تھا جب میں نے اول بار یہ خبر سني - میں نے دیکھا کہ اس خبر کي تصدیق کے بعد بھي دنیا ویسي ہي تھی ' جیسي اس سے پہلے - میں نے دیکھا کہ ہم اپنے کاروبار میں مصروف ' اور اپني احتیا جات میں بدستور منہمک ہیں - وقت پر کھانا کھاتے ہیں اور وقت پر آرام وہ نیند کے انتظار میں بستروں کو تلاش کرتے ہیں - زندگي کي مصروفتیوں میں کوئي تغیر نہیں ہوا ' اور اپنے اندر بھي دیکھا تو حالت ویسي ہي پائي ' جیسي کہ کل تـک تھی - حالانکہ ہم میں سے کوئي بھي اس خبر کے سننے کیلیے طیار نہ تھا -

میں نے سونچا کہ کیا کسي دن اسي طرح قسطنطنیہ کے مسخر ہوجانے کي خبر آ جائیگي ؟ قسطنطنیہ کیا شے ہے ؟ میں نے سونچا کہ کیا ایک دن ہماري آخري متاع عزت یعنے بیت جلیل خلیل الله اور مسجد مطہرۂ رسول الله پر بھي ملاعنۂ صلیب کے حملہ آور ہوجانے کي خبر آجائیگي ' اور ہم اسي طرح اپني رفتار مدہوشي میں آگے بڑھجائیں گے ؟ فماذا جرى على المسلمین ؟ و من الذي دفع بهم من علئین الى اسفل سافلین ؟

ولقـــد اخذنـــا هم بالعذاب ' فماستكانوا لربهـم و مايتضرعون ! ( )

اور ہم نے ان لوگوں کو عذاب میں گرفتار کردیا پھر انکو کیا ہوگیا ہے کہ اب بھي اپنے خدا کے آگے نہیں جھکتے ' اور اپني غفلت پر نہیں روتے ؟

جامع سلیـــم (ادرنه) کا محـــراب و منبـــر

دنیا میں قوموں کیلیے بڑے بڑے کام ہیں - بہت سي ہیں جنکو اپنے ایوان حکومت اور تخت جلال کي آرایش کرني ہے - بہت سي ہیں ' جنکو اپنے عظیم الشان متمدن شہروں ' اور اپني عالمگیر تجارت کي حفاظت مقصود ہے - بعض اپني قومي دولت و ثروت کے بڑھانے کي فکر میں ہیں ' اور بعض خدا کي زمینوں پر قبضہ کرنے کے انتظام میں ' لیکن غور کرو کہ اب ہمارے لیے دنیا میں کیا کام باقي رہگیا ہے ؟ حکومتیں باقي نہیں رہیں کہ انکے دبدبۂ و سطوت کا نقارہ بجائیں ' دولت و ثروت کب کي جا چکي ہے ' اور جو رہچکي ہے ' وہ بھي برف آتش زدہ ہے - نئي زمینوں پر قبضہ کرنے کي فکر کیا کریں کہ جو چند گوشے اپنے ایام ذلت و نکبت بسر کرنے کیلیے باقي رہگئے تھے ' انکے لایق بھي نہ نـکلے - تہذیب و تمدن کي جگہ وحشت و جہالت ہمارا مایۂ انسانیة سمجھا جاتا ہے ' اور دنیا کي قوموں کي فہرست میں ہمارے نام کے ساتھہ " وحشي " اور " نا قابل حیات زندگي " کے القاب لکہے جاتے ہیں " کیونکہ الله کي زمین پر رہنے کے اب قابل نہیں رہے - ہم سے زمینیں چھین لیني چاہیئں ' اور جسقدر جلد ممکن ہو ' ہمارے بار ذلت سے دنیا کو پاک کردینا چاہیے - ہماري تیرہ سو برس کي تاریخ کے بعد ' آجکل کي سرگذشت حیات صرف اتني ہي باقي رہگئي ہے ! فیا للعار ! و یا للاسف !! و آہ ! آہ ثم آہ !!
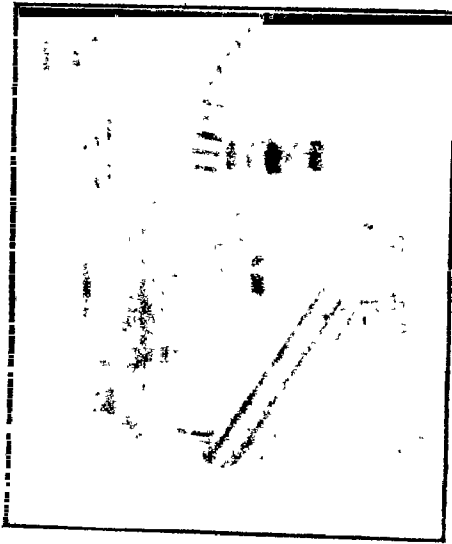
گلگونـــۂ عارض ہے نہ ہے رنـگ حنـــا تو !

اے خـــوں شـــدہ دل تو تو کسي کام نـــہ آیا !

ہماري تمام متاع اقبال لٹ چکي ہے - ایوان حکومت کھنڈر ہیں ' اور تخت شاہي اُلٹ گئے ہیں - اب ہمارے پاس کچھہ باقي رہگیا ہے ' تو بس یہي چند مسجدوں کي محرابیں ہیں ' اور چند عبادت گاہوں کے صحن ' اور یا پھر وہ گنبد سبز ' جسکے نیچے دنیا کا سب سے بڑا انسان سو رہا ہے !

لیکن آج ایدریا نوپل کي جامع سلیم کے صحن میں بلغاریوں کے بوٹوں کي گرد اُڑ رہي ہے ' کون کہہ سکتا ہے کہ کل اور کیا کچھہ نہوگا ؟

پھر اے وہ لوگو کہ اپنے ایوان حکومت کي حفاظت نہ کرسکے ' کیا آج خدا کي عبادت گاہوں کي محرابوں اور اُسکي صداے توحید بلند کرنے کے مناروں کي بھي حفاظت نہ کرسکو گے ؟ ؟

* * *

اعتقاد ہے وہ واضح ہے - میں اسکو اصل اصول اسلامي اور بنیاد حیات شریعت سمجھتا ہوں - رہا وہ مضمون - اور ندوہ کے معـاملات ' تو جب تـک وہ پرچہ دیکھہ نہ لوں ' کچھہ نہیں کہہ سکتا - آپ وہ پرچہ بھیجدیں - "

مگر میرے پاس پرچہ نہیں آیا ' اور پھر مجھے اسکا خیال بھي نہیں رہا -

پچھلے دنوں لکھنو میں مولانا سے ملاقات ہوئي تو یہ ذکر نکلا - اس وقت بجاے واقعہ کے تفصیلي حالات کے ' اصل موضوع پر کچھہ گفتگو شروع ہوگئي ' اور ایک بخاري عالم وارد لـکھنو آگئے - انسے میر زاہد کا تذکرہ شروع ہوگیا ' پھر مولانا کرامت حسین صاحب آگئے - اور باتیں ہونے لگیں ' اور اس طرح وہ بات درمیان هي میں رهگئي -

میں اس وقت سونچتا ہوں تو اس واقعہ کي نسبت میري معلومات ابتدا سے صرف اتني هي رهي ہے ' اور اسي غرض سے میں نے یہ تفصیل لکھي -

ان دو مضمونوں سے معلوم ہوتا ہے کہ " جب یہ مضمون نکلا تو مولانا نے مقامي پانچ ممبروں کو جمع کیا اور انہیں دھمکي دي کہ اگر اس مضمون کے لکھنے والے کو سزا نہ دوگے ' تو میں ہز انر سے تمہاري شکایت کرونگا - پھر رزولیوشن کے لفظ میں اپني جانب سے بعض الفاظ بڑھا دیے ' اور اس کمیٹي نے ڈپٹي کمشنر صاحب کو لکھا کہ آپ جو سزا تجویز فرمائیں اسکے نافذ کردینے کیلیے ہم طیار ہیں -

پھر انتظامي جلسہ ہوا ' اور پہلي کارروائي کالعدم قرار پائي - اسپر ہز انر کي چٹھي پہنچي ' اور اب چھہ ماہ ملازمت ندوہ سے معطل کر دینے کي وہاں سے سزا تجویز ہوئي ہے "

اگر یہ واقعي سچ ہے تو اسمیں کوئي شک نہیں کہ ہمارے اعتقاد میں مولانا نے اور ان ممبروں نے نہایت سخت کمزوري دکھلائي - یہ سچ ہے کہ ندوہ کي حالت خاص طرح کي ہوگئي ہے - وہ برسوں ایک باغي جماعت سمجھي گئي ' اور اسکے کام کرنے والوں کو حیدر آباد بھاگنا پڑا یا مکہ معظمہ کے طرف ہجرت کرني پڑي - یہ بھي ضرور ہے کہ مولانا جب ندوہ میں آے اور برسوں سعي و کوشش کي تو خدا خدا کرکے گورنمنٹ کا خیال بدلا ' اور اب اسکي زندگي اسکي بخشي ہوئي زمین ' اور اسکے مقرر کیے ہوے عطیے پر ہے - لیکن با ایں همہ ان واقعات سے صرف یہ نتیجہ نـکلتا ہے کہ اس مضمون کا الندوے میں نکلنا جو ندوے کا آرگن اور ایک محض تعلیمي جماعت کي آواز ہے ' نا موزوں تھا ' لیکن جب نکل گیا ' اور ایک غلطي جو ہوني تھي ہوگئي ' تو اب اسپر اسقدر گھبرانے کي کوئي بات نہ تھي کہ ان واقعات تـک معاملے کو پہنچا دیا جاے -

ان مضامین میں ظاہر کیا گیا ہے کہ اس جلسے میں مولانا عبد الباري ' مولانا عبد الحي ' منشي احتشام علي ' اور مسٹر ظہور احمد بھي شریک تھے - معلوم نہیں ان صاحبوں نے کیا خیالات ظاہر کیے ؟ لیکن اگر یہ سچ ہے کہ اس کمیٹي نے گورنمنٹ کو فیصلہ کرنے کي دعوت دي تو مولانا عبد الباري سے مجھے نہایت تعجب ہے جنہوں نے ویسراے کو اسقدر غضب آلود تار دیا تھا ' اور اسپر میں نے بھي اظہار مسرت کا ایک تار انکي خدمت میں بھیجا تھا ' نیز مولوي عبد الحي صاحب سے ' جو سید صاحب بریلوي کے خاندان سے ہیں ' جنہوں نے سکھوں کے مقابلے میں جہاد کیا تھا - پھر منشي احتشام علي سے ' جو لکھنو کے شیعہ سني کے فتنے میں اسقدر قوم کا ساتھہ دیچکے ہیں کہ انکے لیے ایک نئي کربلا وقف کردي ' اور ہمیشہ " جھنڈے " کے مسئلے میں بمقابلہ گورنمنٹ اپني جماعت کي سرپرستي فرماتے رہے - گو بد قسمتي سے اب عشرۂ محرم میں انہیں شہر سے باہر چلا جانا پڑا ہے -

لیکن میں راے قائم کرنے میں جلدي نہیں کرسکتا - ایک بزرگ جسکے اخلاص ' آزادي خیال ' غیرت اسلامي ' اور جوش ملي کا مجھے بدیہیات جیسا یقین ہے ' اور اسکي ایک نہیں ' بلکہ بیسیوں شہادتیں میرے سامنے ہیں ' جبتـک صحیح ذرائع یقین سے حالات معلوم نہو جائیں ' یقیناً اسکا مستحق ہے کہ فیصلہ کرنے میں جلدي نہ کي جاے -

میں نے اسي خیال سے ایک خط مولانا کیخدمت میں روانہ کیا اور لکھا کہ تمام واقعات اصلي سے اطـلاع بخشیے ' لیکن مولوي عبد السلام صاحب کے کارڈ سے معلوم ہوا کہ مولانا سخت علیل ہیں اور خط وکتابت سے مجبور -

مجھکو بڑي ہنسي آئي ' جب میں نے ہز انر سر جیمس مسٹن بہادر کي اس بارے میں چٹھي پڑھي - انکے نسبت پرایوٹ سکریٹري لکھتے ہیں کہ " ہز انر اس بارے میں آپ لوگوں سے اتفاق کرتے ہیں کہ ہندوستان میں جہاد کے وعظ کي ضرورت نہیں ' خواہ وہ دفاعي ہو یا غیر دفاعي "

لیکن میں ہز آنر کو اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ وہ اسلامي جہاد کے وعظ کي ضرورت اور عدم ضرورت کا فیصلہ نہیں کرسکتے - وہ مسلمانوں کے حکمراں ہیں ' لیکن اسلام پر حکمراں نہیں - بہتر ہے کہ اس مسئلہ کے فیصلے کو ہم هي پر چھوڑ دیں -

هفتہ جنـگ

اس هفتہ میں حلفاء بلقان کے باهمي تعلقات بگڑتے بگڑتے علانیہ جنـگ و جدال اور کشت و خون ریزي تـک پہنچ گئے ' اور ایسا ہونا نا گزیر تھا -

مقدونیا میں سروي ' بلغاریوں کے ساتھہ بري طرح پیش آرہے ہیں - بلغاري پارلیمنٹ میں وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ اسکي اطلاع سروي حکومت کو دیدي گئي ہے -

ریوٹر کو اطلاع ملي ہے کہ کومانو اور انگري پلینیکا کے درمیان ایک بلغاري جتھے نے سروي سفر مینا پر حملہ کیا ' جسمیں آٹھہ سروي کام آئے - اس هفتہ میں کوئي معرکہ نہیں ہوا - التواء جنـگ کي بابت تحریري معاهدے کي خبر غلط تھي - هم نے پچھلي اشاعت میں اسکے تسلیـم کرلینے سے انکار کیا تھا - دوسرے هي دن خود ریوٹر نے اسکا اعتراف کرلیا - صرف زباني طے ہوا ہے کہ ۲۳ - ماہ حال تـک جنـگ ملتوي رهیگي اور اگر ضرورت ہوئي تو اسمیں اضافہ بھي ہوسکیگا -

حکومت جبل اسود نے اپنے تمام وکلا کو اطلاع دیدي ہے کہ سقرطري کے معاوضے میں مالي معاوضہ منظور نہیں کر سکتي ' کیونکہ اس سے اهل جبل کے شاندار عزت (؟) پر حرف آتا ہے ' مگر با ایں همہ دول نے اصولي طور پر منظور کرلیا ہے کہ جبل اسود کو ایک رقم بطور قرض دي جاۓ ' جسکي تعداد تیس ہزار فرانـک ہو ' اور جسمیں تمام دول یورپ شریک ہوں - تفصیل ابھي غیر معلوم ہے -

کہا جاتا ہے کہ حلفاء بلقان نے دول کي مداخلت کو اس شرط پر منظور کرلیا ہے کہ انکو جزائر ارخبیل (ایجین سي) کے متعلق مباحثے کا اختیار رہے گا - اطالیا کے نیم سرکاري اخبار (تریبونا) کا بیان ہے کہ یونان کے ساتھہ جزائر لیمنس ' ساس ' چاؤس ' متیلین ' اور کوس کے الحاق پر اطالیا اعتراض کریگي -

ایڈریا نوپل کا حملہ ' بلغاریا اور سرویا کي قوت کا آخري اور انتہائي ظہور تھا - بلغاریا تو اس سے پہلے هي ختم ہو چکي تھي - البتہ سرویا نے ملـکر اس حملے کو تقویت دي - اب تمام وقائع نگار اور یوروپین پریس بلغاریوں اور سرویوں کي قوت کے خاتمے کا باصرار اقرار کرتے ہیں -

جامع سلیم (ایدریا نوپل)

—*—

جو بقیه یورپین ترکي میں هماري آخري متاع عزت تهي ' لیکن بالآخر هم سے چهین لي گئي !!

غفلت سرشت انسان کا قاعدہ ہے کہ بہت سی مصیبتیں اسکے لیے اسقدر جگر دوز اور زہرہ گداز ہوتی ہیں کہ انکا تصور بھی کرتا ہے تو کانپ اٹھتا ہے - لیکن پھر جب وقت آجاتا ہے ' اور وہ مصیبت سر پر آکر کھڑی ہوجاتی ہے ' تو کچھہ دیر متحیر رہکر ' کچھہ دیر رو دھو کر ' اور کچھہ دیر ماتم و فغاں سنجی کرکے آگے بڑھجاتا ہے ' اور جس وقت کے تصور سے لرز جاتا تھا ' اسکو اسطرح جھیل جاتا ہے ' گویا کوئی واقعہ ہوا ھی نہ تھا !

ایک مدت سے ہم عالم اسلامی کے آخری مصائب کے تصور سے کانپ رہے ہیں - " آخری وقت " اور " فیصلہ کن وقت " ہماری زبانوں پر ہے - ہم اس وقت کا ذکر کرتے تھے ' جب اعداے اسلام ہمارے نیست و نابود کردینے کیلیے اکٹھا ہو جائیں گے - ہم اس مصیبت کبری کے خیال سے لرز اٹھتے تھے ' جب دشمن قسطنطنیہ کے دروازوں پر آپہنچیں گے - ہم غافلوں کو ڈراتے تھے کہ ہشیار ہوں کیونکہ ایک وقت آنے والا ہے ' جب آخری فیصلے کی گھڑی سر پر آجائیگی - ہم سوتوں کو جگاتے تھے کہ اٹھہ کھڑے ہوں ' کیونکہ وہ " فزع اکبر " اور " طامۃ الکبری " کا وقت کبھی نہ کبھی آنے والا ہے ' جبکہ فنا و بقا ' اور موت و حیات کا فیصلۂ آخری ہوجائیگا -

پھر اگر آنکھیں کھولکر دیکھو تو اس وقت موعودہ ' اور مصیبت منتظرہ کا دن تو آگیا ' اور اگر اسکی آخری ساعات نہیں آئی ہیں ' تو اسکو بھی دور نہ سمجھو - لیکن کیا اپنی غفلت پیشگی کی عام عادت کی طرح ' اس بارے میں بھی ہمارا ویسا ھی حال ہوگا ' جیسا کہ ہر آنے والی مصیبت کے آجانے کے بعد ہوا کرتا ہے ؟ کیا ہم اسے بھی جھیل جائیں گے ؟ کیا چند آنسوؤں کی ریزش ' اور چند آہونکی کشش سے زیادہ اور کچھہ نہوگا ؟ اور کیا پانی سر سے گذر جائیگا اور ہمارے ہاتھوں کو حرکت نہوگی ؟

خاک بدہنم ' تھوڑی دیر کے لیے فرض کرلو کہ وہ سب کچھہ ہوگیا ' جسکے ہونے میں اب کچھہ دیر نہیں ہے - چشم تصور سے کام لو کہ جس آخری ساعت کے تصور سے ڈرتے تھے اور ڈراتے تھے ' وہ مع اپنی آخری ہلاکتوں اور بربادیوں کے آگئی - انگلستان نے عرب و عراق اور حجاز و حرمین کی ریاست کی دیرینہ آرزو پوری کرلی - شام پر فرانس نے قبضہ کرلیا ' بقیہ ایشیا جرمنی کے زیر علم آگیا - قسطنطنیہ اور دردانیال کا بھی وہ حشر ہوگیا ' جو مسئلۂ مشرقی کے انفصال کے وقت سب سے پہلے ہوکر رہیگا ' اور اپنی موت کی آخری خبر بھی ہم نے موجودہ جنگ کی خبروں کی طرح ریوٹر کی زبانی سن لی ' تو پھر بتلاؤ کہ اس وقت اسکے سوا اور کیا ہوگا ' جو کچھہ کہ اس وقت ہو رہا ہے ؟ کیا در و دیوار سے سر ٹکراؤ گے ؟ کیا آبادیوں کو چھوڑ کر جنگلوں اور صحراؤں میں چلے جاؤ گے ؟ کیا گنگا اور جمنا کی سطح تم کو اپنی آغوش میں لیکر بچا لیگی ؟ یا بحر عرب کی موجوں میں تمھیں پناہ مل جائگی ؟

اگر ایسا نہوگا تو پھر کیا دنیا میں کوئی انقلاب عظیم ہوجائگا ؟ کیا آفتاب اپنے مرکز حرکت کو چھوڑدیگا ؟ کیا زمین حرکت سے معطل ہوجائگی ؟ کیا ستارے آپس میں ٹکرا جائیں گے ؟

اگر یہ بھی نہوگا تو کیا ہم رات کا سونا اور دن کا کار و بار چھوڑدیں گے ؟ کیا کھانا پینا بالکل بند کردینگے ؟ اور کیا ہمکو زندگی کی احتیاج باقی نہیں رہیگی ؟

حالانکہ ہم و دنیا کے اندر تبدیلی پیدا ہونے کی خواہش کا کیا حق ہے ' جب ہم خود اپنے اندر کوئی تبدیلی پیدا نہیں کر سکتے ؟

* * *

دنیا اس طرح کبھی نہیں بدلی ہے ' اور وہ ہماری امیدوں اور ولولوں کی تابع نہیں - ایران نے بابل کو مسمار کردیا مگر آفتاب اسی وقت طلوع ہوا ' جیسا کہ روز ہوتا تھا - سکندر نے ایران میں آگ لگادی ' مگر انسان نے اپنے گھروں کو ' اور صحرا کی چڑیوں نے اپنے آشیانوں کو نہیں چھوڑا - بابل و نینوا کے عظیم الشان تمدن برباد ہوگئے ' مگر انکی بربادی کے ماتم میں شاید کائنات کے ایک ذرے نے بھی زحمت نہ اٹھائی - یونان اور روۃ الکبری کے طلائی مندروں اور سنگی دار العلوموں کی دیواریں سرنگوں تھیں ' اور اسکندریہ کے بیت العلم کا چراغ گل ہوگیا تھا ' مگر عرب کے شتر سواروں نے کب اسکی پروا کی ' اور اس انقلاب عظیم نے کب کاروبار عالم کو معطل کیا ؟

اس کائنات ارضی کی گھڑی اپنے کیل پرزوں پر چل رہی ہے ' اور وہ ان حوادث و تغیرات سے بند نہیں ہو سکتی - پس اسکی تبدیلی کی خواہش بے فائدہ ہے - اسمیں نہ کبھی تبدیلی ہوئی ہے اور نہ ہماری خاطر اب ہوگی - یہ کوئی تعجب کی بات نہیں - البتہ ایک دنیا خود تمھارے اندر موجود ہے ' سخت تعجب اور حیرت ہے اگر ان حوادث و انقلابات سے خود اسکے اندر کوئی تبدیلی نہو ! اور اگر اس وقت نہوگی تو پھر اور کس وقت کا انتظار ہے ؟

ہماری ساری بدبختی اسمیں ہے کہ ہم اپنی فتح و شکست کو ایڈریا نوپل کے سامنے ڈھونڈھتے ہیں ' حالانکہ اسکا اصلی میدان تو ہمارے دل کے اندر ہے - و فی انفسکم افلا تبصرون ؟ جب تک ہم خود اپنے اندر فتح یاب نہونگے ' اس وقت تک باہر بھی کامیاب نہیں ہو سکتے -

العجل العجل ! الساعۃ الساعۃ !

ہاں ایک وقت آنے والا تھا اور وہ آگیا - ایک یوم الفصل تھا ' جس کا آفتاب طلوع ہوگیا - پرانی پیشین گوئیوں میں کہا گیا تھا کہ آفتاب مغرب سے نکلے گا ' اور توبہ کا دروازہ بند ہو جایگا - ہم دیکھہ رہے ہیں کہ آفتاب مغرب سے نکل چکا ہے اور توبہ کا دروازہ (کہ فقط مایۂ امیدواری ما بدبختان عالم بود) روز بروز ہم پر بند ہو رہا ہے -

پس وقت آگیا ہے کہ جس کو اٹھنا ہے اٹھے ' جس کو چلنا ہے چلے ' اور جس کو اپنے روٹھے ہوے خدا سے صلح کرلینی ہے کرلے - کیونکہ ساعت آخری ' نتائج سامنے ' مہلت قلیل ' اور فرصت مفقود ہے

فتنبھوا عباد اللہ و قوموا ایھا المسلمون الغافلون ! و جاھدوا فی اللہ حق جہادہ ' ولا تکونوا کالذین قالوا سمعنا و ھم لا یسمعون ' ان شر الدواب عند اللہ ' الصم البکم الذین لا یعقلون -

جستجوے مقصود و توفیق الہی

موسم گذر رہا ہے - آسمان ہمیشہ مہربان نہیں ہوتا ' اور وقت جاکر پھر واپس نہیں آتا - آج آٹھہ ماہ سے میں دیکھہ رہا ہوں کہ عالم اسلامی میں جو ایک عام حرکت بیداری پیدا ہوگئی ہے ' اور موجودہ مصائب نے بالخصوص مسلمانان ہند کے دلوں پر جو اضطراب طاری کر دیا ہے ' وہ ایک اصلی اور حقیقی قوت کار ' اور ایک آخری فرصت عمل ہے ' جس سے اگر کوئی صحیح اور موصل الی المقصود کام نہ لیا گیا ' تو پھر ہمیشہ حسرت و ماتم کے سوا اور کچھہ نہوگا -

روپیه کا فراهم کرنا ' جذبات و عواطف اسلامیه کو حرکت میں لانا ' مجالس تذکرۂ مصائب ' اور مجامع تحریک و تشویق ' اور اسی طرح کی تمام باتیں ' دراصل ضمنی اور بطور ذرائع و وسائل کے تهیں - پهر اگر همارے تمام بیداری صرف آلات کی طیاری هی میں صرف هوگئی ' اور اصل عمل کی توفیق نه ملی ' تو یه ایک بهت بڑی بد بختی هوگی -

لوگوں کی نظر سطحی اور بالائی چیزوں پر تهی مگر میں حقیقت حال کو سونچ رها تها - لوگ متاسف تهے که محرابیں خوشنما نهیں ' انهیں بدل ڈالیے ' مگر میں رو رها تها که بنیاد کهوکهلی هوگئی هے ' اسکی درستگی کی کیا تدبیر هو ؟

اصلی چیز یه تهی که یه وقت کے مصائب دراصل اُن دائمی اور مستمر اسباب کا نتیجه تهے ' جو پچهلی دو صدیوں سے عالم اسلامی پر طاری هیں ' اور جب تک اس سوراخ کو بند نه کیا جائے ' جهاں سے سیلاب نکلکر بها هے ' اُس وقت تک صرف پانی کے ڈول بهر بهر کر پهینکنا ' یا در و دیوار کو مضبوط بنانے کیلیے مصالحه جمع کرنا ' بالکل لا حاصل هے -

میں اپنے کاموں سے غافل نه تها - (الهلال) میں جو کچهه لکهه رها تها ' اسکو ایک لمحه کیلیے بهی اپنی همتوں اور عزموں کا اصلی مصرف نهیں سمجها ' بلکه همیشه کسی اور مقصود حقیقی کی طرف جانے کیلیے ایک وسیلهٔ و ذریعه یقین کیا ' لیکن مشکل یه تهی که طریق عمل کا فیصله آسان نه تها -

اس عرصے میں کتنی اسکیمیں بنائیں ' اور پهر انکو چاک کیا ' کتنی راهیں سامنے آئیں اور پهر ایک قدم اٹها کر واپس آ گیا - همارا مرض ایک هی نهیں هے ' اور همارا گهر هر طرف سے اُجڑا هوا هے - ضرورت ایک ایسی راه عمل کی تهی ' که ایک هی راه هو ' کیونکه ایک وقت میں انسان ایک هی راه پر چلسکتا هے ' لیکن ایسی هو که پهر اسکے بعد کسی دوسری راه کے تلاش کی ضرورت باقی نه رهے ' اور همارے تمام امراض کیلیے ایک نسخهٔ وحید ' اور علاج جامع هو -

آپ یقین کیجیے که میں نے بهت سونچا - انسانی دماغ کسی چیز پر جسقدر غور کرسکتا هے ' شاید میں نے همیشه کیا ' اور متصل اور پیهم کیا ' مگر با ایں همه کسی ایک تجویز اور راه پر پهنچکر نه رک سکا - یهاں تک که میں تهک گیا ' اور قریب تها که مجهپر عالم تحیر و تعطل طاری هو جاے اور قوت فیصله جواب دیدے -

اللــه ولي الــذين امنــوا
یخرجهـــم من الظلمات الي النـــور

لیکن جب که میں تلاش مقصود میں بهٹک رها تها ' تو اُس نے ' جس کا هاتهه همیشه سرگشتگان حیرانی کا دستگیر ' اور گم گشتگان تحیر کیلیے رهنما و دلیل هے ' میرا هاتهه پکڑ لیا ' اور چهرهٔ مقصود کو بے نقاب کردیا - میں نے اُس بجلی کی طرح جو یکایک ظلمت طوفانی میں چمکتی هے ' اسکو دیکها ' پر اُس نے بجلی کی طرح مجهسے بے وفائی نه کی ' اور اپنی روشنی دیکر پهر واپس نه لی : والذین جاهدوا فینا لنهدینهـــم سبلنا ' وان اللــه لمع المحسنین (۲۹ : ۶۹)

اب میری حیرانی ختم هوگئی هے - میں ظلمت میں نهیں بلکه بحمد لله که روشنی میں هوں ' پس طیار هوں که اُٹهوں ' اور جو راه مجهے دکهلائی هے ' بلا توقف اسکی طرف روانه هو جاؤں - وه ' جو دلوں کو کهولتا ' دماغوں کی رهنمائی کرتا ' آنکهوں کو دکهلاتا ' اور هاتهوں کو پکڑتا هے ' ضرور هے که اپنی راهنمائی کا دروازه اب بهی کهلا رکهے گا ' اور ٹهوکروں اور گمراهیوں سے بچاے گا - وه هر اُس دل کے ساتهه هے ' جو اسکے ساتهه هونا چاهے ' اور هر اُس بهروسه کرنے والے کو بچانے والا هے ' جو اسپر بهروسه کرے : والله ولي الذين آمنوا یخرجهم من الظلمات الى النور - (۲ : ۲۵۸)

مـــن انصـــاری الـــی اللــه ؟ ؟

پهر کوئی هے جو میرے ساتهه چلنے کے لیے طیار هو ؟

وه آنکهیں کهاں هیں جو همیشه درد ملت سے خونبار رهتی هیں ؟ وه دل کهاں هیں ' جو حس مصیبت اور فکر مآل سے زخمی هو رهے هیں ؟ میں چاهتا هوں که انکو دیکهوں ' اور میں طیار هوں که انکے آگے اپنی تجویز پیش کروں -

جنگ کی نهیں ' سپاهیوں کی ضرورت هے

یه ایک سخت غلطی هے که لوگ اپنی مستعدی اور همت کو کام کے تعین اور پیش هونے پر موقوف رکهتے هیں ' حالانکه جو چلنے والے هیں انکے لیے زمین کے تمام گوشے کهلے پڑے هیں -

پس میرے اعتقاد مین پهلی چیز کاموں کی تلاش نهیں هے ' بلکه کام کرنے والوں کی تلاش - دنیا میں کاموں کی کبهی بهی کمی نهیں رهی هے ' اصلی کمی کام کرنے والوں کی هے - موجوده زمانه اسلام پر ایک ایام جنگ کا دور هے - همارے اندر بهی ' اور هم سے باهر بهی - دشمنوں کا هر طرف هجوم هے ' اور کوئی گوشه نهیں جو حمله آوروں کے اسلحه کی جهنکار سے خالی هو - پس جو لوگ اپنے اندر ایک سپاهی کا جوش ' اور ایک جانباز کی همت رکهتے هیں ' انکے لیے میدان کار کی کوئی کمی نهیں هے - وه مستعد هو کر باهر نکلیں ' پهر کونسا گوشهٔ اسلامی هے جو آج اپنے جانبازوں کے ورود کا منتظر نهیں ' اور کونسا میدان هے ' جهانسے " اجیبوا داعی الله ! " کی صدائیں نهیں آ رهی هیں ؟

پس قبل اسکے که میں اپنے کاموں کا معرکه زار دکهلاؤں ' چاهتا هوں که معلوم کروں که کتنے سپاهی مستعد پیکار هیں ' اور کتنے هیں جو آج اپنے خدا اور اپنی ملت کو اپنی زندگی اور اپنی قوت کا کچهه حصه دیسکتے هیں ؟ میں بهت جلد اپنی تجویزوں کی ایک اسکیم پیش کردونگا ' لیکن پہلے مجهے جواب دیجیے که کتنے هیں جو آج اپنے تئیں خدا کو دیدینے کیلیے بالکل مستعد هیں ؟

پهر کهتا هوں که آج ' جبکه هماری قومی زندگی کا کوئی شعبه بهی ایسا نهیں هے جو محتاج احیاء نهو ' کاموں کی کوئی کمی نهیں هے - کمی صرف مجاهدین حق ' اور جان نثاران ملت کی هے - آپ اگر اپنی زندگی میں سے ' جسکے چوبیس گهنٹے روزانه فکر نفس و جاں میں صرف هوتے هیں ' کچهه وقت اپنے اسلام اور اپنے خدا کو بهی دینا چاهتے هیں ' تو اٹهه کهڑے هوجیے ' اور اپنے تئیں ظاهر کیجیے - کاموں کا فیصله منٹوں اور لمحوں میں هو جاے گا -

حـــزب اللـــه

پس میں اعلان کرتا هوں که ابناے ملت میں سے جو ارباب درد آج کام کرنے کیلیے اپنے اندر کوئی سچی مستعدی اور اسکا اضطراب رکهتے هیں ' وه اس پرچے کو دیکهتے هی صرف اتنی زحمت گوارا فرمائیں که اپنا اسم گرامی معه نشان و شغل و پیشه کے ایک کارڈ پر لکهکر دفتر الهلال میں بهیجدیں - کیونکه جو طریق کار پیش نظر هے (اور جو اپنی ابتدائی منزلوں سے گذر بهی چکا هے) اسمیں پهلی چیز یهی سمجهتا هوں که مجاهدین حق اور جاں نثاران ملت کی ایک فهرست جلد سے جلد طیار هوجاے -

یه بهی ظاهر کردینا ضروری سمجهتا هوں که میری دعوت سیر چمن اور تماشاے لاله زار کی نهیں هے - میں کانٹوں پر لوٹنا چاهتا هوں ' اور ایسے هی ایذا دوست او ر زنداں پسند لوگوں کا طالب هوں جنکو مرهم کی راحت سے زخم کی سوزش زیاده محبوب هو -

مقالات

صفحة من تاريخ الحرب

تاریخ حرب کا ایک صفحہ

— * —

مدافعة محصورين

— * —

به تذکرهٔ محاصرهٔ ادرنه

(۱)

" الشيء بالشيء يذكر " عربي کي مشهور ضرب المثل هے - جبکه ادرنه (ايدريانوپل) اور (سقوطري) کي حيرت انگيز مدافعت نے پليونا ' ليڈي اسمتهه ' اور پورٹ ارتهر کے واقعات دهرا دیے هیں ' همارا ذهن بے ساخته اُن اقوام سالفه کي طرف منتقل هوتا هے ' جنهوں نے اب سے کئي هزار برس قبل اپني ملت و وطن اور اپنے مذهب عزيز کي مدافعت اس استقلال اور جانفروشي سے کي تهي که اسکي خونين داستانين آجتک آرائش صفحات تاريخ هيں ! !

— ❊ —

قديم ترين محاصرے اور مدافعت

— * —

دنيا ميں جنگ کے آغاز کے ساتهه هي محاصره اور محصورانه مدافعت شروع هوگئي تهي - انسان نے جب پہلے پہل باديه نشيني کي زندگي سے ترقي کرکے شهري زندگي شروع کي هوگي تو مختلف قوموں ' نسلوں ' جماعتوں ' اور خاندانوں کي باهمي جنگ جوئي نے طاقتور کو محاصرے کي ترغيب دي هوگي ' اور مغلوب و ضعيف محصور هوجانے پر مجبور هوگيا هوگا - سب سے زياده قديم ترين محاصره ' محاصرهٔ ازوت هے ' جو بسي مينک اعظم کي زير قيادت کيا گيا تها - يه محاصره ۲۹۰ - برس تک جاري رها ' مگر تفصيلي حالات معلوم نهيں -

اسکے بعد سب سے زياده دنيا کا قديمي محاصره طرواده (Trode) هے ' جس کا افسانه يونان کے مشهور سحر طراز اور ابو الشعر هومر (Home:) نے اليڈ (Iliade) ميں نظم کيا هے ' اور گو شاعرانه افسانه طرازي اور يوناني علم الاصنام کے خرافات کي آميزش سے اسکے اصلي واقعات معلوم کرنا مشکل هيں ' تاهم اسميں شک نهيں که وه زمانهٔ قديم کي ايک بهت بڑي انساني خوں ريزي ' اور تاريخ حرب کا ايک عظيم الشان جنگي محاصره تها -

يه محاصره ۱۰ - برس تک جاري رها تها ' اور اسکي نسبت جنگ و مقاتلات کے عجيب و غريب واقعات هومر بيان کرتا هے -

اس هولناک محاصرے کے بعد ' قرون اولی کے محاصروں کي تاريخ ايک حد تک تاريخي روشني ميں آجاتي هے ' اور دنيا کے دو مشهور قديم ترين محاصرے يروشليم (بيت المقدس) اور قرطاجنه (کارتهيج) کے همارے سامنے آتے هيں - اس وقت مختصراً انهي دو محاصروں کي طرف متوجه هونگے -

— * —

محاصرهٔ بيت المقدس

ايک قديم رومي محاصره

— * —

تاريخ عروج و زوال امم کا ايک درد انگيز افسانه !

— * —

۷۰ - ويں عيسوي سنه کا آغاز تها ' که روم سے جنگ آزماؤں اور حمله آوروں کا ايک سيلاب عظيم شام کي طرف امنڈا ' اور شهنشاه طيطس (Titus) نے بني اسرائيل کي هزارها ساله عظمت و جبروت کے مسکن ' حضرت (داؤد) کے عظيم الشان هيکل ' اور تخت گاه (سليمان) پر فوج کشي کردي - اسرائيل کے گهرانے کي يه وه آخري بربادي تهي ' جسکي (يسعيا) نبي نے خبر دي تهي ' اور نسل اسحاق کي بد اعماليوں کي وه سب سے آخري سزا تهي ' جس پر (حزقيل) نبي نے ماتم کيا تها ' اور خداوند خدا نے کها تها که " اے اسرائيل کي بدکار عورت ! تو نے مجهے چهوڑ ديا ' پس ميں غير قوموں کو بهيجونگا ' جو تيري عظمت و ناموس کو نا پاک کرينگے " (حزقيل ۱٤ : ۲۵)

يهي رومي فوجکشي وه آخري عذاب الهي تها ' جسکے بعد جلال خداوندي نے هميشه کے ليے اولاد اسرائيل سے اپنا رشته کاٹ ليا ' اور (سعير) کي روشني نے (فاران) کي چوٹيوں کو اپنا مطلع و مبدء بنايا :

وكان وعداً مفعولا (۱۷ : ۳)

محاصرے کا آغاز

رومي فوج نے شهر کے قريب پهنچکر اپنا قاصد بهيجا ' اور باشندگان شهر سے کها که شهر حواله کردیں ' مگر وه بيت المقدس کے مستحکم حصار ' اور آهني عمارات جنگ کي طرف سے مطمئن تهے ' انهوں نے تسليم شهر سے (عربي ميں حوالگي کے معنوں ميں " تسليم " کهتے هيں اور اسکو اردو ميں رائج هونا چاهيے) انکار کرديا -

اب رومي فوج کيليے محاصره نا گزير تها - ۳۰ - هزار آهن پوش فوج نے چاروں طرف سے شهر کا محاصره کرليا -

بيت المقدس اُس وقت نهايت محفوظ تها - يکے بعد ديگرے تين نهايت مستحکم شهر پناهيں تهيں ' اور انکے با همي فاصلے مدافعة کے آلات و اسباب جنگ کيليے نهايت مضبوط عمارتيں رکهتي تهيں - (طيطس) نے اپني فوج کے چار حصے کردیے - تين حصے شمالي جانب پر مامور کيے ' جو بيروني شهر پناه سے ايک ميل کے فاصلے پر جم گئے - اور باقي ايک حصه جانب مشرق مقرر کيا ' جو مشهور مسيحي مقدس پهاڑ (کوه زيتون) کے حوالي ميں تها -

قديم آلات جنگ

رومي فوج کے ساتهه اُس زمانے کے ترقي يافته آلات جنگ بے شمار تهے - علي الخصوص طويل و وزني گرز ' سنگ بار منجنيقيں ' آتش افشاں پهيه دار منارے ' اور قديم زمانے کا وه عجيب و غريب آلهٔ جنگ ' جسکے ليے عربي ميں (کبش) کا لفظ مستعمل هوگيا تها -

(گرز) قديم قوموں کا سب سے بڑا آلهٔ جنگ تها ' جس کو رستم و سهراب کے کاندهوں پر شاهنامے ميں هم نے هميشه ديکها هے - ليکن روميوں کے پاس ايک خاص طرح کا گرز هوتا تها ' جسکو محاصرے ميں استعمال کيا کرتے تهے - يه معمولي گرز سے بهت زياده

کیونکہ میں عمل کي دعوت دیتا ہوں ‘ اور راہ عمل کبھي بھي پھولوں کي چادر نہیں رهي ہے - پس جو صاحب اپنا اسم گرامي بھیجیں ‘ پہلے اپنې مستعدي اور اضطراب دل کا بھي پورا اندازہ کرلیں :

گریزد از صف ما هر که مرد غوغا نیست !
کسیکه کشته نشـد از قبیلهٔ ما نیست !

فبشر عبادي الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه ‘ اولئك الذین هدا هم الله ‘ و اولئک هم اولو الا لباب -

[بقیه مضمون صفحه ۱۵ کا]

حوالے کیا ‘ اور انکي نسبت اپني دلچسپي اور توجه کا ثبوت دیا - کم ازکم ایک صدا تو اٹھي : فجـزاکـم الله تعالی عني خیر الجـزا و کثر الله امثالکم -

عود الي المقصود

اب دفعه وار چند سطور لکھدوں که سلسلهٔ سخن بہت بڑھگیا -

(۱) هاں یه سچ ہے که آجکـل تراجم علمیهٔ حدیثه میں اصطلا حات کا مسئله بہت اهم ہے اور ایک غیر معمولی توجه و مذاکرہ کا محتاج ‘ لیکن جس قدر آپ حضرات اسکو مشکل اور ایک امر عظیم اور مانع شدید راہ تراجم و تصنیف میں سمجھتے هیں ‘ اس عاجز کے خیال میں امر واقع کے بالکل خلاف ہے - میري سمجھه میں تو یه بات نہیں آتي که اگر اردو زبان میں ترجمے کیلیے مستعد هوجائیں تو صرف اصطلاحات کا مسئله کیوں مانع هو؟

یقین کیجیے که یه کوئي ایسي مشکل بات نہیں - البته اسکي ضرورت ہے که علوم عربیه سے پوري واقفیت هو‘ اور دماغ میں اس کام کي صلاحیت - اگر یه نہیں تو پھر اسکے یه معنے هیں که آپ مترجم بھي نہیں - مترجم کے معنے میں وہ قدرت اور قابلیت بھي شامل ہے ‘ جس کے ذریعه زبان غیر کي اصطلاحات کا ترجمـه کیا جاے - اگر ایـک شخص اصطلاحات کے باب میں قاصر ہے تو اسکے یه معنے میں که وہ مترجم هي نہیں ہے -

پس یه جو آپنے لکھا ہے که " اردو زبان علوم کے ترجمے کیلیے ناقابل ہے " ایک ایسي بات ہے‘ جو آپ ایسے علمي مذاق رکھنے والے شخص کو نہیں کہنا چاهیے - آجتـک غریب اردو سے کام هي کب لیا گیا ہے که آپنے اسکے قابل اور نا قابل هونے کا بے تـکان فیصله کردیا ؟ میں کہتـا هوں که ایک لمحـه کیلیے بھي ناقابل نہیں ‘ البته وسعت نظر‘ اور قدرت وضع الفاظ و تراکیب ‘ اور علوم ادبیهٔ عربیه و فارسیه پر نظر هوني چاهیے -

میں اپني عام تحریرات میں نئے الفاظ اور مناسب حال عربي اصطلاحات و تراکیب کے رائج کرنے کا حتي المقدور خیال رکھتا هوں -

نئے علـوم سے اگر مقصـود فلسفه ہے تو اسمیں توکوئي اصطلاح ایسي نئي نہیں ‘ جو عربي میں نہو - البته بعض وہ علوم جنمیں اضافے هوے هیں ‘ اور بعض وہ ‘ جو زمانـهٔ حال سے مخصوص سمجھے جاتے هیں ‘ اپنے ساتھه ایک ذخیرہ نئي اصطلاحات کا بھي رکھتے هیں ‘ مگر ارباب کار و واقفان فن سمجھه سکتے هیں که جوکچھه ہے اپنا هي قصور ہے ‘ ورنه انکے لیے بھی وضع الفاظ کا مسئله چنداں مشکل نہیں -

میں بہت جلد خاص اسي مسئلے پر مع ایک ذخیرهٔ الفاظ و اصطلاحات کے اپنے خیالات ظاهر کرونگا -

(۲) " مائینڈ " (Mind) کیلیے همارے یہاں بہت مدت سے ایک لفظ موجود ہے اور وہ کافي ہے ‘ یعنے " نفس "

(۳) اسکے بعد آپنے ایک نہایت اهم اور دلچسپ مسئلے پر توجه فرمائي ہے یعنے " اخلاق میں وراثت کا اثر " -

لیکن اسکے بعد هي آپ " نفس " اور اسکے اعمال کي بحث کرتے هوے طریق حل مبحث و ما نحن فیه سے الگ هوگئے هیں -

بیشک انقلاب فلسفهٔ قدیم و جدید کے درمیاني دور میں بھي مثل دور سابق ‘ اس مسئله کو تسلیم کرتے تھے ‘ اور کانت نے اسپر زور دیا ‘ لیکن غالباً جناب کا یه خیال درست نہیں که اب کلیةً اسکے خلاف فیصله هوگیا ہے ‘ اور زمانهٔ حال کے اساطین فلسفهٔ و اخلاق اسکے بالکل قائل نہیں - آجکل تو فلسفهٔ و اخلاق پر تعدد مذاهب کا ایک بحران عظیم طاري ہے - مضمون زیر نقد میں بہت سرسري طور پر چند اخلاقي ملاحظات پر توجه دلائي تھي ‘ نه که علمی اصول پر بحث و تنقید - اس مسئلے کے متعلق دونوں مذهبوں کے دلائل و مباحث کا بہت بڑا ذخیرہ پیش نظر ہے ‘ اور اب جناب نے یه بحث چھیڑ دي ہے تو مستقل عنوان سے اسکي نسبت جواب عرض کرونگا که محتاج بسط و استقصاء ہے -

(۴) بیشک تربیت اولاد کا مسئله اهم ترین مسائل علم و اخلاق ‘ و مبدء اصلاح انسانیة ‘ و عماد ترقي ملت و نسل قوم ہے‘ اور اُس قوم سے بڑھکر بد بخت کوئي قوم نہیں ‘ جسکے والدین اپني اولاد کي جسماني و دماغي پرورش سے بے پروا هوں - آپ لوگ تو صرف اسلیے اسے ضروري سمجھتے هیں که موجودہ زمانے کے علم پیڈا گوا جي (Pedagogi) (علم التعلیم و التربیة) کے لحاظ سے ضروري ہے ‘ مگر میں اسلیے ضروري سمجھتا هوں که اسلام کے خداے حکیم نے قران کریم میں حکم دیا ہے که :

یا ایهـا الـذین آمنـــوا !	مسلمانو ! اپنے آپ کو اور اپني اولاد
قـوا انفسکـــم و اهلیکـــم	اور متعلقین کو آگ کے عذاب سے
نارا - (٦٦ : ٦)	بچاؤ جو انکو پیش آنے والا ہے -

اور في الحقیقت (بقول حضرت امیر علیه السلام ‘ کمـا ذکـره الرازي فـي تفسیره) اِس آیت کریمه میں اولاد کي تربیت و تعلیم کو هر مسلمان پر فرض کردیا ہے‘ تاکه وہ اُن تمام عذابوں سے دنیا میں بچیں ‘ جو هر طرح کے جہل و ضلالت سے پیش آتے هیں -

لیکن معاف فرمائیے گا ‘ جو لوگ ملک کے پالیٹکس میں حصه لیتے هیں ‘ یا اسلامي مصائب کے ذکر سے حرکت و انتباہ پیدا کرنے کي سعي کرتے هیں ‘ اُن پر برهم هونے کي یہاں ضرورت نه تھي - بچوں کي تربیت ماں باپ هي کرسکتے هیں‘ لیکن سیاسي اور جنگي مصائب کے ورود کے بعد نه مائیں باقي رهتی هیں ‘ جو بچوں کو گود میں اٹھائیں ‘ اور نه باپ باقي رهتے هیں ‘ جو انکو درس فلسفهٔ و حکمت دیں - آج جو انقلابات مسلمانوں پر طاري هو رہے هیں ‘ انہوں نے گویا ایک جنـگ کا دور هم پر طاري کردیا ہے - یه ضرور ہے که فن حرب کي تعلیم‘ اور علوم و صناعة کا حصول هم میں ایسي قوتیں پیدا کردیگا ‘ جو براہ راست میدان جنـگ میں کام آئیں گي‘ لیکن جنگ کے ایام میں ان باتوں کي مہلت نہیں هوتي ‘ بلکه صرف اسکي‘ که خوش اخلاق و بد اخلاق‘ واقف فن اور جاهل مطلق‘ جیسے کچھه آدمی میسر آ جائیں ‘ اور هتیار کاندھے پر رکھنے کي صلاحیت رکھتے هوں ‘ انکو دشمنوں کے سامنے بھیجدیا جاے اور پھر امن کي مہلت نکالکر اصلي اور تدریجي ذرائع تقویت و تعلیم کي طرف متوجه هوں -

پس اس وقت پہلي چیز یه نہیں ہے که موجودہ حالت سے هم اپني بہتر حالت کیونکر بنائیں ؟ بلکه یه که اپنی اچھي بري موجودہ حالت میں هي کسي طرح زندہ اور باقي رهسکیں - اگر ذرا بھي زندگي کي طرف سے اطمینان هو تو پھر وقتي اور فوري اندیشه کو چھوڑ کر صحیح اصول علاج کے مطابق بتدریج اپنا علاج کرائیں گے - والعا قبة للمتقین

عروج و زوال امم کا یہ قانون الہي ھے' اور اے کاش کہ آج وہ پیروان اسلام' جنکو خدا نے بني اسرائیل کي اس عظمت و جبروت کا جانشین بنایا تھا' اور جو اُس خلافت ارضي کے وارث ھوے تھے' جسکي اھلیت (داود) اور (سلیمان) کي نسل میں باقي نہیں رهي تھي' تاریخ کے ان نتائج قریبہ سے عبرت پکڑیں' اور آنے والے وقت سے ڈریں :

کذلک یضــــرب اللہ الامثــال ' لعلهـــم یتذکرون !	اسي طرح اللہ گذشتہ قوموں اور ملکوں کي مثالیں بیــان کرتا ھے ' تاکہ شاید غافل قومیں عبرت پکڑیں ! !

رومي پیش قدمي

یہودیوں کي حالت اُس وقت نہایت افسوس ناک تھي - بابل کي قید اور عرصے کي غلامي نے پھر اُسي سیرۃ اولی پر پہنچا دیا تھا' جس سے دریاے نیل کے کنارے حضرت موسي نے انہیں نجات دلائي تھي -

تاهم اُنھوں نے اس موقعہ پر اپنے تمام قوی کو جمع کیا' اور پوري جانبازي سے مدافعت کا سامان کرنے لگے - سب سے بڑي مشکل یہ تھي کہ رومیوں کے سے آلات جنــگ اور اسلحۂ هلاکت انکے پاس نہ تھے' اور سنــگ باري کے برجوں' عظیم الشان کبشوں' اور آتشین روغن کي بارش کا کوئي جواب نہیں دیسکتے تھے -

پھر ممکن تھا کہ وہ اسکا جواب دیسکتے' مگر قدرت الہي کے بھیجے ھوے عذاب یا اپنے اعمال بدکے قدرتي نتائج کا انکے پاس کیا جواب تھا ؟

فاخذھم العذاب و ھــم ظالمــون (۱۶ : ۹۰)	پس عذاب الہي نے اُنہیں جا پکڑا اور وہ اپنے ظلموں کي وجہ سے اسي کے مستحق تھے-

نتیجہ یہ نکلا کہ کچھہ عرصے کے بعد بیرون شہر کي سر حد محاصرین نے فتح کرلي -

اب رومیوں نے زیادہ شدت اور مستعدي سے قدم آگے بڑھاے' اور کوہ (زیتون) کي مشرقي فوج نے اپني منجنیقوں کا رخ مقدس (ھیکل) کي جانب کردیا - ساتھہ ھي مشتعل روغن (نفت) کي بارش بھي شروع کردي - آجکل عربي و فارسي میں کراسن تیل کو نفت کہتے ھیں' مگــر یہ ایک دوســرا معدني تیــل تھــا' جو نہایت سریع الاحتراق تھا' اور جس مقام پر پڑتا تھا' بمجرد ایک دوسرے تیل کے پڑنے کے' اُس سے شعلے بھڑکنے لگتے تھے - قدیم زمانے کي بہت سي متمدن قوموں نے اسکو استعمال کیا ھے' اور جنگ صلیبي کے عہد میں بزمانۂ محاصرۂ عکہ مسلمانوں نے بھي اس سے کام لیا تھا -

یہودي اب نہایت مضطرب ھوے' کیونکہ منجنیقوں کے گولے اور روغن نفت کي پچکاریاں ھیکل کي دیواروں تــک پہنچنے لگیں - بعض پراني جنــگوں میں انھیں چند منجنیقیں مل گئي تھیں - وہ نکالي گئیں' اور محصورین کي طرف سے بھي گولہ باري کا جواب دیا جانے لگا - لیکن ابھي اس انتظام کو زیادہ دیر نہیں گذري تھي' کہ ایــک اس سے بھي بڑھکــر مصیبــت کي خبر ملي - یعنے لوگوں نے دیکھا کہ شمالي شہر پناہ کے اندر جا بجا سوراخ ھوگئے ھیں !

اس خبر کے پھیلتے ھي محصورین کے دل بیٹھہ گئے - ھمتوں نے جواب دیدیا - بالاخر مایوس ھوکر پیچھے ھٹ آئے' اور اس طرح شہر کي پہلي شہر پناہ پر رومي قبضہ ھوگیا -

اب دوسري شہر پناہ کے محاصرے کیلیے برج طیار ھونے لگے -

اس عرصے میں رومیوں نے بارھا باشندوں سے تسلیم شہر کي درخواست کي - سمجھایا کہ اس طرح انکي جانیں تہہ تیغ ھونے سے بچ جائیں گي' مگر یہودي قید بابل کا تجربہ کر چکے تھے - انھوں نے ھر مرتبہ اطاعت قبول کرنے سے انکار کیا' اور بدستور محصور رھے -

محصوریــن کي آخــري سعــي

اسلحہ کے باب میں یہودي رومیوں سے بہت کمزور تھے - اسلیے رو در رو مقابلہ ناممکن تھا - اسکے علاوہ ایک شہر پناہ مسخر ھوچکي تھي اور اس سے قوم کي اخلاقي حالت میں بھي فرق عظیم پیدا ھوگیا تھا - اسلیے یہودیوں نے اسکے سوا چارہ نہ دیکھا کہ کمزور مگر با تدبیر اقوام کے مشہور ھتیار " حیلہ طرازي " سے کام لیا جاے -

چنانچہ انھوں نے شہر پناہ کے اندر سے ایک عمیق سرنگ رومي لشکر گاہ تک کھود دي' اور اسکا نتیجہ معاً ظاھر ھوگیا - یعنے زمین کے مجوف ھو جانے کي وجہ سے لشکر گاہ کے تمام بروج دفعةً بیٹھہ گئے - رومیوں کو اس سے واقعي سخت نقصان پہنچا اور کئي دن کي متصــل محنت کے بعــد پھر دوبارہ برج تعمیر کیے گئے - تاھم جس سازو سامان کے ساتھہ وہ آے تھے' اسپر ان نقصانات کا کوئي اثر نہیں پڑسکتا تھا - فوج محاصرہ کیسے بدستور پڑي رهي -

دوسري شہــر پنــاہ بھي یہودیوں کو چھوڑ دیني پڑي' اور روماني فوج فاتحانہ اسپر بھي قابض ھوگئي !

اب یہودي تیسري شہر پناہ میں محصور تھے' اور یہ آخري حفاظت کا نشیمن تھا' کیونکہ اسکے بعد چوتھي شہر پنــاہ تھي - اسي کے اندر ھیکل اعظم اور تمام مقامات مقدسہ تھے' اور اسکے مفتوح ھو جانے کے بعد بچنا دشوار تھا -

انھوں نے ابکے پھر سرنگیں کھودیں اور اس محنت و جانفشاني کے ساتھہ' کہ چند دنوں کے بعد ھي تمام زمین کھوکھلي کردي' اور رومي برجیاں اور عمارات محاصرہ پہلي مرتبہ سے زیادہ نقصان دہ طریقے پر منہدم ھوگئے - اس سے رومیوں کا غیظ و غضب اور بھڑک اُٹھا' اور جوش انتقام نے مجنون کردیا - انھوں نے اپني عظیم الشان منجنیقیں اور بڑے بڑے کبش لیکر آخري حملہ بول دیا - وہ برابر ھلاکت اور بربادي پھیلاتے ھوے بڑھتے گئے - یہاں تــک کہ آخري شہر پناہ میں بھي شگاف پڑگئے -

خرقیــل نبي کــي پیشین گــوئي

اس سے بھي بڑھکر مصیبت عظمی یہ تھي کہ آتش انگیز روغن نفت کي بارش نے مقدس ھیکل کي دیواروں تــک پہنچنا شروع کر دیا تھا - بدبخت یہودیوں نے ھر چند کوشش کي' مگر اپني ھزار سالہ عظمت کے گھر کو نہ بچا سکے - اصل یہ ھے کہ اب اسرائیل و اسحــاق کا خدا بھي اُسے نہیں بچانا چاھتــا تھا - اسکا بڑا حصہ آتشزدگي سے برباد ھوگیا' اور گنبدوں اور میناروں میں سنــگي گولوں سے سوراخ پڑگئے - (خرقیل) نبي نے کہا تھا : " میں ھیکل کے گنبدوں پر غیر قوموں کے لگاے ھوے دھبے دیکھہ رھا ھوں " بالاخر اس بدبخت اور خدا کي مغضوب قوم کي آخري سزا کي تکمیل ھوگئي' اور عروج و زوال امم کے قانون الہي کے نفاذ کو کوئي انساني سعي روک نہ سکي - رومیوں کے برجوں کي گولہ باري کا اب جواب ممکن نہ تھا -

خـــاتمـــہ !

ایک دن صبح کو یہودیوں نے دیکھا کہ رومي لشکر عظیم قتل و غارت' اور نہب و سلب کے ھتیار ھاتھوں میں لیے' آخري شہرپناہ سے اندر داخل ھو رھا ھے :

فجاســوا خـــلال الـــدیـــار' و کان وعـــداً مفعـــولا ! ! (۱۷ : ۳)	پس وہ بستیوں اور آبادیوں میں پھیل گئے' اور اللہ کے وعدے کو پورا ھونا تھا اور پورا ھوکر رھا -

لقبا ' اور اسکے ضرب کا لٹو بہت زیادہ وزني هوتا تها ' اور شہر پناہ کي ديواروں ' اور قلعہ کے دروازوں کے توڑنے میں کام آتا تها -

(منجنيق) ايک کثير الاستعمال مشين تهي ' جسکے ذريعہ بڑے بڑے وزني پتهر غنيم کے لشکر اور محصور شہر کے اندر پهينکے جاتے تهے - يه (ميکانک) کے يوناني اصل کا معرب هے ' اور علم الحيل (فن وضع آلات و مشينري) کي قديم ترين ايجاد - عربوں نے بهي اپنی جنگوں میں اس سے کام ليا هے - يه گويا قديم زمانے کي توپ تهي - پتهر کے بڑے بڑے گولے جب اس سے نکلکر اڑتے تهے ' تو انکي ضرب ديواروں اور قلعوں پر نہايت سنگين پڑتي تهي -

(اتش افشاں منارے) لکڑي کے بنائے جاتے تهے - اسکے نيچے پہيے لگے هوتے تهے ' تاکه گاڑي کي طرح نقل و حرکت ممکن هو - اسکي کئي منزليں هوتي تهيں - ان ميں بيٹهکر حمله آور محصورين کي طرف تيزي سے بڑهتے تهے ' اور انکے برجوں سے آتشيں روغن کو شہر کي ديواروں اور عمارتوں پر پهينکتے تهے -

(کبش) اس زمانے کا بہترين هتيار تها - کچهه آدمي گاڑي کو کهينچتے تهے ' اور کچهه حفاظت کرتے تهے - يه گاڑي شہر پناہ سے ٹکرادي جاتي تهي ' اور اندر کي فوج محصورين کي تير اندازي سے محفوظ رهکر ' ديواروں ميں نقب لگا ديتي تهي -

عربوں نے اسکو (کبش) اسليے کہا کہ اسکے سامنے کے رخ پر ايک

کي بڑي بڑي عظيم الشان سر زمينوں کو مع انکے بسنے والوں کے بہا ليجاتے تهے - مگر انهوں نے اس پيمان و عہد کو توڑ ديا ' جو مصر کي غلامي سے نجات پانے کے بعد خداوند خداے قدوس سے سينا کے پہاڑ پر باندها تها - جب وہ طرح طرح کي بد اعماليوں اور فسق و فساد ميں مبتلا هوگئے تو رحمت الهي انسے روٹهه گئي ' اور اس نے اپني برکت کي جگہه اپنے قہر و غضب کو بهيج ديا - خدا کا اس دنيا ميں سب سے بڑا قہر يه هے کہ وہ کسي قوم سے حکومت و فرماں روائی کي عزت چهين لے ' اور غير قوموں کي غلامي و محکومي کي زنجيريں اسکے پاؤں ميں ڈالدے - پس يہوديوں کيليے بهي اب دنيا ميں سزا کے سوا کچهه نه تها - (بخت نصر) کي فوج کشي اور (بابل) کي قيد کے بعد (عزرا) کي آہ و زاري نے انکي سزا کي مہلت بڑهادي تهي ' پر انهوں نے اس فرصت سے بهي فائدہ نه اٹهايا - اسليے ضرور تها کہ آخري غضب الهي کسي جابر قوم کے استيلا و تسلط کي صورت ميں ظاهر هو - اور وہ جب کبهي کسي قوم سے روٹهتا هے تو اسکي عادت هے کہ اپني کسي جابر مخلوق کو اسپر مسلط کرديتا هے - پهر وہ اسکے تخت حکومت کو الٹ ديتي هے ' غلامي و محکومي کي بيڑياں اسکے پاؤں ميں ڈالديتي هے ' اور عزت ملي اور شرف قومي کي روح اسکے اندر سے کهينچ ليتي هے ! !

روميوں کا يه حمله يہوديوں کيليے اسي سلسلۂ غضب الهي کي

کبش

رومي آلۂ جنگ ' جو مثل ايک گاڑي کے تها ' اور جس ميں بيٹهکر محاصرين حمله کرتے تهے -

مينڈهے کا مصنوعي سر بنا کر لگا ديا جاتا تها - (ديکهو تصوير کبش)

شہر کي بيروني شہر پناہ اور رومي لشکر کے شمالي حصے کے مابين جو آباد قطعے تهے ' وهاں کے تمام درخت اکهڑوا ڈالے گئے تهے ' تاکه فوجي نقل و حرکت ميں مانع نهوں -

اطراف شہر کی سر سبزي کا اس وقت يه حال تها کہ يه تمام قطعات طرح طرح کے شاداب درختوں کي کثرت سے ايک جنت ارضي کا منظر معلوم هوتے تهے ' اور اس کثرت کے ساتهه تهے ' کہ صرف انکي جڑوں کے کهودنے اور اکهاڑنے ميں کامل چار دن رومي فوج نے صرف کيے ! !

يه شام کي سر زمين تهي ' جسکي نسبت قران کريم نے سورہ (بني اسرائيل) ميں فرمايا : " بارکنا حوله " هم نے بيت المقدس کے اطراف کو اپني برکات سے مالا مال کرديا تها !

اسکے بعد فوج شمال کي جانب بڑهي ' اور ايک ايسے مقام پر خيمه زن هوگئي ' جہاں سے بيروني حصار شہر کا ايک گوشه نظر آتا تها - يہاں محاصرين نے چند برج تعمير کيے ' اور ان ميں بيٹهکر بيت المقدس پر سنگي گولے برسانا شروع کرديے -

فاعتبروا يا اولی الابصار !

يه وهي بيت المقدس تها ' جس کو خداے ذو الجلال نے اپني رحمت و برکات کا نشيمن بنايا تها - ابراهيم (ع) کے گهرانے سے جو الهي وعدے هوے تهے ' انکے ايفا کا پہلا گهر اسي ميں تها - بني اسرائيل کي عظمت و جبروت کے سيلاب اسي شہر پناہ سے نکلتے تهے ' اور دنيا

آخري سزا تهي ' جسکے بعد بني اسرائيل کی عظمت کا چراغ هميشه کيليے گل هوگيا : ضربت عليهم الذلة و المسکنة ' و باؤ بغضب من الله - (بخت نصر) اور بابليوں کا زور پہلا عذاب تها ' اور يه آخري - انهي دو عذابوں کی طرف قران کريم نے اشارہ کيا هے کہ :

و قضينا الی بني اسرائيل فی الکتاب لتفسدن فی الارض مرتين ' ولتعلن علواً کبيرا - فاذا جاء وعد اولا هما ' بعثنا عليکم عباداً لنا اولی باس شديد ' فجاسوا خلال الديار ' و کان وعداً مفعولا (۱۷ : ۴)	اور هم نے بنی اسرائيل سے انکي کتاب تورات ميں صاف صاف کهديا تها کہ تم ضرور زمين پر دو مرتبه فساد ميں مبتلا هوگے اور اپني بد اعماليوں ميں مغرور هوکے نہايت سخت زيادتياں کروگے ' تو اے بنی اسرائيل کے لوگو ! جب تم ميں ظهور فساد و عدوان کا پہلا وقت آيا ' تو هم نے تمهارے مقابلے ميں (بابل کے) ان لوگوں کو بهيجديا ' جو نہايت جابر اور سخت گير تهے - وہ تمهاری بستيوں کے اندر پهيل گيے (اور وہ سب کچهه کيا جو انکو کرنا تها) اور الله کے وعدے کو پورا هونا تها ' اور وہ پورا هوکر رها -

يه قوموں کے اعمال کے قدرتي نتائج هيں - جس بيت المقدس پر ملائکۂ الهی رحمت و برکت کے پهول چڑهاتے تهے ' آج حمله آوروں کے برجوں سے اسپر پتهروں کے گولوں کی بارش هو رهي هے ! !

و ما کان الله ليظلمهم ' و لکن کانوا انفسهم يظلمون -

ایسے ہی لوگوں میں سے ایک قابل تمجید شخص، کتاب زیر بحث کے مصنف مسٹر ای - ان - بینٹ بھی ہیں -

جنگ طرابلس کے شروع ہوتے ہی وہ معائنہ حالات کیلیے روانہ ہوگئے - غالباً اخبار مانچسٹر گارجین کی نامہ نگاری کی حیثیت سے گئے تھے - ٹیونس کا راستہ، جو اس وقت اندرون طرابلس کیلیے ایک ہی دروازہ تھا، اختیار کیا - وہاں پہنچکر ترکی کیمپوں میں ٹھہرے اور تین بڑی لڑائیوں کو اپنے سامنے دیکھا - یہ وقت جنگ کا اصلی زمانہ تھا - اندرون طرابلس اور صحرا کے عربی قبایل جوق جوق آرہے تھے، شیخ سنوسی کی ہمدردی پوری طرح حاصل ہوچکی تھی، اطالیوں کی پے در پے شکستوں اور ناکامیوں نے جراتوں اور ہمتوں کو بڑھا دیا تھا، اسلیے انکو اصلی حالات معلوم کرنے اور صحیح رایوں کے قایم کرنے کا پورا موقعہ ملا - وہ ترکی افسروں کے ساتھہ کیمپوں میں رہے - عربوں کے اُن صحرائی خیموں میں، جنکے اجزاے ترکیبی ایک پھٹے ہوے کمل، اور ایک کسی درخت کی خشک شاخ سے زیادہ نہیں ہوتے، بارہا بیٹھے اور انکے جذبات ملیہ و دینیہ کا مطالعہ کیا - وہ بادیہ نشین قبایل، جو ہزاروں کی تعداد میں ترکی کیمپوں کے سامنے کے میدانوں میں، اپنے اونٹوں کے پاس، کھلے آسمان کے نیچے پڑے رہتے تھے، اور جوش فدا کاری ملت، و حفظ خاک وطن مقدس، و عشق اسلام محبوب میں نہ دن کی ریگستانی تپش کی انھیں پروا تھی، اور نہ رات کی مہلک اور مرض پرور ہوا و رطوبت کی، انکے سامنے تھے اور انکو پورا موقعہ حاصل تھا کہ اسلام کی جنگی و سیاسی قوت کے اس آخری غیر مستعمل خزانے کی قدر و قیمت کا اندازہ کریں -

پس انکا سفر گو مختصر تھا، لیکن اِن نادر مواقع کی وجہ سے بہترین مواد، اور قابل وثوق آرا کے جمع کرنے کا سامان اپنے ساتھہ لاے، اور جس سنجیدہ انداز روایت، اور منصفانہ طریق بحث و استدلال کے ساتھہ اُنھوں نے اس سے کام لیا، وہ ایک عام سیاحت نامے کی سطح سے اس نا مکمل روز نامچے کی قیمت بڑھا دیتا ہے -

اٹلی کے اس حملے اور نبز یورپ کے موجودہ ظالمانہ و قاتلانہ حرص کا انھیں نہایت درد و تاسف سے اعتراف ہے - صدہا مواقع پر انھوں نے اہل عرب کی قوت و شجاعت اور جانفروشی و جذبات صحیحہ کی داد دی ہے - غیر قوموں کے ساتھہ عربوں کے وحشیانہ سلوک، اور اسلام کے تعصب کے افسانوں پر جابجا ہنسی اڑائی ہے - جن عربوں کو یورپ میں وحشت و بربریت کا خوفناک دیو سمجھا جاتا ہے، انھوں نے دیکھا کہ فرشتوں کی سی مہربانی اور قدوسیوں کی سی نیکی کے ساتھہ وہ اسے ملے، اسکی دعوتیں کرنی چاہیں، اور انکے منصفانہ خیالات کے شکر گذار ہوے -

عربوں کی شجاعت و جانفروشی کی شہادتوں نے جب ایک عالم کو متحیر کردیا، تو بعض اخبارات نے اس اثر کو بے وقعت کرنے کیلیے طرح طرح کے افسانے مشہور کیے - مثلاً لکھا کہ ترکوں سے انکو بیش قرار رقمیں ملتی ہیں، اور اگر ایک دن کا وظیفہ بھی نہ ملے تو فوراً اٹلی سے مل جائیں -

مگر مسٹر بینٹ نے جو حالات دیکھے، وہ بالکل اسکے متضاد تھے - وہ آغاز کتاب ہی میں لکھتے ہیں :

" عربوں کے لیے نومبر کے مہینے میں جب بارش ہوئی ہے، بڑی سخت آزمایش کا وقت تھا، لیکن انھیں ذرا بھی لغزش نہ ہوئی - چند سال طرابلس کا واقعہ ہے کہ جب سنہ ۱۹۰۸ع سے لیکر سنہ ۱۹۱۰ع تک بوجہ امساک باران قحط پڑا تھا، تو ہزاروں عرب فاقہ کشی کی مصیبت سے تنگ آکر تیونس وغیرہ ترک وطن کرکے چلے گئے تھے -

لیکن اِس موقع پر جبکہ باران رحمت کا نزول ہوا تو میدان جنگ میں تھے، اور اپنے کھیتوں سے منزلوں دور - بعض اُن میں سے تھوڑے دنوں کے لیے کھیتی کی غرض سے گئے، لیکن اکثروں نے اپنے آیندہ نفع کو حب وطنی پر قربان کردیا اور باوجود اس اندیشہ کے، کہ آیندہ اُنھیں اور نیز اُنکے بال بچوں کو رزق میسر آنا نا ممکن ہوگا، اپنی جگہ سے نہ ہلے -

اٹلی والے رشوتیں دیکر اپنا وہ کام نکالنا چاہینگے، جس کام کو بزور شمشیر انجام دینے کے ناقابل ہیں - لیکن میرے خیال میں اسلامی قوت ریگ چھتی عربوں کے مطری لاچ پر غالب آیگی "

جیسا کہ مسٹر بینٹ نے بھی لکھا ہے، یہ ضرور تھا کہ عربوں کو انکے ضروری ما یحتاج کے انتظام کیلیے ایک رقم ضرور دی جاتی تھی، مگر ظاہر ہے کہ ایسا ہونا ناگزیر تھا - وہ، جو اپنی زراعت، اور اپنے اصلی وسائل گذران چھوڑ کر اپنی جانیں قربان کرنے کیلیے آگئے تھے، کیا اسکے بھی مستحق نہ تھے کہ دو وقت کے کھانے کیلیے چند آنے روز دیے جائیں ؟ پھر یہ کوئی ایسی رشوت تو نہ تھی جو ترک اٹلی کے قیمتی تحفوں اور طلائی طشتوں کو ٹھکرادینے کے معاوضے میں اُنھیں دیتے ہوں، اور نہ انکے لیے معرکہ جنگ ہوسکتی تھی -

اصل یہ ہے کہ جنگ عرب کا اصلی مذاق ہے - تاریخ نے بتلا دیا ہے کہ عرب ہر کام کیلیے موزوں ہے - تخت پر فرماں روائی کیلیے بھی، اور امن کے تمدن و تہذیب کے لیے بھی - لیکن سچ یہ ہے کہ جنگ کی قوت اسکے اندر کی اصلی آگ ہے، اور جب بھڑکا دی جاے، بھڑک سکتی ہے - ترکوں نے اپنے تمام زمانۂ حکومت میں سب سے بڑی سخت خطرناک غلطی (جسکے نتایج اب بھگت رہے ہیں) یہ کی کہ ہمیشہ اہل عرب کی طرف سے بے پروائی برتی - انکو مٹایا اور ذلیل کیا، اور انکو خلافت کا رقیب سمجھکر کبھی اُبھرنے اور قابل بننے کا موقعہ نہیں دیا - نتیجہ یہ نکلا کہ اسلام کی اصلی کار فرما قوت محض صحراؤں کی ریگ اور اونٹوں کے غولوں کے اندر محدود ہوکر رہ گئی، اور اہل عرب کو کوئی موقعہ اپنی قدیمی روایات عظیمہ کے زندہ کرنے کا نہیں ملا -

جنگ طرابلس میں غازی انور بے کا سب سے بڑا کار نامہ یہ ہے کہ اس ترکوں کے سب سے بڑے شخص نے عربوں کے اندر ایک تحریک پیدا کردی، اور انکو موجودہ حالات سے با خبر کردیا - پس آگ بھڑک اُٹھی، اور غافل چونک اٹھے - اسمیں نہ طمع زر کو دخل ہے اور نہ بیش قرار تنخواہوں کو - پس اور آجکل کے دور مصائب میں یہ بھولنا نہیں چاہیے کہ اسلام کے مستقبل قریب کو اگر پر امید بننا ہے، تو یقیناً اسمیں اسلام کے اصلی خزانۂ قوت، یعنی عربوں کی زندگی اور تحریک کو دخل غالب ہوگا : وما ذالک علی اللہ بعزیز -

یہ ضرور ہے کہ طرابلس کی جنگ ترکوں اور اطالیوں کی جنگ تھی اور انگستان کے باشندوں کیلیے سیاسی اور قومی جذبات کے لحاظ سے اٹلی کے اندر کوئی بڑی کشش نہ تھی - یہی سبب ہے کہ اس زمانے میں بڑے بڑے انگریزی اخبارات نے اس حملے کو قابل اعتراض بتلایا اور بعضوں نے تو بہت سخت مضامین لکھے - پس حق پسند انگریزوں کیلیے اظہار حق کی یہ کوئی بڑی آزمایش نہ تھی - برخلاف اسکے موجودہ جنگ بلقان جو مسیحی جہاد کے نام سے کی گئی ہے، اور جو یورپ کو اسلام سے خالی کردینے کے صلیبی ولولے پر مبنی ہے، انگستان کے باشندوں کیلیے ادعاے حق پرستی و مظلوم نوازی کا اصلی امتحان تھا - اور دیکھنا تھا کہ مسٹر بینٹ *

مذاکرۂ علمیہ

پھر وہ سب کچھہ ہوا جو اسکے بعد ہونا تھا - اُس قتل و غارت کا کون اندازہ کرسکتا ہے ' جو کئي دن تک اس مقدس شہر میں جاري رہا ؟ عورتوں اور بچوں تـک کو خونخوار فاتحوں کي تلوار سے امان نہ تھي - عمارتیں جل رہي تھیں ' اور دیواریں زمین کے برابر ہوگئي تھیں - جو بچ رہے تھے ' وہ قیدي بنا لیے گئے ' اور جو بھاگ گئے ' انہوں نے پھر بنـي اسـرائیل کے ہزارہا سالہ گھرانے کي نسبت کوئي اچھي خبر نہیں سني !!

فکاین من قریـة اهلکناهـا و هي ظـالمـة ' فهي خـاريـة علی عـروشها ' و بئـر معطلـة و قصـر مشيـد - افلـم يسيروا فی الارض فتکون لهم قلوب يعقلـون بهـا ' او اذان يسمعـون بهـا ' فـا نهـا لا تعمی الابصار و لکـن تعمـی القلـوب التـي فـي الصـدور- (۲۲ : ۴۴)

پھر انسانوں کي کتني بستیاں ہیں کہ ہم نے انھیں ہلاک و برباد کردیا ' کیونکہ وہ نا فرمان تھیں ' اور انہوں نے احکام الہی سے سرتابي کي تھي - پس وہ اس طرح اُجڑ گئیں ' کہ انکي بڑي بڑي عمارتوں کي دیواریں اپني چھتوں پر گر پڑیں ' انکے لبریز کنوں بیکار و معطل ہوگئے ' اور پکي اینٹوں کے عظیم الشان بناے ہوے محل ویران نظر آنے لگے ! پھر کیا دنیا کے غافل انسانوں نے زمین پر سیر و سیاحت نہیں کي ہے ؟ اور گذشتہ قوموں اور ملکوں کے اُن انقلابات کو نہیں دیکھا ہے ؟ اگر نظر عبرت سے دیکھتے تو انکے پاس دل ہوتے' جو انجام کار کو سمجھتے - اور کان ہوتے' جو صداے الہي کو سنتے - اصل یہ ہے کہ جب کسي قوم کے برے دن آتے ہیں ' تو لوگونکي آنکھیں اندھي نہیں ہو جاتیں ' بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں ' جو انکے سینوں کے اندر پوشیدہ ہیں !

انتقاد

وِدہ دی ترکس ان ٹریپولي

With The Turks in Tripoli

مسٹر ای - این - بینٹ (E. N. Benit) کے سیاحت نامۂ طرابلس کا ذکر اردو اخبارات میں بارہا ہوچکا ہے ' اور اسکے اقتباسات اکثر اخبارات نے شائع کیے ہیں - جس صداقت اور بے تعصبي کے ساتھہ اس شریف انگریز اہل قلم نے حالات جنگ پر بحث کي ہے ' اور ضمناً ترکوں اور اسلام کے متعلق جو پر عواطف خیالات ظاہر کیے ہیں' وہ یقیناً ہماري شکر گذاري کا مستحق ہیں -

موجـودہ زمـانے میں جنسي و سیـاسي تعصب جس خوفنـاک و تاریـک درجہ تـک پہنچ گیا ہے ' وہ قرون مظلمہ (Middle Agse) کے مذہبي تعصبات کے خونین مصائب سے بھي زیادہ عالم انسانیت کیلیے خطرناک ہے - یہ سچ ہے کہ اب کوئي عدالت تعذیب روحانئین (Inquisition) نہیں ہے ' جو کافروں اور ساحروں کو زندہ جلا دیتي ہو ' تاہم وہ متمدن قومیں اپنے ترقي یافتہ قواے جنـگ ' اور نا قابل مقاومت وسائل تسلط کے ساتھہ موجود ہیں' جو لاکھوں انسانوں کو باسم تہذیب و دعوت مدنیت ' محض اس جرم پر قتل کردینا جائز سمجھتي ہیں ' کہ وہ نسل قوقاسي سے نہیں ہیں ' یا ہیں تو جنس ابیض کے وجود کي موجودگي میں انکا وجود کچھہ ضروري نہیں !

اسي جنسي تعصب کي یورپ کے موجودہ افکار و اقلام پر حکومت ہے - تاریخیں ' سفر نامے ' سیاسي اسفار ' اور اخبار و رسائل ' غرضکہ قلم اور سیاهي کي آمیزش سے جس قدر اشیا طیار ہوسکتي ہیں ' اُن سب کے اندر اسي جنسي تعصب کا شیطان حلول کرگیا ہے - نامور اہل قلم ' اور قابل سے قابل مغربي سیاح جب مشرقي اوضاع و اطوار اور عادات و خصائل کي تصویر کھینچتا ہے ' تو اپنے قلم کو اس تعصب کے رنـگ و روغن سے الـگ نہیں رکھہ سکتا -

علی الخصوص مغرب ومشرق ' اور اسلام و مسیحیت کي جنگ آرائیوں میں انصاف اور صداقت بالکل ایک بے توجہ بہ ہوگیا ہے -

یہ فی الحقیقت دنیا اور انسانیت کیلیے ایک مصیبت عظمی ہے ' اور تمام گذشتہ ازمنۂ ظلم و ظلمت سے ' با ایں ہمہ شیوع علم ' و ترقیات علمیۂ عظیمہ ' و رفع منار مدنیۃ و عمران ' و اتحاد و تبادل آراء اقوام و ملل ' و ادعاے مساوات و نوع پرستي و بے تعصبي ' زیادہ خطرناک و مہلک ' اور ایک خوفناک دور دور انساني ہے -

پھر جنسي تعصب کے ایک ایسے تاریک عہد میں جو چند خدا پرست نفوس صالحہ یورپ کي سرزمین میں نظر آجاتے ہیں ' اور قومي پاسداري کي خدمت سے پاک و بري ہوکر منصفانہ اظہار حق کرتے ہیں ' انکے وجود کو بسا مغتنم اور انکي خدمت انسانیۃ کو مستحق تحسین و امتنان یقین کرنا چاهیے -

باب المراسلــــت و المنــــاظـــرہ (۱)

— * —

الاخـــــلاق

— * —

از مسٹر مسعود احمد عباسي (امروهه)

مضمون بالا نظر سے گذرا - حقیقت میں ایسے مضامین جو اب سب سے اول " الهـــلال " میں شایع هونا شروع هوے هیں ' سب سے زیادہ قابل توجه و صرف وقت هیں - کیا هي اچها هو که ان مضامین کا سلسله مستقل طور پر جاري هو جاے ' تا که اصحاب تفکر ' اور صاحبان تمیز ' میدان میں آئیں اور رفته رفته ایک ایسا علمي ذخیرہ طیار کردیں جو قوم و زبان کي ترقي کے لیے نهایت ضروري هے - اب تک یهي ایک کمي ایسي رهي هے جس کا اجتک کوئي انتظام نهوا -

مگر سب سے بڑي دقت جو حائل هے ' وہ اُردو زبان کي علمي زبان هونیکي نا قابلیت هے - بڑي ضرورت هے که انشا پرداز حضرات ایک ایسي لغات طیار کریں جو یورپ کے علمي خیالات کو جگه دیسکے اور مشرقي یا اُردو طرز ادا کے موافق بهي هو - میں دیکهتا هوں که " الحیات " کي سرخي والے مضمون میں صرف اسوجه سے پهیکا پن هے که الفاظ کسي ایک قاعدہ اور قانون کے ماتحت نهیں هیں ' مثلاً کهیں آپ مادہ کي تقسیمیں زندہ اور غیر زندہ کي کرتے هیں اور کهیں الیه اور غیر الیه کي - خیر یه گفتگو کسي دوسرے وقت کے لیے زیادہ موزوں هے - اسوقت صرف آپکي توجه کو اسطرف مبذول کرانا مقصود تها ورنه یه خواهش کرنا که صرف تنها ایک آپ هي اس اهم کام کو بهي انجام دیں ' آپکي تندرستي اور قوت پر حمله هوگا -

آپنے اخلاق کي دو قسمیں کي هیں - طبیعي اور کسبي - طبیعي کے متعلق آپ فرماتے هیں که وہ فطري هوتے هیں اور انسان پیدائش سے لیکر پیدا هوتا هے - یهاں مجهکو اختلاف هے اور آگے چلکر میں اس اختلاف کي وجه پیش کرونگا - مگر میں دیکهتاهوں که کچهه آگے چلکر آپ خود اپني تقسیم پر قایم نهیں رهتے اور جب اخلاق کے سرچشموں کا تذکرہ کرتے هیں تو وهاں اسکو کلیه بتانے سے انکار کرتے هیں -

بهر حال یه ضرور هے که آپ اخلاق میں وراثت کے اثر کے مرید هیں - اور اکثر کانت جیسے بعید زمانه کے اصحاب فلسفه کا بهي ایسا هي خیال تها -

معلوم هوتا هے که ان حضرات نے اولاد میں اپنے والدین سے جسمي مشابهت پا کر اخذ کرلیا که اخلاق میں بهي ایسا هي هوگا ' اور سطحي نظر میں کچهه شهادتیں بهي جمع کرلیں ' لیکن صحیح نتائج پر آنیکے لیے جن احتیاطوں کي ضرورت هوتي هے ' اوسکا لحاظ نه تها - یا یه بهي ممکن هے که ان احتیاطونکي طرف خیال بهي اسوجه سے نه گیا هو که اوس زمانه کا مشهور عام مسئله یه تها که اولاد میں برائي بهلائي ورثه میں والدین سے ملتي هے - لیکن حال میں جو تحقیقاتیں اس موضوع پر هوئي هیں ' اون سے ظاهر هے (بقول کارل پیرسن کے که) وراثت کا اثر بالکل غلط خیال هے اور جسقدر بهي اخلاقي خصوصیات والدین کي اولاد میں پائي جاتي هیں وہ اوس تربیت کا نتیجه هیں جو اولاد کو اپنے والدین کے هاتهه سے پهنچتي هے اور جس میں والدین نے اپني مخصوص عادات و اخلاق کي جوڑي اپنے اولاد کے حوالے کردي هے -

مگر هم دوسرے پهلو سے اسپر غور کرتے هیں -

اخلاق خود کوئي قوة نهیں بلکه یه تابع معلوم هوتے هیں کسي دوسري شے کے ' اور وہ شے وہ هے ' جو اخلاق کے برے بهلے هونے پر غور کرتي یا کرسکتي هے - اس شے کو انگریزي میں مائنڈ (Mind) کهتے هیں اور جسکا مرادف ابتک هماري زبان میں دل تها ' مگر اب اوسکي سلطنت تو مغربیوںکے ثقیل دماغ کے پاس اوٹهه گئي هے اور اوسکي وقعت ایک پوست آفس سے زیادہ نهیں هے - جو چیز که تخت نشین هے وہ کیا هے ؟ وهي جسکو مائنڈ کهتےهیں اور یه نام هے تین مظاهر کے مجموعے کا -

(۱) انفعــــال -
(۲) ارادہ -
(۳) سمجهـــه -

میرے سامنے دروازہ هے اور میں اوسکو کهولنا چاهتا هوں - گویا مجهپر کهولنے کي خواهش کا ایک اثر هو رها هے - یهي اثر وہ هے جسکو مینے انفعال سے تعبیر کیا هے - افسوس که زبان کے نقص کي وجه سے میں اپنے مطلب کو الفاظ میں واضح طور پر پیش نهیں کرسکتا - آپ تصور میں میرے مطلب تک پهنچ جاوینگے - میں دروازہ کهول دیتا هوں - یه وہ هے جسکو مینے ارادہ سے تعبیر کیا هے - اگرچه یه لفظ بهي اس مطلب کے لیے بهت کم مناسب هے - ان دونوں کے ساتهه ساتهه ایک تیسري قابلیت اور هے ' یعني میں جانتا هوں که دروازہ کهل سکتا هے - یهي چیز هے جسکو مینے سمجهه سے موسوم کیا هے - گویا یه تین چیزیں : انفعال ' ارادہ ' اور سمجهه ' مظاهر هیں اوس شے کے ' جسکو مائنڈ کهتے هیں - اس لفظ کے مرادف لفظ بنانیکے لیے میں جناب کو توجه دلاتا هوں -

هاں تو اسطرح یه تین قوتیں انسان کے تمام اخلاق اور اعمال پر حکمراني کرتي هیں - یهي وہ هیں جنکے نهونیسے انسان جانور هے اور جنکے هونیسے مگر غیر مناسب حالت میں ' انسان ناقص هے ' اور هونیسے اور به تناسب ' وہ کامل هے -

لیکن ان تینوں مظاهر کے ساتهه چاکرانه حیثیت سے حواس هیں - میں جلتے لمپ کي چمني چهوتا هوں تو مجهپر اثر هوتا هے - فضاے آسمان میں تارے چمکتے دیکهتا هوں تو مجهپر اثر هوتا هے - زبان پر کتري میٹهي چیزیں چکهتا هوں تو مجهپر اثر هوتا هے - مچهر کو بهنبهناتے سنتا هوں تو مجهپر اثر هوتا هے - اور میں اپنے پچهلے تجربے کي بنا پر سمجهتا هوں که ایک چیز جلتي هے تو دوسري روشن هے وغیرہ وغیرہ -

اگر بچے میں سمجهه کي قابلیت نهیں هے تو کبهي بهي نهیں هو سکتي - لیکن حواس میں بهي کسي ایک کا نهونا ان تینوں قابلیتوں پر کچهه زیادہ موثر نهیں هوسکتا - ایسي مثالیں بهي موجود هیں که تمام حاسوں کے نهونے پر یه تینوں قابلیتیں بهي مفقود هو گئي هیں - پس اسطرح یه تینوں قابلیتیں اور حواس کسي نه کسي حد تک ساتهه ساتهه هیں ' اور یه اوسوقت تک هر انسان میں صحیح حالت پر موجود هیں ' جب تک عناصر انساني میں کوئي کمي بیشي نهیں هوگئي هے - اگر دماغ سے فاسفورس نکل گیا هے تو یقیناً سمجهه بهي نه هوگي - وغیرہ وغیرہ -

پس ظاهر هے که ایسے دو شخص ' جنکا هر حیثیت میں یکساں اثرات سے موثر هونا ممکن هوتا ' خواہ وہ آب و هوائي هوں - خواہ سوشیل ' یا اور کچهه ' تو ضرور اخلاق کے لحاظ سے بهي یکساں هوتے مگر ایسا کبهي نهیں هوتا ' اور یه ان دوسرے اثرات کیوجه سے هے ' وراثت پر الزام هي الزام هے -

جب یه ثابت هوگیا که وراثت اخلاق میں کوئي دخل نهیں رکهتي تو هم پر اپني اولاد کے متعلق ایک ذمه داري آور عاید

(۱) یه ایک مستقل باب کي سرخي هے - اس وقت اسکا بلاک طیار نهیں هوا تها ' اسلیے ٹائپ میں دیدي گئي -

مسٹر میکالا اور مسٹر ایبٹ وغیرہ کی طرح' کتنے ارباب حق پرستی هیں ' جو صدائے انصاف بلند کرتے هیں ؟

بیشک اس هنگامۂ قتل و غارت میں چند پست اوازیں رحم و انصاف کی بھی کبھی کبھی سننے میں آئی هیں - فرانس کے مشہور انشا پرداز (بیرلوتی) کے مضامین ایک اچھی ضخامت کا رسالہ بنگئے هیں - لیکن وہ تو ترکوں کی حمایت' اور ترکی سوسائٹی کے ایک معجب ناول نویس هونے کی حثیت سے بد نام هے' اور پھر افسوس کہ ان صداؤں میں سات کرور مسلمانوں پر حکمرانی کرنے والی قوم کا کوئی حصہ نہیں ' والشاذ کا لمعدوم ! !

اصل یہ هے کہ انگلستان بد بختانہ اس وقت صلیبی جذبات کا شکار هوگیا هے' اور یہ جذبہ اقلام و صحائف پر اس طرح حاوی هے کہ همارے لیے انصاف و رحم کی صدا اب دریاے تیمس کے کنارے نہیں اٹھہ سکتی !

اٹلی کے قزاقانہ حملہ طرابلس کی تاریخ میں بھی (موجودہ جنگ کی طرح) انگلستان کا نام پہلے صفحہ میں لیا جائیگا -

مسئلۂ مصر و عرب کیلیے ایسا هونا ضروری تھا ' اور گو اسکی طرف عملی پیش قدمی کا طرۂ افتخار سر ایڈورڈ گرے کی کلاہ سیاست کو حاصل هو' لیکن سچ یہ هے کہ انگلستان کی وزارت خارجیہ میں اُن سے پہلے هی یہ مسئلہ اپنے ابتدائی مرحلے سے گذر چکا تھا ' اور جس وقت فرانس نے تیونس اور الجزائر پر قبضہ کیا هے ' اسی وقت اٹلی کے وزیر خارجی (کرسپی) نے لارڈ (سالسبری) سے مراسلات شروع کردی تھیں - لارڈ سالسبری نے اس موقعہ پر اپنے سفیر کے ذریعہ جو اُمید بخش اور جرأت پرور جواب دیا تھا ' اسکو مسٹر (بینٹ) نے دیباچہ کتاب میں نقل کیا هے - اسکا خلاصہ یہ هے :

" آپ کی تحریر کا لارڈ سالسبری پر بہت اثر هوا - اُنھوں نے مجھے مندرجۂ ذیل مضمون کا تار دینے کی هدایت کی هے - " اُنکو اس امر سے اتفاق هے کہ جب بحر روم (میڈیٹرینین) کی موجودہ بین الاقوامی حالات میں معمولی یا اهم تبدیلی کا وقت آئیگا ' تو اُس موقع پر یہ امر ناگزیر هوگا کہ اٹلی طرابلس پر قبضہ کرلے " ایک بات میں سالسبری کو آپ سے البتہ اتفاق نہیں هے - اُنکا خیال هے کہ طرابلس پر قبضہ کرنے کا ابھی وقت نہیں آیا - لارڈ سالسبری نے اپنی راے ذیل کے جملہ پر ختم کی هے - وہ کہتے هیں کہ " گورنمنٹ ایطالیہ کو طرابلس مل جائیگا ' لیکن ایک شکاری کو' جو چاهتا هے کہ هرن کو مار کر شکار کرلے' اُسوقت تک انتظار کرنا چاهیے' جب تک کہ اُسکا شکار بندوق کی زد پر نہ آجاے' تاکہ اگر نشانہ پورا نہ پڑے اور خالی زخم آجاے' جب بھی گرفتار هو جاے "

اسکے بعد مسٹر بینٹ لکھتے هیں :

" دول یورپ کو جس میں انگلستان بھی شامل هے' اٹلی کی قزاقی کے ارادوں سے واقفیت دی اور اُنھوں نے نہایت خموشی کے ساتھہ ان ارادوں کے پورا کرنے میں شہ دی - همارے یہاں خارجیہ تعلقات کی یہ حالت هے کہ جس طرح ملک شام کے کاشتکاروں کو باب عالی کے معاملات میں کوئی دخل نہیں ' اُسی طرح عوام انگریزوں کا اپنے محکمۂ خارجیہ پر بھی کوئی اثر نہیں هے - حقیقت یہ هے کہ ایسا واقعہ کبھی دل خوش کن نہیں هوسکتا ' جسے همارے ملک کے ۹۰ - فی صدی باشندے نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے هوں اور جسے بین الاقوامی ڈاکہ کہنا نہایت موزوں هوگا - اور اسپر طرہ یہ کہ همارا محکمۂ خارجیہ بلا کسی خفیف مخالفت کے ایسے علانیہ ڈاکہ کو جائز رکھے' در حالیکہ ملک میں لبرل پارٹی کی گورنمنٹ هو - آخر میں کیوز (۱) کے قول کو ماننا پڑتا هے کہ " هم سلطنت کے لیے وہ کام کرتے هیں اور وہ تدابیر عمل میں لاتے هیں جو اپنی ذات کے واسطے خواب میں بھی خیال نہیں کر سکتے "

اسکے بعد انھوں نے دول یورپ کے معاهدوں اور سیاسی اعلانات کی نسبت کیا خوب لکھا هے :

" میں زمانۂ حال کے معاهدات کے متعلق بحث کرنا نہیں چاهتا' کیونکہ اس زمانہ میں عهد و پیمان صرف اس لیے لکھے جاتے هیں کہ جسوقت اُنکی وجہ سے کسی فریق کو تکلیف پہونچنے لگے تو فوراً چاک کر ڈالے جائیں ' بشرطیکہ وہ فریق اسقدر قوت رکھتا هو کہ بلا خرخشہ اپنے عهد کو توڑ سکے " -

یہ کتاب جب شائع هوئی هے ' تو اسکا تذکرہ اخبارات میں کافی هوچکا هے ' اسلیے هم زیادہ بحث کرنا نہیں چاهتے ' ورنہ اسکے اکثر مقامات مستحق اقتباس و استدلال هیں -

(۱) ایطالیہ کا ایک مشہور عالم جو معاملات سیاست میں بہت قابل مانا جاتا تھا -

کارزار طرابلس

—:*:—

قیمت ۱ - روپیہ - درجہ اول باتصویر ۲ - روپیہ - مترجم سے ملسکتی هے

— * —

یہ کتاب اسی سیاحت نامہ کا اردو ترجمہ هے - مترجم مسٹر عبداللہ خاں رئیس خورجہ هیں - چھپائی صاف' کاغذ اچھا لگایا گیا هے - درجۂ اول کے ساتھہ نامورانِ غزوۂ طرابلس اور اشخاص متذکرہ کتاب کی متعدد هاف ٹون تصویریں بھی لگائی هیں' جنسے کتاب کی دلچسپی میں عمدہ اضافہ هوگیا هے -

مسٹر عبد اللہ خاں دیباچے میں لکھتے هیں کہ یہ انکی پہلی ادبی کوشش هے ' اور ترجمہ نہایت عجلت میں کیا گیا تاهم ترجمہ صاف اور سلیس هے - البتہ سرسری نظر میں بعض مقامات گنجلک ' اور بعض موقعوں میں عبارت کی خامی ' او محاورات کی غلطیاں بکثرت هیں -

محاربات طرابلس

— * —

قیمت ۱ - روپیہ - ۸ - آنہ : انجمن هلال احمر لکھنؤ

— * —

یہ اسی کتاب کا دوسرا اردو ترجمہ هے ' جو انجمن هلال احمر لکھنو کی فرمایش سے جناب شیخ شوکت علی صاحب بی - اے نے بعد حصول اجازت مصنف کیا هے ' اور نو الکشوری پریس میں چھپا هے - کاغذ اچھا هے' اور چھپائی متوسط درجے کی -

هم نے مثل پہلے ترجمے کے چند صفحات ایک دو مقام سے دیکھے ترجمہ صاف و سلیس' اور عبارت بہت رواں اور با محاورہ هے' البتہ بعض بعض ترکیبیں اور علی الخصوص انگریزی ترکیبوں کا ترجمہ بہت رکیک اور غلط هے - مثلاً جابجا " ڈاکہ زنی " کی ترکیب نظر آئی جو کسی طرح صحیح نہیں' اور صدها فارسی تراکیب صحیحہ اسکی جگہ ملسکتی هیں -

اسکی فروخت سے جسقدر رقم بچیگی ' وہ انجمن هلال احمر - فنڈ میں شامل کردی جائیگی - اس بناپر فیاض طبع مترجم یقیناً مستحق تعریف هیں -

افسوس کہ ترجمے کے ساتھہ تصاویر کا انتظام نہیں کیا گیا - البتہ دو نقشے افریقہ و مقامات جنگ کے علحدہ چھاپکر لگا دیے هیں ' یہ بہت ضروری تھے -

---

اب ریویو کا سلسلہ برابر جاری رهیگا - جن حضرات نے کتابیں روانہ فرما کر یقیناً نہایت ناگوار انتظار کی زحمت گوارا فرمائی' مطمئن رهیں -

---

کیا سامان کیا ؟ کونسي سوسائٹي قائم کي ؟ کتنے طلبا پیدا کیے ؟ اور وهاں کے نکلے هوے اشخاص میں سے کتنے هیں جنهوں نے فلسفۂ و علوم جدیده کي کتابوں کے ترجمے کیے هوں یا انپر کتابیں لکهي هوں ؟

آپکو تعجب هوگا که مصر میں اسوقت هائي اسکول سے زیاده تعلیم نہیں هے ، اور یه انگلستان کي علمي سرپرستیوں کا حال هے - البته بیروت میں امریکن مشن ' اور جیسوبٹ فرقے نے کالج قائم کیے هیں - لوگوں کے سطحي مذاق ' اور محض علوم یورپ کے بعض اسما ؤ رسوم رٹ لینے کا وهي حال هے جو یہاں هے - تا هم اگر آپ قلم دوات پاس رکهیں تو میں پچاس سے زیاده کتابوں کي فہرست لکهوادوں جو موجوده علوم و فنون کے متعلق واقعي صحت و ثقاهت ' اور واقفیت و علم کے ساتهه ترجمه کي گئي هیں یا مستقلا لکهي گئیں هیں - اور ویسے غیر معتبر کتابیں اور سطحي تو صدها هیں !

لیکن فرمایيے ' نئے تعلیم یافته گروه نے اردو کیلیے کیا کیا ؟

یـــا لــلعجب !

مجکو تو بعض وقت غصه بهي آتا هے اور هنسي بهي - کیا مزے کي بات هے که آج جو لوگ اپنے تئیں الحاد کا نقیب سمجهتے هیں ' جنکو علم و مذهب کے معرکے کے نظارے سے فرصت نہیں ' جنهوں نے اسلام کے شکست کا پورا فیصله کرلیا هے ' جو نئے علوم و نئے فلسفه کے مناقب و فضائل کا ایک سیلاب عظیم اپنے حلق کے اندر سے بہا سکتے هیں ' انکے سرمایۂ علم کا یه حال هے که فلسفه کي مبادیات تک پر ایک مختصر تقریر کي خواهش کیجیے تو منه تکنے لگیں ! ! آجتک اتني بهي توفیق کسي کو نہیں ملي که هم کو اتنا تو بتلا دیتا که نیا فلسفه هے کیا چیز ؟ اور قدیم و جدید میں فرق کیا هے ؟

الحاد نتیجه سمجها جاتا هے شیوع علم کا ' پهر یه کیا هے که هم میں الحاد جہل مطلق کے ساتهه جمع هوگیا هے ؟

بسوخت عقل ز حیرت که این چه بوالعجبیست !

انصاف کیجیے که یه کیسي شرم و غیرت کي بات هے که جو لوگ یورپ کي زبانوں کي تحصیل کریں ' وه علوم و فنون جدیده سے غافل هوں ' اور جن لوگوں کا مایۂ تحصیل یه نہیں هے ' وه آپ کے لیے کوشش کریں ؟

ایک درد انگیز تجربه

کئي سال سے چاهتا هوں که کم از کم اتنا تو هو که اردو زبان میں ایک مختصر مگر جامع تاریخ فلسفه مرتب هو جاے ' جس میں قدیم فلسفه کے مختلف ادوار و مذاهب کي تشریح کے بعد نئے فلسفے کي ابتدائي تغیرات سے تاریخ لکهي جاے ' اور اسکے مختلف انقلابات اور مختلف اسکولوں کو اس خوبي سے بیان کیا جاے که معلوم هو سکے که فلسفه کا اس وقت تک کل سرمایه کیا هے ؟ اور قدیم و جدید کا ما به الامتیاز و اختلاف کس درجه هے ؟

میں نے کتابیں جمع کیں - کسي ایک کتاب کا ترجمه نہیں چاهتا تها ' بلکه بطور خود اخذ و التقاط کے بعد ایک مستقل تصنیف -

میں نے ایسے تعلیم یافته مسلمانوں کو تلاش کرنا شروع کیا جو فلسفه سے واقفیت رکهتے هوں ' اور اس کام میں مجهے مدد دیسکیں - تلاش کا جو نتیجه نکلا وه میرے لیے نہایت درد انگیز تها ' میں جانتا تها که تعلیم یافته مسلمانوں میں علم کا ذوق نہیں ' مگر اس درجه مایوسي کا تو مجهے کبهي تصور بهي نہیں هوا تها - اول تو کسي نے حامی هي نہیں بهري ' پهر بعض اصحاب ملے بهي ' تو اول هي صحبت میں معلوم هوگیا که اس میدان میں مجهه ناواقف سے بهي گئے گذرے هیں - صرف ایک صاحب ایسے ملے ' جنسے واقعي مدد ملتي مگر مشیت الهي نے یک جائي کا موقعه نہیں دیا - اپکو تعجب هوگا که بالا خر جب هر طرف سے مایوس هوگیا تو ایک هندو تعلیم یافته شخص نے مجهپر رحم کها یا ' اور جو کچهه هونا تها وه اسي کي مدد سے هوا !

یه کیسي عجیب بات هے که ایک شخص اردو میں ' اور اس اردو میں جسکے هندوستاني لغۃ عمومي (لنگوافرینکا) هونے کے هنگاموں سے تمام ملک میں ایک طوفان تحریر و تقریر برپا هوا کرتے هیں ' ایک مسلمان شخص کتاب مرتب کرے ' اور اسکو جسقدر مدد ملے ایک تعلیم یافته هندو سے ! افسوس !

کامل اس فرقۂ زهاد سے اٹها نه کوئي
کچهه هوے تو یہي رندان قدح خوار هوے !

ان باتوں کے لکهنے کي یہاں چنداں ضرورت نه تهي ' لیکن یقین کیجیے که میرا دل ان حالات کي ایک نہایت سخت ٹیس اپنے اندر رکهتا هے - میں انگریزي تعلیم یافته جماعت کے افلاس علمي اور شدت جہل کے درد سے زخمي هوں - ذرا سي بهي ٹهیس لگتي هے ' تو اپنے خیالات کے اظہار میں مجبور هو جاتا هوں !

افسوس که هم نے اپنے قدیم علوم ' اپني پراني سوسایٹي ' اپنے گذشته اخلاق و آداب ' حتی که اپني قومیت اور مذهب تک نئي تعلیم اور یورپ کے نئے علوم و فنون کیلیے دیدیا ' لیکن یه کیا قہر الهي اور کیا بد بختي هے که اسپر بهي وه جنس همیں نہیں ملني تهي اور نہیں ملي - جیب تو خالي هوا مگر وا حسرتا که هاتهه بهي متاع سے خالي هے !

مـــذا کـرۂ علمیـــه

الهلال میں " مذاکرۂ علمیه " کا باب اسي غرض سے رکها که اپني بساط کے مطابق کچهه نه کچهه لکهتا رهونگا - لیکن انصاف کیجیے که انسان هوں اور هاتهه سے لکهتا هوں ' لکهنے کي کوئي مشین میرے پاس نہیں هے - دماغ تو الحمد لله که فضل الہي سے جواب نہیں دیتا ' مگر وقت اپني قدرتي مقدار کار میں میرے ساتهه خاص رعایت کیوں کرنے لگا ؟

پهر الهلال کي ضخامت بهي محدود - اسي خیال سے (البیان) کا اراده کیا ' دو نمبر اسکے مرتب کر کے رکهدیے ' لیکن معمولي معین کار بهي میسر نه آے ' مجبوراً ملتوي کر دینا پڑا اور اب کسي نه کسي طرح نکالونگا -

آجتک کتنے اشخاص هیں جنهوں نے الهلال کے کسي باب میں بهي کوئي مضمون لکها یا میري مدد کي ؟ لوگوں کي زبانوں کو تقریروں میں اور قلموں کو تحریروں میں دیکهیے تو معلوم هوتا هے که خدمت علم و دین کے ملائکۂ مقدسین هیں ' جنکو خدا نے مسلمانوں پر رحم کها کر بهیجدیا هے - لیکن کام کرنے کیلیے مستعد هو ییے تو پهر معلوم هوتا هے که وه تمام هنگامۂ حرکت کا طوفان بپا کرنے والے اجسام حیه ' لاشوں کے ڈهیر یا پتهر کی مورتوں سے زیاده نه تهے ! فانظر ! کیف ضربوا لک الامثال ' فضلوا ' فلا یستطیعون سبیلا (۱۷ : ۵۱) -

خود نه لکهیں تو کم از کم اتنا هي کریں که جو کچهه لکها جاے اسے زنده آدمیوں کي طرح پڑهیں ' اسکي نسبت بحث و مذاکره کریں ' اعتراض و نقد کا سلسله شروع کریں ' مراسلۂ و مناظره کي نوبت آے ' اس سے اتنا تو هوگا که آگے کو کام کرنے کي راه صاف هوگي ' کلم کے حسن و قبح کا فیصله هوگا ' نیز ایک وجه تشویق و ترغیب نکل آئیگي -

بهر حال میں آپکا کمال شکرگذار هوں که آپنے ان چند ابتدائي اور محض سرسري طور پر لکهے هوے صفحوں کو اپنے علمي ذوق کے

[بقیه مضمون کے لیے صفحه ۲۵۸ ملاحظه هو]
258

هوگئي - بچه بالکل همارے اختیار میں هے - خواه اوسکو هم بڑي اصابت راے والا ' بڑے اخلاق والا ' اور بڑي سمجهه بوجهه اور عقل و دانش والا بنائیں ' خواه اوسکو اسطرح تباه کردیں ' جیسا که آجکل روزانه هماري جهالت سے تباه هو جاتے هیں - مجهکو سیڈکڑوں بچوں کا تجربه هے ' اور سبکو جاهل ماں باپ کا شکار پایا هے - یه سخت درد ناک هے - میں اُن حضرات سے جو بائیکاٹ میں نهایت تیز هیں ' جو هندوستاني یا اسلامي پالیٹکس میں بڑا حصه لیتے هیں ' به الحاح استدعاء کرتا هوں که وه ذرا اسطرف بهي نظر کریں - مجهکو ڈر هے که کهیں وه نسل ' جو اب سے صرف دس سال بعد طیار هوگي ' اپني غلط کاریوں اور اپکي بے توجهي سے کالجوں ' اِسکولوں اور یونیورسٹیوں کو بیکار ثابت نه کردے - فقط

الهــــلال کا جواب

سب سے پہلے تو میں آپکے ذوق علمي کا شکرگذار هوں که ان مضامین پر آپنے توجه فرمائي ' اور انکي ضرورت کا اعتراف فرماتے هوے نقد و بحث کا دروازه کهولا -

بڑي مصیبت یه هے که لوگوں کو ان چیزوں کا ذوق هي نهیں هے - بیشک ملک میں اخبارات و رسائل کے پڑهنے کا ایک ولوله پیدا هوگیا هے ' لیکن سطحي و عام مضامین کے سوا ' کوئي نهیں جو خالص علمي مباحث و افکار کا خیر مقدم کرنے کیلیے طیار هو -

روشنـــي کا ایک هــــي ذریعـــه

// آپ اسکو نهیں مانینگے مگر میں کهونگا که جس گهر میں ایک هي
// چراغ جلتا هو ' اسکي تمام کوٹهریوں کي روشني اسي کے دم سے
// وابسته هوتي هے - اسے گل کردیجیے تو یهي نهوگا که درمیاں کا گول
// کمره تاریک هو جائیگا ' بلکه آس پاس کي تمام کوٹهریاں بهي اندهیري هوجائینگي ' کیونکه چراغ ایک هي تها -

مسلمانوں کے ذوق و شوق کیلیے بهي ابتدا سے ایک هي چراغ جل رها تها ' یعنے ولولۂ مذهبي ' اور جوش تعمیل احکام دیني کا - اس گهر کي آور جتنے کوٹهریاں تهیں ' اخلاق و تربیت کي هوں ' یا حکومت و سیاست کي - علم و فن کي تحقیق و جستجو کي هوں ' یا عمران و تمدن کي ' سب اسي چراغ کي روشني سے منور تهیں - جس چیز کو وه حاصل کرتے تهے ' مذهب کي راه سے ' اور مذهب کے پیدا کیے هوے ولولے سے - یه کیسي عجیب بات هے که مسیحي مذهب کے اصلي دور عروج میں علم و فن پر دور مظلمه گذرا ' پر اسلام کا اصلي زمانۂ عروج وهي تها ' جب گهر گهر علم و فن کے آفتاب درخشاں تهے :

یک چراغست دریں خانه ' که ازپر تو ان
هر کجا مي نگري انجمنے ساخته اند

آج همارے هزاروں علماے کرام هیں - جا کر دیکهه لیجیے که تفسیر و حدیث کو اُس ذوق و جانکاهي سے نهیں پڑهتے ' جس قدر محنت سے یوناني فلسفه اور ارسطو کی منطق میں اپنا وقت ضائع کرتے هیں - علم کلام میں بهي جتنا وقت صرف هوتا هے ' اسے بهی ارسطوهي کے حصے میں منتقل کردیجیے که در اصل وه علم کلام نهیں بلکه فلسفۂ یوناني هي هے - (شرح مواقف) کو اگر آپ دیکهیں تو متعجب هوں که کس فن کي کتاب هے ؟

مگر ایسا کیوں هے ؟ کیا موجوده زمانے کے علما کي نسبت کها جاسکتا هے که حکماے یورپ کے سے خالص علمي ذوق اور علمی جذبات سے یه سب کچهه کرتے هیں ؟ مین تو کهه بهي دوں مگر آپ حضرات کب کهنے لگے ؟

اصل یه هے که همارے تمام کاموں کي افتاد هي ابتدا سے ایسي پڑي هے که ذوق علم ' محبت وطن ' قوم پرستي ' سوسائٹي ' قانون ' غرضکه هر شے کا محور مذهب هوگیا هے - قدما نے فلسفه کے حملوں سے بچنے کیلیے ضروري سمجها که علما فلسفه پڑهیں اور اس سے واقف هوں - امام الحرمین اور امام غزالي نے نصاب میں داخل کردیا - نتیجه یه هے که آج ایٹینیا اور اسکندریا کے تلامذه فلسفه سے زیاده شغف ' همارے علماے دیني کو یوناني فلسفه سے پیدا هوگیا هے !

آپ کهیں گے که یه تو ایک مذهبي خود غرضي هوئي ' علم کو تو علم کیلیے پڑهنا چاهیے ' لیکن میں کهونگا که اس زمانے سے بهي نظر اوپر کیجیے ' اور ابتدائي صدیوں میں اسلامي ممالک پر نظر ڈالیے - آپکو نظر آئیگا که هزاروں فدا کاران علم و مذهب هیں ' جو تلاش و جستجوے مقصود میں اپني زندگیاں صرف کر رهے هیں - یه بهي جو کچهه تها ' اسلام هي کے پیدا کیے هوے ولولے سے تها -

آج بعض مستشرقین یورپ نے اسکي توجیهه یه کی هے که جسقدر حکماے اسلام تهے ' انکو اسلام سے واسطه هي کب تها ؟ اور پهر جو کچهه هوا ایراني و عجمي اثر سے هوا ' یا شام و مصر کے مسیحي حکما کي صحبت سے - لیکن سوال یه هے که ایسے هي ملحد اور غیر قوموں سے تمدن اخذ کرنے والے افراد ' مسیحي دور عروج میں کیوں نهیں پیدا هوے ؟ پهر ان بیچاروں کو یه خبر نهین که ابن مسکویه ' فارابی ' ابن رشد ' ابوبکر رازي ' وغیره کے دیني اعتقاد و اعمال کا کیا حال تها ؟ اکابر معتزله سے بڑهکر علم دوست اور فلسفه خواں کوئي گروه نهیں هوا ' لیکن ساتهه هي اعمال مذهبي میں اُنسے زیاده شدید التقشف ماوراء النهر کے فقها بهي نه تهے - کبیره گناه کے مرتکب کو وه مومن هي تسلیم نهیں کرتے ! پس حقیقت یه هے که ساري روشني اسي چراغ کے دم سے تهي - کوئي مانے یا نه مانے مگر میں کهونگا که جب سے یه چراغ گل هوا ' همارے علم و فن کے تمام حجرے بهي تاریک هوگئے -

---

اسي کو روشن کیجیے - اسلام هي بتلاے گا که " و من یوت الحکمة فقد اوتي خیرا کثیرا ' و ما یذکر الا اولوا الالبـاب "

جدید تعلیم یافته اور افلاس علمي

یه کیا بد بختي هے که نصف صدي سے هم میں نئي تعلیم پهیل رهي هے - قدیم علما تو آپ لوگوں کے نزدیک جهل و نا داني میں پڑے هیں ' پهر بهي وه اپني عزیز عمریں اُن علوم کے حصول میں صرف کر رهے هیں ' جنکو اپنے عقیدے میں بهتر و اعلی سمجهتے هیں - فرمایئے که نئے تعلیم یافته گروه میں ابتک کتنے فلسفه داں ' کتنے سائنس کے ماهر ' کتنے مصنف ' کتنے مترجم ' اور کتنے ارباب صحائف و مجامع پیدا هوے ؟

هر سال کتنے مسلمان طلبا هیں جو بي - اے کے بعد آگے قدم بڑهاتے هیں ' مگر میں نے کبهي نهیں سنا که انهوں نے ایم - اے میں فلسفه لیا هو - اکثر تو عربي وغیره لیکر بآساني اس مرحلے سے گذر جاتے هیں ' اور بعضوں نے بهت همت کي تو علم ادب لے لیا - اور وه بهي کم هیں -

سر چشمـــۂ علـــم کي خشک سالي !

(علي گڈه) کالج کا نام لیجیے تو لوگوں کو ضیق النفس کا دوره شروع هوجاتا هے ' مگر کیا کیجیے که جو محبت اسکے نادان پرستاروں کو اسکے نقایص کے چهپانے کا مشوره دیتي هے ' وهي محبت نکته چینوں سے اسکے نقایص پر خون کے آنسو بهي رلاتي هے - کوئي خدا کیلیے مجهے بتلاے که اس مرکز اسلامي ' اس کعبۂ مسلمین ' اس قبة الاسلام ' اس قرطبۂ وقت ' اس غرناطۂ عصر ' اور اس کیمبریج اور اکسفورڈ کے بروزر وجود ظلي نے اشاعت علوم جدیده و فلسفه کا آجتک

مرصوف نے اس اسکیم کي تمہید کو نہایت شرح و بسط سے لکھا تھا ' لیکن میں نے بخیال اختصار' تمہید اور بیان ضرورت کے بعض حصے نکالدیے - زیادہ تر اس خیال سے کہ اب ضرورت توسب کے سامنے پوري رضاحت سے آگئي ھے - اصلي شے تجویز ھے - (ایڈیٹر)

کچھہ شبہ نہیں کہ اللہ اپنے نور کا خود محافظ ھے - مگر کیا ھم اس نور کي امانت اپنے پاس رکھنا نہیں چاھتے ؟ کیا اس نور کي حفاظت کے لیے اوسے کسي دوسري قوم کو چھننا پڑیگا ؟ کیا امت محمدیہ کي موجودہ نسل اس نور کی امین نہ رھیگي ؟

دو سال سے ھماري شدید ازمائش ھو رھي ھے - کتنے مسلمان طرابلس میں شہید ھوئے ؟ کتنے بلقان میں فدا ھوے ؟ ظالموں نے ھمارے بھائیوں کے خون بہانے ھي پر اکتفا نہیں کیا ' بلکہ مقبوضہ مقامات کے اسلامي متبرک جگھوں تک کو بے حرمت کیا - اونکو اصطبل بنایا ' اور انسے گرجے کا کام لیا ! -

اب بھي بلقان کي متفقہ قوتیں اور اونکے ساتھہ تمام عیسائي دول اس بات پر مستعد ھیں کہ ایڈریا نوپل کا مقام جہاں خلفاء کي قبریں اور مسجدیں ھیں' مسلمان دولة کے ھاتھہ سے نکال لیں -

ھم مسلمانوں پر رعب بٹھانے کے لیے بلگیریا قسطنطنیہ پر' جہاں مسجد صوفیا اور مزار مقدسہ ھیں ' قبضہ کرنا چاھتي تھي -

مشہد مقدس کا جو حال ھوا ' وہ کسي پر پوشیدہ نہیں - جب بیسویں صدي میں بھي عیسائیت اور تہذیب مادي کا یہ ولولہ ھے تو اس بات کي اسوقت کیا ضمانت ھے کہ خدا نخواستہ کعبہ اور مدینہ کا بھي یہي حال نہ ھوگا ؟ ھم لوگوں کو کافي سبق اسبات کا ملگیا ھے کہ ھم کسي دوسري قوت یا مذھب پر کوئي بھروسہ نہ کریں - اپنے مقدس مقامات کي حفاظت اور خدمت کي فکر ھم ھي کو کرنا ھوگا -

بھائیو ! عیسائي دولتوں کا کیا ذکر' تمکو اب اپنے کسي ایک قوم یا فرقہ پر بھي اپنے مقدس مقامات کو نہ چھوڑنا چاھیے - ترک ھوں - یا ایراني - یہ بیچارے تنہا یا متفقہ بھي کثیر التعداد دشمنوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے - کوئي ایک قوت دس قوتوں سے مقابلہ نہیں کر سکتي - مادي تہذیب کے پیرو قوت ھي کو حق سمجھتے ھیں - ترک جانوں پر جانیں دے رھے ھیں - انکي بیبیاں بیوا ھو رھي ھیں - اونکے بچے یتیم ھیں - اونکے گھر اوجڑ رھے ھیں اور انکي زراعتیں پامال ھو رھي ھیں - پھر بھي وہ اکیلے کیا کر سکتے ھیں ؟ سلطان کیلیے اپنے اجداد کے مزارات ھي کو دشمنوں کے دست تصرف سے بچانا دشوار ھوگیا ھ - تمام عیسائي قوتوں کا دباؤ اونکے خلاف ھے - پھر اسکا کیسے اطمینان ھ کہ جب خانہ کعبہ ' مدینہ طیبہ ' بیت المقدس ' اور کربلاے معلی کي طرف دشمنوں کا اجتماع ھوجائیگا ' تو وہ اونکي حفاظت کرسکینگے ؟

یہ بھي تو معلوم ھو کہ اسلام کے مقدس مقامات کي عزت اور حفاظت کا فرض اکیلے ترکوں ھي کے ذمہ کیوں ھو ؟ ؟

مسلمانو ! یا تو تم آج سے اپنے کو مسلمان کہنا چھوڑ دو' اور یا سب کے سب ابھي سے تیار ھو جاؤ کہ تم سب اپنے اسلام کے مقدس مقامات کي خدمت اور حفاظت کروگے ' اوسکے لیے مستقل ذرئع اور تدابیر عمل میں لاؤگے ' اور اسلام کو کسي کي نگاھوں میں ذلیل ھونے نہ دوگے -

با وجود مسلمانوں کے اسوقت کے جوش و خروش کے' طرابلس ' سنیکا و برقہ کي مسجدین بے حرمتي سے نہ بچ سکین - اور آج ایڈریا نوپل کي مسجدون اور مزارون کو بھي غیر اسلامي ھاتھون میں دیدینے کیلیے شدید زور ڈالا جا رھا ھے -

پس اگر ھمکو واقعي اپنے مقدس مقامات عزیز ھیں - اگر ھمکو واقعي اپنے مذھب سے محبت ھے - اگر ھم حرم محترم کو گولہ باري سے محفوظ رکھنا چاھتے ھیں - اگر ھم اپنے ھادي اور دنیا کے اعلے ترین انسان کي قبر کو کفار کے حملے سے بچانا چاھتے ھیں - اگر شہید کربلا کے مزار کا حال امام رضا کے مزار کا سا نہیں ھونے دینا چاھتے - اور اگر ھم بیت المقدس کو بلگیریا یا روس کے پنجون میں جانے دینا نہیں گوارا کرسکتے ' تو اب ھمکو ضرور مستقل صورت تمام مقدس مقامات کي حفاظت اور خدمت کي نکالنا چاھیے -

ھم سب پر فرض ھے کہ ھم اسکا انتظام کریں کہ ھمارے مقدس مقامات کي حالت درست رھے - وھان مسلمانون کے جانے آنے میں آرام اور آساني ھو - وھان حفظان صحت وغیرہ کا انتظام معقول ھو - اون سے اسلام کے سے عظیم الشان اور با سطوت و جبروت مذھب کي عظمت اور تقدس کا پتہ چلتا رھے - اور کوئي دوسرا مذھب اون مقدس مقامات کي طرف کبھي بھي نگاہ بد سے دیکھنے کي جرأت نہ کرسکے -

(تجویز)

— * —

انھي اغراض کو مد نظر رکھکر یہ تجویز ھے کہ ایک انجمن " خدام کعبہ " کے نام سے قائم ھو - اوسے ملکی معاملات سے تعلق نہ ھوگا - وہ محض اسلامي انجمن ھوگي - اور کوشش اسبات کي کي جاویگي کہ ھر مسلمان اوسمیں شریک ھو ' اور اسلام کے مقدس مقامات کي خدمت پر کمر بستہ ھو جاے - یہ انجمن اور مذاھب سے یوں بے واسطہ رھیگي ' لیکن اگر دوسرا کوئي مذھب اوسکي مدد کرے تو وہ بھي حسب امکان اوسکا عیوض کریگي - امن اور آشتي اوسکي پالیسي رھیگي -

ھندوستان کے مسلمانوں سے امید ھے کہ وہ اپنے ملک کي انجمن خدام کعبہ میں پورا حصہ لیں گے - اوسکي ممبري کا چندہ بہت کم مثلا ایک روپیہ سال رکھا جاوے گا - جو مسلمان اسقدر دے سکتے ھیں' اوسکے ممبر ھونگے - اور جو نہیں دے سکتے وہ جو کچھہ دے سکیں گے' دیں گے - یا جس طرح ھو سکیگا خدمت گذاري مقامات محترمہ میں حصہ لیں گے - ھر مسلمان جو میلاد رسول کریم کي تقریب کرتا ھے' کچھہ حصہ حفاظت مزار مقدس کے لیے نامزد کردیگا - ھر شخص جو عزاداري کرتا ھے' کچھہ حفاظت کے لیے بھي دیدیا کریگا - ھر خوشي اور ھر غم کے موقع پر جہاں اور مراسم کے انجام دینے میں اکثر صرف ھوتا ھے' وھاں اوسي میں سے کوئي رقم خواہ کیسي ھي خفیف کیوں نہو' حفاظت کعبہ معظمہ کے نام سے نکالدي جایا کریگي - اور اس طرح ھر مسلمان کچھہ نہ کچھہ حصہ اپنے مقدس مقامات کي خدمت میں لیگا تو ایک معقول رقم سال بہ سال آتي رھیگي - اس میں سے کچھہ تو مقدس مقامات کے راہ آمد و رفت کي درستگي یا وھاں سراے اور ھوتیل وغیرہ بنانے کے کاموں میں صرف ھوگي ' اور اگر اللہ نے فضل کیا اور مسلمانوں نے دل سے محنت کي تو حجاج کے لیے انجمن خدام کعبہ خود اپنے جہاز خرید سکے گي ' جنمیں ھندوستاني کھانے وغیرہ اور نماز و طہارت وغیرہ کا عمدہ انتظام کیا جائگا -

لیکن اپنے زیادہ حصۂ آمدني کو انجمن خدام کعبہ ' مقدس مقامات اسلام کي حفاظت کے لیے محفوظ رکھیگي - یہ امر کہ روپیہ کہاں جمع ھوگا اور کسطرح صرف ھوگا ؟ خداماں خدام کعبہ اور مجلس انجمن خدام کعبہ کے تصفیہ پر رھیگا -

جو اسکیم اسوقت میرے ذھن میں اس انجمن کي ھے' وہ حسب ذیل ھے -

مراسلات

قسطنطنیه کي چتھي

—:•:—

هندوستان کا اولین طبي وفد

— * —

کچھه عرصه هوا میں نے آپ کے کالموں کے ذریعه سے اطلاع دي تھي که همارا طبي وفد جو انگلستان سے آیا ہے ' هندوستان کا پہلا هلال احمر وفد ہے کیونکه جمله ممبران وفد نه صرف هندوستاني هیں بلکه انگلستان سے روانه هونیکے قبل هم نے اپنے وفد کا نام بھي هندوستاني هلال احمر رکھا تھا -

مدراس کے اخبار محمدن مورخه ۱۷ - فروري سنه ۱۳ - میں ایک' مضمون The First Indian Medical Mission کے عنوان سے شایع هوا ہے اور جو مشن بمبئي سے یہاں آیا ہے ' اس کو یه نام دیا گیا ہے - اور غالباً کلکته کے ڈاکٹر سہروردي کے تار برقي کے پیغام کي بنا پر اس مضمون کي اشاعت کی نوبت آئي ہے -

بہر کیف میں اطلاعاً عرض کرتا هوں که هندوستاني پہلا طبي وفد همارا ہے اور هم نه صرف بمبئي مشن سے کہیں پہلے یہاں پر وارد هوے بلکه هم نے اس سے کہیں پہلے حیدر پاشا خسته خانه میں چارج بھي لے لیا تھا - لہذا هم اعلان کرتے هیں که بمبئي طبي وفد کے ارکان و نیز "محمدن" و دیگر اخبارات جنھوں نے یه غلطي کي ہے که بمبئي وفد کو اول قرار دیا ہے' اپني غلطي کا اقرار کر کے بمبئي مشن کو آیندہ اس نام سے یاد نه کریں ' اور اس نام کو جس کے هم بہر طور مستحق هیں ' غصب کرنے کي ناجایز کوشش نه فرمائیں -

صباح ' اقدام ' و دیگر ترکي اخبارات کے علاوہ همارے پاس حیدر پاشا خسته خانه کي زبردست شہادتیں موجود هیں' جن کے هوتے هوے اس قسم کي حرکتیں محض عبث هیں - والسلام

انشاء الله آیندہ هفتے پوري کیفیت سے مطلع کرونگا -

بندہ حسن عابد جعفري
انریري سکریٹري اول هندوستاني طبي وفد } قسطنطنیه

الهلال

تعجب ہے که اسلام کا یورپ سے آخري وفد حیات خون کے سیلاب میں بہتا هوا واپس آ رها ہے ' اور آپ لوگوں کو صرف اپنے "پہلے وفد" هونے هي کي پڑي ہے ؟ آپ انگلستان سے گئے' اور لوگ هندوستان سے ' مگر سب کا مقصد خدمت مجروحین اسلام ' و اداے فرض دیني و اخلاقي تھا ' پھر اب تمام لوگوں کي نظر صرف اپنے فرض هي پر رهني چاهیے' نه که ایک دوسرے کي مخالفت ' اور "پہلے" او ر "اخري" هونے پر- میں رنج و غم کے ساتھه اغاز ارسالیات طبیه سے وہ سب کچھه دیکھه رها هوں ' جو هماري اخلاقي بدبختي همکو دکھا رهي ہے - هر شخص چاهتا ہے که ارسال وفد کي شہرت کو اپنے چنگل سے نکلنے نه دے - پھر اس راہ میں جن جن جائز و نا جائز طریقوں سے کام لیا جاسکتا ہے ' اس سے دریغ نہیں - جب کسي قوم کے برے دن آتے هیں ' تو اسکے اچھے کاموں میں بھي برائي پیدا هو جاتي ہے -

مجلس خدام کعبه

— * —

از مسٹر مشیر حسین قدوائي - بیرسٹر ات لا - لکھنو

* * *

یریدون لیطفئوا نور الله بافواههم و الله متم نورہ ولو کرہ الکافرون

— * —

کفار چاهتے هیں که الله کے نور کو اپنے منه کي پھونک سے بجھادیں لیکن الله اپنے نور کو کمال تک پہونچادیگا ' چاهے کافر خلاف هوں-

—:*:—

یه اسکیم انجمن " خدام کعبه " کي ہے جو میرے دوست مسٹر قدوائي نے مرتب کر کے غالباً وسط جنوري میں بھیجدي تھي ' اور اسکو الهلال کے علاوہ بصورت ایک رسالے کے شائع کرنے کا بھي ارادہ تھا ' مگر میں نے اسکو کاغذات میں رکھدیا اور آجتک شائع نہیں کیا -

اس تجویزکي ضرورت اور اهمیت سے کسي مسلمان کو انکار نہیں هوسکتا - یقیناً کام کرنے کي آخري ساعات سے هم گذر رهے هیں ' اور یه موسم خالي گیا تو پھر نا کامي و نا مرادي کے سوا کچھه نہیں - لیکن اس قسم کے اهم کاموں کیلیے مقدم امر یه ہے که اسکے تمام پہلوؤں پر کمال تدبر و تفکر کے ساتھه غور کرلیا جاے' اور طبیعت کے پورے اطمینان ' اور عزم کے انتہائي رسوخ کے بعد قدم اٹھایا جاے-

جو قدم اسطرح اٹھتے هیں ' انکے لیے پھر نه تو ٹھوکر هوتي ہے ' اور نه رجعت -

یه ' اور اسکے علاوہ اور متعدد پیرایۂ عمل سامنے تھے ' مگر میں کسي اور هي فکر میں تھا - بہر حال اب چونکه بیٹھنا نہیں بلکه کسي نه کسي طرف چلنا هي ہے' اسلیے اپنے افکار کے اعلان پر آمادہ هوگیا هوں - اور ساتھه هي مسٹر قدوائي کے الفاظ میں اس اسکیم کو بھي شائع کردیتا هوں - تاکه لوگوں کو غور و فکر اور مشورے کا موقعه ملے - مسٹر

[بقیہ مضمون پہلے کالم کا]

هم تمام مسلمانان هند آپکے اور نیز آپکے همراهیوں کے شکر گذار اور سچے دل سے معترف هیں که اپ لوگ انگلستان میں رهکر اس خدمت ملي کیلیے مضطرب هوے ' اور یقیناً سب سے پہلے قسطنطنیه جاکر اپنے برادران دیني کي خدمت گذاري شروع کي - لیکن خدا کیلیے اپنا وقت ان بحثوں میں صرف نه دیجیے اور جو لوگ اپنے تئیں " پہلا وفد " کہنے کي اس مسلمانوں کي " اخري ساعات " میں بھي نا گزیر ضرورت دیکھتے هیں' انکو اس دولت عظمی سے مستفیض هونے دیجیے - ان اغویات سے کوي دیني و دنیاوي [illegible] حاصل نه هوگا - اجکل هندوستان کے طبي وفدوں نے بھي مسلمانوں کي رسوائي کا ایک نیا سامان پیدا کردیا ہے - اڑتے هیں ' جھگڑتے هیں' ایک ایک وفد کے تین تین مالک و دعویدار پیدا هوتے هیں ایک دوسرے کو بدنام کرتے هیں - یقین کیجیے که قومي بدبختي کے یہي معنے هیں - ولقد اخذناهم بالعذاب ' فما استکانوا لربهم وما یتضرعون ! !

فهـــرست

زر اعانـــهٔ دولت علیهٔ اسلامیـــه

(۱۹)

بسلسلهٔ اشاعت گذشته

— * —

نام	پائي	آنه	روپیه
جنا کهائي کهتره	-	۱	-
محمد علي حسین	-	۶	-
کرم بخش	-	۲	-
محمد بخش	-	۴	-
محمد حسین	-	۲	-
غلام نبي	-	۲	-
غلام مصطفی	-	۲	-
رحیم بخش	-	۲	-
محمد بخش ولد حسین	-	۲	-
گهاسي	-	۱	-
سلیم خیاط	-	۴	-
خیکا شاه	-	-	۱
عبدالله	-	۲	-
محمد بخش	-	۴	-
علي بخش	-	۱	-
بدهن	-	۲	-
ببر بخش	-	۴	-
رمضان	-	۴	-
خیرو	-	۶	-
عظیم الله روغن گر	۳	۳	-
محمد شفیع	-	۴	-
میانجي نتهو	-	۴	-
نتهو جهوجه	-	۴	-
جهنو قصاب	-	-	۱
صبرو ولد بالے قصاب	-	-	۱
شیرو ولد بالے	-	-	۲
مولی بخش ولد بالے	-	-	۲
سوکها قصاب	-	۶	-
سونداگهرسي	-	۴	-
مزري گهوسي	-	۴	-
نیاز الله مستري	-	۴	-
امام بخش رهتریا	-	۸	-
رحمت الله قصاب	-	۱۲	-
خدا بخش ولد نبي بخش	-	-	۲
کریم بخش قصاب	-	۸	-
منو قصاب	-	۴	-
موکها قصاب	-	۸	-
عبد الله بدهو	-	۴	-
نوبي	-	۲	-
عظیم الله قصاب	-	۸	-
سعدي قصاب	-	۲	-
توار قصاب عمري والا	-	۸	-
عبدي قصاب	-	۴	-
گهاسي مستري	-	-	۱
ایوب علیخان صاحب تهیکیدار بیم	-	-	۲

نام	پائي	آنه	روپیه
جناب رحیم داد خان صاحب نیمچ	-	-	۵
جناب مولوي معین الدین احمد صاحب سکریتري دارالمعلومات ندوه - لکهنؤ	-	-	۱۵

نام	پائي	آنه	روپیه
بذریعه جناب محمد سعد الله صاحب کرتپور - بجنور	-	-	۱۱۰۰
جناب فیروز بیگ وجناب صدیق مرزا بیگ صاحب تعلقه داران اورنگ آباد ضلع سیتا پور	-	-	۷۰۰
بذریعه جناب ولایت حسین و فقیر محمد صاحب از جلسه بهواني پور منعقدهٔ ۳۰ مارچ - نقد	-	۱۲	-

اور حسب ذیل اشیا بنارسي چادر ایک - عمامه ایک - توپي ۳ عدد - قالب تانبے کا ایک - پیجامه گلبدن ایک - اچکن ساتن ایک - چارپاري روپیه ایک بٹن قمیض کا ایک - دوپٹه ایک -

نام	پائي	آنه	روپیه
جناب محمد حیات بخش صاحب بابو بازار	-	-	۱
جناب سیٹهه مهر بخش صاحب سوداگر چرم دهاراوي - بمبئي	-	-	۱۲۰۰

نام	پائي	آنه	روپیه
بذریعه جناب چودهري نیاز علي خانصاحب سپروائزر - منگاهیدورکس جهیلم	-	۷	۱۵۳

(به تفصیل ذیل)

نام	پائي	آنه	روپیه
ڈاکٹر فضل کریم صاحب	-	۱	۴
ڈاکٹر عبد الحمید صاحب	-	-	۲
میاں الله دتا صاحب اورسیر	-	-	۱۵
میاں خدا داد کلرک	-	۳	۴
منگو ڈرائور	-	-	۱
حسن محمد فائرمین	-	-	۱
امام دین ڈرائور	-	-	۵
باغ علي فائرمین	-	-	۲
الله دین	-	-	۱
نور ا خلاصي	-	۱۲	-
بهاگا	-	۸	-
امام علي	-	۹	-
شادي ڈرائور		-	
مستري فتح علي	-	-	۲
حسن دین میٹ و مزدوران	-	-	۳۰
مرزا رستم بیگ کمپونڈر	-	-	۱
محمد ملازم هسپتال	-	۸	-
میاں محمد دین نقشه نویس	-	-	۲
شیخ قیام الدین تهیکدار	-	-	۵
مزدوران معرفت بابو سردار محمد سب اورسیر	-	-	۷۲
وزیر محمد فائرمین	-	۸	-
فیس منی آرڈر	-	۹	۱

نام	پائي	آنه	روپیه
جناب مولوي محمد یعقوب صاحب	-	-	۱۱
جناب رضي احمد صاحب سب انسپکٹر پولیس شاهجهانپور	-	-	۳۰
بذریعه جناب ناظر علي گوجرانواله	-	۹	۴۹
مسمات عصمت النسا مرحومه بذمه لطافت حسین صاحب	-	-	۵
معین الدین احمد صاحب قدوائي جهان آباد	-	-	۵
ایک بزرگ جنکا نام معلوم نهین بذریعه اسٹامپ	-	۴	-
گنیش پرشاد - ڈلي گنج کلکته - گائے قیمتي	-	-	۱۵
عبدالکریم صاحب بي اے - کوهیما - اسام	-	-	۷۵۰

اس انجمن کا هندوستان کے کسي شہر میں ایک صدر مقام هوگا - دهلي - لکهنو - کلکته یا کوئي مقام جو بعد کو تجویز هو - صدر انجمن کے دو سکریٹري هونگے - صدر انجمن کي شاخیں هر هر ضلع میں ' اور هر هر ضلع کي شاخیں هر هر قصبه اور گاؤں میں ' جہاں چار مسلمان بهي هوں ' قائم کي جاوینگي - هر هر شاخ کا ایک خادم خدام هوگا - هر شاخ اپنے قواعد و ضوابط میں مختار هوگي ' مگر اسکو کسي اصولي مقصد صدر انجمن سے اختلاف کي اجازت نه هوگي - هر شاخ کو صدر انجمن کے پاس اپنے قواعد اور اپنے اراکین انجمن خادمان کعبه کي فہرست بهیجنا هوگي -

خادم کعبه وہ شخص هوگا ' جو ایک روپیه سال صدر انجمن خواہ کسي شاخ کو ادا کر کے اپنا نام لکهادے - چندۂ سالانه ایک روپیه هر خادم کعبه کے لیے هوگا - لیکن وہ لوگ جو اسقدر بهي نہیں دیسکتے ' ور خدمت کعبه میں دوسري طرح سے حصه لیتے هیں ' یا دوسروں سے مدد دلاتے هیں ' وہ بهي کسي خادم خدام کعبه کي سفارش پر انجمن کے ممبر هوسکیں گے - هر خادم کعبه کا فرض هوگا که وہ جسقدر رقم یا جو معاونت انجمن خادم کعبه کے لیے حاصل کرسکتا هے ' اس سے دریغ نه کرے -

صدر انجمن خدام کعبه کي ایک شاهي مجلس هوگي ' جسمیں کم سے کم دس مقامي خدام کعبه رکن هونگے ' اور هر هر ضلع سے دو ' اور في شاخ ایک شخص مجلس صدر انجمن کا رکن مقرر هوسکیگا -

مجلس صدر انجمن کو حلقۂ خدام کعبه کهینگے - کورم حلقه کا کم سے کم تین رائیوں کا هوگا - جہانتک ممکن هوگا حلقه خدام کعبه میں خادم خدام کعبه هي داخل هونگے - هر خادم کو خواہ وہ صدر کا هو یا ضلع کا ' یا دیہات کا ' یه حلف لینا هوگا که وہ :

اسلام کي خدمت سے کبهي دریغ نه کریگا - انجمن کے کسي راز کو اگر مجلس مقرر کودے ظاهر نه کریگا - کعبه اور مدینه کي حفاظت کے لیے اپني جان و مال سے حاضر رهیگا اور جو قوم اور جو مذهب که ان مقامات کو مسلمانوں کي حکومت سے نکالنے کا قصد کرے ' یا مسلمانوں کے هاتهه سے نکالنے کي کوشش میں حصه لے ' اُس قوم سے اور اُس مذهب سے جو اُس قوم کا مذهب هو ' دشمني رکهیگا ' اگر اُس مذهب کي کسي دوسري قوم نے حفاظت حرمین میں عملي مدد نه دي هو -

پانچ هزار روپیه سال تک کا خرچ مقاصد انجمن کے سرانجام دینے کے لیے حلقه خدام کعبه کي منظوري تحریري یا زباني سے هوگا - لیکن پانچ هزار سے زیادہ کي رقم جب خرچ کرنا هو ' تو تمام خادمان خدام کعبه کي رائیں ' خواہ وہ شریک حلقه هوں یا نه هوں ' لینا ضروري هوگا -

هر اختلافي امر کا تصفیه کثرت راے سے هوا کریگا -

شاخوں کا صرف جو بہت تهوڑا هونا چاهیے ' خادم مقامي خدام کعبه کے چندہ سے نکال سکیگا - لیکن هر خادم کعبه کے معائینه کے لیے اسکا حساب تیار رهیگا - اور هر ماہ اخراجات مقامي کا حساب صدر انجمن کے پاس روانه کیا جایگا -

هر شاخ سے باقي کل رقم جو چندے یا عطیات سے وصول هو ' فوراً صدر انجمن خدام کعبه کو بهیجي جاویگي اور رسید دستخطي خدام کعبه کي منگائي جاویگي -

هاں کوئي اور جو چهوٹي بڑي رقم کسي انجمن خدام کعبه کے لیے وصول کرے ' اوسکو اوسکي رسید انجمن دینا لازمي هوگا - رسید بهیسان دونوں یا کسي ایک سکریٹري صدر انجمن کے دستخطي هونگي - دستخط نه هو تو مہر کا هونا لازمي هوگا - صدر کے خادمان خدام کعبه اپني متفقه راے سے ایک هزار روپیه سال تک مقاصد انجمن کے سر انجام دینے میں صرف کرسکتے هیں - اس سے زیادہ کے لیے اونکو حلقه کي رائیں لینا ضروري هوگا -

بیت المال انجمن خدام کعبه وهاں هوگا ' جہاں مجلس تجویز کرے - لیکن پانچ هزار کي رقم خادمان خدام کعبه اپني متفقه راے سے صدر مقام کے کسي محفوظ بینک کے کرنٹ اکاونٹ میں رکهنے کے مجاز هونگے - اور جب روپیه نکالنے کي ضرورت هو تو چک پر دستخط دونوں خادموں کے هونگے -

انجمن صدر اور نیز شاخوں کا فرض هوگا که وہ وقت ضرورت خادم خدام کعبه کي مدد کریں ' اور اگر وہ یوں انجمن کا کام نه کرسکے تو اوسکے کهانے کپڑے کے لیے مناسب رقم تجویز کردیں - خدام کعبه میں سے جو شخص حج یا زیارت کو جانا چاهے ' اوسکي راجبي اعانت اور آرام کے لیے انتظام کردینے کیلیے خادم خدام کعبه ' صدر انجمن کے خادمان کو اطلاع دیگا ' اگر وہ شخص چاهیگا -

اگر مناسب سمجها جاویگا تو صدر انجمن بمشورۂ حلقه خدام کعبه کوئي امتیازي پوشاک خادمان خدام کعبه کے لیے مقرر کریگي یا خدام کعبه کے لیے کوئي امتیازي پهول یا دوسري علامت تجویز کردیگي -

اس انجمن سے انشیورنس کمپني کا کام بهي اسطرح لیا جاسکیگا که جو شخص خود ایک دم سے حج کے مصارف برداشت نہیں کرسکتا اور کوئي خاص رقم جیسے پچاس روپیه سال برابر انجمن کو دیتا هے ' دو تین سال بعد انجمن سے تیسرے درجه کا ٹکٹ آمد و رفت اور ڈهائي سو روپیه تک کي رقم حاصل کرسکیگا -

مرقومۂ بالا تجویز بہت کچهه ناقص هوگي اور پبلک کے سامنے اسي غرض سے پیش کي جاتي هے که اخبارات میں یا بذریعه خط و کتابت کے هر مسلمان اسپر غور و فکر کے بعد نکته چیني کرے - تاکه پورے غور اور مشورے کے بعد ایک مکمل اسکیم تجویز هوجاے -

یه بتا دینا ضروري هے که انجمن خدام کعبه کے قائم کرنے یا نه کرنے کا مسئله اب زیر بحث نہیں - سمجهنا چاهیے که انجمن قائم هوگئي هے -

جو کچهه زیر غور هے وہ یه هے که قواعد و ضوابط کیا هوں اور اسمیں هر مسلمان کو حق هے که وہ اپني راے دے - مگر جلد - اسلیے که اب زباني باتوں کا اور ریزولیوشنوں کے پاس کرنے کا وقت نہیں - زباني جوش و ولولے کي بهي پرواہ نہیں کي جاتي ' اسلیے که بعض مکار دهوکا دیدیتے هیں که ولوله مصنوعي هے - یا صرف چند شخصوں هي کا پیدا کیا هوا هے -

---

الهـــلال کی ایـجنسـی

—:○*○:—

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهلال پہلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے ' روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں ' تو اپنے شہر کیلیے اسکے ایجنٹ بن جائیے -

	پائي	آنه	روپیه
بذریعه جناب عبد الحي خانصاحب رائچور دکن	-	۱۰	۱۵
ازجناب عبدالرزاق صاحب	-	۴	۴
از جناب سید ظفر حسن صاحب جمعدار	-	۴	۴
ایضاً بذریعه کهال قرباني	-	۱۲	۲
ازچنده بندگان معرفت جناب سید صاحب	-	۴	۴

	پائي	آنه	روپیه
طلباے بیکر هوسٹل کلکته	-	۳	۲۲
بزرگان قصبه کوتانه ضلع میرٹهه بذریعه قاضي حیدر الدین صاحب	-	-	۲۵
سردار مبر متّها خانصاحب لکتی جهٹ پٹ	-	-	۴۵
بذریعه جناب محمد عبد العزیز صاحب فتح پور - بهاگلپور	-	-	۲۵۰
(به تفصیل ذیل)			
جناب محمد عبد العزیز صاحب	۶	-	۱۵۴
اهلیه محمد شهاب الدین صاحب	-	-	۱۰
محمد عبد المجید صاحب	-	-	۱۰
غریب ساهو	-	-	۱۰
بیساکهي ساهو	-	۴	۱۶
شیخ عبدالرحمن	-	-	۱۰
بخشو	-	-	۱۰
والده عمر علي	-	-	۱۰
محمد حسین	-	-	۵
جگو	-	-	۳
کرامت	-	-	۵
بلا ساهو	-	-	۱
رحمان	-	-	۱
پون ساهو	-	-	۱
اتواري ساهو	-	-	۱
حسن	-	-	۱
افضل	-	-	۱
اشرف علي	-	-	۷
عبدالکریم	-	-	۵
ابو سعید	-	-	۱
کپوري	-	۸	-
جامو	-	۸	-
متفرقات از غربا	۶	۷	۱
اهلیه حامد حسین صاحب مرحوم	-	۴	۱۱
قیمت زیورات جو شریف مسلمان عورتوں کے وقعات سے نهایت متاثر هوکر دیدیا	-	-	۴۷۵

	پائي	آنه	روپیه
بذریعه جناب سید شاه محمد الیاس صاحب پریسیڈنٹ هلال احمر ضلع گیا	-	-	۱۲۵
(به تفصیل ذیل)			
فروخت چاول متهي	۶	۱۴	۳۴
شیخ لیاقت حسین صاحب مختار	-	۱۲	۲۰
اهلیه جناب موصوف	-	۵	۶
شیخ محمد ناصر	-	-	۳
میر مجد حسین	-	۸	۲
شیخ حسیني	-	۸	-
شیخ چمن پٹوه	-	-	۲
مولوي عبدالحمید ماسٹر	-	-	۱
شیخ محمد رضا	-	۴	-
شیخ اظهر حسین درگاه	-	-	۲
شیخ اصغر حسین درگاه	-	۸	-
عبدل خانساماں	-	-	۳
شیخ اکبر حسن	-	-	۱
شیخ واحد علي مغلا کهار	-	-	۱
عبد الغني دریسر	-	-	۲
شیخ جنت جراح	-	۸	-
حافظ عبدالغني	-	۴	-
شیخ کریم بخش ماکهر	-	-	۱
شیخ شبراتي مرزا پور	-	۴	-
شاه رفیق	-	۲	-
جوان علي مغلاکهار	-	۴	-
واجد میان مغلا کهار	-	۴	-
قربان میان	-	۴	-
حافظ احمد علیخان	-	۸	-
الهي بخش	۳	-	-
بولاقي خانساماں	-	۴	-
شیخ امیر علی	-	-	۳
کرامت مرزا پور	-	۲	-
قصاب وغیره	-	۶	-
الفت حسین امام گنج	-	۸	-
مصاحب علی عرف موسی	-	-	۱
والده الهی بخش خان	-	۳	۱
امیر میاں	-	۸	-
ولایت میاں	-	۴	-
رسول بخش	-	۴	-
شیخ بندهو صاحب	-	۴	-
دمڑي میاں	-	۱	-
مولوي غلام رسول صاحب	-	۲	-
ملک عبدل	-	۴	-
منشی ظهور الحق صاحب مختار	-	-	۱
از گوبند پور معرفت فضل کریم و فرح	۳	۱	۲
عبد الرحیم عرف دهوبی	-	۱	-
شیخ مراد علی	-	۱	-
همشیره جواد علی	-	۵	-
عمهٔ جواد علی	۶	-	-
شیخ مراد	-	۱	-
ملک بولاقی گرگر	-	۲	-
راهو میاں	-	۲	-
پیر بخش خان مدهوبن بٹره	-	-	۳
شیخ الفت حسین	-	۸	-
عبد الغنی خیاط	-	۸	-
شبراتی خیاط	-	۴	-
جعفر سردار صاحب	-	-	۴
ریاض علیخان	-	۱	-
شیخ خیرات احمد صاحب	-	-	۴
پلٹو میاں پهولڈیهه	-	۸	-
محمد علی میاں	-	۲	-
ناصر علیخان	۶	۱	-
والده بشارت خلیفه	-	۸	-
جمراتی قصاب	۹	۱	-
نا معلوم	-	۸	-
از موضع پچمها معرفت شیخ لیاقت حسین صاحب مختار	-	-	۵
منشی بولاقی صاحب مختار	-	۱۰	۲
وزیر الدین کنسٹبل	-	-	۱
ملک عبدالغفور کوسي	-	۲	-
اهلیه باقر مرحوم	-	-	۱
بقیه قیمت چرسه شیخ لیاقت حسین صاحب	-	۴	-
شیخ محمد حسن سردار	-	-	۲
باقر علی رستم پور	-	-	۱
شیخ امام علی زرح	-	۴	-
شیخ رمضان علی	-	۲	-
معرفت گوندو دان بائی	۶	۵	۱
سیدین عزیز الدین بهاري	-	-	۱
سید وحید الدین مانڈي	-	-	۱

PRINTED & Published by A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. Pblg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad.
7-1 McLeod street,
CALCUTTA.

Telegraphic Address.
"AL-HILAL"
Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۱-۷ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

عنوان للتغراف
«الہلال»

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۲ — کلکتہ: چہار شنبہ ۲۲ جمادی الاولی ۱۳۳۱ ہجری — نمبر ۱۷
Calcutta Wednesday, April 30, 1913.

فہرس

—*—

تصـــاوير

—*—

اطلاع

—:*:—

دفتر الهلال كے ذريعه پريس كا تمام سامان ' اور ليتهو اور ٹائپ كي مشينيں ' نئي اور سكينڈ هنڈ ملسكتي هيں -

هر چيز دفتر اپني ذمه داري پر ديگا -

سردست دو مشينيں فروخت كيليے موجود هيں :-

(۱) ٹائپ كي ڈبل كراؤن سائز' پين كي مشين ' جو بہترين اور قديمي كارخانه هے - اس مشين پر صرف دو ڈهائي سال تك معمولي كام هوا هے - اسكے تمام كيل پرزے درست اور بہتر سے بہتر كام كيليے مستعد هيں -

ابتدا سے الهـــلال اسي مشين پر چهپتا هے - دو هارس پاور كے موٹر ميں سوله سو في گهنٹه كے حساب سے چهاپ سكتي هے -

چونكه هم اسكي جگه بڑے سائز كي مشينيں لے چكے هيں ' اسليے الگ كردينا چاهتے هيں -

(۲) ٹيڈل مشين ' جو پاؤں سے بهي چلائي جاسكتي هے ' ڈيمائي فوليو سائز كي - اس پر هاف ٹون تصاوير كے علاوہ هر قسم كا كام جلد اور بہتر هوسكتا هے -

قيمت بذريعه خط و كتابت طے هوسكتي هے - جو صاحب لينا چاهيں' وہ مطمئن رهيں كه هم اپني ذاتي ضمانت پر انهيں مشين دينگے ' اور اپنے اخلاقي وقار كو لين دين كے معاملات ميں ضائع كرنا نهيں چاهتے -

منيجر الهـلال پريس

اطلاع

(۱) اگرکسی صاحب کے پاس کوئی پرچہ نہ پہنچے، تو تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں، ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لی جائیگی -

(۲) اگرکسی صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پتہ کی تبدیلی کی ضرورت ہو تو مقامی ڈاکخانہ سے بندوبست کرلیں، اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے تبدیل کرانا ہو تو دفتر کو ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاہئیں یا پانچ آنے کے وی - پی کی اجازت -

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام ہمیشہ خوش خط لکھیے -

(۵) خط وکتابت میں خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں -

(۶) منی آڈر روانہ کرتے وقت کوپن پر نام، پورا پتہ، رقم، اور نمبر خریداری (اگر کوئی ہو) ضرور درج کریں -

نوٹ — مندرجہ بالا شرائط کی عدم تعمیلی کی حالت میں دفتر جواب سے معذور ہے اور اس وجہ سے اگر کوئی پرچہ یا پرچے ضائع ہوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمہ دار نہ ہوگا -

(مینیجر)

شـــرح اجـــرت اشتـــہـــارات

—*—

میعاد اشتہار	فی صفحہ	فی کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک ہفتہ ایک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپیہ	۱۰ روپیہ	۷½ روپیہ	۸ آنہ فی مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبہ "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنہ " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنہ " " "
چھہ ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنہ " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنہ " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئی اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگی -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رہیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچاس فیصدی زائد ہوگی -

(۳) ہمارے کارخانہ میں بلاک بھی طیار ہوتے ہیں جسکی قیمت ۸ آنہ فی مربع انچ ہے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور ہمیشہ انکے لئے کارآمد ہوگا -

---

شرائـــط

(۱) اسکے لئے ہم مجبور نہیں ہیں کہ آپکی فرمایش کے مطابق آپکو جگہہ دیں، البتہ حتی الامکان کوشش کی جاے گی -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں، چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں، اور سہ ماہی کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرنی ہوگی اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگی ہمیشہ لی جائیگی اور وہ کسی حالت میں پھر واپس نہوگی -

(۳) منیجر کو اختیار ہوگا کہ وہ جب چاہے کسی اشتہار کی اشاعت روک دے، اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جاے گا -

(۴) ہر اُس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل ہو، تمام منشی مشروبات کا، فحش امراض کی دواؤں کا اور ہر وہ اشتہار جسکی اشاعت سے پبلک کے اخلاقی و مالی نقصان کا ادنی شبہہ بھی دفتر کو پیدا ہو، کسی حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ — کوئی صاحب رعایت کے لئے درخواست کی زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن نہیں -

لیکن) میرا یہ اعتقاد ضرور ہے کہ اسلام دینی اور دنیوی عزت بخشنے والی ایک قوۃ الہیہ ہے ' اور جو جسم اسکے نشیمن ہوں ' وہ اس کائنات ارضی میں ذلت و پستی کیلیے نہیں بنائے گئے ہیں ' بلکہ صرف شوکت و عزت ' ہیبت و اجلال ' سطوت و جبروت ' اور رفعت و علو مرتبۃ کیلیے - پھر خواہ وہ ذلت و پستی حکومتوں کی محکومی اور غلامی کی ہو' خواہ جہالت و بے علمی کی - خواہ غربت و فلاکت کی ہو' خواہ وحشت و بد اخلاقی کی - میرا یقین ہے کہ مسلمان دنیا میں یقیناً صرف حاکم بننے کیلیے ہیں' اور قرآن کریم نے اپنے پیروؤں کیلیے جو زندگیا دنیوی زندگی کا پیش کیا ہے ' وہ محکومی و ما تحتی کا نہیں' بلکہ حکومت و انسری ہی کا ہے - وہ مسیح کی آسمانی پادشاہت کی سی پادشاہت نہیں ہے' بلکہ استخلاف فی الارض' اور وراثت ارض الہی کی نعمت اسی دنیا میں ہے - یہ میرا دلی اعتقاد ہے - میں اسکے لیے تعلیم اسلامی ' اور نصوص قرانی سے شہادت رکھتا ہوں - خدا نے اس بارۂ خاص میں مجھکو اپنے لطف و کرم سے ایک مخصوص بصیرت عطا فرمائی ہے - اور اسکی دعوت کو میری زندگی کا مقصد' اور غایۃ قصوی قرار دیا ہے - و ما توفیقی الا باللہ -

پس میں نہیں جانتا کہ اس مضمون کا مقصود کیا ہے ؟ مولوی عبد الکریم کی نسبت مجھے ایسے حالات معلوم نہیں جنکی وجہ سے میں انکو ان مباحث کا اہل سمجھوں کہ لکھنے کے طریقے اور بیان کے انداز ہیں - ممکن ہے کہ انہوں نے بہتر لکھا ہو' اور ممکن ہے کہ ایک بے معنی ازادی دینی' اور غیرت فقہی و تشدد ما وراء الظہری کا اظہار کیا ہو -

اس بنا پر جب تک نہ دیکھہ لوں ' ایک حرف نہیں لکھونگا - البتہ جہاد کی جو حقیقت اللہ تعالے نے مجھپر کھولی ہے ' اور قرآن کریم نے جو روشنی اس بارے میں میرے قلب پر ڈالی ہے' اسکو آغاز اشاعۃ الہلال سے اتنی مرتبہ لکھہ چکا ہوں کہ الحمد للہ ' کثرت تکرار و مذاکرہ ' و اظہار حقیقت و دعوت سے اب جہاد کا لفظ لوگوں کی زبانوں پر چڑھگیا ہے ' اور اسکے نام کو زبان سے نکالتے ہوے لوگوں کو وحشت و ہراس دامنگیر نہیں ہوتی - باآنکہ نصف صدی سے اس بنیاد شریعت و اصل حقیقۃ اسلامیہ کو بعض اشرار و منافقین نے اسلام کی لغت سے نکالدیا تھا ' اور نہ صرف نئی اصلاح کی عمارتیں ' بلکہ علما کے حجروں اور صوفیوں کی خانقاہوں سے بھی کبھی اسکی صدا نہیں اٹھتی تھی - لوگوں نے سمجھہ لیا تھا کہ چونکہ جہاد کے معنی محض قتل و خونریزی کے سمجھہ لیے گئے ہیں' اسلیے بہتر ہے کہ سرے سے اس لفظ ہی کو بھلا دیا جائے - چنانچہ میں نے ایک معتبر شخص سے سنا ہے کہ (مسٹر بک) نے ایک مرتبہ (علی گڈہ کالج) میں چاہا تھا کہ کتب فقہیۂ درسیہ سے " جہاد " کا باب بالکل نکالدیا جائے !!

(۲)

البتہ دوسرے سوال پر بربنائے حالات مطبوعۂ و معلومہ نظر ڈالی جاسکتی ہے -

پھر کیا ان مضامین میں صورت واقعہ جیسی کچھہ ظاہر کی گئی ہے ' اور جسکے پڑھنے سے ہر شخص کو باول وہلہ نظر آنے لگا ہے کہ یہ سب کچھہ صرف ایک ہی شخص کی کارستانیاں تھیں ' وہ بالکل صحیح ہے ؟

لیکن زمیندار کی چٹھی میں مولانا نے جو واقعہ لکھا ہے' اس سے' مراسلۂ علی گڈہ سے' نیز از روے قرائن و درایت' حالات بالکل مختلف صورت میں سامنے آئے ہیں -

(الف) یعنے یہ کہ ارکان خمسۂ مجلس اولی جمع ہوے - اسمیں مولانا شبلی معتمد دار العلوم ' منشی احتشام علی معتمد مال ' مولانا سید عبد الحی معتمد مراسلات ' اور مولانا عبد الباری اور مسٹر ظہور احمد وکیل ' رکن انتظامی ندوہ تھے -

بحث چلی کہ اس مضمون کی اشاعت مقاصد ندوہ کے سخت خلاف ہے اور موجب نزول عتاب حکومت ' پس اب کیا کارروائی اسکی تلافی کیلیے اختیار کی جائے ؟

تمام شرکاء خمسۂ مجلس نے (جیساکہ ایسے موقعوں پر ہوتا ہے) غور و مشورہ کیا ' اور باتفاق باہمی ' و باتحاد اجماعی ' و بشرکت مساویانہ ' بغیر ہیچ گونہ جبر و اکراہ ' و بغیر تعدی و تعذیب ' و بغیر تخویف و ترہیب ' بحالت صحت و تندرستی' و بعالم سلامتی ہوش و حواس' و درستگی عقل و تمیز' و بہ سن رشد و بلوغت' یہ فیصلہ کیا کہ " اس واقعہ کی اطلاع ڈپٹی کمشنر صاحب کو دیدی جائے ' نیز مولوی عبد الکریم کو الندوہ کی ایڈیٹری سے معطل کر دیا جائے' کیونکہ انکا مضمون ندوہ کے اغراض و مقاصد کے خلاف ہے "

(ب) جب یہ امور بالاتفاق طے پا چکے ' تو مولانا شبلی نے کہا کہ " ان امور کے بعد مولوی عبد الکریم کو مدرسے سے بھی معطل کردینا چاہیے - کیونکہ انکا مضمون مقاصد ندوہ کے خلاف تسلیم کرلیا گیا ہے - وہ ایڈیٹری سے بھی الگ کر دیے گئے ہیں - نیز اس واقعہ کی اطلاع حکام کو بھی دی جایگی - پس ایسی حالت میں ضرور ہے کہ مجھکو بھی میری ذمہ داری سے سبکدوش کیا جائے - مدرسہ میرے ماتحت ہے اور اندریں صورت مدرسے میں وہ کیونکر رکھے جائیں ؟ اور پھر اگر ایسا نہوا تو میں تا انعقاد جلسۂ انتظامیہ دار العلوم کی ذمہ داری سے دست بردار ہوجاؤنگا' اور اسکی اطلاع گورنمنٹ کو دیدونگا "

بالاخر قرار پایا کہ ایک ہفتے یا دو ہفتے کیلیے (مجھے اس وقت یاد نہیں اور وہ مضامین سامنے نہیں ہیں) مولوی عبد الکریم کو مدرسے سے بھی معطل کردیا جائے -

* * *

اب اس بیان پر درایتاً نظر ڈالیے -

مولانا شبلی کے علاوہ جو لوگ شریک جلسہ تھے' ان میں دو معتمد اور دو رکن تھے' لیکن ان میں ایک شخص بھی انکی پارٹی کا یا انکے معاونین میں سے نہ تھا - منشی احتشام علی انکے اعدٰ عدو دشمن' مولانا عبد الباری سے مخالفت مشہور و واضح' مولوی سید عبد الحی میں اور ان میں گو کوئی مدعیانہ مخالفت نہیں' تاہم وہ انکے موافق و معاون بھی نہیں - رہے مسٹر ظہور احمد' تو انکا حال بھی مولوی عبد الحی کا سا ہے -

ایسی حالت میں کسی طرح یقین نہیں آ سکتا کہ ان تمام صاحبوں نے برخلاف اپنے ضمیر اور اپنے جوش جہاد فی سبیل اللہ ' و ہیجان قتل کفار و مشرکین ' و استقامۃ فی سبیل الحریۃ کے ' محض مولانا شبلی کے کہنے سے' اور انکی موافقت کے خیال سے' مقلدانہ و متبعانہ اس فیصلے میں شرکت کرلی ہو - علی الخصوص منشی احتشام علی' جو بڑے بڑے معرکہ ہاے جدال و قتال مولانا شبلی کی مخالفت میں کرچکے ہیں ' اور مولانا عبد الباری' جنہوں نے کل کی بات ہے کہ مسئلہ نظامت کے بارے میں خطوط شائع کیے تھے ' اور پھر اس بارے میں احتجاج تک الزام و انکار کا معاملہ پہنچا تھا !!

پس یہ صورت تو کسی واقف حال کے سمجھہ میں آ ہی نہیں سکتی - البتہ تین صورتیں اور ہیں :

(۱) تو یہ اشخاص مختلف تھے' لیکن مولانا شبلی نے بعض ذریع و وسائل سے انکو اسدرجہ ڈرایا اور دھمکایا کہ

شذرات

شمس العلما مولانا شبلي نعماني

اور

مسئلۂ " الندوہ "

— * —

اس عرصے میں اس معاملے کي نسبت جو حالات معلوم ہوے ' وہ مع اُس راے کے جو بحالت موجودہ و باستعادت کوائف معلومہ قائم کي جاسکتي ہے ' حسب ذیل ہیں -

زمیندار میں مولانا نے ایک مختصر چھٹي شائع کي ہے ' جسمیں آیندہ تفصیلي جواب کا وعدہ ہے ' اور اصلي واقعہ کي نسبت چند مختصر دفعات -

علي گڈہ سے ایک موثق اور معتمد قلم سے نکلي ہوئي ایک تحریر پہنچي ہے ' جسمیں بعض حالات تفصیل کے ساتھہ بیان کیے ہیں ' مگر ساتھہ ہي یہ عجیب شرط بھي لگا دي ہے کہ ابھي تین چار ہفتے تک راقم خط کا نام ظاہر نہ کیا جاے ! بہر حال اصل مقصود حالات ہیں نہ کہ تشخص و تعین نسبت -

اصل یہ ہے کہ اس معاملے کي نسبت ایک آخري راے بہت جلد قائم ہو جاتي ' اگر خود مولانا شبلي نعماني بہ تفصیل حالات شائع کر دیتے تا کہ قوم آخري راے قائم کر لے - مگر افسوس ہے کہ ابتک انہوں نے کوئي تفصیلي تحریر شائع نہیں کي' اسلیے اسکے سوا چارہ نہیں کہ جو حالات اس وقت تک موافق و مخالف شائع ہوے ہیں' یا علي گڈہ کي تحریر میں ظاہر کیے گئے ہیں' انھي کو پیش نظر رکھکے ایک راے قائم کر لي جاے -

جو مضامین منشي اعجاز علي اور منشي اسحاق علي نے مسلم گزٹ میں شائع کیے ہیں ' اُنسے صورت واقعہ یہ معلوم ہوتي ہے :

(۱) جب الندوہ میں یہ مضمون نکلا تو مولانا شبلي نے فوراً پانچ مقامي ارکان کو (جنمیں دو ندرے کے صیغۂ مال و مراسلات کے سکریٹري تھے) جمع کیا اور مجبور کیا کہ وہ راقم مضمون کو سزا دیں' نیز ہز آنر تک مخبري کرنے کي دھمکي دیکر اس تجویز کو منظور کرانا چاہا کہ خود ایک ہفتہ کي معطلي کي سزا دیں اور ڈپٹي کمشنر صاحب کو مداخلت کي دعوت دي جاے -

پس تمام ارکان و معتمدین اس دھمکي سے مرعوب و متزلزل ہوکر مجبور ہوے کہ تعمیل احکام سے انکار نہ کریں' اور اس عالم میں کہ " یرضونکم بافواھھم و تابي قلوبھم (۹ : ۹) " انکي تمام پیش کردہ تجویزات کو منظور کرلیا -

(۲) لیکن چونکہ یہ تعمیل احکام حالت تخویف و تقیہ کي تھي اور نیز جلسۂ انتظامیہ پر محول ' پس جب انتظامیہ مجلس منعقد ہوئي' تو اس کارروائي کي مخالفت کي گئي - مسٹر مشیر حسین قدوائي نے تجویز پیش کي کہ کارروائي منسوخ کي جاے نیز یہ کہ مولانا شبلي اُس سزا کے لیے جو بہ حیثیت معتمد دار العلوم کاتب مضمون کو دي گئي ہے' کاتب مضمون یعنے مولوي عبدالکریم سے معافي مانگیں - مگر پھر معافي کا ٹکڑا کثرت راے سے یا کسي اور وجہ سے نامنظور ہوا' اور صرف پچھلي کارروائي منسوخ کر دیگئي -

(۳) لیکن اسکے بعد کیا حالات پیش آئے ؟ یہ تاریکي میں ہے ' البتہ پھر یکایک کوئي حکم نامہ گورنمنٹ کي طرف سے آیا کہ مولوي عبد الکریم کو بجاے منسوخ کردہ ایک ہفتے کي سزا کے' چھہ ماہ کي معطلي کي سزا دي جاے - چنانچہ ارکان ندوہ نے بالاتفاق یا بالاکثریۃ وہ سزا دیدي -

اب اس بنا پر قابل غور مندرجۂ ذیل امور ہوے :

(۱) سب سے پہلا مسئلہ یہ ہے کہ کیا واقعي وہ مضمون اسي سلوک کا مستحق تھا ؟

(۲) کیا یہ تمام کارروائي صرف مولانا شبلي ہي نے کي اور اور لوگوں نے بطور تقیہ کے محض عالم جبر و اکراہ میں؟ یا یہ ایک متفقہ کارروائي تھي ' جسمیں پانچ آدمیوں نے باہم ملکر ایک تجویز قرار دي ؟

(۳) اگر پہلي صورت صحیح ہے تو ایسي حالت میں مولانا شبلي کي یہ کارروائي کس راے کي مستحق ہے ؟

(۴) اور اگر صحیح نہیں ہے تو باقي شرکاء کار کے ساتھہ کیا سلوک کرنا چاہیے ؟

(۵) پھر سب سے آخر یہ کہ اگر اور لوگوں کي شرکت مساوي متحقق ہو جاے تو اس سے معاملے کي ذمہ داري تو ضرور بٹ جائیگي ' جواب دہي صرف ایک شخص کے ذمے نہیں رہیگي اور ہماري جس راے کا مستحق وہ ہو گا ' اسي راے کے مستحق باقي اشخاص بھي ہونگے ' لیکن کیا ایسي حالت میں اور لوگوں کي شرکت ثابت ہو جانے سے مولانا شبلي محض بري الذمہ ہو جائیں گے ؟ اور کیا کسي غلط کام کے کرنے میں متعدد اشخاص کي شرکت ' اُس کام کو اچھا کر دیتي ہے ؟ کیا ایک جرم صرف اسلیے برا ہے کہ ایک ہي شخص کرتا ہے ؟

میں سمجھتا ہوں کہ اِن دفعات بحث کے مقرر کرنے میں میں نے پوري احتیاط سے کام لیا ہے اور بحث کا کوئي ضروري پہلو باقي نہیں رہا -

(۱)

سب سے پہلي بحث اصل مضمون کي نسبت ہے - لیکن میں متاسف ہوں کہ باوجود اسکے کہ میں نے مولانا شبلي ' مولانا عبد الحي ' اور منشي محمد علي محرر ندوہ کے نام خطوط لکھے ہیں کہ مجھکو الندوہ کا وہ پرچہ (خواہ کسي قیمت میں ہو) وي پي بھیجدو' لیکن اب تک کہیں سے نہ تو جواب ملا' اور نہ وہ پرچہ آیا - جو کچھہ معلوم ہے وہ صرف یہ ہے کہ مضمون " جہاد " پر تھا ' اور نفس مسئلۂ جہاد پر حسب نصوص قرآنیہ بحث کي گئي تھي - مولانا شبلي نعماني کے خط مطبوعۂ زمیندار اور مراسلۂ علي گڈہ سے معلوم ہوا ہے کہ اسمیں کوئي دفعہ (۱۰) کي بحث تھي' جسمیں یہ لکھا تھا' یا بطور نتیجۂ بحث کے اُس سے ثابت ہوتا تھا کہ " کوئي مسلمان کسي غیر مسلم حکومت کے ماتحت نہیں رہسکتا " لیکن صرف اسقدر اشارہ راے دینے کیلیے کافي نہیں ہے' جب تک کہ پورا مضمون سامنے نہو - بحث کرنے کے طریقے ہیں' اور استدلال کے مختلف اصول ہیں - نہیں معلوم اُس دفعہ کو کس اصول' کس خیال' کس زبان' کس لب و لہجے' کس نص قرآن و حدیث سے مدلل' اور کس سیاق و سباق کے ساتھہ لکھا گیا ہے ؟

اگر مجھسے پوچھیے تو یہ خیال تو بالکل بے معنی اور لغو ہے " جب تک کہ اسکا مقصد و سیاق و سباق سامنے نہو - کوئي مسلمان غیر مسلم حکومت کے ماتحت نہیں رہسکتا کیا معني رکھتا ہے " جبکہ کروروں مسلمان رہے ہیں ' اور اب بھي کروروں مسلمان ماتحت ہیں' البتہ (جو میرے اس جملے کا مطلب کچھہ ہي سمجھا جاے

نے بکمال ادعاے سیاسیات ایک ماهرفن (اکسپرت) کے لہجے میں اسکو " مسئلۂ سیاسي " سے تعبیر کرنے کي عزت حاصل کي تهي -

تیسري جماعت ' اور قوم کے نئے دور حیات کیلیے ایک فتنۂ عظیم

لیکن ان دوجماعتوں کے سوا سب سے زیادہ تماشا طلب ایک تیسري جماعت بهي هے - یه وہ جماعت هے' جس کو مسئلہ جہاد اور عدم مداخلۃ حکام سے صدمہ هونا ایک طرف ' حکام کي خوشامد و عبادت ' اور انکي نفرت و اکراہ کي وجہ سے لفظ جهاد سے تبری و انکار' انکي تمام عمر کا اندوختۂ عمل ' اور انکے تمام اعمال و افعال کا مصدر شریعت هے - یه وهي ملحدین مارقین' اور منافقین مفسدین و اعدٓ عدوے کلمۂ اسلام و مسلمین هیں ' جنهوں نے قوم میں بزدلي اور غلامي کے شجر ملعونه کا بیج بویا هے ' اور پهر شیطان لعین نے اسکي پرورش اور پرداخت کا سامان کیا هے - وہ بیج پهوٹا ' اور اسکي شاخیں شیطان کے مخفي هاتهوں کے ارتفاع سے بلند هوئیں - پر جیسا که قانون الهي هے' عین اُس وقت ' جبکه اسکي بلند اور محکم شاخوں پر شیطان کي ذریات نے اپنے نشیمن بناے تهے' اور اسکے سائے میں فتنۂ و نفاق کا لشکر دجال آکر پناہ لیتا تها ' یکایک باد رحمت الهي' مر صر هلا کت کي صورت میں نمودار هوئي' اور اسکے ایک تند و تیز جهونکے نے اس شجر ملعونۂ خبیثه کو بیخ و بن سے اُکهاڑ کر پهینک دیا' یعنے قوۃ الهیه نے قواء شیطانیه کو شکست دي' شجرۂ ملعونه کي جگهه اسلام پرستي و ایمان پژوهي' راستبازي و حریت پسندي کي تخم ریزي هوئي' اور باران رحمت الهي نے اسکو اپني ایک آیۃ اعجاز قرار دیکر' دو سال کے اندر هي اندر ایک ایسا درخت تناور بنا دیا که :

کشجرۃ طیبۃ ' اصلها ثابت و فرعها فی السماء توتي اُکلها کل حین باذن ربها ' و یضرب الله الامثال للناس لعلهم یتذکرون (۱۴ : ۱)

اسکي مثال ایک مبارک اور ملکوتي درخت کي سي هے که اُسکي جڑ زمین کے اندر مضبوط ' اور اسکي بلند ٹہنیاں آسمان تک پهنچي هوئیں ! وہ قوت الهیه کي نشؤ فرمائي سے هر وقت کامیابي کا پهل لاتا رهتا هے - اور یه درخت کا ذکر در اصل ایک مثل هے جو الله بیان کرتا هے تاکه لوگ سونچیں اور غور کریں -

پس جب حکمت الهي نے ایسا کیا ' تو شیطان بہت غمگین هوا - اسکا کار و بار خراب هوگیا ' اور اُسکي نسل کے گهرانے میں گهر گهر ماتم پڑگیا -

یه انقلابي تبدیلي کچهه ایسے الهي ساز و سامان کے ساتهه هوئي ' اور توفیق مقدسۂ حضرۃ ایزدي نے کچهه ایسے اسباب جلیله اور معرکات عظیمه اسکے لیے پیدا کردیے ' که انکے مقابلے میں کوئي سعي و کوشش انکي سود مند نہیں هوسکتي تهي - وہ جسقدر کوشش نا مرادي و ناکامي کے عذاب الیم سے نکلنے کي کرتے تهے ' اتنا هي اسمیں اور زیادہ گرفتار هوتے جاتے تهے - گویا اس دنیا هي میں اُنکا حال جهنم کے مجرموں کا سا هوگیا که :

کلما ارادوا ان یخرجوا منها من غم ' اعیدوا فیها و ذوقوا عذاب الحریق ! (۲۲ : ۲۲)

جب کبهي دم کے گهٹنے سے گهبرا کر اُس سے نکلنا چاهیں گے ' تو پهر اُسي میں دهکیل دیے جائیں گے ' که یهیں پڑے پڑے سوزش و تپش کے عذاب کا مزہ چکهتے رهو !

ان میں سے اکثروں کی زبانوں پر بهي دلوں کي طرح مهریں لگ گئي تهیں' اور بہت سے اپني بد بختي اور انقلاب زمانه کے غم میں سر بزانوے تحیر و ماتم و حسرت تهے ' که اتنے میں مولانا شبلي اور ندوہ کے معاملے کو لیکر شیخ نجدي نے ظهور کیا ' اور انکي قسمت نے مرتے ڈوبتے اتني یاوري کي که مولانا کي آنکهوں پر غفلت کا پردہ ڈالدیا ' اور انسے ایک سخت غلطي اس بارے میں ظاهر هو گئي - چونکه مولانا نے بهي مسلم لیگ اور مسلمانوں کي غلامانه سیاست کے قلع قمع میں حصه لیا تها ' اور " پولیٹکل کروٹ " کے عنوان سے تین مضمون لکهکر لیڈروں کے چهل ساله بتکدۂ سیاست کو توڑا تها ' اسلیے یه ایک عجیب و غریب زرین موقعه انکو هاتهه آگیا که ازاد خیالي کي نئي تحریک کو نقصان پهنچانے کیلیے' اور قوم کو پهر اُسي ظلمت کدۂ استبداد و الحاد سیاسي کي دعوت دینے کیلیے اس معاملے میں ازاد خیالوں کے وکیل بن جائیں ' اور نہایت زور و شور سے اس معاملے پر قوم کو توجه دلائیں - پهر آخر میں کهیں که دیکهو ! جو لوگ آزادي کے حامي اور غلامي کا الزام دینے والے تهے - جو لوگ حریت کے داعي ' اور حکام پرستي کے مخالف تهے - جو لوگ نکلے تهے که تم کو همارے تعلیم کي هوئي غلامي سے نکا لیں' اور اپني دکهلائي هوئي راہ آزادي پر چلائیں' خود انکا حال ان معاملات میں کیسا هے ' اور کس طرح وہ خود هي اس تعلیم پر عامل نہیں هوسکتے ' جسکي طرف تم کو بلا تے هیں - پس گمراهي سے بچو ' اور انسے پناہ مانگو که وہ جو کچهه کہه رهے هیں محض دهوکا اور فریب هے - اصلي راسته وهي هے ' جسپر هم نے تم کو برسوں چلایا ' پس آو که تمهاري آنکهوں پر پٹي باندهکر پهر تم کو کولهو کے بیل کي طرح غلامي و الحاد کے چکر میں ڈالدیں !

من انصاري الى الله ؟

— * —

نحن انصار الله ! !

— * —

الحمد لله که گذشته نمبر کي اشاعت میں جو پہلي آواز " من انصاري الى الله ؟ " کي بلند کي گئي تهي ' اسکے لیے خدا تعالی نے اپنے بندوں کے دل کهول دیے ' اور اسکے جواب میں " نحن انصار الله " کي صداے همت افروز و امید نواز هندوستان کے هر خطے اور هر گوشے سے بلند هونے لگي هے - آج منگل کي شام تک تقریباً آٹهه سو ناموں سے فهرست کی ابتدا هوگئی هے ' فالحمد لله علی توفیقه و کرمه و لطفه -

آجکي اشاعت کے ساتهه ایک فارم بهي شائع کیا جاتا هے ' صرف اسکي خانه پري کرکے بهیجدیجیے - چند دنوں کے اندر جو رفتار مجاهدین خدمت اسلامي کي الله نے دکهلا دي هے ' اس نے میرے اندر ایک حیات تازہ پیدا کردي هے ' اور امید هے که دو هفتے کے اندر اپني پیش نظر تعداد کو پورا دیکهه لونگا ' اور اس کے بعد دوسري منزل کي طرف بڑهونگا - فالسعي مني ' و الاتمام من الله تعالے -

هر طرف سے مجبور و بے بس هوکر اپنے ایمان اور خدا پرستی سے دست بردار هوگئے ' اور عالم هراس و مرعوبیت میں جو کچهه چاها ' انسے منظور کرا لیا - اگر یه صورت هو' تو اس حالت میں ان لوگوں کا جرم اُس شخص کی مثال سامنے لانے سے کسی قدر هلکا ضرور هو جاتا هے ' جس نے بعالم مجبوری اپنی جان کی حفاظت کیلیے جهوٹ بولا هو' یا قتل کے خوف سے بت پرستی کی هو' یا سولی کا تخته دیکهکر ایمان و اسلام سے بطور تقیه کے کانوں پر هاتهه دهرا هو -

(۲) یا پهر ایسی صورت تو پیش نہیں آئی ' مگر عادت نفاق و تذبذب بین الاسلام و الکفر کی وجه سے اس مجلس میں اپنی موافق راے دیدی ' اسکے بعد دوسری طرح کا عمدہ موقعه هاتهه لگ گیا تو (اُس وجود کی طرح جسکی قران میں مثال دی گئی هے) کهدیا که " انی بری منک' انی اخاف الله رب العالمین (۱٦ : ۹۵) " اسمیں ایک طرف ازادی و حریت بهی هاتهه آگئی' دوسری طرف مدتوں کی عداوت کو پهولنے پهلنے کا موقعه بهی ملگیا :

چه خوش بود که بر آید به یک کرشمه دو کار

(۳) اور یا پهر ایک شریف آدمی کی طرح' جسکی ایک هی زبان هوتی هے' ان لوگوں کی بهی اصلی راے یہی تهی اور یہی هے - اور اس کار روائی میں وہ سب کے سب برابر کے شریک و حصه دار تهے - پس اب اُس کار روائی کا جو نتیجه هو' اسمیں بهی انهیں اپنا اپنا حصه لینا چاهیے -

عقل و درایة کہتی هے که اِن تین صورتوں کے سوا اور کوئی چوتهی صورت نہیں هو سکتی - اب اگر پهلی صورت هے ' اور محض عالم خوف و هراس میں ان بزرگان قوم اور علماے دین نے اس کار روائی میں شرکت کی تهی ' تو مولانا شبلی علانیه اس سے منکر هیں ' اور معامله غیر حاضر اور غیر شریک لوگوں کے قلم سے منسوب کیا جا رہا هے - پهر کیا وجه هے که خود ان لوگوں کی زبانوں پر مہریں لگ گئی هیں ؟ کیوں نہیں منشی احتشام علی اپنی مل سے ' مولانا سید عبد الحی اپنے مطب سے ' اور مولانا عبد الباری اپنے حلقۂ درس سے باهر تشریف لاتے اور اپنی مجبوری و بے بسی' و عالم هراس' و خوف جان و مال کا افسانۂ غم انگیز اور داستان گریه اور اپنی معتقد اور ارادت کیش قوم کو سنادیتے ؟ مجلس کو ابهی چند صدیاں نہیں گذری هیں اور اُس کے شرکاء کی زبانیں اب تک مفلوج نہیں هوئی هیں - یه کیا هے که اسکے متعلق لوگوں کو عالم تذبذب میں رکها جارها هے ؟ کیوں نہیں وهی لوگ اپنے قلم سے چند سطریں لکهکر شائع کردیتے هیں' اور بتلا دیتے هیں که همارا دامن اس دهبے سے بالکل پاک هے' تاکه قوم کو ایک انقطاعی راے قائم کرنے کا موقعه ملے ؟

اصل یه هے که ندوہ کے اندرونی حالات ایک عرصے سے اسکے مقتضی تهے که پبلک میں لاے جائیں - لوگوں کو ابهی اصلیت معلوم نہیں هے لیکن اب ضرور هو هی کر رهیگی - لوگوں کو اس امر پر غور کرنا چاهیے که ایک کار روائی ایک جماعت نے کی - پهر اگر وہ نفرین کی مستحق هے ' تو سب اسکے مستوجب هیں ' اور تحسین کی مستحق هے تو سب کے حصے میں آنی چاهیے - کیا سبب هے که تمام بار ایک هی شخص کے اوپر ڈالا جا رہا هے ' اور اور لوگ اس طرح دامن بچا کر الگ هو رهے هیں' گویا ان مرفوع القلم بچوں' اور معصوم قدوسیوں کو اس سے کوئی سروکار هی نہیں !!

تین جماعتیں

اور ایک خطرۂ عظیم

حقیقت حال یه هے که اس واقعه نے مختلف پہلو' اور مختلف جماعتوں کی دلچسپی حاصل کرلی هے -

ایک جماعت تو اُن لوگوں کی هے جنکو اشخاص سے بحث نہیں ' اصل کار روائی کو قابل اعتراض سمجهتے هیں اور جن لوگوں نے کی هے ' خواہ وہ کوئی هوں' انکو قابل مواخذہ یقین کرتے هیں - یه جماعت باهر کے عام لوگوں کی هوگی ' اور فی الحقیقت وهی راستباز اور اسلامی ازادی کا اپنے دلوں میں سچا درد رکهنے والی جماعت هے - ایسے لوگوں کی قدر کرنی چاهیے ' اور خدا کا شکر بجالانا چاهیے که دو سال کی صداهاے حریت نے ایسے لوگوں کی ایک جماعت مخلصین پیدا کردی اور یه سب سے بڑا احسان الهی هے - آج اسلام کو جتنی توقعات هیں ' وہ اسی جماعت اور ایسے هی حریت خواهوں سے هیں - فکثر الله سبحانه امثالهم -

دوسری جماعت بندگان اغراض و اهواء کی

دوسری جماعت اُن چند خاص اشرار و مفسدین کی هے' جن بندگان اغراض نے نه تو آزادی و حریت کا کبهی خواب دیکها هے' اور نه مسئلۂ جهاد اور مسائل اسلامیه کی وقعت و شرف کے تحفظ کی انهیں کچهه پروا هے - ساری عمر یا تو فکر جاہ و مشغلۂ غرور و تکبر میں کٹتی هے ' یا محض بے حسی و عطالة کے اُس گهونسلے میں ' جہاں نه تو حریت کا کبهی تصور هوتا هے' اور نه عدم حریت کا - اس دنیا میں انهوں نے قدم هی نہیں رکها -

لیکن ساتهه هی ایک مدت مدید اور عرصۂ بعید سے مولانا شبلی سے تخالف وتعاند هے ' اور بوجه اپنے کسی خاص معاملے کے ' یا معاملات ندوہ کی اندرونی سازشوں کے ' یا اپنے عدم فروغ و داغ محرومی شہرت و ناموری کے ' یا عدم تغلب معاملات ندوہ و دارالعلوم کے ' یا پهر کسی اور سبب و مقصد سے (اور ارباب اغراض و اهواء کا عالم مقاصد نفسانیه بے کنار هے) همیشه اپنی راتوں کی نیند ' اور دن کا کاروبار اس فکر و کاوش میں برباد کرتے آئے هیں که کسی طرح انکو شکست دیں اور قوم کی نظروں میں ذلیل و رسوا کریں ' اور اسکے لیے بارها مجاهدات و مقاتلات تک کر چکے هیں' لیکن همیشه ناکام و خاسر رهے هیں - اب چونکه خود مولانا شبلی کی غلطی اور تعجب انگیز کمزوری سے اس معاملے میں انکی شرکت و سعی وقوع میں آئی ' اور وقت اور موسم کے لحاظ سے پبلک اوپینین کا سہارا بهی معقول مل گیا ' تو ایک مخفی سازش کرکے اس واقعه کو پبلک میں پیش کردیا گیا ' اور چونکه ساتهه هی اُن پر بهی بعضۂ رسدی اسکا اثر پڑتا تها ' لہذا یه کوشش کی گئی که تمام بار انهی کے سر ڈالکر اور موجودہ دور ازادی سے فائدہ اٹها کر ' انکو قوم کی عدالت میں سزا دلوادو ' اور اسطرح سامنے آو که لوگ سمجهیں که جو کچهه هوا ' صرف مولانا شبلی هی کی حکام پرستی سے هوا ' اور یه آباء حریت' اور فدا کاران راہ جهاد و قتال' محض ازادی کی خاطر اور مسئله جهاد کے شرف کیلیے انکی مخالفت کر رهے هیں ' اور انکو اس بات کا نهایت درجه غم هے که گورنمنٹ کو معاملات ندوہ میں مداخلت کا موقعه کیوں دیا گیا ؟

حالانکه اِن لوگوں کا اس بارے میں جو کچهه حال هے' اسکا اندازہ اس سے کیا جا سکتا هے که جب سید رشید رضا لکهنو آے ' تو انکی صدارت سے اختلاف کرتے هوے منجمله اور وجوہ کے ایک سبب یه بهی کہا گیا تها " که ایک مصری شخص کے صدر بنانے سے گورنمنٹ ناراض هو جائیگی " اور مولوی خلیل الرحمن سہارنپوری

اگر یہ بھی نہیں تو پھر تیسری صورت کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہوسکتی - یہ امر قطعی ہے کہ اس بارے میں وہ برابر کے شریک مجلس و مشورہ تھے' اور جو راے مولانا شبلی کی تھی' وہی انکی تھی - اور جو کارروائی انہوں نے پسند کی' اسی کو مولانا شبلی نے بھی پسند کیا - اور یہ کوئی تقلیدی کارروائی' یا محض تعمیل حکم' یا عالم جبر و اکراہ کا تقیہ نہ تھا' بلکہ انکا اصلی عقیدہ' اور انکے ایمان و ضمیر کا فیصلہ' اور وہ بہر حال ایسی حالت میں ایسی ہی کارروائی کرتے' جیسی کہ انہوں نے کی - اور اسطرح کے پر آزمایش معاملات میں انکی راے کا سدرۃ المنتہی یہیں تک ہے !

(۳)

تیسرا سوال یہ ہے کہ اگر واقعی یہ تمام کارروائی صرف مولانا شبلی ہی نے کی' اور اور لوگوں کو بجبر اسمیں شریک کیا' اور حسب بیان مضامین مطبوعہ' صرف ایک وہی اس تمام کارروائی کے ذمہ دار ہیں' تو ایسی صورت میں انکی نسبت کیا راے قائم کی جاے ؟

اسکا جواب دیچکا ہوں' اور پھر دیتا ہوں کہ اس صورت میں انکو جسقدر الزام دیا جاے صحیح ہے' اور وہ یقیناً اسکے مستحق ہیں -

لیکن گذشتہ سطور سے ناظرین کرام پر واضح ہوگیا ہوگا کہ جس قدر مواد اس معاملے میں پبلک کے سامنے لایا گیا ہے' وہ انکی تنہا ذمہ داری کے لیے کافی نہیں - واقعات صاف شہادت دے رہے ہیں کہ پانچ ممبروں میں سے ہر شخص شریک کار اور مساویانہ رکن مشورہ تھا' اور اب ندوۃ العلما کے تمام ارکان انتظامیہ باستثناے بعض اس کارروائی کو پسند کرتے اور اس سے متفق ہیں - اور انشاء اللہ جو اور کوائف آگے چلکر پیش کرنے والا ہوں' اس سے یہ امر زیادہ واضح ہوجائیگا - ایسی حالت میں جس وقت تک نئی شہادتیں اور بہم نہوں' اسکے خلاف راے قائم نہیں کی جاسکتی -

(٤)

چوتھا مبحث یہ ہے کہ اگر تمام اور لوگ شریک مساوی ثابت ہوجائیں تو پھر وہ کس سلوک کے مستحق ہیں ؟ اسکا جواب ظاہر ہے -

(۵)

اب رہی پانچویں بحث' یعنی یہ کہ کیا اور لوگوں کی شرکت کا ثابت ہوجانا' خود مولانا شبلی کو اس بارے میں بالکل بری الذمہ کردیگا ؟ اور کیا کوئی غلطی صواب ہوجاتی ہے' اگر اسکا کرنے والا ایک شخص نہیں بلکہ بہت سے ہوں ؟

اس وقت تک مسلمانوں کی جو روش ان امور میں رہی ہے' ندوہ کی نسبت گورنمنٹ کی جو بدگمانیاں عرصے تک قائم رہی ہیں' اسکی زندگی جس طرح گورنمنٹ کی فیاضی اور اسکے عطیہ پر ہے' اور جس درجہ گورنمنٹ کی کوی نئی بدگمانی اسکے لیے مضر ہوسکتی ہے' نیز ندوے کے مقاصد جس طرح محدود' اور وہ ایک محض تعلیمی جماعت ہے' یہ' اور اس طرح کے تمام امور' اسمیں کوئی شک نہیں کہ اس طریق عمل میں مولانا شبلی' مولانا عبد الباری' مولانا عبد الحی' منشی احتشام علی' اور مسٹر ظہور احمد کی متفقہ کارروائی کیلیے ایک وجہ عذر و مجبوری ضرور ہیں - اور اسی طرح خاص مولانا شبلی کیلیے بھی' جو ندوے کی از سرنو زندگی کے اور اسکے کام کے چلنے کا باعث ہوے' اور گورنمنٹ کی بدگمانی کو دور کرایا' لیکن تاہم یہ عذر اور مجبوری عام طور پر آجکل کے کام کرنے والوں کیلیے ہو تو ہو' لیکن میرے عقیدے میں تو کوئی مجبوری اور عذر نہیں ہے - اصول کی پابندی ہر شے سے بالا تر ہے' اور دنیا کی کوئی مجبوری اسکے لیے مجبوری نہیں ہوسکتی - اگر ایسا نہو تو دنیا میں اصول کی عزت ہمیشہ کیلیے مدفون ہوجاے - اس مضمون کا شائع ہونا اگر ایک غلطی تھی تو وہ ہوگئی تھی - اب اسپر اسقدر گھبرانا اور پریشان ہونا بالکل فضول تھا - گورنمنٹ اگر ندوہ سے اپنا عطیہ چھین لینا چاہتی ہے تو چھین لے - اسکی عمارت میں ہل پھرا دے' لیکن ہم اپنے اصول کو کیوں ہاتھ سے دیں ؟ اصولاً کسی کارروائی کی بطور خود حکام کو اطلاع دینا' انکو مداخلت کی دعوت دینا ہے' اور یہ سخت کمزوری' اور اپنے ہاتھوں اپنے عزت عمل کو نقصان پہنچانا ہے -

یہ کمزوری سب سے ہوئی' لہذا مولانا شبلی کہ اسمیں شریک تھے' ان سے بھی ہوئی - اور لوگ اگر اسطرح کی کارروائی کیلیے طیار تھے' تو انکی غلطی اور کمزوری تھی' لیکن مولانا شبلی کیلیے تو یہ کوئی مجبوری نہ ہوئی کہ چونکہ فلاں فلاں آدمی کمزور تھے' پس انکی کمزوری و غلطی بھی صواب ہوگئی -

وہ فرماتے ہیں کہ نواب اسحاق خاں صاحب اور اکثر ارکان ندوہ اس سے متفق ہیں' لیکن میں بادب عرض کرونگا کہ ہوں' انسے توقع ہی کس کو تھی ؟ توقع تو ہم آپسے رکھتے ہیں' اور آپکو معلوم ہے کہ انسان کیلیے سب سے بڑی درد انگیز بات اسکے توقعات کی ناکامی ہے -

* * *

ان امور کے طے ہوجانے کے بعد اب مندرجۂ ذیل پہلو بحث کے باقی رہگئے :

(۱) مضامین میں دیگر جزئی حالات' مثلاً جلسۂ انتظامیہ کے مباحث و تجویز و ترمیم جس انداز سے بیان کیے گئے ہیں' وہ بھی صحیح ہیں یا نہیں ؟

(۲) جبکہ مولوی عبد الکریم صاحب کی نسبت ایک یا دو ہفتے کی معطلی کی سزا کا فیصلۂ ارکان خمسہ منسوخ کردیا گیا تھا' تو یہ چھہ ماہ کی سزا پھر کیوں بخوشی و خرمی بغیر ہیچ گونہ بحث وانکار دیدی گئی ؟ اور کیا ڈپٹی کمشنر صاحب نے خود اس کی اطلاع دی' یا بعض لوگ اس بارے میں انکے پاس دوڑے ہوئے گئے اور ایک وجہ تقرب پیدا کرکے اس حکم سزا کا تحفہ اپنے ہمراہ لاے ؟ اگر گئے تھے تو وہ کون کون بزرگ تھے ؟

(۳) جبکہ خود ارکان ندوہ کی قرار دی ہوئی سزا کو منسوخ کردیا گیا تو پھر اب صرف ڈپٹی کمشنر صاحب کے حکم سے' اور مولوی عبد الکریم صاحب کو ایک ہفتے کی سزا سے بچا کر' چھہ ماہ کی سزا میں مبتلا کر دینا' کیا معنی رکھتا ہے ؟ اور یہ کن لوگوں کی کارستانی ہے ؟

ان امور پر آئندہ نمبر میں بحث کرونگا کہ مضمون بہت بڑھگیا - و نسأل اللہ تعالی ان یہدینا سواء السبیل -

---

ہفتہ جنگ

۲۳ - اپریل کو سٹنجی (دار السلطنت جبل اسود) سے سرکاری طور پر اطلاع دیگئی تھی کہ ۲۱ - ماہ حال کی رات کو سقوطری پر حملہ کیا گیا - جنگ رات بھر ہوتی رہی - سنگینیں استعمال کی گئیں تھیں - ۲۲ - کی صبح کو ترکوں نے مخالفانہ حملہ کیا اور وہ پسپا کردیے گئے - سقوطری کا سقوط قریب ہے - پھر اسی دن دوسرا تار آیا کہ سقوطری ساقط ہو گیا - سقوط سقوطری کی خبر نے بقول ریوٹر حلفاء کے دار السلطنتوں میں وحشی ترین مظاہرۂ مسرت کو حرکت دی - شہروں کو آراستہ

پس ان لوگوں کو نہ تو آزادی کی اتنی پڑی ہے کہ اسکے لیے آسمان کو سر پر اٹھائیں ' نہ مسئلہ جہاد کے شرف کی ' بلکہ جہاد کا لفظ تو انکے لیے ایک عفریت خونخوار ہے ' جسکی ایک جھلک دیکھتے ہی انکو لرزۂ شدید کا بخار چڑھ جاتا ہے ' اور اس لفظ کے توحش کی وجہ سے آج جسقدر مشکلیں پیدا ہوتی ہیں ' وہ سب کی سب اسی جماعت کی پیدا کی ہوئی ہیں - البتہ چونکہ آزادی اور صداقت کی نئی تحریک سے انپر ایک کوہ غم ٹوٹ پڑا تھا ' اور اسکی ترقی کو روکنے کیلیے راتوں کو بستروں پر عالم اضطراب میں لوٹتے ' اور دن کو فکر تدابیر و تجاویز سے اپنے دماغوں کو تھکاتے تھے ' اسلیے یہ معاملہ انکے لیے ایک نعمت غیر مترقبہ ہوگیا ' اور اسکو انہوں نے قوم کے ارتجاع و تقہقر کیلیے ایک آلۂ کار بنا لیا -

ایسی حالت میں ' میں قوم کو (جو اپنے نئے دور آزادی میں ابھی بالکل نو آموز اور سادہ لوح ہے) اس خطرۂ عظیم سے باخبر کردینا ضروری سمجھتا ہوں ' جو اسکی راہ میں سنگ گراں بنکر حائل ہو جا سکتا ہے - میں نے (یونیورسٹی ڈیپوٹیشن) کے معاملے میں آواز بلند کی تھی ' مگر لوگوں نے اغماض کیا ' اور پھر بالآخر جب آنکھیں کھلیں تو اصلیت منکشف ہوئی - آج میں پھر از سر تا پا صداء یقین و حقیقت بنکر آواز بلند کرتا ہوں کہ یہ ایک سخت فتنۂ فساد ' اور فریب ضلالت ہے ' جو قوم کو دیا جا رہا ہے ' اور اس سے مقصد صرف یہ ہے ' کہ ایک شخص کو قوم کی نظروں سے گرا کر ' اسکے ذریعہ اصل تحریک کو بھی نظروں سے گرا دیا جاے : اولٰئک حزب الشیطان ' الا ان حزب الشیطان هم الخاسرون (۵۹ : ۲۰)

قوم کو یاد رکھنا چاہیے کہ کوئی صداقت اور راستی اسلیے صداقت نہیں ہے کہ زید اسکا داعی ہے ' یا عمر نے اسکا ساتھ دیا ہے ' بلکہ سچ صرف اسی لیے سچ ہے ' کہ وہ سچ ہے ' اور اگر تمام دنیا اس سے منہ موڑ لے ' جب بھی اسکی صداقت میں بال برابر فرق نہیں آ سکتا -

پس اگر واقعہ کی وہ صورت بالکل تسلیم کر بھی لی جاے ' اور یہ ثابت و متحقق ہو جاے کہ سخت سے سخت الزامی بیان جو اس بارے میں شائع ہوے ہیں ' وہ بھی حرف حرف صحیح ہیں ' جب بھی اس معاملے کا جو کچھ اثر پڑسکتا ہے ' صرف مولانا شبلی پر ' نہ کہ اس صداقت پر ' جسکی انہوں نے صدا بلند کی تھی - میں کہتا ہوں کہ ایک انسانی وجود کی کیا ہستی ہے ؟ اگر کروروں انسانوں سے بھی اس راہ میں لغزش ہوجاے ' تو بھی اسکی صداقت کی عزت پر کوئی بٹہ لگ نہیں سکتا - اے بے خبرو ! راستی کبھی بھی اشخاص کی پابند نہیں رہی ہے ' اور نہ اشخاص کی بحث سے اسکی حقیقت متاثر ہوسکتی ہے ' ولنعم ما قیل :

گر من آلودہ دامنم چہ عجب
همہ عالم گواہ عصمت اوست

اگر یہ لوگ واقعی اپنے بیان میں سچے تھے ' اور محض اصول کی خاطر میدان میں آئے تھے ' تو انکو چاہیے تھا کہ اپنی بحث کو صرف اصل معاملہ ' اور مولانا شبلی اور دیگر شرکاء کار تک محدود رکھتے ' اور جس سختی و تشدد سے چاہتے ' اسپر بحث کرتے - ایسی حالت میں وہ مستحق تھے کہ انکی عزت کی جاتی ' اور قوم انکی آزاد خیالی اور اصول پسندی کا اعتراف کرکے شکر گذار ہوتی - لیکن جب ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ اس آخری جماعت نے مولانا شبلی کے واقعہ کو ایک آڑ بنالیا ہے ' اور اسکے پیچھے اپنی قدیمی غلامی کی تعلیم کو لیے کھڑی ہے ' تاکہ ذرا بھی اس شور و غوغا سے قوم کی راے اور استقامت میں تزلزل پیدا ہوتے دیکھے تو فوراً اسکا طوق پھر دو سال کے بعد قوم کی گردن میں ڈالدے ' پھر ایسی حالت میں میرے لیے حسن ظن قائم کرنے کا کوئی موقعہ نہیں ' اور قوم کی آزادی و استقامت ' اور قوت تمیز و ادراک کیلیے ایک سخت آزمایش درپیش -

قوم کو چاہیے کہ خدا کیلیے اس فریب سے اپنے آپکو بچاے - نہو کہ جس دلدل سے خدا خدا کرکے اسکے قدم نکلے ہیں ' اس نازک ترین دور مصیبت اسلامی میں (کہ اسلام اپنے ہر فرزند سے استقامت کا طلبگار ہے) پھر اسی دلدل میں گرفتار ہوجاے اور چند اشخاص کی وجہ سے اصل اصول ہی کو ہاتھ سے دیدے !!

میں نے لکھنؤ کی فاونڈیشن کمیٹی کے اجلاس میں کہا تھا کہ تم نہ جناب راجہ صاحب محمود آباد کو دیکھو ' نہ میجر صاحب کو ' اور نہ کامریڈ اور الہلال کو ' بلکہ صرف اصول اور راستی پر نظر رکھو - اسی پر اعتماد کرو اور اسی کا ساتھ دو - آج میں پھر اسی آواز کو دہراتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اشخاص کی بحث سے متاثر و مرعوب نہو - میں پوچھتا ہوں کہ اگر خود الہلال ' جو دس ماہ سے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی دعوت دے رہا ہے ' اگر استیلاء ہواء نفسانی سے ٹھوکر کھا کر راہ ارتداد اختیار کرلے ' اور صداقت و حریت کی جگہ غلامی و باطل پرستی کے طرف بلاے ' تو کیا پھر تم الہلال کے گرنے سے خود بھی گر جاؤ گے ؟ فالحذر ' الحذر ' الحذر ' ایها المسلمون الغافلون ! ولا تکونوا کالذین تفرقوا من بعد ما جاء هم البینات ' اولئک هم الخاسرون !!

مولانا کے اس معاملہ کو جس صورت میں ظاہر کیا گیا ہے ' حالات شہادت دے رہے ہیں کہ وہ اصلیت سے یقیناً مختلف ہے اور اس وقت تک مختلف سمجھا جائیگا ' جب تک کہ دیگر شرکا اپنے مستور چہروں سے برقعہ ہٹا کر باہر نہ آئینگے ' لیکن (جیسا کہ میں آگے چلکر بحث دفعہ ۵ - میں بالتفصیل لکھونگا) اسمیں کوئی شک نہیں کہ دیگر اشخاص کی شرکت مساوی ثابت ہونے کے بعد بھی میرے عقیدے میں مولانا سے غلطی ہوئی - غلطی ہوئی ' اور افسوس کہ غیر متوقع غلطی ہوئی - لیکن میں تو یہاں تمام بیان کردہ صورت واقعہ کو تسلیم کرکے کہتا ہوں کہ اگر ایسا بھی ہو تو اس سے کیا ہوتا ہے ؟ ایک شخص یا جماعت کی لغزش قوم کو اسکی صراط مستقیم سے کیوں ہٹا دے ؟

* * *

اور اگر پہلی صورت نہیں بلکہ دوسری صورت ہے - تو ہم ایک مرتبہ چاہتے ہیں کہ ان بزرگان ملة کے روے مبارک کی زیارت کرلیں ' جو اپنے چہرے پر غازۂ نفاق کی ایک غلیظ تہ جماتے ہوے نہیں شرماتے ' اور ایک طرف تو آج غلغلۂ اسلام پرستی کا ساتھ دے رہے ہیں ' اور دوسری طرف کفر پرستانہ تجاویز و احکام کی تدوین و نفاذ میں بھی شریک کار و رکن مجلس رہچکے ہیں ! یہ کیسی عجیب بات ہے کہ جو لوگ مولوی عبد الکریم کے جرم کی تشخیص کرنے ' اور انکے لیے فیصلۂ سزا کے لکھنے کی فل بینچ پر بیٹھے تھے ' وہ ایک طرف مجرم کو سزا دیچکے ہیں ' اور دوسری طرف آج مجرم کی حمایت و فریاد رسی کیلیے اپیل بھی کرانا چاہتے ہیں ؟ اس سے بھی عجیب تر یہ کہ جن ججوں نے سزا کا حکم سنایا ہے ' وہی آج مجرم کے وکیل بھی بن بیٹھے ہیں ؟ ان هذا لشیء عجاب !!

الہلال

۲۲ - جمادی الاولی ۱۳۳۱ ہجری

— * —

(بہ ذیـل مقـالات)

— * —

صفحـــة من تاريخ الحـــرب

مدافعـة محصورين

— * —

بہ تذکـرۂ محـاصرۂ ادرنہ

(۲)

محـــاصرۂ قـــرطـاجــنـــہ

قرطـاجنـہ کي مختصر تاريخ

حضرت مسیح کے ظہور سے ۲۴ - سو برس پیشتر شام کے سواحل غربي پر ایک نئي ایشیائي سلطنت کي بنیاد پڑي تھي ' جو بحر ابیض اور جبل لبنان کے درمیاني شاداب اور خوش منظر حصے پر واقع تھي -

کنعاني نسل کي ایک جماعت نے اس زمین کو اپنا مقر مملکت بنایا تھا - وہ تاریخ میں (فینیقیا) کے نام سے مشہور ہیں -

فینیقیوں نے تھوڑے ہي دنوں کے اندر سمندر کے قرب سے کامل فائدہ اٹھانا شروع کردیا - انھوں نے بحري جنگ کي قوت پر سب سے زیادہ توجہ کي - کشتیاں ' اور بڑے بڑے باد باني جہاز بنائے ' اور بحر ابیض و احمر اور بالٹک و محیط (اٹلانٹیک) کے بڑے بڑے ساحلوں اور جزیروں میں اپني نو آبادیاں قائم کرکے' صنعت و تجارت ' تمدن و علوم قدیمہ میں اسدرجہ ترقي کي' کہ رومۃ الکبری کي حکومۃ عظیمہ کو انکے عظمت و اقتدار کا اعتراف کرنا پڑا -

غالباً قدیمي متمدن قوموں میں صرف فینیقي ہي ایک ایسي قوم گذري ہے' جو مثل آجکل کي متمدن قوموں کے' جنگ و حکمراني ہي کے ذریعہ نہیں ' بلکہ تجارت و استعمار (۱) کي قوت سے ایک بہت بڑي مملکت کي مالک ہوگئي تھي -

انکا دار الحکومت (صیدا) تھا ' جو آج بھي ولایت شام کا ایک با رونق شہر ہے -

سنہ ۸۳۰ - قبل مسیح میں (سور) کے پادشاہ نے طمع مال سے اپنے بہنوئي کو قتل کردیا ' کیونکہ اسکي نسبت مشہور تھا کہ چند قیمتي خزانے اُس نے پوشیدہ جمع کر رکھے ہیں - اسکي بہن (ڈیڈن) نے جب یہ حالت دیکھي تو مجبوراً (سور) سے نکل گئي ' اور جسقدر ذخائر طلا و جواہر لیجا سکتي تھي' اپنے ساتھہ لے لیا - ملک میں ایک خاص گروہ اسکے زیر اثر تھا ' اُس نے بھي ساتھہ دیا ؛ اور اس طرح ایک بڑي جماعت لیکر وہ (افریقہ) کے سواحل کا دورہ کرتي ہوئي اُس حصے میں پہنچي ' جو جزائر صقلیہ (سسلي) کے بالکل مقابل واقع ہے -

یہ جگہ اُسے بہت پسند آئي - اُس نے زمین کا ایک وسیع ٹکڑا قیمت دیکر خرید لیا - وہاں ایک نئے شہر کي بنیاد ڈالي ' اور اپنے ساتھیوں کے علاوہ ' اور لوگوں کو بھي صیدا اور سور سے بلاکر وہاں آباد کرانا شروع کیا - سنہ ۸۴۰ - قبل مسیح میں اسکي تعمیر جب اتمام کو پہنچي تو (کار تھیج) یعنے نئے شہر کے نام سے مشہور ہوا - اسي کا معرب (قرطاجنہ) یا (قرطاجہ) ہے ' جو عربوں کي زبانوں پر آکر متغیر ہوگیا ہے -

قبـــل از معــاصــرہ

تاریـــخ اجمـالـــي

لیکن کچھہ دنوں کے بعد جب قرطاجنہ کي شہرت پھیلي تو بادشاہ (گیریس) نے جو افریقہ کے بعض ساحلي خطوں پر قابض تھا ' اسپر قبضہ کرلیا ' اور دیدون کو مجبور کیا کہ اسکے ساتھہ عقد کرلے - دیدون نے عقد تو کرلیا ' لیکن اپنے پہلے شوہر کے سوگ میں قائم رہنے کا جو عہد کرچکي تھي ' اُسے نہ توڑا ' اور عقد کے بعد جب (گیریس) نے اسکي خوابگاہ میں آنا چاہا اور مصر ہوا ' تو اُس نے اپنے کپڑوں میں آگ لگادي - چند گھنٹوں کے بعد خاکستر کا ایک ڈھیر تھي !

دیدون کے بعد ایک ملکي حکومت وہاں قائم ہوگئي - سمندر کا کنارہ ابتدا سے انساني آبادیوں کیلیے ایک بہترین ذریعۂ ترقي تمدن ' اور موثر ترین محرک تجارت و تبادل اشیا و صنائع رہا ہے - خوش قسمتي سے نئي آبادي کو سب سے بڑا وسیع ساحلي موقعہ ملا تھا ' اسلیے تھوڑے ہي عرصے میں اسکے تاجر اکناف عالم میں پھیل گئے ' اور مدني اور صناعي ترقیات نے ملک کو سرسبز اور متمول کردیا -

وہ اپنے ابتدائي دور ہي میں بحر ابیض متوسط کا ایک سب سے بڑا تجارتي بندرگاہ اور بحري ایستگاہ مراکب (۱) تسلیم کیا جاتا تھا -

رفتہ رفتہ قرطاجنہ نے ایک بہت بڑي جمہوري دولۃ کي صورت اختیار کرلي - افریقہ کے تمام ساحلي مقامات اور جزائر اسکے زیر حکومت آگئے - سواحل مراکش ' تیونس ' الجزائر ' اور موجودہ زمانے کي تاریخ مدافعـۃ حرب کا مشہـور ترین خطـہ ' یعنے (طرابلس الغرب) ' یہ تمام افریقي شہر قرطاجنہ کے زیر فرمان تھے -

بحر ابیض کے اکثر جزیروں پر اُنھوں نے فوجکشیاں کیں اور بحري قواے جنـگ کے ساتھہ حملہ کیا - مالٹا اور سارا ڈینیا پر انکي فتح یابي کے واقعات طول طویل ہیں -

رومیـــوں سے جنـگ کا آغـاز

جزیـرۂ صقلیہ (سسلي)

جزیرۂ صقلیہ (سسلي) اُس وقت روماني دولۃ عظیمہ کے

---

(۱) نو آبادیوں کو عربي میں مستعمرات کہتے ہیں اور نئے مقاموں پر آباد ہونے کو استعمار - اس لفظ کو اردو میں رائج ہونا چاہیے - نو آبادي بوجہ مرکب ہونے کے جمع و اضافت اور ترکیب کي حالت میں نہایت ناموزوں ہو جاتا ہے - میں اکثر اخباروں میں دیکھتا ہوں کہ لوگ " نو آبادیہا " لکھا کرتے ہیں - یہ ذوق سلیم سے کس قدر بعید ہے !

(۱) موجودہ فارسي میں " اسٹیشن " کو " ایستگاہ " کہتے ہیں - یہ شاہ ناصر الدین کي ترکیب ہے مگر عام طور پر رائج ہوگئي ہے - مراکب یعنے جہاز ' پس جہازوں کے بحري قیام گاہ وقت کیلیے ' میں سمجھتا ہوں کہ یہ ترکیب اچھي ہوگي - اردو میں اسکے لیے کوئي خاص لفظ نہیں ہے -

کیا گیا' کثرت سے شراب پی گئي' سازکے نغموں پرناچے' شراب کي اسقدر کثرت تھي کہ گلي کوچوں میں بھي پھرتي تھي - ارباب اتحاد ائتلافي میں بھي غیر معمولي جوش پھیل گیا - ریوٹر کا بیان ہے کہ سقوطري میں جبل اسود کي فوج نے ۱۲۰ - عثماني توپیں گرفتار کیں - شاہ نکولس نے فوج کو رائفلیں رکھنے کا حکم نہیں دیا کیونکہ اسمیں وفادار (!) البانی بھي تھے -

شاہ نکولس مکان کے برآمدے پر آیا اور مبعوثین حلفاء سے بغلگیر ہوا - کل شہزادہ ڈانیلو سٹنجي پہنچ گیا اور ایک پر خروش جوش کے ساتھ شاہ کو سقوطري کي کنجي دي - پھر جلوس ترتیب دیا گیا جو گرجا گیا اور راستہ میں لوگوں نے پھول پھینکے -

اسباب سقوط

سٹنجي کے تار اسباب سقوط کے باب میں خاموش تھے مگر اسلوب بیان ایسا اختیار کیا گیا تھا' جس سے معلوم ہوتا تھا کہ سقوطري کو جبل اسود کے حملہ نے ساقط کیا -

۲۹ - کو قسطنطنیہ سے سرکاري طور پر سقوط کي اطلاع دیگئي' اس اطلاع میں وجہ سقوط غذا کي نا داري بیان کي گئي - یہ اطلاع ان فقروں پر ختم ہوئي تھي : " فوجوں نے اپنے اسلحہ' توپیں' اور رسد' اپنے ھي پاس رکھي' اور انکو سین جیواني سے جہاز پر سوار ہونے کي اجازت دیدي گئي " - یہ فقرے خلش انگیز تھے -

محافظ فوج نے ایسي طویل اور مردانہ وار مدافعت کي تھي' جس سے جبل اسود کے تمام سرچشمہ ہاے قوت خشک ہوگئے تھے اور مجبوراً سرویا سے مدد لیني پڑي تھي' پس یہ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ ایسا عدو اندر جب قابو میں آجاے' تو اسکو یوں چھوڑدیا جاے' اور پھر لطف یہ کہ مع ذخائر و اسلحہ ! سٹنجي کے تار میں صرف اسلحہ کے نہ لیے جانے کا ذکر تھا - رسد کا ذکر نہ تھا - اسلحہ نہ لیے جانے کي جو وجہ بیان کي گئي تھي ' وہ یہ تھي کہ فوج میں وفادار البانی بھي تھے - ظاہر ہے کہ یہ وجہ طفل فریبي سے زیادہ وقعت نہیں رکھتي - البانیوں کي وفاداري تو اسي سے ظاہر ہے کہ وہ کفار (ترکوں) کي طرف سے جبل اسود کا مقابلہ کر رہے تھے - اور اگر فرض بھي کرلیا جاے کہ البانی وفادار تھے' تو کیا چند وفاداروں کے طفیل میں ان تمام کفار کو مع اسلحہ جانے کي اجازت دیدي گئي' جن سے یورپ کو پاک کرنے کے لیے اعلان جنگ کیا گیا تھا ؟ اصل یہ ہے کہ سقوط کا باعث حملہ نہیں' بلکہ ایک سازش تھي' جس کي اطلاع ۲۸ - کو ریوٹر نے دي ہے - ریوٹر کا بیان ہے کہ حملہ اور تسلیم' دونوں طے شدہ تھے - بلغراد سے اس مضمون کا ایک تار ڈیلي ٹیلیگراف کو بھي موصول ہوا ہے کہ اسد پاشا اور جبل اسود میں ایک معاہدہ ہوگیا ہے ' جسکي رو سے موخر الذکر کے پاس طرابزش اور بوبانہ رھیگا ' اور سقوطري البانیہ میں شامل ہوجائیگا - وائنا کے اخبار لکھ رہے ہیں کہ اسد پاشا کي حرکت کے پیچھے ایک روسي سازش ہے !

وجہ معاہدہ

اسد پاشا ایک البانی سردار اور ایک دولتمند خاندان کا رکن ہے - تیرانا میں پیدا ہوا - اسکا باپ سلطان عبد الحمید کا یار تھا - خود اسد پاشا عہد حمیدي میں جندرمہ (مسلح پولیس) کا افسر ہوا - اسکے بعد یانیا کا کرنل بنادیا گیا - پھر عہد دستور میں بھي مبعوث منتخب ہوا - چھ ماہ تک وہ مدافعۂ سقوطري میں شریک رہا اور اب اس نے اپنے شاہ البانیہ ہونے کا اعلان کردیا ہے - پس اب وجہ معاہدہ ظاہر ہے -

---

معاہدہ اور دولت عثمانیہ

محاصرہ کو ۶ - ماہ ہوگئے تھے سقوطري کوئي ایسي جگھہ نہ تھي' جہاں سال در سال تک کے لیے سامان رسد جمع رکھا جاتا' پس اگر محاصرہ اور طول کھینچتا تو سقوطري یقیناً ساقط ہوجاتا' خواہ عدو کے خارجي کے حملے سے جیسا کہ ادرنہ میں ہوا' یا عدوے داخلي (نادارئ غذا) کے حملے سے' جیسا کہ پلونا میں ہوا' اور بالفرض اگر ساقط نہ ہوتا تو بھي دول البانیہ کو دلوادیتیں - بہرحال اب سقوطري دولت عثمانیہ کے قبضے میں نہیں رہسکتا تھا اسلیے اس معاہدہ سے دولت عثمانیہ کو نقصان کے بدلے ایک گونہ فائدہ ھي ہوا' یعني فوج' اسلحہ' اور رسد گرفتاري سے بچ گئي -

---

شرکاء سازش

بلغراد کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ شرکاء سازش اسد پاشا اور جبل اسود ہیں' وائنا کے اخبار اس پر روس کا اضافہ کرتے ہیں - یاد ہوگا کہ جب استقلال البانیا کا اعلان کیا تھا' تو اسوقت ظاہر کیا گیا تھا کہ اس کا بادشاہ عیسائي ہوگا - بلکہ بعضوں نے تو یہاں تک لکھا تھا کہ پروٹسٹنٹ ہوگا - یوں تو خود استقلال ھي عیسائي حکومت کي پر فریب تعبیر تھي مگر ایک عیسائي کے بادشاہ ہونے کے بعد تو البانیا خالص عیسائي حکومت ہوجاتا - ممکن ہے کہ ان واقعات کو پیش نظر رکھکے دولت عثمانیہ بھي اس سازش میں شریک ہو' بلکہ عجب نہیں کہ دولت عثمانیہ کي ترغیب یا اجازت سے اسد پاشا نے یہ معاہدہ کیا ہو -

---

تخلیہ سقوطري

خبر سقوط نے وائنا' برلن' اور روما میں عالمگیر بیچیني پیدا کردي - آسٹریا نے دول کے نام ایک سرکلر شائع کیا جسمیں درخواست کي کہ دول اپنے فوجي رعب کو برقرار رکھنے کي کوشش کریں - آسٹریا نے یہ بھي تجویز کیا کہ اینٹي ویریا' سین' جیواني اور ڈي میڈوا کا بین القومي محاصرہ کرلیا جاے - اور اگر یہ نہ ہوسکے تو تنہا آسٹریا محاصرہ کریگي -

۲۷ کو - وائنا کے تار میں بیان کیا گیا کہ اگر دول متحدہ کارروائي کرنے میں ناکام ہوئیں تو آسٹریا تنہا کارروائي شروع کردیگي کاونٹ وان برچٹولڈ اور جنرل وان ہوایٹزنڈارف وزیر جنگ دو گھنٹہ تک شاہنشاہ آسٹریا سے گفتگو کرتے رہے - یہ بھي بیان کیا گیا ہے کہ جرمني نے آسٹریا کي مدد کا وعدہ کیا ہے -

۲۸ - کو ریوٹر نے اطلاع دي کہ دول نے جبل اسود کو متفقہ یاد داشت بھیجي ہے' جسمیں اعلان کیا گیا ہے کہ جسقدر کم مہلت میں ممکن ہو فوراً سقوطري خالي کردیا جاے اور بین القومي بیڑے کے قائد کو حوالہ کردیا جائے - فوري جواب مانگا گیا ہے - اس یاد داشت کے جواب میں جبل اسود نے قانوني طور پر یہ اعتراض کیا ہے کہ یہ فرمایش غیر منصفانہ اور ظالمانہ ہے -

کیا عملي طور پر جبل اسود نے یاد داشت کو منظور کرلیا ہے ؟ اس کا جواب بھي قطعي طور پر نہیں دیا جاسکتا' مگر وائنا سے سرکاري طور پر اطلاع دي گئي ہے کہ شہزادہ ڈانیلو اور جبل اسود کي فوج سقوطري سے شمال کي طرف روانہ ہو رہي ہے - اب سقوطري میں کل فوج' صرف پیادوں کي پانچ بٹالین ہیں -

شاید کسي قوم ' اور کسي فرد نے اس تفاني و ثبسات ' اور شجاعت و بسالت کے ساتهه اپنے ملک و قوم کي مدافعت نه کي هوگي ' جیسي اعصار سالفه کے اس عظیم الشان نامور (هنے بال) کي نضرۃ حربیه سے ظهور میں آئي !

رومیوں کي خصوصیت نهیں ' سچ یه هے که اهل قرطاجنه کي تاریخ دفاع تمام تاریخ حرب عالم میں اپني موثر خصوصیات کے لحاظ سے ممتاز هے !

رومي هزیمت

(هنے بال) کے تفصلي حالات کا یه موقعه نهیں - اسنے اپنے ملک کو رومیوں کي غلامي سے نجات دلاني چاهي ' اور اهل قرطاجنه کي قومي و وطني زندگي کي افسرده آگ کو مشتعل کردیا - رومي اپني حکومت و عظمت کے گهمنڈ میں مغرور تهے ' اور اپنے اختلافات و نزاعات میں بے خبر پڑے تهے که قرطاجنه سے ایک جرار لشکر (هنے بال) کي ریاست میں نکلا ' اور فتح و نصرت کے ایک سیلاب کي طرح چاروں طرف پهیل گیا - رومیوں نے بڑي بڑي عظیم الشان فوجي قوتیں هر طرف سے روانه کیں ' لیکن کوئي قوت اس سیلاب رواں کو روک نه سکي - اهل قرطاجنه شهروں کو فتح کرتے هوے یورپ کي سرحد کو عبور کرگئے ' یہاں تک که کوه هاے الپ تک پهنچ گئے ' اور اس عزم اور مستعدي کے ساتهه روم کا محاصره کرلیا که قریب تها که اسکو فتح کرلیں !

یه محاصره سنه ۲۱۸ - قبل مسیح کا ایک عظیم الشان واقعه سمجها جاتا هے -

اسکے دوسرے هي سال (یعني ۲۱۷ - قبل مسیح میں) رومیوں سے متعدد عظیم الشان معرکے هوے ' اور هر معرکے میں سخت برباد کن شکستیں دیں - علی الخصوص واقعۂ میدان (کان) ' جسمیں ستر هزار رومي قرطاجیوں کے هاتهه سے مقتول هوے ' اور تمام روم عظیم میں اس شکست نے ایک تهلکه مچا دیا - لوگ (هنے بال) کے نام سے لرزتے تهے ' اور اسکے حملے کے تصور سے کانپ اٹهتے تهے !

شکست بعد از فتح !

یه ایک بهت بڑي مهلت تهي ' جو قدرت الهي نے اهل قرطاجنه کو دي تهي ' تا که وه غیروں کي غلامي سے اپنے تئیں آزاد کرلیں ' اور وه هر قوم کو اپني توفیق بخشي سے سنبهلنے اور زنده رهنے کي همیشه مهلت دیتي هے ' لیکن جیسا که تاریخ کا هزارها ساله تجربه بتلاتا هے ' انهوں نے اس مهلت کي قدر نه کي ' اور (هنے بال) کي کامیابیوں ' اور عظیم الشان فتح یابیوں نے اهل قرطاجنه کو مغرور کردیا - وه آخري فتح کے نشۂ تهور کے متحمل نهو سکے ' اور اپني طاقت اور دشمن کے ضعف کے یقین نے انکو بے پروا اور سرشار کردیا -

قوموں کے عروج واقبال کا یه دور همیشه دنیا میں یکساں رها هے اور یکساں هي نتائج اس سے پیدا هوے هیں - مدتوں کي غفلت اور عطالت کے بعد جوش اور مستعدي کي روح پیدا هوتي هے ' اور تهوڑے هي عرصے کے اندر انکو زمین پر ممتاز بنا دیتي هے - لیکن پهر کامیابي کا گهمنڈ ' فتح یابیوں کا غرور ' اور عزت و شوکت کي بے فکري کے جراثیم مهلکه ان میں پیدا هو جاتے هیں - وه دشمنوں کو حقیر سمجهه لیتے هیں ' اپني قوت و طاقت پر اعتماد کرلیتے هیں ' جوش و مستعدي کي جگه قناعت اور عطالت پیدا هو جاتي هے - پهر محنت و جاں فشاني کي جگه عیش و نشاط اور فسق و فجور میں مبتلا هو جاتے هیں - یه حالت زوال کا پیش خیمه هوتي هے ' مگر پهر بهي قدرت الهي تنبه و اعتبار کي فرصتیں دیتي هے ' اور بیداري کي صدائیں بلند هونے لگتي هیں - خوش بخت قومیں اس سے عبرت پکڑ کے سنبهل جاتي هیں ' پر بد بختوں کیلیے تباهي و هلاکت کے سوا کچهه نهیں هوتا :

و اذا اردنا ان نهلک قریة امرنا مترفیها ' ففسقوا فیها ' فحق علیها القول ' فدمرناها تدمیرا (۱۷ : ۱۷)

اور جب هم کو کسي آبادي کا هلاک کرنا مقصود هوتا هے تو هم اسکے خوش حال لوگوں کو اپنا حکم بهیجتے هیں ' پر وه نهیں مانتے اور نا فرمانیوں میں مبتلا هوجاتے هیں - جب ایسا هوتا هے تو پهر انپر هماري حجة تمام هوجاتي هے ' وه عذاب الهي کے مستحق هوجاتے هیں اور هم اس آبادي کو بربادیوں سے هلاک کردیتے هیں !

یهي حال اهل قرطاجنه کا هوا - اپني فتح یابیوں پر مغرور هوکر عیش و عطالت میں ڈوب گئے ' ادهر شکستوں اور بربادیوں نے رومیوں کي آنکهیں کهولدیں - انهوں نے دیکها که یه سب کچهه نتیجه دشمن کي متحده قوت اور هماري نا اتفاقي اور بے خبري کا هے ' اور اگر اسي وقت اسکا علاج نه هوا تو عجب نهیں که دشمن کا دوسرا محاصره دارالحکومت کي دیواروں کو منهدم کردے ' پس وه عین اس وقت ' جبکه انکي نا کامیوں نے کامیاب قرطاجیوں کو مغرور و بے پروا بنا دیا تها ' اپني نا کامیوں سے متنبه هوگئے ' اور انسانوں کي کامیابي و ناکامي کي تاریخ میں اکثر ایسا هوا هے که کامیابوں کو کامیابي نے ناکام بنایا هے ' اور ناکاموں کو انکي ناکامي نے کامیاب کردیا هے !

تاریخ قدیمۂ حربیه کا عظیم ترین بطل مدافع :
قائد قرطاجنه (هنے بال) الجلیل
سنه ۲۰۰ - قبل مسیح

رومیوں نے اپنے قووں کو مجتمع کیا ' اور تمام باهمي شقاق و نزاع بهلاکر ' دشمن سے انتقام لینے کیلیے مستعد هوگئے - اب (هنے بال) کي عظمت کے آفتاب کو گهن لگنا شروع هوگیا تها ' اسکي فوج کي همت اور مستعدي کي حرارت افسرده هوگئي تهي - رومیوں کي فوج هر طرف سے نکل نکل کر بڑهتي ' اور پیهم شکستیں دیکر اپني چهني هوئی زمینیں واپس لے لیتي - یہاں تک که تمام یوروپین اور افریقي علاقوں پر اسکا قبضه هوگیا ' اور (هنے بال) کو مجبور هو کر فرار کرنا پڑا -

(هنے بال) اپني جماعت کي طرف سے مایوس هوگیا تها - اب اس نے کوشش کي که رومیوں کی بعض دوسري مخالف طاقتوں سے ملکر مدد لے ' اور پهر اپنی کهوئي هوئي کامیابي کو ڈهونڈهے ' مگر اسمیں بهي کامیابي نهیں هوئي - جب اس نے دیکها که رومي هر طرف کامیاب هوگئے هیں ' اسکي تمام محنت رائگاں جاچکي هے ' اور اسکي قوم پهر اسي غلامي مین مبتلا ' اور ذلت و نامرادي سے دوچار هے ' تو اسکي امید نے بهي جواب دیدیا ' اور مایوس و متالم هوکر بالاخر خود کشي کرلي ! !

ماتحت تھا - حکومت قرطاجنہ اپنی بحری فتوحات کی رو میں صقلیہ کی طرف بھی بڑھی ' کیونکہ یہ قرطاجنہ سے قریب ' اور ایک نہایت مفید تجارت اور خوش موسم جزیرہ تھا -

اسی طامعانہ اقدام سے اہل قرطاجنہ اور رومی شاہنشاہی میں جنگ و قتال کی بنیاد پڑگئی -

اہل قرطاجنہ کے قواے جنگ بحری تھے ' اسلیے شہنشاہ روم نے ایک عظیم الشان اسطول (جنگی جہازونکا بیڑہ) طیار کرایا ' اور بحر ابیض متوسط میں قرطاجنہ کے بیڑے کو شکست دیکر ' انکے چند جزیروں پر قبضہ بھی کرلیا -

اسکے بعد روم سے ایک بڑی فوج قرطاجنہ کے طرف روانہ کی گئی ' مگر اس مرتبہ رومیوں کو شکست ہوئی ' اور رومی سپہ سالار قید کر لیا گیا - لیکن اسکے بعد ہی مکرر سہ کرر نئی فوجی جمعیتیں بھیجی گئیں ' اور سمندروں میں بھی کشت و خون جاری رہا -

یہ زمانہ دولۃ رومانی کی قوت و عظمت کا زمانہ تھا ' اور اہل قرطاجنہ اسقدر فوج و سامان جنگ بھی نہیں رکھتے تھے ' جسقدر رومۃ الکبری ' اور اسکی نو آبادیوں میں ہر طرف پھیلا ہوا تھا - انہوں نے صدیوں تک رومیوں کے مقابلے میں عزم و ثبات سے جنگ جاری رکھی لیکن بالاخر سنہ ۲۴۲ - قبل مسیح میں انہیں شکست کے اعتراف کے ساتھہ صلح کرلینی پڑی ' اور اقرار کرنا پڑا کہ وہ ایک سالانہ رقم بطور خراج کے ہمیشہ دولۃ رومانی کو ادا کرتے رہیں گے -

جنرل ہنے بال

قائد قرطاجنہ و بطل مدافعہ

قومی شرف و عزت ایک نہایت نازک آبگینہ ہے - وہ بہت جلد ٹوٹ جا سکتا ہے ' اور ہواے محکومیت کی ایک ذرا سی کثافت بھی اسپر دھبہ لگا دیتی ہے - جس قوم کی خود مختاری اور حریت کے شرف پر محکومی کا دھبہ لگ گیا ' اور وہ اسے نہ دھو سکی ' تو پھر خواہ بظاہر اسکے ہاتھہ پاؤں آزاد ہوں ' اور اسکے خزانے زر و جواہر سے لبریز نظر آئیں ' لیکن دنیا کی سر زمین پر اسکے لیے عزت نہیں ہے ' کیونکہ اسکے شرف کا آبگینہ ٹوٹ گیا -

یہ ایک عزت انسانیۃ کا سر عظیم ہے ' جسکو دنیا کی وہ قومیں نہیں سمجھہ سکتیں ' جنھوں نے اپنا پرانا خواب عزت فراموش کردیا ہے -

اہل قرطاجنہ نے گو رومی حکومت کی شاہنشاہی کا اپنے تئیں جزو نہیں قرار دیا تھا - انہوں نے ہر مرتبہ استقلال و استقامت سے مقابلہ کیا ' صدیوں تک جانفروشی اور بے جگری سے بحری و بری جنگ جاری رکھی ' اور اگر شکستیں کھائیں ' تو اپنے سے قوی تر دشمن کو بارہا شکستیں بھی دیں ' تاہم بالاخر رومی حکومت کے اقتدار کا بہر حال دیگر اعتراف کرنا پڑا - یہ گو رومیوں کی غلامی اور محکومی نہ تھی - وہ اپنی حکومت اور ملک میں پورے خود مختار تھے ' لیکن پھر بھی قومی آزادی کے شرف کے آلودہ ہونے کیلیے غیروں کا اتنا تسلط بھی بہت تھا - ملکی شرف اور غیروں کا اقتدار ایک گھر میں جمع نہیں ہو سکتے - وہ محسوس کرتے تھے کہ ہمارے شرف و عزت کو بٹہ لگ چکا ہے ' گو ہمارے پانوں میں بیڑیاں نہیں ہیں -

مگر افسوس کہ آج دنیا میں وہ قومیں بھی بستی ہیں ' جنکے پاؤں میں غیروں کی غلامی کی بوجھل بیڑیاں پڑی ہیں ' اور انکی اطاعت اور تعبد کی ذلت کا طوق گلے میں ہے ' لیکن انکا حس ملی مر چکا ہے ' اور قومی شرف و احترام کے جذبے سے محروم ہوگئی ہیں - پھر وہ اپنی حالت پر قانع ہیں ' حالانکہ انکا خدا پسند نہیں کرتا کہ وہ اسکے بخشے ہوے فطری حق عزت کو بھول کر غلامی کی ذلت پر قناعت کرلیں ' کیونکہ اس نے انسانوں کو صرف اپنی غلامی کیلیے بنایا ہے ' انسانوں کی غلامی کیلیے نہیں :

ضرب اللہ	فرض کرو کہ ایک غلام ہے
مثلاً '	جو خود اپنے دماغ اور
عبداً	مرضی کا مالک نہیں
مملوکا	بلکہ دوسروں کی ملک
لا یقدر	ہے ' اور کسی بات کا اختیار
علی	نہیں رکھتا - اس کے مقابلے
شي ' ومن	میں ایک دوسرا شخص
رزقناہ	ہے جو بالکل خود مختار
منا رزقا	اور اپنا آپ مالک ہے اور
حسنا فہو	ہم نے اسکو طرح طرح
ینفق	کی نعمتیں بخش دی
منہ سراً	ہیں ' جنکو وہ ظاہر
و جہراً ہل	و پوشیدہ جس طرح چاہتا
یستوان	ہے خرچ کرتا ہے ' بتاؤ
مثلا ؟	بتلاو کیا دونوں شخص
الحمد	اپنی حالت کے لحاظ سے
للہ ' بل	برابر ہوسکتے ہیں ؟ کبھی
اکثرھم	نہیں ' لیکن افسوس کہ
لا یعلمون	بہت سے لوگ ہیں جو
(۱۶ : ۷۷)	اس فرق کو نہیں سمجھتے !!

اہل قرطاجنہ پر ایک قرن اسی حالت میں گذر گیا - وہ رومی تسلط سے سخت متنفر تھے ' لیکن چھہ سو برس کی مسلسل جنگ و قتال کے بعد اب ہمتیں پست ہوگئی تھیں ' اور رومی قوت و جبروت کے مقابلے کی اپنے اندر طاقت نہیں پاتے تھے - تا آنکہ سنہ ۲۳۸ - قبل مسیح میں عصر قدیم کے مشہور ترین قومی مدافع ' اور تاریخ حرب کے بطال عظیم ' یعنی (ہنے بال) کا قرطاجنہ میں ظہور ہوا -

رومی حکومت اپنے زمانۂ عروج میں عظمت و جبروت ' ہیبت و اجلال ' اور جبر و تسلط میں موجودہ دول عظیمۂ فرنگ سے بالکل مشابہ تھی - اسکی نو آبادیاں دریاؤں اور خشکیوں میں پھیل گئی تھیں ' بڑی بڑی عظیم الشان قوموں اور تمدنوں کو اسنے ابدی محکومی و غلامی پر مجبور کردیا تھا ' اور پھر قتل و سلب ' ظلم و عصیان ' ہلاکت و بربادی کے سوا محکوموں کو اس سے اور کچھہ نہیں ملتا تھا - لیکن انکے تمام دور حیات حکومت میں

مشہور مورخ اسرائیلی : یوسیفوس

جو بیت المقدس کی آخری تباہی اور رومانی محاصرے کے وقت موجود تھا ' اور جس نے اس محاصرے کی تفصیلی سرگذشت اپنی کتاب (تاریخ حرب الیہود) میں جمع کی ہے - (یہ تصویر اس مضمون کے گذشتہ نمبر کے متعلق ہے - محاصرۂ بیت المقدس کے حالات کا قدیمی راوی یہی اسرائیلی مورخ ہے)

مذاکرۂ علمیہ

قطب جنوبي

— * —

کپتان رابرٹ اسکاٹ

(۳)

سلسلے کیلیے ملاحظہ ہو نمبر (۱۲)

— * —

اسکاٹ ۸ - آدمیوں کي جمعیۃ سے ۱۱ - اپریل کو ھٹ پوائنٹ سے ایونس کیمپ روانہ ھوا - ۲۵ - مارچ کي برفباري نے راستہ کو اسدرجہ دشوار گذار کر دیا تھا کہ اس مختصر قافلہ کا منزلہ مقصود تک پہنچنا بظاھر ناممکن معلوم ھوتا تھا - مگر حالات کي یاس انگیزي ارباب عزم کے عنان گیر نہیں ھوتي - سفر جاري رھا - راستہ میں بحر برف کے قریب ایک طوفان نے آلیا مگر وہ بھي سفر کا رخ واپسي کي طرف نہ پھیر سکا' اور تین دن کے پر تعب سفر کے بعد ۱۳ - کو قافلہ ایونس کیمپ پہنچ گیا - یاد ھوگا یہاں ایک منزلگاہ تھي اسکاٹ نے اس منزلگاہ کا معاینہ کیا' حالت اطمینان بخش تھي' پس ۱۷ - کو ھٹ پوائنٹ واپس آنے کے لیے روانہ ھوگیا -

۴ - نومبر تک یہیں قیام رھا - اس عرصہ میں کئي ٹولیاں مختلف مقاصد کے لیے روانہ کي گئیں جو کامیاب واپس آئیں - اسي عرصہ میں ھٹ پوائنٹ سے ۱۵ - میل تک ٹیلیفون لگایا گیا -

۴ - نومبر تک اسکاٹ کو روانہ ھوے ۱۱ - ماہ اور دو دن گذر چکے تھے - گو اس مدت کا بیشتر حصہ رہ نوردي اور کارپردازي میں صرف ھوا مگر ان اعمال و اسفار کي غایت قصوي کے نقشۂ استعداد کا نفاذ تھا - چنانچہ اس عرصہ میں مہم کي فرد عمل کا خلاصہ گوداموں اور منزلگاھوں کي تعمیر' اور نشانہاے راہ کي طیاري ھے -

نقشۂ استعداد کے تمام دفعات جب نافذ ھو چکے تو اسکاٹ نے اپنے غایہ قصوي (قطب جنوبي) کي طرف روانگي کا ارادہ کیا - ۲ - نومبر سنہ ۱۱ - کو مہم ھٹ پوائنٹ سے روانہ ھوئي - مہم رات کو چلتي تھي اور دن کو آرام کرتي تھي - ھر چار میل کے فاصلہ پر ایک نشان راہ بناتي جاتي - عرض البلد کے ھر درجہ پر ھفتہ بھر کي رسد رکھدیتي تھي - یہ اسلیے تھا کہ واپسي میں (جسکي مہم کو قوي تھي) راہ کي نا شناسي یا رسد کي کمي حائل نہ ھو -

موسم خراب' آفتاب روپوش' ھر طرف تاریکي چھائي ھوئي - نہ آسمان نظر آتا تھا اور نہ زمین' ایسي حالت میں رفتار کي استقامت یا سرعت تو ایک طرف' اسکا تسلسل باقي رکھنا بھي مشکل تھا' تاھم یابر مستعدي کے ساتھہ چلتے رھے' اور با ایں ھمہ عوائق اسکاٹ ۴ - دسمبر سنہ ۱۱ - کو مارنٹ ھوپ (Mount-Hop) سے بارہ میل کے فاصلہ کے اندر (یعني عرض البلد کے - ۸۳ درجے اور ۲۴ - دقیقے تک) پہنچگیا -

اسکے بعد آگے بڑھا - ایک شدید طوفان کي وجہ سے برف کي خوفناک مقدار جمع ھوگئي تھي - یہ برف نہایت نرم تھي - چلنے والوں کے پیر گھٹنوں تک دھسجاتے تھے - پیادہ پا چلنا تو نا ممکن تھا - برفستاني گاڑیاں (Sledges) بھي نا کافي ثابت ھوئیں - البتہ برفستاني کھڑاوں (Ski) نے بڑا کام دیا اور واقعہ یہ ھے کہ اگر یہ نہ ھوتیں تو چلنا نا ممکن تھا -

پانچ دن کے بعد سطح برف میں کسیقدر سختي پیدا ھوئي مگر نہ اسقدر کہ کھڑاوں سے بے نیازي ھو جاتي -

۴ - سے ۱۵ - دسمبر سنہ ۱۱ - تک رفتار کي شرح غیر تشفي بخش رھي' مگر اسکے بعد نہایت عمدہ ھوگئي - ۲۱ - دسمبر سنہ ۱۱ - کو اسکاٹ عرض البلد کے - ۸۵ درجے اور ۷ - دقیقے تک پہنچ گیا -

۳ - جنوري سنہ ۱۲ - کو اسکاٹ قطب سے صرف ۱۵ - میل کے فاصلے پر موجود تھا -

وہ اس سفر کا روزنامچہ لکھتا جاتا تھا اور اعضاء مہم کے ھمدست قسط وار بھیجتا جاتا تھا -

آخري قسط یہیں سے بھیجي ھے - اسوقت مہم کے اعضاء حسب ذیل تھے -

(۱) اسکاٹ (۲) واسن (۳) اراٹیس (۴) باورس (۵) ایونس

مہم کے ھمراہ ایک مہینہ کا سامان رسد تھا - مستقبل کے متعلق اسکاٹ اس قسط میں لکھتا ھے : " کامیابي کي امید اچھي ھے بشرطیکہ موسم کي حالت ایسی ھي رھے اور غیر مترقبہ عوائق پیدا نہوں " پھر اخر میں لکھتا ھے : " تمام انتظام تشفي بخش طور پر انجام پاگیا ھے ! اغلب یہ ھے کہ اب اس سال کوئي مزید اطلاع نہ مل سکے گي' کیونکہ واپسي میں ضرور تاخیر ھوگي " -

۴ - جنوري سنہ ۱۲ - کو یہاں سے مہم آگے روانہ ھوئي - شرح رفتار ۱۲ - میل روزانہ تھي - ۱۷ - کو قطب پہنچي - ۱۷ - کو تو مطلع ابر آلود تھا مگر ۱۸ - کو کھلگیا اور آفتاب پوري طرح نظر آنے لگا - اسکاٹ کو مقیاس الارتفاع والمساحہ (Theodlite) کي پیمایش سے معلوم ھوا کہ مہم اس وقت ۸۹ - درجے ۵۹ ½ دقیقے پر ھے - قطب ۹ درجے پر ھے اسلیے ابھي قطب سے کسیقدر فاصلے پر تھے مگر نہایت خفیف فاصلے پر - اسکاٹ نے پیشقدمي کا حکم دیا - برفستاني خود رو گاڑیاں (Sledge motor) مہم کو نصف میل اور آگے لے گئیں - جب مہم پورے ۹۰ - درجے پر پہنچگئي جو اصلي نقطۂ قطب ھے تو اسکاٹ نے بڑھکے برطانوي علم (یونین جیک) نصب کردیا -

یہاں درجۂ حرارت (ٹمپریچر) ۲۰ - درجے زیر صفر تھا - یہاں کي برف سد کي برف سے کسیقدر مختلف تھي - سد کي برف سخت تھي - اسمیں پرتین سي تھیں' اور پگھلنے کے بعد پاني کي معقول مقدار نکلتي تھي' مگر یہاں کي برف نرم تھي' اسمیں کوئي پرت نہ تھي' اور پگھلنے کے بعد پاني کي نہایت قلیل مقدار نکلتي تھي -

شاھد مقصود سے ھم آغوش ھوکر مہم واپس ھوئي - واپسي میں درجۃ الحرارۃ ۲۰ - سے ۳۰ - درجے زیر صفر تک رھا -

شرح رفتار کا اوسط ۱۸ - میل روزانہ تھا - جسماني حالت کي بنا پر گو سب کو یقین تھا کہ موثرات خارجیہ کي مقاومت سب سے زیادہ ایوانس کرسکیگا' مگر سوء اتفاق سے سب سے پہلے وھي مغلوب ھوا - سردي کي شدت خوفناک حد تک پہنچگئي تھي' جسے ایوانس برداشت نہ کرسکا - اُسکا دماغ ماؤف ھوگیا اور بالاخر ۱۷ فروري کو مرگیا - یہ صدمہ ان صدمات کا مقدمۃ الجیش تھا جو اس کامیاب مگر کوتاہ بخت جماعت کو پیش آنے والے تھے - ایونس کے بعد اراٹیس پر سردي کا حملہ ھوا - ھاتھوں اور پیروں کو سردي لگ گئي - اسي حالت میں کئي ھفتوں تک زندہ رھا - ظاھر ھے کہ اسوقت اسکي کیا حالت ھوگي ؟ مگر با ایں ھمہ کئي ھفتوں میں ایک دفعہ بھي حرف شکایت زبان پر نہ لایا !

(البقیۃ تتلي)

شمع سحر

اب پھر بد قسمت قرطاجنہ رومیوں کا حلقہ بگوش تھا - ایک زمانۂ مدید اسی حالت میں گذرگیا -

(هنی بال) کی جانفروشیوں کا افسانہ ابھی پرانا نہیں ہوا تھا ' اور حفظ وطن کے ولولے بالکل مر نہیں گئے تھے - کچھہ عرصے کے بعد وطنی حلقوں میں پھر سرگوشیاں شروع ہوگئیں ' اور اهستہ اهستہ انھوں نے اپنی فوجی حالت کی درستگی اور فوجی عمارت کی اصلاحات پر توجہ کی -

رومی اب پہلے کی طرح بے خبر نہ تھے - یہ حالت دیکھکر معاً هشیار ہوگئے - انھوں نے دیکھا کہ اب اگر تھوڑی سی مہلت بھی اهل قرطاجنہ کو دیدی گئی ' تو ممکن ہے کہ پھر ازادی کی کوئی تحریک گراں پیدا ہو جاے -

ہم اهل قرطاجنہ کے جس قومی دفاع کا آج ذکر کرنا چاہتے ہیں ' اسکا افسانہ اسی زمانے سے شروع ہوتا ہے :

آخری مدافعت

رومیوں کا ایک جرار لشکر جنگ کے انتہائی احکام لیکر نکلا ' اور اهل قرطاجنہ شہر میں قلعہ بند ہو گئے - رومیوں کو انکی موجودہ حالت ' اور ناگہانی حملے کی وجہ سے بے بسی کا حال معلوم تھا ' انھوں نے پہنچتے ہی حکم دیا کہ بلا کسی پس و پیش کے شہر حوالے کردیں - محصورین اگر اسکی تعمیل نہ کرتے تو اور کیا کرتے ؟ لیکن جب رومی سپہ سالار اپنی پوری فوجی جمعیۃ کے ساتھہ شہر میں داخل ہوگیا تو اس نے ہتیاروں کا بھی مطالبہ کیا اور تمام شہر میں ایک متنفس بھی ایسا نہیں بچا ' جسکے پاس کسی طرح کا بھی کوئی اسلحہ باقی رہا ہو - بدبخت قرطاجیوں نے کہ اپنی قسمت کے فیصلے سے بے خبر تھے ' سمجھا کہ اسکے بعد انھیں نجات مل جائیگی ' لیکن انکے تحیر و تعجب ' دهشت و خوف ' اور حزن و ملال کی کوئی انتہا نہ تھی ' جب اسکے بعد رومانی سپہ سالار نے اپنا یہ آخری حکم سنایا :

میں اسلیے آیا ہوں کہ تمھاری قسمت کا آخری فیصلہ تم کو سناؤں : رومانی مجلس شیوخ (سینٹ) نے تمھاری نسبت یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ اپنا موجودہ شہر قرطاجنہ چھوڑدو ' اور ایک دوسری جگہ جاکر آباد ہو ' جو بالکل کھلی اور بے پناہ ہو ' جسکے چاروں طرف کوئی سنگی حصار نہو ' جسمیں قلعے اور دفاع کی عمارتیں نہ بنائی جائیں ' اور جو محض تمھاری سکونت کے گھروں کی ایک بستی ہو - کیونکہ قرطاجنہ اور اسکی تمام عمارتیں مسمار کردی جائینگی -

یہ ایک غم و اندوہ کی بجلی تھی ' جو یکایک بدبخت قرطاجیوں پر گری - شدت غم و حسرت نے ہوش و حواس کھودیے ' اور عالم حیرت نے سکتے کی حالت طاری کردی - ہر طرف ماتم بپا ہوگیا اور ایک دوسرے کو دیکھہ دیکھہ کر رونے لگا - لوگ راستوں اور سڑکوں پر دیوانہ وار پھرتے تھے اور نہیں سمجھتے تھے کہ کیا کریں ؟

آخر میں جب انکو قطعی مایوسی ہوگئی اور یقین ہوگیا کہ ایسا ہی ہوگا اور انکا ہزار سالہ وطن ہمیشہ کیلیے انسے چھوٹ جاے گا ' تو انھوں نے اپنے گالوں پر طمانچے مارے ' گریباں چاک کردیے ' زمین پر لوٹنے لگے ' اور رومیوں پر لعنت بھیجی - پھر اپنے مندروں میں گئے اور اپنے خاموش اور غیر متحرک معبودوں سے قرطاجنہ کے حفظ و سلامتی کے لیے دعائیں مانگیں -

* * *

غموم و ہموم کا نزول جس طرح ہمت سوز اور یاس انگیز ہوتا ہے ' اسی طرح کبھی کبھی عزم و شجاعت کے مردہ ولولوں کو زندہ بھی کردیتا ہے - اور مبارک ہے وہ قوم ' جو نزول مصائب پر مایوسی و عطالت کی جگہ ' ہمت و عزم سے کام لیتی ہے -

اهل قرطاجنہ کیلیے اب انتہا درجہ کی مایوسی تھی - شہر حوالے کرچکے تھے ' اسلحہ دیچکے تھے ' لڑنے کی طاقت نہ تھی ' اور خونخوار فاتحوں کے پاس محکوموں کی فریادوں کیلیے باب سماعت مسدود تھا - لیکن اسی مایوسی نے انکے اندر عزم و ہمت کی ایک مرتبہ آخری حرارت پیدا کردی ' اور انھوں نے سونچا کہ وطن محبوب کی بربادی سے پہلے کیوں نہ اپنی قسمت کی آخری آزمایش کرکے خود بھی برباد ہو جائیں ؟

وہ اپنے سب سے بڑے معبد میں جمع ہوے اور سب نے مقدس قسمیں کھاکر عہد کیا کہ خواہ کچھہ ہی ہو ' لیکن جب تک آخری قطرۂ خون ہمارے جسموں میں باقی ہے ' ہم اپنے ہزار سالہ ملک کو مسمار نہونے دینگے ' اور مرینگے بھی تو اس عالم میں ' کہ ہماری مضطرب لاشیں قرطاجنہ کی دیواروں ہی کے نیچے تڑپ رہی ہونگی ! !

دفاع امم کی ایک عظیم ترین مثال

انسانی سعی و جوش کے آگے کوئی شے نا ممکن نہیں

رومانی سپہ سالار حکم دیکر اپنے لئے انتظامات کیلیے اتھکا چلاگیا تھا ' اسلیے اهل قرطاجنہ کو ایک فرصت اخرین حاصل تھی -

اس امر کی مثال کیلیے کہ ایک قوم اگر اپنی ملت و وطن کی حفاظت کیلیے مستعد ہو جاے ' اگر اپنی اسیر و غلامی کی حالت کا اسکو سچا احساس ہو ' اگر وہ محکومی کے عیش پر حریت کی پر محن زندگی کو ترجیح دے ' تو پھر دنیا میں کوئی ایسی مشکل نہیں جو اسکی راہ جہاد میں حائل ہو سکے ' اور کوئی کام نہیں جو اسکے لیے نا ممکن ہو ' فی الحقیقت اهل قرطاجنہ کی تاریخ ایک سر چشمۂ عبرت و بصیرت ہے - ایک جابر اور فاتح قوم اپنے محکوموں سے ہتیار چھین لے سکتی ہے ' پر یہ طاقت تو کسی میں نہیں ہے کہ وہ قوموں سے انکے دلوں کو بھی چھین لے - اور پھر قومی زندگی صرف تیز اور چمکیلے ہتیاروں ہی کے دم سے نہیں ہے ' اصلی شے تو دل کی زندگی ہے -

اهل قرطاجنہ جب آخری دفاع وطن کیلیے مستعد ہوے تو انکی کیا حالت تھی ؟ ہتیار جو جنگ کی پہلی شرط ہے ' انسے چھینے جا چکے تھے ' قلعے مسمار ہو چکے تھے ' اور اسباب جنگ اور قوائے مادیۂ دفاع میں سے کوئی قوت بھی انھیں حاصل نہ تھی - تاہم انکے پاس صرف ایک ہی چیز یعنی جوش جہاد کا نا قابل تسخیر اسلحہ ضرور تھا - پس وہ اسی کو لیکر مستعد ہوگئے ' اور اگر ایک قوم مرنے کیلیے مستعد ہو جاے ' تو پھر دنیا کی کونسی قوت ہے جو اسے روک سکتی ہے ؟

دنیا میں آدم کی اولاد کو سب سے بڑی تکلیف جو دی جا سکتی ہے ' موت ہے - اسکے بعد انسانی جبر و تعدی کا اسلحہ بیکار ہو جاتا ہے - پس اگر ایک قوم خود ہی تلخی حیات کے اس آخرین جرعہ کو پینے کیلیے طیار ہو جاے ' تو پھر دنیا میں کوئی شے اسکے لیے نا ممکن نہیں - وہ سب کچھہ کرسکتی ہے ' جو کچھہ کہ دنیا میں حیات انسانی سے ممکن ہے -

غم و اندوہ صرف اسلیے ہے تا کہ مصیبت کے حس سے سعی و استعداد کی قوت پیدا ہو ' ورنہ آنسو بہاکر تو کسی سپاہی نے میدان جنگ فتح نہیں کیا - (لہا بقیۃ)

منکر کا خوف بھي دامنگیر نه تھا تو پھر کسي طرح قرین عقل نہیں ہے که مامون الرشید علے الاعلان اظہار محبت و فضیلت اهل بیت رسالت کے بعد' امام علیه السلام کو ولي عہد بنا کر' اونکو مخفي طریقه سے شہید کر دیتا -

میري راے میں یه تہمت مامون رشید پر اون لوگوں کي تھي' جو نوسکي فرط محبت اهل بیت رسالت سے جلتے تھے اور یه اونکي نہایت باریک و ڈپلومیٹک چال مامون پر حمله کي تھي -

بہر حال روس کے مظالم اسلام سوز کے ذکر میں مامون رشید کي زہر خوراني کا ذکر علاوہ غیر ضروري ہونے کے ' مسئله مختلف فیه ہونے کي حیثیت سے بھي اولی بالحذف ہے -

اب رہا اون روایات کا مسئله' جس میں مامون کي زہر خوراني کا ذکر آیا ہے' تو میں اون روایات کو بمقابله درایة اور شہادت عقلي کے قابل وثوق نہیں سمجھتا - افسوس ہے که عالم سفر میں میرے پاس فن رجال کي کتب نہیں هیں ورنه تنقید رجال سے بھي ممکن تھا که مامون کي برأت اس الزام سے ثابت کرتا - مجھے خیال آتا ہے که جناب سید (ابن طاؤس) اور جناب علامه (قاضي نور الله شوستري) بھي میري راے سے موافق هیں - ناظرین کو غلط فہمي نہو - میں واقعه زہر خوراني سے انکار نہیں کرتا بلکه مامون کي شرکت یا حکم سے اس واقعه میں منکر ہوں -

اصل یه ہے که علاوہ مامون کے دیگر اکثر خلفاء بني عباس کے مظالم اهل بیت رسالت و سادات پر زیادہ سے زیادہ تھے لہذا عام راے شیعوں کي اور اون کے قلوب ایسي روایات کے لیے سریع القبول و الاذعان تھے' اور تنقید و تدقیق و تحقیق پر متوجه نہوتے تھے' لہذا مامون بھي ایسے الزامات کا نشانه اس گروہ کے نزدیک بنگیا حالانکه مامون میرے نزدیک في نفسه مصئون و مامون تھا والسلام -

الهــــلال

صرف تبدیل لباس سے تو یقیناً یه لازم نہیں آتا ' لیکن یه ضرور ثابت ہو جاتا ہے که سیاسي ضرورتوں سے مامون الرشید کا طرز عمل سادات و علویئین کے ساتھه بدل گیا تھا -

غالباً جناب نے اس تحریر کو بالا ستیعاب ملاحظه نہیں فرمایا - یه تو خود اس عاجز نے بھي لکھا ہے که واقعۂ ولي عہدي کو ایک دسیسۂ ذریعۂ قتل قرار دینا بالکل قرائن صحیحه اور واقعات سے انکار کرنا ہے - لیکن اصلي مشتبه حصه وہ ہے ' جہاں آکر اس واقعه کي بدولت مامون مشکلات میں گھر جاتا ہے ' اور خود اسکي خلافت معرض خطر میں آ جاتي ہے' حتی که بغداد میں ابراهیم کے هاتھه پر لوگ بیعت کرنا بھي شروع کر دیتے هیں - کیا ایسي حالت میں ممکن نہیں که وہ اُسي سیاست کے عمل در آمد پر مجبور ہوگیا ہو جو اُس نے بلا اختلاف ذوي الریاستین کے ساتھه عمل میں لائي ' اور ذو الیمینین کو بھي اسی کا نشانه بنانا چاها تھا ؟

تاهم لکھه چکا ہوں که بحالت موجودہ قطعي فیصله دشوار ' اور نیز غیر ضروري - کچھه عجب نہیں که عام بني عباس میں سے کسي شخص کي یه کار روائي ہو' جیسا که ابن واضح کا بیان ہے -

قرائن صحیحه کے معنے هیں کسی واقعه کے وقوع کا ظن غالب پیدا ہو جانا - لیکن عدم وقوع کا خطرہ تو همیشه باقي رهتا ہے -

فن رجال کي کتابیں اس بارے میں اس سے زیادہ غالباً کچھه نہیں بتلا سکتیں -

اتفاق سے اس وقت (مجالس المومنین) وغیرہ ملي نہیں - کہیں کتابوں میں ہے - اب جناب نے اس طرف توجه دلائي ہے تو کتب شیعه کو بھي بوقت فرصت اس نظر سے دیکھونگا -

---

شمس العلمــا مولانا شبلي نعمـــاني

اور مسئله الندوہ

— * —

از جناب سید علي متقي صاحب (امر وهه)

مولانا ! السلام علیکم -

الهلال کي جو آزادانه ' بے با کانه ' اور غیر طرفدارانه رفتار اسوقت تـک رهي ہے ' اور آپ کي ذات سے اوس کے متعلـق قوم کو آیندہ کي نسبت جیسي توقعات هیں' وہ میري ناچیز شہادت کي محتاج نہیں - لیکن میں اسقدر عرض کرنیکي معافي چاهتا ہوں که اگرچه الهلال کي خریداري کا شرف بہت کم مسلمانوں کو حاصل ہے لیکن یه واقعه ہے که مسلمانان هند کا ایک کثیر حصه خصوصاً آزاد خیال مسلمانوں کا ایک گروہ کثیر الهـلال کو بیحد شوق کے ساتھه دیکھتا ہے - اور یه دیکھنا معمولي طریقه کا نہیں ہے بلکه مذکورہ بالا جماعت اوس حسن عقیدت کیوجه سے جو اوسکو الهـلال اور اوس کے قابل فخر اڈیٹر کے ساتھه ہے ' یقینـاً اوسکو اس نظر سے دیکھتي ہے' جسطرح کسي بہترین مشیر کے قابل اعتماد مشورے دیکھے جاتے هیں -

میرا عقیدہ ہے که آپ اپني اوس ذمه داري کو کافي سے بھي زیادہ محسوس کرتے هیں جو الهلال جیسے رساله کے اڈیٹر ہونیکي حیثیت سے مذکورہ بالا اعتماد کے لحاظ سے آپ پر عاید ہوتي ہے - ایسي حالت میں یه امر کسیقدر حیرت انـگیز ہے که الهـلال نے اسوقت تـک ندوہ کے موجودہ ناگوار واقعات کیطرف ذرا توجه نہیں کي - ابتـک تو یه کہکر دل کو سمجھالیا گیا ہے که زیادہ وقت نہیں گذرا - ممکن ہے که آیندہ آپ کچھه لکھنے والے ہوں - مگر آپ مجھسے زیادہ جانتے هیں که دنیا میں بدگمانوں کي کمي نہیں ہے اور اب یه خیال ترقي کرنے والا ہے که آپکے اور مولانا شبلي کے باهمي تعلقات نے آپکو اون کے خلاف کچھه لکھنے کي اجازت نه دي - کیا آپ براہ کرم اس عریضه کو معه مندرجۂ ذیل سوالات کے الهلال میں جلد سے جلد درج فرما کر مجھکو مشکور اور پبلـک کو اس معامله کے متعلق اپنے قابل عمل اور آزادانه راے سے مطلع فرما کر ممنون فرمائینگے ؟

(۱) مولوي عبد الکـریم مـلازم نـدوہ کے معاملـه میں جو روش مولانا شبلي صاحب نے اختیار کي ہے ' اگر وہ تحریریں صحیح هیں جو اسوقت تـک مسلم گزٹ میں اسکے متعلق شایع ہوئي هیں' تو آپ کا خیـال مولانا شبلي صاحب کے اس طرز عمل کے متعلق کیا ہے ؟

(۲) آیا آپکو کچھه ایسے واقعات معلوم ہوے هیں جو مسلـم گزٹ کي تحریرات کے خلاف ہوں اور مولانا شبلي کي طرف سے بطور ڈیفنس کے پیش ہو سکیں -

(۳) آپ کے اس معامله کي طرف توجه نکرنیکي وجه کیا ہے ؟

الهــــلال

جناب کے حسن ظن بزرگانه کا کمال شکریه ' اور استدعاء دعاے حصول استقامت' و توفیق خدمة' و اعمال صالحه : و الله یهدي من یشاء الي صراط مستقیم -

جس دن جناب نے یه خط لکھا ہے ' امید ہے که اُسي دن گذشتـه اشاعت کا الهلال پہنچ گیا ہوگا اور اسمیں ایک نوٹ اس معاملے کي نسبت نظر مبارک سے گذرا ہوگا -

جناب نے " ذاتي تعلقات " کا ذکر کیا ہے - ایک مدت تک هم اپنے اعمال میں ان چیزوں کے عادي رہے هیں' اسلیے یه لفظ بکثرت زبانوں پر چڑھگیا ہے اور همیشه سامنے آ جاتا ہے ' مگر میں تو اسے سنتے سنتے اب کچھه اُکتا سا گیا ہوں - یه " ذاتي تعلقات " کا لفظ کیا بلا ہے' جو همیشه لوگوں کي زبانوں پر آتا ہے ؟ میں نہیں سمجھه سکتا که اسکا مطلب کیا ہے ؟ آپ کہتے هیں که ذاتي تعلقات ' میں

باب المراسلة و المناظرة

سیرة نبوی

از جناب حکیم غلام غوث صاحب (بہاولپور)

آپکے خیالات کا شکریہ ادا کرنا خدا کا شکر بجا لانا ہے کہ ایسے لوگ کھڑے کردیے ' جو دلوں میں عظمت قرآن بٹھانے اور خیالات شنیعہ مٹانے کے لیے طیار بلکہ برسر کار ہیں -

مجھے بہت دنوں سے الہلال کا مطالعہ حاصل ہے - چونکہ میں دینی امور میں فاضل اور دنیوی معاملات میں اهل الراے نہیں ہوں اسلیے الہلال سے اپنی ترتیب خیالات اور تربیت اخلاق کو غنیمت سمجھتا رہا اور راے زنی سے پرہیز کرتا رہا - لیکن ان دنوں سیرة نبوی کا نمونہ شائع ہونے لگا ہے -

شمس العلما علامہ شبلی نعمانی مد فیوضہ کی تحقیق اور تنقید مسلمہ ہے - بایں همه آپ نے فراخ دلی سے صلاے عام کی صدا بلند کی کہ تنقید اور ترتیب کے متعلق علماے کرام کو مشورہ کا موقع حاصل ہے -

آپکو معلوم ہو یا نہو ' مولانا کو میں نے هی نمونہ دینے پر آمادہ کیا تھا - ممکن ہے کہ اور صاحبوں نے بھی التجا کی ہو - میرا خیال تھا کہ تالیف هی میں علماء دیکھہ لیں ' اگر کہیں ضرورت ہو تو اپنا خیال ظاہر فرمائیں -

جسدن مولانا نے الہلال میں نمونہ بھیجا ' اسی دن مجھکو اطلاع دیدی - آپ جانتے ہیں کہ ایسی سیرة نبوی زمانہ کے لیے ضروری ہے - نہ صرف ضروری بلکہ اشد ضروری -

غنیمت ہے کہ لوگ بھی ضرورت محسوس کرکے سیرت کی طرف جھکے ہوے ہیں - کئی یاروں نے جلب فائدہ کے لیے پیغمبر عالم اور سوانح عمری پیغمبر و غیرہ کے نام سے کتابیں طیار کرکے بیچنا شروع کردیا ہے -

لیکن ہر طرف سے سیرة نبوی شبلی کی طرف آنکھہ لگی ہوئی ہے - اس شوق و شغف کو دیکھکر میں یہ کہنے کی جرأت کرسکتا ہوں کہ یہ کتاب نہیں ' بلکہ ایک معجون اسلامی ہے کہ جس سے حرارت دینی کا انتعاش ہوجائیگا - لیکن ساتھہ هی اسکے معافی حاصل کرکے عرض کرتا ہوں کہ صحت اور تنقید میں اسکا خیال رکھا جاے کہ اسکی ترکیب ' آخر میں کوئی مضر جزو بننے نہ پاے - ورنہ بعد از قوام ' مصلح ملانا دشوار هی نہیں بلکہ ناممکن ہو جائیگا -

(طبری) کو مولانا نے سنی المذهب ثابت کیا ہے جسکی تائید آپنے بھی کی ہے ' لیکن میرا خیال ہے کہ وہ شیعہ تھے - حاشیہ پر قول فیصل چڑھا یا جاے -

یوم ولادت سراپا سعادت میں محل کسری کا متزلزل ہونا اور کنگروں کا گرنا احادیث کے علاوہ تواریخ میں بھی موجود ہے -

شاهنامہ فردوسی کو مولانا نے شعر العجم میں تاریخی پایہ کی کتاب ثابت کیا ہے - شاهنامہ میں حالات نوشیرواں میں نوشیرواں کا خواب دیکھنا ' ابر پھر محل کا آواز کرنا ' اور کنگروں کا گرنا ' موجود ہے ؟

پس سیرت نبوی کو الہلال میں شائع کرتے ہوے آپ بھی حاشیہ چڑھاتے جایا کریں - تا کہ کم سے کم آپکے حواشی اور مباحث ' اسکی خوبیاں اور محاسن یا مشورہ طلب مقامات کو علما کے سامنے ظاہر کردیں اور ناظرین کو فائدہ ہو - نہیں معلوم کہ الہلال مدرسۂ عالیہ دیوبند میں جایا کرتا ہے یا نہیں ؟

اگر نہیں جاتا تو جب تک نمونہ شائع ہوتا رہے آپ براہ کرم ایک پرچہ الہلال کا مدرسۂ عالیہ دیوبند میں بھیجدیا کریں - آپکو اجر عظیم ہوگا - اور مدرسۂ عالیہ دیوبند کے علما سے بکمال الحاح عرض کرتا ہے کہ مشورہ سے دریغ نکریں - امید کہ میرا یہ ناچیز خط اخبار میں چھاپ دینگے - والسلام حسب -

(بجواب حکیم غلام غوث - الہلال)

جناب کے ذوق علمی اور اظہار حسن ظن کریمانہ کا کمال شکر گذار - دیباچۂ سیرة نبوی کی اشاعت سے مقصود یہی تھا کہ ارباب راے مشورہ و مذاکرہ کی راہ پیدا کریں ' مگر جیسا کہ میرا پیشتر سے خیال تھا ' ان امور کی نسبت بد مذاقی اور بے حسی اسدرجہ عام ہے کہ کسی نے اسطرف توجہ نہ کی -

صرف کلکتہ سے ایک صاحب نے ایک ضمنی امر کی نسبت تحریر بھیجی تھی جو آیندہ نمبر میں شائع کردی جاے گی -

امام طبری کی نسبت مولانا نے کوئی خاص بحث نہیں کی ہے اور نہ وہاں موقعہ تھا ' بلکہ مورخین سیرة کے ذکر میں ضمناً ذکر آگیا ہے - رہا الزام تشیع ' تو براہ کرم اسکے وجوہ ارقام فرمائیے -

محل کسری کے تزلزل کی نسبت شاهنامے سے استدلال تعجب انگیز ہے - اگر مولانا نے شعر العجم میں اسکی تاریخی حیثیت پر زور دیا ہے تو اس سے یہ مقصود ہوگا کہ خود فردوسی نے بطور قصص اور داستانسرائی کے واقعات گھڑے نہیں ہیں ' بلکہ قدیم ایران کی تاریخ کا جو مواد عربی میں آچکا تھا ' اسی کو بہ حیثیت ایک دیانت دار مورخ کے نظم کردیا ہے - اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ فردوسی کو بطور ایک محدث اور مورخ سیرة کے تسلیم کیا جاے !! ان روایات کی نسبت فقیر کی تحریر پچھلے دنوں الہلال میں نکل چکی ہے ' اسکے ملاحظہ فرمانے کے بعد امید ہے کہ جناب مطمئن ہوگئے ہونگے -

خلیفہ مامون الرشید

اور الزام قتل امام رضا (ع)

از جناب مولانا مرتضی الحسینی النونہروی

آپکے اخبار گوہر بار میں مجھکو ایک عجیب و غریب میدان مناظرہ دربارۂ خلیفۂ مامون رشید عباسی نظر آیا - جناب نے اگرچہ محاکمہ میں بڑی نزاکت اور باریک بینی اور اعتدال سے کام لیا ہے جو ضرور قابل تحسین و آفرین ہے ' مگر افسوس کرتا ہوں کہ مجھے نہ پورا اتفاق جناب کے مقالۂ محاکمہ سے ہے ' نہ اوس فریق سے ' جو جزم کرتا ہے کہ مامون رشید نے امام رضا علیہ اسلام کو زہر سے شہید کرایا -

آپنے تبدیل لباس سے جو قیاس قائم فرمایا ہے ' میں اسکے اساس کو مضبوط نہیں سمجھتا ' کیونکہ تبدیل طراز و وضع و لون لباس سے یہ لازم نہیں آتا کہ خواہ نخواہ اوسنے امام علیہ السلام کو زہر بھی دلوایا ہو - مسائل سیاسی ہمارے زمانے میں بھی سریع التغیر یا بطی التغیر ہوا کرتے ہیں مگر اوس سے انتہائی تغیر کا قیاس قائم کرلینا ہمیشہ صحیح نہیں ہوتا - مثلاً قانون اخبارات کو ملاحظہ فرمائیے کہ اوسنے کتنے هی رنگ بدلے مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ گورنمنٹ کی نسبت یہ قیاس قائم کیا جاوے کہ محبان وطن اور فدایان آزادی کے قتل عام کا حکم دیدیا ہو - گو اونکو جہاز پر سوار کرکے غائب کردینا اور کسی دور و دراز جزیرہ میں قید کر دینا ' جہاں ہواے وطن کا ہزاروں ٹھوکر کھاکر بھی پہونچنا دشوار ہو ' مماثل قتل قرار دیا جاوے ' مگر مماثل اور مماثل لہ میں فرق ظاہر ہے -

مامون رشید اس سطوت اور جبروت کا حکمران تھا کہ اگر وہ علانیہ امام علیہ السلام کے قتل کا حکم دیتا تو کوئی چیز اسکے نفاذ حکم میں حائل نہوسکتی تھی در حالیکہ هارون رشید کی مطلق العنان حکومت قاهرہ سے اهل بیت رسالت سے انحراف کی ہوا وباے عام کی طرح عالم گیر ہو رہی تھی - اس صورت میں کسی فتنہ و فسادہ

هم هندوستان كي موجوده حالت كے نقطۂ نظر سے' ذيل ميں ايک اجمالي ريويو كرنا چاهتے هيں :-

(گستولي باں) فرانس كا مشهور و معروف فلسفي هے - علم النفس اسكي تحقيقات كا تا حشر شرمندۂ احسان رهيگا - لي باں پهلا شخص هے جسنے منظم اور مرتب شكل ميں اس امر كو دكهايا كه جماعت كے نفس كے حالات و واردات' ايک منفرد نفس كي كيفيات و معاملات سے بالكل مباين هيں - اس موضوع پر لي باں نے ايک نهايت مبسوط رساله لكها هے' جسكا ترجمه عربي ميں بهي باسم " روح الاجتماع " هوگيا هے - يوں تو ديگر نفسيين (Prychslogists) كے يهاں بهي نظريه " روح الاجتماع " كا (جس سے هم آگے چلكر تفصيلي بحث كرينگے) مواد پايا جاتا هے ليكن اسكو ايک منظم صورت ميں پيش كرنے اور اسكي تدوين و تلفيق اور توضيح و تشريح كا سهرا لي باں هي كے سر هے -

مصنف موصوف كا دعوى هے (اور اس دعوے كي آجكل پيش آنے والے واقعات نے غير مشتبه طور پر تصديق كردي هے) كه چند افراد كا كسي خاص مقام پر كسي غرض سے مجتمع هوجانا' انكي انفرادي شخصيت كو محو كر ديتا هے' اور منفرد اذهان كي باهمدگر تركيب و امتزاج سے ايک مستقل ذهن طيار هوتا هے اور ايک قائم بالذات روح تركيب پاتي هے - اب اس نئے ذهن اور اس جديد نفس مركبه كے انفعال و كيفيات كے اصول' منفرد نفوس سے بالكل جدا گانه اور مستقل هوتے هيں - اس جماعت ميں داخل هونے اور اسطرح اسكا جزو بن جانے كے بعد جو كيفيات ايک فرد كے ذهن پر طاري هوتي هيں' وه اسكے ذهن كے ذاتي اصول كے مطابق نهيں هوتيں بلكه " روح الاجتماع " كے اصول كے تابع هوتي هيں' اسكا دماغ اسكے قابو ميں نهيں رهتا - اسكي كوئي ذاتي اور شخصي راے نهيں هوتي' بلكه جو جماعت كي راے هوتي هے وهي اسكي بهي راے هوجاتي هے - وه مثل ايک ذرے كے هے' جو ايک تودۂ ريگ ميں داخل هوجانيكے بعد هوا كے دست برد سے اپنے تئيں محفوظ اور قائم نهيں ركهه سكتا' اور جس طرف باد تند تودے كو اڑاكر ليجاتي هے' اسي طرف چار و ناچار اسكو بهي اڑجانا پڑتا هے - اس نظريه كے مطابق ارسطو اسيوقت تک ارسطو هے' جب تک كه وه تنها اور جماعت سے علحده هے' ليكن جب وه تودۂ جماعت ميں شريک هوگيا' تو وه ايک ذرۂ بے مقدار هے اور اسكا فضل و تفلسف جهالت اور حماقت سے بدلے بغير نهيں رهسكتا اسليے كه جماعت كے خصائص معلومه ميں سے يه ايک نماياں خصوصيت هے كه مادۂ غور و فكر مفقود هوجاتا هے اور اسكے فقدان سے جو جگه خالي هوجاتي هے اسكو تخئيل اور اميجيشيں پُر كر ديتا هے - يعني جماعت ميں عقل كم اور جذبات زياده' غور و خوض مفقود' اور فعل و عمل موجود هوتا هے - جماعت كے مزاج ميں ضد اور هٹ بے انتها هوتي هے اور هر خيال' قوت سے فعل ميں منتقل هونے كے ليے سخت مضطرب رهتا هے - اسي بنا پر لي باں نے جماعت كو بچے اور عورت سے تشبيه دي هے - بچے كيطرح' جماعت ميں بهي قوت فاعله زياده هوتي هے اور اس لحاظ سے (علي گڈه يونيورسٹي) كے هنگامے ميں' اگر پبلک نے ليڈروںكي گاڑياں كهينچي هيں' اور اسپ خواصي ظاهر كي هے' تو همارے ليے مطلق تعجب كي بات نهيں -

هم نے اپني انكهه سے ديكها كه اس هنگامه ميں مختلف صورتوںسے اظهار گرمجوشي ميں هندو بهائي بهي شريک تهے - كوئي اسكو بے تعصبي سمجهے' ليكن همكو تو يه سب لي باں كے اس مقوله كي تفسير هي معلوم هوتي هے كه :

جماعت كے افراد عام اس سے كه وه مختلف المذاهب هوں يا متحد المذهب' جب ايک جگه (۱) كسي خاص شورش انگيز مقصد كے ليے جمع هو جاتے هيں تو ايک هي رنگ ميں ڈوب جاتے هيں اور سب كا مطمع خيال اور محور عمل ايک هي هوتا هے - پاني كي طرح جماعت بهي ايک هي سطح چاهتي هے -

حقيقت يه هے كه جماعت كے هر فرد كي حالت مسمريزم كے معمول كي طرح هوتي هے اور اسكے تمام حركات اور افعال اراده سے بالكل معرا هوتے هيں - پس جو كچهه وه اپنے گرد و پيش هوتے ديكهتا هے خود بهي وهي كرنے لگتا هے - اسكو اس امر كا بالكل احساس نهيں هوتا كه وه هندو هے يا مسلمان - عيسائي هے يا يهودي' اور جو كچهه وه كر رها هے اسكي ملت' مذهب' اور قوميت كے موافق هے يا مخالف ؟

جماعت نادان' ساده لوح' حماقت شعار اور ضدي هونے كے ساتهه شدت سے مبالغه پسند بهي هوتي هے' اور اخبارو (۲) نے يونيورسٹي كے كاركنوں كي ادنى ادنى خدمات كي نسبت جو نثر كے قصيدے چهاپے هيں' وه ايكطرف تو اس دعوے كے مصدق هيں كه جماعت كے مزاج ميں اغراق اور غلو كا خلط نهايت غير معتدل درجه پر هوتا هے' اور دوسري طرف انكي قبوليت عامه اس امر كي موثق هے كه جماعت مبالغه اور حقيقت ميں تميز نهيں كر سكتي -

چونكه جماعت كا دماغ اک فرد كے دماغ سے عليحده اور مختلف هوتا هے اسليے' اسكا طريق استدلال بهي نرالا' اور اسكي منطق بهي انوكهي هوتي هے - جماعت كا طرز استدلال هميشه مثالي اور اكثر سرسري اور سطحي هوتا هے - جماعت كے نزديک كوئي وجه نهيں كه بلور كا ٹكڑا منهه كے اندر نه گهلے' در انحاليكه برف كا ٹكڑا جو اسكے مشابه هے منه ميں گهل جاتا هے ! !

اس بنا پر مجاز بياني اور استعاره طرازي جماعت كے ليے جسقدر پر اثر هو سكتي هے' دوسرا طريقۂ بيان نهيں هو سكتا - يهي سبب هے كه جماعت همه تن تخئيل هوتي هے' اور اسيليے وه هميشه اس شے سے متاثر هوتي هے جو عقل و فكر كي جگه تخئيل سے اپيل كرتي هو - اسكے ساتهه هي اگر تحرير يا تقرير ميں مخاطب جماعت كے معتقدات اور جذبات كا بهي لحاظ ركها جائے' تو اسكا اثر دگنا هو جاتا هے - مثلاً مسلمانوں كے ليے اس سے زياده موثر طريقۂ استدلال نهيں هو سكتا كه كبرى هميشه قرآن مجيد كي كوئي آيت يا حديث هو' اور صغرى وه شے اور وه بات هو' جو موضع ترغيب يا معرض ترهيب هے - ان دونوں نكتوں كو ملحوظ ركهكر چند دنوں كے عرصه ميں (الهلال) نے جو حسن قبول حاصل كرليا هے' وه محتاج ذكر نهيں -

آيات قرآنيه اور حديثوں كے بعد وه ضرب الامثال' مقولے' كهاوتيں' اور اشعار جو هماري سوسائٹي ميں رائج هيں' هماري ليے حجج راسخه اور دلائل قاطعه كا حكم ركهتے هيں - ممكن نهيں كه جماعت مخاطب كے حق ميں كسي كهاوت سے استدلال' اطمينان بخش اور مناسب اور مشهور اشعار كا ايراد تسكين بخش ثابت نهو - حل اس عقده كا يه هے كه اول تو فطرتاً هم هر اس شے كے معتقد هوتے هيں' جس پر همارے آبا ؤ اجداد اعتقاد ركهتے هيں' اسليے كه علم الحيات كا يه

(۱) ايک مقام پر جمع هونيكي شرط فضول هے اسليے كه جذبات سے جب شورش پيدا هو جاتي هے' تو افراد كهيں هوں' جماعت كے تمام خصوصيات كے مظهر تام هوجاتے هيں' اور روح الاجتماع انميں حلول كر جاتي هے - يه جماعت كي آنكهوں سے ديكهتے هيں' جماعت كے كانوں سے سنتے هيں' اور جماعت كے حواس سے هر شے كو محسوس كرتے هيں - كيونكه انكے ذاتي حواس بالكل معطل هو جاتے هيں -

(۲) اخبار نويس بهي روح الاجتماع كي خصوصيات كے جراثيم سے محفوظ نهيں رهتے' اسليے كه وه بهي پبلک كا ايک جزو هوتے هيں - (منه)

مقالات

کہتا ہوں کہ جو نفس خبیث و شریر حق و صداقت کے معاملہ میں ایک منٹ ' ایک لمحہ ' ایک عشر لمحہ کیلیے بھی ذاتی تعلقات سے متاثر ہوتا ہے ' یہی نہیں کہ وہ ایک کمزور ' معصیت آلو ' اور مستوجب صد نفریں ہستی ہے ' بلکہ یہ ' کہ میرے عقیدے میں وہ مومن و مسلم ہی نہیں - اگر ہم مسلمان ہیں تو ہم کو ہمارے خدا نے بتلا دیا ہے :

یا ایہا الذین آمنوا کونوا قوا مین بالقسط شہداء للہ ولو علی انفسکم او الوالدین والاقربین ' ان یکن غنیا او فقیرا ' فا للہ اولی بہما ' فلا تتبعوا الہوی ان تعدلوا وان تلو او تعرضوا ' فان اللہ کان بما تعملون خبیرا (۴ : ۱۳۴).

اے مسلمانو ! استقامت اور مضبوطی کے ساتھہ عدل و انصاف پر قائم رہو ' اور اللہ کو حاضر و ناظر سمجھکر گواہی دو ' گو وہ خود تمہارے یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہو - اگر کوئی مالدار ہے یا فقیر ہے تو اللہ انکے لیے سب سے بڑھکر ہے ' پس تم انکی خاطر ہوائے نفس کی پیروی نہ کرو کہ لگو حق سے انحراف کرنے - اور اگر صاف صاف گواہی نہ دوگے یا گواہی دینے سے پہلو تہی کروگے تو یاد رکھو کہ جو کچھہ تم کرتے ہو ' خدا اس سے باخبر ہے -

پھر جس عالم میں خود اپنے نفس کی محبت اور والدین واقربین کی قدرتی الفت کی نہیں چلتی ' وہاں یہ " ذاتی تعلقات " کیا چیز ہیں ؟

اصل یہ ہے کہ مدتوں کی نفس پرستی نے ہم لوگوں کے اعمال ہی کو نہیں بلکہ ہمارے جذبات کو بھی پست کر دیا ہے - اسی کا نتیجہ ہے کہ کوئی بلند شے سمجھہ میں آ ہی نہیں سکتی - لیکن میں جناب کو اور جناب کے احباب کو یقین دلاتا ہوں کہ اس دنیا میں میرے لیے صدہا آزمایشیں ہیں ' مگر یہ مزعومہ تعلقات کی منزلیں تو میرے لیے کچھہ کڑی نہیں ہوسکتیں - جو منزلیں کہ آنے والی ہیں ' اور الحمد للہ کہ جنکا وقت اب دور نہیں سمجھتا ' انکے لیے البتہ دعا کیجیے کہ خدا تعالی استقامت روزی فرماے - باقی رہے باہمی تعلقات و ملاقات اور صحبت و ارتباط ' تو تعجب ہے کہ لوگوں کو اسکا تصور نہیں شرماتا ؟ کیا وہ اس پیمانے کو ہاتھہ میں لیکر ضمناً یہ نہیں بتلادیتے کہ خود انکا ظرف پیمایش بھی اتنا ہی ہے ؟

بھائی ! مجبوراً کہنا پڑتا ہے کہ میں جس دنیا میں ہوں ' اسکی ابھی اپ لوگوں کو خبر نہیں - شاید کچھہ عرصے کے بعد حقیقت حال زیادہ روشنی میں آجاے : فانتظروا ' انی معکم من المنتظرین (۱)

تو و طوبی ' و ماؤ قامت دوست !
فکر ہر کس بقدر ہمت اوست !

فیا لیت قومی ' یعلمون بما غفرلی ربی ! ! (۲)

(۱) اگر وہ تحریریں اور انکے الزامات صحیح ہیں ' تو جیساکہ لکھہ چکا ہوں ' اسمیں کوئی شک نہیں کہ مولانا نے ایسی سخت کمزوری دکھلائی ' جسکا مجھے انکی نسبت کبھی خیال بھی نہیں ہوسکتا تھا - یقیناً قوم کو حق ہے کہ بصورت صحت انسے مواخذہ کرے اور پوچھے کہ ایسا کیوں کیا ؟

(۲) میں نے اسی خیال سے مولانا کی خدمت میں خط لکھا تھا ' معلوم ہوا کہ بیمار ہیں - باقی جو کچھہ عرض کرنا ہے آگے شذرات میں لکھونگا - (۳) گذشتہ پرچے میں لکھہ چکا ہوں -

---

(۱) پس آنے والے وقت کا انتظار کرو ! تمہارے ساتھہ میں بھی انتظار کرتا ہوں -
(۲) اے کاش میری قوم جانتی کہ میرے اماہوں سے درگذر کرکے میرے رب کریم نے مجھپر کیا کچھہ اپنا لطف و کرم مبذول فرمایا ہے ! !

ڈاکٹر لی بان اور موجودہ ہندوستان

— * —

از مراسلہ نگار ادیب صاحب اصفا

— * —

یوتی الحکمۃ من یشاء و من یوت الحکمۃ فقد اوتی خیراً کثیراً و ما یذکر الا اولو الالباب (سورۃ بقر - رکوع ۳۶)

(اللہ تعالی) عطا فرماتا ہے حکمت جسکو چاہتا ہے ' اور جسکو حکمت ملی ' پس اسکو خیر کثیر ملی اور صاحبان فہم و فراست ہی غور و فکر کرتے ہیں

—:○✿○:—

فی الحقیقت ' حکمت ایک نعمت عظمی ہے جسے پروردگار عالم اپنے خزانۂ کرم سے بندہ کو عطا فرماتا ہے ' لیکن جن وسائل و وسائط سے یہ نعمت ہم تک پہونچتی ہے - وہ ہم سے دور نہیں ' بلکہ ہمارے اندر اور باہر ہی موجود ہیں :

دوست نزدیک تر از من بمن است
وین عجب تر کہ من ازوی دورم
چہ کنم با کہ توان گفت ' کہ او
در کنار من و من مہجورم

ہر وہ سانس جو باہر سے اندر ' اور اندر سے باہر جاتا ہے ' ایک حکمت پژوہ دماغ کے لیے پیغام بصیرت ہے ' اور اگر ہر خاک روبہ ایک معرفت سنج ہاتھہ کے لیے اپنے اندر حقیقت کی آواز رکھتا ہے تو ہر سبز پتہ بھی ایک حقیقت شناس نظر کے لیے سرتاسر صحیفۂ حقائق و معارف ہے !

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقی دفتریست معرفت کردگار

اسمیں شک نہیں کہ تحقیق حق کی راہ مغالطات کے کانٹوں سے خالی نہیں ' بارہا تفتیش و تجسس نے گمراہ ہوکر حق کو باطل ' اور باطل کو حق ' اور سایۂ درخت کو درخت سمجھہ لیا ہے :

ازاں حساب تو ہر دم تفاوتی دارد
کہ قد سرو نہ بینی و سایہ پیمانی

لیکن کیا راہ بھول جانے کے امکان پر راستہ چلنا چھوڑ دیا جائے ؟ اور کیا ان کچہ احتمالیوں کی بنا پر منزل مقصود ہی سے روگردانی کر لیجائے ؟ ایک تحقیق پیما قدم کا یہ شیوہ نہیں کہ ساکن رہے (چہ جائیکہ پیچھے ہٹے) بلکہ اسکا عین مذہب یہ ہونا چاہیے کہ جادۂ حق طلبی میں ہمیشہ سرگرم رفتار رہے اور اسوقت تک دم لینا کفر سمجھے ' جب تک کہ شاہد منزل سے ہم آغوش نہ ہو جاے - پس چاہیے کہ تحقیق حق اور ابطال باطل کی راہ میں طلب صادق اور قدم راسخ رہے ' اور اپنے گرد و پیش ' انسان ہمیشہ ایسے اسباب جمع رکھے ' جنسے جذبۂ استعلام و استکشاف دائم مشتعل ' اور کبھی سرد نہ ہونے پائے -

موجودہ ہندوستان جو یکسر صفحۂ بصیرت ہے ' اگر ہماری آنکھیں اور پر ہوتے ' تو نہ معلوم ہمکو کہاں کا کہاں پہونچا دیتا ؟ لیکن افسوس کہ اگر سیاہ بختی کے حکم سے پست ہمتی کی نیل کی سلائی آنکھوں میں پھیر دیگئی ہے ' تو غفلت کے زہر سے حرکت پا بھی یکقلم سلب ہے - اگر سنہ ۱۹۱۳ - میں (لی بان) کا دماغ ہندوستان میں ہوتا تو دیکھنا تھا کہ کیسے کیسے نظریات گوناگوں مستنبط کرتا اور کیا کیا ترمیمات اور اضافات اپنے اس نظریہ میں کرتا ' جسکے

ادبیات

عرض تمنا

ہوگئیں مدتیں ہمیں، خستۂ و ناتواں بنے * شب کو زمانہ ہوگیا، روز پہ حکمراں بنے
خوب تماشا کرچکے، بسمل ناز کا حضور * غیر بھی اے شہ حرم ! مورد امتحاں بنے
جنبش سوزن مژہ، آپ کی ہو جو چارہ گر * ابتری کتاب دل، دفتر لامکاں بنے
میری خموشیاں بنیں درس دہ فغان حشر * رفعت فطرت رسا، حسرت پرفشاں بنے
ریش جبیں مرا بنے ریزش سجدۂ نیاز * میری فتادگی ترے قصر کا آستاں بنے
قلب کو چھیڑ دے وہی، سرعت نشتر جنوں * یہ جرس شکستہ پھر، نالہ کا ہمعناں بنے
پھونک ہی ڈالیں قلب کو، حسن کی جلوہ پاشیاں * آگ لگا کے برق ہی، رونق آشیاں بنے
ناخن غم سے ہو بندھا، رشتۂ ذوق بیدلی * نقش خلش سے صورت حسرت صد نشاں بنے
قلب کی شعلہ پروری، ہوکے رہے حریف برق * سعی جنوں کا حوصلہ، رفعت آسماں بنے
میرا بساط درد ہو، محرم جادۂ خلش * بزم تپش میں وسعت لذت کشتگاں بنے
ہر رگ و پے میں ڈوب جائے، شیون عرض مدعا * جنبش دست و پا مری، نالۂ استخواں بنے
اشک سے آبیاریئے، گلشن درد مند ہو * چشم بھی خونچکاں رہے، سینہ جو گلفشاں بنے

سینہ میں دل اگر رہے، حجلۂ آرزو رہے
منہ سے اگر نکل پڑے، شوق کی داستاں بنے

(نیاز محمد " نیاز " فتح پوری)

از تازہ واردات حضرت اکبر

کار حرم چلے گا کیا، دیر کے التفات سے * مجھکو بچائے میرا رب ایسے تعلقات سے !
آپ بہت چھپاتے ہیں لفظوں میں اپنے دل کا رنگ * پھر بھی ٹپک رہا ہے کفر آپکی بات بات سے !

* * *

یہ کہتا نہیں میں، کہ گردوں نے ہمکو * مسلمان رہنے کا شائق نہ رکھا
مگر یہ، کہ اوضاع ملکی نے ہم کو * مسلمان رہنے کے لائق نہ رکھا

غزل

امشب این غلغلہ در کوچہ و بازار افتاد * کہ فلان می زد و بیخود شد و سرشار افتاد
سخن از صومعہ و اہل ورع چند کنی * کہ مرا کار بآن چشم قدح خوار افتاد
بسکہ غارت گر حسن تو جہان برہم زد * یوسف از خانہ بدر جست و بہ بازار افتاد
چہ عجب گر نگہ مست تو افتد بر من * بادہ بیرون فتد از جام چو سرشار افتاد
شیوۂ مہر ز خوبان نتوان داشت طمع * کہ مرا کار بہ این طائفہ بسیار افتاد
محتسب از پی و، جمعی ز حریفان بہ کمین، * (شبلیا) رندی پنہان تو دشوار افتاد

ایک مسلمه هے که عادات ' اطوار ' امراض کیطرح ' عقائد بهي اسلاف سے اخلاف کي طرف وراثةً منتقل هوتے هیں - اس انتقال کو علم الحیات کي اصطلاح میں " ایراث " (Lawy heredity) کہتے هیں - پس اصول ایراث کي بنا پرضرور هے (۱) که همارے اجداد و اسلاف کا جو عقیدہ تها ' همارا بهي رهي عقیدہ هو' اور جسکو وہ قطعي اور بدیهي سمجهتے تهے' هم بهي اسکو قطعي اور بدیهي سمجهیں - اور جب یه معتقدات بطور حجت همارے روبرو پیش کیے جائیں ' تو هم بے چون و چرا اسیطرح تسلیم کرلیں جسطرح همارے آبا و اجداد تسلیم کرلیا کرتے تهے - یه ایک تقاضاے فطرت هے جس پر انسان مجبور و مجبول هے -

علاوہ بریں حیات و تجربه انسانیه میں ان مفعولوں کا بتواتر اور به کثرت استعمال ' جبلي اثر سے قطع نظر' بجاے خود ایک اثر حجة اور فائدۂ دلیل هے - اور جماعت کے سامنے ایک دعوے کو محض بار بار دهرا دینا هي' اپنے اندر سیکڑوں دلائل اور هزاروں براهین رکهتا هے - اگر اس ادعاے محض کے تکرار کے ساتهه لهجه تحکمانه اور مدعیانه هو' تو جماعت کے متاثر و معمول نهو جانیکي کوئي وجه نهیں -

نپولین کا قول هے : " فن خطابت کے صنائع و بدائع میں تکرار مفاهیم اور اعادۂ مطالب یعني ایک هي بات کو بار بار پیش کرنے سے زیادہ کوئي دوسري شے پر اثر' اور کوئي دوسرا آلۂ تاثیر نهیں " یه صرف ایک شے کے پے درپے دماغ کے رو برو پیش هونے هي کا نتیجه هے که وہ لوگ جنکا یه نهایت راسخ عقیدہ هے که اشتهاري چیزیں همیشه خراب هوتي هیں' اور وہ لوگ جو تمام عمر اسکا وعظ کرتے رهے که اخباري اشتهارات همیشه خدع و فریب پر مشتمل هوتے هیں' اکثر دیکها گیا هے که کسي کثیر الاشاعة اشتهار کے تواتر سے غیر محسوس طور پر اس طرح مرعوب و معمول هوجاتے هیں' که جب آنکو اس شے کي ضرورت هوتي هے تو بے ساخته اسي کارخانه کو آرڈر دیدیتے هیں ' جسکا اشتهار شب و روز اخباروں اور رسالوں میں اور شهر کي دیواروں اور اسٹیشنوں پر چسپاں دیکها کرتے هیں - یه ایک شے کے متواتر وقوع پذیر هونے کا ادنی کرشمه هے -

جماعتوں کي حالت اکثر یه دیکهي گئي هے که اولاً چند افراد مقرر کي خطابت سے اثر پذیر هوتے هیں ' لیکن اِدهر یه متاثر هوئے اور اُدهر یه اثر مرض متعدي کی طرح تمام جماعت میں پهیل گیا - ایسے موقعوں پر نکته رس خطیب همیشه آشتي جوئي کو مقدم رکهتے هیں اور اپنے استمالت آمیز فقروں سے تالیف قلوب کرتے هیں' آسکے بعد حرف مطلب زبان پر لاتے هیں -

لي باں لکهتا هے که جماعت کي طبیعت کي اُفتاد کچهه اس قسم کي واقع هوئي هے که وہ ثبات و استقامت کے هر مثال اور صبر و استقلال کے هر نمونے کے قدموں پر (خواہ وہ کسي حال میں هو اور کهیں هو) اپنا سر نیاز اور جبین عقیدت رکهتی هے - وہ اپنے معتقدات و خیالات میں اپنے لیڈر کا یکسر آئینه بن جاتي هے - جو عقائد و خیالات لیڈر کے هوتے هیں ' بعینه وهي عقائد و خیالات اسکے بهی هوجاتے هیں ' اور اسکي قوت نقد و اعتراض ' لیڈر کے رعب و جبروت کے اثر سے قطعاً مفلوج و مسلول هوجاتی هے - جو حرف لیڈر کے منه سے نکلتا هے اسکو حیرت کي آنکهوں ' یقین کے کانوں ' اور عزت کے دل سے سنتي هے - وہ ایک آلـه معطل هے جسکو اسکا لیڈر جسطرح چاهے استعمال کرے - وہ مسمریزم کا ایک معمول هے جسکو اسکا لیڈر جو خواب چاهے' دکهادے' اور وہ ایک بے جان لاش

(۱) بشرطیکه ماحول یعني گرد و پیش کے اسباب مزاحمت نه کریں -

هے جسکو اسکا لیڈر جس کروٹ چاهے لٹادے' اور جس رخ چاهے پهیر دے !

لیکن استقامت و استقلال کے علاوہ دنیا میں اور قوتیں بهي هیں جو جماعت پر کبهي کبهي مسلط هوجاتي هیں ' یه قوتیں مال و دولت اور جاہ و مرتبت هیں - گو اسمیں شک نهیں که انکا تسلط هنگامي اور عارضي هوتا هے' مگر اس امر سے بهي انکار نهیں کیا جا سکتا که جس لیڈر کو کمان دولت نے بلند پهینک دیا هے ' جماعت بهي اس لیڈر کو گرنے اور زمین بوس هونے تک نهایت ارادت آگین نظروں سے دیکهتي رهتي هے -

لي باں کہتا هے که لیڈر کے رعب و دبدبۂ و سطوت اور جبروت شان و اقبال کو صدمه پهونچانیوالي چیزوں میں ناکامي کا نمبر سب سے اول هے - اقبالمندي ایک شیشه هے ' جو ناکامیابي کي ٹهیس کا متحمل نهیں هوسکتا - لیڈر کو جهاں کسي پبلک کام میں ناکامی هوئي ' اور معاً اسکے حباب اقبال نے آنکهیں بند کرلیں - اِدهر ناکامی و نامرادي کي هوا چلي اور اُدهر اعتراضوں کي بوچهاڑ سے تمام گذشته خدمات کے پتے ایک ایک کرکے جهڑ گئے ' اور گویا ساري ساکهه اور بهرم ایک نقش بر آب تهي که ایک لمحه کے اندر مٹ گئی ! !

ناکامي کے علاوہ اعتراض في نفسه ایک اقبال شکن' دبدبه افگن' اور جبروت فرسا شے هے - اسلیے که بارها ایسا هوا هے که نهایت پادر هوا اعتراضات نے لیڈري کے شاہ بلوطوں کو جڑ سے اُکهاڑ اُکهاڑ کر پهینک دیا هے -

(مسلم یونیورسٹي) ڈیپوٹیشن کي شکست سے جو صدمه قدیم لیڈري کي عمارت کے ارکان کو پهونچا ' محتاج بیان و تفصیل نهیں ' لیکن کیا بعض اشخاص (۱) بے بنیاد اعتراضونکے هدف نهیں هوئے ؟ درحقیقت یهي لوگ مثال جامد هیں لي باں کے اس خیال کے ' که اعتراض في نفسه دبدبه شکن هے -

یه جو کچهه لکها گیا ' فرانس سے اُٹهي هوئي صدا کي هندوستان سے ایک ضعیف الصوت بازگشت تهي ' ورنه بیچارے هندوستان میں ابهي یه تاب و تواں کهاں' که اپني ذاتي آواز بلند کرسکے ؟ اس غریب کے پانوں میں اتني طاقت کهاں که بغیر یورپ کي دستگیري کے کوچۂ علم میں ایک قدم بهي چل سکے ؟ اور اس حسرت زدہ کي آنکهونمیں اتني بصارت کهاں که بغیر یورپ کي عینک کے کچهه دیکهه سکے ؟ آج جو کچهه اسکے هاتهه میں هے ' یورپ کا عطا کیا هوا هے ' اور اسوقت جو کچهه اسکے جیب و دامن میں نظر آرها هے' وہ سب کچهه یورپ کي فیض دستی ' دریا کفي ' ابر فرمائي ' اور بیدریغ بخشي کا صدقه هے ' لیکن یه صدقه خوري کب تک ' اور دوسریکے آگلے هوے نوالوں کو نگلنے کا سلسله تابکے ؟

یه نظریات جو اُوپر لکهے گئے' سچ پوچهیے تو تمام وکمال' ان واقعات و حوادث کے اندر موجود هیں جو همنے بطور مثال کے پیش کیے - لیکن هندوستان نے ابهی ایسے دماغ کهاں پیدا کیے هیں که واقعات کے مشاهدہ سے نظریات کا استقرأ کرسکیں ؟ هندوستان نے ابهي ایسے هاتهه کهاں پیدا کیے هیں که خاک بیزي تفتیش و تجسس کي تکلیف گوارا کرکے گوهر حقیقت حاصل کرسکیں ؟ اور پهر هندوستان نے ابهي ایسي آنکهیں کهاں پیدا کي هیں که مشاهدات اور محسوسات کے پس پشت کلیات و مجردات کا جلوہ دیکهه سکیں ؟ راقـم (مفتش)

(۱) شخصی معاملات همیشه رد و تردید اور جواب الجواب کي پیچیدگیوں میں ملفوف هوتے هیں - هم اس ضمن میں اسي مکروہ مناظرہ و مکابرہ میں پڑنا نهیں چاهتے - اس مضمون کے لکهنے سے جو همارا مقصد هے وہ ظاهر هے - مجادله و مناقشه نهیں بلکه مخابرہ و مظاهرہ اور آرسو دان پبلک تک چند خیالات کا پهونچا دینا هے ' اور اسي کو هم اپنا فرض حیات سمجهتے هیں - (منه)

اس طرح آپ عام مسلمانوں کي محبت ' تعظیم ' اور اعتماد ' خرید سکتے هیں - اتحاد و اخوت بے وعظ و پند پیدا کرسکتے هیں اور دنیا کو اسلام کي تعلیم مساوات کا تماشا دکھا سکتے هیں - پھر آپ دیکھ لیں که خدا کا وعدہ جھوٹ نہیں - هم مسلمان تو صرف کہنے کو هیں - مئے توحید کي لذت سے بیخبر هیں - اگر ایک جرعہ همارے حلق سے فرو هوجاے' تو هم صاف دیکھ لیں که بخت و اقبال هماري خوشامد کرتے هیں - پیچھے پیچھے چلے آتے هیں اور هم پروا نہیں کرتے - کاش همیں اس لذت کا کچھه بھي حس هوتا' جس نے بلال حبشي کو جلتے هوئے پتھر پر ننگے بدن لٹایا ' جان دینے پر آمادہ کیا ' مگر کلمهٔ توحید سے توبه کیسي' ایک دم کے لیے چپ رکھنا بھي گوارا نه کیا -

حضرات ! یه همارے اصلي نقص هیں اور یہي مقام ضعف ہے' اسي کي تقویت درکار هے - پھر آپ کو یه منصب حاصل هوگا که مشرکوں میں توحید کي اشاعت کریں اور خدا کي مرضي کو پورا کریں - آپ غریبوں اور اُن مسلمان بھائیوں کو جنھیں اپني زبان میں طبقهٔ ادنیٰ کہتے هیں' اپنے طمطراق' اپني بد دماغي ' اور کبر سے مرعوب نه بنائیں' آپ داد خواهوں کے روکنے کے لیے اپني کوٹھیوں پر پیادے تعینات نه کریں - آپ وہ چال اور وضع اختیار نه کریں جن سے غربا ادب سے ملتے هوئے ڈریں اور هچکچائیں - آپ عہد خلافت کي سادگیوں کو یاد رکھیں جب ایک غلام عین خطبه کے وقت حضرت عمر کا دامن پکڑکر کہتا تھا " حضرت پہلے آپ اس بات کا جواب دے لیجیے پھر آگے بڑھیے - یه چادریں جو خراج میں آئي نھیں' سب کے حصه میں ایک هي ایک پڑي تھیں - آپ اس قدر بلند قامت هیں - اُس ایک چادر سے عبا کیونکر بنائي ؟ " حضرت عمر نہایت ٹھنڈے دل سے فرماتے هیں : " بڑے بیٹے نے اپنے حصه کي چادر مجھے دیدي هے اور اُسي کو ملاکر یه عبا بنائي هے " تب اُس غلام نے دامن چھوڑ کر کہا : " میں مطمئن هوگیا اب آپ اپنا کام کریں - "

ایک دفعه حضرت عمر خطبه کے وقت قوم سے پوچھتے هیں : " اگر میں راہ حق سے الگ جاؤں تو تم میرا کیا کر سکتے هو" ؟ ایک شخص آگے بڑھکر کہتا هے : " کوڑوں سے سیدھا کردونگا " آپ خوش هوکر فرماتے هیں : " میں اسي جواب کا خواهاں تھا - جب تک مسلمانوں میں ایسے آزاد خیال لوگ موجود هیں ' همیں کوئي ڈر نہیں " اب تو آپ لوگ ایسي باتوں کا نام وحشت رکھیںگے مگر یه اُس شخص کے واقعات زندگي هیں' جس کے عہد میں اسلام کو سب سے زیادہ عروج هوا -

هم کو نام بنام پُکار پُکار کر کہنے میں کوئي خوف اور تامل نہیں - جب تک هم مسٹر مظہر الحق - مولوي فخر الدین - مولوي عبد المجید - راجه صاحب محمود آباد - صاحبزادہ آفتاب احمد خان - مسٹر محمد علي - میاں محمد شفیع - مسٹر غـــزنوي وغیرهم اور تمام مدعیان لیڈري و دردمندان اسلام کو جو قوم کے وکیل کہلانا چاهتے هیں اور تقریر و تحریر میں بڑي بڑي باتیں کہتے هیں ' اور اسلام کا نوحه پڑھا کرتے هیں ' پانچوں وقت مسجد میں نه دیکھیں گے ' هم نـه انکے کسي قول کي وقعت کرینگے نـه انکـو اپنا وکیل گردانینگے -

امید هے که تمام اسلامي پریس هماري یه عرضداشت شائع کرکے تمام لیـڈروں کے کان تـک پہنچادینگے - کیونـکه یـه کوئي معمولي اپیل نہیں - اسي پر هماري آیندہ زندگي کا دار و مدار هے -

آپ کا خادم - محمد مسلم عظیم آبادي

انجمـــن هـــلال احمـــر

—:*:—

قسطنطـنیـــه

— * —

جناب من -

کچھه عرصه هوا یہاں کسي ذریعه سے یه افواہ مشہور هوئي تھي ' که انجمن هلال احمر قسطنطنیه سے سلطنت عثمانیه کو کوئی تعلق نہیں هے - اور یه انجمن عیسائیوں کے هاتھه میں هے - چونکه اوسکي وجه سے اس کار خیر یعني تحصیل چندہ امداد مجروحین ترکي کو مضرت کا اندیشه تھا لہذا بنظر رفع غلط فهمي میں نے هز ایکسیلنسي جناب جعفر بے عثماني کونسل جنرل بمبئي سے اسبارہ میں استصواب کیا - جسکے جواب مورخه ۱۸ فروري سنــه ۱۹۱۳ ع کا ترجمه بغرض اطلاع عام درج ذیل هے امید هے که اسکو اپنے اخبار میں شائع فرماکر جناب ممنون فرمائینگے :—

" ڈیر سر - آپکي چٹھي کے جواب میں میں آپ کو اطـلاع دیتا هوں - که عثماني انجمن هلال احمر سلطنت عثمانیه کے احکام اور مخصوص ارادهٔ سلطانی کے ذریعه سے قایم هے - اوسکے منتظم ممبروں کو انجمن کے ممبر منتخب کرتے هیں - اور کل منتظم ممبر مسلمان هیں - لہذا جو خبر آپ کو ملي هے وہ غلط هے " -

دستخط جعفر بے ...

نیـاز منـد - قمر شاهجهان

الهـــلال

یه خیال بالکل بے سروپا هے که انجمن هلال احمر قسطنطنیه کے ممبر عیسائي هیں اور تعجب هے که کن لوگوں نے اس کذب آفریني میں حصه لیا ؟ البته یه صحیح نہیں که وہ کوئي سرکاري انجمن هے - اسکا قیام یقیناً سنه ۱۸۸۸ - میں ارادهٔ سلطاني کے ذریعه سے هوا اور اب بھي سلطان وقت اسکا پیٹرن هوتا هے' مگر انجمن غیر سرکاري ' اور حکومت کا تعلق اعزازي هے -

---

جلسهٔ سالانهٔ اهل حدیث کانفرنس

منعقـــدہ امـــرتسر

خدا کے فضل و کرم سے اهلحدیث کانفرنس کا دوسرا سالانه جلسه امرتسر میں بتاریخ ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - مارچ سنه ۱۹۱۳ ع - بعد نماز جمعه شروع هوکر اتوار اور سوموار کي درمیاني رات کے ایک بجے تک رها - جلسه کی شان و شوکت غیر معمولي تھي - معزز مہمانوں کي خاطر و مدارات میں حتی الامکان نہایت تن دهي سے کام لیا گیا - حاضرین کي تعداد هر اجلاس میں اندازہ سے زیادہ هوتي تھي - علماء کرام دور دراز مقامات سے تشریف فرما تھے - قابل واعظین کي پند و نصائح ' مقررین کي مؤثر تقریریں' حاضرین کے دلوں کو مسخر کر رهي تھیں - ایک جلسه کے بعد دوسرے جلسه میں حاضرین کا اشتیاق افزوں دکھائي دیتا تھا - یہانتک که رات کے بارہ بجے سے بعد تک بھي وعظ هوتا رهتا تھا - اور لوگ ابھي متمني نظر آتے تھے که اور بھي هو - غرض جلسه نہایت کامیابي سے هوا - اور آیندہ سال کیلیے معززان پشاور کي طرف سے کانفرنس کو سالانه جلسه کیلیے دعوت دي گئي - کانفرنس کیلیے چندہ کي مقدار بھي بحمد الله اچھي تعداد تک پہونچگئي - مفصل حالات اخبار اهلحدیث امرتسر یا شائع هونے والي رپورٹ میں ملینگے -

ابو الوفاء ثنـاء الله (سکریٹري کانفرنس)

مراسلات

بحضور لامع النــور اعلى حضرت همايوني شهنشاه گيتي پناه فلک بارگاه سليمان جاه ظل الله سراج الملة والدين والي دولت خدا داد افغانستان خلد الله ملکه

—o:*:o—

بعد از حمد فراوان احکم الحاکمين که تصرف هيجده هزار عالم درحيطهٔ قدرت اوست ودرود نامعدود برسيد کائنات خير البشرکه زبان قلم وقلم زبان قاصر ازمنقبت او - کمترين کنيزکان ' مادرکور بخت ڈاکٹر عبدالغني ومولوي نجف علي ومحمد چراغ که سرمايهٔ حيات اين مسکينه وقرة العين اين عاجزه بودند وحالا درزندان کابل اسير هستند ' بصد عجزو ادب وهزاران تضرع والحاح گريه وزاري خود را بمسامع اجلال اعلى حضرت شهنشاهي رسانيده عارض است که از راه مراحم خسروانه فرزندان اين مبتلای آلام را از حبس مخلصي عنايت فرمايند - اين عاجزه نمي گويد که ايشان بے قصور هستند - خدای علام الغيوب جلة عظمته مي داند که حقيقت حال چيست " ان الله عليم بذات الصدور " آنچه اين مسکينه توجه عاليه اعلى حضرت همايوني بدان منعطف کردن مي خواهد اين است که حضرت حق سبحانه وتعالى چندين ذنوب صغار وکبار بندگان تقصير پيشه را عفو مي فرمايد وحسابی ازان در نمي گيرد حضرات سلاطين بر صفحهٔ زمين نائبان کردگاراند : هوالذي جعلکم خلائف فى الارض - لاجرم ايشان را نيز صفت عفو وصفح ورحم وکرم کار بايد فرمود " والکاظمين الغيظ والعافين عن الناس والله يحب المحسنين " اين عاجزه را از جهت مفارقت فرزندان که لخت جگر اين مسکينه اند واز مدت پنج سال درزندان محبوس اند خواب وخور حرام گشته شب وروز نذر گريهٔ وبکا ميگردد تا بحديکه از افراط ناله واشکباري چشمم سفيد وبصارت زوال پذيرفته پيش ازين طاقت مهجوري افلاذکبد خويش ندارم - ولهذا بذريعهٔ اين عرض داشت اظهار حالت زار خود نموده واسماء پاک خدای عزوجل ورسول اکرم صلى الله عليه وسلم را وسيله آورده ملتمس مراحم خسروي هستم - توقع واثق از حضرت علياء شهنشاهي بفحوای " ارحموا من فى الارض يرحمکم من فى السماء " برحال خستهٔ اين عاجزه ترحم فرموده فرزندانم را از حبس نجات عنايت خواهند فرمود - ارحم ثم ارحم يا امير المؤمنين ! فانت اهل لذلک تخلقوا باخلاق الله - ان الله بالناس لرؤف رحيم - زياده بجز ادعيهٔ ترقي عظمت وجبروت وتخليد ملک وسلطنت چه عرض نمايد -

عرضــــــــــداشت

عاجزه والده ڈاکٹر عبد الغني

ساکن جلال پور جٹان - ضلع گجرات (پنجاب)

کھلــــي چٹھــــي

مسلمان ليڈروں کي خدمت ميں

—*—

بزرگان قوم ! السلام على من اتبع الهدى -

جس شمع سے شبستان اسلام کي تجلي سمجھي جاتي تھي وہ اب ٹمٹمانے لگي ہے - اسلام يورپ ميں چند دنوں کا مہمان ہے اور ايشيا ميں بھي اسے دير تک اطمينان حاصل نہيں رہنے کا - ہماري بربادي کے سامان آنکھوں کے سامنے صاف جھلک رہے ہيں - اسپين ميں زوال قوۃ اسلام کي داستان پھر تازہ ہو رہي ہے - گرد و پيش کے آثار و قرائن سے مستقبل اسلام پر آپ خود مجھہ سے بہتر حکم لگا سکتے ہيں ' اور يہ حقيقتيں آپ پر مجھہ سے کہيں زيادہ روشن ہيں - جو ہونا تھا ہوچکا ' اور جو کچھہ ہونے کو ہے وہ بھي معلوم ہے - اب سوال يہ باقي رہتا ہے کہ مسلمانوں کو کسي غيبي امداد کے انتظار ميں چپکے بيٹھے راہ تکنا چاہيے ؟ اپني موجودہ حالت يا جو صورت زمانہ قائم کردے اس پر صابر و قانع ہوجانا چاہيے ؟ يا ہاتھہ پاؤں مارنا چاہيے اگر گنجايش ہو ؟

اس وقت کروروں مسلمان ايسے ہيں جو سلطنت ترکي کے زوال کو اسلام کا زوال سمجھہ کر ايمان برباد کر رہے ہيں - اور ڈانواں ڈول سے ہو رہے ہيں - بہتيرے سہل اعتقاد اور سادہ لوح مسلمان امام مہدي کے ظہور کو سر پر سمجھتے ہيں - مگر در حقيقت اسلام نہ سلطنت ترکي کا محتاج اور نہ ايران و افغانستان کا - اسلام کا نصب العين کشور کشائي اور حکمراني نہيں ہے - اس کا مقصد اصلي اشاعت توحيد ہے - اس راہ ميں اگر ملک اور سلطنتيں حائل ہوں تو اُن کي تسخير و تغليب کا مضائقہ نہيں - جب ہم ميں دنيا طلبي پيدا ہوگئي اور حکمراني کي چاٹ لگي تو مقصد اصلي کو بالاے طاق رکھہ ديا - اب يہ حال ہے کہ زوال سلطنت کو عين زوال اسلام سمجھے ہوئے ہيں - حالانکہ اسلام ايسے ايسے مفاخر سے بے نياز ہے - جب توحيد کي اشاعت کي جاتي ہے تو سلطنت خود بخود اس کے جلو ميں ہمرکاب ہوتي ہے - اور اسلام کو اسکي نہ خبر ہوئي ہے نہ پروا - اشاعت توحيد کي راہ ميں کوئي طاقت آج حائل نہيں - آپ کو اب اس مقصد کے ليے کشور کشائي کي ضرورت نہيں - آپ آج ٹھيٹھہ اور سادے مسلمان بن جائيں - شعائر اسلام اختيار کرليں - اور اشاعت توحيد کے ليے ہمہ تن مستعد ہو جائيں تو آج مسلمانوں کي ساري کمزورياں دفع ہوجائيں -

آپ خوب جانتے ہيں کہ کسي قوم کے عروج کے ليے اخوت اور اتحاد باہمي سب سے قوي عنصر ہيں - آپ اپني تحريروں اور لکچروں ميں اسي کا رونا روتے رہتے ہيں مگر آپ کو يہ نہيں معلوم کہ انہيں مقاصد اور ايسے ايسے سيکڑوں شخصي اور قومي مفاد کيليے نماز فرض کي گئي ہے - مگر کون نماز ؟ کبھي کبھي گھر ميں چار ٹکريں لگا لينے والي ہرگز نہيں - آپ پانچ وقت وضو کرکے مسجد ميں تشريف لائيں ' غريب ' مسکين ' مسافر ' بيمار ' مسلمان بھائيوں کے دوش بدوش کھڑے ہوکر نماز پڑھيں - اور اقوام عالم کو دکھا ديں کہ مسلمانوں کے خدا کے گھر ميں ايک ہائي کورٹ کا جج ' اور ايک پنکھا کھينچنے والا قلي - ايک کانسل کا ممبر ' اور مکتب خانہ کا مياںجي - ايک سيد اور ايک بھنگي ' سب ايک ہيں - آپ جمعہ کے روز جامع مسجد ميں آکر نماز پڑھنا اپنے اوپر لازم کرليں '

الهــــلال کی ايــجنسی

هندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتي ' اور مرہٹي هفتہ وار رسالوں ميں الهلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود هفتہ وار ہونے کے ' روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ايک عمدہ اور کامياب تجارت کے متلاشي ہيں ' تو اپنے شہر کيليے اسکے ايجنٹ بن جائيے -

دعـــوت الهـــلال

کـي اشـــاعت عمـــومي

— * —

معترم ملت! بارک الله فی صحتکم و عافیتکم -

السلام علیکم - بهوپال میں اکثر جگه رساله الہلال آتا هے - جسکے دیکھنے کا شرف مجهکو بهي ایک دوست کی وساطت سے حاصل هے - الهلال میں جو خوبیاں هیں اور جس پالیسي کو آپ اختیار کیے هوئے هیں' اوس کي مدح و ثنا تکلف محض هے - صرف یه کهدینا کافي هے که الهلال اردو رسالوں میں بہمه وجوه عدیم النظیر هے -

لیکن ساتهه هي میرے نقطۂ خیال سے اس رساله کي اشاعت سیاسي - تمدني - اور ملي اعتبار سے عامه خلایق میں هونا ضروري بلکه لازمي هے - جب تک عام لوگ اثر پذیر نه هونگے' اصلاح بعیده ور سعي غیر مشکور رهیگي -

قیمت کي زیادتي اس کي اشاعت کا عوام و خواص کے درمیان ایک حجاب حاجز هے -

قلیل البضاعت معاشر اسلام مطالعه سے محروم هیں - اگرچه ان کے ملي جذبات افراد مخصوصه سے کهیں زاید اور بکار آمد هیں - مگر کم مایگي ان کو اس هادي طریق مستقیم تک پهونچنے میں سنگ راه هے - پس اس جانب آپ کو اپني خاص توجه منعطف فرمانے کي خاص ضرورت هے -

مناسب هوگا که زینت طبع کے لحاظ سے دو قسم کے رساله شایع کیے جائیں: اعلی اور ادنی - اعلی پیمانه کے رساله کو (جو آج کل شایع هوتا هے) انهي لوگوں کے لیے خاص کردیا جاے جو معنوي خوبیوں کے ساتهه صوري محاسن کو بهي پسند کرکے خواهش کریں - اور معمولي کاغذ کے غیر مصور رساله کو غربا اور عوام کے لیے مخصوص کردیا جاے -

مهرباني فرماکر اس راے ناقص میں الهلال کے ناظرین سے استصواب فرما لیجئے - اوس کے بعد آپ کي اور ناظرین الهلال کي آراء عالیه کا انکشاف اور اس جدید طرز عمل کي پسندیدگي اور انتظامات حدیثه کے متعلق اس هلال کي روشني سے' جو بدر کامل هوکر چمکنے والا هے' عامه خلائق کو مستفیض فرمائے -

خیر اندیش محمد مستقیم الدین
آڈیٹر دفتر محاسبي - بهوپال

فهـــرست

زر اعانـــۀ دولت علیۀ اسلامیـــه

—:※:—

(۲۰)

ان الله اشتري من المومنین انفسهم و اموالهم' بان لهم الجنه

	پائي	آنه	روپیه
بذریعه یوسف حسن خانصاحب جےپور	-	-	۱۲۰
به تفصیل ذیل :—			
مولوي معشوق علي صاحب	-	-	۷
حسن علي خانصاحب	-	-	۱
ب بیگم صاحبه	-	۱	۱۵
والدہ منشي یعقوب علي صاحب	-	-	۳
مقبول صاحب	-	۵	۱

	پائي	آنه	روپیه
دکوه	-	-	۱۵
دختر معشوق علیصاحب	-	-	۲
مرزا هادي یار بیگ صاحب	-	۲	۱
مرزا اختر یار بیگ صاحب	-	-	۳
والدہ منشي یوسف علیصاحب	-	-	۱
منشي یوسف علیصاحب انسپکٹر	-	-	۵
شیخ کلو	-	-	۳
امیرا بیوه	-	۱	-
مسماة بنو	۶	-	-
والدہ سرفراز الدین صاحب	-	۲	۶
منشي محمد عاشق علیصاحب	-	-	۲
قرباني	-	۱۱	۷
... صاحب نور باف	-	-	۱
بابو نورالدین صاحب	-	-	۱
بابو عبد الحمید صاحب	-	۸	-
عبدالعزیز صاحب کمپونڈر	-	۸	-
وحید الدین خانصاحب افسر	-	-	۵
ایک مسافر	-	-	۱
خدا بخش باورچي	-	-	۱
شیخ عبد الحق صاحب	-	۳	۲
مرزا عبد العلي صاحب	-	-	۱
سید مراد بخش صاحب	-	-	۱
شیخ عبد الحق صاحب افسر	-	۳	۵
شیخ شمس الدین صاحب افسر	-	۳	
صاحبزاده جناب سید محمد ایوب صاحب	-	۱۰	۱۵
نبي دادا خان صاحب	-	۲	
مولا بخش صاحب	-	۸	۱
مني آرڈر	-	۴	۱
لفافه	۹	-	-

	پائي	آنه	روپیه
ایم - مراد خانصاحب - امنیر - ناگپور	۹	۸	۷۱
به تفصیل ذیل :—			
عطار مسافر	-	-	۱
منگل دیوان	-	-	۵
محبت شاه	-	۸	-
کریم خان	-	-	۱
سید قاسم	-	-	۴
محمد اسحاق	-	-	۲
نواب تانیخان	-	-	۳
نواب سردار خان	-	-	۱
شیخ رسول	-	۸	-
سید بابا رنگریز	-	۴	-
نواب سکندر خان اولی	-	-	۲
نواب سکندر خان ثاني	-	۴	۱
نواب داؤد خان	-	-	۲
نوابي	-	-	۱
نواب مستي علي خان	-	-	۱
نواب نواز خان	-	-	۳
شیخ وزیر عطار	-	-	۵
گلاب خان پنجابي	-	-	۱
شیخ لطیف قصاب	-	-	۲
یعقوب شاه فقیر	-	-	۱
امیرن بي	-	۲	-

عالـــم اســـلامي

اور

اعـــانـــة دولـــة عليـــه

— * —

بالفعل ترکي کے مصائب و محن روز افزوں هو رهے هیں جو بالقوه تمام مسلمانان عالم کے مصائب و محن کا مقدمہ هے - فی الواقع یه زمانه مسلمانوں کے لیے قیامت صغری هے - حالات مذکورہ کے تدارک کے لیے مسلمانوں کي کوشش جاري هے خداوند تعالی اونکے مجاهدات اور مساعي مشکور فرمائے - اگرچه اسبارہ میں مختلف تدبیرات اور انتظامات عمل میں آرهے هیں اور اُنکا نتیجه کم و بیش ظاهر هو رها هے مگر ایک امر' جو بظاهر نتیجه خیز هو سکتا هے ' غالباً اوسکي جانب هنوز توجه و اعتنا نهیں کی گئي هے وہ امر یه هے - که بهت سے قطعات دنیا میں مسلمان کثرت سے آباد هیں - علاوہ مصر و هندوستان کے جهاں بهت سرگرمي کے ساتھ اعانت ترکي کا سلسله جاري هے بلاد چین و جاوہ و ممالـک روس و ترکستـان وغیرہ میں کثرت سے مسلمان آباد هیں اور بعض ان مقامات بلکه اکثر مقامات میں مسلمانوں کے مالي حالت بهي عمده هے اور اُن میں همت اور حمیت بهي سنی جاتي هے مگر اس آشوب کے زمانه میں مسلمانان مذکورہ کے جانب سے ترکي کے اعانت کے بارہ میں کوئي صدا سماعت میں نهیں آتي هے - ظاهراً اسکي یه وجه معلوم هوتي هے که ممالک مذکورہ میں بوجه فقدان وسایل اخبار و خبر رساني یه جمود و سکوت پیدا هو رها هے ' وگرنه غالباً عمده نتائج پیدا هوتے - پس مناسب معلوم هوتا هے ' انجمن هـلال احمر کے سلسله سے وهاں ایسے وفود بهیجے جائیں که جو قابل افراد پر مشتمل هوں اور وهاں کے اهل اسلام سکان کي توجه اعانت ترکي کي جانب برانگیخته کریں - خواہ وہ اعانت بصورت چندہ هو یا بشکل قرضه هو ' میرے خیال میں ایسي کوشش بهت هي مفید اور کارگر ثابت هوگي خصوصاً قرضه جات کے بارہ میں بهت زیادہ کامیابي کي امید هے - اسلیے که ممالک مذکورہ میں مسلمان عموماً تجارت پیشه هیں لهذا خصوصاً ارنکو معامله قرضه میں بهت دلچسپي هوگي - ایسي استعانت کي کوشش هماري گورنمنت کے منشاء کے خلاف بهي نهوگي بلکه امید کیجاتي هے که گورنمنت انگریزي کي کانسلهاے متعینه ممالک مذکورہ اس کام میں هماري مدد بهي کرینگے - (حکیم بشیر الدین احمد وارد جهانگیر اباد)

نوٹ الهـــلال

جاوہ ' ترکستان ' اور بعض بلاد روس سے جنـگ طرابلس اور بلقان کے زمانے میں سلطنت عثمانیه کو ۹ برابر امداد پهنچتي رهي هے ' اور اسکا تذکرہ اخبارات تک بهي پهنچا هے - جنـگ طرابلس کے زمانے میں ایک مخیر روسي مسلمان محمد حسین نامي نے نو لاکهه روپیه سے براہ راست غازي انور بے کي اعانت کي تهي ' اور اسي زمانے میں الهلال نے اسکي تصویر شائع کي تهي -

جاوہ میں نهایت جابرانه حکومت هے - مجهے اسمیں شک هے که بازادي وهاں چندہ هو سکتا هے یا نهیں ؟

البته مسلمانان چین کي نسبت کچهه معلوم نهیں' بهرحال اب وقت صرف فراهمي چندے میں اپنے تمام قواے عملیه کو صرف کرنے کا نهیں رها - ضرورت هے که اینده کے تحفظ کیلیے کوئي راہ اختیار کي جاے -

---

اســلام کے عظیـــم الشـــان

معبد میں جامعه اسلامیه (یونیور سٹي)

کي

تجـــویز اور اسکـــي تائیـــد

—:○❀○:—

۱۵ - اپریل سنه ۱۹۱۳ کے روزانه زمیندار میں شمس العلماء علامه شبلي نعماني کیطرف سے ایک آرٹیکل شایع هوا هے - جسمیں علامه موصوف نے مسلمانوں کي موجودہ حالت کا اندازہ فرماتے هوے دردمند دل سے یه مبارک تجویز پیش کي هے که مکه معظمه میں ایک جامعه اسلامیـه قائم کیجاے جسمیں تمام مذهبی اور دنیوي (جن میں علوم جدیدہ بهي شامل هیں) علوم کي اعلی درجه کي تعلیم هو - محترم ناظرین ! یه وہ آواز هے جسپر نه صرف هندوستان بلکه تمام دنیا کے مسلمانوں کو صداے لبیک بلند کرنا ضروري اور خیر مقدم واجب هے کیونکه جب اسلامي پبلک کو اس واجب التکریم اور عظیم الشـان معبد سے وهي تعلق اور کشـش هے جو کاہ و کاہ رباہ میں دیکهي جاتي هے تو اس اعلی مقصد کیلیے مکه معظه سے بهتر کوئي اور مقام موزوں نهیں هوسکتا -

لیکن ایسي یونیورسٹـي قائم هونے میں جهاں یـه دقت هے که ترکي گورنمنٹ مشکل سے اجازت دیگي - یه بهي دقت هے که عرب کے دیندار قبائل ایسي یونیورسٹي کیطرف بمشکل متوجه هونگے - بلکه اکثر قبائل اس روشن خیالي کو نفرت کي نگاہ سے دیکهینگے اور دهریت کا پیش خیمه سمجهکر مانوس نه هونگے اور الفت نه رکهینگے -

میرے خیال میں دونوں دقتیں رفع هونیکي سهل صورت یه هے که مدرسه صولتیه کو ترقي دیکر ایک مکمل اسلامي یونیورسٹي اور عظیم الشان دار العلوم بنایا جاے -

صولتیـه وہ مدرسـه هے' جو ۳۸ - سال سے مرکز اسـلام میں قائم هے اور جسکا سنـگ بنیاد ایک مرد خدا ' نیک سیرت بزرگ ' دور انـدیش (فاضل هنـد مولانا رحمت الله صاحب مرحـوم) نے هندوستان کو خیرباد کهکر' حرم محترم میں بڑي اولو العزمي اور جوش کے ساته سنه ۱۲۹۲ هجري میں اس ارادہ سے رکها که اس کے ذریعه علـــوم رباني کي اشاعت صحیـح اصـــول اور اعلے پیمانـه پر جاري هو -

مدرسه نے اپنے باني کي نیک نیتي اور خلوص سے بتدریج اتني ترقي کي که وہ جامعه اسلامیه بننا چاهتا هے - خود اسکے مهتمم مولانا محمد سعید صاحب سنه ۱۳۲۹ هجري کي روئداد میں تحریر فرماچکے هیں که مدرسه صولتیه کے شاندار مستقبل کیلئے مسلمانونکو اپني متفقه کوشش سے کام لینا چاهیے اور جسطرح مسلم یونیورسٹی علیگڈہ کیلئے تمام ملک میں ایک عام تحریک اور جوش پیدا کیا گیا تها اسیطرح ایک مذهبي دار العلوم خاص مرکز اسلام میں قائم کرنیکا ولوله اور خیال پیدا کیا جاے -

مسلمانوں کو اگر اپنا مذهب عزیز هے اور وہ اپني حالت سنبهالنا چاهتے هیں تو وہ اسوقت اور اس موقعه کو غنیمت سمجهیں اور یاد رکهیں که جس اصلاح کي بنیاد مذهب کے اعظم ترین مقدس مقام پر رکهي جاویگي اسکا اثر تمام اسلامي دنیا پر پڑیگا ' اس اصول پر کاربند هو جاؤ که جڑ کو سرسبز رکهنے سے شاخیں همیشه تر و تازہ اور بار آور رہ سکتي هیں -

---

	پائي	آنه	روپیه
شیخ گهوڑو قصاب	۰	۰	۵
چاند دیوان	۰	۰	۳
عبد الرحیم عطر فروش	۰	۸	۰
محمد شاباش	۰	۰	۲
شیخ بنو عرف ملک جي	۰	۰	۱
امیر خان	۰	۰	۱
بنو شاه فقیر	۰	۴	۰
شیخ محمود مجاور	۰	۰	۴
نواب محمد خان	۰	۰	۵
رمضان دیوان	۰	۸	۰
وزیر خان	۰	۰	۳
سکندر قاضي	۰	۴	۰
میدو بي (بیوه) پنجارني	۰	۰	۱
تاج محمد قصاب	۰	۰	۲
غفور خان	۰	۱	۰
محمد اسحاق	۰	۱	۰
انو شاه فقیر	۰	۲	۰
امیر شاه فقیر	۰	۲	۰
لالا میاں	۰	۰	۲
شیخ وهاب	۰	۰	۱
عثمان خان	۰	۰	۱
شیخ چهوٹو	۰	۰	۱
امیر شاه	۰	۸	۰
شیخ نعمو قصاب	۰	۰	۱
محمد مراد خان هیڈ ماسٹر (ایلچپوري)	۰	۰	۱
قاضي عبد العزیز	۳	۵	۰
مني آرڈر خرچ	۶	۱۲	۰

	پائي	آنه	روپیه
محمد قاسم صاحب مختار	۰	۰	۳
معین الدین احمد صاحب قدوائي ندوي رکهاپور	۰	۱۲	۴
احمد سعید صاحب - افضل گڈه بجنور	۰	۰	۵۲
به تفصیل ذیل :—			
پنچائت چهاپه گران مانیاوالا	۳	۱۱	۲۰
چهوٹے جهرجه	۰	۰	۱
قیمت کهال قرباني از شیخ نبي و حسین بخش	۰	۰	۹
قیمت کهال قرباني از فیض محمد و ملا حسین بخش	۰	۴	۶
قیمت کهال شیخ نبي و حسین بخش	۰	۸	۵
کریم الله جهرجه	۰	۲	۰
الله دیا	۰	۴	۰
نبي بخش	۰	۴	۰
علي	۰	۲	۰
مولها گهوسي	۰	۰	۲
بهوري	۰	۴	۰
محب الله جهرجه	۰	۶	۰
نیاز الله مستري	۰	۴	۰
غلام نبي	۰	۴	۰
علي بخش دوکاندار	۰	۸	۰
چهجو دهوبي	۰	۸	۰
عبد الله دهوبي	۰	۰	۱
مولا بخش درزي	۰	۲	۰
منشي فصیح الدین	۰	۰	۱
چهجن خان ضلعدار	۰	۰	۱
منشي عزیز الحق	۰	۰	۲

	پائي	آنه	روپیه
محمد ظهور	۰	۰	۱
جاني میان	۰	۶	۰
رحمت الله ولد کریم الله	۰	۰	۱

	پائي	آنه	روپیه
محمد عیاض خانصاحب - دهامپور - بجنور	۰	۰	۲۵
امام خاں - بهویه - مظفرنگر	۹	۱۰	۵
ایک بزرگ از امروهه بذریعه اسٹامپ	۶	۵	۰
نواب ان - پي - اچهن خانصاحب - از کالن برهما	۰	۰	۲۰
مولوي شفیع الله صاحب اره	۰	۰	۵

	پائي	آنه	روپیه
محمد امیر الدین ابو ظفر صاحب دهاروري بمبئي	۰	۰	۲۵
حکیم عبد الرزاق صاحب صادقپوري	۰	۰	۳

اشتهـــار

زیر دفعـــه ۸۲ ضابطـــه دیواني

بعدالت جناب منصف صاحب درجه دوم مقام ڈیرا اسماعیل خاں
ٹهاکر رام ولد پرکها داس ذات کهانچو سکنه تحصیل کلانچي -
مدعي بنام پهلوان و شادي ولدان سلطان نا بالغان مدعا علیه
مقدمه مسمات جنتي والده خرد سکنه ممبر از کنڈل دیهه نمبر ۳ -
دعوے ضلع حیدرآباد بضانۂ جہان خاں پنشنر دفعدار -

مقدمه مندرجه صدر سے مسمی پهلوان رشادي ولدان سلطان نا بالغان بر برهي -

مدعا علیه مسمات جنتي والده خرد سکنه ممبر از کنڈل دیهه نمبر ۳ دیده دانسته تعمیل سمن سے روپوش پهرتا هے اسلئے بذریعه اجراء اشتہار هذا مشتہر کیا جاتا هے که اگر مدعا علیه مذکور نے بتاریخ پیشي ۳ - مئي سنه ۱۹۱۳ حاضر عدالت هذا هوکر جوابدهي مقدمه کي نکي تو اوسکي نسبت کاروائي یکطرفه عمل میں آویگي -

آج بتاریخ ۱۶ اپریل هماري دستخط اور مهر عدالت سے جاري کیا گیا "

اشتهـــار

زیر دفعه ۸۲ ضابطه دیواني

بعدالت جناب منصف صاحب درجه دوم مقام ڈیره اسماعیل خاں
ٹهاکر رام ولد پرکها داس ذات کهانچو سکنه تحصیل کلانچي -
مدعي بنام جهان خاں ولد موسی خاں -
مدعا علیه ذات سمرو سکنه ممبر از کنڈل دیهه نمبر ۳ ضلع حیدرآباد سنده دفعدار پنشنر دعوے ۹۴ بروے تمسک

مقدمه مندرجه صدر سے مسمي جهان خان ولد موسی خاں ذات سمرا سکنه جررو کنڈل دیهه نمبر ۳ ضلع حیدرآباد سنده -

مدعا علیه دیده دانسته تعمیل سمن سے روپوش پهرتا هے اسلیے بذریعه اجراے اشتہار هذا مشتہر کیا جاتا هے که اگر مدعا علیه مذکور نے بتاریخ پیشي ۳ - مئي سنه ۱۹۱۳ حاضر عدالت هذا هوکر جوابدهي مقدمه کي نکي - تو اوسکي نسبت کاروائی یکطرفه عمل میں آویگي -

آج بتاریخ ۱۶ - اپریل هماري دستخط اور مهر عدالت سے جاري کیا گیا " -

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA.

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحكيم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۸ | کلکتہ: چہار شنبہ ۲۹. جمادی الاولی ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۲

Calcutta : Wednesday, May 7, 1913.

فہرس

— * —

تصاویر

— * —

شذرات

شمس العلما مولانا شبلي نعماني

اور

مسئلۂ " الندوہ "

(۳)

گذشتہ نمبر کا خلاصۂ تحریر ' امید ہے کہ قاریین الہلال کے ذہن میں محفوظ ہوگا - اس عرصے میں بکثرت خطوط ادارۂ الہلال میں پہنچے ' اور انکا سلسلہ برابر جاري ہے - ان خطوط کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ الحمد للہ ملک میں ارباب فہم و ادراک ' اور صاحبان عقل و بصیرت کي ایک جماعت موجود ہے ' جو ہر آواز کو اسکي اصلي جگہہ دینے کي پوري استعداد رکھتي ہے ' اور اگر حقیقت کھولکر سامنے رکھدي جاے ' تو اسکے استقبال کیلیے طیار ہے - ان خطوط میں اس عاجز کي نسبت جس حسن ظن کریمانہ کا اظہار کیا گیا ہے ' انکے لیے حق تعالے کا شکرگذار ہے ' اور مستدعي ہے کہ اسکے لیے استقامت و معیۃ حق و صداقت کي توفیق بخشي کي دعا فرمائیں ' کہ اصل مقصود و مطلوب یہي ہے ' و باقي ہمہ ہیچ !

ان خطوط میں سخت اصرار کیا گیا ہے کہ انہیں بجنسہ شائع کردیا جاے ' لیکن میں بادب خواستگار معافي ہوں کہ اول تو الہلال کي گنجایش محدود ' پھر زیادہ اہم مقصد بالفعل پیش نظر ' اسلیے سردست انکي اشاعت سے مجبور ہوں - الا بعض اشد ضروري مکاتیب کہ انکي اشاعت ناگزیر و مفید ملت ہو -

* * *

بسلسلۂ اشاعت گذشتہ اس واقعہ کے چند پہلو اور باقي رہگئے ہیں :

اطلاع

(۱) اگر کسی صاحب کے پاس کوئی پرچہ نہ پہنچے، تو تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں، ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لی جائیگی -

(۲) اگر کسی صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پتہ کی تبدیلی کی ضرورت ہو تو مقامی ڈاکخانہ سے بندوبست کرلیں، اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے تبدیل کرانا ہو تو دفتر کو ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاہئیں یا پانچ آنے کے وی - پی کی اجازت -

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام ہمیشہ خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں -

(۶) منی آڈر روانہ کرتے وقت کوپن پر نام، پورا پتہ، رقم، اور نمبر خریداری (اگر کوئی ہو) ضرور درج کریں -

نوٹ ـــ مندرجہ بالا شرائط کی عدم تعمیل کی حالت میں دفتر جواب سے معذور ہے اور اس وجہ سے اگر کوئی پرچہ یا پرچے ضائع ہوجائیں تو دفتر انکے لئے ذمہ دار نہ ہوگا -

(منیجر)

شـــرح اجـــرت اشتـــہـــارات

—*—

میعاد اشتہار	فی صفحہ	فی کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک ہفتہ ایک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپیہ	۱۰ روپیہ	۷½ روپیہ	۸ آنہ فی مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبہ "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنہ " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنہ " " "
چھہ ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنہ " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنہ " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئی اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگی -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رہیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچاس فیصدی زائد ہوگی -

(۳) ہمارے کارخانہ میں بلاک بھی طیار ہوتے ہیں جسکی قیمت ۸ آنہ فی مربع انچ ہے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جائیگا اور ہمیشہ انکے لئے کارآمد ہوگا -

---

شرائـــط

(۱) اسکے لئے ہم مجبور نہیں ہیں کہ آپکی فرمایش کے مطـــابق آپکو جگہہ دیں، البتہ حتی الامکان کوشش کی جاے گی -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں، چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں، اور سہ ماہی کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرنی ہوگی اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگی ہمیشہ لی جائیگی اور وہ کسی حالت میں پھر واپس نہوگی -

(۳) منیجر کو اختیار ہوگا کہ وہ جب چاہے کسی اشتہار کی اشاعت روک دے، اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جاے گا -

(۴) ہر اس چیز کا جو جرے کے اقسام میں داخل ہو، تمام منشی مشروبات کا، فحش امراض کی دواؤں کا اور ہر وہ اشتہار جسکی اشاعت سے پبلک کے اخلاقی و مالی نقصان کا ادنیٰ شبہہ بھی دفتر کو پیدا ہو کسی حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ ـــ کوئی صاحب رعایت کے لئے درخواست کی زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن نہیں -

۳۰ - اپریل کو ریوٹر نے اطلاع دي که بین القومي حالت کي بابت سفراء دول میں نہایت اهم گفتگو هورهي هے - دفتر خارجیه میں سفیر روسي ، مبعوث جبلي ، اور مسٹر بارچ باهم ملے اور اعلان کیا گیا که دول کے نام جبل اسود کا جواب پیش هوگیا هے -

یکم مئي تک اطالیا کي پالیسي ایک راز سربستہ تھي - وائنا میں کونٹ ران بر چٹولڈ نے اطالي سفیر سے ایک طویل ملاقات کي - وائنا کے اخبارات نے یه مشورہ دیا تھا که آسٹریا ، سقوطري کي طرف بڑھے ، اور اطالیا جنوب البانیه پر قبضه کرلے -

اطالیا کے نیم سرکاري اخبار ٹیبونا نے ایک مضمون لکھا ، جسمیں یه خیال ظاهر کیا هے که اطالیا آسٹریا کو تنہا مسئله البانیه طے کرنے نه دیگي ، بلکه خود بھي اسمیں حصه لیگي -

تخلیۂ سقوطري

روس نے جبل اسود سے نہایت سخت الفاظ میں سقوطري کے فوري تخلیه کا مطالبه کیا اور اسے متنبه کیا که اس سرکشي سے وہ اپني بربادي کا سامان کر رها هے - اس مطالبه کے بعد یکم مئي کي صبح کو جبل اسود نے غیر مترقبه طور پر جواب پیش کیا - جواب میں ظاهر کیا گیا هے که دول نے ناطرفداري توڑ دي هے - جبل اسود دول کا مقابله کرنا نہیں چاهتا ، بلکه انصاف چاهتا هے - جواب میں یه بھي ظاهر کیا گیا تھا که بالمعاوضه تخلیه سقوطري منظور هے - پھر شام کو سفراء دول کي سر بدورد گرے سے ڈیڑھ گھنٹه تک صحبت رهي - اس صحبت میں اس مراسلۂ پر بھي بحث کي گئي - آسٹروي سفیر کو اصرار تھا که تخلیه فوري اور غیر مشروط هو ، لیکن دیگر سفراء کو زیادہ اصرار نه تھا -

۲ - مئي کو شاهنشاہ آسٹریا نے شاهنشاهي مجلس کا ایک غیر معمولي جلسه کیا - جلسه میں آسٹریا اور هنگري کے وزراء اعظم ، نائب وزیر بھي مدعو کیے گئے تھے - آسٹروي وزیر جنگ نے مجلس مدعو کي ، جسمیں موجودہ حالت کو بالاستیعاب بیان کیا - اس مجلس نے فوجي کارروائي کو پسند کیا -

ٹریبونا نے ایک مضمون میں لکھا هے که اگر آسٹریا نے البانیه میں فوجي کارروائي شروع کي ، اور اطالیا سے شرکت کي درخواست کي گئي ، تو وہ ضرور حصه لیگي - محکمه جنگ کو حکم دیدیا گیا هے که ضروري فوج تیار رکھے - ایک ڈویژن کافي سمجھا گیا هے - وائنا کے اخبارات لکھ رهے هیں که اطالیا اور اسٹریا کي کارروائي کے اصولي امور طے پاگئے هیں -

هرزگونیا اور بوسینا میں فوجي قانون نافذ کیا گیا هے - وجه یه بیان کي گئي که اهل هرزگونیا اور بوسینیا جبل اسود کے ساتھ عملي طور پر همدرد هو چلے تھے -

۴ - مئي کو ریوٹر کو معلوم هوا تھا که مجلس جنگ نے ، جسکا صدر خود شاہ نکولس تھا ، فیصلۂ کیا هے که تخلیۂ سقوطري کي بابت دول کے مطالبه کو منظور کرلیا جاے - ۵ - مئي کو ریوٹر تار دیتا هے که شاہ نے دول کو با قاعدہ طور پر اطلاع دي هے که اس نے معاملۂ سقوطري دول کے هاتھه میں رکھدیا - مجلس تاج کا فیصله چونکه حکومت کي رائے سے مختلف هے ، اسلیے وزارت مستعفي هوگئي هے -

اسي تاریخ کے سنٹنجي کے تار میں بیان کیا گیا هے که مسئلۂ تخلیۂ سقوطري پارلیمنٹ کي اس غیر معمولي نشست کے سامنے پیش کیا جائیگا ، جو ۸ - ماہ حال کو مدعو کي گئي هے - وائنا میں یه تجویز مزید دقت حاصل کرنے اور ترمیم کي ذلت کم کرنے کے لیے بطور ایک نمایشي جنگ کے خیال کي جا رهي هے -

صلح

حسب تلغرافات عمومیه فریقین نے مداخلت کو منظور کرلیا هے - وکلاء صلح کے لیے پھر لندن تجویز هوا - دولت عثمانیه کے وکلاء عثمان نظامي پاشا اور بٹیزیریا آفندي ، اور مشیر قانوني رشید بے قرار پائے هیں - حقي پاشا ، توفیق پاشا ، اور حسین حلمي ، پاشا نے شرکت منظور نہیں کي - وکلاء عثماني مع مشیر قانوني ۲ - کو روانه هونگے - اس خیال سے که گفتگو زیادہ طول نه کھینچے دول گفتگو کے متعلق چند اصولي امور کا مسودہ پیش کردیں گي جب اس مسودہ پر دستخط هو جائینگے تو پھر متخاصمین میں گفتگو شروع هوگي -

باب عالي کي کامیابي

همارا خیال تھا که مسئلۂ اسعد پاشا موجودہ عثماني حکومت کي سیاسي شطرنج بازي کا ایک حیرت انگیز اور ستایش طلب کارنامه هے ، کیونکه اگر البانیا کي خود مختار حکومت اسي اصول پر قائم هو ، جس پر یورپ کي نصراني سلطنتیں قائم کرنا چاهتي هیں ، تو اسکے یه معني هونگے که جسم اسلام کا یه ٹکڑا اسطرح علحدہ کرلیا جاے که پھر کبھي بھي نه ملسکے ، اور اتنا هي نہیں ، بلکه اسکے آثار باقیه بھي مٹادیے جائیں !

گذشته اشاعت میں هم نے اس خیال کي طرف مختصراً اشارہ کیا تھا ، لیکن اس هفتے کي خبروں سے اس خیال کي غیر معمولي طور پر تصدیق هو رهي هے - فالحمد لله علی ذلک -

یکم مئي کا تار هے که " اسعد پاشا کي درخواست رسد و نقد کے جواب میں باب عالي نے تار دیا هے که وہ بیروت روانه هو جاے - اگر بین القومي فاکه بندي حائل هو ، تو پھر ویلونا کا رخ کرے - باب عالي ویلونا میں رسد اور نقد بھیجدے گا -

۲ - مئي کا تار هے : " اسعد پاشا نے زیر سیادت سلطان المعظم اپنے مسقط الراس ٹیرانا میں حکومت قائم کرلي هے اور علم هلال بلند کردیا هے " اس تار کے بعد غالباً اس رائے میں شک کي گنجایش نہیں ، جو هم نے شرکت باب عالي کي بابت گذشته اشاعت میں ظاهر کي تھي - هم نے اسکي نسبت متعدد تار تحقیق حال کیلیے ٹرکي بھي روانه کیے هیں -

البانیا

البانیا کے قیام حکومت کي خبر ابھي آپ پڑھچکے هیں - اسکے علاوہ حسب ذیل خبریں اور وصول هوئي هیں :-

۲ - مئي کا تار هے که اسعد پاشا نے سرویا سے فرمایش کي هے که ڈربي وبزو اسکو دیدے - اس کے جواب میں سرویا نے اسوقت تک تعمیل فرمایش سے انکار کردیا هے ، جب تک که اسعد پاشا سقوطري کو بالکل خالي نه کردیگا -

۳ - مئي کو قسطنطنیه کے ایک تار میں بیان کیا گیا هے که مسلمان مهاجرین البانیا اپنے گھروں کو واپس جارهے هیں - عثماني مبعوثین البانیا بھي واپس جانے والے هیں ، کیونکه انکو امید هے که وہ قومي مجلس میں منتخب هوسکیں گے -

پیرس کے ۴ - مئي کے تار میں بیان کیا گیا هے که الیسو کي سب سے آخري خبروں سے معلوم هوتا هے که جمعه کے دن ڈرریزو کے قریب جاوید پاشا (جو خلیج الوانیا میں سرویوں کي مقاومت کررهے تھے ، اور جنکے متعلق مشہور کردیا گیا تھا که انھوں نے مع ۱۵ - هزار فوج کے سرویوں کے آگے هتیار ڈالدیے) اور اسعد پاشا میں ایک خونریز معرکه هوا ، جو اٹھه گھنٹے تک هوتا رها بالاخر جاوید پاشا کو شکست هوئي اور فوج پریشان هوکے بھاگ گئي -

[بقیه کے لیے صفحه ۴ ملاحظه هو]

(۱) مضامین میں دیگر جزئي حالات جو بیان کیے گئے ھیں' وہ بھی صحیح ھیں یا نہیں ؟

(۲) جبکہ مولوي عبد الکریم صاحب کي نسبت ایک یا دو ھفتے کی معطلی کا فیصلہ جلسۂ انتظامیہ نے منسوخ کر دیا تھا تو یہ چھہ ماہ کی سزا پھر کیوں بخوشي و خرمی ' بغیر کسي انکار و عذر کے دیدي گئی ؟ جن لوگوں سے مولانا شبلي نے بجبر و اکراہ عالم تقیۂ ونفاق میں سزا دلوائي تھی' وہ تو اب آزاد تھے' اور سزا کي منسوخي اسپر شاھد ھے کہ اب مولانا شبلي کا تسلط و استبداد باقی نہیں رھا تھا - حتي کہ انھیں معافی مانگنے کیلیے کہا گیا تھا - پھر یہ کیونکر ھوا کہ بیچارے مولوي عبد الکریم کو گرگ تسلط کے منہ سے نکالکر تیغ قصاب کے پنجے میں ڈالدیا گیا' اور چند یوم کي سزا کي جگھہ نصف سال کي دفعہ لگا دي ؟

کیا ڈپٹي کمشنر صاحب نے خود اسکي اطلاع دي ' یا بعض لوگ اس بارے میں خود ھی انکے پاس دوڑے ھوے گئے اور اس سزا و عقوبت تعزیري کا ھدیۂ مبارک ' فقیہ دار العلوم کیلیے اپنے ساتھہ لاے ؟ اگر گئے تو وہ کون لوگ تھے ؟

(۳) جبکہ خود ارکان ندوہ کي قرار دي ھوئي سزا کو منسوخ کر دیا گیا ' حالانکہ وہ مدرسہ کا اندروني معاملہ تھا ' تو پھر اب محض ڈپٹي کمشنر صاحب کے احکام مستبدہ سے چھہ ماہ کی سزا دینا ' کیا معني رکھتا ھے ؟ کیا یہ کہ مولوي عبد الکریم صاحب کو ایک ھفتے کي خود اپني دي ھوئي سزا سے بچا کر' چھہ ماہ کي سرکاري سزا دلا دي جاے ؟

مجکو جو اطلاع اس بارے میں مراسلۂ علی گڈہ سے ملی ھے ' اور جسکی تصدیق خواجہ رشید الدین صاحب رئیس لکھنو کي مراسلت سے ھوتی ھے (جو اس ھفتے درج رسالہ کی گئي ھے ' اور جسکي نسبت میں اپني راے آخر مراسلہ میں ظاھر کرونگا) اور جو اس وقت تک صحیح اور معتبر سمجھي جاے گي ' جب تک کہ ارکان ندوہ ' اور شرکاء کار اسکي ابني باقاعدہ تغلیط نہ کریں ' وہ حسب ذیل ھے :

مجلس ارکان خمسۂ اولی کے بعد اس کار روائی کی مولانا عبد الحی نے تمام ارکان کو حسب قاعدہ اطلاع دي ' اور ۹ - مارچ کو مجلس انتظامیہ کا جلسہ منعقد ھوا -

اسمیں بعد مباحثہ و تحریک و ترمیم و مخالفت ' بالاخر یہ طے پایا کہ " جو کار روائی پانچ حضرات کي مجلس نے' نیز معتمد دار العلوم نے کی تھي ' وہ کالعدم سمجھي جاے "

اس کار روائی کا یہ نتیجہ ھوا کہ اسي جلسہ میں منشي احتشام علی ' مولانا سید عبد الحي ' اور مولانا حبیب الرحمن صاحب شرواني ندوہ کے عہدے اور ممبري سے مستعفي ھوگئے -

اب سوال یہ ھے کہ جو مضامین اس معاملے کي نسبت لکھے گئے' ان میں یہ تذکرہ کیوں حذف کر دیا گیا ؟

منشی اعجاز علي جنھوں نے اس بارے میں مضمون لکھا ھے ' منشی احتشام علی کے بھائی ھیں ' یا شاید کوئي اور تعلق ھے مگر قریبی عزیز ضرور ھیں - تعجب ھے کہ وہ اپنے گھر کے ایک واقعہ پر روشني ڈالنے سے کیوں قاصر رھے ؟

اگر یہ تمام کارروائي جو مولوی عبد الکریم کے ساتھہ کي گئی' صرف مولانا شبلي ھي کے تسلط کا نتیجہ تھی ' اور منشي احتشام علي ' مولوي سید عبد الحي ' اور مولوي عبد الباري صاحب محض بالجبر شریک ھوگئے تھے' تو سوال یہ ھے کہ منسوخي کے بعد منشي احتشام علي اور مولانا عبد الحي کو کیوں اسقدر صدمۂ شدید پہنچا' کہ اعتراض و مخالفت ھي نہیں ' بلکہ ندوہ کي ممبري ھي سے مستعفي ھوگئے ' اور ایک ایسی جماعت سے رسم و راہ رکھنا بھي انھیں گوارا نہوا ' جو مولوي عبد الکریم مصنف مضمون جہاد کي سزا کو منسوخ کردے ؟

یہ امر صاف ظاھر کر رھا ھے کہ اس واقعہ سے ان تمام حضرات کو کس درجہ تعلق تھا ' کیونکہ اگر تعلق نہوتا ' تو پھر خلفشار و منسوخي کے بعد مستعفي کیوں ھو جاتے ؟

البتہ مولانا حبیب الرحمن صاحب کا مستعفی ھونا بالکل ایک علحدہ اور بے تعلق معاملہ ھے - کیونکہ وہ پہلي کارروائي میں شریک نہ تھے ' جسکي منسوخي کا انپر اثر پڑتا - انکے مستعفي ھوجانے کیلیے وجوہ و اسباب ھونگے ' جو معلوم نہیں -

اس بحث کا سب سے زیادہ تماشا طلب حصہ یہ ھے کہ اگر یہ مضامین واقعي حریت پسندي' صداقت فرمائي ' اور جہاد دوستي کي وجہ سے لکھے گئے ھیں (اور اگر ایسا ھو تو تمام ملک جانتا ھے کہ یہ عین نتیجہ و منشاء دعوت یک سالۂ الھلال ھے) تو کیا سبب ھے کہ منشی اعجاز علي کارروائي کرنے والي مجلس کے صرف ایک رکن کی مخالفت میں تو اس درجہ سرگرم جہاد فی سبیل اللہ ھیں ' اور باقی چار ممبروں کا ' جنمیں ایک خود انکا بھائي ھے ' ذکر تک نہیں کرتے ؟ ازادي راے اور معیّۃ صداقت کا ایما تو یہ ھے کہ انکو سب سے پہلے پوري مجلس کي کارروائي پر اعتراض کرنا تھا - پھر چونکہ مولانا شبلي بھي اسمیں شریک تھے ' اُن پر بھي کرنا تھا - اور ساتھہ ھي اپنے گھر کی بھي خبر لیني تھي - علی الخصوص منشي احتشام علی صاحب سے پوچھنا تھا کہ " بابا ! تم جو اس کارروائي میں شریک مساوي تھے ' اور تم کو اس کارروائي کي منسوخي کا اسدرجہ غم تھا ' کہ تم نے اپنا استعفا پیش کردیا تھا ' اور تم جو ڈپٹی کمشنر سے بمعیت مولوي خلیل الرحمن صاحب سہارنپوري جا کر ملاقات کرتے ھو' اور حکم سزاے شش ماھہ لیکر واپس ھوتے ھو' بتلاؤ کہ اِن واقعات کو مطلوبہ حریۃ و حق طلبي' اور حکم جہاد و قتال في سبیل اللہ سے اب میں کیونکر تطبیق دوں ؟ "

لیکن میں جانتا ھوں کہ ایسا ھونا ممکن نہ تھا - غلامی ھو یا حریت ' بند گان اغراض و اھوا نے انھیں اپنے مقاصد ردیہ کیلیے ایک آلہ بنا لیا ھے - ایسوں کی نہ غلامي موجب تاسف ھوتی ھے اور نہ ادعاء حریت موجب مسرت - یہ مقامات دوسرے ھیں -

شاید مجھسے زیادہ منشی اعجاز علي کا کوئي مداح نہوتا اگر وہ اس معاملے میں فرض حق گوئی ادا کرتے - جہاں شخصي تعلقات و عداوت کا قدم آیا ' وھاں ایک لمحہ کے لیے بھی سچائي نہیں ٹھر سکتي - یا تو چپ رھو کہ بہتوں کي خاموشي انکے بولنے سے اچھي ھے ' یا بولو تو اپنے تعلقات اور عزیز داریوں کي زنجیر کو توڑدو' اور اپنے دل کو شخصي مقاصد فاسدہ سے پاک کردو -

---

هفتہ جنگ

آسٹریا کي " آزادانہ کارروائي " کے فیصلے نے تمام یورپ میں عالمگیر اضطراب پیدا کردیا ھے ' اور گو لندن میں اسکی سرکاري طور پر تصدیق نہیں کي گئي تھي ' مگر بازاروں کي حالت خراب ھونے لگي ھے -

۳۰ - اپریل کو ریوٹر کے تار کا مفاد یہ تھا کہ آسٹریا اور جبل اسود' دونوں سرحدوں پر فوجیں جمع کررھي ھیں' انٹي ویري میں اسوقت ۱۰ - ھزار جبلي فوج موجود ھے اور مزید فوج آرھي ھے -

مطالبہ دول کے تحریري جواب میں جبل اسود نے یہ اعلان کیا تھا کہ آخري جواب وہ اسوقت تک نہیں دیگا' جب تک کہ یونانیوں کي عید الستر ختم نہ ھوجائے گي -

الہلال

۲۹ - جمادی الاولی ۱۳۳۱ ہجری

حول ادرنہ

افکار و نتائج

انجمن اتحاد و ترقی - انقلاب وزارت - صلح و جنگ - دفاع ادرنہ - و نظر بہ مستقبل -

(۱)

مصائب و حوادث کا نزول انسانی آراء و معتقدات کیلیے سب سے بڑی آزمایش ہے - اور انسان کے اعتقاد کا شرف و احترام صرف اس میں مضمر ہے کہ ناگہانی حوادث کے ظہور کے وقت اسکے استقلال فکر' و قوت قیام راے کا حال کیا تھا ؟

پھر کتنے کمزور دماغ ہیں ' جو مدتوں کے نشو و نما یافتہ اعتقاد کو صرصر حوادث کے ایک جھونکے پر قربان کر دیتے ہیں' اور کتنی ضعیف القلب ہستیاں ہیں' جو اپنی راے کی قیمت ایک صداے رعد' اور ایک اضطراب برق کی اررش مرعوبیت سے زیادہ ثابت نہیں کرسکتیں ؟

لیکن فی الحقیقت یہ انسان کی سب سے بڑی کمزوری ہے - انسانی راہ و اعتقاد کے شرف کو اس سے بہت اونچا ہونا چاہیے کہ اسکا استقلال حوادث و مصائب کے مقابلے سے عاجز ہو' اور اپنے ہستی قیام کو تغیرات کی رو پر چھوڑ دے - دنیا میں حوادث سے چارہ نہیں' پھر اگر تم نے اپنی راے کی زندگی کا سررشتۂ حیات و ممات انکے ہاتھوں میں دیدیا ' تو اسکے یہ معنی ہیں کہ خود تمہارے پاس کوئی روح فکر و ذہن نہیں - ہر لمحے میں تمہاری رائیں پیدا ہونگی' اور ہر دقیقے کے اندر انکے جنازے اٹھیں گے !

پھر یہ دنیا کی عظیم الشان ہستی' یعنی انسان کی راے نہیں ہے ' بلکہ حیات حیوانی کے وہ ابتدائی نمونے ہیں' جو ہوا کی ایک حرکت سے مرتے ' اور رطوبت کے ایک قطرے سے پیدا ہوتے رہتے ہیں -

* * *

البتہ استقلال فکر' اور جمود راے میں فرق کرنا چاہیے - تمہاری راے اور اعتقاد کو مستقل اور محکم ہونا چاہیئے ' لیکن جامد و غیر نشو پذیر نہیں ہونا چاہیے - دنیا کی ہر مادی و غیر مادی شے پر قانون ارتقا جاری ہے ' پس تمہاری راے اور عقیدے کو بھی ترقی کرنا چاہیے - ترقی سے مقصود یہ ہے کہ غلطیوں اور ضلالتوں سے نکلے ' اور حق و حقیقت کی طرف متصاعد ہو - وہ ہر اس تغیر و انقلاب کیلیے بالکل مستعد رہے ' جو حق کے ظہور و کشف سے اسپر طاری ہو ' اور جب ظہور صداقت کی تلوار اٹھے ' تو خود اپنے تئیں زخمی ہونے کیلیے پیش کر دے !!

اعتقادات و آراء میں یہ تغیر' جو قبول حق اور سماع صداقت سے ہوتا ہے ' دراصل استقلال و استحکام فکر کا منافی نہیں ہے ' بلکہ اسکا ارتقا اور نشو و نما ہے -

پس ضرور ہے کہ رایوں میں جمود' اور سماع حق و تلاش صدق سے اعراض نہو' لیکن اسکے ساتھہ ہی استقلال و قیام میں تزلزل بھی نہونا چاہیے - وہ ایک ایسی قوت ہو کہ حق کے مقابلے کے سوا ' دنیا کا کوئی حادثہ ' اور کوئی سخت سے سخت قوت بھی اسکو شکست نہ دیسکے -

* * *

سقوط ادرنہ اور تسلیم سقوطری (۱) کے واقعہ نے جو فوری اور ناگہانی اثر قلوب و افکار پر ڈالا ہے ' میں سمجھتا ہوں کہ استقلال راے اور استقامت فکر کے نقطۂ بحث کو پیش نظر رکھکر' انپر ایک نظر ڈالنی چاہیے -

سب سے پہلا اثر تو وہ مایوسی کی گھٹا تھی' جس کو میں نے تقریباً ہر طرف محیط پایا ' اور میرا دل بہت غمگیں ہوا ' جب میں نے آنسوؤں کی چادر ہٹا کر دیکھا ' کہ جو لوگ دنیا میں صرف امید کیلیے پیدا ہوے ہیں' وہ بدبختانہ مایوسی سے مغلوب ہو رہے ہیں' حالانکہ : و من یقنط من رحمۃ اللہ الا الضالون ؟

پھر میں دیکھتا ہوں کہ اس واقعہ کا ایک اثر' وہ رایوں کا تغیر' اور معتقدات کا انقلاب بھی ہے' جو ترکوں کے اسلامی دفاع' انجمن اتحاد و ترقی ' انقلاب وزارت ' صلح سے انکار و اصرار جنگ ' اور ایڈریا نوپل کے دفاع کی ناکامی کی نسبت' دماغوں اور فکروں میں پیدا ہوگیا ہے -

میں بہتوں کو جانتا ہوں جو کل تک اتحاد و ترقی کے مداح تھے' مگر سقوط ادرنہ کی خبر سنتے ہی مخالف ہوگئے - گویا ایڈریا نوپل کے جنگی دفاع کی کامیابی و ناکامی' اتحاد و ترقی کی موافقت و مخالفت کی ایک طے شدہ شرط تھی' اور اب یہ لوگ شرط کے پورا نہونے سے اپنا معاہدۂ موافقت بھی فسخ کر رہے ہیں' کہ اذا فات الشرط ' فات المشروط !!

باني ادرنہ : شہنشاہ اڈریانو -

اسی رومانی شہنشاہ نے ایڈریا نوپل کو آباد کیا تھا اور پھر اسی کے نام سے مشہور ہو گیا - اصلی نام " اڈریا نو - پولس " تھا - یعنی شہر اڈریانو - جیسے ایران کے قدیمی دار الحکومت جمشید کو " پرسی پولس " کہتے ہیں - پولس یونانی میں شہر کے معنی میں بولا جاتا ہے - پھر کثرت استعمال سے " اڈریا نوپل " ہوگیا - یہ تصویر ایک سنگی بت کی ہے ' جو لندن کے برٹش میوزیم میں موجود ہے -

کامل پاشا کی وزارت کی شکست ' اور نئی وزارت کا صلح سے انکار بھی ان لوگوں کے خیال میں ایک ایسا مسئلہ تھا ' جسکے حق و باطل کا معیار صرف ایڈریا نوپل کی دیواروں کے نیچے تھا - پس جب بلغاری و سروی فوج نے اسکو توڑ کر گرا دیا ' تو اسکی

---

(۱) عربی میں شہر کو حوالہ کردینے کیلیے " تسلیم " کا لفظ بولا جاتا ہے ' جو لغت کے اعتبار سے بھی بالکل صحیح ہے -

یا قومنا ! اجیبوا داعي الله !!

اے برادران ملت ! الله کے طرف پکار نے
والے کسي پکار کا جواب دو !

انفروا خفافا و ثقالا !

آہ ! کاش مجھے وہ صور قیام قیامت ملتا ' جس کو میں لیکر پہاڑوں کي بلند چوٹیوں پر چڑھجاتا ' اسکي ایک صداے رعد آساے غفلت شکن سے ' سر گشتگان خواب ذلت و رسوائی کو بیدار کرتا ' اور چیخ چیخ کر پکارتا کہ " اٹھو کیونکہ بہت سوچکے ' اور بیدار ہو ! کیونکہ اب تمہارا خدا تمہیں بیدار کرنا چاہتا ہے ! پھر تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ دنیا کو دیکھتے ہو ' پر اسکي نہیں سنتے جو تمہیں موت کي جگہہ حیات ' زوال کي جگہہ عروج ' اور ذلت کي جگہہ عزت بخشنا چاہتا ہے !

یا ایها الذین آمنوا ! استجیبوا لله وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم واعلموا ان الله یحول بین المرء و قلبه ' و انه الیه تحشرون (٨ : ٢٤)

اے مسلمانو ! الله اور اسکے رسول کی صدا کا جواب دو ' جبکہ وہ تمہیں بلا رہا ہے ' تاکہ تمکو موت سے نکالکر زندگي بخشے - یاد رکھو کہ الله جب چاہتا ہے ' انسان اور اسکے دل کے اندر اتر اجاتا ہے ' اور پھر خواہ تم اس سے کتنا ھي اعراض کرو مگر تم کو ھر پھر کے اسي کے آگے ایک دن جانا ہے !

* * *

آج آنے والي بربادیوں اور ہلاکتوں سے نکلنے کیلیے تم بیقرار ہو ' اور اسکے لیے طرح طرح کي تدبیروں کو سوچتے اور ڈھونڈھتے ہو - لیکن یہ کیا بد بختي ہے کہ ایک لمحہ اور ایک دقیقہ کیلیے بھي تمہارے دل میں یہ خیال نہیں گزرتا کہ سب سے پہلے اسکو تو اپنے سے راضي کر لیں ' جسکے دروازے سے بھاگ کر ساري دنیا میں ہم نے ذلتوں اور نا مرادیوں کي ٹھوکریں کھائیں ' حالانکہ وہ کہہ چکا ہے اور کہہ رہا ہے :

یا ایها الذین آمنوا ! ان تتقوا الله یجعل لکم فرقانا ' و یکفر عنکم سیئاتکم و یغفر لکم و الله ذو الفضل العظیم (٨:٢٨)

اے مسلمانو ! اگر تم الله سے ڈرو اور اسکے حکموں کے آگے جھک جاؤ ' تو پھر تمہیں کسي چیز کیلیے بھي کسي دوسري تدبیر کے کرنے کي احتیاج باقي نہیں رہیگي - وہ دنیا میں تمہارے لیے عزت و اقبال کا ایک شرف و امتیاز پیدا کردیگا ' اور تمہاري تمام گمراهیوں کو معاف کردیگا - وہ تو سب سے زیادہ بخشدینے والا اور صاحب رحم الطاف ہے !

* * *

پھر اگر اٹھنا ہے تو اٹھہ کھڑے ہو ' کیونکہ چلنے کا وقت یہي ہے ' اور اسکے بعد موت کے سوا کچھہ نہیں - آج تم کو کوئي انجمن ' کوئي جمع شدہ دولت اور روپیہ کي مقدار ' کوئي پولیٹکل سر گرمي ' اور کوئي انسانوں اور ممبروں کے اجتماع محض کا ایک جتھا ' آنے والے مصائب سے نہیں بچاسکتا ' جب تک کہ خود تمہارے اندر کوئي انقلابي تبدیلي نہو ' اور جب تک کہ تم اپنے خدا سے ' اسکی راہ ' اور اسکی مرضات کي راہ میں ' اپنے تئیں دے ڈالنے کا عملي عہد نہ باندھلو ' اور اسی کے بتلائے ہوے طریقہ ' اور اسي کے حکم وایما کے ما تحت ہوکر ' اسکے نہ ہو جاؤ -

پس یہي ہے - جسکي طرف میں تمہیں بلا رہا ہوں ' اور یہی دعوت ہے ' جسکے پکار کی راہ اس نے مجھے دکھلائي ہے - میں اٹھا ہوں ' پس تم بھي اٹھو ' تاکہ ہم سب ملکر اسکے دروازے کو کھٹ کھٹائیں ' اور ہر طرف سے کٹکر صرف اسي کے ہو جائیں - پھر وہ جسطرف لے جاے ' اپنے تئیں چھوڑدیں - کانٹوں پر لوٹاے ' تو اپنے تلووں کو زخمي کردیں - اور پھولوں پر چلاے ' تو انکے لطف و راحت سے لذت اندوز ہوں - تلواروں کا زخم کھلاے ' تو اسکو غیروں کے مرہم سے زیادہ محبوب سمجھیں ' اور زہر کا تلخ و مہلک جام دے ' تو اسے شربت قند و گلاب کي طرح مزے لے لیکر پي جائیں : -

پیکان ترا بجان خریدار
من مرہم دیگران نخواہم

* * *

الحمد لله کہ صداے " من انصاري الی الله " کیلیے وهي خداے حکیم دلوں کو کھول رہا ہے ' جس نے اس صدائے دعوت الی الله و رسوله کو بلند کرایا ہے - اسوقت تک روزانہ ایک سو درخواستوں کا اوسط ہے - لیکن شاید ابھي بہت سے لوگ ہیں ' جو متامل ' اور بہت سے ہیں جو اصلیت و مقصد کي طرف سے پریشان ہیں ' مگر وہ یاد رکھیں کہ حکمۃ الہیہ نے یہي طریق دعوت اس لیے قرار دیا تا کہ اسطرح سب سے اول ھی دلوں کي آزمایش اور دعوونکا امتحان ہوجاے - جنکے دلوں میں سچا ولولہ ہوگا ' وہ بغیر اصلیت کو پوچھے اٹھہ کھڑے ہونگے ' کیونکہ انکے لیے اتنا اشارہ ھي کافي ہوگا کہ الله کي راہ کی دعوت ' اور اسلام کي ایک مخلص جماعت پیدا کرنا ہے ' پھر خواہ اسکي کوئي تدبیر اور کوئي پیرایہ ہو ' کہ یہ امور ' وسائل و ذرائع ہیں ' اور اصل حقیقت انسے متاثر نہیں - هذہ تذکرۃ ' فمن شاء اتخذ الی ربه سبیلا !

[بقیہ مضمون صفحہ تین کا]

سرویوں نے اسعد پاشا کے لیے ڈوریزو کا راستہ کھولدیا ' اور اسعد پاشا کي فوج کا ایک حصہ فاتحانہ طور پر داخل ہوگیا -

اسعد پاشا کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ اسوقت وہ مرکز البانیا کي حالت کا مالک ہے -

سب سے آخري خبر یہ ہے کہ سرویا نے البانیا کو بالکل خالي کردیا ہے - آخري سروي بارکش جہاز اسعد پاشا کے داخلے سے پہلے ھي صبح کو ڈوریزا سے روانہ ہوگیا -

شاید جاوید پاشا اسعد پاشا کو دولۃ عثمانیہ سے بالکل بے تعلق سمجھہ رہے ہیں ' اور یہي غلط فہمی اس معرکہ کي بنیاد ہے -

نیز نہیں کہا جا سکتا کہ ان خبروں کے تمام اجزا کہاں تک موثق ہیں ؟ بہر حال امید ہے کہ آیندہ ہفتے تک قسطنطنیہ کي کوئی مفصل تلغراف خصوصي اس بارے میں شائع کرسکیں گے -

کے کاموں کیلیے ایک عجیب لغاغۂ منطقی بنا پڑا معیار حق و باطل سمجھتے ہیں ' انکو اس وقت سامنے آنا چاہیے -

اس مسئلے پر غور کرنے کیلیے زیادہ سے زیادہ حسب ذیل دفعات قرار دی جاسکتی ہیں :-

(۱) دول یورپ نے اپنی پچھلی یاد داشت میں ایڈریا نوپل کی حوالگی پر زور دیا تھا ' اور کامل پاشا کی وزارت نے سر جھکا دیا تھا ' مگر اتحاد و ترقی نے ایڈریا نوپل کی حوالگی کو اسلامی شرف و وقار اور عثمانی روایات کیلیے خود کشی بتلایا ' اور اسی بنا پر قوم اور فوج میں برہمی پیدا کرائی ' اور وزارت کا تختہ الٹ دیا - لیکن اسکا نتیجہ کیا نکلا ؟ یہی کہ جو چیز عزت سے مانگی جاتی تھی ' بالآخر شکست کی ذلت کے ساتھہ جبراً دینی پڑی ؟

(۲) پھر آخری نتیجہ تو اس سے بھی بدتر نکلا ' کیونکہ اس صورت میں بلغاریا ایڈریا نوپل کی اسلامی آبادی اور مقامات متبرکہ کی حفاظت و احترام کا وعدہ کرتی تھی ' لیکن اب ' جبکہ جبراً لے لیا گیا ' تو وہ بات بھی جاتی رہی -

(۳) نئی وزارت نے جنگ میں کونسی ایسی تبدیلی پیدا کردی ؟ نہ تو انور بے نے صوفیا فتح کیا ' نہ فتحی بے بلغراد اور ستنجی پر قابض ہوا - کوئی نئی فتح یابی ' اور کسی حصۂ زمین کی واپسی نئی وزارت سے بن نہ آئی - بلکہ ایڈریا نوپل ' جنینا ' اور سقوطری بھی ہاتھہ سے گئے -

(۴) پس کیا شوکت پاشا اور کامل پاشا ' دونوں نتیجہ کے لحاظ سے جنگ کیلیے یکساں نہیں ہیں ؟

یہی اعتراضات ہیں جو باشکال مختلفہ سامنے آتے ہیں - میں بہت اختصار و ایجاز اور محض بطور اشارات کے جواب عرض کرونگا ' کیونکہ آجکل الہلال کے صفحات افتتاحیہ بوجہ تحریک تشکیل "حزب اللہ" بالکل رکے ہوے ہیں - اور مزید گنجایش مفقود ہے - یہ بھی جو لکھہ رہا ہوں ' تو صرف اسلیے کہ موجودہ حالات کی مایوسیوں کا اثر بالواسطہ قواء عمل و استعداد کار پر بھی پڑتا ہے ' اسلیے ضرور ہے کہ پہلے غلط فہمیوں کو صاف کردیا جاے - ورنہ میں تو آجکل اپنے پیش آنے والے کاموں میں اسطرح غرق ہوں کہ ان چیزوں کے لکھنے کا اب کوئی ولولہ ہی اپنے دل میں نہیں پاتا - اور احباب یاد رکھیں کہ میری تمام تحریریں دل کے ولولے ہی پر موقوف ہیں - یہ دوسری بات ہے کہ لکھنا ہر حال میں پڑتا ہے -

فاقول و باللہ التوفیق :

(۱)

سب سے پہلے پہلی بحث پر نظر ڈالیے - پھر میں ان نادانوں سے ' جنہوں نے اپنی راے کی باگ حقائق امور کے ہاتھہ میں نہیں ' بلکہ وساوس و خطرات امید و بیم ' اور جذبات و امیال حزن و نشاط کے ہاتھہ میں دیدی ہے ' یہ پوچھنے کا حق رکھتا ہوں کہ

کیا انکی اصطلاح میں خود کشی اور موت ' دونوں ایک ہی ہیں ؟

اگر ایک بیمار جاں بلب ہو ' تو کیا ایک قدیم یونانی فلسفہ کی طرح ' اسکو وقت سے پہلے مار ڈالنا چاہیے ' یا آخر وقت تک علاج و سعی اور جد و جہد کے ذریعہ بچانے کی کوشش کرنا چاہیے ؟

جو لوگ ایڈریا نوپل کو نہ بچاسکنے کی وجہ سے اسکا بخوشی حوالہ دینا جائز بلکہ ضروری بتلاتے ہیں ' کیا وہ ایک بیمار شخص کو جو حد درجہ ضعیف ہوگیا ہو ' یہ مشورہ دینے کیلیے طیار ہیں کہ وہ خود کشی کرلے ' کیونکہ کسی نہ کسی دن تو اسکی جان ملک الموت جبراً لے ہی کر چھوڑے گا ؟

ہزاروں انسان ہیں ' جو اپنے بیمار عزیزوں کا جاں کنی کی آخری گھڑی تک علاج کرتے ہیں ' لیکن تدبیر انسانی مشیت الہی سے شکست کھاجاتی ہے ' اور بالآخر انکی جان حوالۂ موت ہونے سے نہیں بچتی - یہ حالت دیکھکر انکے عزیز روتے ہیں ' اور انکی موت پر ماتم کرتے ہیں ' پر یہ تو کوئی نہیں کہتا کہ مرنے والے کو جب مرنا ہی تھا ' تو کیوں نہ ہم نے اپنے ہاتھہ سے گلا گھونٹ کر مار ڈالا ؟ یہ سچ ہے کہ ایڈریا نوپل کی حفاظت کا تاریخی دفاع بالآخر جاں بر نہو سکا ' لیکن اسپر ہم رو سکتے ہیں ' پر یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ جانے والے ایڈریا نوپل کو خود ہی اپنے ہاتھوں سے کیوں نہیں دیڈالا ؟

ایڈریا نوپل قسطنطنیہ کے علاوہ یورپ میں ہماری آخری متاع عزت تھی - وہ آل عثمان کی عزت و عظمت کا منارہ ' اسلامی فتوحات اخیرہ کا صفحۂ افتخار ' سلاطین عثمانیہ کا مدفن ' قدیمی عثمانی دار الحکومت ' یونانی و رومانی عظمۃ مخذولہ کی یادگار مفتوحہ ' اور اسلام کی ضرب شمشیر کا ایک گہرا مسیحی زخم تھا - پھر قسطنطنیہ کا ایک کھلا دروازہ ' اور شاخ زرین کے قفل عظمت کی طلائی کلید تھی -

ایسی متاع عزیز و محبوب کو ایک عدیم النظیر قزاقی ' اور ایک شرمندۂ کن انسانیۃ بے حیائی کے ساتھہ ' دور موجودہ کا تخت ابلیس لعین ' اور انسانیۃ مظلومہ کیلیے وجود مجسمۂ لعنت و عذاب الیم ' یعنی دول متحدۂ یورپ (قاتلہم اللہ تعالی) ہم سے طلب کرتا تھا ' تاکہ ہم اس جنس گرامی کو بغیر ایک قطرۂ دم کے بہاے ' بخوشی دیدیں ' اور اسطرح اسلام کے دامن عصمت پر اپنی کمزوریوں اور بزدلیوں سے جو صدہا دھبے ہم لگا چکے ہیں ' ان میں ایک سب سے آخری مگر سب سے زیادہ ذلت بخش ' اور شرم انگیز دھبے کا اضافہ کر دیں ! !

پھر آنے والی تمام نسلیں ہم پر لعنت بھیجیں ' اور وہ تاریخ میں حسرت و ندامت کے ساتھہ پڑھیں کہ ہماری ذلت و بدبختی یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ عزت اسلامی کو اگر بچانے سے عاجز تھے ' تو اسکے لیے خون بہانے سے بھی مجبور ہوگئے تھے ! !

(کامل پاشا) کے اندر صلیب کی غلامی کا آسیب حلول کر گیا تھا - انگلستان کے آستانۂ صلیبی پر اسکی نود سالہ پیشانی جبہہ سائی کر رہی تھی - یقیناً وہ ایسا کرسکتا تھا ' جسکی اس نے چالیس کرور فرزندان اسلام کی آخرین ذلت و رسوائی کیلیے مخذول و نامراد سعی کی تھی ' لیکن اگر آج سقوط ادرنہ کی خبر سنکر مسلمانان عالم ' اور علی الخصوص مسلمانان ہند کی زبان سے بھی (جو اپنے جوش اسلامی کیلیے آج تمام ترکی میں ضرب المثل ہو رہے ہیں) ایسے کلمات سفیہہ و رذیل نکلتے ہیں ' تو میں نہیں سمجھتا کہ اپنی بدبختی پر کیونکر ماتم کروں ؟ کیونکہ پھر تو واقعی مسلمانوں کی سیزدہ صد سالہ عزت کا خاتمہ ہوگیا ' اور ملۃ قوم الہیہ کی ذلت و رسوائی کی انتہا ہوگئی - ہم لوگ صرف عالم مادیہ کی شوکت و افسری ہی کے مدعی نہ تھے ' بلکہ ہماری اصلی عظمت اقلیم دل اور عالم روح و عواطف معنویہ کی تھی - بلغاریا اور سرویا نے ایڈریانوپل کو جس محیر العقول اور مافوق العادہ دفاع ملی کے بعد لیا ہے ' اور پھر جیسی عدیم النظیر شکست کے بعد اس فتح کے ادعا کا اسے موقعہ ملا ہے ' وہ ہمارے لیے خواہ کتنا ہی غم انگیز ہو ' مگر ذلت انگیز نہ تھا ' لیکن اگر اس مدافعۃ پر ایک لمحہ کیلیے بھی کسی قلب مومن میں تاسف و انفعال پیدا ہوتا ہے ' اور یورپ کے مطالبۂ ادرنہ کے وقت کو حسرت کے ساتھہ یاد کرتا ہے ' تو پھر یقیناً بلغاریا اور سرویا نے نہیں مگر خود ہماری بدبختی نے ہمارے منحوس چہروں پر ایک دائمی ذلت کا داغ لگا دیا ' اور یقیناً اب ہم کو خود کشی ہی کرلینی چاہیے ! !

مٹی کے ساتھہ اس مسئلے کی صداقت بھی گرگئی ! یہ لوگ اب کہتے ہیں کہ جنگ سے تو واقعی صلح ہی بہتر تھی !!

* * *

لیکن افسوس ہے کہ میں اپنی رایوں کو اسقدر جلد پیدا کرنے اور پھر قتل کر ڈالنے پر قادر نہیں - میرا دماغ رایوں کا گھر ہے' پر میں اُسے مدفن بنانا نہیں چاہتا - میں انسان کی رائے کو ایک قوت سمجھتا ہوں جو اندر ہی پیدا ہوتی ہے' اور جب مرتی ہے' تو اندر ہی کی کسی قوت سے مرتی ہے - میرے عقیدے میں باہر کے حوادث و واقعات اسپر موثر نہیں ہوسکتے -

مجھکو معلوم ہے کہ نئی وزارت جنگ کے اعلان کے ساتھہ قائم ہوئی - میں ابھی بھولا نہیں ہوں کہ ایڈریا نوپل کے تحفظ کی خاطر اپنی انتہائی قوت صرف کردینے ہی کیلیے (انور بے) باب عالی کے اندر داخل ہوا تھا -

مجھکو یاد ہے کہ طلعت بے نے کہا تھا : " ہم مٹ جائیں گے مگر اسلامی دنیا کو شرمندہ نہیں کرینگے "

پھر ساتھہ ہی میں یہ بھی تم سب کی طرح دیکھہ رہا ہوں کہ اس تمام عرصے میں نئی وزارت نے کوئی چھنا ہوا ملک دشمن سے واپس نہیں لیا - اسکی خبر بھی کوئی نہیں آئی کہ عزت پاشا نے چتلجا سے نکلکر صوفیا اور بلغراد پر قبضہ کرلیا ہو - جنگ کیلیے اولین شے روپیہ ہے - یہ بھی سچ ہے کہ نئی وزارت نے کوئی نیا خزانہ بھی آیا صوفیہ کی دیوروں کے نیچے سے نہیں نکالا' اور یورپ نے اپنے ادعائی حیاد(۱) کے برخلاف کوئی قرضہ بھی نہیں دیا -

وداع ادرنـہ !!

جامع سلیم (ادرنـہ) کے نظارۂ خارجی

پھر ایک وداعی نظر !!

اسکے بعد آخری خبر جو سب کو سننی پڑی' میں بھی سن چکا ہوں - یعنی ایڈریا نوپل ساقط ہوگیا' اور بلغاری فوج اسکے اندر فاتحانہ داخل ہوگئی -

لیکن باوجود اِن تمام یاد داشتوں' اور حافظے کی زندہ معلومات کے' اور باوجود ان حوادث و نتائج کے سماع اور مشاہدے کے' میں کہتا ہوں کہ میری جو رائے ایسے تین ماہ پہلے انقلاب وزارت کے وقت تھی' اب بھی ہے - میں بہت سوچتا ہوں لیکن ایک لمحہ کیلیے بھی اپنی رائے کو کسی تغیر کیلیے طیار نہیں پاتا -

ہاں' یہ سچ ہے کہ ایڈریا نوپل کے تحفظ کی سعی' نئی وزارت کا اعلان اولین تھا' اور وہ ساقط ہوگیا - مع اپنے عظیم الشان مقبروں اور مقدس مساجد کے - مگر الحمد للہ کہ میری رائے کی تسخیر کیلیے ابتک مخالف اسباب پیدا نہیں ہوے ہیں - وہ ابتک بدستور قائم و مستقل ہے - مع اس رائے کے' جو ابتدا سے عثمانی مسائل کی نسبت رکھتا ہوں' اور مع اُن خیالات کے' جو انقلاب وزارت کے وقت ظاہر کرچکا ہوں -

انجمن اتحاد و ترقی

انجمن اتحاد و ترقی کی نسبت میں اس وقت کچھہ نہ کہونگا کہ مختصراً بار بار کہہ چکاہوں' اور تفصیل کا یہ موقعہ نہیں - میری رائیں مدتوں اور لمحوں میں نہیں بدلتیں - میں نے جو خیالات الہلال جلد اول نمبر (۲) میں " تصادم احزاب و تنافس اقلام " کے عنوان سے ظاہر کیے تھے' اب تک اُن پر قائم ہوں - میری رائے کا خلاصہ یہ تھا کہ : لہم حسنات و سئیات :

خلطوا عملا صالحاً وآخر سئیا (۹ : ۱۰۳) — انہوں نے ملے جلے عمل کیے' اچھے بھی اور برے بھی -

انکی غلطیوں پر شاید اوروں سے بہتر نظر رکھتا ہوں' مگر ساتھہ ہی مجبور ہوں کہ ترکی میں انکے سوا کوئی کارکن اور مخلص ملک جماعت نہیں پاتا - پس وہ اپنی غلطیوں کی وجہ سے مستحق نفرین نہیں ہیں بلکہ مستحق دعا ہیں کہ خدا آیندہ انکو ٹھوکروں سے بچاے -

المنار اور الہلال

اس عاجز کے بعض بزرگ احباب اس رائے پر سخت برہم ہیں - علی الخصوص حضرۃ الفاضل المصلح الجلیل السید رشید رضا صاحب المنار (مصر) جن سے اس بارے میں' نیز تحریک لامرکزیۃ کی نسبت پانچ ماہ سے باہم طول طویل مراسلات جاری ہیں' اور ایک نتیجہ تک پہنچ جانے کے بعد انشا اللہ وہ تمام مراسلات الہلال یا المنار میں شائع ہو جائیں گی - وہ اس عاجز کو اس بارے میں " گمراہ " اور " بے خبر " بتلاتے ہیں' اور ایک ایسے بزرگ کو' جو ہم دونوں کے دوست ہیں' اپنے مکتوب مبارک میں لکھتے ہیں کہ " و منہم صاحبنا ابو الکلام' و ہو رئیس المجانین " یعنی ایسے ہی مخلص مگر گمراہ لوگوں میں سے ہمارا دوست ابو الکلام ہے' اور وہ پاگلوں کا سردار ہے ! "

وہ مجھے " رئیس المجانین " سے ملقب کرتے ہیں' مگر میری رائے کے استقلال کا دوسرا نمونہ یہ ہے کہ میں انکو " رئیس المصلحین " سمجھتا ہوں اور ہمیشہ سمجھتا رہونگا - اس بزرگ انسان کی عزت میرے دل میں ہے' کیونکہ میں اسکو جانتا ہوں' اور آسکی خدمات دینیہ کا معترف ہوں - پس دعا کرتا ہوں کہ اگر اس بارے میں میری رائے غلطی پر ہے' تو اللہ تعالی جلد میری ہدایت فرماے' اور مجھپر حقیقت کے منکشف کرنے میں دیر نہ کرے : واللہ یہدی من یشاء الی صرط مستقیم -

انقـلاب وزارت

البتہ جو لوگ سقوط ادرنہ اور عدم فتوحات جدیدہ کو نئی وزارت

---

(۱) ناطرفداری اور دونوں فریقوں سے الگ تھلگ رہنے کو انگریزی میں نیوٹریلٹی Neutrality کہتے ہیں لیکن اردو میں اسکے لیے کوئی عمدہ لفظ نہیں ہے - عربی میں اسکو " حیاد " کہتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ یہ اردو میں بھی رائج ہو -

مقالات

صفحـــة من تاريخ الحـــرب

— * —

تاريـخ حـــرب کا ایک صفحـہ

— * —

مدافعـة محصورين

محـــاصرۂ قــرطــا جــنـــه

(۳)

تاریخ دفاع امم کا ایک حیرت انگیز افسانه

اهل قرطاجنه نے رونا دهونا موقوف کیا ' اور شهر کے حصار و تحصین کي تدبيرات ميں مصروف هوگئے - انهوں نے اپنے بڑے بڑے هيکلوں اور مندروں کو ' جنکي ديواريں قلعوں کي طرح محکم ' اور جنکے احاطے فوجي ميدانوں کي طرح وسيع تهے ' بجاے قلعه و حصار کے استعمال کيا - شهرکي تمام عمارتيں اپنے هاتهه سے منهدم کرديں ' تاکه غيروں کے هتياروں کي لعنت سے نا پاک نه هوں ' اور ان ميں جسقدر مختلف اقسام کي معدنيات مثل لوهے اور تانبے وغيره کے استعمال کي گئي تهيں ' وه سب نکالکر گلا ديں ' نيز انکي لکڑياں اور تختے بهي بکثرت جمع هوگئے -

تمام اهل شهر نے اپنے هر قسم کے اشغال حيات معطل کردیے - عورت ' مرد ' بوڑهے ' بچے ' سب لوگ رات دن لگاتار کام کرنے ميں مصروف هوگئے - عمارتوں سے نکالي هوئي معدنيات کو گلا کر انسے هر قسم کے هتيار طيار کرتے ' اور لکڑي سے تلواروں کے قبضے و نيزوں کے دستے بناتے - تمام عورتوں نے اپنے سرکے وه حسين بال ' جنکي حسن و رعنائي جنس آناث کا بهترين سر مايۂ جمال هے ' جمال حريت و شرف وطن پر قربان کردیے ' اور انکو کات کات کے ديديا ' تاکه انکي لٹوں کو بٹ کر دوڑيوں کي جگهه ' منجنيقوں کي رسياں اور کمانوں کے چلے بناے جائيں ' اور انسے اڑکر نکلنے والے تيروںسے دشمنان ملت و اعداء وطن کے سينے زخمي هوں !

چند دنوں کي شبانه روزکي محنت ميں انهوں نے اپنے تمام انتظامات مکمل کر ليے - هر طرح کے هتياروں سے انکا ذخيرۂ جنگ لبريز هو گيا ' اور ايک باشندۂ قرطاجنه بهي ايسا باقي نه رها ' جو نهتا هو ' اور کوئي مفيد آلۂ جنگ اسکے پاس نهو !

روميـــوں کي يلغـــار

رومي اتهيکا ميں تهے - انهوں نے ان طياريوں کا حال سنا تو هنسے اور يلغار کرتے هوے روانه هوگئے - انکا خيال تها که پچهلے حملے ميں با وجود سامان جنگ اور اسلحۂ و آلات کي موجودگي کے ' بغير مقابله قرطا جيوں نے شهر حوالے کرديا تها ' تو اب بے دست و پائي کي حالت ميں کيا مقاومت کرينگے ؟ ليکن انهيں معلوم نه تها که

دلوں کي اقليم ميں منٹوں اور لمحوں کے اندر انقلاب هو جاتا هے - اور اسي کے انقلاب سے اس دنيا کے انقلابات وابسته هيں !

رومي اپنے زعم باطل کے نشے ميں سرشار چلے آتے تهے ' ليکن جب شهر کے قريب پهنچے تو انکي آنکهيں کهل گئيں ' اور انهوں نے دهشت و تحير کے عالم ميں ديکها که جسی قرطاجنه کو چند هفتے پيشتر چهوڑ گئے تهے ' جنّوں کي سي مخفي قوت ' اور جادوگروں کي سي ساحرانه طاقت سے وه بالکل بدل گيا هے - اب قرطاجنه ايک بے پناه اور بے هتيار آبادي نهيں هے ' جيسي که بجبر و ظلم بنادي گئي تهي ' بلکه ايک محکم و نا قابل تسخير قلعه بند حصار ' جو نو تعمير برجوں ' انپر جابجا رکهي هوئي منجنيقوں ' اور کمانيں چڑهاے هوے مسلح مدافعين کي صفوں سے مستعد پيکار و دفاع هے !!

اهل قرطاجنه کے پاس جنّوں اور ساحروں کي کوئي مخفي طاقت تو نه تهي ' پر حريت پرستي اور جوش ملي و وطني کا ايک مقدس فرشته ضرور تها ' اور اُس کي طاقت کے آگے جنّوں اور ساحروں کي مزعومه قوتيں بهي هيچ هيں !

مجبور هوکر روميوں نے محاصره کرليا اور اپني فوج چاروں طرف پهيلا دي - انکے آلات جنگ نهايت خوفناک تهے ' اور فوج کي مقدار بهي بے شمار ' ليکن با ايں همه انکي کوئي کوشش محصورين کي جانفروشيوں کے آگے نهيں چلتي تهي ' اور جب کبهي هجوم کرکے بڑهتے تهے ' معاً بربادي و هلاکت کے ساتهه پسپا کردیے جاتے تهے !!

يهاں تک که محاصرے نے بهت طول کهينچا - کامل دو برس گذر گئے ' ليکن محصورين کا عزم و ثبات ايک کوه عظيم تها ' جس سے رومي طاقت ٹکراتي تهي اور فنا هوتي تهي -

محاصره کا تيسرا سال

اور خاتمه

جمهورية روم کامل دو سال کے محاصرے سے عاجز آگئي - تيسرے سال کا آغاز هوا ' تو قديمي سپه سالار کي جگه طاسطيوس

[بقيه مضمون صفحه ۸ کا]

هاؤس فنڈ ميں شاه جارج اور ملکه ميري نے سو سو پونڈ اور شاه و ملکه نارو ے نے ۵۰ - ۵۰ - پونڈ دیے هيں -

ريجسٹر نامي اخبار نے دو فنڈ کهولے هيں : ايک ون شلنگ فنڈ اور دوسرا ون پيني - پهلا جوانوں اور بوڑهوں کے ليے هے ' اور دوسرا صرف بچوں کے ليے - ون پيني فنڈ سے آسٹريليا کے تمسکات خريدے جائينگے اور اُسکا سود مسز اسکاٹ کو مليگا - ۲۳ - فروري سنه ۱۳ - تک کل سرمايه امداد ۳۰ - هزار پونڈ تک هو چکا تها -

نتـــائج علميـــه

اس مضمون کا اصل حصه درحقيقت نتائج علميه هيں - اس سلسلے ميں جو معلومات فراهم هوي هيں ' انکا تعلق تين مختلف علوم يعني علم طبقات الارض ' علم وظائف الاعضاء ' اور علم جغرافيه سے هے - يه معلومات ان علوم کے علماء خصوصيين (Speoichisth) کو ديدي گئي هيں اور وه انکے مطالعه ميں مصروف هيں - جب نتائج مطالعه شائع هونگے ' تو ان شاء الله العزيز هم انکے تراجم کي اشاعت کي کوشش کرينگے -

مذاکرۂ علمیہ

قطب جنوبی

—:#:—

کپتان رابرٹ اسکاٹ

(٤)

سرگذشت مہم کے آخری صفحات

— • —

اواٹیس کی حالت اس درجہ یاس انگیز تھی کہ جب شب کو سوتا تھا تو صبح کو زندہ اٹھنے کی امید نہیں ہوتی تھی - اسی حالت میں کئی ہفتے گذر گئے - ۱۶ - مارچ کی صبح کو اٹھا تو برفبار اندھی (Blizzard) چل رہی تھی - اواٹیس نے اپنے رفقا سے کہا کہ میں باہر جاتا ہوں - اسکاٹ لکھتا ہے : " ہم جانتے تھے کہ وہ موت کے منہہ میں جا رہا ہے - ہم نے اسکو ہر چند اس ارادے سے باز رکھنا چاہا مگر اس نے نہ مانا اور چلا گیا - اسکے بعد پھر ہم نے اسے نہیں دیکھا " -

ارٹیس کے جانے کے بعد اسکاٹ ' راسن ' اور باررس شمال کی طرف بڑھے - موسم غیر معمولی اور پر خوف تھا - اس حالت میں جسقدر تیز چل سکتے تھے یہ لوگ چلے - ۲۱ - مارچ سنہ ۱۲ - کو عرض البلد کے ۷۹ - درجے اور ۴۰ - دقیقے تک پہنچے - اب یہ لوگ ون ٹن کیمپ سے ۱۱ - میل کے فاصلہ پر تھے - بالکل ممکن تھا کہ ون ٹن کیمپ تک پہنچ جاتے ' مگر سوء اتفاق سے ایک سخت برفبار اندھی چلی - اسکاٹ ۲۵ - مارچ کے آخری پیغام میں لکھتا ہے : " چار دن لوگ خیموں سے باہر نہ نکل سکے ' کمزور اس درجہ ہوگئے ہیں کہ لکھنا بھی مشکل ہے " - دیگر یادداشتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عرصے میں غذا اور ایندھن بھی ختم ہو گیا تھا -

ان مصائب کے اسباب کیا تھے ؟ اس پر خود اسکاٹ نے اپنے ۲۵ - مارچ کے آخری پیغام میں بحث کی ہے - وہ لکھتا ہے :

" یہ تمام مصائب انتظامی نہیں بلکہ بدقسمتی کا نتیجہ ہیں - ۱۱ - مارچ کو ایک یابو ضائع ہوگیا جس سے ہماری روانگی میں سخت تعویق ہوئی - موسم کی خرابی جو تمام بیرونی سفر میں رہی اور ۸۳ - درجے کی طویل اندھی نے بھی ہمیں روک لیا - گلیشر کے حصہ زیرین کی برف نے ہمارے قدموں کے درمیانی فاصلہ کو کم کردیا - اچھے موسم میں گلیشر قطع کرنا کوئی مشکل نہیں مگر جب ہم یہاں پہنچے تو ہم کو ایک دن بھی اچھا نصیب نہیں ہوا - یہ اُن مصائب کے مقابلہ میں کچھہ بھی نہ تھے جو سد میں ہمارا انتظار کر رہے تھے - یہاں ایسے حالات پیش آئے کہ دنیا میں کسی کو بھی انکی امید نہیں ہو سکتی تھی - چوٹی پر عرض البلد کے ۸۵ - سے ۸۶ - درجے تک درجۃ الحرارت ۲۰ - سے ۳۰ - زیر صفر (Minus) رہا - سد میں عرض البلد کے ۸۳ - درجے پر درجۃ الحرارت دن کو ۳۰ - زیر صفر ' اور ۴۷ - زیر صفر رہا - "

سب سے آخری مصیبت ۱۱ - کا طوفان تھا - یہ اسقدر شدید تھا کہ اسکاٹ لکھتا ہے : " شاید ہی دنیا کی کوئی بدقسمتی اس آخری صدمہ سے بڑہ سکیگی " غرض اسی حالت میں مہم کے بقیۃ السیف اعضاء بھی شہید ہوے - کب ہوے ؟ یہ ہنوز غیر معلوم ہے اور شاید ہمیشہ غیر معلوم رہیگا -

مفقود الخبری

۲۵ - مارچ کے بعد عرصہ تک مہم کی کوئی خبر نہیں آئی ' اسلیے ایک جماعت تفتیش حال کے لیے ترتیب دی گئی - اس جماعت کے دو حصے تھے ' جنمیں سے ایک مسٹر رائٹ (Mr. Wright) کے زیر سرکردگی تھا - یہی مفتش مہم تھی ' جسے ۱۲ - نومبر کو اسکاٹ کیمپ کے اندر اسکاٹ ' یاررس ' اور ولسن کی لاشیں ملیں -

اس جماعت نے خیمہ کے اندر لاشیں رکھیں - برف کا ایک نشان بنایا جس پر ایک صلیب نصب کی - ایک کتبہ کندہ کیا جسمیں ان شہداء علم کے نام ' آنے کا مقصد ' سنہ ' اور ماہ وغیرہ وغیرہ مندرج تھا -

ماتمگساری

سنٹرل نیوز ایجنسی نے اسکاٹ کی موت کی خبر شائع کی تو فوراً شاہ جارج نے لارڈ کرزن صدر انجمن جغرافی شاہی کو تعزیت کا تار دیا - مسز اسکاٹ اسوقت فرانسیسکو نامی جہاز پر تھیں - تمام دن ان کو تعزیت کے تار پہنچتے رہے - اسکاٹ کی موت ایک قومی صدمہ سمجھا گیا اسلیے ٹف (صدر جمہوریۃ امریکہ) ' ڈاکٹر ولسن (سابق صدر جمہوریۃ امریکہ) تمام مستعمرات برطانیہ ' غرض دنیا کے ہر گوشہ سے شاہ جارج کے پاس تعزیت کے تار موصول ہوے - دنیا کے مشہور مجامع جغرافیۃ و فنون نے مجلس ہاے تعزیۃ منعقد کیں ' اور دنیا کے تمام اخبارات نے اس شہادت علمی پر افتتاحیات لکھے - مصور رسالوں نے اسکاٹ کے رفقاء ' اسکے جہاز ' اسکی بیوی ' اور اس کے بچے کی متعدد تصویریں شائع کیں ' اور یادگار و تذکاری اشاعت خصوصیہ مرتب کیں - مختصراً یہ کہ اسکاٹ کا ماتم اس قدر بلند آہنگی سے کیا گیا کہ بڑے بڑے شاہوں اور فاتحوں کو بھی ایسی تعزیۃ عظمیہ نصیب نہ ہوئی ہوگی - اسکاٹ سے زیادہ اسکی با اقبال قوم کی یہ حالت قابل صد رشک و ہزار داد و تحسین ہے : مطوبی لرجل ' یعیش و یموت فی قوم ' یعرف اقدار الرجال ! !

یورپ مردہ پرست نہیں ' پھر یہ جو کچھہ ہوا کیوں ہوا ؟ اسلیے کہ یہ ابطال پرستی ہے ' اور بطل پرستی ہی میں مردم خیزی مضمر ہے - جو قومیں زندہ ہیں وہ اپنے ابطال و مشاہیر کی پرستش کرتی ہیں انکی تنویہ و تشہیر کرتی ہیں - انکی یادگاریں قائم کرتی ہیں ' کیونکہ وہ جانتی ہیں کہ قوم میں بہت سی بطل نہاد طبیعتیں ہوتی ہیں مگر سوء اتفاق سے تاریک فضاء میں نشوو نما پاتی ہیں - پس انکے سطح عام پر آنے کے لیے شمع راہ کی ضرورت ہے ' اور وہ ابطال اور صرف ابطال ہی کے امثال کو نمایاں کرنے میں ہے -

سرمایۂ امداد

اسکاٹ کا تعلق ایک ایسی قوم سے تھا جو اپنے ابطال اور انکے پس ماندگان کے حق میں اپنے عزیز و اقرب سے بھی زیادہ فیاض ہے - اسلیے اپنے اہل و عیال کے تکفل کی درخواست نہ صرف پیمانۂ بطالۃ (Heroism) سے گری ہوئی بلکہ غیر ضروری بھی تھی ' مگر با ایں ہمہ اسکاٹ نے اپنے آخری پیغام میں اس طرف اشارہ کیا تھا - اسکے جواب میں انگریزی قوم نے زبان عمل سے لبیک کہا ہے -

انجمن مہم انطارطیقی برطانوی ' اخبار ڈیلی ٹیلیگراف ' اور مینشن ہؤس میں اعانہ کے فنڈ کھولے گئے ہیں - مینشن

[بقیہ مضمون کے لیے صفحہ ۹ ملاحظہ ہو]

بچے دریچوں میں کھڑے تھے ' اور اعداء وطن پر پتھر پھینک رہے تھے -
ایک ایسی سخت خونریزی عرصہ تک جاری رہی ' جس نے تمام
شہر کو خون اور لاشوں کا سمندر بنادیا - عشاق وطن اور فدائیان ملت
اپنی اُن عزیز جانوں کو' جنھیں تین سال تک عشق وطن میں نذر
مصائب و شدائد رکھا تھا ' ہتیلیوں پرلے کر بڑھتے تھے ' اور خونخوار
دشمنوں کی تلواروں اور تیروں پر اس بے خودی و بے جگری سے
گرتے تھے ' گویا یہی انکا مطلوب و معشوق ہے !!

انسان یقیناً انسان ہے' پر وہ درندہ بن جاے تو درندوں سے بھی
بدتر ہے :

لقد خلقنا الانسان في احسن تقويم' ثم رددناه اسفل سافلين !! (۹۵ : ۴)	بیشک ہم نے انسان کو بہتر سے بہتر اور اچھے سے اچھی ساخت پر پیدا کیا' پھر اسی کو بدتر سے بدتر حالت میں لوٹا دے کہ وہ جس حالت کو اختیار کرنا چاہے وہ اپنے اندر اُسکا سامان رکھتا ہے !

یہ ظلم و سفاکی اور بربریت و سبعیت کی ایک لعنت
تھی ' جو خونخوار رومیوں کے بے امان ہتیاروں سے نکلکر قرطاجنہ کے
تمام راستوں پر چھا گئی تھی - اهل شہر نے جو کچھ کیا ' یہ محض
انکے جوش و قربانی کی استقامت تھی ' ورنہ در اصل اب نہ وہ
مقابلہ کرسکتے تھے' اور نہ مقابلے میں کامیابی کی کوئی صورت باقی
رہی تھی - بالاخر وہی ہوا جو ہمیشہ ظالم و مظلوم' اور غالب
و مغلوب کے درمیان ہوا ہے - رومیوں نے اپنی تین سال کی خونیں
تشنگی کو تازہ خون کی سیلاب سے بجھانا شروع کردیا - پھر نہ عورتوں
کو پناہ تھی' نہ بڑھوں کو' اور نہ معصوم و بے زبان بچوں کو - زخمیوں
کی کراہ ' بچوں کی گریۂ و زاری ' عورتوں کی فریاد و بکا ' اور ان سب
پر غالب آجانے والی وہ صداے وحشت و انتقام ' جو رومی درندوں
کی بے امان زبانوں سے نکلتی تھی - در اصل وہ آخری فیصلہ کی گھڑیاں
تھیں' جو اهل قرطاجنہ پر گذر رہی تھیں ' اور نہیں معلوم اس دنیا
میں کتنی بد بخت قومیں ہیں' جن پر یہ گھڑیاں گذر چکی ہیں !!

رومی سپہ سالار لاشوں پر سے گذرتا ہوا قلعہ تک پہنچا - جسقدر
باشندے قتل و غارت سے بچے تھے ' وہ سب اسکے اندر موجود تھے -
اس نے فوج کو حکم دیا کہ چاروں طرف سے برہنہ تلوار کھینچکر محاصرہ
کرلیں ' اور اس تمام عرصے میں تلواریں کب نیام میں پڑی تھیں
کہ برہنہ کی جاتیں ؟ جب یہ انتظام مکمل ہوگیا تو قلعہ میں
آگ لگا دی گئی -

تھوڑی ہی دیر کے اندر ہر طرف شعلے بلند ہونے لگے - اب اهل
قرطاجنہ کیلیے اندر آگ تھی ' اور باہر نکلیں تو آگ سے بھی زیادہ
بے رحم انسانوں کی تلواریں - چھہ دن تک شہر جلتا رہا ' اور نہیں
معلوم کتنی جانیں اسکی شعلوں کی نذر ہوئیں ؟ مگر شہر بہت
وسیع تھا ' اور ابھی بڑا حصہ باقی تھا ' جہاں بڑھتے ہوے شعلوں کے
انتظار میں بد بخت انسان پڑے سسک رہے تھے !!

ملت فروش و خائن وطن

هسدروبال

کوئی قوم جوش ملت پرستی کے خواہ کیسے ہی دور فدا کاری
میں ہو' مگر تورات مقدس کی روایتوں میں کہا گیا ہے کہ باغ عدن
میں آدم کے ساتھہ سانپ بھی تھا - پس قوم فروشوں اور خائنین ملت
سے خالی نہیں ہوتی' اور اسکی آستین صداقت میں کوئی نہ کوئی
سانپ بھی موجود ہوتا ہے :

اولئک لعنهم الله و يلعنهم اللاعنون (۲ : ۱۵۵)	پھر یہی وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے اُن پر لعنت کی ' اور تمام لعنت بھیجنے والے بھی اُن پر لعنت بھیجتے ہیں !

ایک محفوظ اور بلند پہاڑی پر اهل قرطاجنہ کے دیوتا (اسکو
لپیوس) نامی کا ہیکل تھا ' جسکی دیواریں رفیع ' اور حصار مستحکم
تھا - اسمیں نو سو کے قریب استقلال پرست قرطاجنی (هسدروبال)
نامی قرطاجنی افسر کی ماتحتی میں پناہگزیں تھے' اور رومی اسکو
مغلوب کرنے میں بالکل ناکام رہے تھے - لیکن جب رسد کی قلت نے
بھوک کی تکلیف سے مجبور کردیا تو هسدروبال اپنی جماعت کے
اطلاع بغیر' غداری اور بے وفائی کرکے نکل آیا اور اپنے تئیں رومیوں
کے حوالے کردیا -

رومی سپہ سالار نے اس خیانت کے صلے میں اسے اپنے پیروں
کے پاس جگہ دی - وہ جب بیٹھا تو اوپر ہیکل کی دیواروں سے
محصور قرطاجنیوں نے اُسے دیکھا - وہ اپنے غصے اور غضب کو ضبط نہ
کرسکے اور باوجودیکہ خود بھی فاقے کی مصیبت میں گرفتار تھے '
جس سے بچنے کا طریقہ هسدروبال نے بتلا دیا تھا ' لیکن انکی
حسیات شریفہ نے انکو نفرت و اکراہ سے بھر دیا - انہوں نے چلا چلا کر
کہنا شروع کیا کہ " اے خائن اور کمینہ خصلت هسدروبال ! تجھپر
ہمیشہ کیلیے پھٹکار ہو کہ تیری بزدلی اور نامردی نے قرطاجنہ کے
دامن عزت پر دھبہ لگا دیا !! "

عشاق ملت کے مصائب

ترک جان و ترک مال و ترک سر
در طریق عشق اول منزل ست !

رسد کی درآمد عرصے سے بند ہوگئی تھی - پُرانے ذخیرے
کب کے ختم ہوچکے تھے - اب شب و روز کا متصل فاقہ تھا '
جسمیں هسدروبال کے ساتھی مبتلا تھے - چند دن اور اسی عالم
میں اُنہوں نے بسر کیے - وہ ہیکل کی دیواروں سے باہر کی اُس
دنیا کو دیکھتے تھے ' جہاں دنیا کی تمام نعمتیں اور راحتیں موجود
تھیں - وہ رومی فوج کے سامنے طرح طرح کے لذیذ اور پُر تکلف
کہانوں کے دسترخوان بچھے ہوے دیکھتے تھے ' اور هسدروبال کے
پہچاننے میں بھی انکی نظر غلطی نہیں کرتی تھی' جو ان لذائذ
و نعائم میں شریک کرلیا جاتا تھا - انسے چند قدموں کے فاصلے پر یہ
سب کچھہ ہو رہا تھا ' لیکن انکے لیے ' اُن بد بختوں کیلیے ' روٹی
کا ایک خشک ٹکڑا' اور سمندر کے تلخ پانی کا ایک قطرہ بھی اس
دنیا میں باقی نہیں رہا تھا - کیوں ؟ صرف اسلیے کہ وہ جرم
محبت ملت کے مجرم ' اور وطن پرستی کے قصور کے گناہگار تھے !
پھر آہ اے معبد ملت پرستی ' اور اے صنم مقدس حریت
و آزادی ! تیری پرستش اور تیری محبت کے جرم نے تیرے
پرستاروں کو کن کن آزمایشوں میں مبتلا نہیں کیا ' اور کیسے
کیسے حوصلہ آزما عذابوں سے دو چار نہیں ہوے ؟ پر تجھہ میں
وہ کونسی عقل ربا' اور ہوش افگن دلفریبی ہے' جس کی
مقناطیس تعبّد کی قہرمانیۃ پر نظام کائنات کی کوئی قوت غالب
آ نہیں سکتی ؟

ترک جاں در رہ آں سرو رواں این همه نیست
عشق اگر نرخ نہد ' قیمت جاں این همه نیست !

انکے لیے بھی عیش و راحت کا دروازہ کھلا تھا - ایک لمحہ کے
اندر انکی حالت بدل جاسکتی تھی - هسدروبال نے بتلا دیا تھا کہ
جس کسی کو شرف ملی سے زیادہ حفظ نفس عزیز ہو' اسکو کیا کرنا
چاہیے ؟ رومی طیار تھے کہ اگر وہ اپنے تئیں سپرد کردیں ' اور انکی
غلامی کا طوق پہننے کیلیے طیار ہوجائیں تو انکو امان دیدی جاے -

(Tacitus) نامي ايک شجاع و باسل رومي افسر کو مقرر کيا گيا ' جسکي جنگي قابليت اُس وقت تمام روم ميں مسلم تهي -

طاسطيوس نے آکر ديکها که اهل قرطاجنه کے جنگي دفاع کے آگے تمام فوجي قوتيں بيکار گئي هيں' اور اگر محض جنگي قوت پر اکتفا کرليا گيا تو برسوں بيکار جائيں گي - اسليے اس نے سب سے پہلے اسکي کوشش شروع کي که کسي طرح باهر سے رسد کے پہنچنے کے راستے بند کرديے جائيں' تاکه محصورين فاقے کے خوف سے خود بخود شہر کهولديں -

اهل قرطاجنه کيليے دونوں راستے کهلے تهے - خشکي کا بهي اور سمندر کا بهي - طاسطيوس نے پہلے راستے کو يوں بند کرديا که ايک مرتبه هي تمام فوجي قوي کو مجتمع کرکے شہر پناه کي طرف بڑهنا شروع کرديا ' اور اسقدر قريب پہنچکر که ايک تير کے فاصلے سے زياده مسافت باقي نہيں رهي تهي' فوج کو چاروں طرف پهيلا ديا - خشکي کي راه سے جسقدر نقل و حرکت اور آمد و رفت هوتي تهي' اب وه سب دشمنوں کے حملے کي زد پر آگئي تهي اور انکي نظروںسے پوشيده هوکر شہر ميں داخل هونا ممکن نه تها -

اهل قرطاجنه کي ايک سخت غلطي

— * —

بحري راستے کي بندش کيليے اُسنے ساحل پر ايک سنگي عظيم الشان بندرگاه تعمير کرانا شروع کرديا' تاکه وهاں بحري قوت هر وقت موجود رهے' اور جن کشتيوں اور جهازوں پر محصورين کو رسد کي امداد بهيجي جاتي هے' اُنکو راه هي ميں برباد اور گرفتار کرليا جاسکے -

اهل قرطاجنه کو اسکي خبر هوئي' مگر بعد از وقت - اگر ابتدا هي ميں اُنهوں نے اپني کشتياں بهيجکر دريا کي طرف سے حمله شروع کرديا هوتا تو رومي کسي طرح بندرگاه کي تعمير ميں کامياب نهو سکتے - انکي بحري قابليت جنگ اهل قرطاجنه کي هزار ساله بحري زندگي کا مقابله نہيں کر سکتي تهي - ليکن اُنهوں نے بري راه کے بند هوجانے کے بعد سمندر کي راه پر اعتماد کرليا' اور اسکي طرف سے بالکل غافل هوگئے - بعد کو جب تنبه هوا' تو وقت هاتهه سے نکل چکا تها - اُنهوں نے چند کشتياں حملے کے ليے بهيجيں ليکن وه کچهه نقصان نه پہنچا سکيں' اور روميوں نے بندرگاه طيار کرکے بحري راه بهي بند کردي !

عبــرت و بصيــرت !!

غور کرو ! ايک بے دست و پا اور مظلوم و محصور جماعت ' جس کے قلعے مسمار کيے جا چکے تهے' جس سے هتيار چهين ليے گئے تهے' جسکو تمام قواء جنگ و دفاع سے ايک پر نوچے هوے کبوتر کي طرح محروم کرديا گيا تها' اور جسکے موجوده مادي قوي کي کل کائنات اتني تهي که چند عمارتوں کے لوهے سے بنائے هوے هتيار تهے' يا عورتوں کے بالوں سے بٹ کر طيار کيے هوے کمانوں کے چلے' مگر وه دنيا کي ايک عظيم الشان متمدن قوم' اور روميوں جيسي فاتح و مہيب فوج کو تين سال تک ايک انچ آگے بڑهنے نہيں ديتي' اور پهر اسکو مغلوب کرنے کيليے ايک سال کا زمانه صرف کرے' اور پہاڑوں کي چٹانيں کاٹ کاٹ کے' عظيم الشان عمارتيں اور بندرگاه تعمير کيے جاتے هيں!

هے ايک خلق کا خوں اشک خونفشاں په مرے
سکهائي طرز اُسے دامن اُٹهـا کے آنے کي !

جب کبهي انسانوں کے دل اپني قوم اور اپنے وطن کي عزت کيليے باهم مل جاتے هيں ' اور اپنے اندر سچا جوش اور محکم ولوله پيدا کرليتے هيں ' تو پهر انکي محير العقول اور ما فوق العادة قوتوں کے معجزات و خوارق کا ايسا هي حال هوتا هے : وفي ذالک' فليتنافس المتنافسون ' (۱۸:۸۳) و ان في ذالک لايات ' وما يعقلها الا العالمون .

* * *

اب اهل قرطاجنه کو لا علاج مشکلوں سے سامنا هوا ' اور محاصره کے مصائب روز بروز زياده محسوس هونے لگے - قواء جنگ کي کمي کا وه اپنے جوش و فدا کاري سے علاج کرسکتے تهے ' ليکن غذا کي فطري ضرورت' اور حيات جسمانيه کے داعيۂ طبيعيه کا انکے پاس کيا علاج تها ؟ راه مرور و درامد رسد کے بند هو جانے سے وه بالکل مجبور هوگئے -

النـــار و لا للعـــار

اهل قرطاجنه نے قلعے ميں آگ لگادي هے' اور اسميں کود کود کر جل رهے هيں

طاسطيوس نے ديکها که اسکي تدبير کارگر هوگئي هے' پس اُس نے آخري حملے کي طياري شروع کردي ' اور اسميں بهي ايک سخت پر فريب حيلۂ و خدع سے کام ليا - يعنے سب سے پہلے اپني طياريوں کو بندرگاه کي طرف سے شروع کيا اور فوج کا ايک بڑا حصه الگ کرکے منتظر حکم طيار رکها - اهل قرطاجنه کي خاک وطن پر قرباني کے آخري دن قريب آگئے تهے - وه اس دهوکے کو نه سمجهے' اور يقين کرليا که دشمن بندرگاه کي طرف سے هي حمله آور هوگا' پس انهوں نے اپني تباهي کي خود هي طياري کي' اپني تمام قوتوں کو اُسي رخ پر متوجه کرديا' اور اُس جانب کے چوبيں مورچوں ميں آگ لگادي -

ليکن يه بے فائده تها - رومي اس جانب سے آنا هي نہيں چاهتے تهے' جب انهوں نے ديکهه ليا که محصورين پوري طرح اس رخ پر آگئے هيں تو فوراً منتظر اور محفوظ لشکر کو حکم ديا که شمالي جانب هجوم کرکے بڑهجائيں - يه تدبير پوري طرح کامياب هوگئي - رومي بغير کسي نقصان کے بڑهتے گئے ' اور شہر پناه کے پاس پہنچے تو مقابلے کا بالکل سامان نه تها - انهوں نے وزني گرزوں اور سنگين هتوڑوں سے دروازے توڑ ڈالے اور محفوظ و مطمئن شہر ميں داخل هوگئے -

آخـــري ساعـات جنـگ

اهل شہر کي آنکهيں کهليں تو اُس وقت ' جب خونخوار درندوں کي طرح دشمنوں کے خون آشام غول شہر کے کوچوں اور سنسان بازاروں ميں پهيل گئے تهے ' اور تير کمان سے نکل چکا تها !

تاهم جو آگ حفظ وطن کي تين سال سے جل رهي تهي ' وه اس قدر جلد بجهه نہيں سکتي تهي - با وجوديکه اب سعي و تدبير کا وقت جاچکا تها اور آخري ساعات سر په تهيں ' تاهم اهل شہر ذلت کے فرار کي جگه' عزت کي بعد از مقابله موت کيليے طيار هوگئے اور وسط شہر ميں جمع هوکر لڑنا شروع کرديا - عورتيں گهروں کي چهتوں پر چڑهگئي تهيں اور کمانيں ليکر دشمنوں پر تير برسا رهي تهيں -

اور اپنے بچوں پر مفتوں تھا - جب اس نے قوم سے غداری کرکے پوشیدہ نکل جانے کا ارادہ کرلیا تو چاہا کہ اپنی بیوی اور بچوں کو بھی ساتھہ لیجاے - اسنے اپنے ذلیل ارادے سے اسے اطلاع دی' اور طرح طرح کی تدبیروں سے سمجھانا چاہا' لیکن اس وفادار ملة فدا کار وطن' اور تمثال شرافت و عظمت نے نہایت ذلت و نفرت سے اسکی تجویز کو ٹھکرا دیا' اور اسدرجہ غصے سے مضطرب الحال ہوئی کہ ہسدروبال سہم گیا - اسے خوف ہوا کہ کہیں جوش غضب میں میرے مخفی ارادے کو قوم پر ظاہر نہ کردے اور میں اپنی جان کو بھی بچاکر نہ لیجا سکوں -

افسوس کہ اس خائن ملت کو اسپر بھی شرم نہ آئی - محبت نفس و عشق غذاے حیوانی نے اسکو مغلوب کرلیا تھا - وہ رات کے وقت نظروں سے پوشیدہ ہوکر تن تنہا نکل آیا اور سمجھا کہ میری مثال اور غذا کا فقدان ان لوگوں کو بھی اطاعت قبول کرلینے پر مجبور کردیگا' اور میری بیوی بھی کچھہ دنوں کے بعد نکل آئیگی -

لیکن اسکے نفس ذلیل و سفیہہ نے اسکو دھوکا دیا - اس نے اپنی بیوی اور اپنی جماعت کے قلب شریف کو بھی اپنا ہی سا سمجھا تھا - صبح کے وقت جب ہیکل کی دیواروں سے اسکی بیوی نے رومی سپہ سالار کے پاس اسے دیکھا' تو غیظ و غضب میں آکر چلا اٹھی اور نفرت و حقارت کے ساتھہ اسپر لعنت بھیجی !

اسکے بعد آخر تک ہسدروبال کی بیوی نے اپنی قوم کا ساتھہ دیا اور جب خاتمے کے آخری دن ہیکل کی دیواروں سے آگ کے شعلے بلند ہوے تو اس نے اپنی قوم سے کہا :

" مجھے چند لمحوں کی زندگی ابھی مطلوب ہے - اپنے لیے نہیں' اپنے ان معصوم بچوں کیلیے نہیں' بلکہ انکے غدار اور سفیہہ باپ کیلیے' جس کو قبل اسکے کہ مقدس دیوتا آخرت کی لعنت میں گرفتار کرے' میں چاہتی ہوں کہ اس دنیا میں آج بھی ایک سزا دے دوں - افسوس کہ اس نے مجھسے نہیں' مگر اپنی قوم سے بے وفائی کی - وہ آجتک میرے عشق میں ثابت قدم رہا' لیکن کاش مجھسے بے وفائی کرتا' پر اپنی قوم سے بے وفا نہوتا !! "

اس نے یہ کہا اور اس وقت تک توقف کیا' جب تک کہ آگ کے شعلے ہیکل کے احاطے کی دیواروں تک نہ پہنچ گئے - یہ مقام رومی فوج کے بالکل سامنے اور قریب تھا - اس نے جب دیکھا کہ دیواروں میں آگ نے اچھی طرح گھر بنا لیا ہے' تو اپنے دونوں بچوں کو گود میں لیکر نکلی' اور ہسدروبال کے سامنے جاکر کھڑی ہوگئی -

ہسدروبال کی بیوی کی تقریر

اسکا مستقیم قد استقلال و ثبات کا ایک آہنی ستون تھا' اور اسکی حسین آنکھوں سے غیظ و غضب کی چنگاریاں نکل رہی تھیں - وہ پہلے بھی حسین تھی' لیکن اس وقت عزم و استقامت' اور عظمت و جبروت کے حسن معنوی نے اسکے اندر فرشتوں کی سی ایک ہیبت جمیل پیدا کردی تھی -

اس نے پہلے رومیوں کے لشکر اور انکے ساز و سامان کی ایک نظر حقارت ڈالکر تذلیل کی - پھر رومی سپہ سالار کی طرف دیکھکر کہا :

" اے ظالم رومیو ! تم خوش ہوکہ تم نے ہماری بربادی و ہلاکت اپنی آنکھوں سے دیکھہ لی - لیکن تم بھول گئے کہ اس دنیا کی ایسی ظالمانہ خوشیاں ہمیشہ سے عارضی ہوئی ہیں - اس وقت کو دور نہ سمجھو' جب تمہاری ہلاکت و بربادی کا وقت بھی آئیگا' اور گو اس وقت کو دیکھنے کیلیے ہم نہونگے' مگر ہمارے اجسام سوختہ کی خاکستر' اور قرطاجنہ کی جلی ہوئی دیوارں کی ذرے موجود ہونگے ! "

پھر وہ اپنے شوہر کے طرف متوجہ ہوئی - اسکے چھوٹے چھوٹے بچے آنے والے وقت سے بے خبر اسکی چھاتی سے لپٹے ہوے تھے' جبکہ اس نے کہا :

" اے ہسدروبال ! اے خائن ملة ! اے شقی و روسیاہ ! اے وہ' کہ تونے اپنی قوم' اپنے مقدس وطن' اور اپنے دیوتاؤں سے بے وفائی کی !! یاد رکھہ کہ قرطاجنہ کی جلی ہوئی دیواروں کی خاک کا ہر ذرہ تجھپر لعنت بھیج رہا ہے' اور قیامت تک کیلیے تیری روح سفیہہ اور ہستی نجس پر انسانوں کی پھٹکار ہوگی !! تونے اپنوں کو فاقہ و موت کی حالت میں چھوڑکر غیروں کی اطاعت کرلی ! تونے اپنی اس جماعت کو چھوڑکر جو تیرے قدموں پر سر رکھے ہوے تھی' اس روم کے ملعون ظالم کے قدموں تلے جگہ ڈھونڈھی ! تونے اپنی قوم کو چھوڑ دیا تاکہ وہ فاقۂ و تشنگی سے ہلاک ہو' اور خود روٹی کے ایک ٹکڑے اور پانی کے ایک کوزے کیلیے غیر قوموں کی ٹھوکریں کھانے کیلیے چلا آیا ! بتلا کہ تونے دیوتاؤں کی مقدس قسم' قوم کی وفاداری' اور وطن کی محبت کو بیچ کر کیا پایا ؟ اس حیات فانی کی چند گھڑیاں' جو ممکن ہے کہ ابھی ہی ختم ہو جائیں ؟ روٹی کا ایک ٹکڑہ اور پانی کے چند قطرے' جو تو نو سو قرطاجیوں کی بھوک اور تڑپ کو بھولکر اپنے حلق کے نیچے اتارتا تھا ؟ یا پھر دنیوی عزت اور کامرانی کا کوئی وعدہ' جو اس رومی سپہ سالار نے تجھسے کیا ہے ؟ لیکن اے شقی و سفیہہ ! بتلا کہ جب تیری قوم میں سے ایک فرد بھی اس دنیا میں باقی نہ رہا' جب تیرا ملک آگ کے شعلوں کا ایندھن بن گیا' جب قرطاجنہ کی ہزار سالہ نسل نابود و فنا ہوگئی' تو پھر دنیا میں تیرے لیے' تن تنہا تیرے لیے اے لعین و روسیاہ تیرے لیے' کونسی شے ہے' جو عزت اور خوشی کا ذریعہ ہوسکتی ہے ؟ کیا یہ ظالم رومی تیرے سرپر رومة الکبری کے تخت کا تاج رکھدینگے ؟ پھر اگر وہ رکھہ بھی دیں' تو تیری تمام قوم کے مٹ جانے کے بعد وہ تاج تجھکو کیا خوشی دیسکتا ہے ؟ ہزار تف ہو تجھپر اے ہسدروبال' کہ تیری زندگی تیری قوم کے کام نہ آئی ! اور قیامت تک کیلیے پھٹکار ہو ہر اس زندگی پر' جو تیرے نقش قدم پر چلے' اور حیات دنیویہ کی فانی لذتوں' اور نفس و جان کے آرام و راحت کیلیے اپنی قوم اور اپنے ملک سے بے وفائی کرے ! "

شدت غیظ و غضب سے اسکا تمام جسم کانپنے لگا' اور جب اپنی قوم کی یکسر بربادی و ہلاکت یاد آئی تو درد و غم کے وفور سے اسکی آواز بند ہوگئی -

چند لمحوں تک اس نے ایک سکرت قہر کے ساتھہ اپنے بد بخت شوہر کو دیکھا' پھر ایک نگاہ اشک آلود اپنے ان بچوں پر ڈالی' جو اسکے ارادے سے بے خبر' اور کئی دنوں کے متصل فاقے سے زار و نزار ہوکر اسکے منہہ کو مظلومانہ تک رہے تھے !

وہ کسی مخفی ارادے کا فیصلہ کرکے' ایک استقلال آہنیں کے ساتھہ آگے بڑھی - بچوں کو گود سے اتارکر اپنے سامنے کھڑا کیا اور

لیکن انکی غیرت عشق نے اس کو گوارا نہ کیا کہ جس محبوب کے عشق مقدس میں تین سال تک رشتۂ وفاداری ہاتھہ سے نہ دیا ہو ' اب زندگی کی آخری ساعات میں ' جبکہ انکا وطن محبوب شعلوں کے اندر سے سرگرم فغاں ' اور ملت عزیز سیلاب خون کے اندر سے توصیہ فرماے استقامت و وفاداری ہے ' اپنی حیات فانی کی ایک مدت مجہول و قصیر کیلیے اس سے کیا بے وفائی کریں ؟

النــار ولا العــار !!

بالآخر قبل اسکے کہ دشمنوں کے ہاتھہ سے شہر کی طرح ہیکل کی دیواروں میں بھی آگ لگائی جاتی ' انھوں نے خود ہی اسمیں آگ لگادی :

آتشــم تیــزست و دامــاں می زنــم

جب آگ نے اچھی طرح درو دیوار میں جگہہ بنالی اور شعلے تیزی کے ساتھہ بھڑکنے لگے ' تو تمام قرطاجی ' جنمیں عورتیں بھی تھیں اور معصوم بچے بھی ' ایک مقام پر آکر جمع ہو گئے اور "قرطاجنہ" کے نام کی جاں سپارانہ صدائیں لگاکر ' بھڑکتے ہوے شعلوں کے اندر کود پڑے - عیش فانی کے اس لالہ زار سے جو غیروں کی غلامی سے حاصل ہوا ہو ' کیا یہ شعلہ ہاے حیات سوز بہتر نہ تھے ' جسکے اندر اپنی ملت محبوب کے ہزاروں اجسام ' اور اپنی سر زمین مقدس کی صدہا عمارتوں اور گری ہوئی دیواروں کی خاکستر ملی ہوئی تھی ؟ وہ اس شوق و ذوق اور بے ہراسی سے آگ میں کود رہے تھے ' گویا مدتوں کے بچھڑے ہوے عشاق ہیں ' جو اپنی محبوب کی خوابگاہ وصال کی طرف بے تابانہ جا رہے ہیں : فالموت جسر ' یوصل الحبیب الی الحبیب !! (موت مثل ایک درمیانی پُل کے ہے ' جو دوست کو دوست تک پہنچا دیتا ہے !) -

شوہر اپنے سامنے اپنی عورتوں کو جلتا ہوا دیکھتے تھے ' تا کہ غیروں کا تسلط انکے ننگ و ناموس کو بٹہ نہ لگاے -

مائیں اپنے معصوم بچوں کو چھاتی سے لگاے ہوے شعلوں میں کودتی تھیں ' تا کہ انکے بعد انکی نسل غیروں کی غلامی ومحکومی کیلیے باقی نہ رہے - والدین اپنی اولاد کے ساتھہ شعلوں سے لپٹ لپٹ کر جان دیتے تھے ' تا کہ نہو کہ غیروں کی غلامی سے انکے فرزندوں کے شرف کو بٹہ لگے - وہ جبکہ جل رہے تھے ' تو انکے جسم سوختہ کا دھواں زبان حال سے صدا لگا رہا تھا کہ " النــار و لا العــار " !! آگ میں جلنا منظور ہے ' مگر قومی ذلت منظور نہیں !!

تلک الامثــال نضربهــا للنــاس

لعلهــم یتفکــرون !

عشق ملت ' اور حریت پرستی کی یہ ایک مثال تھی ' جو مبارک قرطاجیوں نے دنیا کو دکھلا دی - انھوں نے اپنی جانیں ضرور دیں ' لیکن اپنی جانفروشی کی نظیر سے قوموں اور ملکوں کو زندگی بخش دی - اور فی الحقیقت جو لوگ اس دنیا میں مرتے ہیں ' وہی مردوں کو زندگی بخش بھی سکتے ہیں - تم اگر صرف اپنی خاطر زندہ ہو ' تو اسکے یہ معنی ہیں کہ اپنی ملت کیلیے ایک مردہ لاش ہو ' پر اگر قوم کیلیے مرجاؤ ' تو تم نہ صرف زندہ ہو ' بلکہ ہزاروں اور لاکھوں جسموں اور ہستیوں کو زندگی بخشنے والے ہو !

اہل قرطاجنہ نے آگ کے شعلوں میں کود کر جانیں دیدیں لیکن اسلام ' جسکی حیات معنوی کی پہلی شرط نفس وجسم پر موت طاری کرنا ہے ' اگر ہوتا تو آگ کے شعلوں کی جگہ دشمنوں کی تلواروں کی طرف اشارہ کرتا ' اور آخری مایوسی کے عالم میں بھی اسکو کبھی پسند نہ کرتا کہ اسکے فرزندوں کی جانیں بالکل رائگاں جائیں - یہ نو سو استقلال پرست قرطاجنی سر سے کفنی باندھکر اگر نکلتے ' تو کم ازکم ۹ سو رومیوں کو تو ضرور خاک و خون میں ملادیتے تا ہم جس جذبۂ فدا کاری اور جاں سپاری سے انھوں نے اپنی جانیں دیں ' اسکے شرف و احترام کی تاریخ عالم ہمیشہ حفاظت کریگی - آگ کے شعلوں نے انکے جسموں کو چند لمحوں کے اندر فنا کردیا ہوگا ' لیکن انکی مثال حریت و تفانی کی روح مقدس کبھی فنا نہیں ہوسکتی - انھوں نے صفحۂ عالم پر اپنی یاد ہمیشہ کیلیے نقش کردی ' اور آنے والی قوموں کیلیے ایک مثال عظیــم چھوڑ گئے -

عبرت و نتــائج

انکی سرگذشت از سر تا پا ایک توصیۂ حریت اور ایک صداے موعظۃ ہے ' جو قوموں کو بتلاتی ہے کہ اپنی قومی ازادی اور ملی استقلال کی قدر و قیمت پہچانیں اور اسکی محبوبیت و معشوقیت کا اندازہ کریں - انکی تاریخ ان قوموں کیلیے ایک شاہراہ عمل کا افتتاح کرتی ہے ' جنھوں نے اپنی غفلت کی لعنت میں گرفتار ہو کر غیروں کی غلامی و محکومی کا طوق پہن لیا ہے ' اور انکی ہیبت و سطوت اور قواء جنگ و اسباب تسلط سے مرعوب ہوگئی ہیں - انھوں نے گویا ہمیشہ کیلیے اس کا فیصلہ کر دیا ہے کہ قوموں کی زندگی اور استقلال صرف قواء جنگ اور اسلحۂ و آلات کے حصول ہی پر موقوف نہیں ہے ' بلکہ دلوں کے محکــم جوش ' مصیبت کے سچے احساس ' مستعدی اور آمادگی کی صداقت ' اور سب سے زیادہ کہ باہمی نزاعوں اور بے مہریوں کی جگہ ' اتحاد و اتفاق کی زنجیروں میں بندھکر ایک دل اور ایک جان ہو جانے پر ہے - پھر نہ فوج کی ضرورت باقی رہتی ہے ' نہ اسباب مادیۂ مقاومۃ و دفاع کی احتیاج ہوتی ہے ' نہ ہتیاروں کے چھن جانے سے نقصان پہنچ سکتا ہے ' اور نہ قلعوں کے مسمار ہو جانے سے قوت سلب ہوسکتی ہے -

انکا مقابلہ ایک نہایت متمدن اور شایستہ قوم سے تھا ' جو اس زمانے میں یورپ کے موجودہ تمدن کی قائم مقام تھی - دشمن شہر پر قابض ہو چکے تھے ' ہتیار چھین لیے تھے ' اور انکی تعداد بے شمار تھی - تا ہم تم نے دیکھا کہ جب انتہا درجے کی مایوسی چھا گئی ' ہر طرف سے امید کا دروازہ بند ہوگیا ' اور قرطاجنہ کے ہر فرد کو آنے والے وقت کا سچا اور آخری احساس ہوگیا ' تو پھر انکے دل قوت اور طاقت کی ایک نئی روح سے بھرگئے ' اور انکے دلوں سے ایک لمحہ کے اندر دشمنوں کی قوت ' تسلط ' قواے جنــگ ' اور کثرت تعداد کا رعب دھل گیا - پھر وہ اتھہ کھڑے ہوے ' اور سب کے دل قومی عزت کے حفظ کیلیے ملکر ایک ہوگئے - اگر ہتیار نہ تھے تو عمارتوں سے لوھا نکالکر ڈھالنا شروع کردیا - اگر کمانیں نہ تھیں ' تو عورتوں نے اپنے بالوں کی لٹیں کاٹ کاٹ کر اسکے چلے بنا لیے - پھر سب کچھہ ہو گیا ' کیونکہ جو قوم مرنے کیلیے مستعد ہو جائے ' خواہ وہ کیسی ہی بے دست و پا اور بے سامان ہو ' مگر پھر بھی وہ ایک ایسی قوت ہے ' جو سب کچھہ کرسکتی ہے ' جو نا ممکن کو ممکن بنا دیسکتی ہے ' اور جس پر اس دنیا کی کوئی قوی سے قوی طاقت بھی غالب نہیں آسکتی !!

آخری نظــارہ

فاعتبــروا یا اولــی الابصــار !!

یہ سب کچھــہ ہورہا تھــا ' اور خائــن مالــک و ملت (ھسدروبال) رومی لشکر میں بیٹھا دیکھہ رہا تھا - اسکی نوجوان بیوی جسکی حسن و رعنائی تمام قرطاجنہ میں ضرب المثل تھی ' ہیکل کے اندر پناہگزینوں کے ساتھہ تھی ' اور دو چھوٹے چھوٹے بچے بھی اسکی گود میں تھے - ھسدروبال کو اپنی بیوی سے عشق تھا '

[ٹ]یمار داروں کے علاوہ باربرداری کے لیے ایک جہاز بھی لیا جائے گا [تا]کہ جہاں ضرورت ہو' انجمن بغیر کسی تاخیر کے اپنا سامان بھیج سکے -

[آ]خر میں تمام معاونین انجمن کا نہایت خلوص سے شکریہ ادا [ک]یا گیا ہے - افسوس ہے کہ انجمن نے اپنی مالی حالت کے تفصیلی [تذ]کرہ کو اس رپورٹ میں جگہہ نہ دی' حالانکہ یہ بہت ضروری [ح]صہ تھا' اور اسکی تفصیل لوگوں کیلیے موجب طمانیۃ و مزید سرگرمی اعانۃ ہوتی - میں نے ارکان انجمن و معاونین کار کو پچھلے [د]نوں بار بار اسپر توجہ دلائی' اور اس رپورٹ کو دیکھکر پھر ایک تفصیلی مراسلہ بھیجا ہے - نیز ڈاکٹر مصباح الدین اور شیخ چاوش کو بھی لکھا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ کثرت اشغال اور جنگ کی مصروفیت سے کوئی مبسوط رپورٹ شائع نہ ہو سکی - تاہم ضرورت' ضرورت ہے' اور اس سے اغماض نہیں کیا جاسکتا -

عام تقسیم کیلیے زیادہ نسخوں کے بھیجنے کیلیے بھی لکھا ہے تاکہ ہندوستان کی تمام انجمن ہاے ہلال احمر میں تقسیم [کر] دی جائیں -

---

مطبوعات اردو

— * —

جہنم سے پہلا اور دوسرا خط

[ق]یمت حصہ اول ۲ - آنہ - حصہ دوم - دو آنہ - مترجم سے ریاست رام پور ممالک متحدہ کے پتے سے ملسکتی ہے -

مولوی شرف الدین احمد خانصاحب ہیڈ کلرک جیل رامپور [ک]ے متعدد رسالے اردو میں شائع ہو چکے ہیں -

آجکل ایسے لوگوں کی بڑی ضرورت ہے جو اپنے فرصت کے اوقات [ا]دبی خدمات کیلیے وقف کردیں' اور اپنی مقدور بھر جو کچھہ [ک]چھہ پڑھسکتے ہیں' اس سے دریغ نہ کریں -

مولوی شرف الدین صاحب ایسے ہی بزرگوں میں سے ہیں - یہ [ر]سائل انگریزی کی ایک مقبول و کثیر الاشاعۃ کتاب سے ترجمہ کیے [گ]ئے ہیں' جو خود بھی غالباً یورپ کی کسی دوسری زبان کا ترجمہ ہے - اسکے مصنف نے مذہبی احکام جزاء و عقوبت کو پیش نظر رکھکر [ا]ن روحانی آلام و عذاب کا نقشہ کھینچنا چاہا ہے' جو دنیا کے تمام مذاہب میں " جہنم " کے نام سے بیان کیے گئے ہیں' اور اسمیں [ق]وت تخئیل اور قدرت تعبیر' دونوں چیزوں سے کہ شاعری کے اجزاے [ا]ولی ہیں' پوری طرح کام لیا ہے -

صورت بیان یہ ہے کہ ایک سخت گنہگار ادمی مرجاتا ہے اور جہنم کے عذابوں میں گرفتار ہوکر' وہانسے خطوط لکھتا ہے - اصل کتاب [م]یں ۲۵ - خط ہیں' اور ابھی بطور نمونے کے مولوی صاحب نے دو خطونکا ترجمہ شائع کیا ہے -

اس کتاب کے لکھنے سے مقصود یہ ہے کہ انسان کی طبیعت پر [م]ذہبی عقائد اور احکام کے اثر کو قوی کیا جاے' اور گناہوں سے [ب]چنے' اور تعذیب معاد کے عقیدے سے متاثر ہونے کا ذریعہ ہو - [ت]رجمہ صاف اور سلیس ہے' اور اسطرح کی ادبی اور شاعرانہ تحریروں کے ترجمہ کی مشکلات پر غالب آنے کی کوشش کی گئی ہے -

قیمت اسقدر ارزاں ہے کہ اگر ہر شخص ایک ایک نسخہ لے لے [ت]و اسے کچھہ بھی محسوس نہوگا' لیکن اگر مطالعہ ایک لمحہ کیلیے بھی دل پر کام کر گیا تو یہ بہت قیمتی ہے - ہم مولوی صاحب کے اس مقصد رفیع و اہم کو قابل داد و تحسین سمجھتے ہیں' گو آجکل کے بہت سے مدعیان تنویر فکر و علو خیال کو اس مقصد پر ہنسی آے -

---

سالنامہ مدرسۂ صولتیہ مکہ معظمہ

مہتمم مدرسہ - کیرانہ ضلع مظفر نگر کے پتے سے ملسکتی ہے

مدرسۂ صولتیہ مکہ معظمہ کا ذکر ہمیشہ ہوتا رہتا ہے' اور اخباربیں اشخاص اسکے کاموں سے بے خبر نہیں ہیں - یہ اسکی تازہ ترین رپورٹ ہے جو مولانا محمد سعید صاحب مہتمم مدرسہ نے شائع کی ہے' اور علاوہ حالات مدرسہ کے' اپنے تمہیدی مضامین کے لحاظ سے بھی نہایت دلچسپ اور مفید اطلاعات پر مشتمل ہے -

اس مدرسے کو قائم ہوے عرصہ ہوگیا - مکہ معظمہ اسلام اور مسلمانوں کیلیے ایک قدرتی مرکز ہے' اور وہاں کا ہر معمولی اور ادنی کام بھی اور مقامات کے عظیم الشان کاموں سے زیادہ مفید و نتیجہ خیز ہوسکتا ہے' بشرطیکہ وقت کی ضرورتوں' اور اصول کار و طریق عمل سے اغماض نہ کیا جاے -

اس بنا پر مدرسۂ صولتیہ بھی ایک توجہ طلب کام ہے' جو قائم ہے' اور اپنی ابتدائی منازل سے گذر چکا ہے' اور اگر اسکی طرف توجہ کی جاے تو ایک مفید ترین کام بن سکتا ہے -

میں کسی وقت اسکی نسبت تفصیلاً لکھونگا -

یہ رپورٹ نہایت عمدہ اور پر تکلف چھپی ہے' اور ۱۱۲ - صفحوں پر ختم ہوئی ہے - مدرسہ کی تفصیلی حالت' جدید دار التدریس کا قیام' سالانہ اجلاس کی روئداد' وسائل اعانۃ و مقدار اعانت کی تفصیل' اور اسی طرح کے ضروری بیانات پورے شرح و بسط سے درج کیے گئے ہیں -

---

آسان تعلیم

قیمت ۲ - آنہ - مصنف سے ملسکتا ہے -

اُردو زبان کی ابتدائی تعلیم اور رسم الخط کا مسئلہ بھی ایک اہم اور توجہ طلب مسئلہ ہے -

یہ رسالہ مولوی عبد الرحیم صاحب پنشنر سپرنٹنڈنٹ مال کلکٹری گیا نے اس غرض سے لکھا ہے کہ بچوں کی تعلیم کیلیے قاعدۂ بغدادی کے اصول پر اُردو کی تعلیم کا بھی ایک قاعدۂ ابتدائی مرتب ہوجاے -

اسمیں ہجے کے اصول پر تمام تراکیب حروف کے اسباق بناے ہیں' اور ہر حرکت کا سبق علیحدہ ہے - ساتھہ ہی مرکب جملے مشق کیلیے دیے ہیں اور پھر اضافت وغیرہ کی مشق کرا کے چھوٹی چھوٹی عبارتیں بنائی ہیں' جنسے یقیناً بچوں کو بہت فائدہ ہوگا -

---

تفہیم القواعد

قیمت ۳ - آنہ مصنف سے ملسکتا ہے -

— * —

مسئلۂ صرف و نحو اردو

یہ اردو کے صرف و نحو کا ایک نیا رسالہ ہے' جسے مولوی جلال الدین احمد صاحب جعفری زینبی ہڈ مولوی گورنمنٹ ہائی اسکول کانپور نے مرتب کیا ہے -

یہ صرف پہلا ابتدائی حصہ ہے - دوسرا حصہ اعلی جماعتوں کیلیے اسکے بعد شائع کیا جائیگا -

اردو زبان کی ترقی و اشاعت میں یہ بات ہمیشہ عجیب سمجھی جائیگی کہ ایک طرف تو علوم و فنون کی کتابیں اسمیں لکھی جا رہی ہیں' اور دوسری طرف کوئی جامع لغت بلکہ مکمل صرف و نحو تک موجود نہیں ہے' اور بیسیوں صرفی و نحوی مسائل ہیں' جو ابتک غیر فیصل شدہ ہیں !

اپنے جنسي ضعف و صوت نسائي کے خلاف ' شہنشاهوں اور فاتحوں کي آواز میں گرج کر بولي :

" تیسري اصلي سزا کا وقت دور نہیں هے ' جبکه قرطاجنه کا مقدس دیوتا اپني عدالت میں تجھے کھڑا کریگا ! لیکن اس وقت بھي تیرے لیے ایک عذاب الیم درپیش هے - پھر بتلا که جب تو مجھے ' اور اپنے اِن بچوں کو آگ میں جلتا هوا ' اور موت کے احتضار سے تڑپتا هوا دیکھے گا ' تو تیرے پاس کیا عذر هوگا ؟ کون هے جو تجکو اس معائنۂ تعذیب ' اور اس نظارۂ الیم سے بچائیگا ؟ یه تیرا معبود رومي ' جسکے قدموں کي ٹھوکر کھانے کا تجھے فخر هے ' تجکو روٹي دیسکتا هے ' پر اس عذاب سے تو نہیں بچاسکتا ! "

رومي سپه سالار ' هزاروں افسران جنگ ' اور قشون محاصرہ ' اسطرح ساکت و صامت تھے ' گویا انکے ظالم دلوں کي طرح ' آج انکے اجسام حیّه بھي پتھر کے بت بن گئے هیں ! هسدزربال کي آنکھیں کھلي هوئي تھیں ' مگر کانوں میں سمندروں کي رواني ' جنگلوں کي سنساهٹ ' اور درندوں کي مہیب بولیوں کي سي متوحش صدائیں آرهي تھیں - وہ اپني بیوي کو ' جسکا پیکر حسن ' اسوقت ایک فرشتۂ عذاب کي صورت میں اسکے سامنے تھا ' دیکھه رها تھا ' لیکن نہیں سمجھه سکتا تھا که یه کیا هے ؟

شہداءِ ملت کي یاد میں آخرین قطرۂ اشک

اُس کي بیوي نے ایک مرتبه قرطاجنه کے جلے هوے کھنڈر کو جي بھر کے دیکھا ' پھر اپني قوم اور اپنے ملک کي یاد میں ایک آخرین قطرۂ اشک بہایا ' اسکے بعد اپنے دونوں بچوں کا گلا گھونٹ کر آگ میں ڈالدیا ' اور انکے بعد خود بھي آگ میں کود کر ' اسکے بھڑکتے هوے شعلوں میں روپوش هوگئي ! !

....

.... (البقیة تتلي)

اطلاع

دفتر الهلال کے ذریعه پریس کا تمام سامان ' اور لیتھو اور ٹائپ کي مشینیں ' نئي اور سکینڈ هنڈ ملسکتي هیں - هر چیز دفتر اپني ذمه داري پر دیگا -

سردست دو مشینیں فروخت کیلیے موجود هیں :-

(۱) ٹائپ کي ڈبل کراؤن سائز' پین کي مشین ' جو بهترین اور قدیمي کارخانه هے - اس مشین پر صرف دو ڈھائي سال تک معمولي کام هوا هے - اسکے تمام کیل پُرزے درست اور بهتر سے بهتر کام کیلیے مستعد هیں -

ابتدا سے الهلال اسي مشین پر چھپتا هے - دو هارس پاور کے موٹر میں سوله سو في گھنٹه کے حساب سے چھاپ سکتي هے - چونکه هم اسکي جگه بڑے سائز کي مشینیں لے چکے هیں - اسلیے الگ کردینا چاهتے هیں -

(۲) ٹریڈل مشین ' جو پاؤں سے بھي چلائي جاسکتي هے ' ڈیمائي فولیو سائز کي - اِس پر هاف ٹون تصاویر کے علاوہ هر قسم کا کام جلد اور بهتر هوسکتا هے -

قیمت بذریعه خط و کتابت طے هوسکتي هے - جو صاحب لینا چاهیں ' وہ مطمئن رهیں که هم اپني ذاتي ضمانت پر انہیں مشین دینگے ' اور اپنے اخلاقي وقار کو لین دین کے معاملات میں ضائع کرنا نہیں چاهتے -

منیجر الهلال پریس

انتقاد

— * —

رپورٹ انجمن هلال احمر قسطنطنیه

— * —

انجمن هلال احمر عثماني نے ایک بین الملي انجمن کي صورت اختیار کرلی هے اسلیے عالم اسلامی کے هر هر گوشے کو اسکے اعمال و خدمات کے متعلق سوال کا حق هے اور ایسے ملک کو تو خصوصاً ' جسمیں سات کرور مسلمان رهتے هوں اور هر ضرورت کے وقت اعانت کے لیے اُٹھکھڑے هوتے هوں - انجمن کي موجودہ شکل کو قائم هوے کم و بیش تین سال هوگئے - اس عرصه میں هندوستان سے معتد به مدد ملي مگر با این همه اس نے آج تک هندوستان میں کوئي روداد شائع نہیں کي تھي - یه ایک ناگوار بے اعتنائي تھي جو انجمن کي طرف سے هندوستان کے ساتھه کیجارهي تھي - لیکن نہایت خوشي کي بات هے که اس بارے میں جو تحریکیں ادارۂ الهلال اور بعض دیگر حضرات نے کي تھیں ' وہ بیکار نه گئیں ' اور اب ایک مختصر انگریزي رپورٹ شائع کي گئي هے -

اسمیں انجمن نے ان خدمات کي مختصر روداد شائع کی هے جو اس نے جنگ بلقان میں انجام دي هیں - اس روداد کو مختلف زبانوں میں شائع کیا گیا هے - انگریزي اڈیشن غالباً خاص هندوستان کے لیے هے ' کیونکه عالم اسلامي کے جس گوشے میں سب سے زیادہ انگریزي سمجھي جاتي هے ' وہ صرف هندوستان هي هے -

روداد کے دیکھنے سے معلوم هوتا هے که اس جنگ میں انجمن کا دائرہ خدمات صرف شفا خانوں تک هي محدود نہیں رها بلکه شفا خانے کے علاوہ متعدد اور طریقوں سے بھي نہایت مفید خدمات انجام دیے -

مثلاً میدان کارزار سے واپس آنے والے مجروحین کے لیے یوروپین ترکي میں منزلگاهیں قائم کیں ' جنمیں انکے آرام کا تمام ضروري سامان تھا - قسطنطنیه میں جو طبي وفود آئے تھے ' انکو هر قسم کي مالي و انتظامي مدد دي - خزانه کے خالي هونے کي وجه سے فوجي اور منیوسپل شفا خانوں کے پاس آلات و ادویه وغیرہ کي کمي تھي - لیکن اونکو جس شے کي ضرورت هوئي ' انجمن نے اپنے ذخیرے سے مهیا کردي - عثماني اسیران جنگ اور انکے اعزا میں مراسلت کا انتظام کیا جو في الحقیقت سب سے بڑي وقیع خدمت تھي - وغیرہ وغیرہ -

کارفرمایان انجمن اخر میں اعتراف کرتے هیں که اپنے کاموں میں انجمن هلال احمر اپني همچشم انجمنہاے صلیب احمر کي برابري نہیں کرسکي ' مگر وہ کہتے هیں که اسکي وجه اعضاء انجمن کا تساهل نہیں بلکه انجمن کي نوعمري ' کم مایگي ' اور صرف زمانه جنگ کي تیاري هے - چنانچه اس تجربه کي بناء پر جو انکو دو جنگوں میں هوا ' مجلس انتظامیه نے طے کرلیا هے که آینده سے انجمن زمانۂ صلح میں بھي مصروف کار رهے - مجلس انتظامیه نے محسوس کیا هے که صرف آلات ' ادویه ' اور پوشاکوں کے فراهم کرلینے سے انجمن کي تیاري مکمل نہیں هوسکتي - اسلیے یه بھي طے کیا گیا که مذکورہ بالا اشیاء کي فراهمي کے علاوہ تیماردارں کو تعلیم خصوصی دي جاے اور اگر ضرورت هو تو اسکے لیے ایک درسگاہ کھولدیجاے -

مولوي صاحب كي يه سعي مستحق هزار تحسين هے كه امر بالمعروف و تبليغ احكام شريعت ميں مصروف هيں - اسطرح كے رسائل و مطبوعات كي جسقدر اشاعت هو' داخل عبادت' بل افضل از هزار نافلۂ و تهجد هے -

---

بعض حديث الاشاعه جرائد و مجلات (۱)

— * —

آ ز ا د

كانپور - قيمت سالانه ۳ - روپيه - ايڈيٹر مسٹر نگم بي - اے -

رسالۂ " زمانه " كانپور اردو كے مشهور رسائل ميں سے هے - اسي كے دفتر سے يه هفته وار اخبار جاري هوا هے -

صوبجات متحده ميں بمقابله پنجاب كے اخبارات كم هيں - اور عمده اخبارات كي جگهه تو هر صوبے ميں ابهي بهت كچهه خالي هے -

مسٹر نگم ايک مقبول رسالے كے ايڈيٹر هيں' اسليے پبلک كيليے انكے اخبار كا مطالعه پهلا تجربه نهيں هے - اس وقت تک ميں نے ايک دو نمبر جو اسكے ديكهے' تو خبروں كے جمع كرنے' وقت كے معاملات پر بحث كرنے' اور حتى المقدور هر طرح كي دلچسپي كا سامان مهيا كرنے ميں ساعي پايا - ضخامت بهي پنجاب كے بعض اخبارات كي طرح غير معمولي هے' اور چهپائي لكهائي عام حالت كے لحاظ سے بري نهيں - پوليٹكل امور ميں شايد اس نے اپني پاليسي " هندوستاني " لكهنو كي مثال ديكر واضح كي هے' اور ميرا هميشه سے يه خيال هے كه هندوستاني كي پاليسي بهت مفيد' معتدل' اور اتحاد و تاليف حكام كے ساتهه' مصالح ملكي كے تحفظ كے اصول پر' بهت اچهي هے -

البته اعتدال كے معني درمياني راه اور توسط كے هيں - يه معني نهيں هيں كه انسان دونوں راهوں ميں سے كسي ايک راه سے اسقدر قريب تر هوجاے' كه اگر بال برابر بهي آور بڑهے تو درمياني حصے كي جگهه' سرحد كو عبور كرجاے !

اردو پريس كيليے ايک مشوره

" آزاد " كے ذكر ميں نئے اخبارات كا ذكر آگيا هے تو هم اپنے چند خيالات بطور مشورے كے ظاهر كردينا چاهتے هيں -

نئے اخبارات جو نكلے هيں' يا شائع هونے والے هيں' بهتر هے كه ان ميں مندرجۂ ذيل امور كا لحاظ ركها جاے :

(۱) يورپ ميں روزانه' هفته وار جرنل' ماهوار اور سه ماهه كي جو ترتيب اور مضامين و مقاصد كي تقسيم هے' اسكو ضرور پيش نظر ركهنا چاهيے - ايک وقت تها كه ملک ميں اخبار بيني كا مذاق بهت كم تها' اسليے تقسيم عمل اس بارے ميں ممكن نه تها' اور ضرورت اسكي تهي كه جيسے كچهه هوں' مگر اخبارات نكالدیے جائيں' مگر اب حالت بدل چكي هے' پس ضرور هے كه رفته رفته اردو پريس كو صحيح اصول تقسيم كار' اور ترتيب و نظام عمل پر لايا جاے' اور يه طوائف الملوكي اور بے راهه روي نهو كه هفته وار اخبار' روزانه اخبارات كا مواد فراهم كر رهے هيں' اور هفته وار ماهوار رسائل كے سے مضامين كي تلاش ميں هيں - نتيجه يه هے كه كوئي ايک صنف بهي موجود نهيں - نه روزانه' روزانه هيں' نه هفته وار' هفته وار !

(۲) تصاوير اور كارٹون عمدۂ اجزاء اخبار و رسائل ميں سے هيں' اور موجب ازدياد اثر' و رونق اخبار' و وسيلۂ حسن تفهيم و تسهيل مطالب و مسائل' ليكن كسي كام كے كرنے كيليے' اُسے كردينا هي شرط نهيں هے' بلكه اسطرح كرنا' جس طرح دنيا ميں كيا جاتا هے - ليتهو كي چهپائي ميں تصاوير كا انتظام ممكن نهيں اور اگر ممكن هے تو اسقدر اعلى درجه كا كام' جسكے مصارف كا تحمل ممكن نهيں - پهر اس سے كيا فائده كه چند سياهي كے دهبوں سے صفحات سياه كركے مذاق سليم و حسن نظر كو زخمي كيا جاے ؟

البته كارٹون ممكن هيں' ليكن ياد رهے كه آجكل كا رٹونوں كو وضع كرنا' اور پهر انكو بنانا ايک مستقل فن لطيف و دقيق هے' جسكے يورپ ميں خاص خاص ماهرين فن هوتے هيں' اور اُن پر هزارها روپيه صرف كيا جاتا هے - اسكے ليے دقت خيال' نزاكت تخئيل' سرعت فهم' مواد شاعري' اور قوت مصوري كے ايک هي دماغ ميں جمع هونے كي ضرورت هے - پهر ايسے قابل مصوروں كي' جنكے سامنے كارٹوں كے تمام اجزا لفظوں ميں پيش كرديے جائيں' اور وه اسطرح اُنهيں جامۂ تصوير پهنا ديں' گويا اسكے سوا اور كوئي لباس انكے ليے موزوں هي نه تها ! !

مجهكو خود بارها كارٹوں كا خيال هوا' اور كئي بار بعض لطيف و نازک خاكے ذهن ميں آئے - اسكا سامان بهي اور تمام مقامات سے بهتر موجود تها' مگر ميں نے بهتر نه سمجها كه كسي كام كو كيا جاے' اور ايک صاحب فن كي حيثيت سے نه كيا جاے -

پس اردو اخبارات يا تو كارٹوں كا صيغه بالكل چهوڑ ديں' يا اسكي ذمه داريوں كو پيش نظر ركهيں - يه محض تمسخر نهيں هے' بلكه موجوده ترقي يافته پريس كا ايک وقيع اور اهم كام هے -

---

مساوات

اله اباد - قيمت سالانه ۴ - روپيه - اڈيٹر : مسٹر نزير احمد (عاليگ)

يه اخبار حال ميں شائع هوا هے - صوبجات متحده ميں ابتک علي گڈه گزٹ اور البشير وغيره كے سوا مسلمانوں كے هاتهه ميں با وقعت اخبارات بالكل نه تهے - پچهلے دنوں لكهنو سے مسلم گزٹ نكلا' اور اب خوشي كي بات هے كه اسطرف تعليم يافته اصحاب كو توجه هونے لگي هے - چنانچه " مساوات " اسي سلسلے ميں قابل ذكر هے -

اسكا ايک پرچه ريو يو كي غرض سے ميں نے اٹهاليا هے - ضخامت ۱۶ - صفحه كي هے جو كافي هے - كاغذ عمده لگايا جاتا هے' اور شايد اس لحاظ سے اپنے صوبے كے تمام اخبارات ميں ممتاز هے - خبروں كے انتخاب' اور اهم واقعات اور كونسل كے ضروري مباحث وغيره كے تراجم و تذكرے كا بالعموم اهتمام كيا جاتا هے -

صوبجات متحده ميں ابهي اردو اخبارات كي بهت كمي هے' اور پبلک ميں روز بروز اخبار بيني كا مذاق بڑهتا جاتا هے - اسليے نئے اخبارات جس قدر شائع هوں بهتر هے - اميد هے كه اله اباد كے اس تنها اردو اخبار كو' جو صوبے كے دار الحكومت سے نكلا هے' ترقي و كاميابي كے وسائل بهت جلد حاصل هو جائيں گے -

قيمت اگر صرف ۳ - روپيه كردي جاے تو بهتر هوگا' كيونكه مسلم گزٹ اور ازاد وغيره نے انتهائي قيمت يهي ركهي هے اسطرح اشاعت ميں بهي بهت جلد ترقي هوجاے گي -

---

(۱) ماهوار رسائل كيليے شام كے مشهور اديب شيخ خليل يازجي نے " مجله " لفظ منتخب كيا' اور تمام ملک نے قبول كرايا يه كوئي نئي اصطلاح نهيں هے' بلكه جاهليت عرب كي زبان ميں بهي قريب قريب اسي مفهوم كيليے بولا جاتا تها (منه)

اس سے بھي عجیب تر یہ ' کہ سودا اور میر تقي سے زیادہ احسان اسپر ایک علم دوست انگریز ' (سر جان گلگرسٹ) کا ہے ' جس نے سب سے پہلے اسکے قواعد کو منضبط کرایا اور یہ احسان اُن احسانات عظیمہ کے علاوہ ہے ' جو بہ حیثیت اس زبان کے رواج دھندہ ہونے اسمیں (باغ و بہار) جیسي بے نظیر نثر کي کتابوں کے مرتب کرانے ' اور اسکي موسسانہ سرپرستي کي وجہ سے ہمیشہ یاد گار رہیں گے -

بورڈ آف اگزامنرس کلکتہ نے گذشتہ نصف صدي کے اندر صرف و نحو میں کتابیں لکھنے اور لکھوانے کي متعدد کوششیں کیں ' اور اس سے باہر بھي ملک میں متعدد کتابیں لکھي گئیں ' مگر سچ یہ ہے کہ ابتک کوئي جامع اور ہر طرح معتبر کتاب ملک کے ہاتھہ میں نہیں ہے -

یہ تو اُردو صرف و نحو کے تدوین فن کا حال ہے - اسکے بعد ابتدائي اور متوسط و اعلی درسي قواعد کا خانہ ہے ' اور معیار نظر بلند کرکے دیکھیے تو وہ بھي خالي ہے - بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ شاید انضباط ضروریات قواعد ' و تسہیل بیان ' و ترتیب مندرجات کے لحاظ سے انگریزي میں نسبتہً اچھي قواعد کي کتابیں لکھي گئي ہیں - گو اغلاط و لغزشیں اُن میں بکثرت ہوں -

اس سلسلے میں بہت سي کتابیں میں نے دیکھیں ' اور (تفہیم القواعد) ایک مختصر رسالۂ تازہ ہے - مولوي صاحب لکھتے ہیں کہ ابتک جو قواعد لکھي گئیں ' انمیں یا تو انگریزي گرامر کا اتباع پیچھا کیا گیا ' یا محض عربي کا - اسلیے میں ایک سادہ و آسان رسالہ مرتب کرتا ہوں جو بچوں کے دماغ پر ابتدا ہي سے بار گراں نہو -

میں نے اِسکے چند ابتدائي صفحات دیکھے - اسمیں شک نہیں کہ طریق بیان بہت سہل و آسان ہے - ترتیب مسائل وہي عام اور معمولي ' مگر ہر سبق کے ساتھہ ہي مشق کي عبارت بھي دیدي ہے - تقریباً تمام ضروري اقسام و ابواب کو جمع کیا ہے ' اور یہ کوشش ہر جگہ نظر آتي ہے کہ طریق تعلیم آسان اور سہل ہو -

بہتر تھا کہ طریق سوال و جواب سے بھي کہیں کہیں کام لیا جاتا کہ درس مسائل و قواعد کیلیے یہ طریقہ بہت مفید ہے -

نقشے بنا کر باہمي تعلقات و روابط و انشعاب ابواب کو سمجھانا بھي ایک عمدہ اصول تعلیم ہے ' اور بہتر ہو اگر آیندہ اسکا خیال رکھا جاے -

---

اتحاد المسلمین

— * —

علماء و مصلحین واعظین و ارباب صحائف و جرائد کیلیے مفت - مولوي عبید اللہ صاحب - بنگلہ نواب وقار نواز جنگ - متصل مسجد خیریت آباد - حیدر آباد (دکن) -

— * —

مولوي محمد احسن صاحب اکزکیٹو انجینیر نے یہ رسالہ اس لیے لکھا ہے تاکہ مسلمانوں کو فریضۂ قطعیہ زکواۃ کي ضرورت و اہمیت ' و دلائل فرضیت سے باخبر کیا جاے ' اور آمادہ کیا جاے کہ اس فرض کي طرف سے غفلت نہ کریں - اور مولوي ابو البرکات محمد عبید اللہ صاحب نے اسي مقصد سے اسے شائع فرمایا ہے : فجزا ہما اللہ تعالی خیر الجزا ' و زادنا اللہ و ایا ہما حمیۃ الاسلام !

اس رسالے کي تقریب پر بہتر ہے کہ چند کلمات فریضۂ زکواۃ کي نسبت عرض کروں :

فریضہ زکواۃ

حکم زکواۃ ایک اعظم ترین فرائض مسلمین ' واہم ترین احکام شریعۃ حقۂ اسلامیہ میں سے ہے ' اور اسکي فرضیت مثل فرضیت حج و صلوۃ و صیام ' نصوص قطعیۂ شریعت ' اور تعامل غیر منقطع اہل اسلام سے ثابت ہے - اور منجملہ ہمارے موجودہ مصائب عظیمہ کے ایک مصیبت کبری یہ ہے کہ اس فرض کي طرف سے غفلت و تساہل بالعموم طاري و ساري ' اور اسکے جمع و صرف کیلیے انتظام و اہتمام کے وسائل مفقود -

ہم نے اپنے گھر کي طرف سے آنکھیں بند کرلي ہیں ' اور دنیا کے دور دراز گوشوں میں مارے مارے پھرتے ہیں - آج یورپ میں مختلف مدارج و طبقات کے تصادم ' اور فقراؤ عمال (۱) کے افلاس و مصائب ' اور دولت کي عدم تقسیم و مرکزیۃ (۲) کي وجہ سے موجودہ ھئیۃ اجتماعیہ اور معیشۃ مدنیہ کي بنیادیں ہل رہي ہیں - اشتراکیۃ (سوشیالیزم) کي اسي لیے پیدایش ہوئي - اور فوضویہ (نہلزم) کے مہیب وجود کي تولید اسي کا نتیجہ ہے - کل کي بات ہے کہ انگلستان میں مسٹر لائڈ جارج نے اُمرا و اشراف کے ٹیکس کا مسئلہ اٹھایا تھا ' اور برطانیہ کے مزدوروں کي اصلاح حالت اور تقویۃ مالي کے مقصد نے ایک سخت ہنگامہ مچادیا تھا !

یہ سب کچھہ قوم کے مفلس حصے کي ضروریات کے پورا نہونے ہي کا نتیجہ ہے -

جرمني اور بعض حصص امریکا میں غرباء و محتاجین کیلیے حکومت اور قوم کے مشترک فنڈ قائم کیے گئے ہیں -

کواپریٹو سوسائٹیاں اور زرعي اور دیہاتي بنکیں جو آج قائم کي جا رہي ہیں ' یہ بھي در اصل اسي ضرورت کا علاج ہے کہ قوم کے محتاج اور بے مایہ حصے کي اعانت کي جاے -

لیکن اسلام نے اپنے ظہور کے ساتھہ ہي ان مفاسد اجتماعیہ و مدنیہ کا علاج کردیا تھا - فریضۂ زکواۃ کي بہت بڑي مصلحت یہي تھي کہ اسکے ذریعہ قوم کے مفلس و محتاج حصے کي ضروریات کا انتظام کیا جاے - نیز صدہا ملي احتیاجات مالیہ کیلیے ایک دائمي خزینہ (فنڈ) مہیا ہو جاے -

اسلام نے ایک طرف سود کو حرام کیا ' جو غریبوں اور محتاجوں کي زندگي کیلیے مہلک و سم قاتل تھا ' اور جسکے ذریعہ دولت مندوں کو اُن پر ایک جابرانہ و ظالمانہ تسلط کا موقعہ مل جاتا تھا - دوسري طرف اسکے بدلے زکواۃ کو فرض کردیا ' تاکہ جن احتیاجات کي وجہ سے غریب و محتاج طبقہ سود دینے پر مجبور ہو جاتا ہے ' وہ پیش ہي نہ آئیں !

في الحقیقۃ موجودہ زمانے کے وقت کے کاموں میں سے ایک اہم اور ضروري کام فریضہ زکواۃ کي تعمیل ' اور اسکے جمع و خرج کے انتظامات کي باقاعدہ تشکیل بھي ہے ' اور اس عاجز کے بعض پیش نظر کاموں میں اسکي تحریک بھي داخل ہے : وکل امر مرھون باوقاتہا -

در اصل یہ تمام مصیبتیں اسلیے ہیں کہ " امر بالمعروف و نہي عن المنکر " کے سلسلۂ حقہ کا عملاً سد باب ہو گیا ہے - علما اپنے قدرتي فرائض کو بھلا چکے ہیں ' اور دار الشفا کے طبیب خود ہي بیمار اور محتاج اطباء ہیں - ایسي حالت میں کس کس بات پر روئیے ' اور کس کس کا ماتم کیجیے !

تن ہمہ داغدار شد ' پنبہ کجا کجا نہي ؟

---

(۱) آجکل عربي میں یورپ کي لیبر پارٹي کیلیے " حزب العمال " کا لفظ رائج ہے ' اور مزدوروں کیلیے عمال ہي کا لفظ زیادہ تر لکھا جاتا ہے -

(۲) دولت کي " مرکزیۃ " یعني دولت کا کسي ایک ہي جماعت اور سوسائٹي کے طبقے میں جمع ہوجانا ' اور دیگر حصص و طبقات کا بالکل محروم رہنا - یہ حالت تمدن اور سوسائٹي کیلیے سخت مضر و رساں ہے - رومۃ الکبری کے انقراض و تباہي کے اسباب اولی میں سے ایک سبب یہ بھي تھا - اسلام کا قانون توریث اور تقسیم ورثہ اسي مصلحۃ حیکمانہ پر مبني ہے -

مراسلات

نماز جمعہ اور تعطیل عام

—:○*○:—

از جناب مولوي نواب علي صاحب - ایم - اے - پروفیسر بڑودہ کالج

گورنمنٹ کي موقت اور محتاج اعادہ اجازت نماز جمعہ کے عوض عام تعطیل طلب کرنے کي تحریک' اگرچہ عام طور سے مسلمانوں میں پسند کیجائگی ' لیکن واقعات پر بھي ھمکو غور کرنا چاھیے -

ادبیات

خروش یاس

پھر ایک ستم تازہ ہے اور کاھش جاں ہے * دل سینۂ ماتم زدہ میں نوحہ کناں ہے

اُجڑے ہوے گلشن میں کہاں زمزمۂ عیش ؟ * کچھ نالہ و فریاد ہے کچھ آہ وفغاں ہے

مستقبل مجہول ہو کیا باعث تسکیں ؟ * کچھ حوصلہ افزا نہیں جو حال عیاں ہے

مذھب کي حرارت کے بھڑکتے نہیں شعلے * ھاں آتش خاموش کا تھوڑا سا دھواں ہے

سنتا نہیں اک سمت سے بھي حرف تسلي * دل حلقۂ ماتم میں بھر سو نگراں ہے

اے شان جلالي ! تري غیرت کو ہوا کیا ؟ * مٹ جائینگے مسلم ' یہ حریفوں کا گماں ہے !

کیا رحم کے قابل نہیں اسلام کي حالت ؟ * اے ملت بیضا کے نگہباں تو کہاں ہے ؟

وحشت ہے اور آھنگ نوا ھاے جگر دوز

یہ طائر مجروح عبث بال فشاں ہے

رضا علي (وحشت)

فکاھات

—*—

عروس لیگ

—:○*○:—

ز راہ لطف کہا کانگریس نے لیگ سے یہہ : * " کہ ایک راہ میں رھرو ھیں میں اور آپ ' جناب !

سفر میں خوب نہیں ساتھیوں سے بے ربطي * یہہ ھمرھي ہے غنیمت کہ راستہ ہے خراب

نہیں یہہ رسم رفاقت ' حجاب دور کرو * آثار دو رخ زیبا سے " سیوٹ ایبل " کا نقاب "

کہا یہہ لیگ نے ھنسکر " ابھي میں کمسن ھوں * نہیں حجاب مجھے' ہے یہہ انتظار شباب "

ایک منتظر شباب

هفتہ میں ایک دن آرام لینے کي رسم قدیم سے جاري ہے - سامي قوموں میں یہ رسم مذھبي حیثیت رکھتي ہے - یہود سبت (شنبہ) کے دن کوئي کام نہیں کرتے - حضرت عیسی نے اگرچہ اسقدر تشدد نہیں فرمایا مگر سبت کو شعائر دین سے سمجھتے تھے کیونکہ آپ نے صاف فرما دیا تھا کہ " میں توریت کے احکام منسوخ کرنے نہیں آیا ھوں " لیکن واقعہ صلیب کے بعد عیسائیوں میں یہ عقیدہ خاصکر سینٹ پال کي تعلیم سے پھیل گیا کہ یسوع مسیح تیسرے دن (یکشنبہ) کو مردوں میں سے جي اٹھا اور آسمان پر چڑھ گیا اسلیے اتوار کا دن ' یوم العید ھوگیا -

شئون عثمانیہ

حادثۂ ادرنہ

(مقتبس از جرائد استانۂ علیہ)

(۱)

ادرنہ کا بطل عظیم غازي شکري پاشا مسلسل پانچ مہینہ تک ایک ایسي فوج گراں کے مقابلہ میں' جو اپنے دونوں بازؤں میں ہزاروں بلغاریوں اور سرویوں اور صدہا زرہ کار اور انسان پاش توپوں کو لیے ہوے تھي' جما رہا' اور آل عثمان کے سروں کو بلند' انکي امیدوں کو زندہ' اور انکے صفحۂ تاریخ کو روشن کردیا -

' یہ بطل عظیم ابھي عرصہ دراز تک سلسلہ حملۂ و مدافعت جاري رکھسکتا تھا' بلکہ محاصرہ کو اتھا دیتا' اگر مرحوم ناظم پاشا' خائن ملۃ کامل کے فریب میں نہ آگیا ہوتا اور التواء جنگ کے وقت اس عظیم الشان شہر تک رسد رساني کي اجازت کي قید لگا دي ہوتي' اور چتلجا میں جنگ جاري رکھي ہوتي - یعني وہ منحوس التواء جنگ منظور ھي نہ کیا ہوتا' جسکي بدولت بلغاریوں کو خطوط محاصرہ و قتال استحکام کا موقع ملا -

محاصرہ کو دو دن کم پانچ مہینے ہوے - اسوقت تک اس بطل ھمام کا عزم بالجزم تھا کہ راہ مدافعت میں اپنا اور اپني فوج کا آخرین قطرۂ خون بہادینگے اور اگر مغلوب ہونگے' اور دشمن کي طاقت نطاق محاصرہ کو چیرتي ہوئي قلب شہر تک پہنچ جایگي' تو اپنے پاس کا تمام سامان جنگ ضائع کردینگے ! !

مگر حکومت سابقہ نے اسکے ساتھہ وہ اعتناء و اھتمام نہیں کیا جسکا وہ مستحق تھا - حکومت نے اسکے اس مقصد شریف سے اتفاق نہیں کیا اور کامل پاشا برابر اس عار انگیز صلح کے درپے رہا' جو دولۃ عثمانیہ کے شرف و حیثیت' بلکہ اسلام کے شرف و وجود ھي کا خاتمہ کردینے والي تھي -

بطل ادرنہ کو جب محسوس ہوا کہ حکومت اسکے اس مقصد جلیل سے متفق نہیں' تو اس نے تسلیم شہر کي صورت میں شہر کو اڑا دینے کي باب عالي کو دھمکي دي - بطل موصوف' جیسا کہ اسکے سوانح حیات سے معلوم ہوتا ہے' صاحب عزم راسخ اور شدید الراے شخص ہے - وہ جب کسي کام کا ارادہ کرتا ہے' تو کسي قسم کے پس و پیش کے بغیر اس کو کر گذرتا ہے' پس اگر شہر حوالے کردیا جاتا' تو بھي ادرنہ کا حشر وھي ہوتا جو اسوقت ہوا - کیونکہ تسلیم کي صورت میں غازي شکري پاشا نے جو کچھہ کہا تھا' اسکو ضرور پورا کرکے چھوڑتے -

اب صرف اس حیثیت سے بحث کرنا باقي ہے کہ تسلیم ادرنہ کي صورت میں کیا نتائج مرتب ہوتے؟ اور اب کیا مرتب ہونگے؟

یہ بات تو معلوم ہے کہ سلانیک بغیر مدافعت و مقاومت کے' صرف اس امید پر حوالے کردیا گیا تھا کہ باشندگان شہر و سرحد کا خون نہ بہایا جائیگا' مال و متاع نہ لوٹا جائیگا' اور عورتوں کے ننگ و ناموس پر حملہ نہ کیا جائیگا -

مگر کیا اسکا نتیجہ یہ نہیں ہوا کہ یہ تمام جھوٹي امیدیں بیکار ثابت ہوئیں' اور وہ ہزارہا عثماني' جنھوں نے ہتیار حوالے کردیے تھے' فاقہ' برھنگي' امراض' اور سب سے بڑھکر یہ کہ قتل کي بدولت موت و ھلاکت کا لقمہ ہوے؟

کیا اس کا نتیجہ یہ نہیں ہوا کہ دشمن ہمارے ذخائر و اسلحہ پر قابض ہوگیا' جس سے محاصرۂ یانیا (جنینا) میں اسکو مزید تنگ گیري کا موقع مل گیا؟

کیا اس تسلیم کا نتیجہ یہ نہیں ہوا کہ جان' مال' آبرو' اور جائداد (جس کي حفاظت کا وعدہ کیا گیا تھا) دشمنوں اور مسیحي غارتگروں کیلیے مباح سمجھہ لي گئي اور ہر ممکن تصرف و حشیانہ و بربرانہ' جو انساني ظلم کرسکتا ہے' بے دریغ کیا گیا؟

سلانیک میں دشمن نے کب اپنے شرف و وقار اور عہد و پیمان کا پاس کیا' جو ان پر ادرنہ کے باب میں اعتماد کیا جاتا؟ اور اگر اعتماد کیا جاتا تو یہ دانستہ انخداع اور دولت علیہ اور اسلام کے ساتھہ خیانت نہ ہوتي؟

سلانیک کي محافظ فوج نے تسلیم سلانیک سے دشمن کے قدم جمادیے کیونکہ قلعہ وغیرہ تمام سامان مدافعت و استحکام انکو ملگیا' لیکن اس بطل تاریخ (شکري پاشا) نے وہ جلیل و شریف فرض ادا کیا' جو اس کے عہدے کي حیثیت سے اس پر عائد ہوتا تھا - پس اس نے نہایت دانشمندي کي' کہ آخر وقت تک جنگ جاري رکھي' اور جب دشمن نے اندر داخل ہونے کا قصد کیا تو جو کچھہ برباد کرسکا برباد کردیا - اب ادرنہ وہ شاندار جنگي شہر نہیں ہے جو پہلے تھا - اب وہ ایک سنسان کھنڈر اور وحشت کدہ ہے!

یہ امر محال ہے کہ بلغاري ایک عرصہ دراز سے پہلے ادرنہ کي سابق جنگي اھمیت کو دوبارہ پیدا کرلیں' کیونکہ صرف قلعۂ (مرعش) سالہا سال میں تیار ہوا تھا اور اسکي مزید تحصین و استحکام میں کئي سال اور صرف ہوگئے تے' جب جاکے وہ اسدرجہ مستحکم ہوا کہ بلغاریوں کو اسکي فتح میں سنگین نقصانات اٹھانا پڑے - ایسے سنگین نقصان' جو آج' نہیں جبکہ وہ نشۂ فتح میں سرشار ہیں' بلکہ چند دنوں کے بعد انہیں معلوم ہونگے -

بیشک بطل ادرنہ نے اپني آخر تک مدافعت اور آخر میں ذخائر' اسلحہ' اور عمارتوں کے برباد کردینے سے عساکر چتلجا کي ایک خدمت جلیلہ انجام دي -

ایسے انتہائي مدافعت کے بعد سقوط ادرنہ ایک تاریخي واقعہ ہے جو ثناء عظیم و تمجید کثیر کا مستحق ہے - اس دعوے کي سب سے بڑي دلیل یہ ہے کہ دنیا کے تمام اخبارات نے اس واقعہ کو ایک حادثۂ جلیلہ قرار دیا ہے' اور تاریخ کے ان نادر واقعات میں شمار کیا ہے' جن کي مثال گذشتہ صدیوں میں مشکل سے مل سکتي ہے -

اس سلسلہ میں ہم چند عثماني و اجنبي اخبارات کے اقوال ایندہ ھفتے نقل کرینگے -

---

الہلال کي ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو' بنگلہ' گجراتي' اور مرھٹي ھفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے' جو باوجود ھفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ھیں' تو اپنے شہر کیلیے اسکے ایجنٹ بن جایئے -

مسلمانوں کا جمعه نه تو یہود کے سبت کي طرح ہے (کیونکه ارقات نماز کے سوا باقي تمام دن کار وبار کي اجازت ہے) ارر نه عیسائیوں کے اتوار کے طرح کسي نبي یا ولي کے دوبارہ زندہ ہوجانیکي یادگار ہے' بلکه شہر یا قصبه کي آبادي کا ساتھ دن میں ایک دن ایک هي مقام پر مل جل کر وحدہ لاشریک خدا کي عبادت کرنے کا دن ہے - هم نے جب تک شعائر دین کي سچي تعظیم کي' اسوقت تک خدا نے هماري حکومت کے ذریعه جمعه کو عام تعطیل دلوائي لیکن جب همارے حکام' امرا' ارر روسا نے علانیه نماز جمعه ترک کردي' تو هماري عام تعطیل بهي هم سے چهن گئي - اسپربهي همارے آنکهیں نه کهلیں ارر اب بهي همارے مساجد اعلی عہدہ داروں ارر جنٹیلمینوں سے خالي هیں - کچهه شک نہیں که اگر یه حضرات اخلاقي جرأت ارر سچي محبت دین سے کام لیکر نماز جمعه کے رقت بیخوف و خطر آٹهتے' ارر فاسعوا الی ذکر الله کي تعمیل کرتے' تو آج گورنمنٹ کے سامنے یه بهیک مانگنے کي نوبت هي نه آتي - هم نے رو دهوکر دو گهنٹه کي اجازت حاصل کي مگر نماز جمعه کے رقت سات کرور مسلمانوں کي حاضري اگر لیجاے تو حقیقت حال معلوم هوجاے -

هندوستان میں حکومت عیسائیوں کي ہے اسلیے ممکن نہیں که اتوار کو عام تعطیل نهو - جمعه کے دن بهي اگر مسلمانوں کي خاطر سے عام تعطیل دیجاے' تو هفته میں دو دن یا ڈیڑهه دن تعطیل کے هوگئے - پهر کوئي وجه نہیں که هندوستان کے یہود کے خاطر سبت کے دن عام تعطیل نه دیجاے - لیکن اگر دو گهنٹه کي اجازت ملجانے پر مسلمان ملازم گورنمنٹ خاصکر حکام ارر عہدہ دار خصوصیت کے ساتهه نماز جمعه کے پابند هوجائیں تو عام تعطیل کي تحریک میں خواہ مناسب' هو یا نا مناسب' هم بهي شامل هوجائیں گے -

مسلمانو ! کب تک نمایشي تحریکوں کے گرویدہ رهوگے؟ اٹهو ارر سچے مسلمان بن جاؤ - جو کچهه کہنا هو اسکو کرکے دکهادو فقط -

---

علامه شبلي نعماني پر بیجا الزامات کي حقیقت

از جناب خواجه رشید الدین صاحب رئیس لکهنو

— * —

اجکل چند اخباروں میں مولوی عبدالکریم صاحب مدرس دارالعلوم کي معطلي کے متعلق جو سلسله مضامین شائع هورها ہے اس میں در حقیقت مولانا شبلي کے ساتهه ایک عظیم الشان مذهبي انسٹیٹیوشن کو بهي بد نام کرنے کی کوشش کیجا رهي ہے اس بنا پر نہایت ضروري ہے که ان تمام غلط فہمیوں کو مٹایا جائے جو اِن مضامین کے ذریعه سے پهیلائي جا رهي هیں - ان مضامین میں امور تنقیح طلب حسب ذیل هیں :

(۱) مولوی عبدالکریم صاحب کے متعلق جو کارروائي مولانا شبلي نے کي' وہ شخصي طور سے کي' یا جو کچهه عمل میں آیا اس میں ان کا حصه اُسي قدر تها' جتنا هر ممبر کا هو سکتا ہے ؟

(۲) جو حکم دیا گیا وہ في نفسه مناسب ارر صحیح تها یا نہیں؟

(۳) اس واقعه کو گورنمنٹ تک پہونچانے میں مولانا شبلي کي شرکت کس حد تک ہے ؟

(۴) اس حکم کے متعلق لوگوں نے مولانا شبلي کے دباؤ سے رائیں دیں یا نہیں' اور یه که انهوں نے دباؤ ڈالا یا نہیں ؟

اس موقعه پر سب سے مقدم یه ہے که ندوہ کا نظام ترکیبي سمجهه لینا چاهیے کیونکه واقعات کے متعلق پبلک کو بڑي غلط فہمي اسوجه سے هوئي ہے کیونکه وہ ندوہ کے نظام ارر تقسیم اختیار سے واقف نہیں' اسکي تفصیل مضمون کے اخیر میں آئیگي - یہاں صرف اس قدر سمجهه لینا چاهیے که ندوہ ایک وسیع ارر عام انجمن ہے ارر اس کے تحت میں بہت سی شاخیں هیں' ان میں ایک مدرسه بهي ہے جس کا نام دارالعلوم ہے - مولانا شبلي اس مدرسه کے معتمد یعنی سکریٹري هیں' اصل ندوہ کے نه وہ سکریٹري هیں نه اسسٹنٹ سکریٹري هیں - ندوہ میں کئي برس سے کوئي سکریٹري نہیں ہے' لیکن سکریٹري شپ کے جتنے کام هیں' مولانا سید عبدالحي صاحب انجام دیتے هیں - ندوہ کا صیغه مال الگ ہے ارر اس کے سکریٹري منشي احتشام علي صاحب هیں -

واقعه بحث طلب

کچهه عرصه سے مولوي عبدالکریم صاحب جو دارالعلوم ندوہ میں مدرس بهي هیں الندوہ کے اڈیٹر هیں (جو ندوۃ العلما کا پرچه ہے) انهوں نے جون کے پرچه میں ایک مضمون بعنوان جهاد لکها' جس میں ثابت کیا که مسلمانوں کو کسي غیر مذهب حکومت کي رعایا بنکر رهنا جائز نہیں - مولانا شبلي نے اسکو مقاصد ندوہ کے مخالف سمجها - اس کے ساتهه ان کے نزدیک اصل مسئله کي تشریح بهي غلط طور سے کي گئي تهي' اس بنا پر انهوں نے بمشورہ مولوي عبد الحي صاحب' و مولوي ظهور احمد صاحب وکیل انکو عارضي طور پر (جسکي واقعي مدت صرف ایک دن تهي) معطل کردیا - ندوہ کي مجلس انتظامیه کے لیے ضرور ہے که پندرہ روز قبل تمام ارکان کو اطلاع دیجاے اس بنا پر جب کبهي کوئي فوري ضرورت پیش آتي ہے تو همیشه یه طرز عمل رها ہے که معتمد مراسلات مقامي ارکان کو بلاتے هیں ارر کوئي عارضي کار روائي بشرط منظوري جلسه انتظامیه کردیجاتي ہے - اس بناپر مولوي عبد الحي صاحب نے دوسرے دن تمام ارکان شہر کو بلایا' جن میں سے پانچ شخص دوسرے دن شب کو جمع هوے ارر ایک جلسه منعقد هوا - اشخاص حسب ذیل تهے : منشي احتشام علي صاحب معتمد' مولوي ظهور احمد صاحب وکیل ممبر ندوہ' مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محلي' مولانا شبلي صاحب نعماني' مولوي عبد الحي صاحب -

اِس جلسه میں طے پایا که ڈپٹي کمشنر صاحب کو ایک مراسله حسب مضمون ذیل بهیجا جائے :-

(۱) چونکه رساله الندوہ بابت ماہ جون سنه ۱۹۱۲ - و شائع شدہ ۲۵ - جنوري سنه ۱۹۱۳ - میں ایک قابل اعتراض مضمون مسئله جهاد پر شائع هوگیا ہے' اِس لیے آج مقامي ارکان کا ایک جلسه منعقد کیا گیا ہے' ارر اِس میں مندرجه ذیل ارکان شریک تهے :-

(۱) منشي احتشام علي صاحب (۲) مولوي عبد الحي صاحب
(۳) مولانا شبلي نعماني صاحب (۴) مولوي عبد الباري صاحب
(۵) مولوي ظهور احمد صاحب -

حسب ذیل امور باتفاق راے منظور هوے : -

(۱) اس جلسه کي راے ہے که مضمون زیر بحث میں جو خیالات ظاهر کیے گئے هیں وہ اغراض و مقاصد ندوہ کے منافي هیں ارر اس کے شائع هونے کا افسوس ہے'

(۲) اس جلسه کي راے ہے که اشاعت الندوہ تا فیصله جلسه انتظامیه موقوف رہے -

(۳) اس جلسه کي راے ہے که معتمد دارالعلوم ندوہ نے جو مولوي عبدالکریم صاحب کو بر بناے تحریر مضمون جهاد معطل کر دیا ہے' یه حکم تا جلسه انتظامیه قایم رہے ارر مولوي عبدالکریم صاحب سے جواب طلب کیا جاے -

(۴) اس جلسه کي راے ہے که مذکورہ بالا کارروائي کي اطلاع ڈپٹي کمشنر لکهنو کو دیجاے -

(باقي آئندہ)

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

مقـــوی بـاہ گـــولیـــان

ڈاکٹر برمن کي تیار کردہ قوت کی گولیاں چھہ عدد امتحانا نمونہ کیواسطے بلا قیمت دیجاتي ھیں - استعمال کے اول ھي روز اپنا فائدہ دکھلاتي ھیں - ضرور امتحان کیجئے - اگر آپ امتحان کرنا چاھیں تو الھلال کے حوالہ سے آج لکھئے واپسي ڈاک سے آپکو نمونہ ملیگا - یہ گولیاں ۳۰ برس سے تمام ھندوستان میں مشھور ھو رھي ھیں طاقت دینے والي مشھور دوائیں فاسفورس - اسٹکنیا - ڈمیانا ملاکر یہ بني ھیں - ریڑہ - رگ اور خون کو طاقت دیني والی ھیں - مریض کو اول ھي روز سے فائدہ معلوم ھوتا ھے - چہرہ پر رونق اور ضعف کي حالت کو دور کرتي ھیں - دوبارہ طاقت لاتي ھیں - قیمت ۳۰ گولیونکي شیشي ایک روپیہ محصول پانچ آنہ -

یہہ موقع ھاتھہ سے نہ دینا چاھئے قوت کي گولیوں کا نمونہ جلد منگواکر ازمائش کیجئے ایک خوراک میں فائدہ معلوم ھوگا -

نوٹ - ھماري کافوري جنتري جسمیں پوري فہرست ادویات اور سارٹیفکٹ درج ھیں بلا قیمت و موجودہ درخواست آنے سے روانہ ھوتی ھیں -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

المكتبة العلمية الاسلامية في علي گڈہ

— * —

اس کتب خانہ میں مختلف علوم و فنون کي کتابیں مطبوعہ مصر ، شام ، بیروت اور قسطنطنیہ وغیرہ فروخت کے لیے موجود رھتي ھیں اور نہایت مناسب و معتدل قیمت پر شائقین کي خدمت میں روانہ کي جاتي ھیں — خاصکر مکتبة المنار کي کتابیں ، حضرت الاستاذ الامام شیخ محمد عبدہ اور حضرت السید الامام سید رشید رضا کي تمام تصنیفات اس کتب خانے میں ھر وقت مہیا رھتي ھیں - فرمائشوں کي تعمیل مستعدي کے ساتھہ کي جاتي ھے - کتب خانہ کي جدید فہرست تیار ھو گئي ھے جو آدہ آنے کے ٹکٹ وصول ھونے پر مفت روانہ کي جاتي ھے *

رسالہ المنار (جو تمام دنیائے اسلام میں بہترین عربي رسالہ تسلیم کیا گیا ھے) اس کي گذشتہ ۱۵ سال کي ۱۵ جلدیں مکمل مع فہرست مضامین موجود ھیں - قیمت عام طور پر في جلد ۱۵ روپے ھیں مگر دوسري جلد کي قیمت پچاس روپے اور تیسري جلد کي قیمت پچیس روپے ھیں *

یہہ کتب خانہ رسالہ المنار کا کل ممالک ھندوستان میں سول ایجنٹ ھے ، او جن اصحاب کو اس رسالہ کي خریداري منظور ھو چندہ سالانہ مبلغ ۱۵ روپے ھمارے پاس روانہ فرمائیں ، روپیہ وصول ھونے پر رسالہ براہ راست ان کي خدمت میں جاري کرا دیا جایگا *

المشتـــــــہر منیجر المکتبة العمیة الاسلامیة ، مدرسة العلوم ، علي گڈہ

حمیدیہ ھـــوٹل

—o*o—

نمبر ۱۳۱ لور چیت پور روڈ - کلکتــہ

ھمارے ھوٹل میں ھر قسم کي اشیاے خوردني و نوشیدني ھر وقت طیار ملتي ھیں نیز اسکے ساتھہ مسافروں کے قیام کیلیے پر تکلف اور عمدہ کمروں کا بھي انتظام کیا گیا ھے جو نہایت ھوادار ، فرنشڈ اور بر لب راہ واقع ھیں - جن صاحبوں کو کچھہ دریافت کرنا ھو بذریعہ خط و کتابت منیجر ھوٹل سے دریافت کر سکتے ھیں - جنگ ترکي و اٹلي اور جنگ بلقان کي جملہ تصویریں ھماري ھوٹل میں فروخت کے لیے موجود ھیں مع تصویر شیخ سنوسي وغیرہ -

المشتـــــــہر شیخ عبد الکریم مالک حمیدیہ ھوٹل

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين (القرآن الكريم)

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad.
7-1 McLeod street,
CALCUTTA.

Telegraphic Address.
"AL-HILAL"
Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷-۱ مکلاود اسٹریٹ
کلکتہ

عنوان للتغراف
«الہلال»

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۹ — کلکتہ: چہار شنبہ ۷ جمادی الثانیہ ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲
Calcutta : Wednesday, May 14, 1913.

فہرست

تصاویر

شذرات

من انصاری الی اللہ ؟؟

نفائس دل و دین می دہم بہ نیم نگاہ !
بمن معاملۂ کن ، کہ راست گفتارم !

اکثر حضرات کو درخواست کے فارم کی کمی کی شکایت تھی ، اسلیے ابکے پھر چار فارم حاضر ھیں - جن حضرات کو اور زیادہ مطلوب ھوں ، " عارضی ادارۂ نظمیۂ حزب اللہ " سے دفتر الہلال کے ذریعہ طلب فرمالیں - ۲۵ ، ۲۵ ، فارموں کی کتابیں مع مضامین دعوت و تبلیغ متعلقہ بھی چھپ رہی ھیں - العجل ! العجل ! العجل !! فان الساعۃ آتیۃ ، لا ریب فیہا ، والعاقبۃ للمتقین ! !

شمس العلما مولانا شبلی نعمانی

اور

مسئلۂ " الندوہ "

(۳)

اس مسئلے کی نسبت مراسلات و مکاتیب کی کثرت کا یہ حال ہے کہ روزانہ ڈاک کی ہر تقسیم میں آٹھ دس مراسلات اسی کی نسبت ہوتی ھیں - انکی کثرت سے الہلال کے صفحات گھبرا جائیں ، مگر اس عاجز کا دل مطمئن ہے - ان سے ضمناً ثابت ہوتا ہے کہ قوم کی حرکت اور دفع جمود کی نسبت جو نئی امیدیں دلوں میں پیدا ہوگئی ھیں ، اور جو کبھی کبھی بعض واقعات و حوادث مخالف کے ظہور سے متزلزل ہوجایا کرتی ھیں ، فی الحقیقت صحیح ، اور

اطلاع

(۱) اگر کسی صاحب کے پاس کوئی پرچہ نہ پہنچے، تو تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں، ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لی جائیگی -

(۲) اگر کسی صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پتہ کی تبدیلی کی ضرورت ہو تو مقامی ڈاکخانہ سے بندوبست کرلیں، اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے تبدیل کرانا ہو تو دفتر کو ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاہیں یا پانچ آنے کے وی - پی کی اجازت -

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام ہمیشہ خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں -

(۶) منی آڈر روانہ کرتے وقت کوپن پر نام، پورا پتہ، رقم، اور نمبر خریداری (اگر کوئی ہو) ضرور درج کریں -

نوٹ — مندرجہ بالا شرائط کی عدم تعمیل کی حالت میں دفتر جواب سے معذور ہے اور اس وجہ سے اگر کوئی پرچہ یا پرچے ضائع ہوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمہ دار نہ ہوگا - (منیجر)

شرح اجرت اشتہارات

—*—

میعاد اشتہار	فی صفحہ	فی کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک ہفتہ ایک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپیہ	۱۰ روپیہ	$7\frac{1}{2}$ روپیہ	۸ آنہ فی مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبہ "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنہ " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنہ " " "
چھہ ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنہ " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنہ " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے بیچ صفحہ کے لیے کوئی اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگی -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچاس فیصدی زائد ہوگی -

(۳) ہمارے کارخانہ میں بلاک بھی طیار ہوتے ہیں جسکی قیمت ۸ آنہ فی مربع انچ ہے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جائیگا اور ہمیشہ انکے لئے کارآمد ہوگا -

---

شرائط

(۱) اسکے لئے ہم مجبور نہیں ہیں کہ آپکی فرمایش کے مطابق آپکو جگہہ دیں، البتہ حتی الامکان کوشش کی جاے گی -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں، چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں، اور سہ ماہی کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرنی ہوگی اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگی ہمیشہ لی جائیگی اور وہ کسی حالت میں پھر واپس نہوگی -

(۳) منیجر کو اختیار ہوگا کہ وہ جب چاہے کسی اشتہار کی اشاعت روک دے، اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جاے گا -

(۴) ہر اس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل ہو، تمام منشی مشروبات کا، فحش امراض کی دواؤنکا اور ہر وہ اشتہار جسکی اشاعت سے پبلک کے اخلاقی و مالی نقصان کا ادنی شبہہ بھی دفتر کو پیدا ہو، کسی حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ — کوئی صاحب رعایت کے لئے درخواست کی زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن نہیں -

کرسکتا ہوں - مذاکرۂ علمیہ کے متعدد اہم مضامین ہفتوں سے پڑے ہیں ' کتابوں پر ریویو لکھنے کی جگہ نہیں ' شئون عثمانیہ کے نہونے کی وجہ سے لوگ سخت شاکی ہیں - اسئلۃ و اجوبتہا کی سرخی کے بیسیوں سوالات اہم اور مفید پڑے ہیں ' جنکے جواب کیلیے صفحات نہیں ملتے - پھر آجکل سب سے اہم تر خود الہلال کی تبلیغ دعوت ہے - ایسی حالت میں اب اس معاملے کیلیے ایک نیا معرکہ زار کہاں سے لاؤں ؟ پچھلے ہفتے جناب خواجہ رشید الدین صاحب کی مراسلت کا بقیہ حصۂ اصلی درج ہونے سے رہگیا تھا ' لیکن اب اسکی اشاعت بھی اسی مجبوری سے روک دی ' اور اُنسے بھی خواستگار معافی ہوں -

البتہ صرف اب ضرورت اس امر کی باقی رہگئی ہے کہ شرکاء جلسۂ ارکان خمسہ کی زبانیں کسی طرح کھلیں ' اور وہ اپنی شان تبرقع و حجاب نومائی کی جلوہ فروشی کی مدت ختم کرکے قوم کے سامنے تشریف لائیں - یہ چونکہ ضروری اور معاملے کا اصلی نقطۂ انفصال ہے ' اسلیے میں اسکے لیے پوری کوشش کرونگا ' اور اگر ایسا ہوا تو بکمال ممنونیت انکی تحریروں کو شائع کردونگا -

بقیـــہ بحـــث

بسلسلـــۂ اشاعت گـــذشتـــہ

کار روائی کے دیگر جزئی امور میں ایک واقعہ رزولیوشن کے الفاظ میں تنسیخ و ترمیم ' اور لفظ " قابل نفرت " سے مضمون کی تعبیر ہے -

مولانا کی تحریر مطبوعۂ زمیندار سے معلوم ہوتا ہے کہ رزولیوشن صاف کرکے انہوں نے دفتر میں بھیجدیا تھا ' اور اسکے الفاظ مولانا عبد الحي وغیرہ کے علم کے بعد اور تمام معتمدین کے دستخط سے بھیجے گئے تھے -

اس پر مولانا عبد الحي کی شرکت و سکوت کی بحث چلی - بعض معاصرین کہتے ہیں کہ مولانا عبد الحي طبیب ہیں ' اور فن طب رجوع خلائق و ہجوم مرضی ' و کثرت واردین و حاضرین کا مقتضی ' پس ایسی حالت میں ایک طبیب عہدہ دار پر کسیطرح کی ذمہ داری عائد نہیں ہوسکتی ' کیونکہ مشغلۂ طبابت کی وجہ سے یقیناً بیماروں اور شاگردوں کا ہمیشہ ہجوم رہے گا ' علی الخصوص صبح کو کہ یہی وقت اداے فرض عہدۂ معتمدی کا ہوتا ہے اور اسی وقت مریضوں کا بھی ہجوم ہوتا ہے - اس کشمکش فرائض کے بحران عظیم میں انسان نبض و قارورہ کو دیکھے یا تجویزوں اور کاغذات کے الفاظ و احکام و عبارت کو ؟

یہ توجیہہ معاملات ندوہ کے بعض جدید وکلا کی ہے ' لیکن میں سمجھتا ہوں کہ خود مولانا عبد الحي اس تمسخر انگیز دفاع سے ایک لمحہ کے لیے بھی فائدہ اٹھانا پسند نہ فرمائیں گے - کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ اس عجیب مقدمے میں اکثر وکیلوں سے انکے موکل زیادہ عقلمند اور فہمیدہ ہیں -

بہر حال اس سے اصل مسئلے پر کوئی اثر نہیں پڑتا - میری راے اس بارے میں وہی ہے ' جو یقیناً ہر شخص کی اس بارے میں ہونی چاہیے - یعنے اس مسئلہ کے دو پہلو ہیں - پہلا مسئلہ نفس تغیر و تبدل الفاظ کا ہے ' اور دوسرا لفظ " نفرت انگیز " سے تعبیر کرنے کا -

پہلے کا جواب صاف اور ایک ہی ہے - ایک تجویز جو چند شخصوں نے مشترک طور پر کسی مجلس میں قرار دی ہو ' اسمیں ادنے تغیر و تبدل کا بھی کسی کو اختیار نہیں ' اور اگر قصداً کیا جاے تو یقیناً دیانت داری کے سخت خلاف ہے -

رہا لفظ " قابل نفرت " یا " نفرت انگیز " تو یہ کہنا اور اس پر بار بار زور دینا کہ " نفس مسئلۂ اسلامیۂ جہاد " یا ایک " مجموعۂ آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ " کو مولانا نے قابل نفرت کہا ' ایک ایسی کھلی سفیہانہ و معاندانہ کذب بیانی ہے ' جس کو کوئی ذی عقل تسلیم نہیں کرسکتا - یہ بالکل ظاہر ہے کہ مضمون سے جو اختلاف کیاگیا تھا (قطع نظر از صحت و عدم صحت اختلاف) وہ کچھہ اصل مسئلۂ جہاد یا آیات کلام اللہ کی نسبت نہ تھا ' بلکہ اس خاص استدلال یا نتیجۂ بحث کی نسبت ' جس کو مضامین میں دفعہ (۱۰) وغیرہ سے تعبیر کیا گیا ہے ' اور جسکا مطلب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ " غیر مسلم حکومت کے ما تحت مسلمانوں کیلیے رہنا کسی حالت میں جائز نہیں " پس بنابریں " قابل نفرت " کا اطلاق بھی ہر حال میں صرف اسی نتیجۂ بحث اور مخصوص استدلال کے متعلق ہوگا ' نہ کہ اصل مسئلۂ جہاد اور آیات کلام اللہ کے متعلق -

ہر شخص جو اس معاملے میں فریقانہ دماغ نہیں رکھتا ' تسلیم کریگا کہ یہ ایک بالکل کھلی اور صریح بات ہے - جو لوگ اس مسئلہ کی بدولت مفت میں آزادی و حریت کے وکیل بل ابوالاباء بن بیٹھے ہیں ' انکی ذاتی عداوت و تعاند کا ایک بڑا ثبوت یہ بھی ہے کہ ایک ایسی صاف بات کے سمجھنے سے اپنے تئیں قاصر ظاہر کرتے ہیں ' اور عوام و جہلا کو یہ کہکر بھڑکاتے ہیں کہ دیکھو مولانا نے قرآن مجید کو " قابل نفرت " کہدیا ! کبـرت کلمۃ ' تخرج من افواھهم ' ان یقولون الا کذبا -

غازی پور میں ایک مرتبہ ایک واعظ اور ایک عالم میں مباحثہ ہوا تھا ' واعظ صاحب (جیسا کہ واعظین کا بالعموم حال ہوتا ہے) علم و قابلیت سے محروم تھے - انہوں نے اپنے حریف سے پوچھا کہ " لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کلمہ ہے یا نہیں ؟ " اس بیچارے کو حقیقت معلوم نہ تھی - اس نے صاف کہدیا کہ " نہیں ' الکلمۃ لفظ وضع لمعنی مفرد " واعظ صاحب نے اپنے معتقدین اور مریدین کی طرف دیکھکر واعظانہ غل مچایا کہ بحث کا خاتمہ ہے ' کیونکہ ہم مسلمان ہیں ' ہمارا دین و ایمان کلمہ ہے ' اور اسی لیے سب سے پہلے میں نے پوچھا کہ کلمہ کو کیا کہتے ہو ؟ اسکے جواب میں یہ کہتا ہے کہ کلمہ کچھہ نہیں ' پس یقیناً یہ مرتد ہوگیا !

بالآخر لوگوں نے واعظ صاحب کی فتح یابی کا اعتراف کیا - یہی حال ان لوگوں کا بھی ہے ' جاہلوں کو یہ کہکر مشتعل کر رہے ہیں کہ مولانا شبلی نے اس مضمون کو قابل نفرت کہدیا ' حالانکہ تم اچھی طرح دیکھہ لو کہ ایک نہیں پچاسوں آیتیں اور بڑی بڑی حدیثیں اسمیں موجود ہیں - بھلا جو شخص قرآن کی آیتوں اور حدیثوں کو قابل نفرت کہتا ہے ' اگر ہم صرف حق اور اسلام کی خاطر اسکی مخالفت نہ کریں تو کیا کریں ؟

پس یہ بات تو ظاہر ہے اور مزید بحث کی محتاج نہیں کہ " قابل نفرت " کے لفظ سے مقصود ' محض کوئی خاص نتیجۂ بحث یا استدلال ہوگا ' ورنہ آجکل کے ملاحدۂ و متفرنجین بھی ایسی صراحت کے ساتھہ اپنے دلی نفرت کا اظہار نہیں کرسکتے ' چہ جائیکہ مولانا شبلی قرآن و حدیث اور مسئلۂ جہاد کو " قابل نفرت " کہیں گے ؟ تا ہم یہ ضرور ہے کہ :

(۱) مولانا کو اصل تجویز کے حذف و اضافہ کا سبب بتلانا چاہیے - قطع نظر اس کے کہ کیا تبدیلی ہوئی ؟ خود اصل تبدیلی قابل اعتراض ہے -

مستحق نشو و نماء فکر و دماغ ہیں - فالحمد للہ علي لطفہ وکرمہ وھو علی کل شي قدیرا

اُن تمام مراسلات میں' جو اب تک اس عاجزکي تحریر کي نسبت ادارہ میں پہنچ چکي ہیں' صرف سات مراسلات اور ایک خط مخالفت میں ہے' اور باقي تمام موافقت و اظہار طمانیۃ و حسن ظن بزرگانہ' و مزید تشکر و امتنان پر - ان مراسلات میں تقریباً تمام بزرگوں نے اسکا اعتراف کیا ہے کہ اس وقت تک موافق و مخالف' جس قدر تحریریں اس مسئلے کي نسبت لکھي گئیں' کسي تحریر میں اس جامعیت' اور ناطرفدارانہ وآزادانہ طریق پر بحث نہیں کي گئي' اور مسئلے کے تمام قریب و بعید' وگرد و پیش' اور نتائج و عواقب پر نظر نہیں ڈالي گئي' جیسي کہ اسمیں کي گئي ہے - اس رائے کیلیے اُن بزرگوں کا شکرگذار ہوں' اور سمجھتا ہوں کہ مضمون لکھتے ہوے اسکي سعي میں نے ضرور کي تھي' اور انسان اپني طاقت سے زیادہ کچھہ نہیں کر سکتا -

سات مخالف تحریرات میں سے پانچ مراسلات مولانا شبلي نعماني کي تائید میں لکھي گئي ہیں - ایک مراسلۃ طول طویل ہے اور اسمیں واقعات کو دھرا کر ثابت کرنا چاہا ہے کہ ابتدائي مجلس نے جو کچھہ کارروائي کي' اور مولانا نے بمشورۂ مولانا عبد الحي اور مسٹر ظہور احمد' مولوي عبد الکریم صاحب کو ایک دو دن کي معطلي کي جو سزا دي " وہ مضمون کے اثر' ندوہ کي حالت' اور اسکے مقاصد کے حفظ کے لحاظ سے بالکل حق بجانب تھي " اور اگر ایسا نہ کیا جاتا تو "کل کو دارالعلوم کي حالت کا ذمہ دار کون ہوتا ؟ " نیز یہ کہ کسي ضروري اور متعلق گورنمنٹ کارروائي کي حکام کو نقل بھیجدینا " اپني آزادي اور پابندي اصول کے منافي نہیں " - یہ ایک " ضابطہ کي احتیاط ہے " اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ انہیں مداخلت کي دعوت دي گئي ہو' جیسا کہ " بغیر سونچے سمجھے اور انصاف و عقل سے کام لیے الہلال نے لکھدیا ہے "

مگر افسوس ہے کہ میں اس سے متفق نہیں ہو سکتا - مانا کہ اس مضمون کي اشاعت مقاصد ندوہ کے خلاف تھي' لیکن پھر بھي ایک مضمون تھا' جو ایک مذہبي مسئلہ کي نسبت شائع ہوا' پس کونسي ایسي ناگزیر ضرورت آپڑي تھي کہ اسکي نسبت اپني کارروائي کي نقل ڈپٹي کمشنر صاحب کو بھیجي جاے ؟ اگر آپ کسي کام کو اپنے کسي اصول کي بنا پر کرتے ہیں' تو صرف اصول ہي کیلیے کیجیے - یہ کہاں کي احتیاط ہے کہ اسکي اطلاع دوسروں کو دیجیے ؟ باقي رہي دارالعلوم کي ذمہ داري' تو یہ سچ ہے' مگر اسکو کیا کروں کہ میرے اعتقاد میں اصول کي عزت اس سے بالاتر ہے کہ کوئي عمارت سر سے لیکر پیر تک ڈھا ہي کیوں نہ دي جاے' اور اس سے زیادہ تو گورنمنٹ کچھہ نہیں کرسکتي تھي -

البتہ ان مراسلات میں دو باتیں بالکل نئي معلومات پیش کرتي ہیں' جنمیں سے ایک کو میں اپنے سلسلۂ تحریر میں ظاہر کرنے کیلیے محفوظ رکھتا ہوں' اور ایک کو یہاں لکھکر اپني بے اطمینانی ظاہر کرتا ہوں - کیونکہ صاحب مراسلہ خود اسکي نسبت کوئي معتبر اور باقاعدہ ثبوت نہیں پیش کرتے - یعني وہ لکھتے ہیں کہ :

" ۹ - مارچ کو پانچ ارکان مقامي و معتمدین کا جلسہ ہوا' جسمیں یہ تمام امور طے پاے' لیکن آپکو معلوم نہیں کہ خود اس جلسے کے انعقاد اور علامۂ شبلي نعماني کي شرکت سے پہلے ہي منشي احتشام علي صاحب ڈپٹي کمشنر صاحب سے مل چکے تھے اور اس مضمون کي اشاعت کي اطلاع بہ نیت اظہار تقرب دے چکے تھے - افسوس ہے کہ اس طرح کي ملاقاتیں ہمیشہ مخفي ہوتي ہیں' اور انکي نسبت باقاعدہ ثبوت دینا مشکل ہوجاتا ہے - تاہم مجکو ایک پرائیوٹ مگر موثق ذریعہ سے یہ حال معلوم ہوا ہے اور اُسي وقت اسکا ذکر لوگوں سے کرچکا ہوں "

لیکن تعجب ہے کہ جب صاحب مراسلہ اسکا باقاعدہ ثبوت نہیں رکھتے تو اخبار میں شائع کرنے کیلیے کیوں بھیجتے ہیں ؟ ہم لوگ تو صرف واقعات اور قرائن صحیحۂ عقلیۂ و غالبہ ہي پر بحث کرسکتے ہیں' اور اُنھي کا ساتھہ دیسکتے ہیں - چونکہ اسکا ثبوت باقاعدہ نہیں ہے' اسلیے اسکو سلسلۂ بحث میں شامل کرنے سے مجبور ہوں اور تصدیق نہیں کرسکتا - البتہ جلسے کے بعد انکي حکام سے ملاقاتیں اصل مبحث ہے اور وہ آگے آنا ہے -

دو مراسلات مولانا شبلي نعماني کي مخالفت میں ہیں' اور اُن میں ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ الہلال کي تحریر سے خوش نہیں' اور نیز یہ کہ اصل معاملہ اور مخالفت کے مضامین پر غور کي نظر نہیں ڈالي گئي' اور مسئلے کے تمام پہلوؤں پر بحث نہیں کي گئي -

ایک خط منشي اعجاز علي صاحب کا ہے' جنھوں نے ازراہ عنایت اپنے اُس مطبوعہ خط کي نقل بھي بھیجدي ہے' جو انھوں نے ارکان کي خدمت میں بھیجي تھي -

ان تمام موافق و مخالف حضرات کي خدمت میں ملتمس ہوں کہ اس معاملہ میں میري فہم و بصیرت نے جیسي کچھہ اور جہاں تک میري رہنمائي کي' میں نے اپنے خیالات ظاہر کردیے ہیں - اور وہ عالم السرائر' اور بینندۂ خفایاے قلوب جانتا ہے کہ اس معاملے پر بحث کرتے ہوے کسي ایک فریق کي طرفداري یا ادنی جانب داري کا تصور بھي میرے قلب میں نہ تھا' اور اپنا جو کچھہ عقیدہ اس بارے میں ہے' وہ آزمایش کیلیے جن پیش آنے والے مقامات کو دیکھہ رہا ہے' وہ اِن ہیچ و بے اثر معاملات کي سطح سے الحمد للہ کہ بہت بلند و ارفع ہیں' اور شاید اس قدر ارفع' جہاں تک میرے نکتہ چینوں کا فہم و ادراک بھي نہیں پہنچ سکتا' چہ جائیکہ عمل و ولولۂ عمل فرمائي -

میں نے بحث کے پانچ ٹکڑے کردیے' اور اصول درایت و نقد سے ہر ہر ٹکڑے پر بحث کي - میں نے وہ غلطي نہیں کي' جو کسي غلطي میں لوگوں کو شریک ثابت کرکے لوگ کیا کرتے ہیں' اور کسي کام میں فرد واحد کي جگہ جماعت کے ہاتھہ کا ہونا' انکے نزدیک اس کام کي قرین صواب ہونے کي دلیل ہوتا ہے - پس پانچویں بحث میں بصورت تسلیم شرکت جماعت' پھر بھي مولانا شبلي نعماني کي ذمہ داري کو ظاہر کیا اور بلحاظ توقعات کے انکے وجود کو زیادہ قابل توجہ قرار دیا - یہي طریق بحث ہے' اور اتنا ہي ہے جو میں کرسکتا تھا - میرا ضمیر اس بارے میں مطمئن ہے' اور اپنے اعتقاد اور آزادي و صداقت کو بہ ہیچ وجہ' و بہ ہیچ گونہ فرض صداقت کے آگے شرمندہ نہیں پاتا - با ایں ہمہ ممکن ہے کہ یہ تمام خیالات بھي میرے نفس کا کوئي دھوکہ ہوں' اور میري حسیات مجکو فریب دے رہي ہوں - اگر آپ کو اسکا یقین واثق ہے تو اسکا علاج صرف یہ ہے کہ میرے حق میں دعا فرمائیے کہ اس حالت سے نجات پاؤں' کیونکہ میں اپنے ضمیر و فکر' اور حسیات قلبیہ کي طاقت سے زیادہ تو اور کچھہ نہیں کرسکتا ؟ ولا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا -

ساتھہ ہي دونوں فریق موافق و مخالف سے خواستگار معذرت ہوں کہ اس ذخیرۂ تحریرات و مراسلات کے لیے الہلال میں گنجایش نہیں نکال سکتا - اور نہ کوئي نیا باب خاص اس مسئلے کیلیے وضع

الہلال

۷ - جمادی الثانیہ ۱۳۳۱ ہجری

البصـــائـــر !!

هـذا بصـائر للنـــاس ، وهدی و رحمة لقوم یوقنون (۴۵ : ۱۹)

یہ تبلیغ دعوت ، لوگوں کیلیے عقل و بصیرت اور موعظـة وحکمت کا مجموعہ ہے ، اور جو لوگ اللہ کے احکام پر یقین و ایمان رکھتے ہیں ، انکے لیے سر تا پا ہدایت و رحمت ہے !!

و انیبـــوا الی ربکم و اسلموا له مـــن قبــل ان یاتیکم العذاب ، ثم لا تنصـرون - و اتبعـــوا حسن ما انزل الیکـــم من ربکـــم من قبل ان یاتیکم العـــذاب بغتة و انتـــم لا تشعـــرو ن - ان تقول نفس : " یا حســـرتـــا علـــی مـــا فـــرطت فـــي جنب الله ! و ان کنت لمـــن الســـاخریـــن !! " او تقـــول : " لـــو ان اللـــه هـــدا نـــي لکنـــت مـــن المتقـــیـــن " او تـــقـــول حیـــن تـــری العـــذاب : " لو ان لي کرة فاکون من المحسنیـــن " بلـــی ، قـــد جـــاء تـــك آیاتـــي ، فکذبت بهـــا ، و استکـــبـــرت و کنـــت مـــن المتکبـــریـن (۳۹ : ۶۱)

اے وہ لوگو کہ اپنے پروردگار کی نا فرمانیوں میں ڈوبے ہوے ہو ! اسکی طرف رجوع کرو ، اور اُسکے حکم کے آگے اپنی گردن جھکا دو ، قبل اسکے کہ تم پر (آخری) عذاب آ نازل ہو ، اور کسی طرف سے تمہیں مدد نہ مل سکے !!

اللہ کی طرف سے جو بہترین احکام و مواعظ بھیجے گئے ہیں ، انکی پیروی کرو ، مگر اُس وقت الیم سے پہلے ، جبکہ یکایک تم کو آخری نا کامیوں اور نا مرادیوں کا عذاب آ گھیریگا اور تم بالکل بے خبر ہو گے !!

نہو کہ اُس وقت حسرت و ندامت کے ساتھہ اِس وقت فرصت کو یاد کرو اور تم میں سے کوئی کہے کہ " آہ آہ !! صد حسرت و افسوس میری اس کوتاہی پر ، جو میں نے اپنے پروردگار کے احکام کی تقدیس و احترام کرنے میں کی ! ہاے افسوس کہ مجھکو حکم الہی سنایا جاتا تھا مگر میں اُن پر تمسخر کرتا تھا ! "

یا کہے کہ " اگر خدا میری ہدایت فرماتا تو میں بھی آج پرہیزگاروں میں سے ہوتا ! " (حالانکہ اسی اتمام حجة کیلیے آج ہدایت کی صداے دعوت بلند کی جا رہی ہے)

یا پھر جب وہ آنے والا عذاب سامنے آ موجود ہو ، تو اسکو دیکھکر حسرت سے کہے کہ " اے کاش مجھکو گئی ہوئی مہلت ، اور گذرا ہوا وقت پھر دوبارہ ملجاتا ، تو میں بھی نیک بنکر نیکوں کی جماعت میں شامل ہو جاتا ! "

لیکن اُسوقت صداے الہی اٹھے گی کہ ہاں ، میں نے تو اپنا حکم بھیجا تھا ، اور اپنی نشانیاں تجھے دکھلائی تھیں ، پر تو نے انکو جھٹلایا ، اور انکے آگے جھکنے کی جگہ مغرور ہوگیا - میرے حکموں سے انکار کرنے والوں میں سے تو بھی تھا ، اب تیرے لیے حسرت و نامرادی کے سوا اور کچھہ نہیں ہوسکتا !!

مـــن لـــم یکـــن للـــوصـــال اهـــلا فـــکـــل طاعـــاتـــه ذنـــوب !!

اے وہ لوگو ، کہ اپنے غفلت کدوں میں سرشار خواب بے خبری ہو ! تمہیں معلوم ہے کہ اس آسمان کے نیچے تمہارے لیے کیسی کیسی بربادیاں اور ہلاکتیں آنے والی ہیں ؟ پھر سپاہی کو اپنے بستر سے اُٹھنا چاہیے ، اگر طبل جنگ کی آواز آنے لگے ، اور لوگوں کو پانی کی تلاش میں دوڑنا چاہیے ، اگر انکے گھروں کی دیواروں میں آگ لگ جاے ، تو اے عزیزان غفلت شعار ! و اے سرگشتگان نشۂ بے خبری و خمار ! خدا را بتلاؤ کہ میں کیوں تمہارے غفلت کے بستروں کو خالی ، اور تمہارے پلے عمل میں حرکت نہیں دیکھتا ؟

اگر تم اپنی انتہائی بربادی کے منتظر تھے ، تو آہ ! آہ ! ثم آہ ! کہ اُس بربادی کا آخری وقت آگیا - اگر تمہاری خواہش تھی کہ ذلت و نکبت کی انتہا کو اپنی اُن آنکھوں سے ، جو تیرہ سو برس سے عزت و عظمت ہی کے نظارۂ وحید کیلیے پیدا ہوئی تھیں ، دیکھہ لو ، تو یا حسرتا علی ما فرطتم فی جنب الله ! کہ اسکا وقت بھی آگیا - پھر کیا ہے ، جس نے تم کو بند ہوا و غفلت میں گرفتار کر دیا ہے ؟ اور وہ کونسا قہر الہی ہے ، جسکا انتظار تمہیں اپنے مرکز غفلت سے ہلنے نہیں دیتا ؟ **فالوقت ضیق ، و الخطب شدید -**

(۲) اگر مضمون کے کسی حصے یا حاصل مبحث کو غلط یا قابل اختلاف تسلیم کر لیا گیا تھا؛ تو اُسکے اظہار کیلیے اور بیسیوں الفاظ موجود تھے - قابل نفرت کا لفظ لکھنا ہرگز مناسب نہ تھا - اسمیں جو شدت انکار و بریّت پائی جاتی ہے ' وہ میرے عقیدے میں اپنے اندر ایک سخت کمزوری اور مرعوبیت رکھتی ہے - اگر کوئی چیز سیاسی حیثیت سے غلط بھی ہو ' تو اسکی غلطی کا اعتراف صرف ضروری اور بقدر کفایت لفظوں میں کردینا چاہیے - اعتراف میں تشدد و اغراق ہی سے ہماری تمام کمزوریوں کی بنیاد پڑتی ہے ' اور یہ ایسی بات ہے ' جس کو اوروں سے بہتر خود مولانا سمجھتے ہیں - تعجب ہے کہ اس معاملے میں کیوں انسے ایسے صریح غلطیاں ہوگئیں ؟

(۲)

بحث کا یہ پہلو سب سے زیادہ توجہ طلب ہے ' اور اس وقت تک جس قدر مضامین لکھے گئے ہیں ' متعجب ہوں کہ کسی نے اس پہلو پر نظر نہیں ڈالی -

جو مضامین مخالفت میں لکھے گئے ہیں ' انکی نسبت حسن ظن کا سد باب ہوجاتا ہے ' جب سونچا جاے کہ کیوں اس پہلو کو کہ نقطۂ معاملۂ یعنے مولوی عبد الکریم کیلیے اصل مسئلہ تھا ' بالکل پبلک کی نظروں سے پوشیدہ رکھا گیا ؟

پھر ساتھہ ہی اسکے جب دیکھا جاے کہ جن لوگوں نے اس معاملے میں دلچسپی لی ہے ' انکا اس بارے میں عجیب حال ہے وہ سب کچھہ گوارا کر سکتے ہیں لیکن انہیں یہ گوارا نہیں کہ اصل معاملہ پر زور دیکر ' دیگر شرکاے کار کی طرف بھی نظر اُٹھائی جاے ' اور وہ اس بارے میں اپنے کسی اندرونی جذبۂ مخفی سے اس درجہ مجبور اور لاچار ہیں کہ دیگر شرکاء کار کا نام لینا ' انکے لیے ایک نوک نشتر کی چبھن رکھتا ہے - وہ سنتے ہی بے تابانہ چیخ اٹھتے ہیں ' اور اپنے اضطراب والتہاب کو چھپا نہیں سکتے ' تو اس وقت تسلیم کر لینا پڑتا ہے کہ جو کچھہ اوپر نظر آ رہا ہے ' صرف اتنا ہی نہیں ہے ' بلکہ اسکے نیچے بھی کچھہ اور چھپا ہوا موجود ہے -

لیکن جنکو ذاتی و شخصی بغض و عناد ہے ' وہ شاید اسکے لیے کچھہ وجوہ رکھتے ہوں گے ' لیکن ہر شخص سے تو یہ امید بیجا ہے کہ وہ بھی انہی کا سا دل اپنے پہلو میں پیدا کرلیگا - مجکو بحث صرف اصل معاملے سے ہے ' اور میں مجبور ہوں کہ ہر اُس شخص کو الزام دوں ' جسکا تعلق اس سے ثابت ہو ' اور اس طرف سے بے رحمانہ آنکھیں بند کرلوں کہ کون خاک پر لوٹتا ' اور کون درد و کرب سے کراہرہا ہے ؟

یہ کیسی عجیب بات ہے کہ پہلی مجلس نے جو ایک دو روز یا ایک دو ہفتے کی سزا خود مولوی عبد الکریم کو دی تھی ' جلسہ انتظامیہ نے اسکو منسوخ کردیا - پھر مدعیان حریت و آزادی کی رگ جہاد و قتال فی سبیل اللہ پر یہ کیوں فالج گر گیا کہ ایک دن کی اپنی قرار دادہ سزا منسوخ کرکے ' چھہ ماہ کی سرکاری سزا چپ چپاتے دیدی ' اور غریب مولوی کو اسکے بعد معطل بھی کردیا ؟

ہفتۂ جنگ

۱۰ - کو ستنجی کا تار تھا کہ حکومت جبل اسود نے اپنے وکلاء متعینۂ میدورا کو اطلاع دیدی ہے کہ وہ مقررہ تاریخ پر بین القومی فوج کے سپہ سالار نائب امیر البحر کو شہر حوالہ کردیں -

۱۳ - کا روما کا تار ہے کہ بین القومی فوج میدورا میں اتر گئی - امید کیجاتی ہے کہ اتوار تک سقوطری پہنچ جائیگی -

البانیہ

پرنس بسمارک نے سچ کہا تھا : کہ " بلقان ایک کوہ آتش فشاں ہے " اور گو اسکی کسی چنگاری نے ابھی تک اتحاد دول کے تار عنکبوت میں آگ نہیں لگائی مگر ہر ہر چپہ پر خیال ہوتا ہے کہ کہیں یہیں دہانۂ آتش فشاں نہو - مسئلۂ سقوطری نے آسٹریا کا مقیاس الحرارت انتہائی درجہ تک پہنچا دیا تھا - اگر روس کی تہدید آمیز نصیحت نے عین وقت پر تدارک نہ کر لیا ہوتا تو عجب نہ تھا کہ وہ وقت آجاتا جسکے تصور سے یورپ لرز اُٹھتا ہے - مسئلۂ سقوطری گو ختم ہوگیا ہے مگر بلقان کی نزاع انگیزیاں ابھی ختم نہیں ہوئیں اور شاید عرصہ تک ختم نہ ہوں -

البانیا سے اطالیا ' آسٹریا ' اور یونان کے مصالح و اغراض وابستہ ہیں جنمیں باہم تعارض و تقارب بھی ہے ' اسلیے اس نے سقوطری کی جگہ لے لی -

یاد ہوگا کہ آسٹریا میں جب قبضۂ سقوطری کے لیے جنگی تیاریاں ہو رہی تھیں تو اطالیا کے نیم سرکاری اخبار تربیونا نے لکھا تھا : " اطالیا آسٹریا کو تنہا کارروائی نہیں کرنے دیگی بلکہ خود بھی شریک ہوگی " ممکن ہے کہ سطحی دماغوں نے اس کو شدت مودت و ائتلاف پر محمول کیا ہو ' مگر حقیقت نیوشوں کے لیے ایک صدا تھی جو تضارب اغراض و تعارض مصالح کی خبر دے رہی تھی -

۹ - مئی کو ریوٹر اس خیال کی ان پر احتیاط لفظوں میں تائید کرتا ہے " یہ یقین کیا جاتا ہے کہ اطالیا البانیا کے لیے ایک پروٹیسٹنٹ بادشاہ چاہتی ہے ' اور آسٹریا ایک کیتھولک - یہ تصادم اغراض کیا ایک جنگ وجدل کی صورت اختیار کرلیگا ؟ بہتر ہے کہ اسکے جواب کو واقعات کے لیے چھوڑدیا جائے -

خانہ جنگی

جذبۂ کشورستانی ایک سیلاب ہے جسکی حریف وہ سخت بنیاد عمارتیں بھی نہیں ہو سکتیں ' جنکو مذہب یا اخلاق کے ہاتھہ بناتے ہیں ' پس جس عمارت کی بنیاد جوش سیلاب پر ہو ' اسکی پختگی معلوم -

موجودہ اتحاد کی بنیاد " آزادی " پر تھی یا کشورستانی پر ؟ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جسکو واقعات نے نا قابل تردید طور پر طے کر دیا ہے - ایسے اتحاد کا جو حشر ہونا چاہیے تھا وہی ہوا -

اتحاد کا مشن ابھی مکمل بھی نہیں ہوا تھا کہ خانہ جنگی شروع ہو گئی اور جو تلوار اس کے نیام سے نکلی تھی اُسنے کافروں (ترکوں) سے یورپ کی زمین کو پاک کرکے ' خود پاک نزاد مسیحیوں ہی کو اپنا تختۂ مشق بنالیا !

۱۱ - مئی کا تار ہے کہ یونانیوں کی ایک کثیر تعداد مقدونیہ میں بلغاری مظالم کی شاکی ہے - اسکے بعد شکایتوں کا ایک دفتر ہے - یہ دفتر گو اس شرمناک خونچکاں مظالم نامہ کے مقابلہ میں کچھہ بھی نہیں ' جو نصرانی تیغ نے انہی مقامات پر حال میں کافروں (مسلمانوں) کے خون سے لکھا تھا مگر تاہم وہ یورپ کی انسانیت دوستی کے لیے نہایت قلق انگیز ہے ' اور یہ صرف اسلیے کہ ان مظالم کی مشق یسوع کی امت پر کی گئی ہے -

ان مظالم کے علاوہ حلفاء میں باہم معرکہ آرائیاں بھی ہوتی رہی ہیں - اس سلسلہ میں وہ معرکہ قابل ذکر ہے جو حال میں یونانیوں اور بلغاریوں میں بمقام لیفیڈا ہوا ہے - تفصیل ہنوز غیر معلوم اور نہ ایندہ توقع -

یونانی نقصانات کی تعداد ۶۰ - اور بلغاری نقصانات ۴۹ - بیان کی گئی ہے ' اور کون کہہ سکتا ہے کہ اصلیت کیا ہے ؟

مورڑ کہ دنیا نے تم سے گردن موڑ لي ہے - آہ ! آہ ! ثم آہ ! علی ما فرطتم فی جنب اللہ ! کہ اسکي صداے لا یزال و لم یزل ' آج اپنے چاھنے والوں سے کچھہ کہہ رھي ہے : فھل من مدکر :

اے وہ لوگو' کہ تم نے میرے مقدس رشتۂ عشق کے تقدیس کي تحقیر کي اور میرے طرف سے گردن موڑلي ! ! کیا تم بھول گئے کہ تم دنیا میں بے نام و نشان تھے' پر میں نے اپنے نام کي عظمت کے ساتھہ تمھارے نام کو بلند کیا - تم دنیا میں حقیر و محتاج تھے' پر میں ھي قدوس و ذوالجلال تھا کہ میں نے دنیا کي عظمتوں اور دینوي کبریائیوں کو تمھارے قدموں پر ڈالدیا تھا - تم گمراہ تھے پر میں نے تمھارا ھاتھہ پکڑا - تم فقیر تھے' پر میں نے خشکیوں اور سمندروں کی حکمرانی تمھیں بخشدي - تم جہل و بے خبري کي تاریکي میں تھے' پر میں نے تمکو پچھلوں کے علم و حکمت کا وارث ' اور آنے والوں کیلیے چراغ علم و مدنیۃ بنایا - پھر تم کو کیا ھوگیا کہ تم نے مجھکو چھوڑدیا ' اور میري محبت کے دامن قدس کي تحقیر کي ؟ وہ اور کونسا پیکر حسن و دلربائي تھا' جسکا حسن میرے جمال جہاں آرا پر غالب آگیا' اور میرے حسن کي پرستش چھوڑ کر تم نے اُسکي پایگاہ معشوقیت پر پیشاني رکھي ؟ وہ میري کائنات عالم میں میرے سوا اور کون تجلي گاہ حسن و رعنائي ھوسکتا ہے' جو مجھہ سے چھوڑاکر تمھیں اپنا مفتون و شیدا بنا لے سکتا ہے ؟ پھر بتلاؤ کہ مجھسے کٹ کر تم نے کونسا نیا رشتۂ کامراني جوڑا' اور مجھکو چھوڑ کر کیا تھا ' جو تمھیں مل گیا ؟ تم نے مجھکو چھوڑا' لیکن پھر کیا میري دنیا کی ھر قوت نے بھي تمھیں نہیں چھوڑ دیا ؟ تم میرے آگے جھک کر پھر مغرور ھوگئے' لیکن کیا یہ نہیں ھوا کہ تمام دنیا بھي تمھارے آگے مغرور ھوگئي ؟ تم نے مجھسے صلح نہ کي' پھر کیا نہیں دیکھتے کہ آج تمام دنیا تم سے جنگ کر رھي ہے ؟ جب تم میرے آگے نہیں جھکے' تو بتلاؤ کہ میري دنیا کو اپنے آگے جھکانے کے کیوں آرزومند ھو ؟ جب تم مجھسے پھر گئے تو بتلاؤ کہ میري دنیا تمسے کیوں نہ پھرجاے ؟ اے نا دانو ! اب بھي مان جاؤ کہ میرا دروازۂ رحمت و بخشش تو کبھی بھي بند نہیں - اب بھي مجھسے صلح کرلو' کہ مجھسے جنگ جاري رکھکر تم کبھي بھي کامیاب نہیں ھوسکتے - دنیا کا ھر دروازہ تم پر بند ھوسکتا ہے ' مگر میرا ھي ایک دروازہ ہے' جو صرف کھلنے کیلیے ہے' بند ھونے کیلیے نہیں ہے - تم ھزاروں مرتبہ اُس دروازے سے بھاگو' پھر بھی وہ تمھاري آمد کا منتظر ہے ! !

باز آ باز آ ! ھر آنچہ کردي' باز آ !
گر کافر و' گبر و' بت پرستی ' باز آ !
این درگہ ما درگہ نومیدي نیست
صد بار اگر توبہ شکستي ' باز آ !

عبادی الذین	اے میرے بندو' کہ تم نے میري نا فرمانیاں
سرفوا علی انفسهم	کرکے طرح طرح کے ظلم خود اپني جان اور
تقنطوا من	اپني زندگی پر کیے ھیں' گو وہ کتنے ھي
مة اللہ' ان	سخت اور غضب انگیز ھوں ' تاھم اپنے پروردگار
ہ یغفر الذنوب	کریم کي رحمت و رافت سے مایوس نہو ! !
میعا' انہ ھو	توبہ کرو اور اسکے آگے جھک جاؤ ! وہ تمھارے
غفور الرحیم	تمام قصوروں کو معاف کردیگا - وہ تو بہت
۳۹ : ۵۵)	ھي بڑا بخشدینے والا' اور مہربان ہے ! !

اے عزیزان ملت ! میں کیونکر تمھیں اپنے دل کے خونچکاں ٹکڑے دکھلاؤں' جسکے ھر ٹکڑے میں زخموں اور ناسوروں کے ھزاروں نشان ھیں ! اور پھر میں کیونکر اپنا دل تمھارے پہلو میں رکھدوں کہ تم اسی صداے الہی کو نہیں سنتے' پر میں سنتا ھوں اور کانٹوں پر لوٹتا اور آگ کے شعلوں میں تڑپتا ھوں - تم میري آواز سن سکتے ھو' پر اُس سوزش و اضطراب کے آتشکدے کو تو نہیں دیکھہ سکتے ' جو میرے اندر سلگ رھا ہے ' اور جسکے شعلے اب اسقدر بھڑک اٹھے ھیں ' کہ میں انکے دھویں کو نہیں دبا سکتا -

میں راتوں کو بستر پر لیٹتا' اور دن کو کاموں میں سرگرم رھتا ھوں لیکن مجکو میرا گم شدہ دل نہیں ملتا ہے' اور میرے کان میرے قبضے میں نہیں رھتے ! !

❋ ❋ ❋

آجکل کي گرمیوں کی راتوں میں' جبکہ ایک عالم رات کی ٹھنڈي ھواؤں کے مزے لوٹتا ' اور خواب نوشیں کي راحت فرمائیوں میں مست و بے خبر ھوتا ہے - جبکہ ابتدائي نصف رات کي چہل پہل ختم ھوجاتي' اور پچھلے پہر کا مقدس اور لاھوتي وقت شروع ھوتا ہے' تو میں اُس وقت اپنے غم کدے کے ایک کنج باغ کي سنسان اور فکر پرور تنہائی میں' عیش خواب سے مہجور' اور راحت بالش و بستر سے محروم' پڑا ھوتا ھوں - پھر تم یقین کرو کہ میں اسکو دیکھتا ھوں' جسکي روشني بجلي کی طرح شعلہ آسا' لیکن بجلي کی طرح نظروں کو خیرہ کرنے والي نہیں ھوتي - میرے کانوں میں اُسکي ایک صداے سامعہ نواز و نغمہ آسا آتي ہے' جو دریاؤں کي آھستہ رواني سے مشابہ ' یا کسي دور کي صداے ارغنون کے مانند ھوتی ہے -

میں ایک پکارنے والے کی پکار کو سنتا ھوں' جسکي نسبت نہیں کہہ سکتا کہ وہ اوپر ہے ' پر مجھے خیال ھوتا ہے کہ اوپر ہے - جبکہ وہ کہتا ہے کہ :

ھل من تائب' فتوب علیہ ؟	آج کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ میں
ھل من مستغفر' فاغفرلہ ؟	اُسکي توبہ کو قبول کروں ؟ کوئي
ھل من سائل فاعطیہ ؟ یا	طالب مغفرت ہے' کہ میں اسے
طالب الخیر اقبل ! و یا	بخشدوں ؟ کوئي مجھسے مانگنے
طالب الشر اقصر ! (۱)	والا ہے کہ میں اسے عطا کروں ؟

(۱) یہ وہ مشہور حدیث ہے' جسکو امام بخاري صحیح کے آخري حصے میں بذیل کتاب التوحید لاے ھیں' لیکن میں نے جو الفاظ لیے ھیں یہ دار قطني وغیرہ کي روایت کے ھیں - بخاري کے الفاظ یہ ھیں : عن ابي ھریرۃ : ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال : یتنزل ربنا تبارک و تعالي کل لیلۃ الی السماء الدنیا حین یبقي ثلث اللیل الاخر' فیقول : من یدعوني فاستجیب لہ من یسالني فاعطیہ' من یستغفرني فاغفر لہ "

لیکن یہ حدیث مختلف روایات اور الفاظ میں بکثرت روایت کي گئي ہے' اور اسکے الفاظ علي الخصوص نزول الی السماء الدنیا کي تفسیر و توجیہہ پر بڑي بڑي بحثیں کي گئي ھیں - بخاري کي اس روایت میں تو مطلق رات کے ثلث اخیر کا ذکر ہے ' لیکن دیگر روایات میں خصوصیت کے ساتھہ شب جمعہ کي قید بھي آئي ہے - بعض روایات میں شب جمعہ کي قید نہیں ہے مگر ثلث اخیر کي جگہ " حتی یمضي شطر اللیل " ہے -

کتب قوم میں اسپر بحثیں کي گئي ھیں کہ اللہ تعالی کے نزول سے کیا مقصود ہے ؟ حنابلہ اور عام محدثین کا (جنکو تشبہ و تجسم اور ظاھریت محض سے متہم کیا جاتا ہے و حاشا کہ وہ اس سے بري ھیں) یہ مسلک ہے کہ قرآن و حدیث کے متشابہات کو بازیچۂ تاویل و توجیہہ ھوکہ وہم بنانے کي جگہ ' بہتر سمجھتے ھیں کہ علم الہي کے حوالے کردیں ' اور حق یہ ہے کہ احوط و پرامن مسلک یہي ہے - تاھم اکثر شارحین بخاري و ائمہ فن متاخرین مثلاً امام شوکاني وغیرہ رحمہم اللہ تعالی نے صاف لکھدیا ہے کہ نزول سے مقصود تخاطب خاص ہے

[بقیہ نوٹ کے لیے صفحہ ۸ - ملاحظہ ھو]

و للاھواء رغبات و للوساس سلطـــان - فبای حدیــث بعدھــا یومنـــون ؟ ؟

فکر و جان مال تا چند ؟ اور جستجوے عیش و راحت تا بکے ؟

واعلموا ! انما اموالکم و اولادکم فتنه ' و ان الله عندہ اجر عظیم - وہ زندگي ' جسمیں اپني ملت اور اپنے خداے ملت کا کوئي حصہ نہو ' عیش زندگي نہیں ' بلکہ ایک لعنت کونین ھے :

و ما ھذہ الحیـــاۃ الـــدنیـــا ' الا لھو ولعـــب ' و ان الاخـــرۃ لھـــي الحیـــوان ' لوکانوا یـــعلـــمـــون ! (٢٩ : ٦٥)

یہ عیش نفس ' اور محض فکر جان و مال کی زندگي (جسکي بوجھل زنجیریں تم نے اپنے پانوں میں ڈالدي ھیں) کیا ھے ؟ سوا اسکے کہ ایک لھو ولعب نفسانی ھے (جسکا کوئي اثر دنیا میں باقي رھنے والا نہیں) اور اخرت کی زندگي ھي اصل زندگي ھے ' اگر تم سمجھو اور غور کرو !

کیا تم بھول گئے کہ جس متاع فاني کي خاطر چڑیوں کے طرح آشیانے بنانے ' اور چارپایوں کی طرح آذوقہ ڈھونڈھتے ھو ' وہ با ایں ھمہ شورش وکشاکش ' ایک نہ ایک دن جانے ھي والي ھے ' اور تم اسکي خاطر سب کچھہ کرسکتے ھو ' پھر اُسے روک نہیں سکتے - پھر اس سے بڑھکر اور کونسا سودا ھوسکتا ھے ' کہ ایک ایسی جانے والي رائگاں شے کو کسي کي خاطر دیکر مفت کا احسان بھي ھاتھہ اُس کے سر رکھہ دیجیے ؟

جاں بجانــاں دہ ' وگرنــہ از تــو بستـانـد اجـل
خود تو منصف باش اے دل ' ایں بکن یا آں بکن !

❦ ❦ ❦

لیکن جان دینے کي بھی بہت سي راھیں ھیں - تم ھتیلیوں پر رکھکـر سامنے آؤ تو بتـلاؤں کہ اس سب سے حقیـر ' مگـر سب سے زیادہ کام دینے والي جنس عجیب کے لٹانے کا اصلي طریقہ کیا ھے ؟ پھر صرف یہي راہ نہیں ھے کہ اپنے دشمن کی تلوار کے نیچے سرونکو کٹوادو ' بلکہ اس سے بھي بڑھکر یہ ھے کہ اپنے دوست کي تلوار کي نوک سے زخمي ھو - زخم کھانا ھی ھے تو دوست ھي کے خنجر سے کیوں نہ تڑپیں ؟ زھر کا جام پینا ھی ھے تو محبوب کے ھاتھہ سے کیوں پییں ؟ اور جان دیني ھي ھے ' تو کسی کے سر رکھکر کیوں نہ دیجیے ؟ آیا نہ شنیدي کہ عارف (ابو الخیر) چہ گفت ؟

غازي زپئے شہادت اندر تـگ و پوست
غافل کہ شہید عشق فاضل تر ازوست
در روز قیامت ایـن ' بـآں ' کے ماند ؟
کیں کشتۂ دشمن ست ' وآں کشتۂ دوست !

و من الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله ' و الله رؤف بالعبـــاد (٣٢ : ١١)

اور بعض الله کے محبوب بندے ایسے ھیں جو اپني جان تـک کو الله کي رضا جوئي کے راہ میں دیدیتے ھیں اور الله اپنے بندوں پر نہایت محبت و رافت رکھتا ھے !

❦ ❦ ❦

افسوس کہ اس دور جوش و خروش ' اور بیداري و ھشیاري میں بھي دیکھتا ھوں ' تو میرے دل کي غمگیني اور اضطراب کا سامان کہیں نظر نہیں آتا -

میں دیکھتا ھوں کہ یا تو غفلت کي سرشاریاں ھیں ' یا بیداري کي کروٹیں بھي لي ھیں تو انکھوں سے غفلت دوشیں کا خمار ابھي دور نہیں ھوا ھے - خواب غفلت کي سرشاري اور چشم نیم باز کي کروٹیں ' یہ تو دو پہلي حالتیں ھیں ' لیکن ان کے بعد ایک تیسرا گروہ بھی نظر آتا ھے ' جو بستر سے تو اٹھہ چکا ھے ' مگر منزل مقصود کے نشان سے بے خبر ھے - پس چلنا بھي چاھتا ھے ' تو خط سفر سے نا بلد ھے - احرام کعبے کا باندھتا ھے مگر قدموں کو حرم و بتکدے کي تمیز نہیں - حالانکہ اگر منزل مقصود کے نشان کو ملنا ھے ' تو صرف کعبے ھي کي راہ میں ملسکتا ھے ' اور وہ دُني نہیں ' بلکہ صرف ایک ھی ھے -

بعض لوگ کہتے ھیں کہ اگر ھم نے کوئي انجمن قائم کرلي تو ان مصائب سے نجات پا جائیں گے - بعض کہتے ھیں کہ اگر ھم نے ایک بہت بڑا فنڈ مہیا کرلیا تو ھمارا وجود اسلام ایلیے اکسیر حیات بن جاے گا - میں نے بھی مدتوں ان امور کو سونچا ھے - اسمیں شک نہیں کہ ان تدبیروں میں سے ھر تدبیر اچھی اور ضروري ھے ' پر افسوس کہ مرض کا اصلي علاج نہیں ھے - تم اپنے سے باھر انجمنوں کو ڈھونڈتے ھو مگر بد بختي یہ ھے کہ اپنے اندر کي خلوت سے بے خبر ھوگئے ھو - اسلام کي حفاظت کیلیے ایک فنڈ قائم کرنا چاھتے ھو ' تاکہ اپني جیب اسکے حوالے کردو لیکن اس سے بھي مقدم یہ ھے کہ اپنے دلوں کو اسکے سپرد کرو کہ اسکے بعد تم وہ سب کچھہ دیسکوگے ' جو دینا چاھتے ھو ' پر اسکے بغیر کوئي چیز بھي دے نہیں سکتے !

❦ ❦ ❦

لیکن میں ایک صداے مضطر ' اور ایک فریاد لرزاں ھوں ! میري آواز کبھي نہیں تھک سکتي ' کیونکہ میرا خدا اسے تھکانا نہیں چاھتا ' اور میرے آنسو کبھي نہیں تھم سکتے ' کیونکہ مدتوں کے جمع کیے ھوے سیـلاب اشـک کو اب بہنـا ھے اور بہانا ھے - **پس جسکے پاس کان ھیں ' وہ سن لے - جسکے پاس آنکھیں ھیں ' وہ دیکھہ لے - اور جسکے پاس دل ھے ' وہ جتنا تڑپ سکتا ھے تڑپ لے ' کہ آج خدا اور اسکے بندوں میں صلح و جنگ کي آخری ساعت ھے - آج روٹھے ھوے اور اسکے چاھنے والوں میں ھجر و وصال کا آخری معاملہ ھے - آج ھي کسي کا دامن اقبال ھمیشہ کیلیے خالي ھونے والا ھے ' اور کسي کي آستین امید ھمیشہ کیلیے مالامال ھونے والی ھے**

آج ھي وہ شب موعود ' اور وہ لیلۃ القدر ھے ' جبکہ محروم ھوے والے محو ھوجائیں گے اور منانے والے روٹھے ھوئے کو منالیں گے - وہ قوموں حیات و فنا کي فیصلہ کن گھڑیاں ' جبکہ ایک کو دائمي مایوسي ' دوسرے کو ھمیشہ کي امید و شاد کامي ملے گي - ایک کو دائمي ھجر عذاب الیم ' مگر دوسرے کو ھمیشہ کي بشارت لطف عمیم کي نقد ھوگي ' بہت قریب ھے کہ ظاھر ھوجاے - وہ ' جس نے ایسے ھزاروں برس پہلے ایک ایسے ھي وقت میں (سعیر) کے دامن سے اپنا رشتہ کاٹا اور (فاران) کي چوٹیوں پر اپنا چہرہ دکھلایا تھا ' اب پھر وقت ھے کہ اپنا چہرہ دکھلاتا ' اور اپنے مشتاقوں کو ڈھونڈھتا ھے - اگر نہیں دیکھہ سکتے تو آنکھوں کو تلاش کرو - پر میں دیکھتا ھوں اور مت جھٹلاؤ - اگر تم نہیں سن سکتے تو میرے کانوں سے سنو ' پر مجھسے کو

شؤون عثمانیہ

داستان خونین

یعنی مظالم وحشت کارانۂ اقوام مسیحیۂ فرنگ ، و روایات مرثقۂ شہداء جنگ و مراسلہ نگاران جرائد

(۱)

ناظرین کو یاد ہوگا کہ پچھلے دنوں قسطنطنیہ میں " مجلس دفاع ملی " کے قیام کی اطلاع الہلال کے کالموں میں دی گئی تھی -

اس مجلس نے ایک سب کمیٹی اس غرض سے بھی قائم کی تھی کہ جنگ بلقان میں جو مسیحی مظالم خونین یورپین ترکی کے مسلمانوں اور غیر محارب باشندوں پر کیے گئے ہیں ، اور جو چشم دید بیانات اور روایات موثقہ ، مراسلہ نگاران جنگ کے ذریعہ مشتہر ہوچکی ہیں ، انکو ایک رسالے کی صورت میں جمع کرکے مختلف السنۂ یورپ میں شائع کرے ، تاکہ یورپ کے ادعاء انسانیت و نوع پروری کا ایک آخری امتحان ہوجاے -

اس سب کمیٹی کی یہ مستعدی قابل تحسین ہے کہ تھوڑے ہی عرصے کے اندر اس نے اپنا کام پورا کردیا - چنانچہ پچھلی ڈاک سے ہمارے پاس شائع کردہ روانداد مظالم کا ایک نسخہ آگیا ہے جو انگریزی میں ہے ، اور بہت ضروری ہے کہ اسکا ترجمہ اردو میں شائع کردیا جاے ، تاکہ جو ہاتھ آج ماتم کیلیے اٹھے ہوے ہیں ، انکو پہلے اپنی خانماں بربادیوں کا پورا علم ہوجاے -

رسالے کے ابتدا میں سر آدم بلاک (Sir Adam Block) نے ایک مختصر اور سنجیدہ دیباچہ لکھا ہے - آج کی اشاعت میں اسکا ترجمہ شائع کرتے ہیں - اسکے بعد اصل رسالے کا مسلسل ترجمہ شائع ہوتا رہے گا ، اور پھر ایک رسالے کی شکل میں جمع کردیا جائیگا -

بہتر ہو اگر معاصر دہلی (کامریڈ) اسکو بجنسہ نقل کرنا شروع کردے - (الہلال)

— * —

اس رسالے کے دیباچہ لکھنے کی مجھسے فرمایش کی گئی ہے - اس امر کا خوف تھا کہ ملی اور جنسی عداوتیں جو گذشتہ ربع صدی میں مقدونیہ کے اندر برانگیختہ ہوئیں اور جنکا ذمہ دار صرف ترکی سوء انتظام ہی نہ تھا ، اس جنگ کے چھڑنے پر بڑھ جائیں گی - ایک بالکل نو آموز شخص بھی بلقان کی درخواست کے ناگزیر نتائج کی تلوار سے پیش بینی کرسکتا تھا -

یقیناً گذشتہ چند ماہ میں مقدونیہ کا اس سے زیادہ نقصان ہوا ، جتنا کہ سالہا سال میں ترکوں کی بری حکومت کے اندر ہوسکتا تھا -

جنگ کی خوفناکیوں پر ، جنمیں ہزارہا آدمی ہلاک ہوے ، مقدونیہ کے مسلمانوں کی علمی نابودی کا بھی اضافہ کیا گیا !

اس جنگ میں موجودہ متمدن جنگ آرائی کے مسلمہ اصول کا خیال نہیں رکھا گیا - ایسی اصول شکنی کی متمدن سلطنتوں کی جدید جنگوں میں نظیر ملنا آسان نہ ہوگا -

فاتح کا قتل و ظلم ، اور دباء کے روکنے کے نا قابل ہونا ، اسکی عزت کے لیے نتیجہ خیز نہیں ہوسکتا ، اور گو میں " مسلمانوں کی بیخکنی کی سونچی سمجھی ہوئی پالیسی " کو انکی طرف منسوب کرنا نہیں چاہتا ، مگر عملی طور پر ایسا ضرور ہوا -

حامیان بلقان افسوس کرینگے کہ بڑی حد تک انہی کے قصور کی وجہ سے اب مقدونیہ " انڈے کا ایک خالی چھلکا " اور آتش و تیغ کی برباد کی ہوئی صرف ایک ایسی زمین رہگئی ہے ، جس سے مسلم آبادی ، اسکی کاشت کرنے والی مصیبت اور تکلیف کے ساتھ بالکل نکالدی گئی ہے !

" مجلس دفاع ملی " قسطنطنیہ کی سب کمیٹی ، جس نے مظالم بلقان کی روئداد شائع کی -

جنگ اور کشور ستانی ، دونوں جائز قرار دیجا سکتی ہیں ، لیکن صرف اسی حالت میں ، کہ وہ مقبوضہ مقامات کی آبادی کے لیے خوشی اور فوائد لائیں -

یہ ممکن ہے ، مگر کسیطرح یقینی نہیں ، کہ حکام کا تغیر مقدونیہ کی مختلف عیسائی قوموں کے لیے مفید ہو ، مگر یہ امر تو نصف النہار کی طرح روشن ہے کہ جنگ مسلمان باشندوں کے حق میں مفید ہونے کے علاوہ کوئی اور چیز ہی ثابت ہوئی ، اور انکی بربادی ملک کی آیندہ سرسبزی پر ہمیشہ ایک مصیبت انگیز اثر رہیگی -

میں ایک منٹ کے لیے بھی یہ دعوی باطل نہیں کرتا کہ گذشتہ زمانے میں ترک جرموں اور زیادتیوں سے معصوم رہے ہیں ، یا گذشتہ چند ماہ میں خون ریزی کے الزام سے وہ بالکل بری تھے -

تاہم دو پیمانے اور دو بٹکھرے نہیں ہوسکتے - یورپ اور متحدہ حکومت کا وہ دباؤ ، جسکو ترکوں پر سخت سے سخت ملامت (کنڈیمنیشن) کے پاس کرنے میں بھی کبھی باک نہوا ، اس موقع پر یقیناً سخت حیرت انگیز طور پر خاموش رہا ہے -

اہل مشرق اور خصوصاً ترکوں نے ہمیشہ انگریزوں کی عزت ، اور

ہاں کوئی ہر طرف سے کٹ کر میرے طرف آنے والا ہے کہ میں اُسے آغوش میں لیلوں ؟ کوئی میرے آگے تڑپنے والا ہے کہ میں اُسے تسکین دوں ؟ کوئی میرے آگے خاک اضطراب و انابت پر لوٹنے والا ہے کہ میں اُسے اپنی گود میں اُٹھالوں ؟ یعنے کوئی ہے کہ میرا بن جانے والا ہو اور میں بھی اُسکا ہوجاوں ؟ اور کوئی ہے جو مجھے پیار کرنے والا ہو، تاکہ میں بھی اُسے پیار کروں ؟ پھر وہ کہاں ہیں، جو مجھے ڈھونڈھنے والے ہیں، اور وہ کیوں نہیں دوڑتے جو میرے لیے تشنہ ہیں ؟ میں انکے لیے، جوکہ پیاسے ہیں، پانی ہوں، اور انکے لیے، جو مایوسی سے تھک گئے ہیں، امید ہوں ! اگر تم زخم ہو تو میرے طرف آؤ کہ میں مرہم ہوں، اور اگر تم بیمار ہو تو مجکو ڈھونڈھو کہ صرف میں ہی شفا ہوں ! تم کیوں غیروں کی ٹھوکریں کھاتے ہو، اور میری اغوش محبت سے بھاگتے ہو؟ حالانکہ میں تو وہ ہوں، کہ اگر تم ایک بالشت میری طرف بڑھو، تو میں ایک ہاتھہ آگے بڑھکر تم سے ملوں - اگر تم ایک ہاتھہ میرے طرف آؤ، تو میں ایک گز آگے بڑھکر استقبال کروں - اور اگر تم چل کر میری طرف آؤ، تو میں دوڑ کر تمہاری طرف آؤں ! ! (۱) اگر تم میرے ملنے کو محبوب رکھوگے تو یاد رکھو کہ میں بھی تم سے ملنے کو محبوب رکھونگا - اور اگر تم مجھسے پھر جاؤگے تو میں بھی تم سے پھر جاؤنگا - (۱) اے طالب خیر ! تو کہاں ہے کہ میں تجھے پکار رہا ہوں - جلدی کر ! جلدی کر ! کہ یہی مانگنے کا وقت ہے - اور اے شر کے پیچھے اپنے تئیں نادانی سے کھونے والو ! اب بھی باز آجاؤ اور کمی کرو کہ یہی وقت ہے، یہی وقت ہے، اور صرف یہی وقت ہے کہ میں تم کو بچالوں ! ! "

با گنہ گاراں بگویم تا نیندازند دل
من وفاے دوست را در بے وفائی یافتم !

پس اے اخوان عزیز ! اس آواز کو سنو اور اگر نہیں سنتے تو میری ترجمانی کو مت جھٹلاؤ کہ میں سو رہا تھا لیکن اُس نے مجھکو نیند سے جگا دیا - نہو کہ غفلت سے چونک کر بھی غفلت ہی میں رہو، اور بستر سے اٹھو بھی تو بستر کی جگھہ راہ میں سرجاؤ - اُس شخص کی غفلت میں جو بستر پر پڑا ہو، اور اسمیں جو ہشیاروں کی طرح چلکر غلط راستوں میں پھنسکر رہ گیا ہو، کوئی فرق نہیں - یہ تمہارا آجکل کا اضطراب مبارک ہے - یہ تمہاری جستجوے مقصود ایک رحمت الہی ہے - یہ تمہاری امادگی اور مستعدی اُمید کا فرشتہ، اور ہمت کا پیغام ہے - مگر میری سنو اور اللہ کی پکار کی طرف سے غفلت نہ کرو - اگر سنبھلنا چاہتے ہو تو ایک ہی ہاتھہ ہے جو تمہیں سنبھال سکتا ہے - محض انجمنوں کا قائم کرلینا، ممبروں کے نام سے ایک گروہ جمع کرلینا، اور صرف روپیے کی کسی بڑی مقدار کی فراہمی پر بھروسہ کرلینا، غفلت کے بعد دوسری غفلت ہے، جو تمہیں بستر ضلالت پر ڈالدیگی، اور آخری وقت عمل ہاتھہ سے نکل جائیگا - اصلی اور ایک ہی وسیلۂ فوز و فلاح (اے دنیا میں تبدیلی چاہنے والو !) یہ ہے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو، اور احکام الہی کے اعتقاد و عمل کا عہد واثق کرکے اٹھہ کھڑے ہو - توبہ کرو توبہ کرو کہ تمہارے تمام دکھہ کی دوا صرف توبہ ہی ہے - خدا کے آگے جھکو اور اسکو پیار کرو ! اُسکو اپنے سے مناؤ کہ جب تک دوست کو اپنے سے راضی نہ کرلوگے، خواہ کتنی ہی محنت و مشقت کرو، لیکن کبھی مقبول نہوگی - وللہ در ما قال :

من لم یکن للوصال اہلاً
فکل طاعاتہ ذنوب !

میں چپ تھا، پر اب اُٹھا ہوں کہ جو سن رہا ہوں، تم کو بھی سناؤں - آؤ کہ ہم سب ملکر اسکے دروازے پر جھکیں، اور ایک " مخلص و مجاہد " جماعت الہی بن کر صرف اُسی کے ہوجائیں - اسی کی دعوت ہے، جسکی طرف بلاتا ہوں، اور صرف یہی میری بقیہ زندگی کا مقصد و وظیفہ، اور غایت جہد و عمل ہے، جسکے لیے خدا سے استقامت کا طلبگار ہوں - پس مبارک ہیں وہ، جو میری سنیں، اور خدا کی طرف بڑھیں، اور آخر کی کامیابی اُنہی کیلیے ہے -

اولئك الذین ہداہم اللہ، و اولئك ہم اولو الالباب (۳۹ : ۲۰)

[بقیہ نوٹ صفحہ ۷ کا]

جیسا کہ بعض دیگر احادیث بخاری وغیرہ میں صلوۃ عصر و فجر کی نسبت آیا ہے، اور یہی سرگروہ ارباب تاویل و اسرار، امام غزالی نے احیاء میں لکھا ہے - اصل یہ ہے کہ شب کا آخری وقت ایک مخصوص اثر و کیفیت کا وقت ہے - اور جیسا کچھہ ہے، اسکو صرف ارباب درد و حال ہی سمجھہ سکتے ہیں - میں تو کہتا ہوں کہ اگر ایک ہستی اعلی و محبوب ہے، تو وہ کب اپنے بندوں سے غافل ہے ؟ لیکن ضرور ہے کہ رات کے پچھلے پہر کی خلوت ہی میں اپنے عشاق سے مجلس راز و نیاز گرم کرے - انکی آہ و زاری سنے اور اپنی صداے امید سنائے - غیروں کیلیے دن کی ملاقاتیں ہوئی ہیں، مگر اپنوں کیلیے شب کی مخفی صحبتیں - دن آرزوؤں میں کاٹیے، مگر وصل کیلیے رات ہی کا انتظار کرنا چاہیے - یہی وہ تصفیۂ باطنی و ذہاب الی اللہ کا مقام اعلی ہے، جسکی نسبت سورۂ زمر میں فرمایا :

امن ہو قانت اناء اللیل ساجداً وقائماً یحذر الاخرۃ، و یرجوا رحمۃ ربہ، قل ہل یستوي الذین یعلمون والذین لا یعلمون ؟ (۳۹ : ۱۳)	بھلا وہ شخص جو رات کے اوقات تنہائی و خلوت میں اپنے خدا کے سامنے ہر طرف سے کٹکر جھک گیا ہے - کبھی جوش اضطراب سے اسکے آگے سجدہ میں گرجاتا ہے، کبھی اسکے آگے ہاتھہ باندھکر غلاموں اور مجرموں کی طرح کھڑا ہو جاتا ہے، کبھی آخرت کی منزلوں کے تصور سے

ڈرنے لگتا ہے، اور پھر کبھی اسکی شان کریمی و رحمت کو یاد کرکے امید وار بخشش ہوجاتا ہے - تو بتلاؤ کہ کیا ایسا شخص، اور سرشاران غفلت و حجاب، دونوں برابر ہیں ؟ اور پھر کیا صاحبان علم و گم گشتگان جہل، دونوں کا ایک ہی درجہ ہے ؟

یہ موقعہ نہیں کہ اس آیت کے متعلق کچھہ عرض کروں، لیکن یاد رہے کہ یہ ایک نہایت اہم اور بصیرت طلب آیۃ کریمہ ہے - ایک ایسے قانت و منقطع شخص کی مثال دیکر فرمایا کہ " ہل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون ؟ " غور کیجیے کہ اسکو علم و جہل سے کیا تعلق تھا ؟ اصل یہ ہے کہ جو حالت اس شخص کی بیان کی گئی ہے، وہی فی الحقیقت علم و حکمۃ حقیقیہ کا انتہائی مرتبہ ہے، اور وہی حالت ہے جسے علم کا اصلی نتیجہ یقین کرنا چاہیے - کاش البیان جلد نکلے اور میرا قلم بندش گنجایش الہلال سے آزاد ہو، کہ یہ چیزیں حاشیوں میں لکھنے کی نہیں ہیں - والامر بیدہ سبحانہ و تعالی -

---

(۱) یہ عین ترجمہ ہے اُس حدیث قدسی کا، جسکو امام بخاری نے کتاب التوحید کے باب ذکر النبي و روایتہ عن ربہ) میں سب سے پہلے بروایت شعبہ، عن قتادہ، عن انس رضی اللہ عنہم درج کیا ہے کہ : " اذا تقرب العبد الی شبراً، تقربت الیہ ذراعاً - واذا تقرب مني ذراعاً، تقربت منہ باعاً - و اذا اتاني مشیاً، " اتیتہ ہرولۃ "

ایک دوسری روایت (عن انس بن مالک عن ابي ہریرۃ) میں " باعاً " کی جگہ " بوعاً " کالفظ بھی آیا ہے -

(۱) یہ بھی ایک حدیث مشہور کا عین ترجمہ ہے، جسکو امام بخاری نے کتاب التوحید میں بروایت ابو ہریرہ درج کیا ہے کہ :

" اذا احب عبدي لقائي، احببت لقائہ - و اذا کرہ لقائي، کرہت لقائہ "

اور قران کریم بھی کہتا ہے کہ : " فاذکروني اذکرکم، و اشکروا لي و لا تکفرون " یعنے تم میرا ذکر کروگے تو میں بھی تمہیں یاد کرونگا - اللہ اللہ ! کیا شان عشق و عاشقی ہے ! ! ولنعم ما قیل في ہذ الباب :

عاشقاں ہرچند مشتاق جمال دلبرند
دلبراں بر عاشقاں از عاشقاں عاشق ترانہ

امام غزالی نے احیاء میں ایک حدیث درج کی ہے : " الا طال شوق الابرار الی لقائي، و انا الیہم لاشد شوقاً " اسکے الفاظ تو ثابت نہیں (جیسا کہ صاحب تخریج احیاء نے اعتراف کیا ہے) مگر مطلب وہی ہے -

ہے - ہم کو چاہیے کہ اس دن کو یاد رکھیں اور ہمیشہ ماتم کریں -

اس مصیبت کي عظمت کے اظہار کے لیے ہم کو چاہیے کہ علامات حزن و الم وضع کریں ' تا کہ وہ ہم کو یاد دلاتے رہیں کہ ہم کو اپنے دشمنان شرف سے بدلہ لینے کے لیے ہمیشہ تیار رہنا چاہیے -

یہ علامات حزن گو ایک عرصہ تک ہمارے زخمہاے دل کو ہرا ' اور درد و سوز کو تازہ رکھینگے ' لیکن اسکي انتہا اس پر ہوگي کہ ہم اپنے وعدوں کو پورا ' اور فرائض کو ادا کرینگے ' اور اپنے شرف کو ان داغہاے عار سے پاک کرسکینگے ' جن سے افسوس کہ وہ اسوقت آلودہ ہو رہا ہے - اور پھر اس مجد و ملک کو واپس لے سکیں گے ' جنکو ہم اسوقت کھو بیٹھے ہیں -

گو دوران سقوط میں ادرنہ کي اصلي سرگذشت کا ہم کو علم نہیں ' لیکن تا ہم ان جستہ جستہ اقوال سے جو یورپ سے ہمارے دار السلطنت میں آئے ہیں ' معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے بہادر سپاہي دشمن سے رو در رو سفید اسلحہ سے لڑے ' اور جب دشمن شہر میں داخل ہوا تو سڑکوں ' گلیوں ' بلکہ گھروں تک میں ہر ہر قدم پر لڑے ' اس درجہ کشت و خون کے بعد دشمن کو کیا ملا ؟ مٹے ہوے کھنڈر ' اجڑے ہوے گھر ' جنمیں آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے ' اور منتشر پتھر ' جن پر زمانہ کا دست ہلاکت دراز ہوچکا تھا ! !

ہم میں سے ہر شخص جانتا ہے کہ ہمارے حقیقي دشمن کون ہیں ؟ کیا صرف بلغاري ' یوناني ' اور سروي ہي ہیں ؟ اس واقعے کي سنگیني نے ہمارے دردوں کو ہمارے ضبط پر غالب کردیا ہے - پس آج ہم ایسي چیزوں کا اعلان کرتے ہیں ' جن کو ہم کل تک چھپاتے تھے - آج ہم پر واجب ہے کہ ہم علی الاعلان کہدیں کہ ان دشمنوں کے علاوہ اور دشمن بھي ہیں ' جنھوں نے سقوط ادرنہ میں مدد دي - فرانس اور روس نے پوشیدہ اور علانیہ ' دونوں طور پر ' اور (انگلستان) نے صرف پوشیدہ طور پر سقوط ادرنہ میں مدد دي - فرانس اور روس نے توپیں اور کمک تک محاصرین تک پہنچائي - اگر یہ اتحاد ثلاثہ مدد نہ دیتا ' تو کیا ممکن تھا کہ بلقان کي یہ چھوٹي چھوٹي ریاستیں ہمارے سامنے ٹھہر سکتیں ؟ ان ریاستوں کا ہمارے سامنے ٹھہرنا کیا اس امر کي کافي دلیل نہیں ' کہ فرانس اور روس ادبي اور مادي دونوں طریقوں سے ' اور انگلستان صرف ادبي صورت میں ان سلطنتوں کو مدد دیتا رہا ؟

کیا ان واقعات کے بعد بھي کوئي کہہ سکتا ہے کہ یہ جنگ صرف ریاستہاے بلقان اور عثمانیہ میں تھي ؟ نہیں ' یہ جنگ دولت عثمانیہ اور ریاستہاے بلقان میں نہ تھي ' بلکہ عثمانیہ اور اتحاد ثلاثہ میں تھي ' جو مجموعۂ انگلستان ' روس ' فرانس کا نام ہے -

ابتداء گفتگوے صلح میں ایک فریق کا خیال تھا کہ مساعي صلح میں اصلي رخنہ انداز فرانس ہے - وہ چاہتا ہے کہ سقوط ادرنہ کے بعد صلح ہو - آج ہم کہتے ہیں کہ یہی فریق حق پر تھا "

(جون ترک) فرانسیسي لکھتا ہے :

سقوط ادرنہ کي بابت دو دن سے جو منحوس افواہیں مشہور ہو رہي تھیں ' وہ صحیح ثابت ہوئیں - یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچگیا کہ یہ عظیم الشان شہر ضرب المثل مدافعت کے بعد دشمنوں کے ہاتھوں ساقط ہوگیا -

خبر رساں ایجنسیوں کے پاس آئے ہوے تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ شکري پاشا نے شہر تسلیم نہیں کیا ' اور جو کہا تھا وہي کر دکھایا - چنانچہ انھوں نے دشمنوں کے ہاتھہ شہر حوالہ کرنے پر ' اسے آگ اور لوہے کے ڈھیر میں دفن کردینے کو ترجیح دي ...... وطن مقدس شکري پاشا کي تعظیم و تکریم کا حق ادا نہیں کر سکتا - حسن رضا پاشا نے اشقودرہ ' اور اسعد پاشا نے یانیا میں بیشک قابل فخر شجاعت و اخلاص کا ثبوت دیا ہے ' لیکن مرقع ابطال میں شکري پاشا کي تصویر

باب المراسلة و المناظرہ

دعوت " البلاغ "

ایک بزرگ از رامپور

حضرت مولانا السلام علیکم - آپکے اخبار مورخہ ١٥ - جمادي الاولی میں جو ایک پر جوش مضمون اور ایک عام ندا ہے کہ (کوئي ہے جو میرے ساتھہ چلنے کے لیے طیار ہو ؟) اسکے متعلق مجھے ایک اختلاج ہے - اُسکو ظاہر کرتا ہوں - امید کہ اسکو میري نیک نیتي پر حمل کرکے بددعا نہ فرمایئے گا - یہ زمانہ چونکہ نہایت افسوں و عیاري کا زمانہ ہے - اسلیے طرح طرح کے شبہات بعض اوقات پیدا ہو جاتے ہیں - اپنے خداے عالم الصدور کو حاضر و ناظر سمجھکر سچ سچ کہیں کہ یہ جو کچھہ آپنے ارقام کیا ہے خلوص و صداقت سے کیا ہے ' یا اسمیں کوئي راز ہے ' اور کسي کي تعلیم سے کیا ہے تا کہ مسلمانوں کي حالت کا امتحان کیا جاے ' اور دیکھا جاے کہ اسوقت اسلام سے اُنکو کہاں تک تعلق اور اسلام کي حمایت کا کہاں تک خیال رکھتے ہیں ؟ اگر امر اول ہے اور خدا کرے یہي ہو ' تو آپ سب سے پہلے اپنے ساتھہ چلنے والونکي فہرست میں میرا نام درج کرلیجیے -

الہلال

یہ قومي بدبختي کي انتہا ہے کہ ہر کام کے متعلق شبہات و وساوس ہمارے دلوں میں پیدا ہوں !

ظہور حضرت مسیح کے وقت یہودیوں کي ایسي ہي حالت ہوگئي تھي - مگر سچ یہ ہے کہ شبہ کرنے والے بے قصور ہیں ' اور بد قسمتي سے ہماري حالت ہي ایسي ہوگئي ہے کہ جسقدر شبہات پیدا ہوں ' کم ہیں -

کہنے کي بات نہیں ' اور پھر کہیے تو کس کي نسبت کہئیے ؟ مگر میں اُن لوگوں سے واقف ہوں جو قوم میں مقدس علما و واعظین کي حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں - ہر آن و ہر لمحہ قال اللہ اور قال الرسول انکي زبانوں پر ہے ' یا بڑي بڑي مسجدوں کے پیش امام اور خطیب ہیں ' لیکن ان اشغال الہیہ کے ساتھہ اپنے اندروني اعمال شیطانیہ بھي جاري رکھتے ہیں ' اور جاسوسي و مخبري جیسے ملعون و خبیث مشغلۂ غداري سے انھیں باک نہیں - فلعنہم اللہ فی الدنیا و الاخرہ ' و اعد لہم عذاباً الیما !

ان حالات میں اگر بعض نادانوں کو فقیر کي نسبت یہ خیال پیدا ہوا ' تو انھیں بالکل معذور سمجھتا ہوں - اور اسقدر عرض کردینا کافي سمجھتا ہوں کہ میرے کام عام کاموں سے مختلف ہیں ' اور الحمد للہ وہ اپنے اندر اپنے نشو و نما اور تکمیل کي قوتیں اسطرح کي رکھتے ہیں ' کہ ایک بڑھنے والے درخت کي طرح بڑھیں گے ' ایک زندہ جسم کي طرح نشو و نما پائیں گے ' اور اگر خلوص و صداقت سے محروم نہیں ہیں تو انکي پرورش کرنے والا خود ہي انکي پرورش کریگا -

---

بقیہ پہلے کالم کا

دوسرے دونوں مدافعین کي تصویروں کے سروں پر آویزاں ہوگي - شکري پاشا کا عظمت ماب نام شہرت کے آسمان عظمت و شرف و احترام کا آفتاب بنکر درخشندہ ہے اور دنیا ایک نئے شخص کو دیکھہ رہي ہے ' جس نے دولت عثمانیہ کے صحیفۂ مجد میں ایک نئي آیۃ کرامت اضافہ کی ہے - اس عمل جلیل نے ہمیشہ کے لیے اس عار و شین کو مٹا دیا ' جس سے دولت عثمانیہ کا دامن شرف تسلیم سلانیک کے بعد آلودہ ہوگیا تھا "

ان پر اعتماد کیا ہے - کیونکہ وہ ایک منصف قوم مشہور هیں - مجھے خوف ہے کہ یہ یقین اب رخصت هو رها ہے -

صرف ان کمبخت واقعات کي مناسب تحقیقات' اور مجرم کي سزا پر اصرار هي کے ذریعہ سے یہ ممکن ہے کہ " نا انصافي " کا احساس شدید جو اسوقت ترکوں کے دلوں میں کھٹکرها ہے' جڑ سے اکھیڑا جاسکے -

مجھے اعتماد ہے کہ میں غلطي کر رها هوں مگر میري راے ہے کہ اگر اس طرح کے واقعات کو' جیسے کہ اس اشاعت میں شائع کیے گیے هیں' بغیر اسکے کہ ان پر توجہ اور ملامت کیجائے ' گزر جانے کا موقع دیدیا گیا ' تو همارے ' اور همارے هم زندگي مسلمان رعایا کے درمیاني تعلقات ' بالاخر ایک سنگین معاملہ هو جائیگا -

میں نے ان دریافتوں اور تفتیشوں میں حصہ نہیں لیا ہے جو اس روئداد کي اشاعت کا باعث هوئي هیں - هر تفصیل کي صحت کي بابت خواہ کتنا هي شک کیوں نہ ظاهر کیا جائے' تاهم اس امید کیلیے کافي مقدار رکھتي ہے کہ یورپ' جس نے ترکوں کي بد کاریوں کے روئداد پر نہایت آساني اور تیزي سے اعتبار کرلیا تھا ' ان واقعات کو ایک طرف نہ ڈالدیگا جواب اسکے سامنے رکھے جائینگے -

زخم رسیدہ مسلمان آبادي کے مصائب کسي طرح ختم نہیں هوے - ارخبیل کے بندرگاہ سے وهي غمگین افسانے ان فاقہ زدہ اور محتاج مهاجرین کے پہنچ رهے هیں' جنکے لیے سرمایے کي سخت ضرورت ہے - تمند ترکي حکام کوشش کر رهے هیں انکي موجودہ کوشش صرف اسلیے ہے کہ اس جگہ کے عوض ' جسکو وہ لاعلاج طور پر ضائع کر چکے هیں' گھروں کي تلاش کرنے کے لیے وہ کسی طرح ایشیاء کو چک پہنچ جائیں -

گذشتہ کي تلافي تو اب قریباً خارج از سوال ہے - مردے تو همیشہ کے لیے گئے - لیکن اگر دول یورپ میں ایک یا ایک سے زیادہ سلطنتیں ان لوگوں کي نسبت' جو ان خوفناک ایام کے بعد مہینوں زندہ رهے ' کوئي اهم دلچسپي لینے کے لیے تیار هیں' تو بڑي حد تک ماضي کي تلخي اور گذشتہ کے زخموں کو اچھا کرسکتے هیں - نیز مشرق و مغرب اور هلال و صلیب کي مصالحت کا راستہ اس سے هموار کیا جا سکتا ہے -

حادثۂ ادرنہ

(مقتبس از جرائد مختلفۂ السنۂ علیہ)

(۲)

تصریحات جرائد

انتہائي مدافعت کے بعد ادرنہ کا سقوط ایک ایسا تاریخي واقعہ ہے جو ثناء عظیم و مجد دائم کا مستحق ہے - اس دعوے کي سب سے بڑي دلیل یہ ہے کہ دنیا کے تمام اخبارات نے اس واقعہ کو حادثۂ جلیلۂ عالم قرار دیا ہے ' اور تاریخ کے ان نادر واقعات میں سے شمار کیا ہے' جن کي مثال گذشتہ صدیوں میں مشکل سے ملتي ہے -

اس سلسلہ میں هم چند عثماني اور اجنبي اخبارات کے اقوال نقل کرتے هیں :

(صباح) قسطنطنیہ لکھتا ہے :

یہ خبر پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ ادرنہ ' جس نے اپني محافظ فوج سے کئی چند زیادہ فوج کے مقابلے میں اپنے ثبات سے تمام عالم کو حیرت میں ڈالدیا تھا' بلغاریوں کے هاتھوں ساقط هوگیا - بیشک اس خبر نے همارے دلوں سے خون' اور آنکھوں سے آنسو بہاے ! !

مگر کیا کیجیے - یہ قضا و قدر کا حکم تھا جو رد نہیں کیا جا سکتا -

ادرنہ چهار شنبہ کے دن ساقط هوا -

ادرنہ کے بطل عظیم شکري پاشا نے (جنهوں نے عثماني تاریخ عسکري میں شرف عظیم کے ایک صفحۂ طلائي کا اضافہ کردیا ہے) حکومت کو ایک تار بھیجا تھا - اسمیں لکھا تھا " دشمن آگے کے استحکامات پر آگیا ہے - هماري فوج قلعہ کی طرف هٹ آئي ہے - میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ سرکاري اور فوجي عمارتوں کے ڈھانے ' توپوں کے خراب کرنے ' ذخائر کے جلانے ' اور اسي قسم کی تمام ضروري کار روائیوں کے بعد اپني زندگي کے اخیریں نفس حیات تک لڑونگا ' تاکہ اگر میں مغلوب هوں اور دشمن داخل هو جائیں' تو ان کو با عظمت ادرنہ کي جگہ محض ایک چٹیل میدان ملے ' جسمیں نہ ڈھانے کیلیے عمارتیں هوں' نہ بے حرمتي کیلیے مساجد " .

اس تار کے بعد همیں جسقدر معلومات ملي هیں' انکا سرچشمہ صوفیا ہے - ان معلومات سے قائد جلیل شکري پاشا کے اخري تار کي حرف بحرف تائید هوتي ہے - بہرنوع ابھي حقیقت حال پوشیدہ ہے کیونکہ اس بارے میں روایتیں مختلف هیں - کل یہ خبر مشہور هوئي تھي کہ شکري پاشا نے خودکشي کرلي - اسکے بعد کے تاروں نے اسکے برعکس بیان کیا - سچ یہ ہے کہ سقوط کي اصلي روداد کے لیے هم کو ابھي دو تین دن انتظار کرنا چاهیے "

(صباح) ایک دوسرے افتتاحیہ میں لکھتا ہے :

ان اخري حوادث اور ان درد انگیز مصائب کے باوجود جو سقوط ادرنہ کي بدولت هم پر نازل هوے هیں' هم اپنے آپ کو ایک معزز نام کے ذکر کے سامنے پاتے هیں' جو تا ابد محفوظ رهیگا - وہ کون ؟ غازي شکري پاشا ! ادرنہ کي مشہور مدافعت اور خوارق شہامت و حمیت' جو ایک عظیم الشان مقاومت' اور ایک حیرت انگیز ثبات کے سلسلے میں ظاهر هوے هیں' هماري آنکھوں کے سامنے مجسم کھڑے هیں ! ادرنہ نے اپنے اس شاندار کارنامے سے جیش عثماني کي تاریخ شجاعت میں ایک درخشاں اضافہ کیا ہے ' اور یہ اسلام کي معجزات بسالت کا ایک مزید روشن ثبوت ہے - شکري پاشا نے مسلمانوں کے لیے ایسا نام پیدا کیا ہے' جسکو زمانہ کبھي نہیں مٹا سکتا -

هاں ادرنہ ساقط هوگیا ' لیکن شرف عثماني بڑھگیا - اس کے دامن عزت اور رداے عظمت کا داغ مٹ گیا -

ادرنہ کي محافظ فوج لڑي' حتی کہ گلي کوچوں تک میں ! ! اور یہ تمامتر صرف ایک شخص' یعني بطل عظیم ادرنہ' شکري پاشا کي همت کي بدولت ! !

پس اے بطل عظیم تو کہاں ہے ؟ اور اے پیکر احترام و عظمت ! تجھے کیا هوا ؟ آہ ! کس کو حقیقت حال معلوم ہے !

لوگ کہتے هیں کہ سرکاري اور مذهبي عمارتوں کے ڈھانے' اور توپوں کے خراب کرنے کے بعد شکري پاشا نے دشمنوں کے دیکھنے پر خودکشي کو ترجیح دي' اور اسطرح مرحوم علمدار کي پیروي کي' کہ جب وہ ینگ چریوں کے نرغے میں گھر گئے تھے ' تو انھوں نے بھی اپنے اعدا کے دیکھنے پر موت کو ترجیح دي تھي - اگر یہ خبر صحیح ہے تو پھر بھي شکري پاشا کي کارروائي عجائب و خوارق میں شمار کیجائیگي ' اور مسلمانوں پر فرض ہے کہ جب انکا نام لیا جائے تو تعظیم کے لیے سر جھکا دیں ' اور اس بطل عظیم کے اعمال و خدمات کي اسي طرح قدر کریں ' جسطرح کہ مغربي قومیں اپنے ابطال مشاهیر کی کرتي هیں -

لیکن هم صمیم قلب سے امید کرتے هیں کہ یہ روایت غلط ثابت هوگي ' کیونکہ اسوقت وطن عزیز کو شکري پاشا ایسے مخلصوں کي سخت ضرورت ہے' جنکو اپنے وطن مقدس کي ترقي کے علاوہ اور کوئي فکر نہیں (مگر الحمد للہ کہ خودکشي کي خبر غلط ثابت هوئي)

تصویر افکار لکھتا ہے :

" بیشک سقوط ادرنہ کا دن تمام عثماني قوم کے لیے ماتم کا دن

انتقاد

نقاد

آگرہ - قیمت سالانہ ۳ - روپیہ - ایڈیٹر سید نظام الدین شاہ دلگیر -

ایک نیا ماہوار ادبی رسالہ ہے - ضخامت ۵۴ - صفحہ - کاغذ متوسط درجہ کا - چھپائی آگرہ کی مشہور ہے -

میں سمجھتا ہوں کہ یہ پرچہ مقبول ہوگا ' کیونکہ آجکل کے اخبار و رسائل کے اہل قلم اسمیں ابتدا سے مضامین لکھتے ' اور اسکی ترقی سے دلچسپی رکھتے ہیں - آگرہ جو فی الحقیقۃ عہد اسلامی کے دور عروج کا دار الخلافہ ' اور اردو کی ترقی اور نشو و نما میں بھی ایک حصۂ وافر رکھنے والا ' نیز میر و غالب کا مولد ہے ' ضرور ہے کہ اردو رسائل کی پیدائش اور نشو و نما کیلیے بھی اچھا وطن ثابت ہو -

جدید رسائل کیلیے چند مشورے

چند باتوں کا خیال رکھنا چاہیے :

(۱) موجودہ وقت صرف اسلیے ہے کہ کام کیا جاے - ہر شعبے میں صرف اسی کی ضرورت ہے - پس مختلف عنوانوں پر چند مضامین کا اکٹھا کردینا ' گو ایک رسالے کی تشکیل صوری کیلیے کافی ہو ' مگر معناً کافی نہیں - ضرورت اسکی ہے کہ آجکل نئے رسالے جو شائع ہوں ' وہ علاوہ جمع مضامین و تحشیۂ مولفانہ کے کوئی خاص مقصد بھی اپنے سامنے رکھتے ہوں - اردو زبان کی نظم و نثر میں ابھی کام کے تمام گوشے خالی ہیں -

(۲) پبلک کا مذاق ارباب صحائف و رسائل کے رحم کا طالب ہے - اب کچھہ نہ کچھہ اردو پریس کی سطح بلند ہونی چاہیے - پیشتر سے جو رسالے نکل رہے ہیں ' انکی محض تقلید کچھہ بلند نظری کی بات نہیں - ہر شخص کو اپنے کاموں کیلیے کوئی نئی بلندی ڈھونڈھنی چاہیے - سطحی اور بد مذاق مضامین کی اشاعت سے خود ارباب قلم کے سامنے پست نمونے پیش ہوتے ہیں ' اور پبلک کا ذوق سلیم زخمی ہوتا ہے - رسالوں کی ضخامت نصف کردی جاے تو حرج نہیں ' لیکن ہر طرح کے رطب و یابس سے کیا فائدہ ؟

(۳) نقاد کا صرف نمبر ۴ - میں نے دیکھا - اسمیں ایک مضمون " ریڈیم " کے عنوان سے درج ہے ' اور اسکے نیچے ایڈیٹر الہلال کا نام ہے ' حالانکہ میں نے نقاد کیلیے کوئی مضمون نہیں لکھا ' بلکہ اسکی اشاعت کی بھی خبر نہ تھی - در اصل وہ مضمون الہلال میں شائع ہوا ہے ' اور اسی سے نقل کر لیا گیا ہے - ایسی صورت میں ایڈیٹر کے نام کی جگہ الہلال کا نام درج کرنا تھا - اسکو محدثین اپنی اصطلاح میں تدلیس کہتے تھے ' اور افسوس کہ اسکی مختلف اشکال آجکل عالمگیر ہیں -

بعض لوگ ہمیشہ فریاد کرتے رہتے ہیں کہ انکے اخبارات سے مضامین بغیر حوالہ نقل کر لیے جاتے ہیں - مگر میں تو اس فریاد کو تمسخر انگیز سمجھتا ہوں - آجتک بیسیوں اخبارات نے بغیر حوالہ مضامین الہلال سے نقل کیے ' مگر میں بجاے معترض ہونے کے خوش ہوا - کیونکہ اصل شے خیالات کی اشاعت ہے - پس اگر بغیر حوالہ محض نقل کرلیا جاے تو چنداں شکایت نہیں - لیکن یہ تو نہ کیجیے کہ مضمون نقل کیا جاے اخبار سے ' اور پبلک کو یقین یہ دلایا جاے کہ اسکے ایڈیٹر نے خاص طور پر رسالے کیلیے لکھا ہے !

(۳) آجکل یہ عادت بھی عام ہے کہ لوگ کوئی کتاب لکھتے یا رسالہ نکالتے ہیں ' اور پھر اسکی نسبت ہر قلم و سیاہی سے کام لینے والا جو کچھہ لکھدیتا ہے ' کمال فخر و مباہات کے ساتھہ نقل کیا جاتا ہے ' اور بعض اخبار و رسائل میں تو اسکے مستقل باب رکھے جاتے ہیں ! !

لیکن میرے خیال میں یہ ایک بہت ہی چھوٹے درجے کی بات ہے ' اور اس سے انسان کی ہمت ' اور منتہاے فکر کا پیمانہ بہت ادنے ثابت ہوتا ہے - اول تو اصولاً اصل شے کام کی خوبی ہے ' اور کوئی تعریف خواہ کیسی ہی بڑے سے بڑے قلم سے نکلی ہو ' اسپر اضافہ نہیں کرسکتی - پھر یہ کونسی خوشی کی بات ہوئی کہ فلاں اخبار والے نے آپکی تعریف کردی ' اور فلاں ایڈیٹر نے کہدیا کہ بہت اچھا اور دلچسپ ہے ؟ شاید جس ملک میں مستند اقلام و افکار ' نقد و تقریظ کا فرض انجام دیتے ہوں ' وہاں انکا نقل کرنا موزوں ہو (اور وہ بھی تجارتی اغراض والوں کیلیے) مگر ابھی اردو پریس کیلیے تو یہ وقت نہیں آیا -

اپنی ہمتوں کو بلند کرو - لوگوں کی تعریف و ستایش سے ہماری سطح فکر کو بلند تر ہونا چاہیے - یہ دماغ کا افلاس ہے کہ وہ دوسرے دماغوں کے دسترخوان پر اپنے لیے غذا ڈھونڈھے - پھر وہ کون لوگ ہیں ' جنکی تعریف و ستایش پر " فخر و مباہات " کے الفاظ کا اسراف بیجا کرتے ہو ؟

المؤید ' الجریدہ ' الزہرہ ' اتحاد و ترقی ' البرہان ' المنار ' الہلال قاہرہ ' چہرہ نما ' شہاب ' تصویر افکار ' السلام ' وغیرہ وغیرہ ممالک اسلامیہ کے جرائد و رسائل نے الہلال کی نسبت جو کچھہ لکھا ہے ' میں نے تو اسکا بھی کبھی ذکر نہیں کیا -

سیکڑوں ضروری خطوط اخبار میں اسلیے نہیں شائع کرتا کہ انمیں جس طریقہ سے مجھے مخاطب کیا جاتا ہے ' اور شخصی طور پر بحث کی جاتی ہے ' اسکا میں اہل نہیں -

بعض نئی چیزیں

تاج گیسو دراز روغن

قیمت فی شیشی ۱۲ - آنہ سے ۱ - روپیہ تک - موری دروازہ - دہلی -

عورتوں کے سر میں لگانے کیلیے خوشبودار تیل آجکل بہت فروخت ہوتے ہیں - پچھلے زمانے میں جن لوگوں کو خوشبو سے زیادہ بالوں کے حجم و طول کی خواہش تھی ' وہ ادویہ کا مصالحہ کسی کم قیمت تیل میں ڈالکر استعمال کرتی تھیں ' اور تکلف کی انتہا یہ تھی کہ قنوج یا جونپور سے چمیلی کا تیل منگوا لیجیے - شعرا کو بھی زلف مشکیں ' اور گیسوے معنبر کے کھلنے پر خوشبو آتی تھی تو یاسمن ہی کی -

لیکن اب نیا مذاق گھر گھر پھیلتا جاتا ہے - اسمیں اتنی ترقی تو ابھی نہیں ہوئی کہ محض آجکل کی عطریات مائیہ پر اکتفا کرلی جاے ' جو شیشۂ حسن پروران فرنگ ہے - البتہ آجکل کے بنگالیوں نے ہندوستانی عطریات کو ملحوظ رکھکر جو بعض تیل نکالے ہیں ' انکا استعمال " عصر ترقی کی مہذب خواتین " کیلیے ایک جزو لاینفک تہذیب و ترقی سمجھا جاتا ہے -

یہ تیل کا کارخانہ بھی اسی مقصد سے کھولا گیا ہے کہ تمام ہندوستانی پھولوں کی خوشبو سے نئے قسم کے تیل بناے جائیں - صاحب کارخانہ نے نمونے کی شیشیوں کا ایک بکس بھیجدیا ہے '

مقالات

جہد حریۃ اور ایک نکتۂ لطیف

از لارڈ میکالے

(مترجمہ مولوی محمد مسلم عظیم آبادی)

گو اکثر انقلابات کی ابتدا نہایت خراب دیکھی جاتی ہے مگر قوم جب تک آزادانہ زندگی بسر نہ کرلے وہ آزادی کے صحیح استعمال سے واقف بھی نہیں ہوسکتی - انگورستانوں کے باشندے عموماً شرابی نہیں ہوتے، اور جہاں شراب نایاب ہوتی ہے، وہیں بادہ خواری کی کثرت بھی ہوتی ہے - نو آزادوں کی حالت اُس لشکر کی سی ہوتی ہے جو رائن اور زیریز میں (جہاں شراب کی کثرت پیداوار ضرب المثل ہے) خیمہ زن ہو - کہا جاتا ہے کہ جب فوجی سپاہیوں کا بے روک ٹوک ایسی نایاب اور گراں بہا وسیلۂ تعیش پر دسترس ہوتا ہے، تو بادہ خواری اُن کے آٹھوں پہر کا مشغلہ بن جاتی ہے - اُنہیں نشہ اور بدمستی کے سوا کچھہ سوجھائی نہیں دیتا - آخر رفتہ رفتہ افراط اور کثرت، تمیز اور ہوش کی آنکھوں کو کھول دیتی ہے، اور جب شراب ایک آدہ مہینہ تک روزانہ صبح و شام کی غذا ہوچکتی ہے تو وہ اپنے قیام وطن کے ایام سے بھی زیادہ کم نوش اور رو بہ اعتدال ہو جاتے ہیں - پس حریت کے آخری اور مستقل ثمر، تمیز، اعتدال اور رحم ہوتے ہیں، پر وقتی اثرات بالعموم وحشیانہ اقدام، ناسزا غلطیاں، اظہر من الشمس معاملات میں شک و اشتباہ، نہایت نازک معاملات میں خود رائی، اور بسا اوقات ہٹ دھرمی ہوا کرتے ہیں -

ایسے ہی نازک وقت میں دشمنان حریت اس کے معائب گنانے لگتے ہیں - یعنی تعمیر ابھی ادھوری ہی ہے اور وہ مچان کھول ڈالنے پر آمادہ ہیں - گرد و غبار کے اوپر سے گرنے، کوڑے کرکٹ سے اَٹے ہوئے کمرے، اور تمام مکان کی وحشت انگیز بے ترتیبی کا رونا لے بیٹھتے ہیں اور طنز سے پوچھتے ہیں کہ جس شان و شوکت اور جس امن و جمعیت کا وعدہ تھا، وہ کہاں ہے ؟ اگر ویسی ہی افسوسناک اور غلط منطق پھیل جائے تو دنیا میں کبھی کوئی نفیس مکان یا عمدہ حکومت تیار نہ ہوسکے -

اریوسٹو ایک اطالوی شاعر نے ایک پری کی کہانی لکھی ہے جو اپنے سحر کے زور سے خاص خاص زمانوں میں نہایت کریہ منظر اور زہریلی ناگن کی شکل میں نکلتی تھی - جو لوگ اس ہیئت میں اُس کو تکلیفیں پہنچاتے، وہ اُن تمام راحتوں سے محروم کردیے جاتے، جو وہ بعد کو لوگوں کو پہنچایا کرتی تھی - مگر جو لوگ باوجود اُسکی اس مکروہ صورت کے، اُس پر رحم کرتے اور حفاظت کرتے، وہ بعد کو اُن پر اپنے اصلی حسن و جمال اور دلربائی کے ساتھہ جلوہ نما ہوتی، اُن کے ساتھہ رہتی ہے - اُن کی تمام خواہشیں پوری کرتی، اُن کے گھروںکو دولت سے بھر دیتی، اور پھر عشق میں اُن کو فائز المرام، اور جنگ میں فتحمند بنا دیتی - حریت بھی ایک ایسی ہی پری ہے - بعض وقت یہ نفرت انگیز کیڑے کی شکل اختیار کرلیتی ہے، رینگتی ہے - پھنکار مارتی ہے، نیش زنی کرتی ہے - حیف ہے اُن کی قسمت پر جو بد حواسی میں اُس کا سر کچل دیں، اور مبارک ہیں وہ، جو اُس کے ذلیل اور ہیبتناک ظہور میں بھی اُس کا جوش واحترام سے خیر مقدم بجا لائیں اور پھر اسکے حسن کے زمانے میں اُس کا اجر عظیم حاصل کریں !!

تازہ حریت کے پیدا کردہ نقصانات کا ایک ہی علاج ہے - اور وہ خود حریت ہی ہے - جب کوئی قیدی پہلے پہل تنگ و تاریک تہہ خانہ سے چھوٹتا ہے، تو وہ روز روشن کی چمک برداشت نہیں کرسکتا - نہ وہ رنگوں میں تمیز کرسکتا ہے، نہ چہرے پہچان سکتا ہے - مگر اس کا علاج اُس کو پھر تہہ خانے میں بند کردینا نہیں ہے، بلکہ اُس کو آفتاب کی شعاعوں سے مانوس بنانا ہے - حق اور حریت کی تابش اُس قوم کو پہلے پہل خیرہ نظر کرکے اندھا کردے سکتی ہے، جو قید غلامی میں رہتے رہتے نیم کور ہوگئی ہو، مگر ذرا ان کی آنکھیں کھلی رہنے دو - وہ بہت جلد اس کو برداشت کرنے کے قابل ہوجائیں گے - تھوڑے ہی دنوں میں لوگ عقل سے کام لینا سیکھہ جاتے ہیں - رایوں کی پر جوش تیزی معتدل ہوجاتی ہے - متضاد خیالات مل جل کر ایک دوسرے کو صحیح کردیتے ہیں - سچائی کے منتشر عناصر باہمی لڑائی اور جد و جہد چھوڑ کر، اکھٹا ہوجاتے ہیں - اور آخرکار انہی پریشان اجزاء سے انصاف اور صلح کا نظام شکل پذیر ہوتا ہے -

ہمارے زمانے کے اکثر مدبر اس امر کو ایک مسلم الثبوت مسئلہ کی حیثیت سے پیش کردیا کرتے ہیں کہ کسی قوم کے لیے اُس وقت تک آزاد ہونا مناسب نہیں، جب تک کہ وہ اپنی حریت کے صحیح استعمال کے لائق نہ ہوجائے - یہ مقولہ اس احمق کی زبان سے زیادہ موزوں معلوم ہوگا، جو پُرانی روایت کے مطابق، پیرنا سیکھے بغیر پانی میں قدم رکھنا نہیں چاہتا تھا - پس اگر قوم حریت کے لیے اتنے دنوں تک انتظار کرے کہ پہلے حالت غلامی ہی میں پوری عاقل اور ذی ہوش بن جائے، تو اُس کو تا ابد صرف انتظار ہی کھینچنا پڑیگا - وہ دریا میں اترنے کیلیے شناوری کے سیکھنے کا انتظار کریگی، اور شناوری بغیر دریا میں اترے تا قیامت نہ آئیگی !!

[بقیہ مضمون صفحہ ١١ کا]

الہلال اغاز اشاعت سے اس وقت تک جو کچھہ کہہ رہا ہے، اور جو کچھہ کر رہا ہے، ایک صاحب بصیرت شخص کیلیے خود اُسی میں بہت سی نشانیاں ہیں - ایسی الہی نشانیاں، جو سونچیے تو آپکے ہمارے درجۂ فکر و قوت سے بہت اونچی تھیں - پس اگر سونچ سکتے ہو تو سونچو، اور سمجھہ سکتے ہو تو سمجھو - اگر سمجھہ معطل، اور وساوس و خطرات کا ہیجان ہے، تو میری طرف نہ آؤ، بلکہ خدا کی طرف متوجہ ہو، تا کہ وہ تم پر حقیقت منکشف کردے -

انسان سب کچھہ کرسکتا ہے، پر اپنی نیت اور مقصد کے کھوٹ کو چھپا نہیں سکتا - آج نہیں تو کل پیشانیاں دل کی مخبری کرینگی : وتلک الدار الاخرۃ نجعلها للذین لا یریدون فی الارض علوا و لا فسادا، والعاقبۃ للمتقین -

میرے عزیز بھائی ! معاف کرنا، اصل یہ ہے کہ تمہاری پیاس ہی سچی نہیں - اگر سچی ہوتی تو میں اگر فریب سے سراب دکھلاتا، تو تم پانی یقین کرکے بے تابانہ دوڑ اُٹھتے - ایک تین دن کے بھوکے پیاسے سے کہو کہ فلاں مقام پر روٹی بٹ رہی ہے، وہ سنتے ہی دوڑیگا - اسکی بھوک اور پیاس اسکی مہلت ہی نہ دیگی کہ اصول روایت و درایت اور قیاس و تحقیق سے اس خبر کو پہلے جانچ لے - (عرفی) نے اس نکتے کو سمجھا تھا :

زنقص تشنہ لبی داں، بعقل خویش مناز
دلت فریب گر از جلوۂ سراب نخورد

بھائی ! میں نے پانی کی صدا بلند کی ہے - اور مجبور ہوکر کی ہے جبکہ کسی طرف سے صدا نہیں اُٹھی - پس جسکو پیاس ہوگی خود بخود دوڑیگا، اور جسکو نہوگی وہ دانشمندانہ تحقیقات، اور عافیت بینی کی تفتیشات و تذبذب میں رہیگا - واللہ یعلم سری وعلانیتی، وہو علی ما اقول شہید !

مراسلہ
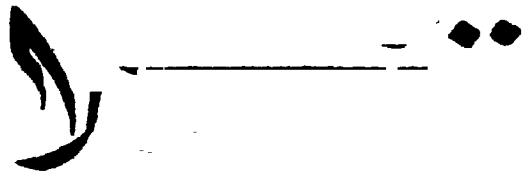
اختلال دولۂ عثمانیہ

اور

مصائب اسلامي

جناب وزارت ' موجودہ عثماني حکومت ' مرکز اسلامي ' اور قرض حسنہ کي نسبت

از جناب مولانا نجم الدين احمد صاحب پنشنر ڈپٹي کلکٹر۔ کلکتہ

حضرت مولانا - السلام علیکم - مضمون بعنوان بالا بقلم مسٹر احتشام الحق نظر سے گذرا - اُسے بار بار پڑھا اور سونچتا رہا کہ " الہلال" جیسے با عظمت و موقر رسالے کا صفحہ ایسے مضمون سے کیوں سیاہ کیا گیا ؟ میرے ایک مشفق نے جو اسوقت میرے پاس موجود تھے فرمایا کہ اسکي وجہ یہ ہے کہ مولانا اپنے اخبار کے ذریعہ ہر شخص کو راے زني کا موقع دیتے ہیں گو وہ خیالات اخبار کي پالیسي کے خلاف ہي کیوں نہوں ؟ واقعي یہ آپکي فیاضي طبع تھي کہ اُسے شایع کردیا ورنہ اسکا اهل نہ تھا - آپکے گرانقدر مضامین کو اسلامي دنیا نہایت شوق اور غور سے پڑھتي ہے - مناسب تھا کہ بطریق توضیح اپني راے سے بھي " الہلال " کے ناظرین کو مطلع فرماتے -

غور سے دیکھا جاے تو اپکے نامہ نگار صاحب ' جنھوں نے اپني غلط فہمي سے لاکھوں مسلمانوں پر اپنے ہم خیال ہونیکی تہمت لگائي ہے ' درحقیقت کسي مسلمان کے همخیال نہیں - بالتشریح بحث کي ضرورت نہیں اور نہ میں یہ چاهتا ہوں کہ الہلال کے بیش بہا اوراق کو ان باتونسے پر کیا جاے - مختصراً چند سطریں آپکے نامہ نگار کے جواب میں لکھتا ہوں - امید ہے کہ الہلال میں جگہہ دیکر ممنون فرمارین -

وہ لکھتے ہیں کہ " قرق کلیسہ کے فتح کے بعد اسلام کا نام و نشان یورپ سے مٹگیا " مگر یہ کسي مسلمان کا خیال نہیں اور نہ ادرنہ کے سقوط کے بعد بھي ایسا خیال ہے - اسلام کو یورپ میں ابھي بہت کچھہ کرنا ہے - اسکے مشن کي تکمیل باقي ہے - زمانہ نے ایک ہي پلٹا کھایا ہے - دوسرے پلٹے کا انتظار ضروري ہے - گو ہم اسے نہ دیکھیں مگر آیندہ نسلیں دیکھیں گي - ترک یورپ سے نکالدیے جائیں مگر خداے واحد کے پرستارونکا سر زمین یورپ سے نام و نشان کیوں مٹنے لگا ؟ بوسینیا میں اسلامي آبادي موجود ہے - روس کي سر زمین میں بھي مسلمان آباد ہیں اور بقول حضرت ایڈیٹر المنار " سارے دنیا کے مسلمانوں سے اچھے مسلمان ہیں ' جنکي مذہبي روح ہمارے جوش سے زیادہ قوت رکھتي ہے " -

مغربي افریقہ ' جہاں کوئي اسلامي مشن پہنچا ہي نہ تھا ' کس خوشي سے اسلام قبول کر رہا ہے ؟ اشاعت اس درجہ ترقي پر ہے کہ ایک موقع پر قیصر جرمني گھبرا اوٹھا ' اور اُسکے روکنے کے وسائل پر توجہ دلائي ! لیکن :

دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست ؟

حکومت کے جانے سے اگر اسلام مٹ جاتا تو ہندوستان میں اسوقت دس کرور مسلمان نہ ہوتے اور آج مسٹر احتشام الحق بھي نہوتے - تاریخ اسلام میں ایسي شکست کوئي بڑي بات نہیں - اللہ اکبر ! کیسي کیسي برباد کن شکستوں کے بعد بھي اسلام کي شان میں کوئي ! فرق نہیں آیا ! بغداد کي سرزمین ابتک اس بات کي شاهد ہے -

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین - ان یمسسکم قرح ' فقد مس القوم قرح مثلہ ' و تلک الایام نداولها بین الناس -

آپکا نامہ نگار ترکوں کي مالي تنگي پر روتے ہوے اچانک ناظم پاشا کے قتل کو ترکونکے نفاق کا نتیجہ قرار دیتا ہے - واقعات اسکے بر عکس ہیں - جس عز و شان سے ناظم پاشا مدفون کیے گئے وہ ثابت کرتا ہے کہ پاشاے موصوف کا قتل ایک اتفاقي حادثہ تھا ' جسکا ترکوں کو بھي افسوس ہے - یہ سخت بہتان ہے کہ ترکي گورنمنٹ کا کوئي محکمہ عام خرابي نظم و نسق سے آزاد نہیں - مسٹر مشیر حسین قدوائي کا وہ خط جو بطریق چشم دید واقعہ کے کچھہ عرصہ ہوا پانیر میں شایع ہوا تھا ' ظاہر کرتا ہے کے ترکي محکمہ کا انتظام قابل تحسین اور یورپین سپاہیوں کي شکایتیں بالکل غلط ہیں - پروفیسر (وامبري) جو ترکوں کے باب میں ایک زبردست سند مانا گیا ہے ' ترکوں کي ترقي پر بحث کرتے ہوے کہتا ہے کہ پارلیمنٹ کے افتتاح سے ترکونکو بہت فائدہ پہونچا - ترک ہر طرح سے اپني ترقي کے لیے کوشاں ہیں لیکن آئے دن یورپ کي دست اندازي سے انکو موقعہ نہیں ملتا کہ ترقي کے زینہ پر پاؤں رکھہ سکیں - تاهم اس تھوڑے عرصہ میں جو کچھہ کر دکھا یا ہے ' (بقول موسیو لوتي کے) یورپ کے لیے ایک سبق ہے ' اور مسٹر بلنٹ (مدیر اجپت) کے قول کے مطابق تمدن کا تقاضا ہے کہ یورپ اسمیں ترکونکي مدد کرے - افسوس ! مدد کے بدلے ترکونکو مٹانے کے لیے سارے عیسائي دنیا ملگئي ہے اور شک ہے کہ ترکونکو ایشیا میں بھي چین لینے دیگي - چنانچہ ماہ گذشتہ کے (Nineteenth Century and after) میں سرهاري - جونسٹن ترکونکي آیندہ زندگي پر بحث کرتے ہوے یہ منصوبہ ظاہر کرتا ہے کہ سائپرس ' سینا ' اور مصر انگریزوں کو دیدیا جاے ' شام اور لبنان فرانس کے زیر اثر ہو - شام و میڈیا ایک یہودي سلطنت بنا دي جاے - عرب خود مختار ہو طرابزون اور ارمنیا روس کے ماتحت ہو - روڈوسٹو اٹلي کو دیدیا جاے - اور باقي حصہ (بشرطیکہ کچھہ بچے) سلطان کے لیے چھوڑ دیا جاے - مگر یہاں بھي بیروني معاملات جرمني کے سپرد ہونگے !

ایسي حالت میں اطمینان کب ہو سکتا ہے ؟ تعجب تو یہ ہے کہ قوم فروش مسلمان بجاے همدردي کے ' الزامات کا بوچھاڑ ترکوں پر کر رہے ہیں - ترکونکا یہ عزم ' کہ ایک انچ زمین بھي بغیر لڑے نہ چھوڑینگے ' قابل تحسین ہے - اور وہ جبتک اس بات پر ثابت قدم ہیں ' اسوقت تک ہر دیانت دار مسلمان کے لیے فرض و لازم ہے کہ انکي همدردي وتائید کو اپنا وظیفۂ دیني و ملي یقین کرے -

جب آپکا نامہ نگار مقاطعہ پر بحث کرتا ہے اور بعض سر برآوردہ اسلامي اخباروں میں اس امر کي تحریک پر تعجب کرتا ہے تو مجھے اسکے تعجب پر بے اختیار هنسي آتي ہے - آپ فرماتے ہیں :

" ممکن ہے کہ بعض امراء قوم بعض اشیاء یورپ کا استعمال چھوڑ دیں مگر اس سے یورپ کیا صدمہ محسوس کریگا ؟ کام وہ کرنا چاهیے جو ممکن ہو " مقاطعہ کي ضرورت ہے کہ نہیں ؟ یہ بات اب مان لیگئي ہے کہ ہندوستان میں صنعت و حرفت کي ترقي ہوني چاهیے اور اسکي کامیابي کي صورت یہي ہے کہ ہم یورپ کي ساخت کي چیزیں خریدنا چھوڑ دیں - لارڈ منٹو نے تعلیم صنعت و حرفت

جنمیں متعدد قسم اور خوشبو کے تیل هیں ' اور اسمیں شک نہیں که خوشبو هر شیشي کي اپنے حال پر شاهد ہے - علاوہ خوشبو کے لیبل پر ظاهر کیا گیا ہے که مقوي دماغ ' اور بالوں کي مضبوطي اور افزایش کا ذریعه ہے - جناب حاذق الملک نے اسکي خوبیوں کا اعتراف کیا ہے اور بعض دیگر حضرات کي سندات بھي موجود هیں - پس ضرور ہے که اسکي تصدیق کي جاے -

رهي خود اپني راے ' تو صاحب کارخانه نے تیل تو بھیجدیا لیکن تجربۂ ذاتي کیلیے سر و بال کہاں سے لاوں ؟

دماغ عطر پیراهن نہیں ہے
غم آوارگي هاے صبا کیا ؟

کلکته کے کارخانوں کا تیل بکثرت فروخت هوتا ہے - لیکن بہتر هوگا که لوگ اس نئے کارخانے کي همت افزائي کریں - شاید اس جامعیت سے تمام پھولوں کے تیل اور کسي کارخانے میں نہیں بنتے اور پھر اسقدر ارزاني بھي نہیں - یورپ کے موجودہ اصول تجارت و تنظیم و ترتیب کے ساتھه ملک میں اس طرح کے کارخانوں کا کھلنا یقیناً هماري همت افزائي کا مستحق ہے -

ترکي کے کارخانے کي ٹوپیاں

شیخ سلطان محمد صاحب - هوشیار پور - جالندهر

ترکي ٹوپیوں کا استعمال اب اس درجه بڑهگیا ہے که کچھه عرصے کے بعد یه بھي هندوستان کي ایک مخصوص و وسیع تجارت سمجھي جائیگي ' مگر یورپ نے صرف همارے اجسام و افکار هي کو غلام نہیں بنایا ہے ' بلکه هماري ضروریات اور مایحتاج پر بھي اسي کي حکومت ہے !

یه کیسي بد بختي ہے که جو چیز ترکوں کے لباس کا جزو لاینفک هو ' وہ اٹلي اور آسٹریا سے لي جاے !

میري معلومات ترکي میں کسي ایسے کارخانے کے وجود سے همیشه بے خبر رهي ' جہاں عمدہ ترکي ٹوپیاں بنتي هوں - سلطان عبد الحمید نے ایک کارخانه قائم کیا تھا مگر معمولي ٹوپیوں کا ' جو صرف سپاهیوں کے کام آتي تھیں ' یا خستۂ خانۂ همایوني کے یتیم بچوں کو دي جاتي تھیں -

پچھلے دنوں جب اطالي مصنوعات سے نفرت کے جذبات لوگوں میں پھیلے ' تو اکثر لوگوں کو خاص ترکي کے کارخانے کي بني هوئي ٹوپیوں کي تلاش هوئي - شیخ صاحب نے اسي زمانے سے خط و کتابت شروع کردي تھي - اب انکو ایک کارخانے سے انتظام کا موقعه ملگیا ہے ' اور انکا بیان ہے که جو ٹوپیاں انکے اسٹاک میں آگئي هیں ' وہ خاص قسطنطنیه کے ایک کارخانے کي بني هوئي هیں -

اگر یه بات ہے ' تو واقعي انھوں نے نه صرف ایک عمدہ تجارت کا دروازہ کھولا ' جسکے فریقین تجارت مسلمان هیں ' بلکه ایک وقت کي نہایت ضروري خدمت انجام دي -

ایک ٹوپي انھوں نے بطور نمونے کے بھیجدي ہے -

ترکي ٹوپیوں کا میں صاحب تجربۂ و نقاد نہیں ' کیونکه کبھي اوڑهنے کا اتفاق نہیں هوا ' لیکن بظاهر انکي عمدگي کیلیے یه امور ضروري نظر آتے هیں که اندر کپڑے کي بناوٹ نہو ' کاتیے تو بالکل بانات کي سي اندروني ساخت نکلے ' قماش نرم هو ' اور دبازت زیادہ نہو ' سطح کي پشمینه دار جلد بالکل مسطح اور مثل ریشم کے هو -

کرسٹي کي پانچ روپیه اور اس سے زیادہ قیمت کي ٹوپیاں ایسي هي هوتي هیں - اور آسٹریا سے بہتر شاید کہیں نہیں بنتي - اس ٹوپي کي قیمت ۲ - روپیه ہے - اسلیے اسکا درجه متوسط قیمت سے بھي گرا هوا ہے - اس قیمت کے لحاظ سے اوصاف بالا جس درجه هونا چاهئیں ' اسمیں موجود هیں -

البته اسکی رنگت زیادہ سرخي مائل ہے اور اچھي رنگت کسي قدر سیاهي مائل هوتي ہے - لیکن انکا بیان ہے که هر رنگت کي انکے هاں آگئي هیں -

پس اگر یه واقعي ترکي کے کسي کارخانے کي بني هوئي ہے تو اس قیمت میں غیر عثماني ٹوپیوں سے کسي طرح بري نہیں ' اور اگر بري بھي هوتیں تو بھي لوگوں کو کسي قدر ایثار سے کام لیکر اسي کو ترجیح دینا تھا -

امید ہے که شیخ صاحب نے اسکا اطمینان کرلیا هوگا که یه واقعي ترکي کے کارخانے کی بني هوئي هیں -

البته ایک امر قابل توجه ہے - بمبئي اور کلکته کی طرح ٹوپیوں کے قالب اور مقامات میں رائج نہیں ' اور عمدہ ترکي ٹوپي بغیر قالب پر چڑهی هوئي آتي ہے - جو لوگ منگوائیں گے وہ قالب پر چڑهانے کا کیا بندوبست کرینگے ؟ بہتر هو اگر ایک قالب بھي منگوا لیا جاے ' اور اسپر چڑها کر اور بکس میں رکھکر خریداروں کے پاس بھیجا جاے - کلکته میں قالب پر چڑهانے کي اجرت ایک آنه ' اور دهلائي کے دو آنه لیتے هیں - کچھه حرج نہیں که قیمت میں ایک آنے کا اضافه کردیا جاے -

توحید

چهاوني میرٹھه - قیمت سالانه - ۳ - روپیه - اڈیٹر خواجه حسن نظامي دهلوي

خواجه صاحب کے مضامین نہایت کثرت سے مختلف اخبارات و رسائل میں نکلتے رہے هیں ' اسلیے مزید تقریب کي ضرورت نہیں -

یه اخبار حال میں میرٹھه سے شایع هوا ہے ' اور بہترین نام ہے ' جو اختیار کیا گیا ہے - کاغذ نہایت اچھا - ڈیمائي سائز کي پوري نصف تقطیع پر نکلتا ہے ' اور لکھائي چھپائي اتني اچھي ہے جو هفته وار اخبارات میں کم دیکھي گئي ہے - ان حالات کے ساتھه قیمت یقیناً ارزاں ہے -

میرٹھه ایک ممتاز شہر ہے - وهاں سے آجکل کوئي اخبار نہیں نکلتا تھا - یه بہت ضروري ہے که کم از کم هر شہر سے ایک دو اردو کے اخبار جاري هوں -

امید ہے که اس نئے اخبار کو ترقي و ثبات کے وسائل بہت جلد حاصل هوجائیں گے -

الهلال کی ایجنسی

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتی ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهلال پہلا رساله ہے ' جو باوجود هفته وار هونے کے ' روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں ' تو اپنے شہر کیلیے اسکے ایجنٹ بن جائیے -

مراسلۂ آستانہ

اولین هئیۃ هلال احمر هندیہ

مسٹر سید حسن عابد جعفری آنریری سکریٹری اولین هلال احمر هندوستان قسطنطنیہ

یہ چند سطور پبلک کی اطلاع کی غرض سے ارسال خدمت هیں - براہ کرم ان کو اپنے اخبار میں جگہ عنایت فرمائیگا -

مجھکو افسوس ہے کہ چند هندوستانی اخبارات و نیز چند دیگر حضرات نے " غریب مسلمانان بمبئی کے طبی مشن " کو " اول هندوستان هلال احمر " کے نام سے مخاطب کیا ہے - میں اِس ناجایز پالیسی کی تردید پہلے کرچکا هوں لیکن مجھے خوف ہے کہ هندوستان کے بعض مسلمان ابھی تک پورے حالات سے مطلع نہیں هوے هیں - لہذا میں دوبارہ اطلاع دیتا هوں -

" غریب مسلمانان بمبئی کا طبی مشن " همارے طبی مشن کے بعد قسطنطنیہ میں وارد هوا ' اور هم سے کئی هفتوں کے بعد اُس نے کام شروع کیا - همارا مشن جسکا نام " اول هندوستان هلال احمر " ہے ' لندن سے آیا - اِس کے بانی مسٹر سید محمد حسین - بی - اے - (آکسن) هیں - اور ڈائرکٹر مسٹر سید آل عمران جینیز کالج (اکسفورڈ) هیں - همارے مشن نے حیدر پاشا خستہ خانہ میں کامیابی کے ساتھ خدمات انجام دیں - اور هم کو عثمانی هلال احمر نے " برنجی هندوستان هلال احمر هیئتی " کا نام دیا ہے اور تمام خط وکتابت میں اسی نام کا همیشہ لحاظ رکھا ہے - علاوہ ازیں ترکی اخبارات ' و نیز سرکاری و نیم سرکاری کاغذات ' و رجسٹر وغیرہ وغیرہ میں بھی انھی اصول پر کارروائیاں عمل میں آئی هیں : ایسی صورت میں اگر کوئی طبی مشن اِس بات کا دعوی کرے کہ وہ " برنجی (١) هندوستان هلال احمر هیئتی " ہے ' تو بالکل غلط هوگا - اور هم کو مجبوراً ایسے مشن کے خلاف قانونی کارروائی کرنی پڑیگی -

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ همارے مشن نے نام و نمود کی خواهش کبھی نہ کی - هم هندوستانی طالب علم انگلستان کی درسگاہ آکسفورڈ میں مقیم تھے - لیکن ترکی کے مصایب کی کیفیت سے بیتاب هوکر ' اور اپنی تعلیم و جملہ دنیاوی خواهشات پر لعنت بھیجکر خدمت اسلام کی خاطر قسطنطنیہ میں آے ' اور مجھے اس امر سے مسرت ہے کہ همارا مشن کا نمبر اول رها - هم نے زمانۂ قیام استنبول میں کسی سے اپنی اِمداد نہ چاهی ' اور نہ اپنی مقاصد کے انجام دینے کے لیے دست سوال دراز کیا - جو کچھہ بھی هم مسلمان طالب علموں سے ممکن تھا ' وہ هم نے اپنے ذاتی روپیہ سے کیا ' اور ترک مجروحین کی خدمت میں حتی الوسع کوشش کی - اگر میں اپنے مشن کے پورے حالات سے اطلاع دوں تو مضمون نہایت طولانی هو جائیگا - میں عنقریب اپنے مشن کی رپورٹ شایع کرونگا ' اُس کے ذریعہ مفصل حالات پبلک تک پہونچ جائیں گے -

مقام شرم و حیرت ہے کہ بعض مسلمان اخبار اور بعض هم وطن مسلمان هماری خدمات کا اعتراف کرنا بھی عار سمجھتے هیں اور بجاے اظہار مسرت کے زهر آلود نا پاک نگاهوں سے هماری کوششوں کو دیکھتے هیں - مجھکو ان باتوں کے لکھنے کی ضرورت نہ تھی ' لیکن سخت نا انصافی هوگی اگر میں اپنے مشن اور اپنی شیر دل نوجوان مسلمان ممبروں کے حقوق کو نظر انداز کردوں - جن حضرات کو طبی مشن کے بنانے اور بھیجنے کا تجربہ ہے ' وہ خوب جانتے هیں کہ اِس سے زیادہ دشوار اور همت آزما کام کم هوے هیں اور ایسی خدمات عموما پبلک چندوں کے ذریعہ سے انجام دی جاتی هیں - لیکن یہ فخر صرف " برنجی هندوستان هلال احمر " هی کو حاصل ہے کہ سب سے پہلا هندوستانی مشن ہے اور محض چند نوجوانوں کے سرمایہ سے بنا ہے ' اور پھر ان نوجوانوں نے صرف روپیہ هی سے اِمداد نہ کی ' بلکہ خود استنبول آئے اور مجروحین کے علاج و تیمارداری میں همہ تن مصروف رہے !!

مسلمان متعلمین انگلستان کی " هئیۃ طبیۂ هلال احمر "

نواب سید محمد حسین - بی - اے - آکسن (حیدر آباد دکن) - ڈاکٹر عبد الخالق سایم (قاهرہ) :
سید حسن عابد جعفری (آگرہ) - مسٹر عبد الحق (حیدر آباد) - مسٹر آل امام (نگینہ) - :

اگرچہ همارے دل مصائب اسلامیہ و نیز تکالیف مجروحین کے باعث غم سے چور هیں اور هم سر بکف خدمت اسلام کے لیے تیار هیں ' اور انشاء اللہ تا دم آخر رهیں گے ' لیکن یہ تو همیں کسی طرح منظور نہیں کہ همارے هی هم مذهب اور همارے هی هم وطن همارے کوششوں پر خاک ڈالیں اور شرمناک طریقہ پر همارے اول هونیکے فخر جائز کو هم سے چھیننے کی کوشش کریں ! هم کسی صلے یا انعام کے خواهش مند نہیں هیں - هم کسی عزت مزید یا اقتدار کے حاجت مند نہیں هیں - هم مسلمان هیں ' هماری محنتوں اور کاوشوں کا نعم البدل صرف رضاء الہی ہے (بس اسی کو پیش نظر رکھیے - الہلال)

(١) " برنجی " ترکی زبان میں فارسی کے " نخستین " کے معنی میں آتا ہے - یعنی " پہلا " (الہلال)

پر بہت زور دیا تھا، مگر اس بات کو نظرانداز کردیا - اسکي وجه ظاهر هے - حالانکه مقاطعه و ملکي صنعت و حرفت کا ترقي پانا ایک دوسرے کے ساتھه لازم و ملزوم هے - سر جیمس مسٹن نے گورکھه پور کي اسپیچ میں فرمایا تھا که مقاطعه کے خلاف میري جتني قوت هے میں صرف کرونگا، لیکن ایسي بے معني باتیں تو اکثر سننے میں آتی هیں - مدعا میرے لکھنے کا یه هے که باشندگان یورپ پر اسکا کیا اثر پڑ رها هے اور اسکي کامیابي انکي بربادي کا باعث هے یا نہیں ؟ مسٹر احتشام الحق اگر کلکتے میں هوتے تو انکو میں دکھلاتا که یہاں کے "دو لکھي سیل" بند هو جانیسے مانچسٹر اور لنکا شایر کے کارخانے دو هفته تک بند رهے - دنیا میں هر کام ممکن هے، لیکن کوشش شرط هے - ایک چیز جو چین کے لیے کامیاب هو، ترکوں کے لیے کارگر هو - وه هندوستان میں کیوں نہیں مفید هوگي ؟ شاید یه خیال گذرتا هو که گورنمنٹ اِسے روکیگي ' لیکن یه اسیوقت ممکن هے ' جبکه اسکي عملي تائید میں بے عنواني کیجاوے' اور وه موجب خلل رفاه عام و نظم و امن هو - میرے دلکو کوئي نہیں بدلسکتا - اگر میں دیسي چیزوں کو لوں اور یوروپین ساخت کي چیزیں نه لوں ' تو اس سے سرکار بہادر کیوں ناراض هوگي ؟ بهر کیف میں مسٹر موصوف سے فقط یہي سننا چاهتا هوں که اگر مقاطعه ممکن هے تو وه اسکے حامي هیں یا نہیں ؟ امرا اس کام کو شروع کریں - عوام الناس ضرور متابعت کرینگے -

اسکے بعد آپکا نامه نگار (قرض حسنه) پر بحث کرتے هوے' یوں رقمطراز هے که " میري راے ڈانوا ڈول هے " ...... اسکي وجه یه هے که انتظام سلطنت قابل تحسین نہیں " اور " وه روپیه بعض غدار اهلکاران سلطنت کے پرائیوٹ خزانے میں پهونچ جائیگا اور انکے لیے مزید عیش و عشرت کا سامان مهیا کرے گا " اور شکست کي وجه یه هے که " ترک مزے سے میٹھي نیند سو رهے تھے " -

بریں عقل و دانش بباید گریست

آپکا نامه نگار اگر (Capital) " کیپٹل " کا H. E. " " اي - ایچ " نهو تو کم سے کم اسکا هم خیال معلوم هوتا هے - ترکي انتظام سلطنت پر میں اوپر بحث کر چکا هوں اور زیاده لکھنے کي ضرورت نہیں ' لیکن دوسرے امر کي نسبت مجھے صرف یه کہنا هے که کیا اُنکا کانشنس ایسے بہتان عظیم کے لکھنے سے مانع نهوا ؟ وه ترکي سلطنت ' جو که آئے دن دشمنوں کے شکنجوں میں پھنسي هوئي هے - وه ترکي سلطنت ' جسے چاندي کي زنجیروں میں دشمنوں نے جکڑلیا هے - وه ' جسے ایک منٹ کي فرصت بھي نہیں دي جاتي که اپني حالت کو درست کرے - وه ' جو حفظ اسلام کے لیے اپني رعایا کي خون کي ندیاں بہا رهي هے' اور وه آخري دولة اسلامیه ' جسکے فرزند تمام دشمنان اِسلام کے مقابلے میں تنہا سینه سپر هیں اور اپني جان و مال کو قربان کر رهے هیں ' کیا هندوستان کے چند لاکھه روپیه کو غصب کرلیں گے ؟ حیف صد حیف مسٹر موصوف کي سمجھه پر - وه في الحقیقت اپنے دل میں اسلام کا کچھه درد رکھتے تو انکے قلم سے ایسي بات هرگز نه نکلتي - قرض دینا همارا فرض هے - حساب لینا خدا کے هاتھه میں - همیں اسکي پروا هي نہیں که روپیه کیسے خرچ هو؟ هم کو تو اپنا فرض ادا کرنا چاهیے -

" ترک میٹھي نیند سو رهے تھے " - کاش یہي هوتا که ترکونکو تھوڑے عرصه تک میٹھي نیند سو لینے دیا جاتا ' تو آج یه نتیجه نه نکلتا - انکو تو صدیوں سے ایک لمحه کي بھي راحت نصیب نہیں -

آخر نامه نگار موصوف سلطان المعظم کي خلافت پر شک کرتا هے اور پوچھتا هے اور وه بھي نہایت پر معني سادگي اور بھولے پن سے که "کیا یه صحیح هے که قسطنطنیه عرش خلافت هے اور سلطان روم خلیفة المسلمین هیں ؟ کیونکه خلافت صرف تیس برس تک قایم رهي " لیکن میں یه کہنے کیلیے مجبور هوں که نامه نگار موصوف غلط فهمي میں مبتلا هے - وه خلیفة الرسول اور امیرالمومنین کو ایک سمجھتے هیں - خلیفة الرسول کا زمانه تیس برس تک رها لیکن امیر المومنین سلاطین اسلامیه کو علما نے لکھا هے اور کل کا اسپر اتفاق هے - تمام اسلامي دنیا سلطان معظم کو امیر المومنین تسلیم کرتي هے اور علماء اسلام اس میں متفق الراے هیں - خطبوں میں اس نام کو دعا دي جاتي هے' اور کل خاص و عام آمین کہتے هیں - کیا (ترمذي) کي حدیث نامه نگار موصوف کي تشفي کے لیے کافي نہیں که من اهان سلطان الله فی الارض' اهان الله ؟ سلطان المعظم کو امام المسلمین کل مسلمان مانتے هیں - اور ایسا ماننا واجب هے حدیث میں وارد هے : من مات و لم یعرف امام زمانه فقد مات میتة الجاهلیة - امام مسلمانوں کا مسلمان هي هونا چاهیے - اس سے کسیکو انکار نہیں هوسکتا : ماجعل الله للکافرین علي المومنین سبیلا - پھر جب مسلمانوں کا قید امام میں رهنا طے پا چکا' تو آج سواے سلطان المعظم کے کون اسکي قابلیت رکھتا هے ' اور مستحق هوسکتا هے ؟ خادم حرمین شریفین کے سوا کسیکو نہیں پهونچتا که وه امیر المومنین یا امام المسلمین کہلاوے -

مذهبي پیرایه کے علاوه سیاسي نظر سے دیکھیے - یه زمانه نہایت نازک هے - هملوگ کسیکو اپنا خلیفه ضرور مان لیں اور رشتهٔ اتحاد قایم رکھیں ورنه کوئي مرکز سیاسي پیدا نهوگا - انکا یه بیان که " کعبه مقدس جب خدا کا گھر هے تو خدا اپنے گھر کي آپ حفاظت کرلیگا " قریب قریب اوس قسم کي گفتگو هے ' جو بني اسرائیل نے موسی علیه السلام سے کي تھي که : فاذهب انت والهك فقاتلا ' انا ههنا قاعدون !! الحمد لله که یه مسلک کسی مسلمان کا نه کبھي تھا اور نه قیامت تک هونیوالا هے - کعبه تو کعبه هے - اگر خدام کعبه پر غنیم کي زیادتي هو تو کل مسلمانوں پر واجب هے که اپني جان و مال نثار کردیں اور الله کیلیے اُتھه کھڑے هوں -

آخرمیں میں قوم کو ایسے لوگونسے متنبه کیے دیتا هوں ' کیونکه یه وه لوگ هیں جو اپني خود غرضي سے ایسے موقعه پر کچھه مضامین شایع کرکے اپني سرخروئي حاصل کرنا چاهتے هیں - جسوقت که جنگ طرابلس هوئي تو پنجاب سے بھي ایک ایسي هي صدا اُٹھي تھي -

میرے ایک دوست جو امرتسر میں تھے ' اُنھوں نے اسکي نسبت لکھا تھا :

" آپنے مسٹر ...... کا خط پانیر میں ملاحظه کیا هوگا - اسکي وجه اسکے سوا اور کچھه نہیں که مسٹر موصوف سرکاري ملازمت کے خواهاں هیں اور حال میں اُنکي درخواست مع سفارش کے گورنمنٹ کي خدمت میں جا چکي هے - " !!

اطلاع

دفتر الهلال کے ذریعه پریس کا تمام سامان ' اور لیتھو اور ٹائپ کي مشینیں ' نئي اور سکینڈ هنڈ ملسکتي هیں -

هر چیز دفتر اپني ذمه داري پر دیگا -

سردست دو مشینیں فروخت کیلیے موجود هیں :-

ایک کہتا هے که تم لڑتے جھگڑتے تھے ' مگر شکر الهي بجا لاؤ که هم نے اپني جماعت سے ایک سالار لشکر تمهیں مرحمت فرمایا - دوسرا کہتا هے که یهي تو تمهارا دسیسۂ مخفي هے - مگر یه تو بتلاؤ که جبکه آسمان کے نیچے آوارہ گرد دشت غربت و مصائب تھے ' اور لندن کے بھیجے هوے وہ خیمے ' جنکے انتظامات اور مصارف عظیمه پر تمهیں فخر و غرور تھا ' تمهارے لیے بالکل بیکار هو گئے تھے ' تو پھر اُس وقت کون تھا ' جس نے تمهارا هاتھه پکڑا ' اور اپنے خیمے دیکر ایک تاریخي کارنامۂ عظیم انجام دیا ؟

هماري بدبختي کے جو خال و خط اس شریفانه اوضاع و خصائل کے مرقع سے نمایاں هوتے هیں ' انسے قطع نظر ' صرف اسي بات کو دیکھیے که جو بد بخت و زبوں طالع قوم لاکھوں روپیه همیں اِن کاموں کیلیے بے غل و غش دیدیتي هے ' اسکے لیے یه حالات کیسے درد انگیز هونگے ؟

جب هندوستان سے مشن جا رهے تھے ' تو میرے ایک عزیز دوست نے پیشین گوئي کے لہجے میں کہا تھا : " یه بہت اچھي بات هے ' لیکن چشم تصور سے کام لیتا هوں تو اپنے تئیں قسطنطنیه کي سڑکوں پر پاتا هوں ' اور دیکھه رها هوں که هندوستاني مشنوں کے ممبر باهم دگر ایک دوسرے سے گتھے هوے هیں - منھه سے فحش و دشنام و سخط ' هاتھه حریف کي گردن پر جما هوا ' اور سر سے پیر تک خاک و گل میں آلودہ ! "

میں هنسا اور کہا که خدا نخواسته اسکي نوبت کیوں آنے لگي ؟ وقت کے جذبات اور مصائب کي حسیّات نے اب همیں بدل دیا هے -

اسمیں شک نہیں که خدا نخواسته کسي ایسي صورت کي خبر تو اب تک نہیں آئي هے اور خدا نکرے که آے ' لیکن باهم تخالف و تعاند اور چارہ جوئیے عدالت تک کے حالات تو سامنے آ گئے هیں -

(۳) خیر ' یه حالات تو اُن وفود کے هیں جو هندوستان اور انگلستان سے بلا واسطه هندوستان گئے - پھر یه آپ کو کیا هو گیا هے که آپ بھي ان بحثوں میں اپنا وقت ضائع کرنے لگے اور عدالت کي چارہ جوئي کا ذکر کرکے ' هماري بد بختیوں کو اور زیادہ درد انگیز کر دیا ؟

خدا کیلیے اب آپ ان واقعات میں اور ایک کا تو اضافه نه کیجیے - پیشتر هي سے ان مشنوں کي بدولت هماري رسوائي کا کافي سامان هو چکا هے -

(۴) میں اسکو پورے طور پر تسلیم کرتا هوں که آپ واقعي سب سے پہلے ترکي پہنچے ' اور ابھي یہانکا کوئي مشن نہیں پہنچا تھا که اپکا خط مجھے ترکي سے ملا ' لیکن اگر کوئي نادان آدمي اسکو ایک بہت بڑا تمغۂ افتخار سمجھکر آپکے سینے سے اتارنا چاهتا هے تو خود هي اتار کر پھینک دیجیے - یه کونسي دولت عظمی اور سعادت کبری هے که پھر مفلس ' اور اسکو قارون بنادیگي ؟ جانے دیجیے - آپکو بغیر بحث و تعقیب ' صرف اپنے کاموں کي ایک سنجیدہ رپورٹ شائع کردیني چاهیے اور بس ' هر شخص دیکھه لیگا - لوگوں کے پاس عقل اور سمجھه ابھي کچھه نه کچھه باقي هے -

(٥) آہ ! آپ لوگوں کے اول اور دوم هونے کو کیا سونچیں که اپني نسبت معلوم نہیں ' اب جو کچھه گذر رها هے ' یه آخري هے ' یا اپني بربادي کي پہلي قسط هے ؟

ایک ایسے نازک موقعه پر هندوستانیوں کي ایک جماعت وهاں موجود هے - اگر کام کرنا مقصود هوتا تو کیسے کیسے عظیم الشان امور انجام پاسکتے ؟ هم یہاں بیٹھے بیٹھے مضطرب هیں اور بارہ بارہ صفحوں کے خط هر ڈاک میں بھیجتے هیں - ان لوگوں کیلیے کام هوتا تو اِن بحثوں کے سونچنے کي مہلت هي نه نکلتي -

آج اگر ترکي میں هندوستان کا ایک کارکن فرد موجود هو ' تو دیکھوں که وہ کیا کچھه کر سکتا هے -

(٦) اِس وقت کي ڈاک میں " شہدال " پہنچا - اسمیں بھي آپ لوگوں کا وہ گروپ چھپ گیا هے ' جسکي ایک کاپي آپنے مجھے بھیجي هے - اسکے نیچے جس طریق پر آپکے کاموں کا ذکر کیا گیا هے وہ توصیف و تعریف میں ڈوبے هوے هیں - پس کام کیجیے اور صرف کام کیجیے - اِن بحثوں سے کچھه حاصل نہیں - مطمئن رهیے که هم لوگ آپکي خدمات کے معترف ' اور آپ لوگوں کي اس خدمت جلیل کے تہه دلسے شکر گذار و مداح هیں -

---

دعوت الهـــلال

کي اشاعـة عمومي

از جناب حکیم غلام غوث صاحب طبیب یوناني خان پور (بہاول پور)

السـلام علیکم و رحمة الله و برکاتـه -

الهـلال کي وقعت و عظمت جو لوگوں کے دلوں میں بیٹھي هوئي هے ' وہ اظهر من الشمس هے - کمال کي قدر زمانه خود بخود کرتا هے ' اور صداقت کو رحمت الهي سے بـلا واسطه نشو و نما هوتا هے - جہاں تک دیکھا جاتا هے ' الهـلال نیک نیتي اور خلوص کے ساتھه عظیم الشان کام کر رها هے ' آپ في نفسه اپنے لیے لوگوں کي ستایش کو پسند نہیں کرتے ' اور میں بھي جانتا هوں که حدیث شریف میں هے : احشوا التراب فی وجوہ المداحین - یعنے مدح کنندگان کے منه میں مٹي ڈالي جائیگي ' لیکن ساتھه هي اسکے مجھکو علم هے که حدیث شریف میں آیا هے : من لم یحمد الناس ' لم یحمد الله یعنے جو شخص آدمي کي ستایش نہیں کرتا ' خدا کي ستایش بھي نہیں کریگا -

میرے عقیدے میں الهـلال کا شکریه ادا کرنا خدا هي کا شکر بجالانا هے که اس سے عقاید صاف هونے لگے ' کفر کي آلودگي اور بدعت کا زنگ جاتا رها ' غـلامي کے جال سے نـکلنے کا احساس هوا ' جمود دفع هو گیا ' اسلامي حرارت جوش میں آئي ' اور خمود جاتا رها - فالحمد لله علی ذالـک -

الهلال کي توسیع اشاعت وغیرہ کے متعلق ارباب بصیرت کي راے اکثر نظر سے گذرا کرتي هے - جن دنوں جناب کا ارادہ روزانه الهـلال اور ماهوار البیان جاري کرنے کا ظاهر هوا تھـا ' تو ایک صاحب نے راے دي که روزانه کے ارادہ کو ملتوي کیا جائے اور البیان نـکالا جائے ' تا که آپ زیادہ مشکلات میں نه پھنسیں اور ممکن هے که کثرت اشغال سے الهـلال هفته وار پھیکا پڑ جاے - میں نے اس راے سے اتفاق کیا تھا -

ان دنوں ایک صاحب نے الهـلال کے عام کر دینے کي تحریک کي هے ' اور یه تجویز پیش کي هے که تصویر سے معرا ' معمولي کاغذ پر عام لوگوں کے لیے بھي چھپا کرے اور قیمت کم کر دي جاے ' تاکه کم استطاعت لوگ بھي فایدہ اوٹھا سکیں - گویا دو قسموں میں تقسیم هوا کرے : ایک خاص ' دوسرا عام -

افسوس هے که میں اس سے اتفاق نہیں کر سکتا - وجه یه که میرے ذهن میں یه بیٹھا هوا هے که الهـلال کي وقعت کا سبب ' معنوي خوبیوں کے ساتھه صوري حسن کا جزو لا نیفـک بھي هے - مانا که :

حاجت مشاطـه نیست روے دلارام را

لیکن ابھي ملک میں علمي مذاق نے یہاں تک ترقي نہیں کي که حقیقت شناسي کا مادہ صورت پذیر هو چلا هو - هنوز دلي دور هے -

لہذا میں اطلاع دیتا ہوں کہ "برنچ ہندوستان ہلال احمر سوسائٹی" "غریب مسلمانان بمبئی کے طبی مشن" کا نام نہیں ہے اور نہ وہ مشن اس نام کا کسیطرح حقدار ہے' جیسا کہ عثمانیہ ہلال احمر فیصلہ کرچکی ہے - علاوہ اُن زبردست شہادتوں کے جنکا بیان اوپر ہو چکا ہے' غالباً یہ بے موقع اظہار نہ ہوگا کہ پرسوں شب کو بسیم عمر پاشا افسر اعلیٰ عثمانیہ ہلال احمر نے ہماری دعوت کی تھی' اور اس میں علاوہ ڈاکٹر انصاری ڈائرکٹر آل انڈیا میڈیکل مشن - و مولوی ظفر علیخاں اڈیٹر زمیندار کے' طلعت بے - اسد پاشا - کمال عمر بے - و دیگر حکام ترکی بھی شامل تھے - اس موقع پر بھی ہم کو "برنچ ہندوستان ہلال احمر" کے نام سے مخاطب کیا گیا تھا اور طلعت بے و چند دیگر بزرگوں نے ہماری حقیر کوششوں کا اعتراف فرمایا تھا -

مجھے یقین ہے کہ میرے ہم ملک بھائیوں تک میری یہ تحریر پہنچیگی اور وہ آیندہ غلطی نہ کریں گے - ہم نے ڈاکٹر محمد حسین مدراسی ڈائرکٹر (غریب مسلمانان بمبئی مشن) کو تحریری نوٹس دے دیا ہے کہ جو نیا نام اُنھوں نے بمبئی مشن کو دینے کی کوشش کی ہے' وہ ناجایز ہے اور اس سے اُن کو احتراز کرنا چاہیے ورنہ ممکن ہے کہ معاملہ طول کھینچے - ڈاکٹر موصوف نے ہمارے نام کے فارم و نیز مہریں وغیرہ بھی تیار کرالی ہیں - اُن کو یا کسی دوسرے کو اس فعل کا کوئی حق نہیں ہے - بلکہ جہانتک مجھے معلوم ہے ڈاکٹر موصوف نے یہ حرکت بلا اجازت ٹرسٹیان بمبئی مشن کی ہے' اور بعض بیرونی اشخاص انکو اپنے اغراض شخصیہ کیلیے اس طرح کی اشاعات کی ترغیب دیتے ہیں اور خود اس مشن کے سکریٹری اور دیگر ممبر بھی انکے اس فعل کے مخالف ہیں - یہ تحریر محض بغرض اطلاع اخوان ملة شایع کی جاتی ہے - ہندوستان کے اسلامی اخبارات نقل فرمائیں تو موجب شکریہ' ورنہ شکایت بھی نہیں -

الہــــلال

ارسالیات طبیۂ ہند

اور ہماری ایک نئی قومی رسوائی

آپنے تحریر بھیجی' نیز اپنے مشن کا مرقع' دونوں شائع کردی جاتی ہیں' لیکن مجھے معذور رکھیے اگر اپنے خیالات کے اظہار سے اس موقع پر باز نہ رہسکوں کہ کوئی اواز آج میرے کانوں میں ایسی نہیں آتی' جو میرے دل مجروح کیلیے ایک نشتر زخم نہو!

(۱) آپکی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اور آپکے با ہمت پُر جوش ساتھی "مسئلۂ عجیبۂ اولیت و آخریت" کی بعض اشاعات و مساعی کی وجہ سے یہ سمجھنے لگے ہیں کہ ہندوستان میں آپ لوگوں کے اسلام پرستانہ اقدام و اعمال کی بے وقعتی کی جا رہی ہے' اور اس خیال سے بہت ملول ہیں' لیکن میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ واقعیت اسکے خلاف ہے - ہم لوگ آپکی سعی و مجاہدۃ کے مداح' اور اس جوش خدمۃ مجاہدین اسلام کے تہ دل سے معترف ہیں - جبکہ ہندوستانی متعلمین فرنگ کی نسبت برسوں سے ہماری معلومات پرغم' اور اطلاعات و نتائج یاس انگیز تھے' ہم نے مسرت و انبساط کے عالم میں سنا کہ آپ لوگ اپنے تمام اشغال کو ترک کرکے' نقصان مال و ترک راحت جسم گوارا کرکے' بغیر اعانۃ خارجی' محض اپنے جوش و ولولہ سے قسطنطنیہ پہنچے' اور خدمت گذاری اخوان مجاہدین میں مصروف ہو گئے! فجزاکم اللہ تعالیٰ عن الاسلام و المسلمین خیر الجزاء! و کثر اللہ امثالکم' و ثبت اللہ اقدامکم -

(۲) لیکن معاف فرمائیگا' میں اس امر کے سمجھنے سے بالکل قاصر ہوں کہ جو لوگ اپنے "پہلے" اور "دوسرے" ہونے کی بحث میں پڑے ہیں' اور اس کے پیچھے اپنی بہترین قواء عمل کو بے دریغ خرچ کر رہے ہیں' انکی اس سعی میں' اور اس جوش و مستعدی میں' جس نے انکو قسطنطنیہ کے شفاخانوں میں پہنچایا' کیا فرق ہے؟ ہم دیکھتے ہیں کہ جس شوق و مستعدی سے آپ' ممبران بمبئی مشن' اور ممبران ڈاکٹر انصاری مشن خدمت اسلامی میں حصہ لینے کیلیے دوڑے تھے' تقریباً اتنے ہی جوش سے بدبختانہ بحث اولیت و عدم اولیت' و ترجیح و افضلیت' و منافست و مسابقت' و باہم دگر تعاند و تباغض' و تحقیر و تفضیح و شناعت کیلیے بے تابانہ و بے اختیارانہ دوڑ رہے ہیں! پھر فرمائیے کہ ہم بدبخت' اور اپنی بد بختی کے ان مناظر شنیعۂ و محزنہ دیکھنے والے بد بخت مسلمانان ہند' کس جوش کو اپنے سامنے لائیں' اور کس کو نظر انداز کریں؟ کس کو یاد رکھیں' اور کس کو بھلادیں؟ کس کی داد دیں' اور کس پر تبرا بھیجیں؟ فاین تذہبون؟

عزیزان من! یہ کیا بد بختی ہے' جو ہم کو کسی عالم میں بھی نہیں چھوڑتی؟ اگر دشمن ہم کو زندہ رہنے کا اب مستحق نہیں سمجھتا تو کیوں اس فیصلہ پر تم برہم ہو؟ تم کیوں دنیا میں زندہ رہو' جبکہ خود تمہارے اعمال کا یہ حال ہے؟ ایک طرف تو لاکھوں فرزندان اسلام کی گردن سے خون کے فوارے بلند ہو رہے ہیں' اور دوسری طرف تم لوگوں کے حلق سے خود پرستی اور خود نمائی' غرور و ادعا' اور نمایش و مباہات کا ایک سیلاب غلیظ ہے' جو کسی طرح بند ہی نہیں ہوتا! ایک مشن جاتا ہے مگر تین تین آدمی اسکی ملکیت کے مدعی بن بیٹھتے ہیں' اور اس زور و شور سے اپنے دعاوی پیش کرتے ہیں' گویا پوری ایک صدی کی موروثی جائداد تھی جو ان فدائیان اسلام سے چھن گئی! اسکے بعد قسطنطنیہ پہنچکر' ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے ہیں' جوتیوں میں دال بٹتی ہے' اور ایک دوسرے کو الزام دیتے ہیں - پھر عین اس وقت جبکہ ایڈریا نوپل کے سقوط اور مسجد سلیم کی محرابوں کے نیچے ملاعنۂ بلغاری کے پہنچنے کی ہم خبر سنتے ہیں' یہ بشارت اسلامی بھی سننے میں آتی ہے کہ خیموں کے اندر لڑنے جھگڑنے کے بعد اب ترکی کی عدالتوں میں بھی معاملہ پہنچنے والا ہے اور ڈاکٹر انصاری کو نوٹس دیدیا گیا ہے - گویا اب تک تو شاید خیموں کے اندر باہم لڑتے جھگڑتے تھے اور پھر بھی کسی ترک افسر کے آنے کی خبر سنکر لوگ آدمی بنکر بیٹھ جاتے تھے' لیکن' اب ترکی عدالت میں علانیہ مسلمانان ہند کی عظمۃ اسلامی' اور جوش دینی' و غیرت ملی کے نمونے پیش کردیے جائیں!!

اس پر بھی بس نہیں کیا جاتا - ایک کہتا ہے کہ زیادہ نہ بولو ورنہ میں تمہارا پردہ فاش کردونگا' دوسرا کہتا ہے کہ ذرا ٹھہر جاؤ - عدالت کی بینچ کے سامنے ہو رہیگا' جو کچھ ہونے والا ہے - ایک کہتا ہے کہ میرے خیمے کے آگے ایک سرخ جھنڈا لہراتا ہے' اور یہ ایک شرف جلیل اور فوز عظیم ہے' جو بلا شرکت غیرے مجھکو حاصل ہوا - ترکوں کے غول غول آتے ہیں' اور اسکے نیچے برکت حاصل کرنے کیلیے رکوع و سجود کرتے ہیں - دوسرا کہتا ہے کہ مان لیجیے کہ یہ سچ ہے' مگر اس سے ہوتا ہی کیا ہے کہ "عمر کوئی" کی جگہ "ہندوستان کوئی" کے نام کے قرار دینے کی فتح مبین تو ہمارے ہی دست حق پرست پر ظہور میں آئی - پہلا اسپر بگڑتا ہے کہ یہ دوسری مداخلۃ بیجا اور غصب ناجائز ہے - اس واقعہ کی صداقت سے انکار نہیں' مگر یہ بھی تو ہمارے ہی صحیفۂ فتوحات آستانہ کی ایک سطر جلی ہے!!

میں جہاں تک خیال کرتا هوں الهلال کي رقعت کے اسباب صوري اور معنوي محاسن کے ساتهه ساتهه گراني قیمت بهي هے اور وہ ناگزیر هے - هرچیز جو مشکل سے هاتهه آتي هے' عزیز بهي هوتي هے -

اگر عام کردیا جائے تو بجاے اسکے که شوق سے پڑها جائے اور جلد بندهوا کر رکها جاے ' عام اخبارروں کي طرح بازار میں عطارروں کے یہاں کاغذات ردي کے نرخ پر فرروخت هونے لگے گا -

چونکه مذاق علمي نے ابهی دلوں میں جڑ نہیں پکڑي هے' سب لوگ ارزاں قیمت کیطرف جهک پڑینگے' اور یه لطف نہیں رهیگا - با اینهمه قیمت موجودہ کچهه بهي گراں نہیں هے - بلکه میرے نزدیک تو:

نرخ بالاکن که ارزاني هنوز

میري راے یه هے که الهلال کو اسي آب و تاب میں رکها جاے اور کسي قسم کي تبدیلي نه کي جائے - البته البیان کے جاري کرنے میں جلدي کیجائے - الهلال میں خبرروں اور مباحث و آراء سیاسیه کے عنوان بڑهاے جائیں - اور البیان کو تطبیق معقول و منقول اور اسلامي تاریخ اور علوم کے زندہ کرنے کیلیے وقف کردیا جائے - تقطیع چهوٹي اور موزوں کتابي هیئت میں رکهي جاے - نیز روزانه الهلال کے ارادہ کو سردست ملتوي کردیا جاے -

آرزو هے که جس مہینه سے البیان جاري هو' اوس مہینه کے نام سے مجهکو اطلاع بخشیں - خریداري کي بابت میں نے پیشتر عرض کردیا هے که بلا پرسش وي - پي روانه هو - مگر مہینه کے نام سے آگاہ کرنے کي ضرورت یه هے که ایک افتتاحي مضمون لکهونگا - جسکا عنوان مادہ تاریخ سے رکهونگا - پهر درج هونا نهونا پسندیدگي پر هے -

امید که اس ناچیز عریضه کو الهلال میں کہیں جگه ضرور عنایت فرمائینگے ' تاکه ارباب راے کو اس تحریک میں راے دینے کا موقع ملے و السلام - (اینده هفتے جواب عرض کرونگا - ایڈیٹر)

منشي احتشام علي صاحب سکریٹری مال ندوۃ العلما

(جناب ضیاء الحسن صاحب علوی - مقیم سر سیدکورٹ - علي گڈہ کالج)

تسلیم - آپنے اپني گذشته اشاعت میں دارالعلوم ندوۃ العلماء کے تازہ واقعه پر بحث کرتے هوئے ایک موقعه پر جناب منشي احتشام علي صاحب قبله کے متعلق یه تحریر فرمایا هے که عشرۂ محرم میں بمجبوري انہیں لکهنؤ چهوڑنا پڑا هے - غالباً جن ذرائع سے یه علم آپکو هوا هے' انکو واقعات کے متعلق غلط فهمي هوئي' ورنه یه ایک بالکل بے بنیاد بات هے - مجهے امید هے که آپ اس جمله کي تردید کرینگے اور بمصداق " صاحب البیت ادري بما فیها " میرے بیان کي توثیق فرمائیں گے -

الهلال

میں نے تو اس امر کو بطور تعریض نہیں بلکه بطور تعجب لکها تها که ان حالات کے ساتهه ایسي کمزوري کا اظهار موجب حیرت هے رها اس واقعه کا غلط هونا ' تو اگر غلط هے تو مجهے اسکي غلطي کے تسلیم کر لینے میں کوئي عذر نہیں - میں نے بعض موثق اشخاص سے سنا تها - اب آپ نے اسکي تغلیط کردي تو غلط یقین کرتا هوں یقیناً آپ کا بیان اس بارے میں زیادہ مستحق توثیق هے - کیا اچها هو اگر منشي صاحب اصل بحث کي طرف متوجه هوں -

فهرست

زر اعانۂ دولت علیۂ اسلامیه

(۲۱)

ان الله اشتري من المومنین انفسهم و اموالهم ' بان لهم الجنه

فہرست چندہ موضع پاکان ضلع فیروزپور

	پائی	آنه	روپیه
جناب حسین خاں حاجي الهدین صاحب	۰	۰	۲۵
جناب کیمان صاحب	۰	۰	۱
جناب بهانا ماچهي صاحب	۰	۰	۱
جناب حاجي عبد الله صاحب	۰	۴	۰
جناب سکهویرا صاحب	۰	۰	۱
جناب سرجا صاحب	۰	۰	۱
جناب عبد الغني صاحب	۰	۰	۱
جناب سمیان صاحب	۰	۸	۰
جناب کیمانه صاحب	۰	۸	۰
جناب مهر الدین صاحب	۰	۰	۱
جناب قمر الدین صاحب	۰	۰	۱
جناب امیر صاحب	۰	۰	۱
جناب نامان صاحب	۰	۰	۱
جناب رحمان صاحب	۰	۰	۱
جناب حاجي متهد صاحب	۰	۰	۱
جناب محمد صاحب	۰	۰	۱
جناب ڈوگر صاحب	۰	۰	۱
اله دتا صاحب	۰	۰	۱
بندا صاحب	۰	۰	۱
جناب محمد صاحب	۰	۳	۰
لقمان صاحب	۰	۸	۰
پیرا صاحب	۰	۰	۱
قطب الدین صاحب	۰	۰	۵
ماني ماچهي صاحب	۰	۱۰	۰
محمود صاحب	۰	۴	۰
محمد صاحب	۰	۴	۰
اسماعیل کالیا صاحب	۰	۰	۱
سجها خوجه صاحب	۰	۸	۰
جامون خوجه صاحب	۰	۸	۰
میاں فضل الدین صاحب	۰	۰	۱
هامان صاحب	۰	۸	۰
کریم کالیا صاحب	۰	۰	۱
نظام صاحب	۰	۸	۰
ممان صاحب	۰	۰	۱
جهانا صاحب	۰	۰	۱
میزان	۰	۱	۵۱

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA.

ولا تهنوا ولا تحزنوا وأنتم الأعلون إن كنتم مؤمنين
القرآن الحکیم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۰ — کلکتہ: چہار شنبہ ۱٤ جمادی الثانیہ ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲
Calcutta : Wednesday, May 21, 1913.

ادرنہ مدافع بہادری شکری پاشا

قیمت فی پرچہ — ساڑھے تین آنہ

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor :

Abul Kalam Azad

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاود اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۰ | کلکتہ : چہار شنبہ ۱٤ جمادی الثانیہ ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۲

Calcutta : Wednesday, May 21, 1913.

اشاعۃ خصوصي بہ تذکار بطل ادرنہ :

غازی شکری پاشا !

حادثۂ سقوط ادرنہ کي نسبت الہلال میں بہت کم لکھا گیا تھا ، اور عام جرائد و صحائف اردو میں بھي صحیح تفصیلي حالات بہ ترتیب و اجتماع مناسب بہت کم آے تھے اسلیے اس ہفتے کا نمبر مخصوص طور پر اس واقعہ کي یادگار میں شائع کیا جاتا ہے - قلت گنجایش سے بعض ضروري چیزیں پھر بھی رہگئي ہیں - مثلاً غازي شکري پاشا کي سوانح عمري' جو امید ہے کہ ایندہ پرچے میں شائع ہو -

فہرس

تصاویر

اطلاع

(۱) اگر کسی صاحب کے پاس کوئی پرچہ نہ پہنچے، تو تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں، ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لی جائیگی -

(۲) اگر کسی صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پتہ کی تبدیلی کی ضرورت ہو تو مقامی ڈاکخانہ سے بندوبست کرلیں، اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے تبدیل کرانا ہو تو دفتر کو ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاہئیں یا پانچ آنے کے وی - پی کی اجازت -

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام ہمیشہ خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں -

(۶) منی آرڈر روانہ کرتے وقت کوپن پر نام، پورا پتہ، رقم، اور نمبر خریداری (اگر کوئی ہو) ضرور درج کریں -

نوٹ — مندرجہ بالا شرائط کی عدم تعمیلی کی حالت میں دفتر جواب سے معذور ہے اور اس وجہ سے اگر کوئی پرچہ یا رقم ضائع ہوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمہ دار نہ ہوگا۔ (منیجر)

شرح اجرت اشتہارات

— * —

میعاد اشتہار	فی صفحہ	فی کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک ہفتہ ایک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپیہ	۱۰ روپیہ	۷½ روپیہ	۸ آنہ فی مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبہ "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنہ " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنہ " " "
چھ ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنہ " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنہ " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئی اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہ دیجائیگی ؛

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رہیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچاس فیصدی زائد ہوگی -

(۳) ہمارے کارخانہ میں بلاک بھی طیار ہوتے ہیں جسکی قیمت ۸ آنہ فی مربع انچ ہے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جائیگا اور ہمیشہ انکے لئے کارآمد ہوگا -

---

شرائط

(۱) اسکے لئے ہم مجبور نہیں ہیں کہ آپکی فرمایش کے مطابق آپکو جگہہ دیں، البتہ حتی الامکان کوشش کی جائے گی -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں، چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں، اور سہ ماہی کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرنی ہوگی اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگی ہمیشہ لی جائیگی اور وہ کسی حالت میں پھر واپس نہوگی -

(۳) منیجر کو اختیار ہوگا کہ وہ جب چاہے کسی اشتہار کی اشاعت روک دے، اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جائے گا -

(۴) ہر اس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل ہو، تمام منشی مشروبات کا، فحش امراض کی دواؤں کا اور ہر وہ اشتہار جسکی اشاعت سے پبلک کے اخلاقی و مالی نقصان کا ادنیٰ شبہہ بھی منظر کردیا ہو کسی حالت میں شائع نہیں کیا جائے گا -

نوٹ — کوئی صاحب رعایت کے لئے درخواست کی زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن نہیں -

شذرات

من انصـــاری الـــي الله ؟ ؟
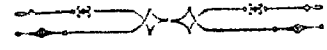
الا ' ان حـــزب اللـه هم الغالبـــون !

جب وہ قدیر و حکیم اپنے بندونکے دلوں کوکسي کي صدا کے استقبال کیلیے کھولدے ' تو پھر کون روک سکتا ہے ؟ الحمد لله که اسکی توفیق کار ساز شامل حال ' اور اسکا لطف و کرم دعا نواز و اجابت فرما ہے - یہ نہیں کہتا کہ میں پانی سے سیراب ہو چکا ہوں ' بلکہ پیاسوں کا متلاشي ہوں کہ ہم سب ملکر دریا کے کنارے پہنچیں ' اور جو نشان کہ مل چکا ہے ' اسکو دلیل راہ بنا کر چل کھڑے ہوں - یہ نہیں کہتا کہ میں پاني ہوں تاکہ تم سیراب ہو جاؤ' بلکہ کہتا ہوں کہ پاني کے متلاشي میري سنیں کہ اسکا نشان پاچکا ہوں ' اور اسکے سوا تشنگي کي سیرابي کي کوئي راہ نہیں - پس جس کو پیاس ہے وہ اٹھے ' اور جسکا حلق سوکھہ رہا ہے ' وہ پاني کي پکار پر لبیک کہے ! و تلك الامثال نضربها للناس لعلهم یتفکرون !

رسالۂ دعوت و تبلیغ مع فارموں کے علحدہ چھپ رہا ہے - ایسے حامیان دعوت الہي کي ضرورت ہے' جو بہت جلد اسکے متعدد نسخے منگوا کر ان لوگوں تک پہنچادیں ' جنکو خود اس راہ کي تلاش و جستجو ہو - اسکے لیے صرف اطلاع کافي ہے - ٹکٹ وغیرہ بھیجنے کي ضرورت نہیں - و بالله التوفیق و هو حسبي بالکونین و خیر رفیق -

اعــانۂ مہـــاجـــرین عثمـــانیــہ

موجودہ خـــریداران الہـــلال سے علی الخصـــوص ' اور عـــام ناظرین کرام سے بالعمـــوم التمـــاس ہے کہ وہ موجودہ مصـــائب کے متعلق صدها چندوں میں شریک ہو چکے ہیں ' مگر بے خانمان مہاجرین کي امداد' هلال احمر اور تمسکات ' دونوں سے زیادہ اہم اور مقدم ہے - خدا را ایک نظر ان هزارها بچوں اور مظلوم عورتوں کے غولوں پر ڈالیں ' جو گھر کے عیش و راحت سے نا گہاں محروم ہوکر موت و حیات کي کشمکش میں مبتلا ہیں - بحالت موجودہ جو کچھہ اور جتني کچھہ اعانت قلیل و کثیر انکے امکان میں ہو ' اس سے دریغ نہ فرمائیں - یہ خیال افسوس ناک ہے کہ ہم کہاں تک مدد کریں ؟ عزیزان ملت ! اگر ہم مسلمان ہیں ' اور رشتۂ اخوۃ اسلامي میں منسلک ' تو اس سے چھٹکارا ڈھونڈھنا عبث ہے - اگر ہم آخر تـک اور یکے بعد دیگرے مدد کرتے نہ رہیں گے تو کیا کرینگے اور کہاں جائینگے ؟ اسلام کا دروازہ تو اسي وقت تـک ہم پر کھلا ہے' جب تـک اسکے فرزندوں کا ہمارے دل میں درد ہے - اگر سو مرتبہ تمہارے آگے تمہارے بھائي ہاتھہ پھیلا چکے ہوں ' جب بھي تمہارے مال و متاع میں انکا حق باقي ہے - تم جو خدا کے آگے ہزار مرتبہ بھي سوال کرکے نہیں شرماتے ' اسکے بندوں کے بار بار سوال سے کیوں گھبراتے ہو؟ تم مسلمان ہو تو تم کو اپنے بھائیوں کي مدد سے کبھي چھٹکارا نہیں - اور اِنسان ہو تو اِنسانوں کي مصیبتوں پر ہمیشہ رونا هي پڑیگا : فارحموا علي الارض' یرحمکم من في السماء ! !

اگر برادران ملت اعانت مہاجرین کیلیے ایک مرتبہ اور اٹھہ کھڑے ہوں اور تھوڑي تھوڑي رقم بھي اور فراہم کردیں' تو یہ مشکل آسان ہو جا سکتي ہے - ساتھہ ہي " الہلال " کے خریدار بہم پہنچا کر بھي کم ازکم في خریدار ساڑھے سات روپیہ جمع ہو جا سکتا ہے - اور اشاعت دعوت حق ' و تبلیغ اسلامي کا اجر اسکے علاوہ : ذالکـــم خیـــر لکـــم ' ان کنتـــم تعلمـــون !

اردو پریس علي گـــڈہ کي ضمـــانت

بالاخر هز آنر سر جیمس مسٹن نے اپنے عمل سے قول کي تصدیق کردي !

تعزیر جرم عشق ہے بے صرفـہ محتسب
بڑھتا ہے اور ذوق گنـہ یاں سـزا کے بعد

مبارک ہے وہ حکومت ' جو اپنے نفساني هیجان استبداد و جبر کے ضبط پر قادر ہو' اور خسران عاجل ہے اس حکومت کیلیے ' جو جبر و تسلط کي آب پاشي سے ' ملکي امیدوں کے بیج کو وقت سے پہلے سرسبز کردے :

تو هم شب را بسر کے مي بري اے شمع کم فرصت !
گـرفتـــم سـوختي پـــروانـۂ آتش بجـــانی را !

ملکوں اور قوموں کي آزادي کي پوري تاریخ سے قطع نظر ' سب سے قریب تر مثال کو دیکھو جو اس قانون طبیعي اور ناموس انقلاب عالم کي تصـدیق کرتي ہے - هر شخص جانتـا ہے کہ موجودہ ملکي زندگي اور وطني قوت کا اصلي باعث صرف لاڈ کرزن کا پنج سالہ عہد حکومت تھـا ' اور پھر اسکے جانشیں کي وہ ابتدائي پالیسي' جسکي سخت گیري نے پھانسیوں کے تختے' جیل خانوں کے کمرے ' اور عدالت کے کٹہرونسے کام لینا شروع کیا تھا - اگر ایسا نہوتا ' تو یقیناً بنگالیوں کي زلزلہ انداز تخت ہا وزارت هند تحریک ' اور ملک کي دہ سالـہ وطني زندگي کم ازکم ایک چوتھـائي صدي کیلیے ملتوي ہو جاتي -

لیکن لاڈ مارلے اور لاڈ منٹو کي وہ یادگار دانشمندي قابل داد ہے' جس نے تالیف قلوب کي پالیسي عین وقت پر شروع کردي اور پھر اسي کا نتیجہ نـکلا کہ ملـکي تحریک ایک زمانۂ ممتد کیلیے پیچھے رہگئي -

پھر کیا اب هز آنر سر جیمس مسٹن کا دربار نادري ' وطني شورش کي جگہ اسلامي تحریک کے مقابـلے میں' ایک نئے تجربے کا خواهشمند ہے ؟

اسکا جواب واقعات نہیں بلـکہ واقعات کے نتائج دینـگے -

* * *

گورکھپور میں هز آنر نے فرمایا تھا کہ میں بائیکاٹ کي تحریک کو حاکمانہ روکونگا - جو شخص اپنے قول اور عمل کو یکساں ثابت کردے' اس کي اس شریفانہ انساني خصلت کي ضرور تعریف کرني چاهیے - اگرچہ پہلا اقدام ظلم ' اور دوسرا اسکا وقوع ہو - اسکا اعتراف کرنا چاهیے کہ هز آنر ایک شریف آدمي کي اس نہایت ضروري خصلت کو اپنے اندر ثابت کرنے میں یقیناً کامیاب ہوے ہیں -

(اردوے معلی) علي گڈہ کي تازہ اشاعت سے هز آنر کي اس اخلاقي فتح مندي کي سر گذشت معلوم ہوتي ہے - سید فضل الحسن حسرت موهاني کچھہ عرصے سے مسلمانوں میں موجودہ

لاکھوں بے خانماں مہاجرین

قسطنطنیہ کی گلیوں میں !!!

الہلال کلکتہ - سالانہ قیمت مع محصول صرف آٹھ آنہ ! ! !

آج دفتر الہلال میں دو تار دفاتر تصویر افکار ' اور ڈاکٹر مصباح کے پہنچے ھیں کہ "خدا کیلیے یورپین ترکی کے اُن لاکھوں بے خانماں مہاجرین کے مصائب کو یاد کرو ' جنمیں ھزارھا بیمار عورتیں ' اور جاں بلب بچے ھیں - جنکو جنگ کی نا گہانی مصیبتوں کی وجہ سے یکایک اپنا گھربار چھوڑنا پڑا ' اور جنکی حالت جنگ کے زخمیوں سے بھی زیادہ درد انگیز ھے - جو مرگئے ' انکو دفن کردیں ' جو زخمی ھیں انکو شفا خانے میں لے آئیں ' لیکن جو بدنصیب زندہ ' مگر مردے سے بدتر ھیں ' انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الہلال حیران ھے کہ اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ مدد کیلیے نئی اپیلیں کرنا شاید لوگوں کو نا گوارا گذریں کہ ھلال احمر کا چندہ ھر جگھہ ھوچکا ھے ' اور تمسکات کا کام بھی جاری ھے - مجبوراً جو کچھہ خود اسکے اختیار میں ھے ' اسی کیلیے کوشش کرتا ھے -

(۱) کم از کم وہ ایک ماہ کے اندر دو ہزار پونڈ یعنی ۳۰ - ھزار کی رقم مخصوص اعانۂ مہاجرین کیلیے فراہم کرنا چاھتا ھے ' کیونکہ ھلال احمر کے مقصد سے جو روپیہ دیا جاتا ھے ' اسکو خلاف مقصد دوسری جگہ لگانا بہتر نہیں - اسکی اطلاع آج ھی ترکی میں بھیجدی گئی ھے -

اس بارے میں جو صاحب درد اعانت فرمائیں گے فاجرہ علی اللہ '

ورنہ وہ دوسروں پر بار ڈالنے کی جگھہ ' خود ھی اس رقم کو اپنی جانب سے پیش کرنا چاھتا ھے -

(۲) اسکی صورت یہ ھے کہ بلا شک نقد تیس ھزار روپیہ دینا دفتر کے امکان سے باھر ھے ' مگر یہ تو ممکن ھے کہ تیس ھزار روپیہ جو آسے مل رھا ھو ' وہ خود نہ لے ' اور اس اشد ترین ضرورت اسلامی کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقیناً میں ۳۰ - ھزار نہیں دیسکتا ' لیکن آپ کیوں نہیں مجھے ۳۰ - ھزار روپیہ دیتے ' تا کہ میں دیدوں ؟

(٤) پس آج اعلان کیا جاتا ھے کہ **دفتر الہلال دو ھزار الہلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا ھے - آج کی تاریخ سے ۳۰ جون تک جو صاحب آٹھ روپیہ قیمت سالانہ الہلال کی دفتر میں بھیجدینگے '** انکے روپیہ میں سے صرف آٹھ آنہ ضروری اخراجات خط و کتابت کیلیے وضع کرکے باقی ساڑھے سات روپیہ اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا ' اور ایک سال کیلیے اخبار آنکے نام جاری کردیا جاے گا - گویا ساڑھے سات روپیہ وہ اپنے مظلوم و ستم رسیدہ برادران عثمانیہ کو دینگے ' اسکا اجر عظیم اللہ سے حاصل کرینگے ' اور صرف آٹھ آنے میں سال بھر کیلیے الہلال بھی (جو جیسا کچھہ ھے ' پبلک کو معلوم ھے) انکے نام جاری ھوجایگا - اس طرح دو ھزار خریداروں کی قیمت سے ۳۰ - ھزار روپیہ فراھم ھو سکتا ھے اور دفتر الہلال آسے خود فائدہ اٹھانے کی جگہ ' اس کار خیر کیلیے وقف کردیتا ھے -

(۵) اس وقت ماھوار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط ھے - لیکن دفتر ۳۰ - جون تک کیلیے اپنی تمام آمدنی اپنے اوپر حرام کرلیتا ھے - دفتر اس وقت تک کئی ھزار روپیے کے نقصان میں ھے ' اور مصارف روز بروز بڑھتے جاتے ھیں ' تاھم اس تار کو پڑھکر طبیعت پر جو اثر پڑا ' اس نے مجبور کردیا ' اور جو صورت اپنے اختیار میں تھی ' اس سے گریز کرنا ' اور صرف دوسروں ھی کے آگے ھاتھہ پھیلاتے رھنا ' بہتر نظر نہ آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپنی جیب سے ھزاروں روپیہ کار خیر میں دیتے ھیں - شاید اردو پریس میں یہ پہلی مثال ھے ' لیکن اسکی کامیابی اس امر پر موقوف ھے کہ برادران ملت تغافل نہ فرمائیں اور اس فرصت سے فائدہ اٹھا کر فوراً درخواست خریداری بھیجدیں - ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم

یورپین ترکی کے بے خانماں مہاجرین
جامع ایا صوفیہ کے سامنے

(٦) الہلال - اردو میں پہلا ھفتہ وار رسالہ ھے ' جو یورپ اور ترکی کے اعلے درجہ کے با تصویر ' پر تکلف ' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا ھے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القران ' اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ھے - محققانہ علمی و دینی مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا ھر موافق و مخالف نے اقرار کیا ھے - اس نے ھندوستان میں سب سے پہلے ترکی سے جنگ کی خبریں براہ راست منگوائیں ' اسکا باب " شئون عثمانیہ " ترکی کے حالات جنگ کے واقعات صحیحہ معلوم کرنے کا مخصوص ذریعہ ھے - " نامورانِ غزوۂ طرابلس و بلقان " اسکی ایک با تصویر سرخی ھے ' جسکے نیچے وہ عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکھے جاتے ھیں ' جو اپنے مخصوص نامہ نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے ھیں - مقالات ' مذاکرۂ علمیہ ' حقائق و وثائق ' المراسلۃ و المناظرہ ' اسئلۃ و اجوبتہا ' اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین ھیں - آٹھہ آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نہیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حوالہ ضرور دیا جاے ' اور کارڈ کی پیشانی پر " اعانۂ مہاجرین " کا لفظ ضرور لکھا جاے -

اب مسلمانوں کي آنکهیں کهل گئي هیں - خود زمانے نے اور زمانے کي صدا و جنبش نے اس عمل السحر کا رد عمل کر دیا هے ' اور اب وه اپني آنکهوں سے دیکهتے اور اپنے کانوں سے سنتے هیں- اب انکو معلوم هوگیا هے که حسرت موهاني کون هے اور کیا هے ' اور اسکے گذشته معاملے کو محض هندوئکي معیت کا ایک مسئله سمجهنا انکي کیسي درد انگیز غلطی تهي - اب وه اچهي طرح جانتے هیں که حسرت موهاني اس وسیع مملکت هند میں ' جسمیں سات کرور مسلمان بستے هیں' اپني حریت دوستي اور صادقانه جانفروشي کے لحاظ سے تمام مسلمانوں میں ایک فرد فرید ' اور ایک وجود گرانمایۀ وحید هے - وه' جس نے دنیوي آسائش و لذایذ پرجاں بازانه حق کی معیت کے مصائب و مهالک کو ترجیح دي ! وه' جو آج تمام مسلمانان هند میں ایک هي خوش قسمت هے ' جسکو راه حریت میں امتحان عزم و ثبات دینے کي لائق صد رشک و حسرت فرصت کي توفیق ملي ! اور وه ' جسکے مبارک پاؤں میں ' مقدس جرم حریت خواهي کے پاداش میں' زندان عقوبت کي زنجیریں ڈالی گئیں ' اور پهر آه ! وه زنجیر محبوب ' اور صد رشک وهزار حسرت اس زندان مقدس و مطلوب پر' جو سبیـل حریـة و عشق ملة میں رهروان امتحانگاه حق و صداقت کو نصیب هوا !!

ترک جاں دررہ آں سرو رواں این همه نیست
عشق اگر نرخ نهد'قیمت جاں ایں همه نیست

✝ ✝ ✝

یه بالکل ایک کهلي هوئي بات هے که اس ضمانت کا سبب براه راست اس سعي و جهد کے سوا کچهه نہیں هے' جو غریب حسرت نے حال میں اسلامي مصائب جانکاه سے متاثر هوکر غیر ملکي مصنوعات کے مقابلے میں کي تهي ' اور بڑی کات کیلیے اپني عملي کوشش سے بعض کامیاب نتائج پیدا کردیے تهے - علي الخصوص علي گڈه میں کئي دکانیں کهل گئیں ' اور باوجود مرکز وحید استبداد و غلامي هونے کے ' هلال احمر فنڈ اور جذبات صحیحۀ اسلامیه کے ابراز مظاهر میں وه دیگر شهروں کے دوش بدوش رها - یه باتیں مهینوں سے کهٹک رهي تهیں' اور کسي فرصت مناسب کا انتظار کیا جا رها تها - فرصت قانوني تو نہیں ملي ' مگر اشتداد و هیجان غیظ و غضب اس درجه مستولي هوا که وه قوت ضبط و تحمل' جسکا دلفریب ظهور تقریروں اور سرکاري مواعظ میں هوا کرتا هے ' دلي جذبات کے آگے قائم نه رهسکا' اور ضمانت کا فرمان نادري صادر هوگیا - پس افسوس اس شکست فاحش پر' جو دماغ حکمراني کو جذبات قلب انساني کے مقابلے میں ملي ' اور هزار اسف اس غلطی پر' جو انشاء الله نقصان هلاکت پہنچانے کي جگه ' ایک سرچشمۀ آب حیات ثابت هوگی - وما ذالـك علي الله بعزیز !

تین هزار روپیے کي ضمانت پریس ایکٹ کي مقدار مقررۀ انتهائی کے اندر ضرور هے ' لیکن عملا پانچ سو یا هزار روپیے سے زیاده طلب نہیں کي جاتي' اور صرف ایک دو مثالیں دو هزار کي سني گئي هیں - پهر هز آنر سر جیمس مسٹن بالقابه کا دربار سطوت وجلال نہیں معلوم اتني بڑي سنگین رقم ضمانت کیلیے کیا وجه بیان کرسکتا هے ؟

گورنمنٹ اس سے بے خبر نہیں که اردو پریس اور اسکے مالک کي کي حالت کیا هے ؟ حسرت موهاني جب قید سے رها هوکر آیا تو کوئي چیز اس دنیا میں ایسي باقي نه تهي ' جو اسکے لیے ذریعه تقویت مال هوتي - ڈیڑه دو روپیه ماهوار کرایے کا ایک جهونپڑا هے ' جسکے اندر ایک چهوٹي سي صحنچي اور ایک اوٹهري هے ' اور باهر بهي اتنی هي مکانیت هے - اندر وه فقیر حریت مع اپني کوه عزم و ثبات بیوي کے خود رهتا هے ' اور باهر ایک کاٹهه کا دستی پریس اور دو چار پتهر هیں - بسا اوقات ایسا هوا هے که خود اسي نے اپنے هاتهوں سے اردوے معلے کي کاپیاں لکهي هیں ' خود هي پتهر پر جمائي هیں ' اور خود هي پریس چلا کر چهاپا هے !

یه کل کائنات اردو پریس اور اسکے مالک کي هے - کوئي دوسرا ذریعۀ آمدني نہیں ' اور نه اسکي طبع غیور کسي کي شرمندۀ احسان هونا پسند کرتي هے - اردوے معلی کے دو چار سو خریدار هیں - اسکي قیمت سے شاید چند روپیے مهینے میں بچ رهتے هیں' اور اسی سے دو وقت کي روٹي کهاکر نشۀ آزادي کي بیخودي' اور دولت لا زوال حق و صداقت کے غناء غیرفاني سے مست رهتا هے !

مبیں حقیر گدایان عشق را' کیں قوم
شهان بے کمر و خسروان بے کله اند

اصلي دولت دل کی دولت هے' اور غناء فقر کے آگے دنیا کے تمام ساز و سامان هیچ هیں - جو فقر و فلاکت کی زندگی حق و حریت کي معیت میں گرد و خاک پر بسر هو' وه چاندي سونے کے بنے هوے اُن ایوان تعیش سے هزار درجه بهتر هے' جنکے اندر حق کے چراغ کی روشني نهو - خدا کے دروازے کا فقیر هونا' دولت و بندگان دولت کے فقیر هونے سے کیا بهتر نہیں ؟ یهي تو اس راه کے منازل امتحان هیں -

ولولا ان یکون الناس امة واحدة لجعلنا لمن یکفر بالرحمن لبیوتهم سقفا من فضة ومعارج علیها یظهرون ' ولبیوتهم ابواباً وسررا علیها یتکئون وزخرفا ' وان کل ذالک لما متاع الحیاة الدنیا ' والاخرة عند ربك للمتقین !! (۴۳ :)

اور اگر یه بات نه هوتي که سب لوگ ایک هي طریقه کے هوجائیں گے تو ساز و سامان دینا تو همارے یہاں اس درجه حقیر و ذلیل هے که جو لوگ منکران حق اور پرستاران دنیا هیں' انکے گهروں کي چهتیں هم چاندي کي بنادیتے اور چاندي هي کي سیڑهیاں هوتیں ' جن پر چڑهکر وه چهت پر پہنچتے - اور چاندي هي کے دروازے هوتے اور چاندي هي کے تخت ' جنپر وه تکیے لگاکر بیٹهتے ' اور یه تو مثال کیلیے چاندي کي قید لگائي گئي' سمجهه لو که چاندي نہیں بلکه یه سب کچهه خالص سونے هي کا بنا دیا جاتا ' لیکن پهر بهي یه تمام ساز و سامان اس دنیا کي زندگي کے چند روزه فائدے هیں اور آخرکي کامیابیاں تو الله کے پاس صاحبان اتقاء و حق هي کیلیے هیں !!

ان حالات کے ساتهه ایک ایسے فقیر زندگی شخص سے تین هزار روپیے کي ضمانت طلب کرنا ' یقیناً ایک ایسا واقعه هے ' جو برٹش انڈیا کي تاریخ میں گورنمنٹ کے اظهار سطوت و اجلال کو همیشه یاد دلاتا رهیگا !

* * *

با ایں همه صوبجات متحده کي گورنمنٹ کو معلوم هونا چاهیے که یه تین هزار کي ضمانت ایک سچے خادم ملک و ملت کے جد و جهد کو فنا کردینے کیلیے کوئي کارگر آله نہیں هے - یه ابهي چند لمحوں اور منٹوں کے اندر همارے اختیار میں هے که اس تین هزار کے لاکهوں پیسے اور دهیلے بنا کر' ایک ایک مسلمان سے وصول کریں ' اور اسکا ڈهیر هز آنر سر جیمس مسٹن بهادر کے پر هیبت و جلال قصر حکومت کي ڈیوڑهی پر لگا دیں - تا که انکو بهي معلوم هوجاے که انکے تخت فرمانروائي پر قدم رنجه فرمانے سے پہلے هي دنیا بدل چکي هے ' اور اب جو کچهه حسرت موهانی سے مانگا جا رها هے ' وه حسرت موهاني سے نہیں' بلکه تمام مسلمانوں سے مانگا جا رها هے' اور جو

مصائب اسلامي کي تحريکوں میں خاص طور پر حصه لیے رهے تھے - علی الخصوص علي گڈھ اور بعض دیگر مقامات میں انکي سعي مشکور سے ملکي صنعت و حرفت اور مصنوعات کي تحریک مسلمانوں میں جگه پکڑ رهي تھي - چونکه یه واقعه هزآنر کي اُس شاهنشاهانه اور مطلق العنانه تہدید کے خلاف تھا ' اسلیے اُسکو " روکنے " کیلیے ضرور تھا که حربۂ حکومت حرکت کرتا -

چنانچه رسالۂ اردوے معلی کے پریس سے یکایک تین هزار روپیه کي ضمانت طلب کي گئي ھے ' اور چونکه ھر شخص جانتا ھے که اسکا فقیر و بوریه نشیں مالک تیس هزار کي جگه دس روپیے کے تین نوٹ بھي ایک وقت میں نہیں دے سکتا ' اسلیے اسکا لازمي نتیجه یہي ھونا تھا که پریس بند ھو گیا -

⁂ ⁂ ⁂

هم کو اس واقعه پر ذرا بھي تعجب نہیں اور نه افسوس ھے - هم نے خبر سنتے ھي پہلا کام یه کیا که ایڈیٹر اردوے معلی کو تبریک و تہنیت کا ایک تار بھیجا ' کیونکه ھمارا عقیدہ ھے که صداقت و حریت کیلیے پوري ایک صدي کي زباني اور قلمي جد و جہد بھي وہ کام نہیں کرسکتي ' جو ایک لمحے کے جابرانه احکام ایسے موقعوں پر کر جاتے ھیں ' اور ایسا ھونا دنیا کي گذشته تاریخ حریت کے لازمي اور قدرتي واقعات ' اور هندوستان کے سفر حریت کے ناگزیر منازل ھیں - کوئي حکومت اُس فاتح و مسلط حکومت سے بڑھکر اپنے لیے مہلک ' اور ملک کیلیے حیات پرور نہیں ھے ' جو اس طرح کے احکام و اعمال مستبدہ کي عادي ھو ' اور در حقیقت جبر و قہر ھي کا پاني وہ آب حیات ھے ' جو آزادي کے بیج کو جادوگروں کے تماشے کي طرح منٹوں اور لمحوں میں بار آور کردیتا ھے - پس یه جس قدر زیادہ ھو بہتر ھے ' اور اسمیں جسقدر زیادہ سختي ھو ' رحمت ھے - یہي چیز ھے جس نے ھمارے هم وطنوں کو خواب غفلت سے چونکایا ' اور یہي نعمت ھے ' جسکے لیے هم کو ترسنا چاهیے که ھماري پیش آنے والي زندگي کیلیے ' اگر وہ زندگي ھوگي ' تو اس جنس گرامي و محبوب کي سب سے زیادہ مانگ ھے !

هم کو اسپر بھي کچھه تعجب نہیں ھوا که بغیر کسي قانوني گرفت کے اور بغیر کسي صریح استدلال پریس ایکٹ کے ایسا کیوں کیا گیا ؟ کیونکه هم کو معلوم ھے که پریس ایکٹ اسلیے عالم وجود میں نہیں آیا که وہ ایک زنجیر ھو جو مجرموں کے پانوں میں ڈالي جاے ' بلکه صرف اسلیے ' تا که وہ ایک تیز آله ھو ' جو ناگہاني استیلا و ھلاکت کیلیے تلوار کا قایمقام ثابت ھو - قانون رعایا کے ھاتھه میں بیشک وسیلۂ طلب انصاف ھے ' مگر جابر حکومتوں کیلیے تو ایک بہانۂ ظلم سے زیادہ نہیں - اُس کے نفاذ کیلیے جرم قانوني کي نہیں ' بلکه جرم حق پرستي و صداقت کي ضرورت ھے که :

وجودک ذنب ' لا یقاس به ذنب

جو لوگ اس طرح کے واقعات پر داد و فریاد کي صدائیں بلند کرتے ھیں ' اور حق و انصاف کي بے سود دھائي دیتے ھیں ' مجکو همیشه اُن پر ھنسي آئي ھے - ایک اخبار کیلیے در حقیقت اس جرم سے بڑھکر اور کون سا سنگین جرم ھو سکتا ھے که وہ ظلم کي چوکھٹ کا پرستار نہیں ھے ' اور حق اور صداقت کا ساتھه دیتا ھے ؟ کیا یه جرم طبیعي بڑي سے بڑي سزا کیلیے کافي نہیں که یه نادان لوگ دوسرے جرموں کو تلاش کرتے اور پوچھتے ھیں ؟ البته یه دوسري بات ھے که ارباب ذوق و درد کہیں :

خدا گواہ که گر جرم ما همین عشق ست
گناہ گبر و مسلماں به جرم ما بخشند !

پس ان امور پر تو همیں بالکل تعجب نه ھوا ' اور نه ھونا چاهیے ' البته هم کو تعجب ھوگا ' اور صد هزار تعجب ھوگا مسلمانوں کے نئے ادعاء زندگي ' اور جدید دور حسیات ملي و اسلامي پر ' اگر اس موقعه پر هم انکے اندر کوئی ثبوت زندگي کا نه پائیں گے - انکي زبانیں خاموش ' انکي آنکھیں موت کے سکتے سے پتھرائي ھوئیں ' اور انکے جسم ایک ٹھنڈي لاش کي طرح اگر بے حس و حرکت ھونگے ! فحاشا للمسلمین ' ان یکونوا من القوم المنافقین !!

یه واقعه حسرت موهاني کا نہیں ھے ' بلکه یه صریح مسلمانوں کے جذبات کي پامالي ' اور جدید اسلامي تحریک کو مذبوح کرنا ھے - حالانکه سر جیمس مسٹن حسرت موهاني کے پریس کو بند کرسکتے ھیں ' لیکن الحمد لله که انمیں یا انکے کسي هم طریقت میں یه قوت کبھی بھي آنے والي نہیں ھے که وہ سات کروڑ مسلمانوں کے دھڑکتے ھوے دلوں کي حرکت کو ' جنھیں انکا خداے مصلوب نہیں ' بلکه قاهر و مقتدر اور لایزال ولم یزل خداے توانا ' حرکت میں لا رھا ھے ' اپني اس سعي باطل سے بند کر سکیں -

هزآنر کو یاد رکھنا چاهیے که وہ اپني جگه سے هلنا نہیں چاھتے مگر الحمد لله که هم هل چکے ھیں اور اب ھمارے قدموں کو وہ پیچھے نہیں ھٹا سکتے - انکي خوش قسمتي کا وہ زمانه گیا ' جبکه غریب حسرت موهاني کو ' اس قتیل حریت اور فدا کار آزادي کو ' اس مجاهد حق و صداقت اور جانفروش راہ ملت پرستي کو ' اُس امتحان گاہ حریت پرستي کے کوہ ثبات ' اور اُس رزمگاہ صداقت کے سر بکف جاں نثار کو ' پکڑکے قید کردیا گیا تھا ' اور علی گڈھ کالج کے سکریٹري نے اسکے خلاف شہادت دي تھي - پھر اسکا گھر بار لٹ گیا ' اسکي عزیز کتابوں کو مٹي کي ڈھیریوں کي طرح نیلام کیا گیا ' اسکي مسکین و صداقت پرست بیوي اور شیرخوار بچے کو طرح طرح کے جاں فرسا مصائب جھیلنے پڑے ' وہ دو سال تک روزانه ایک من گیھوں پیستا رھا ' پر اسکي قوم اسکو بھولي رھي اور اسکي ذرا بھي خبر نه لي - اور اس طرح اس نے بدبختانه اپني تاریخ میں همیشه کیلیے ایک یادگار ذلت و نفرت کو اپنے ھاتھوں سے ثبت کر دیا !

ھاں ' هزآنر کو معلوم نہیں تو یه انکي ایک درد انگیز غلطي ھے ' مگر هم ایک خیرخواہ مشیر کي طرح انکو یقین دلاتے ھیں که وہ زمانه گیا ' اور شاید همیشه کیلیے گیا - اب مسلمان ابسے دس سال پیشتر کے وہ مسلمان نہیں ھیں ' جنکو حکومت کے بعض سحر کار ایجنٹوں نے افریقه کے مرض النوم میں گرفتار کردیا تھا ' جنکا دین و ایمان قبلۂ حکومت کے طرف استقبال وجوہ ' جنکا قران فجر صحیفۂ استعباد و غلامي کي تلاوت ' اور جنکا ذکر و شغل فنا و استہلاک توحید تعبد حکومت و ارباب حکومت تھا ' اور علی گڈھ کالج کے ارکان طیار رھتے تھے که جب کبھي کوئي ضرورت مقامي کلکٹر کو پیش آجاے ' تو فوراً گواهي دیکر ' معبد پرستش صاحبان " اولو الامر " کا دوگانۂ عبادت ادا کردیں :

واتخذوا من دون الله آلهة لیکونوا لهم عزا - کلا ' سیکفرون بعبادتهم و یکونون علیهم ضدا ! (۱۹ : ۸۴)

اور اِن لوگوں نے اپنے معبود واحد کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا معبود بنا رکھا ھے ' تا که انکے لیے عزت ھو ! لیکن یاد رھے که یه تو کبھي ھونے کا نہیں - وقت آیگا جبکه انکے یه معبودان باطل انکي عبادت گذاریوں اور غلامانه بندگیوں سے انکار کردینگے اور عزت دینے کي جگه الٹے انکے دشمن ھو جائیں گے !

† † †

نشو و نما اب تک آمادۂ ظہور و ارتقا ہے - اور اگر دہقان کا ہاتھ اور باران رحمت کي نظر مہر میسر آجاے' تو فوراً اسکي حالت میں انقلاب عظیم ہو جا سکتا ہے -

بعینہ یہي حال سر زمین حیات ملۃ کا بھي ہے - گو اسکي تمام سطح سرسبزي و شگفتگي کي جگہ' خشکي و وحشت کا منظر ہو' تا ہم اگر کسي ایک گوشے میں بھي چند سبز شاخیں اور پتے نظر آرہے ہوں' تو نا امید نہ ہونا چاہیے' اور سمجھنا چاہیے کہ اسکي قوت نشو و نما ابھي تک فنا نہیں ہوئي' اور دہقان کي محنت' اور ابر کي بخشش اگر ساتھہ دیں' تو کچھہ بعید نہیں کہ یہي وحشت کدۂ ارضي' ایک جنت سماوي بن جاے!

* * *

آج صدیوں سے سرزمین اسلام پر جو تنزل و انحطاط قلب و دماغ طاري ہے' اس کا منظر یقیناً درد انگیز ہے' لیکن اس مایوسي میں جو چیز امید دلانے والي ہے' وہ صرف یہ ہے کہ با ایں ہمہ' خشک سالي اور قحط کے آثار گو ہر طرف ہیں' مگر زمین اب تک بنجر اور شور ثابت نہیں ہوئي ہے - یہ ضرور ہے کہ وہ زمانۂ شاداب اور وہ موسم نمو خیز اب چلا گیا' جب ہماري سرزمین کے ایک ایک ذرے سے ناموران عالم اور ابطال ملت اٹھتے تھے' اور دنیا کي تاریخ کے بڑے بڑے صفحوں پر قابض ہو جاتے تھے - تاہم اب بھي جب کبھي اسباب و وسائل ظہور جمع ہو جاتے ہیں تو کہیں نہ کہیں سے صداے ابطال و امجاد کانوں میں آجاتي ہے' اور عالم اسلامي کا کوئي نہ کوئي گوشہ اوصاف و خصائل گراں مایہ کا نمونہ پیش کر دیتا ہے - اور اسطرح یقین ہو جاتا ہے کہ زمین کي قوت نشو و نما ابتک معدوم نہیں ہوئي' اور یاس و قنوط کے وقت میں ابھي دیر ہے - اب بھي اگر اس زمین کي درستگي کي جاے' اور وسائل زراعت مہیا ہو جائیں' تو اسکا چپہ چپہ گلہاے عطر بیز اور درخت ہاے شاداب سے لہلہا سکتا ہے :

ذالک بان اللہ ہو الحق' و انہ یحیي الموتے' و انہ علی کل شيء قدیر! (۲۲ : ۷)

اسلیے کہ اللہ اور اسکي پر اسرار قوتیں برحق ہیں' اور اسلیے کہ وہ مردوں کو زندہ کر دیتا ہے' اور نیز اسلیے کہ وہ ہر مشکل سے مشکل بات پر قادر ہے!

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید
دیگراں ہم بکنند انچہ مسیحا مي کرد

۴ ۴ ۴

موجودہ دور اسلام کا ایک ایسا ہي فرزند جلیل' و وجود نبیل' سرمایۂ صحیفۂ عظمۃ و اجلال' و رافع منار الملۃ و الاسلام - الرجل العالم:

بطل ادرنہ غازي شکري پاشا

(متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ' و حفظ وجودہ' من شر اعدائہ) ہے -

جبکہ جنگ بلقان کي پوري تاریخ ہمارے لیے درد انگیز و جانکاہ تھي - جب نہ ملکوں پر ملکوں کے نکلنے' اور شکستوں کے کھانے کي خبروں مسلسل و غیر منقطع تھیں - جبکہ مایوسي کي ایک گھٹا تھي' جس نے ہر طرف سے ہمیں گھیر لیا تھا - جبکہ حسرت کے ساتھہ تاریخ کے گذشتہ صفحات کو ہم پڑھتے' اور اپني موجودہ نامرادیوں کے ساتھہ انکا مقابلہ کرتے تھے - جب کہ تاریخ عثماني کي وہ مند داستانیں ہمیں یاد آتي تھیں' اور ہم متعجب ہو ہو کر ایک دوسرے سے پوچھتے تھے' کہ اگر آج محمد فاتح' سلیم ثالث' اور بایزید یلدرم دنیا سے نابود ہو گئے ہیں' تو کیا رئب عمر پاشا' احمد طوسون' اور عثمان پاشا بھي ترکوں میں کوئي نہیں رہا؟ یعنے جبکہ غیروں کي فتح مندیوں نے ہمارے دلوں کو درنیم' اور اپني نامرادیوں نے ہماري عزت ہزار سالہ کو سرنگوں کر دیا تھا' تو پھر جنگ کے آخري ایام میں ایک اسي پیکر شجاعت و بسالت' ستون آہنین عزم و ثبات مدافعۃ' قہرمان دفاع ملي' بلند ساز لواے عزت اسلامي' اسلام پرست ارجمند و غیور' و جانفروش ملک و وطن محبوب کا وجود عظیم و جلیل تھا' جو ظلمت ناکامي میں نیر درخشندۂ حرب دفاع و استقلال' اور ضیاء تابان عظمت و جبروت و اجلال بنکر سماء مجد خالد پر نظر افروز نظارہ گیاں عالم ہوا' اور اپنے حیرت انگیز خوارق دفاع' اور محیر العقول عزم و ثبات سے اس دور ناکامي و نامرادي میں عزت اسلامي و مجد عثماني کو نابود و فنا ہونے سے بچا لیا!!

فالسلام علیک یا قدوۃ الابطال! والسلام علیک یا زبدۃ الامجاد!!

۴ ۴ ۴

قوموں کي زندگي اپنے ناموران ابطال کي عزت و یاد سے وابستہ ہے - محاصرۂ ادرنہ نہ صرف تاریخ اسلام بلکہ باتفاق موافق و مخالف' تمام تاریخ حرب عالم میں درجۂ اعزاز سے نمایاں ہے - تاریخ قریب کے مشہور محاصرے مثل پیرس' سباسٹو پول' پلیونا' لیڈي اسمتھہ' اور پورٹ ارتھر ہمارے سامنے ہیں' اور جب تمام حالات و واقعات کا مقابلہ کرتے ہیں' تو یہ آخري محاصرہ' محاصرے کے ہر پہلو' بلکہ عام جزئیات تک میں اپنا نظیر و مماثل نہیں رکھتا -

اس واقعہ کي عظمت نے یورپ کے ارباب بینش و انصاف کي گردنیں جھکا دي ہیں - فرانس اور جرمني کے فوجي حلقوں اور مشہور اخبارات نے تحریکیں شروع کر دي ہیں کہ اس دفاع عظیم کے اعتراف کے ثبوت میں انکے ملک و قوم کے طرف سے غازي شکري پاشا کو تحائف دیے جائیں - مصر میں بھي اسکي تجویز ہو چکي ہے' اور ترکوں نے تو اسکا سامان بھي کر دیا ہے -

تذکار شکري پاشا

بطل ادرنہ کا مسلمانان ہند کي طرف سے اعزاز و احترام!

ایسي حالت میں ضرور ہے کہ مسلمانان ہند بھي اس موقعہ پر اس اعزاز ملي میں حصہ لیں' اور بطل ادرنہ کي خدمات اسلامیہ کے اعتراف کي کوئي پر اثر یادگار قائم کریں - یہ یادگار صرف " شکري پاشا " کي یادگار نہوگي' بلکہ اسلامي دفاع و جانفروشي کا اس دور آخري میں ایک تذکرۂ عظمت و احترام ہوگا - وہ ایک طرف موجودہ نسل اسلام کے اس فرزند جلیل کي عزت کا اعلان کریگا' دوسري طرف سقوط ادرنہ کے اُس داغ کو موجودہ مصائب کے داغہاے گونا گوں اور زخم ہاے بے شمار کے ساتھہ' ہمیشہ ہمارے دلوں کي جنبش اور ہماري غیرتوں کي بیداري کیلیے تازہ رکھے گا' جو ہماري غفلت و سرشاري کي بدولت' ہماري عزت کي پیشاني پر' غیروں کے ہاتھوں لگ چکا ہے -

لیکن یہ یادگار کیونکر ہو؟ اسکا بہترین اور مفید طریق کیا ہو؟ کوئي تحفہ ہو جیسا کہ فرانس و جرمني اور مصر مي جانب سے پیش ہوگا؟ یا کوئي ایسي تجویز ہو' جو خود ہندوستان میں قائم ہو' اور جو کسي اہم ضرورت وقت کو پورا کرنے کے ساتھہ بحالت موجودہ سہل و آسان بھي ہو؟ میں چاہتا ہوں کہ اسکي نسبت ارباب فکر و راے غور فرمائیں' اور اپني اپني رائیں صفحات الہلال یا دیگر اخبارات میں شائع کریں - خود میري راے اسکي نسبت قائم ہو چکي ہے' مگر آخري نہیں ہے' اور انشاء اللہ اسکو تمام رایوں کے وصول ہو جانے کے بعد ظاہر کرونگا -

کچھہ اس فقیر ملت کے ساتھہ کیا جارھا ہے' وہ اسکی نہیں ' بلکہ اسلامی جذبات کی پامالی ہے' اور اسکی چوٹ ہر مسلمان کے دل پر براہ راست لگتی ہے - وہ وقت گیا' جب قومی معاملات کو اشخاص کا معاملہ بنا کر مسلمانوں کو غافل کردیا جاتا تھا' اور حق و ازادی کو صرف هندؤں کے سر باسم بغاوت تھوپ کر' خود هماری قوم هی کے مفسدین و منافقین کو همارے سامنے کھڑا کر دیا جاتا تھا -

هم نے ان دو دنوں کے اندر هی اس کی تحریک شروع کردی هوتی ' لیکن صرف یہ خیال مانع آیا کہ خود اڈیٹر اردوے معلے کے انتظامی مصالح کو پہلے معلوم کرلینا چاهیے کہ وہ آیندہ مستقل پریس کو مفید سمجھتے هیں' یا کوئی انتظام دوسری طرح کا کرنا چاهتے هیں' تاکہ یہ دو چار هزار روپیہ کیوں حکومت کے خزانے کے سپرد کیا جاے ' اور کیوں نہ اردوے معلے کی کوئی عمدہ تقویت و اصلاح اور انکے کاموں کی ترقی کیلیے صرف هو - هم نے انکو اطلاع دیدی ہے کہ سردست پچاس روپیے کی رقم حقیر الهلال کے طرف سے ایندہ انتظامات کیلیے قبول کریں ' اور ایک امدادی فنڈ کی بنیاد پڑجاے - جواب کے انتظار کی مہلت نہیں ہے کہ یہ آخری فارم کمپوز هو رھا ہے - پس ایندہ هفتے تک اس مسئلۂ اهم کا فیصلہ هو جاے گا -

هم کو امید ہے کہ صوبجات متحدہ کی کونسل کی اولین فرصت میں اسکی نسبت سوال کیا جائیگا - حصول انصاف کیلیے نہیں' بلکہ صرف اعلان امر کیلیے - هم اپنے سرگرم درست جناب انریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب کو توجہ دلاتے هیں' کہ وہ اس معاملے کی نسبت سب سے پہلے سوال کریں - ایسا نہو کہ گذشتہ زمانے کی طرح کونسل هال میں کسی مسلمان ممبر کو اپنے ایک برادر ملت کے مصائب کی نسبت کچھہ کہنے کی جرات نہو' اور ایام زندان کے مصائب کی نسبت سوال کرے بھی تو ایک قابل هندو ممبر ' یعنی انریبل گنگا پرشاد ورما !

سید نذیر هاشمی اور علی گدہ کالج

مجھہ کو ایک تار کے ذریعہ اس واقعہ کی اطلاع ملی' اور اب اردوے معلے کی تازہ اشاعت میں اسکی تفصیل چھپی ہے - مسٹر هاشمی ایک ذهین و قابل اور پرجوش طالب علم هیں' جو کچھہ عرصے پہلے تکمیل تعلیم کا خیال چھوڑ کر دفتر همدرد میں آگئے تھے ' اور اسکے بعد کسی سبب سے چلے آئے اور بی - اے کی تکمیل میں مشغول هوگئے - انھوں نے کالج کے اندر مختلف موقعوں میں جنگ طرابلس و بلقان کی نسبت اظہار حسیات و جذبات اسلامیہ میں حصہ لیا تھا ' بعض پر جوش نظمیں لکھی تھیں ' اور ان امور کا حس و درد اپنے اندر رکھتے تھے -

بظاہر حالات میری معلومات صرف یہی هیں -

تازہ واقعہ یہ ہے کہ وہ کالج کے بورڈنگ سے بجبر نکالدیے گئے ' اور اس عالم مظلومی میں' کہ رات کا وقت تھا ' آدھی زور سے چل رہی تھی ' پانی لگاتار برس رھا تھا ' اور پھر جس طالب علم نے رات کو انھیں کھانا کھلایا ' اسکو بھی بجرم اعانت مجرم نکالدیا گیا -

یہ' اور اس سے زیادہ افسوس ناک واقعات سے مملو مراسلات میرے پاس پہنچی هیں ' - ان میں ظاهر کیا گیا ہے کہ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب موجودہ قائم مقام پرنسپل نے محض انکے اسلامی مسائل پر اظہار جوش کی بنا پر یہ سب کچھہ کیا - میں نے تحقیق حال کیلیے ڈاکٹر صاحب کیخدمت میں تار بھیجا ' جسکے جواب میں وہ واقعات مندرجۂ اردوے معلے کی تغلیط کرتے هیں - ایسی حالت میں ضرور ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے ذاتی بیان کا پہلے انتظار کرلیا جاے - امید ہے کہ انھوں نے تار کے بعد کوئی والا نامہ اس بارے میں ضرور ارقام فرمایا هوگا ' اور اسکے بعد میں پھر بتفصیل و تشریح لکھونگا ' جو کچھہ اس بارے میں لکھنا ہے -

بطل ادرنہ غازی شکری پاشا

رجــل العالـم و رافــع منار الاسلام ! !

ثبت ست بر جریدۂ عالم دوام ما !

ایک چراغ سے هزاروں چراغ روشن هو جاتے هیں - آگ کی ایک چنگاری بڑے بڑے آتشکدوں اور تنوروں کو شعلوں سے بھر دیتی ہے ' ایک بیج صدها شاخیں ' اور هزاروں پھل پیدا کر دیتا ہے - باران رحمت الہی کا ایک شاداب دن ' پوری فصل کو سرسبز کر دینے کیلیے کافی هوتا ہے - موتی کا ایک بڑا دانہ ' پورے هار کی عزت بڑھا دیتا ہے - هیرے کا ایک درخشندہ ٹکڑا پورے تاج کے حسن و جمال کیلیے بس کرتا ہے - کیوڑے کا ایک درخت پورے باغ کے معطر هونے کیلیے ' گلاب کا ایک قیمتی پھول پورے ایوان و منزل کی رونق کیلیے ' اور بہ تمثیل سادہ تر' ایک چراغ پورے کمرے کی روشنی کیلیے کافی هوتا ہے !

یہی حال قوموں اور ملکوں کا بھی ہے - قوموں میں جب زندگی آتی ہے تو هزاروں افراد کے ذریعہ نہیں ' بلکہ همیشہ سرچشمۂ حیات ایک ' یا ایک سے زیادہ چند نفوس قلیلۂ و عدیدہ هی میں هوتا ہے - اس عالم کی زندگی قوموں سے ہے ' مگر قوموں کی زندگی صرف اشخاص کے دم سے وابستہ ہے - سرزمین انسانیۂ میں جب ایک عمدہ بیج بار آور هو کر سر اٹھا تا ہے' تو اس سے صدها شاخیں پھوٹتی هیں' اور ان میں هزارها تر و تازہ پھل لٹکنے لگتے هیں -

پس باغ کی زمین کی طرح' اس سرزمین کی شادابی کیلیے بھی بہت سی خار دار اور بے ثمر جھاڑیوں اور درختوں کی ضرورت نہیں ہے ' بلکہ صرف ایک هی درخت کی -

ایک هی انسان چاهیے ' جو انسان هو ' اور ایک پوری قوم اور ایک پورے ملک کو زندہ کردے - اس عالم کی رونق اقوام کے دم سے ہے ' مگر اقوام کی زندگی صرف اشخاص هی کے دم سے وابستہ ہے - قومیں مرتی هیں اور زندہ هوتی هیں - لیکن انکی موت و حیات کے یہی معنی هیں کہ پہلی صورت میں ان نفوس عالیہ سے خالی هو جاتی هیں ' جنکے دم سے انکی زندگی وابستہ تھی ' اور دوسری حالت میں انکے اندر ایسے وجود قدسیہ موجود هوتے هیں' جو اپنی زندگی کے سر چشمے سے پوری قوم کے کشت اقبال کو سرسبز و شاداب کردیتے هیں -

کیا نہیں دیکھتے کہ کتنے ادمی هیں' جنکا مرنا قوموں کا مرنا هوتا ہے' اور کتنے هیں' جو اپنے ظہور کے اندر ایک پوری قوم اور ملک کی زندگی کو پوشیدہ رکھتے هیں ؟

قیس سا پھر کوئی اٹھا نہ بنی عامر میں
فخر هوتا ہے گھرانے کا سدا ایک هی شخص !

* * *

یہ قاعدۂ طبیعی ہے کہ کوئی زمین خواہ کیسی هی بنجر نظر آئے ' اور خواہ کتنی هی اسباب و وسائل کشت کاری اور تربیت و پرورش ذریعی سے محروم هو' لیکن اگر اسکی قوت نشوونما بالکل معدوم نہیں هوگئی ہے' تو اسکا کوئی نہ کوئی گوشہ سرسبز' اور کوئی نہ کسی کونے میں کوئی بیج سر بر آور نظر آئیگا ' اور ایسا هونا اس امر کی دلیل سمجھا جاے گا' کہ گو اس زمین کو اپنے خزانہاے نباتاتی کے ظہور کے وسائل حاصل نہیں' اور اسباب و ذرائع سے محروم هوکر بنجر اور غیر شاداب سی هوگئی ہے' تاهم اسکی قوت

مقالات

حیات بعد الممات

از جناب مولوي نواب علي صاحب ایم - اے - پروفیسر بڑودہ کالج

تمهید

میرے ایک دوست' جنهیں سائنس کے ساتهه خاص شغف ہے' ایک دن مجهسے کهنے لگے کہ دنیا میں جسقدر حقائق دریافت هوے هیں وہ سائنس هي کے ذریعه سے' ورنه مذهب تو "والله اعلم" کے بیجا تحکم سے کسي مشکل مسئله کو حل هونے هي نه دیتا ' اور انسان کو همیشه جاهل رکهتا - میں نے کہا : مذهب نے جن امور کو دریافت کیا ہے ' انپر انصاف کي نظر ڈالنے سے پہلے ذرا معلومات سائنس کي نوعیت پر تو غور کرو! سائنس کي تمام تحقیقات کا ماحصل یہ ہے کہ چند قوانین هیں جنکے با قاعدہ نفاذ سے کائنات کا کارخانه چل رها ہے - نسل انساني کي طفولیت میں ان قوانین کا جزائي علم حاصل هوا تها - اب کلیات کي شکل میں مرتب هو کر سائنس کے نام سے مشهور هوا ہے - مثلاً انسان نے پہلے یہ دیکها کہ آفتاب کبهي تو دیر میں نکلکر جلد غروب هو جاتا ہے اور کبهي جلد نکل کر دیر تک رهتا ہے - چاند کبهي گهٹ جاتا ہے کبهي بڑهه جاتا ہے وغیرہ وغیرہ - ان روزانه مشاهدات پر غور کرنے اور اجرام سماویه کے متعلق اپني معلومات میں وسعت دینے' اور پهر اُن معلومات کو کلیات کي شکل میں ترتیب دینے سے علم هیئت مدون هوا -

یا مثلا انسان کو پہلے یہ معلوم هوا کہ لکڑي آگ سے جل اٹهتي ہے' لوها پاني میں زنگ کها جاتا ہے - میوہ عرصه تک رکهه چهوڑنے سے سڑ جاتا ہے وغیرہ وغیرہ - ان مشاهدات میں جسقدر ترقي هوتي گئي ' اُسیقدر اشیاء کے خواص ' ترکیب ' اور تحصیل کا علم بهي وسیع هوتا گیا ' اور آخر ان معلومات کے با قاعدہ ترتیب سے کمسٹري (علم کیمیا) کي تدوین هوئي -

یهي حال سائنس کے بقیه شعبوں کا سمجهو - لیکن با این همه وسعت معلومات' سائنس اب تک اتنا بهي تو نه سمجها سکا اور نه سمجها سکتا ہے کہ ان قوانین کي اصلیت کیا ہے ؟ اور کیوں نافذ هیں ؟ اس دعوے کے ثبوت میں هم اسپنسر کي مشهور کتاب " اصول اولیه" سے ایک مثال پیش کرتے هیں :

" یہ مسلم ہے کہ کشش ثقل کا مسئله تحقیقات سائنس کا ایک بڑا کارنامه ہے اور علمي دنیا نیوٹن کي مرهون منت ہے' جسنے یہ معرکة الارا مسئله دریافت کیا - لیکن تهوڑي دیر کیلیے اس مسئله کي تاریخ پر غور کرو - قدیم آریه قوموں کا یہ عقیدہ تها کہ آفتاب ایک رتهه ہے' جسپر اُنکا آسماني دیوتا بیٹهه کر سیر کرتا ہے - ابهي اس بحث کو چهوڑ دو کہ یہ عقیدہ في نفسه کیسا تها' بلکه صرف یہ دیکهو کہ آفتاب کي ظاهري حرکت کي علت سمجهنے کے واسطے اُس زمانے کے فهم کے مطابق قدماء نے کیونکر ایک محرک دیوتا کا وجود تسلیم کیا ؟ مدت دراز کے بعد جب کپلر نے یہ دریافت کیا کہ سیارے آفتاب کے گرد گردش کرتے هیں' تو اُسکو یہ خیال پیدا هوا کہ انکي گردش کي کچهه علت هوني چاهیے - اسلیے اُسنے یہ راے قایم کي کہ هر ایک جرم سماوي میں ایک پوشیدہ روح ہے' جسکي قوت سے گردش کا ظهور هوتا ہے - اس طرح ایک مادي مجسم دیوتا کا خیال تو باطل هو گیا ' لیکن اسکے عوض نفوس فلکیه کا عقیدہ قایم هوگیا - آخر میں جب نیوٹن نے اجرام سماویه کي حرکت کو ایک هي همه گیر قانون کے دائرہ میں داخل کردیا' تو نفوس فلکیه معطل هوگئے اور انکي جگه قانون کشش ثقل نے لے لي - اس طرح قدماء کے محسوس مادي دیوتا' پہلے نا محسوس نفوس کي شکل میں تبدیل هوے' اور آخر کار ایک عسیر الخیال اور همه گیر قانون کے پیرایه میں ظاهر هوے - کچهه شک نهیں کہ اس قانون کے دریافت هو جانیسے اجرام سماویه ایک با قاعدہ نظام کے تحت میں داخل هوگئے' جسکو عقل سلیم تسلیم کرتي ہے' لیکن یہ مشکل حل نهوي کہ اس قانون میں نافذ هونے کي قوت کهاں سے آئي ؟ اسي لیے نیوٹن نے کپلر کے نفوس فلکیه کے عوض' ایتهر کو قایم کیا ' جسکي وساطت سے یہ قانون نافذ ہے -

لیکن پهر بهي یہ مشکل کہ خود ایتهر اس قانون کو کیونکر نافذ کرتا ہے ؟ حل نهیں هوتي ! " (اصول اولیه صفحه ۱۰۳)

اس مثل سے یہ ثابت هوتا ہے کہ مذهب نے جس راز کو پہلے هي دن ٹوٹے پهوٹے الفاظ میں افشاء کیا تها ' سائنس نے اُسکو ایک عمر کي کاوش و کاهش کے بعد سمجهایا بهي تو اسطرح کہ :

معلـومم شد کہ هیـچ معلوم نشد!

لیکن مذهب کا اعجاز دیکهو کہ دور آخر میں انکي حقیقت ایک امي (روحی فداہ) کي زبان پاک سے کسطرح بیان کي گئي ' جبکہ فرمایا کہ :

الشمس و القمـــر بحسبان — سورج اور چاند حساب سے هیں اور تارے
والنجـــم والشجر یسجدان — اور درخت سجـدہ کـرتے هیں

شمس و قمر' نجم و شجر' کي کچهه تخصیص نهیں ' تمام کائنات کا یهي حال ہے :

وان من شئ الا یسبح بحمدہ — اور کوئي شے ایسے نهیں جو اسکي تسبیح
ولکـــن لا تفـــقهــــون — و تحمید نکرتي هو' لیکن تم انکي
تسبیحهـــم — تسبیح کـو سمجهتے نهیـں -

یہ تسبیح و تحمید کیا ہے ؟ انقیاد ' یعني ایک زبردست مقنن کے همه گیر قانون کي پابندي میں سر جهکا دینا - اس انقیاد کا جلوہ ان تمام پوشیدہ قوتوں میں جنکے واسطے سائنس نے اپني اصطلاحین مثلا : میل مرکزي ' کشش اتصال' اتحاد کیمیاوي وغیرہ وغیرہ ایجاد کي هیں ' نظر آتا ہے - انقیاد کا رنگ ان تمام قوانین کائنات میں' جنکا علم انسان کو سائنس کے ذریعه سے هوتا جاتا ہے ' صاف جهلک رها ہے' مگر تعجب ہے کہ سائنس کے "گروہ معتقدین" کو نظر نهیں آتا ؟ صدق الله العلي العظیم حیث قال :

لاتعمي الابصار ولکن تعمى — آنکهیں اندهي نهیں هوتیں لیکن دل جو
القلوب التى في الصدور — سینوں میں هیں اندهے هوجاتے هیں -

حقیقت یہ ہے کہ سائنس کي روز افزوں معلومات صرف اسیقدر سمجهاتي هیں کہ کائنات کا کارخانه کس طرح چل رها ہے - اسکے سمجهنے کیواسطے آج ایک تهیوري (راے و قیاس) قایم هوتي ہے کل دوسري' پرسوں

اسلام

ادبیات

عدل فاروقي کا ایک واقعہ

ایک دن حضرت فاروق نے منبر پہ کہا : * " میں تمہیں حکم جوکچھہ دوں تو کروگے منظور؟ "
ایک نے اُٹھہ کے کہا یہ کہ " نہ مانینگے کبھي * کہ تیرے عدل میں ہم کو نظر آتا ہے فتور
چادریں مال غنیمت میں جو آب کے آئیں * صحن مسجد میں وہ تقسیم ہوئیں سب کے حضور
ان میں ہر ایک کے حصہ میں فقط ایک آئي * تھا تمہارا بھي وهي حق کہ یہي ہے دستور
اب جو یہ جسم پہ تیرے نظر آتا ہے لباس * یہ اُسي لوٹ کي چادر سے بنا ہوگا ضرور
مختصر تھي وہ ردا ' اور ترا قد ہے دراز * ایک چادر میں ترا جسم نہ ہوگا مستور
اپنے حصے سے زیادہ جو لیا تونے ' تو آب * تو خلافت کے نہ قابل ہے نہ ہم ہیں مامور"

گرچہ وہ حد مناسب سے بڑھا جا تا تھا * سب کے سب مہر بہ لب تھے چہ اناث و چہ ذکور
روکدے کوئي کسیکو ' یہ نہ رکھتا تھا مجال * نشۂ عدل و مساوات سے تھے سب مخمور

اپنے فرزند سے فاروق معظم نے کہا : * " تم کو ہے حالت اصلي کي حقیقت پہ عبور
تمہیں دیسکتے ہو اِسکا مري جانب سے جواب * کہ نہ پکڑے مجھے محشر میں مرا رب غفور"

بولے یہ ابن عمر سب سے مخاطب ہوکر : * " اس میں کچھہ والد ماجد کا نہیں جرم و قصور
ایک چادر میں جو پورا نہ ہوا اُن کا لباس * کر سکي اِسکو گوارا نہ مري طبع غیور
اپنے حصے کي بھي میں نے اُنہیں چادر دیدي * واقعہ کي یہ حقیقت ہے' کہ جو تھي مستور"

نکتہ چین نے یہ کہا اُٹھہ کے کہ ہاں اے فاروق * حکم دے ہم کو' کہ آب ہم اُسے مانینگے ضرور

(شبلي نعماني)

غزل

چندے گرہ کشائے خم زلف بودہ ام * تا رفتہ رفتہ کار بہ بند قبا رسید
در کار عشق دیدہ وری شرط بودہ است * ہر کس نظر کشود و تماشا بما رسید
زلفش دکان مشک فروشي کشادہ است * ایں مژدہ ام بگوش ز باد صبا رسید
پیچیدہ رہ دل میان دو قاتل فتادہ است * ناوک کشاد غمزۂ و ناز از قضا رسید
شوخے کہ از غرور بہ خود هم نمي رسد * عذرش بنہ اگر نتواند بما رسید
قاصد ہزار گونہ سخن ساخت در پیام * بے چارہ گشت چوں بہ سر مدعا رسید

(شبلي نعماني)

میں ناکامیاب ثابت ہوگا - یہ ممکن ہے کہ جو قومیں اپنے آپکو عملی صورت میں اسلام کی دشمن ثابت کر رہی ہیں اور جنکا دلی مدعا یہ ہے کہ اسلامی سلطنتوں اور حکومتوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا کر اسلام کو اسقدر ضعیف اور کمزور کردیا جاے ' کہ پھر اوس میں ابھرنے کی قابلیت نہ رہے ' جب ان قوموں کو اس بات کا علم ہوگا کہ کعبہ و مدینہ کی حفاظت کیواسطے ایک ایسی زبردست انجمن ہے جسکے ممبر حرمین شریفین کی حفاظت میں اپنی جان و مال فدا کرنے پر تیار ہیں اور یہ علم ان قوموں کو ضرور ہوگا ' تو اول تو وہ قومیں اس انجمن کے درہم برہم کرنے کے لیے ہر طرح کے جائز و ناجائز ذریعے عمل میں لائینگی - اگر انکو اس مقصد میں کامیابی ہوگئی تو انکے مدعا کے حاصل کرنیکا راستہ صاف ہو جائیگا - اور اگر انکو نا کامیابی ہوئی تو ممکن ہے کہ بخیال مصلحت ' کعبہ و مدینہ سے کسی قسم کا تعرض نہ کریں ' اور تمام دیگر اسلامی ممالک کو فتح کرکے مسلمانوں کو ذلیل و خوار کر دیں ' اور انکو اپنی غلامی میں داخل کرکے طرح طرح کی اذیتیں پہنچائیں اور انکو تمام حقوق مذہبی و ملکی سے محروم کردیں ' اور صرف کعبہ و مدینہ کو مسلمانوں کے ہاتھہ میں رہنے دیں -

لہذا محض کعبہ و مدینہ کی حفاظت کا مذہبی پہلو ہمکو ذلت و پستی سے نکالکر عزت و بلندی پر نہیں پہنچا سکتا - میرا مدعا یہ نہیں ہے کہ حفاظت کعبہ و مدینہ کا مدعا ترک کرکے کوئی دوسرا مدعا پیش نظر رکھا جاے - ہرگز نہیں - ہرگز نہیں - یہ مدعا ضرور پیش نظر رہے - نہ صرف حفاظت کعبہ و مدینہ ہی ' بلکہ حفاظت کعبہ و مدینہ و بیت المقدس و کربلاے معلی و دیگر مقدس مقامات اسلامی بھی ہماری انجمن کا مدعا ہونا چاہیے - کیونکہ معاملۂ بیت المقدس عنقریب چھڑنے والا ہے ' جسکی حفاظت کیواسطے صلیبی لڑائیوں میں لاکھوں مسلمان شہید ہوچکے ہیں ' اور بیحد و حساب مال و متاع تصدق کرچکے ہیں اور جس مقدس مقام کے حاصل کرنے کیواسطے یورپ ہر طرح کوشش کر رہا ہے - علاوہ ازیں مجلس خدام کعبہ کے مقاصد میں یہ امر بھی داخل کیا جاے کہ اوسکے ہر ممبر پر پابندی احکام دین اسلام لازمی ہوگی - یعنی کلمہ کا قائل اور صوم و صلواۃ کا پابند ہوگا ' اور بصورت توفیق ذکوۃ دیگا اور حج کریگا - مجلس کے ممبروں اور کل مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد قائم رکھنے اور پھیلانیکی ہمیشہ کوشش کریگا - بغض و حسد و کینہ - غیبت و عناد و دروغ گوئی - منافقت وغیرہ کی برائیوں کو ترک کرکے کسی مسلمان کو کسی قسم کے نقصان پہنچانیکی صراحتاً یا کنایۃ ہرگز کوشش نہ کریگا ' اور مظلوم مسلمان کی اور اسلام کی جان و مال سے حمایت اور امداد کریگا - پھر یہ عبارت بھی اگر مناسب تصور کیا جاے تو حلف میں داخل کر دیجائے - ہماری غرض اسوقت یہ نہ ہونی چاہیے کہ ممبران مجلس کی تعداد فوراً ایک کثیر تعداد ہوجاے ' بلکہ ہمکو اس قسم کا معیار قائم کرنا چاہیے کہ جو مسلمان اوسپر عہد کرکے ممبر ہو ' اوس کی زندگی قرون اولی کے مسلمانوں کی زندگی کی طرح ہوجاے ' اور اسلام کا عمدہ سے عمدہ نمونہ بن جاے - اور اس قسم کا ممبر بدرجہا بہتر ہے ان ہزار ممبروں سے ' جو احکام دین اسلام کے پابند نہیں ہیں ' اور وہ اکیلا اسلام کے ایک سو دشمنوں پر بھاری ہوسکیگا - اور نیز ہر مسلمان سے انجمن کے ممبر ہونیکی درخواست کیجاے - اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ ہمکو اس کا علم ہوجائیگا کہ دنیا میں اسلام پر فی الحقیقت اپنی جان و مال فدا کرنے والے کسقدر مسلمان ہیں اور کسقدر براے نام مسلمان ہیں میرے خیال میں انجمن کے مقاصد اسقدر عمدہ ہیں کہ کوئی مسلمان بھی اوس کے ممبر ہونے اور حلف لینے سے انکار نہیں کریگا اور اگر کوئی بد قسمت مسلمان اس قسم کے عہد سے انکار کرے یا تامل کرے تو سمجھہ لینا چاہیے کہ فی الحقیقت اوس کے مذہبی اعتقاد میں ضعف و کمزوری ہے - اور ایسی حالت میں ہمکو چاہیے کہ اوس سے ہر قسم کا رابط و اتحاد قائم نہ رکھیں - اسکی کسی قسم کی رسم و تقریب میں شریک نہوں - اسکو نفرت کی نگاہ سے دیکھیں اور اسکو اسلام کا ' انجمن کا ' اور اپنا دشمن تصور کریں ' اور اسقدر ہوشیار رہیں جسقدر کہ ایک دشمن سے رہنا چاہیے -

الہلال

جزکم اللہ تعالی کہہ نہیں سکتا کہ جناب کی تحریر پڑھکر کس قدر طبیعت مسرور ہوئی - جناب نے آغاز تحریر میں لکھا ہے کہ ایک ایسی انجمن کے قیام کا خیال آپکو بھی تھا ' اور اب دوسری طرف سے بھی اسکی صدا سنکر نہایت مسرت ہوئی کہ اس خیال نے اور دلوں میں بھی اپنا گھر کرلیا ہے - آپکی تحریر پڑھکر بعینہ یہی حال اس فقیر کا بھی ہوا - یہی خیالات ہیں جنکو کسی قدر زیادہ اضافہ و توسیع کے ساتھہ پیش نظر رکھتا ہوں ' اور اسی لیے محض کسی انجمن کے قیام اور ایک بہت بڑے فنڈ کے مہیا ہو جانے کو اصل کار نہیں سمجھتا ' گو اجزاء ضروریۂ کار ' و منازل ابتدا و وسائل تقویت و اعانۃ ضرور ہیں - ہم مسلمان ہیں ' اور دنیا میں صرف کعبے ہی کی حفاظت کیلیے نہیں ہیں ' بلکہ کعبے کے ساتھہ ہوکر تمام دنیا کی حفاظت کرنے والے ہیں - یہ بد بختی ہے کہ ایسا نہیں ہے - تاہم ہم کو اپنا نصب العین ہمیشہ بلند اور وہی رکھنا چاہیے ' جو ہمارے خدا نے ہم کو بتلا دیا ہے -

جس وقت تک مسلمان اس آیۃ کریمہ کے مطابق اپنا حال و قال نہ بنالیں گے ' اس وقت تک کوئی انجمن ' کوئی اسکیم ' کوئی بڑی سے بڑی روپے کی تعداد انکو خاک مذلت سے نہیں اٹھا سکتی : الذین ان مکناھم فی الارض ' اقامو الصلوۃ و اٰتوا الزکوۃ و امروا بالمعروف و نہوا عن المنکر -

ذرا توقف کیجیے - ہمیشہ کام ترتیب طبیعی سے انجام پذیر ہوتا ہے - الہلال اسی پر عامل ہے - میں بہت جلد یکے بعد دیگرے ان تمام امور کو بالتفصیل و تشریح عرض کرنے والا ہوں - معدے کی طرح دماغ بھی ایک وقت میں غذا کی ایک ہی مقدار ہضم کر سکتا ہے -

جمعیۃ خدام کعبہ

(از جناب مشیر حسین صاحب قدوائی - بیرسٹر ایٹ لا)

جمعیۃ خدام کعبہ کی اسکیم کا خاکہ جو الہلال میں شایع ہوا ' اوسپر اکثر حضرات نے مجھے تحریریں روانہ کیں اور اونمیں کی سب نہایت توقع افزا ہیں - بہت سی جواب طلب ہیں - میں بذریعہ اس اخبار کے سب حضرات کو اطلاع دیتاہوں کہ ابھی دستور العمل زیر غور ہے - جب دستور العمل کا خاکہ حسب صلاح جناب شوکت علی صاحب اور دیگر حضرات طے ہو جائیگا تو پبلک کے پیشکش ہوگا - اور اوسپر رائیں لیکر یہ عالمگیر جمعیت قایم ہوگی -

مراسلات

تیسري - اسیطرح انسان کي معلومات ترقي کرتي جاتي هیں' لیکن یه تمام انکشافات ان معلومات کے سامنے' جنکو خاص مذهب نے سمجهایا' محض سطحي معلوم هوتے هیں - وه معلومات کیا هیں ؟ وه یه هیں که یه کارخانه عبث نہیں هے اور اسلیے هم بهي جو اس کارخانے کے ایک جزء هیں' نه عبث پیدا هوے نه عبث مرتے هیں :

ما خلقنا السموٰت	همنے آسمان اور زمین اور جو کچهه
و الارض و ما بینهما	ان دونوں کے بیچ میں هے' نہیں
الا بالحق	پیدا کیے' مگر حق کے ساتهه' اور ایک
و اجل مسمی	تهري هوئي مدت تک -
افحسبتم انما	کیا تمنے یه سمجها هے که همنے تمکو
خلقناکم عبثا	عبث پیدا کیا اور یه که تم همارے
وانکم الینا لاترجعون	طرف لوٹ کر نه آؤ گے ؟

کچهه شک نہیں که حیات بعد الممات کا مسئله انسان کے واسطے ایک مهتمم بالشان امر هے - کیونکه اس تحقیق کے درپے هونا که کائنات کا کارخانه کسطرح چل رها هے' صرف موجودہ زندگي تک هي مفید هوسکتا هے - لیکن یه معلوم کرنا که یه کارخانه کیوں چل رها هے اور همکو کیا کرنا هے' حقیقتاً ایسا هے جسپر هماري زندگي اور موت کا انحصار هے اور یهي مذهب کا اصلي کارنامه هے -

اس تقریر کا یه منشاء نہیں هے که سائنس کي معلومات جو درحقیقت دافع اوهام هیں اور سچے مذهب کي موید' حقیر اور عبث هیں' بلکه مقصود یه هے که جن مدعیوں نے اپنے محدود علم کے زعم و غرور باطل میں یه سمجهه رکها هے که :

زعم الناس کفروا' ان	کافروں کا گمان هے که مرنے کے بعد پهر
لن یبعثوا' قل بلی	زنده نهونگے ! کهدے کیوں نہیں ؟ قسم هے
و ربی لتبعثن ثم	میرے رب کي که تم ضرور زنده کیے جاؤ گے
لتنبئن بما عملتم	پهر تمکو تمهارے اعمال جتلائے جائیں گے
وذالک علی الله یسیر	اور ایسا کرنا الله پر آسان هے -

وه اپني غلطي پر متنبه هوجائیں' کیونکه ارتقاء گذشته پر ایمان لانا' مگر ارتقاء آینده' یعني معاد سے منکر هوجانا' تعلیمات سائنس کي تکذیب کرنا هے (۱) جسکي وجه اسکے سوا اور کوئي نہیں جسکو شیخ عطار نے شتر مرغ کی لطیف تمثیل میں بیان کیا هے - نفس کي حیله جوئي کے متعلق شیخ موصوف فرماتے هیں :

چوں شتر مرغے بداں ایں نفس را
نے کشد بار و نه پرد بر هوا
گر بہ پر گوئیش' گوید اشترم
ور نهي بارش' بگوید طائرم

یهي حال سائنس کے گروه معتقدین کا هے - طبائع جب یه رنگ اختیار کرلیتي هیں' تو قبول حق سے بهرحال دور هوجاتي هیں : نعوذ بالله من شرور انفسنا' و من سیأت اعمالنا !

(۱) یه بحث آینده آئیگي - (منه)

انجمن خدام کعبه

(از جناب مراسله نگار بهوپال)

حضرت مولانا - السلام علیکم - آپکے اخبار الهلال مورخه ۲۳ - اپریل سنه ۱۹۱۳ میں مسٹر مشیر حسین قدوائي بیرسٹر ات لا کي تجویز مجلس خدام کعبه کو میں نے بغور و بخوشي پڑها - اس قسم کي ایک مجلس قائم کرنیکا خیال مجهکو اور نیز میرے دیگر هم خیال احباب کو کئي ماه سے تها - اور اوسکے قواعد و مقاصد پر غور کیا جا رها تها - الحمد لله که یه خیال همیں پر محدود نه تها بلکه یه خیال دوسرے مسلمانوں کو بهي پیدا هوا - اور یه ایک نیک فال هے اور بلاشک اِسکو ایک تائید غیبي سمجهنا چاهیے - اس کام میں خداوند تعالی همکو ضرور کامیابي عطا فرمائیگا - جب خداوند تعالی کو یه منظور هوتا هے که کسي قوم کے زمانۂ ذلت کا خاتمه هو' اور وه بیدار هوکر دنیا میں عروج حاصل کرے' تو اوس کے افراد میں بهبودي کے خیالات خود بخود پیدا کردیتا هے' اور شاندار مستقبل' اور قابل حصول مدعا کي مجسم صورت اوس قوم کے سامنے کهڑي هوجاتي هے - نیز اوس سے یاس اور نا امیدي کے جراثیم مهلکه کو دور کرکے' اراده اور استقلال اور سعي کي زندگي اوس میں پیدا کردیتا هے - تاریخ و تجربه و مشاهده صاف طور پر همیں یه بتاتا هے که جس قوم میں پست همتي و یاس اور نا امیدي کي گمراهیاں پیدا هوجاتي هیں' وه قوم خواه کتني هي ترقي یافته هو' معزول هوکر نیست و نابود هوجاتي هے' یا ذلت و گمنامي میں زندگي بسر کرتي هے - مگر جس قوم میں اولعزمي اور حصول مدعا میں مشکلات کا مقابله کرنے اور سر کرنیکي خوبیاں پیدا هوجاتي هیں' وه ضرور ترقي اور عروج کے آسمان پر مثل آفتاب کے چمک کر رهتي هیں - تاریخ ترقيء اقوام اس امر کي بهي شاهد هے که قوموں کي ترقي میں اون کے مذهبي پهلو نے همیشه بڑا حصه لیا هے - جس قوم میں مذهبي پابندي کے ساتهه اراده' اولوالعزمي' اور استقلال شامل رها هے' وه ضرور ترقي و عروج پا کر رهي هے - لهذا هر قوم کي ترقي و عروج کے راز میں اوس کا مذهب همیشه ایک جزو اعظم هوتا هے - مذهب هي ایک ایسي شے هے جو کسي قوم کے مختلف الخیال و مختلف المزاج افراد کو هم خیال بنا سکتا هے' اور جبتک که کوئي قوم هم خیال نه هوجائے' اوسوقت تک اوسکي ترقي محال هے -

مسٹر مشیر حسین کي تجویز مجلس خدام کعبه بیشک ایک قابل قدر و قابل ستائش تجویز هے' مگر اس تجویز میں مذهبي پهلو ایک گونه شامل نہیں هے - اس کے جواب میں یه کہا جا سکتا هے که حفاظت کعبه و مدینه خود ایک مذهبي مدعا هے اور انجمن کے ممبروں کو همخیال بنانیکے واسطے یهي مدعا کافي هے - لیکن اگر اس مسئله پر خود رائي و هٹ دهرمي کو علحده کرکے ٹهنڈے دماغ کے ساتهه غور و فکر کیا جاے' تو معلوم هو جائیگا که محض حفاظت عبه و مدینه کا خیال و مدعا همکو ذلت سے نکالکر عروج پر پهنچانے

شئون عثمانیہ

الاتحاد الاسلامي

اثر خامۂ حضرت کاتب قدیر: جلال نوري بک

اتحاد اسلامي ' خلافت ' اور مسئلہ مصریہ کی بابت میرے خیالات ' میرے ان اقوال سے معلوم ہوچکے ہیں جو اخبار اللواء نقل یا اقتباس کیا کرتا تھا ' مگر آج پھر یہ مضمون اسلیے لکھرہا ہوں کہ مجملاً ان خیالات دیرینہ کو اپنے مصري اور ترکي بھائیوں کے سامنے پیش کروں ' کیونکہ ان خیالات کو شاہي رعایا کے رشتۂ الفت کے استحکام اور بقیہ قواء سیاسیۂ اسلامیہ کے ثبات کے لیے سودمند سمجھتا ہوں -

یورپ صرف انھي لوگوں کو پسند کرتا ہے ' جنکا نشو و نما مغربي اصول یعني وطنیت و جنسیت کي تقدیس پر ہوا ہو - لیکن عربوں ' ترکوں ' مصریوں ' ہندوستانیوں ' افریقیوں ' غرض اسلامي قوموں میں سے کہیں بھي اختلاف جنسیت کا اثر نہیں - کیونکہ اسلامي تعلیم میں نہ جنسیت کي بنیاد ہے اور نہ اسکا اثر - اسلام نے تو یہ کہا ہے کہ تمام مسلمان ایک قوم ہیں - اگر بعض اجنبي سلطنتوں کے مسلمان خلیفۃ المسلمین کي تقدیس اور اقرار بیعت کے باوجود اپنے آپ کو ایک جداگانہ قوم سمجھنا چاہتے ہیں ' تو یہ انکي سخت غلطي ہے جسکي وجہ اسکے سوا اور کچھہ نہیں کہ وہ تعلیم اسلامي کي روح سے نا واقف ہیں -

اسلام (جیسا کہ رنیان کہتا ہے) " ایک ولولہ انگیز و محیر العقول طاقت ہے ' جو لغت ' جنسیت ' وطنیت ' طبیعت ' اور مزاج کے اختلاف کے با وجود ' اپنے حلقہ بگوشوں کو ایک کر دیتي ہے - " بنابریں میں کہتا ہوں کہ یورپ کا مذہب استعمار جہاں تک ہوسکے دنیا میں پھیلے اور عام ہو ' اور دول یورپ ایشیاء ' افریقہ ' اور اوقیانوس کے ممالک میں سے جسقدر چاہیں فتح کرلیں - پر یہ تمام فاتح و استعمار مسلمانوں کے رشتۂ اخوت و الفت کو منقطع نہیں کرسکتا - بلکہ اسکے بر عکس ان سلطنتوں کا ظلم و ستم جسقدر زیادہ ' اور تعدي و توہین جسقدر گراں ہوگي ' اسیقدر عالم اسلامي کي بیداري اور احساس ' دروں زیادہ ہونگے - پولینڈ نے ' جسکو جماعتوں کے باہمي اختلافات و منازعات نے اسدرجہ پارہ پارہ اور پامال کردیا تھا کہ وہ اپنا اتحاد قومي اور جذبۂ وطني تک بھولگیا تھا ' اسیوقت اپنا گم کردہ احساس دوبارہ پیدا کیا ' اور رشتۂ ملي و وطني کي حقیقت اور قدر و قیمت سمجھي ' جب روس ' آسٹریا ' اور پروشیا نے اسکو باہم تقسیم کرلیا - اسوقت تمام پولینڈ مدافعت کے لیے اُتھہ کھڑا ہوا اور ہوا ' جو کچھہ کہ ہونا تھا -

پس انگریزوں کا مصر میں احتلال ' فرانس کا تونس اور الجزائر پر قبضہ اور مراکش کو نگلجانا (گو حلق میں پھنسگیا ہے) اطالیا کا دولت عثمانیہ کے مقابلے میں اعلان جنگ ' طرابلس اور بنغازي کو بزور اسلحہ زیر کرنے کے لیے ' وغیرہ وغیرہ ' وہ مصائب ہیں ' جنھوں نے عالم اسلامي کو بیدار کردیا ہے - حتی کہ مراکش کے قبائل ' جو ہمیشہ تاخت و تاراج میں مصروف رہتے تھے ' جنکے دلوں میں اپنے ہمسایوں کو زک دینے یا نقصان کي فکر ہمیشہ پوشیدہ رہتي تھي ' جو ان امور کے علاوہ کسي اور امر پر غور کرنا جانتے ہي نہ تھے ' اب ترقی کے شائق ہیں اور ملي و قومي رابطہ اتحاد کو مستحکم کرنے کي کوشش کر رہے ہیں -

بیشک نصارا میں رومي ' قبطي ' فرانسیسي ' ارمني ' انگریز وغیرہ وغیرہ ' مختلف جداگانہ قومیں ہم کو ملینگي ' مگر اسلام میں اس جنسي تقسیم کا اثر نہیں - ایک رومي ایک فرانسیسي کو اجنبي سمجھتا ہے تو سمجھے ' مگر ایک ہندوستاني مسلمان ایک افریقي مسلمان کو اپنا بھائي سمجھتا ہے - یاد رکھنا چاہیے کہ پیرس یا مارسیلز کا باشندہ جس نظر سے لیون یا نانس کے باشندے کو دیکھتا ہے ' اسي نظر سے ایک ترکي مسلم ایک قوقازي یا جاوي مسلم کو دیکھتا ہے ' بلکہ اس سے زیادہ محبت آمیز و اخوت آگیں نظر سے -

اسلام تمام اعتبارات سے برتر ہے - اسلام اقوام عالم میں ایک عالمگیر برادري یا اخوت ہے - بلاد اسلامیہ میں نصراني سلطنتوں کے مکائد و دسائس خواہ کتنے ہي پھیلیں ' اور انکے اموال و مصنوعات کتنے ہي رائج ہوں ' مگر یقیناً یہ چیزیں اس رشتے کو نہ توڑ سکینگي -

جلالتمآب سلطان المعظم کا مرتبہ بحیثیت خلیفۃ المسلمین کے انکے اس مرتبہ سے صدہا درجہ زیادہ ارفع و اعلی ہے ' جو ان کو بحیثیت شاہنشاہ دولت عثمانیہ ہونے کے حاصل ہے - مقدم الذکر صورت میں وہ تمام عالم اسلامي کے بادشاہ ہیں - یہ ایک ایسي طاقت ہے - جسکا ہر شخص اعتراف و احترام کرتا ہے - اس طاقت کا فرض ہے کہ آجکل ظاہر ہو اور ایسے عملي نظام و تنسیق کے ساتھہ ' جو اسکے مناسب ہو ' تا کہ اگر یورپ اپنے مادي مصالح کا پاس کرنا چاہے تو اس کا فرض ہو کہ دولت عثمانیہ کي مخالفت سے اجتناب کرے - میں پوري جرأت سے کہتا ہوں کہ آیندہ خلافت اسلامیہ کی حفاظت کا کوئي طریقہ اس سے بہتر نہیں ملسکتا -

یورپ کا خیال ہے کہ مشرق میں عموماً اور عالم اسلامي میں خصوصاً ' ایسا عام کوئي اثر نہیں ' مگر یہ اسکي غلطي ہے - بیشک یہ صحیح ہے کہ سیاسي جماعتوں کے اختلافات یہاں اسقدر عظیم الشان نہیں ہوتے ' جتنے کہ اور جگہ ہوتے ہیں - مگر جب کہ مذہبي اختلاف ہو اور بحث و نزاع میں مذہب کي عزت کا سوال پیدا ہو جاے تو افریقہ کا حبشي بھي (جو تمدن میں کمترین درجہ سمجھا جاتا ہے) اپنے مذہب عزیز کي مدافعت میں آواز بلند کرنے لگتا ہے -

دولت عثمانیہ اتحاد اسلامي کا محکم ترین ستون ہے اور اسکا فرض ہے کہ اس سے جائز طور پر مستفید ہو - روز عالم اسلامي سے خود دولت عثمانیہ کو ثروت و قوت حاصل ہوتي ہے -

مصر جو اپنے آپ کو آزاد کرنے ' اپني سرسبزي سے متمتع ہونے ' اور اپني گذشتہ عظمت کو دوبارہ حاصل کرنے کے لیے کوشش کررہا ہے ' دولت عثمانیہ کا ایک جزو غیر منفصل ہے - اسکو ہم دولت عثمانیہ کے لیے منجملہ اسباب ترقي و رفعت شان کے سمجھتے ہیں -

افسوس ہے کہ بعض نوجوان ' جنھوں نے واقعي اپني عزت کو محسوس کیا ہے ' ان خیالات سے ناواقف ہیں ' جو انکے متعلق یورپ کے حلقوں میں دائر و سائر ہیں - یورپ چاہتا ہے کہ اپنے تمدن کي بو قلموني سے انکو اپنے آپ میں جذب کرلے اور حقیقت سے اندھا

کام اهم هے - الله توفیق دے اور حمایت کرے - کامیابي یقیني هے لیکن اصول اور ضوابط کو مکمل کرلینا ضروري هے که بنیاد مضبوط هو - اور وسعت کي اعتبار سے لنگر کي برداشت کي قوت هو -

جناب مولانا ابو الکلام کے مرکوز خاطر کوئي اهم تحریک هے - جسکي تمهید بلکه ابتدائي کام بهي بذریعه الہلال پبلک کے سامنے پیش هے - اوس اسکیم سے بهي فایده اوٹهایا جاریگا - جو رائیں آرهي هیں اور امید هے که بعد کو آئیں' اونسے بهي هم سب لوگ مستفید هونگے - اور انشا الله یه زبردست جمعیت قائم هو جاویگي -

هر هر گاؤں اور هر هر قصبه میں ایک شاخ هونا چاهیے - سب سے بڑي غرض جمعیت کے قائم کرنے سے یه هے که هر مسلمان کو اسلامي خدمت میں حصه لینے کا ولوله هو اور موقع ملے - ایک روپیه سال خدام کعبه کا چنده هوگا - لیکن کوئي صورت ایسي بهي رکهي جایگي جس سے وه علم بر داران توحید اور جاں نثاران بیت الله جو عسرت و فلاکت دنیاوي کے بوریه پر جلوه افروز هیں' محروم نه رهسکیں ' اور ثواب حاصل کرنے کا موقع اونکو بهي حاصل رهے - اکثر حضرات نے دریافت کیا هے که کیا پین اسلامک انجمن کوئي اور هوگي - یه اور؟

میري حقیر راے یه هے که خدام کعبه کے مقاصد کو محدود رکهنا چاهیے - اور اسي سے ابتدا کرکے پهر انتها پین اسلامک انجمن تک پهونچا دینا چاهیے - جس سے تمام مسلمان اور اونکي انجمنیں ایک دوسرے سے هم رشته اور آپس کے احوال سے با خبر هوجاویں ' اور اعدا کے مقابلے کے لیے به یک وقت سینه سپر رهیں - یه ابتدائي کام جمعیت خدام کعبه کا درپیش هے - یه جمعیت ولوله افگن هوگي - لوگوں کو نظم و نسق کا عادي کریگي - هر هر گهر میں اسلامي خدمت کا چرچه پیدا کریگي - اور انشاء الله العزیز دشمنوں کے دلوں میں رعشه اور اونکے خیالات میں زلزله پیدا کردیگي -

وه جزء جسکي مسلمانوں میں کمي هوتي جاتي هے' یعني اسلامي روح ' پهر عود کر آیگي -

اسطرف اسلامي اخبارات نے بڑا کام کیا هے - توقع هے که اب عملي کام کے کرنے میں بهي وه حصه لینگے - هر اخبار سے توقع هے که وه بار بار اس جمعیت پر اظهار آراء کرینگے - اور جمیعت خدام کعبه کا پیغام هر هر قریه میں پهنچا دینگے -

اگر دنیاے اسلام اب بهي ایک رشته میں منسلک هو جاے - اگر اب بهي مسلمانان عالم اپنے حال سے باخبر اور اعدا کے ارادوں سے واقف هو جاویں ' تو کیا تعجب هے که مسلمانوں کي ترقي و عروج کا دریا پهر اوسي طرح تموج پر آجاوے جسطرح آجکل عیسائیوں کا هے -

دیگراں هم بکنند انچه مسیحا میکرد

اگر هم غافل رهے تو نه صرف هم مسلمانوں کا بلکه ایشیاء کا خاتمه هے - اور سب ایشیائي اقوام اور مذاهب مغلوب هوکر رهینگے -

چین میں مصالح ملکي نے جو عیسائیت کا ولوله پیدا کیا ڈالا هے وه بهت هي اندیشه ناک آثاروں میں سے هے -

مسلمان اگر اپني حالت درست نه کرینگے تو سب سے اهم الزام اونپر یه هوگا که دنیا کو ضلالت کي طرف پهنچنے میں اونهوں نے حصه لیا - تعلیم وحدانیت سے لوگوں کو متنفر کیا -

مسلمان هرگز اپني حالت نهیں درست کرسکتے جبتک وه کلمه لا اله الا الله محمد رسول الله پر سب کے سب مجتمع نه هو جاویں - جب تک اُنکا رخ ایک خدا کي طرف اور ایک قبله کي طرف نه پهر جاے -

جمعیت خدام کعبه کا مقصد یهي هے - اور یهی اولین مقصد هے - اسي مقصد پر کام شروع هونا چاهیے - جمعیت کي تکمیل میں ابهي پانچ چهه ماه کا عرصه لگیگا مگر هیولي تیار هو رها هے - ترتیب میں هر شخص کي راے سے فایده اوٹهایا جاویگا -

میرا شاید یه لکهدینا مناسب هوگا که مجهے ایک ایسے الو العزم شخص کا انتظار هے جو بسم الله کهکر ' علائق سے علحده هوکر ' کمر همت چست بانده کر آگے هو - میں اوسکے پیچهے چلنے کے لیے دامن سنبهالے بیٹها هوں - کوئي عالم با عمل یا رند بلاکش آگے هو پهر اسکا میں ذمه دار هوں که اوسکا ایک مقتدي تو ایسا ضرور هوگا جو دنیا و ما فیها سے بیخبر هوکر دامے' درمے' سخنے' قدمے بلکه دل و جان سے خدمت کے لیے مستعد هوگا - اس کام کے متعلق ابهي میري حالت حافظ (رح) کے اس شعر کے مصداق نهیں هوئي هے :-

آسمان بار امانت نتوانست کشید
قرعهٔ فال بنام من دیوانه زدند

بیشک میں ایک فینٹیک (Fanatic) (دیوانه) مسلمان هوں - مگر ابهي قرعه فال میرے نام پر نهیں گرا - نه ابهي کسي آسمان شکوه پر اس کا تجربه هوا که وه اوٹها سکیگا یا نهیں - خود میري شناخت میں دو چار گراں پایه حضرات ایسے هیں جو ظاهرا اسے اوٹهانے کي طاقت رکهتے هیں - الله اونکو حوصله دے - استقلال دے - قوت دے - اور اوسي کے ساتهه تهوڑي سي چاشني جنون یا یورپ کي زبان میں فینا ٹیسزم (Fanaticism) کي بهي عطا کرے - اسلیے که :-

ناز پرورده تنعم نه برد راه به دوست
عاشقي شیوهٔ رندان بلاکش باشد

هاں اس کام میں پیش راه هونے کے لیے کسي امیر کو نهیں چاهتے - کسي والي ملک کو نهیں چاهتے - کسي قارون کو نهیں چاهتے -

هماري حالت خراب هے - هم پر بلاؤں کا نزول هے - همارا جهاز گرداب میں پڑا هے - الغرض :

اندهیرا هے - تلاطم هے - هواے تند هے - لیکن -
همیں ڈراے محمد کیا - همارے نا خدا تم هو -

ارض حجاز کا قریشي چرواہا اب بهي هماري گله باني کو کافي هے - محمد (صلعم) عربي کے نقش قدم واضح هیں' اور هم کو منزل مقصود تک پهونچانے کے لیے دلیل راه بنسکتے هیں - همارے لیے قرآن کریم کي هدایت کافي اور بالکل کافي هے - همارے جهاز کا اگر ناخدا کوئي بهي نه هو' تب بهي هم کو یه دعوی هوگا :

ما خدا داریم مارا ناخدا درکار نیست

هم کوئي سرغنا نهیں چاهتے - رهنما نهیں چاهتے - هم صرف ایک خادم الخدام چاهتے هیں -

کوئي خدا کا بنده مل هي کر رهیگا - یه خدا کا کام هے - اور خدا کا کام بند نهیں رهتا - وه اپنا کام جوان اور بڈهے سب هي سے لے سکتا هے -

اگر کسي صاحب کے ذهن میں کچهه خاص نام ایسے هوں جو ان کاموں کے لیے مناسب معلوم هوں اونسے بهي مطلع کریں - کتنے گراں بها موتي هیں جو صدف کے اندر هي رهجاتے هیں - میں چاهتا هوں که یوں نه هو تو اِکس ریز (Xrays) سے کام لیکر هر هر صدف میں در بے بها کي تلاش هو - کوئي نه کوئي گوهر ایسا مل هي جایگا جسپر خاقان هفت اقلیم کو بهي ناز هو -

سے محروم کرتا ہے - پس اب ہم کو سفر کے لیے تیار ہو جانا چاہیے که وقت قریب ہے " -

شکري پاشا اسکي طرف مڑتے هیں - اسکے اعتناء و التفات کا شکریه ادا کرتے هیں -

دده اغاچ ... ایک هل چل ... ٹرین روانگي کے لیے تیار - فوجیں سلامي کے لیے مستعد ' شکري پاشا مع رفقا کے ٹرین کي طرف روانه هوتے هیں - فوج سلامي دیتي ہے - شکري پاشا ٹرین میں بیٹھے هیں - کھڑکي ' سے گردن نکالتے هیں ' شهر پر پر حسرت نگاهیں پڑتي هیں جو کہتي هیں :

" ادرنه ! آه اے عزیز ادرنه ! تو مجھے ماں کي طرح محبوب و محترم اور بیوي کي طرح عزیز و پر ناموس تها - میں نے قسم کهائي تهي که جب تک دم میں دم ہے' تیرے لیے مدافعت کرونگا - شب و روز مسلسل جاگا ' استحکامات و خطوط کي نگراني کي ' خائنوں نے تسلیم کرنا چاها تها مگر میں نے کہدیا که اگر تو دشمنوں کے حوالے کیا گیا تو میں انکے پامال کرنے سے پہلے اپنے هاتهه سے تجهے تودۂ خاکستر بنادونگا - اخر وقت تک لڑا ' پر افسوس که تمام کوششیں نا کام ثابت هوئیں - تو بالاخر ان هاتهوں میں چلا گیا ' جن سے بچانے کے لیے هزاروں مسلمانوں نے اپني جانیں قربان کي تهیں ؟

میں نے اپني قسم کي تمام باتیں پوري کردیں - البته میں خود زنده هوں - مگر اپنے لیے نہیں ' ورنه میري تلوار میرا فیصله کر چکي هوتي ' بلکه اپنے وطن عزیز اور امۃ محبوب کے لیے ' کیونکه وه دشمنوں سے گهري هوئي ہے - اسکي مصیبتوں کا ابهي خاتمه نہیں هوا ہے - اسے ابهي جنگ کي آگ میں سلگنا ہے - ممکن ہے که میں اسوقت کام آ سکوں - یه سچ ہے که تو ساقط هوگیا ' اور میں زنده هوں - لذائذ حیات کے لیے نہیں ' بلکه اس جسم کے لیے' جسکا تو ایک ٹکڑا ہے - اس تاج کے لیے ' جسکا تو ایک گوهر ہے' اور اس قوم کے لیے' جسکے ابطال کي تو آرام گاه ہے !

فالوداع الوداع ! یا ادرنه ! الوداع الوداع یا محبوبي و یا مطلوبي ! ! السلام علیک و علی من فیک من الابطال الامجاد ! ! !

....

حول سقوط ادرنه

مقتبس از لنڈن ٹائمس و منچسٹر گارجین

نامه نگار جنگ ادرنه سے لکھتا ہے :

قلعه سے نہایت سخت تکلیف کے ساتهه میں ادرنه پہنچا - سب سے پہلا کام میں نے یه کیا که شهر کے حالات دریافت کرنے کے لیے اپنے چند دوستوں کے پاس گیا جو شهر میں موجود تهے - اهل ادرنه آغاز جنگ میں تو گهبراے' مگر بعد کو عادي هو چلے تهے - غذا کي ذرا بهي تکلیف نہیں هوئي - سرکاري گودام کے دروازے انکے لیے التواء جنگ کے آخر تک کهلے رہے تهے -

چونکه غذا کي طرف سے اطمینان هوگیا تها' اسلیے لوگوں کي ٹولیاں جمع هونے اور جنگ کے متعلق گفتگو کرنے لگیں - آغاز جنگ میں بلغاري توپوں نے شهر کو اس سے زیاده نقصان نہیں پہنچایا که قبیق اور سلطان سلیم نامي دو محلوں کي چند عمارتیں منهدم' نیز ۵۰ - آدمي قتل کیے - بہتر تو یه تها که منحوس التواء جنگ نه هوا هوتا ' لیکن اگر هوا تها تو ادرنه میں رسد رساني کي شرط ضرور لگادي گئي هوتي - افسوس که سابق وزارت نے اسکي طرف توجه نه کي' جسکا خمیازه اخر کو بهگتنا پڑا - جب دوباره جنگ شروع هوئي تو سامان غذا کا بڑا حصه صرف هو چکا تها پهر بعض بعض چیزیں بالکل ختم هونے لگیں - جنمیں نمبر اول نمک کا تها -

شهر میں گراني سرعت کے ساتهه بڑهنے لگي - امراء شهر نے ایک حد تک گراني کا تدارک فقراء کو مالي امداد دیکر کیا ' لیکن مشکل یه تهي که گراني کے ساتهه فقراء کي تعداد بهي بڑهتي جاتي تهي - شکري پاشا کو اطلاع هوئي تو انهوں نے اسکا نہایت عمده انتظام کیا اور پهر حکومت کي طرف سے روزانه ایک وقت هر فقیر کو روٹي ملنے لگي -

گرد و نواح کے باشندے مع اپنے مویشي و دیگر ضروریات کے شهر چلے آئے تهے - باشندے توپوں کي آواز سنتے سنتے عادي هوگئے تهے' اور اب ان آوازوں سے انمیں کوئي بیچیني پیدا نہیں هوتي تهي - باشندوں کے آرام و راحت کے لیے شکري پاشا هر طرح کي کوشش کرتے تهے - پولیس رات دن شهر میں پهرتي رهتي تهي' تا که کوئي شخص کسي کي راحت میں خلل انداز نه هو سکے - اوقات تقسیم غذا کے علاوه ' کسي دوسرے وقت کسي طرح کا بهي شور و غل نہیں هوتا تها -

باشندوں کي حالت دیکهنے کے لیے شکري پاشا موٹر پر شهر میں گشت لگاتے تهے' اور شهر هي سے استحکامات جاتے اور ضروري احکام دیتے تهے - جیسا که لوگوں کا بیان ہے' غذا کي مقدار وافر موجود تهي -

گولے شهر پر گر رہے تهے' جس سے آتش زدگي کے کئي واقعات هوے ' مگر آگ بجهانے کے آلات موجود تهے ' اسلیے جہاں آگ لگي' فوراً بجهادي گئي اور زیاده نقصان نہیں هونے پایا - ایک گوله ارمني گرجے پر گرا ' جس سے گرجے کا صرف اسقدر نقصان هوا که دو یا تین دن میں اسکي مرمت هوگئي - ایک طرف تو شهر میں سامان غذا کم هو رها تها ' جسکي وجه سے گراني بڑهرهي تهي ' دوسري طرف عام لوگوں کے پاس روپیه ختم هوگیا تها - اسلیے آخر میں غربا کو سخت تکلیف آٹهاني پڑي -

حملۂ عام شروع هوا تو تمام لوگوں پر سخت هیبت چهاگئي - لوگ خانه نشیں هوگئے - راستے اور گلیوں میں سپاهیوں کے سوا اور کوئي نظر نہیں آتا تها - گولے راستوں میں گرتے تهے اور پهٹتے تهے - اهل شهر سمجهگئے تهے که اب محاصره بر سر اختتام ہے' اسلیے اکثر تو شهر کے باهر چلے گئے' اور بعض جو نه جا سکے' وه گهروں میں بند هو کے بیٹهه رہے - شکري پاشا نے جب دیکها که مقابله کامیاب هوتا نظر نہیں آتا تو باب عالي کے حسب الحکم قلعوں ' گوداموں ' اور تاریخي عمارتوں کے مسمار کرنے کا حکم دیدیا - توپوں کے دهانے ادهر پهرگئے اور گولے برسنے لگے - تین دن تک شب و روز گوله باري هوتي رهي - اسکے بعد معلوم هوا که بلغاري مشرق کي طرف سے شهر میں داخل هوگئے هیں' مگر دیگر اطراف کي فوج ابهي کامیابي کے ساتهه مقابله کر رهي ہے - اسکے بعد توپیں خاموش هوگئیں' اور شکري پاشا نے آخري مایوسي کے بعد هتیار ڈالدیے - ایک دن کے بعد فرڈیننڈ شاه بلغاریا آیا ' اور پهر شکري پاشا صوفیه روانه هوگئے - اسکے بعد اهل شهر میں سے جو لوگ گهروں میں چهپے هوے تهے' دوسرے دن نکلے - بلغاري فوج نے عثماني امیروں کي تفتیش شروع کردي -

اس خیال سے که بلغاري جامع سلیم کي توهین نه کریں ' علما و مشائخ مسجد کے دروازه پر آ کر جمع هوگئے تهے' مگر انکي ایک نه چلي' اور بلغاریوں نے وه سب کچهه کیا جو کرنا چاهتے تهے - تفتیش کا سلسله تین دن تک جاري رها ' جسقدر اسلحه بر آمد هوے گرفتار کر لیے گئے -

کردے - همارا کمال و تقدم هر مشرقي سے نفرت ' اور هر مغربي کي تقليد کے ساتهه وابسته نهيں ' بلکه هماري خوش بختي اور کاميابي ايسي اشياء ميں مضمر هے جو مشرق اور اهل مشرق کي ترقي کا باعث هوں -

اگر هم اپنے قومي عادات و خصائل کو چهوڑ دينگے تو هم صفحهٔ هستي سے مٹجائينگے - ليکن اگر هم اپنے قومي عادات کو مضبوط پکڑے رهينگے ' سختي کے ساتهه اپنے اخلاق کے پا بند هونگے اور اپنے مذهبي تمدن کي تعليمات کي طرف رجوع کرينگے تو همیں هماري گذشته عظمت پهر حاصل هو جائيگي ' اور ترقي يافته قوموں کي صف ميں داخل هو جائينگے -

ولايات متحدهٔ امريکه اور جاپان ' جنکا رشته اتحاد وطنيت هے ' مغربي نفوذ کي حلقه بگوشي اور مذبوحي کے تذلل و انکسار کي وجه سے دول عظمي ميں شمار نهيں کي گئيں ' بلکه اسکے برعکس ان دونوں سلطنتوں کو يه مرتبه صرف مغربي کورانه تقليد اور اسکے نفوذ کي حلقه بگوشي سے نفرت کي بدولت حاصل هوا -

" عالم اسلامي آج اس قابل نهيں که دول يورپ کو نقصان پهنچاسکے - اسليے اسکا اهم ترين فرض يه هے که اپنا ديني و علمي پايه بلند کرے اور يورپ کي ممانعت و معاکست کے علی الرغم ' تمدن ميں اسکا مقابله کرے - اگر ۴۰ يا ۵۰ سال تک عالم اسلامي پوري طرح کوشش کرتا رها تو اسميں ارباب فکر اور اهل کمال پيدا هونے لگينگے اور اسوقت يورپ جو اسوقت همارے ساتهه هر ممکن خشونت و درشتي کے ساتهه برتاو کر رها هے ' اس طاقت کے آگے گهٹنوں کے بل جهک جائيگا - "

جو قوم اپنے شرف و وقار کو پهچانتي هے ' اپنے فرزندوں کي ذکاوت و جودت پر قناعت اور اپنے عمدہ اخلاق پر اعتماد کرتي هے ' محال هے که کسي وقت بهي ' کسي قوت کے سامنے بهي ' اسکي عزت مٹ سکے - مصائب کتنے هي مسلسل و متواتر هوں ' مظالم کتنے هي شديد هوں ' مگر ضرور هے که ايک دن آئے ' جسميں اسکي ظفرمندي کا اعلان کيا جاے -

اسلحه کا اثر ماديات پر هے ' مجردات پر نهيں - توپيں اور بندوقيں سنگ و خشت کے قلعوں ' کو فتح کرسکتي هيں ' اور اسکي فوج کو قتل کرڈالتي هيں ' مگر نه دل کے قلعوں کو فتح کرسکتي هيں اور نه اسکي فوج يعني احساسات کو قتل کرسکتي هيں - اصلي قلعه يهي هے جسکو همیں مستحکم کرنا چاهيے ' اور اصلي فوج يه هے ' جسکي تعليم و تربيت همیں کرني چاهيے - اسي ليے جب سے دولت عثمانيه ميں حريت کا آفتاب طلوع هوا هے ميں اس خيال کي خدمت کر رها هوں اور اسکو عالم اسلامي ميں پهيلانا چاهتا هوں - ممکن هے که ميري مساعي کاميابي کا تاج زيب فرق کرسکيں -

الهلال کي ايجنسي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار سالوں ميں الهلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے ' روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ايک عمده اور کامياب تجارت کے متلاشي هيں ' تو اپنے شهر کيليے اسکے ايجنٹ بن جائيے -

افسانهٔ دفاع و سقوط ادرنه

گاه گاهے باز خواں ایں دفتر پارینه را
تازه خواهي داشتن گرداغهاے سینه را

لقد كان في قصصهم عبرة لاولي الالباب !

وداع ادرنه !!!

مقتبس از طنين (قسطنطنيه)

کیا ؟ ......کیا وہ داخل هوگئے ؟ کیا ادرنه ساقط هوگیا ؟ کیونکر ؟ اور کس طرح .... ؟

وقت آگیا که هم ميں سے هر شخص ايک دوسرے سے ' پر نم آنکهوں ' کانپتي هوئي آواز ' اور لڑکهڑاتي هوئي زبان سے يه سوالات کرے - اخوان وطن ! ادرنه - آل عثمان کا قديم دار السلطنت ' ابطال عثمانيه کي آرامگاه ' عثماني مدافعت کا مطارب ' امة اسلاميه کا محبوب ' يعني ادرنه ساقط هوگيا ! هاں ساقط هوگيا ! هماري نظروں کے سامنے ساقط هوگيا اور هم ' هم بدبخت زنده هيں !! فيا للادرنه ! و يا للادرنه !!

يه سانحه ' دلدوز سانحه ' جو هر عثماني کے مخيله پر مرتسم رهيگا ' مهينوں اور سالوں تک نهيں ' بلکه اسوقت تک ' جب تک که اسکي رگوں ميں عثماني خون گردش کرتا هے !!

سه شنبه کو فيصله کن حمله شروع هوا ' حال نے مستقبل کي بابت پشين گوئي کي ' اور ايسے روشن دلائل کے ساتهه ' جسميں تکذيب کي گنجايش نه تهي -

اب ادرنه کے افق سے اميد کي روشني مفقود هوچکي تهي ' نوميدي کي گهري تاريکي چهائي هوئي تهي - يه حالت تهي جسميں بطل ادرنه نے لاسلکي (وائرليس) کے ذريعه باب عالي کو اطلاع دي : " دشمن نے سخت حمله کيا ' شديد جنگ هو رهي هے "

يه آخري اطلاع تهي جو بطل موصوف نے بهيجي - ... ... ايک مدت کے بعد سنائي دي توپوں کي گرج ... هتياروں کي کهڑکهڑاهٹ ... ... داخل هونے والوں کا خروش ... جوش فتح سے بد مستوں کے نعرے ... ... اميد کا چراغ گل ! ياس کا استيلا ! شکري پاشا پر هجوم غم ' وفور حيرت - نهيں جانتے که مرجائيں اور ذلت گرفتاري سے نجات پائيں ' يا زنده رهيں ' اور وطن عزيز اور ملت بيضاء کے ليے اپنا لهو پاني کريں - خيالات ميں تلاطم ' جذبات ميں هيجان ' مرگ و زيست کے ليے خود داري ' اور وطن عزيز کے ليے کشا کش ....

دشمن کے نعرے ... ... موسيقي کے نغمے ... ... فوجوں کي حرکت ...... دروازه کهلتا هے - ايک شخص زرد و سفيد ريش ' بلند پيشاني والا داخل هوتا هے ' اور کهتا هے :

" اے قائد جليل و اے فخر تاريخ حرب ! دشمن هوں مگر قدر شناس - تيري بسالت اور پامردي کا معترف اور مداح - پس قدر کر اپني ' که دشمن تک تيري قدر کرتے هيں - ميں تجهه سے تلوار لينا نهيں چاهتا کيونکه تجهه ايسے قائد شجاع سے تلوار لينا ' تلوار کو عزت

میرے آدمیوں نے جب یہ دیکھا کہ بلغاریوں کے لیے نارنگیوں سے لدی ہوئی ٹرینیں جا رہی ہیں اور وہ ضروریات زندگی تک سے محروم ہیں تو وہ یقیناً شکستہ دل ہوگئے " ان سے دریافت کیا گیا کہ " کیا یہ صحیح ہے کہ اپنی فوج کو بھاگتے ہوے دیکھکے آپ نے کہا تھا کہ ایسی فوج کے ساتھہ لڑنا ناممکن ہے ؟ " اسکے جواب میں انھوں نے بہت زور سے کہا : " نہیں ' ہرگز نہیں ' ممکن ہے کہ مجھہ سے کہیں غلطی ہوئی ہو ' مگر میری فوج نے اپنا فرض پوری طرح ادا کیا "

پھر ان سے دریافت کیا گیا : " کیا آپ کو لولی برغاس کی فیصلہ کن جنگ کا علم تھا ؟ اپنے اختیار میں ۸۰ - ہزار فوج رکھتے ہوے آپ نے کیوں نہیں خروج کیا ؟ " پاشا موصوف نے جواب دیا کہ " بالکل شروع میں ہم نے متعدد بار خروج کیے مگر میں نہیں کہسکتا کہ وہ تمام خروج کیوں نا کام رہے ؟ یہ کہ لولی برغاس میں جنگ ہو رہی تھی ' مجھے اسکا علم نہ تھا " پاشا موصوف نے کہا کہ " انھوں نے ریل کا پل اڑا دیا کیونکہ یہ اُنکا فرض تھا ' مگر تسلیم کے بعد انھوں نے کوئی عمارت نہیں اڑائی - یہ غیر شریفانہ حرکت ہوتی - انھوں نے گھوڑوں کو بھی ضائع کردیا ' کیونکہ ہر ایسی شي کو ضائع کردینا جو دشمن کے استعمال میں آسکے ' انکا فرض عام تھا - مگر انھوں نے عام عمارتیں انسانیت کے خیال سے نہیں اڑائیں ' کیونکہ قرآن (حکیم) کہتا ہے کہ سب کا ایک ہی خدا ہے ! "

آخر میں انھوں نے فرمایش کی کہ ایک جرمن جرنل کی اس رپورٹ کی تردید کر دیجاے کہ انکے افسروں میں اور خصوصاً انمیں اور محافظ شہر اسماعیل پاشا اور انکے اسٹاف کے چیف منیجر فواد بے میں شکر رنجی تھی - اور یہ کہ یہ شکر رنجی غیر قانونی اسباب سے بڑھگئی تھی -

صوفیا میں بطل ادرنہ
کا
ورود

۲۸ - مارچ کو موسم نہایت خوشگوار تھا - صوفیا کا اسٹیشن مختلف قسم کی جھنڈیوں سے اراستہ کیا گیا تھا - اسٹیشن پر بلغاری اعیان میں سے کرنل کانشف ' قائمقام یونف ' لفٹننٹ ستوالف ' ستوایانف ایڈی کانگ وزیر جنگ ' اور معززین و رؤساء شہر کی ایک تعداد عظیم موجود تھی - ساڑھے چار بجے تھے کہ اسپشل ٹرین جسمیں شکری پاشا اور انکے رفقا کے بارہ عثمانی افسر تھے ' اسٹیشن پر پہنچی - ان عثمانی اسیروں میں سے شکری پاشا کے علاوہ کسی کے کمر میں تلوار نہ تھی - عثمانی جنرل گو جوان تھے مگر اُنکے بشرے ان مصائب کے اثار کو چھپا نہیں سکتے تھے ' جو انھوں نے اثناء محاصرہ میں برداشت کیے تھے - رنگ زرد تھا ' چہرے مرجھائے ہوے تھے ' اور آنکھیں بیٹھی ہوئی تھیں - شکری پاشا گو معمر ہیں ' چنانچہ انکی عمر اسوقت ۵۹ - سال کی ہے ' مگر انکے چہرے سے علم و وقار کا نور چمک رہا تھا ' اور انکھوں سے تجربۂ و فراست کی نہایت تیز شعاعیں نکل رہی تھیں -

سب سے پہلے وہ یوزباشی جو شکری پشا کی خدمتگذاری کے لیے متعین کیا گیا تھا ' اترا - اسکے بعد شکری پاشا اترے اور اپنے رفقاء کو اشارہ دیا کہ اترو - چنانچہ وہ بھی اتر گئے - بلغاری افسروں نے فوجی سلام کیا - ملکی (سویلین) افسروں نے ٹوپیاں اتھالیں - کرنل کانشف شکری پاشا کی طرف بڑھا اور فرانسیسی میں تاثر سے کانپتی ہوئی اواز میں کہا : خوش آمدید ! تمام عالم ' ادرنہ کے غالب و مغلوب ' دونوں کی شجاعت سے حیرت میں ہے - بلغاری ادرنہ کے بطل عظیم کی خدمت میں اپنا احترام و اجلال پیش کرتے ہیں - اے بطل عظیم ! آپ یقین کریں کہ اس مایوسی کے عالم میں آپ نے جس بسالت و شجاعت کا اظہار کیا ' اس پر بلغاریوں کو استعجاب ہے ' اور اپکی ذات عالیہ کا وہ مخلصانہ طور پر احترام کرتے ہیں "

شکری پاشا کرنیل مارشولف کی طرف متوجہ ہوے ' اور پست اور رکتی ہوئی آواز میں ان جذبات کا شکریہ ادا کیا ' جو بلغاریوں نے انکے استقبال میں ظاہر کیے تھے - اسکے بعد کرنل کانشف نے قائمقام یونف کا شکری پاشا سے تعارف کرایا - اور اس نے شکری پاشا کو اپنی حفاظت میں لے لیا -

موٹر اور دو گاڑیاں ان اسیران عثمانی کے انتظار میں کھڑی تھیں - موٹر میں شکری پاشا اور یونف پہلو بہ پہلو بیٹھے ' اور گاڑیوں میں باقی جنرل - اور اسپلینڈڈ پیلس ہوٹل کی طرف ' جوانکے لیے فرود گاہ تجویز کیا گیا تھا ' روانہ ہو گئے -

تصریحات شکری پاشا

تفصیل و تشریح بعض امور مبهمه ' و تغلیط مکذوبات

غیر ملکی اخبارات کے نامہ نگاروں نے صوفیا میں شکری پاشا بطل ادرنہ سے اثنا سے ملاقات میں جو سوالات کیے ' اور پاشاے موصوف نے اونکے جو جوابات دیے ' اخبار نیو فری پریس کا نامہ نگار صوفیا حسب ذیل بیان اسکے متعلق شائع کرتا ہے :

ہم مختلف ممالک کے ۱۳ - نامہ نگار شکری پاشا کے کمرہ میں گئے - کپڑوں کی کھونٹی میں پاشاے موصوف کی معمولی تلوار اویزاں تھی ' کمرے کے ایک گوشے میں ایک چھوٹی سی لائبریری تھی ' جسمیں کتابیں اور بعض اخبارات تھے - ہم لوگ جب کمرے میں داخل ہوے ' تو پاشاے موصوف نے ہم سے مصافحہ کیا - اس تمہید ملاقات کے بعد ہم نے متعدد سوالات پیش کیے - سلسلۂ جواب شروع کرتے ہوے پاشاے موصوف نے فرمایا :

" حالت قید میں نامہ نگاران ممالک اجنبیہ سے ملاقات میرے لیے ایک نہایت افسوسناک واقعہ ہے ' لیکن بہر حال آپ جو چاہیں پوچھہ سکتے ہیں - جواب دینے کیلیے طیار ہوں -

(س) شریف بہادر : کیا آپ بتا سکتے ہیں ' کہ آپ نے اپنے کو بلغاریوں کے حوالے کیا تھا یا سرویوں کے ؟

(ج) میں آخری ایام میں حضرلق کے مورچے میں تھا - بلغاریوں کا دعوی میری گرفتاری کی نسبت صحیح ہے ' کیونکہ میں نے اپنے کو بلغاری کرنل ماراوف کے سپرد کیا تھا جو دو جنگی افسروں کے ساتھہ میری ملاقات کیلیے آیا تھا - اس بنا پر تسلیم ادرنہ کے متعلق بلغاری مرکز حربی عمومی نے جو اعلان شائع کیا تھا وہ بالکل صحیح تھا - وزیر خارجیۂ سرویا سے اس بیان کو سنکر مجھے نہایت تعجب ہوا ' کہ میں نے اپنے اپکو سرویوں کے حوالہ کیا تھا -

واقعہ یہ ہے کہ پہلے بلغاری کرنل مالولوف میرے پاس آیا ' جس سے ۱۵ - منٹ تک میں نے گفتگو کی اور اسکے بعد اوسکے ساتھہ ایک گاڑی پر سوار ہو کر ایک مقام تک آیا ' جہاں میں نے کمانڈر داؤوف کو پایا ' اور وہاں سے ہم سب ایک موٹر پر سوار ہو کر کمانڈر کانوف کے پاس آئے ' جہاں پہونچکر میں نے خواہش ظاہر کی ' کہ میں بالفعل اونہیں مورچوں میں قیام کرنا چاہتا ہوں - افسروں نے

بعد سقوط

ادرنه كي درد انگيز مظلومي !

مقتبس از ڈيلي ٹيلي گراف لندن

ڈيلي (صوفيا) کا نامه نگار ادرنه سے لکھتا هے :

ادرنه كي اسوقت يه حالت هے كه هر ديكهنے والے كو رونا آتا هے ' اور دل پاش پاش هوجاتا هے - ميں نے اكتوبر ميں مصطفى پاشا كو ديكها تها - اسوقت اسكي حالت نهايت درد انگيز تهي ' مگر جو شخص اسوقت ادرنه كو ديكهيگا ' وه مصطفي پاشا كو بهول جائيگا - ايک طرف عثماني مقتولين كا ايک پهاڑ لگا هوا هے ' دوسري طرف عثماني مجروحين هزاروں كي تعداد ميں پڑے دم توڑ رهے هيں ' تيسري طرف مريضوں كي ايک جماعت كثير كراه رهي هے ' راستے ميں چلو تو بندوقوں كي آوازوں كے سوا ' جو غالباً باشندوں پر سر كيجاتي هيں اور " رحم كرو " كي صداؤں ' مظلوموں اور ستمزدوں كے نالوں كے علاوه ' جو دلوں كو هلاديتي هيں ' اور كوئي آواز سنائي نهيں ديتي ! !

سقوط كے بعد قريباً دو هفتے تک يهي حالت رهي - ادرنه كو بيک نظر ديكهنے سے معلوم هو جاتا هے كه بلغاريوں كي سنگدلي اور توحش كے متعلق دنيا غلطي ميں نهيں هے -

اسوقت بلغاري فوج اس درجه فتح سے بدمست هے ' كه ايک نامه نگار نے جب ايک بلغاري افسر كي توجه ان كے انسانيت سوز مظالم كي طرف منعطف كرنا چاهي ' تو اس نے جواب ديا : " جب هم كو لوگ وحشي اور ظالم سمجهتے هيں ' تو پهر هم كيوں اپنے جذبات كي تشفي نه كريں ؟ "

سقوط ادرنه كے بعد اخبار ماتاں نے موسيو هوگ اور كو ادرنه اس سے غرض بهيجا كه وهاں كے چشمديد حالات سے اطلاع ديں - چنانچه ۱۵ - اپريل كے پرچے ميں انكي رپورٹ شائع هوگئي هے - موسيو مذكور لكهتا هے :

" ادرنه جسوقت ساقط هوا هے ' اسوقت شهر ميں ۸۰ - هزار باشندے اور ۹۰ - هزار فوج تهي - يه انسانوں كي تعداد عظيم بلغاريوں كے ظالم هاتهوں ميں آگئي - انكے علاوه ۴۵ - هزار وه لوگ تهے ' جو گرد و نواح سے آكے شهر ميں پناه گزيں هوے تهے - خود بلغاري فوج جسوقت داخل هوئي هے ' ۴۰ - هزار تهي - غرض سقوط كے بعد ادرنه ميں انسانوں كي مجموعي تعداد سوا دو لاكهه تهي -

بلغاري حكومت خواه كتنے هي پر زور لهجه ميں دعوى كرے ' مگر دنيا يقين نهيں كر سكتي كه اس تعداد عظيم كے كهانے كا انتظام وه كر سكي هوگي - اسكا قدرتي نتيجه يه تها كه اس جم غفير كا ايک بڑا حصه بهوكا رهتا ' اور يه ظاهر هے كه عثماني قيديوں كے علاوه اس حالت كے ليے اور كس كا قدرتي انتخاب هوسكتا تها ؟ - چنانچه يه واقعه هے كه هزاروں عثماني قيدي عين اس وقت ' جبكه بلغاري پيٹ بهرے عمده غذائيں كها رهے تهے ' بهوكے مر گئے ! !

نهر طونه پر ايک جزيره هے ' عرصه هوا ميں وهاں گيا تها - اسوقت وه ايک جنت تها ' جسميں مسلمان عورتيں ' جو هميشه پرده ميں رهتي هيں ' آتي تهيں ' آزادي سے پهرتي تهيں ' اور پهولوں كے گلدستے گهر ليجاتي تهيں - مگر آه ! اب ميں نے جاكے ديكها تو وه ايک وحشت انگيز قبرستان هے ' جسميں عثماني قيديوں كي لاشيں بے گور و كفن پهينكدي گئي هيں ! !

اسوقت جزيرے كا منظر اس قدر عبرت انگيز اور درد ناک هے ' كه ديكهنے والے كو بيساخته رونا آجا تا هے -

سقوط کے آخری دن

بطل ادرنه كي تصريحات

(از نيئر ايسٹ لندن)

شكري پاشا ۱۵ - اپريل كو اپني فرودگاه (اسپلينڈ پيلس هوٹل كے كمره) ميں متعدد اخبارات كے نامه نگاروں سے ملے ' اور انكے سوالات كے جواب ديے - شكري پاشا نے بيان كيا كه مشرقي حصے كي گرفتاري كے ۴ - گهنٹے كے بعد ' سرويوں نے قلعه حيدر لق پر قبضه كيا - اگر وه يه كهتے هيں كه انهوں نے مجهے گرفتار كيا تو ميں زور كے ساتهه كهتا هوں كه واقعه صرف وهي هے جو ميں نے بلغاري مركز عام ميں بيان كرديا هے - اس بيان كے ضميمه كے طور ميں يه كهسكتا هوں كه كرنل مار شولف بلغاري محافظ شاهي پهلے حيدر لق آئے ' اور انكے اس اعلان كے بعد كه ميں قيدي هوں ' هم لوگ بارک گئے ' جهاں هم جنرل داژف سے ملے - واپسي ميں انهوں نے مجهے پوليس كي چوكي پر چهوڑ دينا چاها ' مگر ميري فرمايش پر مجهے ميري قيامگاه لے گئے - جب هم وهاں پهنچے تو دو يا تين گهنٹے كے بعد بلغاريوں نے مجهے گرفتار كيا - ميں نے وهاں ايک سروي ميجر اور ايک سروي كرنل كو موجود پايا جو مجهه سے باتيں كرنے لگے -

اس سوال پر كه " آيا انهوں نے سروي افسروں كو اطلاع دي تهي كه اب وه بلغاري اسير هيں ؟ " پاشا موصوف نے فرمايا : " نهيں اسكا مجهے خيال بهي نهيں آيا - كسي نے مجهے قيد كيا هو ' ميرے ليے سب برابر تهے - مجهے وهم بهي نه تها كه ايک دن اس سوال پر مناقشه هوگا " ايک اور سوال كے جواب ميں شكري پاشا نے كها : " ميں نهيں كهه سكتا كه آيا صرف سروي حمله قلعے كو خطره ميں ڈال سكتا تها - مگر جسوقت ميں گرفتار كيا گيا هوں اسوقت تک مغربي حصه گرفتار نهيں كيا جا سكا تها "

ادرنه كے ايام آخريں

شكري پاشا نے بيان كيا كه جسوقت قلعه ساقط هوا هے ' اسوقت تركوں كے پاس اور چار يا پانچ روز كي رسد باقي تهي - آخر ميں سپاهيوں كے پاس بد ترين قسم كے آٹے كي ۲۰۰ - گرام روٹي بهي موجود تهي - انكو يقين نهيں كه رسد كي معقول مقدار شهر ميں كهيں چهپي هوئي تهي ' كيونكه اچهي طرح تفتيش كرلي گئي تهي - انهوں نے اس امر كا خيال ركها كه اهل شهر كو فوج سے بهتر غذا ملے ' كيونكه محصورين كي اصلي حالت كے متعلق اجانب كي شهادت كي تصديق دينا جلد كرديگي - شهر ميں گهوڑوں اور بهيڑوں كي ايک كثير تعداد موجود تهي ' مگر نمک كي عدم موجودگي كي وجه سے يه ممكن نه تها كه سپاهيوں كو ' جو پيچش ميں مبتلا تهے ' كهانے ميں گوشت بهي ديا جاتا - ايک ماده سيال جو نمكين پنير سے نكالا جاتا تها ' نمک كے بدلے روٹي ميں ڈالديا جاتا تها - رها سامان جنگ ' تو اسكي اتني مقدار وافر موجود تهي كه سال بهر تک چلتا اور پهر بهي بچ رهتا -

شكري پاشا نے بيان كيا كه جنگ كي آخري منزلوں ميں انكے پاس صحيح طور پر صرف ۳۰ - هزار آدمي تهے -

اس سوال پر كه " آيا دو مهينے كے التواء جنگ نے فوج كي اخلاقي حالت كو نقصان تو نهيں پهنچايا " شكري پاشا نے كها : " نهيں ' مگر

همــارے خرینــۂ اقبال کے اخری جواهر

یورپین ترکي کا خاتمـــه

(۱)

عظیـــم الشان ادرنـــه

مختصر حالات

نام اور حدود اربعه

رومیلي (یورپین ترکي) میں ایک صوبه هے' جسکي حد بندي شمال کي طرف سے امینه طاغ اور بلقان' مشرق کي طرف سے بحر اسود' جنوب کي طرف سے آستانۂ علیه' بحیرۂ مرمرہ' درۂ دانیال' جزائر ارجنیل' اور مغرب کي طرف سے دستیر طاغ کرتا هے - رقبه ۸۸' ۷' ۶۲ - کیلو متر هے - ۳۶ - ضلع اور ۵ - قسمتیں هیں - قسمتوں کے نام یه هیں :

(۱) ادرنه (۲) فلبـه (۳) اسلمه (۴) تکفور طاغ (۵) گلي پولي

کل آبادي ۵۹' ۷۰' ۵۳' ۲ - هے - صوبے کا دار الحکومت ادرنه هے - پہلے اس صوبے کا نام ثرافت (تهرافت) تها' مگر اب یه اپنے دار الحکومت کے نام سے موسوم هے -

مناظـر طبیعي

یورپ میں یورپین ترکي' اور یورپین ترکي میں ادرنه' ان مقامات میں سے هے' جن کے لیے قدرت نے کشادہ دستي کو زیادہ کام فرمایا هے - دامن هاے کوہ (جنکي اس صوبے میں کمي نہیں) لذیذ میوروں' عطر بیز پهولوں' اور خوش منظر درختوں کے کنج' اور نظر کش و باصرہ افزا مرغزاروں سے معمور هیں - پہاڑوں سے گرنے والے لطف انگیز و نغمه طراز آبشاروں کے علاوہ' شیریں' خوشگوار' اور شفاف پاني کی نہروں کا ایک روپلهي جال هے' جو تمام صوبے میں بچها هوا هے' اور هر هر گوشے کو سیراب و شاداب کرتا رهتا هے - هوا بهی معتدل مگر لطیف و خوشگوار هے - مختصراً یه که یہاں کے مناظر طبیعي بے حد صحت پرور' فرحت انگیز' اور لطف آگیں هیں -

پیـــدا وار

خاک ادرنه جسطرح فرحت پرور اور نظر نواز هے' اسي طرح مایه دار اور زر ریز بهي هے - نباتات میں روئي' افیـون' بادام' فندق' کاپی' سیب' ناشپاتي' خربزہ' اور جمادات میں پشمینه' لوها اور سنـگ مرمر پیدا هوتا هے - ان خدا داد سرچشمه هاے دولت کے علاوہ یہاں تمول کا وہ ذریعه بهی هے' جو گنج عالم کي کلید اور قدرت کي فیاضیوں سے محروم ممالک کا مدار زندگي هے - میري مراد اس سے صنعت هے - اصناف صنعت میں سے یہاں پشمینه و پنبه باقي اور اسلحه سازي زیادہ رائج هیں - تینوں قسم کے کارخانوں کي ایک تعداد موجود هے جو کامیابي کے ساتهه چل رهی هے - یہاں کي مصنوعات میں سے جا نمازیں' پردے' اور عبائیں اپني گلکاري' خوش رنگي' اور پائداري کي وجه سے مشهور هیں - غرض که ادرنه ایک شاداب' سیر حاصل' اور مایه دار صوبه هے' اور اسي لیے یورپین ترکي میں قسطنطنیه کے بعد اسي کا نمبر هے - شاید اب کہنا چاهیے که " تها " !

ادرنه بلحاظ دار الحکومة هونے' نیز طبیعي اور صناعي' دونوں حیثیتوں سے اس صوبے کا واسطة العقد هے - یه قسطنطنیه سے شمال و مغرب ۱۳۰ - میل دور اس سنگهم پر واقع هے جہاں مربح' طبخه' اور اردا' تین نہریں هم اغوش هو کر' ایک نظر ربا عریض سطح آب پیدا کرتي هیں - شہر کے گرد ایک پراني شہر پناہ هے - جس سے سنگهم کي موجیں ٹکراتي هیں - تمام شہر دلکش باغوں' اسلامي اور غیر اسلامي تاریخي عمارتوں سے معمور هے' جو زبان خاموشي سے اسلاف کي جنگ آرائي' نفاست دوستي' رفعت پسندي' اور شکوہ نمائي کي داستان سناتي هیں - یہیں وہ قصر بلند هے' جسکو (اسکي سراے) کہتے هیں - اسي قصر میں بیٹهکے عثماني سلاطین سنه ۷۶۸ - هجري میں "باب مسیحت" پر' جسے سب سے پہلے ایک صحابي نے اپني شمشیر جہاد سے کهٹکهٹایا تها' جانبازانه و مسلسل حملے کرتے رهے - یہاں تک که سنه ۸۰۸ - هجري میں وہ کهلگیا' اور اسلام کي دیرینه آرزو پوري هوگئي -

شہر ادرنه میں ۴۰ سے زاید مساجد هیں' جنمیں ۹ - خاص سلاطین عثمانیه کي بنوائي هوئي هیں -

جامـع سلیـــم

ان مساجد میں سب سے زیادہ قابل ذکر جامع سلیم هے - جیسا که اسکے نام سے معلوم هوتا هے' جامع سلیم کا باني سلطان سلیم ثاني تها - جو خاندان عثمانیه کا گیارهواں تاجدار تها اور ۷۴ - سے ۹۸۲ - هجري تک حکمراں رها - اس مسجد کي رفعت کا اندازہ اس سے هو سکتا هے که یه جامع ایا صوفیا سے ۲۰ - قدم بلند تر هے - اسمیں ایک عظیم الشان گنبد هے' جو سنـگ سماق کے دو کهنبوں پر ٹهکا هوا هے - چار منارے هیں - هر منارے میں ایک زینه هے' جس سے موذن سر مانذنه تـک جاتا هے - صحن کے تین گوشوں میں قبے هیں' جو مسجد کي عظمت و جلال کو افزوں تر کرتے هیں - اپني عظمت' استحکام' اور خوشنمائي کے لحاظ سے' جامع سلیم کا شمار عثماني فن تعمیر و تمدن کے بہترین نمونوں میں هے -

ان مساجد کے علاوہ دو بہت بڑے بازار هیں' جنمیں سے خوشنما تر وہ بازار هے' جسکو علي پاشا کہتے هیں - یه اسقدر طویل هے که ایک متوسط رفتار آدمي ۱۵ - منٹ سے کم میں پورے بازار کا چکر نہیں لگا سکتا -

دیگـــر عمـــارات

ادرنه میں بڑے فندق (هوٹل) ۵۲ - هیں - نہر طبخه پر ایک پل بهي هے - ان عمارتوں کے علاوہ متعدد حمام' مدارس' قہوہ خانے اور شفا خانے هیں - ایک مطبع بهي هے - سرکاري پارچه بافي کے کئي کارخانے هیں' جنمیں ریشمي اور اوني کپڑے بنے جاتے هیں :

گلشن آبـــاد عالم !

زمین نہایت درجه سرسبز و زر خیز هے - باغوں کي یه کثرت هے که ادرنه گلشن آباد هو رها هے - صرف نہر مربح کے ساحل پر ۵۰۰ باغ هیں ! ان میں سے اکثر صرف گلاب کے لیے وقف هیں - گلاب کي اسدرجه کثرت کي وجه غالباً یه هے که یہاں عرق کشي کے کئي کارخانے هیں' جنمیں صرف عرق گلاب کشید کیا جاتا هے' اور اسکے لیے ادرنه مشهور هے - یہاں کا عطر روح گلاب تمام دنیا میں اول درجے کا تسلیم کیا جاتا هے -

آبـــادي

آبادي ۱۵۰۰۰ - هے - جنمیں ایک ثلث بلغاري ریوناني' اور بقیه دو ثلث میں یہود' ترک' ارمني' اور عام فرنگي هیں -

قدیم تاریخي معرکے

فن تاریخ کا یه ایک راز آشکارا هے که جن ممالک پر قدرت کا ابر کرم زیادہ برستا هے' ان میں خون کي بارش بهي زیادہ هوتي هے -

رضامندي ظاهر کي' اور میں اپنے مستقر پر واپس آگیا- اس واقعه کے دو گھنٹے بعد دو سرے افسر آئے ' جنکو میرے اور بلغاریوں کے گذشته واقعات کي کچھه اطلاع نه تھي - یه افسر میري نسبت بعض تعریفي فقرے کہکر واپس چلے گئے - انہوں نے تسلیم ادرنه کے متعلق ایک حرف بھي مجھسے نہیں کہا -

(س) کیا جناب نے سرویوں کو اس سے مطلع کیا که بلغاري یہاں پہلے آ چکے هیں ؟

(ج) (مسکراکر) نہیں ' کیونکه اسکي ضرورت نه تھي - میں صرف یه جانتا تھا که میرے سامنے جو فوج هے' وہ متفقه ریاستوں کي هے - مجھکو سرویوں اور بلغاریوں کی باهمي منافست کا بالکل علم نه تھا ' اس بنا پر خواہ میں اپنے کو سرویوں کے حواله کرتا یا بلغاریوں کے ' دونوں ایک هي بات تھي - اسوقت میں نے آپ لوگوں سے حقیقت حال بیان کردي که میں نے اپنے کو بلغاري کرنل کے حوالے کیا تھا -

(س) یہاں یه متواتر افواهیں پہنچیں که جناب نے مارکولوف سے جب ملاقات کي اور اوسنے درخواست کي که آپ اپني تلوار حوالے کردیں' تو جناب نے جواب میں فرمایا که میں اپنے پاس تلوار نہیں رکھتا -

(ج) میں یقین کرتا هوں که پستول جسکو برابر میں اپنے ساتھه رکھتا هوں' تلوار سے زیادہ کار آمد هے' اسي لیے اوسوقت بھي تلوار کي جگه پستول هي میرے پاس تھا -

(س) کیا سرویوں نے مورچوں میں سب سے زیادہ نقصانات پہونچاے ؟

(ج) سرویوں نے جو حمله کیا ' اوسکا نتیجه صرف یه هوا که وہ بعض اگلے مورچوں پر قابض هوگئے - اونکا توپخانه گو نہایت سخت بارش کر رها تھا ' لیکن میں یه سمجھه گیا تھا که حمله آوروں کا حقیقي هدف صرف مشرقي جانب هے' اور سرویوں کے یه حملے فوج محصور کو محض دهوکھا دینے کیلیے نمائشی هیں' لیکن میں یه اعتراف کرتا هوں که اونھوں نے هر حملے میں بہادري ظاهر کي -

(س) کیا قلعه میں سکون اور خاموشي تھی ؟

(ج) پاشا نے یه سنکر اپني جیب سے فرانسیسي اخبار (طان) کے ۱۰ - اپریل کا نمبر نکالا جسمیں لکھا تھا : " کامل پاشا کے سقوط وزارت کے وقت ادرنه میں اتحادي جنگی افسروں کي ایک جمعیت مشکل هوئي - اس جمعیت کے مقابلے میں شکري پاشا عاجز رهے اور آخر ان سے یه کہدیا گیا که تمهارا جو دل چاهے وہ کرو " پاشا نے اسکے بعد فرمایا : یه واقعه شائبۂ صحت سے بالکل خالي هے - تمام فوج آخر تک صادق' وفادار' اور اطاعت گذار رهي ' اور کوئي باهمي تفریق یا جمعیت مختلفه وهاں نه تھي -

اسکے بعد نامه نگاروں نے جنگ کے متعلق سوالات کا اراده کیا ' لیکن پاشا نے اونکے جواب دینے سے انکار کردیا ' اسلیے گفتگو کا دوسرا سلسله شروع هوا :

(س) کیا تمام ایام محاصرہ میں ' روزانه جناب آستانه سے گفتگو کرتے رهتے تھے ' اور کیا آستانه نے جناب کو قرق کلیسا ' یا اسکي لوله برغاس ' اور بنار حصار کی هزیمتوں کي اطلاع دي تھي ؟

(ج) بیشک' مگر یه ضرور تھا که بے تارکي تار برقي کے آلات ابھي اچھے نہیں هیں' اسلیے چند روز تک همیں کوئي اطلاع نہیں هوئی - اسکے بعد پاشا نے ایک ٹھنڈي سانس لي اور فرمایا :

ایسے شہر کي مدافعت میں' جو ان تمام سامانوں سے خالي هو' میں آپلوگوں کو کیا بتاؤں که کن کن مصائب کا سامنا کرنا پڑا ؟ اگر میں بالتصریح تمام واقعات بیان کروں' تو آپ حیران هو جائینگے - حقیقت یه هے که واقعۂ مدافعت ادرنه دنیا کي تاریخ کا ایک عدیم النظیر واقعه هے -

اس سے پہلے جسوقت صلح منعقد هوئي تھي ' بجز اسکے اور کوئي اثر هم پر نه پڑا که ان طویل ایام صلح میں همارا ذخیرۂ خوراک نہایت کم هوگیا - اوسوقت جب چتالجه کي فوج کو روزانه خوراک تقسیم هوتي تھی ' میري فوج روزانه ۳۵ - گرام کے نان بے نمک پر قناعت کرتي تھي - کچھه دنوں کے بعد ۳۵ - گرام سے گھٹکر صرف ۲۵۰ - گرام کی مقدار رہ گئی ' اور اے کاش اگر پوري خوراک ملتي ---

(س) - کتنے عرصه تک قلعه اور مقاومت کرسکتا تھا ؟

(ج) - تین دن تک ' کیونکه خوراک میرے پاس اس سے زیادہ دن کي نه تھي - عام باشندگان شہر کے پاس بھي کھانے کي کوئي چیز نه تھي - هم نے اکثر گھروں کا ملاحظه کیا ' اور ضروري چیزیں فوج کیلیے حاصل کیں' لیکن با ایں همه غیر ملکي اشخاص اور عیسائیوں کے پاس کچھه نه کچھه کھانیکي چیز ضرور تھي ' لیکن بیچارے مسلمانوں کي حالت نہایت خراب تھي - یه ان حیوانات کا گوشت کھاتے تھے جو جنگ میں بیکار هو جاتے تھے - قلعه میں بے نمک کي روٹی اور حیوانات کے گوشت کے کھانے سے ڈیز انڈیا کي بیماري عموماً پھیل گئي تھي - آخري دنوں میں تو فوج و جو کی روٹي تقسیم هوتي تھي - اوسمیں بھي نصف حصه مٹي کا هوتا تھا ! !

(س) جناب قلعه میں کب داخل هوے ؟

ج) - میں بعض امور کي تحقیقات کي غرض سے قوجانه میں مقیم تھا ' اور وهاں دو مہینے تک اقامت کی ضرورت هوئي - میں اس اثنا میں نہایت سخت بیمار تھا که مجھکو ادرنه کے تقرري کي اطلاع دي گئي - ڈاکٹر نے مجھکو مشورہ دیا که میں قوجانه چھوڑکر بغرض علاج آستانه چلا جاؤں ' لیکن میں اس مشورۂ طبي کو اسلیے قبول نه کرسکا که میرے نزدیک اداے فرض هرشے پر مقدم هے - انہیں حالات کے ساتھه ' میں شہر میں اعلان جنگ سے صرف پانچ روز پہلے داخل هوا ' لیکن با ایں همه همارے پاس اتنا سامان ضرور تھا ' جو ایک سال تک کفایت کرتا -

(س) کیا یه صحیح هے که جناب آخري ایام میں اپني فوج سے ناراض تھے ؟

(ج) اس خبر کي کوئي بنیاد نہیں - میں اوس فوج سے کیونکر ناراض هوسکتا تھا ' جو جو روزانه ضروري خوراک کا بھي صرف تہائي حصه پاتي تھي ؟

هماري شکست کا تنہا سبب بھوکھه کا سخت و شدید حمله تھا ' جسکي مدافعت کا همارے پاس کوئي سامان نه تھا ' علاوہ بریں تیس هزار قلیل التعداد فوج اوس فوج گراں کا مقابله کیونکر کر سکتي تھي' جو ایک لاکھه بتیس هزار بلغاریوں ' اور چالیس هزار سرویوں سے مرکب تھي ؟ اس تیس هزار میں سے بھي نصف مجروح اور مریض تھے ! !

(س) جناب نے ادرنه کے پل کے انہدام اور حیوانات کے قتل کا حکم کیوں دیا ؟

(ج) - اسلیے که آستانه سے مجھکو بھي حکم پہونچا تھا ' اور اس لحاظ سے بھی که میں ایک مسلمان سپاهي هوں' افسران بالا کا امتثال امر میرے لیے فرض هے - علاوہ بریں جنگي مصلحتیں بھي اسي کي مقتضي تھیں - اسي بنا پر خوراک کي وہ قلیل مقدار' جو میرے پاس بچ رهي تھي' اوسکو بھي میں نے جلا دیا ' اور یه حکم مجھکو آستانه سے سقوط ادرنه سے پہلے هي پہنچ چکا تھا ' جسکي میں نے پھر تعمیل کر دي -

... پچ مکسچر

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجا یا کرتے ہیں، اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو شفا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر، اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہملے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پُرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو، یا وہ بخار، جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ کلتیاں بھی ہو گئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے، نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ
پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

مسینجر کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کہ لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کایا پلٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر "موہنی کسم تیل" تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اُگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر، نزلہ، چکر، اور دماغی کمزوریوں کے لیے ازبس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

المشتہر و پروپرائٹر

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ - ۷۳

کولوٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

ریویو آف ریلیجنز - یا مذاہب عالم پر نظر

اردو میں ہندوستان اور انگریزی میں یورپ امریکہ و جاپان وغیرہ ممالک میں زندہ مذہب اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنے والا - معصوم نبی علیہ السلام کی پاک تعلیم کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہیں - ان کا دور کرنے والا اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دینے والا یہی ایک پرچہ ہے جس کو دوست دشمن دنیا کے سامنے پیش کرنے کے قابل سمجھا ہے - اس رسالے کے متعلق چند ایک رایوں کا اقتباس حسب ذیل ہے :-

البیان لکھنؤ - ریویو آف ریلیجنز ہی ایک پرچہ ہے جس کو خالص اخلاقی پرچہ کہنا صحیح ہے - عربی میں المنار اور اردو میں ریویو آف ریلیجنز سے بہتر پرچے کسی زبان میں شایع نہیں ہوتے - اس کے زور آور مضامین پر علم و فضل کو ناز ہے -

کریسنٹ لورپول - ریویو آف ریلیجنز کا پرچہ دلچسپ مضامین سے بھرا ہوا ہے - ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے متعلق جو جاہل عیسائی الزام لگایا کرتے ہیں - ان کی تردید میں نہایت ہی فاضلانہ مضمون اس میں لکھا گیا ہے - جس سے عمدہ مضمون آج تک ہماری نظر سے نہیں گذرا -

مسٹر وب صاحب امریکہ - میں یقین کرتا ہوں کہ یہ رسالہ دنیا میں مذہبی خیال کو ایک خاص صورت دینے کے لیے ایک نہایت زبردست طاقت ہوگی - اور یہی رسالہ ان روکوں کے دور کرنے کا ذریعہ ہوگا - جو جہالت سے سچائی کی راہ میں ڈالی گئی ہیں -

ریویو آف ریویوز - لنڈن - مغربی ممالک کے باشندوں کو جو مذہب اسلام کے زندہ مذہب ہونے کے مضمون سے دلچسپی رکھتے ہیں چاہیے کہ ریویو آف ریلیجنز خریدیں -

وطن لاہور - یہ رسالہ بڑے پایہ کا ہے - اس کی تحقیقات اسلام کے متعلق ایسی ہی فلسفیانہ اور عمیق ہوتی ہے - جیسی کہ اس زمانہ میں درکار ہے سالانہ قیمت انگریزی کاپیہ ۴ روپیہ - اردو پرچہ ۲ روپیہ - نمونہ کی قیمت انگریزی ۴ - اردو ۲ - تمام درخواستیں بنام منیجر میگزین قادیان - ضلع گورداسپور آنی چاہئیں ٭

باب المراسلة و المناظرہ

سیرت نبوي اور نقد روایات و اثار

از جناب مولوي محمد اسحاق صاحب مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ

الہلال کي اشاعات گذشتہ میں سیرۃ نبوي کے دیباچے کے جو بعض اجزا شائع ہوے ہیں' ان میں بعض اصول نقد روایات سیرۃ کو بیان کیا گیا ہے - اسکي نسبت چند گذارشات ہیں :

روایت کے ساتھہ درایت کي پلہ بپلہ نگاہداشت' ایک ایسا ضروري امر ہے' جس سے غالباً کسیکو اختلاف نہوگا - اسلیے کہ درایت' نقد روایت کے لیے ایک کسوٹي ہے' جس سے جید کو ردي سے امتیاز کیا جاتا ہے - علماے ربانیین نے اس سے جھوٹوں کا ناطقہ بند کردیا - لیکن اسکا اسطرح استعمال' جس سے قلب موضوع ہو جاے' اور جس غرض کے لیے اسکا ایجاد ہوا' اوسي کو قلع و قمع کردے' انصاف کا خون کرنا ہے -

"راوي میں قید عمر ہونا چاہیے یا نہیں" فاضل ناقد نے اسمیں گفتگو کرتے ہوے' سیرت نبوي کا اکثر رواۃ غیر بالغین سے روایت ہونا دکھا کر' فرمایا ہے کہ " وقائع عالم ملکوت چونکہ اس عالم سے بالا تر ہیں اور وہ واقعات اسدرجہ کے امور ہیں کہ اونکي ادا پر ہر ایک قادر نہیں - رواۃ غیربالغین نے نہیں معلوم کسطرح سے سنا' کیسا ادا کیا' اور بتدریج کتنا کچھہ تغیر آگیا ؟ اسکا کون اندازہ کرسکتا ہے - معمولي وقائع کے لیے نفس ثقاہت اور ضبط و امتیاز کافي ہو سکتا ہے' لیکن واقعہ غیرمعمولي کے لیے معمول سے زاید اتقان و ضبط و ثقاہت ضروري ہے ورنہ تغیر و تبدل سے امن معرض خطر میں ہے "

ہم نہیں سمجھتے کہ وقائع عالم ملکوت کے لیے معمول سے زاید ثقہ و ضابط اور عادل ہونیکي کیا حد ہے - اصول حدیث میں فقہاء صحابہ کو (اگرچہ اونمیں بھي تفاوت مراتب ہے اور بعض کی خاص شان ہے) طبقہ علیا میں مانا گیا ہے اور بجا مانا گیا ہے - بدایت وحي کي حدیث صحیحین میں بطرق مختلفہ مروي ہے - اسکي نسبت غایت استبعاد ظاہر کیا ہے کہ " سید المرسلین کو حضرت جبرئیل نظر آوے - اونکو دیکھکر آپ کانپتے ہیں - اپنے آپکو پہاڑ سے گرا دینا چاہتے ہیں - حواس کي نسبت شبہہ ہوتا ہے - پھر ایک عیسائي تسکین دیتا ہے - تب کہیں جا کر تسکین ہوتي ہے" اسکے راوي حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں - اونکا حفظ اور ضبط مستغني عن البیان ہے - في الاصابہ صفحہ (۶۹۲) جلد ۴ - قال عطاء بن ابي رباح : کانت عایشہ افقہ الناس و اعلم الناس و احسن الناس رایا في العامۃ :-

چھہ صحابي جو کثیر الروایت شمار کیے جاتے ہیں' اونمیں سے ایک حضرت عائشہ بھي ہیں - یہ مسلم ہے کہ بدء وحي کے وقت یہ پیدا نہیں ہوئي تھیں - في الاصابہ صفحہ (۶۹۱) عایشہ بنت ابي بکر الصدیق ولدت بعد المبعث باربع سنین او خمس الخ - لیکن انکي روایات اکثر انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں اور بعض دیگر چند صحابہ سے - في الاصابہ صفحہ (۶۹۱) : روت عایشہ عن النبي صلي اللہ علیہ وسلم الکثیر الطیب و روت ایضاً عن ابیہا و عن عمر و فاطمہ و سعد بن ابي وقاص و اسید بن حضیر و جدامۃ بنت وھب و حمزۃ بنت عمر - باقي رہا نابالغی کا شبہہ جو ناقد علامہ کو پیش آیا ہے' تو وہ نہیں معلوم کہ آیا بوقت تحمل ہے یا بوقت ادا - بوقت ادا تو ہو نہیں سکتا کہ عروہ جو اونکا بھانجا اور تابعي ہے' اون سے روایت کرتا ہے - یہ زمانہ بعد زمانۂ وفات نبوي صلي اللہ علیہ وسلم ہے' اور حضرت کے وفات کے وقت عایشہ صدیقہ ۱۸ - برس کي تھیں اور عروہ سے اس حدیث کا بیان کرنا یقیناً اس کے بعد ہوگا - رہا وقت تحمل' خواہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو جیسا کہ ظاہر ہے' یا کسی اور صحابي سے' بہر حال اوسوقت اونکے نابالغہ ہونیکا کیا ثبوت ہے ؟ جبتک تحمل کے وقت نا بالغہ ہونا ثابت نہ کیا جاوے' صرف بعض احتمالات کي بنا پر یہ کہدینا کہ " سیرت نبوي کے نہایت اہم واقعات جو آجتک معرکۃ الاراء ہیں اور جن پر ارباب اراء کے مختلف گروہ قائم ہوگئے ہیں اکثر اون راویوں سے منقول ہیں جو سن بلوغ کو نہیں پہونچے " نا کافي ہے - فاضل ناقد کو اول یہہ ثابت کرنا چاہیے کہ بوقت سننے کے حضرت عایشہ کم عمر تھیں - و دونہ خرط القتاد - فاضل ناقد کو جو ان واقعات کے متعلق استبعاد ہوا ہے اور اسکو درایت کے خلاف سمجھا ہے' اوسپر غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ یہہ امور کچھہ بھي درایت کے خلاف نہیں ہیں - انبیاء علیہم السلام آخر بشر تھے : ان نحن الا بشر مثلکم ولکن اللہ یمن علی من یشاء من عبادہ - اور نہ لوازم بشریہ اونسے منفک ہوسکتي ہیں اور نہ طبیعت بشري بدل سکتی ہے - انسان کی فطري عادت ہے کہ جب وہ کسي غیر مالوف وغیر مانوس چیز کو' جس سے کبھي سابقہ نہ پڑا ہو' دفعۃ دیکھتا ہے تو مرعوب اور خوف زدہ ہوجا تا ہے - اور پھر کسي انیس اور معتمد کے تسلي آمیز کلمات سے تشفي پانا بھی ایک امر طبعي ہے -

باقي آیندہ

[بقیہ صفحہ ۱۰ کا]

صوبہ ادرنہ پر قدرت کي اسدرجہ کرم گستري کا یہ لازمي نتیجہ تھا کہ وہ آماجگاہ جنگ ہوتا - رومیوں کے زمانے سے لیکے اسوقت تک صدہا ہولناک جنگیں ہوئیں' اور بارہا خون کے سیلاب' بکھرے ہوے اعضاء اور خون آلود انساني پیکروں سے ادرنہ کے دلکش مرغزاروں کو ایک ایسا لالہ گوں نقش زار بنادیا' جسے دیکھکے دل فگار اور آنکھیں خونبار ہوتي تھیں - سنہ ۳۲۴ - میں قسطنطین اور لیکنیوس میں ایک خونریز معرکہ ہوا' جسمیں ہزار ہا انسان کام آئے - سنہ ۳۷۸ - میں پھر میدان کار زار گرم ہو - فریقین جنگ گاتھہ اور شاہنشاہ فالنس تھے - میدان گاتھہ کے ہاتھہ رہا - سنہ ۵۵۱ - میں پھر آتش جنگ روشن ہوئي - سلافي اور بیز نطیني سپاہ معرکہ آرا بھي ہوئي - لیکن بیز نطیني فوج کو شکست ہوئي - سنہ ۹۲۲ - میں بلغاریوں نے فوج کشي کي' اور بزور شمشیر شہر میں داخل ہوگئے - سنہ ۱۱۸۹ - میں انگریز داخل ہوے مگر چلے گئے - سنہ ۱۲۰۵ - میں بوڈین نے حملہ کیا - اسوقت شہر ادرنہ بلغاریوں کے قبضے میں تھا - میدان کار زار آراستہ ہوا' مگر حملہ آور فوج نے مدافع فوج کو شکست دي' اور بادشاہ کو قید کر لیا - سنہ ۱۳۶۱ میں خاندان عثمانیہ کے تیسرے تاجدار سلطان مراد اول نے اسے فتح کیا اور وہ مشہور محل شاہي بنایا' جسکا ذکر عمارات کے سلسلہ میں آچکا ہے - سنہ ۱۲۴۵ - میں روسي فوج داخل ہوئي مگر بعد کو معاہدہ ادرنہ کے بموجب روسیوں نے شہر خالي کردیا تھا -

اب اسکا حسرت انگیز حال سامنے' اور مستقبل مجہول ہے !

[قلت گنجایش کي وجہ سے فہرست چندہ ندیجاسکي انشاء اللہ تعالی آیندہ ہفتہ میں دیجائیگي]

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ . ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۱ — کلکتہ: چہار شنبہ ۲۱ جمادی الثانیہ ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta : Wednesday, May 28, 1913.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

AL-HILAL
Propriet & Chief Editor:
Abul Kalam Azad
7-1 McLeod street,
CALCUTTA.

Telegraphic Address.
"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مير مسئول و محرر خصوصي
احمد المكني بابي الكلام الدهلوي

مقام اشاعت
٧ - ١ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

عنوان تلغراف
« الہلال »

قیمت
سالانہ ٨ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ١٢ آنہ

نمبر ٢١ — کلکتہ: چہار شنبہ ٢١ جادی الثانیہ ١٣٣١ ہجری — جلد ٢
Calcutta : Wednesday, May 28, 1913.

فہرس

تصـــاویر

اتقـــو اللہ ایھـــا المسلمـــون !

ولا تکونوا ، کالذین نسوا اللہ ، فانساھم انفسھم ، اولائک ھم الفاسقون (٥٩ : ٢٠)

مفـکر نتواں گشت اگـر دم زنم از عشـق
ایں نشـــہ بمن گر نبـود با دگـرے ھست

(١) حکمۃ الہیہ اپنے کاموں میں ابتدا سے کچھہ اس طرح کي واقع ہوئي ہے کہ اسکا کوئی کام آزمایشوں اور امتحانوں سے خالي نہیں ہوتا : احسب النـاس ، ان یترکوا ان یقـولوا آمنـا ، وھم لا یفتنون ؟ (٢٨ : ٢٠)

(٢) دعوۃ " من انصاري الی اللہ " میں بھي اولین آزمایش یہ تھي کہ بغیر اظہار و تعین کار کے لوگوں کو اپني شرکت کے طرف بلایا گیا ، اور پھر جنکے دلوں میں سچي طلب تھے ، وہ بغیر فکر ایں و آں ، امادۂ رفاقت ، اور مستعد اعانت ہوگئے : وھم الذین لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون -

(٣) جماعۃ " حزب اللہ " کے مقاصد و اغراض کا مضمون بھی آج کل میں چھپنے کیلیے دیدیا جائیگا اور پھر بصورت رسالے کے طبع ہوگا -

(٤) چونـکہ رسالہ مضامین تبلیغ و دعوت کے ساتھہ ھي یہ رسالہ بھي قریب الاختتام ہے ، اسلیے اب علحدہ اشاعت کي جگہ دونوں کو یکجا شائع کرنا ھی مناسب معلوم ہوا -

(٥) پھر جنکو پیاس ہے ، انہیں کیا ہوگیا کہ " العطش " کي صدا نہیں لگاتے ؟ اور جو روشني کے متلاشي تھے ، یہ کیا ہے کہ وہ روشني کو روشني سمجھنے میں متامل ھیں ؟ پس جلدي کرو ، جلدي کرو کہ عجب نہیں اس جلدي ھی میں تمھارے لیے اصلی آزمایش پوشیدہ ہو - ان ارید الا الاصلاح ما استطعت ، و اللہ یھدي من یشاء الی صراط مستقیم -

اطلاع

(۱) اگر کسی صاحب کے پاس کوئی پرچہ نہ پہنچے، تو تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں، ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لی جائیگی -

(۲) اگر کسی صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پتہ کی تبدیلی کی ضرورت ہو تو مقامی ڈاکخانہ سے بندوبست کرلیں، اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے تبدیل کرانا ہو تو دفتر کو ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاہئیں یا پانچ آنے کے وی - پی کی اجازت -

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام ہمیشہ خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں -

(۶) منی آرڈر روانہ کرتے وقت کوپن پر نام، پورا پتہ، رقم، اور نمبر خریداری (اگر کوئی ہو) ضرور درج کریں -

نوٹ — مندرجہ بالا شرائط کی عدم تعمیلی کی حالت میں دفتر جواب سے معذور ہے اور اس وجہ سے اگر کوئی پرچہ یا پرچے ضائع ہوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمہ دار نہ ہوگا - (منیجر)

شرح اجرت اشتہارات

میعاد اشتہار	فی صفحہ	فی کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک ہفتہ ایک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپیہ	۱۰ روپیہ	۷½ روپیہ	۸ آنہ فی مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبہ "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنہ " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنہ " " "
چھہ ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنہ " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنہ " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پیٹھ صفحہ کے لیے کوئی اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگی -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رہیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچاس فیصدی زائد ہوگی -

(۳) ہمارے کارخانہ میں بلاک بھی طیار ہوتے ہیں جسکی قیمت ۸ آنہ فی مربع انچ ہے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور ہمیشہ انکے لئے کارآمد ہوگا -

---

شرائط

(۱) اسکے لئے ہم مجبور نہیں ہیں کہ آپکی فرمایش کے مطابق آپکو جگہہ دیں، البتہ حتی الامکان کوشش کی جاے گی -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں، چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں، اور سہ ماہی کے لئے ۲ اقساط میں قیمت ادا کرنی ہوگی اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگی ہمیشہ لی جائیگی اور وہ کسی حالت میں پھر واپس نہوگی -

(۳) منیجر کو اختیار ہوگا کہ وہ جب چاہے کسی اشتہار کی اشاعت روک دے، اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جاے گا -

(۴) ہر اس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل ہو، تمام منشی مشروبات کا، فحش امراض کی دواؤں کا اور ہر وہ اشتہار جسکی اشاعت سے پبلک کے اخلاقی و مالی نقصان کا ادنی شبہہ بھی دفتر کو پیدا ہو، کسی حالت میں شائع نہیں کیا جاےگا -

نوٹ — کوئی صاحب رعایت کے لئے درخواست کی زحمت گوارا نہ فرمائیں - ہم اجرت یا شرائط میں [illegible] وہ رعایت ممکن نہیں -

شذرات

اردو پریس علیگدہ کی ضمانت

گذشتہ دو سال کے اندر اسلامی مصائب کے ظہور نے مسلمانان ہند میں جوش و حرکت کا ایک نیا دور پیدا کردیا - جدید اخبار و رسائل کی تاسیس، مضامین مہیجہ و معرکہ کی اشاعت، مجالس کا قیام، اور حس و بیداری کے مظاہر نہ صرف بڑے بڑے شہروں، بلکہ قصبوں اور دیہاتوں تک میں پوری سرگرمی سے ظاہر ہوے اور اسکا سلسلہ اب تک جاری ہے -

یہ زمانہ مسلمانوں کے مصائب کے شدید ترین دور کا آغاز تھا، اور اسلام کی خانہ ویرانی جیسی اب ہوئی، صدیوں سے نہیں ہوئی تھی - غفلت کے بعد ناگہانی ہشیاری، اور خواب کے بعد اچانک بیداری، ہمیشہ خطروں سے پر ہوتی ہے، اور دل سے اٹھے ہوے جذبات دماغ کی دانشمندیوں کے تابع نہیں ہوتے، ایسی حالت میں کچھہ بعید نہ تھا کہ جوش و خروش میں ہر طرح کی بے اعتدالیاں ہوتیں، اور امن و سکون میں قسم قسم کی خلل اندازیاں پیدا ہوجاتیں - تاہم برٹش انڈیا کی تاریخ میں یہ واقعہ ہمیشہ یادگار رہیگا کہ با ایں ہمہ حالات عقل برانداز، و حوادث ہوش افگن و شکیب ربا، راس کماری سے لیکر کشمیر تک، تمام مسلمانان ہند نے کوئی حرکت امن و قانون کے خلاف نہیں کی، اور اگر ایجی ٹیشن کا کچھہ ظہور بھی ہوا، تو وہی مجلس آرائیوں اور رزولیوشنوں کے پاس کرنے میں، یا چند لمحوں کی گرم تقریروں، اور مجامع و مجالس کی گاہ گاہ اٹھنے والی سرد آہوں میں -

ہم سب کچھہ سنتے تھے، اور سب کچھہ جانتے تھے - ہم یورپ کے وزارت خانوں سے بے خبر نہ تھے، اور انگلستان کی موجودہ وزارت خارجیہ کے نظارے سے بھی انکھیں بند نہ تھیں - جنگ کی خوں ریزیاں، اور صلح کی امن جویانہ دھمکیاں، دونوں ہمارے سامنے تھیں - ہم نے اُن خونچکاں لاشوں کو بھی دیکھا، جنکا خون جنرل کذیوا کی شمشیر برہنہ سے ٹپک رہا تھا، اور پھر ہم نے اُن جلے ہوے گھروں، اُن تودۂ خاکستر آبادیوں، اور اُن تڑپتی ہوی لاشوں پر بھی نظر ڈالی، جس سے جنگ بلقان کے حدود ارضی کے مختلف گوشے نظارہ گیان عالم کیلیے جگر پاش اور زہرہ گداز تھے، تاہم ہم کو جواب دیا جاے کہ ہم نے کیا کیا ؟ اور ہم کو بتلایا جاے کہ ہم نے کیا چاہا ؟ وہ وسیع مجمع انسانی، جسکی تعداد سات کرور سے متجاوز بتلائی جاتی ہے، کیا ممکن نہ تھا کہ اس موقعہ پر اپنے تئیں انسان قرار دیکر، جذبات طبعی سے مجبور انسانوں کی طرح، کچھہ نہ کچھہ بے عنوانیاں کر گذرتا ؟ مگر سواے اُس درد حسرت و ماتم کے، جو کبھی کبھی اس مجمع سے اٹھا، اور سوا اُن صدا ہاے فغاں سنج و الغیاث کے، جو لا حاصل و ناکام اس آبادی کی وسعت سے بلند ہوئیں، کوئی صداے قانون شکن، کوئی حرکت بغاوت آمیز، کوئی سعی مخالفت حکومت، ایسی ہوئی جو سامنے لائی جا سکتی ہے ؟

میں بلا خوف تغلیط کہتا ہوں کہ انسانی مجامع کے غم و اندوہ و اضطراب و اضطرار کی اگر کوئی تاریخ مرتب کی گئی ہو، تو مسلمانان ہند کے گذشتہ دو سالہ سکون و امن اور خاموشی و قانون پرستی کی اسمیں شاید کوئی نظیر نہیں ملے گی -

قوم اور ارکان حکومت، دونوں اس سے بے خبر نہیں ہیں کہ الہلال اپنے اصلی دلی خیالات کے بے کم و کاست اظہار میں نہایت مسرف ہے، اور اسمیں اور عام مسلمانوں میں یہی فرق ہے کہ انکے دل میں وہ ہے، جو اسکے زبان پر ہے، پر انکی زبان پر وہ نہیں ہے، جو اسکے قلم پر ہے - اسلیے مجھے یہ کہدینے میں کوئی باک نہیں کہ اس تمام عرصے میں مسلمان ہند کی خاموشی و امن دوستی حد تفریط تک پہنچ گئی ہے - اور وہ قانون کے احترام اور امن کے ساتھہ رہکر جو کچھہ کرسکتے تھے، افسوس کہ انہوں نے نہیں کیا -

پھر یہ حکومت اور رعایا، دونوں کیلیے ایک نہایت ضروری سوال ہے کہ اس عجیب و غریب حالت کے اسباب کیا تھے اور کیا ہیں ؟ کل کی بات ہے کہ لارڈ کرزن کے زمانے میں دبی ہوئی وطنی شورش نے ظہور کیا، اور چند سالوں کے اندر ہی اندر خطرناک جوش و خروش اور خوں ریزانہ اقدامات تک معاملہ پہنچ گیا، اور اب تک قائم ہے - حالانکہ اسکے لیے بظاہر جوش و خروش پیدا کرنے کے ایسے اسباب قوی نہ تھے، جو پچھلے دو سالوں کے اندر مسلمانان ہند کو پیش آے، اور جسکے نتائج معزنہ ابھی انکے سامنے سے ہٹے نہیں ہیں -

یہ کیوں ہے کہ اس تمام عرصے میں ایک مسلمان ہاتھہ بھی کسی خلاف قانون حکومت عمل کا مجرم نہیں ہوا ؟

یہ ایک سوال ہے، جسکے جواب پر غور فرمانے کی ہزانر سر جیمس مسٹن بالقابہ کی گورنمنٹ کو سب سے زیادہ ضرورت ہے -

میں پورے یقین اور وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اسکا سبب صرف ایک ہی ہے، اور سبب اصلی و قوی ہمیشہ ایک ہی ہوا کرتا ہے - دنیا میں اسطرح کے واقعات ہمیشہ گذرے ہیں، اور انکے حالات و نتائج نے ہمارے لیے بحث و راے کا راستہ صاف کردیا ہے - اُن پر نظر ڈالیے، اور ان سے بھی قریب تر خود ہندوستان کی گذشتہ دہ سالہ تاریخ کو دیکھیے - صاف صاف نظر آئیگا کہ اس کا سبب اصلی اسکے سوا اور کچھہ نہیں ہوسکتا کہ لارڈ ہارڈنگ کی دانشمند و مدبر، اور کاردان و حوادث اندیش گورنمنٹ نے اس تمام زمانے میں روک ٹوک اور جا و بیجا سختی و پرسش کی پالیسی پر عملدر آمد نہیں کیا، اور مسلمانوں کو انکی اصلی حالت پر چھوڑ دیا - انکے کاموں میں کسی طرح کی رکاوٹ نہیں ڈالی، انکے مجامع و مجالس میں کوئی علانیہ مداخلت نہیں کی گئی، اور ہر موقعہ پر گورنمنٹ نے اپنے تئیں ان تمام امور پر بے توجہ ظاہر کیا، اور اگر جوش و خروش کے ظہور میں بعض سخت گیر کار فرماؤں، اور حلقہ ہاے احتساب کو کوئی بات قابل گرفت نظر آئی بھی، تو اسکی بنا پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی -

یہ ایک قدرتی بات ہے کہ انسانی قلوب کا جوش، دبانے سے اچھلتا، اور پٹکنے سے کودتا ہے - اسکی مثال ایک ابلتے ہوے چشمے یا اچھلتے ہوے فوارے کی سی ہے، کہ جسقدر اسکی راہ میں رکاوٹ ڈالی جاتی ہے اتنا ہی وہ زیادہ قوت اپنے اندر حاصل کرلیتا ہے - پس اس دانشمندانہ اور مستحق تحسین پالیسی کا نتیجہ یہ نکلا کہ جوش و خروش اور حسیات و جذبات کو زیادہ ابھرنے اور زیادہ قوت و طاقت حاصل کرنے کا موقعہ نہیں ملا، اور وہ مثل ایک ایسے درخت کے ہوگیا، جسکو تخم اور زمین تو میسر آگئی تھی، لیکن آفتاب کی تپش اور پانی کی رطوبت میسر نہیں آئی - کیونکہ دلوں کے جوش و خروش کیلیے سختی اور سخت گیری مثل حیات بخش پانی کے، اور مثل نامیہ افزا تپش و حرارت کے ہے - اسکو اگر دبانا مقصود ہے تو پانی نہیں دینا چاہیے - پر اگر پانی دیا گیا تو وہ پھلے پھولیگا، اور اسکی جڑیں زمین

لاکھوں بے خانماں مہاجرین

قسطنطنیہ کی گلیوں میں !!!

الہلال کلکتہ - سالانہ قیمت مع محصول صرف آٹھ آنہ !!!

آج دفتر الهلال میں دو تار دفتر تصویر افکار' اور ڈاکٹر مصباح کے پہنچے ہیں کہ " خدا کیلیے یورپین ترکي کے اُن لاکھوں بے خانماں مہاجرین کے مصائب کو یاد کرو' جنمیں ہزارھا بیمار عورتیں ' اور جاں بلب بچے ہیں - جنکو جنگ کي ناگہانی مصیبتوں کي وجہ سے یکایک اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا ' اور جنکي حالت جنگ کے زخمیوں سے بھي زیادہ درد انگیز ہے - جو مرگئے ' انکو دفن کر دیں' جو زخمي ہیں انکو شفا خانے میں لے آئیں ' لیکن جو بد نصیب زندہ ' مگر مردے سے بدتر ہیں ' انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الهلال حیران ہے کہ اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ مدد کیلیے نئي اپیلیں کرنا شاید لوگوں کو ناگوار گذرے کہ هلال احمر کا چندہ ہر جگہہ ہو چکا ہے' اور تمسکات کا کام بھي جاري ہے - مجبوراً جو کچھہ خود اسکے اختیار میں ہے' اسي کیلیے کوشش کرتا ہے -

(۱) کم از کم وہ ایک ماہ کے اندر دو ہزار پاؤنڈ یعنے ۳۰ - ہزار کي رقم مخصوص اعانۂ مہاجرین کیلیے فراہم کرنا چاہتا ہے ' کیونکہ هلال احمر کے مقصد سے جو روپیہ دیا جاتا ہے ' اسکو خلاف مقصد دوسري جگہ لگانا بہتر نہیں - اسکي اطلاع آج ہي ترکي میں بھیجدي گئي ہے -

اس بارے میں جو صاحب مدد اعانت فرمائیں گے فاجرہ علی اللہ ' وارنہ وہ دوسروں پر بار ڈالنے کي جگہہ ' خود ہي اس رقم کو اپني جانب سے پیش کرنا چاہتا ہے -

(۲) اسکي صورت یہ ہے کہ بلا شک نقد تیس ہزار روپیہ دینا دفتر کے امکان سے باہر ہے ' مگر یہ تو ممکن ہے کہ تیس ہزار روپیہ جو اُسے مل رہا ہو' وہ خود نہ لے' اور اس اشد ترین ضرورت اسلامي کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقیناً میں ۳۰ - ہزار نہیں دیسکتا ' لیکن آپ کیوں نہیں مجھے ۳۰ - ہزار روپیہ دیتے ' تا کہ میں دیدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کیا جاتا ہے کہ **دفتر الہلال چار ہزار الہلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا ہے - آج کي تاریخ سے ۳۰ جون تک جو صاحب آٹھ روپیہ قیمت سالانہ الہلال کي دفتر میں بھیجدینگے'** انکے روپیہ میں سے صرف آٹھ آنہ ضروري اخراجات خط وکتابت کیلیے وضع کرکے باقي ساڑھے سات روپیہ اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا ' اور ایک سال کیلیے اخبار اُنکے نام جاري کردیا جاے گا - گویا ساڑھے سات روپیہ وہ اپنے مظلوم و ستم رسیدہ برادران عثمانیہ کو دینگے ' اسکا اجر عظیم اللہ سے حاصل کرینگے ' اور صرف آٹھہ آنے میں سال بھر کیلیے الہلال بھي (جو جیسا کچھہ ہے' پبلک کو معلوم ہے) انکے نام جاري ہو جایگا - اس طرح چار ہزار خریداروں کي قیمت سے ۳۰ - ہزار روپیہ فراہم ہو سکتا ہے اور دفتر الہلال اُسے خود فائدہ اٹھانے کي جگہ' اس کار خیر کیلیے وقف کر دیتا ہے -

(۵) اس وقت ماہوار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط ہے - لیکن دفتر ۳۰ - جون تک کیلیے اپني تمام آمدني اپنے اوپر حرام کر لیتا ہے - دفتر اس وقت تک کئي ہزار روپیے کے نقصان میں ہے' اور مصارف روز بروز بڑھتے جاتے ہیں ' تاہم اس تار کو پڑھکر طبیعت پر جو اثر پڑا ' اس نے مجبور کر دیا ' اور جو صورت اپنے اختیار میں تھي ' اس سے گریز کرنا ' اور صرف دوسروں ہي کے آگے ہاتھہ پھیلاتے رہنا' بہتر نظر نہ آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپني جیب سے ہزاروں روپیہ کار خیر میں دیتے ہیں - شاید اردو پریس میں یہ پہلي مثال ہے ' لیکن اسکي کامیابي اس امر پر موقوف ہے کہ برادران ملت تغافل نہ فرمائیں اور اس فرصت سے فائدہ اٹھا کر فوراً درخواست خریداري بھیجدیں - ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم

یورپین ترکي کے بے خانماں مہاجرین
جامع ایاصوفیا کے سامنے

(٦) الہلال - اردو میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے' جو یورپ اور ترکي کے اعلے درجہ کے با تصویر' پر تکلف' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا ہے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القران' اور امر بالمعروف و نہي عن المنکر ہے - محققانہ علمي و دیني مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا ہر موافق و مخالف نے اقرار کیا ہے - اُس نے ہندوستان میں سب سے پہلے ترکی سے جنگ کی خبریں براہ راست منگوائیں' اسکا باب "شئون عثمانیہ" ترکي کے حالات جنگ کے واقعات صحیحہ معلوم کرنے کا مخصوص ذریعہ ہے - "نامورانِ غزوۂ طرابلس و بلقان" اسکي ایک با تصویر سرخی ہے' جسکے نیچے وہ عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکھے جاتے ہیں' جو اپنے مخصوص نامہ نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے ہیں - مقالات' مذاکرۂ علمیہ' حقائق و وثائق' المراسلۃ و المناظرہ' اسئلۃ و اجوبتہا' اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین ہیں - آٹھہ آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نہیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حوالہ ضرور دیا جاے' اور کارڈ کي پیشاني پر " اعانۂ مہاجرین " کا لفظ ضرور لکھا جاے -

الهلال

۲۱ - جمادی الثـانیه ۱۳۳۱ هجری

فتنه مي بارد ازيں طاق مقرنس بر خيز !

أ امنتم من فی السماء ان یخسف بکم الارض فاذا هي تمـور ؟ - ام امنتم من في السماء ان يرسل عليكم حاصبا فستعلمون كيف نذير ؟ (۶۷ : ۱۳)

خدا جو آسمان میں ھے کیا تم اس کے جلال سے نڈر ھوگئے ھو کہ زمین میں تم کو دھنسا دے اور وہ پڑے جھکولے مارا کرے ؟ یا جو آسمان میں ھے تمھیں اس کے غضب کا خوف نہیں رہا کہ تم پر پتھراؤ کرے ؟ عنقریب تم کو معلوم ھو جائیگا کہ ھمارا ڈرانا کیسا تھا ؟

سنه ۱۰۶۴ - ع - کا واقعه ھے که جزیرۂ صقلیه (سسلي) پر توحید کي حکومت تھي - بحر ابیض متوسط کے تمام سواحل میں الله اکبر کے نعرے گونج رھے تھے - سنه ۸۳۶ ع میں یه علاقے علم اسلام کے زیر سایه آئے تھے - اس واقعه کو ۲۲۸ - برس گزر چکے تھے ' اور اس مدت مدید میں اسلامي تمدن نے سسلی میں اچھي طرح جڑ پکڑلي تھي - سسلي کا طبي کالج تمام یورپ کا مرجع و مآب بن رھا تھا ' پلرمو کي عظیم الشان درسگاه سے مغربي دنیا تہذیب و شایستگي کا سبق لیتي تھي - تعلیم عام بھی تھي اور مفت بھي - تربیت کا ایسا اچھا انتظام تھا که ھمارے بورڈنگ سسٹم (نظام اقامت) سے اب تک ایسے نتایج پیدا نہو سکے - ھمارے کالج و یونیورسٹي تو آزاد بھي نہیں ھیں اور دائرۂ اثر بھي محدود ھے ' مگر سسلي کي عربي درسگاھیں اس خصوصیت میں اس حد تک ترقي کرگئي تھیں که یورپ کي متعجبانه نگاھوں میں یه باتیں ایک طرح کا جادو نظر آتي تھیں - یه سب کچھه تھا اور ترقي کے بیشتر ذرایع فراھم تھے ' لیکن جیسا که موسیو سیدیو نے خلاصه تاریخ العرب (صفحه ۱۷۷ و ۱۸۱) میں تشریح کي ھے ' مسلمانوں میں بڑي کمی یه تھي که نه اُن کو اپني حالت کا احساس تھا ' اور نه اُن میں کوئي مرکزي وابستگي تھي - ھر ملک کے مسلمان اپنے اپنے حال میں مگن تھے - کسي کو کسي سے اتنا بھي تعلق نه تھا جتنا چین کے ایک بہت ھي معمولي یوروپین کے رنج و راحت سے سر ایڈورڈ گرے کي نظارۃ خارجیه کو ھوسکتا ھے - بے حسي کا یه عالم تھا که جزائر بلیاره کے مسلمان ذبح کر ڈالے گئے ' جزیرۂ قندیه چھن گیا ' جنوبي اطالیه کے بیشتر علاقے صلیب کے زیر حکومت چلے گئے ' مگر کسي درد مند دل میں تیس بھي نه اُٹھي - نتیجه یه ھوا که سنه ۱۰۶۸ ع سے سنه ۱۰۷۱ ع تک میں توحید کے تمام مقبوضات تثلیث نے غصب کرلیے - سنه ۱۰۹۸ ع میں جزائر مالطه کي شامت آئي - سنه ۱۱۲۵ ع میں سواحل افریقیه کي نوبت پہونچي - سنه ۱۱۴۸ ع میں صفاقس و سوس و مہدیه و قیروان و تونس جاتے رھے ' اور بحر ابیض متوسط میں اسلامي حکومت کا بالکل ھي خاتمه ھوگیا - موحدین نے بعد میں کچھه علاقے واپس تو لیے ' اور تعمیر حکومت کي داغ بیل بھي پڑگئي - مگر یه تعمیر بھي عام بے حسي و عدم مرکزیۃ کي برکت سے میرزا غالب کي اُس تعمیر سے کم نه تھي - جسکي نسبت خود اُن کو شکایت تھي : •

ھیولی برق خرمن کا ھے خون گرم دھقاں کا !

گیارھویں صدي کے انھیں واقعات کا اعاده آج بیسویں صدي میں ھو رھا ھے - جنگ بلقان نے یورپ سے اسلامي حکومت کا خاتمه کر ھي دیا - ایشائي ممالک باقي رھے تھے ' جن میں عرب و مضافات عرب کو مخصوص اھمیت حاصل تھي - لیکن ۱۴ - مئي سنه ۱۹۱۳ ع کو ' جس کي تفصیل لندن ٹائمز نے ۱۷ - مئي کي اشاعت میں درج کي ھے - اس میں بھي گھن لگ گیا -

(۱) عرب کے مشہور ساحل جزیرہ " کویت " پر برطانیه عظمی کا باقاعده شاھي اثر تسلیم کرایا گیا - باب عالي کي صرف نام کي سیادت رہ جائیگي - جزیرے کے استقلال ' شئون حکومۃ ' معاملات داخلیه ' اوضاع سیاست - ولایت عہد ' غرضکه ھر ایک بات سے ترکي سلطنت بے تعلق ھوگي ' اور برطانیه و کویت کے مابین جو معاھده ھوا ھے ' اس کو نافذ الاثر سمجھیگي -

(۲) جزائر بحرین و مسقط و القطر سے باب عالي کے شاھي حقوق معدوم ھوگئے اور نشر نفوذ کا حق انگلستان کو حاصل ھوگیا - خلیج فارس میں روشني کرنے - منقذات (جان بچانے والي کشتیوں) اور خضراء (پولیس محافظ) کا نظم و نسق بھي اُسي سے متعلق ھوگا -

(۳) شط العرب میں انگریزي اثر غالب ھوگا - دریاے دجله و فرات میں جہاز راني کے لیے برطانیه عظمی کو خاص حقوق و مراعات حاصل ھونگے -

(۴) ایک عثماني کمیشن کے ذریعه سے جس کي وضع و ترکیب میں برطانیه کو طاقتور حصه ملیگا ' شط العرب میں جہاز راني ' اور بندرگاھوں میں حکومت کے مسائل طے کیے جائینگے - عام انگریزي راے اس باب میں یه ھے که کمیشن کے معاین و مہندس ' دونوں شاخوں کے اعلی افسر انگریز ھونے چاھیئیں - ورنه انگریزي فوائد کے حصول میں خاطر خواه کامیابي نھوگي -

(۵) بصره و بغداد کے مابین تاسیس ریلوے کا آخري حق برطانیه کو حاصل ھوگا - بغداد ریلوے کي نظارت (ڈائرکٹروں کي مجلس) میں کم از کم دو انگریز افسر ھونگے ' جن کے ذریعه سے خرید و فروخت پر نگراني اور مالیه کے انتظام میں امتیازي سلوک روا نه رکھنے کے فرائض انجام پایا کرینگے - اس معاھده کو گویا مکمل سمجھنا چاھیے - ۱۷ - مئي کو معاھده کے اُس حصه پر جو مسئله کویت و حدود بصره سے متعلق ھے دستخط ھوچکے ھیں - بقیه ھنوز غیر موثق ھے - اُن پر بھی کچھه مدت کي گفت و شنفت کے بعد دستخط ھو ھي جاینگے ' اور رسول الله صلے علیه وسلم کے دیار سے اسلامي حکومت کے خاتمه کي تحریک کے لیے ایک غیر متوقع سبیل نکل آیگي - اس معاھده کي تکمیل سے انگریزوں کو جو نفع ھوگا ریوٹر ایجنسي نے ۱۷ - مئی کے تلغرافات میں اُس کي یوں ترجماني کي ھے که " مشرق اوسط میں تجارتي فوائد برطانیه کي ترقي و تقویت کے لیے یه معاھده ایک نہایت اھم واقعه ھوگا " اور ترکوں کو جو ضرر پہونچیگا اُس کا اندازه ۱۵ - مئي سنه ۱۹۱۳ ع پایونیر کے اُس فقره سے ھوسکتا ھے جو اُس نے مشہور یوروپین اخبار " جرنل " سے نقل کیا ھے که " ان معاھدوں کو ایشیائي روم کي تقسیم کا آغاز خیال کرنا چاھیے "

فرانس نے ارض شام پر قبض و دخل کي پیشرفت کے لیے مطالبات کیے ھیں (۱) مدارس (۲) ریلوے (۳) بنادر (۴) اور اُن

کے اندر' اور شاخیں اسکے اوپر دور دور تک پھیل جائیں گي !

گورنمنٹ کي یہ ایک اصلی دانشمندي اور ٹھیک ٹھیک قابلیت حکومت فرمائي کا استعمال تھا' اور ھمارے عقیدے میں اگر ایک طرف لارڈ ھارڈنگ کے کارناموں کي تاریخ میں انکا مشہور مراسلۂ تاریخي ' تقسیم بنگال کي تنسیخ' اور پھر حادثہ دھلي کے بعد تحمل و ضبط کا قابل تعریف ظہور' یادگار رھیگا ' تو اسي کے ساتھہ یہ دانشمندانہ طرز عمل بھی تعریف و توصیف کے ساتھہ یاد کیا جاے گا ' جو انھوں نے جنگ طرابلس کے بعد سے اس وقت تک اسلامي جوش و خروش کے متعلق اختیار کیا -

یہ اسکا در حقیقت وہ قدرتي اور طبیعي سبب اصلی ہے' جسکي قوموں اور ملکوں کي گذشتہ تاریخ اور موجودہ حوادث سے تصدیق ھوتي ہے ' لیکن اسکے بعد اسکے ذیل میں بعض اور اسباب بھي قرار دیے جاسکتے ھیں ' اور انمیں اولین وجہ مسلمانوں کي یہ نمایاں قومي خصلت بھي ہے کہ وہ صبر و تحمل کے عادي اور فتنۂ و شر سے گریزاں رھتے ھیں' اور اپني اسي خصلت کي بے اعتدالانہ تفریط کے نتائج ھیں ' جو مقدونیا میں حاصل کرچکے ھیں -

یقیناً اس گذشتہ دو سال کے اندر انھوں نے یہ بھي ثابت کردیا کہ خواہ اضطراب و جوش کا کیسا ھي ھجوم ھو' مگر حزم و احتیاط اور امن و سکون کا سر رشتہ انکے ھاتھوں سے نہیں چھوٹ سکتا -

✝ ✝ ✝

یہ حالت تھي' مگر نہایت افسوس کے ساتھہ اب مسلمان دیکھیں گے کہ صوبجات متحدہ کي گورنمنٹ اس پالیسي کو ھاتھہ سے دے رھي ہے ' اور اسکا بہت بڑا عملي نمونہ اردو پریس علي گڈہ کی ضمانت ہے -

اردوے معلی کے مضمون پر گرفت نہیں کي گئي ' اسمیں پولیٹکل مباحث کا حصہ عرصے سے نادر اور کالمفقود ہے -

اسکے ایڈیٹر کا صرف یہی جرم نظر آتا ہے کہ اس نے اسلامي حسیات و جذبات کے اظہار میں حصہ لیا' اور اخري دنوں میں ملکي مصنوعات کے طرف توجہ ' اور غیر ملکي مصنوعات سے احتراز دلانے کیلیے کوشش کي - اسکا نتیجہ یہي ھوگا کہ مسلمان ' جو صرف اپنے مسلمان بھائیوں کي اعانت ' اپنے مستقبل' اور اصلاح حال میں مصروف تھے ' اور حکومت کے طرف سے بالکل مطمئن تھے کہ وہ انکي پر امن مساعي و حرکات سے کوئي تعرض کرنا نہیں چاھتي ' یکایک محسوس کریں کہ شاید واقعۂ نفس الامر ایسا نہیں ہے' اور یہ انکے جوش کیلیے ایک قوت افزا روک کا کام دے - پھر انکا جوش بڑھے ' اور جذبات میں ایک نئي حرکت پیدا ھو - حکومت کو غور کرنا چاھیے کہ اس نئے جوش کي ذمہ داري کیا پالیسی کے اس تغیر' اور سخت گیري پر نہوگی ؟

کیا [illegible] ضرورت نہیں ہے کہ لارڈ ھارڈنگ کي دانشمند گورنمنٹ اس مسئلہ پر توجہ کرے ؟

ھفتۂ جنگ

مبادي صلح پر ابھي تک دستخط نہیں ھوے ھیں - حلقہ ھاے سیاسیہ میں یہ التواء " پر اسرار " سمجھا جارھا باعث التواء کون ہے ؟

کل کي تار برقي سے معلوم ھوتا ہے کہ یہ بھي ابھي عالم اسرار میں ہے' مگر ابتدائي تاربرقیوں میں سب سے پہلے اس باب میں جسکا نام لیا گیا تھا ' وہ سرویا تھي -

۲۱ - کو ریوٹر نے اطلاع دي تھي کہ سرویا کي راے ہے کہ اسکے متعلق بیعہد اھم معاملات میں دول کا فیصلہ کافي طور پر لازمي نہیں - وہ دستخط سے قبل ضمانت چاھتي ہے - اسي تاریخ کے دوسرے تار میں جو یہاں ۲۲ - کو موصول ھوا ' یہ بیان کیا گیا تھا کہ حلفاء بلقان کي طرف سے سرویا نے سر ایڈورڈ گرے سے ان ترمیمات کے متعلق مراسلت کي ' جو صلحنامہ میں وکلاء بلقان نے ایک جلسے میں تجویز کیے ھیں - اس جلسے میں ڈاکٹر ڈنیف وکیل بلغاري بھي شریک تھا - مگر اس نے ایک تجویز بھي ان ترمیمات کي بابت پیش نہیں کي - ان ترمیمات کا جو حصہ ظاھر کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ پیرس کے مالي کمیشن میں بلقاني وکلا کی وھي حیثیت ھو جو دیگر وکلاء دول کي ھوگي - نیز یہ کہ جنگ سے پہلے کے عہد نامے اسوقت نافذ رھیں ' جب تک کہ ایک دوسرا وسیع عہد نامہ تیار نہ ھوجائے -

ریوٹر کا یہ بھي بیان ہے کہ ترکي اور بلغاري وکلاء نے سر ایڈورڈ گرے سے کہا ہے کہ یہ دول کا فرض ہے کہ وہ بقیہ حلفاء بلقان کے دستخط حاصل کرنے کے لیے کوئي تدبیر اختیار کریں - اور یہ کہ دول نے انکو فہمایش کي ہے ' اور یہ کہا ہے کہ اگر انھوں نے اصرار کیا تو عجب نہیں کہ وہ ان فواید کو ضائع کردیں جو انکو عدم اصرار کي صورت میں حاصل ھوسکتے تھے -

---

خانہ جنگي

حلفاء بلقان کے تعلقات کي حالت دیکھیے کب تک درست رھتي ہے ؟ بلغاریا کے خلاف ' سرویا اور یونان میں ایک معاھدہ کے وجود میں اب کوئي شک نہیں رھا - ۲۶ - کو سالونیکا کا تار ہے کہ کیوالا سے کسي قدر فاصلے پر بلغاري اسکویڈرن نے یونانیوں پر آتشباري کي - اسکے علاوہ پیگھین میں بھي جنگ ھوئي - سرکاري طور پر بیان کیا گیا ہے کہ اس جنگ میں یوناني نقصانات کي تعداد ۳۹ - مقتول اور ۱۳۷ - مجروح ھیں -

طرابلس الغرب

بنغازي سے ۱۹ - کا تار ہے کہ سیدي غربي اور اسیلاني کے موکزوں پر کل اطالوي فوج کا سیلاب نہایت زور کے ساتھہ امنڈا ' جسکو عربوں نے پیچھے ھٹا دیا - اسکے بعد عربوں نے اطالویوں پر ایک غیر مترقبہ حملہ کیا' مگر کمک پہنچنے کے بعد عربي حملہ بھي پسپا کردیا گیا - اطالوي نقصانات کي مقدار ۷ - افسر ۷۲ - سپاھي مقتول ' اور ۲۹ - افسر اور ۲۵۰ - سپاھي مجروح ہے -

۲۴ - مئي کے روما کے تار میں بیان کیا گیا ہے کہ پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں صیغہ جنگ کے انڈر سکریٹري نے یہ تسلیم کیا کہ ۴ - توپیں ضائع ھوئیں لیکن اسکے ساتھہ یہ بھي کہا کہ تسلیم سے قبل وہ بیکار کردي گئي تھیں - اس نے بتایا کہ موجودہ زمانے میں عہد قدیم کے تعصبات کے برخلاف ' توپوں کے مقابلہ میں انسان زیادہ قابل ترجیح سمجھے جاتے ھیں ! !

اسي تاریخ کو سینٹ میں وزیر مال نے اعلان کیا کہ اس سال فاضلات میں ۶۵ - ملین لیر (ایک اطالي سکہ) ھیں جن میں سے ۴۲ - ملین ان مصارف کي ادائگي کے لیے رکھے گئے ھیں جو جنگ طرابلس کي وجہ سے ھوئے - اور ۱۹ - ملین بیڑے کي ترقي میں -

سقوطري میں بین القوري قبضہ ھوگیا - فوج بارکوں میں مقیم کي گئی ہے -

باشندوں کي حالت اچھي ہے - لا سلکی (وائرلیس) اور دیگر امور نفعہ (پبلک ورکس) کے لیے کوشش کیجارھي ہے -

خلیج فارس ھي میں کار برآري ھوئي اور نہ بحر ابیض متوسط ھي میں کام نکلا - ایران کي آٹھہ سو کیلو میٹر مربع زمین پر اس وقت روس قابض ھے - لیکن جس سلطنت کے مقبوضات یورپ کے ڈانڈے ایشیاے کوچک سے ملے ھوں - جس کي دس ھزار کیلو میٹر کي لمبي ریلوے لائن نے مشرق و مغرب کي حدیں ایک کردي ھوں - ایسي بے سود و بے نتیجہ نمایشیں اُس کے لیے کیا مفید ھو سکتي ھیں ؟ "

اس ترغیب و ترھیب کا مفاد ظاھر ھے - ایران کي آزادي سلب ھو گئی - جنوب و شمال کي طوفاني ھواؤں نے بنیادیں ھلا دیں ' مُلدوں کي جانیں قربانگاہ استبداد پر بھینٹ چڑھائي گئیں ' اور مُردوں کي ھڈیوں سے چیل کوؤں کو دعوت دي گئي - یہ سب کچھہ ھوا اور ھو رھا ھے - مگر مضمون نگار کي راے میں ابھي یہ کافي نہیں - وہ چاھتا ھے کہ کل کو آنے والي قیامت ابھي اور آج ھي کیوں نہ آجاے ؟ طہران میں حکومت کے مٹتے ھوے خط و خال کیوں باقي رھیں ؟ اور کیوں نہ خلیج فارس میں ایک مرکزي بندرگاہ کے بہانے سے کي سلطنت نکولس کے لیے ایک خوشنما و خوش سواد مستعمرہ (کالونی) کی شکل میں تبدیل نہ ھوجاے ؟

دوسري صورت یہ بتائي گئی ھے کہ " اسکندرونہ " پر قبضہ کرلینے سے روس کي وہ غرض پوري ھو جائیگي جس کا خواب دیکھتے ھوے مدتیں گزر گئیں - یہ مقـام جو اس وقت ترکوں کے زیر حکومت ھے ' بحر ابیض متوسط کا ایک نقطۂ مرکزي ' بغداد ریلوے کا ایک اسٹیشن ' اور جزیرۂ قبرص (سائپرس) کے بالمقابل واقع ھے - اسکندر اعظم کي نظروں میں اس بندرگاہ کي بہت بڑي اھمیت تھي ' اور اُسي کے نام پر یہ مشھور بھي ھے - لیکن مشکل یہ ھے کہ اس پر سکہ بٹھانے کے لیے ھولناک خونریزیاں کرني پڑینگي ' نیز باشندگان " وشزل " اور " اردیل " کے مابین بڑے معرکہ کا رن پڑیگا - آجکل تو یہ شہر صرف جرمني کے دائرۂ اثر میں واقع ھے ' لیکن اس کا مستقبل صاف بتا رھا ھے کہ آگے چل کر ایک مشھور جرمن بندرگاہ اور بحر ابیض متوسط کا دوسرا ھمبرگ ھو جائیگا " یعني روس اگر اسکندرونہ پر قبضہ کرنے میں نا کام بھي رھا ' جب بھي یہ علاقہ ترکي حکومت سے جدا ھوجائیگا ' اور جرمنی اس کو مشرق ادنی کے لیے اپنا ایک حربي مستقر بنالیگي - یہی نہیں بلکہ یورپ کي رفتار سیاست کا صحیح اندازہ کرنے کے بعد " آسٹریسز رانڈ وشو " اس نتیجہ پر پہنچا ھے کہ " ایشیاے کوچک کا عنقریب تجزیہ ھوجائیگا - ترکي حکومت یورپ کی پیچیدگی سلجھانے میں منہمک ھے - اس کو علم بھي نہونے پائیگا کہ اُس کے پاؤں تلے سے زمین نکل جائیگی ' اور اُس کے مقبوضات منقسم ھوجائینگے - سواحل بحر مرمر و ایشیاے کوچک میں بے شمار یوناني موجود ھیں ' - تحریک انقسام کي راھیں صاف کرنے میں اُنسے طبعاً مدد ملیگي - شام پر فرانس کا تسلط پہلے ھي سے لگ چکا ھے - یہ ملک جمھوریۂ فرانس کا ایک مشرقي جزو ھوکر رھیگا - لیکن اسکندرونہ و خلیج اطالیہ کے مابین ایک علاقہ ھنوز بے تعلق ھے - روس ھمیشہ موقع کا منتظر رھا ھے - مناسب و موزوں وقت پیش آنے پر ادھر رخ کرنے میں اُسے کیا امر مانع ھو سکتا ھے ؟ اس میں تو انگریزوں سے مصادمت یا جرمني سے مقابلہ کا بھی خطرہ نہیں - ارمني قوم کي آزادي کے لیے اسے نہایت سنجیدگي و متانت سے کام کرنا ھوگا - گو یہ سچ ھے کہ ترکي ارمینیا میں اس قوم کو خواہ ذبح [illegible] ' یا روسی ارمینیا میں تاتاري اس کو سر مشق ستم بنائے رھیں ' روس کي نظروں میں دونوں برابر ھیں - تاھم اسکي ھمدردانہ کارروائیوں نے اگر شمالي سواحل بحر اسود کے ارمنیوں کو ترکي حکومت سے آزاد کرالیا تو باسفورس و دردانیال کي پر لطف آرزوئیں بر آنے میں کیا بات باقي رہ جائیگي ؟ دول یورپ کا کچھہ یوں ھي سا کھٹکا ھے - وہ بھي اسي حد تک ' کہ یورپ میں موجودہ حالت بر قرار رکھنے کي کوشش ھوگی ' اور میدان جنگ ایشیا کو منتقل کردیا جائیگا " ان تصریحوں کو معمولي نہ سمجھو ' یہ صرف باتیں ھي باتیں نہیں ھیں ' ان پر عمل درآمد کي طیاریاں بھي شروع ھو چکي ھیں - ۱۳ - مئي سنہ ۱۹۱۳ کو ارمني وفد نے باب عالي میں جو معني خیز یاد داشت پیش کي ھے - ارمینیا کي اصلاح پر زور دیا ھے - مسلمان مہاجرین کو اضلاع ارمینیا میں آباد کرنے پر اعتراض کیا ھے - عیسائیوں کي مصیبتیں کم کرنے ' قتل و غارتگري کو روکنے ' اور غیر مسلم اقوام کو جبراً مسلمان بنانے کے انسداد کي جانب توجہ دلائي ھے - صدر اعظم عثماني (شوکت پاشا) نے اس کا جواب جس طرحکے ھمدردانہ الفاظ میں دیا ھے ' اور اجراے اصلاحات کي نسبت جو محکم وعدے کیے ھیں ' ان کي صداقت و استواري کا پارلیمنٹ انگلستان تک کو یقین ھے کہ " ترکي ارمینیا میں گذشتہ خوفناک مظالم کے مکرر وقوع کا مطلق اندیشہ نہیں - اس امر کي شہادت مل چکي ھے کہ مطالبات اصلاح پر عمل درآمد ھو رھا ھے " مگر کیا مقدونیہ و طرابلس کے باب میں انھیں مبادی کا اعادہ نہیں ھوچکا ھے ؟ ملک گیري کا سر آغاز عمل یہی ھے کہ اسلامي حکومتوں سے نہایت ملائم لہجہ میں اصلاح کا مطالبہ کیا جاے - کچھہ روز کے بعد نفاذ اصلاح میں خود دخیل بن بیٹھیں - اور جب اس مداخلت کي بنا پر اصلاحي کارروائیوں میں کھنڈت پڑجاے تو مظلوموں کي حمایت کے نام سے سلسلۂ جنگ شروع کردیں -

پھر روس کا ارادہ ظاھر ھے ' صرف تکمیل کے طریقے تلاش کرنے باقي ھیں - اُن کي نسبت دیوان عام (ھاؤس آف کامنس) میں مسٹر آکلینڈ ۸ - مئي کو سر ایڈورڈ گرے وزیر خارجۂ برطانیہ کي نیابت میں اعلان کرچکے ھیں کہ " معاھدۂ صلح پر دستخط ھوجانے کے بعد حتی الامکان اس امر کا خیال رکھا جائیگا کہ ارمینیہ میں باقاعدہ نظم و نسق قائم کرنے کے مسئلہ پر کامل غور کیا جاے " اس غور و خوض کے کیا نتایج نکلینگے ؟ اس کے جواب کے لیے یورپ کي تاریخ استعمار کا مطالعہ کافي ھے - ممدوح کي یہ پر مغز تشریح بھي یاد رکھنے کے قابل ھے کہ " تمام دول یورپ کی یہ دلي آرزو ھے کہ دولت عثمانیہ کو عمدہ موقع دیاجائے کہ وہ اپنے بقیہ مقبوضات کو ترقی کے پیمانہ پر لاسکے (ترکوں کي مخالفت میں) جب کوئي مسئلہ پیدا ھو تو برطانیہ اس امر کا خیال رکھیگي ' اور دول یورپ کو بھي خیال رکھنا چاھیے کہ وہ مسئلہ تمام سلطنتوں کي طرف سے اجماعي تحریک کے ساتھہ پیش ھو ' اور کسي قسم کی انفرادي کار روائي نہ کي جاے " اس موقعہ پر برطانیہ عظمي کي اُس سیاسي مسابقت پر بحث کرنے کي ضرورت نہیں ھے جسکي ذیل میں زبان سے تو بقیۂ مقبوضات عثمـانیہ کے لیے ترقی کے بہترین مواقع بہم پہنچانے کے وعدے کیے جاتے ھیں ' مگر یہ وعدے وفا اس طرح ھوتے ھیں نہ سواحل عرب و خلیج فارس کے ترکي علاقوں پر انگریزي نفوذ باقاعدہ سرایت کر جاتا ھے ' اور ترک اپني عافیت اسي میں سمجھتے ھیں کہ براے نام سیادت کے علاوہ ھر قسم کے اختیارات فرمان روائي سے دست بردار ھوجائیں ! بحث طلب امر یہ ھے کہ تجزیۂ ترکي یا آزادي ارمینیہ کي تحریک پیش کرنے کا انحصار جب دول یورپ ھي کے اجماع پر ٹھہرا تو یہ کیا بڑي بات ھے ؟ ان سلطنتوں کے فوائد و مصالح میں ھزار تناقض سہي ' لیکن تناقض میں بھي تو آٹھہ وحدتیں ھوا کرتي ھیں ' پھر تجزیہ عثمانیہ کي تحریک میں ھر ایک کا متحد ھوجانا کیوں مستبعد ھونے لگا ؟

تمام معاملات میں جن کو فرانس سے کسي قسم کا بهي تعلق هو سکتا هے' مخصوص رعایتیں مانگي هیں - اور مطالبۂ مراعات کو زور دار بنانے کے لیے ۱۸ - مئي کو جنگي طیاریوں کي تکمیل کے نام سے ۴۲ - کرور فرنک کا زائد خرچ بهی فوج کے لیے منظور کیا هے تاکه ترک ان طیاریوں کي دهمکي میں آکر' مطالبات منظور کرلیں -

اس نازک وقت میں صرف ایک جرمني هے جو عثمانیوں کي معیۃ کا دم بهر رهي هے - مگر امریکن رساله " لٹریري ڈائجسٹ " کا بیان اگر صحیح هے تو اناطول میں وہ بهي دوستانه طریق پر جرمن اثر بڑهانے کے درپے هے -

یه تو اغیار و اجانب کي پیدا کي هوئي مشکلیں هیں - لیکن مسلمان بهي اس مشکل آفریني میں هیٹے نہیں - عثماني ممالک میں لا مرکزي کے اصول پر هر ایک صوبه کو خود مختار کر دینے کے لیے مصر میں بے وقت ایک مرکزي انجمن قائم کرائي گئي هے - یکم مئی سنه ۱۹۱۳ ع کو اس کا جلسه تها' جسمیں فرانس کو توجه دلائي گئي که ترکي میں مداخلت کرکے لا مرکزي کی بنیادیں محکم کرادے (!!!) ولایت بصرہ کی اصلاح کے لیے باب عالي نے نئے نظم و نسق کا اعلان کیا تها - کامل پاشا کي تحریک لا مرکزي جوش پهیلانے میں کامیاب هو چکی هے - المؤید پہلے هي سے شیوخ بصرہ کي تائید میں تار شائع کر چکا هے - باب عالي کا اعلان اصلاح اظهار فساد کا ایک بهانه بن گیا - اهل بصرہ بگڑ اٹهے هوے - انگریزي جنگي جہاز " سلوپ ایلرٹ " مداخلت کي تاک میں منتظر تها - حفاظت عامه کے نام سے ساحل پر لنگر ڈال دیے - ۴ - مئي سے اب تک وهیں گرد آوري کر رها هے -

ارض مصر میں بهي ترکوں کي رهي سهي حالت خرخشه سے خالي نهیں - یهاں ترکي سلطنت کي جانب سے ایک هائي کمشنر رهتا هے - آجکل یه عهده رؤف پاشا سے متعلق هے - لارڈ کچنر کو اصرار هے که آینده کے لیے یه عهده باقي نه رهنے پائے - باب عالي نے رؤف پاشا کا ایک دوسرا قائم مقام تجویز کیا تها' مگر بقول المؤید وغیرہ لارڈ ممدوح کے اشارہ سے مصري گورنمنٹ رضامند نهوئي' اور یه مسئله یوں هي رهگیا - حال میں خدیو مصر نے ایک عام دعوت کي تهي' جس میں تمام سفرا و قناصل طلب کیے گئے تهے - لیکن عثماني کمشنر کي خبر تک نه لي گئي (؟!)

دوسرے اسلامي ممالک میں بهي مسلمانوں پر یهي مصیبتیں هیں - پچهلے مهینے میں فرانس نے طنجه کے ایک مسلمان اخبار نویس کو محض اس جرم میں حبس دوام کي سزا دیدي هے که مسلمانان مراکش کو بیدار کرنے والے مضامین اس نے کیوں شائع کیے؟ تونس کا ملک اس وقت فرانس کے ماتحت هے - اس میں اور اس کے همسایه الجزائر میں عموماً عربوں کي آبادي هے - پچهلے سال تونس میں پندرہ لاکهه ۱۹ - هزار ۷۸۵ - ایکڑ زمیں عربوں کے زیر کاشت تهي - پیدا وار میں عشر کا طریقه رائج هے' جس سے گورنمنٹ کو ۱۷ - ملین فرنک کي آمدني هوئي - فرانسیسیوں اور فرانسیسي یهودیوں کے قبضه میں نو لاکهه ۹۴ - هزار ۱۴۰ - ایکڑ اراضي هے' مگر وہ هر طرح کے محصول سے معاف هیں - فرانس کو اُن سے ایک پائي بهي وصول نهوي - عربوں نے اور اُن کے قائم مقام اخباروں نے جب اس پر قانوني اعتراض کیا' تو اُن سے ضمانتیں طلب هوئیں اور دو هفته کے لیے ایک اخبار کي اشاعت روک دي گئي - پیریس کے نیم سرکاري اخبار " طان " نے نمبر ۱۸۵۶۱ (۱۷ - اپریل سنه ۱۹۱۲ ع) کي اشاعت میں اصول استعمار پر بحث کرتے هوے جمهوریۂ فرانس کو مشورہ دیا تها: " حکام کا فرض هے که فرانسیسي مستعمرات کے باشندوں میں جس قدر ممکن هو وجوہ عداوت و ذرایع مخالفت پیدا کرتے رهیں' کیونکه خیریت اُسي وقت تک هے که مسلمان باهم دست و گریبان رهیں " الجزائر میں اس مشورہ کي خصوصیت کے ساتهه قدر کي گئي اور مسلمانوں میں طرح طرح کے منازعے پیدا کیے گئے' مگر جنگ بلقان و طرابلس نے عام اسلامي مصائب کا احساس اس قدر وسیع کر رکها تها که تمام نزاعیں فراموش هو گئیں' اور فرانسیسیوں کا یه جادو بهي کارگر نهو سکا - نائن ٹینتهه سنچوري کي تازہ اشاعت میں موسیو فیلپ میلیت لکهتے هیں: "الجزائر بهي اب بیدار هو رها هے - انگلستان کو مصر میں جو زحمتیں پیش آئي هیں' وهي دقتیں فرانس کو یهاں پیش آنے والي هیں - الجزائر کے عرب بهي استبداد و اضطهاد کے نتایج محسوس کرنے لگے هیں' اور اُن میں بهي حقوق انسانیت کے مطالبے کے جذبات پهیل رهے هیں - الجزائر کي حکومت نام کو آئیني هے مگر اس کا پرداز عمل بالکل هي استبدادي هے - باشندوں کو هر قسم کے ٹیکس دینے پڑتے هیں' مگر فرانسیسیوں کو یه سب معاف هے - کسي عرب پر کیسا هي ظلم هو' فرانسیسي کے مقابلے میں اُس کي کوئي آواز نهیں سني جائیگي' بلکه اور اُسے قانوني شکنجه کي کشا کشي برداشت کرني پڑیگي - یه ناقص نظام حکومت اب دیر تک قائم نهیں رهسکتا - فرانسیسي پارلیمنٹ کو مسلمانوں کے لیے بهي مساوات و انصاف کے حقوق دینے هونگے - اُن کے فوائد بهي ملحوظ رکهنے پڑینگے' اور حکمراني میں اُن کو بهي شریک کرنا هوگا "

ایران و ایشیاے کوچک پر نظر ڈالو تو اُن کو سب سے زیادہ ستم مشق ستم بنانے کي کوشش هو رهي هے - ریویو آف ریویوز کے اپریل کے نمبر میں " ایشیاے کوچک کي مشکلات " پر موسیو اوٹو وان گرسٹرز کا ایک مبسوط مضمون شائع هوا هے' جو اصل میں آسٹریا کے مشهور اخبار " آسٹریسز راند شو " سے ماخوذ هے - اس مضمون کا ما حصل یه هے که " روس اپني سلطنت کو وسط ایشیا و سائبریا میں وسیع کرنے کے لیے صدیوں سے کوشش کر رها هے' جس کي خاص غرض یه تهی که روسي گورنمنٹ کے لیے سمندر میں ایک نه ایک مرکزي بندرگاه مخصوص هو جاے - لیکن ابهي تک نه یه کوشش بارور هوي نه کوئي ثمرہ نکلا - سوال یه هے که فارس و ایشیاے کوچک میں روس کے فوائد کیوں پامال رهیں؟ شهنشاہ پطرس اعظم نے دربند و باد کوبه (باکو) کے علاقے جس طرح ایران سے لیے تهے - سنه ۱۸۲۸ ع میں ایراني صوبۂ اریوان جن شاطرانه چالوں سے روس کے قبضه میں آیا - ترکوں نے شمالي ارمینیا کے علاقے جن وجوہ سے روس کي نذر کیے - سنه ۱۸۳۸ ع میں اضلاع قارص و باطوم جس حکمت عملي سے پطرسبرگ کي حکومت میں شامل هوے - اسي دور کا تسلسل اب بهي کیوں نه رهے - اور رفتار سیاست منحرف کیوں هو جاے؟ روس نے اپنے اغراض کي تکمیل کے لیے جو دقیق روش اختیار کر رکهي هے' اُس پر غور کرتے هوے انسان محو حیرت بن جاتا هے - سنه ۱۹۰۷ ع کے معاهدۂ روس و انگلستان نے شمالي ایران کي قسمت روس سے وابسته کر رکهي هے - ایک روسي سرمایه دار کو گورنمنٹ ایران کي جانب سے اجازت مل چکي هے که تجارتي کشتیوں کے لیے ارومیه میں ایک اسٹیشن قائم کرلے - اس اجازت کا مدعا اُس وقت صاف هو جاتا هے جب اُن امتیازات پر نظر پڑتی هے جو روس نے اصفهان سے تبریز' تبریز سے قزوین - اور اصفهان سے ارومیه تک ریلوے لائنیں جاري کرنے کے لیے حاصل کیے هیں - اور جن سے شمالي مغربي طهران کے ڈیڑہ سو کیلو میٹر مربع کے علاقے اُس کے زیر اثر آگئے هیں - با ایں همه هنوز کسي مرکزي بندر گاه کے حصول میں کامیابي نهیں هوئی - نه

آ پہنچیں ! پھر کون کہہ سکتا ھے کہ یہ امر بالمعروف کے سد باب کا پہلا دن تھا ؟ (میں عرض کرتا ہوں - الہلال)

افسوس اسلام کي بدقسمتي اب اس سے زیادہ کیا ہوگي کہ جن قرون اولی کي خیریت و فضیلت خود سرور کائنات علیہ التحیات نے بیان فرما دي ھو (صحیحین و سنن) آپ ایسے اسلام کے فدائي اور برگذیدہ ارباب علم اونھیں قرون میں بدعات و محدثات و معاصي کا بازار گرم کر رھے ھیں ' اور صحابہ رضی اللہ عنہم ' جنکے لیے آقاے اسلام " فانھم خیارکم " کي شہادت فرماتے ھوے " اکرموا اصحابي " (نسائي) کا حکم فرما رھے ھوں ' اور جن بزرگوں کے لیے ایسے صریح الفاظ میں تہدید فرما دي ھو کہ " اللہ اللہ فی اصحابی اللہ اللہ في اصحابي ! لا تتخذوھم غرضا من بعدي " اور " من اذاھم فقد اذانی " (ترمذي) آپ اونھي بزرگوں کے ایک محترم فرد بلکہ امیر المومنین (بخاري احمدي) حضرت معاویہ علیہ السلام کا لا ابا لانہ انداز سے ذکر فرماتے ھیں اور پھر ستم تو یہ ھے کہ جناب انکے اسي ضرب المثل حلم اور ساتھہ برس کی بڑھیا کے ھفوات سے درگذر فرما جانے کو خدا جانے کن نگاھوں سے ملاحظہ فرما رھے ھیں -

و اخو العدوۃ لا یمر بصالح
الا و یلمزہ بکذاب اشر

جواب الہلال • بجناب عبید اللہ صاحب امجہری

اللہ تعالی جب اپنے کسي عاجز و ناتوان بندے پر اپنا لطف و کرم مبذول فرماتا ھے ' تو اسکي نسبت اپنے بندوں کے دلوں میں حسن ظن و میلان و الفت پیدا کر دیتا ھے - اور پھر خواہ وہ اور اسکے نام کتنے ھي حقیر و ذلیل ھوں ' لیکن اسکے بندوں کی نظروں میں عزاز و محبوب ھو جاتے ھیں : و ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو فضل العظیم -

جناب ' اور جناب ایسے بزرگان حسن ظن فرما کی نسبت ھمیشہ اس عاجز و ھیچ میرز کا یقین ایسا ھي رھا ھے - یہ آسي کا فضل ھے کہ وہ آپ ایسے بزرگوں کے دلوں کو میري جانب مائل کر رھا ھے - پس اللہ کا احسان ' اور جناب کے حسن ظن بزرگانہ کا تشکر و استدعاء دعاء حصول استقامت و ثبات کار ' و الی اللہ ترجع الامور -

جناب نے اس بارے میں جو کچھہ ارقام فرمایا ھے حیران ھوں کہ اسکے جواب سے کیونکر عہدہ برا ھوں ؟ اگر تفصیل سے کام لیتا ھوں تو ایک دفتر طویل مطلوب ' پھر نتیجہ کچھہ نہیں - اور اگر اجمال پیش نظر رھتا ھے ' تو اول تو بحث صاف نہیں ھوتي ' اور دوسرے طبیعت بھي نہیں مانتي - بہر حال مجبوراً آخري ھي صورت اختیار کرتا ھوں ' اور بر سبیل اشارہ چند معروضات ضروریہ کے اظہار ھي پر قناعت کر لیتا ھوں :

تو خود حدیث مفصل بخواں ازیں مجمل
اللہ اللہ في اصحابي !

(۱) میرا عقیدہ ھے کہ حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اس سماء دنیا کے نیچے وہ ایک ھی جماعۂ قدسیہ ھے ' جو انبیاء کرام علی نبینا و علیہم السلام کے بعد تکمیل انسانیۃ ' اور اخلاق و اعمال الہیہ کا اکمل و اجمل ترین نمونہ و اسوہ تھي ' اور نہ صرف تاریخ اسلام میں ' بلکہ تاریخ جمیع ازمنۂ ماضیۂ عالم میں انبیاء کرام کے مستثنے کر دینے کے بعد انسانوں کا کوئي گروہ ' اور انسانیۃ کبری کا کوئي اعلی سے اعلی ظہور بھي انکے مقابلے میں پیش نہیں کیا جاسکتا - بلکہ انھي میں وہ نفوس ذکیۂ و عظیمہ تھے ' جو اپنے مظاھر اعمال کے اندر بعض اولوالعزم انبیاء بني اسرائیل سے بھي زیادہ ظہور صفات الہیہ کے تشبہ و تخلق کا رکھتے تھے ' اور جنکي زبان حال " جئنا بحراً ' وقف الانبیاء علی ساحلہ " کي صداے حقیقت سے غلغلہ انداز عالم ملکوت تھي - کیونکہ " لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ " انکا دستور العمل و مصدر جمیع اعمال و افعال تھا ' اور اسلیے وہ سر چشمۂ " مقام محمدي " کے فیضان سے بہرہ یاب تھے ' پس اس مقام اور مقامات انبیاء گذشتۂ عالم میں جو فرق تھا ' وہ انکے اندر بھي نمایاں تھا کہ المرء مع من احب :

عن المرء لا تسئل و سل عن قرینہ

و لنعم ما قیل :

جمال ھم نشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ھماں خاکم کہ ھستم

یہی وہ لوگ تھے کہ " یحبھم و یحبونہ " انکا مرتبۂ اختصاص تھا ' اور " رضي اللہ عنھم و رضوا عنہ " کے مقام محبت و محبوبي و عشق و عاشقي سے فائز المرام تھے ! اللہ اللہ ! انکے مقامات عالیہ ' جنکے وصف و تمجید پر کلام الہی نے شہادت دي : اشداء علی الکفار رحماء بینھم ' تراھم رکعا سجداً یبتغون فضلا من اللہ و رضواناً ' سیما ھم في وجوھھم من اثر السجود : (۴۹ : ۲۹)

یہ وہ لوگ تھے ' جنھوں نے شمع نبوت سے براہ راست اپنے دلوں کو روشن کیا ' جو خلوت و جلوت میں صحبت اندوز حضرۃ رسالت ھوے - یہ وہ خوش نصیب تھے ' کہ جس آب حیات کا ایک قطرہ ھزاروں قبور و اموات کو زندہ کر دینے کیلیے کافي ھے ' اسکي بارش انکے سروں پر ھوئي ' اور جس آب زلال کے ایک جرعے کیلیے تشنگان عالم مضطر و متحسر ھیں ' اسکے دریاے بیکران کے کنارے انھوں نے مدتوں زندگیاں بسر کیں - وہ اس وجود الہي کے جلیس تھے ' جو خلوت " ابیت عند ربي ھو یطعمني و یسقیني " کا شب گذار ' اور درس گاہ " ادبني ربی فاحسن تادیبی " کا درس آموز لیل و نہار تھا - فھم جلساء اللہ ' لا یشقي جلیسھم - و للہ در ما قال :

غالب ندیم دوست سے آتي ھے بوے دوست
مشغول حق ھوں بندگي بو تراب میں !

سبحان اللہ ! یہ کون لوگ تھے کہ دن کے عزا و جہاد في سبیل اللہ و دعوت حق و اعلان معروف ھي میں شریک کار اور معین راہ نہ تھے ' بلکہ اُس مخاطب نداء محبت " یا ایھا المزمل " کي راتوں کي خود فروشانہ عبادت گذاریوں ' اور عاشقانہ و والہانہ اعمال مخصوصہ میں بھي شریک خلوت تھے ' اور اسکي شہادت خود خدا نے دي کہ :

ان ربک یعلم انک تقوم ادنی من ثلثی اللیل و نصفہ و ثلثہ ' وطائفۃ من الذین معک ' واللہ یقدر الیل والنھار ' علم ان لن تحصوہ فتاب علیکم ' فاقرؤا ما تیسر من القرآن ' علم ان سیکون منکم مرضی و اخرون یضربون في الارض یبتغون من فضل اللہ ' و اخرون یقاتلون في سبیل اللہ (۷۳ :)

اے پیغمبر ! تمھارا پروردگار واقف ھے کہ تم راتوں کو اللہ کي یاد اور ذکر کیلیے جاگتے ھو - کبھي دو تہائي رات کے قریب ' کبھي آدھي رات اور کبھي ایک تہائي - اور ایک جماعت تمھارے ساتھیوں کي اس شب بیدارانہ عبادت میں تمھارے ساتھہ شریک رھتي ھے - رات اور دن کے (تمام اشغال و اعمال) کا اللہ ھي اندازہ کرسکتا ھے - اُس کو معلوم ھے کہ تم (بوجہ انہماک عبادت اور کمال محویت و خود فروشی) وقت کو محفوظ نہیں کر سکتے - اسلیے اسنے تمھارے حال پر از راہ لطف رحم کیا اور وقت کي قید اٹھادي - پس اب جس قدر بآساني قران پڑھسکتے ھو پڑھلیا کرو ! اُس کو یہ بھي

مقالات

دولة بني اميه اور الهلال

الله الله في اصحابي - خير القرون قرني - بدعات و محدثات امويه - خلفاء راشدين ' اور ملك عضوض - و ما يناسب ذلك -

از جناب مولانا عبيد الله صاحب (امجهر)

جناب كي نئے انداز كي انشا پردازيوں ' خصوصاً عالمانه ارشادات اور قراني استشهادات نے هم لوگوں كے دلوں ميں اپكي جو عظمت پيدا كردي هے ' اور اپكي ذات سے هم بد قسمت مسلمانوں كي جو اميديں وابسته هوگئي هيں ' وه بيان سے باهر هيں ' اور حق يه هے كه اپكا وجود اور اپكي تحرير اس دعوى كيليے برهان قاطع هے كه اس قحط الرجال ميں بهي بعض نفوس قدسيه پاے جاتے هيں جنهيں بلا مبالغه " لا يخافون لومة لائم " كها جاسكے - آپ امر بالمعروف ونهي عن المنكر كا وعظ فرما رهے هيں ' يا اپني معجز بيانيوں سے احياء اموات كر رهے هيں ؟ يه كيا سحر اور كيا اعجاز هے ؟ آنكهيں خيره ' كان سن هيں - نه ايسي تحريريں كبهي ديكهيں نه ايسي تقريريں سني هيں -

ليكن افسوس كه ان باتوں كے احساس كرنے والے قلوب بهي يه ديكهكر محو حيرت بلكه غرق ندامت هوجاتے هيں كه جناب اپني دراز دستيوں سے (بي ادبي معاف) اس چودهويں صدي كے ادعائي ليڈروں كو شهيد اداء حق پرستي فرماتے هوے ' جوش اعجاز نمائي ميں حقيقي ليڈروں يعني صحابهٔ كرام تک كو مجروح ناحق شناسي فرما جاتے هيں -

جناب نے " بني اميه كا استبداد اور امر بالمعروف كے سد باب كا پهلا دن " (الهلال نمبر ۱ - ج - ۲) كي بني اميه كے سفک بيجا اور خون ناحق سے شرابور سرخي ' (گستاخي معاف) بے وقت قائم كركے بني اميه كي قوم كو ' خواه وه حضرت عثمان رسول عليه السلام كے داماد ' يا حضرت معاويه محمد عليه السلام كے صهر هوں ' يا سليمان بن عبد الملک ' يا حضرت عمر بن عبد العزيز هوں ' عليه السلام ' بلا استثنا ظالم ' فساق ' اور فجار كے الفاظ سے مخاطب فرما رهے هيں - جناب كي ان تلخ كلاميوں نے قوم رفاض (كذا فى الاصل - الهلال) كي ياد تازه كردي - اسلام ميں يهي ايک فرقه هے جسنے صحابه رضي الله عنهم كو سب و شتم كرنا اپنا پيشه بناليا هے ' اور اكابر اسلام كو گاليان دينا جزو مذهب سمجهه ركها هے - مكرما ! بني اميه بقول جناب كے هزار برے سهي ' پهر بهي اپنے بعد والوں سے بحكم صادق مصدوق " لاياتي عليكم زمان الا الذي بعده اشر منه حتى تلقو ربكم " (بخاري) لاكهه درجه اچهے تهے ' اسليے انكے بعد والونكو خصوصاً اس صدي كے مسلمانوں كو انهيں برا كهنے كا كوئي حق نهيں - پهلے يه اپنے گريبان ميں منهه ڈالكر اپني سيه كاريوں كو ديكهيں اور بتائيں كه اگلوں كو گالي دينے كے سوا اور انكے پاس كيا ركها هے ! ! امر بالمعروف كے واعظ كو شارع عليه الصلوة كي يه پر مغز و انفع وصيت اپنا نصب العين بنانا چاهيے كه " ليحزک عن الناس ما تعلم من نفسک " (مشكوة) بني اميه كي فتوحات اسلاميه كو ٹهنڈے دل سے ديكهيے تو وه خود علي رضي الله عنه تک كے زمانه ميں مفقود نظر آئينگي - بقيه بني هاشم كا كيا ذكر هے ! ميں بني اميه كے چند افراد كي افسوسناک سيئات سے بے خبر نهيں ' ليكن ساتهه هي ديگر افراد كے حسنات سے چشم پوشي بهي نهيں كيجا سكتي - انكے بعض افراد نے مسلمانوں پر صاف و صريح خون رلانے والے ظلم كيے هيں ' تو دوسرے افراد نے اسلام كے حدود كو قابل تعريف طريقه سے وسعت بهي دي هے ' اسليے هميں انكے ساتهه ان الحسنات يذهبن السيئات كا انصافانه سلوک كرنا چاهيے - آپ قيامت كے دن فساق و فجار كي صف بندياں كركے اور بني اُميه كو صف اول ميں جگه ديكر اپني تئيں حق بجانب سمجهه رهے هيں تو كوئي وجه نهيں اگر نسل بني اُميه كا كوئي فرد ان صفوف كے سائق وقائد هونے كا فخر نبي هاشم كو بخش دے تو آپ چيں بجبيں هوں ' كيونكه خارجين علي الامام اور بغاة وفساق كي اس قوم ميں بهي كمي نهيں اور جو چيز جتني اجلي هوگي ' اوسيقدر اوسكے دهبے نماياں بهي هونگے -

جناب نبي اُميه كو ملزم قرار ديتے هيں كه " اسلام كي جمهوريت كو غارت كركے شخصي حكومت كي بنياد ڈالي " نبي اُميه كا پهلا فرد جو رسول الله عليه الصلوة كا بجا طور سے جا نشين بنا ' وه حضرت ذي النورين رضي الله عنه تهے - انكي خلافت بهي بمشورهٔ و اتفاق مهاجرين و انصار منعقد هوئي - يه پهلا دن تها كه خود جمهوريت اسلا[illegible] نبي اُميه كو بر سر اقتدار و تسلط بنايا ' اور انكے بر سر اقتدار آتے هي فتوحات اسلاميه كا ايک دريا تها جو اُمنڈ آيا - جسكي لهريں عرب و افريقه كے آتش فشاں صحرا كو طے كرتي هوئي هند تک

[بقيه صفحه ۸ كا]

ان تمام واقعات كو پڑهو اور غور سے پڑهو اور پهر سوچو كه دنيا همارے فنا و زوال كے ليے كيا كيا تدبيريں كررهي هے ' اور هم كس بے خبري و بے حسي كے عالم ميں هيں ؟ قزاقوں كا هجوم دروازے پر پهنچ گيا هے ' اور گهر كے سونے والے كس طرح خواب غفلت ميں سر شار هيں ؟

اے مقيمان ته سقف سپهر غدار
تا به كے حسرت فرزند و زن و شهر و ديار ؟
آيۂ فاعتبروا يا اولى الابصار پڑهو
هو خرابے په اگر قصر ادرنه كے گذار
كبهي قرآن كا ظاهر تها يهاں جاه و جلال
كبهي اسلام كا لگتا تها يهاں پر دربار
آج تثليث نے اس كا يه بنايا عالم
كه نه توحيد هے باقي نه كهيں اسكا مزار

ذلک بما قدمت ايديكم ' و ان الله ليس بظلام للعبيد (۸ : ۵۷)

يه تمام بربادياں تم نے خود اپنے هاتهوں مول ليں ' ورنه الله تو اپنے بندوں كيليے كبهي ظالم نهيں -

پهر كيا وقت نهيں آ گيا هے كه " من انصاري الى الله " كي صدا عالم ميں بلند هو ' اور دين الهي كے آخري انصار " لبيک لبيک ! اللهم لبيک " كهتے هوے اٹهه كهڑے هوں ؟ فاين تذهبون ؟ ؟

بھی ہے کہ اُنھوں نے سنت خلفاء اربعہ کو زندہ کیا ، اور اپنے اولین خطبۂ خلافت میں فرمایا :

ایها الناس ! اني ابتلیت بهذ الامر من غیر رئی مني فیه ، ولا طلبة ، ولا مشورة من المسلمین - و اني قد خلعت ما فی اعناقکم من بیعتی ، فاختاروا لانفسکم غیري (یعنے لوگو ! میں اس حکمرانی میں مبتلا هوگیا بذریعه جانشینی اور بیعة فوري کے ، اور اسمیں نه حسب حکم شریعة و سنت خلفاء راشدین ، مشورہ هوا ، اور نه مسلمانوں کي رائیں لي گئیں - اور یه نه میري خواهش تهی ، اور نه اسکا آرزومند تها - پس میري گذشته بیعة کا جو بار تمهاري گردنوں پر ہے ، اس سے میں تمهیں رها کیے دیتا هوں ، اور اس مقام سے اپنے تئیں الگ کردیتا هوں ، پس اس وقت تم جمع هو - اپنے لیے باهمي مشورہ و اجماع سے کسي خلیفه کو منتخب کرلو ! !)

لیکن یه سنتے هي تمام مسلمانوں نے با لاتفاق پکارا : قد اخترناک یا امیر المومنین و رضینا امیرنا با لیمن و البرکة - هم نے بس آپ هي کو انتخاب کیا اے امیر المومنین ! اور هم سب آپسے راضی اور خوشنود هیں ! (طبري ، اور پورے خطبے کیلیے دیکھو ابن اثیر ، ابو حنیفه ، ابن قتیبه و دمیري وغیره)

(٦) جناب ارقام فرماتے هیں که : " آپ بلا استثنے بني امیه کو ظالمین کے الفاظ سے مخاطب کرتے هیں اور انتہاے غصه میں رسول علیه السلام کی قرابت داریوں کو بھي بھول جاتے هیں "

استثنے بر بناء اعمال صالحه هر حال میں قدرتي طور پر موجود ہے ، اور حکم اکثر پر هوتا ہے - حضرت عثمان خود بخود مستثنے هوگئے ، جب که خلفاء راشدین سے الگ بنی امیه کا ذکر کیا گیا - اور حضرت عمر ابن العـزیز اپنے اعمال غیر امویه ، و اتباع سنت شیخین جلیلین کي بنا پر - یه امر ایسا نه تها که موجب اعتراض هوتا -

اور حضرت رسول الله صلی الله علیه و سلم کي قرابت داري کي نسبت جو فرمایا ، تو اگر آپ کے حکم سے اسکا هر حال میں لحاظ رکھوں اور اسي کو محور منقبت و منقصت قرار دوں ، تو اُن مشکلات کا کون ذمه دار هوگا جو دو چار قدم کے بعد هي پیش آنا شروع هو جائیں گي ؟ شاید اسکا جناب کو خیال نه رها -

حسن ز بصرہ ، بلال از حبش ، سهیل از روم
ز خاک مکه ابو جهل ، ایں چه بوالعجبیست !

(۷) " لا یاتي علیکم زمان " الخ کا اگر مطلب یهي ہے تو اپ عمر ابن عبد العزیز پر بلحاظ تقدم زماني ، مروان بن الحکم ، اور شمر و زیاد کو ترجیح دیں - فهـم سابقون في الاسـلام و العهد و الزمان ! ! میں تو اس حدیث کا مطلب حفظ تقدم فضیلت اعمال ، و اتباع شریعة ، و عمل بالقران و السنة کي تطبیق کے بعد قرار دیتا هوں ، اور در اصل قرار دیا جا چکا ہے - کما لا یخفی علی ارباب النظر و العلم - و ان اکرمکم عند الله اتقاکم -

فضائع و فضائل

(۸) بحث کے مختلف مواقع ، و حکم هر موقعـه بلحاظ اطراف بحث - ائمه اهل سنت و جماعت نے اسکا فیصله کر دیا ہے - بني امیه کے حسنات سیاسیه و ملکیه سے کسي کو انکار نهیں - مثلا فتوحات ممالـک ، و اشاعت تمدن و علوم ، و تاسیس برید ، و تدوین دفاتر و دیوان وغیره و کان لهم من الوزراء و ابطال الجند و الاعوان ، من تغلبو بهم علي الزمان - و افتحوا بسیوفهم البلدان ، و حفظوا لهم الملـک من الاعداء بحد الحسام - فصفوة القول فیهم ان هؤلاء الملوک مع ما کانوا فیهم من الترف و الانصراف الی الملذات و الشهوات ، و عدم اتباع الشریعة و الانحراف عن جادة السنة السنیة , و اعمال الدینیه ، کانوا علی جانب عظیم من الذکاء و الدهاء و الدرایة و الحزم و حسن العزیمة و فضل السیاسة - و کذلک لم یحل اشتغالهم بنفوسهم عن النظر في شئون الحکومة و ترقیتها ، و العمل علی زیادة نموها و عمرانها ، و التوسع في املاکها و ردغارات الاعداء عنها - پس هم انکي سئیات دینیه کي برائي کرنے میں باک نهیں رکھتے ، اور اسي طرح انکے حسنات ملکیه و سیاسیه کے اعتراف میں بھي بخیل نهیں - لیکن یه نهیں هوسکتا که زید کے ذهین و طباع هونے کے صلے میں ، اسکے شرب خمر و ظلم و فسق کي بھي تعریف کریں ، یا چونکه ایک شخص خوش تقریر ہے لهذا کوئي مضائقه نهیں ، اگر تارک صلوۃ بھي هو ! ! مقصد اصلي یه ہے که بني امیه نے خلافة دیني کو ، جسکا عمود کار اتباع شریعة تها ، محض حکومت و سیاسة کي صورت میں مبدل کردیا ، اور جو بنیاد خلفاء راشدین نے رکھي تهي ، اسکو اپنے اغراض نفسانیه و هواء شخصیه پر قربان کرکے منهدم کردیا - ظلم و منکرات کا بازار گرم هوگیا - مشورہ کا سد باب هوگیا ، ازادي راے کو بزور شمشیر بند کرنا چاها - اور علی الخصوص سب سے پہلے تاریخ اسلام میں احکام شریعة پر اپنے اغراض نفسانیه و سیاسیه کو مقدم کرنے ، اور حسب ضرورت اسمیں تحریف توجیهه نما کرنے کي بنیاد رکھي - یهي بنیاد تهي ، جسپر بعد کو آنے والوں نے بڑي بڑي عمارتیں کھڑي کیں ، اور همیشه کیلیے تاریخ اسلام اپنے ابتدائي سي ساله عهد اصلي کو ماتم و حسرت کے ساتھه یاد کرتي رهي !

میں نے آغاز تحریر میں لکھدیا ہے که معروضات محض اجمالي بر سبیل اشارہ هونگي ، اسلیے افسوس که هر قدم پر هجوم دلائل و واقعات کو جبراً بڑھنے سے روکتا هوں - ورنه یه ایک دفتر طویل و افسانۂ طولاني ہے - اسفار اثار و تاریخ کو اٹھائیے اور ایک ایک واقعه پر آنسو بهائیے -

دور اوائل اور ظهور منکرات

(۹) اپ متعجب هیں که میں نے اُس ابتدائي عهد کو دور محدثات و بدعات کها - لیکن شدت تعجب و وفور حیراني سے میں اسکے جواب پر قادر نهیں - فیا للعجب ! یه جمله لکھکر جناب نے تاریخ اسلام کے نهیں معلوم کتنے ضخیم ابواب و فصول کو دنیا سے نابود کردینا چاها - یه آپ کهاں هیں اور کیا فرما رهے هیں ؟

عهد بني امیه سے بھي بلند تر دیکھیے - کیا شهادت حضرت عثمان کا فتنه ایک اشد ترین بدعت نه تهي ؟ پھر کیا زیاد بن سمیه کا استلحاق اور اسکے لیے مجلس شهادت مقرر کرني ایک اولین بدعة اسلام میں نه تهي ؟ حالانکه یهي زیاد تها که جب اسنے حضرت فاروق رضي الله تعالی عنه کے زمانے میں بشارت فتح پر خطبۂ فصیح دیا ، تو ابو سفیان اور حضرت امیر علیه السلام ممبر کے قریب بیٹھے تھے - ابو سفیان نے کها که " انه ابن عمك " یعنے یه تو میرا بیٹا ہے - " انا قذ فته في رحم امه سمیه " اسپر حضرت علي نے کها که پھر اسکو ظاهر کیوں نهیں کرتے ؟ ابو سفیان نے حضرت فاروق کی طرف اشارہ کیا اور کها که " انا اخاف هذا الجالس علی المنبر " یه شخص جو منبر پر بیٹھا ہے ، ڈرتا هوں که اس ادعاء خلاف شریعة پر برهم هوگا ! ! (عقد الفرید جلد ۳ - صفحه ۲۱۱) (۱)

یه ایک مشهور اور تفصیل طلب واقعه ہے - عام ناظرین کي واقفیت کیلیے اسقدر لکھدیتا هوں که (سمیه) جاهلیة کي ایک زانیۂ و فاحشه عورت تهي - ابو سفیان اسکے پاس رها تها ، اور اُسي سے (زیاد) پیدا هوا تها -

لیکن اغراض سیاسیه سے اسکا پھر استلحاق کیا گیا ، اور اسکو اپنا بهائي قرار دیا - اسکے لیے ایک خاص مجلس شهادت بھي منعقد هوئي تهي ، جس میں گواهوں کے اظهارات لیے گئے تھے - از انجمله ایک گواہ ابو مریم الخمار تها ، جس نے ابوسفیان کیلیے " سمیه " کو مهیا کیا تها : فقال اشهد ان ابا سفیان حضر عندي و طلب مني

---

(۱) لیکن اس مکالمے کو بعض مورخین نے عمر ابن عاص اور ابو سفیان کے درمیان لکھا ہے ، اور حضرت امیر نے کها ہے که " اسکت یا ابا سفیان ! فانك لتعلم ان عمر لو سمع هذا القول منك ، لکان الیك سریعاً (الفخري صفحه ۱۰۰ -) منه

معلوم ہے کہ تم میں سے بعض آدمی بیمار پڑیں گے ' بعض تلاش معاش و تجارت میں سیر و سیاحت کررہے ہونگے ' اور بعض خدا کی راہ میں دشمنان اسلام سے لڑتے ہونگے ۔ بہرحال ایسی صورت میں اب صرف یہی حکم ہے کہ شب کو جسقدر قران (تہجد کی نماز) میں بآسانی پڑھا جا سکتا ہے پڑھو ' اور اپنے نفس و جسم پر بہت زیادہ بار نہ ڈالو -

انصاف فرمائیے کہ جس شخص کا اعتقاد صحابۂ کرام کی نسبت یہ ہو ' یہ کیسی عجیب بات ہے کہ جناب اسکو صحابہ کے فضائل سنانے کیلیے مخاطب بناتے ہیں ' اور انکے سب و شتم سے روکتے ہیں ' اور پھر تلاش احادیث ' و جمع مرویات کی زحمت لا حاصل گوارا فرماتے ہیں ؟

ان هذا من اعاجیب الزمن !

(۲) جناب کا یہ ارشاد نہایت تعجب انگیز ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کو بھی بہ زمرۂ ظالمین شمار کیا ! میں نے ملوک و امراء بنی امیہ کی نسبت اپنا خیال ظاہر کیا تھا ' نہ کہ خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نسبت - حضرت عثمان گو خاندان بنی امیہ سے تھے ' مگر انکا شمار خلفاء اربعہ میں ہے ' نہ کہ خلافت مروانی کے بانیوں اور اس سلسلے کے پادشاہوں میں - پھر بنی امیہ کے ذکر سے یقیناً انکے مخصوص اعمال مراد ہیں اور ہر وہ شخص اس سے مستثنے ہے ' جسکے اعمال انکے سے نہ تھے - یہ امر اسدرجہ ظاہر و بین ہے کہ جناب کا اس سے تغافل موجب کمال تعجب و تحیر ہے -

یخرج الحي من المیت

(۳) پھر کیوں نہ وہ لوگ مستثنی ہوں کہ ایسے ہی مستثنی لوگوں میں سے وہ بزرگ حق ' مجدد شریعۃ الہیہ ' محي السنۃ السنیہ ' قامع بدعات مروانیۂ و بنی امیہ ' یعنے حضرت عمر ابن عبد العزیز رضی اللہ تعالی عنہ تھے ' جنکو حکمۃ الہیہ نے اُسی خاندان میں پیدا کیا ' تا کہ انکے دست حق پرست پر شریعۃ اسلامیہ کا احیاء ہو ' اور " ملک عضوض " کے اباطیل و محدثات کا استیصال فرمائیں - پس اس وجود گرامی نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی تجدید کی ' اور ایک ایک کرکے بنی امیۂ و آل مروان کی پیدا کی ہوئی اُن محدثات و بدعات و منکرات شنیعہ کا انسداد کیا ' جنہوں نے خیر القرون کی شریعت خالص کو آلودۂ ومکدر فسق و معاصی شتی کردیا تھا - اور اس طرح سنت شیخین جلیلین کی (کہ سنت رسول اکرم تھی) حیات بعد الممات ہوئی ! نور اللہ مضجعہ ' و شکر اللہ مساعیہ -

تاریخ اسلام میں تبرے کی بنیاد

بنی امیہ نے ڈالی اور شیعہ انکے متبع ہیں

(۴) ازانجملہ بنی امیہ و آل مروان کی ایک سب سے بڑی ہادم شریعت اور پر معصیت و فسق و عدوان بدعت شنیعہ وہ تھی ' جسکا انتقامانہ اتباع برادران شیعہ نے شروع کیا ' اور افسوس ہے کہ بدبختانہ شاید آجتک کرتے ہیں - یعنے سب سے پہلے سرزمین اسلام میں ' جو رحم و محبت اور صلح و اخوۃ ہی کی تخم ریزی کیلیے بنی تھی ' سب و شتم اور لعن و تبرے کا تخم انہوں نے بویا ' مقدس مساجد اسلام میں ' جو صرف عبادت و طاعت الہی ' و اذکار و اشغال مقدسہ کیلیے بنائی گئی تھیں ' اپنے اغراض نفسانیۂ مذکرۂ سیاسیہ سے اہل بیت نبوت اور حضرت امیر علیہ السلام پر علانیہ لعنت بھیجنی شروع کی ' اور جمعہ کے خطبۂ ثانیہ میں اس فعل شنیع و منکر کو (کہ نہیں جانتا اسکو کن لفظوں سے تعبیر کروں ؟) داخل کردیا - چنانچہ تکبیر و تسبیح کی صداؤں میں خطیب منبر پر چڑھتے تھے ' اور تحمید و تقدیس و صلوۃ و تسلیم کے بعد آخر میں حضرت علی علیہ السلام پر علانیہ لعنت بھیجتے تھے ' اور پھر شمشیر ظلم سے لوگوں کی زبانوں کو اس طرح لرزاں و ترساں رکھتے تھے کہ کسی کو اس صریح فسق عظیم ' و معصیۃ کبرے ' و ہتک شریعۃ الہیہ کے خلاف لب کشائی کی جرأت نہیں ہوتی تھی - الا ماشاء اللہ ' و ہم الذین لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون -

لیکن تاریخ اسلام حضرت عمر بن عبد العزیز کی ہمیشہ رہین منت رہے گی کہ انہوں نے تخت خلافت پر قدم رکھتے ہی اس بدعۃ کا انسداد کیا ' اور مساجد اسلام کو انکی چھنی ہوی عزت و حرمۃ واپس دلا دی - چنانچہ لعن و تبرے کی جگہ خطبہ ثانیہ میں " ان اللہ یأمر بالعدل و الاحسان ' و ایتاء ذی القربی ' و ینہی عن الفحشاء و المنکر والبغی ' یعظکم لعلکم تذکرون " داخل کیا - یہ آیۂ کریمہ آجتک خطبہ جمعہ کا جزو آخری ہے ' اور ہر ہفتے سئیات بنی امیہ ' اور حسنات عمر ابن العزیز پر گواہی دیتی ہے - و قال فیہ کثیر عزہ :

ولیت و لم تسبب علیاً و لم تخف
مریبا ' و لم تقبل مقالۃ مجرم
و صدقت القول الفعال مع الذي
اتیت ' فامسی راضیاً کل مسلم
فما بین شرق الارض و الغرب کلها
مناد ینادي من فصیح و اعجم
یقول امیر المومنین ظلمتني
باخذک دیناري و اخذک درهمي
فاربح بها من صفقۃ لمبایع
و اکرم بها من بیعۃ ثم اکرم

اس بزرگ جلیل اموی کا یہ ایک ایسا عمل عظیم تھا کہ سادات عظام اور دودمان حضرۃ خیر الانام نے بھی اسکا اعتراف کیا - چنانچہ علامۂ شیخ شریف الرضي الموسوي رحمۃ اللہ علیہ انکے مرثیے میں لکھتے ہیں :

یا ابن عبد العزیز لو بکت العـ
ـین فتی امیۃ لبکیتک
انت انقذتنا من السب والشـ
ـتم فلو امکن الجزاء جزیتک
غیر اني اقول انک قد طبـ
ـت و ان لم یطب و لم یزک بیتک
دیر سمعان لا عدتک الغوادي(۱)
خیر میت من آل مروان میتک

(۵) ازانجملہ بنی امیہ کا سب سے بڑا ظلم جو انہوں نے اسلام پر کیا ' یہ تھا کہ خلافۂ راشدۂ اسلامیہ کو ' جسکی بنا اجماع و مشورۂ مسلمین پر تھی ' حکومت شخصي و مستبدہ ' و سلطۃ ملکیہ و سیاسیہ میں تبدیل کردیا ' اور حکومت کی بنیاد شریعت پر نہیں رکھی ' بلکہ محض قوت اور سیاسۃ پر - اور تاریخ اسلام کے تمام صغار و کبار ' و اعالي و ادانی اسپر متفق ہیں ' اور تمام اہل سنۃ و جماعۃ کا اسپر اتفاق ہے کہ یہ ایک سخت بدعۃ تھی ' اور مطابق ارشاد صادق و مصدوق علیہ الصلوۃ و السلام " ملک عضوض " کا اغاز تھا - یہی ہے کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے سد باب کا پہلا دن ہے ' اور یہی دن ہے کہ تاریخ اسلام ہمیشہ اسپر ماتم و فریاد کریگی - و القصۃ بطولها ' فعلیکم النظر علی التاریخ و الاسفار -

لیکن محسنات جلیلۂ عمر ابن عبد العزیز میں ایک واقعہ یہ

(۱) حضرت عمر ابن العزیز نے سنہ ۱۰۱ - میں بمقام دیر سمعان انتقال کیا - اسي کے طرف اشارہ ہے - [منہ]

مراسلات

نماز با جماعت

نماز پنجگانہ جماعت کے ساتھہ پڑھنا نہایت ضروري ہے - اسکي نسبت متعدد احادیث منقول ہیں - بڑي تاکید اس امر کي ہے کہ جماعت ترک نہ کیجاے - اہمیت اور ضرورت اسکي اہل بصیرت سے پوشیدہ نہیں - بسبب تاکید کے علماء دین نے اِس خیال سے کہ مسلمان ثواب سے محروم نہ رہیں جماعت کے مسائل میں آسانی اور سہولت پیدا کردي' یعني دس بیس مسلمان موجود ہیں اور وہ کام میں مصروف ہیں' صرف تین آدمي کے جمع ہونے سے جماعت ہوگئي' اور پھر دو شخص بھي شامل ہوکر نماز پڑہ لیں تو جماعت کا ثواب ملگیا - حضرت شارع علیہ السلام نے جسقدر اہمیت اور ضرورت اسکي پیش نظر رکھي تھي' وہ ان مبارک تاکیدات سے ظاہر ہے جو احادیث میں موجود ہیں - اگر مجھے راے دینے کا موقع ہوتا تو میں ضرور یہ کہتا کہ جس مقام پر پندرہ بیس مسلمان ہوں اور وہ کسي دوسرے کام میں مصروف ہوں' اذان کے ساتھہ هي نہ آئیں اور اپنے کاروبار میں لگے رہیں' تو ایسے موقع پر تین شخصوں سے جماعت نہیں ہوتي' دس پندرہ آدمي جمع ہو کر نماز ادا کرني چاہیے - جو لوگ پہلے سے تیار ہوں اِس مبارک اور مفید سنت کے ادا کرنے کي غرض سے دوسروں کے آنے کا قدرے انتظار کریں - اس زمانہ میں فی صد پانچ آدمي بھی نماز ادا نہیں کرتے ہیں - جماعت کجا - الہلال میں میں نے مضامین دیکھے' جن میں زور دیا گیا ہے کہ جب تـک ہمارے لیڈر پانچوں وقت با جماعت نماز ادا نہ کرینگے تو ہم اونکو اپنا لیڈر نہ سمجھیں گے - سبحان اللہ کسقدر عمدہ بات ہے - ہر مسلمان کیلیے یہ لازمي گردانا جاے کہ جسقدر آدمي اوسکے مکانمیں ہوں' اونکے ساتھہ نماز با جماعت ادا کرے - اسکي اسقدر سختي سے پابندي ہوني چاہیے' کہ بلا عذر شرعي کوئي نہ چھوٹے - جسطرح ہر شخص کو اپنے مکان کي حد تک جماعت کي پابندي لازم ہوگي - اگر شہر ہے تو اہل محلہ کیلیے بھي پانچوں وقت محلہ کي مسجد میں جمع ہوکر نماز ادا کرنیکي پابندي ہوني چاہیے - اگر کاروبار دنیوي کا لحاظ کیا جاے تو محلے کي مسجد کے متعلق چند نمازونکي رعایت دي جاے - مگر جہاں کام کرتے ہوں' نوکر ہوں' جسقدر لوگ ہوں' رہیں سب کو جماعت کي پابندي کرني چاہیے - ان امور کي پابندي اور نگراني کیلیے اگر شہر ہو تو دو شخص میر محلہ مقرر ہوں - اگر کوئي کارخانہ یا مل ہے' تو دو یا چار شخص لیڈر مقرر ہوں اور وہ نماز جماعت کي پابندي کرائیں - اسیطرح اب اس امر کي بھي ضرورت ہے کہ بجاے اسکے کہ ہر محلے کي مسجد میں جمعہ کي نماز ادا کیجاے' ہر محلہ کے مسلمان جمع ہوں' اگر قصبہ ہے' آبادي کم ہے' تو ایک ہي مسجد جامع میں جمعہ کي نماز ادا کریں - شہر ہے' آبادي زیادہ ہے تو چار یا تین مساجد جمعہ کي نماز کیلیے منتخب کي جائیں انتخاب کیلیے ہر محلہ کے میر محلہ اور شہر یا قصبہ کے قاضي و خطیب کي کمیٹي بنائي جاے' اور اونکي راے سے بلحاظ آبادي ضرورت و فاصلہ' مساجد منتخب کي جائیں اور اسکي پابندي میں سر مو فرق نہو - سلف کے مسلمانوں میں انہیں جماعتوں کے اندر جملہ امور سنگین طے ہوا کرتے تھے - ہر مسلمان کو راے دینے کا موقع ملتا تھا - مسلمانوں میں جو لوگ نماز نہیں پڑھتے ہیں وہ بلاے جائیں' اونپر سختی نکیجائي بلکہ نہایت نرمي سے بتلایا جاے' کہ نماز پڑھیں اور جماعت کے ساتھہ پڑھیں - یقین ہے کہ جسقدر مسلمان ہونگے' سب شریک ہو جائیں گے - اِس پابندي کي فضیلت اور اہمیت صاحبان تفکر سے پوشیدہ نہیں - میں نے اِسکي بنا ڈالدي ہے' ہر مسلم کا فرض ہے کہ اِسمیں جسقدر کامیابي ہو اوسکي فہرست مرتب کر رکھے - فہرست میں ہر مسلم کے دستخط لے رکھیں - میر محلہ اپنا فرض ادا کریں اور صدر کمیٹي کے لوگ اپنا فرض ادا کریں - اس طریقہ سے ہر مقام کیلیے ایک معقول جماعت مرتب ہوجائیگي - ضرورت کے وقت بھي لوگ آپس میں ایک دوسرے کے دست و بازو بن جائیں گے' اور جو کام کرینگے نہایت عمدگی سے انجام دینگے - اور نماز نہایت شاندار طریقہ سے ادا ہوا کریگي - امامیہ طریق کے لوگوں کو بھي غالباً جماعت کی پابندي میں کوي عذر نہوگا - وہ خود بھي پیش نماز کے عقب با جماعت نماز پڑھتے ہیں' اور مسایل کے لحاظ سے شاید یہ ممکن ہے کہ اہل تشیع بنیت فرادہ جس کے عقب میں ہوں نماز پڑھسکتے ہیں فقط -

م ع

الہلال

جزاکم اللہ - زادنا اللہ و ایاکم حمیۃ الاسلام - مسئلہ پابندي نماز' و پابندي جماعت' و شرکۃ اوقات خمسۂ مساجد' ایک اہم ترین اور مقدم ترین مسائل وقت میں سے ہے' اور اسکا عملي طریق پر انتظام اقدم و الزم - اسکے متعلق اس عاجز نے بعض امور پر غور کیا ہے - انشاء اللہ بہ ضمن " جماعت حزب اللہ " یہ تمام امور آجائیں گے - عنقریب اپنے خیالات کو پیشکش ناظرین کرونگا -

فرضیۃ صلوۃ خمسہ کے ساتھہ التزام جماعت بھی فی الحقیقۃ فرض' و از جملۂ اسرار و مصالح فرضیۃ صلوۃ ہے - یہ ہماري سب سے بڑي بد بختي ہے کہ باہمي اتحاد و تعاون و اتحاد کلمہ کیلیے نئي انجمنیں بناتے ہیں' مگر اپني قدرتي انجمنوں کو بھول گئے ہیں - آج مسلمانوں کیلیے کسي کام میں تاسیس و ایجاد کي ضرورت نہیں ہے' بلکہ صرف تجدید و احیاء امور و احکام کی - ہمارے لیے کچھہ ضرورت نہیں ہے کہ نئے گھروں کي تعمیر کیلیے مضطرب الحال ہوں' بلکہ ضرورت صرف اسکي ہے کہ اپنے اجڑے ہوے گھروں کو آباد کریں - یہي اصولي اختلاف ہے جو اس عاجز کے اصول عمل اور ابناے عصر کے طریق کار میں ہے' اور غور کیجیے تو یہ ایک بہت بڑا نکتہ تھا' جسکو میں نے سرسري طور پر عرض کر دیا -

دعوت " انصار اللہ " کا اصل یہي اصول ہے ۔ اور انشاء اللہ تشریح کا وقت دور نہیں -

بغیاً ، فقلت له لیس عندي الا سمیه ، فقال هاتها علی قذرها و وضرها ، فاتیت بها - فخلا معها ، فخرجت من عنده و انها لتقطر ...... ایسي شہادتوں سے بالاخر غریب زیاد بھي شرما گیا ، اور چیخ اٹھا : مہلاً یا ابا مریم ! فانما دعیت شاهدا ، و لم تدع شا تما ! !

یه واقعه تمام تاریخوں میں مسطور ہے : و کان هذا اول ما ردت به احکام الشریعة ، فان رسول الله صلی الله علیه و سلم ، قضی بالولد للفراش ، و للعاهر الحجر -

اسي واقعه کي نسبت عبد الرحمن بن حسان نے کہا تھا :

و ترضی ان یقال ابوک زان ! اتغضب ان یقال ابوک عف

پھر کیا آپ اس سے انکار کرینگے که یه بدعت نه تھي ؟ خیر یه تو ایک خاص واقعه تھا اور اُس زمانے میں لوگوں نے اسکي تاویلیں بھي کیں - لیکن میں پوچھتا ھوں که کیا خلافة علی منہاج النبوة کو حکومت اور ملک عضوض میں بدل دینا بھي بدعة نه تھي ؟ کیا مشورے کا سد باب ایک اشد شدید بدعة في الدین نه تھي ، حالانکه حضرت فاروق کا یه جمله ھم کو معلوم ہے که لا خلافة الا من شورة ؟ کیا مسلمانوں پر جنگ میں پاني کا روکدینا بھي بدعت نه تھا ؟ جبکه دوسرا فریق غالب ھوکر بھي نہیں روکتـا ؟ دبا سخت سے سخت مکر و خدع سے کام لینے میں بھي باک نہـونا ، خفیـه دسائس سے مسئله حکمین کا فیصله کرنا ، اپنے اغراض سیاسیه کو ھر موقعه میں شریعت پر ترجیح دینا اور اسکے لیے لوگوں کو خفیه و علانیه بیت المال سے روپیه دینا (جیسا که خود کہا که " کنت احب الی قریش منه [ای من علي] لاني کنت اعطیهم و کان یمنعهم ، فکم سبب من قاطع و نافر عنه - استیعاب) شخصي طور پر بزور و جبر اپنے لڑکے کو ولي عہد بنانا ، عجمی شان و شکوہ اور علو و رفعت سے دربار آرائي کي اساس اولین قائم کرنا ، مسجد میں اپنے لیے عام مسلمانوں سے الـگ مقصورہ بنا کر نماز پڑھنا ، اور شمشیر برهنه نگہبانوں کے حصار کے اندر سجده کرنا ، اور اسي طرح کي بیسیوں محدثات کو بھي بدعت تسلیم نہیں کیا جاے گا ؟

فهو اول من جعل ابنه ولي العهد خلیفة بعده ، و اول من اتخذ دیوان الخاتم و امر بهدایا النیروز و المهرجان ، و اتخذ المقاصیر فی الجوامع ، و اول من قتل مسلما صبرا و حجراً و اصحابه ، و اول من اقام علی راسه حرسا ، و اول من قیدت بین یدیه الجنائب ، و اول من اتخذ الخصیان فی الاسلام ، و کان یقول انا اول الملوک (ملخص از استیعاب حافظ ابن عبد البر جلد اول صفحه ۲۶۳ وغیرها)

اور پھر یه تو خود امیر معاویه کے زمانے کے حالات ھیں - آگے چلکر جو کچھه ھوا اسپر نظر ڈالیے - میں نے بدعات و منکرات کا لفظ عام طور پر حکومت امویه کي نسبت لکھا تھا نه که کسی خاص شخص کي نسبت -

خلافـــة مرتضـــوي

(۱۰) آپ فرماتے ھیں : " بني امیه کي فتوحات کو دیکھیے تو خود حضرت علي کے زمانے میں مفقود نظر آئیں گي "

فتوحات ممالک و بلدان ، و توسیع حکومت اسلام یقیناً ایک ایسي شے ہے ، که اس تیرہ سو برس میں جن جن ھاتھوں پر اسکا ظہور ھوا ، انکي خدمات کا اعتراف ھمارا فرض ہے ، لیکن میں تو اپنے مضمون میں " امر بالمعروف و نہي عن المنکر " کے سلسلے کي تاریخ لکھه رھا تھا ، نه که تاریخ فتوحات اسلامیه - پھر وھاں مجھے اس سے کیا غرض که کن کے ھاتھوں زیادہ فتوحات ھوے ھیں ، اور کون اس سے قاصر رہے ھیں ؟ بحث کے مواقع اور مختلف پہلو ھوتے ھیں - رھا حضرت امیر کے زمانے میں فتوحات خارجه کا نہونا ، تو میں نہایت رنج و غم سے اس غلط فہمي کو دیکھه رھا ھوں ، جو آجکل کے نئے مذاق سیاسي نے پیدا کردي ہے ، اور اسکا ظہور جناب کے اس ارشاد میں بھي ھوا ہے - عام طور پر کہا جاتا ہے که حضرت امیر کا زمانه ایک نہایت نا کام زمانه تھا - حکومت و سیاست کیلیے وہ بالکل موزوں نه تھے ، انکے زمانے میں اسلام کیلیے کوئي نئي فتح ، اور کوئي نه نئي ملکي و ارضي توسیع نہیں ھوئي ، اور پھر اسکو اصول و معیار بحث قرار دیکر نہایت شدید غلطیاں اس بارے میں کي جاتي ھیں ، مگر یقین فرمائیے که یه خیال بالکل غلط ، اور اصلاً حقیقت نہیں رکھتا ، اور نہایت افسوس ناک سطح بیني اور تاریخ کي بے خبري پر دلالت کرتا ہے - وقت اور موقع تشریح کا نہیں ہے - نہـایت ضروري ہے که ایک مبسـوط و جامع سوانح حضرت امیر علیه السلام کي لکھي جاے ، اور اس غلط فہمي سے لوگوں کو نجات ملے - اگر الله نے توفیـق دي تو انشـاء الله یـه ایک اهم خدمت تاریـخ اسلام ہے جسکو انجام دینا ہے - یہاں اس بارے میں اختصار ممکن نہیں اور تفصیل متعذر -

(۱۱) آپ لکھتے ھیں :

" اگر نسل بني امیه کا کوئي فرد ان صفوف فساق و فجار کے قائد ھونے کا فخر بني ھاشم کو بخشدے تو آپ چیں بجبیں ھونگے "

گذارش ہے که جناب نے یه صفت کا شرف مجکو عطا فرمایا ، حالانکه اسکي ضرورت نہیں دیکھتا - اگر کوئي فخر دو دمان مروان و ولید آج بني ھاشم کو صف اولین فساق و فجار میں قرار دے ، تو میں کیوں چیں بجبیں ھونے لگا ؟ اگر چیں بجبیں ھونگے تو اشرف ترین خاندان بني ھاشم یعنے (محمد) بن عبد الله علیه الصلوة و السلام ھونگے - اور پھر جس کو ایسا کرنا ہے کرلے - معامله مجھه میں اور اسمیں نہیں ہے -

غالباً جناب یه جمله جلدي میں لکھه گئے ، اور خیال نه فرمایا که بات کہاں تـک پہنچتي ہے ؟

طبري نے حضرت فاروق اور حضرت ابن عباس (رضي الله عنهما) کا مسئله خلافت کے بارے میں ایک مکالمه نقل کیا ہے - اسمیں ایک موقعه پر حضرت فاروق نے ضمن کلام میں افسوس کیا تھا که بني ھاشم کے دلوں سے پرانے رنج نہیں گئے ، اور یه جس لحاظ سے کہا تھا بالکل صحیح تھا ، مگر حضرت ابن عباس بول اٹھے که " رسول الله (صلعم) بھي تو ھاشمي ھي تھے ؟ "

حضرت فاروق نے فرمایا که اب اس بحث کو جانے دو (طبري صفحه - ۲۷۷۱ -)

حضرت ابن عباس نے تو بني ھاشم کي نسبت اتني سي معمولي بات پر اسطرف توجه دلائي تھي ، اور حضرت فاروق نے اس سے متاثر ھوکر ترک سخن کو ترجیح دي تھي - لیکن اگر آج بني ھاشم کو بانتقام بني امیه صفوف فجار و ظالمین میں جگه دي جاتي ہے ، تو دینے والے شوق سے دیں ، اسمیں میرے چیں بجبیں ھونے کا لحاظ نه فرمائیے -

(۱۲) پھر تمام ارشادات سابقه سے عجیب تر بلکه اعجب العجاب قول جناب کا یه ہے :

" اسلام کي بد قسمتي اس سے زیادہ کیا ھوگي که جن قرون اولی کي خیریت و افضلیت سرور کائنات نے بیان فرما دي ، اب ایسے اسلام کے فدائي انھي قرون میں بدعات کا بازار گرم کر رہے ھیں "

اور پھر ساتھه ھي صحیحین و سنن کا حواله بھي جناب نے دیدیا ہے ، کاش اگر وہ حدیث آپ نقل فرما دیتے تو اعتراض کے ساتھه میري جانب سے جواب کا فرض بھي ادا ھو جاتا !

براہ کرم مجکو اُن احادیث سے اطلاع دیجیے ، جنمیں دور بني امیه و قرون مروانیه کي " خیریت و افضیلت " کي شہادت دي گئي ہے - افسوس ہے که میري محدود معلومات حدیث اس بارے میں مجھے کچھه مدد نہیں دیسکتیں ، بلکه افسوس ہے که اس دور کي " خیریت و افضیلت " کي جگه محدثات و منکرات ، جبر و تسلط ، اور فساد و فتن کي خبر دینے والي احادیث کو اپنے سامنے پاتا ھوں - و شتـان بین همـا !

جماعۂ حزب اللہ

اور

مسلمان خواتین

از صالحہ خاتون صاحبہ بنت سید محمد صالح مرحوم (آرہ)

آپکی دعوت " من انصاري الی اللہ " کی پر اثر آواز پردہ میں بھی پہنچی ' اور ہمارا اور مثل ہمارے اکثر ہماری بہنوں کا دل بیقرار ہوگیا ' کہ اس انجمن میں ہم بھی کسیطرح سے شریک ہوں - چونکہ حضور نے فرقۂ نسواں کی شرکت کی نسبت صراحت سے کچھہ نہیں لکھا ' پس نہیں معلوم کہ ہماری جنس کو ' جس کا اس زمانے میں کوئی پرسان حال اور سچا ہمدرد نظر نہیں آتا ' شرکت کا شرف حاصل ہوگا یا نہیں ؟ یہ لکھنا عبث ہے کہ ہماری شرکت اس مبارک انجمن کے حق میں کسقدر مفید ثابت ہوگی ؟ دنیا میں کوئی کام بغیر مرد اور عورت ' دونوں کی شرکت کے اچھی طرح انجام نہیں پاتا - لڑائی تک میں ' جو خاص مردونکا کام ہے ' عورتیں بیماروں اور زخمیوں کی خبرگیری اور تیمار داری کا اہم کام کس خوبی سے انجام دیتی ہیں - اسی طرح عبادت میں بھی وہ اپنے برادران دین کے ساتھہ جسطرح زمانہ قدیم میں ' شریک ہوتی تھیں ' اب بھی شریک ہوسکتی ہیں - غرضکہ کوئی کام ایسا سمجھہ میں نہیں آتا کہ جو مردوں ہی کے فایدے اور انہی کی ترقی کے واسطے مخصوص ہو ' اور عورتوں کو اس سے کوئی سروکار نہو - چونکہ حضور نے کوئی تخصیص کسی کام کی نہیں کی ہے ' ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ کام ہمارے حسب حال اور کرنے کے قابل ہوگا یا نہیں -

اگر پردہ کا خیال کیا جاے تو اسکے دو جواب ہیں : ایک یہ کہ زمانہ قدیم میں عورتیں کیا کرتی تھیں ' اور ایسے مبارک کاموں میں شرکت کرتی تھیں یا نہیں ؟ اگر کرتی تھیں تو ہمارے واسطے بھی مثل انکے شرکت میں کوئی مضایقہ نہیں - دوسرے یہ کہ رسمی پردہ فی زمانن خود کم ہوگیا ہے ' اور روز بروز اٹھتا جاتا ہے - بہت سی عورتیں تعلیم یافتہ اور نیم تعلیم یافتہ ایک ضروری اور شرعی پردہ کے ساتھہ سب کچھہ کرسکتیں ہیں ' اگر کرنا چاہیں ' اور انکے " قوامون علی النساء " بھی انکو اجازت دیں - بہر نہج یہ معاملہ بہت ضروری ہے ' اور امید ہے کہ حضور بھی اسکی نسبت اپنی زبان فیض ترجمان سے کچھہ ارشاد فرمائینگے - ہم اتنا ضرور عرض کرینگے کہ اس زمانے میں ہر شخص ہمارا مخالف ہی مخالف ہے ' کوئی اپنا اور ہمدرد نہیں - بعض صلاح کار حضور کے سامنے پردہ کی شق پیش کرینگے ' بعض اسکو غیر مناسب اور خلاف مصلحت بتلائیں گے ' مگر حضور ان ریا کاروں کے کہنے سننے میں نہ آویں ' اور جیسا مناسب سمجھیں خود تصفیہ کریں ' مگر ہمارے حقوق پامال نہوں -

الہلال : دعوت الغافلین

آپ اور مثل آپکے دیگر اسلام پرست و با غیرت و حمیت بہنوں کا یہ جوش دینی ' انکی قدیمی روایات ملیہ کو تازہ کرنے والا ' انکے جنس اشرف کے جذبات و عواطف کے احترام کو زندہ کرنے والا ' اور مستحق ہزار تحسین و صد ہزار حوصلہ افزائی ' و نیز موجب شکر حضرت عز اسمہ ہے - اللہ تعالے توفیق رفیق اور استقامت و ثبات ہم سب کے شامل حال فرماے -

دعوت " انصار اللہ " کا مقصد حقیقی اسکے سوا کچھہ نہیں ہے کہ مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بننے کی دعوت دی جاے ' اور ایک جماعت پیدا کی جاے جو اپنے تمام اعمال و افعال میں تعلیم اسلام کے خود فروشانہ و مجاہدانہ اتباع کا نمونہ ہو ' اور اپنی زندگی کو ہر طرف سے ہٹاکر ' صرف اللہ کے ماتحت کردے - پس ظاہر ہے کہ اگر اسلام و قرآن کی دعوت میں مرد و عورت کی تفریق نہیں تو اس میں بھی کیوں ہونے لگی ؟ اگر مسلمانوں کو مسلمان بنا چاہیے تو مرد و عورت ' دونوں کیلیے ہے - اور اسلام جو تمام عالم میں عورتوں کو انکی اصلی عزت و حقوق دلانے والی ایک ہی قوۃ الہیۂ وحیدہ ہے ' وہ کب کسی چیز میں امتیاز و تفریق کو پسند کرتی ہے ؟

پس اگر ایک عورت مسلمہ ' اللہ اسکے احکام کی مخاطب ہے ' اگر مومنین و مسلمین کے ساتھہ مومنات و مسلمات بھی صداے الہی کے مخاطب ہیں ' اگر شریعۃ الہیہ اور احکام اسلامیہ اعمال حسنہ کی تمام انسانوں کو دعوت دیتے ہیں ' اور اگر اللہ کے بندے صرف مرد ہی نہیں بلکہ بالکل انہی کی طرح عورتیں بھی ہیں ' اور اگر اسکا دروازہ ہر اپنے چاہنے والے کا منتظر ہے ' تو پھر کیا امر مانع ہے اسکے لیے کہ دعوت انصار اللہ کی صدا پردہ اپنے محترم دلوں کے اندر ولولۂ مقدس پائیں اور لبیک نہ کہیں ؟

پھر یہ ایک امر ظاہر و مسلم ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے انقلابات بعیدہ و قریبہ کا اگر تفحص کیا جاے تو اسمیں اس جنس اشرف و متحرم کے مساعی کا ایک بہت بڑا سلسلہ نظر آے گا - یہی ہیں جنکو اللہ تعالی نے اپنی مخلوقات کی مجازی ربوبیت کا منصب عطا فرمایا ہے ' اور انسانی قلب و دماغ پر حکومت بخشی ہے - یہی ہیں جو اگر چاہیں تو گھر کے اندر رہکر وہ عظیم الشان انسانی تبدیلیاں پیدا کردیں ' جو باہر کے مجمعوں اور مجلسوں میں بڑے بڑے مصلحین و واعظین نہیں کر سکتے - یہ ماں کی صورت میں انسان کی طبیعت پر حاکم ہیں ' اور اسکی فطرۃ ثانیہ انکے ہاتھوں میں ہے - اور پھر بیوی کی صورت میں معیشۃ منزلی کی ملکۂ فرماں رواں ہیں ' اور جس رنگ میں چاہیں ' انسانوں کو رنگ دے سکتی ہیں -

زیادہ تفصیل کی گنجایش نہیں - مقصد یہ ہے کہ آج ہم میں تبدیلی پیدا کرنے کیلیے ایک بہت بڑی اصولی اور بنیادی شے یہ ہے کہ ہمارے گھروں کے اندر تبدیلی پیدا ہو ' اور ہماری عورتیں اس صدا کو گھروں کے اندر یاد دلائیں ' جنکو گھر سے باہر ہم سنتے ہیں ' اور پھر بدبختانہ بھلا دیتے ہیں -

اگر وہ دن آجاے کہ ہماری عورتیں آمادۂ عمل ہو جائیں ' تو اللہ اللہ ! اس دن کی عظمت و بزرگی ' اور اسکے نتائج مدهشۂ و جلیلہ کا کیا پوچھنا ؟

یقین کیجیے کہ پھر ہم سب بدل جائیں ' اور ہم بدل جائیں تو دنیا کو بھی بدل جانا پڑے -

امید ہے کہ اب آپ کی تشفی ہوگئی ہوگی ' اور میں اطلاعاً ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ علاوہ اپنی جماعت مخصوص مقامی کی ' باہر سے بھی اس وقت تک بہت سی خواتین غیور و اسلام پرست شریک دعوت و معین راہ ہوچکی ہیں - رہا پردے کا سوال ' تو اسکو اس مسئلے سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے - خدا کا ہر بندہ اپنی جگہ پر رہکر اپنے خدا سے ملسکتا ہے - اسکے لیے باہر نکلنے کی ضرورت نہیں - و نسال اللہ تعالی ان یرزقنا کمال الحسنی ' و سعادۃ العقبی ' و خیر الآخرۃ و الاولی -

الہلال کي اشاعۃ عمومي
اور
کم استطاعۃ اشخاص .

(از جنـاب مولوي محسن صاحب)

میں آن کم لیاقت اشخاص میں سے ھوں جنکو کسي رھنما کی ضرورت ھوتي ھے - خوبي قسمت سے جس دن که الہلال میري نظر سے گذرا ' اُسي روز سے دل میں یه خیال جاگزیں ھوگیا که بس اسي کو اپنا مقتدا سمجھنا چاھیے - مگر قسمت نے کچھه ایسے مصائب میں مبتلا کر رکھا ھے که فی الحال بوجه زیادتي چندہ اسکي خریداري کي جرأت نه کرسکا - میرا خدا نخواسته اس سے یه مطلب نہیں که الہلال کا چندہ آسکي حیثیت سے زیادہ ھے ' بلکه بخدا میرا خیال پخته ھے که اسکا چندہ دس گنا بھي کردیا جائے تو بھي حق بین نگاھوں کے آگے کچھه گراں نہیں تھیر سکتا - گذشته اشاعت میں کسي صاحب نے (افسوس که فایل کے نه ھونے کي وجه سے میں اُنکا نام نامي نہیں تحریر کرسکا) بھوپال سے اسکي قیمت میں کمي کر دینے کے چند وجوہ تحریر کیے تھے ' جس سے ایک امید ھوگئي تھي که اب میري آنکھیں بھي بلا امداد غیرے اسکي زیارت سے مشرف ھوا کرینگي - مگر افسوس صد افسوس ' که اس ھفتے کي اشاعت میں جناب حکیم غلام غوث صاحب کا مضمون دیکھکر اُس تازہ اُمید پر ایک اُوس سي پڑگئي -

حکیم صاحب موصوف نے چند معائب اُن لوگوں کے تو ضرور دکھلا دیے جنکے دلوں میں علم کي کوئی وقعت نہیں ' مگر افسوس که اُن لوگوں کا مطلق خیال نه ایا جو که علم دوست اور کم استطاعت ھیں - کاشکے جناب حکیم صاحب کے دل میں بجاے اس خیال کے یه خیال پیدا ھوتا ' که دفتر الہلال میں ایک فنڈ کھولا جائے ' جسکي اعانت ذي مرتبه اشخاص کے ذمه ھو ' اور اُسکي غرض یه ھو که کم استطاعت لوگوں کو یه پرچه نصف قیمت پر دیا جائے ' اور خود اُسمیں ایک بہت بڑا حصه اپنے ذمه لیکر ایک کثیر جماعت کو اپنا ممنون و مشکور بناتے - حیف صد حیف که اس زمانے میں بھي ذي مرتبه اشخاص غربا کو کسي بات کے اھل ھونیکے قابل ھي نہیں خیال کرتے ' اور فرماتے ھیں نه (ھنوز دھلي دور ست) مسلمانو ! یه زمانه خود داري و خود پسندي کا نہیں ھے ' بلکه تمکو چاھیے که ھر کہه و مه کو اسلامي مشنري کا ایک با کار پرزہ خیال کرو ' اور چھوٹے پرزونکا زیادہ خیال رکھو ' کیونکه ' کثرت استعمال سے اُسکا جلد خراب ھوجانا ممکن ھے -

اعـــلان
ضـــروری اطـــلاع

عالیجناب شمس العلماء مولوي نواب امداد امام صاحب بہادر اثر بالقابه کا دیوان مطابع سرکاري ریاست رامپور میں زیر طبع ھے - جمله شاعران باکمال کیخدمت میں گذارش ھے که براہ مہرباني قطعات تاریخ سنین حال بہت جلد راقم کے نام ارسال فرماکر ممنون فرمایا جاے ' تاکه دیوان موصوف کے ھمراہ طبع ھوسکیں - تمام قطعات تاریخي ۱۵ جولائي سنه حال تک آجانا چاھئیں -

راقـــــم مصطفے علیخاں
ھوم سکرٹري ریاست رامپور - یو - پي

باب المـــراسلـــۃ و المنـــاظـــرہ

سیـــرت نبـــوي اور نقـــد روایات آثار

از جناب مولوي محمد اسحاق صاحب مدرس مدرسۂ عالیه کلکته

(۲)

حضرت موسیٰ علی نبینـا و علیه الصلـوۃ و السلام جو نبي مرسل اور اولعزم پیغمبر ھیں ' بدء وحي کے وقت وادي مقدس میں شرف ھمکلامي سے مشرف ھیں ' اور " و ما تلك بیمینـك یا موسیٰ " وغیـرہ لطف آمیز خطـابات سے مخاطب ' اس عین حضوري کیوقت جب عصا ڈالنے کا حکم ھوا اور عصا سانپ بنکر ھلنے لگا تو موسیٰ علیه السلام حسب مقتضاء بشري مونھه پھیر کر بھـاگے - جب خدا تعالی نے تسلي دي ' تب جاکر سکون ھوا - قال الله تعالی : فلما رآھا تھتز کانھا جان ' ولي مدبرا و لم یعقب ' یموسیٰ لا تخف اني لایخاف لدي المرسلون - واقعۂ کلیم الله علیه السلام او روواقعه وحي نبوي علیه السلام نوعیت کے اعتبار سے بالکل یکساں ھیں - البته وہ قرآن سے ثابت ھے ' اور یه حدیث صحیح سے - پس اگر روایت بدء وحي تعجب انگیز ھے تو واقعه موسیٰ علیه السلام اعجب ھے - اس بنا پر حضرت نبوي صلی الله علیه و سلم کا اول اول جبریل علیـه السلام کو اونکی اصلي صورت میں جو ٦۰۰ پروں کے ساتھه ظاھر ھوے تھے ' دیکھکر گھبرا جانا اور بوجه شدت ثقل وحي کے (جسکا ثقل قرآن سے ثابت ھے : انا سنلقي علیك قولا ثقیلا اور مشاھدہ صحابه سے ثابت ھے - حدیث صحیح میں وارد ھے که اگر اتفـاقا آپ ناقه قصواء پر سوار رھتے اور اوسوقت وحي آنیکا اتفاق ھوتا ' تو غایت ثقل سے ناقه قصواء گھٹنے کے بل بیٹھه جاتي - اور زمانۂ سرما میں بوجه شدت وحي آپ پسینه پسینه ھوجاتے -) مرعوب ھو جانا اور بدن ناسوتي پر لرزہ پڑ جانا ' کسیطرح منصب نبوت اور شان پیغمبري کے خلاف نہیں ' اور نه موجب قدح روایت ھے - اور پہاڑ سے گرنیکا قصد معاذ الله بوجه فتور حواس نہیں بلکه جب وحي چند روز کے لیے موقوف ھوگئي ' اوسوقت بسبب غایت شوق و ذوق اسکا خیال ھوتا ' جیسا غایت اشتیاق کے وقت جان دیدینا ھر آدمي کي فطرت میں داخل ھے - فی البخـاري بروایۃ معمر عن الزھري : ثم لم ینشب ورقة ان توفي دفتـر الوحي فترۃ حتی حزن النبي صلی الله علیه وسلم فیما بلغنا حزنا عدا منه مرارا کی یتردي من رؤس شواھق الجبال - فکلما اوفي بذروۃ جبل لکی یلقي نفسه تبدي له جبریل فقال یا محمد انك رسول الله حقا فیسکن لذلک جاشه و تقر نفسه - فرجع فاذا طالت علیه فترۃ الوحي عد المثل ذالك فاذا اوفی بذروۃ جبل تبدی له جبریل ' فقال له مثل ذلك الخ - علی ھذا ورقه سے آپکو اطمینان ھوا تو یہه بھی امر طبعي ھے - جب کوئي شخص کسي فن کا ماھر ھو ' اور اوسکے گرد و پیش کے حالات اور معاملات اطمینان بخش ھوں تو اوسکي بات بھي طبعـا موجب تشفي ھوتی ھے - کثرت ادله سے مزید اطمینان کا ھونا منـافي نبوت نہیں ھے - ابراھیم علیه السلام کے واقعه سے (ولکن لیطمئن قلبي) یه ثابت ھوتا ھے - در حقیقت آپکو اطمینان تو اول ھي ھوچکا تھا ' اس سے اور زاید اطمینان ھو گیا -

الغرض شواھد عقلیه اور قواعد نقلیۂ قطعیه اسپر دال ھیں که بدء وحي کی روایت بوجوہ مذکورہ مظنه اشتباہ نہیں - اصول درایت سے کسیطـرح ان روایات پر تنقید نہیں ھوسکتي - ھذا ان اصبت فمن الله و الا فمني و من الشیطان و الله اعلم وعلمه اتم و احکم -

راستبداد ، اس اثر اسلامی ، اس مذہ ر ماضی اور اس رشتۂ اتحاد اسلامی کو فنا کردینے کی ہر ممکن کوشش کررہا ہے - اور اسکی جگہ اس زبان کو زندہ کرنا چاہتا ہے ، جسکا نام بربری یورپ کی تمام زبانوں میں اپنے مفہوم رحشت کے لحاظ سے بدترین دشنام ہے -

اس کارروائی میں فرانس سب سے پیش پیش ہے - اس عدل سوز مقصد کے لیے فرانس نے کیا کیا تدابیر اختیار کی ہیں ؟ افسوس ہے کہ داستان طویل اور نطاق مقالہ تنگ ، مختصراً یہ کہ بربری زبان کے زندہ اور عربی کے مردہ کرنے کے لیے تیغ و زر دونوں سے کام لیا جارہا ہے ، اور بعض حصوں میں یہ مساعی شنیعہ اس حد تک کامیاب ہوگئی ہیں کہ کل تک جنکی زبان کے لیے عربی ، جوے سلسبیل تھی ، آج انکے کانوں کے لیے وہ پگھلا ہوا سیسہ ہے ، جو دوزخ میں مجرموں کے کانوں میں ڈالا جائیگا -

عربی کا ذکر عرضاً آیا تھا ، مگر موضوع تفصیل طلب تھا ، اورگو میں نے ایجاز کی کوشش کی مگر ایجاز بھی اتنا بڑھا کہ بجاے خود اطناب ہوگیا - "مجھے کہنا یہ ہے کہ علم ، زبان ، صنعت ، تجارت ، سپگہری ، غرض ان تمام اسلحۂ ہجوم و دفاع سے عالم اسلامی تہیدست ہے ، جو اس رزمگاہ ہستی میں کسی قوم کو پامالی سے بچا سکتے ہیں - لیکن با این ہمہ تہیدستی و بے سامانی ، ایک ہتیار ہے جو تیغ بھی ہے اور سپر بھی - وہ دشمن کے وار روک بھی سکتا ہے ، اور خود انکے چرکے بھی لگا سکتا ہے - یہ سلاح مقدس حبل اللہ فی الارض " الاتحاد الاسلامی " ہے - "

پس اب مسلمانوں کو صرف دو کام ہی کرنے ہیں :

(۱) اس رشتۂ اتحاد کو مضبوط پکڑنا ، اور اسکے استحکام کی کوشش کرنا - اسکے لیے ضرورت ہے کہ ایک بین الملی زبان ہو جسکے لیے بحمد اللہ عربی موجود ہے - پس چاہیے کہ اسکی توسیع و ترقی ، نشر و اشاعت ، اور اسمیں نبوغ و کمال پیدا کرنے کی کوشش کیجاے ، اور ہر ایسے خطے میں جہاں مسلمان ہوں ، ایک ایسی جماعت ہو ، جو عربی میں اپنے افکار و آرا ظاہر کرسکے اور اسطرح ہر اسلامی ملک دوسرے اسلامی ملک کے حالات سے باخبر ہو - اور انکے رنج و راحت میں شریک اور ایکدوسرے کی مشورہ و راے سے مدد کرے -

علوم و معارف اور خصوصاً عملیہ پر خاص طور پر توجہ کیجاے - اور ملکی مصنوعات و تجارت کو فروغ دیاجاے - کیونکہ یورپ کی طاقت کا مدار دولت پر ہے ، اور دولت کا مدار ایشیاء کی جیبوں پر - پس اگر ایشیا کی جیبوں کے منہ یورپ کے لیے بند ہوگئے تو پھر یورپ آج کا یورپ نہ رہیگا - "

داستـــان خـــونین

(۲)

سلسلے کیلیے نمبر (۱۹) ملاحظہ ہو

باوجود ریاستہاے بلقان کی کوششوں ، یورپین پریس کی زرخرید خاموشی ، اور یوروپین وزارتوں کی سازشوں کے ، کچھہ حصہ ان مظالم کا ، جو ریاستہاے متحدہ نے مسیحیت کے نام سے اس لڑائی میں کیے ہیں ، آخر اشکارا ہو ہی گیا :

جو چپ رہیگی زبان خنجر لہو پکاریگا آستیں کا

ہزاروں قیدیوں کے ہاتھہ پاوں کاٹے گئے یا بیرحمی سے تہ تیغ ہوے ، غیر جنگجو لوگوں کی پوری آبادیاں ، جنمیں بڈھے ، عورتیں ، بچے ، سب شریک تھے ، زندہ جلادی گئیں - ہزاروں عورتیں اور کم عمر لڑکیاں سنگدلی سے بے عصمت کیگئیں - اس طوفان خونخواری اور بہیمیت میں جو مظلوم مقدونیا پر نازل ہوا ، سب سے بڑا قہر یہ ہوا کہ زخمی مرد اور بے بس عصمت دریدہ عورتیں اکثر زندہ دفن کردی گئیں !!

یہ افسانۂ مظالم جو نہایت معتبر ذرایع سے ہم تک پہنچا ہے ، من و عن شایع نہیں کیا جاسکتا ، کیونکہ اول تو اوسکے تفصیلی حالات اسقدر درد انگیز ہیں کہ انسانی طبیعت اسکی سماعت کی متحمل نہیں ہوسکتی - دوسرے اسکا خوف ہے کہ اوسکے راوی محض واقعات کی صفائی اور بلاکم و کاست ہونیکی وجہ سے پہچان لیے جائینگے ، اور وہ خونخوار درندے ، جو مقدونیا پر اب قابض ہیں ، ان سے ضرور انتقام لینگے -

واقعات کے انتخاب میں ہمنے پوری کوشش کی ہے کہ بہت مختصر کرکے لکھے جائیں -

ہماری معذرت ٹھکانے لگ جاے ، اگر وہ واقعات جو ہمنے اس رسالے میں بیان کیے ہیں ، اور جو اوس پورے مواد کا عشر عشیر بھی نہیں ہیں ، جو ہمارے پاس موجود ہے ، انکو پڑھکر تمہارا دل پسیجے اور تم لوگ اپنی گورنمنٹوں کو سمجھاؤ کہ اب اوس سکوت و جمود سے (جو سازش سے کسیطرح کم نہیں) بازآئیں ، جو انکا لڑائی کے پیشتر سے وتیرہ رہا ہے - اور ان مظالم کو روکیں ، کیونکہ یہ اب تک جاری ہیں - اور اگر یہ نہ روکے گئے تو اوسوقت تک جاری رہینگے ، جب تک کہ رومیلیا کی پوری اسلامی آبادی مٹ نہ جائیگی - ہم سے ہر روز وعدے کیے جاتے ہیں اور اسکا ثبوت ملتا رہتا ہے کہ دول یورپ مسئلہ بلقان کی نسبت تقریباً متفق ہیں ، اور انکے افعال سے ظاہر ہوتا ہے کہ یورپ کے فریب کار سیاست کم سے کم ایک مرتبہ تو ضرور سچ بولے -

مگر یقیناً انسانیت کے سادہ مسایل پالیٹکس کے پیچیدہ مسایل سے کہیں آسان تھے ، مگر ابتک اس معاملے میں کسی کوشش کا نہ کیا جانا ، کیا اسکا کافی ثبوت نہیں ہے کہ دول یورپ قتل و خونریزی کے واقعات سے بالکل پنبہ بگوش ہیں ؟ مگر اوسی حد تک جب تک کہ ان واقعات کا تعلق مسلمانوں سے ہے -

اس رسالے کو سیاسی مسئلہ بلقان سے کوئی تعلق نہیں ، مگر پھر بھی اسکے درد انگیز مطالب پوری طرح سمجھنے کیلیے ضرور ہے کہ ناظرین مسئلہ مذکور سے مختصراً آگاہ کردیے جائیں -

قطع نظر البانیا کے ، جہاں مسلمانوں کی تعداد ہمیشہ سے غالب رہی ہے ، مقدونیا کی آبادی بھی ابتدا سے ایک مخلوط آبادی ہے ، جسمیں مختلف نسلوں اور متعدد مذاہب کے مخلوط ہو جانے سے کوئی صحیح تقسیم و تفریق ممکن نہیں - مثلا اکثر مسلمان ، سربی یا بلغاری ، ہیں اور بہت سے وہ لوگ ، جو یونانی کہے جاتے ہیں ، دراصل البانی ، یا ولاخ ، (رومانی) ہیں - اور وہ جو بلغاریا کے نقشجات مردم شماری کے مطابق بلغاری کہے جاتے ہیں ، دراصل یونانی ہیں ، جنہوں نے ڈر کے مارے تبدیل مذہب کردیا - اسیطرح اکثر بلغاریوں نے بھی خوف سے کلیساے یونان قبول کرلیا ہے - چنانچہ مقدونیا کی آبادی مجملا یہ بتلائی جاتی ہے :

مســلمان	۴۰ - فیصــدی
عیســائی	۶۰ - فیصــدی

مگر یہ تعداد بلغاریوں کے حساب کے مطابق ہے - ترک اپنے حساب سے مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ بتلاتے ہیں - یعنے کم از کم دس لاکھہ - مگر خواہ کسی حساب سے ہو ، مسلمانوں کی تعداد دیگر

شئون عثمانیه

الاتحـــاد الاســـلامي

اثر حضرت کاتب قدیر: جلال نوري بک

(۲)

عالم اسلامي پر تفرق یورپ کا راز دو باتوں میں مضمر هے :

(۱) علوم و معارف میں عالم اسلامي کا تنزل -

(۲) مستعمرات اسلامیه میں اشاعت مدنیة حدیثه اور منع انتشار علوم و معارف کے لیے یورپ کي سعي -

پس اگر عالم اسلامي چاهتا هے که یورپ کے غالب پنجے سے ان حقوق کو واپس لیلے ' جن پر یورپ نے اپني شجاعت و بسالت یا آتشیں و سفید اسلحه سے نہیں ' بلکه اختراعات و اکتشافات ' صنائع و تجارات دهاء و حزم ' اور خدع و دروغ بافي سے قبضه کرلیا هے ' تو اسکا اولین فرض یه هے که وہ اپنے تمام جوش و خروش ' ولوله و حوصله ' سعي و کوشش ' اور همت و وقت کو اس ایک مرکز پر جمع کردیں - جب تک یورپ اپنے حوصله و علم سے هماري زمینوں اور اپنے مصنوعات و اختراعات سے هماري جیبوں کو خالي کر رها هے ' اسوقت تک همارے لیے نه انقلابات سیاسیه و اضطرابات داخلیه مفید هونگے ' اور نه موتمرات اصلاحیه و موازنات دولیه - کیونکه هماري موجوده گونه گوں غلامیاں علم کي شاخ سحر کا عمل هیں ' جسکے رد کے لیے بھي اسي شاخ سحر کي ضرورت هے - پس " عالم اسلامي کو یه نکته اچھي طرح سمجھه لینا چاهیے که اگر وہ اس کار زار هستي میں آزادي کے ساتھه زنده رهنا چاهتا هے ' تو اسکو لازم هے که اس تیغ و سپر سے فوراً مسلح هو جاے ' جو حریت و حیات کے بقاء کے لیے نا گزیر هیں - یه تیغ و سپر کیا هیں ؟ علوم و معارف - "

خطر اصفر (Yellow Peril) یورپ کے لیے خواب خوف آگیں (نائٹ میر) هے ' جسے دیکھه کے چیخنے والے کي آواز پر نه صرف ایوان سیاست کے زوده ترس سونے والے ' بلکه بنکوں کے مہاجن اور بازاروں کے خوانچے والے تک چیخنے لگتے هیں - اسلیے ارباب دانش و سیاست عرصے سے اس کوشش میں هیں که جسقدر جلد ممکن هو اسکے جراثیم کو قتل کر ڈالا جاے - یورپ کا خیال هے که ان جراثیم کے توالد و تناسل ' و تضاعف و تزاید کا سبب وحید ' اتحاد اسلامي کا تخیل هے ' اور اس اتحاد اسلامي کا عروة الوثقي وحدت لغت یعنی زبان کا ایک هونا هے - پس جہاں مسلمانوں نے خود اپني لغة ملیه کو چھوڑ دیا هے ' اور بغیر قہر و اکراہ کے ' نه صرف بنظر ضرورت ' بلکه بخیال تفرنج ' و برسبیل مباهات ' فرنگي زبانیں اختیار کرتے جاتے هیں ' وهاں تو ضرورت هي نہیں ' مگر جن مقامات کے مسلمان ابھي اس رشته اتحاد اسلامي کو اپني انگلیوں میں مضبوط پکڑے هوے هیں ' اور اسوقت تک چھوڑنا نہیں چاهتے ' جب تک که گردنیں اپني جگه سے نه سرک جائیں ' وهاں هر ایسي شرمناک فرنگیانه تدابیر سے اسکے چھڑانے کي کوشش کیجارهي هے ' که انسانیت کی زبان ارباب تدابیر کي تحقیر کے بغیر نہیں رهسکتي - مشرق کا ایک معمولي طالب علم بھي جانتا هے که قریباً هر ملک میں دو زبانیں هوتي هیں : ایک لغة فصحه که ایک هي هوتي هے ' اور خطابت و کتابت اور خوانده طبقه میں عام طور پر استعمال کیجاتي هے - دوسري دارجه که متعدد هوتي هیں ' اور زیاده تر ناخوانده و باشندگان قصبه و ده میں مستعمل هوتي هے - دارجه کا تعدد و تشتت لغة فصحه کي وحدت پر موثر نہیں هوتا - اهل دارجه خواه صحبت و معاشرة ' خواه تعلیم و تربیت سے جب اس قابل هوجاتے هیں که زبان فصحه استعمال کرنے لگیں ' تو دارجه کو چھوڑ کے فصحه اختیار کرلیتے هیں - کردي کي زازا ' عثماني کي اذري ' اور بربري کي عربي سے وهي نسبت هے ' جو فالقي ' باسقي ' اور برو فانسالي کي فرانسیسي سے هے -

اس توطیه و جیزہ کے بعد میں اپنے مقصود کي طرف متوجه هوتا هوں - افریقه کي دارجه بربري هے - رومیوں کے عہد میں تمام قبائل شمالي افریقه کي یہي زبان تھي ' مگر جب اسلام آیا تو اپنے ساتھه مدنیت اسلامیه کے دیگر اجزاء کي طرح لغت اسلامیه یعني عربي بھي لایا - جسطرح که عالم اجسام میں ناموس (تنازع للحیاة و بقاء الاصلح) جاري هے ' اسي طرح عالم السنه میں بھي جاري هے - بربري اور عربي میں تنازع و تصادم هوا - بربري تاب مقابله نه لاسکي - اعلی طبقه کو چھوڑ کے جہلا اور عامه میں پناہ گزیں هوگئي که وہ همجیت و توحش کي یادگاروں کے لیے ایسي پناہ گاهیں هیں ' جہاں تک مدنیت و ارتقاء کا هاتھه نہیں پہنچتا ' اور اگر پہنچتا بھي هے تو بہت عرصه کے بعد - غرضکه صرف سر انگشت کتابت و خطابت ' اور اعلی و خوانده طبقه پر عربي نے قبضه لیا ' اور یه حالت هوگئي که تمدن و شایستگي کا ذریعه (نه زبان اسلوب ' بلکه مخارج تک هیں) عرب کے مخارج کي نقل و محاکات سمجھي جانے لگي ' بعینه اسیطرح ' جسطرح که ایک اناطولي دهقاني جب قسطنطنیه میں چند دن رهتا هے تو اپنا کرخت اور درشت لہجه چھوڑ کے قسطنطنیه کا شیریں و نرم لہجه اختیار کرنے کي کوشش کرتا هے - یا ایک باشندۂ نو آبادي پیرس میں چند دن رهتا هے تو اپنے وحشیانه لہجه کو چھوڑ کے پیرس کے شسته ' شائسته ' اور طرب انگیز ' لہجه کو اختیار کرلیتا هے - پس گو افریقه کي اصلي زبان بربري تھي ' مگر جب عربي آئي تو اس نے کچھه تو دامن ملت و خلافت سے وابستگي کي وجه سے ' اور زیاده تر اپني خوش آهنگي ' مایه داري ' اور قدرت تعبیر سے بربرہ کے قلمرو ادب کو (جو خطابت و کتابت ' تصنیف و تالیف ' مراسله و مکالمه پر مشتمل تھا) اپني وسیع شاهنشاهي میں شامل کرلیا - پس اگر فرانس لغت ' جنس ' اور وطن میں افریقه سے مختلف هونے کے باوجود افریقه کے استعمار کو جائز سمجھتا هے ' تو کوئي وجه نہیں که عربی کے اس استعمار کو " غصب " یا تداخل نا جائز قرار دیا جائے اور افریقه سے اسکے نکالنے کي کوشش کیجائے - حالانکه اهل افریقه سے عربي بنسبت فرانس کے زیاده قریب هے که وہ انکي زبان ملی اور صدیوں سے زبان ادبي هے - مگر یورپ ' یه پیکر مصالح پرستي ' یه مجسمه خود کامي ' یه مرقع اجماع حریت

نامورانِ غزوۂ بلقان

شهادة بطل الحـــريه

رحمـــة الله عليک يا نيـازی بک !!

شهيد راه ملة و وطن ' و فقيد الامة

حـــادثۂ ملـي

ناظرين نسل عثمـاني کے موجودہ مجمع ابطـال کے مشہور برگذيدہ رکن ' اور دستـور عثماني کے اولين مجـاهـد ' يوز باشي (نيازي بک) کو ابهي بهولے نهونگے ' جس کا ذکر صفحات الهلال هي پر نهيں ' بلکه حوادث و واقعات عظيمۂ عالم کے قراطيس شهرت پر بارها جالب انظار مغرب و مشرق هوچکا هے -

غزوۂ طرابلس کے زمانے ميں غازي انور بے کے و رود طرابلس کے بعد انکا به تبديل لباس مصر پهنچنا اور پهر افشاء راز کے بعد واپس جانا ' اور پهر انقلاب عثمانيه آخري ميں جانفروشانه عزائم کے ساتهه شريک هونا ' وہ تازہ واقعـات هيں ' جو کل تـک همارے زبانوں پر تهے -

ممالـک اسلاميه کي تازہ ترين ڈاک سے معلوم هوتا هے که عين اپني بد نصيب ملة کے دور کهولة ' مگر خود اپنے عنفوان جواني کے عالم ميں ' يه فداء ملة ' خون الباني اعداء ملـک و وطن کے هاتهوں حدود البانيا کے اندر شهيد هوگيا ! انا لله و انا اليه راجعون -

در حقيقت يه حادثۂ فاجعه صرف مملکت عثمانيه کا هي خسران نهيں هے ' بلکه ايک مصيبة ملي هے ' جسکے غم ميں تمام عالم اسلامي کا حصه هے - نامورا ن و ابطال کا فقدان زندہ قوموں کيليے بهي ايک ماتم کبريٰ هوتا هے ' پهر اُس قوم کيليے کيوں نہو ' جو اپنے دور انحطاط و تنـزل کے دن گن رهي هو ' جسکے تمام خزانے لٹ چکے هوں ' جسکے تمام قواء نشو و نما مضمحل هوگئے هوں ' اور جسکا هر آنے والا دن ' بظاهر گذرے هوے دن سے بد تر هو ؟

ايک دولت مند کي اشـرفيوں کا صنـدوق بهي کهو جاے تو اسکے ليے چنـداں غـم و حسرت کي بات نهيں هوتي ' کيونکه اگر ايک صنـدوق ضائع جا تا هے تو صدها صنـدوق خزانے ميں موجود هوتے هيں ' اور نئي دولت و حشمت کي افزايش و ترقي کا سلسله جاري هوتا هے ' ليکن اگر ايک فقير دريوزہ گر جسکي تمام متاع اسکي پهٹي هوي جيب کے چند کهوٹے سکے هوں ' ايک تانبے کا حقير و ادنیٰ سکه بهي کهو ديتا هے ' تو شدت غم و مايوسي سے اسکا دماغ چکرا جاتا هے ' اور اپني بيکسي و محتاجي پر زار قطار رونا شروع کر ديتا هے - کيونکه دولت مند کيليے اشرفياں بهي کچهه نه تهيں ' پر اس بدبخت کيليے تو ايک کهوٹا سکه بهي کم از تخت قيصر و تاج سکندر نهيں !!

يهي حال قوموں اور ملکوں کا بهي هے - زندہ قوموں کا خزانۂ خصائل و کمالات انسانية طرح طرح کے طلائي سکوں اور قيمتي و نادر لعل و جواهر سے لبريز هوتا هے - اور روز بروز انکي دولت ميں افزايش ' اور انکے خزانے کے حدود ارضي ميں وسعت هوتي رهتي هے - ان ميں هر صنف و فضيلة انساني کے ارباب کمال موجود هوتے هيں ' اور ايک جاتا هے ' تو دس اسکي جگه آ موجود هوتے هيں - پس کاملين و ابطال کا فقدان گو في نفسه درد انگيز هو ' ليکن انکے ليے چنداں موجب خسران و نقصان نهيں هوتا ' ليکن جو قوميں که اپنا دور اقبال کهو ديتي هيں ' اور عروج و ارتقاء کي جگه ادبار و تسفل کے زمانے ميں مبتلا هوتي هيں ' انکي مثال اُسي کنگال فقير کي سي هوتي هے - پس انکو تو اپنا ايک کهوٹا سکه بهي هزار درجه زائد از لعل و گہر محبوب هونا چاهيے - چه جائيکه وہ لعل درخشاں ' جو فقير کي گدڑي هي ميں نهيں ' بلکه پادشاہ کے تاج و تخت کيليے بهي زيور هو !!

شهيد راہ ملة و وطن :
رسنه لي نيازي بک

هم لٹ گئے هيں - همارا خزانه تاراج ادبار هوگيا - اور همارے اُجڑے باغ کے پهولوں سے آج غيروں کے کا شانه و ايوان معطر هو رهے هيں - ايسي حالت ميں هم کو اپني بچي کهچي پونجي کے ايک ايک ذرہ کا عشق هونا چاهيے ' اور اگر اوروں کو اپنے پهولوں کے لٹنے کا خوف هے ' تو هم کو اپنے گهر کے خس و خاشاک کے ضائع هوجانے کا غم هونا چاهيے !!

* * *

جب يه حال هو تو پهر آج هم (نيازي بک) کے فقدان پر جسقدر ماتم کريں کم هے -

هم اشاعت آتيه ميں انکي سوانح عمري شائع کرينگے ' جو انکي خود نوشته سوانح (خواطر نيازي) سے ماخوذ هوگي -

جنـگ بلقان کے چهڑتے هي يه ملت پرست غيور مصروف خدمات اسلاميه هوگيا تها - اس نے فوج سے الـگ هو کر مجاهدين کي ايک خاص جماعت قائم کی تهي ' اور اپنے دوست و همراز يوسف صبري بک کے ساتهه مصروف دفاع وطن ' اور جهاد في

قوموں سے کہیں زیادہ (اس واقعہ کو ضرور یاد رکھنا چاھیے جسکو افسوس ھے کہ یورپ اکثر بھلا دیا کرتا ھے) اور پورے مقدونیا میں پھیلي ھوئي ھے - قوالہ اور اوسکے آس پاس کے تین اضلاع بالکل اسلامي شہر ھیں - انکے علاوہ یہود (سفردیم) بھي کثرت سے آباد ھیں - صرف ایک شہر سالونیکا میں انکي تعداد اسي ھزار سے کم نہیں جو دیگر فرقوں سے کہیں زیادہ ھے - یہ لوگ اون لوگوں کي نسل میں ھیں' جو سنہ ۱۴۹۳ع میں کلیسا اور سلطنت' دونوں کے ھاتھہ سے گھایل' اور مقدس انکویزیشن کے مظالم وتشدد سے بھاگ کر ترکوں کے پاس پناہ گزیں ھوے تھے - ترکوں نے اونکے ساتھہ ھمیشہ ایک بے تعصبانہ اور ھمدردانہ برتاؤ کیا - المختصر " یوناني " گوشہ جنوب مغرب اور مقامات ساحل میں' اور " بلغاري " مشرق میں ' اور " سربي " شمال میں آباد ھیں -

ھم سلطنت عثماني کو اوس الزام سے بالکل بري الزمہ نہیں کرنا چاھتے' جو مقدونیا کي بدنظمي کے معاملے میں اوس پر عاید ھوتا ھے - ترکوں نے اس معاملہ میں بیشک غفلت اور سہل انگاري سے کام لیا' اوز ریفارم (اصلاح معاملات) میں ضرور اونھوں نے سستي کي - مگر اونکے ھمسایوں کا طرز عمل اس سے بالکل جدا تھا - اونکے واسطے بد نظمي بہت ضروري تھي' کیونکہ اونکے شیطاني منصوبوں کي پرورش صرف اس بد نظمي کے گہوارہ ھي میں ھوسکتي تھي - اگر ترک اصلاح میں صرف سستي کے گنہگار تھے' تو یہ لوگ اوسي اصلاح کے جاني دشمن اور سخت مخالف تھے - اسکے علاوہ اس مخالفت کي تجویز میں ریاستہاے بلقان کے علاوہ اور لوگ بھي شریک رھے ھیں ' جنکا دانت ھمیشہ سے البانیا اور سالونیکا پر لگا تھا -

صدھا طریقوں سے مخالفت کي آگ بھڑکائي گئي' مگر اونمیں سے صرف چند ھمارے اس رسالے سے تعلق رکھتے ھیں - - یہ یاد رکھنا چاھیے کہ یہ نفرت صرف ترکوں ھي تک محدود نہ تھي - " یوناني " اور " بلغاري " بسبب اختلاف قوم و مذھب آپس میں اسدرجہ عناد رکھتے تھے کہ اوسکے آگے ترکوں کي منافرت مات ھوگئي تھي -

اصلاح کے سوا اور کسي چیز سے ان متضاد عناصر میں ایک غیر طبعي اتفاق و اتحاد کا پیدا کرنا ممکن نہ تھا ' مگر اصلاح کے معنے تھے ایک متحدہ اور مطمئن مقدونیا' مگر مقدونیا کے اتحاد سے یونانیوں اور اسلافیوں کي تمام حوصلہ مندیاں خاک میں ملجاتیں -

مسئلہ ارمینیا

روسي اخبار باکو نے ارمینیا کے متعلق سینٹ پیٹرسبرگ کے ایک مدبر کا مضمون شائع کیا ھے - مضمون نگار لکھتا ھے :

اس امر کا تصور بھي ممکن نہیں کہ دول کي مخاصمت کا نشانہ بنے بغیر روس اراضي کوہ قاف سے زیادہ وسیع زمین حاصل کرسکے - کیونکہ اس صورت میں وہ مجبور ھوگا کہ ان تمام مقامات میں ' جن پر وہ قابض ھوا ' اتني بڑي فوجي طاقت رکھے' جتني کہ وہ کوہ قاف میں بھي جمع نہ کرسکا ھے' اور اگر خونیں رستخیز کے بعد چھہ ھمسایہ اناطولي صوبوں کو روس نے مشغول کرلیا' تو دول عظمی کے سامنے وہ اس جوابدھي کا ذمہ دار ھو جائیگا ' جسکي اسمیں طاقت نہیں -

صوبہ ھاے مذکور میں انتظامي خود مختاري کي بنیاد انھي ارمینوں کے لیے اس سے زیادہ مضر ھے ' جتني کہ مفید ھے - وھاں اکثریت اسلام کو حاصل ھے - بس انتخاب میں اقلیت (مذارتي) انھي کي طرف ھوگي -

ارمنیوں کے لیے مفید ترین شے اصلاحات کا نفاذ ھے - مسئلہ شرقیہ سے بحث کرنے والے تمام ارباب سیاست اس امر میں میرے ھم آھنگ ھیں کہ ارمنیہ کي خوشحالي صرف ان اصلاحات سے ممکن ھے' جو (یورپ کي کفالت پر) دولت عثمانیہ نافذ کرنا چاھتي ھے -

ان خوابوں کو پورا کرنا غیر ممکن ھے' جو بعض ارمني ارباب ھوس دیکھ رھے ھیں - اگر ھم غور کرینگے تو معلوم ھو گا کہ دولت عثمانیہ کي مشکوک حالت ھي نے ارمنیوں کو اس خیال سیاسي اور ان پر افراط مطالبات کے غاروں میں گرادیا ھے - اور بعض نے تو وہ بے سود حرکتیں کي ھیں' جنکو مستقبل کي اصلاحات سے کوئي تعلق نہ تھا -

موجودہ جنگ بلقان کو ارمینیہ کے مستقبل سے کوئي تعلق نہیں' یہ ناممکن ھے کہ ریاستہاے بلقان کي فتوحات کا اثر مشرقي اناطول پر پڑے - دول عظمی نے (اپنے مصالح کي بنا پر) بالاتفاق طے کرلیا ھے کہ ابھي اناطول ترکي ھي کے ھاتھہ میں رھے - ترکي پر موجودہ جنگ کے نتائج کا اثر خواہ کچھہ ھي پڑے' مگر اسکو مسئلہ ارمینیہ سے ذرا بھي مس نہیں - اگر وھاں دول عظمی میں سے کسي کے فوائد پامال نہ کیے گئے' تو روس یا کوئي طاقت بھي شدائد جنگ کي طرف ایک قدم نہ اٹھائیگي - پس اگر ارمني ترکي کے ساتھہ اپنے تعلقات خوشگوار رکھینگے تو یہ انھي کے لیے بہتر ھوگا - انکو چاھیے کہ یورپ کا دروازہ کھٹکھٹا نے کے بدلے اپني ھي حکومت کي طرف رجوع کریں کہ انکي امیدوں کے حصول کے لیے یہ کفیل تر و قریب تر صورت ھے -

تصریحات شاہ یونان

جارج متوفي شاہ یونان اور ڈاکٹر ھولڈت سے جو سالونیکا میں زخمیوں کے معالج ھیں' موجودہ جنگ کي بابت بارھا گفتگو ھوئي - چونکہ جنگ برسر اختتام تھي' اسلیے شاہ متوفی نے بعض ان امور کے اظہار میں تردد نہیں کیا' جواب تک اس نے ظاھر نہیں کیے تھے -

جارج نے کہا کہ یونانیوں کے شدید ترین دشمن بلغاري ھیں ' یونانیوں اور بلغاریوں میں ایک شدید جنگ کا ھونا ناگزیر ھے -

۱۴ - برس سے ھم اس جنگ کے لیے تیار ھو رھے تھے' جس سے آج فتحمند نکلے ھیں - اس تمام مدت میں ھم کو وثوق تھا کہ کسي نہ کسي دن ضرور منزل مقصود تک پہنچینگے - اسلیے ھم نے بہت سے رنجدہ امور کو برداشت کیا - ھم نے بتحقیق یہ معلوم کرلیا تھا کہ ھم میں نہ تو قوت کي کمي ھے' اور نہ صبر و فرصت شناسي کي' لیکن ھم ترکي تخت کو نہ الٹ سکے اسلیے ھم نے اسوقت کا انتظار کیا جبکہ وہ اندروني اور بیروني جنگوں میں مشغول ھو - موجودہ وقت ایسا ھي تھا ' اسلیے ھم نے اسکے ساتھہ وہ جنگ شروع کي ' جسکا انجام ھماري فتحمندي پر ھوا - اب یونان کو استراحت کي ضرورت ھے' مگر نہ اسطرح کہ یہ بھولجاے کہ اسکو ایک اور جنگ کے لیے تیار رھنا ھے اور تین چار سال کے بعد جس سے بچنا ناممکن ھوجائیگا - بلکہ میري راے میں عجب نہیں کہ عنقریب ھو -

ممکن ھے کہ دشمن (نام کي تصریح نہیں) جب اپني طاقت جمع کرلے تو ھماري قوت سے تعداد میں بڑھجاے - مگر ایک سپاھي اور دوسرے سپاھي میں جو فرق ھے' وہ اس عدم توازن کي تلافی کردیگا - ھماري بہادر فوج پر جوش ھے' اور بخلاف بلغاري فوج کیونکہ اسکي قوتیں گري ھوئي ھیں - مجھے اپني فوج پرا اعتماد ھے ' اگرچہ اسکي تعداد اسوقت صرف ایک لاکھہ ۸۰ ھزار رھے مگر ھم ضرورت کے وقت اسمیں اھم اضافہ کرسکتے ھیں - میں ایک بات اور کہتا ھوں - جسطرح کہ ھم کو اس جنگ میں مددگار ملے ھیں اسیطرح آیندہ جنگ میں بھي ھم کو معین ملجائیں گے -

نہایت مفید اور خوشبودار

مسیحا مکسچر

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں* اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر* اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلاطبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے* اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طورپر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پُرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار* جسمیں ورم جگر اور طحال بھی ہوگیا ہو - یا وہ بخار* جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں دردِ سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سبکو بحکم خدا دور کرتا ہے* اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑہ جاتی ہے* اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے* نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں* بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ

" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر ریپرو پرائٹر

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳

کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

ریویو آف ریلیجنز - یا مذاہب عالم پر نظر

اردو میں ہندوستان اور انگریزی میں یورپ امریکہ و جاپان وغیرہ ممالک میں زندہ مذہب اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنے والا - معصوم نبی علیہ السلام کی پاک تعلیم کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہیں - ان کا دور کرنے والا اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا دنداں شکن جواب دینے والا بھی ایک پرچہ ہے جس کو دوست دشمن دنیا کے سامنے پیش کرنے کے قابل سمجھا ہے - اس رسالے کے متعلق چند ایک رایوں کا اقتباس حسب ذیل ہے :-

البیان لکھنؤ - ریویو آف ریلیجنز ہی ایک پرچہ ہے جس کو خالص اخلاقی پرچہ کہنا صحیح ہے - عربی میں المنار اور اردو میں ریویو آف ریلیجنز سے بہتر پرچے کسی زبان میں شایع نہیں ہوتے - اس کے زور آور مضامین پر علم و فضل کو ناز ہے -

کریسنٹ لور پول - ریویو آف ریلیجنز کا پرچہ دلچسپ مضامین سے بھرا ہوا ہے - ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے متعلق جو جاہل عیسائی الزام لگایا کرتے ہیں - ان کی تردید میں نہایت ہی فاضلانہ مضمون اس میں لکھا گیا ہے - جس سے عمدہ مضمون آج تک ہماری نظر سے نہیں گذرا -

مسٹر ویب صاحب امریکہ - میں یقین کرتا ہوں کہ یہ رسالہ دنیا میں مذہبی خیال کو ایک خاص صورت دینے کے لیے ایک نہایت زبردست طاقت ہوگی - اور یہی رسالہ ان روکوں کے دور کرنے کا ذریعہ ہوگا - جو جہالت سے سچائی کی راہ میں ڈالی گئی ہیں -

ریویو آف ریویوز - لنڈن - مغربی ممالک کے باشندوں کو جو مذہب اسلام کے زندہ مذہب ہونے کے مضمون سے دلچسپی رکھتے ہیں چاہیے کہ ریویو آف ریلیجنز خریدیں -

وطن لاہور - یہ رسالہ بڑے پایہ کا ہے - اس کی تحقیقات اسلام کے متعلق ایسی ہی فلسفیانہ اور عمیق ہوتی ہے - جیسی کہ اس زمانہ میں درکار ہے سالانہ قیمت انگریزی پرچہ ۳ روپیہ - اردو پرچہ ۲ روپیہ - نمونہ کی قیمت انگریزی ۳ - اردو ۲ - تمام درخواستیں بنام منیجر میگزین قادیان - ضلع گورداسپور آنی چاہئیں *

سبیل اللہ تھا - آخری زمانے میں اس نے البانیا کے طرف رخ کیا کہ وہاں کے حالات زیادہ نازک اور اعانۃ طلب تھے - وہانکے کئی معرکہ ہاے شدیدہ میں شریک کار و رزم رہا ‘ اور اس شجاعت و بسالت سے اپنی مختصر جماعت کو لڑایا کہ یونانیوں کو کئی سخت شکستیں دیں - بالاخر مقام (الونیا) کو فتح کرکے فاتحانہ اسمیں داخل ہوگیا ‘ اور یونان کی قوت عاجز آکر مجبور بہ فرار ہوئی -

لیکن خائن ملت اور وطن فروش البانی ‘ جنکے افعال اثیمہ و ملعونہ درحقیقت اس جنگ کے اسباب میں سے شمار کیے جائیں گے ‘ دشمنوں سے ملے ہوے تھے - انہوں نے تمام جنگ کے زمانے میں عثمانی افواج کے ساتھہ خیانت ہی کی - نیازی بک نے یونانیوں کو شکست دی تھی ‘ لیکن ان گھر کے دشمنوں کو کیا کرتا ؟ یکا یک آستانے میں خبر آئی کہ البانیوں نے ایک موقعہ پر دھوکا دیکر نیازی بک کو قتل کرڈالا ہے ‘ اور اسکی جماعت گرفتار مصیبت و مہالک ہے : فسیعلم الذین ظلموا ‘ ای منقلب ینقلبون !

فرحم اللہ فقیدنا الجلیل العظیم ‘ رحمۃ واسعۃ - وانا للہ و انا الیہ راجعون -

فہرست

زر اعانۂ دولت علیۂ اسلامیہ

(۲۲)

ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم و اموالہم ‘
بان لہم الجنہ

فہرست چندہ موضع نباوالہ تحصیل فاضلکا ضلع فیروزپور

بقیہ فہرست ۱۲۵ - روپیے کی جو سید حسین شاہ صاحب کے ذریعہ وصول ہوئی ‘ اور جس میں سے ۵۱ - روپیہ کی تفصیل ۱۹ نمبر میں شائع ہوچکی ہے :

	پائی	آنہ	روپیہ
میاں سلیمان درویش	۰	۰	۴
میاں احسان	۰	۰	۱
نظام الدین	۰	۰	۲
گہونا	۰	۰	۱
کہیون صاحب	۰	۰	۱
محمد صاحب	۰	۰	۱
گہنا صاحب	۰	۰	۱
سلطان صاحب	۰	۰	۱
جوریا صاحب	۰	۰	۱
عنایت صاحب	۰	۰	۱
پہلو صاحب	۰	۰	۲
رحمت صاحب	۰	۰	۱
سمائیل صاحب	۰	۰	۱
میاں حمید صاحب	۰	۰	۱
جکا صاحب	۰	۰	۱
بدھو صاحب	۰	۰	۱
میاں بہادر صاحب	۰	۰	۵
جمال الدین صاحب	۰	۰	۱۵
رمضان صاحب	۰	۰	۱
فرید صاحب	۰	۰	۱
دلو صاحب	۰	۰	۱
سبحان و رمضان صاحبان	۰	۰	۱
حسین صاحب	۰	۰	۱
غلام رسول صاحب	۰	۰	۱
نور محمد صاحب	۰	۰	۱
بندہ صاحب	۰	۰	۱
حافظ صاحب	۰	۱	۰
حافظ سجادہ صاحب	۰	۱	۰
میاں بہانا نجار	۰	۰	۱
نور الدین صاحب	۰	۸	۰
ملا صاحب	۰	۰	۱
میاں عیسی صاحب	۰	۸	۰
والدہ عیسی صاحب	۰	۱	۰
سبحان صاحب	۰	۱	۰
سید حسین شاہ	۰	۴	۲۰

	پائی	آنہ	روپیہ
اہلیہ عبد اللہ صاحب دفتری مرحوم رقم مہر	۰	۴	۳
خدا بخش صاحب	۳	۱	۰
محبت علیصاحب	۹	۴	۰
مسماۃ نمیزن بی بی بانکی پور	۰	۰	۴
میر واحد علی صاحب ویٹرینری انسپکٹر پرتابگڈھ	۰	۰	۵

	پائی	آنہ	روپیہ
بذریعہ محمد عبداللہ خانصاحب بزرگان بگراسی ضلع بلند شہر	۰	۰	۶۰۵
ڈاکٹر خلیل الرحمن صاحب بانکی پور	۰	۰	۳
جان محمد صاحب کلو - برہما	۰	۰	۱۶
محمد رفاق صاحب شیخ پور	۰	۰	۵
جان محمد صاحب ٹونجی - برہما	۰	۰	۳
غلام مرتضی صاحب - شجاع آباد - ملتان	۰	۰	۵
عبدالخالق صاحب رسولی - بارہ بنکی	۰	۰	۵
مولانا محمد یحیی صاحب مفتی بھوپال	۰	۰	۱۲۵
حبیب الرحمن صاحب اسپتال مظفرپور	۰	۰	۱
معین الدین احمد صاحب قدوائی ندوی	۰	۰	۱۵
چودھری نجم الحسین صاحب سلہٹ	۰	۱	۱۴
احمد اللہ خانصاحب	۰	۴	۶۵
ایس - ایم - پیارے صاحب - مخدوم پور - گیا	۰	۰	۱۵

بذریعہ جناب خاں صاحب مولوی محبوب عالم صاحب گوجرانوالا
(بہ تفصیل ذیل)

	پائی	آنہ	روپیہ
بابو عبد الغنی صاحب سب اورسیر	۳	۰	۵۳
متفرق	۹	۱۵	۱۵۶

	پائی	آنہ	روپیہ
بذریعہ محمد یوسف صاحب پنجابی	۰	۰	۵
بذریعہ سید فضل شاہ صاحب جہت پت	۰	۱۲	۱۸

(بتفصیل ذیل)

	پائی	آنہ	روپیہ
سردار میر متہا خاں بگٹی	۰	۰	۲
سردار نور محمد خاں بگٹی	۰	۰	۲
غلام محمد محرر	۰	۰	۱
معلوم بگٹی	۰	۰	۱
بیرہان بگٹی	۰	۰	۱
توجہ	۰	۰	۱
رحم علی	۰	۸	۰
پٹھان	۰	۸	۰
نواب چاکرانی	۰	۴	۰
نورخان	۰	۴	۰
لونگ	۰	۰	۱
میرخان کہری	۰	۰	۱
سیزی کہری	۰	۰	۱
ہمارب	۰	۰	۱
محمد	۰	۰	۱
رمضان	۰	۰	۱
میرا	۰	۰	۱
ملا حسین	۰	۰	۱
چندر	۰	۰	۱
امیر خلیفہ	۰	۰	۱۰
فیس منی آرڈر	۰	۴	۰
کل میزان	۰	۰	۱۹

[بذریعہ جناب ضامن علی صاحب گرداور و بہ سعی ممبران مسلم کلب اودے پور میواڑ ۳ - سو - ۴۳ - روپیہ ایک آنہ ۳ - پائی وصول ہوچکا ہے - فجزاہم اللہ - تفصیل ایندہ درج ہوگی -]

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA.

درد سر و درد ریاح کی دوا

ریاحی درد لحظہ میں پہاڑ ہوجاتا ہے - یہ دوا لحظہ میں اسکو پانی کردیتی ہے - درد ریاح جیسے ٹیک - چمک - ٹیس - رگوں میں لہرکن کنی سے چاہے جسقدر تکلیف ہو - اس دوا کے استعمال سے فوراً رفع ہوتی ہے درد سر کے واسطے بھی اس دوا کا ایسا ہی فایدہ ہے - نصف سر میں ہو یا تمام سر میں کسی وجہ سے کیسا ہی درد ہو اس دوا سے رفع ہو جاتا ہے صرف یہی نہیں اگر سر کٹا جاتا ہو پھٹا جاتا ہو - اُڑا جاتا ہو - اس دوا سے فوراً بند ہوتا ہے - اکثر لوگ ذرا ذرا سی باتوں میں سر دکھایا کرتے ہیں کم میں یا مفت کی باتوں میں فکر و تردد میں عیش و عشرت میں دن کو رات اور رات کو دن بنانے میں کل شکایتیں سر پر آجاتی ہیں - اور ہائے رے درد سر پکارا کرتے ہیں ڈاکٹر برمن کی دوا ایسے لوگوں کے لیے ہے - دوا کے استعمال سے فورا درد بند ہوتا ہے - اسلئے ہر خاص و عام کو یہ دوا اپنے پاس رکھنا لازم ہے -

(قیمت ۱۲ ٹکیوں کی ایک شیشی (۹ آنہ) محصول ڈاک ایک سے چھہ ڈبیہ تک ۵ آنہ)

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

المکتبة العلمیة الاسلامیة فی علی گڈہ

اس کتب خانہ میں مختلف علوم و فنون کی کتابیں مطبوعہ مصر و شام ، بیروت اور قسطنطنیہ وغیرہ فروخت کے لیے موجود رہتی ہیں اور نہایت مناسب و معتدل قیمت پر شائقین کی خدمت میں روانہ کی جاتی ہیں — خاصکر مکتبة المنار کی کتابیں ، حضرت الاستاذ الامام شیخ محمد عبدہ اور حضرت السید الامام سید رشید رضا کی تمام تصنیفات اس کتب خانے میں ہر وقت مہیا رہتی ہیں - فرمائشوں کی تعمیل مستعدی کے ساتھہ کی جاتی ہے - کتب خانہ کی جدید فہرست تیار ہو گئی ہے جو آدہ آنے کے ٹکٹ وصول ہونے پر مفت روانہ کی جاتی ہے •

رسالہ المنار (جو تمام دنیائے اسلام میں بہترین عربی رسالہ تسلیم کیا گیا ہے) اس کی گذشتہ ۱۵ سال کی ۱۵ جلدیں مکمل مع فہرست مضامین موجود ہیں قیمت عام طور پر فی جلد ۱۵ روپے ہیں مگر دوسری جلد کی قیمت پچاس روپے تیسری جلد کی قیمت پچیس روپے ہیں •

یہہ کتب خانہ رسالہ المنار کا کل ممالک ہندوستان میں سول ایجنٹ ہے ، جن اصحاب کو اس رسالہ کی خریداری منظور ہو چندہ سالانہ مبلغ ۱۵ روپے ہمارے پاس روانہ فرمائیں ، روپیہ وصول ہونے پر رسالہ براہ راست ان کی خدمت میں جاری کرا دیا جایگا •

المشتہر منیجر المکتبة العمیة الاسلامیة ، مدرسة العلوم ، علی گڈہ

شیخ غوث علی حاجی وارث علی

نوٹ

حمیدیہ ہوٹل

—:○•○:—

نمبر ۱۳۱ لوز چیت پور روڈ - کلکتہ

ہمارے ہوٹل میں ہر قسم کی اشیائے خوردنی و نوشیدنی ہر وقت طیار ملتی ہیں نیز اسکے ساتھہ مسافروں کے قیام کیلیے پر تکلف اور آرام دہ کمروں کا بھی انتظام کیا گیا ہے جو نہایت ہوادار فرنشڈ اور بر لب راہ واقع ہیں جن صاحبوں کو کچھہ دریافت کرنا ہو بذریعہ خط و کتابت منیجر ہوٹل سے دریافت کر سکتے ہیں - جنگ ترکی و اٹلی اور جنگ بلقان کی جملہ تصویریں ہماری ہوٹل میں فروخت کے لیے موجود ہیں مع تصویر شیخ سنوسی وغیرہ -

و شیخ عبد الکریم مالک حمیدیہ ہوٹل

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad

7-1 McLeod Street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly " " 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی

[illegible]

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

«الهلال»

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۲ — کلکتہ: چہار شنبہ ۲۸ جمادی الثانیہ ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta : Wednesday, June 4, 1913.

فہرس

شـــذرات

تصـــاویر

شـــذرات

مـــن انصـــاری الـــی الله ؟ ؟
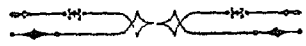
در رہ منزل جاناں که خطرهاست بجاں
شرط اول قدم آنست که مجنوں باشي

(۱) جو حضرات بغیر کسي تحریک کے محض اپنے ذاتي جوش اور قلبي ولولے سے اس دعوت کي تبلیغ میں سعی مشکور فرما رہے هیں ' اور فارموں کو طلب کرتے ' رسائل کي اشاعت کیلیے اپنے تئیں پیش کرتے ' اور والہانہ و بیقرارانہ اس بارے میں خط و کتابت فرما رہے هیں ' نہیں سمجھتا که کن لفظوں میں انکا تذکرہ کروں ؟ اگر میرا ذاتي کام هوتا تو انکا شکرگذار هوتا ' لیکن اس معاملے میں کسي کي سعي کے شکریہ ادا کرنے کا اگر کسي کو حق هے ' تو صرف اسلام کو ' یا اس خداے اسلام کو ' جس نے آج مدعیوں کي آزمایش کیلیے اپنے دین محبوب کو اسکي غربت اولی میں چھوڑدیا هے ' اور زبان آوران خدمت و جاں سپاري کیلیے ایک میدان امتحان کھولدیا هے که کون بڑھتا هے ' اور کون هے ' جو خدمت ملت کي اس دولۃ عظمي سے فائز المرام هوتا هے ؟

(۲) اسطرح کے بزرگوں کے جوش ایماني اور ولولۂ ملي کو تائید الہي کے اس سلسلے کا پہلا ظہور یقین کرتا هوں ' جو الحمد لله که میرے سامنے هے ' اور جسکي نسبت ایقان کامل اور طمانیۃ واثق کي صدا روز ازل هي سن چکا هوں - وہ ' جسکا دست مخفي هر ظہور صداقت ' اور هر دعوت حق و هدایت کے تخم کي آب پاشي کرتا ' اور هر اپنے اوپر بھروسہ کرنے والے کا ساتھ دیتا ' اور اسکے اندر سے اپني

لاکھوں بے خانماں مہاجرین

قسطنطنیہ کی گلیوں میں !!!

الہلال کلکتہ - سالانہ قیمت مع محصول صرف آٹھہ آنہ !!!

آج دفتر الہلال میں دو تار دفتر تصویر افکار ' اور ڈاکٹر مصباح کے پہنچے ہیں کہ " خدا کیلیے یورپین ترکی کے اُن لاکھوں بے خانماں مہاجرین کے مصائب کو یاد کرو ' جنمیں ہزارہا بیمار عورتیں ' اور جاں بلب بچے ہیں - جنکو جنگ کی ناگہانی مصیبتوں کی وجہ سے یکایک اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا ' اور جنکی حالت جنگ کے زخمیوں سے بھی زیادہ درد انگیز ہے - جو مرگئے ' انکو دفن کردیں ' جو زخمی ہیں انکو شفا خانے میں لے آئیں ' لیکن جو بد نصیب زندہ ' مگر مردے سے بدتر ہیں ' انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الہلال حیران ہے کہ اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ مدد کیلیے نئی اپیلیں کرنا شاید لوگوں کو ناگوار گذرے ۔ ہلال احمر کا چندہ ہر جگہہ ہو چکا ہے ' اور تمسکات کا کام بھی جاری ہے - مجبوراً جو کچھہ خود اسکے اختیار میں ہے ' اسی کیلیے کوشش کرتا ہے -

(۱) کم ازکم وہ ایک ماہ کے اندر دو ہزار پاؤنڈ یعنے ۳۰ - ہزار کی رقم مخصوص اعانۂ مہاجرین کیلیے فراہم کرنا چاہتا ہے ' کیونکہ ہلال احمر کے مقصد سے جو روپیہ دیا جاتا ہے ' اسکو خلاف مقصد دوسری جگہ لگانا بہتر نہیں - اسکی اطلاع آج ہی ترکی میں بھیجدی گئی ہے -

اس بارے میں جو صاحب درد اعانت فرمائیں گے فاجرہ علی اللہ '

ورنہ وہ دوسروں پر بار ڈالنے کی جگہہ ' خود ہی اس رقم کو اپنی جانب سے پیش کرنا چاہتا ہے -

(۲) اسکی صورت یہ ہے کہ بلا شک نقد تیس ہزار روپیہ دینا دفتر کے امکان سے باہر ہے ' مگر یہ تو ممکن ہے کہ تیس ہزار روپیہ جو اُسے مل رہا ہو ' وہ خود نہ لے ' اور اس اشد ترین ضرورت اسلامی کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقیناً میں ۳۰ - ہزار نہیں دیسکتا ' لیکن آپ کیوں نہیں مجھے ۳۰ - ہزار روپیہ دیتے ' تاکہ میں دیدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کیا جاتا ہے کہ **دفتر الہلال چار ہزار الہلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا ہے - آج کی تاریخ سے ۳۰ جون تک جو صاحب آٹھہ روپیہ قیمت سالانہ الہلال کی دفتر میں بھیجدینگے '** انکے روپیہ میں سے صرف آٹھہ آنہ ضروری اخراجات خط و کتابت کیلیے وضع کرکے باقی ساڑھے سات روپیہ اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا ' اور ایک سال کیلیے اخبار انکے نام جاری کردیا جائیگا - گویا ساڑھے سات روپیہ وہ اپنے مظلوم و ستم رسیدہ برادران عثمانیہ کو دینگے ' اسکا اجر عظیم اللہ سے حاصل کرینگے ' اور صرف آٹھہ آنے میں سال بھر کیلیے الہلال بھی (جو جیسا کچھہ ہے ' پبلک کو معلوم ہے) انکے نام جاری ہوجایگا - اس طرح چار ہزار خریداروں کی قیمت سے ۳۰ - ہزار روپیہ فراہم ہو سکتا ہے اور دفتر الہلال اُسے خود فائدہ اٹھانے کی جگہ ' اس کار خیر کیلیے وقف کردیتا ہے -

(۵) اس وقت ماہوار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط ہے - لیکن دفتر ۳۰ - جون تک کیلیے اپنی تمام آمدنی اپنے اوپر حرام کرلیتا ہے - دفتر اس وقت تک کئی ہزار روپیے کے نقصان میں ہے ' اور مصارف روز بروز بڑھتے جاتے ہیں ' تاہم اس تار کو پڑھکر طبیعت پر جو اثر پڑا ' اس نے مجبور کردیا ' اور جو صورت اپنے اختیار میں تھی ' اس سے گریز کرنا ' اور صرف دوسروں ہی کے آگے ہاتھہ پھیلاتے رہنا ' بہتر نظر نہ آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپنی جیب سے ہزاروں روپیہ کار خیر میں دیتے ہیں - شاید اردو پریس میں یہ پہلی مثال ہے ' لیکن اسکی کامیابی اس امر پر موقوف ہے کہ برادران ملت تغافل نہ فرمائیں اور اس فرصت سے فائدہ اٹھا کر فوراً درخواست خریداری بھیجدیں - ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
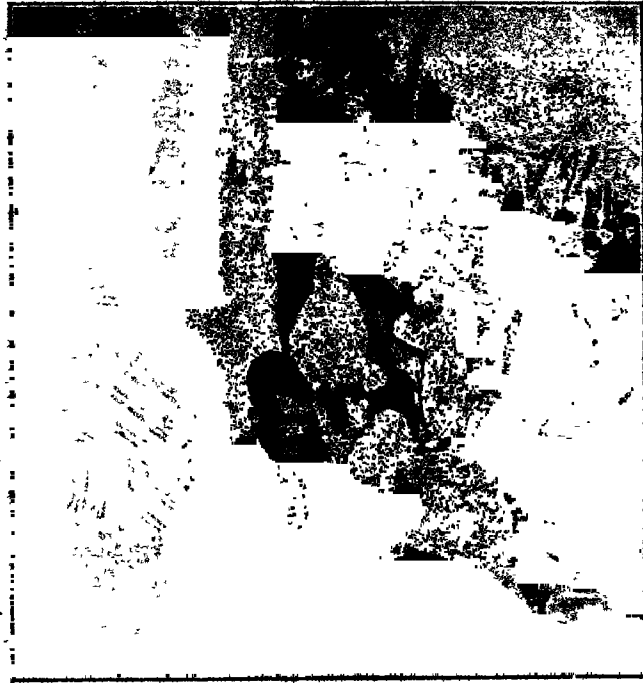
یورپین ترکی کے بے خانماں مہاجرین
جامع ایا صوفیا کے سامنے

(۶) الہلال - اردو میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے ' جو یورپ اور ترکی کے اعلے درجہ کے با تصویر ' پر تکلف ' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا ہے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القرآن ' اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے - محققانہ علمی و دینی مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا ہر موافق و مخالف نے اقرار کیا ہے - اُس نے ہندوستان میں سب سے پہلے ترکی سے جنگ کی خبریں براہ راست منگوائیں ' اسکا باب "شئون عثمانیہ" ترکی کے حالات جنگ کے واقعات صحیحہ معلوم کرنے کا مخصوص ذریعہ ہے - "ناموران غزوۂ طرابلس و بلقان" اسکی ایک با تصویر سرخی ہے ' جسکے نیچے وہ عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکھے جاتے ہیں ' جو اپنے مخصوص نامہ نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے ہیں - مقالات ' مذاکرۂ علمیہ ' حقائق و وثائق ' المراسلۃ و المناظرۃ ' اسئلۃ و اجوبتها ' اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین ہیں - آٹھہ آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نہیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حوالہ ضرور دیا جائے ' اور کارڈ کی پیشانی پر " اعانۂ مہاجرین " کا لفظ ضرور لکھا جاے -

البته افسوس هے که الهلال کے خریداروں کي رفتار ایسے موقع پر جیسي هوني چاهیے تهي ' نهیں هے - اور مجهے معاف رکها جاے ' اگر عرض کروں که یه امر واقعي میرے لیے نهایت درد انگیز هے - زمانه جانتا هے که الهلال نے کبهی اپني اشاعت کي توسیع کیلیے ناظرین پر بار نهیں ڈالا - صرف ایک مرتبه خاتمه جلد اول کے مضمون میں سرسري طور پر اسکي نسبت توجه دلائي تهي ' اور پهر اسکے بعد اُسکا دهرانا تک پسند نهیں کیا ' کیونکه الحمد لله وه اصول و فن تجارت سے جهل و ناواقفیت کا الزام قبول کرنے کیلیے طیار هے ' مگر اپني ذات کیلیے گدا گري اور دست سوال بڑها نے کا عادي نهیں - اگر یه روش منظور هوتي تو نهیں معلوم آج الهلال کي اشاعت کهاں سے کهاں تک پهنچ جاتي - یه نقص هو یا نادانی ' لیکن اپني طبیعت کے بدلنے پر قادر نهیں هوں -

مگر یه معامله الهلال کے ذاتي نفع و فائده کا نهیں هے' اور جو کچهه اور جیسا کچهه هے' وه محتاج تشریح نهیں - پهر اگر اسکي جانب بهي اخوان ملت متوجه نهوں اور اسکے لیے سعی نه فرمائیں ' تو انصاف کا طالب هوں که میرا دل کیوں نه زخمي هو' اور میري زباں سے کیوں نه آه نکلے ؟

تاهم شکوه کسی حال میں نهیں - ابتدا سے الهلال کا اصول عمل یه هے که صرف اپنا فرض ادا کرنا - نتائج پر نه کبهی نظر رهی هے اور نه رهیگی - میري تسکین کیلیے یه یقین بس کرتا هے که جس ذات سے هم سب کا اصل معامله هے ' وه دلوں کی نگرانی سے غافل نهیں ' اور جو کچهه کر رها هوں ' اسکے پیش نظر هے - و الله یعلم سري و علا نیتی ' و علیه توکلت و الیه انیب -

ایک غلط فهمي

آخر میں یه ظاهر کر دینا ضروري هے که جو قیمت اس مد میں الهلال کیلیے آئیگی ' اس سے صرف ۸ آنه - وضع کیا جایگا ' باقی ساڑهے سات روپیے اعانۂ مهاجرین میں چار یا اس سے زیاده قسطوں میں روانه کر دیے جائیں گے - اسے ترکی تمسکات سے کوئی تعلق نهیں ' اور یه ایک ایسا امر هے جو سب کے سامنے آجایگا -

---

مسئلۂ حج کے مبادي

یورپ کو حج کعبه میں بڑے بڑے خطرات نظر آتے هیں ' پہلے اس مقدس فریضه کي حکمت و غرض و غایت پر ایک مدت تک اعتراضات هوتے رهے که مسلمان اس سے باز آئیں اور طبیعتیں اس سے پهر جائیں ' یه وار کارگر نکلا اور مدنیت فرنگ کے اکثر شیدائي حج کو ایک فضول کام سمجهنے لگے ' لیکن سواد اعظم هنوز اس کي فرضیت هي کا قائل رها - اس گروه کے لیے موسیو هانوتو وزیر فرانس نے پندره برس هوے یه تجویز پیش کي تهي که پیرس کے عجائب خانه " لوفر " کو خالي کر کے کعبه کي شکل میں تبدیل کر دیا جائے ' اور مکۂ مبارک سے حجر اسود کو یهاں منتقل کر کے اسي کو مرکز حج بنادیا جائے - مصر کے مفتي اعظم شیخ محمد عبده نے فرانسیسي اخباروں میں بڑے جوش و قوت سے اس تجویز کي مخالفت کي - آخر یه بات تو دب گئی' مگر فرانسیسي مقبوضات الجزائر و تونس کے مسلمان سفر حج سے روک دیے گئے - هر سال موسم حج میں ایک سرکاري فرمان شائع هوتا هے که حجاز میں وبا و طاعون پهیل گیا هے لهذا حجاج ارادۂ حج کو ملتوي رکهیں - اس سال مراکش میں بهی اسي حکم کی توسیع مد نظر هے - مسلمانان روس بهی قیام ڈیوما (روسی پارلیمنٹ) سے قبل سفر حج سے ممتنع تهے ' اب آزادي تو مل گئی هے' مگر حکام ایسی شرطیں عائد کرنے کی فکر میں هیں که حجاج عمومیت کے ساتهه اداے فریضۂ حج کے لیے سفر نه کرسکیں - خوف یه هے که ایام حج میں مختلف ممالک کے مسلمانوں کا مکۂ مبارکه میں اجتماع هوتا هے ' کهیں ایسا نهو که آپس کے مبادلۂ افکار سے اُن میں زندگي کي کوئي مفید روح سرایت کر جاے ' اور پهر یه قوم موت قطعي سے' که یورپ اسي کے تهیه میں هے ' بچ نکلے - حال میں حجاج هند کیلیے بعض نئے انتظامات گورنمنٹ هند کے پیش نظر هیں' اس نے عام مسلمانوں کے اندر بدگماني پیدا کر دي هے که یه بهي مسئله حج کیلیے ایک بندش هے -

جدید بندش

موجوده واقعات یه هیں که انگریزوں کي ایک جهاز راں کمپني (مسرس ٹرنر ماریسن - اینڈ کو) نے ایرانیوں کي بمبئي پرشیا اسٹیم نیویگیشن کمپني کے جهاز' جو گویا حجاج کے لیے مخصوص هیں ' خرید لیے هیں - اس خریداري نے دامان هوس پهیلادیے اور کمپني نے گورنمنٹ بمبئي سے درخواست کي که مسافران حجاز کا اُس کو ٹهیکه ملجاے ' اور جو ایک دو مسلمانوں کے جهاز حاجیوں کو عرب لے جاتے اور وهاں سے واپس لے اتے هیں وه بهي اس نفع سے محروم هو جائیں - اس تحریک خواستگاري میں کرایه واپسي کی شرح سب سے زیاده عجیب تهي - جولائي میں رجب و شعبان کے دن هوتے هیں ' ان دنوں میں خاص حج کي غرض سے کوئي کیوں سفر کرنے لگا ؟ حج کا سفر تو عید کے بعد یعني وسط ستمبر سے شروع هوتا هے ' اور کچهه لوگ ایسے بهي هوتے هیں جن کي طیاریاں اوائل ذي قعده یعني آغاز اکتوبر میں پوري هوتي هیں - کمپني کي فیلسوفي تماشا طلب هے که ' جولائي میں جانے والوں کا کرایه جهاز بمبئي سے جده تک کے لیے سو روپے' ۲۹ - اگست تک کے لیے ۱۲۰ ' ۲۷ - اگست سے ۲۵ - ستمبر تک کے لیے - ۱۴۰ ' ۲۶ - ستمبر سے ۱۰ - اکتوبر تک کے لیے ۱۹۰ - روپے کي شرح مقرر

[بقیه مضمون صفحه ۸]

نتایج هیں جو " زپلین " و " مارکوني " و " بیکر " و " ڈکسن " کي صورتوں میں نمایاں هوکر زمانه کو مجبور کردیتے هیں که هر ایک قسم کي علمي و عملي ترقي میں یورپ کے قدموں پر سر جهکادے - لیکن کیا هندوستان میں بهي کوئي ایسا انتظام هے' یا گورنمنٹ کي مهرباني سے هوسکتا هے که هندوستانیوں کے قواے عقلیه آراسته و مهذب بن جائیں ؟ طومار درس میں اعمال ادراکیه کے لیے بهي کوئي گنجایش نکلے ؟ قومي زبان' قومي لٹریچر' اور قوم کي تاریخ سے بناے قومیت استوار هوسکے ؟

(٥)

اسلام نے مسلمانوں کو همیشه ظاهر فریبیوں سے بچنے کی هدایت کي هے ' جس قوم پر هر جانب سے افلاس محیط هو' جسے تعلیم کے نا کام نتایج دیکهتے دیکهتے ایک زمانه گذر گیا هو' جس کے لیے عموما اُن مقدمات و مبادي کو محمود بتایا گیا هو جن سے اُس کي بے خبري میں اضافه' اور تنزل میں ترقي هوتي هو' ایسي قوم کا علاج سطحي و سرسري دواؤں سے ممکن نهیں - گورنمنٹ کے حسن التفات کا بے شبهه قوم کو شکر گذار هونا چاهیے ' لیکن اگر یه تعلیمي منشور انهیں حالتوں میں نافذ العمل هو گیا اور اصلي و اساسي دقتیں بدستور برقرار رهیں تو مسلمانوں کو صاف کهدینا چاهیے که یه نام نهاد اجزاے اصلاح اُن کے درد کي دوا نهیں هیں - ان سے کسي دوسري جماعت کو خوش کرنے میں مدد لیني چاهیے --

ما بجامے که ز جم ماند ' قناعت کردیم
به سکندر بدهید انچه ز دارا مانده

صداء الہي سناتا اور بلند کرتا ھے ' آج بھي اپني نصرت غيبي کے معجزات دکھلانے پر ويسا ھي قادر ھے ' جيسا کہ ھميشہ سے رھا ھے ' اور ھميشہ رھيگا - پس ضرور ھے کہ اسکي قدرت و حکمت کے مخفي خوارق و عجائب ظاھر ھوں ' اور يقيني ھے کہ اسکا ساتھہ دينے والے اسکي معيت کي فتح يابياں اور کامرانياں بہت جلد اپنے سامنے ديکھليں : اللہ ولي الذين امنوا ' يخرجھم من الظلمات الی النور ' والذين کفروا ' اوليٰء ھم الطاغوت يخرجونہم من النور الی الظلمات ' اولائک اصحاب النار ' ھم فيھا خالدون (۲ : ۲۵۷)

(۳) جن صاحبان ايقان ' اور جان نثاران اسلام نے محض ايک مبہم و مجمل صداء دعوت سنکر ' اپنا نام بلا تامل بھيجديا ' اور اُن تمام خطرات و وساوس سے مرعوب نہ ھوے ' جو ايسے موقعہ پر قدرتي طور پر نفس انساني ميں پيدا ھوتے ھيں ' انھوں نے في الحقيقت راہ جاں سپاري و فدويت کا پہلا امتحان ديديا ' اور اس طريق دعوت ميں في الحقيقت ايک بہت بڑي حکمت يہي پوشيدہ تھي - اس سے يہي مقصود تھا کہ سچي پياس رکھنے والے ' اور جھوٹے مدعيان تشنگي ميں تميز ھو جاے - جنکو سچي پياس ھوگي ' وہ پاني کا نام سنتے ھي دوڑينگے ' اور پياس کي شدت انھيں اسکا موقع ھي نہ ديگي کہ عاقبت بينيوں اور مصلحت انديشيوں ميں مبتلا ھوں -

پس جن بزرگوں نے بلا تامل قدم بڑھايا ' وہ الحمد للہ کہ پہلي منزل امتحان سے کامياب گذرگئے ' اور بعد کي آنے والي منازل سے گذرنے کا اپنے تئيں مستحق ثابت کر ديا - انکے جوش کي مثل مقدس ' اور انکي سبقت و پيش قدمي کي عظمت قابل احترام ھے - ليکن جو متامل ھوے اور جنکے ولولہ قلبي نے خطرات نفساني سے شکست کھالي ' انھوں نے سبقت و آزمايش کي بہترين فرصت کھودي - تائيد الہي عنقريب اس دعوت کو ايک عظيم الشان جماعة کي صورت ميں ظاھر کرنے والي ھے ' ليکن جبکہ اغراض و مقاصد کي اشاعت ھو جائيگي ' تو پھر ياد رھے کہ اسکي طرف سبھي بڑھينگے ' ليکن انکا اجر اُن لوگوں کا سا تو نہيں ھوسکتا ' جنھوں نے خطرات و خدشات کے ھجوم ميں اُسکا ساتھہ ديا ھے - اور يہ ايک بہت بڑي معني توفيق الہي ھے ' جس کو ملنے والي ھے ' اب بھي مل رھيگي ' اور جس کو محروم رھنا ھے ' محروم رھيگا : و ذالک فضل اللہ يوتيہ من يشاء ' و اللہ ذو الفضل العظيم -

(۴) رسالہ اغراض و مقاصد زيرطبع ھے - انشاء اللہ ۱۵ - جون سے اسکي روانگي شروع ھوجائيگي - مضمون بہت بڑھگيا ھے ' اسليے چھپنے ميں زيادہ وقت صرف ھو رھا ھے - و ما توفيقي الا باللہ ' عليہ توکلت و اليہ انيب -

اعانۂ مہاجرين عثمانيہ

کسيکہ محرم باد صباست مي داند
کہ باوجود خزاں بوے ياسمن باقيست

الحمد للہ کہ اعانت مہاجرين عثمانيہ کيليے الہلال کي صداے الغياث بيکار نہ گئي ' اور اللہ تعالی کے فضل و کرم ميں سے سب سے بڑا احسان کسي بندے پر يہ ھے کہ وہ اسکي اواز ميں اثر ' اور اسکي آہ ميں درد بخشدے -

طوفان نوح لانے سے اے چشم فائدہ ؟
دو اشک بھي بہت ھيں اگر کچھہ اثر کريں !

اگرچہ عاجز نے اعانت کيليے صرف ضمناً اشارہ ديا تھا ' اور جو کچھہ اپني بساط ميں اس موقعہ کيليے تھا ' صرف اسی کے پيش کرديني پر قناعت کرلی تھی ' ليکن عام طور پر معاونين کرام اور احباب و مخلصين نے جس طرح اسپر توجہ گرامی مبذول فرمائی ' اور جس جوش و خروش سے امادہ اعانت ھوگئے ' سچ يہ ھے کہ وہ ميري توقع سے بہت زيادہ ھے - ميں ديکھہ رھا تھا کہ دو سال سے اعانت مجروحين طرابلس و بلقان کيليے چندوں کا سلسلہ برابر جاري رھا اور ابتک جاري ھے - پس مجکو خوف تھا کہ شايد لوگ اب کسی نئی تحريک کے سنے کيليے طيار نھوں ' اور چندوں کی صداؤں سے اُکتا گئے ھوں - اسليے بہتر نظر آيا کہ بجاے عام تحريک و صداء اعانت طلب کے ' خود اپنے اختيار ميں جو کچھہ ھے ' اسی کيليے کوشش کروں ' اور ناظرين کو اس بارے ميں کوئی زحمت تازہ نہ دوں - گو اُس زحمت کو اپنے عقيدے ميں حيات دنيوي کی ھزار نعمتوں سے بہتر سمجھتا ھوں -

پھر يہ خيال بھی ھوا کہ جس دعوت کا سب سے پہلے خود اپنے نفس کو مخاطب نہيں بنا سکتے ' ھميں کيا حق ھے کہ اسکے تخاطب کا دوسروں پر بار ڈاليں ؟ اسکے ليے کونسی دليل بتلائی جا سکتی ھے کہ کسی کام کيليے مسلمانوں کو مال و دولت لٹانے کی تعليم دي جاے ' اور خود باوجود ادعاء اسلام ' اپنے تئيں مستثنی کرليا جاے ؟ يا ايھا الذين آمنو ! لم تقولون ما لا تفعلون ؟ کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون -

يہ ضرور ھے کہ پريس کي موجودہ مالي حالت ' اور نقصان جاري و قائم کے لحاظ سے چار ھزار پرچوں کا ايک سال تک مفت جاري کرنا ايک ايسا امر ھے ' جو اگر کوئي بڑي جرأت نہ سمجھي جاے ' تو کم از کم ايک ايسا ارادہ تو ضرور ھے ' جسکي تعميل مشکلات سے خالي نہيں - تاھم اپني نظر ميں يہ کوئي ايسي بڑي بات نہيں ھے ' جس پر لوگوں کو توجہ دلائي جاے - اداء فرض اسلامي کي ايک حقير و ادنی ترين کوشش ھے ' اور جس قدير و مقتدر نے اسکا ارادہ دل ميں ڈالديا ھے ' وھي اسکي تکميل کا سامان ' اور اسکے تحمل کي طاقت بھي بخشديگا ' : و من يتوکل علی اللہ فھو حسبہ -

اس بارے ميں بعض ارباب ھمت کو اللہ تعالی نے جيسي کچھہ توفيق بخشي ھے ' ميں چاھتا ھوں کہ اسکا اعلان ھوتا رھے - اور اسي ليے آجکي اشاعت ميں (اعانۂ مہاجرين) کے عنوان سے بعض خطوط کا اقتباس شائع کيا جاتا ھے ' اور آئندہ بھي شائع ھوتا رھے گا - ان ميں بعض خطوط ايسے ھيں ' جن ميں ظاھر کيا گيا ھے کہ وہ الہلال کي اپيل کو پڑھکر اشکبار ھوگئے ' ليکن ميں اپني وہ آنکھيں انھيں کيونکر دکھلاؤں ' جو انکے خطوط کے پڑھتے وقت انسے کم اشکبار نہ تھيں ؟ اللہ اللہ ! اس دور تنزل و غفلت ' اس ھجوم نا اميدي و مايوسي ' اس حصار نامرادي و ناکامي ميں ايسے نفوس قدسيہ ابھي موجود ھيں ' جو اپنے برادران ديني کے مصائب کا افسانہ سنکر اپني خواتين کا اسباب ارايش ' اور اپني زندگي کي آخري پونجي تک ديدينے پر طيار ھيں ! اور اب بھي ممکن ھے کہ تاريخ اسلام کي گذشتہ روايتيں دلوں اور دماغوں کي صورت ميں مجسم ھوکر اسلام کے ابتدائی انصار و خدام کے کارنامہ ھاے مقدس و عظيم کو زندہ کرديں !! اگر ايسا ھي ھے ' تو ابھي نا اميدي و قنوط کا آخري وقت نہيں آيا ' اور گو چولھا شعلوں کي بھڑک سے محروم ھے ' مگر چنگاريوں کي حرارت مفقود نہيں :

کسيکہ محرم راز صباست ' مي داند
کہ باوجود خزاں بوے ياسمن باقيست -

الهلال

۲۸ - جمادی الثانیه ۱۳۳۱ ھجری

خم گو سر خود گیر که خم خانه خراب است

مسلمانان هند اور گورنمنت كي تعليمي حكمت عملي *

وما انخفضوا كم يرفعوكم، و انما
رأوا خفضكم طول الحياة لهم رفعا

والذين كفروا اعمالهم	جو لوگ منكر هيں، أن كے كام ايسے
كسراب بقيعة يحسبه	هيں جيسے چٹيل ميدان ميں ريت '
الظمان ماء، حتى	كه پياسا أس كو دور سے پاني سمجهكر
اذا جاءه، لم يجده	دوڑتا هے ' مگر جب أس كے
شيئا، و وجد الله	پاس آيا تو كچهه بهي نه پايا ' پايا
عنده فوفاه حسابه،	تو الله كو اپنے قريب پايا جس نے
والله سريع الحساب	أس كا حساب چُكا ديا ' اور الله
(۲۴ : ۳۹)	جلدي حساب كر دينے والا هے -

" تعليم صحيح ايک ايسے درخت ے مسابه هے جو كسي نهر كے كنارے اپني اماوري وسطبري و سرسبزي كي بهار دكها رها هو - يه درخت كس چيز سے پيدا هوا هے ؟ ايک ننهے اور حقير سے بيج نے اس كو درخت بنايا هے ' جو درخت كے تمام اعمال و خواص پر حاوي هے ' اور جو اس وقت خاك ميں چهپا هوا هے - انسان بهي اسي درخت كے مشابه هے - بچوں ميں ديكهو ' وهي تمام قوتيں مخفي و مستور هيں ' جو أس كي زندگي ميں نماياں هوتي هيں - انسان كي تهذيب صرف ادبي و اخلاقي حالت كا نتيجه هے - اور كچهه نهيں "
(هنري بستا لوتسي)

هندوستان كي تعليمي رفتار نے دماغي قوى پر جو ناگوار اثر [illegible] هيں ' طبيعتيں جس طرح كند هوگئي هيں ' أبهرنے والي [illegible]ري طاقتوں پر جو گراں بار دباؤ پڑا هے ' عوامل دهديه كي پامالي [illegible]ں جيسي دست درازياں أس نے كي هيں ' أس كي خارجي [illegible] كركوئي هو سكتي هے ' تو " رابرٹ جسگرد " اور أس كے بهائي [illegible] اجسر " كي وه حكمت عملي ' جس كے رو سے ايک طرف [illegible]سنه ۱۰۷۱ ع ميں جنوبي اطاليه كي عربي سلطنت پامال [illegible] اسلامي دنيا سے عربوں كے تعلقات هميشه كے ليے منقطع [illegible]ے گئے ' اور دوسري طرف اس خيال سے كه ملک كي تمدني [illegible]عي و علمي اهميت كے اجزاے عظمى آن دنوں صرف عرب تهے ' [illegible]و يه امتيازي رعايتيں بهي دي گئيں كه مسيحي گورنمنت كي [illegible]ي ميں أن كي تعليمگاهيں برقرار رهيں ' جن ميں ان كي اولاد [illegible]يسي تعليم ' جو منشاے حكومت كے مطابق هو ' سركاري خرچ

پر دي جاے - أس وقت تو ان مراعات كي قدر و قيمت كا عام اعتراف هوا تها ليكن حكومت نے جو سياسي بندشيں ان كے ساتهه وابسته كر ركهي تهيں ' قومي ترقي كے ليے وه اس قدر مهلک ثابت هوئيں ' كه قوميت ميں روز بروز اضمحلال آتا گيا اور آخر يه حالت هوگئي كه تهوڑے هي زمانه ميں عرب يا تو بالكل هي فنا هوگئے يا كچهه رهے بهي تو نصرانيت كي تهذيب نے أن كو اپنے اندر مدغم كر ليا !

همارے ملک ميں اصلاح تعليم كا خيال تو گورنمنت كو اب هوا هے اور خاصةً مسلمانوں كے متعلق ابهی ۲ - مئي سنه ۱۹۱۳ع كو تعليمي سركلر شائع كيا گيا هے ' ليكن يورپ ميں اس كي ابتدا أنيسويں صدي كے سر آغاز سے دوش بدوش هے - هنري بستالوتسي متوفي سنه ۱۸۲۶ ع (جس كے الفاظ اس مضمون كے طغراے عنوان هيں) تهذيب نظام درس كے عوامل محركه ميں پهلا شخص تها - وه ايک مقام پر لكهتا هے :

" آجكل تعليم كے جو طريقے رائج هيں أن كے اتباع نے يورپ كو بڑي سخت غلطي ميں مبتلا كر ركها هے - غلطي هي نهيں وه آپ اپنے سامان هلاكت ميں هے - ايک طرف تو وه اعلى درجه كے علوم و فنون و صنايع ميں ترقي كے فلک العرش پر پهونچ گيا هے ' اور دوسري جانب تعليم طبيعي كي وه بنياد هي كهو بيٹها هے جس كا مدعا يه هے كه سب كو ايک تعليم ديني چاهيے ' اور سب كي تعليم أن كے ذوق طبعي كے موافق هوني چاهيے - مجهے معلوم نهيں كه يورپ كي طرح دنيا كا كوئي اور حصه ترفع كے اس درجه تک بلند ' اور پهر هبوط كے ايسے قعر ميں گر گيا هو - همارے بر اعظم كي يه حالت أس مجسمه كے مشابه هے جس كي تصوير پيغمبروں نے كهينچي تهي كه أس كا سر تو سونے كا هے مگر پاؤں (جس پر يه سر قائم هے) ٹهيكري كے بنے هيں ! يورپ نے اپنے ان تعليمات كے ذريعه سے قوم كو محبت و الفت و دانائي و حكمت و مدركات و جذبات كے لباس سے برهنه كر كے ' أس كے دماغ ميں أنس پسندي سے وحشت ' ايمان سے تنفر ' اور توهمات و خرافات سے دلچسپي پيدا كر ركهي هے - اس خلل كا سد باب ميري راے ميں يه هے كه سطحي تعليم كو ترک كر كے عقلي و ذهني تعليم كو ترقي دي جاے ' اور حقيقي معرفت كے مصدر و منبع كي جانب رجوع هو "

يه وه الفاظ هيں ' جو يورپ كي تعليمي حالت كے متعلق كهے گئے تهے ' جس كي علمي ترقي أس زمانه ميں بهي مسلم تهي ' مگر صد حيف هے هندوستان پر ' جو اس طويل و عريض انگريزي عهد حكومت ميں علم كے صحيح مفهوم تک سے آشنا هونے نه پايا ! !

حال ميں تعليم كي نسبت جو سركاري سركلر شائع هوا هے ' اس نے مسئله تعليم و اصلاح كو از سر نو چهيڑ ديا هے -

مسلمانوں كي قوميت كے آجكل جو مخصوص تركيبي عناصر هيں ' أن سب ميں شكر گزاري و ممنونيت كا عنصر هر ايک پر غالب هے ' اور يهي وجه هے كه سركلر ميں گورنمنت كي جانب سے جس سلسلهٔ احسان كا اعلان هوا هے ' أس كي منت پذيري كے جذبات سے تمام قوم كے سينے لبريز هو رهے هيں - يه احساس واقع ميں قابل تعريف هے اور بهبود عامه كي ذيل ميں حكومت كا جو قدم آگے بڑهے ' رعايا كا فرض هے كه اسكا خير مقدم بجا لاے ' اور أس كي قرار واقعي عزت كرے ' ليكن جب اس كي اشاعت سے خود گورنمنت كا مدعا يه هے كه نفاذ احكام سے پيشتر استشاره و استصواب كر كے مسئله كو منقح كر ليا جاے ' تو كوئي وجه نهيں كه اس باب ميں آزادي سے بحث نه هو ' اور عام راے كو اصلي معنوں ميں آشكارا نه كيا جاے ؟

كي- گورنمنٹ بمبئي نے یه درخواست گورنمنٹ هند کے پاس بهیج دي' جس نے تمام مقامي گورنمنٹوں سے اس باب میں راے طلب کي' بعد میں گورنمنٹ بمبئي کا سفارشنامه بهي موصول هوا که یه درخواست هر طرح سے منظوري کے قابل ہے- ۱٦- مئي سنه ۱۹۱۳ع کو گورنمنٹ هند نے هر ایک صوبه کي حکومت کو اس سفارش کي بهي اطلاع دي ' اُن سے راے پوچهي اور اس باب میں عام اسلامي راے سے واقف هونے کي ضرورت ظاهر کي - استیٹسمین نے یه واقعات ۲۴ - مئي کي اشاعت میں درج کیے تهے ' لیکن دوسرے هي دن ۲۵- مئي کے پرچه میں صاف تصریح کردي که گورنمنٹ بمبئي کي سفارش گورنمنٹ هند نے منظور کرلي ہے -

ما که باشیم که اندیشهٔ
ما نیز کنند ؟

استیٹسمین کی صاف بیانی سے یه حقیقت واضح هوگئی که گورنمنٹ کی جانب سے اس تجویز کی منظوري کا با قاعده اعلان هنوز نهوا' نسهی ' مگر گوشهٔ چشم اسی جانب ہے' اور اهل حل و عقد کے میل خاطر کي حمایت اس کو حاصل هو چکی ہے- یه سچ ہے که منظوري کی صورت میں مسلمانوں پر سخت ظلم هوگا ' بے شمار تکلیفیں برداشت کرنی هونگی ' بہت زیاده کرایهٔ جهاز دینا پڑیگا ' یه بهی درست ہے که مشرقی طبیعتیں اس نشر معدلت کی حقیقت سمجهنے سے بالکل هی قاصر هیں که ایک دن استشاره کے لیے ایک اسکیم شائع کی جاتی ہے' اور پهر دوسرے هی دن بغیر اس کے که کسی ایک صوبه کی عام راے بهی دریافت هونے پائے' اسکیم کا تصفیه بهی هوجاتا ہے - گورنمنٹ اپنے سرکاري کاموں کو اجاره پر دینے کے لیے تو ٹنڈر طلب کرتی ہے که جو شخص یا کمپنی کم نرخ پر کام کرنے کیلیے آماده هو' اُسی کو یه کام تفویض کیا جاے ' مگر کرایهٔ جهاز کے مسئله میں ٹنڈر کا نام بهی نہیں لیا جاتا ' اور خود بخود صرف ایک درخواست پر فیصله کردیا جاتا ہے - هندؤں اور عیسائیوں کے مذهبی تہواروں کے موقع پر ریٹرن ٹکٹ لینے والوں کو ایک طرف کے کرایه میں دونوں طرف کا ٹکٹ مل جاتا ہے' اور واپسی کے لیے ایک خاص مدت معین هوتی ہے ' لیکن بے زبان و غریب حاجی اس عام رعایت سے بهی محروم رکهے جاتے هیں !!

ان حالات کے هوتے هوے کون کہسکتا ہے که جب تک هندوستان میں هندوستانیوں کو حکومت میں شریک هونے کا موقع نه ملیگا

اسعـد پاشـا :
جس نے البانیا کي فرمار وائي کا اعلان کیا اورجسکا وجود ابتک ایک طلسم ابهام ہے

اور سلف گورنمنٹ اپنی اصلی صورت میں حاصل نهوگی ' اُس وقت تک کبهی بهي هندوستان کی ضرورتوں پر لحاظ ممکن ہے ؟ اور کیا صرف قانون کی نمایشی مجلسوں سے ملک اپنے فوائد و مصالح کی حفاظت میں کبهی کامیاب هوسکتا ہے ؟

هفتهٔ جنگ

۲۷- مئي کي صبح کو سر ایڈورڈ گرے وکلاء بلقان سے علحده علحده ملے' اور یه اطلاع دي که صلح نامه میں مباحثه کي مزید گنجایش نہیں' جیسا اسوقت ہے' اسي پر دستخط هونا چاهیے اِسکے جواب میں بلغاري وکیل نے دستخط کے لیے مستعدي ظاهر کي -

سروي اور یوناني وکلاء نے جواب دیا که چونکه دول کا لهجه بالکل غیر مترقبه ہے اسلیے هم کو اپني اپني حکومتوں سے مزید تعلیمات ضروري حاصل کرنا چاهییں -

لهجه کي استقامت وکلاء و نیز جمهور (پبلک) دونوں کے لیے حیرت انگیز ہے -

۲۸ - کے تار میں بیان کیا گیا ہے که سرویا اور یونان کو یقین دلایا گیا ہے که یوروپین مجلس میں جب تفصیلات زیر امتحان آئینگي تو انکو اپنے مصالح کي مدافعت کے لیے شریک کیا جائیگا -

۲۹ - مئـي کـي دوپہر کو سر ایڈورڈ گرے نے تمام وکلاء کو اطلاع دیدي که کل عهد نامه پر ضرور دستخط هو جانے چاهییں - شام کو ایک با قاعده دعوت نامه تمام وکلا کے پاس بهیجا گیا - جسمیں یه فرمایش کي گئي تهی که کل سینٹ جیمس میں ۱۲ - بجے عهد نامه پر دستخط کے لیے سب جمع هوں -

حسب دعوت سب لوگ سینٹ جیمس میں جمع هوے - سر ایڈورڈ گرے نے ایک تقریر کي جسمیں صلح پر شاہ جارج کي تهنیت و نشفي کا اظهار کیا ' اور کہا که " اس احساس میں تمام دول شریک هیں ' جو کو اب تک نا طرفدار رهیں (!) مگر انکي یه خواهش تهي که بغرض اطمینان یورپ میں پهر امن واپس آ جائے "

اصل صلحنامه کے دستخط میں تو صرف چند منٹ لگے ' مگر چند اور ضمیموں اور مسودوں پر بحث میں آدهه گهنٹه صرف هوگیا -

اطالی ایوان نیابت میں اس دفعه پر تهنیت آمیز تقریریں کي گئیں' اور یه تجویز کیا گیا که سر ایڈورڈ گرے کي خدمت انکي ان تهک محنت پر مبارکباد کا تار بهیجا جاے -

کرچکے ہوں کہ ہندوستان کے لیے پرائمری ایجوکیشن کا لزوم سود مند نہیں ہے ' جس کے ذریعہ سے انشا و لغت و ادبیات کی سطحی معلومات میں بھی کامیابی نہوتی ہو ' جس کا خاص نتیجہ یہ ہوتا ہو کہ فطرت انسانی کی مخفی طاقتیں کسی حالت میں بھی ظہور پذیر نہوسکیں ' جس کے انداز درس میں نقد و اختبار و توسیع معارف کی گنجایش ہی نہ رکھی گئی ہو ' جہاں درس دینے والے اپنے فیشن کے لحاظ سے بہترین نمونۂ تہذیب ' اور اپنے کیرکٹر کی بنا پر بد ترین تمثال بربریت و وحشیت نظر آئیں ' جو اساتذہ کو تلامذہ کے ساتھہ ذلت آفریں خشونت کا برتاؤ سکھاتی ہو ' جو ایک عجیب و غریب معنی میں اصول مساوات کی اس شدت سے پابند ہو کہ طلبہ کی ذہنی و عقلی و دماغی حالتیں خواہ کیسی ہی مختلف ہوں ' اور ہر ایک کے ذوق طبیعت میں چاہے کتنا ہی تباین محسوس ہوتا ہو ' مگر سارے گلے کو ایک ہی لٹھہ سے ہنکا یا جاے ' اور تمام طبقات مختلفہ کو ایک ہی قسم کی بے نمک تعلیم دی جاے ' ایسی تعلیم اور اس تعلیم کا اصلاحی منشور (سرکلر) ' اگر کسی قوم کی کامیاب زندگی میں معاون ہوسکتا ہے ' تو ہم کو تسلیم کرنا چاہیے کہ قدرت نے نتایج میں غلطی کی ' ورنہ محکوم مسلمانان سسلی کے لیے وہاں کی مسیحی گورنمنٹ کو فرمان مراعات کو اصل میں آیۂ رحمت ثابت ہونا چاہیے تھا ! !

(۳)

یورپ میں طرز تعلیم کے کیا اصول ہیں ؟ اس کا معیار حقیقت یوں قائم کیا گیا ہے :

(۱) طرز تعلیم میں اصلی چیز نقد و نظر ہے -

(۲) ہر ایک شاخ میں درس کی ابتدا سادہ و سرسری اصول سے کرکے دقیق مسائل تک اس کو بہ تدریج پہونچانا چاہیے -

(۳) مسئلہ جب تک منقح ہوکر متعلم کے ذہن نشین نہو جاے معلم کو آگے نہ بڑھنا چاہیے -

(۴) طرز تعلیم کو صرف عقل کے ترقی دینے والے مسائل کے دائرہ میں محدود رہنا چاہیے - مباحث علمیــــہ کے دوران میں دماغوں پر غیر علمی تسلط بٹھانا ' یا علمی اصول میں مذہبی تحقیق کو خلط و ملط کردینا ' دماغ کے لیے ایک تشویش آفریں چیز ہے -

(۵) تلامذہ کی شخصیت قابل احترام ہے -

(۶) تعلیم کا یہ نتیجہ ہونا چاہیے کہ انسان میں جو قوتیں مخفی ہیں ' وہ آشکارا ہوجائیں - یہ نتیجہ نہونا چاہیے کہ دل میں نئی قوتیں ڈال دی جائیں -

(۷) قوت کو معلومات ' اور ذہانت کو تعلیم سے آمیزش دینی چاہیے -

(۸) معلمین و متعلمین کے مابین جو بزرگانہ تعلقات ہوں اُن کی عمارت اُس داغ بیل پر تعمیر ہونی چاہیے ' جس کی بنیاد دراصل تعلیم رسالت نے ڈالی تھی کہ " لیکبر کبیرکم و لیرحم صغیرکم " (تم میں جو بڑے ہوں اُن کی بزرگ داشت کی جاے ' اور جو چھوٹے ہوں اُن کے ساتھہ مرحمت و مہربانی کا برتاؤ ہو)

(۹) طرز تعلیم کی خاص غرض تہذیب نفس سمجھنا چاہیے -

سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ کی نظارۂ معارف (سررشتۂ تعلیم) میں کیا اسی طرز پر تعلیم دی جاتی ہے ؟ اور کیا موجودہ اصلاحی منشور اس دل آویز و خوشگوار توقع کی ضمانت ہوسکتا ہے کہ اسکولوں اور کالجوں میں اب انہیں اصول پر تعلیم دیجا یا کریگی ؟ سرکلر میں جب ان توقعات کی تکمیل کا نام و نشان ہی نہیں ہے ' جب طرز تعلیم میں نقد و نظر سے علاقہ ہی نہیں رکھا گیا ' جہاں مسائل کے افہام و تفہیم کے لیے کوئی اسلوب تدریج ہی نہو ' مباحث درسی کو طلبہ سمجھیں یا نہ سمجھیں مگر درسگاہ کی حاضری پوری ہوجاے ' مدرسین کا صرف یہ فرض ہو کہ مقدار مقررہ تک کے لیے اپنے روزانہ لکچروں کا وظیفہ پورا کردیا کریں ' عقلی ترقی کے محرکات سے علاقہ نہو ' تلامذہ کی شخصیت کا احترام غیر ضروری سمجھا جاے ' کوشش کی جاتی ہو کہ اس طرز تعلیم سے متعلمین کی بہترین مخفی قوتیں مخفی تر ہوجائیں ' اُن کے دلوں میں نئے نئے قسم کے قوای استعباد پیدا ہوں ' تہذیب نفس کی غرض تدنیس قلب سے آلودہ رہے ' متعلمین و معلمین کے مابین اکثر اوقات میں خاص قسم کے تعلقات رہا کریں ' تو پھر ان حالات میں یہ اصلاحی نمایشیں کیا مفید ہوسکتی ہیں ؟ اور ان پر شکریہ کے رزولیوشن پاس کرنے کے کیا معنے ہیں ؟

یورپ کی بیشتر مسیحی طاقتوں نے دنیاے اسلام کو جن ہولناک و ہلاکت افزا مصائب کا آماجگاہ بنا رکھا ہے ' اُس کے زخم ایسے اوچھے نہیں ہیں کہ معمولی مرہموں سے مندمل ہوجائیں - وہ قوم جس کو فنا کرنے کی علانیہ تدبیریں ہو رہی ہوں ' اگر ترقی اصلاح کی سرسری تجویزیں ہی اُس کو پامال ہونے سے بچاسکتی ہیں ' تو کوئی شک نہیں کہ شیخ شیرازی کی

" خانہ از پاے بست ویران است "

والی حکایت میں :

" خواجہ در بند نقش ایوان است "

کی مینا کاری ' مکان کو انہدام سے محفوظ رکھنے کی سب سے اچھی ترکیب رہی ہوگی -

(٤)

یہ وہ اصول ہیں جن پر ممالک یورپ کی ہر ایک درسگاہ میں عمل درآمد فرض ہے ' اور جن کے طریق عمل میں بہت کم اختلافات پیدا ہوے ہیں ' لیکن اب کچھہ دنوں سے فرعیات میں بعض اور اصلاحیں شروع ہوگئی ہیں ' جن کے اہم پہلو یہ ہیں :

(۱) تعلیم و طرز تعلیم سے خاص غرض یہ تھی کہ تلامذہ کے قواے عقلیہ آراستہ ہوجائیں ' لیکن اس کی کوئی سہل الوصول ترکیب متعین نہ تھی - اب اس کی یوں تحدید کی گئی ہے کہ صرف اعمال دراکیہ سے اس میں کامیابی ممکن ہے -

(۲) مصلحین نے اب تک طبیعیات کی تعلیم مقدم رکھی تھی ' یہ تقدم تو اب بھی یک گونہ مسلم ہے ' اور عملی دنیا میں سب سے زیادہ فزیکل سائنس ہی کو فروغ دینے پر زور دیا جاتا ہے ' مگر اہل نظر کی راے میں قومیں عموماً زبان کی ترقی یا تنزل سے بنتی بگڑتی ہیں ' اس لیے ادبیات کی تعلیم کو طبیعیات پر ترجیح حاصل ہے -

(۳) پہلے جغرافیہ وحساب و سائنس کے درس پر زیادہ اصرار تھا ' لیکن اب اس کی جگہ زبان و ادب و تاریخ کو ملی ہے -

(۴) اب تک تعلیم نفسی کی حمایت کی جاتی تھی ' قدیم فلسفۂ عقلیہ کی تعلیم سے انکار تھا ' لیکن اس کی قائم مقام کوئی اور چیز نہیں رکھی گئی تھی - اب یہ جگہ فزیکل سائنس سے معمور کی گئی ہے ' جسکے لیے پہلے صف اولین میں ممتاز گنجایش نکالی گئی تھی -

یہ اصلاحیں اصولی و عمومی حیثیت سے یورپ میں تسلیم کرلی گئی ہیں ' اور اب ایک مدت سے یورپ کے تمام اسکولوں ' کالجوں ' اور یونی ورسٹیوں میں یہی اصول زیر عمل ہیں ' اور انہیں کے وہ

[بقیہ مضمون کے لیے صفحہ ۳ ملاحظہ ہو]

عہد قدیم کے ایک گنوار عجمي نے ایک نامور عرب (حنظله بن صفوان) سے ایک مرتبه پوچها تها که " حسن اور حسین (یعنے حضرت امام حسن و امام حسین رضي الله عنهما) کس پیغمبرکی لڑکیاں تهیں ؟ " اُس نے جواب دیا که " خدا کے لیے اس ایک جمله میں کوئي ایک بات تو درست کہي هوتي " یه بحث ضروري نہیں که اس واقعه میں اور موجوده سرکلر میں کس حد تک مماثلت موجود هے ؟ البته اس حقیقت کو بے نقاب کر دینا ضروري هے که سرکلر کي خامیاں پخته مغزان نقد ونظر کے لیے نہایت مایوسي کا باعث هوئي هیں -

(۱) اسلام اور تعلیم میں قدرتي لزوم هے ' اس لیے هر ایک مسلمان کي یه خصوصیت هوني چاهیے که وه سب سے پہلے تعلیم یافته هو - عہد رسالت میں صرف اظہار ایمان هي پر قناعت نه تهي ' بلکه یه بهي تقید تها که هر ایک مسلمان بقدر میسور قرآن کریم کي تعلیم بهي ' که اُس زمانه میں وهي ایک تعلیم تهي ' حاصل کرے - اس کے لیے اتنے ترغیبي احکام تهے که ضروریات زندگي کے اهم اوصاف ' حتی که بیع و شری اور مہر نکاح تک میں اداے معاوضه کي ایک صورت یه بهي تهي که قرآن کي تعلیم دینے سے یه حق ادا هوجاتا هے - اس خصوصیت پر غور کیجیے اور پهر یه دیکهیے که اعلی تعلیم تو معدوم هے هي ' ابتدائي تعلیم میں بهي مسلمان کتنے پیچهے هیں ؟ با این همه سرکلر میں بیان کیا جاتا هے که ابتدائي تعلیم میں مسلمانوں کي جماعت هر طرح فوقیت رکهتي هے -

(۲) هندوستان کے عام طبقات و عناصر میں اگر زبان اُردو کي عمومیت کو بحث میں نه بهي لایا جاے ' جب بهي اس قدر ماننا پڑیگا که تمام اقطاع کے مسلمانوں میں اُردو سمجهي جاتی هے ' علمي پہلو سے هر جگه اسي زبان کي حکومت هے ' اور جہاں دوسري بولیاں رائج هیں وه بهي اصل میں زبان نہیں هیں ' بلکه زیاده صحیح یه هے که زبان کے لہجے هیں ' اور اُن میں بهي اُردو دخیل هے - پهربهي گورنمنٹ کي راے هے ' که " بہت سے اقطاع ایسے هیں جن میں مسلمانوں نے اُردو کا استعمال بالکل ترک کردیا هے "

(۳) یه درست هے که اُردو کے علاوه دوسري زبانوں کے ذریعه سے انگریزي تعلیم حاصل کرنے میں مسلمانوں کو سخت سے سخت زحمتیں برداشت کرني پڑتي هیں ' اور یه بهي سچ هے که غالب تعداد کے مدارس ثانویه (سیکنڈري اسکولوں) کا انتظام بہت کم مسلمانوں کے هاتهوں میں هے ' لیکن اس کا علاج صرف یه بتایا گیا هے که " مسلمانوں کے لیے خاص خاص کالج و اسکول قائم کرنے سے یه دقتیں جاتی رهینگي " سوال یه هے که ان مخصوص درسگاهوں کا سلسله اتنا وسیع تو هوگا نہیں که تمام اسلامي آبادي کے لیے کافي هوسکے ' لا محاله عام درسگاهوں کے ذریعه سے یه کمي پوري کرني پڑیگي - پهر ان درسگاهوں میں یه مشکلیں کیوں کر آسان هونگي ؟

(۴) مدرسهٔ عالیه کلکته ' اسلامي کالج لاهور ' اور اسلامي اسکولوں کي اصلاح کي تجویز پیش کي گئي هے ' جو نہایت عمده بات هے - اگر اس تجویز پر قابل و تجربه کار مصلحوں کي اعانت سے عمل درآمد هوا ' اور تعلیمي و انتظامي معاملات میں مسلمانوں کي آزادي سلب نهوئي ' تو بے شبهه یه ایک بہت هي کامیاب و معقول صورت هوگي ' مگر خوفزده پبلک کے اس اعتراض کا کیا جواب هے که هوگلي کالج ' حسین آباد اسکول ' اور میرزا محسن مرحوم کے وقف اسٹیٹ کے لیے بهي ابتدا میں تحریک اصلاح هي پیش هوئي تهي ' مگر اصلاحي مداخلت نے تهوڑے هي دنوں میں ان سب کے نظم و نسق سے مسلمانوں کو بے دخل کر دیا - نیشنل اسکول اعظم گڑه اور کاظمین اسکول لکهنؤ اسي بہانه سے توڑے گئے هیں ' اور اسي ماده کي اصولي صورت گري هے جس نے مدرسة العلوم کي حکومت میں غیروں کو مسلمانوں کي جگه صاحب نفوذ و حکومت بنا رکها هے -

(۵) پرائیویٹ انتظام کے ذریعه سے اسلامي هوسٹلوں کي تجویز نہایت مبارک هے ' لیکن کیا حقیقت میں یه هوسٹل غیر سرکاري مسلمانوں کے هات میں هونگے ؟ کیا واقع میں اسلامي خصوصیات کے مطابق یہاں تہذیب نفس کا انتظام هوگا ؟ اور کیا بغیر ان باتوں کے هوسٹلوں سے کسي مفید و سودمند نتیجه کي امید حق بجانب هوسکتي هے ؟

(۲)

اب ان اصلاحات کا مقابله یورپ کي تعلیم و طرز تعلیم سے کیجیے جس کو هندوستان کي تعلیمي زندگي کے لیے مثال و نمونه کے طور پر همیشه پیش کیا جاتا هے ' اور یونیورسٹي کے هر ایک کانووکیشن میں هندوستانیوں سے اُسي کے اتباع کي خواهش کي جاتي هے - اس تعلیم کے خاص خاص اصول یه هیں :

(۱) تعلیم اُس خارجي ترقي کا نام نہیں هے جو انشا و لغت و ادبیات کي سطحي معلومات پر قائم هو ' اصل میں تعلیم اُن مخفي قوتوں کے اظہار کا نام هے جو فطرت نے انساني طبیعت میں ودیعت کي هیں - علم النفس (سائیکا لوجي) کے اصول پر آج یورپ میں جس تعلیم کا رواج هے اُس کا مدعا یہي هے که ان خیالات کو عملي صورتوں میں لاکر درسگاه عمل کا ایک جز بنا دے -

(۲) تعلیم کا پہلے یه انداز تها که علم کو محنت و کوشش سے حاصل کیا جاے اور انسان کو محنت و کوشش کا خوگر بنا یا جاے - اب یه اسلوب هے که تعلیم کا نقطهٔ مرکزي صرف نفع ستانی و نفع رساني هے -

(۳) تعلیم کي بنیاد یه هے که نقد و اختبار و توسیع معلومات کے ذریعه سے انساني قوی کو ترقي دیجائے -

(۴) درسگاهوں میں طرز تعلیم کي اصلاح کي جائے اور درس دینے والوں کو نمونهٔ تہذیب بنا یا جاے ' تا که وه اپنے فرایض کو نہایت کامیابي سے ادا کر سکیں -

(۵) تلامذه کے ساتهه مہرباني کا برتاؤ هو ' اُن کي ذهني وعقلي و دماغی حالتیں ملحوظ رهیں ' اور درس میں هر ایک متعلم کي منفعت و مذاق طبیعت کو زیر نظر رکها جاے -

(۶) ابتدائي تعلیم کا پورا پورا اهتمام هو -

(۸) تعلیم کا مقصد افراد کو ترقي یافته بنانا هو -

(۸) تعلیم کے لیے فرض هے که ایسے طرز و طریق پر دي جاے که دنیا کا هر ایک فرد اپني عقلي مقدرت و طبعي استعداد کے مطابق خاطر خواه ترقی کر سکے -

کیا کہا جاسکتا هے که هندوستان میں کہیں بهی ان باتوں کا نام و نشان هے ؟ وه تعلیم جسکي بنیاد محض گورنمنٹ کي مخصوص ضرورتوں کے لیے پڑي هو ' جس کے نصاب حقیقت میں ' وضع و افتاد میں ' اسلوب و پرداز میں ' استعباد کا جوهر هر ایک چیز پر غالب هو ' جسکا منشاے عمل هي یه هو که تعلیمي ڈگریاں ' غلامي کي ذلیل زندگي بسر کرنے کا آل تمغا ثابت هوں ' جو افراد کے دماغي تنزل کو ترقي دینا چاهتي هو ' جو عقلي مقدرت و طبعي استعداد کے دبائے رکهنے کي حامي هو ' جس کے حکام فیصله

عن ابن بشير عن حذيفه قـال : قـال (صلعـم) تكون النبوة فيكم ماشاء الله، ثم تكون خلافة على منهاج النبوة ماشاء الله ان تكـون ، ثم يرفعهـا الله ، ثم تكون ملكا عاضاً فيكم ما شـاء الـلـه ان يكون ، ثم يرفعهـا الله ، ثم تكـون ماـكا جبـريه فيكـون ماشـاء الله ان يكون ، ثم تكون خلافة على منهاج النبوة - قال حبيب : فلما قام عمر ابن عبد العزيز كتبت اليه بهـذ الحـديث اذكره اياه و قلت ارجوان تكون امير المومنين بعد الملك العاض و الجبريه

آنحضـرت (صلعـم) نـے فـرمـايا : جب تک الله کو منظور هے ، تم ميں وجـود نبـوت باقي رهے گا ، اسکے بعد منهاج نبوت پر خلافت قائم هوگي ، اور جب تـک الله چاهيگا قائم رهيگي اور پهر اتهالي جائيگي - اسکے بعد جور و ظلم کي پادشاهت شروع هوگي اور جب تک منظور الهي هے ، رهيگي - اسکے بعد محض جبـر و تسلـط کي حکومت هوگي ، اور وہ بهي مشية الهي کے مطابق رهيگي - ليکن اسکے بعد پهر ايک دور خلافت نبوت کے دور کا آئيگا -

حبيب کہتے هيں که جب عمر ابن عبد العزيز تخت خلافت پر بيٹهے ، تو ميں نے يه حديث انکو لکهکر بهيجي ، اور لکها که مجهے اميد هے که آپ اس حديث کي خبر کے مطابق " ملـک عضوض و جبر " کے بعد محض پادشاہ هي نہيں بلکه امير المومنين هونگے !

اسميں زمانے کي قيد نہيں هے ، مگر ترمذي کي حديث ميں جسکو امام موصوف نے دوسري جلد کے باب الفتن ميں درج کيا هے ، زيادہ تصريح هے :

عن سعيد بن جمهان - قال ثنی سفينـه : قال قال (صلعم) الخلافـة في امتي ثلاثون سنة ، ثـم ملـك بعـد ذالك ثم قال لي سفينه: امسک خلافة ابی بکر ، ثم قال : و خلافـة عمر ، و خـلافـة عثمـان - ثـم قـال : امسک خلافة علي ، فوجـدناها ثلاثين سنة ، قال سعيد : فقلت له ان بني اميه يزعمون ان الخلافة فيهم ، قال كذبوا بنو الزرقـاء ، بل هم الملـوک من شر الملوک (تامل)

سعيد سے روايت هے که سفينه نے انحضرت کے اس قول کو روايت کيا کـه " خلافت ميري امت ميں صرف تيس سال رهيگي ، پهر اسکے بعد محض حکومت اور پادشاهت هے -

اسکے بعد سعيد کہتے هيں که مجهسے سفينه نے کہا که حضرت ابوبکر کا زمانهٔ خلافت شمار کرو ، ميں نے کيا - پهر کہا که حضرت عمر و عثمان و علي کا عهـد خـلافت شمار کرو ، ميں نے سب کو جمع کيا تو کل تيس سال هوے - پهر ميں نے کہا که يه تو سچ هے ليکن بني اميه جو سمجهتے هيں که هـم بهي خليفه هيں ، يه کيسي بات هے ، حالانکه بموجب اس حديث اور تمهاري بيان کردہ تطبيق کے خلافت قبل از بني اميه ختم هوگئي ؟ اسپر سفينه نے کہا که زرقا کي اولاد نے (يعني بني اميه نے) کذب بياني اختيار کي - وہ خليفه کہاں هيں ؟ وہ تو شرير ترين پادشاهوں ميں سے پادشاہ هيں "

ان تمام احاديث کي تطبيق سے يه نتيجه نکالا گيا هے که بهترين قرن انحضرت کا تها - اسکے بعد شيخين کي خلافت کا - اسکے بعد حضرت عثمان سے ليکر عام الجماعه تـک کا ، جبکه حضرت امام حسن عليه السلام نے خلافت سے کنارہ کشي فرمائي - اور پهر اسکے بعد محض " ملک عضوض " اور " ملک جبريه " کا عهد فتن و فساد شروع هوگيا ، اور وهي دور بني اميه ، اور " امر بالمعروف کے سد باب کا پهلا دن " تها -

يه امر يهاں ظاهر کردينا ضروري هے که ان احاديث اور نيز انکے هم مطالب احاديث کي نسبت اس عاجز نے اپنے خاص پيش نظر مباحث سے اس موقع پر کچهه کام نہيں ليا هے - چونکه جناب نے " خير القرون " کي حديث کے طرف اشارہ کيا ، اور ان احاديث سے جا بجا استشهاد فرمايا ، اسليے ضرور هوا که جناب کو احاديث هي کي طرف توجه دلائي جاے -

پهر يه کيسي عجيب بات هے که ان احاديث پر جناب نے نظر نہيں ڈالي ، اور اس عاجز کے اتنا لکهدينے پر ، که " بني اميـه کے عهـد ميں بدعات و محدثات کا بازار گرم هوا " اسقدر متالم و متاذي هوے ؟ کيا جس عهـد کي نسبت يه تصريحات موجود هيں ، اسکي نسبت ضمناً کسي موقعه پر کچهه اشارہ کرديني کا بهي آج کسي قلم کو حق نہيں ؟ اور کيا ان احاديث سے بالکل غض بصر کر لينے کي علة دريافت کرنے کي اس عاجز کو اجازت مليگي ؟

يه تو وہ مشهور ترين احاديث تهيں ، جنکو مشکوة وغيرہ ميں هر شخص ديکهه سکتا هے - ليکن کيا وہ حديث بهي جناب کو ياد هے ، جسکو ترمذي ابواب الفتن کے " باب ما جاء في الشام " ميں لائے هيں ؟ اور جس کو ابن قرہ نے بايں الفاظ روايت کيا هے که " اذا فسد اهل الشام ، فلا خير فيكم " ؟ اور نيز يه که اُن احاديث کے معامل ، تابعين و تبع تابعين و محدثين نے کيا قرار دیے هيں ، جن ميں ظهور فتن و فساد کي بکثرت خبر دي گئي هے ، اور جنسے اسفار حديث کے ابواب فتن بهرے هوے هيں ؟ مثلاً " سيكون فتن ، القاعد فيها خير من القائم ، والقائم فيها خير من الماشي ، و الماشي خير من الساعي " (متفق عليه)

براہ کرم اس بارے ميں کنز العمال کے ابواب فتن ، يا کتب دلائل و خصائص ، مثل خصائص سيوطي وغيرہ کے ابواب اخبار پر ايک نظر ڈال ليجيے ، اور خدارا اسپر تعجب نه کيجيے که بدعات و محدثات کي گرم بازاري دور بني اميه ميں کيونکر تسليم کي جاسکتي هے ؟

اگر طبراني و حاکم اور بيهقي اور ابو نعيم اصفهاني وغيرہ کي مرويات پر بهي نظر ڈالي جاے ، تو دور بني اميه ، حتی که بعد از شهادت حضرت فاروق فتنه و فساد و منکرات و بدعات کے متعلق ايک ذخيرۂ دفاتر و مواد مجلدات کثيرہ موجود هے (۱)

آگے چلکر کس قدر پر غيظ لہجے ميں ارشاد هوتا هے :

" بني اميه لاکهه برے سهي پهر بهي اپنے بعد والوں سے لاکهه درجه اچهے تهے ...... آجکل کے مسلمانوں کو انهيں برا کہنے کا کوئي حق نہيں "

---

(۱) احمد و بيهقي اور طبراني نے عروہ بن قيس سے روايت کي هے : قال الخالد بن وليد ، ان الفتن قد ظهرت ، قال لها و ابن الخطاب حي ، فلا انما تكون بعده -

حافظ سيوطي نے خصائص کبری اور جمع الجوامع ميں ايک خاص باب اس عنوان سے باندها هے که " اخبارہ (صلعم) بالفتنة و ان مبداها قتل عمر " يعنے آنحضرت کي خبر دهي فتنه کي نسبت ، اور يه که اسکا مبدء حضرت عمر کا شهيد هونا هے - اس باب کي بنياد تو بخاري و مسلم کي حذيفه والي حديث هے جو مشهور هے ، ليکن اسکے علاوہ ديگر سنن و مسانيد و معاجم کي حديثيں بهي بکثرت جمع کي هيں ، جنسے گويا استدلال کيا هے که حضرت عمر کي وفات کے بعد هي فتنه شروع هوگا ، اور انکا وجود ايک ديوار درمياں امن و فتن کے هے - غور کيجيے تو شهادت حضرت عثمان اور پهر جنگ صفين وغيرہ کے وہ مقاتلات ، جنکي دس کم سو لڑائيوں ميں بروايت مشهور ستر هزار صحابه و مسلمين قتل هوے ، اور جنميں ۲۰ سے زيادہ صحابهٔ شرکاء بدر بهي تهے ، در حقيقت اسلام کے ابتدائي عروج کيليے ايسا شديد فتنه تها ، جس سے بڑهکر اور کيا هوسکتا هے ؟ يورپ کے مورخ حيران هيں که باوجود ايسے مقاتلات عظيمه کے بونکر اپنے عهد ابتدائي ميں اسلام کي فاتحانه قوت قائم رهي ، ليکن حقيقت يه هے که يه صرف تائيد الهي و نصرت غيبي کا اعجاز تها - (منه)

مقالات

دولة بني اميه اور الهلال کا جواب

الله الله في اصحابي - خير القرون قرني - بدعات و محدثات امويه - خلفاء راشدين ، ملک عضوض - و ما يناسب ذلک -

از جناب مولانا عبيد الله صاحب ايجر (۲) سلسلهٔ سابق ص ۳۶۰

از مولانا آزاد

حديث " خيــر القــرون "

آپنے چونکه قرن اولى کا لفظ لکھا هے ' اس سے معلوم هوتا هے که غالباً وهي مشهور حديث مراد هے ' جس کو امام مسلم اور ترمذي نے عمران بن حصين سے باختلاف بعض الفاظ روايت کيا هے که : " خير الناس قرني ' ثم الذين يلونهم ' ثم الذين يلونهم " ترمذي کي روايات ميں " خير الناس قرني " اور " خير القرن الذي بعثت فيهم " بهي هے ' اور بعض ميں " خير القرون قرني "

حاصل سب کا يه هے که انحضرت نے فرمايا " بهترين زمانه ميرا زمانه هے ' پهر اسکے بعد کا ' اور پهر اسکے بعد کا "

قرن کے مفهوم کے تعين ميں محدثين نے غور و خوض کيا هے- ليکن چونکه دوسري حديث " الخلافة بعدي ثلاثون سنة " (خلافت ميرے بعد صرف تيس برس تک هے) موجود هے ' اسليے يقيناً اس حديث ميں قرن سے مراد دس برس کا زمانه مراد هے ' اور مقصود يه هے که بهترين ده ساله دور آنحضرت کا تها ' اسکے بعد دوسرا عشره ' اور اسکے بعد تيسرا ' جسکے بقيه چهه مهينے حضرت حسن بن علي عليهما السلام کي خلافت سے پورے هوگئے اور پهر زمانه شر و فتن کا شروع هوگيا -

پس گذارش هے که جس زمانے کي نسبت ميں نے محدثات و بدعات کي ابتدا لکهي هے ' اس سے خيرون القرون کي شهادت کو کيا تعلق ؟ آپ مجے اس طرح کے خلط بيان سے کيوں تعجب و تحير ميں مبتلا کرتے هيں ؟ کهاں خير القرون کا زمانهٔ خيريت و افضليت ' اور کجا دور امويه و مروانيه کے قرون جبر و تسلط و ملک عضوض ؟ خير القرون کا عهد ميمون تو بني اميه کي حکومت سے پيشتر هي ختم هوگيا تها ' اور في الحقيقت وهي دور اسلام کي تعليم کا اصلي نمونه ' اور اسکي عمر کا حاصل و مآل زندگي تها -

ميں يقيناً اس زمانے کو امر بالمعروف و نهي عن المنکر کے سد باب کا پهلا دن ' اور محدثات و بدعات کي گرم بازاري کا آغاز عهد قرار ديتا هوں ' جسکي نسبت اسي حديث کے بقيه ٹکڑے ميں سرور کائنات نے پيش انے والے امور کي خبر دي تهي ' اور جس کو جناب نے غالباً بخيال ايجاز و اختصار چهوڑ ديا ' مگر ميں (که با وجود ارادهٔ و سعي اختصار ' مبتلاے اطناب هو چکا هوں) اسے چهوڑ نهيں سکتا ' چنانچه جيسا که اوپر گذر چکا هے ' فرمايا که بهترين زمانه ميرا اور اسکے بعد کا هے - مگر اسکے بعد :

ثم يأتي من بعد هم قوم ' يتسمنون و يحبون السمن ' (ترمذي جلد ۲ - ابواب الفتن)	ايک قوم آئيگي جو محض کثرت مال و جاه و اکل و شرب ' اور عيش نفس ' اور ادعا و نمايش ميں مبتلا هو جائيگي -

اس حديث کا راوي اول عمران بن حصين هے ' اور آگے چلکر مختلف رواة نے مختلف الفاظ ميں روايت کي هے - چنانچه ايک دوسري روايت ميں بعض الفاظ زايد هيں -

مثلاً : " يشهدون ولا يستشهدون ' ويخونون ولا يوتمنون ' و يفشوا فيهم السمن " - ترمذي نے اپني اصطلاح ميں اسکو " حسن صحيح " لکها هے -

اور مسلم کي روايت ميں ان الفاظ کے بعد " و ينذرون ولا يوفون و يظهر فيهم السمن " بهي هے ' اور اس سے علاوه نفس پرستي ' عيش پسندي ' اور دولت و جاه و نمايش کے تبذر و انهماک کے ' عدل و امانت اور ايفاء عهد و اخلاق حسنه کا بهي اس جماعت ميں نهونا ثابت هوتا هے -

پس يهي جماعت هے ' جو خير القرون کے سي ساله عهد کے بعد نمودار هوئي ' اور يهي دور بنو اميه هے ' جو " امر بالمعروف کے سد باب کا پهلا دن " تها ' اور يهي وه دور محدثات و بدعات ' و فتن و قلاقل ' و شر و فساد امور کا هے ' جسکي حضرت صادق و مصدوق (روحي فداه) نے اسي حديث ميں ' جو جناب کے استشهاد و استدلال کا عروة الوثقى هے ' صاف صاف الفاظ ميں اطلاع ديدي تهي ' اور پهر غالباً يهي هے ' جسکي اطلاع کلام الهي نے بهي " و اتقوا فتنة ' لا تصيبن الذين ظلموا منکم خاصه " فرماکر ديدي هے : فصدق الله العلي العظيم ' و صدق رسوله النبي الکريم ' و نحن على ذلک من الشاهدين !!

اخبار ظهور فتن و منکرات

اصل يه هے که اخبار ظهور فتن ' و تحديد ازمنهٔ خير و فضيلة کي نسبت اگر شرح و بسط کے ساتهه لکها جاے ' تو اتنا وافر ذخيره هے ' اور اسکے متعلق بعض ايسے اهم مباحث هيں که ايک پورا رساله چاهيے - اسکي مهلت کهاں اور پهر ضرورت بهي نهيں - آپنے ذکر کرديا ' تو کيا کروں ؟ با وجود ارادهٔ اختصار و اجمال ' خود بخود بحث بڑهتي جاتي هے -

اس بارے ميں جو احاديث صحاح اور ديگر اسفار حديث ميں مروي هيں ' اور آثار صحابهٔ و تابعين ميں اسکي جو تطبيق و تصديق کي گئي هے ' ان سب پر نظر ڈالکر علماء سلف نے اس مسئله کو تقريباً حل کرديا هے - انکا بيان هے که سب سے زياده صحيح اور صاف پيشين گوئي اس بارے ميں " خير القرون " والي حديث هے ' جسکو اس مبحث کا اساس و بنياد قرار ديتے هيں - اسميں انحضرت نے اپنے عهد رسالت ' اور اسکے بعد دو زمانوں کو يکے بعد ديگرے بهترين زمانه قرار ديا ' اور يهي زمانه " خلافة على منهاج النبوة " اور امر بالمعروف و نهي عن المنکر کا عهد طلائي تها - يه زمانه امير معاويه کي خلافت سے پهلے ختم هوگيا ' اور اسکي تصديق ان احاديث سے هوتي هے ' جنميں بتصريح اسکي اطلاع دي گئي هے -

چنانچه " خير القرون " والي حديث کے مطالعه کے بعد اس حديث کو ديکهيے جسکو صاحب مشکواة نے باب " الانذار و التحذير " کي تيسري فصل ميں درج کيا هے :

اهل بیت اور صداقت پرست و جرأت فرما عورتوں کے آنے' سوال و جواب میں خطبات بلیغۂ و موثرہ دینے ' اور اپنے اشعار مدحیۂ حضرت امیر سنانے کے متعدد واقعات تاریخ و مختارات ادبیہ میں منقول هیں ' اور فی الحقیقت عرب کی ازادي ' اسلام کي تعلیم حریۃ ' اور قرون اولی کے امر بالمعروف کي تاریخ میں' ان میں سے هر عورت ' شرف و احترام اور عظمت و کمال کا ایک درجۂ مخصوص و ممتاز رکھتي ھے -

صاحب عقد الفرید وغیرہ اور امام ابوالفضل ابن طاهر نے " بلا غات النسا ء " (١) میں سودہ بنت عمارہ ' زرقاء بنت عدي' بکارۃ الهلالیه ' عکرشه بنت الا طش ' اور ام البرا ء بنت صفوان کا ذ کر کیا ھے' جنھوں نے جنگ صفین میں شرکت کي تھي' اور حضرت امیر کی نصرت و حمایت میں جانبازانه حصه لیا تھا - پھر امیر معاویه کے تسلط کے بعد یه لوگ مختلف تقریبات میں اسکے سامنے پیش هوے هیں' اور انکو امیر معاویه نے وہ زمانه یاد دلایا ھے - اسپر نہایت بے باکانه و حق گویانه حضرت امیر کے فضائل بیان کیے هیں' اور تمام اهل دربار کو اپني عظمت حق گوئي سے متحیر و متعجب بنا دیا ھے !!

از انجمله (بکارۃ الهلالیه) کے وفد کا واقعه نہایت موثر ھے' اور غالباً اس مضمون میں' میں نے اُسي کي طرف اشارہ کیا تھا -

صاحب بلاغات النسا نے لکھا ھے که بکارۃ الهلالیه بالکل بڑھاپے اور ضعف و ناتواني کے عالم میں ایک مرتبه امیر معاویه کے دربار میں گئي - وہ اسقد ر ضعیف تھي که دو عورتیں دو طرف سے آسے تھامکر لائي تھیں - وهاں مروان بن حکم اور عمر و ابن عاص بھي بھي موجود تھے - انھوں نے امیر معاویه سے کہا که " آپنے اِسے پہنچا نا ؟ یه وہ عورت ھے جس نے جنگ صفین میں هم لوگوں سے مقابله کیا تھا اور یه ا شعار پڑہ پڑھکر لوگوں کو سناتي تھي :

اتری ابن هند للخلافۃ مـــالکا
هیہات ذاک ' ومـــا اراد بعید
منتك نفسك فی الخلاء ضلالۃ
اغراک عمر و للشقاء و سعیـــد
فارجع با نکد طائـــر بنحوسهـــا
لاقت علیا اسعد و سعـــود !

سعید بھي موجود تھا - اسنے کہا که اتنا هي نہیں ' بلکه یه اشعار بھي اسي کے هیں :

قد کنت آمل ان اموت ' ولا اری
فوق المنـــابر من امیۃ خاطبـــا
فا الله اخـــر مدتي ' فتطـــاولت
حتی رایت من الزمان عجائبا
في کل یوم لا یـــزال خطیبهـــم
وسط الجمـــوع لال احمد عائبـــا

یعني میري ارزو تھي که مجھے موت آجاے ' مگر اُس وقت کو اپني انکھوں سے نه دیکھوں ' جبکه بني امیه کا کوئي فرد ممبر پر خطیب نظر آے ! مگر افسوس که یه ارزو پوري نه هوئي' اور الله نے میري موت کے وقت کو بڑھا دیا - یہاں تک که آج میں زمانے کے انقلابات کے عجیب عجیب رنگ دیکھه رهي هوں ' مسجدوں کے ممبروں پر بني امیه کے خطیب چڑھتے هیں' اور آل محمد پر علانیه لعن و طعن کرتے هیں !! "

بکارہ نے ان بیانات کو سنکر امیر معاویه سے کہا :

" تیرے یه کتے مجھپر حمله کر رهے هیں ' اور میرا عصاء دفاع ضعیف ھے که انکو هنکا نہیں سکتي - بیشک ان اشعار کي میں هي مصنف هوں - میں پسند نہیں کرتي که اس سے انکار کروں - اب میں واپس جاتي هوں - سچ یه ھے که امیر المومنین علي کے بعد زندگي میں کوئي خوشي نہیں " (بلاغات النساء صفه - ٣٣ -)

اسي طرح سودہ بنت عمارہ رحمہا الله کا واقعه بھي مسلمانوں کیلیے حق گوئي اور صدق لہجه کي ایک مثال عظیم اور اسوۂ حسنه ھے - یه جب امیر معاویه کي تخت نشیني کے بعد اسکے سامنے آئي تو امیر نے پوچھا :

"کیا تو وهی عورت نہیں هیں ' جس نے ایام جنگ صفین میں یه اشعار کہے تھے ؟

شمـــر کفعـــل ابیک یـــا بن عمـــارۃ
یـــوم الطعـــان و ملتقی الا قـــران
و انصـــر علیـــا و الحسیـــن و رهطـــه
و اقصـــد لهنـــد و ابنهـــا بهـــوان
ان الامـــام اخـــو النبـــی محمـــد
علـــم الهـــدی و منـــارۃ الایمـــان
فقـــه الحتوف و ســـر امـــام لوائـــه
قـــد ما بابیـــض صـــارم و سنـــان

سودہ نے کہا :

" اے و الله ! میں ان لوگوں میں سے نہیں هوں ' جو حق سے وقت پر پھر جاتے هیں' اور کذب گوئي کیلیے حیله طرازیاں کرتے هیں - بیشک میں هي هوں جس نے یوم صفین میں یه اشعار کہے تھے "

امیر نے کہا : " کیا شے تھي ' جس نے ان اشعار کے کہنے پر تجکو امادہ کیا " ؟

سودہ نے بے باکانه و مسلمانه کہا :

" حب علي علیه السلام ' و اتباع الحق - حضرت علي کي محبت' اور حق کي پیروي " !! (ایضاً صفحه - ٣٦)

(الهلال) میں (احرار اسلام) کا باب تاریخ اسلام کے ایسے هي امثال جلیله کے احیاء ذکر کیلیے تھا' مگر افسوس که هجوم اشغال نے مہلت نه دي که ایک ادمي کیا کیا کرے ؟

بہر حال اس مضمون میں یا سودہ کے طرف اشارہ تھا ' یا بکارۃ الهلالیه رحمہما الله تعالی کي طرف - آپ اسکو " ایک بڑھیا کے هفوات " سے تعبیر کرکے شاید کوئي خوشي حاصل فرماتے هونگے ' مگر یقین کیجیے که آپکے الفاظ پڑھکر میري آنکھوں سے تو انسو نکل پڑے - فسبحان من لا یتغیر !! ایک زمانه تھا که هم میں سے بڑھیا عورتوں کے اندر اسلام کا ایسا سچا اتباع' حق اور حریت کے ایسا گرانمایه امثال ' امر با لمعروف کا ایسا سچا ولولۂ' اور ازادي و صداقت کي ایسي غیر متزلزل محبت تھي - اور ایک زمانه آج کا ھے ' جب که مردان اسلام ' اور رجال علم و فضل' ایسي مثالوں کا پیش کرنا ایک طرف رها' انکو " هفوات " کے لفظ سے تعبیر کرتے هیں !!

الله الله ! اُس مقدس مسلمه و مومنه کا مقام عالي اور مرتبه ارفع ! جسکے دل کو خدا نے خاندان نبوت کي محبت و عشق کا کاشانه بنایا' جسکو حق کي معیت کي توفیق عظیم ملي ' جس نے اهل بیت محمد صلی الله علیه وسلم کي حمایت و نصرت میں اپنے سیف لسان کے جوهر دکھاے ' اور جسکي حریت و ازادي ' اور حق پرستي و صداقت پژوهي کو تخت دمشق کي

---

(١) بلاغات النسا امام ابوالفضل احمد بن ابي طاهر بغدادي متوفي سنه ٢٨٠ - ي ایک نہایت دلچسپ کتاب ھے' جس میں جاهلیۃ و صدر اسلام کي مشہور عورتوں کے اقوال و خطبات اور بلاغات و نوادر کو بطرز احسن و به تقسیم مواد و ترتیب ابواب جمع یا ھے ' اور اس بارے میں اسکا مطالعه عقد الفرید و اغاني وغیرہ سے زیادہ مفید ور دلچسپ ھے - مصر میں چھپ گئي ھے - (منه)

مخدوما! ان دو سطروں میں کئي غلطیاں ھیں - اول تو " لا یاتي علیکم زمان الا الذي بعدہ اشر منه " کا یه مطلب ھرگز نہیں ھے که ھر مقدم موخر سے افضل ھو - مقصود من حیث القوم اور من حیث الاکثر ھے ' اور اسمیں کوئي شک نہیں که بني امیه کے زمانے میں جمیعۃ اسلام اور ممالک اسلامیه اپنے بعد کے زمانے سے ھزار درجه بہتر تھے - عرب کي اصلي سادگي اور ازادي ھر شے کے اندر نمایاں تھي - صحابه ؤ تابعین و تبع تابعین کا گروہ عرصے تک موجود رھا - عام خاندان اھلبیت مطہرہ اور ائمۂ اھل بیت علیھم السلام یکے بعد دیگرے موجود رھے - مسلمانوں کے اندر ولوله اسلام اور جوش فتوحات بالکل تازہ اور عروج پر تھا ' وغیرہ وغیرہ - لیکن چونکه فتنه و فساد کے جراثیم پیدا ھوچکے تھے ' اسلیے وہ بتدریج بڑھتے گئے ' اور ھر آنے والا زمانه گذشته زمانے سے بدتر ھوتا گیا - یہاں تک که جو ھونے تھا ھوا ' اور آج جو حالت ھے وہ ظاھر ھے -

پھر " برا کہنے " کے حق کي نسبت بھي حدود مقرر کرنے چاھئیں ' ورنه سیاہ و سفید کي تمیز اتھه جایگي - " الحب فی اللہ و البغض فی اللہ " تمام اعمال و افعال میں مسلمانوں کا محور اعمال ھے ' اور اچھے اعمال کو اچھا سمجھنا ' اور برائي کو خواہ وہ کسي عہد میں ھوئی ھو ' برا یقین کرنا ' ایک ایسي شے ھے ' جسکا خود ھمارے اعمال و خصائل پر اثر پڑتا ھے - اشخاص کي بحث خود بخود پیدا ھوجاتي ھے ' جبکه اعمال پر نظر ڈالي جاتی ھے - یزید کے مظالم پر بعد کو آنے والے کیوں فریادي ھیں ' حالانکه آپکے اصول کے مطابق تو " لا یاتي علیکم زمان الا الذي بعدہ اشر منه " ؟ ؟

اطلاق لفظ فسق و ظلم نسبت بني امیه

(۹) بہت زیادہ تاسف جناب کو اس مضمون کي " خون سے شرابور سرخي " پر ھے ' اور اسپر ' که بني امیه کي طرف ظلم و فسق کو کیوں نسبت دي گئي ؟ خیر ' اور تمام باتوں کو جانے دیجیے - آپ ترمذي کي اس حدیث کي نسبت کیا کہتے ھیں ' جو اوپر گذر چکي ھے ' اور جسمیں سفینه کا بني امیه کي نسبت یه قول نقل کیا ھے که " بل ھم ملوک من شر الملوک " ؟ ؟

قاتلین عمار بن یاسر

پھر ان احادیث مشہورہ (اور بقول سیوطي متواترہ) کي نسبت کیا ارشاد ھوتا ھے ' جنمیں حضرت عمار بن یاسر کي شہادت کي خبر دي گئي تھي ' جو جنگ صفین میں اھل شام کے ھاتھوں شہید ھوے ' اور جنمیں انکے قاتلوں کي نسبت " فئۃ الباغیه " کا وصف فرمایا گیا تھا ؟

عن ام سلمه و ابي قتادہ ان رسول اللہ (صلعم) قال لعمار : تقتلك الفئۃ الباغیه (بخاري و مسلم)

ام سلمه اور ابو قتادہ سے روایت ھے که انحضرت (صلعم) نے فرمایا : اے عمار ! میں دیکھتا ھوں که تجھکو ایک باغی گروہ قتل کریگا -

حافظ سیوطي اس حدیث کو نقل کرکے لکھتے ھیں :

" ھذ الحدیث متواتر ' رواہ من الصحابه بضعۃ عشر ' کما بینت ذلك فی الاحادیث المتواترہ " (خصائص کبری - جلد ۲ - صفحه ۱٤۰)

یه تو صحیحین کي حدیث ھے ' لیکن امام احمد و حاکم اور طبراني نے عمر ابن العاص سے روایت کي ھے که " سمعت رسول اللہ (صلعم) یقول : اللھم اولعت قریش بعمار قاتل عمار و سالبه في النار "

یه احادیث صفین کے اھل شام کي نسبت قرار دي جاتي ھیں ' پھر انصاف فرمائیے که میں نے اگر عام حکومت بني امیه کي نسبت ظلم کي نسبت دي ' تو میرے اس جرم کے دیگر شرکاء کو کیوں فراموش کر دیا جاتا ھے ؟

جناب نے فقه حنفي کي مشہور کتاب ھدایه تو قطعاً پڑھي ھوگي - قضا کے ابواب میں کوئي اس قسم کي عبارت بھي جناب کو یاد ھے ' جسکے الفاظ یه ھیں ؟

یجوز تقلد القضاء من السلطان الجایر ' کما یجوز من العادل ' لان الصحابۃ تقلدوا من معاویه ...... والتابعین تقلدوا من الحجاج (ھدایه مطبوعه لکھنو جلد ۳ - صفحه ۱۱۷ -)

ظالم پادشاہ کے طرف سے قضا کا عہدہ قبول کرنا جائز ھے ' چنانچه صحابه نے معاویه کي جانب سے قبول کیا تھا - نیز حجاج سے تابعین نے -

صاحب ھدایه کے اس " لا ابالانه " طریق ذکر کي نسبت جناب کا کیا خیال ھے ؟

(۱۰) جناب نے یه بھي ارقام فرمایا ھے که :

" آپکي ان تلخ کلامیوں نے " رفاض " کی یاد تازہ کردي جنھوں نے صحابه کو سب و شتم کرنا اپنا پیشه بنا لیا ھے "

لیکن اگر اعمال مروانیه کو ظلم و جور کے لفظ سے تعبیر کرنا رفض ھے ' تو میں بکمال مسرت و ابتہاج وھي کہونگا ' جو امام شافعي کي طرف منسوب ھے که :

فلیشھد الثقلان انی " رافضي " ! !

اور خوش ھونگا که یه ایک ایسا " رفض محبوب و مطلوب " ھے ' جسمیں الحمد للہ ' میرے ساتھه وہ وہ لوگ شریک ھیں ' جنکا نام آج دنیاء اسلام بغیر دعا و تحیۃ کے نہیں لیتي :

نازم بکفر خود که بایمان برابر ست !

رھا تبرہ اور سب و شتم ' تو افسوس ھے که اس بدعۃ شنیعه کي بنیاد اولین بھي بنو امیه ھي نے رکھي ' جو علانیه بر سر منبر ذکر خدا و رسول کے ساتھه حضرت امیر پر لعنت بھیجتے تھے ' اور اسي کا اتباع ھے ' جو شیعي دنیا بدبختانه کر رھي ھے -

وفد بکارۃ الھلالیه علي معاویه

(۱۱) جناب نے آخر میں الھلال کے مضمون زیر نقد کے ایک جملے کي طرف اشارہ فرمایا ھے اور لکھا ھے :

" ستم تو یه ھے که جناب انکے اسي ضرب المثل حلم ' اور ساتھه برس کي بڑھیا عورت کے ھفوات سے درگذر فرما جانے کو خدا جانے کن نگاھوں سے ملاحظه فرماتے ھیں ؟ "

جناب کا یه اشارہ الھلال کے مضمون زیر نقد کي اس عبارت کي طرف ھے :

" اگرچه طرح طرح کی بدعات و محدثات کا بازار (خلفاء راشدین کے بعد) گرم ھوگیا تھا ' تاھم چونکه عہد نبوت کا فیضان روحاني اور تعلیم قراني کا اثر ابھي بالکل تازہ تھا ' اسلیے پھر بھي " امر بالمعروف " کي اواز کي گرج کوفه و دمشق کے ایوان و محل کو لرزا دیتي تھي - ساتھه برس کي ایک بڑھیا عورت بر سر دربار بلائي جاتي تھي ' اور امیر معاویه کے سامنے بے دھڑک اپنے وہ اشعار جوش و خروش کے ساتھه پڑھتي تھي ' جن میں نه صرف حضرت امیر علیه السلام کے مناقب ھوتے تھے ' بلکه کھلے کھلے لفظوں میں بني امیه کے فظائع و مثالب بیان کیے گئے تھے - الخ " (الھلال جلد ۲ - نمبر - ۱ - صفحه ۹ -) -

اب اس وقت یاد نہیں آتا که اس مضمون میں کس عورت کي جرأت و دلیري و حق گوئي کي طرف اشارہ کیا گیا تھا ' جو جناب کے لفظوں میں " ھفوات " سے ملقب ھونے کي مستحق قرار پائي ھے ؟ امیر معاویه کے سامنے اس طرح کي صعب

نامورانِ غزوۂ بلقان

شہادۃ بطل الحریۃ !!

رحمۃ اللہ علیک یا نیازي بک !

حادثۂ ملي

(۲)

یوروپین ترکي کے بہترین بلاد جمیلہ اور مقدونیا کي حسین ترین آبادیوں میں تیسرا نمبر (مناستر) کا ہے - وہ مغربي سرزمین میں مشرقي اوضاع و اطوار کے اختلاط کا (جو یوروپین ترکي کي خصوصیت ہے) ایک نہایت دلکش نمونہ ہے - موسم کي خوبي ' قدرتي مناظر کي دلفریبي ' پہاڑوں کي قطاریں چشموں کي روانیاں وہ مرایاۓ روح پرور ہیں ' جنکي نعمت سے وہاں کا ہر باشندہ ' دنیا میں آتے ہي متمتع ہونے لگتا ہے -

اسکے اطراف و جوانب میں دور تک چھوٹے چھوٹے قصبے اور دیہات ہیں ' جنمیں سے اکثر دامن کوہ میں واقع ہیں ' اور وہاں کے باشندے اب تک بدویت اور حضریت کی درمیانی زندگی کے آثار اپنے اندر رکھتے ہیں - مقدونیا کے وہ پہاڑي عصابات (جرگے) جنکے قتل وغارت اور باہمی جنگ وجدال نے اس صوبے کو ہمیشہ حکومۃ عثمانیہ کیلیے مصائب انگیز رکھا ' انہیں دیہاتوں اور انکے جوار کي وسیع پہاڑیوں میں بستے ہیں -

انہیں قصبوں میں ایک بڑا قصبہ ' اور اضلاع کی فوجي چوکیوں کا صدر و مرکز ' رسنہ نامي مقام ہے -

یہي (رسنہ) نیازي بک کا مولد و منشاء ہے - یہیں وہ پیدا ہوا ' یہیں اپنی فوجی زندگی کا ایک بڑا حصہ صرف کیا ' یہیں سے اُس نے اپنی ملکی جاں نثاري کی حرکت شروع کی ' لیکن افسوس کہ یہاں کی آخري خاک اُسے نصیب نہیں ہوئی - حالانکہ اُسے رسنہ بہت محبوب تھا - وہ رسنہ ' جسکے ایک جھونپڑے میں اُس نے اپنی ملۃ و وطن کی راہ میں قربانی کا آخري عہد و میثاق باندھا تھا ' اور جسکی ایک رات اس عالم میں بسر کی تھی ' کہ صبح کو اپنی جماعت کے ساتھہ علم حریت کا اعلان کرنے والے تھا ' جسکا نتیجہ مجہول تھا ' اور اسکی نوجوان بیوي ' جسکے ساتھہ شادي کے بعد صرف دو نا تمام موسم بسر ار سکا تھا ' شیر خوار بچے کو گود میں لیے ہوے اسکے وداعی الفاظ سن رہی تھی !!

لیکن آہ اے نیازي بک ! اے پرستار ملت و وطن !! تیرا وطن محبوب بھي ہمارے ہاتھہ سے گیا ' اور اسکے بعد تو نے بھی ہم سے کنارہ کشي کي ! کیا اس لیے کہ اپنی ملۃ کي ذلت و نکبت تجھسے دیکھی نہ گئي ؟ اور کیا اسلیے کہ تیري غیرت عشق نے گوارا نہ کیا کہ وطن کے جانے کے بعد ' وطن کے نام لیوا دنیا میں باقي رہیں ؟

آہ ! تو ' اور تجھہ ایسے شہداے ملۃ ' خوش نصیب ہیں کہ آنے والے وقت سے پہلے ہي دنیا سے چلے گئے ' اور اپني ملت عزیز اور وطن محبوب کي ہونے والي ذلتیں دیکھنے کیلیے باقي نہ رہے ' لیکن بتلا کہ ہم بد بخت کہاں جائیں ؟ ہم کہ زندہ ہیں ' اور اسلیے زندہ ہیں کہ اپني بربادیوں اور غیروں کي کامرانیوں کو ابھي کچھہ دنوں اور دیکھہ لیں !! ....

....

* * *

نیازي بے اعلان دستور کے زمانے میں

انقلاب دستور کے بعد دنیا اُن لوگوں کو جاننے کیلیے نہایت مضطرب تھي ' جنھوں نے بظاہر چند ماہ کے اندر ملک میں رھکر ملک کو بدلڈالا تھا - اُسي زمانے میں نیازي بک نے اپنا روز نامچۂ انقلاب دستور " خراطر نیازي " کے نام سے ترکي میں شائع کیا ' جسکا انگریزي خلاصہ مسترامي - اِف - نائٹ نے لکھا ' اور پھر ولي الدین بک نے عربي میں شائع کیا - اسمیں مرحوم نے اپنے ابتدائي حالات مختصر طور پر لکھے تھے -

نیازي بک کی ابتدائی حیثیت محض ایک عام سپاھی کي تھي ' سب سے پہلا امتیازي وصف جو اس سے ظاہر ہوا ' وہ جنگ یونان کا موقعہ تھا ' اور اس نے ایک طرف تو فوجي حلقوں کو اسکي طرف متوجہ کیا ' اور دوسري طرف ارباب حکومت کي اصلاح

شوکت قیصری اور ابہت عجمی مرعوب نہ کرسکی ! آپ اسکے کارنامۂ حق پرستی کو هفوات و ترهات کے لفظ سے تعبیر کرتے هیں - کیجیے ' لیکن مجکو تو اگر اپنی تمام زندگی میں اِن " هفوات " کی ایک مرتبه پیروی کرنے کی بھی سچی توفیق ملجاے ' تو اپنی قسمت پر ناز کروں ' اور یقین کروں که میری بخشش کا سامان هوگیا !!

تو و طوبی و ما و قامت دوست
فکر هرکس بقدر همت اوست

مخدوم من ! معاف فرمائیگا ' عقائد نسفی هی کے اندر سب کچهه نہیں هے ' اس سے باهر بھی ذرا اپنی نظر وسیع فرمائیے - حق کی بحث فریقانه تعصبات سے ارفع و اعلی هے ' اور اهل حق کا مسلک عدل و اعتدال ' اور افراط و تفریط سے اجتناب هونا چاهیے - آپ کو میری اُس تحریر میں " رفاض " کے سب و شتم کا طریقه نظر آیا که بنو امیه کی بدعات کا ضمنی تذکرہ بھی آپکے خیال میں مشرب " رفاض " هے - نہیں سمجھتا که اس بارے میں کیا عرض کروں ؟ تاهم اتنا عرض کیے بغیر نہیں رهسکتا که الحمد لله ' اهل بیت نبوت کی محبت سے فائض المرام و ایمان اندوز هوں ' اور اس عالم میں هوں که جب خدا کے حضور میں عبادت کیلیے جاتا هوں ' تو میری نماز بھی اُس وقت تک پوری نہیں هوتی ' جب تک که آل محمد پر درود و سلام و تحیة کا هدیه ' پیش کش بارگاہ حضرت تبارک و تعالی نه کرلوں که " اللهم صل وسلم علی سیدنا محمد و علی آل محمد ' کما صلیت و سلمت علی ابراهیم و علی آل ابراهیم انک حمید مجید :

یا اهل بیت رسول الله حبکم
فرض من الله فی القرآن انزله
کفاکم من عظیم القدر انکم
من لم یصل علیکم لا صلوۃ له !

میں تشہد میں درود کو اصطلاحی واجب نہیں بلکه حقیقی واجب یعنی فرض سمجھتا هوں ' فنسأل الله تعالی ان یجعلنا علی اتباع الکتاب و قرنائه اهل بیت النبی الکریم ' علیه و علی آله و اصحابه الصلوۃ و التسلیم -

(۱۲) آخر میں یه عرض کردینا ضروری سمجھتا هوں که اس قسم کے مباحث و مذاکرہ کی نسبت ارباب عصر کی مختلف رائیں هیں - بعض حضرات انکو اس درجه اهم اور اقدم سمجھتے هیں ' که دین و دنیا کا کوئی خیال اور اسلام و مسلمین کی کوئی مصلحت انکی نظروں میں انسے اهم تر نظر نہیں آتی ' اور انکے عقیدے میں اب مسلمانوں کیلیے اسکے سوا دنیا میں کوئی کام باقی نہیں رها هے که گذشته منازعات و مناقشات کی نسبت تصنیف و تالیف و جرح و تعدیل کا بازار گرم کیا جاے ' اور قوم و ملت اپنی زندگی کو اسکے مطالعه کیلیے وقف کردے !!

ان بزرگوں کے ساتهه ایک دوسرا روشن خیال ' اتحاد دوست اور " مصلحت " فرما طبقه هے ' جسکا خیال هے که اس طرح کے تمام مباحث چونکه اسکی مصطلحه " مصلحت وقت " کے خلاف هیں ' اسلیے بہتر هے که همیشه کیلیے انکو مدفون مقبرۂ ذهول و نسیان کردیا جاے ' اور کبھی انکی طرف اشارہ بھی نہو -

گویا اس خیال کے بزرگوں کے نزدیک سیاہ و سفید ' حق و باطل ' صدق و کذب ' نور و ظلمت ' اور معروف و منکر کی بنیاد ' حقیقت نہیں ' بلکه " مصلحة " هے ' اور تمام تاریخی اسفار اور مجلدات آثار دنیا سے نابود کردینا چاهئیں ' کیونکه وہ " مصلحت وقت " کے خلاف هیں !!

لیکن اس عاجز کا مسلک اِن دونوں مذاهب سے مختلف هے میں دونوں جماعتوں کو افراط و تفریط میں دیکھتا هوں - اپنی تمام قوت علم و دین کو محض تاراج مجادله و مکابرہ کرنا ' اور امور متنازعہ کو خواہ نخواہ زندہ کرکے امن و اتحاد و جمعیة کلمه میں خلل انداز هونا ' عقل و شرع ' دونوں کے لحاظ سے مضر هے ' لیکن ساتهه هی میں اس " مصلحت اندیشی " کا بھی قائل نہیں ' جسکے معنی یه هیں که تاریخی مباحث و تحقیقات کا سد باب کردیا جاے ' تصحیح خیال ' و تعدیل اعتقاد ' و تمجید اعمال حسنه ' و ذم افعال سئیه کو روک دیا جاے ' اور دفاتر اخبار ' و اسفار اثار کے دروازوں پر یک قلم قفل چڑھا دیا جاے -

تاهم بحالت موجودہ میں اسکی بالکل ضرورت نہیں دیکھتا که ان مباحث میں اپنا اور ناظرین کا وقت صرف کروں - وہ وقت ' که هماری فرصتیں قلیل ' اور ضرورتیں لا تعد و لا تحصی هیں ' اور یه بحثیں تو هماری زندگی سے وابسته هیں ' لیکن پیش آنے والے حالات تو وہ هیں ' که هماری زندگی هی کو مشکوک ' اور هماری هستی هی کو مفقود کردینے والے هیں -

الهلال کی گذشته جلد کے اختتام ' اور نئی جلد کے فاتحه میں "امر بالمعروف و نہی عن المنکر" کی (که اصل مقصود دعوت الهلال هے) تاریخ کی طرف مختصر سا اشارہ کیا گیا تھا ' اور اس فضل مخصوص امة مرحومه کی طرف توجه دلائی تهی که هر زمانے میں حکمة الهیه نے احیاء شریعة و امر بالمعروف کیلیے برگذیدگان امت کو منتخب کیا ' اور انکے ذریعه حق کا اعلان ' اور باطل کا استیصال ظهور میں آیا - اسی ضمن میں یه ذکر بھی آگیا تها که اسلام کا اصلی دور زندگی ابتدائی عہد راشد تها ' اور پهر اسکے بعد هی بدعات و محدثات کا سلسله شروع هوگیا تها - وهاں نه بنی هاشم اور بنی امیه کے منازعات کا ذکر تها ' اور نه جمل و صفین کا - نه تعین تهی ' اور نه تشخص - لیکن جناب نے اس طرف توجه مبذول فرمائی ' اور اسکو رسم سب و شتم ' و اتباع "رفاض" و سب صحابۂ کرام [رضوان الله علیهم] سے تعبیر کیا - ایسی حالت میں ضرور تها که بر سبیل اجمال اپنے خیالات ظاهر کردوں - یه کیونکر ممکن هے که واقعات سے بالکل چشم پوشی کرلی جاے ' اور یه کیا استبداد و قہر اور حکم بندش قلم و لسان هے که ضمناً بھی کہیں صاحبان اعمال خیر کی مدحت ' اور موسسین بدعات و محدثات کی طرف اشارہ منقصت نہو ؟

(۱۳) پس یه اسباب تهے ' جنکی وجهه سے الهلال کے چند صفحات اس ذکر کی نذر هوگئے - نیز اس لیے بھی که اس بارے میں جناب کا اصرار شدید تها ' ورنه قارئین کرام پر واضح رهے که اس عاجز کے قلم و دماغ کے لیے امویۂ و عباسیه کا مبحث نہیں ' بلکه اب تو اسلام کا سوال درپیش هے ' اور تاریخ اسلام کا حفظ نہیں ' بلکه نفس اسلام کے حفظ کی مہم سامنے هے - اب اسوقت " صفین " اور " جمل " کے واقعات پر غور کرنے کی مہلت کہاں سے لائیں ' که یوم " بدر " اور " احزاب " کے واقعات تازہ هو رهے هیں !!

مرحوم غالب نے اس بحث کا فیصله کردیا هے :

بحث و جدل بجاے ماں ' میکدہ جوے ' کاندران
کس نفس از جمل نزد کس سخن از فدک نخواست

اور اسکے ارکان و اعضا ویسے نہیں ہیں ‘ جیسے کہ پہلے تھے - اُس وقت ‘ جس کی روایتیں بچپنے سے میں سنتا آیا ہوں ...... پھر اگر ایسا ہی ہے تو خدایا یہ کیا بد بختی ہے ‘ اور تیرے ہاتھہ کو کیا ہوا کہ ہمیں نہیں پکڑتا ؟ .... "

مقدونیا میں ایک اور نیا سامان تنبہ اور اعتبار کا پیدا ہوگیا تھا ‘ اور نیازي اور اسکے بعض ساتھیوں کي دیدۂ عبرت کیلیے اسکے نظارے نے بھی سرمۂ بصیرت کا کام دیا -

مسئلۂ مقدونیا کی قبل از دستور آخري پیچیدگی اس طرح سلجھائي گئی تھی کہ دول ستہ نے اپنے ھائی کمشنروں کا ایک کمیشن متعین کر دیا تھا ‘ اور انکے ماتحت ترکی فوج کا ایک حصہ دیدیا گیا تھا ‘ جنکا مقصد بظاہر بتلایا جاتا تھا کہ سعی اجراے اصلاحات اور قیام امن ہے -

یہ ترکی فوج جو باھر کے افسروں کے ماتحت رہتی تھی ‘ انتظام و راحت کے لحاظ سے تمام عثمانی فوج کیلیے رشک انگیز تھی - چونکہ اسکا انتظام یورپین طاقتوں کے کمشنروں کے ماتحت تھا ‘ اسلیے وہ اسکو باقاعدہ تنخواھیں دلاتے تھے ‘ عمدہ وردیاں پہناتے تھے ‘ انکے جوتے ٹوٹے ہوے ‘ اور انکے کوٹ پھٹے ہوے نہیں ہوتے تھے ‘ اور ترکی زندگی کی محبوبات ‘ یعنی قہوہ اور تمباکو کیلیے ترستے نہ تھے -

اِن سپاہیوں کا وجود مقدونیا کی عام عثمانی فوج کیلیے ایک تازیانۂ عبرت ہوگیا - وہ انکو دیکھتے اور اپنی حالت سے مقابلہ کرتے - اور پھر سونچتے کہ یہ کیا بدبختی ہے ‘ کہ انھی کے بھائی انھی کے سے سپاھی ‘ انھی کی سر زمین کے فرزند ‘ چند غیروں کے ماتحت رھکر عزت و خوشحالی کی ایسی رشک انگیز زندگی بسر کرتے ہیں ‘ اور خود وہ اپنے ملکی افسروں کے ماتحت رھکر اور اپنے ملک کی پرستش کا عہد باندھکر ‘ ذلت و نکبت ‘ افلاس و ناداري ‘ عسرت و تنگی ‘ اور پریشانی و پریشان حالی میں مبتلا رہتے ہیں ؟

غیروں کو کیوں یہ عزت و عظمت حاصل ہے ‘ اور انکے ملک کیلیے کیوں ذلت و نکبت کے سوا کچھہ نہیں ؟

نیازي بک لکھتا ہے کہ " میں جب کبھی مقدونیا کے کمشنروں کے ماتحت سپاھیوں کو دیکھتا تو اپنے ھمراز دوست یوسف صدي سے گھنٹوں اس اختلاف حالت کے اسباب و نتائج پر بحث کرتا - "

* * *

اسی زمانے سے نیازي بک کے خیالات میں تغیر شروع ہوگیا - اسکے احساسات بدل گئے ‘ اسکے مشاھدات نے ایک نئی چادر بدلی ‘ اور اسکے کانون قلب میں " خدمت ملک و وطن " کی وہ مخفی آگ روشن ہوگئی ‘ جو اگر ایک بار روشن ہوجاے ‘ تو پھر اسکا بجھنا دشوار ہوتا ہے -

اس نے بغیر کسی مرشد و رھنما کے حیات ملکی و ملی کے سر مخفی کو معلوم کرلیا ‘ اور اسکو یقین ہوگیا کہ ھمارے جسموں کے اندر روح نہیں ہے - کشتی پانی سے بھرتی جاتی ہے ‘ اور بستر مرض روز بروز مایوسی سے قریب تر ہوتا جاتا ہے -

اسکے کانوں میں ایک فرشتۂ غیبی کی ہروقت صدا آنے لگی کہ " کوئی انسان اس خاکدان ارضی ‘ اس سماء دنیا کے نیچے زندہ نہیں رہسکتا ‘ جب تک کہ روح حریۃ اسکی رگوں کے اندر نہ دوڑ رہی ہو ‘ اور مملکۃ عثمانیہ کا مرض اسکے سوا کچھہ نہیں ہے کہ ایک صدي کے اندر اسکے چاروں طرف کی دنیا پلٹ گئی ہے ‘ لیکن وہ ابتک اپنی جگہ پر پڑي ہے "

اب نیازي بک وہ نیازي بک نہ تھا ‘ جو چند مہینے پہلے بنی بارک کے فوجی قہوہ خانے میں بیٹھکر اپنے اطراف و جوانب

اعانۃ مہاجرین عثمانیہ

قبلہ مد ظلہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - الہلال ابھي ابھی مجھے ملا ہے - آپکا چھوٹا سا اپیل دربارۂ امداد مہاجرین پڑھنے میں آیا - آپکي ھمت پر جوش اور رشک کے آنسو نکل پڑے - اللہ تعالی آپکو اس سے بھي بڑھکر توفیق عنایت فرماے اور مجھے بھي - لیکن میں اپنے پاس ایسی جیب کہاں سے لاؤں جسکي وسعت اسیقدر ہو ‘ جتني ان بے خانماں بھائیوں ‘ بہنوں ‘ اور ماؤں کي امداد کي ضرورت ہے ‘ یا جسمیں الہلال کي سی قابلیت ہو کہ وہ ایک عظیم الشان ایثار کے ساتھہ اتني بڑي رقم اپنے اندر سے نکال دے - ادھر تنگي حوصلہ ملاحظہ ہو کہ جي نہیں چاھتا کہ آپ پر بار بنوں ‘ یا جو قلیل رقم آٹھہ روپیہ کي دوں وہ بھي میرا ایثار نہو ‘ بلکہ جناب کا - اور اگر محض ایک خریدار ھي پیدا کروں تو پھر میں نے تو کچھہ بھي ندیا - اللہ میري مٹھي کو تنگ نکرے ‘ اور نہ میرے حوصلہ کو پست - لہذا میں اپنی طرف سے نہیں بلکہ اپني بیوي کي طرف سے (اور کسقدر مقام شرم و غیرت ہے کہ آج میري بیوي جسے میرا نصف ہونا چاھیے تھا ‘ مجھسے بڑھگئي ہے) ایک جوڑي طلائي بندوں کي پیش کرتا ہوں - میں نے یہ جوڑي اپنے دوست .... کو دیدي ہے - وہ فروخت کرکے قیمت آپکو ارسال کردینگے - ...... میں چونکہ زیور کي قیمت اچھي پڑتي ہے اسلیے اسے وھیں فروخت کرنا مناسب سمجھا - اس ادني سي رقم کو آپ اس چندہ میں راقم الحروف یا اسکی بیوي کي طرف سے شمار کرلیں ‘ لیکن ساتھہ ھي عرض ہے کہ ھرگز میرا نام آپکي فائل میں ظاھر نکیا جاے -

پس جسوقت رقم پہنچ جاے فقط اتنا لکھدیجئیگا کہ ایک بدنصیب مسلم جسے بہت کچھہ دینے کي تمنا تھی ‘ لیکن جو بباعث کچھہ نہ رکھنے کے اپنے دل کے ارمان نکال نہیں سکتا "

[الہلال - ذلک ‘ فلیتنا فس المتنافسون]

[از جناب شیخ محمود صاحب جفت فروش - اکوٹ ضلع اکولہ ملک برار]

السلام علیکم رحمۃ اللہ و برکاتہ - اعانہ مہاجرین کے متعلق آپ نے جس ایثار اور مالي قرباني سے کام لیا ہے میں جہاں تک خیال کرتا ہوں عملي دنیا میں یہ پہلی نظیر ہے - کاش طبقہ امرا بیدار ہوتا اور مالي اعانت میں کوشاں ہوتا تو یہ آفات کي گھٹا جو مسلمانان عالم پر چھائي ہوئي ہے پرزے پرزے ہوکر رھجاتي - وہ مقلب القلوب لوگوں کے دلوں کو اسلام کے درد اور مسلمانوں کي ھمدردي سے بھر دے -

میرے دل نے اسبات کو گوارا نہ کیا کہ اتني بڑي رقم کا بار آپ کی ایک واحد ذات پر ڈالا جاے - اس بنا پر نیازمند نے آٹھہ روپیہ کي حقیر رقم اعانہ مہاجرین کي مدد میں بذریعہ مني آڈر خدمت اقدس میں ارسال کي ہے - اس رقم کو آپ اخبار کي قیمت تصور نہ فرمائیں - کیونکہ اخبار کا چندہ ختم ہونے پر اخبار کي مقررہ قیمت برابر ادا ہوتی رھیگی -

[بقیہ مضمون پہلے کالم کا]

کے دشمنوں کی گرفتاري کی تدبیریں سونچتا تھا - اب اسکے سامنے اُن عظیم الشان دشمنوں کی صفیں تھیں ‘ جنکے حملے روز بروز اسکی قوم اور اسکے ملک کو برف کی طرح پگھلا رہے ‘ اور خشک سالی کے چشموں کی طرح سکھا رہے ہیں -

وہ اب شب و روز ایک عشق غیر معلوم ‘ اور ایک تلاش و جستجوے مجہول کی فکر میں مستغرق رہنے لگا ....

طلب بے عنوانیوں کا پہلا نقش اسکے دل پر کہینچ دیا - جنگ کے ایک پرخطر موقعہ میں اس نے تنہا ۱۸ - یونانیوں کو قید کر لیا تھا ' اور ان میں بعض نہایت ممتاز یونانی فوج کے افسر تھے - وہ اپنے اسیروں کو لیکر خوشی خوشی قسطنطنیہ روانہ ہوا کہ سلطان کے حضور میں پیش ہوکر اپنی خدمت کو پیش کرے - راہ میں امراے یلدیز میں سے ایک امیر کا لڑکا ملا ' اور اسکو معلوم ہوگیا کہ نیازی بک کے ساتھہ یونانی اسیر ہیں - قبل اسکے کہ نیازی قسطنطنیہ پہنچے ' مابین ہمایونی سے ایک فرمان شائع ہوگیا ' جسمیں ۱۸ - یونانیوں کو تنہا قید کر لینے کے کارنامے کو اس امیر زادے کے طرف منسوب کیا گیا تھا ' اور پھر اسکے صلے میں ترقی مراتب و مدارج کا اعلان تھا !

نیازی بک کہتا ہے کہ " یہ پہلا واقعہ ہے ' جس نے میری آنکھیں کھولیں ' اور مجھکو اپنے ملک کے حکام ' اور مرکزکی بد نظمی کی نسبت علم ہوا "

سنہ ۱۹۰۳ - کے اواخر میں یورپین ترکی کے اندر بلغاری جرگوں کی بغاوت اور شورش کا ہمسایوں نے انتظام کیا ' اور تمام مقدونیا میں آتش فساد بھڑک اٹھی - یہ کوہستانی اطراف اور دیہات و قصبات کے قبائل تھے ' جنھوں نے مختلف جرائم پیشہ سرغناوں کی سر کردگی میں اپنی اپنی جماعتیں بنالی تھیں ' اور پھر باہم ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتے تھے ' اور دیہاتوں اور قصبوں کو لوٹتے تھے - یہ بغاوت سنہ ۱۹۰۸ - تک قائم رہی ' جبکہ دستور عثمانی کا پہلا اعلان ہوا -

* * *

حکومت نے جن لوگوں کو بلغاریوں کے مقابلے' اور سرکوبی کے لیے متعین کیا تھا ' ان میں نیازی بک بھی تھا - وہ پانچ سال تک اپنی رجمنٹ کے ساتھہ مقدونیا کے جرگوں کا مقابلہ کرتا رہا ' اور اس عرصے میں اس نے اپنی شجاعت و بسالت ' ایثار نفس و جوش خدمت ملک و ملت ' اور نوع پرستی و انسانی ہمدردی کی نہایت نمایاں مثالیں پیش کیں - اسکا وجود تمام اطراف رسنہ و مناسترکیلیے ایک رحمت الہی تھا - اس نے بلغاری اشرار کے حملوں اور لوٹ مار سے تمام اپنے قرب وجوار کی ابادی کو بالکل محفوظ کردیا تھا ' اور بڑے بڑے مشہور بلغاری ڈاکو اور سرغنے اسکے نام سے ڈرتے اور اسکی شجاعت و کاردانی کا اعتراف کرتے تھے - اسکی ہمدردیوں نے بلا اختلاف مذہب و ملت تمام اطراف و جوانب کے لوگوں میں اسکے وجود کو محبوب القلوب بنادیا تھا - اسکی موجودگی تاریک راتوں کو تاریکی میں امن و امان کی روشنی تھا' جوگھروں کے اندر عورتوں اور بچوں کو اطمینان کی نیند بخشتا تھا ' اور بوڑھوں اور معذوروں کو بلغاری وحوش و برابرہ کے حملونسے بے پروا کردیتا تھا -

ایک ذکی الحس اور حقیقت جو طبیعت کیلیے دنیا کے تمام حوادث و واقعات عبرت و بصیرت کا درس ہوتے ہیں - سدھا عام سپاہی اور فوجی افسر نیازی کی طرح اس کام میں مصروف تھے ' لیکن نیازی بک جو کچھہ کرتا ' اور جو کچھہ دیکھتا تھا ' وہ کسی کو میسر نہ تھا - وہ گو اب تک انقلاب و اصلاح کی کسی تحریک میں شامل نہیں ہوا تھا ' اور اسکے خیالات میں کوئی انقلاب انگیز جنبش فکر پیدا نہیں ہوئی تھی ' بلکہ اخبارات کی ملک میں اشاعت مسدود تھی اور علی الخصوص ترکی فوجی زندگی تمام دنیا سے بے خبری اور بے فکری میں کٹتی تھی - تاہم چونکہ اسکا دل محب ملک ' اور اسکا دماغ پرور ضمیر تھا ' اسلیے وہ جو کچھہ کرتا تھا ' محض فوجی فرض ' اور حق تنخواہ کے جذبے سے نہیں ' بلکہ اپنے ملک کی محبت' اسکو فتنہ و فساد سے محفوظ کرنے کی آرزو ' اور خلق اللہ کے امن و رفاہ کیلیے -

لیکن اس فوجی خدمت کے اثنا میں اسپر نئی نئی باتوں کا انکشاف ہوا ' اور اس نے حیرت اور غم کے ساتھہ دیکھا کہ اسکے ملک اور ملکی حکومت کی حالت ویسی نہیں ہے ' جیسی کہ وہ بچپن سے سمجھتا آیا ہے -

* * *

وہ لکھتا ہے :

" سب سے بڑھکر جس واقعہ نے اس زمانے میں مجھپر اثر ڈالا' وہ یہ تھا کہ میں اپنے وفادار ساتھیوں کی زندگی کو خطرے میں ڈالکر' راتوں کی نیند اور دن کی راحت سے اپنے تئیں یک قلم محروم کرکے' طرح طرح کی مصیبتوں اور طرح طرح کی مشکلات کے بعد' کسی مشہور بلغاری سرغنے ' یا کسی مشہور کوہی ڈاکو کو گرفتار کرتا ' اور اسکے خونی جرائم اور حملوں سے مظلوم انسانی آبادیوں کو نجات دلاتا ' لیکن جب اسکو مناستر بھیجدیتا ' اور وہاں سے اسکا معاملہ (یلدیز) کے ہاتھوں میں پہنچتا ' تو چند دنوں کے بعد حیرت و تعجب سے سنتا کہ " فلاں یورپین حکومت کے سفیر نے انکے معاملے میں مداخلت کی ' اور وہ فوراً باعزاز و اکرام رہا کردیے گئے " ! !

یا درمیانی حکام کو رشوتیں ملگئیں' اور تیسرے چوتھے دن ہی وہ پھر اپنے قبائل سے آملے ! !

اسکے ساتھہ ہی میں دیگر فوجی افسروں کو دیکھتا' جو میری ہی طرح بلغاری باغیوں کے مقابلے کیلیے متعین تھے ' اور دیگر اطراف مقدونیا سے تعلق رکھتے تھے - نہ انکو غریب دیہاتیوں کے لٹنے کا کچھہ غم تھا ' اور نہ باغیوں کی تادیب و تنبیہ کی کچھہ فکر تھی - نہ انھوں نے ان خطرناک جرگوں سے مقابلہ کرکے انھیں اپنا دشمن بنایا ' اور نہ کبھی انکو گرفتار کرنے کی کوشش کی - اپنے اپنے مقاموں پر پڑے رہتے ' اور جب کبھی کسی جگہ کے لٹنے اور تاراج قتل و غارت ہونے کی خبر آتی' تو دوسرے تیسرے دن معائینے کیلیے چلے جاتے ' اور اپنے روزنامچے میں لکھدیتے کہ " غارتگروں کا کچھہ سراغ نہ لگ سکا " !

تاہم وہ مجھسے زیادہ محبوب و عزیز تھے - ! !

میں نے سونچا کہ الہی یہ کیا معاملہ ہے ؟ کیا بچپن سے اعتقاد و فکر کی جس جنت میں مقیم ہوں ' وہ محض ایک دھوکہ اور فریب ہے ؟ کیا ابتک میں نے جو کچھہ سنا ' اور جو کچھہ سمجھا ' وہ واقعیت اور صداقت سے خالی تھا ؟ ...... ؟

کیا یہ سچ نہیں ہے کہ دنیا کی حکمران قوموں کی طرح ہم ایک عظیم الشان حکمران قوم ہیں ' اور ہمارا سلطان دنیا کے پادشاہوں میں ایک بڑا پادشاہ ہے ؟ اگر یہ سچ ہے تو یہ کیوں ہے کہ جن مجرموں نے ہمارے ملک کی عافیت کو تاراج کردیا ہے ' ہم انکو پکڑتے ہیں ' لیکن ہماری حکومت کو اتنا حق بھی حاصل نہیں کہ اپنی مرضی سے انھیں سزا دے ' اور وہ محض ایک یورپین سفیر کے اشارے پر بلا تامل چھوڑ دیے جاتے ہیں ! چھوڑ دیے جاتے ہیں تاکہ وہ پھر آکر ہماری سرزمین کو قتل و غارت اور نہب و سلب سے بھردیں ! تاکہ مظلوم انسانوں کی عورتیں بیوہ ' اور تاکہ انکے شیر خوار بچے یتیم ہوں ! ! ...... یا للعجب ! ویا للاسف ......

اگر ہماری حکومت کا یہی حال ہے ' تو پھر ہماری جانوں کو انکے مقابلے کیلیے کیوں معرض ہلاکت میں ڈالتی ہے ؟ ....

کیا یہ سب کچھہ اس لیے ہے کہ ہم ذلیل و حقیر ہوگئے ہیں ' اور اپنے آپکو سنبھالنے پر قادر نہیں ؟ کیا ہماری حکومت کا انتظام'

تعلیم کے لیے - ایک مولوي کي اجازت ملجاے تو بہت مناسب هے - یہ نیک نظیر ناموري کا باعث هوگي کہ سرکاري اسکول میں ایک فرماں رواے اسلام کي طرف سے مذهبي تعلیم کا انتظام هوا - اسکول کو بهي مقابلۃ زیادہ رونق هوگي - مسلمان طلبہ مذهبي تعلیم سے مستفید هونگے - هیڈ ماسٹر مڈل اسکول - هر وقت نگراں رهیگا -

قانون ازدواج بیوگان کي تحریک

از جناب نثار احمد خاں صاحب کاکوري

بیوا ؤں کے عقد ثاني کا مسئلہ اس قدر ضروري و اهم هے کہ کوئي دور اندیش و معاملہ فہم دل و دماغ اس کي اهمیت سے انکار نہیں کرسکتا - میري راے میں اسکے لیے امپیریل لیجسلیٹو کونسل میں ایک خاص قانون وضع کرنے کي پرزور تحریک هوني چاهیے - جس کا ابتدائي مسودہ یوں هوسکتا هے -

دفعہ (١) صاحب کلکٹر یا سیشن جج یا اونکے همرتبہ عہدہ داران ریاست کو بذریعہ درخواست با ضابط بیوہ کے حالات و متعلقات کي اطلاع هونا چاهیے -

دفعہ (٢) هر ایسي درخواست میں بیوہ کي تخمیني عمر - اسباب عدم نکاح ثاني مع ان وجوہ کے جو ولیوں مربیوں یا سرپرستونکي طرف سے کہ مانع نکاح ثاني هوں درج کرنے چاهئیں -

دفعہ (٣) هر ایسي درخواست کے گذرنے پر عہدہ دار خود یا اپنے کسي ماتحت افسر کو خواہ وہ آنریري هوں یا ملازم سرکاري بغرض تصدیق بیانات عرضي گذار کے مامور کرکے عذرات مندرجۂ درخواست کي تصدیق کرائیگا -

دفعہ (٤) درخواست تصدیق شدہ چند معزز مقامي باشندونکے پاس مزید تصدیق و تحقیق کي غرض سے بهیجدي جاے ' اور ان کي سفارشي رپورٹ پر مناسب لحاظ کیا جاے -

دفعہ (٥) اگر شادي هونیکے لیے سفارش هو تو بیوہ جس شخص کي سر پرستي یا نگراني میں هو اُس کو مناسب وقفہ و مہلت دیکر بیوہ کے عقد ثاني کي هدایت کرني چاهیے -

دفعہ (٦) مناسب مہلتوں کے بعد بهي اگر تکمیل نهو تو ایسي حالت میں مقامي معززین کو ولي و سرپرست مقرر کرکے تکمیل عقد کرنیکے لیے هدایت کي جاے -

دفعہ (٧) بحالت بالغ هونے بیوہ کے حسب سفارش مقامي معزز باشندوں کے تکمیل عقد کے لیے مناسب هدایت کي جائیں ' ان کے عمل در آمد نهونے پر برادري کے هر قسم کے رسوم میں شرکت ایسے اُسے روک دیا جاے - خود اسکے یہاں کي تقریب غمي شادي میں اهل برادري وغیرہ کي شرکت ممنوع قرار دي جاے - عدول حکمي کي سزا اخلاقي و میعادي هونا چاهیے -

دفعہ (٨) خاص عمر کي اور مریض اور ایسي بیوائیں جو صاحب اولاد هوں اور جنکے عقد کرنیسے اونکي اولاد کي بربادي کا اندیشہ هو مستثنیٰ قرار دي جائیں -

دفعہ (٩) بیوہ ترکۂ شوهر اول سے محروم نکي جاے - نفقہ وغیرہ کا اثر عقد اول سے عقد ثاني تک رهے - مکرر بیوہ هونے پر تیسرے نکاح کے لیے مجبور نہ کیا جاے -

هندو بیواؤں کے لیے بهي بہ نظر هم وطني و همدردي انساني ایک ایساهي قانون جاري هونا چاهیئے -

کیا عرب سے اسلام کي حکومت مٹ جائیگي ؟

میرا خیال هے کہ هندوستان کے اردو اخباروں میں آپ هي کا ایک اخبار ایسا هے ' جو اسلامي معاملات پر آزادي سے بحث کرتے هوے اپني آواز کو قسطنطنیہ کے باب عالي اور دهلي کے ایوان حکومت تک پہنچا سکتا هے - اور گو میري ناچیز تحریر اسکے زریں کالموں کے لیے عیب هے - مگر میں ان خیالات کو اظہار کیے هوے بغیر نہیں رهسکتا ' جو مجهکو عرصے سے پریشان کر رهے هیں - اگرچہ مجهے یقین هے کہ وہ اخبار کے کالموں میں شائع هونے کا شرف نہیں پاسکتے - لیکن اس امید پر کہ ممکن هے اپ میري راے سے اتفاق کرتے هوے اپنے قلم فصاحت کو جنبش دیں وهو المقصود -

موجودہ رفتار سیاست کو دیکهتے هوے یہ سوال پیدا هوتا هے کہ آیندہ عرب و حجاز کا حاکم اعلےٰ کون هوگا - یہ سوال گو بظاهر ایک سرسري بات هے - مگر موجودہ و گذشتہ واقعات ایک آنیوالے خطرے سے مجهکو ڈرا رهے هیں ' اور میں چاهتا هوں کہ جسطرح ممکن هو ان خطروں کا ذکر مفصل کروں - میں جس خطرناک شہنشاہ عرب کا وحشتناک خواب دیکهہ رها هوں - اسکي تعبیر ریوٹر ایجنسي نے ترکي و انگریزي معاهدہ خلیج فارس کو ظاهر کرتے هوے - کردي هے -

عرب کے موجودہ پالیٹکس کو سمجهنے کے لیے بہتر هوگا کہ تاریخ عرب میں ترکي اور انگریزي اقتدار کے ماجراے سیاست پر بحث کرتے هوے معاهدۂ خلیج فارس و مسئلہ و مصر پر راے زني کي جاے :—

" عرب میں ترکي حکومت شریف جعفر " اول سے شروع هوئي سلیمان صاحبقران (١٥٢٠ - ١٥٦٦) کے عہد میں عثماني سلطنت منتہاے عروج پر تهي - اسوقت تمام عرب ترکي ایشیا میں شامل تها - مگر اونتیسویں صدي کے شروع میں مدت تک ترکي حکومت عرب میں متزلزل رهي - سنہ ١٨٢٠ع میں ترکي حکومت کا دوبارہ اعلان هوا - اور عبد المطلب مکہ کے شریف اعظم مقرر هوے - لیکن شریف اور پاشا میں منافسۃ کے باعث عبد المطلب کو معزول کرکے محمد بن عون کو حاکم مشہور کیا گیا - ١٥ - جون سنہ ١٨٥٨ع کو جدہ میں انگریزي قونصل کے قتل هو جانے کي وجہ سے انگریزوں اور حجاز کے فرمانرواؤں میں لڑائي هوئي - جدہ پر گولہ باري کي گئي ' اور اس شرط پر جهگڑا رفع هوا کہ انگریزوں کو تاوان دیا جاے اور قاتلوں کو سزا دیجاے - نہر سویس کے اجرا سے ترکي کا تعلق مکہ سے قوي هوگیا - جدہ بحر قلزم کے سلسلہ تار سے ملادیا گیا - بابعالي سے مکہ کو تار پهونچنے لگے - طائف میں تار پهونچایا گیا - شرفاے حجاز کے لیے مخالفانہ کارروائي کا موقع نہ رها - جنگ روس و روم میں مکہ سے سپاهیوں کے ایک رجمنٹ بهرتي کرنے کي کوشش کي گئي -

سنہ ١٨٦٩ میں مدینہ ' جدہ ' مکہ اور طایف میں عثماني دفتر اور محکمے قائم هوے - مکہ میں عبد اللہ ایک هر دلعزیز شریف تها - اسکے بعد اسکا بهائي مقرر هوا جو سنہ ١٨٨٠ع میں قتل کردیا گیا - اوسي سال عبد المطلب دوسرے مرتبہ شریف هوا - گو کہ اُسنے انتظامات تو اچهے کیے مگر طبیعتیں پہلے هي سے اُس کي جانب سے متنفر هوچکي تهیں - عزل کي درخواست کي گئي -

عثمان پاشا نے آکر اسُ مسن و معمر شریف کو معزول کردیا ' اور شہر کي حکومت خود سنبهال لي - ١٨٨٢ میں حسین کا بهائي عون الرفیق شریف مقرر هوا ' اس درعملي سے بدویوں نے بغاوت کردي - رفیق مدینہ بهاگ گیا - اور عثمان پاشا

مراسلات

از جناب مولوي يعقوب صاحب هيڈ مولوي اسکول جموي ضلع مونگير

مخدومنا الاعظم جناب المکرم مولانا ابوالکلام آزاد - ادام الله شموس افاضتکم ساطعة على راس المومنيـن وجعلنا الله سبحانه و اياکم من انصار المسلمين - السلام عليکم و رحمة الله و برکاته - اعانت مهاجرين بے خانمان ترک کے ليے مبلغ آٹهه روپے ارسال خدمت هيں - ربنا تقبل منا انـك انت السميع العليم -

حيثيت کے بدل جانے سے حکم بهي بدل جاتا هے' اب جناب والا کے الهلال نے بحکم : الذين ينفقون اموالهم ابتغاء مرضات الله صد هزار بدر کامل کو بے نور و صد هزار متاع کونين کو هيچ کرديا - ان هذا کان لکم جزاءً و کان سعيکم مشکورا - ميرا خيال هے که تيس هزار کي رقم خطير کے ايثار سے دليل راه بننے کي مثل آپ سے پہلے کوئي اخبار هندوستان کا شايد نهيں هوا هے - اسکي مقبوليت کي کافي دليل آية مذکور هے - کيونکه ابتغاء مرضات الله سے افضل ترين دوسري کوئي چيز نهيں هوسکتي - يه امتياز جناب والا کا لوجه الله هے کسي مداح کے مدحت سے اچها اور کسي حاسد کے چشم پر فتن کے ديکهنے سے برا نهيں هوسکتا انما نطعمکم لوجه الله لا نريد منکم جزاءً ولا شکورا -

جناب والا نے غازي شکري پاشا متع الله المسلمين بطول حياته کے خدمات اسلاميه کي ياد گار قائم کرنے کا خيال جو ظاهر فرمايا هے گو کسي حيثيت سے محمود و متصور هو' مگر بنفسه به چند وجوه يه ياد گار قابل اعتراض هے -

(۱) کيا يه خيال صحيح هے که قوم ترک کے افراد ميں بطل ادرنه غازي شکري پاشا سے زائد اسلام پرستي و ملک و وطن کے ليے جانفروشي کرنے والا دوسرا کوئي فرد اس جنـگ بلقان ميں ثابت الاقدام نظر نه آيا ؟ اگر يه خيال صحيح هے تو اونکي ياد گار کے ليے يه کافي هے که اشداء على الکفار کي صفت سے عامه مسلمين ياد کيا کريں - تاريخ ميں اون کے ليے يه صفت باعث صد افتخار و مکرمت هے - بشق ثاني اگر ايک کے ليے کوئي ياد گار قائم هو اور دوسرے کے ليے نهيں' تو ترجيح بلا مرجح هے - يقين جانيے که اس دور ناکامي و نامرادي ميں بهي هر مسلمان سپاهي جوش همت و عزم و ثبات ميں خالد وقت هے' پهر ايک کے ليے يادگار قايم کيجاے اور دوسريکے ليے نهيں ' کيا يه راے صائب هوسکتي هے ؟

صـــوفي بالکـل مفت

از جناب محمد الدين صاحب اڈيٹر صوفي پنڈي بهاؤالدين ضلع گجرات

تصوف کا بے نظير رساله جو پنڈي بهاؤ الدين ضلع گجرات سے ماهوار شائع هوتا هے - ان صاحبان کي خدمت ميں سال بهر تک بالکل مفت روانه کيا جائيگا - جو اسکي سالانه قيمت ايک روپيه ٥ - آنه خزينه اعانۂ مهاجرين عثمانيه ميں بنام اڈيٹر صاحب الهـلال کلکته بذريعه مني آرڈر بهيجديں - اور رسيد مني آرڈر جو ڈاکخانه سے ملے وه معه اپنے پته کے دفتر صوفي ميں ارسال فرمائيں - رساله سال بهر تک انکے نام جاري رهے گا - [الهلال - جزاهم الله تعالے خير الجزاء]

تصحيـــح ضـــروری

از جناب شرف الدين احمد صاحب رياست رام پور

آپ نے اپنے معزز پرچه " الهلال " مورخه ۷ مئي سنه ۱۹۱۳ ع ميں ميرے ناچيز ترجمے يعني " جهنم سے پہلے اور دوسرے خط " پر جو ريويو فرمايا هے اوس ميں دو غلطياں هيں اگر براه کرم آپ اون کي صحت فرماديںگے تو ميں شکرگذار هونگا -

(۱) تقريباً دو سال سے ميں هيڈ کلرک جيل نهيں هوں بلکه اب هوم ڈپارٹمنٹ ميں عالي جناب صاحبزاده محمد مصطفى علي خانصاحب بهادر هوم سکريٹري کي عنايت آميز ماتحتي ميں اپنا فرض منصبي انجام ديتا هوں -

(۲) اصل کتاب ميں تيس خط هيں - آپ نے ۲۰ - خطوط لکهے هيں ۳۰ - ميں سے صرف دو خطوں کا ترجمه ابهي شائع هوا هے تيسرا زير طبع هے -

مـــدرسه بجـــاے مکتـــب

از جناب نصير خاں صاحب جلال آبادي

احتشام الملک سلطان الدوله جناب احمد عليخانصاحب بهادر مرحوم شوهر بيگم صاحبه بهوپال جلال آباد ضلع مظفر نگر کے رهنے والے تهے - والي عهد بهادر رياست بهوپال اور اُن کے بهائي کرنل محمد عبد الله خان بهادر جلال آباد کے رئيس اعظم محمد ولايت عليخانصاحب کے يهاں منسوب هيں -

ان تعلقات نے بهوپال اور جلال آباد ميں وابستگي پيدا کر رکهي هے - جلال آباديوں کا اراده تها که هر هائنس بيگم صاحبه بهوپال سے ايک هائي اسکول کے ليے درخواست کيجاے - يه اراده عملي صورت ميں ظهور پذير هونے بهي نه پايا تها - که ايک دو اصحاب نے درخواست پيش کي - که سرکار عاليه کيجانب سے جلال آباد کے مسلمان بچوں کي تعليم کيليے ايک حافظ قرآن کا تقرر منظور فرما يا جاے - وهاں کيا تها - دس روپيه ماهوار پر ايک حافظ صاحب مقرر هوگئے - جلال آباد کي آبادي چار هزار هے - اسميں بڑي کوشش سے ۱۵۰ طلبه تعليم پاتے هيں - ايک سرکاري مڈل اسکول هے جس ميں متعلمين کا شمار اب سے دو ماه پيشتر ڈيڑه سو تها - اب اس مکتب کے طفيل ميں روز بروز تعداد کم هونے لگي - سررشته تعليم سے جواب طلب هوا - اسوقت تو کچهه يوں هي سا جواب ديديا گيا هے ' ليکن تابکے - يهي حالت رهي تو کمي تعداد طلبه کي وجه سے اسکول دوسري جگه منتقل هوجائيگا - پهر آپ سمجهه سکتے هيں که اهل شهر اور مفصلات کے باشندوں کو کسقدر نقصان هوگا - هر هائنس بيگم صاحبه کي توجه سے بمنظوري صاحب کلکٹر ضلع مظفر نگر اگر بجاے علحده مکتب قرآني کے مڈل اسکول هي ميں مذهبي

باسفورس کے ایشیائي ساحل سے انقرہ (انگورہ) کو جو ریل آئي ہے رہ جرمن کے ایک سنڈیکیٹ کے زیراهتمام ہے - اس لائن کے بغداد تک وسیع هو جانے کي تجویز ہے - عرب میں انگلستان کے دو حاکم رهتے هیں - ایک بوشہر کا برٹش رزیڈنٹ جو قونصل جنرل کے نام سے مشہور ہے - دوسرا عدن میں اوسی نام سے رهتا ہے - بوشہر کے رزیڈنٹ کی نسبت لارڈ کرزن نے لکھا ہے کہ " اسکو اگر خلیج فارس کا بادشاہ بے تاج کہا جاے تو درست ہے - اس کے ماتحت ایک دو مسلح جهاز رهتے هیں - ایرانی اور عرب اپنے جھگڑوں میں اسکو سرپنچ بناتے هیں - ایک جهاز خاص اسکي ضرورت کے لیے رهتا ہے "
اس شاهي اثر کا قائم کرنیوالا کرنیل راس اور اسکا پیشرو سر لوئس بیلي تها - بحرین کے سرداروں سے بحري امن کے قیام اور دول غیر کي مزاحمت اور انسداد غلامي کے لیے عهد نامے هوچکے هیں - القطر کے جنگجو عربوں سے بھی عهد نامے کیے گئے - سنہ ۱۸۵۳ میں دیگر قبائل سے اس شرط پر دائمي عهد نامہ هوا تها کہ بحري لڑائي نہ کیجاے - تمام جھگڑے برٹش رزیڈنٹ سے فیصل کرائے جاتے هیں - اسکے علاوہ ایک خاص عهد نامے کے رو سے شیخ بحرین نے اس مجمع الجزایر کو انگریزي حفاظت میں دیدیا ہے - سواحل الحسا و القطر کے عرب قبائل ترکی حکومت کے مطیع هیں - مگر انگریز اُن کے منازعات میں بھي دخل دیتے هیں - القطیف سے بصرہ تک ترکي علاقہ پایا جاتا ہے ملک گیري کي هوس عرب کو اپنے ماتحت بنانے کی بیحد خواهشمند ہے - اور جبکہ ترکی سلطنت میں ضعف کے آثار پائے جاتے هیں تو یہ تخیّل بالکل بجا ہے کہ مصر کي طرح بصرہ و بغداد میں بھي هماري قوت زور پکڑے گی - اور مقدس سرزمین کے هم وارث هونگے - ان مدبروں نے کاغذي لڑائی شروع کر دي ہے - بري و بحري ...ساکر سے امداد کا وعدہ لیا ہے - امیر البحر نے خلیج فارس میں بحري قوت مستحکم کی ہے - پولیٹکل افسروں کے اسٹاف و سلسلۂ تلگراف کي توسیع هونے کو ہے - کویت کا جزیرہ ترکی سلطنت کے ماتحت ریاست ہے مگر مجراے سیاست جو چاہے انقلاب پیدا کر دے - ترکوں کا فرض ہے کہ اس سیاسي کشمکش کو جہاں تک ...نکو فرصت اجازت دے دور کرنے پر جلد متوجہ هوں - اور اپنے حقوق هي کی نہیں بلکہ در اصل اسلام کی حفاظت کریں - مغصوبہ ممالک کو اگر واپس لینے کي طاقت نہیں رکھتے تو ...م سے کم اپنے بچي هوئی املاک کو تو بچائیں اور اگر ایسا نہیں ...ر سکتے تو منتظر رهیں کہ :

" قومے از غیب برون آید و کارے بکند "

اطـــلاع

دفتر الهلال کے ذریعہ پریس کا تمام سامان ' اور لیتھو اور ٹائپ ...ي مشینیں ' نئي اور سکینڈ هنڈ ملسکتي هیں -
هر چیز دفتر اپني ذمہ داري پر دیگا -
سردست دو مشینیں فروخت کیلیے موجود هیں :-
(۱) ٹائپ کي ڈبل کراؤن سائز' پین کي مشین ' جو بہترین ...ر قدیمی کارخانہ ہے - اس مشین پر صرف دو ڈهائي سال تک ...معمولي کام هوا ہے - اسکے تمام کیل پُرزے درست اور بہتر سے بہتر ...کیلیے مستعد هیں -
ابتدا سے الهــلال اسي مشین پر چھپتا ہے - دو هارس پاور ... موٹر میں سولہ سو في گھنٹہ کے حساب سے چھاپ سکتي ہے - چونکہ هم اسکي جگہ بڑے سائز کي مشینیں لے چکے هیں - ...لیے الگ کردینا چاهتے هیں -
(۲) ٹیڈل مشین ' جو پانوں سے بھي چلائي جاسکتي ہے ' ...مائي فولیو سائز کي - اِس پر هاف ٹون تصاویر کے علاوہ هر قسم کا ... جلد اور بہتر هوسکتا ہے -

فهـــرست
زر اعانـــۂ دولت علیۂ اسلامیـــہ
(۲۳)

ان اللہ اشتري من المومنین انفسهم و اموالهم ' بان لهم الجنہ

[بذریعہ جناب ضامن علي صاحب گرداور و بہ سعي ممبران مسلم کلب اودے پور میواڑ ۳ - سو - ۴۳ - روپیہ ایک آنہ ۳ - پائي

(بتفصیل ذیل)

نام	روپیہ	آنہ	پائي
نبي بخش صاحب	-	۱۳	-
شیرخاں صاحب	۱	۱۰	-
جماعت کفش دوزاں	۱۶	۴	-
کریم بخش صاحب	۱	۱۰	-
قاسم صاحب	-	۶	۳
رحیم بخش صاحب	-	۱۳	-
مستري رحیم بخش صاحب	۵	-	-
اسحاق صاحب	-	۱۳	-
قادر بخش صاحب	-	۱۳	-
اللہ رکھہ جي اوستا	-	۱۳	-
نتھي خاں عرف تاهتو	-	۱۳	-
ننو جي	-	۱۰	-
احمد بخش صاحب	-	۱۳	-
عبدالستار صاحب	۴	-	۹
جماعت کھار بوئي	۶	۹	۹
فتح محمد و ابراهیم - فخرالدین صاحبان	۴۲	۱۳	۳

علاوہ ازیں ایک انگشتری طلائي بھي عنایت کي ہے - جو فروخت هو کر جداگانہ قیمت دوسرے مني آرڈر کے همراہ روانہ کیجاویگي

نام	روپیہ	آنہ	پائي
امام خاں صاحب	-	۱۳	۹
محراب خاں	۹	۱۰	۱۰
پیش طلب خاں	۱	۱۰	-
خواجو صاحب	۱	۱۰	۹
رمضان خاں صاحب	۱	۱۰	-
محراب صاحب	۱	۱۰	-
میاں نمد پوش صاحب	۹	-	-
منشي محب اللہ خانصاحب	۱	-	-
جمعدار سندهي سلطان محمد صاحب	۱۶	۳	-
سندهي فقیر محمد صاحب	-	۱۳	-
دفعدار تاج محمد صاحب	۲	۷	-
شمس الدین صاحب	۲	۶	-
رتن لال صاحب	-	۱۳	-
دبر بخش صاحب	-	۶	-
صوبہ دار جیونتي خاں صاحب	-	۱۳	-
امین اسماعیل صاحب	-	۱۳	-
رحیم بخش صاحب	۲	۱۱	-
ایک خاتون	-	۱۳	-
محمد اکبر خانصاحب	۸	-	-
بابت فاتحہ سید صاحب	۴	-	-
بابت فاتحہ محرم	۱۹	۷	-
از نشان بردار و دفعدار حوالدار	۳	۳	-
اللہ بدلي صاحب	۱۶	۳	-
میاں کمال شاہ صاحب	۵	-	-
سلیمان صاحب	۵	-	-
داؤد جي سنگ تراش	۵	-	-
حسن بخش جي سنگ تراش	۴	-	-
عظیم جي سنگ تراش	۱	-	-
رحمن بخش جي واني	۱	-	-
اللہ رکھہ جي چوڑیگر	۳	-	-
فضل الدین جي سنگ تراش	۳	-	-
فخرالدین جي سنگ تراش	۲	-	-
ثناجي فقیر	۱	-	-
امیر خاں جي	۱	-	-
امام بخش جي	۱	-	-
عوض خاں جي	۱	-	-
زمان خانجي حولدار	۱	-	-

کي معزولي تـک واپس نه آیا' عثمان پاشا سے اهل مکه ناراض تھے - کیونکه اُسنے شریف کے بچوں اور غلاموں کو قتل کرکے شهر میں اُن کے سروں کي تشهیر کرائي تھي - صفوة پاشا اُسکے جانشیں نے بغاوت فرو کي - حجاز اور یمن کے درمیان عسیر کا علاقه هے' یہاں کے لوگ قدیم سے بہادر اور آزادي پسند هیں' زیدي مذهب کے پیرو هیں - سنه ۱۸۲۲ سے ۱۸۱۷ تـک ترکی افواج نے ان کوهستانیوں سے ۶ لڑائیاں کیں - مگر هر مرتبه شکست هوئي - سنه ۱۸۳۳ و ۱۸۳۴ میں پھرلڑائي جاري هوئي - اگست ۱۸۳۴ ع میں بڑے معرکے کي لڑائي هوئي - جسمیں ترکوں کي فتح هوئي - مگر عرب ترکي قلعوں پر چھاپے مارتے رهے - اور ستمبر میں ترک پھر شکست کھاکر واپس گئے - سنه ۱۸۳۶ میں پھر حمله کیا گیا - مگر پہلے سے زیادہ نقصان اٹھانا پڑا -

سنه ۱۸۳۰ میں عربوں نے ترکوں سے یمن کو جبراً خالي کرالیا - مگر ۱۸۷۲ - میں ترک پھر صنعاء یمن میں داخل هوگئے - کیونکه امام یمن قبائل کي غارتگري کا انسداد نہیں کرسکتا تھا - اسلیے مخه کے سوداگروں نے ترکوں کو حکومت کے لیے دعوت دي - مارچ سنه ۱۸۷۲ میں احمد مختار پاشا کے زیر کمان بیس هزار جرار ترکي فوج براہ جدہ بھیجي گئي - جو ۵ - اپریل کو صنعاء میں داخل هوئي - اهل شهر نے بغیر لڑائی دروازے کھول دیے - فوجیں صنعاء کے شمالي و جنوبي علاقوں میں هر سمت پھیل گئیں - جب یه فوج سلطان لحج کے علاقه کي طرف بڑھي - جسنے انگلستان سے عهد نامه کیا تھا' تو عدن کے انگریزي رزیڈنٹ نے جنگي توپ خانه اور رساله بھیجا - اور گورنمنٹ انگریزي نے بابعالي میں اعتراضات پیش کیے - حتی که دسمبر سنه ۱۸۷۲ میں ترکي فوج واپس آگئي - سنه ۱۸۷۵ میں یمن کي جنوبي سرحد پر یورش هوئي - جو فرو کردي گئي - فوج نے صنعاء پر قابض هوکر امام یمن کو معزول کردیا تھا - مگر مذهبي اثر کي وجه سے اسکو شهر میں رهنے کي اجازت تھي - اور عثماني سلطنت کے وفاداري کي شرط پر اُس کو پنشن بھي عطا هوئي - اُسکي وفات پر یحیی حمید الدین زیدیوں کا امام اور باب عالي کا وظیفه خوار قرار پایا' سنه ۱۸۹۲ میں چار سو ترکی فوج بني مروان سے جدہ کے شمالي ساحل پر ٹیکس وصول کرنے گئي - عربوں نے حمله کرکے اُس کو نیم جان کرڈالا - اور حمید الدین کو زبردستي سپه سالار بناکر تمام قبیلے جہاد کے لیے آمادہ هوگئے - یمن میں صرف ۱۵ - هزار ترکي فوج تھي - صنعاء سے امام بھاگ گیا - اور باغیوں نے شهر پر قبضه کرلیا - مناخه' طائر' پیرم پر بھي تسلط هوگیا - صنعاء - حدیدہ اور شمال کے دو چھوٹے شهروں کے سوا تمام یمن باغیوں کے هات آگیا - اور فیضي پاشا گورنر سابق کي سرعسکري میں حدیدہ کو کمـک بھیجي گئي' جو مناخه کو فتح کرتے هوے آگے بڑھي - تیس میل پر اسکي مزاحمت کي گئي - باغي بارہ روز تـک سیدي الذهرالي کے زیر کمان ایک تنـگ درے میں مزاحم رهے - آخر پسپا هوکر پہاڑوں میں بھاگ گئے اور ترکي فوج بڑھکر صنعاء پر قابض هوگئي - جنوري سنه ۱۸۹۳ کو تمام شهر مسخر هوگیا - سڑکیں کھل گئیں - بغداد پر ترکوں نے سنه ۱۶۳۸ میں قبضه کیا - جو آجتـک صوبه کا پایۂ تخت هے - سنه ۱۸۸۴ میں بصرہ بغداد سے علحدہ کیا گیا - القطیف اور الحسا پر ترکوں کا قبضه سنه ۱۸۷۱ میں هوا - الحسا آجکل ولایت بصرہ کا ایک حصه سمجھا جاتا هے - اور هف میں نجد کا متصرف پاشا رهتا هے - جزیرہ نماي القطر میں ترکي فوج کا قلعه هے' بحرین اور کویت کے شیخ ترکي کے باجگذار هیں -

انگـــریـــزي اثـــر

فرماں رواے عمان کو انگریزوں سے وظیفـــه ملتـــا هے - عدن برٹش مقبوضات میں ایک اهم جزیرہ هے - یه یمن - بحیرۂ قلزم اور تمام مغربي عرب کا راسته هے' پہلے پہل سنه ۱۶۰۹ میں کپتان شارو کے ایسٹ انڈیا کمپني کا جہاز لیکر عدن گیا تھا وهاں اُسے قید کرکے فدیه لے کر رها کیا گیا - اس جہاز کے دو انگریزوں نے روپیه دینے سے انکار کیا - اُنکو صنعاء میں پاشا کے پاس بھیجدیا گیا - سنه ۱۶۱۰ ع میں ایک اور انگریزي جہاز سے دغا کي گئي - سنه ۱۸۲۰ ع میں بحریۂ هند (انڈین نیوي) کے کپتان هنس عدن گئے - سنه ۱۸۲۹ ع میں کورٹ اف ڈائرکٹر نے عدن کو کوئله کا اسٹیشن بنانا چاها - مگر پھر اس خیال سے باز رهے - لیکن سواحل عدن میں جب ایک جہاز کے ٹوٹ جانے پر بدویوں نے مسافروں اور ملاحوں پر دست درازي کي تو گورنمنٹ بمبئي نے عدن پر سنه ۱۸۳۸ میں ایک مهم بھیجي - اور لکھا که عدن همارے حوالے کردیا جاے - سنه ۱۸۳۹ میں تین سو یوروپین اور چار سو هندوستاني فوجوں نے جہاز والگا سے گوله باري کي اور اسکو مسخر کرلیا - عربوں نے براہ خشکي چار مرتبه عدن لینےکي کوشش کي' مگر هر مرتبه نقصان کے ساتھه ناکامیاب رهے - اسکي باٹریاں' دمدمے سڑکیں - قلعے بہت مستحکم هیں - هر سال حفاظت کے لیے نئي تعمیرات کي جاتي هیں - اور پراني کو مضبوط کیا جاتا هے - یه مقام جو تجارت کا ایک بڑا مرکز اور دنیا میں اول درجے کا کولے کا اسٹیشن هے احاطۂ بمبئي کے زیر حفاظت هے - ایک ریزیڈنٹ اور دو اسسٹنٹوں کے هات میں عدن انتظام هے' نهر سویس کے اجرا سے تجارت بڑھتي جاتي هے - عدن اپنے نواح کي چھوٹي چھوٹي عربي ریاستوں کے استحکام کا بھي ذمه وار هے - جزائر سقوطرہ اور جزائر کوریا موریا بھي عدن سے ملحق کردیے گئے - اور افریقه کا ساحل سومال بھي - سقوطرہ کا رقبه ۱۳۸۲ میل مربع سے زائد هے - اور آبادي دس هزار کے قریب - سنه ۱۸۸۶ میں سلطان سقوطرہ سے اسکي حفاظت کا عهد نامه هوا - کوریا موریا کے پانچ جزیرے سلطان مسقط نے بحیرۂ قلزم کا سلسلۂ تار قائم رکھنے کے لیے انگریزوں کو دیے تھے جو بہت زر خیز هیں - حدیدہ کے شمال بحیرۂ قلزم میں طولاً ۱۵ - میل اور عرضاً ۵ - میل جزیرۂ قمران (کامران) واقع هے - یه بھي مقبوضات انگریزي میں خیال کیا جاتا هے - یہاں حجاج کو قرنطینه میں رهنا پڑتا هے - جزائر بحرین پر بھي انگریزوں کا اثر هے - موجودہ سردار شیخ عیسی کو سنه ۱۸۶ میں انگریزوں هي نے تخت نشیں کیا - اور اپني حفاظت میں لیا - سنه ۱۸۷ - میں اسکو باقاعدہ حکمراں بناکر دوسرے مدعیوں کو هندوستان میں جلاے وطن کردیا - بوشهر کا انگریزي ریزیڈنٹ ان جزائر کي نگراني کرتا هے - تاهم یه سلطان کے مقبوضات سمجھے جاتے هیں -

بحیرۂ قلزم کے سرے پر جزیرہ پیرم سنه ۱۷۹۹ ع میں ایسٹ انڈیا کمپني کے قبضه میں آیا - اور بمبئي سے وهاں فوج بھیجي گئي - مگر چند هي روز میں واپس بلالي گئي - سنه ۱۸۵۷ میں پورا پورا انگریزي دخل هوگیا - سنه ۱۸۶۱ میں لائٹ هاوس کي تکمیل هوئي' اور قلعه میں مستقل فوج متعین کي گئي - مصر کے عربي مقبوضات پر بھي انگریزي حفاظت رهتي هے - جزیرۂ نماے سینا - اور بحیرۂ قلزم کا ساحلي علاقه نهر سویس کے گورنر جنرل کے زیر حفاظت هے - خلیج فارس اور بحیرۂ روم کو ملانے کے لیے فرات سے بصرہ تک اور پورٹ سعید سے مشرق هوکر بصرہ تک ریلوے بنانے کي تجویزیں هیں - مجوز انگریزي و مصري حکومت هے - انگلستان سنه ۱۸۷۲ سے بري راستے سے ریل بنانا چاهتا هے مگر ابھي عملي صورت میں نہیں لا سکا -

---

نام	روپيه	آنه	پائي
وزيرعلي جي سنگ تراش	۱	۰	۰
سليمان جي سنگ تراش	۱	۰	۰
بچو جي سنگ تراش	۱	۰	۰
بيور جي سنگ تراش	۱	۰	۰
سندي گهاسي جي	۰	۸	۰
ميران بخش جي سنگ تراش	۱	۱۴	۰
پيرو جي صاحب	۰	۱۳	۰
علي جي صاحب	۰	۳	۰
تاگے والي شهر اودے پور	۶	۱۵	۰
محمد حسين خان صاحب	۵	۰	۰
دفعدار فضل الهي جي	۱	۰	۰
سوار گهاسي خانجي	۰	۸	۰
سوار حکيم علي جي	۰	۸	۰
سوار شير محمد جي	۰	۸	۰
نشان بردار سردار خانجي	۱	۰	۰
گل محمد جي	۰	۸	۰
عنايت خان سپاهي	۰	۸	۰
غلام حسين جي سپاهي	۰	۸	۰
خدا بخش جي سپاهي	۱	۰	۰
زورآور خانجي سپاهي	۰	۸	۰
خواجو خان جي سپاهي	۰	۸	۰
اليار خان جي سپاهي	۰	۸	۰
کالو جي سپاهي	۲	۲	۰
سليمان جي سپاهي	۱	۰	۰
نور خان جي سپاهي	۰	۸	۰
دلو جي سقه	۰	۸	۰
منير خان جي سپاهي	۰	۸	۰
چهتر خان جي سيواتي	۰	۴	۰
کهيرو جي چوڑي ساز	۲	۸	۰
دهن جي چوڑي ساز	۰	۴	۰
تاهتو جي چوڑي ساز	۱	۰	۰
حافظ محمد اسماعيل صاحب	۱	۰	۰
فقير روشن شاه جي	۰	۰	۰
فقير چمن شاه	۰	۲	۰
پير محمد جي	۰	۸	۰
کيسر چوڑي ساز			
گلاب صاحب	۰	۴	۰
بهشتي منا جي	۰	۸	۰
محمد صديق صاحب	۰	۸	۰
لال محمد صاحب	۰	۳	۰
حولدار غلام رسول صاحب	۱	۰	۰
جمعدار اکبر محمد صاحب	۰	۱۲	۰
مبارک صاحب	۰	۶	۰
اوستا خواج بخش صاحب	۱۷	۲	۰
ابراهيم صاحب	۴	۰	۰
عبدالرحمن صاحب	۸	۰	۰
الله بيلي صاحب	۰	۱۳	۰
منشي الهي بخش صاحب	۱	۱۰	۹
جمعدار شاه نور خانصاحب	۰	۱۳	۰
امير صاحب	۰	۱۳	۰
قمرالدين صاحب	۰	۱۳	۰
ولي محمد صاحب	۱	۰	۰
وزير خانصاحب	۱	۰	۰
محراب خانصاحب	۰	۱۳	۰
منشي کريم الدين صاحب	۰	۶	۰
ميان علي محمد صاحب	۴	۰	۰
سيد مراد علي صاحب	۰	۱۳	۰
ضامن علي صاحب	۱	۱۰	۰
کريم بخش صاحب	۰	۱۳	۰
حسن بخش صاحب	۰	۱۳	۰
حکيم اکبر محمد صاحب	۰	۱۳	۰
حکيم مشتاق احمد صاحب	۰	۱۳	۰
ملا رحمن بخش صاحب	۰	۱۳	۰
وزير خان صاحب	۰	۱۳	۰
الله بخش صاحب	۰	۱۳	۰
کريم بخش صاحب	۰	۱۳	۰
کالو شاه صاحب	۱	۱۰	۰
پير بخش صاحب	۱	۱۳	۰
نور بخش صاحب	۲	۰	۰
مسماة سکينه بائي	۰	۳	۰
ثاني سکينه بائي	۰	۶	۰
زوجه بيا جي صاحب	۰	۱۳	۰
مولوي عبداللطيف صاحب	۰	۱۳	۰
کريم بخش صاحب	۰	۱۳	۶
گهيسو صاحب	–	۶	۹
فتح محمد صاحب	–	۱۳	–
شفيع محمد صاحب	–	۱۳	–
قطب الدين صاحب	–	۶	۶
فتح محمد صاحب	–	۱۳	–
اميرالدين صاحب	–	۳	–
مسماة کالي مائي	–	۶	۶
حوالدار شيخ ميندو صاحب	–	۱۳	–
منشي ابراهيم خانصاحب	–	۱۳	–
نور محمد صاحب	–	۱۳	–
ابراهيم صاحب	۲	–	–
بهاوج گهيسو جي چوڑيگر	–	۶	–
چاندو صاحب			
کالو صاحب	–	۳	۳
چاند محمد جي اوستا	۱	۱۰	–
مسماة ساکر بائي	–	۶	–
علاءالدين صاحب	–	۱۳	–
اسماعيل صاحب	۱	–	–
نتها جي بهشتي	۱	–	–
الهي بخش صاحب	–	۶	۶
کريم بخش جي اوستا	–	۲	۳
کمال صاحب	۱	–	–
ميجر سيد شاه خانصاحب	۴	۴	–
خانسامه صاحب	۲	–	–
محمد يوسف صاحب	–	۸	–
اوستا جلال بخش صاحب	–	۳	۳
اوستا چاند محمد صاحب	–	۸	–
اوستا علي محمد صاحب	–	۹	۶
اوستا چاند محمد صاحب	–	۱	۶
والده سبحان بخش صاحب	–	۱	۶
والده علي جي اوستا	–	۱	–
زوجه قسم جي اوستا	–	۶	–
زوجه اله بخش اوستا	–	۹	–
همشيرة غوث محمد صاحب اوستا	۱	–	–
زوجه غوث محمد صاحب			
گل محمد جي	۰	۱	۹
شيخ نبي بخش جي	۰	۳	۳
قادر بخش جي	–	۱۳	–
کالو جي	–	۳	۳
گهاسي جي	–	۳	۳
کريم خانصاحب	–	۸	–
الله رکهه جي	–	–	۹
رحيم بخش جي نورگر	–	۶	–
سبحان بخش جي نورگر	–	۶	–
قاسم جي اوستا	–	۶	۹
خواجو جي ميوه فروش	–	۱۳	–
مصاحب خانصاحب	۱	–	–
گان ما ذل گڈه ميواڑ	۳۰	–	–

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

درد سر و درد ریاح کی دوا

ریاحی درد لحظه میں پہاڑ ہو جاتا ہے - یہ دوا لحظه میں اسکو پانی کردیتی ہے - درد ریاح جیسے ٹپک - چمک - ٹیس - رگوں میں لہر کن کنی سے چاہے جسقدر تکلیف ہو - اس دوا کے استعمال سے فوراً رفع ہوتی ہے درد سر کے واسطے بھی اس دوا کا ایساہی فایدہ ہے - نصف سر میں ہو یا تمام سر میں کسی وجہ سے کیساہی درد ہو اس دوا سے رفع ہو جاتا ہے صرف یہی نہیں اگر سر کٹا جاتا ہو پھٹا جاتا ہو - اُڑا جاتا ہو - اس دوا سے فوراً بند ہوتا ہے - اکثر لوگ ذرا ذرا سی باتوں میں سر دکھایا کرتے ہیں کام میں یا محنت کی باتوں میں فکر و تردد میں عیش و عشرت میں دن کو رات اور رات کو دن بنانے میں کل شکایتیں سر پر آجاتی ہیں - اور ہائے رے درد سر پکارا کرتے ہیں ڈاکٹر برمن کی دوا ایسے لوگوں کے لیے ہے - دوا کے استعمال سے فوراً درد بند ہوتا ہے - اسلئے ہر خاص و عام کو یہ دوا اپنے پاس رکھنا لازم ہے -

(قیمت ۱۲ ٹکیوں کی ایک شیشی (۹ آنہ) محصول ڈاک ایک سے چھہ ڈبیہ تک ۵ آنہ)

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۱۶ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

المکتبۃ العلمیۃ الاسلامیۃ فی علی گڈہ

اس کتب خانہ میں مختلف علوم و فنون کی کتابیں مطبوعہ مصر، شام، بیروت اور قسطنطنیہ وغیرہ ہر وقت کے لیے موجود رہتی ہیں اور نہایت مناسب و معتدل قیمت پر شائقین کی خدمت میں روانہ کی جاتی ہیں — خاصکر مکتبۃ المنار کی کتابیں، حضرت الاستاذ الامام شیخ محمد عبدہ اور حضرت السید الامام سید رشید رضا کی تمام تصنیفات اس کتب خانے میں ہر وقت مہیا رہتی ہیں - فرمائشوں کی تعمیل مستعدی کے ساتھہ کی جاتی ہے - کتب خانہ کی جدید فہرست تیار ہو گئی ہے جو آدہ آنے کے ٹکٹ وصول ہونے پر مفت روانہ کی جاتی ہے *

رسالہ المنار (جو تمام دنیائے اسلام میں بہترین عربی رسالہ تسلیم کیا گیا ہے) اس کی گذشتہ ۱۵ سال کی ۱۵ جلدیں مکمل مع فہرست مضامین موجود ہیں - قیمت عام طور پر فی جلد ۱۵ روپے ہیں مگر دوسری جلد کی قیمت پچاس روپے اور تیسری جلد کی قیمت پچیس روپے ہیں *

یہہ کتب خانہ رسالہ المنار کا کل ممالک ہندوستان میں سول ایجنٹ ہے، اور جن اصحاب کو اس رسالہ کی خریداری منظور ہو چندہ سالانہ مبلغ ۱۵ روپے ہمارے پاس روانہ فرمائیں، روپیہ وصول ہونے پر رسالہ براہ راست ان کی خدمت میں جاری کرا دیا جایگا *

المشتہر منیجر المکتبۃ العمیۃ الاسلامیۃ، مدرسۃ العلوم، علی گڈہ

ایڈیٹر الہلال

کی لکھی ہوئی اردو زبان میں سرمد شہید کی پہلی سوانحعمری جسکی نسبت خواجہ حسن نظامی صاحب کی راے ہے کہ با عتبار ظاہر اس سے اعلی اور شاندار الفاظ آجکل کوئی جمع نہیں کرسکتا اور باعتبار معانی یہہ سرمد کی زندگی و موت کی بحث ہی نہیں معلوم ہوتی بلکہ مقامات درویشی پر ایک مستقلہ اور البیلا خطبہ نظر آتا ہے - قیمت صرف تین آنے -

آنیوا لے انقلابات

کے معلوم کرنیکا شوق ہو تو حکیم جاماسپ کی نایاب کتاب جاماسپ نامہ کا ترجمہ منگا کر دیکھیے جو ملا محمد الواحدی ایڈیٹر نظام المشائخ نے نہایت فصیح اور سلیس اردو میں کیا ہے - پانچہزار برس پہلے اسمیں بحساب نجوم و جفر آجتک کی بابت جسقدر پیشینگوئیاں لکھی گئی تہیں وہ سب ہو بہو پوری اتریں مثلاً بعثت آنحضرت صلعم - معرکہ کربلا - خاندان تیموریہ کا عروج و زوال وغیرہ وغیرہ قیمت تین آنے -

المشتہر منیجر رسالہ نظام المشائخ و درویش پریس ایجنسی دہلی

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

AL-HILAL

Proprieto & Chief Editor:

Abul Kalam Azad

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

alf-yearly „ „ 4-12.

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۳ — کلکتہ: چہار شنبہ ۵ رجب ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta : Wednesday, June 11, 1913.

فہرس

تصـــاویر

شـــذرات

مسجـــد " مچھلـــي بازار " کانپور

کانپور کی مسجد کے انہدام کا مسئلہ اخبارات تک پہنچ چکا ہے - واقعہ کي تفصیل حسب ذیل ہے :

کان پور میں ایک نئي سڑک نکل رہي ہے ' جس کا نام اے - بي روڈ ہے - یہ سڑک کلس بازار اور مچھلي بازار سے ہوتي ہوئي مول گنج جائیگي - کلس بازار میں ایک مندر سڑک کے وسط میں پڑتا تھا - میونسپلٹي نے اسکے متولي سے مندر کے لینے کي بابت گفتگو کي ' چنانچہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ وہ منہدم کردیا گیا -

مچھلي بازار میں بھی ایک مندر بعینہ اسیطرح حائل تعمیر شاہراہ تھا ' اسپر بھی میونسپلٹي نے قبضہ کرنا چاہا مگر اسکے متولي نے صاف انکار کردیا ' اور شہر میں یہ خبر گرم ہوگئي کہ اگر مندر مسمار کیا گیا تو میونسپلٹي کے معماروں کا تیشہ پہلے سروں پر پڑیگا ' اسکے بعد مندر کي دیواروں کي نوبت آئیگي ! پس ایسي حالت میں ضرور تھا کہ اس مندر کي قسمت کا فیصلہ اسکے پیشرو کي طرح نہوتا -

زمانۂ قدیم کے بر خلاف موجودہ زمانے کي سیاست کے فیصلے خریدے جاسکتے ہیں - البتہ یہ ضرور ہے کہ انکی قیمت نہایت گراں ہوتي ہے -

جن ہاتھوں میں اسقدر قیمت دینے کي ہمت ہوتی ہے ' وہ اسکے فیصلے خرید لیتے ہیں ' پر جو تہي دست ہیں ' انکو محرومي کي شکایت زیبا نہیں -

غالباً پہلے مندر کي طرح اس مندر کیلیے بھي بالا ترین مقامات حکومت سے فیصلہ ہو چکا تھا ' مگر ان حالات کے بعد منسوخ ہوگیا -

لاکھوں بے خانماں مہاجرین

قسطنطنیہ کي گلیوں میں !!!

الہلال کلکتہ - سالانہ قیمت مع محصول صرف آٹھ انہ !!!

آج دفتر الہلال میں دو تار دفتر تصویر افکار' اور ڈاکٹر مصباح کے پہنچے هیں که " خدا کیلیے یورپین ترکي کے اُن لاکھوں بے خانماں مہاجرین کے مصائب کو یاد کرو' جنمیں هزارها بیمار عورتیں' اور جاں بلب بچے هیں - جنکو جنگ کي ناگہاني مصیبتوں کي وجه سے یکایک اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا' اور جنکي حالت جنگ کے زخمیوں سے بھي زیادہ درد انگیز ہے - جو مرگئے' انکو دفن کردیں' جو زخمي هیں انکو شفا خانے میں لے آئیں' لیکن جو بدنصیب زندہ' مگر مردے سے بدتر هیں' انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الہلال حیران ہے که اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ مدد کیلیے نئي اپیلیں کرنا شاید لوگوں کو ناگوار گذرے کہ هلال احمر کا چندہ هر جگهه هو چکا ہے' اور تمسکات کا کام بھي جاري ہے - مجبوراً جو کچھه خود اسکے اختیار میں ہے' اسي کیلیے کوشش کرتا ہے -

(۱) کم از کم وہ ایک ماہ کے اندر دو هزار پاؤنڈ یعنے ۳۰ - هزار کي رقم مخصوص اعانۂ مہاجرین کیلیے فراهم کرنا چاهتا ہے' کیونکه هلال احمر کے مقصد سے جو روپیه دیا جاتا ہے' اسکو خلاف مقصد دوسري جگه لگانا بہتر نہیں - اسکي اطلاع آج هي ترکي میں بھیجدي گئي ہے -

اس بارے میں جو صاحب مدد اعانت فرمائیں گے فاجرہ علی اللہ'

وہ نه وہ دوسروں پر بار ڈالنے کي جگهه' خود هي اس رقم کو اپني جانب سے پیش کرنا چاهتا ہے -

(۲) اسکي صورت یه ہے که بلا شک نقد تیس هزار روپیۃ دینا دفتر کے امکان سے باهر ہے' مگر یه تو ممکن ہے که تیس هزار روپیه جو اُسے مل رہا ہو' وہ خود نہ لے' اور اس اشد ترین ضرورت اسلامي کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقیناً میں ۳۰ - هزار نہیں دیسکتا' لیکن آپ کیوں نہیں مجھے ۳۰ - هزار روپیه دیتے' تا که میں دیدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کیا جاتا ہے که **دفتر الہلال چار هزار الہلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا ہے - آج کي تاریخ سے ۳۰ جون تک جو صاحب آٹھه روپیه قیمت سالانہ الہلال کي دفتر میں بھیجدینگے'** انکے روپیه میں سے صرف آٹھه آنه ضروري اخراجات خط وکتابت کیلیے وضع کرکے بقي ساڑھے سات روپیه اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا' اور ایک سال کیلیے اخبار اُنکے نام جاري کردیا جاے گا - گویا ساڑھے سات روپیه وہ اپنے مظلوم و ستم رسیدہ برادران عثمانیه کو دینگے' اسکا اجر عظیم الله سے حاصل کرینگے' اور صرف آٹھه آنے میں سال بھر کیلیے الہلال بھي (جو جیسا کچھه ہے' پبلک کو معلوم ہے) انکے نام جاري هوجائیگا - اس طرح چار هزار خریداروں کي قیمت سے ۳۰ - هزار روپیه فراهم هو سکتا ہے اور دفتر الہلال آسے خود فائدہ اٹھانے کي جگه' اس کار خیر کیلیے وقف کر دیتا ہے -

(۵) اس وقت ہزار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط ہے - لیکن دفتر ۳۰ - جون تک کیلیے اپني تمام آمدني اپنے اوپر حرام کر لیتا ہے - دفتر اس وقت تک کئي هزار روپیے کے نقصان میں ہے' اور مصارف روز بروز بڑھتے جاتے هیں' تاهم اس تار کو پڑھکر طبیعت پر جو اثر پڑا' اس نے مجبور کر دیا' اور جو صورت اپنے اختیار میں تھي' اس سے گریز کرنا' اور صرف دوسروں هي کے آگے هاتھه پھیلانے رهنا بہتر نظر نه آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپني جیب سے هزاروں روپیه کار خیر میں دیتے هیں - شاید اردو پریس میں یه پہلي مثال ہے' لیکن اسکي کامیابي اس امر پر موقوف ہے که برادران ملت تغافل نه فرمائیں اور اس فرصت سے فائدہ اٹھا کر فوراً درخواست خریداري بھیجدیں - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

یوروپین ترکي کے بے خانماں مہاجرین
جامع ایاصوفیا کے سامنے

(۶) الہلال - اردو میں پہلا هفته وار رساله ہے' جو یورپ اور ترکي کے اعلے درجه کے باتصویر' پرتکلف' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا ہے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القرآن' اور امر بالمعروف و نہي عن المنکر ہے - محققانه علمي و دیني مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا هر موافق و مخالف نے اقرار کیا ہے - اُس نے هندوستان میں سب سے پہلے ترکی سے جنگ کی خبریں براہ راست منگوائیں' اسکا باب "شئون عثمانیه" ترکي کے حالات جنگ کے واقعات صحیحه معلوم کرنے کا مخصوص ذریعه ہے - "ناموران غزوۂ طرابلس و بلقان" اسکي ایک باتصویر سرخي ہے' جسکے نیچے وہ عجیب و غریب مؤثر اور حیرت انگیز حالات لکھے جاتے هیں' جو اپنے مخصوص نامه نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے هیں - مقالات' مذاکرۂ علمیۂ' حقائق و وثائق' المراسلة و المناظرۃ' اسئلة و اجوبتها' اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین هیں - آٹھه آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نہیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حواله ضرور دیا جاے' اور کارڈ کي پیشاني پر " اعانۂ مہاجرین " کا لفظ ضرور لکھا جاے -

اور اتمام، دونوں دعا پر تہا، اور اسکا لفظ لفظ التجا و منت، خشوع و خضوع، ارادت و عقیدت، و تضرع و ابتہال تعبدانہ میں ڈوبا تہا !!

تا ہم جو واقعات اخبارات میں شائع ہوے ہیں، انسے معلوم ہوتا ہے کہ ہز آنر بالقابہ نے مقامی حکام سے مشورہ کے بعد میموریل مسترد کردیا :

برهمن می شدم گر اینقدر زنار می بستم !!

کانپور کی خصوصیت نہیں - ہر جگہ اس طرح کے کاموں کو عوام انجام دے نہیں سکتے، اور بد قسمتی سے خواص نے، جو آج اسلام کے جزو کل کو اپنے ہاتھوں میں رکہنے کے خواہشمند ہیں، صرف دعاؤں کے اٹہے ہوے ہاتھوں، اور زمین پر بسجود سروں کے رکہنے ہی کی مشق کی ہے - حالانکہ اسطرح عالم کی ادنے ترین موجودات یعنے جمادات تک کا مقابلہ ممکن نہیں، چہ جائیکہ ذي روح اور دارائے قوت انسان کا، جو صرف قوت ہی کا قائل، اور صرف زور ہی کا بندہ ہے !

یہ سچ ہے کہ حریفانہ طلب حق کی جگہ عجز و تذلل کے ساتھہ التماس معروضات، زیادہ آسان اور آرام دہ طریقہ ہے، اور بہتر تہا کہ ہمیں اسی کا عادي رکہا جاتا، لیکن کیا کیجیے کہ حالات و تجارب اور صد مشاہدات و نتائج اسکے برعکس ہیں، اور اگر اپنی گذشتہ اور موجودہ حالت پر قانع نہ رہیں، تو اسمیں ہمارا قصور نہیں -

اسي کانپور میں، اسي معاملے سے متصل، اور اسي مسئلہ کے مماثل، دو مندروں کا واقعہ موجود ہے - پہلا منہدم، مگر دوسرا اپنے وجود حي و قائم کے اندر ایک صدائے تدبہ، اور ایک اعلان بصیرت ہے - پہر کیا وہ اس قانون حیات کي شہادت نہیں دے رہا کہ " ہر شے کي زندگي صرف اسکي قوت کے اظہار میں ہے، نہ کہ تذلل اور عجز انکسار میں " ؟

یہ تو تازہ واقعات ہیں، گذشتہ واقعات کو بھي اگر سامنے لایا جاے تو اسي کانپور میں نظائر کی کمي نہیں، مولگنج کے چوراہے پر بہی ایک مسجد واقع ہے - جب ہالسي روڈ نکل رہی تہي تو بعینہ ایسا ہي واقعہ پیش آیا تہا، یعني مسجد کا ایک حصہ لیے بغیر سڑک صاف نہیں ہوسکتي تہی - اسوقت کلکٹر ضلع ہالسی صاحب تہے - مسلمانوں کا ایک وفد انکے پاس گیا اور اسوقت کے مسلمان شاید اسوقت کے سے مسلمان نہ تہے - اس مسئلے کی بابت گفتگو کی - صاحب موصوف نے شعائر اسلامیہ پر دست درازي مناسب نہ سمجہی، مسجد کی ایک انچ زمین بہی نہ لی، اور سڑک کو ویسا ہی رہنے دیا - چنانچہ آج تک یہ مسجد ۴ - فیت سڑک پر نکلی ہوئی ہے، اور میں خود اُسے دیکہہ چکا ہوں -

وہی حاکم ہے اور وہی قانون - پہر یہ کیا ہے کہ جس عمارت پر آج سے پہلے دست درازي جائز نہیں رکہی گئی تہی، اس پر آج با ایں ہمہ گریہ و زاري، تضرع و فغاں سنجی، اظہار وفا کیشی و دعا گوئی، بے نیازانہ دست درازي کیجا رہی ہے ؟ یہ زمانہ قوت پرستی کا ہے - اسمیں فغاں سنجی بے سود، اور اشکباري بیکار سمجہی جاتی ہے - جس قوم کا مبلغ جد و جہد یہیں تک ہو، اسکو کوئی زندہ تسلیم نہیں کرتا - مردوں کو ٹہکراتے ہیں، مگر زندہ انسان کی تعظیم کیلیے استقبال کیا جاتا ہے !

بہرحال یہ تو اس مسئلے کي پچہلے سر گذشت تہي - میموریل بہیجنے والوں اور رزولیوشن پاس کرنے والوں کو جو کچھہ کرنا تہا کرلیا، اور جو کچھہ اسکے نتائج تہے، سامنے ہیں، لیکن اب سوال یہ نہیں ہے کہ کل تک کیا ہوا ؟ بلکہ غور اسپر کرنا ہے کہ کل کیا ہوگا ؟

عہد و مواعید، امید و توقع، سعي و سفارش، آہ و زاري، عرض تمنا، اور امروز و فردا، تا بکے ؟ اور غفلت و اہمال تا کجا ؟ کچھہ عجب نہیں کہ عمائدین کانپور کو اپني دعا ہاے اقبال دولت، اور گدایانہ التماسات و معروضات سے فرصت نہ ملے، اور اسلام کي ناموس و عزت کا جو کچھہ فیصلہ ہونے والا ہے ہوجاے - ہمارا تخاطب اسوقت عمائدین کانپور سے نہیں بلکہ وہاں کي عام پبلک سے ہے -

ہم کو تازہ ترین حالات معلوم نہیں، لیکن آخري اطلاعات تک حالات بدستور تہے - اگر انہیں اپنی مسجد کا بہی وہی حال دیکہنا منظور نہیں، جو حال میں انکے سامنے ایک مندر کا ہوچکا ہے، تو خدا را آنے والے وقت کو محسوس کریں، اور اپنی اور اپنی مسجد مقدس کی عزت کی حفاظت کو ارباب دولت و جاہ و رسوخ کے ہاتھوں میں بالکل چہوڑ دینے کی جگہ، خود اپنے ہاتھوں میں لیں - کچھہ ضرور نہیں کہ قانون کي خلاف ورزي کي جاے - پورے امن، اور پورے سکون کے ساتھہ ہم اپنے ہر حق کیلیے اپنے جذبات اور انکي قوت کا اظہار کر سکتے ہیں - عام باشندگان شہر کو فوراً عید گاہ میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کرنا چاہیے - شہر کے علماء اور بزرگان دیني کا فرض اصلي ہے کہ اس معاملے کو غیر متزلزل قوت اور محکم ثبات کے ساتھہ اپنے ہاتھہ میں لیں، اور تمام مسلمانان شہر کو اس جلسے میں حکماً جمع کریں - اُس دن شہر کي دکانیں بند ہوني چاہییں، اور ہر کار و باري مسلمان کو اپنے خداے قدوس و ذوالجلال کي عبادت گاہ کی عزت کیلیے ایک دن وقف راہ الہی کر دینا چاہیے - جلسہ پورے سکون اور وقار کے ساتھہ ہو، مگر اسکی در و دیوار تک سے جوش ملی و جذبۂ اسلام پرستی کی گرمی کے شرارے نکلیں - اسمیں یہ صاف صاف ظاہر کر دیا جاے کہ مسجد کی سوا ہمیں کچھہ معلوم نہیں کہ ہم مسلمان ہیں، اور ہمارے جسموں سے زندہ گوشت کے بڑے بڑے ٹکڑے، کٹي ہوئي رگوں اور ٹپکتے ہوے خون کے ساتھہ کاٹ لیے جاسکتے ہیں، مگر یہ محال قطعي ہے کہ مسجد کي زمین، اسکي عمارت، بلکہ اسکي چار دیواري کے اندر کے کسي جزو سے، ایک انچ، ایک انگل، ایک جو برابر بہی کوئی ٹکڑا الگ کیا جاسکے !!

تم اپنے اندر قوت پیدا کروگے تو قوت بھي تمہارا ساتھہ دیگي - خدا تعالی نے اپنے مخلص بندوں کي صرف اتني ہي تعریف نہیں کي کہ وہ اللہ کو پکارتے ہیں (ان الذین قالوا ربنا اللہ) بلکہ اسکے ساتھہ یہ بھي کہا کہ " ثم استقاموا " پہر اسپر مضبوطي کے ساتھہ جم بھي گئے ہیں - پس استقامت اصل کار، اور تمام کامیابیوں اور نصرت یابیوں کا سبب اصلي ہے -

مسجدوں کي جب کبھي بحث چھڑتي ہے تو یہ صرف چند عمارتوں کا سوال نہیں ہوتا، بلکہ قومي عزت و ذلت، اور دیني تذلیل و تعظیم کا - ایک نظیر اگر آج قائم ہوتي ہے، تو کل کیلیے اسکے دامن میں ہزاروں واقعات پنہاں ہوتے ہیں - اس وقت مسجد کے وضو خانے کا سوال ہے - کس کو معلوم ہے کہ کل محراب و ممبر کا نہوگا ؟ اگر مسجدیں ڈہاکر سڑکیں نکالی جا سکتی ہیں، تو پہر اقلیم ہند کے کسي شہر کی کسی مسجد کي زندگي بھی خطرے سے خالی نہیں -

اگر مسلمانان کانپور نے خود استقامت دکہلائی، تو وہ مطمئن رہیں کہ تمام مسلمانان ہند انکے ساتھہ ہیں، اور پہر ضرور ہے کہ ہز آنر سر جمیس مسٹن بالقابہ کی دانشمند گورنمنٹ بھي انکی انصاف طلبی کي صدا سے اغماض نہ کریگی - واللہ عاقبۃ الامور -

یہ واقعہ ہز آنر سر جمس مسٹن بالقابہ کے عہد حکومت کا ایک امید افزا اور سبق آموز واقعہ تھا - ہم نے سنا ہے کہ مژدہ تنسیخ سے ہندؤں کو جسقدر مسرت ہوئی' اتنی ہی مسلمانوں کو بھی ہوئی - اولاً تو اسلیے کہ جہاں تک ہمیں علم ہے' کانپور کے ہندو اور مسلمانوں کے تعلقات نہایت خوشگوار ہیں' ثانیاً اسلیے بھی کہ دنیا کے قانون حیات اجسام اور حکومتوں کے اصول کار کا ایک تازہ ترین تجربہ ہوگیا تھا' اور معلوم ہوگیا تھا کہ اگر مسلمان بھی اپنے شعائر دینیہ اور ناموس ملت کی حفاظت کے لیے استقامت و پامردی کے ساتھہ کوشش کرینگے' اور اسکی مطلوبہ قیمت دینے کے لیے تیار رہینگے تو ضرور انکی خواہشوں کا بھی لحاظ رکھا جائیگا -

اس واقعہ کے چند دنوں بعد مسلمانوں کو معلوم ہوا کہ اس مندر کے مغرب و جنوب میں چند گز کے فاصلے پر جو ایک مشہور و آباد مسجد واقع ہے' اسکا بھی ایک حصہ صرف اسلیے لے لیا جائیگا کہ مجوزہ سڑک کی کجی نکل جائے -

حسن اتفاق سے اسی زمانے میں صوبہ کے ہر دلعزیز لفٹنٹ گورنر دورہ فرماتے ہوئے کانپور تشریف لائے -

بورڈ کے بعض مسلمان ممبروں نے ہز آنر سے مسئلۂ مسجد کے متعلق گفتگو کی - جہاں تک ہم کو علم ہے' ہم یہ لکھنے کیلیے وجوہ پاتے ہیں کہ ہز آنر نے حسب عادت اسپر نہایت ہمدردی ظاہر کی اور اطمینان دلایا کہ مسلمانوں کی مذہبی عمارت کا احترام ہر حال میں ملحوظ رہیگا -

اس سے زیادہ کسی وعدے کیلیے صاف اور صریح الفاظ نہیں ہو سکتے' جو کہے گئے تھے کہ " ہندو مسلمانوں کے معابد میں کسی طرح بھی دست اندازی نہیں کیجائیگی "

صوبے کے سب سے بڑے حاکم کے اطمینان دلانے کے بعد پبلک کو ضرور مطمئن ہونا ہی چاہیے - پھر ایک وعدہ کی حیثیت سے دیکھیے تو اسکا اخلاقی احترام ناگزیر ہے - پس مسلمانان کانپور بالکل مطمئن اور فارغ البال ہو کر بیٹھہ گئے - جو قوم آج تمام مساجد عالم کی طرف سے بے پروا اور فارغ البال ہو' جسکو ان تمام مساجد سے اعظم و اقدس' اس عبادت گاہ الٰہی اور اولین مسجد اسلام کی طرف سے بھی کوئی بے اطمینانی اور تشویش فکر نہو' جسکا وجود اسکی ہستی ملی و دینی کا حقیقی سرچشمۂ حیات ہے' وہ اگر ایک ملک کے ایک شہر' اور ایک شہر کی بھی ایک مسجد کی فکر سے فارغ و آسودہ خاطر ہو بیٹھے' تو یہ کونسی تعجب کی بات ہے ؟

مسلمانوں کی غفلت تو ضرور قابل تعریف ہے کہ دنیا کی کوئی فکر بھی اسمیں خلل انداز نہیں ہو سکتی' لیکن قدرت کی اس ضد کی بھی داد دینی چاہیے کہ اسنے بھی انکے ہر اطمینان کو اضطراب سے بدلدینے کا پورا تہیہ کر لیا ہے - ہمارے ہر اطمینان کی طرح اس اطمینان کی عمر بھی زیادہ نہ نکلی - تھوڑی ہی مدت کے بعد امپرومینٹ ٹرسٹ کمیٹی نے اس صاف و صریح وعدے کے باوجود' یہ رزلیوشن پاس کر دیا :

" مسجد کا مشرقی حصہ لے لیا جائے اور اسکے عوض میں مسلمانوں کو مسجد کے مغربی حصے میں زمین کا ایک ٹکڑا دیدیا جائے "

کمیٹی کا یہ رزلیوشن جب بورڈ کے جلسے میں تصدیق (کنفرمیشن) کے لیے پیش کیا گیا' تو مسلمان ممبروں نے اسکی مخالفت کی' اور بالاخر اس جلسے میں اس رزلیوشن کی تصدیق ملتوی کر دینی پڑی -

قاعدہ ہے کہ اہم اراضی متنازعۃ فیہ کے معائنہ کے لیے مجسٹریٹ ضلع خود آتا ہے - چنانچہ بیان کیا گیا ہے کہ مجسٹریٹ ضلع کانپور مسجد کے معائنے کیلیے بہ نفس نفیس تشریف لائے اور " بوٹ پہنے ہوے " مسجد کے اندر تشریف لے گئے - معززین شہر اور مقربان بارگاہ میں سے اکثر اصحاب انکے پیچھے پیچھے دست بستہ موجود ہونگے' مگر مجھے اسمیں شک ہے کہ کوئی " مسلمان " بھی انکے ساتھہ تھا یا نہیں ؟

اس معائنہ کے بعد شہر کے سر بر آوردہ مسلمانوں کا وفد کلکٹر ضلع کے دردولت پر حاضر ہوا' اور " اپنی چہل سالہ مسلمہ قومی پالیسی " کے اصول پر بصد عجز و نیاز و الحاح و زاری التجا کی کہ اپنے فرمان واجب الاذعان پر نظر ثانی فرمائی جاے' لیکن ارشاد ہوا کہ قضاء مبرم کے فیصلے میں ترمیم ممکن نہیں !

بورڈ کا جب دوسرا جلسہ ہوا تو اسمیں ایک مسلمان ممبر نے اسکی نسبت تجویز پیش کی' مگر نامنظور کر دی گئی -

اس معاملے کی سرگذشت میں سب سے زیادہ اہم اور قابل ذکر واقعہ یہ ہے کہ اس مسئلے میں مسلمانوں کی اعانت کیلیے بورڈ کے انصاف پسند ہندو ممبر بھی مستعد تھے' اور اس سے کانپور کے ہندو مسلمانوں کے تعلقات کی نسبت تعجب انگیز مسرت ہوتی ہے -

بورڈ کے تیسرے جلسے میں ہندو اور مسلمان ممبروں نے متفقہ طور پر ایک رزلیوشن پیش کیا' جس کا مقصد یہ تھا کہ " مسجد کا کوئی جزو کسی حالت میں بھی نہ لیا جائے' اور اگر بالفرض بورڈ کے کسی ایکٹ کی رو سے ایسا کرنا جائز بھی ہو' تو وہ ایکٹ منسوخ کر دیا جائے " لیکن بورڈ کے تمام انگریز ممبروں نے قاطبۃً اس تجویز سے اختلاف کیا' اور خود چیرمین صاحب نے انکا پوری قوت سے ساتھہ دیا -

تعداد میں ہندو مسلمانوں کی متحدہ تعداد زیادہ تھی - قاعدہ سے اس کو پاس ہو جانا چاہیے تھا' مگر پاس ہونا یا نہونا صرف تعداد کی اقلیت و اکثریت ہی پر موقوف نہیں ہے' اور صرف تعداد کے دیوتا کی پوجا جو آج ہندو مسلمان اپنے تعلقات کے مسائل میں کر رہے ہیں' انہیں کون سمجھاے کہ یہی انکی سب سے بڑی گمراہی ہے - اصل شے قوت ہے' اور ایک قوی وجود بھی ہو' تو وہ ہزارہا انسانوں پر غالب ہوتا ہے - جب یہاں ایک اور ہزاروں کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے تو پھر اس مقابلے کی نسبت زیادہ بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہیں' جس میں ہندو مسلمان ممبروں کے مقابلے میں ایک سے بہت زیادہ افراد حکومت کی صدائیں کار فرما تھیں' اور اگر یہ بھی نہ ہوتا' جب بھی صرف چیرمین صاحب بہادر کی ایک نگاہ گرم ہی کیا کم تھی ؟

بہر حال رزلیوشن منظور نہوا' البتہ ہندو مسلمان ممبروں کے اتحاد اور یک راے ہو جانے کا یہ نتیجہ ضرور نکلا کہ اس رزلیوشن کی جگہ ایک دوسرا رزلیوشن اس مضمون کا قرار دیا گیا کہ بورڈ ہز آنر سے سفارش کرے کہ مسجد کا وہ حصہ منہدم نہ کیا جائے -

اسکے بعد بعض حضرات کے مشورے سے یہ طے پایا کہ ہز آنر کی خدمت میں ایک میموریل بھیجا جاے - چنانچہ ایک میموریل تیار کیا گیا' جس پر عمائد' رؤسا' علماء اور اعیان شہر میں سے ۱۲ - ہزار آدمیوں کے دستخط تھے - علماء شہر کا ایک فتوی بھی اسکے ساتھہ منسلک کیا گیا تھا -

" چہل سالہ مسلمہ قومی طرز تحریر " کے مطابق یہ میموریل کمال عجز و تذلل کے " اظہارات اسلامیہ " سے لبریز تھا' اسکا آغاز

الهلال

۰۰ رجب ۱۳۳۱ ھجری

مسئلۂ سود

به تذکرۂ تحریک انریبل خواجه غلام الثقلین صاحب

(۱)

یا ایها الذین آمنوا ! لا تاکلوا الربا اضعافاً مضاعفه ' واتقو الله ' لعلکم تفلحون (۳ : ۱۲۵)	مسلمانوں ! سود کے لینے سے پرھیز کرو که وہ (سود در سود کی صورت میں) دگنا چوگنا ھوتا چلا جاے ' الله سے ڈرو (که ظلم و زیادتی سے اسکا غضب ظهور میں آتا ھے -) عجب نہیں که اس طرح تم دنیا میں فلاح پاؤ -

انریبل خواجه غلام الثقلین صاحب نے پچھلے دنوں مسئله سود کے متعلق صوبجات متحدہ کی کونسل میں جو مبسوط تقریر کی تھی ' وہ تمام اخبارات اردو و انگریزی میں چھپ چکی ھے - میں وقت فرصت کا منتظر تھا که اسکو پڑھسکوں -

اس تقریر کا اخبارات نے عام طور پر تذکرہ کیا ھے ' لیکن میں اسکو دوسری نظر سے دیکھتا ھوں -

سب سے پہلے جناب خواجه صاحب کو ایک ایسے ضروری اور اھم مسئلے پرایک مبسوط ' مدلل ' اور پر مغز تقریر کرنے کیلیے تمام قوم کی طرف سے مبارک باد کا مستحق سمجھتا ھوں - انھوں نے فی الحقیقت ممبری کے انتخاب کیلیے بہت جلد اپنے تئیں مستحق ثابت کردیا ' اور انکی قابلیت اور قومی خدمات کے قدیمی ولولے اور جوش کو پیش نظر رکھتے ھوے ' اس بارے میں جو توقعات کی جاسکتی تھیں ' سچ یه ھے که ان میں ذرا بھی نا کامی نہیں ھوئی -

ھماری حالت اپنے ھم وطن بھائیوں سے بالکل مختلف ھے ' اور حالت مختلف ھے تو ھماری تحسین وہ تقبیح اور جرح و تعدیل کو بھی مختلف ھونا چاھیے - ان میں قابلیت اور اداء فرض کا قحط نہیں ھے - وہ مجالس عامه اور کونسل کے ھال ' دونوں میں اپنی قابلیت کے بہتر سے بہتر مظاھر رکھتے ھیں ' اور موجودہ ھندوستان کے چھل ساله عہد میں انھوں نے اپنے کاموں کی ایک اچھی تاریخ مرتب کرلی ھے - لیکن ھماری حالت انسے بالکل متضاد ھے - قابلیت اور اداء فرض ' دونوں میں ھمارا خانۂ عمل صفر سے زیادہ نہیں - پس ایسی حالت میں اگر ھماری قوم کے اندر کوئی چھوٹا سے چھوٹا کام بھی قابلیت اور صداقت کے ساتھه انجام پاے ' تو اسکو اوروں کے بہتر سے بہتر کام کے برابر سمجھنا چاھیے - جوھریوں کے بازار میں ھیرے کے مرصع ھار کو بھی کوئی نہیں پوچھتا ' لیکن کسی کوئلے کی کان میں موتی کا ایک دانه بھی لیکر نکل جائیے ' تو ھر شخص کی نظر پڑیگی که یه کیا چیز ھے ؟

کونسل کی تاریخ میں مسلمان ممبرونکا تذکرہ

ھندوستان میں مجلس وضع قوانین کی ابتدا کو ایک قرن سے زیادہ زمانه گذر گیا ' اور رفارم پر بھی کونسل کا ایک پورا عہد انتخاب گذر چکا ھے - لیکن اس تمام عرصے کی پوری تاریخ پڑھه ڈالیے - یه کیسی شرم کی بات ھے که وہ تمام تر صرف ھندؤں کی قابلیت ' ازاد بیانی ' حق پرستی ' اور اداء فرض کے صدھا کارنامه ھاے جلیله و عظیمه کی سرگذشت ھے ' اور سواے ایک واقعه کے ' مسلمانوں کیلیے کوئی تذکرۂ نمایاں اپنے اندر نہیں رکھتی !

ایک واقعه سے میرا مقصود سید صاحب مرحوم ھیں ' جو کونسل کے ابتدائی عہد میں دو بار شامل کیے گئے ' اور جنھوں نے مشہور " البرٹ بل " کے مباحثه میں یادگار حصه لیا تھا -

اور رفارم کے بعد صرف مسٹر مظہر الحق کو جانتا ھوں ' جنکو مسلمان ممبروں کی عام حالت سے یقیناً مستثنی کردینا چاھیے -

کونسل کے اندر اظہار قابلیت کے متعدد مواقع ھیں - سب سے پہلی چیز تو مناسب اور ممکن النفاذ قوانین کا مسودہ پیش کرنا ھے - پھر عام مباحث و مذاکرات میں علم و قابلیت اور اجتہاد فکر و راے کے ساتھه حصه لینا ' ھر معامله اور قانون کے متعلق ملکی مصالح اور اغراض کی حمایت کرنا ' سرکاری تجاویز و خیالات کے بے اعتدالانه اثر کی اعتدال و قابلیت کے ساتھه مخالفت کرنا ' بجٹ وغیرہ کے اھم مواقع پر عمدہ اور مفید مباحث و انتقادات پیش کرنا ' ملک کی عام حالت پر نظر رکھنا ' اور اسکے درس و مطالعه سے کونسل کے کاموں میں مدد لینا ' شمار و اعداد کو ھر معاملے کی نسبت خاص طور پر محفوظ رکھنا ' اور ھر بحث میں ان سے کام لینا ' مفید اور نتیجه خیز سوالات کرنا ' اور انکے جوابات سے ملک کی عام معلومات اور راے میں اضافه ' اور حکومت کی غلطیوں کا انکشاف کرنا - یه ' اور اسی طرح کے صدھا مواقع ھیں ' که ایک قابل شخص کی قابلیت کیلیے کونسل ھال میں آزمایش ھو سکتے ھیں -

پھر حق گوئی اور راست بیانی ایک جوھر اصلی ھے ' جسکی ھر موقعه پر ضرورت ھے - اور جو ایک روشنی ھے ' جس سے کونسل کا ھال ھی نہیں بلکه ھر جگه روشن ھو سکتی ھے -

لیکن افسوس که اس تمام عہد گذشتۂ و رواں میں مسلمان ممبروں نے ' ان تمام امور میں سے کسی ادنی ترین کام کا بھی اپنے تئیں اھل ثابت نہیں کیا -

البته ایک چیز ھے ' جسکی قابلیت کا انھوں نے ھر موقعه پر ثبوت دیا - اور ایسا قاطع و مانع ' که ھندوستان کی کوئی قوم اسکے مقابلے میں اپنے عجز صریح کو نہیں چھپا سکتی - یعنے ملک اور ملکی امیدوں کی تذلیل ' جہل و نادانی کے ساتھه ھر سرکاری خواھش کا استقبال ' اور ھر صداے حکومت کے آگے بلا تامل رکوع و سجود - اور یه وہ صفت ملکوتیه ھے ' جو ملاء اعلی و کروبیان عالم بالا کیلیے بھی بہترین وصف ھے ' چه جائیکه کونسل ھال میں انسانوں کیلیے که : لا یسبقونه بالقول ' وھم بامرہ یعملون !! (۱)

اس سے بھی زیادہ درد انگیز بات یه ھے که برائی کے ظہور کی اصلاً دو شکلیں ھوتی ھیں : ایک نیکی کا عدم ' اور دوسرا بدی پر اصرار - پہلی صورت بہتر ھے ' اگر دوسری صورت پیش نه آے - ایک شخص کچھه نہیں کرتا - یه بری بات ھے - لیکن اُس شخص سے تو وہ ھزار درجه بہتر ھے ' جو نه صرف یه که نیک کام نہیں کرتا ' بلکه

(۱) سورہ انبیا میں یه ایة فرشتوں کی تعریف میں ھے یعنی وہ الله کے احکام پر ایسے عامل ھیں که اسکے کسی حکم کے خلاف نہیں کرتے - (منه)

فرست زراعانۂ هلال احمر

زر اعانۂ دولۃ علیه کي فهرست گذشته نمبر میں جهاں تک شائع هوچکي هے ' اسکا میزان مجموعي حسب ذیل هے • ابهي بقیه فهرست کي اشاعت باقي هے ' اور سلسله برابر جاري رهیگا -

کل رقم مجموعي از ابتداء فهرست	۲۲'۲'۱۸ -
روانه شده باسم هلال احمر	۱۱'۳'۹ -

فهرست نمبر (۱) کي مجموعي رقم ۱۱'۸'۳ - تهي ' جو هلال احمر کے عام چندے میں شامل کردي گئي - اسکے بعد ۳ - سو پاونڈ فهرست نمبر ۲ و۳ و۴ و۵ - سے روانه کیے گئے - پس دو نوں کي مجموعي رقم کا یه میزان هے -

باسم وزیر اعظم دولۃ علیه بلا تخصیص هلال احمر	۵۰۰'۱۱ -
بقیه	۷'۴۰'۲

جو فهرست اس نمبر سے شائع هوگي ' اُسکی رقوم اسکے علا وہ هیں -

ان رقوم کي فراهمي میں جن حضرات نے سعي فرمائي اور نیز جو حضرات آج بهي مصروف سعي هیں ' بیجا هوگا اگر الهلال انکا شکر گذار هو ' کیونکه انهوں نے جو کچهه کیا هے ' اسکي شکر گذاري کا حق کسي انسان کو نهیں - انکا اجر صرف الله کے یهاں هے ' اور وهي بس کرتا هے -

---

فلسفۂ فطریه فلسفه سے حکمت عملی اور حقائق اشیا سے آگاهی مراد هے - فیلسوف یا فلاسفر کي اصطلاح ایسے لوگوں کے لیے استعمال هوا کرتي هے ' جو هر ایک چیز کو نقد و اختبار کي نظر سے دیکھتے هوں اور کسي شے کی نسبت سر سري حیثیت سے کوئي حکم نه دیتے هوں - یه بات تو پراني تهي ' لیکن یورپ کي قوت اختراع نے اب ایک آور فلسفه ایجاد کیا هے ' جس کا مدعا یه هے که کسي چیز کی نسبت فیصله کرنے کے لیے حقیقت شناس نظر کی حاجت نهیں - اس فلسفه کا نام فلسفه فطریه هے ' اور اس کے علم بردا لندن کے فیلسوف پادري (ڈاکٹر هارٹن) هیں - انهوں نے " کنٹمپوریري ریو " کی تازہ اشاعت میں هندوستان کے آداب و اخلاق پر بحث کی هے ' اور اس ذیل میں هندوستان کے لیے استقلال اداري (سیلف گورنمنٹ) کے حقوق اس لیے تسلیم نهیں کیے هیں که " محکمه پولیس و ریلوے اور بیشتر سرکاري دفاتر کے هندوستانی اهلکار ' جهوٹے ' رشوت خوار ' غماز ' بے اعتبار هوا کرتے هیں - یه ملک ایسی سوسائٹی پیدا کرنے سے قاصر هے ' جس کے ایوان وطنیت کے ستون صداقت و عزت نفس اور انصاف و رحم قرار دیے جاسکیں " اس الزام کو ایک حد تک مان لینا چاهیے اور هر ایک سچے هندوستانی کو اس کے مٹانے کی کوشش کرنی چاهیے ' لیکن اگر یه واقعه صحیح هے که دو برس هوے ' مسٹر کیر هارڈي نے دیوان عام (هاؤس آف کامنس) میں فرقۂ عمال (لیبر پارٹی) کی اخلاقی کمزوریوں کا ذمه دار گورنمنٹ کے طرز عمل کو قرار دیا تها ' اور مسٹر بونر لا کی تقریر بهی اس کی تائید میں تهی ' تو سوال یه هے که هندوستان کے تنزل آداب و زوال اخلاق کا کون ذمه دار هے ؟ اور یه ذمه داري کیونکر پوري هو سکتي هے ؟

ایں سخن را چه جوابست ' تو هم مي داني !

احسن المسائل کامل کا اُردو ترجمه کنز الدقائق - فقه کي کتاب مستند - قیمت ایک روپیه - پته : منیجر مطبع فاروقي دهلي

فرانس میں استعمال افیون دماغی قوی میں غیر طبعی ولوله و هیجان پیدا کرنے کے لیے یورپ نے مختلف قسم کے پر تکلف مکیفات پسند کر رکھے هیں ' لیکن یه چیزیں سرور کے لیے کافی نه تهیں - تکمیل سرخوشی کے لیے پیرس میں اب افیون کا استعمال بهی شروع هوگیا هے ' اور وہ بهی عیش پرست فرقه هی میں نهیں ' بلکه جنگی بیڑہ کے افسروں اور ملاحوں میں - فرانسیسی اخبارات اس موضوع پر طویل الذیل مضامین شائع کر رهے هیں که شراب کے استعمال نے سروں سے دستار تو پہلے هی اُچهال دي تهی ' اب افیون کی آمیزش سے دیکھیے سر بهی باقی رهتا هے یا نهیں ؟ حال میں وزیر بحریه نے فرنچ اخبار " ماٹن " کو اطلاع دي هے که اس کے استیصال کے لیے حکومت مناسب تدبیریں اختیار کرنے کی تحریک منظور کر چکی هے -

اس واقعه کو هندوستان کي حالت سے ملائیے که یهاں افیونیوں کا شمار کس قدر وسیع هے ؟ مگر بجاے اس کے که سد باب کے لیے گورنمنٹ کوئي حکم نافذ کرتي ' پندرہ بیس برس پہلے لکھنؤ میں ایک آنریبل ممبر سے استعمال افیون کي تائید و تصویب میں تقریر کرائی گئي تهی ' اور اس سے بهی چالیس پچاس برس پہلے جب چین میں استیصال افیون کی پہلے پہل تحریک هوئي تهي تو مولف تاریخ چین (جیمس کارکرن) کي تشریح کے مطابق برطانیۂ عظمی کو اُس سے جنگ کرني پڑي تهي که ترک افیون کي وجه سے جب چین میں افیون کي کهپت نهوگی تو هندوستان کے مالیه کو نقصان پهونچیگا ! !

پچهلے چند سالوں میں چین کي آہ و زاري سے مجبور هوکر افیون کے مسئلے پر توجه بهی کی گئی تو ایسے قیود و شرائط کے ساتهه ' جنکي وجه سے برطانیه کا دست کرم ابهي ایک عرصے تک هندوستان اور چین میں اس جام مسموم کي بخشش جاري رکهیگا ! !
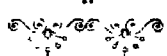
نزدیکاں دور و دوراں نزدیک ! ! پولنیڈ کا ملک ' جسے عربي میں بولونیا کہتے هیں ' ایک مدت سے جرمني ' آسٹریا اور روس کے درمیان تقسیم هوچکا هے - جرمني سے جو حصه متعلق هے ' اُس کي مجلس حرب (جنگي کونسل) کے نائب الرئیس (وائس پریسیڈنٹ) موسیو سیداہ نے ریچستاگ (جرمن پارلیمنٹ) کي گذشته نشست (سشن) میں ترکي و پولینڈ کے تعلقات پر بحث کرتے هوے تقریر میں اس پہلو پر زور دیا تها :

" دولۃ عثمانیه دوستانه سلوک اور مهرباني کے برتاؤ کي مستحق هے - بر اعظم یورپ میں یهي ایک سلطنت هے ' جس نے اُس زمانے میں پولینڈ کي حمایت کي ' جبکه تمام یورپ اُس کا دشمن هو رها تها ' اور خود مسیحي دنیا اُس کو پامال کرنے کي فکر میں تهی - پولینڈ تقسیم بهی هوگیا اور یورپ نے اس انقسام کو تسلیم بهی کر لیا ' مگر ترکی نے اب تک اس کی تصدیق نهیں کی - ایسی شریف سلطنت کے دکهه درد میں شریک نهونا احسان فراموشی هے "

اس تقریر کا جرمن قوم پر تو کچهه اثر نهوا ' مگر پول (اهل پولینڈ) نهایت متاثر هیں اور ترکوں کے لیے بڑي فراخدلی سے ' چنده فراهم کر رهے هیں -

پولینڈ کی نصرانیت کو تو اسلام سے یه همدردي هے ' مگر هندوستان میں اسلام بعض ایسی صورتوں کے اندر بهی موجود بتلایا جاتا هے ' جو ترکوں کی اعانت کے جذبات کو مسلمانان هند کی قوتوں کی بربادي بتلاتے هیں ! !

...وزخ کا نمونہ بنا دیتا : لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم - ثم رددناہ اسفل سافلین ' الا الذین آمنوا و عملوا الصالحات فلھم اجر غیر ممنون (۹۵ : ۶)

انسانی خود غرضی کا مہیب ترین ظہور

اس خود غرضی کا ایک بد ترین ظہور' جمع و حصول مال کی ...وکھہ ہے ' جسکو پیاس کہنا چاہیے ' اگر استسقا کی تشبیہ ...سدر راس آجاے - لیکن اگر غور سے دیکھا جاے تو اعمال انسانیہ میں اس مرض کا کوئی ظہور اس درجہ انسان کے ملکوتی خصائل کے لیے مہلک ' اسکی بہیمیت و سبعیت کیلیے مقوی ' ہیئۃ اجتماعیہ اور مجامع انسانیہ کی صحت مدنی کیلیے سم قاتل' اور عالم مخلوقات کے اس جمیل ترین مخلوق یعنی انسان کو خوفناک درندہ بنا دینے کیلیے ایک عمل السحر نہیں ہے ' جیسا کہ سود' اور سود خواری کی زندگی کی مختلف شکلیں -

اخلاق و خصائل انسانیۃ کا آبگینہ تو اسدرجہ نازک ہے' کہ تجارت و کاروباری معیشت کی زندگی کی ٹھیس کا بھی متحمل نہیں ہوتا ' و ہمدردی و مروت کا چشمہ کچھہ نہ کچھہ مکدر ہو ہی جاتا ہے - پھر ظاہر ہے کہ اسکے لیے سود (جس سے بغیر حق محنت حصول نفع کا اصول غیر طبعی قائم ہو جاتا ہے) کس درجہ مضر ہوگا ؟

یقیناً تمام انسانی معاصی میں صرف یہی معصیت " حرب من اللہ و رسولہ " ہے ' کیونکہ اور کسی معصیۃ میں انسان خدا کے بندوں کیلیے اس درجہ بے رحم اور خونخوار نہیں ہو جاتا ' جس درجہ سود کو اپنا وسیلۂ معاش بنا لینے کے بعد از سر تا پا مجسمۂ شقاوت و قساوت' و غلاظت و صلابت ہو جاتا ہے - اور خدا کے بندوں کے آگے بے رحمی سے مغرور ہونا ' فی الحقیقت خدا کے آگے مغرور ہو کر آمادۂ جنگ و پیکار ہونا ہے -

* * *

انسان کے اُن تمام بڑے بڑے جرائم پر' جنکو اسکی خود غرضی کا دیو اسکے اندر سے انجام دیتا ہے' اپنے سامنے لاؤ' اور ایک ایک کرکے دیکھو ! بڑے بڑے عادی مجرموں کو تم دیکھوگے کہ بارہا انسانی مظلومی اور بیکسی نے انکی انکھوں کو اشکبار' اور انکے دلوں کو در نیم کر دیا ہے - سخت سے سخت بے رحم ڈاکو اور قاتل کی نسبت بھی تم سن سکتے ہو کہ اُس نے عین اپنی بے رحمی و قساوت کے کسی عمل کو انجام دینے وقت' ایک بڑھیا عورت کی فریاد ' ایک بیکس عورت کی گریۂ و زاری ' اور ایک یتیم بچے کے مضطربانہ فغان الغیاث پر اپنی کھینچی ہوئی تلوار پھینکدی' اور چند لمحوں کیلیے اسکی بھولی ہوئی معنی انسانیۃ اُسے یاد آ گئی - تاریخ اور ملکی روایات نے اُن ڈاکوؤں کے حالات قلمبند کیے ہیں ' جو ایک طرف تو دولت مندوں کو لوٹتے ' اور مال و دولت سے بھرے ہوے قافلوں کو تاخت و تاراج کرتے تھے ' دوسری طرف صدہا بیوہ عورتیں اور بیکس و مسکین خاندان تھے ' جنکو ایک فیاض طبع دست کریم' اور ایک دریاے بخشش بادشاہ کی طرح امداد و اعانت سے مالا مال کردیتے تھے - انگلستان کے قرون متوسطہ اور ہندوستان کے گذشتہ زمانے کے بڑے بڑے ڈاکوؤں کی نسبت ہر شخص جانتا ہے کہ انھوں نے قصبات و دیہات کی بیکس عورتوں کیلیے با قاعدہ وظائف و مشاہرے مقرر کردیے تھے ' اور روم کے ایک مشہور ڈاکو نے تیتس سے کہا تھا : " میرا مجرم ہاتھہ بادشاہ کے مقدس ہاتھہ سے زیادہ غریبوں اور بیکسوں کی مدد کرتا ہے' اگرچہ وہ بادشاہ اور میں ڈاکو ہوں "

یہی حال تقریباً انسان کے تمام بڑے بڑے جرائم کا ہے' اور فضیلۃ انسانیۃ ہر بڑی سے بڑی زندگی کی تاریکی میں بھی' کبھی نہ کبھی اپنی روشنی کو بے نقاب کردیتی ہے -

لیکن اسکے مقابلے میں ایک سود خوار زندگی کو لاؤ - وہ چور نہیں ہے ' وہ ایک ڈاکو کے نام سے ذلیل و حقیر نہیں کیا جاتا ' لوگ اُس سے پناہ نہیں مانگتے' بلکہ اسکو ڈھونڈھتے ہیں - وہ پہاڑوں کی غاروں ' اور جنگلوں کے گنجان گوشوں میں مجرموں کی طرح نہیں چھپتا - وہ سوسائٹی سے مردود و مطرود نہیں ہے - اُس نے بادشاہ کے قانون کے توڑنے اور انسانوں کے اداب و مراسم کی حقارت کا کبھی جرم نہیں کیا - وہ ایک شہری ہے ' جو مثل ایک شریف باشندۂ شہر کے انسانوں میں رہتا ' اور جسم اجتماعی میں عضو صحیح کی طرح شامل ہے - با ایں ہمہ' اسکے اعمال کا کیا حال ہے ؟ وہ ڈاکو سے بڑھکر آبادی کو غارت کرتا ' وہ قاتل سے زیادہ انسانی حیات کو موت سے تبدیل کرتا ' وہ عادی مجرم سے زیادہ سوسائٹی کو تباہ کرتا ' وہ ایک درندہ سے بھی خوفناک تر خوں آشام' اور بھیڑیے اور جنگلی سور سے بھی بڑھکر حیات انسانی کا دشمن ہے - پھر ان سب سے زیادہ یہ کہ سخت سے سخت بے رحم ڈاکو کی آنکھوں سے بھی کبھی نہ کبھی رحم کا ایک قطرۂ اشک ٹپک پڑتا ہے ' پر یہ معذل قطعی ہے کہ اسکی قساوت و شقاوت کبھی بھی کسی تڑپتے ہوے جسم اور کسی پُکارتی ہوئی زبان پر ایک لمحے ' ایک دقیقے ' اور ایک عشر دقیقے کیلیے بھی ترس کھاے !!

(شکسپیر) کے ایک (شائیلاک) کا ذکر بے سود ہے - دنیا میں اس وقت تک کتنے ہزار شائیلاک گذر چکے ہیں ' اور کتنے ہمارے سامنے موجود ہیں !!

ایک اہم نکتہ

اگر ایک شخص چور ہے ' ڈاکو ہے ' قاتل ہے ' تو قانون اسکو قتل کریگا ' اور انسانی آبادی اس سے پناہ مانگے گی' لیکن ایک سود خوار' جو کہتا ہے کہ " انما البیع مثل الربوا " اسکا علاج کیا ہے ؟ اس نے تجارت کی ایک دکان کھولدی ہے' اور ضرورت و احتیاج انسان کے ہوش و حواس کو معطل کردیتی ہے - ڈاکو سے انسان بھاگتا ہے' لیکن " شائیلاک " کے پاس تو اسکا مظلوم قرضدار خود ہی دوڑ کر گیا تھا - پس فی الحقیقت قتل و غارت کسی قانون اور مذہب کیلیے اسدرجہ سختی کی مستحق نہیں ہو سکتے' جسقدر کہ سود ' اور سود خواری کی مہیب زندگی -

پھر کیا " حرب من اللہ و رسولہ " سے اسکی تعبیر صحیح نہیں ؟ اور کیا تمام مذاہب عالم میں اسلام کی یہ سب سے بڑی خصوصیت نہیں کہ اس نے با وجود جاہلیت عرب کے اس میں غرق ہونے کے سود خواری کو سب سے بڑا جرم اور معصیۃ کبیرہ قرار دیا ؟

تجارت اور لین دین کی بے رحمیوں ' اور عام بے رحمیوں میں بہت بڑا فرق ہے - انسان کے تمام مظالم اور بے رحمیاں ایسی ہیں کہ انسانوں کیلیے کوئی دام اور کشش اپنے اندر نہیں رکھتیں - وہ از سر تا پا نفرت اور مبغوضیت ہیں - لوگ انسے پناہ مانگتے ہیں - لیکن روپیہ کا لین دین ایک ایسی شے ہے' کہ خواہ کیسے ہی سخت سے سخت عنوان ظلم سے ہو' لیکن چونکہ احتیاج اور ضرورت کو وقتی اور فوری طور پر دور کرنے والی ہے ' اسلیے انسان اس سے بھاگ نہیں سکتا ' بلکہ پناہ مانگنے کی جگہ خود ہی اسکی طرف دوڑتا ہے - وہ جانتا ہے کہ سود خوار ایک بے رحم ڈاکو اور خونخوار درندہ ہے' لیکن جنگل کے ڈاکو سے نفرت کرتا ' اور اس شہری ڈاکو کے آگے عاجزی سے ہاتھہ جوڑتا ہے' تا کہ وہ اسے اپنے دام ظلم میں پھنساے

اس سے بھی زیادہ یہ کہ برائیوں پر مصر ہے :

مرا بخیر تو امید نیست ، شر مرساں

مسلمان ممبروں نے اتنا ھی نہیں کیا کہ اپنے وجود سے کچھہ کام نہیں لیا ، بلکہ اس سے زیادہ یہ ، کہ جب کبھی کچھہ کام لیا بھی تو یہی لیا کہ ملک کو نقصان پہنچایا ، اور ھمیشہ اسکی بہترین امیدوں کیلیے ایک سنگ گراں بنکر حائل راہ رھے - یہ ھماري پیشانی پر ایک ایسا داغ سیاہ ہے ، جو افسوس کہ مٹ نہیں سکتا -

بہر حال یہ تو خود ایک مبحث ہے - ضمناً ذکر آجاتا ھے تو خیالات کو روک نہیں سکتا - خواجہ صاحب کي تقریر پڑھکر مجھے سب سے زیادہ خوشی یہ ھوئی کہ کونسل ھال میں ایک مسلمان ممبر نے ایک اھم اور ضروري مسئلہ کی نسبت لب کشائی کی ، اور اسپر قابلیت اور صرف وقت کے ساتھہ غور کیا - یہ بات فی نفسہ گو بہت اھم نہو ، مگر ھمارے بازار میں جس جنس عام کي نایابی ہے ، اسکے ملنے پر خصوصیت کے ساتھہ کیوں نہ خوش ھوں ، گو آوروں کے ھاں وہ عام ھو -

مسئلہ سود اور قران کریم

خواجہ صاحب نے اپني تقریر میں (سود در سود) کے اُن نتائج پر قانون کو توجہ دلائي ہے ، جس نے تاریخ کے قدیم ترین زمانے کي طرح اس دور میں بھي انسانوں کي آبادیوں کو ویران کیا ہے ، انکي کوشش اور محنت کے نتائج کو بغیر کسي حق طبیعی کے دوسروں کي طرف منتقل کردیا ہے ، اور نہیں معلوم کتنے عالیشان محل ھیں ، جو اسکي بدولت خاک کا ڈھیر بنگئے ھیں ، اور کتنے وسیع قبرستان ھیں ، جنکے اندر اس کی تباھی و ھلاکت کے مجروح پڑے سورہے ھیں !!

میں نے ھمیشہ اس امر پر غور کیا کہ قران کریم نے انسانی معاصی و جرائم کے متعلق طرح طرح کی وعیدیں فرمائی ھیں ، لیکن سود کے متعلق ایک لفظ ایسا کہدیا ہے ، جس سے سخت تر وعید اور کسی سخت سے سخت جرم و معصیت کی نسبت بھی نہیں آئی - اسکا سبب کیا ہے ؟

یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ و ذروا ما بقی من الربوا ، ان کنتم مومنین - فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ و رسولہ (۲ : ۲۷۸)

مسلمانو ! اگر تم صاحب ایمان ھو تو اللہ سے ڈرو اور تمھارے پچھلے لین دین میں جو کچھہ سود باقي رھگیا ہے ، اُسے چھوڑدو ! (پھر) اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو اللہ اور رسول کے ساتھہ لڑنے کیلیے خبر دار ھو جاؤ کہ یہ فی الحقیقت اللہ اور اسکے رسول سے اعلان جنگ ہے - (۱)

قران کریم نے اس ایت میں سود کے لینے پر اصرار کو " حرب من اللہ و رسولہ " سے تعبیر کیا ھے کہ اسکے لینے والے اللہ اور اسکے رسول سے لڑنے کیلیے مستعد رھیں !

بظاھر یہ تشدد تعجب انگیز معلوم ھوتا ہے - انسان کي وحشیت اور ھمجیت نے دنیا میں کیسي کیسي مہیب معصیتیں کي ھیں ، اور وہ جب سبعیت و درندگي پر آجاتا ہے تو اسکے اعمال کس درجہ خوفناک ھوجاتے ھیں ؟ لیکن یہ کیوں ہے کہ قران کریم نے کسي انساني معصیت کو بھي " حرب من اللہ و رسولہ " سے تعبیر نہیں کیا ، اور اس وعید کیلیے صرف سود ھي کو (کہ محض ایک لین دین اور معاملات کي چیز ہے ، اور زیادہ سے زیادہ انساني خود غرضي کا ایک ظہور) تمام رذایل انسانیہ میں سے منتخب کیا ؟

حرب من اللہ

انساني خود غرضي

یہاں اسکي تفسیر مقصود نہیں ہے ، مگر اشارہ ضروري ہے -

سود کے کاروبار کي اگر کوي تاریخ مرتب کي جاتي تو میں سمجھتا ھوں کہ اس ایت کي بہتر سے بہتر تفسیر خود بخود ھو جاتي -

جلب نفع اور خود غرضي سے اس دنیا کے عجیب ترین جانور کا (جسکو انسان کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے) کوئي فعل خالی نہیں - اور اگر خالي ہے ، تو صرف وہ فعل ، جو اُس سے بہ حیثیت مخلوق حیواني کے صادر نہیں ھوتا ، بلکہ اسکے اندر کي وہ روح انسانیۃ کبری اور معني خلافۃ الہیہ کام کرنے لگتي ہے ، جو مقام ملکوتیۃ سے بھی ارفع ، اور در یاب مقام قدوسیت اعلی ہے - مذھب ، قانون ، اخلاق ، سوسائٹی ، اور اسي طرح کی تمام بندشیں صرف اس خود غرضی ھی کے مظاھر شدیدہ کو روکنے کیلیے ھیں - اور اگر اس خوفناک جانور کے پانوں میں اتنی بوجھل بیڑیاں نہ ھوتیں ، تو اغراض و استجلاب نفع کا تصادم دنیا کو شیطان کا تخت ، اور

" تو صرف ایک رطل گوشت لے سکتا ہے ، اور عدالت کا فیصلہ واجب التعمیل ہے "

یعنی شائیلاک یہودي اور اسکے مقروض کا وکیل

شیکسپیر نے اپنے مشہور ڈراما (مرچنٹ اف وینس) میں ایک سود خوار یہودي کي قساوت اور اسکے مقروض کي مظلومي کا جو نقشہ کھینچا ہے ، وہ اس درجہ مشہور ہے کہ محتاج تشریح نہیں -

حال میں لندن کے ڈرری لین کے دار التمثیل (تھیٹر ھال) میں اسکي تمثیل (ایکٹ) بڑے ساز و سامان سے دکھلائي گئي تھي - مسٹر فاربس نے شایلاک کا ، اور مس گرٹ الیٹ نے مقروض کي بیوي کا پارٹ لیا تھا - یہ تصویر اس تمثیل کے اس مرقعہ کي ہے ، جبکہ مقروض کي بیوي وکیل کے بھیس میں آئی ہے ، اور اُس نے خونخوار شایلاک سے کہا ہے کہ " بہتر ، اپنے قرض کے بدلے ایک رطل گوشت مقروض کے جسم سے کاٹ لے ، مگر شرط یہ ہے کہ صرف ایک ھي رطل ھو "

(۱) " فاذنوا بحرب من اللہ " مفسرین نے مختلف اقوال جمع کیے ھیں کہ اس سے مقصود کیا ہے ؟ اذنوا کو بعض نے بکسر ذال و مد ھمزہ بر وزن " آمنوا " پڑھا ہے ، اور بعضوں نے بفتح ذال ، لیکن مقصود دونوں سے یہي ہے کہ معلوم کرلو یا خبردار ھوجاو - حرب من اللہ سے بعض مفسرین نے حقیقي معني لیے ھیں ، یعنی جو سود لیں گے ، انسے اللہ اور اسکا رسول قتال کریگا ، اور وہ اس سے خبردار ھو جائیں ، لیکن فی الحقیقت یہاں حرب سے مراد واقعي جنگ نہیں ہے ، بلکہ وعید و عقاب اور تہدید و ترھیب میں مبالغہ مقصود ہے ، یعني اس فعل کو باوجود نہي ترک نہ کرنا ، ایک ایسا جرم قرار دیا ہے ، جو گویا اللہ اور اسکے رسول کے مقابلہ میں حریف جنگ بننے کے مماثل ہے - اسي لیے ترجمے میں میں نے اسکو واضح کردیا ہے - (منہ)

تاهم وہ انسان نہیں هوتا ' کیونکه انسانوں میں ایک سب سے بڑي قیمتي چیز ہے جو اسمیں نہیں هوتي -

یہي حال ایک سودخوار زندگي کا ہے - بظاهر اسمیں کوئي برائي نہیں هوتي - وہ سوسایٹي کا ایک جزو ' اور شہر کا ایک جائز باشندہ هوتا ہے - عام تاجروں کي طرح اسکي بهي ایک تجارت هوتي ہے - وہ مبادلۂ اشیا کي تجارت نہیں کرتا تو کیا هوا ؟ ایک هي جنس کو دیتا اور ایک هي جنس کو لیتا ہے ' تو کیا نقصان لازم آگیا ؟ پهر بهي یہ ایک کاروبار اور بیع و شراء هي ہے - وہ ڈاکو کی طرح لوٹتا نہیں ہے ' اور چور کي طرح چهپ کر چورانے نہیں آتا - جائز لین دین میں پہلی شرط فریقین معامله کا راضي هونا اور جبر واکراہ کا نہونا ہے ' اور یہ ظاهر ہے کہ وہ جب کبهي معامله کرتا ہے تو اُنهی سے کرتا ہے جو اسکی شرائط کو بخوشی منظور کرتے ' اور اسکے معاملے پر اپني پوري رضا ظاهر کرتے هیں - وہ تلوار لیکر لوگوں کو نہیں دهمکا تا کہ اس سے روپیہ لیں ' اور اسکي شرائط کے آگے سر جهکا دیں -

پس ایک شریف انسان ' ایک با امن شہري ' ایک جائز کاروباري آدمی میں جو کچهہ هونا چاهیے ' اسمیں هوتا ہے ' اور کوئي بات بظاهر اسکے خلاف نظر نہیں آتي -

لیکن ان تمام مظاهر انسانیت و مدنیة کے ساتهہ' دوسري طرف دیکهیے تو معلوم هوتا ہے کہ یہ سب کچهہ ہے' مگر ایک شریف انسان اور ایک کارو باري شہري میں سب سے زیادہ ضروری جوهر جو هونا چاهیے ' اسمیں نہیں ہے - وہ باوجود انسان هونے کے ایک خوفناک درندہ ہے ' وہ باوجود شریف زندگي هونے کے رذالت و سفاهت اور همجیت و بربریت کا ایک پیکر مجسم ہے - وہ باوجود ایک جائز باشندۂ شہر هونے کے درندوں کے بهٹ اور وحشیوں کے جنگل کا ایک جانور ہے - اس نے گو تجارت کي دکان کهولدي ہے مگر وہ ایک ڈاکو ہے' جو خود تاجروں کو لوٹتا ' اور بے رحم چوروں کی طرح انکے صندوقوں کو خالی کر دیتا ہے ! !

ایک پاگل آدمي باوجود انسان صورت هونے کے انسان نہیں هوتا ' کیونکه اسکا نظام حواس و ادراک درهم و برهم هو جاتا ہے ' اور یہی شے انسان کا اصلی جوهر شرف ہے - بالکل اسی طرح ایک سود خوار باوجود ایک جائز باشندۂ شہر اور شریف زندگی هونے کے ' شریف نہیں هوتا ' کیونکه اسکے تمام جذبات و عواطف ملکوتیه اور فضائل خصائل و اخلاق معطل هو جاتے هیں ' اور یہی وہ چیزیں هیں جو معطل هو جائیں تو:

فلم یبق الا صورت اللحم والدم !

اور زیادہ اس تشبیه پر نظر ڈالیے ! ایک مصروع آدمی کهاتا ہے پیتا ہے ' عقل و حواس کی باتیں کرتا ہے ' بالکل ایک بهلے چنگے ادمي کی طرح اپکے ساتهہ دسترخوان پر بیٹها هوتا ہے ' لیکن دفعتاً اسکی حالت میں ایک انقلاب عظیم هوجاتا ہے - اسکے هاتهہ پاؤں کهینچنے لگتے هیں ' اعصاب میں تشنج هونے لگتا ہے ' خون کا دوران جاري و ساري یکایک بند هو جاتا ہے - بالکل اس مشین کی طرح جسکا انجن یکا یک پهٹ گیا هو ' اسکے هوش و حواس کے کیل پرزے بند هو جاتے هیں ' وہ چکراکر زمین پر گر جاتا ہے ' احتضار موت کی سختیوں کی طرح ایڑیاں رگڑتا ہے ' منهہ سے کف جاري هوجاتا ہے ' اور دیکهنے والے متحیر و متعجب هو کر رهجاتے هیں کہ چند لمحوں کے اندر ایک صحیح و سالم ' مضبوط و توانا ' ذي حس و دارے هوش و حواس انسان کی حالت میں ' یہ کیا انقلاب عظیم هو گیا ؟

بعینہ یہی حالت سود خوار کی بهی هوتی ہے - عالم جذبات و عواطف کی دنیا بهی اجسام و جوارح انسانی کا ایک پرتو ہے - ٹهیک ٹهیک مثل ایک مصروع کے دنیا کے سامنے وہ نمودار هوتا ہے - اسمیں از فرق تا بقدم کوئي چیز ایسی نہیں هوتی' جو ایک شریف اور شہري زندگی کی مخالف هو - وہ ڈاکوؤں کي طرح جنگل کے پوشیدہ گوشوں اور پہاڑوں کے تاریک غاروں کو تلاش نہیں کرتا ' بلکه هر مدني وجود کي طرح شہر اور انسانوں کي آبادي کا خواستگار هوتا ہے - وہ عین آبادي کے وسط میں مکان بنا کر رهتا ہے - وہ کسي شریف شہري کي طرح بازاروں میں خرید و فروخت ' اور گهر کے اندر ملاقات و صحبت میں مصروف نظر آتا ہے - تم اسکو هر طرح ایک شریف آدمی کی طرح پاتے هو - وہ تمهارے ساتهہ نرمی و محبت سے باتیں کرتا ' تمهارے استقبال کیلیے خوش آمدید کہتا ' تم کو لطف و وداد کے ساتهہ اپنے پاس بٹهاتا ' تمهارے ساتهہ کهاتا پیتا ' اور چلتا پهرتا ہے - لیکن با ایں همه ' جب کہ تم ان مظاهر انسانیة سے متاثر' اِن علائم امیال و عواطف سے مطمئن ' اور ان ابرازات تمدن و حضریة سے خوش وقت هوتے هو' تو یکایک اسکے نظام جذبات و خصائل میں ایک انقلاب عظیم پیدا هونے لگتا ہے - صرع کے جن کی طرح سود خواري کا شیطان اسمیں حلول کر جاتا ہے' اسکی طبیعة ثانیه کے هیجان کا اُبال اسکے دل کے اندر جوش کها کها کر اُبلنے لگتا ہے - اسکی صورت متغیر هو جاتی ہے - رحم وانسانیة کي لینة و نرمي کي جگه' وحشیت وسبعیت کے اثار و علائم سے اسکي پیشاني مکروہ بن جاتي ہے - اسکا چہرہ جو چند لمحے پیشتر ایک انسان کي طرح حسین تها ' دفعةً ایک خونخوار درندے کي طرح مہیب هو جاتا ہے - اُسکي آنکهوں میں قساوت و بے رحمي کي سرخي پهر جاتی ہے - اسکي ناک کے نتهنے هیجان غیظ و غضب سے خون آشام درندوں کي طرح پهڑکنے لگتے هیں ' اُسکا دماغ معطل هو جاتا ہے ' اور تمام جذبات و عواطف انسانیة و ملکوتیة اسکے صفحۂ ذهن سے یک لخت منحو هو جاتے هیں - پهر ایک مصروع اور آسیب زدہ مریض کي طرح وہ اپنے قابو میں نہیں هوتا اور نہ اسکے هوش و حواس اسکے اختیار میں هوتے هیں - اسکے سامنے صرف " سود " کا شیطان هوتا ہے ' جو اسکو مسمریزم کے معمول کي طرح اپنے قبضے میں کر لیتا ہے - اسکي آنکهہ اور کان ' دونوں انسانیة کي حکمراني سے باغي هوکر صرف شیطان کے تابع فرمان هوجاتے هیں - پهر نہ وہ " سود " کے سوا کچهہ دیکهتا ہے اور نہ سود کے سوا کچهہ سنتا ہے - جس طرح ایک آسیب زدہ کسي مجهول وغیر مرئی وجود کو دیکهکر اسکو پُکارتا اور اسکي طرف اشارہ کرتا ہے - اسي طرح وہ صرف " سود " هي کي طرف اشارہ کرتا ' اور صرف "سود" هي کي آواز کو سننا چاهتا ہے - اسکا صید قهر و ظلم ' اسکے سامنے خاک پر لوٹے ' زخمیوں کي طرح چیخے ' یا جاں کنی میں تڑپنے والوں کي طرح تڑپے ' پر اسکو کچهہ نظر نہیں آتا - وہ مدهوش اور پاگل کي طرح اِن سب باتوں سے بے پروا و بے علم ' صرف " سود ' سود ' سود " کہکر پُکارتا ' اور اسکے لینے کیلیے اپنا هاتهہ بڑهاتا ہے ! ! ان الذین یا کلون الربوا ' لا یقومون الا کما یتخبطه الشیطان من المس ! !

* * *

اس تذکرے کو کہاں تک طول دوں ؟ الهــلال کے صفحات اِن مباحث کیلیے محل موزوں نہیں - جسقدر زیادہ غور کرتے جائیے گا اور دونوں حالتوں کو اپنے سامنے لائیے گا ' اتنا هي اس تشبیه کی جامعیت اور احاطه کا انکشاف هوتا جاے گا - یہ صرف سرسري اشارات هیں ' جنسے ایک فکر سلیم اندازہ کر سکتي ہے کہ امثال

کیلیے چن لے ' اور اسکو مجروح تیغ قساوت و بے رحمي کرنے سے انکار نه کرے ! !

اسکا نتیجه یه هے که اور تمام هزارها انساني بے رحمیاں کسي آبادي کو اسطرح نقصان نہیں پہنچا سکتیں ' جس درجه پورے شہر میں ایک " سود خوار " کا وجود پہنچا سکتا هے -

یہی هے که قران کریم اسکو سب سے بڑي وعید الہی کا مستحق قرار دیتا هے -

اسکي علت اصلي

اصل یه هے که کسی خود غرضی کے عمل اور بے رحمی کے کام میں اسدرجه استمرار اور مداومت نہیں هے ' جیسی کسی کاروباري بے رحمی میں - قاتل ایک شخص کو چند لمحوں میں قتل کر ڈالے گا ' ڈاکو ایک گھنٹے کے اندر ایک قافلے کو لوٹ لیگا ' لیکن سود خوار کا عمل ظلم دائمی ' اور انسانی عمروں ' خاندانوں اور نسلوں تک جاري رهتا هے - وہ جس شکار کو پکڑتا هے ' اسکی مظلومی و بیکسی کا نظارہ برسوں تک دیکھتا رهتا هے ' اور جب تک همیشه کے لیے اسکے تڑپنے ' لوٹنے ' اور کراهنے کے نظارہ کا تحمل اپنے اندر پیدا نه کرلے ' وہ سود خوار نہیں بن سکتا - اسی کا نتیجه هے که اسکی قساوت و بے رحمی سب سے زیادہ سخت ' اور تمام جرائم کے عادیوں سے زیادہ مستقل و محکم هوتی هے - وہ چونکه همیشه اپني بے رحمي کے شکاروں کی مظلومی کو دیکھتا رهتا ' اور انکی بیقراریوں کے معائنے کا اپنے دماغ کو عادي بناتا رهتا هے ' اسلیے رفته رفته اسکے تمام قواے ملکوتیه پر ایک عالم ممات طاري هوجاتا هے ' اور رحم و همدردي کے جذبات اس طرح بیکار و معطل هو جاتے هیں که کوئی قوي سے قوي محرک بھی انکو زندہ نہیں کرسکتا -

یه کیا بات هے که ڈاکو رحم کرتا ' مگر سود خوار کی آنکھیں همیشه خشک رهتی هیں ؟ اسکا سبب یہی هے که ظلم کا استمرار اور بے رحمی کی مداومت ڈاکو کو ویسی نصیب نہیں ' جیسی اور جس درجه کی بے رحمي میں ایک سود خوار کی تمام زندگی بسر هوجاتی -

قران کریم کي ایک تشبیه

کیا نہیں دیکھتے که اسی حالت مخصوص کی طرف قران کریم نے اشارہ کیا هے ' جبکه اس نے سود خواري کی زندگی کا انفاق فی سبیل الله کے بعد ذکر کیا ' جو اسکا ضد حقیقی هے :

الذین یاکلون الربوا '	جو لوگ که سود کھاتے هیں ' وہ کھڑے
لا یقومون الا کما یقوم	نہو سکیں گے مگر اس پاگل کي طرح '
الذي یتخبطه الشیطان	جسکو شیطان کے اثر نے مخبوط
من المس ' ذلک بانهم	الحواس بنا دیا هو ' اور یه اسلیے
قالوا انما البیع مثل	هے که وہ کہتے هیں که ضرور بیع و شراء
الربوا (۲ : ۲۷۶)	بھي مثل سود هی کے هے -

افسوس هے که عام (متداول) مفسرین نے اس آیت کي تفسیر میں اس امر پر بالکل توجه نہیں کي که سود خوار کي زندگي کو اس تمثیل کے ساتھه کیوں بیان کیا گیا ؟ اور پھر اس تمثیل اور حالت کا سبب " ذلک " کہکر انکے اس قول کو کیوں قرار دیا که " بیع بھي مثل سود کے هے " ؟

اس سے بھي زیادہ تعجب انگیز امر یه هے که ان بزرگوں میں سے اکثر نے اس بیان حالت کو بعض اثار مرویه کي بنا پر صرف قیامت کے دن هي کیلیے مخصوص کر دیا هے ' اور اسکي تفسیر یوں کي هے که " لا یقومون - ای یوم القیامة من قبورهم " یعنے یه حالت صرف قیامت کے دن هي کي نسبت بیان کي گئي هے -

اور سود خوار قیامت کے دن قبروں سے اسطرح اٹھاے جائیں گے ' جیسے کوئي مصروع اور آسیب زدہ پاگل هوا کرتا هے - اور پھر اسکي مختلف توجیهات قرار دي هیں -

في الحقیقت قران کریم کے حقائق و معارف کے متعلق آج ایک اهم مبحث ارباب نظر کیلیے یه بھي هے که اسکے اکثر ارشادات و تمثیلات و بیانات ' جن میں اسي دنیا کي زندگي اور انکے اعمال و نتائج کي طرف اشارہ کیا گیا هے ' صرف قیامت اور بعد الممات کي زندگي کیلیے مخصوص سمجھه لیے گئے هیں ' اور سخت ضرورت هے که اس مبحث پر نظر ڈالي جاے -

میں انشاء الله ماهوار رسالے میں " سود " کے مسئله پر ایک مبسوط مضمون لکھونگا که اسکے متعلق بعض خاص مباحث پیش نظر هیں ' اور اس موقعه کي تفصیل بھي بہتر هے که اسي وقت کیلیے ملتوي کردي جاے ' لیکن یہاں اتنا عرض کر دیتا هوں که درحقیقت اس آیة کریمه کي تفسیر وهي امور هیں ' جنکو اوپر بغیر کسي ترتیب کے لکھه چکا هوں -

مفسرین صحابه کي جو روایات اس بارے میں موجود هیں ' وہ یقینا مستحق قبولیت هیں - یه میرا عقیدہ هے که قران کریم کي تفسیر میں لغة عرب اور صحابه کي تفسیر ' یهي دو چیزیں اصل هیں ' اور اگر صرف انهیں دو اصولوں کو پیش نظر رکھا جاے تو آج تمام مشکلات و غرائب قران کا خاتمه هے - لیکن تاهم اخرت کي زندگي اس دنیا کي زندگي هي کا نتیجه هے ' اور جو کچھه کل هونے والا هے ' اسکي مثال آج چشم هاے بصیرت اور دیدہ هاے اعتبار کیلیے همارے سامنے کردي گئي هے - پھر کیا ضرور هے که هر نتیجۂ عمل کو صرف قیامت هي کے دن پر اٹھا رکھا جاے ' اور خود دنیا میں جس شے کا سراغ لگ سکتا هے ' اسکے لیے صرف دنیا سے باهر هي کا نظارہ کریں ؟

ایک تفسیري اشارہ

اصل یه هے که اس آیة کریمه میں ایک سود خوار زندگي ' اسکے عادات و خصائل ' اسکے اعمال و افعال ' اور انکے نتائج کي جیسي جامع و مانع تشبیه دي گئي هے ' وہ گویا اس مسئله کی ایک پوري کتاب هے - اهل عرب کا خیال تھا که شیطان اور جن کے ضرب سے انسان مجنون و لا یعقل هو جاتا هے ' اور صرع (مرگي) کي بیماري در اصل ایک طرح کا آسیب هوتي هے - (مس) جنون کے معنی میں بولا جاتا هے ' اور (ممسوس) پاگل کو کہتے هیں -

خدا تعالی نے اس آیت میں سود خوار زندگي کو ایک آسیب زدہ پاگل ' اور ایک مصروع کے حالات و خصائص سے تشبیه دي هے ' اور مقصود اسکے وهی حالات هیں ' جو اسے دنیا کي زندگی میں پیش آتے هیں -

ایک شخص ' جو پاگل هوگیا هو - ایک مجنون ' جسکي عقل و دانش بالکل معطل هو - ایک مخبوط الحواس ' جسکے هوش و حواس کا کارخانه بگڑ گیا هو - ایک مصروع ' جو مرگي کے اشتداد سے اپنے اوپر حکومت نه رکھتا هو - غور کرکے دیکھیے که اسکي حالت کیا هوتي هے ؟ وہ عام انسانوں کے طرح ایک کامل و سالم انسان هوتا هے - اسکے تمام اعضا و جوارح صحیح هوتے هیں ' اسکے تمام امیال و جذبات بالکل ایک تندرست آدمي کي طرح درست هوتے هیں - وہ بظاهر بیمار نہیں هوتا - چلتا هے ' پھرتا هے ' بھوک کا اظہار کرتا هے ' اور پیاس سے ویسا هي بیقرار هوتا هے ' جیسا که دنیا کا هر حیواني مخلوق -

اب ذرا پروفیسر کارل پیرسن کی بھی تحریر ملاحظہ ہو - وہ (نیشنل لائف فرم دی سٹینڈ پائنٹ آف سائنس National life from the stand point of science) میں اخلاقی وراثت کے اصول پر زور دیتے ہوئے لکھتے ہیں :

" والدین کے چال چلن اور اخلاق و اطوار' انکی خوبیاں ' انکی برائیاں' انکی عادات ' انکی بیماریاں - سب کی سب ایک مقررہ نسبت کے ساتھہ انکے بچوں کو ورثے میں ملتی ہیں - آدمی کے سر کی شکل ' اس کی دماغی قابلیت و حالت ' گھوڑوں کی کھال کا رنگ ' افیون کے پھول کی پنکھڑیاں ' پھر اور بہت سی باتیں بغیر کسی استثنا کے موروثی ہیں - قصہ مختصر انسان کے ادنی سے ادنی اخلاق سے لیکر اعلی سے اعلی اخلاق تک ' تمام و کمال موروثی ہیں - "

پھر ہکسلے لیکچرز (Huxley Lectures) (۱) میں پروفیسر کارل پیرسن فرماتے ہیں :

" ایک اخلاقاً نا تندرست سٹاک سے اخلاقاً تندرست سٹاک کا پیدا ہونا از قبیل محالات ہے - اور یہ خیال کرنا کہ یہ محال نہیں ہے ' ایسا ہی لغو ہے ' جیسا یہ خیال کہ چیتے بغیر رنگدار دھبوں کے پیدا ہوسکتے ہیں - ایک بیمار اخلاق کی نسل کو ایک تندرست نسل کے ساتھہ ملانیکا بدیہی نتیجہ یہی ہے کہ تندرست نسل کمزور ہو جائیگی - مثال کے طور پر یہ کہدینا کافی ہے کہ گندھک کے تیزاب میں جسقدر پانی ملاتے جاؤگے ' اتنا ہی وہ کمزور ہوتا جاے گا - اخلاقی و جسمانی امراض میں مبتلا نسل سے قوم کو نجات دینے کا صرف یہی علاج ہے کہ اسے آہستہ آہستہ مفقود ہو جانے دیا جاوے - تعلیم اور اصول حفظ صحت' اور دیگر اثرات ' انسان کے موروثی اخلاق کو ہرگز تبدیل نہیں کرسکتے "

یہ مقولے مشتے نمونہ از خروارے ہدیۂ ناظرین کیے جاتے ہیں' تاکہ وہ ملاحظہ فرمائیں کہ مسٹر عباسی کا یہ بیان کہ کارل پیرسی انکے ہم راے ہے ' بے بنیاد اور محض غلط فہمی پر مبنی ہے - اخلاق پر ایک بہت ہی عامیانہ بحث (مجھے معاف فرمایا جاے' اگر تصحیح بحث کیلیے ایسا کہوں) کرکے عباسی صاحب لکھتے ہیں :

" یہ ثابت ہوگیا کہ وراثت اخلاق میں کوئی دخل نہیں رکھتی ... "

میں حیران ہوں کہ صاحب موصوف نے اپنے مضمون میں کہاں یہ ثابت کیا ہے کہ وراثت کو اخلاق میں کوئی دخل نہیں ؟ کیونکہ بحث تو وہ کررہے ہیں انفصال و ارادہ کی ' جسمیں وراثت کا ذکر تک نہیں - شاید وہ اس غلط سند کو بھی اپنے خیال میں کافی شافی ثبوت اپنے دعوی کا خیال کرتے ہونگے - اگر بالفرض یہ مان بھی لیا جاے کہ وہ سند صحیح تھی (حالانکہ نہیں ہے) تو بھی اس ایک فقرہ سے یہ بات کہاں پایۂ ثبوت تک پہنچ گئی کہ اخلاق موروثی نہیں ہیں ؟ بہتر ہے کہ اب ہم اس موضوع پر اپنی طرف سے کچھہ نہ کہیں ' اور صرف مشاہدات و تجارب میں اس مسئلے کا فیصلہ کو تلاش کریں کہ کہاں تک اخلاق میں وراثت کو دخل ہے' اور کس درجہ ہمارے دوست کا دعوا قابل تسلیم ہے ؟

(ولیم پیٹسن) سائنٹفک جرنل میں لکھتے ہیں :

" ہمیں آج تک اس امر میں کامیابی حاصل نہیں ہوئی کہ وراثت کے اثرات کو تبدیل کرسکیں - عورت کے با ثمر ہونیکے وقت سے لیکر بچے کے رحم سے باہر آنے تک' ایک ذرہ بھر ہم بھی کو باہر نکال نہیں سکتے' اور نہ ایک ذرہ بھر خوبی رحم کے اندر بھیج سکتے ہیں - بچے کے پیدا ہونیکے بعد کسی قسم کی تعلیم یا دواؤں کے ذریعہ اس بچے کے موروثی اخلاق کو ہرگز ہرگز نہیں بدل سکتے - سویٹ پیز (ایک قسم کا پھول ہے) کا پودہ زمین سے پانچ فٹ بلند ہو جاتا ہے' حالانکہ اس کا ہم نوع سمال پیز زمین سے ایک فٹ بھی اونچا ہونے نہیں پاتا - چھتری جو سویٹ پیز کو بلند ہونے میں مدد دیتی ہے ' اور بغیر اس کے وہ اس بلندی تک کبھی بھی پہنچ نہیں سکتا ' سمال پیز کو کسی طرح بھی اونچا نہیں کرسکتی - انسان کے لیے تعلیم و حفظ صحت ایسی ہی ہے' جیسے پیز کے لیے چھتری - جس بچے میں صلاحیت کا مادہ موجود ہے' اسے یہ اپنے ظہور تدریجی یا ارتقاء تدریجی (development) میں مدد دیتے ہیں ' اور بغیر ان کے وہ صلاحیت ضائع ہو جاتی ہے - مگر اس بچے کو' جسمیں وہ صلاحیت موجود ہی نہیں' ہرگز ہرگز انسے کوئی مدد نہیں مل سکتی" -

اس بہت بڑے اور مستند شخص کے قول سے دو اصول قابل بحث پیدا ہوتے ہیں جن پر ہم ایک سرسری نظر ڈالیں گے :

اول - انسان کے اخلاق کا زیادہ حصہ موروثی ہوتا ہے -

دوم - موروثی اثرات کا دور کرنا موجودہ علم کے مطابق محالات سے ہے - ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ محالات عقلی میں سے ہے' بلکہ ابھی تک انسان کا علم اس درجہ وسیع نہیں ہوا کہ وہ ان اثرات کے دور کرنے میں کامیاب ہو -

اصول اول کی تحقیق کرتے ہوئے (سر فرانسس گالٹن Sir Francis Galton) علم یوجینکس کے بانی مبانی حسب ذیل مشاہدات پر پہنچے :

(الف) وراثت کے اثرات میں نصف دونوں والدین کا ' چوتھائی والدین کے چاروں والدین کا ' آٹھواں حصہ تیسری پشت کے آٹھوں اجداد کا ...... و قس علی ھذا ...... ہوتا ہے - (ملاحظہ ہو بحث بر قانون وراثت سر فرانسس گالٹن A debate on Sir Francis G's Law of Ancestral Inheritance)

ہم اس بات کے ماننے کیلیے تیار ہیں کہ اس قانون میں ترمیم و تنسیخ کی ضرورت ہے' اور جوں جوں علمی تحقیقات کا دائرہ وسیع ہوتا جائیگا' یہ قانون بھی خود بخود ایک عملی صورت اختیار کرتا جائیگا - مگر اس بات کے ماننے کے لیے کہ یہ قانون سرے سے ہی غلط ہے' ہم ہرگز ہرگز تیار نہیں ہیں ' جب تک کہ ہمارے پاس کوئی کافی معتبر ثبوت موجود نہو -

(ب) اگر جسمانی و اخلاقی تندرستی کے مدارج مقرر کیے جائیں' اور انمیں سب سے اعلی درجہ خاندان (الف) کا ہو دوم (ب) کا' سوم (ج) کا' چہارم (د) کا' پنجم (ر) کا' اور ششم (س) کا' و علی ھذا ' تو تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ اگر قسم (ج) کے ۳۵ - آدمی اپنے سے ایک درجہ ادنی قسم میں شادی کرلیں تو وہ صرف ۲ - بچے قسم (ج) کے پیدا کرسکیں گے ' اور اگر وہ قسم (س) میں شادی کریں تو صرف ایک بچہ قسم (ج) کا پیدا کریں گے - حالانکہ ۲۵۰۰ - جوڑے قسم (س) کے صرف ایک بچہ قسم (ج) کا پیدا کرلیں گے ' اور (س) سے گھٹیا قسم کے جوڑے ایک بھی (ج) کی قسم کا بچہ پیدا نہیں کر سکتے !! اس کا ماحصل یہ ہے کہ جسمانی و اخلاقی کمزوری کے اسباب

---

(۱) پروفیسر ہکسلے کی یادگار میں بڑے بڑے سائنس داں کسی نہ کسی بحث مضمون پر سال بھر کے اندر ایکدفعہ لیکچر دیا کرتے ہیں - چونکہ پروفیسر پیرسن یوجینکس میں فاضل بے مثل تسلیم کیے جاتے ہیں' اس لیے انھوں نے اس مضمون پر کئی دفعہ لیکچر دئیے ہیں - ان لیکچروں کے مجموعہ کا نام ہے ہکسلے لیکچرز بائی کارل پیرسن)

مذاکرۂ علمیہ

و تشبیہات قرآنیہ اپنی ہر مختصر سی مختصر تشبیہ کے اندر بھی مطالب عالیہ ' غوامض حکمیہ' اور سرائر فطریہ کا ایک بحر بے کنار' بل ارقیانوس حکم و معارف بیکراں ہے - فہم انسانی اسکے سراغ میں نکل سکتی ہے' پر اسکا احاطہ نہیں کر سکتی کہ :

تقـاصـر عنـه افهـام الرجال

اور پھر یہ اسکا فضل ہے کہ جس خوش نصیب کو چاہے' اپنے کلام حکیم کے چند قطرات معارف سے سیراب کرنے کیلیے چن لے - اسکے لیے محض علم و فضل اور مطالعۂ علوم کا دعوا بیکار ہے : کہ

بل هو ایات بینات فی صدور الذین اوتوا العلم ' و ما یجحد بآ یاتنا الا الظالمون (۲۹ : ۴۸) :

ولو ان ما فی الارض من شجرة اقلام ' والبحر یمده من بعده سبعة ابحر' ما نفدت کلمات الله ' ان الله عزیز حکیم ! (۳۱ : ۲۶)

یہ زمین پر لاکھوں اور کروروں درخت جو تم دیکھہ رہے ہو' اگر ان سب کی شاخوں کو قلم بنادیا جاے' اور تمام بے کنار و بیکراں سمندروں سے سیاہی کا کام لیا جاے' اور وہ بھی اس طرح کہ جب سمندر ختم ہوکر خشک ہو جائیں' تو ویسے ہی سات نئے عظیم الشان سمندر انکی جگہ آ موجود ہوں' اور اس طریقے پر اللہ تعالے کی کلمات و آیات کو لکھا جاے ' پھر بھی یقین کرو کہ وہ کبھی تمام نہونگی ' کیونکہ وہ حکیم و عزیز ہے " !!

(البقیة تتلی)

باب المـراسلة والمنـاظـرة

اخـلاق و آداب میں موروثی اثر

یعنی اولاد میں انکے ماں باپ اور خاندان کے اخلاق و خصائل کا اثر بطور وراثت طبیعی کے ہوتا ہے یا نہیں ؟

از جناب مراسلہ نگار فاضل صاحب امضا

(ایک مخصوص نظر علمی)

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ الہلال نمبر [۱۳] - جلد [۲] میں ایک مضمون [اخلاق] کے عنوان سے درج ہوا تھا - اسمیں اخلاق کے سرچشموں پر بحث کرتے ہوے ظاہر کیا گیا تھا کہ اسکا ایک ذریعۂ وراثت بھی ہے -

جناب مولوی محمود صاحب عباسی نے اس سے اختلاف کیا ' اور ایک تحریر بھیجی جو بصیغۂ " مراسلہ و مناظرہ " نمبر [۱۵] میں شائع ہوئی تھی اور اسمیں میں نے وعدہ کیا تھا کہ اس مسئلے پر ایک مستقل مضمون لکھونگا -

پھر میں اپنے حالات میں غرق ہو گیا اور لکھنے کی مہلت نہ ملی - لیکن نہایت خوشی کی بات ہے کہ بعض قابل و وسیع النظر اہل قلم نے اس موضوع پر توجہ کی ہے' اور ایک مفید مضمون بغرض اشاعت عنایت فرمایا ہے - الہلال ابتداے اشاعت سے تعلیم یافتہ جماعت کی بد مذاقی کا فریادی ہے ' مگر اس قسم کے مضامین کا لکھا اور الہلال تک پہنچنا اس امر کا ثبوت ہے کہ اب علم دوست طبیعتیں اشغال علمیہ کی طرف متوجہ ہونے لگی ہیں - فالحمد للہ علی ذلك -

آج کی اشاعت میں یہ مضمون شائع کیا جاتا ہے ' لیکن میں نے جس مضمون کا وعدہ کیا تھا ' اسکی ضرورت ابتک باقی ہے اور اسکے متعلق مواد بکثرت سامنے ہے - انشا اللہ پہلی فرصت میں اسکو قلمبند کرونگا - (ایڈیٹر)

۲۳ - اپریل سنہ ۱۹۱۳ - کے الہلال میں قابل نامہ نگار مسٹر محمود عباسی نے اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوے کہ " اخلاق میں اثر وراثت کو بالکل دخل نہیں " چند قابل انتقاد جملے تحریر کیے ہیں - مسٹر موصوف نے جو باتیں پروفیسر (کارل پیرسن) کے طرف منسوب کی ہیں' وہ یا تو غلط فہمی پر مبنی ہیں ' یا انسے یہ پایا جاتا ہے کہ حضرت عباسی نے پروفیسر موصوف کی کوئی تصنیف نہیں دیکھی -

عباسی صاحب تحریر فرماتے ہیں :

" بقول کارل پیرسن ' وراثت کا اثر بالکل غلط ہے ' اور جسقدر بھی اخلاقی خصوصیات والدین کی اولاد میں پائی جاتی ہیں ' وہ اس تربیت کا نتیجہ ہیں' جو اولاد کو اپنے والدین کے ہاتھوں پہنچتی ہے ...... "

وثایق و حقایق

نتائج و عبر

استبداد کے نتایج انسان کو دنیا هي میں نظر آجاتے هیں یورپ میں روس کي وسعت حکومت سب پر فائق هے' اور یه ظاهر هے که مغربي مدنیت کے تماشاگاہ میں اس وسیع رقبۂ حکومت کے فرما نروا کو ایک خاص حیثیت سے تهذیب کا ممثل تسلیم کرنا چاهیے - مغرب کي تهذیب و مدنیت پرکو زیادہ بحث کرنے کي ضرورت نهیں هے' اسلیے که ادرنه و سلانیک و مناستر و قوصوہ و طرابلس و مقام رضا (علیه السلام) میں اس کے اصول عمل اچهي طرح عالم آشکار هوچکے هیں' تاهم عجیب بات یه هے که خود اهل مغرب ان اصول کو مشرق کے مقابله میں جائز رکهنے پر بهي ان کے ممثلوں سے نفرت کرتے هیں' اور سخت اظهار نفرت کے متمني هوتے هیں- نقولا (قیصر نکولس زار روس) کي حکومت نے مسلمانوں کے مدارس بند کردیے' مظلومان بلقان کي اعانت کرنے والوں پر سختیاں کیں' اظهار بے طرفي (نیو ٹریلٹي) پر بهي ارسال فوج و اسلحه و سامان رسد سے جبل اسود (مانٹي نگرو یا قرہ طاغ) کي طرفداري میں حصه لیتي رهي' اور دول یورپ کے اس اجماع کا باعث هوي که یورپ کي مهذب سر زمین میں مسلمانوں کو حکومت کرنے کا کوئي حق نهیں هے - یه سب کچهه هوا' اور اس کے نتایج سے تمام اهل مغرب مستفید هورهے هیں' مگر نقولا کي جان عذاب میں هے - آسایش کي زندگي اس کو نصیب نهیں' آزادي کے فوائد اسے حاصل نهیں' پولیس کي حراست میں اس کي عمر کٹتي هے' اٹهتے' بیٹهتے' سوتے' جاگتے' کسي عالم میں بهي سپاهیوں کا پهرہ اس سے جدا نهیں هوتا - ولیم قیصر جرمني کي شاهزادي لویزي کے بزم عقد میں شرکت کے لیے برلین آتا هے' یهاں فوج کے حصار سے جان تو بچ جاتي هے' مگر اسٹیشن سے ایوان سلطنت تک کي مختصر مسافت میں تماشائیوں اور راہ گیروں کے نعرہ هاے تحقیر توپ و تفنگ بن کے اس پر برستے هیں ! ! اگر اس کي اخلاقي حس پہلے هي مردہ هوچکي هوتي' تو یه آتش بازي اسکے سوزش جسم و روح کیلیے کافي تهي -

نقولا پر کیا منحصر هے ؟ یورپ کے کسي مستبد (فرمانروا) کو بهي رعایا کي همدردي حاصل نهیں - کهتے هیں که اسلامي دنیا کا قدیم دستور احتساب انسان کی آزاد شخصیت کے حق میں ایک نهایت بدنما قرنطینه تها' لیکن سوال یه هے که ان مستبدین کے رهنے سهنے' کهانے پینے' سونے جاگنے' چلنے پهرنے' بولنے اور چپ رهنے کا جس کاوش سے احتساب کیا جاتا هے' یه کیا هے ؟ وہ انسان کو غلام بناتے هیں' دنیا میں غلامی پهیلاتے هیں' قدرت کے بهترین عطیۂ حریت کے استعمال کو' جس سے چڑیاں بهي اپنے گهونسلوں میں اور مچهلیاں بهی اپنے آبخور میں محروم نهیں هیں' انسان کے لیے حرام بتاتے هیں' مگر خود ان کي حالت کیا هے ؟ وہ خود اپني دار السلطنت میں اپنے هي محکوم شیخ البلد (لارڈ میر) اور تشریفاتي (چمبر لین) کے غلام هوتے هیں - بارہ گهنٹے پہلے جب تک انهیں اطلاع نه دیں اور ان سے اجازت نه لے لیں' شهر کے کسي حصے میں نه آسکتے هیں نه جاسکتے هیں - آزادي کے ساتهه سیر و تفریح وہ نهیں کرسکتے' تماشا گاهوں میں وہ نهیں جاسکتے' کسي عمومي شخص (پبلک مین) سے ملنا چاهیں' کسي کو کچهه لکهنا چاهیں' کوئي بات کرنا چاهیں' سب میں یهي قید هوگي که مجلس مستشار جب اور جس سے ملنے کي اجازت دے' اس کي پابندي کریں' جو مسودہ مرتب هو' وهي لکهیں' جن امور کي تلقین کي جائے' وهي ان کي زبان سے ادا هوں - ظاهر هے که ان قیود کے ساتهه ضمیر کي آزادي کیونکر قائم رہ سکتي هے ؟ ان حالتوں میں اگر انهیں رعایا کے مصائب کا احساس نهو' استعباد کي جفا کاریاں نظر نه آئیں' مظلوموں کي فریاد سنائي نه دے' تو اس میں حیرت کي کیا بات هے ؟ جس کا نور ایمان (کانشنس) مردہ هوچکا هو' جس کے ضمیر کي زندگي موت سے بدل چکي هو' اس کو زندہ سمجهنا هي غلط هے - مراحل زندگی کے طے کرنے میں حامیان استبداد کي جانب سے جو باتیں سنگ راہ هوں' انهی سے انکی شکایت کرنا بے فائدہ هے؟ ایک اسٹیچو هے' ایک کالبد هے' ایک مجسمه هے' جو کسي خاص طاقت سے مردم آزاري کے وظائف ادا کررها هے - اس سے گله و شکوہ کیوں کرو؟ اس کے آزار سے محفوظ رهنے کے لیے کوئي معقول و جائز و با اصول ترکیب کیوں نهیں نکالتے ؟ خسرو شعرا مدت هوئي' اس حقیقت کي ترجماني کرچکا هے' جسے اس کي روح حکمة شعریه' به تبدیل الفاظ' آج بهي سنا رهي هے :

رسید نالۂ من از جفاے استعباد
بر آسمان' و شنیدند تیر و کیوانش
اگر بگوش حکومت نمي رسد' زان است
که سالها است که از جسم' پارہ شد جانش

عرب میں ایک مثل مشهور هے : " الحر لا یحتمل الضیم " شریف آدمي سب کچهه برداشت کرلیگا' لیکن کوئي ایسي کارروائي' جس سے اس کي آزادي و عزت نفس کو صدمه پهونچتا هو' کبهي بهي برداشت نهیں کرسکتا -

(۱) ولا یقیم علی ضیم یراد به
إلا الاذلان عیر الحی و الوتد
(۲) هذا علی الخسف مربوط برمته
وذا یشج فلا یرثي له احد

(۱) کوئي مخلوق جس پر جور و ستم منظور هو وہ اس حالت کو کبهي گوارا نه کریگي - بجز دو ذلیل چیزوں کے [۱] قبیله کا اونٹ [۲] اور اس کے باندهنے کي میخ -

(۲) یه [اونٹ] تو بے آب و گیاہ' رسیوں سے بندها هوا' سر جهکائے رهتا هے - اور اس [میخ] پر چوٹ پڑتي هے تو کوئي اس پر رحم بهي نهیں کرتا -

---

[بقیه مضمون صفحه ۱۲]

ثابت کرنا تها که " وراثت کو اخلاق میں دخل ضرور هے "

جن حضرات کو اس مضمون پر ایک مبسوط نظر ڈالنے کا شوق هے اور انگریزي بهی جانتے هیں' وہ ان هر دو کتابوں کے علاوہ' جنکا حواله همنے اپنے مضمون میں دیا هے' مندرجۂ ذیل کتب کا بهی ضرور مطالعه فرمائیں :

اول - Heredity مصنفه جے - اے - ٹامسن J. A. Thomson

دوم - هاؤس آف کامنز ڈیبیٹ رپورٹ - مورخه ۱۷ - مئی سنه ۱۹۱ - جلد ۳۸ - نمبر ۶۴ -

سوم - رپورٹ رائل کمیشن سنه ۱۹۰۴ - سنه ۱۹۰۸ -

چهارم - کرائم اینڈ ان سینٹی - ڈاکٹر مرسیر Crime and Insanity. -

(حقی)

ہمارے آبا و اجداد کي طرف منسوب ہونے چاہئیں اور وہي انکے ذمہ دار ہیں -

رائل کمیشن نے (جو سنہ ۱۹۰۴ع میں ان معاملات پر غور کرنیکے لیے مقرر ہوئي تھي) اپني تحقیقات کا سلسلہ چار سال تک جاري رکھا - اُس نے سنہ ۱۹۰۸ع میں تحقیقات کي ایک رپورٹ مرتب کي جو اب بلیو بک (Blue Book) کي شکل میں چھپ گئي ہے - اس رپورٹ میں صدھا مثالیں دیکر یہہ ثابت کیا گیا ہے کہ دماغي کمزوري اور جنون عموماً موروثي ہوتے ہیں - ہم اس میں سے ناظرین کي دلچسپي کے لیے چند واقعات کا اقتباس کرتے ہیں :

اول - ایک ایسے شخص کا حال جو چند مرتبہ چوري کے جرم میں سزا یاب ہو چکا تھا - اس کے کئي بیٹے تھے - بڑا لڑکا ۱۸ - سال کی عمر سے لیکر ۳۲ - سال کي عمر تک ۳۴ - دفعہ سزا یاب ہوا - دوسرا لڑکا پندرہ سال کي عمر سے لیکر ۲۹ - برس کي عمر تک ۱۷ - دفعہ اسی چوري کے الزام میں قید ہوا !

دوم - ایک چودہ سال لڑکے کا حال جس نے اس عمر تک پہنچنے سے پہلے تین مرتبہ پون تینول (Pontenville) کے جیلخانہ میں سزاے قید کي عقوبتیں جھیلیں - اس کا باپ اسی جیل خانے میں کئی دفعہ جا چکا ہے اور اس کی ماں شارع عام میں شراب پي کر مدھوش ہوجانیکے جرم میں سزا پا چکي تھي -

سوم - ایک صحیح و سالم آدمي کا واقعہ جسنے ایک ایسي عورت سے شادي کي جو کہ سرقۂ صغیرہ کے جرم میں کئي دفعہ سزاے قید بھگت چکي تھی - اُسکی نسبت انسپکٹر جنرل جیلخانہ جات کي رپورٹ کا ترجمہ حسب ذیل ہے :

" اس جوڑے کے دو لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں - بڑي لڑکی مقامي پاگل خانے میں عمر کا زیادہ حصہ بسر کر چکي ہے - چھوٹي لڑکي ابھی کنواري ہے لہذا والد کے زیر حفاظت ہے - پولیس ابھی اُسکی نسبت کچھہ رپورٹ نہیں کر سکتي -

بقیہ دو لڑکوں سے دو کنبے چلے : (م) و (ن) -

پہلے کنبہ کا باپ مقامی پاگل خانے میں رہ چکا ہے اور ابھي تک بڑي غضبناک طبیعت رکھتا ہے - اس کی پہلي بیوي سے دو لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں - لڑکی کی پیدایش کے چھہ ہفتے بعد وہ مرگئی -

اس کے بڑے لڑکے کا اعمالنامہ حسب ذیل ہے اگرچہ اس کی عمر ابھی صرف پچیس برس ھی کی ہے :

گیارہ سال کي عمر میں اسے چوري کرنیکے جرم میں توبیخ کي گئی - اٹھارہ سال کي عمر میں اینڈوور Androver میں ایک گھڑي چرانیکي پاداش میں اسے ایک ماہ کی قید ہوئی - اسي سال ونچسٹر کالج میں فریب دھی کي غرض سے اپنا نام داخل رجسٹر کرانیکے جرم میں اسے ایک ماہ کیلیے جیلخانہ کی ہوا کھانی پڑي - پھر منچسٹر میں چند گھڑیاں چرانیکی جرم میں وہ ایک ماہ کیلیے قید خانے میں بھیج دیا گیا - پھر السٹر میں چوري کے جرم میں دو ماہ کیلیے قید رہا - ۱۹ - سال کی عمر میں ڈاکہ مارنے کی سعي کے الزام میں بمقام مین فیلڈ Man field ایک ماہ کیلیے بادشاہ کا مہمان رہا - اسی سال السٹر میں ایک گھڑي چرانیکے جرم میں اسے ایک ماہ کی اور قید ہوئی - اسی سال پھر سات دن کیلیے بھیک مانگنے کی خاطر بند کر دیا گیا - بیس سال کی عمر میں بمقام نارچ کیس بکس چرانیکی غرض سے ایک ماہ کیلیے مقفل کردیا گیا - اسی سال ستیمفورڈ میں بھیک مانگنے کے جرم میں چودہ دن کے لیے پھر قید کیا گیا - پھر ایک ماہ السٹر میں چوري کے لیے اور تین ماہ ڈاکے کے الزام میں شاھی چہار دیواري میں مقید نظر آیا .... چوبیس سال کی عمر میں اسے شارع عام میں بازاري زبان استعمال کرنیکی پاداش میں ۱۰ - شلنگ جرمانہ ہوا اور اسی سال چوري کے الزام میں ۱۵ - ماہ کیلیے جیلخانہ بھیج دیا گیا !!

دوسرا لڑکا گیارہ سال کی عمر میں چوري کے جرم میں گرفتار ہوا اور اسے چار ماہ کیلیے ایک ریفورمیٹري (Reformatory) (یعنے تربیت خانۂ جرائم و آوارگی - الہلال) میں بھیج دیا گیا - اور اسکے بعد ۵ - دفعہ مجسٹریٹ کے سامنے چوري کے الزام میں حاضر کیا گیا -

باقی تینوں بچے ابھی بہت خورد سال ہیں " -

یہ تو ایک کنبہ تھا - اب دوسرے کنبے یعني (م) کا حال بھي سن لیجیے :

" دوسرے بھائی کے نو بچے تھے (بخوف طوالت ہم اس طول طویل داستان کا لب لباب درج کریں گے) پہلا لڑکا گیارہ دفعہ چوري کے الزام میں قید ہوا - ایک لڑکی پاگل خانہ میں ہے - دوسري لڑکی ایک شادي شدہ نوجوان کے ساتھہ تعلق ناجائز پیدا کرکے اور اپنے والدین کو چھوڑ کر بھاگ گئی اور بہت عرصہ تک اسی کے پاس رہي " نتیجہ جو ہوا وہ ناظرین خیال کر سکتے ہیں - باقی بچوں کا حال بھی اسی پر قیاس کرلیجیے -

" چہارم - ایک فاحشہ عورت نے گیارہ حرامي بچے جنے - انمیں سے پانچ لڑکیاں اس فعل بد کی کئي دفع مرتکب ہوچکی ہیں -

پنجم - ایک کمزور دماغ عورت کو چند شہدوں نے گمراہ کرکے بے عصمتی پر آمادہ کیا جسکا نتیجہ دو ولد الزنا لڑکیوں کي صورت میں نمودار ہوا - بڑي لڑکي کي عمر اس وقت (یعني بر وقت تحقیقات کمیشن) ۱۸ - سال کي ہے اور وہ دو ولد الحرام بچوں کي ماں ہے اور چھوٹي لڑکي ناجائز حمل سے ہے "

یہہ واقعات ایسے نہیں کہ انکو محض مستثنیات کہہ کر نظر انداز کر دیا جاے بلکہ یہہ ایسے واقعات ہیں جو ہر روز مشاہدے میں آتے رہتے ہیں - کمیشن کي رپورٹ میں اپکو ایسے صدھا واقعات ملیں گے جنکو ہمنے بخوف طوالت نظر انداز کر دیا - جن حضرات کو زیادہ شوق ہے وہ اس رپورٹ کو ملاحظہ فرما سکتے ہیں -

ان تلخیصات علم و تجارب سے وہ دونوں اصول جو ہمنے بیان کیے تھے ثابت ہوتے ہیں یعني :

اول - اخلاق کا زیادہ حصہ موروثي ہوتا ہے -

دوم - کسي قسم کي خارجي تعلیم یا تربیت ان موروثي اثرات کو بدل نہیں سکتي -

ریفورمیٹري یا پاگل خانے عارضي طور پر انکے فوري اثر کے ظہور کو روک سکتے ہیں مگر جب بیمار انکی حفاظت سے نکلا پھر اپنی فطرت کو لوٹا - واقعہ سوم خاص طور پر قابل غور ہے - تقریباً سب کے سب لڑکے گیارہ سال کی عمر میں چوري کے جرم میں ماخوذ ہوے - اور پھر باقی تمام عمر اسی میں مشغول رہے - ریفورمیٹري میں چار سال تک اور ہر طرح کی تعلیم وغیرہ کے زیر اثر رہنے کے بعد بھی ایک لڑکے کی چوري کی عادت نہ گئی !!

یہ خیال کرنا کہ ہماري تحریر کا ماحصل یہ ثابت کرنا تھا کہ " تمام اخلاق موروثی ھی ہوتے ہیں " غلط ہوگا - ہمارا ماحصل صرف

طرابلس میں اطالي افسروں نے ایک جرمن پادري کو گرفتار کیا ہے - اس جرم میں کہ اس نے رحم و انسانیت پر وعظ کہا تھا !!

اور انکے لیے گذشتہ صدیوں کي وحشیت و درندگي پھر عود کر آے !

ہر شخص جانتا ہے کہ اطالیا سواحل بنغازي سے (جہاں تک کہ اسکے بیڑے کي توپوں کے گولے جاتے ہیں) آگے اب تک نہیں بڑھسکي ہے - بیس دن ہوے کہ اس کے نفس بد نے اسے سمجھایا کہ کم از کم (سانیہ فقیہ محمد بن شتوان) پر کہ سواحل بنغازي سے صرف آدھہ گھنٹہ کي مسافت پر واقع ہے ' یلغار کرے - اسکي بزدل فوج استحکامات بناتي ' اور سرحدیں مستحکم کرتي ہوئي نکلي ' اور برابر پیش قدمی کرتي ہوئی بڑھتی گئی - یہاں تک کہ شدہ شدہ بیس گھنٹے کي مسافت طے کرگئي - جب ان شیران حریف افگن کے نیستانوں کے قریب پہنچي تو وہ ایک بارھي پھرے اور اس زور سے حملہ کیا کہ چند لمحوں کے اندر ھي صدھا لاشیں تڑپ گئیں ' اور جو بچے ' وہ اس عالم میں بھاگے ' کہ ساحل بحر سے ادھر ایک لمحہ کیلیے بھي کہیں دم نہ لیا !!

مگر مزے کي بات یہ ہے کہ ایک طرف تو بنغازي میں اطالیا کي جنگي حالت یہ ہے ' دوسري طرف سرکاري خبریں کہتي ہیں کہ اب تک اطالیا نے سادہ لوحان طرابلس سے نرم کلامي کا سررشتہ ہاتھہ سے نہیں دیا ہے - وزیر مستعمرات (نوابادتي) ان سے وعدے کرتا ہے ' انہیں امیدیں دلاتا ہے ' انہیں پھسلاتا ہے ' انہیں بہلاتا ہے ' کیونکہ اسکو یقین ہے کہ ملک داري ' ستمراني ' خانماں بربادي ' عصمت دري ' اور مردم کشي سے نہیں ہوتي بلکہ نرمي ' فریب ' روباہ بازي ' اور سیم و زر کے عوض میں دنی الطبع و سفلہ مزاج دلوں کي خریداري سے ہوتي ہے !! با این ہمہ اسکي فوج میں ایک جماعت ہے جو قتل و سفاکي وغیرہ وغیرہ سے دلوں کي آگ بھي روشن کرتي رہتي ہے - پس اگر اطالیا اپني ان فرنگیانہ ستمرانیوں کو نرمي اور حسن سلوک خیال کرتي ہے تو اللہ اکبر ! آہن وقت کیا ہوگا جب کہ سختي ' کینہ کشي ' تنگ گیري اسکے اُن خیالات کو پورا کریگي ' جنکو اسکا کینہ پرور سینہ چھپاے ہوے ہے ؟؟

کل کي بات ہے کہ بنغازي میں ایک غریب الوطن جرمنی کے پادري کو اسلیے قید کر دیا گیا تھا ' کہ وہ اپنے معمولي مواعظ میں انساني رحم و ہمدردي کے الفاظ بکثرت کیوں بولتا ہے ؟

بعض دیگر ارباب مستعمرات حکومتوں کي پیروي میں ' حکومت اطالیا نے بھي بنغازي کي فوج کے لیے بازار والوں کو (کہ متوسط طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں) بجبر بھرتي کرنا ' اور عوام کے لیے رزق کے دروازے بند کرنا شروع کردیا ہے - بالکل مبالغہ نہ ہوگا ' اگر کہا جاے کہ اسوقت طرابلس کے اطالوي مقبوضات میں احتیاج ' فاقہ ' اور ضرورت کي جو گرم بازاري ہے ' اسکي نظیر کہیں نہیں ملسکتی -

عرب طرابلس کے ساتھہ حکومت اطالیا جو کچھہ کرنا چاھتي ہے ' اسکا اندازہ اسکے اعمال و احکام سے ہو سکتا ہے -

غیر اطالوي مال پر ۵ - فیصد چنگي لگائي گئي ہے - اطالوي ممالک میں آلو اور اسي قسم کي دو ایک چیزوں کے سوا پیدا ھي کیا ہوتا ہے ' جو اطالوي تاجر لا کے یہاں فروخت کرینگے ؟ اسکے علاوہ شہري عربوں کا مدار زندگي تو اطالوي بوٹوں کے صاف کرنے پر ہے - پس اگر اطالوي اسباب راحت و آرام لائے بھي تو یہ تہیدست انکو خریدینگے کہاں سے ؟ غرض گراني بڑھیگي اور غریب طبقہ ' کہ آبادي کا بیشتر حصہ ہے ' فاقۂ موت کا شکار ہوگا -

تمام دیسي تاجر اس خیال سے ایک تنگ بازار میں نظر بند کیے گئے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہاں سے اسکندریہ تجارت کے بہانے چلے جائیں اور مجاھدین سے ملجائیں !

چند مدارس بھي کھولے گئے ہیں اور یہ یورپ کا سب سے بڑا شیطاني دسیسہ ہے - ان میں قرآن حکیم کے علاوہ (جسکي نسبت بیان کیا گیا ہے کہ پڑھایا جائیگا) باقي تمام تعلیم صرف اطالوی زبان میں ہوگي جو کچھہ شروع بھي ہوگئي ہے -

ایک معمولي اطالوي کي رپورٹ پر عربوں کو انکي زمینوں سے بیدخل کر دیا جاتا ہے ' اور وہ زمینیں نہایت ارزاں قیمت پر اطالویوں کے ہاتھہ فروخت کر دي جاتي ہیں - ان مصائب پر مستزاد یہ ہے کہ جب سے اطالوي آئے ہیں ' قحط و گراني برابر رہتی ہے اور بھوک کا خراج دینے کے لیے وہ بدبخت اپني زمینیں اور گھر اطالویوں کے ہاتھہ نہایت کم قیمت پر خود ھي فروخت کر ڈالتے ہیں -

دولت عثمانیہ نے جو استقلال اداري دیا ہے ' اسکي حالت یہ ہے کہ نائب السلطان اپنے گھر تک پر عثماني علم نصب نہیں کر سکتا ! -

بنغازي میں بازار کے فقیر الحال لوگوں کو جنمیں بچے اور عورتیں بھي شامل ہیں اسلیے قید کرلیا ہے کہ وہ اپنا تمام سامان فوج کے حوالے نہیں کر دیتے

لیکن ہم ہیں کہ یہ سب کچھہ دیکھتے ہیں' اور یہ سب سنتے ہیں' پھر بھی اپنے خاموش و استبداد پسند و بے حس طرز عمل سے مولوی روم کے اس تخیل کا مجسم نمونہ بنے ہوے ہیں کہ :

چشم باز وگوش باز و این ذکا　　خیرہ ام بر چشم بندی خدا

کئی مہینے ہوے مظلمۂ بلقان کے متعلق یورپ سے داد رسی کے توقع پر ترکوں نے ایک انجمن قائم کی تھی' جس کے میر مجلس غازی احمد مختار پاشا تھے - انجمن نے بلقانیوں کے مظالم کی ایک مفصل و مبسوط رپورٹ (تقریر) مرتب کرکے دول یورپ کے پاس بھیجی تھی' جس پر کہیں کہیں سے جواب تو ملا' مگر انسدادی کارروائی کسی نے بھی نہ کی اور اسکی توقع بھی نہیں - تین ہفتے' ہوے' ترکی اخبار " صباح " نے اس رپورٹ کے متعلق ایک صاف‌گو فرانسیسی مدبر کا ایک مضمون نقل کیا تھا' جس کا مفاد یہ تھا کہ " نادان و نا فہم بچوں کو راحت پہونچانے اور زحمتوں سے بچانے کا تو دستور ہے' اور یہ دستور کچھہ ایسا ناموزوں بھی نہیں' مگر جو قوم قدرت کی دی ہوئی طاقتوں کے استعمال سے بے خبر ہو' اور مصائب سے بچنے میں اپنی طاقت کا سہارا پکڑنے کی جگہ غیروں کے بھروسے پڑی رہے' وہ ہرگز اس قابل نہیں کہ اُسے کسی قسم کی امداد بھی دی جاے " یہ ضابطہ قابل تسلیم ہو یا نہو' مگر ترقی پذیر دنیا کا آج اسی پر عمل ہے' اور یہی وہ بنا تھی جس پر کئی سال ہوے' کوریا کے شاہی ایلچی کو جاپانی حکومت کی شکایت کرنے پر ہیگ کانفرنس میں پھانسی دے دی گئی تھی - ان مراتب کو پیش نظر رکھکر سوچو اور سمجھو کہ جس زوال حریت کا تم مرثیہ پڑھتے ہو' جس فناے جلالت کا تمھیں رونا ہے' جس بناے قومیت کے انہدام کا رنج و صدمہ ہے' کیا کبھی تم نے مناسب و معقول ذرایع سے اُس کے واپس لانے کی بھی کوشش کی ؟ اور اس بات میں جائز طریقوں پر اپنی طاقت کا بھی استعمال کیا ؟ نفس میں صحیح طرز پر کام کرنے کا ولولہ ہی نہیں تو لبوں کی شکوہ سنجی سے کیا حاصل ؟

نہو جب دل ہی پہلو میں تو پھر مونہہ میں زباں کیوں ہو ؟

الفانسو فرمانرواے اندلس پر ایک مشہور فوضوی (انارکسٹ) نے' جس کا نام سانشز ہے' کچھہ زمانہ ہوا گولی چلائی تھی - یہ شخص اصل میں فرقۂ اشتراکیہ (سوشیا لجسٹ پارٹی) کا ممبر تھا اور الفانسو کی حکومت کا استبداد دیکھہ دیکھہ کے اُس کا دشمن ہوگیا تھا - ارتکاب جرم کے بعد پولیس نے اُسے گرفتار کرلیا - قاعدہ تو یہ ہے کہ ایسے مجرموں کے مقدمات محکمۂ عرفیہ (کورٹ مارشل) میں پیش ہوتے ہیں' اور جرم کی تحقیقات خفیہ اور بالکل ہی خفیہ کی جاتی ہے' مگر ملک کی صحافت (پریس یا اخباری اجتماع) نے ایسے تند و ترش لہجہ میں صداے احتجاج بلند کی کہ' حکومت کو معمولی و آئینی عدالت میں ارجاع مقدمہ کی اجازت دینی پڑی' جس کے علانیہ اجلاس ہوتے رہے' اور اب تک ہو رہے ہیں - مجرم کا جواب دعوی یہ ہے کہ " الفانسو کی حکومت نے اصول

مدنیۃ اطالیا

اطالیا اسوقت جس سب سے بڑی اُمید کی جستجو' جس سب سے بڑی منزل کے لیے تگا پو' اور جس سب سے زیادہ صحیح راستے کو اختیار کر رہی ہے' وہ یہ ہے کہ لبدہ اور برقہ کے اطراف و جوانب میں اپنی ہزارہا بکھری اور پھیلی ہوئی رعایا کو نوآباد' اور ان اطراف کے مذہب کو ایک کردے' - اور طرابلس میں بربادی اندلس' یعنی اس مصیبت دلدوز' اس آفت اسلام سوز کے احیا کے ذریعہ' تاریخ کو بازگشت کا موقع دے !

اس نے ان ملمع کار الفاظ میں سادہ لوحوں کو شہ' جاہلوں کو فریب' اور کذب ذہنوں سے سخن سازی شروع کی ہے کہ انکو صرف متمدن بنانے' ان کی حالت کو ترقی دینے' انکے شہروں کو آباد کرنے اور ان کی ثروت کے پروں کو پھیلانے کے لیے آئی ہے' اور یہ ایسے وقت میں' کہ اہل طرابلس کو اطالی برباد کن جہاز نیست و نا بود کر رہے تھے' اطالی تلواریں انکے گلے کاٹ رہی تھیں' اطالی توپیں انکے گھربار اور چھوٹوں بڑوں پر آتش افشانی کر رہی تھیں' اور اطالی فوج عزتوں کو چاک' اہل و عیال کو قید' اور مال و دولت کو دستبرد کر رہی تھی !

حالانکہ ان شہروں میں اس حکومت نے صرف اسلیے احتلال (قبضہ) کیا ہے تاکہ اپنے بکھرے ہوے پروں کو اسمیں جمع کرے انکے ناکردہ گناہ اصلی باشندوں کو اپنے آہنی پنجہ ظلم میں دبائے

[بقیہ مضمون پہلا کالم]

اشتراک کو سخت صدمے پہونچائے ہیں' کارفرماؤں کے مقابلے میں کارکنوں کی کچھہ پیش نہیں جاتی - معدلت کے جو اصول ہیں اُن میں خود استبداد غالب ہے - تمام ظالمانہ احکام الفانسو ہی کے نام سے نافذ ہوتے ہیں' لہذا اُس کے قتل کی کوشش کوئی بے اصول و غیر آئینی کوشش نہیں کہی جاسکتی - جسم کے کسی عضو میں کوئی مہلک خرابی آجاتی ہے تو اُسے کاٹ دیتے ہیں کہ دوسرے اعضا بھی اس سے ماؤف نہو جائیں' انسان کی ہیئت اجتماعیہ میں بھی یہی کیفیت ہے' اور اُس کی ضرر رسانی کا استیصال بھی اسی ضابطہ کے تحت میں ہونا چاہیے "

خود یورپ کی فضا تو اِن صداؤں سے گونج رہی ہے' مگر وہ مشرق سے چاہتا ہے کہ اسکے سکوت تعبد میں انصاف جوئی اور حق طلبی کی آواز سے بھی خلل نہ پڑے !!

قران کریم کی اصطلاح میں یہی چیز اخلاقی " تطفف " ہے :

ویل للمطففین'	بربادی و تباہی ہو تول میں
الذین اذا اکتالوا	کم دینے والوں کیلیے' کہ
علی الناس یستوفون'	جب لوگوں سے خود کوئی شے
و اذا کالوھم او وزنوھم	ماپ کرلیں تو پورا پورا لیں
یخسرون (۸۲ : ۱)	لیکن جب انکو دیں تو کم کرکے دیں !

مغرب اقصی - ۱

معرکۂ سینغال

الجزائر میں منطقہ استنبولیہ کے قریب ایک مقام ہے' جو الخنق کے نام سے معروف ہے - اس میں ایک بازار ہے جسکو (سوق سنیغال) کہتے ہیں - ۱۰ - اپریل کو اس بازار میں اس آتش وطن و حریت پرستی کے پھر شعلے بھڑکے ' جو آج ایک صدی سے باشندگان مغرب اقصی کے سینوں میں سلگ رہی ہے' اور جسکے بجھانے کے لیے بارہا اعداء حریت و انسانیۃ یعنی فرانسیسی ملاعنہ کی تلواریں جزائری خون کی نہریں بہا چکی ہیں -

اس معرکۂ مقدسہ یا کرشمہ طرازی حریت و وطن پرستی کی داستان تازہ عربی ڈاک سے موصول ہوئی ہے -

بوبجی اور متالسہ کے حریت پرست قبیلوں کے مجاہدین کا ایک جم غفیر سوق سینغال میں جمع ہوا - ان جانبازان راہ حریت و وطن کی تعداد صرف ۱۸ - سو تھی ' جنمیں ۶ - سو اسپ سوار ' اور ۱۲ - سو پیادے تھے -

اس اجتماع کا مقصد یہ تھا کہ مرکز نخیلہ میں فرانسیسی غارتگران حریت پر حملہ کیا جاے - (مولویہ) کے بعض مرکزوں نے اسکی اطلاع جنرل آلیکس کو دیدی -

مغرب اقصی کے مشرقی حصے کے فرانسیسی قائد نے یہ طے کیا کہ ان مجاہدین کرام کے آغاز عمل سے پہلے اُن پر حملہ کر کے ' انکا شیرازہ برہم کردیا جاے - اس قرار داد کی بنا پر اس نے ایک ریجیمنٹ ترتیب دی' جسکی قیادت خود اپنے ہاتھہ میں لی' اور ۹ - بجے شب کو مرادہ سے نکل کے روانہ ہوگیا - صبح ہوتے ہوتے نخیلہ کے قریب پہنچا ' اور اسکی محاذات میں مقیم ہوگیا -

فاس دار الحکومت مراکش کا ایک تاراج شدہ بازار
حملہ فرانس کے بعد

اس تازہ فوج کی آمد فرانسیسی محافظ فوج کے لیے ایک مژدہ جاں بخش تھی' جو ان مجاہدین راہ حریت کی تیغ خوں آشام سے انھیں نجات دینے کے لیے آئی تھی - اس نے نہایت گرمجوشی اور مسرت آمیز ازخود رفتگی کے ساتھہ استقبال کیا' اور اپنی جماعت میں سے بھی چند پلٹنیں بطور مزید کمک کے ساتھہ لے لیں -

یہ مجموعی فوج دو حصوں میں منقسم ہو کے آگے بڑھی - اور کوہ زاغ سے اُتر کے مجاہدین کرام کی منزلگاہ کی طرف روانہ ہوگئی - منزلگاہ سے جب اسقدر قریب پہنچگئی کہ خیموں کی چوٹیاں نظر آنے لگیں تو فرانسیسی توپخانہ مرکز مناسب کی جستجو کی غرض سے پیچھے رہگیا ' اور دونوں رجیمنٹ آگے بڑھیں - صبح کا وقت تھا - قریباً ۵ - بجے تھے - دفعتاً ایک آواز سنائی دی - یہ آواز ایک مغربی مجاہد کی بندوق کی تھی' جو اس نے فرانسیسی ملاعنہ کے سواروں پر سر کی تھی - آواز بمشکل خاموش ہوئی تھی کہ نعرہ ہاے تکبیر بلند ہوئے ' اور نعروں کے ساتھہ ہی مختلف اطراف و اکناف سے سواروں کی ٹولیاں آتی ہوئی نظر آئیں - گھوڑوں کی باگیں ڈھیلی تھیں' اور سرعت رفتار کی یہ حالت تھی کہ ٹاپیں بمشکل زمین پر پڑتی تھیں - بندوقیں سواروں کے سینوں سے لگی ہوئی تھیں' اور دہانوں سے گولیوں کی بارش ہو رہی تھی - مجاہدین کرام اور جنود ملاعنۂ فرانسیسیہ میں چونکہ مسافت زائد تھی' اسلیے گولیوں کی زد سے محفوظ تھے - سوار پیادوں کے انتظار میں رک گئے - پیادے جب آگئے تو سب ملکے آگ برساتے ہوے آگے بڑھے - مجاہدین نے جو نقشۂ جنگ تجویز کیا تھا ' وہ یہ تھا کہ سواروں کی ٹولیاں مختلف اطراف و اکناف سے نکلیں' اور دشمن کے طرف اس انداز سے بڑھیں' کہ جب اسکے قریب پہنچ جائیں تو انکا ایک حصار آھنیں

(بقیہ صفحہ ۱۵)

سرکاری دفتروں کی حالت عجیب و غریب ہے - مسلمان ملازموں میں سے ایک شخص بھی ایسا نہیں جو اطالوی زبان اچھی طرح جانتا ہو ' مگر بااین ہمہ وہ فریب دہی کیلیے رکھے گئے ہیں اور انکا کام یہ ہے کہ گھروں میں بیٹھے رہیں - قطع نظر اسکے کہ اس سے بیکاری کی عادت پیدا ہوتی ہے ' ہر شخص سمجھہ سکتا ہے کہ یہ پنشن ہمیشہ نہیں ملیگی اور جلد یا بدیر موقوف ہو جایگی ' پھر وہ نان شبینہ تک کو محتاج ہو جائیں گے -

ڈاک کے محکمے میں ایسے لوگ رکھے گئے ہیں جو عربی حروف تک نہیں پہچانتے ! عدالتوں میں اہل کریٹ و یونان رکھے گئے ہیں' جنھوں نے اطالوی تبعیت کو قبول کرلیا ہے - مختصراً یہ کہ جن محکموں سے عربوں کو شب و روز کام پڑتا ہے ' انمیں ایک شخص بھی ایسا نہیں ہے جو عربی پوری طرح جانتا ہو -

اس مختصر مضمون میں ان تمام مظالم و مصائب کا استقصاء ناممکن ہے جو اس وقت طرابلس میں نازل ہو رہے ہیں اور جنمیں سے ہر ایک' برق خوں و خوں ریزی ہے' اور جو اسلیے گرائی جا رہی ہے کہ شہری و ساحلی عربوں کی بیخکنی کردی جاے -

چونکہ شیخ سنوسی (متع اللہ المسلمین بطول بقائہ) نے اطالیا کے موجودہ مقاصد اور آیندہ کے پوشیدہ ارادوں کو محسوس کر لیا ہے' اسلیے اعلان کر دیا ہے کہ انکا جہاد برابر جاری رکھا جائیگا - یہاں تک کہ اللہ اسلام اور اسکے دشمنوں میں فیصلہ کردے -

یہ تمام حال ساحلی مقامات اور شہر کا ہے - البتہ اندرون طرابلس اب تک شر لعنۃ مسیحیہ سے محفوظ ہے ' اور یہ اللہ کے ہاتھہ میں ہے کہ وہ اسکے مستقبل کو اسکے حال سے بہتر کردے -

ادبیات

مذہب یا سیاست

تم کسی قوم کی تاریخ اٹھا کر دیکھو ' * دو ہی باتیں ہیں کہ جن پر ہے ترقی کا مدار
یا کوئی جذبۂ دینی تھا ' کہ جس نے دم میں * کردیا ذرۂ افسردہ کو ہم رنگ شرار
ہے یہ وہ قوت پر زور کہ جسکی ٹکر * سنگ خارا کو بنا دیتی ہے اک مشت غبار
اسکی زد کھا کے لرز جاتی ہے بنیاد زمیں * اس سے ٹکرا کے بکھر جاتے ہیں اوراق دیار
یہ اسیکا تھا کرشمہ کہ عرب کے بچے * کھیلنے جاتے تھے ایوانکۂ کسرا میں شکار
وہ الٹ دیتے تھے دنیا کا مرقع دم میں * جنکے ہاتوں میں رہا کرتی تھی اونٹوں کی مہار
اسکی برکت تھی کہ صحراے حجازی کی سموم * بنگئی دہر میں جاکر چمن آراے بہار
یہ اسیکا تھا کرشمہ کہ عرب کے رہزن * فاش کرنے لگے جبریل امیں کے اسرار

✻ ✻ ✻

یا کوئی جاذبۂ ملک و وطن تھا ' جسنے * کردیے دم میں قواے عملی سب بیدار
ہے اسی مے سے یہ سرمستی احرار وطن * ہے اسی نشے سے یہ گرمی ہنگامۂ کار

✻ ✻ ✻

آپ دونوں سے کیے دیتے ہیں ہم کو محروم * نہ سیاست ہے نہ ناموس شریعت کا وقار
مدتوں بحث سیاست کی اجازت ہی نہ تھی * کہ وفاداری مسلم کا تھا یہ خاص شعار
اب اجازت ہے مگر دایرۂ بحث یہ ہے * کہ گورنمنٹ سے اس بات کے ہوں عرضہ گذار
" ہم کو پامال کیے دیتے ہیں ابناے وطن * تر ہے ' پس جاے نہ یہ فرقۂ اخلاص شعار
یہ بھی اک گونہ شکایت ہے غلاموں کو ضرور * کہ مذاہب میں ہے کم حلقہ بگوشوں کا شمار "

✻ ✻ ✻

اب رہا جذبۂ دینی ' تو وہ اسطرح مٹا * کہ ہمیں آپ ہی آتا ہے اب اس نام سے عار
وضع میں ' طرز میں ' اخلاق میں ' سیرت میں ' کہیں * نظر آتے نہیں کچھہ حرمت دیں کے آثار
آپ نے ہم کو سکھاے ہیں جو یورپ کے علوم * اس ضرورت سے نہیں قوم کو ہرگز انکار
بحث یہ ہے کہ وہ اس طرز سے بھی ممکن تھا * کہ نہ گھٹتا کبھی ناموس شریعت کا وقار
ہم نے پہلے بھی تو اغیار کے سیکھے تھے علوم * ہم نے پہلے بھی تو اس نشہ کا دیکھا ہے خمار
نام لیتے تھے ارسطو کا ادب سے ' ہرچند * تھے فلاطون الہی کے بھی گو شکر گذار
جانتے تھے مگر اسبات کو بھی اہل نظر * کہ حریفوں کو نہیں انجمن خاص میں بار
یعنی یہ بادۂ عرفاں کے نہیں ذوق شناس * بزم اسرار کے یہ لوگ نہیں بادہ گسار

✻ ✻ ✻

آج ہر بات میں ہے شان تفرنج پیدا * آج ہر رنگ میں یورپ کا نمایاں ہے شعار
ہیں شریعت کے مسایل بھی وہیں تک مقبول * کہ جہاں تک انہیں معقول بتائیں اغیار

✻ ✻ ✻

نہ شریعت ' نہ سیاست ' تو پھر آپ کسکے لیے * یہ تگ و دو ہے ' یہ شورش ہے ' یہ غل ہے ' یہ پکار ؟

(شبلی نعمانی)

اس تیس هزار کي رقم میں ایک معقول حصه اپنے ذمه لے لیتا ' مگر میں مجبور هوں - لهذا آج ۸ - روپیه بهیجتا هوں ' اور آپکو اسلام کے خلوص کي قسم دیتا هوں که انکو بلا اجراے پرچه اوس فنڈ میں ڈالدیں ' اور الهلال کے بالعوض صرف ان حقیر روپیوں کے جواب میں ایک خط خاص اپنے قلم کا باطلاع خیریت مزاج مجھے بهیجدیں - کیونکه ایک سال سے مجھے اسکا اشتیاق ہے ' اور سال گذشته سے باوجود میري خط و کتابت کے آپکا دستي خط نہیں ملا ہے - اگر آپنے روپیه لینے میں تامل کیا تو میں خدا کو گواہ کرتا هوں که پهر تا بحیات میرے آپکے تعلقات غائبانه بهی نرهینگے' اور آپ ایک مخلص کو کهوکر افسوس کرینگے -

هاں جب تک آپ اپنے قلم خاص سے خیریت لکهکر نه بهیجینگے ' یه روپیه میري ملکیت رهیگا - میري یه تحریر هرگز آپ اخبار میں نه درج فرمائیں ' اور اگر ضرورت هو تو میرا نام نهو -

الهلال متوق

آپ اُن لوگوں میں هیں که اپکی ایک نظر شفقت ' الهلال کی بهتر سے بهتر قیمت ہے - کیا کیجیے که کوئی کام بغیر بقدر ضرورت روپیے کے قائم نہیں رهسکتا ' ورنه الهلال کی صدا تو فیضي کے الفاظ میں یه ہے :

نفائس دل و دین می دهم به نیم نگاه
بمن معاملهٔ کن که راست گفتارم

باقی آپنے اس عاجز کے اس ارادهٔ محقرهٔ ترسیل اعانه کي نسبت جو الفاظ لکھے هیں ' تو میرے حق میں دعا کیجیے که ان حقیر و نا قابل ذکر امور کي جگه ' کسي واقعی قابل ذکر و یاد خدمت ملی انجام دینے کی توفیق پاوں - یه جناب نے کیا ارقام فرمایا که " دل گوارا نہیں کرتا که اس سے زیادہ آپ سے توقع رکھی جاے " ؟ یه بات هی کونسی تهی که قابل توقع هوتی ؟ توقعات کا پورا میدان تو ابهی خالی پڑا ہے ' اور وہ پیش آنے والا ہے - اگر اُن توقعات کا تهوڑا بهت بهي اهل ثابت هوا ' تو سمجهونگا که زندگی اور زندگی کے ولولے بیکار نه گئے - ورنه جس معبد کی تقدیس کیلیے جان و ناموس کی قربانیوں کی ضرورت ہے ' وهاں ان حقیر مالي نقصانات کی نذر کو کون پوچهتا ہے ؟

در مدرسه کس را نه رسد دعوئ توحید
منزل گه مردان موحـــد سر دار ست

صداے اعانت مشتهرهٔ الهلال مورخه ۱۴ - جمادي الثانیه ۱۳۳۱ هجري کے جواب میں اٹهه روپیه میں بهي پیش کرتا هوں - بذریعه قیمت طلب پارسل وصول فرما کر منزل مقصود تک بهجوا دیجیے - باقي رها جناب کا ایک سال کے لیے الهلال بهجوانا ' وہ جناب کا اختیار ہے - بهجوائیں یا نه بهجوائیں - الهلال اور آٹهه آنه !

نرخ بالا کن که ارزاني هنوز

خیرٌ جزاکم الله خیر الجزاء -

مکرر آنکه - مخفقي منشي صوبه خانصاحب برنچ پوسٹماسٹر جهت پٹ بتقریب تولد فرزند سعید خود بجاے اٹهه روپیه کے مبلغ ۱۰ - روپیه اسطرح پر پیش کرتے هیں که دس روپیه کا وي - پي - پرچه الهلال کا ان کے نام بهیجا جاوے - جسمیں سے آٹهه آنه قیمت الهلال براے ایک سال وضع کرکے بقیه ساڑهے نو روپیه داخل فنڈ زر اعانهٔ مجروحین عساکر عثمانیه جمع کیا جاے -

ثالثا - محبي سید فضل شاہ صاحب سب اسسٹنٹ سرجن جهت پٹ جو پہلے سے الهلال کے خریدار هیں ' مبلغ سوله روپیه بتقریب تولید فرزند سعید خود اسطرح پیش کرتے هیں که بمجرد رسیدن عریضه هذا ' مبلغ سوله روپیه کا وي - پي - انکے نام بهجوایا جاوے - اسمیں سے پندرہ روپیه تو داخل فنڈ اعانه مجروحین کیا جاوے ' اور آٹهه آنے میں الهلال ایک سال کے واسطے بخدمت با برکت سیدي و مولائي حضرت شاہ ابو الخیر صاحب نقشبندیٔ مجددي بمقام کوئٹه (بلوچستان) جاري فرما دیویں ' اور باقي آٹهه آنے میں سید فضل شاہ صاحب یعنی خود معطي کے واسطے الهلال از ابتداے یکم جولائي سنه ۱۹۱۳ - لغایت - ۳۰ - جون سنه ۱۹۱۴ع تک جاري فرما دیویں - کیونکه ان کا موجودہ چندہ ۳۰ جون سنه ۱۹۱۳ کو ختم هو جایگا -

(جناب عبد الغني صاحب سب اور سیر محکمه نهر دلگي سرحد شمال مغرب)

اعانهٔ مهاجرین میں کمترین کے طرف سے ایک نهایت هي ناچیز هدیه ۵۰ - روپیه کا (نوٹ نمبر ۱) منظور فرماویں ' نیز چاهتا هوں که الهلال کے دفتر پر کسي طرح کا بوجهه نهو - میں الهلال کي اشاعت کو بهي اعانهٔ مهاجرین سے کم نہیں سمجهتا - کیونکه وہ اگر جسماني مهاجرین کي اعانت ہے ' تو یه اُن روحاني مهاجرین کي اعانت ہے ' جنکے دل سے حب اسلام اور ایمان قریبا هجرت کر چکي ہے - اور اس قوت اور روح اسلامي کو مسلمانوں کے دلوں میں آباد کرنے کے واسطے الهلال کي دعوت ایک غیبي تائید ہے ....

یهاں خدا کے فضل سے هر شخص آپکے مشن بلکه آپکے طریق تبلیغ کو دل سے لبیک کهتا ہے - خدا اپنے فضل اور قدرت کامله سے سرسبز کرے ' حوادث زمانه سے بچائے اور آپکي ذات اور " الهلال " کو باعث تقویت دین و ایمان مسلمانان عالم کرے -

کیا هي اچها هو که آپ تمام اردو پریس کے ذریعه یا هینڈ بل کي شکل میں اپنا اشتهار " اعانت مهاجرین " عام پبلک کے هاتهوں میں پهونچانیکي کوشش فرمائیں -

" اعانهٔ مهاجرین " کا اشتهار موجودہ صورت میں صرف الهلال هي کے ناظرین دیکهه سکتے هیں ' مگر اصل مدعا اور اصل غرض تو یه ہے که اس " ایک پنتهه دو کاج " میں عام پبلک شریک هو ' اور آپکا هاتهه بٹائے -

الهلال

یه درست ہے - اسي غرض سے اسکا اعلان تمام معاصرین کیخدمت میں بهیجدیا گیا تها - بعض حضرات نے بصیغهٔ مراسلات ' بعض نے بمعاوضه اشتهارات معاصرانه ' اور بعض نے پورے ایک صفحه کي اجرت لیکر چهاپا ' اور بعض نے شائع هي نہیں کیا - سب کا شکرگذار اور دعا گو هوں - اب علیحده اوراق پر چهپوا لیتا هوں که متفرق طور پر تقسیم هو سکے -

جناب محمد مصطفی صاحب (حیدر آباد)

براہ کرم بموجب تجویز مذکور ایک پرچه الهلال میرے نام جاري کیجیے ' اور پهلا پرچه ۱۵ - روپیه ۸ - آنه کا وي - پي - کرکے بهیجدیجیے - منجمله اس رقم کے ۸ - روپیه الهلال کي قیمت مجرا کرکے حسب تجویز متذکرہ بالا کارروائي فرمائیے ' اور بقیه ۷ - روپیه ۸ - آنه بلا معاوضه الهلال ' میري جانب سے اعانت مهاجرین کے فنڈ میں داخل کرکے مطلع فرمائیے -

بن جائے - اسمیں دشمن ہرچہار طرف سے گھرا ہو' اور اسقدر شدید آتشباری کی جاے کہ تھوڑی ہی دیر میں گھوڑوں کی زینیں سواروں سے خالی نظر آنے لگیں ! !

مجاہدین اسلام کا پڑاؤ معرکہ گاہ سے ۴ - سو میٹر کی مسافت پر تھا' فرانسیسی انسان پاش توپوں نے اس پر گراں وزن گولے اتارنا شروع کردیے - پڑاؤ قلعہ نہ تھا کہ اسکی سنگین دیواریں اسکے پناہ گزینوں کے لیے سینہ سپر ہوتیں - فدا کاران حریت نے دیکھا کہ اب تبدیل مقام ناگزیر ہے - فوراً اسکے انتظام میں مصروف ہوگئے - فرانسیسیوں نے اس مشغولیت کو مغتنم خیال کیا - جنرل الیکس جو اب تک کو زاغ کی چوٹی پر کھڑا' رفتار جنگ دیکھ رہا تھا' اترا' اور فوج کو لیکے دفعۃً مگر انتظام کے ساتھ ٹوٹ پڑا - حملہ خطرناک موقع شناسی کے ساتھ کیا گیا تھا' جسکا نتیجہ عموماً فوج حریف کی پراگندگی' برہمی' اور دیوانہ وار گریز کی صورت میں نکلتا ہے' مگر یہ علم برداران حریت جوش سر فروشی کے ساتھ کمال جنگ آرائی بھی رکھتے تھے - پیادوں میں فوراً ایک انتظام قائم کیا گیا' اور اپنے سامنے کے نشیب و فراز سے پورا فائدہ اٹھانے کا موقع حاصل کرلیا -

حملہ آوروں نے آگ برسانا شروع کردیا - دشمن کے گولے ہاے آتشیں شہاب ثاقب تھے کہ فضا سے زمین پر بکثرت آرہے تھے' مگر سواروں کی بے جگری کا یہ عالم تھا کہ نہایت بے پروائی سے ہر طرف گھوڑے اڑاے پھرتے تھے' اور برق کی طرح کبھی یہاں تھے اور کبھی وہاں ! !

۵ - بجے صبح سے زوال آفتاب کے ایک گھنٹہ بعد تک آتشباری ہوتی رہی' اور گو فرانسیسی فوج ایک طرف تربیت یافتہ اور دوسری طرف فرانس کے جہنمی اسلحہ سے آراستہ تھی' مگر با ایں ہمہ ان جانباز پرستاران اسلام و وطن کی "بنیان مرصوص" کو اپنی جگہ سے نہ ہٹا سکے' اور عاجز ہوکے خود ہی نخیلہ واپس چلے گئے - مجاہدین کرام میں بعض نے موخرۃ الجیش (بالکل آخر کی فوج) پر تھوڑی دیر تک آتشبازی کی' لیکن بیشتر حصہ کوہ و جبال کی طرف چلا گیا -

اس معرکۂ خونریز کے اسطرح انجام پذیر ہونے کے بعد مجاہدین غیور' کارزار سے شہداء اور مجروحین کو لائے - تجہیز و تکفین اور معالجہ سے فراغت کے بعد اپنی جماعت کی رخنہ بندی کے طرف متوجہ ہوے -

مجاہدین سرفروش اور ضروریات جنگ کی فراہمی کے بعد ایک دوسرے فرانسیسی مرکز کی طرف انہوں نے اپنے حملے کا رخ کیا - قائد فالی کی ماتحتی میں تھوڑی سی فوج تھی - ان مجاہدین میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے' جو فرط شوق جہاد سے با قاعدہ جنگ کا انتظار نہیں کر سکتے تھے - دن کو تو نہیں جاتے تھے کہ مصلحت عامہ کے خلاف ہوتا - البتہ رات کو پیٹ کے بل رینگتے ہوے قلعہ تک پہنچ جاتے تھے - رفتار کا یہ انداز اسلیے اختیار کیا گیا تھا کہ دشمن کو انکی آمد کا علم نہ ہو - قلعہ کے قریب پہنچکر بندوقیں سر کرتے تھے جن سے کم ازکم اتنا تو ہو رہتا کہ دشمن کے سپاہی اور جانور مرتے' زخمی ہوتے' اور کچھ نہیں تو کم ازکم انکی تمام شب اضطراب و قلق اور خوف و بیم ہی میں گزرتی -

جنرل الیکیس نے یہ طے کرلیا تھا کہ جو قبیلہ یا جماعت راہ حریت پرستی میں علم جہاد بلند کرے' اسکی تعذیب و تنکیل کے لیے وہ مع اپنے انسان صورت بھیڑیوں اور آلات جہنمیہ کے فوراً پہنچ جاے' اور اسوقت تک سفاکی و خونریزی جاری رکھے'

تاریخ حسیات اسلامیۂ مسلمانان ہند کا ایک ورق

اعانۂ مہاجرین

تسلیم - مجھے یقین ہے کہ آپ مجھکو اور میرے لڑکے ...... کو نہ بھولے ہونگے - سال گذشتہ میں نے ارزاں ملنے کے الم میں برخوردار ... کے نام سے پرچہ جاری کرا دیا تھا' اور بعد میں آپکو یاد ہوگا کہ میں نے ہی یہ واقعہ لکھکر آپ سے استدعا کی تھی کہ پوری قیمت آٹھ روپیہ روانہ کردوں' مگر آپنے یہ گوارا نہیں فرمایا کہ میرے لڑکے سے پوری قیمت لیجاے - اس مرتبہ آٹھ روپیہ اخبار کی واجبی قیمت سے بھی کم قیمت بھیج چکا ہوں - آب آپنے ۸ - آنہ قیمت کا اعلان کیا ہے اور ۷ - روپیہ ۸ آنہ مظلوم ترکوں کے واسطے وقف کردیا ہے - میرے پاس واللہ الفاظ نہیں ہیں' جنکے ذریعہ آپکی اس فیاضی کا اعتراف کروں' اور آپکو بتادوں کہ میری ذات پر آپکے اس ایثار نے کیا اثر کیا ہے ؟ مگر ہاں میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ ہنوز دنیا میں ابتداے اسلام کا نمونہ باقی ہے ! !

موقع تو یہ ایسا تھا کہ عالم گیر کے اُستاد ملا جیون صاحب کے اس قصہ کو دہرا لیا جاتا' کہ جب وہ سراے میں منزل مقصود پر طویل سفر کرکے پہونچے' تو سستی سواری ملجانے پر پھر مکانکو واپس روانہ ہوگئے ! پس اسوقت مکرر الہلال خرید لیا جاتا - مگر میں آپسے سچ کہتا ہوں - آپکی حالت ہر اعتبار سے قابل اعانت ہے' اور میرا دل ہرگز نہیں گوارا کرتا کہ آپ جن نقصانات کو برداشت کر رہے ہیں' ان سے زیادہ آپسے توقع رکھی جاے - بخدا اگر آسانی سے ممکن ہوتا تو میں

[بقیہ مضمون پہلا کالم]

جب تک یہ علم مبارک سرنگوں نہ ہوجائے - قبائل الجزائر کی حالت معلوم ہے - وہ بے برگ و نوا' بے اعوان و انصار' بے علوم و معارف انسانوں کا ایک گروہ ہے' جن سے انکی عزیز ترین متاع یعنی حریت و استقلال سلب کرلی گئی ہے' اور گو اس پر ایک مدت مدید گزر گئی' مگر وہ اپنی چھنی ہوئی حریت و حکومت کو نہیں بھولتے - ہر وقت ایک آگ سی لگی رہتی ہے' اور جب فرانس کے مظالم کا دامن اسکو ہوا دیتا ہے تو اس سے شعلے بلند ہونے لگتے ہیں - انکو خون کی بارش' دبا سکتی ہے' مگر بجھا نہیں سکتی -

معرکہ سینغال کے بعد مرکز نخیلہ کی طرف سکون ہوگیا - مگر دوسرے مرکز کے قریب شعلے بھڑک رہے تھے - جنرل منذ کور نے اپنی مستعدی اور قدرت کے اظہار کے لیے اس کی طرف بھی فرانسیسی بھیڑیوں کا ایک غول بھیجا' مگر تمام نقل و حرکت اور خونریزی و سفاکی کا ماحصل یہ ہے کہ اسوقت دونوں مرکز خطرے میں ہیں' اور فرانسیسی محافظ فوج ہر وقت خوفزدہ رہتی ہے -

مراکش

آخر ترین رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ تزنیت' ایت یراز انشہدن' اور ایت عز بودہ میں ایک حرکت عام پھیلی ہوئی ہے - یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ الہبا کی جماعت فرانسیسی مقبوضات مراکش پر تاخت و تاراج کر رہی ہے : ولعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا -

---

جناب محمد نقي صاحب - گونڈہ

گونڈہ ایک بہت چھوٹا مقام ہے ' اور با وجودیکہ کئي مرتبہ غریب مسلمانان گونڈہ چندہ ہلال احمر دیچکے ہیں ' لیکن تھوڑي سي امداد ترک مہاجرین کیلیے بھي مرسل ہے - آپکے مضمون سے لوگونپر کچھہ عجیب اثر ہوا ہے - یہ امر خاص طور پر قابل گذارش ہے کہ اس چندہ میں کسي امیر آدمي کا ایک پیسہ بھي شامل نہیں ' کل روپیہ غریب اور متوسط الحال مسلمانوں کا ہے -

جناب محمد سراج الدین صاحب ضلع فیروز پور

حسب الارشاد والا اعانت بے خانماں مہاجرین کي صدا پر لبیک کہتا ہوا ' ایک خریدار پیش کرتا ہوں ' جو آپکے درد میں شریک ہوکر پوري قیمت اخبار ادا کرتے ہیں ' اور اسیقدر رقم زر اعانت میں بھي دینا چاہتے ہیں -

آج الہلال میں ایک مضمون بابت اعانۃ مہاجرین عثمانیہ دیکھکر ایک قسم کي حرکت روحاني پیدا ہوئي اور دل دھڑکنے لگا - اللہ تعالی آپکو جزاء خیر دے کہ جو ہم جیسے خوابیدہ نفوس و خمار زدہ اشخاص کو نوم الغفلۃ سے بیدار فرماتے ہیں - بالفعل پانچ روپیہ ہم دونوں بھائي اپني طرف سے ' اور دو روپیہ اپنے ملازم حیدر الدین کیطرف سے ارسال خدمت عالي کرتے ہیں - انشاء اللہ تعالی اور بھي کوشش کرتے رہینگے والسلام -

حکیم فتح محمد " عمدۃ الحکما " و حکیم عبد القیوم حیدر آباد سندہ

جناب من ' السلام علیکم - حسب وعدہ سات روپیہ آتھہ آنہ براے اعانۃ مہاجرین ارسال خدمت عالي کرتاہوں ' کل ایک بیمہ زیورات کا جسکا تخمینہ پچاس روپیہ کا ہوگا ' ارسال کیا ہے ' امید ہے کہ وہ بھي پہونچگیا ہو - فہرست میں اگر ذکر کیجیگا تو اسکي تصریح ضرور کردیجیے کہ غریب عورتوں نے بہتولي ضلع بارہ بنکي سے اس غرض کیلیے بھیجا ہے -

(معین الدین احمد قدوائي ندوي)

جناب من - مبلغ آتھہ روپیہ ارسل خدمت والا کرتاہوں ' مہرباني فرماکے اعانۃ مہاجرین کے فنڈ میں جمع کر لیجیے - اخبار بھیجنے کي ضرورت نہیں -

(مہدي حسین)

براے " اعانۃ مہاجرین " حقیر ۸ - روپیے کي رقم پیش کیگئي ہے ' مگر الہـــلال کي سالانہ مقررہ قیمت برابر ادا ہوتي رہیگي - یہ رقم اوسکے علاوہ ہے -

(شیخ محمود سوداگر جفت)

مبلغ آتھہ روپیہ روانہ خدمت ہیں - اخبار بھیجنے کي تکلیف نہ فرما ویں ' خداوند کریم آپ کی کوششوں کو با برکت فرماوے -

(رکن الدین - مري)

مبلغ ۲۵ - روپیہ بتقریب شادي برادرم منشي لطیف الدین احمد صاحب براے امداد مہاجرین ترکي ارسال خدمت ہیں -

(ضیاے عباسی ہاشمي)

فہـــرست

زر اعانـــۃ دولت علیۃ اسلامیـــۃ

(۲۴)

بسعي جناب حافظ محمد علي اکبر خاں صاحب شرواني ایف - اے - حسنپور و سید محمد ریاض الحسن گنگیري و حافظ محمد مسلم خاں صاحب شرواني حسن پور ۳ - سو ۶۱ - روپیہ ۹ - ۱۰ -

(بہتفصیل دیل) :

	پائي	آنه	روپیه
والدہ عبد الجمیل خانصاحب	•	۴	۲۳
(نقد ۲ روپیہ قیمت زیور ۲۱ روپیہ ۴ آنہ)			
والدہ حافظ محمد شعیب خانصاحب	•	۷	۱۵
والدہ حافظ محمد علي اکبر خانصاحب	•	•	۱۵
محمد اسحاق خانصاحب	•	•	۱۰
حافظ محمد زکریا خانصاحب	•	•	۱۰
والدہ محمد حامد علي خانصاحب	۳	۶	۷
(نقد ایک روپیہ ایک پیسہ قیمت زیور ۵ روپیہ ۶ آنہ)			
محمد اسماعیل خانصاحب	•	•	۷
عبد الواسع خانصاحب	•	•	۷
والدہ محمد عبد الواسع خانصاحب	•	۶	۶
(نقد ایک روپیہ قیمت زیور ۵ روپیہ ۶ آنہ)			
ہمسیرہ عبد الجمیل خانصاحب	•	•	۵
ہمشیرہ حافظ محمد علي اکبر خانصاحب	•	•	۴
محمد حامد علي خانصاحب	•	•	۴
عبد الجمیل خانصاحب	•	•	۲
حافظ محمد مسلم خانصاحب	•	•	۲
مسماۃ مہر بانو	•	•	۲
حاجي عبد الرقیب خانصاحب	•	۱	۱
مداري صاحب	•	۳	۱
عبد العزیز خانصاحب	•	•	۱
والدہ مدار بخانصاحب	•	•	۱
ولي محمد خانصاحب	•	•	۱
چھدو صاحب	•	•	۱
باقر علي صاحب	•	•	۱
محمد ادریس خانصاحب	•	•	۱
محمد سلیمان خانصاحب	•	•	۱
محمد نصیر اللہ خانصاحب	•	•	۲۵
پسر محمد ادریس خانصاحب	۳	•	۱
منشي اشرف خانصاحب	•	•	۱
مداري صاحب	•	•	۱
متفرق	۳	۶	۲
متفرق	۹	۱۰	۳
اہلیہ حاجي وفاتي خانصاحب مرحوم	•	۱۰	۱
(نقد ۲ آنہ قیمت زیور ایک روپیہ ۸ آنہ)			
متفرق	۱	۱	۳
تکاجي	•	۲	•
تکا جي	۹	•	•
متفرق	•	۹	•
متفرق	•	۴	•

باقي آیندہ

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحكيم

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor :
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street,
CALCUTTA.

Telegraphic Address.
"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
٧ - ١ مکلاود اسٹریٹ
کلکتہ

عنوان تلغراف
« الہلال »

قیمت
سالانہ ٨ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ١٢ آنہ

نمبر ٢٤ — کلکتہ : چہار شنبہ ١٢ رجب ١٣٣١ ہجری — جلد ٢
Calcutta : Wednesday, June 18, 1913.

فہرست

شــذرات

تصـــاویر

شــذرات

دوسری جلد کی آخری اشاعت

تــذکار شہــداء اســـلام

(١) نامورانِ غزوۂ طرابلس کے سلسلے میں شہداء اسلام کے حالات ایک مخصوص طرز میں لکھے جاتے تھے - ایک مدت سے طبیعت افسردہ ہے - عرصہ گذرگیا کہ شہیدانِ ملت کی یاد میں کوئی صحبت ماتم منعقد نہیں ہوئی - جس قوم کیلیے اب دنیا میں صرف " ماتم و حسرت " ہی کا ایک شغل باقی رہگیا ہو' اُسے اتنے دنوں تک اپنے اس ایک ہی شغل محبوب سے بے خبر نہیں رہنا چاہیے :

دلا یہ درد و الم بھی تو مغتنم ہے' کہ آخر
نہ نالۂ سحری ہے نہ آہ نیم شبی ہے

(٢) شہداے بلقان اور جان نثاران اسلام کے حالات و تصاویر کا ایک بڑا ذخیرہ عرصے سے مہیا ہے' مگر لکھنے کی مہلت نہ تھی - ارادہ تھا کہ الہلال کی ایک " خونیں اشاعت " خاص شہداے اسلام کی یادگار اور مخصوص تذکار میں شائع کی جاے -

(٣) حسب ارادہ تو ترتیب مضامین کی مہلت نہیں' تاہم ارادہ ہے کہ ائندہ کی دو اشاعتیں خاص طور پر " تذکار شہداء اسلام " میں شائع کی جائیں - عام ابواب مضامین کے علاوہ اسمیں بعض مخصوص مرقعات اور مقالات ہونگے -

(٤) نیز " حزب اللہ " کے مقاصد کی تشریح و توضیح کے متعلق جن مضامین کا انتظار ہے' وہ بھی مقالۂ افتتاحیہ کی جگہ ان میں شائع کیے جائیں گے - رسالے کے مضمون میں زیادہ تفصیل پیدا ہوتی جاتی ہے - اسکو مکمل کرکے شائع کرنا بہتر معلوم ہوتا ہے کہ پھر بعض دیگر ابتدائی معلومات کیلیے بھی اعضاء حزب اللہ کو اسی کا بھیجدینا کافی ہو - وما توفیقی الا باللہ -

لاکھون بے خانمان مهاجرین

قسطنطنیه کي گلیون میں !!!

الهلال کلکته - سالانه قیمت مع محصول صرف آتهه آنه !!!

آج دفتر الهلال میں دو تار دفتر تصویر افکار' اور ڈاکٹر مصباح کے پہنچے هیں که " خدا کیلیے یوریپین ترکي کے آن لاکهوں بے خانماں مهاجرین کے مصائب کو یاد کرو' جنمیں هزارها بیمار عورتیں' اور جاں بلب بچے هیں - جنکو جنگ کي ناگهاني مصیبتوں کي وجه سے یکایک اپنا گهر بار چهوڑنا پڑا' اور جنکي حالت جنگ کے زخمیوں سے بهي زیاده درد انگیز هے - جو مرگئے' انکو دفن کردیں' جو زخمي هیں انکو شفا خانے میں لے آئیں' لیکن جو بدنصیب زنده' مگر مردے سے بدتر هیں' انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الهلال حیران هے که اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ مدد کیلیے نئي اپیلیں کرنا شاید لوگوں کو ناگوار گذرے که هلال احمر کا چنده هر جگهه هو چکا هے' اور تمسکات کا کام بهي جاري هے - مجبوراً جو کچهه خود اسکے اختیار میں هے' اسي کیلیے کوشش کرتا هے -

(۱) کم از کم وه ایک ماه کے اندر دو هزار پاؤنڈ یعني ۳۰ - هزار کي رقم مخصوص اعانۀ مهاجرین کیلیے فراهم کرنا چاهتا هے' کیونکه هلال احمر کے مقصد سے جو روپیه دیا جاتا هے' اسکو خلاف مقصد دوسري جگه لگانا بهتر نهیں - اسکي اطلاع آج هي ترکي میں بهیجدي گئي هے -

اس بارے میں جو صاحب مدد اعانت فرمائیں گے فاجره علی الله ،

هوئے وه دوسروں پر بار ڈالنے کي جگهه' خود هي اس رقم کو اپني جانب سے پیش کرنا چاهتا هے -

(۲) اسکي صورت یه هے که بلا شک نقد تیس هزار روپیه دینا دفتر کے امکان سے باهر هے' مگر یه تو ممکن هے که تیس هزار روپیه جو آسے مل رها هو' وه خود نه لے' اور اس اشد ترین ضرورت اسلامي کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقیناً میں ۳۰ - هزار نهیں دیسکتا' لیکن آپ کیوں نهیں مجهے ۳۰ - هزار روپیه دیدیں' تا که میں دیدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کیا جاتا هے که **دفتر الهلال چار هزار الهلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا هے - آج کي تاریخ سے ۳۰ جون تک جو صاحب آتهه روپیه قیمت سالانه الهلال کي دفتر میں بهیجدینگے'** انکے روپیه میں سے صرف آتهه آنه ضروري اخراجات خط و کتابت کیلیے وضع کرکے باقي ساڑهے سات روپیه اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا' اور ایک سال کیلیے اخبار آنکے نام جاري کردیا جاے گا - گویا ساڑهے سات روپیه وه اپنے مظلوم و ستم رسیده برادران عثمانیه کو دینگے' اسکا اجر عظیم الله سے حاصل کرینگے' اور صرف آتهه آنے میں سال بهر کیلیے الهلال بهي (جو جیسا کچهه هے' پبلک کو معلوم هے) انکے نام جاري هوجائیگا - اس طرح چار هزار خریداروں کي قیمت سے ۳۰ - هزار روپیه فراهم هو سکتا هے اور دفتر الهلال آپ خود فائده اٹهانے کي جگهه' اس کار خیر کیلیے وقف کر دیتا هے -

(۵) اس وقت ماهوار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط هے - لیکن دفتر ۳۰ - جون تک کیلیے اپني تمام آمدني اپنے اوپر حرام کر لیتا هے - دفتر اس وقت تک کئي هزار روپیے کے نقصان میں هے' اور مصارف روز بروز بڑهتے جاتے هیں' تاهم اس تار کو پڑهکر طبیعت پر جو اثر پڑا' اس نے مجبور کر دیا' اور جو صورت اپنے اختیار میں تهي' اس سے گریز کرنا' اور صرف دوسروں هي کے آگے هاتهه پهیلاۓ رهنا' بهتر نظر نه آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپني جیب سے هزاروں روپیه کار خیر میں دیتے هیں - شاید اردو پریس میں یه پهلي مثال هے' لیکن اسکي کامیابي اس امر پر موقوف هے که برادران ملت تغافل نه فرمائیں اور اس فرصت سے فائده اٹها کر فوراً درخواست خریداري بهیجدیں - ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم

یوریپین ترکي کے بے خانماں مهاجرین
جامع ایا صوفیا کے سامنے

(۶) الهلال - اردو میں پهلا هفته وار رساله هے' جو یورپ اور ترکي کے اعلے درجه کے با تصویر' پر تکلف' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا هے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القرآن' اور امر بالمعروف و نهي عن المنکر هے - محققانه علمي و دیني مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا هر موافق و مخالف نے اقرار کیا هے - اس نے هندوستان میں سب سے پہلے ترکی سے جنگ کی خبریں براه راست منگوائیں' اسکا باب "شئون عثمانیه" ترکي کے حالات جنگ کے واقعات صحیحه معلوم کرنے کا مخصوص ذریعه هے - "ناموران غزوۀ طرابلس و بلقان" اسکي ایک با تصویر سرخي هے' جسکے نیچے وه عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکهے جاتے هیں' جو اپنے مخصوص نامه نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے هیں - مقالات' مذاکرۀ علمیه' حقائق و دقائق' المراسلة و المناظرة' اسئلة و اجوبتها' اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین هیں - آتهه آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نهیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حواله ضرور دیا جاے' اور کارڈ کي پیشاني پر " اعانۀ مهاجرین " کا لفظ ضرور لکها جاے -

سلطان المعظم نے فوراً عہدہ صدارت عظمی پر پرنس حلیم پاشا کو مقرر کردیا ' اور نہایت اعزاز اوراحتشام سے رسوم تدفین عمل میں آئے -

جو حالات قسطنطینہ کے پیش نظر هیں ' انکے لحاظ سے اس واقعہ کي علت تاریکي میں نہیں رهسکتی - یہ قطعي ہے کہ یہ حادثہ انجمن اتحاد و ترقي کے مخالفین کي سازش سے وقوع میں آیا ' جو آخري انقلاب کے بعد سے مصروف کار تیے - لیکن خواہ کچھہ هو' ترکی کے برباد شدہ خزانے کا ایک سب سے زیادہ قیمتي هیرا تھا ' اور وہ بھي اسکے هاتھہ سے نکل گیا !!

آیندہ اشاعت میں مرحوم کے حالات شائع کرینگے ' اور اب ماتم گساران ملت کیلیے اسکے سوا کیا کام باقي رهگیا ہے کہ بربادیوں پر ماتم ' اور تباهیوں پر مرثیہ خوانی کرتے رهیں !

مسئلہ شام و مصر

ایشیا میں ترکي سلطنت کے خوشگوار مستقبل کي نسبت چند هي روز هوے ' دول یورپ نے کیا کچھہ امیدیں دلائي تھیں ؟ لیکن یہ امیدیں جس انداز سے پوري هو رهي هیں' اُس کي تشریح معاهدۂ کویت و بحرین کي زبان حال نے اپنے خاموش لہجے میں اچھي طرح کردي ہے -

فرانس نے قبضۂ شام کے لیے مناسب موقع و محل پیدا کرنے کے لیے چند مخصوص رعایتوں کي خواستگاري کي ہے' اُس کے واقعات بھي آشکارا هو چکے هیں - ایکو دي پیرس نے اب یہ نئي خبر سنائي ہے کہ ایشیاے کوچک میں بھي فرانسیسي مصالح و فوائد کي نگراني و حفاظت لازمي ہے - سوال یہ ہے کہ کہاں لازم نہیں ؟ دنیا میں جو کچھہ هو رها ہے' صرف یورپ هی کیلیے ہے ' اور جو نہیں هوتا' اسکے مطالبے کا بھي صرف یورپ هی کو حق حاصل ہے - آدمی جب مرجاتا ہے تو زمین کے اوپر رهنے کا اُسے کوئی حق نہیں رهتا ' کیونکہ اب اسکے لیے صرف یہی باقي رهگیا ہے کہ چند بالشت زمین' زمین کے نیچے لیکر قانع هو جاے ' مگر زندہ انسانوں کیلیے زمین کی پوري وسعت وقف ملکیت ہے -

یہی حال قومی حیات و ممات کا بھی ہے - جو قومیں زندہ هیں' انکو پورا حق حاصل ہے کہ مردوں سے زمین خالي کرائیں - اسمیں شام اور ایشیاء کوچک هی کے چند بچے بچاے گوشوں کی کیا خصوصیت ہے ؟

وزیر خارجیہ نے اس موضوع کو بہت بڑي اهمیت دي ہے' اور وزیر بحریہ بھي اس کي تائید میں ہے - امید کی جاتي ہے کہ جنگي بیڑہ کا ایک حصہ سواحل مشرق ادنیٰ کي نگراني کے لیے مخصوص کردیا جائیگا ' تا کہ یہاں بھي فرانس کا سیاسي رسوخ مستحکم هو جائے -

دوسري جانب مدبرین برطانیہ مصر میں انگریزي افواج کي تعداد بڑھانے پر زور دے رهے هیں' اور عذر یہ قرار دیا ہے کہ اگر کسي دشمن نے مصر پر حملہ کر دیا' تو کیوں کر مقابلہ هو سکیگا ؟

فتنۂ اعرابی پاشا کے بعد انگریزي تجارت کی حفاظت کے نام سے مصر و اسکندریہ میں ڈهائی هزار انگریزي فوج کا قیام ضروري سمجھا گیا تھا ' اور سلطان روم و خدیو مصر سے اسکی اجازت بھی لے لی گئی تھی - مرحوم مصطفی کامل پاشا کي تحریک و جذبات وطنیت میں جب توسیع هوي ' اور انگریزي قبضۂ مصر کے خلاف آواز بلند کی گئی' تو یہ تعداد پانچ هزار ' اور پھر چھہ هزار کر دي گئی - اب اس سے بھی زیادہ بڑھانے کا سوال در پیش ہے' اور مالٹا کی جگہ اسکندریہ کو فوجی مرکز بنانے کا مسئلہ پیش نظر-

بیشک یہ عذر معقول اور تعلیل درست ہے - مصر کے حملہ آوروں کي مدافعت ' ضرور ہے کہ انسانیۃ پرست برطانیہ هي انجام دے - البتہ وادي نیل کے بدبختوں کو یہ سونچنے کی مہلت ضرور ملني چاهیے کہ خود برطانیہ کے حملۂ حال و مستقبل سے مصر کی مدافعت کون کریگا ؟

بے طرفي یا طرفداري

غزوۂ طرابلس کے سر آغاز هي میں برطانیۂ عظمي کي جانب سے بے طرفي (حیادۃ یا نیوٹریلٹي) کا اعلان هوا تھا' اور اس اعلان کي تجدید محاربات بلقان میں کي گئي تھي ' مگر عملي حالت یہ تھي کہ اطالیوں کو باربرداري کے لیے اونٹوں اور خچروں کي ضرورت پڑي تو جزیرۂ عدن سے یہ ضرورت پوري هوگئي ' لیکن ترکوں کي امداد کے لیے جب مرحوم نیازي طرابلس الغرب کے قصد سے بھیس بدلے هوے مصر پہنچا ' تو ادعائي بے طرفي نے اُن کو حراست میں لیکر قسطنطنیہ واپس کردیا - ترکي جنگي جہاز (حمیدیہ) نے چند مرتبہ بندر گاہ سعید و اسکندریہ کے چکر لگائے تیے' جہاں اُس کے لیے کوئلے کا ذخیرہ بہم پہونچایا گیا تھا ' " بے طرفي " نے اس کي مخالفت کي اور وہ سلسلہ بند هو گیا ' مگر یوناني بیڑے نے ۱۸ - اپریل ۱۳ ۱۹ - کو جب سویس کا چکر لگایا ہے تو پورٹ سعید میں اُس کے لیے کوئلے کي فراهمي میں پولیس کی اعانت و امداد' طرفداري نہیں سمجھی گئی !!

انگلستان و هندوستان میں جنگ بلقان کی عکسی تصویریں یوروپین اخبارات و رسائل کے ذریعہ سے عام هو چکی هیں ' مگر جب دهلی کی ایک مسلمان ایجنسی قاهرہ سے یہی تصویریں منگاتی ہے تو اسسٹنٹ کلکٹر کسٹم هاؤس بمبئی پارسل کو روک لیتا ہے کہ هندوستان میں تصویروں کا داخلہ قانونی اجازت کے خلاف ہے ! قانون سے غالباً قانون بے طرفي مراد هوگا اور جس طرز پر یہ پارسل روکا گیا ہے' اُس سے واقعات سابقہ کی تجدید منظور هوگی - اس طرز عمل میں جو غرابت ہے ' عام راے بے شبہہ اس کو متعجبانہ چشم و ابرو سے دیکھہ رهی ہے ' لیکن غور سے دیکھیے تو اس میں حیرت و غرابت کي کیا بات ہے ؟ جس ملک کي رعایا کو حکمرانی میں شرکت کا حق هي حاصل نہو' وهاں ایسے شتر گربہ اگر ظہور میں نہ آئیں تو یہ بات البتہ تعجب کي هوگي -

هفتۂ جنگ

سنہ ۱۹۰۸ع سے پہلے البانیہ کي بہادر قوم کو ترکي سلطنت میں مخصوص امتیازات حاصل تیے - مجلس شوری نے حقوق کے لحاظ سے جب اقوام و افراد کے امتیازي مدارج اُٹھا دیے تو گورنمنٹ کے جانب سے البانیوں کی ناز برداري میں قدرۃً کمی هونی تھی ' اور طبعاً یہ " حور بعد الکور " گراں گزرنا تھا یورپ نے آزادي کی امید دلائی' اسماعیل کمال بک کو ' جو سلطان عبد الحمید خاں کا مقرب السلطنۃ اور انقلاب ثانی کے دنوں میں چند روز کے لیے وزیر اعظم و میر مجلس مبعوثان (پریسیڈنٹ ترکی پارلیمنٹ) بھی رہ چکا تھا ' سلطنت البانیہ کی توقع هوئی - وزیر اعظم فرید پاشا ' جنھیں خاندان سلطانی میں دامادي کا شرف حاصل تھا ' اس آگ پر تیل ٹپکاتے رهے - البانیوں نے اول مطالبۂ اصلاح کی صدا بلند کی' اور پھر بغاوت کردي - باب عالی نے اس کو بزور شمشیر فرو کرنا چاها ' هنوز

النبـــاء الالـيـــم ! !

والفـــزع الاكبـــر

ابهي كل كي بات هے كه مرحوم (نيازي بک) کي شہادت کے حادثے پر لكهتے هوئے هم نے ايک ماتمي تمهيد لكهي تهي' اور اپني خانماں بربادیوں کو ايک تهي دست فقير سے تشبيه دي تهي' جسکو اپني بچي کهچي پونجي کا ايک ايک پيسه' اشرفيوں اور زر و جواهر سے بهي زياده محبوب هوتا هے -

ليكن ابهي وه قصهٔ غم ختم نهوا تها كه هز ايكسلنسي محمود شوكت پاشا کے ناگہاني قتل هو جانے کي خبر اليم نے ايک تازه زخم کا سامان دلوں کے ليے كر ديا' حالانكه اگر دلوں کے زخم هي مطلوب هيں تو انكي پيشتر هي سے كيا كمي تهي ؟

ليكن آه' اب زخموں کے دن گئے' جسم پر اگر دس بيس زخم هوں تو انهيں زخم کہنا چاهيے' ليكن جو جسم از فرق تا بقدم زخموں کے سوا كچهه نهو' وه نئے زخموں کے ليے کہاں سے جگه لائے ؟ اب اسكے ليے زخموں کے استقبال کا انتظار نهيں هے' بلكه زخم سے بهي بڑهكر كسي چيز كا' يعني موت کي تڑپ اور فنا کے نظارے کا ! !

هو چكيں غالب بلائيں سب تمام
ايک مرگ ناگہاني اور هے !

حيران هوں كه اس حادثهٔ هائله اور اس فزع اكبر کي تمهيد ماتم و تعزيت ميں كيا لكهوں ؟

نئي مصيبتوں کي سختي پچهلي مصيبتوں کو بهلا ديتي هے' اور بيماري کے آخري ايک دن کے شدائد' مہينے بهر کي مصيبتوں کو فراموش كرا ديتے هيں - همارے گهر کي آتشزدگي کو صدياں گزر گئيں' ليكن پچهلے دو سالوں سے تو هر لمحه كسي نه كسي نئي بربادي کے استقبال هي ميں كٹ رها هے - مصيبتوں کي جب يه كثرت هو تو ماتم گساروں کي زبانيں فغان سنجي سے' اور هاتهه سينه كوبي سے بهي كيوں نه تهک جائيں ؟ حوادث و مصائب کي كثرت کي حد هو گئي كه اب ماتم گساروں کو نئے ماتموں كيليے اظهار غم و اندوه کے الفاظ بهي نهيں ملتے - كثرت غم سے انكهوں کے آنسو خشک هو جاتے هيں' زبانيں بهي اگر بند هو جائيں تو عجب نهيں ؟

غم و اندوه کے فسانوں ميں ايسے گهرانوں اور خاندانوں کي مصيبتيں بيان کي گئي هيں' جن پر ايک هي وقت ميں هزاروں غموں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تهے' مثلاً كوئي جنگ' جس نے ايک هي معرکے ميں انكے تمام افراد کو ته تيغ كر ديا - كوئي بيماري' جس کي هوا چلي' اور چند گهنٹوں کے اندر سب کے جنازے اٹهه گئے' كوئي ملكي جرم و عقوبت کا حادثه' جسكي پاداش ميں سب کے سب سولي پر چڑها ديے گئے - يه محض افسانے هي نهيں هيں' بلكه اس ماتم سراے عالم ميں نهيں معلوم روز ايسے كتنے حوادث و واقعات هيں' جو گذرتے هيں' اور ايک ايک زندگي کے اندر ايک ايک مجسم افسانه پنہاں هے -

غور كيجيے تو يه چند افراد کے مصائب هيں مگر هماري قومي و ملي بربادیوں کا بهي يهي عالم هے - صاف معلوم هوتا هے كه همارے كسي فرد هي پر نهيں' بلكه فرزندان ملت کے پورے گهرانے پر ايک هي وقت کے اندر ساري مصيبتيں گهر آئي هيں - ماتم و حسرت کا ايک جنازه طيار كرتے هيں' زبانيں فغاں سنجي ميں' اور هاتهه سينه كوبي ميں مصروف هوتے هيں' ليكن ابهي اس پر جي بهر كے رونے بهي نه پاے تهے كه ايک دوسرے جنازه کي طياریاں شروع هو جاتي هيں ! پهر كس كس کا ماتم كيجيے' اور كس كس پر رو ليجيے ؟

كليم از دست بيداد که ناليم ؟
به كشت ما گذار لشكر افتاده ؟

بربادیوں کي يه انتہا هے كه اگر هماري بچي كهچي دولت غيروں کے هاتهوں جنگ کے ميدان ميں نه لٹي' تو شہر کي گليوں ميں خود اپنے هي هاتهوں تاخت و تاراج کي جا رهي هے !

ميرا هر آشيانه' اور آدها جلا هوا ؟
بجهه بهي گئي تهي آگ تو بجلي کو كيا هوا ؟

اب مرگ بيمار اپنا ايک ايک دن گنا كرتا هے' اور جب سختيوں اور بے چينيوں کا ايک آفتاب غروب هوتا هے تو كہتا هے كه ايک دن اور گذر گيا - يهي حال هماري ملت بيمار' اور امت مريضه کا هے - يه لوگ جو آج جنگ کے ميدانوں يا امن کي سازشوں ميں تڑپ رهے هيں' در اصل همارے بقيه ايام حسرت کے چند ايام معدوده تهے' جو ايک ايک كر کے يكے بعد ديگرے هم سے رخصت هو گئے - مرحوم شوكت پاشا بهي هماري بقيه زندگي کا ايک آخري شاندار دن تها' اور افسوس كه آج وه بهي غروب هو گيا - انا لله و انا اليه راجعون -

مرحـــوم محمـــود شـــوكت پاشـــا

تفصيـــل حادثـــه

حادثے کے متعلق خبريں بالكل مبهم هيں' اور خاص تفصيل بهي همارے پاس نهيں پهنچي - تمام تاروں کا خلاصه يه هے كه گذشته بدهه کو مرحوم ايک موٹر كار ميں سوار جا رهے تهے - انكے ساتهه ايڈيكانگ موجود تهے - يكايک ايک مقام پر دو آدميوں نے ريوالور سے حمله كيا اور گولي نشانے پر لگي - وه خود اور ايک ساتهي' دونوں شهيد هو گئے -

پوليس نے اس موقعه پر حيرت انگيز مستعدي اور انتظامي قابليت دكهلائي - كسي طرح کي بد امني نه هونے دي - فوراً قاتلوں کي تفتيش شروع هو گئي - اب تک كئي گرفتارياں عمل ميں آچكي هيں - ايک شخص توپال قدري نامي زياده مشتبه هے' جو مالٹا کے ايک انگريز کے مكان ميں پوشيده تها - تاهم قطعي سراغ لگا لينے کا كوئي اعلان نهيں هوا هے -

الہلال

۱۲ - رجب ۱۳۳۱ هجری

مسئلۂ سود

به تذکرۂ تحریک انریبل خواجه غلام الثقلین صاحب

(۲)

الشیطان یعدکم الفقر و یامرکم بالفحشاء ' والله یعدکم مغفرة منه و فضلاً و الله واسع علیم - یوتی الحکمة من یشاء و من یوت الحکمة ' فقد اوتی خیرا کثیرا ' وما یذکر الا اولو الالباب (۲ : ۲۷۲)

شیطان تم کو تنگ دستي سے ڈراتا ہے' اور برائیوں پر آمادہ کرتا ہے - لیکن خدا اپني طرف سے مغفرت و برکت کا وعدہ کرتا ہے - اسکا خزانۂ فضل وسیع ' اور وہ سب کے حال سے واقف ہے - وہ جس کو چاهتا ہے' دانائی اور حکمت عطا فرما دیتا ہے ' اور جس کو حکمت ملے تو بیشک اُس نے بڑي دولت پالی' اور نصیحت بهي وهي مانتے هیں ' جو ارباب عقل و بصیرت هیں -

بقیه مبحث اشاعت گذشته

اصل یه ہے که اس تشبیه میں علۃ تشبیه وہ اضطراري حالت ہے' جو کسی مخبوط الحواس یا مصروع کي اپنے دماغ اور دماغی قوی کے مقابلے میں هوتی ہے - یهی مجبوري ' بے اختیاري ' اور اضطرار' ایک سود خوار کو اپنے عوامل ادبیه اور جذبات و عواطف کے مقابلے میں پیش آتا ہے - وہ بغیر حق و محنت اور صرف وقت کے روپیه حاصل کرنے کا عادي هوکر' اسکو ایک حق قدرتي و قانوني سمجهنے لگتا ہے - دولت کی افزائش کا یه غیر معمولی وسیله اسکي طمع و هوس کو عام انساني مطامع کے درجے سے المضاعف کردیتا ہے - وہ چونکه شب و روز ایک ظالمانه حصول نفع اور بے رحمانه جلب زر کی زندگي میں رهتا ہے ' اسلیے رفته رفته اسکی طبیعت کے تمام امیال و جذبات پر یهی جذبه حاوي هوجاتا ہے' اور اسکا دماغ روپیه کي تعداد کي کمي و زیادتی کے مسئلے کے سوا کسی اور چیز کو سمجهنے یا محسوس کرنے سے عاجز هو جاتا ہے - اسکا نتیجه یه هوتا ہے که وہ با وجود انسان هونے کے' اپنے قواے سبعیه کي مقاومت کرکے انسان نهیں رهسکتا ' اور ایک پاگل اور مصروع شخص کی طرح سرتا سر وجود مضطر' و از فرق تا بقدم پیکر اضطرار و مجبوري هو جاتا ہے !

* * *

یهي سبب ہے که قران کریم نے سود خواري پر اصرار کرنے والے کیلیے سب سے بڑي وعید نازل کي ' اور اسکو " حرب من الله و رسوله " سے تعبیر کیا -

یهاں تک بحث عام انسانی اخلاق و خصائل کے نتائج کے لحاظ سے تهي ' لیکن اسکے بعد اقتصاد و تمدن کے لحاظ سے " حرب من الله و رسوله " کهنے کے اسباب و علل پر نظر ڈالنا باقي ہے ' اور اسکے ذیل میں نهایت اهم مباحث اُن اصول مدنیۂ صحیحۂ اسلامیه کے متعلق هیں ' جنکي بنا پر وہ دولت کي مرکزیۃ ' و عدم تقسیم '' و تحصل اشخاص ' و تمول افراد ' و ضعف کسب و عمل ' کا سخت مخالف ' اور هر اُس ذریعۂ معاش و طریق زندگي کا دشمن ہے ' جس سے اسطرح کي حالتیں پیدا هو جائیں -

مگر بحث کے اس ٹکڑے کو اب نهیں چهیڑتا ' کیونکه مضمون بهت بڑهگیا ہے - انشاء الله مجلۂ شهریه (ماهوار رسالے) میں اسکو کسي وقت لکهونگا -

عود الی المقصود

لیکن سود کے شجرۂ خبیثه کا بدترین پهل ' اور اصول سود خواري کي مهیب ترین صورت ' وہ جرثومۂ (۱) حیات مدنیۃ ' وہ اعد عدوے انسانیۃ ' اور وہ مهلک عمران بلاد ' عفریت خون آشام ہے ' جسکو (سود در سود) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ' اور جسکي تیغ هلاکت نے نهیں معلوم اس وقت تک دنیا کي کتنی آبادیوں کو ویران ' کتنے محل و ایوان کو کهنڈر' کتنے بیوت اشراف و اعیان کو فنا ' کتنے پر رونق بازاروں کو سنسان ' اور کتنی عزتوں اور شرافتوں کو ذلتوں اور رسوائیوں ' بربادیوں اور تباهیوں ' نکبت و مسکنت ' فلاکت و ادبار ' سے بدل دیا ہے !!

اگر عجائب و غرائب عالم کو کوئي یک جا کرنا چاهے ' تو اسکے لیے سب سے بڑي عجیب و غریب شے اس مسئلے کي بوالعجبي بهي هوگي - یه کیسي عجیب بات ہے که قانون چور کو مجرم قرار دیتا ہے' قاتل کو پهانسي پر چڑها تا ہے ' ڈاکوؤں کے سراغ میں جنگلوں اور غاروں میں بهٹکتا ہے ' اور جرم کي تلاش میں شب و روز حیران و سرگرداں رهتا ہے ' مگر هزار چوروں اور ڈاکوؤں سے بڑهکر تنها مجرم تو خود اسکي آستین میں پل رها ہے - جسکو اُس نے ایک خونخوار بهیڑیے کي طرح مظلوم انسانوں کے گلے پر چهوڑ دیا ہے ' جسکے جرائم کو وہ رونق دیتا ' اور جسکي درندگي کو وہ دودھ پلاتا ہے - اسکي طرف سے وہ بالکل غافل ہے ' اور غافل هي نهیں ' بلکه صریح طور پر اسکی حمایت کر رها ہے !

آج ملک کے افلاس و فلاکت پر گورنمنٹ کے سرکاري اور تعلیم یافته ملکی حلقوں میں بحثیں کی جاتی هیں ' اور اُن لوگوں کی تعداد کثیر پر لوگوں کو اکثر رحم آجاتا ہے' جو اسقدر غریب هیں' که دو وقت کی غذا بهی انهیں میسر نهیں آتی - یقیناً ایسے لوگ مستحق رحم هیں ' اور انکی تعداد دادا بهائی نوروزجي کے گذشته قابل قدر شمار و اعداد میں ایک کروڑ سے متجاوز بتلائی گئی ہے ' لیکن هندوستان کی آبادي صرف ایک کروڑ هی نهیں ہے ' بلکه اس تعداد سے تیس چالیس گنا زیادہ ہے - جن لوگوں کو دو وقت کی روٹی میسر نهیں آتي' وہ ملک کی خوشحالي کا دار نهیں هیں - اصلی جماعت وہ ہے جسکو دو وقت کی روٹی سے زیادہ ملنا چاهیے ' مگر افسوس که اتنا هی بمشکل ملتا ہے - یه ایک کروڑ کی تعداد ملک کے پاؤں کی ایک انگلی ہے' جو کٹ بهی جاے تو غم نهیں' لیکن اسکے جسم کی ریڑهه کی هڈي وہ کروڑوں انسان هیں' جو شهر سے باهر' عام زراعت پیشه آبادي کی صورت میں اور شهر کے اندر متوسط الحال اور اوس سے کسی قدر ادنے طبقات کی صورت میں موجود هیں ' اور جنکی خوشحالی سے ملک کی خوشحالی ' اور جنکي تباهی سے اس پورے بر اعظم کي تباهی ہے -

وہ جراثیم مهلکه جو ملک کے اس اکثر حصۂ ابادي کو گهن کي طرح کهوکهلا کر رہے هیں ' ایک نهیں بلکه متعدد هیں ' اور جس فضا سے آتے هیں ' وہ بهي ایک نهیں بلکه مختلف هیں - ان کے

(۱) جرثومه ' جراثیم کا مفرد ہے ' جو اجکل خورد بیني کیڑوں (مائی کروب) کیلیے کها جاتا ہے - یعنی وہ مهلک کیڑے ' جنکے اثر و نفوذ سے مختلف بیماریاں پیدا هوتي هیں - [مدہ]

یه قضیه ختم نہوا تھا که طرابلس میں جنگ چھڑ گئی - ترک اُدھر متوجه تھے' ادھر میدان خالی تھا' البانیه میں جمہوریت کا اعلان ہوا - اسماعیل کمال بک رئیس الجمہور قرار پائے - جنگ بلقان کے سر آغاز ھی میں وعدے ہوے تھے که البانیه کی آزاد جمہوریت کو تمام یورپ مُصدّق مان لیگا - البانیوں نے بلقانیوں کا ساتھه دیا' ترکوں سے ہر معرکه میں جنگ ہوتی رہی' اور آخر اسعد پاشا نے اشقودرہ (سقوطري) کو اسی امید پر جبل اسود کے لیے خالی کر دیا -

تخلیه کے دوسرے هي دن اُسے یورپ کے وعدے مشتبه محسوس ہونے لگے' اور نظر آگیا که وهي سلطنتیں جو کامل و مکمل طور پر استقلال البانیه کے وعدے کرچکي تھیں' اب بھري پارلیمنٹ میں سر ایڈورڈ گرے اُن کے خیالات کي یوں ترجماني کر رہے ھیں' که البانیه کي حکومت ترکي سلطنت سے تو آزاد ہوگی مگر یورپ کي نگراني سے آزاد نہوگي ! !

لیکن اسعد پاشا خود البانیه کا پادشاہ بن بیٹھا' اور ایوان شاهي پر ترکي جھنڈا نصب کرکے عثماني سیادت کا اعلان کر دیا - اٹلي و آسٹریا نے حمایت کي - انگلستان اس پر رضامند نه تھا' اُس نے اپنے دست پروردہ مصري شاہزادہ (احمد فواد پاشا) کو نامزد کرنا چاھا - یه امید ایسي تھي که مصر میں شاہزادے کو جس قدر اعزازي عہدے حاصل تھے' سب سے دست بردار ہو جانا پڑا - مگر جب سلطنت کی آرزو بر آنے کا وقت آیا تو قدیم آسماني تعلیم کي حقیقت سمجھه میں آگئي' که آدم (عم) جرأت کرکے شجر ممنوعه کي جانب بڑھے تو تھے' لیکن ہاتھه کچھه نه آیا - اُلٹے اپني برھنگي کي ندامت اُٹھاني پڑي !

اشقودرہ اس وقت یورپ کي حفاظت میں ھے' مگر اس حفاظت سے غالباً مسلمانان اشقودرہ کي عزت اور بھي غیر محفوظ ہوگئي تھي - شاید وہ آمادہ ہو چلے تھے که قانون کو اپنے ہاتھه میں لے لیں - انگلستان کو یه ولوله دبانا تھا' جس کے لیے فوجي طاقت سے زیادہ اور کیا چیز موزوں ہو سکتي تھي ؟ ٧ - جون کي شب میں ویسٹ یارک شائر کے ایک دستۂ فوج کو روانگی کا حکم ملا - ریوٹر نے یه خبر مشہور هي کي تھي که مظلومان اشقودرہ کی سرگرمیاں ٹھنڈي پڑ گئیں - البانیه میں جہاں جہاں اسلامي آبادي کم ھے وھاں آج کل مسلمانوں کی حالت بالکل هي غیر محفوظ ہو رهي ھے' لیکن پارلیمینٹ انگلستان میں جب اس کے متعلق سوال کیا جاتا ھے تو اس حقیقت کو تسلیم کرنے پر بھي گورنمنٹ کي جانب سے یہي جواب ملتا ھے که " اس باب میں کسي موثر کارروائي کا اعلان ممکن نہیں "

هڈیوں پر میري لڑتے ھیں سگان کوی دوست

بلغاریه و سرویه میں مفتوحه ترکي علاقوں کے قبض و دخل کے متعلق اس قدر کشاکش بڑھی که روس و جرمنی اور فرانس کو بڑي سختي سے تہدید کرني پڑي - دونوں سلطنتوں نے روس کي ثالثي تسلیم کرلي ھے - بلغاریه کي مجلس وزرا اس مداخلت کو بے اصول سمجھه کر مستعفي ہوگئي ھے - ڈاکٹر ڈینیف نئے وزیر اعظم مقرر ہوے ھیں' اور وہ جدید وزارت بھی مرتب کرچکے ھیں - اس جنگ سے تباھي کا جو خطرہ تھا وہ تو رک گیا ھے' مگر سریس کي بلغاري فوج ھیضے سے تباہ ہوتی جاتي ھے -

انگلستان کي رائے میں " اب اس حالت میں از سرنو جنگ کا چھڑ جانا انسانیت کے بالکل هي خلاف ھے " یعني اس سے قبل کي خونریزي اور مسلمانوں کا قتل عام تو شاید خلاف انسانیت نہو' مگر اب دو فرنگي حکومتوں کي معرکه آرائي سے مسیحیوں کي جان و مال خطرہ میں پڑ جائیگي' لہذا یه جنگ ضرور خلاف انسانیت ہوگي - با این همه رومانیه کو یه فلسفه تسلیم نہیں ھے - اُس نے اعلان کردیا ھے که مشرقي یورپ کے سیاسي میزان اقتدار میں خلل پڑنے کو وہ کبھي گوارا نہیں کرسکتي - ضرورت پڑي تو نہایت کوشش و جاں فشاني کے ساتھه اُس کو تلوار کے زور سے اس معامله میں دخل دینا پڑیگا - وہ اپني فوجیں فراھم کرنے کي ضرورت بھي ظاهر کرچکي ھے -

عثمانیوں اور بلقانیوں میں صلح کرانے کے لیے لندن میں جو کانفرنس اجلاس کر رهي تھي' اُس کي نشستیں پوري ہو چکی ھیں - اصولاً تو معاھدۂ صلح پر پہلے هی دستخط ہو چکے ھیں' تفریع مراتب باقي ھے' جسکی نسبت وکلاے مصالحت کي خواھش ھے که ہر ایک حکومت کے مابین جدا جدا عہد نامے ہو جائے تو زیادہ آساني کے ساتھه قطعی نتائج نکل سکتے تھے -

---

مرحوم شوکت پاشا

کامل پاشا کي جماعت نے - جو مصر کو قطعي طور پر' مسٹر ایلفرڈ بلنٹ اڈیٹر اخبار ایجپٹ لندن کے بیان کے مطابق انگلستان کے ہاتھوں فروخت کردینے' شام میں فرانس کا قابضانه رسوخ تسلیم کرنے' اور عرب میں انگریزي سلطنت کے زیر اثر ایک جداگانه حکومت قائم کرنے کا فیصله کرچکي تھي - اپنے اغراض کو پورا ہوتے نه دیکھکر غالباً (قدري تو پال) کے ہاتھوں غازي محمود شوکت پاشا کو شہید کرادیا - قاتل کے تعلقات ایک فرنگي سلطنت کے سفارتخانے سے بھي بیان کیے جاتے ھیں' تاہم اسکي تفصیل شاید بعد کو آئے که اس حادثے میں یورپ کے دست سیاست نے کیا کام کیا ھے ؟ خونریز جماعت کو اُمید تھي که اس انقلاب کے بعد حکومت اُن کے ہاتھه آجائیگي' مگر یه آرزو پوري نہوئي - فوري نظم و نسق کے رو سے شہزادہ سعید حلیم پاشا وزیر اعظم مقرر ہوے' جنھیں اس سے قبل تک صرف وزارت خارجه کي ریاست حاصل تھي - خاندان خدیویه مصر کے وہ ایک مشہور ممبر اور اتحاد و ترقی کے سرگرم کارکن ھیں -

شام و عراق میں کامل پاشا کو شورش پھیلانے میں خاطر خواہ کامیابي ہوچکي ھے - شام کي حالت سنبھالنے کے لیے سابق وزیر اعظم (حسین حلمی پاشا) انسپکٹر جنرل مقرر کرکے بھیجے گئے ھیں - عراق کا بندوبست بھي عن قریب ہوا چاھتا ھے' لیکن یه پیشینگوئي کون کرسکتا ھے که سلطنت کا اب کیا حال ہوگا ؟

زر اعانۂ " اردوے معلے "

الہلال میں اگرچه کوئی باقاعدہ تحریک اس بارے میں نہیں کي گئي تھي' کیونکه سید صاحب کا ارادہ معلوم نه تھا' مگر بعض ارباب درد نے بطور خود چند رقوم بھیجدیں - اب چاھتا ہوں که اسکی فہرست کھول دي جاے - الہلال میں جو کچھه لکھا جاچکا ھے' ارباب درد و غیرت کیلیے کافي ھے' اور الله کے ہاتھه میں ھے که وہ دلوں کو اس کیلیے کھول دے -

ایڈیٹر الہلال ٥٠ - روپیه - ایک صاحب درد ١٠ - روپیه - ایک با غیرت و حمیت خاتون ٥ - روپیه - جناب سید مرتضی صاحب (پٹنه) ٥ - روپیه - جناب سید فضل الرحمن صاحب ٢ - روپیه -

کابلي اپنے مقروض کو اسکے گھر کے اندر سے گھسیٹتا ہوا سڑک پر لایا ھے - وہ رو رھا ھے' منتیں کر رھا ھے' اسکے پانوں پر لوٹ رھا ھے ' لیکن کوئي طاقت نہیں ھے ' جو اسکي قہار لاٹھي سے اُسے امان دیسکے ' اور کوئی ھاتھہ نہیں ھے ' جو اس ظلم کیلیے منتقم ھو - پینل کوڈ ھائي کورٹ کے کتب خانے کي الماري میں ' اور جج ایک عالیشان ایوان انصاف کے تخت عدالت پر بے خبر متمکن ھے !!

قانون کي درد انگیز ناکامي

حقیقت میں یہ عجیب بات ھے کہ قانون انصاف کے نام سے اپني پوجا کراتا ھے ' لیکن جنکو انصاف کي ضرورت ھے' وھی سب سے زیادہ انصاف سے محروم ھیں - دنیا میں قانون کي مجلدات سے صدھا کتب خانے بھرے ھوے ھیں ' عدالتوں کي عمارتیں سر بفلک کھڑي ھیں ' پولیس کا دیوتا سڑکوں کے ھر ناکے پر اپنا علم انصاف لیے ھوے اثبات وجود کر رھا ھے ' اور یہ تمام سامان اسدرجہ وسیع اور عظیم الشان ھے ' جسکو دیکھکر خیال ھوتا ھے کہ دنیا عدل و داد سے معمور ' اور ظلم و بے انصافي سے پاک ھوگئي ھے ' اور انصاف کا فرشتہ دنیا کے کونے کونے میں مظلوموں کي فریاد الغیاث کو ڈھونڈھتا پھرتا ھے ' تاکہ انکو اپنے پروں کے اندر پناہ دے !!

لیکن اگر عدالت کدونکے سر بفلک مناروں سے نظریں ھٹا کر زمین کي آبادیوں کے اندر جائیے' اور کسي ایک شہر کا ایک محلہ' ایک محلہ کا ایک مکان ' اور ایک مکان کا ایک گوشہ بھي دیکھیے' تو اس وقت صاف نظر آجائے کہ ظلم کا خونخوار دیو اب تک بدستور آزاد و حکمراں ھے - اسکے پانؤں میں کوئی بیڑي نہیں - اسکا خنجر پرانے سے پرانے غیر متمدن عہد کي طرح بے نیام ھے - اسکي بے آمان کاٹ برابر اپنا کام کر رھي ھے' مگر قانون کو اپنے قیمتي عدالت خانوں سے جھانکنے کی مہلت نہیں :

عسس بخانۂ و شہ در حرمسرا خفتست

ممکن ھے کہ امرا کے جگمگا تے ھوے محل ' قانون کي روشني سے منور ھوتے ھوں ' مگر روشني کي ضرورت برق تاب ایوانوں میں نہیں ھوتي ' بلکہ تاریک حجروں اور تہہ خانوں میں ' اور افسوس ھے کہ انکي تاریکي کیلیے روشني کا کوئي وسیلہ نہیں -

فی الحقیقت دنیا میں حکومتوں کا قانون کبھي بھي انسداد مفاسد و مظالم میں کامیاب نہیں ھوا' اور یہي ناکامي ھماري رھنمائي کرتي ھے اور بتلاتي ھے کہ نظام اصلاح و عدل کے قیام کے لیے دنیا ان قوانین سے بالا تر ایک الہی قانون یعنے مذھب کي محتاج ھے' جسکي حکومت جسموں پر نہیں بلکہ دلوں پر ھو !!

اضعافاً مضاعفہ

پس یہي سبب ھے کہ قران کریم نے " اضعافاً مضاعفہ " کہکر سود در سود پر خاص طور پر زور دیا -

یہ " اضعافاً مضاعفہ " اسی سود در سود کے نتائج کی طرف اشارہ ھے' اور جو حال کابلیوں کے سود اور ظالم مہاجنوں کی بڑھوتري کا آج نظر آ رھا ھے ' یہی ھے جو جاھلیت عرب میں رائج تھا - اور اسکی تفصیل اُن روایات و اثار سے معلوم ھوتی ھے' جنکو (امام طبري) نے اپنی عظیم الشان تفسیر میں بہ ذیل آیات ربا جمع کیا ھے - علی الخصوص حضرت (عبد اللہ بن عباس) کی مشہور حدیث مطالعہ طلب ھے -

اسلام دنیا میں آیا' تاکہ ھر طرح کے ظلم و جور سے عالم انسانیت کو نجات دلاے ' اور دنیا کیونکر اس سے انکار کر سکتی ھے کہ سود کے بارے میں اسکا ساتویں صدي عیسوي کی تاریک فضاء عالم میں اسقدر صاف اور صریح صدا بلند کرنا ' ایک احسان عظیم اور ایک فضیلت کبری نہ تھا ؟

وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذ کم منہا ' کذلک یبین اللہ لکم ایاتہ ' لعلکم تہتدون - (۳ : ۱۰۰)

اور ظہور اسلام سے پہلے تمہارا یہ حال تھا کہ گویا تم آگ کے گڑھے کے کنارے آلگے تھے ' لیکن اسلام کا ھاتھہ دستگیري کیلیے ظاھر ھوا' اور خدا نے تم کو بچالیا - اسي طرح اللہ اپني نشانیاں ظاھر و بین کرتا ھے تاکہ تم ھدایت پاؤ -

دنیا آج سود کے نتائج الیمہ کو محسوس کرے تو غنیمت ھے ' اور قانون اسکے انسداد کي ضرورت کو پالے تو بہت بہتر ھے ' لیکن اللہ کے قانون کو جو کچھہ کرنا تھا ' وہ کر چکا ' اور جو حکم دینا تھا ' دے چکا - یہ ھماري گمراھي ھے کہ انسانوں کے بناے ھوے قانون کي عزت کرتے ھیں' لیکن الہي قانون کو بھول گئے ھیں حالانکہ :

و من احسن من اللہ حکماً لقوم یوقنون ؟ (۵ : ۵۶)

جو لوگ یقین کرنے والے ھیں ' انکے لیے اللہ سے بہتر حکم دینے والا اور قانون نافذ کرنے والا اور کون ھو سکتا ھے ؟؟

یہ مسلمانوں کا اصلي مشن ھے

پس میں " سود " کے مسئلے کو عام نظروں سے بالکل مختلف دیکھتا ھوں' کیونکہ بہتوں کے نزدیک میري سب سے بڑي سعادت ' اور بہتوں کے نزدیک میري سب سے بڑي ضلالت یہی ھے کہ ھر مسئلے پر نظر ڈالتے ھوے میرے لیے دلیل راہ صرف " اسلام " ھی کا ھاتھہ ھوتا ھے :

ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ' ید اللہ فوق ایدیہم ' (۴۸ : ۱۰)

جو لوگ داعی اسلام کے ھاتھہ میں اتباع و بیعت کے عہد کا ھاتھہ دیتے ھیں' تو انکے ھاتھہ پر اُسکا ھاتھہ نہیں ھوتا ' بلکہ در اصل خود خدا کا ھاتھہ ھوتا ھے !!

فالحمد للہ' الذي ھدانی لہذا' و ھو یہدي من یشاء إلی صراط مستقیم -

پس میں " مسئلۂ سود " کی تحریک کو محض ملک کا ایک اقتصادي مسئلہ نہیں سمجھتا ' بلکہ یہ ایک خالص اسلامی تحریک ' اور اسلام کے مشن کا احیاء ھے ' اور تمام مسلمانوں کو اپنا فرض دیني سمجھکر اسکے مصائب و شدائد کے انسداد کی سعی کرنا چاھیے ' اور یقین کرنا چاھیے کہ بہ حیثیت اسلام کے فرزند ھونے کے انکا اصلی مشن یہی ھے کہ خدا کے بندوں کو ظلم و بربادي کے مصائب سے نجات دلائیں - سود کیلیے جب اور جہاں کام ھوگا ' وہ اسلام ھي کا کام ھے -

اس تحریک کی سلسلہ جنباني کرتے ھوے ' آنریبل خواجہ غلام الثقلین نے فی الحقیقت ایک اسلامي فرض ادا کیا ھے ' اور مسلمانوں کو اسکا اعتراف کرنا چاھیے -

ھندوستان میں اسلام کو اپنا فرض ادا کرنا ھے - وہ ھر طرح کے ظلم و عدوان کي بیڑیاں کاٹنے کیلیے آیا ھے ' اور تمام عالم سے قطع نظر' خود ھندوستان کے پانوں ابھی بہت بوجھل ھیں - ظلم و زیادتي کی یہ بھي ایک زنجیر ھے' اور مسلمانوں کو اپنا فرض دیني سمجھکر اس سے ملک کو نجات دلانے کیلیے سعي کرنا چاھیے -

خواجہ صاحب کا ارادہ ھے کہ وہ اسکے لیے ایک انجمن قائم کرینگے' اور با قاعدہ طور پر اسکي کوشش جاري رکھی جائیگی - کام کرنے کیلیے اس صیغے میں بہت بڑا وسیع میدان موجود ھے ' اور انجمن کا خیال نہایت صحیح اور ایک بالکل وقت کي ضرورت ھے - امید ھے کہ ارباب راے و اثر اس بارے میں ضرور خواجہ صاحب کی اعانت فرمائینگے - و نسائل اللہ تعالی ان یوفقنا و سائر اخواننا المسلمین لما یحبہ و یرضاہ -

اولین اور قوي اسباب کي تلاش میں حکومت اور طرز حکومت کا سوال پیدا هوتا هے ' اور اسکے بعد خود ملکي اور داخلي مفاسد کا - انهي میں سے ایک سبب اعظم اور ایک جرثومهٔ قاتل' سود کا بهی مسئله هے ' اور اسکے لیے کسي عذر و دلیل کا تصور بهی نہیں کیا جاسکتا ' که براه راست اسکي جواب دهي اور تمام تر ذمه داري قانون کے سر کیوں نهو ؟

گورنمنٹ اگر اس سے غفلت کررهي هے اور اپني غفلت پر قانع هے ' تو اسکا کوئي شکوه نہیں - ایک اسي پر کیا موقوف هے - آج ملک کا تو یه حال هے که :

ماجرا هاست بان چشم فسوں ساز مرا

لیکن پهر ستم یه هے که با ایں همه حالات بینه و قاطعه ' وه ملک کي خوشحالي کي مدعي ' اور اسکے اسباب افلاس کي سراغ رساني کي بڑي خواهشمند بهی هے -

از حسن این چه سوال ست که معشوق تو کیست ؟
این سخن را چـه جوابست ' تو هم میداني !

خواجه صاحب نے اپني تقریر میں شرح و بسط کے ساتهه سود در سود کے حالات و نتائج پر نظر ڈالي هے' اور آخر میں گورنمنٹ سے خواهش کرتے هیں که قانون خواب غفلت سے کروٹ لے ' اور اپنی هوشیاري کے اصلی موقعه پر آنکهیں بند نه کرلے - اس حالت کا علاج صرف یهي ایک هے که قانوناً سود در سود کے سلسلۂ لا متناهي اور اضعافاً مضاعفه کي غیر محدود افزایش کو محدود کر دیا جاے' اور بالعموم سود کي ایک ایسی شرح خاص مقرر کردي جاے ' جس سے زیاده کے لین دین کرنے کا کسي کو اختیار نهو' اور عدالت ڈگري دینے سے انکار کردے -

خواجه صاحب کی اس خواهش میں یقیناً تمام ملک بالاتفاق انکا ساتهه دیگا -

انهوں نے هندوستان میں سود کے ابتدائی قانون کا ذکر کرکے انگلستان کے قوانین کا ذکر کیا هے ' اور پهر آن حالات پر نظر ڈالي هے' جنکی وجه سے شرح سود کا غیر محدود هونا ملک کو ایک دائمی طاعون سے زیاده نقصان پہنچا رہا هے - قانون میں آج اسکے لیے کوئي روک نہیں که ایک روپیه سود در سود کے اصول پر' ایک عرصے کے بعد سو یا هزار روپیه کیوں نه هو جاے ؟ اور اگر روزانه نظائر و واقعات پر نظر ڈالی جاے تو قتیلان خنجر " اضعافاً مضاعفه " کا هر شخص اپنے سامنے ایک وسیع قبرستان آباد پاےگا - خواجه صاحب نے چند مقدمات کے طرف اشاره کیا هے' جنمیں چند روپیوں کے قرض کیلیے دس هزار روپیه کے سود در سود کی ڈگري دي گئي هے ' اور اگر تهوڑا سا وقت خاص اس مسئلے کے نظائر الیمه جمع کرنے پر صرف کیا جاے ' تو صدها مثالیں بحوالۂ فیصله هاے عدالت ' گذشته چند سالوں کے اندر پیش کي جا سکتی هیں -

" شائیلاک " کا ایک نیا گهرانا

عام مهاجنوں اور یهود خصلت بنیوں کي هندوستان میں کیا کمی تهي که ایک نئي مصیبت سیاح کابلیوں اور ولایتي پٹهانوں کی پیدا هو گئي هے - یه کابلیوں کا ایک بہت بڑا گروه هے' جو هندوستان میں سود کي باقاعده تجارت کرنے کیلیے آتا هے ' اور بڑے بڑے شہروں کے علاوه تمام دیہات و قصبات میں پهیل جاتا هے - روپیے کي ایک تهیلي انکے کمر میں هوتي هے ' اور ایک خطرناک اور مقروض افگن لاٹهي هاتهه میں - کم تنخواه کے ملازمت پیشه اشخاص ' بے سرمایه دکاندار' غریب اهل حرفۂ وصناع' عام مزدور اور بیوه عورتیں ' اور وه تمام جمعیۃ انسانیه کا مظلوم ترین طبقـه ' جس کو اس سماء دنیا کے نیچے عیش و مراد حیات میں سے کچهه نصیب نہیں ' ان ظالم صیادوں کے فتراک سود کا نخچیر هے' اور اسکے مناظر ایسے درد ناک ' اضطراب انگیز' اور چشم انسانیت کیلیے گریه آور هیں' که انکو دیکهکر ممکن نہیں ' کوئي انسان قانون کي مجرمانـه اور معصیت پرورانـه غفلت واغماض پر اپنے حق بجانب غیظ و غضب کو روک سکے -

ان لوگوں کي کوئي خاص شرح مقرر نہیں ' بلکه مقروض کي احتیاج پر موقوف هے' اور جیسي سخت مجبور کن اسکي ضرورت هوتي هے' اتني هي رقم بهي سود کي مقرر کر دي جاتی هے - راکفیلر وغیره امریکن کروڑپتیوں کي نسبت کہا جاتا هے که انکي آمدني اسقدر وسیع هے که گهنٹوں کے حساب سے اسکي تقسیم هو سکتي هے - یهي حال ان کابلی مهاجنوں کي شرح سود کا بهي هے - اسکا حساب بهي مهینے کي قید سے نہیں بلکه ایک ایک روز کے حساب سے کیا جاتا هے - اکثر حالتوں میں ایک روپیه کا سود ایک دن کیلیے دو آنه ' اور بعض حالتوں میں ایک آنه هوتا هے !!

غریب آبادي اپني ضرورتوں سے مجبور هوکر انکے دام میں پهنستی هے - سینٹ (پال) نے کفارۂ مسیح کي تعلیم اباحت دیتے هوے کہا تها : " شریعت گناهگار کو سزا دیسکتي هے ' پر بچا نہیں سکتي " یه ایک سخت فریب تها' لیکن میں صحیح طور پر کہتا هوں که قانون صرف ڈگري دیسکتا هے' پر مظلوم کو بچا نہیں سکتا -

ان کابلیوں کا کاروبار ایک طلسم عذاب هے' جسمیں ایک مرتبه اگر کوئي شخص پهنس گیا تو پهر " سود در سود " کے پهیر سے نکلنا محال هے - ساري عمر سود کے دینے هی میں گذر جاتی هے' اور پهر بهي وه پورا نہیں هوتا ' اصل رقم کا کیا سوال هے ؟

ابهي کل کي بات هے که کلکته کي عدالت خفیفه میں ایک یوریشین عورت نے ایک کابلی پر مداخلت بیجا کي نالش کي تهی' جو روپیه مانگتے هوے اسکے مکان میں گهس آیا تها - مقدمے کے چلنے سے معلوم هوا که مدعیه کي نانی نے ۲۴- روپیه اس سے قرض لیا تها ' جسکا سود ادا کرتے هوے دو نسلیں گذر گئیں - اصل رقم اب تک باقي هے' اور ابهي سود کا سود بهي پورا ادا نہیں هوا !

سب سے زیاده عجیب بات روپیے کے دینے میں انکي دلیري اور کسي فیاض آدمي کي طرح بے عذري هے - لین دین کا عدم اعتماد اور قانوني تحفظ معامله کي شرائط کا پورا نهونا بهي معاملات قرض کي راه میں ایک بڑي رکاوٹ هے' اور اسکي بدولت بہت سے لوگ قرض لینے سے بچ جاتے هیں - مگر کابلیوں کیلیے یه تمام چیزیں بے اثر هیں - انسے معامله کرنے کیلیے صرف ایک هي شرط کافی هوتی هے ' یعنے انسے معامله کرنا اور روپیه کی طلب - پهر خواه کیسا هی بے اعتبار اور مفلوک الحال شخص طالب قرض هو' لیکن انهیں ابداً انکار نہیں - اسلیے که انهیں اپنے بازؤں کی قوت پر بهروسه ' اور سب سے زیاده اپنی لاٹهی کی بے امان قهرمانیت اور همه وقت مستعد قوتوں پر پورا اعتماد هے - انکا قانون' انکی عدالت ' انکا جج ' سب کچهه وهی ایک سحرکار لاٹهی هے - وه بے خطر روپیه دیدیتے هیں ' کیونکه جانتے هیں که انکا مقروض قرض لیتے وقت صرف انکے دهنے هاتهه سے روپیه هی نہیں لے رہا تها ' بلکه بائیں هاتهه کی جبار و قهار لاٹهی کو بهی دیکهه رہا تها !!

میں جہاں رهتا هوں ' اسکے قریب هي چند غریب دهوبیوں کے گهر هیں - کوئي هفته اس سے خالي نہیں جاتا که اس بے امان گروه کي قساوت ' اور سود کے نتائج محزنه کا کوئي الم ناک نظاره نه دیکهتا هوں - میں نے بارها دیکها هے که عین دن کے وقت ' کلکته جیسے عظیم الشان شهر کے یوروپین کوارٹر میں' ایک قسی القلب

اس قانون کی روشنی میں مسئلۂ احساس کی تشریح یوں هو سکتی هے کہ جن چیزوں کو همارے اسلاف نے آج سے هزاروں لاکهوں سال پیشتر اپنے لیے نقصان رساں پایا ' اُن سے اجتناب کرنے لگے ' اور انکی طرف سے انکے دل میں ایک نا خوشگوار کیفیت پیدا هوگئی ' جس پر بعد کی نسلیں بهی عملدرآمد کرتی رهیں - یہانتک کہ آج اُن اشیاء کا محض نظارہ یا تصور هی همارے لیے موجب الم هوتا هے -

اسی طرح جن چیزوں کو انکے نفع کی بنا پر همارے اسلاف پشتہا پشت سے اختیار کرتے رهے هیں ' انکی پسندیدگی همارے نظام عصبی میں ایسے گہرے طور پر منقش هوگئی هے ' کہ همیں انکے نظارہ یا تصور هی میں ایک لطف و انبساط محسوس هوتا هے -

نظریۂ بالا کی تائید 'هماری روزانہ زندگی میں اکثر حسیات سے هوتی رهتی هے - اتنی بات هر شخص اپنے ذاتی تجربہ سے کہہ سکتا هے کہ زیادہ بد ذایقہ و بودار چیزوں سے استفراغ هوجا تا هے ' لیکن برخلاف اسکے جو غذا جتنی زیادہ رغبت سے کهائی جاتی هے ' اتنی هی زیادہ جزو بدن هوتی هے - خوشگوار و تازگی بخش مناظر بصارت کو قوت دیتے هیں ' بخلاف اسکے تیز و ناگوار روشنی بینائی کو صدمہ پہنچا تی هے - اسی طرح تازہ هوا میں سانس لینا ' بهوک کے وقت کهانا کهانا ' نیند بهر سونا ' ایک حد مناسب تک ورزش کرنا ' جہاں ایک طرف انسان کے لیے بیحد مفید ' بلکہ اسکے قیام حیات کے لیے ناگزیر هیں ' وهاں دوسری طرف کس درجہ خوشگوار و باعث تفریح بهی هیں ؟ غرض کرب و مضرت ' اور حظ و منفعت کا تلازم ' اکثر چیزوں میں هر شخص کو نظر آتا هے -

تاهم بعض مثالیں ایسی بهی هر شخص کے پیش نظر هیں جو بظاهر اس کلیہ کے منافی معلوم هوتی هیں - کونین کے فوائد محتاج بیان نہیں ' لیکن کیا اس سے زیادہ تلخ اور بد ذائقہ کوئی دوسری دوا هے ؟ عمل زوجیت بقاے نسل کے لیے لازمی هے ' لیکن کیا اسکے بعد ضعف و کسل لاحق نہیں هوتا ؟ کسی اعلی مقصد کے لیے اپنے تئیں خطرہ میں ڈالدینا بداهۃً حفظ نفس کے منافی هے ' مگر ایک شہید تخیل (آئیڈیل) کو ' ایک هیرو کو ' اسی جانسپاری میں لطف آتا هے -

نفع و ضرر

یہ ' اور اسی قسم کی دوسری مثالیں بے شبہ نہایت صحیح هیں ' لیکن نظریۂ بالا کے معارض نہیں - اصل یہ هے کہ هر انسان پر تین مختلف نقطۂ هاے خیال سے نظر کی جا سکتی هے :

ایک اس حیثیت سے ' کہ وہ مستقلا ایک علحدہ وجود ذاتی رکهتا هے -

دوسرے اس اعتبار سے ' کہ وہ مجموعۂ انسانیت کا ایک جزو ' اور بحر انسانیت کا ایک قطرہ هے -

تیسرے اس لحاظ سے ' کہ اس میں توالد و تناسل کے ذریعے اپنے هی هم جنس دوسری مخلوقات کو پردۂ عدم سے میدان شہود میں لانے کی قابلیت موجود هے -

اس بنا پر ان حسیات ثلاثہ کی مطابقت میں انسانی نفع و ضرر پر بهی تین مختلف حیثیات سے نگاہ ڈالی جا سکتی هے :

(۱) نفع و ضرر ' افراد کے لیے -
(۲) " هیئۃ اجتماعیہ کے لیے -
(۳) " نسل کے لیے -

اِن منافع و مضرات سہ گانہ کے درمیان تخالف و تناقض پایا جانا ' نہ صرف ممکن هے ' بلکہ کثیر الوقوع هے - یعنی ایسا اکثر واقع هوتا هے کہ ایک فعل اپنے فاعل کے لیے سخت مضرت رساں هے ' مگر بقاے نسل کے لیے اسکا ارتکاب لازمی هے - یا ایک فعل ' افراد کے لیے بجاے خود ' مضر هے ' لیکن هیئۃ اجتماعیہ کے قیام کے لیے ناگزیر هے -

انفرادی و اجتماعی نفع و ضرر

ساتهہ هی ' فطرت انسانی کا یہ قانون بهی یاد رکهنے کے قابل هے کہ ثبات عقل اور صحت نفس کی حالت میں ' علی العموم انفرادی منافع و مضار ' همیشہ اجتماعی اور نسلی منافع و مضار کے تابع و مغلوب رهتے هیں - اس قسم کے متناقض الاثر افعال کے ارتکاب کے وقت انسان انبساط و انقباض ' دونوں کی کیفیات تقریباً ساتهہ هی ساتهہ محسوس کرتا هے - اسکی ایک بہتر مثال فعل وظیفۂ زوجیت هے -

چونکہ ایک طرف نسلی حیثیت سے یہ نہایت مفید ' بلکہ لازمی هے ' اسلیے اُسکے عمل میں انسان ایک خاص لذت محسوس کرتا هے ' مگر چونکہ دوسری طرف یہ انفرادی طور پر انسان کے لیے مضر و مضعف بهی هے ' یعنی اس میں سے ایک کافی ذخیرۂ قوت کو خارج کر دیتا هے ' اسلیے معاً انسان کو کسل اور تکان کا نا خوشگوار احساس بهی هوتا هے ' مگر جیسا هم ابهی کہہ چکے هیں ' چونکہ انفرادی منافع ' نسلی منافع کے سامنے مغلوب رهتے هیں ' اسلیے ضعف و کسل کے اندیشہ سے انسان اس فعل کے ارتکاب سے باز نہیں رہ سکتا -

یا مثلاً جب والدین ' اپنا پیٹ کاٹ کر اور خود فاقہ کر کے اپنی اولاد کو غذا پہنچا تے هیں ' تو اس حالت میں وہ تکلیف و راحت سے تقریباً ساتهہ ساتهہ متحسس هوتے هیں - تکلیف اس لیے کہ فاقہ کشی کر کے ' وہ اپنی ذات کو هلاکت کی طرف لے جانے میں معین هوتے - هیں ' اور راحت اس بنا پر ' کہ اس فعل سے بقاے نوع کا سامان کرتے هیں -

یہی تماشا حیوانات میں بهی نظر آتا هے : بعض نہایت بزدل جانوروں (مثلاً مرغیوں) کو دیکها هو گا کہ دشمن کی مدافعت کے وقت اپنے بچوں کو الگ هٹا کر خود اس سے مقابلہ کرنے پر تل جاتے هیں - ظاهر هے کہ یہ فعل کسقدر منجر بہ هلاکت هوتا هے ؟ اور اسلیے اُنہیں اس سے نہایت سخت اذیت هوتی هے ' تاهم اپنی نسل کی حفاظت میں انہیں بجاے خود ایک لذت و راحت محسوس هوتی هے ' جو انکے ذاتی خطرۂ و اذیت کے حق میں نعم البدل کا کام دیتی هے -

انفرادی اور اجتماعی منافع کا تصادم

ایسی هی کیفیت سے انسان کو اُن مواقع پر بهی دو چار هونا پڑتا هے ' جہاں منافع انفرادی و منافع اجتماعی کے درمیان آکر تصادم پڑجا تا هے - حب قوم ' حب ملت ' اور حب وطن میں افراد سخت سے سخت صعوبت برداشت کرتے ' بلکہ اپنی جان تک دیدیتے هیں - یہاں یہ نہیں هوتا کہ انسان کو تکلیف محسوس هی نہ هوتی هو ' بلکہ یہ کہ جو کچهہ هوتا هے ' اُسکی حقیقت یہ هے کہ نفع اجتماعی کا احساس لذت (جسے وہ " اداے فرض " " احقاق حق " وغیرہ دلخوش کن القاب سے تعبیر کرتا هے) انسان کی نفع ذاتی کے حس لذت پر غالب آجا تا هے -

ایک هی فعل میں اجتماع نفع و ضرر

علاوہ بریں ' محض انفرادی حیثیت سے بهی بعض افعال اپنے اندر مضرت و منفعت ' دونوں کے کافی مدارج موجود رکهتے هیں '

مذاکرۂ علمیہ

مفـــردات جـــذ بات

علم النفس کا ایک باب

حـظ و کـرب[1]

اثر : مسٹر عبد الماجد - بي - اے - (لکھنؤ)

(۱)

تمہـــید

قانون ارتقاء کي سب سے زیادہ اهم دفعه ' انتخاب طبیعي و تزاحم في الحیات کا مسئله هے - مد وجزر ' خیر و شر ' نور و ظلمت ' جذب و دفع ' ایجاب و سلب ' کون و فساد ' التیام و خرق ' اجتماع و انتشار ؛ اِن سب کي متضاد قوتیں هر لحظه و هر آن اپنا عمل کرتي رهتي هیں - بلکه سچ یه هے که کاینات نام هي اسي تزاحم و کشاکش کا هے ' اور دنیا کي حقیقت اس سے زاید کچهه نہیں که وہ ایک استیج هے ' جس پر بقا و فنا کے متناقض الخواص پتلے هر وقت ایکٹ کر رهے هیں ! !

جسوقت تک کسی شے میں اجتماع ' ایجاب ' کون ' اور التیام کے عناصر کا پله زبردست هے ' هم کہتے هیں که وہ شے زندہ هے یا اسکی هستی قایم هے - اور جہاں اس میں انتشار ' خرق ' سلب ' اور فساد کے عنصر نے غلبه حاصل کیا ' وہ شے همارے اصطلاح میں فنا یا مردہ هو جاتی هے - پس کسی مخلوق کے زندہ رهنے کے معنی یه هیں که اپنے ماحول کے مقابلے میں اسکے اندر ایسي استعداد موجود هے ' جسکے باعث اسکے موثرات حیات افزا کا پله ' به نسبت عوامل مہلکه کے بهاري هے - جس مخلوق میں یه استعداد جتني زیادہ هوگي ' اسي نسبت سے وہ بہتر ' اور زیادہ مدت تک زندگي بسر کرسکیگی -

یه قانون ' عالم موجودات کے ذرہ ذرہ پر محیط هے ' جسکي پابندي سے انسان مستثنی نہیں - اگر اسے زندہ رهنا هے ' تو ضرور هے که اس میں اُن تاثرات کا حصه ' جو حیات کو قایم رکهنے والے ' اسکي قوتوں کو بڑهانے والے ' اور جسم و نفس کو بالیدگي پہنچانے والے هیں ' به نسبت ان تاثرات کے زیادہ هو ' جو اسکي قوت کو گهٹانے والے ' اُسے کمزور و ناتواں بنانے والے ' اور اُسے موت کے طرف لیجانے والے هوتے هیں - اور یه که جہاں تک اسکي سعي و انتخاب کو دخل هے ' وہ همیشه اول الذکر نوعیت کے مقابله میں آخر الذکر نوعیت کے تاثرات کو اختیار کرے -

احساس حظ و کرب

لیکن سوال یه هے که انسان کے پاس ان عوامل متضادہ میں امتیاز کرنے کا ذریعه کیا هے ؟ کیا شے هے ' جسکي بنا پر وہ فیصله کرسکتا هے که فلاں اعمال اسکے بقاے حیات کے حق میں مفید هونگے ' اور فلاں مضر ؟ اگر کہیے که تجربه و آزمایش ' تو اس جواب کا نا کافي هونا ظاهر هے - اسلیے که قبل اسکے که انسان عوامل مہلکه کے تجارب سے فایدہ اُٹها کر آیندہ اُن سے محترز رهنے کے قابل هو ' دوران تجربه هي میں اُسکا کام تمام هو جایگا - اسلیے فطرت نے خود نفس انساني میں ایک ایسي قوت ودیعت کر رکهي هے ' جسکے باعث وہ في الفور مضر کو مفید سے ' اور زهر هلاهل کو آب حیات سے تمیز کرسکتا هے ' اور یه وہ شے هے جسے هم حیات نفسي میں (احساس حظ و کرب) سے تعبیر کرتے هیں -

مزید توضیح

یعنے جو اشیاء همیں خوش ذایقه معلوم هوتي هیں ' جتني چیزیں خوشبودار هوتي هیں ' جن آوازوں کا سننا خوشگوار معلوم هوتا هے ' جن نظاروں کا دیکهنا مرغوب هوتا هے ' جن چیزوں کے مس کرنے میں لذت محسوس هوتي هے ' غرض که جو چیزیں کسي حیثیت سے بهي هم میں لذت ' مسرت ' انبساط ' حظ کا احساس پیدا کرتي هیں ' وہ علی العموم وهی هوتي هیں ' جو همارے قیام حیات کے حق میں مفید هوتي هیں - اسي طرح جو ماکولات و مشروبات همیں بد ذایقه معلوم هوتے هیں ' جو آوازیں کرخت هوتی هیں ' جن چیزوں میں بو آتی هے ' جن نظاروں سے آنکهه میں خستگي یا خیرگي محسوس هوتي هے ' جن اجسام کو مس کرنا ناگوار گذرتا هے ' غرض جن چیزوں سے هم میں کسي حیثیت سے بهي ' درد ' کرب ' اذیت اور انقباض کا احساس پیدا هوتا هے ' وہ وهی چیزیں هوتی هیں ' جو صحت انسانی کو نقصان پہنچانے والی اور انسان کے لیے مودي الی الفنا هوتی هیں - اور چونکه یه بهی انسان کی جبلت میں داخل هے که وہ همیشه اُنهیں افعال کو اختیار کرتا هے ' جن سے اُسے حظ حاصل هوتا هے ' یا حصول حظ کی توقع رهتی هے ' اسلیے فطرت نے هم میں (احساس حظ و کرب) ودیعت کرکے همیں ایک ایسے قابل اعتماد و دلیل راہ کی سپردگی میں دیدیا هے ' جو قدم قدم پر همیں مضرت کی راہ سے خبردار ' اور منفعت کی راہ کی طرف مستعد کرتا رهتا هے ' اور جسکی رهبري میں هم بے خوف و خطر ' نہایت کامیابی و کامرانی کے ساتهه منازل حیات طے کرسکتے هیں -

قانون توارث

لیکن یه نه سمجهنا چاهیے که مختلف چیزوں کے احساسات همارے نفس میں همیشه سے ازخود ایک معین وضع پر قایم هیں ' بلکه ان احساسات کا مبدء اصلي دراصل تجربه هے ' گو وہ تجربه ' تجربۂ افراد نہیں ' بلکه تجربۂ متوارث هے ' اور اس مسئله کا حل قانون توارث میں ملتا هے -

قانون توارث کا منشا یه هے که خصایص جسماني کي طرح ' اسلاف کے خصایص ذهني بهي اخلاف میں وراثةً منتقل هوتے هیں ' اور جن خصایص کو چند پشتیں ' علی الاتصال ' اختیار یا ترک کرتي رهتي هیں ' وہ آگے چلکر نئی نسل کے افراد میں یا تو مستقل طور پر جڑ پکڑ جاتی هیں ' یا اُن سے بالکل فنا هو جاتی هیں -

[1] (۱) یه دراصل ایک مستقل کتاب کا ایک ٹکڑہ هے ' جو جناب مراسله نگار خبیر آجکل لکهه رهے هیں (الهلال)

مقالات

وثائق و حقائق

نتائج و عبر

قال موسى لقومه : استعينوا بالله و اصبروا ' إن الارض لله ' يورثها من يشاء من عباده ' و العاقبة للمتقين - قالوا : أوذينا من قبل ان تاتينا و من بعد ما جئتنا ' قال : عسى ربكم أن يهلك عدوكم و يستخلفكم في الارض فينظر كيف تعملون (۷ : ۱۱۴)

موسى نے اپني قوم سے کہا : " الله سے مدد مانگو اور صبر کیے رهو' ملک تو سب الله هي کا هے ' اپنے بندوں میں سے جس کو چاهتا هے اُس کا وارث بنا دیتا هے ' اور حسن انجام پرهیزگاروں هی کے لیے هے " وہ لگے کہنے که " تمهارے آنے سے پہلے اور تمهارے آنے کے بعد بھی هم تو اذیت هی اتھاتے رهے " موسى نے کہا " اب وہ وقت قریب آ رها هے که تمهارا پروردگار تمهارے دشمن کو هلاک کردے ' اور تم کو اُنکا قائم مقام بنائے ' پھر دیکھے که تم کیسے کام کرتے هو " -

---

دنیا میں همیشه ناکامیوں نے کامیابي کي بنیادیں محکم کي هیں - جسقدر بندشیں بڑھتي گئیں ' جتنا استبداد زیاده هوا ' جیسے جیسے مظالم ترقي کرتے گئے' اُسي تناسب سے حوصله بھی بڑھتا گیا ' اور همت نے بھي پر پرواز نکالے - شیر کو چوٹ لگتي هے ' زخم کھاتا هے' مجروح هو جاتا هے' مگر درمانده هوکر همت نہیں هار دیتا - جوش انتقام میں دوڑتا پھرتا هے' اور جب تک اپني ابتدائي ناکامي کو انتہائي کامیابي کي صورت میں تبدیل نہیں کرلیتا ' خاموش نہیں هوتا -

غاز (گیس) کو شیشے میں بند کردیتے هیں' دباتے هیں' مگر وہ دباؤ کو نہیں مانتي اور پھوٹ بہتي هے - درخت کی شاخیں قلم کرتے هیں' کاٹتے هیں' بے برگ و بار کردیتے هیں' لیکن بہار آتے هي اُس میں اور نمو هوتا هے' پھلتا هے' پھولتا هے' هرا بھرا هو جاتا هے !!

سمندر کو مطیع بنانے کي کیا کیا کوششیں کیجاتي هیں ؟ اُس کي پُشت پر جہاز چلاتے هیں' چڑھتے هیں' سینه چیر ڈالتے هیں' بحري تار کا جال بچھا کر اُسکے قلب میں شگاف کردیتے هیں' لیکن وہ خبر بھي نہیں هوتا - آخر جب شدائد بہت بڑھتے هیں' نا قابل برداشت هوجاتے هیں' تو وہ دفعۃً کروٹ لیتا هے' هیجان میں آتا هے ' اور " نعوذ بالله من غضب الحلیم " کا ایک معمولی طوفان ' ساري بندشوں کي دھجیاں بکھیر دیتا هے !!

یہی حال قوموں کے هبوط و صعود ' ترقی و تنزل' حرکت و سکون' اور موت و حیات کا بھی هے - قومیں گرتي هیں' اس لیے که اُبھریں - سوتی هیں' اس لیے که پھر جاگیں - پیچھے هٹتی هیں ' اس لیے که آگے بڑھیں -

مصائب کے تنوع نے بے شبهه هماري موجوده حالت خراب کر رکھی هے ' خسته کر رکھي هے ' مگر جراحت کو نا قابل اندمال کیوں فرض کیے لیتے هو؟ دنیا تو اسی کا نام هے که مصائب و مشکلات پیش آئیں' زندگي تلخ هوجائے ' اذیتوں کا طوفان اُمنڈ پڑے ' اس تلاطم میں انسان هر ایک زحمت کے مقابله کو اوٹھه کھڑا هو' اُس کی کوششیں بار بار ناکام ثابت هوں' قدم قدم پر ٹھوکریں لگیں' چلے اور گر گر پڑے ' لیکن پھر سنبھلے اور سب کچھه سنبھال لے -

---

یعقوب بن لیث ایک ٹھٹھیرا تھا - اُس نے جب دکان بڑھائی هے' اور دوستوں سے حصول عظمت و عزت کے تذکرے کیے هیں ' تو لوگ اُس کے باتوں پر هنستے تھے :

نہ بوریا بھي میسر هوا بچھانے کو
همیشه خواب هي دیکھا کیے چھپر کھٹ کا

وہ اس طعن و تشنیع کا چند مختصر لفظوں میں جواب دے دیه کرتا تھا :

" میرے پاس مال نہیں هے ' دولت نہیں هے ' اعوان و انصار نہیں هیں ' ملک گیري و ملک راني میں سابقۂ معرفت حاصل نہیں ' مگر کیا میرے پاس وہ دل بھی نہیں هے جس نے ایک خراسانی کافر کو (ابو مسلم) بنا دیا تھا ؟ "

دمشق کا جب تخت اُلٹا ' اور بنی امیه کے جاہ و جلال نے آل عباس کیلیے جگه خالی کی ' تو اس انقلاب کا علم بردار (ابومسلم) نامی ایک نو مسلم خراساني تھا - یعقوب بن لیث کا اشاره اسی طرف تھا که اگر ایک نو مسلم ایک عظیم الشان حکومت کو خاک میں ملاسکتا هے ' اور ایک نئی حکومت کي بنیاد رکھه سکتا هے' تو پھر هر انسان کیلیے جو همت و عزم رکھتا هو' یه کیوں نا ممکن هے ؟

یه عزم راسخ ' یه همت بلند ' یه جلالت آفریں حوصلے' ایک ایسے شخص کے تھے' جس کے حصے میں دنیا اور اُس کی نعمتوں سے کوئی نمایش و نموداري کی بات نہیں آئی تھی ' مگر یه حساس دل تھا ' یه الله اکبر کی صدائیں تھیں ' یه " لیستخلفنهم فی الارض (قابلیت و صلاحیت رکھنے والے ایمانداروں کو زمین پر خدا اپنا جانشین بنائیگا) کے وعدے پر یقین رکھنے والے جذبات تھے' که اُن کي برکت سے بالاخر ایک مجہول و بے حیثیت ٹھٹھیرا ایران کا بادشاہ هوگیا ' اور خلیفۂ روے زمین کی عظمت اور سپاہ و سلطنت بھي اُس کا کچھه بگاڑ نه سکی - تاریخ ایران یعقوب بن لیث کي داستان عظمت و جلال آجتک سنا رهي هے !!

ذلك بان الله مولى الذين امنوا و ان الكافرين لا مولى لهم (۴۷ : ۱۰)

یه اس لیے هوا که حقیقت میں ایمانداروں کا مالک اور کارساز خدا هے ' اور جو خدا کی قدرت کے منکر هیں' اُن کا کوئی بھي مالک اور کارساز نہیں -

---

آجکل کا سنۂ ۱۹۱۳ ع ' سنه ۱۲۲۳ ع ' کے اندلس سے گیا گزرا نہیں هے' جہاں مسلمانوں کی حکومت کا خاتمه هوچلا تھا ' مسجدوں میں

اور اسی بنا پر ' اُن افعال سے ایک فوری اذیت ' لیکن اسکے بعد ایک دیرپا لذت محسوس ہوتی ہے - مثلاً فرض کرو کہ کسی شخص کا ایک دانت ہلنے لگا ہے ' اور ڈاکٹر کو اسے مجبوراً اُکھاڑنا پڑا ہے - غور کرو کہ ایسی حالت میں اس شخص کی مضرت و منفعت ' دونوں کے سامان ایک ہی فعل کے ذریعہ انجام پا رہے ہیں - فرق یہ ہے کہ مضرت ہنگامی ہے ' اور منفعت مستقل : یعنی ایک طرف تو اسکا ایک عزیز عضو ' ایک جزو جسم ' اس سے علحدہ کیا جا رہا ہے - اور دوسری طرف اسکی ایک اذیت ' ایک تکلیف کا بھی ازالہ کیا جا رہا ہے ' پس ضرور ہے کہ اسے اول الذکر نقطۂ خیال سے تکلیف ' اور آخر الذکر حیثیت سے راحت محسوس ہو - چنانچہ دانت اُکھاڑتے (اور اسی نوعیت کے تمام اعمال جراحی کے) وقت ' ایک ہنگامی تکلیف ' مگر اسکے بعد ایک مستقل راحت سے لذت یاب ہونا ' اسی تناقض عملی اور تناقض اثری کا نتیجہ ہے -

الام و لذات محض اضافی ہیں

ہمارے آلام و لذات ' جیسا کہ ہر شخص کو نظر آتا ہے ' دنیا کی تمام اشیاء کی طرح اضافی و اعتباری ہوتے ہیں - ایک شے ایک شخص کے لیے موجب راحت ہے ' مگر دوسرے کے لیے باعث کلفت - یا خود اسی شخص کے لیے ایک ہی شے مختلف حالات و واقعات کے درمیان ' مختلف احساسات رکھتی ہے -

اس تغیر احساسات کی وجہ صاف ظاہر ہے ' یعنی وہی افراد کی جلب مضرت و منفعت کی قابلیت - اور چونکہ اس استعداد ' اس قابلیت میں ہر وقت تغیر ہوا کرتا ہے ' اسلیے (حظ و کرب) کے احساسات میں تغیر ہوتے رہنا بھی لازمی ہے - وہی غذا جو بھوک کے وقت نہایت خوشگوار معلوم ہوتی تھی ' شکم سیری کی حالت میں ہمارے لیے کوئی رغبت نہیں رکھتی - اِس کا سبب صرف یہ ہے کہ پہلی صورت میں وہ ممد حیات تھی ' اور اب برخلاف اسکے مضرت بخش ہوگئی ہے -

ایک اعتراض

رہی یہ بات کہ بعض دوائیں ہیں ' (مثلاً کونین) جو مفید ہونے کے ساتھہ ہی سخت بد ذایقہ بھی ہوتی ہیں ' تو اسکا جواب یہ ہے ' کہ اُنکا بد ذایقہ ہونا ' نظریۂ بالا کے عین مطابق ہے ' اسلیے کہ وہ فی نفسہ نہایت مضر صحت ہوتی ہیں ' اور ہمیں اُن سے شفا جو حاصل ہوتی ہے ' تو صرف اس لیے کہ وہ اپنے سمی اجزا سے ' امراض کے پیدا کردہ زہر کا توڑ کر دیتی ہیں ' اور اس طرح گو آخر کار انسان کو شفا حاصل ہو جاتی ہے ' لیکن اس سے اُن ادویہ کی فطرۃ سم آلودہ بدل نہیں سکتی -

خلاصۂ بحث

صفحات بالا میں نظریۂ احساس کی جو تشریح کی گئی ' اسکا خلاصہ یہ نکلا کہ افادہ و انبساط ' اور مضرت و انقباض مرادف الفاظ ہیں - لیکن " افادہ " و " مضرت " میں پھر بھی ابہام ہے - علم وظائف الاعضا کی مدد سے یہ پردہ بھی اٹھہ جاتا ہے ' اور صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ افراد کا افادہ و نقصان دراصل نام ہے علی الترتیب انکے اعصاب جسم کے معتدل و واجب ' اور غیر معتدل و نا واجب عمل کا -

پس اب نظریۂ بالا کو ان الفاظ میں کہہ سکتے ہیں :

" اعصاب جسوقت تک ایک حد معین اور طرز مناسب کے ساتھہ کام کرتے ہیں ' حیات انسانی کو تقویت ' اور اسلیے نفس کو انبساط حاصل ہوتا ہے - اور جہاں انکی فعلیت میں خواہ کیفی خواہ کمی حیثیت سے اختلال ہوا ' حیات انسانی میں بھی انحطاط ' اور اسلیے نفس میں بھی انقباض پیدا ہو جاتا ہے "

چنانچہ بعض اکابر علماء نفس نے اسی کلیہ کو اختیار کیا ہے - ورزش بالکل نہ کرنا ' یا غیر معتدل طور پر کرنا ' دونوں صورتوں میں ایک ناخوشگوار اور انقباضی کیفیت کا احساس ہوتا ہے ' بر خلاف اسکے معتدل ورزش کرنے سے طبیعت کو فرحت حاصل ہوتی ہے - ایک موسیقی داں کی خوش الحانی تھوڑی دیر تک لطف دیتی ہے ' لیکن اگر دیر تک رہے تو گراں گزرنے لگتی ہے - احباب کا لطف صحبت تھوڑی دیر کے لیے ہوتا ہے ' لیکن اسکے بعد طبیعت اُکتا جاتی ہے - ریل اگر اپنی معمولی رفتار سے چل رہی ہو ' تو ہم خوشی کے ساتھہ دریچوں سے باہر جھانکتے ہیں ' لیکن اگر وہی فاصلہ ایک نہایت سست رفتار بیل گاڑی ' یا نہایت سریع السیر برقی مشین کے ذریعے طے کرنا پڑے ' تو دونوں صورتیں ہمیں ناگوار ہونگی - اسلیے کہ پہلی صورت میں اعصاب بصری کے سامنے ایک ہی منظر ' حد سے زیادہ دیر تک رہیگا ' جس سے انسان اُکتا جایگا ' اور دوسری صورت میں تمام اشیا ' اس سرعت کے ساتھہ آنکھہ کے سامنے یکے بعد دیگرے آتی جاینگی ' کہ کسی شے پر نظر نہ جم سکیگی ' اور انسان پریشان ہو جایگا -

ہوا جبتک سبک و لطیف ہے ' خوشگوار معلوم ہوتی ہے ' مگر وہی ہوا تند ہوکر ' آندھی کی شکل میں کسقدر تکلیف دہ ہو جاتی ہے ؟ روشنی ' جسوقت تک ہلکی ہے ' لطف دیتی ہے ' لیکن تیز ہوکر وہی روشنی تڑپ کہلاتی ہے ' اور آنکھوں میں خیرگی پیدا کردیتی ہے - آواز میں دلکشی و ترنم اُسی وقت تک ہے ' جبتک وہ ایک حد خاص سے بلند نہیں ہونے پاتی ' لیکن تیز ہوتے ہی ایک تکلیف دہ شور و غوغا کی صورت اختیار کرکے ' کان کو کسقدر ناگوار معلوم ہونے لگتی ہے ؟

یہ تمام تمثیلات شواہد ہیں اس دعوے کے ' کہ ایک ہی شے ' جبتک کہ اعصاب کو ایک حد معین و طرز خاص تک متاثر کرتی رہتی ہے ' خوشگوار و انبساط بخش رہتی ہے ' اور جب اپنے حدود سے متجاوز ہوکر اعصاب کو متاثر کرنے لگتی ہے تو ناگوار اور باعث انقباض ہو جاتی ہے -

ایک ضروری نکتہ

احساس کی بحث میں یہ نکتہ غالباً سب سے زیادہ اہم ہے کہ قوت ارادی اپنی فعلیت میں سرتاسر احساسات کے تابع اور محکوم ہوتی ہے - یعنی انسان ' اپنے قصد و ارادہ سے اُنھی افعال کو اختیار کرتا ہے ' جن سے اُسے براہ راست انبساط حاصل ہوتا ہے ' یا حصول انبساط کی توقع رہتی ہے (١) اور جن افعال سے اجتناب کرتا ہے ' وہ وہی ہیں ' جو اسکے لیے موجب انقباض ہوتے ہیں - یہ فطرت انسانی کا ایک عالمگیر قانون ہے - اس سے انسان کا کوئی فعل ارادی مستثنی نہیں - رند و اوباش ' عالم و فاضل ' زاہد و صوفی ' سب اس حیثیت سے مساوی ہیں - فرق صرف یہ ہے کہ کسی کو جام و مینا میں حظ و لطف آتا ہے ' کسی کو مطالعۂ کتب و انہماک علمی میں ' اور پھر کسی کو حور و قصور کے تصور میں - بڑا سے بڑا مرتاض زاہد ' جس نے جسم کو ہر طرح کی اذیت و تکلیف کا خوگر بنا رکھا ہے ' اور بڑا سے بڑا مشقت پسند عالم ' جو اغراق کتب بینی و استہلاک غور و فکر سے بالکل نحیف و زار ہوگیا ہے ' دلوں کو اگر ٹٹولو ' تو معلوم ہوگا کہ ان سب لوگوں کو انھی مشاغل و ریاضات میں حظ حاصل ہوتا ہے ' اور ویسا ہی حظ ' جیسا کہ عام افراد کو پر تکلف لباس اور لذیذ ماکولات و مشروبات میں

(لہا بقیۃ)

پچھلي مئي میں واشنگٹن کے ایک مدرسہ ثانویہ (سکینڈري اسکول) میں طلبہ کا امتحان تھا - جوابات کیلیے ایک یہ شرط بھی لگادي گئي تھي کہ جواب کي کاپیوں پر خاتمۂ مسائل کے بعد جہاں نام لکھے جاتے ھیں' وھاں ھر ایک متعلم یہ بھي لکھے کہ تکمیل تعلیم کے بعد وہ کیا کرنا چاھتا ھے ؟ طلبہ کا شمار ڈھائي سو تھا - ان میں بجز دس لڑکوں کے ' جنھوں نے تعلیم کے ذریعہ قوم کو فائدہ پہونچانے کے لیے سر رشتۂ تعلیم کي ملازمت پسند کي تھي' اور سب نے آزاد کاروباري زندگي کي جانب رغبت ظاھر کي - اور سرکاري ملازمت کو پسند کرنے والا کوئي نہ نکلا - طالبا میں ایک غریب گھرانے کي نوخیز لڑکي بھي تھي - اُس نے اپنے نام کے ساتھہ لکھا تھا : " میں امریکہ کي پریسیڈنت (رئیس الجمہور) بننا چاھتي ھوں " غریب لڑکي کو معلوم تھا کہ اُس کي حالت خستہ ھے ' خراب ھے ' بے بس ھے ' بے کس ھے' عورتوں کو رئیس الجمہور بننے کا حق بھي حاصل نہیں ' لیکن حقیقي معیار تعلیم نے اُس کے خیالات بلند کر رکھے تھے' اور اُس کو یقین تھا کہ مدعاے تعلیم یہي ھے کہ گرے ھوے دل و دماغ ھمیشہ گرے ھي نہ رھیں بلکہ اُن کو اُبھرنے اور عزت کي سب سے اونچي سطح تک پہونچنے کا موقع مل سکے -

تعلیمي روشني کا نقطۂ شعاعي (فوکس) ایک طرف تو یہ ھے' اور دوسري جانب یہ ھے کہ پڑھو' پڑھ کر گریجویٹ بنو' لیکن صرف اسلیے کہ تمھارے لیے چاکري کي کوئي سبیل نکل سکے - تم اپني ساري زندگي اسي غلامي میں بسر کردو' اور اسي کو حاصل ایام سمجھو :

ما ھمہ بندۂ و این قوم خداوندانند ! !

فاعتبروا یا اولی الابصار ! !

کچھہ اوپر سو برس ھوے ' ھندوستان میں انگریزي حکومت آئي ' اور جدید علم و فن کو اپنے ساتھہ لائی - اسکول بنائے ' کالج قائم کیے' تربیت گاہ (ھوسٹل) و اقامت گاہ (بورڈنگ ھاؤس) کی بنیاد ڈالي ' وظیفے دیے ' ملازمتوں کا دروازہ کھولا ' سررشتۂ تعلیم کي رسي درازکي - یہ سب کچھہ ھوا ' لیکن اس کو کیا کیا جائے کہ تعلیم کا نظام اور اُس کا طرز و طریق ھي ایسا ناقص تھا کہ تعلیم یافتہ گروہ نہ ذھنیات ھی میں ترقي کرسکا' نہ دماغ ھي آراستہ ھوے ' نہ عملي طریق پر ملک کی ثروت بڑھانے کي ضرورت محسوس ھوئي ' اور نہ ایجاد و اختراع ھي کی جانب توجہ پیدا ھوئي - اس تمام تعلیمي تگ ودو اور غوغاے علم کا نتیجہ صرف اسي قدر نکلا کہ سرکاري دفتروں میں محرري و نظامت کے لیے کم معاوضہ پر فرنگي کارکن نہیں مل سکتے تھے' ھندوستانیوں کو انگریزي میں بہرہ نہ تھا ' انگریزي افسر ھندوستانی محرروں کے حاجتمند بھي تھے' اور اُن کے ھاتھوں زحمت بھي اُٹھاتے تھے - پس سرکاري یونیورسٹیوں نے یہ زحمت رفع کردي - کلرکي کے لیے اس تعلیمي ترقي کے دور میں ھر قسم کے ھندوستانی گریجویٹ ملنے لگے' جن کي زندگي کا ماحصل یہي ھوتا ھے کہ کمائیں' کھائیں' اور گورنمنٹ کي غلامي میں عمریں گذاردیں ! !

خلاص حافظ ازان زلف تابدار مباد

یہ حالت تو ھندوستان کي ھے' جہاں ایک نہیں پانچ سرکاري یونیورسٹیاں پہلے سے موجود ھیں ' اب ایک اور نئي یونی ورسٹي ڈھاکے میں قایم ھونے والي ھے' اور پچھلے دنوں سر جارج کلارک گورنر بمبئي نے احمد آباد گجرات میں بھي ایک سرکاري یونی ورسٹي قائم کرنے کي راے دي تھي - اسکے مقابلے میں ارض شام کي حالت دیکھیے' جہاں ایک یونی ورسٹي بھي نہیں - گورنمنٹ کي طرف سے کوئی کالج بھي قائم نہیں ھے - صرف گورنمنٹ اسکول ھیں یا بیروت میں مبشرین امریکہ کا ایک بہت ھي مختصر کالج ھے جو اپنا آپ ھي امتحان لیتا ھے' اور سند دیتا ھے -

تاھم تعلیم کا نظام اتنا سودمند ھے' نشو و ارتقاے دماغ پر اس قدر زور دیا جاتا ھے' اظہار مواھب فطریہ کے محرکات اس درجہ بڑھے ھوے ھیں' کہ وھي معمولي تعلیم اُن میں مصنفین و مخترعین پیدا کرسکتي ھے' مگر ھماري غیر معمولي تعلیم ایجاد و اختراع کے سمجھنے اور علوم و فنون کا صحیح مطالعہ کرنے میں بھي مدد نہیں دے سکتي !

عبد اللہ افندي البستاني ارض شام کے ایک مشہور بزرگ ھیں' جن کو تعلیمي حیثیت سے یونی ورسٹي کي کوئي ڈگري حاصل نہیں - حال میں اُنھوں نے ایک نئي چیز دریافت کي ھے جس کا غلغلہ دمشق و بیروت سے نکل کر یورپ تک پہونچ گیا ھے -

تنباکو کے نقصانات اس قدر عام اور وسیع ھیں کہ ان مضرتوں کا تذکرہ اب ایک طرح کا اعلام معلوم ھوگیا ھے - علماے حفظ صحت اس کے ضرر پر رسالے لکھہ چکے ھیں' بڑي بڑي انجمنیں اسکي عادت چھڑانے کے لیے قائم ھیں' اور حکومتوں نے اسکے لیے قوانین نافذ کیے ھیں' تاھم جو شے ایک صدي سے جزو زندگي ھوگئي ھے' اسکا ترک بہت مشکل ھے -

عبد اللہ بستاني کو فلسفۂ اجتماع کي اس حقیقت کا علم تھا کہ جس طرف پبلک کا عام رجحان ھو اور یہ رجحان پختہ ھوچکا ھو' اُس کي فوري بندش کي کوششیں ھمیشہ ناکام رھتي ھیں - اصلاح البتہ ممکن ھے اور وہ بھي تدریجي رفتار سے مقبول ھو سکتي ھے - تنباکو میں مضرت کي جو خاص چیز ھے وہ ایک قسم کا زھریلا مادہ ھے جو استعمال کرنے والوں کے اعضاء رئیسہ پر بہت برا اثر ڈالتا ھے - اس مادہ کا علمي نام " نیکوٹین " ھے' اور وھي ان مضرتوں کا باعث ھے - بستاني کي اختراعي قابلیت نے ایک ایسي چیز نکالي ھے کہ تنباکو کے مزے اور ذائقہ و بو میں فرق بھی نہیں آنے پاتا' اور یہ مادہ بھي اُس سے نکل جاتا ھے - مصر کے سنیٹري کمشنر (افسر محکمۂ حفظان صحت) ڈاکٹر بیٹر نے اس اکتشاف کي نہایت کامیاب تصدیق کي ھے -

ایجاد کي عملي تصدیق یوں ھوي کہ ایک سو خرگوشوں کے خون میں مادہ (نیکوٹین) پچکاري کے ذریعہ پہونچایا گیا - ھنوز پورے بیس منٹ بھي نہیں گزرے تھے کہ سب کے سب مرگئے - پھر اس مادے سے الگ کیے ھوے تنباکو کے جوھر سے دوسرے خرگوشوں پر یہي عمل کیا گیا' مگر وہ بالکل زندہ رھے' اور اُن کي طبعي حالت میں کوئي تغیر پیدا نہیں ھوا -

فاضل مکتشف نے پچھلے مہینے میں اس اکتشاف کے متعلق مصر میں ایک لکچر بھی دیا تھا' اور اس کیفیت کا تجربہ دکھلا دیا تھا' چنانچہ علمي دنیا کے مختلف حصوں سے انھیں پر جوش مبارکباد دي گئي ھے -

کیا ھندوستان میں بھي وہ دن آئیگا کہ تعلیم کا صحیح معیار اور درست انتظام قائم ھو' اور تعلیمي نتایج بہترین علمي اکتشاف و اختراع کي صورت میں ظاھر ھوا کریں ؟

شراب پرتگالي کے دور چلتے تھے ' تماشا گاهوں میں اسلام اور پیغمبر اسلام کي تمثیل (ایکٹ) هوتي تھی- الفانسو هفتم نے ملک هی سے نہیں ' آزادي و عزت سے بھي مسلمانوں کو بے دخل کر رکھا تھا - اس معشر آفات میں پرانے مذاق اور پرانے خیال کا ایک فقیر منش مولوي اٹھتا ہے' جس کے پاس بجز ایمان اور عمل صالح کے اور کوئي ساز و سامان نہیں هوتا - یه شخص (محمد بن عبد الله) مشرق سے روشني لیکر مغرب میں اکیلا آتا ہے ' اور اکیلے ایک خدا کي جانب بندوں کو بلاتا ہے ' اور اتباع قران و احیاء سنت رسول کي دعوت دیتا ہے - اس دعوت میں صرف اُس کا ایک شاگرد (عبد المومن) ساتھه ہے ' لیکن صداقت کو بہت سے ساتھیوں کي ضرورت نہیں پڑا کرتي - اُس کي تنہا کوششیں حکومت میں انقلاب پیدا کردیتي هیں' اور سنه ۱۱۴۷ - سے سنه ۱۱۹۷ - تک کي قلیل مدت میں' اندلس کي تثلیث پر دو بارہ توحید غالب آکر زمین کو آسمان کے اس مقدس پیغام کا مفہوم سمجھا دیتي ہے :

فانتقمنا من الذین اجرموا — جن لوگوں نے جرم کیے تھے هم نے
و کان حقا علینا نصر — اُن سے انتقام لیا ' اور هم پر حق تھا
المومنین (۳۰ : ۴۰) — که ایمان داروں کي مدد کریں -

یه انتقام و نصرت کچھه اُسي زمانه سے مخصوص نہیں ' اور نه قدرت کامله کے وعد و وعید میں کسي عهد کي تخصیص هوا کرتي ہے - ایمان کي خصوصیت اگر اب بھي همارے افعال سے نمایاں هو ' اور قانون الهي کي اس دفعه پر اگر اسوقت بھي همیں سچا ایمان حاصل هو جاے که " ان العزة لله ' و لرسوله ' و للمو منین جمیعاً " (عزت صرف الله کے لیے ' اُس کے رسول کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے ہے) اور هم اپني اس کھوئي هوئي عزت اسلامي کو واپس لانے کے لیے با اصول کوششیں کرنے لگیں ' تو اس حالت میں خدا پر بھي حق ہے که هماري مدد کرے ' اور جو لوگ فناے حق و عدل کے مجرم هیں اُن سے انتقام لے ' اور پھر یہي صداقت الهي ہے ' جو (من انصاري الی الله) کي صداے دعوت میں اپنے ڈھونڈھنے والوں کو ڈھونڈ رهي ہے' لیکن افسوس که " قلیلاً ما تذکرون " ایسے بہت کم هیں ' جنکے پاس عبرت آشنا دل هوں !

فتنۂ تاتار (جس نے ساتویں صدي میں تمام عالم اسلامي کو زیر و زبر کر دیا) اسکا پہلا سر مشق جلال الدین خوارزم شاہ تھا - اُس کا یه عالم تھا که هولاکو خاں کي حمله آور فوج پیچھے پیچھے اور غفلت و می گساري و مخموریت آگے آگے رهتي تھي - آج کسي شہر میں مقابله هوا ' تاتاریوں نے خوارزم شاهیوں کو پسپا کردیا ' پادشاہ ساز و سامان چھوڑ کر بھاگ نکلا ' رات کو بڑي مشکلوں سے کسي مامن میں پناہ لي ' لیکن پھر شراب و شاهد اور رود و سرود کا مشغله شروع هوگیا - دوسرے دن تاتاري یہاں بھی آ پہونچے ' اور خوارزم شاہ بھاگ کر کسي دوسري جگهه پناہ گزیں هوا - پھر وهی دور چل نکلا ' اور رات بھر جام و میںا کي صحبت عیش میں بسر هوئي - یہی تباہ کاریاں تھیں ' جن سے متاثر هوکر پادشاہ کے خاص شاعر تک کا دل بھر آیا تھا اور اس نے لکھا تھا که :

شاها زمئی گران چه بر خواهد خاست
و ز مستي هر زمان چه بر خواهد خاست
شه مست ' جهاں خراب ' دشمن پس و پیش '
پیدا ست کزین میان چه برخواهد خاست

پادشاہ اس پر بھي متاثر نهوا ' اور آخر اپنی سلطنت هي نہیں ' بلکه دنیاے اسلام کی ساري عظمت و عزت بھی کھو بیٹھا - یه واقعات آج سے سات سو برس قبل کے هیں' لیکن آج اپنی حالت کو دیکھیے ' کیا هماري غفلت و بے حسي اُس عهد کی سرمستی سے بڑھی چڑھی نہیں ہے ؟

هندوستان میں هیں تو هندوستان سے باهر نه جائیے - یہیں کا ماضي و حال سلف و خلف کے موازنے کیلیے کافي ہے - ایک عهد تو وہ تھا که (خان دوران) کو عین معرکۂ جنگ میں نماز پڑھتے هوے گولي لگتی ہے ' وہ شہید هو جاتا ہے ' سپاهي بد دل هو جاتے هیں ' لشکر میں تفرقه پڑ جاتا ہے ' اسی عالم میں معین الملک (میر منو) اُٹھتا ہے ' مرحوم سپه سالار کی لاش کو آگے رکھه لیتا ہے ' اور اس شدت سے حمله کرتا ہے که احمد شاہ ابدالی جیسے نبرد آزما کو " دست ستیز " پر " پاے گریز " کو ترجیح دینی پڑتی ہے - دشمنوں سے میدان خالی هوجاتا ہے ' اور وهی فوج جو ایک گھنٹه قبل سراسیمه هوکر بھاگنے پر تلی بیٹھي تھی ' اپنے احساس کے بیدار هوتے هی حریفوں کو بھگا کر دم لیتی ہے -

اب اُسی قوم کی یه حالت ہے که مدنیۃ فرنگ اُس پر یکسر مسلط هو چکي ہے' دین و دولت لے چکي ہے' علم و فضل لے چکی ہے' تہذیب و تمدن لے چکی ہے ' اُس کے تمام موارد حیات کو فنا کرچکی ہے ' اور اب اُس کے بقیه انفاس حیات کو نیست و نابود کردینے پر آمادہ ہے - مذهب کي لاش آگے پڑي هوئي ہے' اور وہ اُسے چھوڑ کر پیچھے بھاگے جا رہے هیں -

و اضیعة الناس و الدین الحنیف وما
تلقاہ من حادثات الدهر اجواد
هتک و قتل و احداث یشیب بها
راس الولید و تعذیب و اصفاد

هاے ' یه لوگوں کي تباہ کاري ' یه مذهب مقدس کا ضائع هونا ' یه حوادث زمانه سے شرفا کا ابتلا میں گرفتار هو جانا ! !

عصمت کي پردہ دري هو رهي ہے' جذبات کا قتل عام ہے' حوادث ایسے پیش آ رہے هیں که بچوں کے بال سفید هو جائیں ' طرح طرح کے عذاب هیں اور گرفتاریاں وقوع میں آ رهي هیں !!

وقت آ گیا ہے که ان حالات پر هم غور کریں ' ان معاملات کو پیش نظر رکھیں ' ان مقدمات و نتائج سے اثر پذیر هوں ' اور اُس دیرینه روش کو ' جو فرسودہ هو چکی ہے ' جو همیشه بے سود ثابت هوا کی ہے ' جس نے قوم کو ولولۂ حیات سے محروم کر رکھا ہے ' ترک کرکے اس نئی وادي میں قدم رکھیں ' جس کا خدا نے هم سے وعدہ کیا ہے' اور پھر اُس پیغام آسماني کو یاد رکھیں جو خدا نے مقدس کوہ سینا پر موسی (علیه السلام) کی زباني بني اسرائیل کو دیا تھا :

" دیکھو ! میں آج کے دن تمهارے آگے برکت ' و لعنت دونوں کو رکھے دیتا هوں - برکت ' جب که تم اپنے خدا کے احکام کو ' جن کا میں آج تم کو حکم دیتا هوں ' مانو - اور لعنت ' جب که تم اپنے خدا کی فرماں برداري نه کرو ' اور اُس راہ سے پھر کے ' جس کی بابت میں آج تم کو حکم دیتا هوں ' پرائے معبودوں کی ' جنهیں تم نے نہیں جانا ' پیروي کرو "

" جب تیرا خدا تجھه کو اُس سر زمین میں جهاں تو جاتا ہے که اُس کا وارث بنے ' داخل کریگا تو اُس برکت کو تو جرسدم کی پہاڑي پر سے ' اور اُس لعنت کو جبل ایبال پر سے سنائیگا .... تم اردن پار جاتے هو که اُس سر زمین کے ' جو تمهارا خدا تمهیں دیتا ہے ' وارث هو - تم اُس کے وارث هوگے اور اُس میں بسوگے ' لهذا تم اُن تمام حقوق و احکام کی محافظت کرو ' جنهیں میں آج تمهارے سامنے رکھتا هوں ' اور اُن پر عمل کرو (استثنا - ۱۱ : ۲۶ - ۳۲)

مخلصین امت و جاں نثاران ملت کي ایک مخفي جماعت موجود ھے -

لیکن وہ کہاں ھیں ؟ کون لوگ ھیں ؟ کیا نام ھے ؟ کون کون اُن میں شریک ھو چکا ھے ؟ ان امور کي ابھي اسکو کوئي اطلاع نھیں دي جاتي تھي ' تا کہ اگر وہ دھوکا دینا چاھے' تو اسکے شر سے انجمن محفوظ رھے -

جب وہ اُس مخفي جماعت میں شریک ھونے کیلیے طیار ھو جاتا ' تو اسکے آگے نہایت سخت پر امتحان و محن کاموں کو پیش کیا جاتا ' اور شدید سے شدید شرطیں سنائي جاتیں - اس منزل سے بھي گذر جاتا ' تو پھر وہ نقیب اسکو اپنے ساتھ لیتا ' اور رات کے پچھلے پہر کي تاریکي میں آنکھوں پر پٹي باندھکر کسي غیر معروف اور شہر سے دور مقام پر لیجاتا ' وھاں ایک نہایت پرخوف اور ھیبت انگیز مختصر سي صحبت ھوتي - چار پانچ سیاہ پوش اجسام ھوتے ' جنکے چہرے نقاب سے چھپے ھوے ' اور جنکی آوازیں ھیبت اور جبروت میں ڈوبي ھوئي ھوتیں - دو شخص برھنہ تلواروں کو اجنبي کے سر پر بلند کرتے ' اور ایک شخص قران مجید اسکے ھاتھ میں دیتا - پھر قبلہ رو ھو کر " حلف و میثاق مقدس " کے مندرجۂ ذیل الفاظ اسکی زبانی دھرائے جاتے :

" میں آج خدا کی عبودیت ' اسکي عدالۃ کے احترام' اسکے رحم کي پیروي' اسکے قوانین حریۃ ' مساوات ' اخوت ' اور بني نوع انسان کے طبیعي حقوق کي نگہداشت کے عہد کي تجدید کرتا ھوں - آج سے میري جان ' میري عزت ' میري آبرو ' میرا مال ' اور میري تمام قوتیں میري نھیں رھیں ' بلکہ اُس جماعت کي ' جو انکو ملک کي سعادت و حریت اور اسکو ظلم و استبداد اور طمع و غصب اجانب سے نجات دلانے کي راہ میں خرچ کریگي - مجھپر اور میري نسل پر تا قیامت اللہ کي لعنت اور پھٹکار ھو ' اگر میں آج کے مقدس حلف و میثاق کی خلاف ورزي کا کبھي تصور بھي اپنے دل میں لاؤں - .... "

انجمن کے پر اسرار اعمال کے عجائب کا یہ حال تھا کہ عام آبادي ایک طرف رھي ' خود سراے یلدیز کے ڈائینگ ھال کے اندر دو آدمیوں سے اسکے بھیس بدلے ھوے نقیب نے مقدس حلف لیا تھا !!

فوجي مسئلہ

نیازي بک بھی ان تمام منازل سے گذرا ' اور رسنہ سے پوشیدہ مناستر میں لایا گیا ' جہاں ایک مخفی اور مجہول الحال مقام پر اس نے عشق ملت اور ھواے وطن کي مقدس قسم کھائی ' اور پھر واپس اکر انجمن کی دعوت و تبلیغ کا کام شروع کردیا ' اور تھوڑے ھی دنوں کے اندر اسکی پلٹن کے اکثر افسر اور ساتھی بھی انجمن میں شامل ھوگئے -

انجمن اپنے کاموں میں نہایت تیزي سے مصروف تھی ' اور وقت مناسب کا انتظار کر رھی تھی - ترکی کی فوج نظام سات رجمنٹوں میں منقسم ھے ' جسکو (فیلق) کہتے ھیں ' اور یہی فیالق نظامیہ اسکی فوج کی اصلی طاقت ھیں - ان میں سے دوسري اور تیسري رجمنٹیں یوروپین ترکی کے صدر مقامات سلانیک ' مناستر ' اسکوب ' ادرنہ ' اور ازمیر میں تھیں ' اور چوتھي روملي میں -

باقي چار ' یعنے پہلي ' پانچویں ' چھٹی ' اور ساتویں میں سے ایک دار الخلافہ میں ' اور تین بلاد بعیدہ یعنے دمشق ' بغداد ' اور یمن میں متعین تھیں -

انجمن نے ان میں سے تین رجمنٹوں کو جو یوروپین ترکي میں مقیم تھیں ' اور جنکے چھتیس ھزار سپاھي عثماني فوج کا اعلی ترین حصے تھے ' اپنے ساتھ کرلیا تھا ' اور اسکے تمام چھوٹے بڑے افسروں نے انجمن کي اطاعت کي قسم کھالي تھي -

(غازي انور بے) اور مرحوم نیازي اسي تیسري رجمنٹ سے تعلق رکھتے تھے -

پہلي رجمنٹ جو دار الخلافہ میں تھي ' اسکے تمام بڑے افسر حتی کہ سراے یلدیز کے محافظین انجمن کے ممبر تھے -

بقیہ چار رجمنٹیں اسقدر دور تھیں ' کہ انکي وجہ سے وقت پر کوئي مدد قسطنطنیہ پہنچ نہیں سکتی تھي -

انجمن کي اصلي حکمراں جماعت

پس انجمن نے دیکھا کہ اب کام حد تکمیل کے قریب ھے ' اور فوجي معیت کا مسئلہ تقریباً طے ھوگیا - اب وہ صرف اسکي منتظر تھي کہ پہلي رجمنٹ کے چھوٹے افسروں اور عام سپاھیوں میں جو خفیہ نقیب پھیلے ھوے تھے ' وہ بھي اپنے کاموں کو مکمل کرلیں ' لیکن حالات نے انتظار کي مہلت نہ دي - سنہ ۱۸۹۸ میں شہنشاہ اڈورڈ اور زار روس کي مشہور ملاقات بمقام (ریوال) نے مقدونیا کی ازادي کا مسئلہ تقریباً طے کر دیا ' اور انگلستان اور روس نے متفق ھوکر اور ایک اینگلو رشین اسکیم مرتب کرکے ' باب عالي کو بھیجدي -
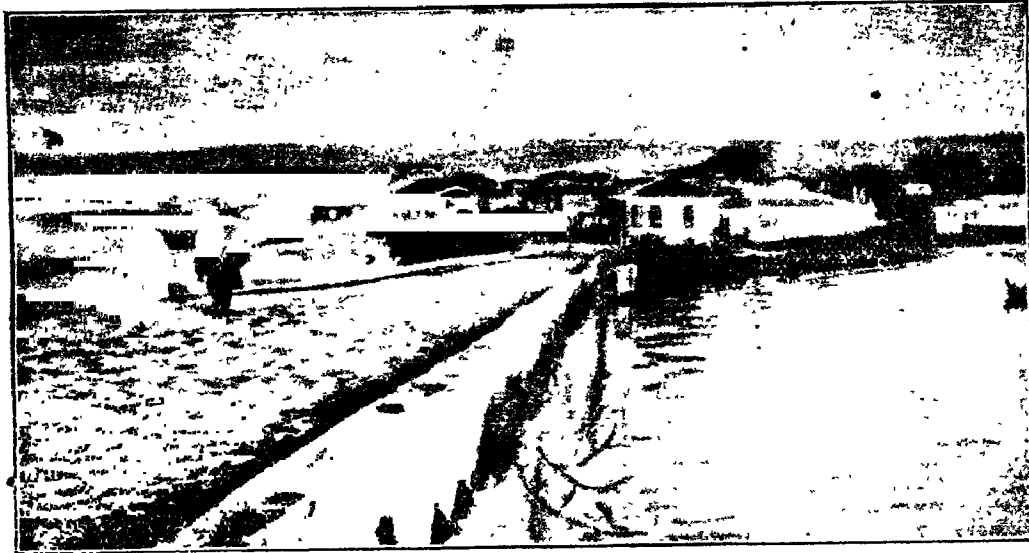
مرحوم نیازي کا مرحوم وطن ! !
رسنہ کا ایک نظارہ !

اب وہ وقت آگیا تھا کہ انگلستان اور روس یوروپین ترکي کے فصل کا فیصلہ کر چکے تھے ' اور اب دو ھفتے کے اندر مقدونیا کي قسمت کا آخري فیصلہ ھو جانے والا تھا !

پس انجمن کي جماعۃ عاملہ نے ۲۰ - جون سنہ ۱۸۹۸ع - کی رات کو آخري فیصلہ کردیا کہ اب کام بلا تاخیر شروع کر دیا جاے -

یہ جماعت عاملہ انجمن کی اصلی حکمران جماعت تھی ' اسکی تعداد پانچ ممبروں سے زیادہ نہ تھی - دنیا کی تاریخ میں ھمیشہ یہ لوگ عجیب و غریب تسلیم کیے جائیں گے ' کیونکہ اپنے کاموں کی طرح ' یہ خود بھی نہایت عجیب تھے - خود انجمن کے تمام ممبر اور شرکاء بھی واقف نہ تھے کہ ھماري حکمران جماعت کہاں ھے ' اور وہ کون لوگ ھیں ؟ صرف انکے احکام تھے ' جو نقیبوں کے ذریعہ ممبروں تک پہنچ جاتے تھے - ممبروں میں کاموں کی تقسیم ھوگئی تھی - ان میں سب سے بڑي جماعت فدائیوں کی تھی - انکا کام صرف یہ تھا کہ جو حکم پہنچے ' اُسی وقت اسکی تعمیل کریں ' گو اسمیں کیسا ھی خطرہ کیوں نہو - ان فدائیوں کو بھی معلوم نہ تھا کہ ھم پر حکومت کرنے والے اور احکام بھیجنے والے کون لوگ ھیں ؟ وہ صرف حکموں کو سنتے تھے ' اور اسکی تعمیل کیلیے سر فروشانہ طیار رھتے تھے -

ناموران غزوۂ بلقان

شهادة بطل الحرية

رحمة الله عليک يا نيازي !!

حادثۂ ملي

(۳)

انجمن میں شرکت

(نیازي بک) کے خیالات کا تغیر روز افزوں تھا - اسکے تفکرات سیاسیه روز بروز عمیق تر هوتے جاتے تھے - عشق ملة اور هواے حرية کے ایک محبوب غیر مرئي کي یاد نے اسکي تمام حسیات و جذبات ذهنیه پر قبضه کرلیا تھا -

لیکن تاهم اب تک اسکا سفر بے مقصود' اور اسکي تفحصات فکریه مجهول تهیں -

اٹلي کے مشهور داعي حریت (جوزف میزیني) نے جب اپنے هم وطنوں کو غیر ملکي سپاهیوں کی قید میں سڑک پر سے گذرتے هوے دیکها تھا ' تو عشق حریة کي آگ اسکے سینے میں بھڑک اٹھي تھي - وہ اپني مخفی بیقراري سے مضطر' اور اپنے التهاب قلبی سے مضطرب تھا ' لیکن تھوڑے هي دنوں کے اندر بغیر کسي تلاش و جستجو کے ' خود بخود اُسے ایک مخفي ملکي جماعت کا پته ملگیا ' اور اسکي شرکت کے ساتھ هي اسکی تاریخی زندگي شروع هوگئي -

بعینه اسی طرح نیازي بک کو بھي زیادہ انتظار کرنا نہیں پڑا - اس انقلاب طبیعت پر بیقراري کا ایک سال بھی نهیں گذرا تھا که اُسے " انجمن اتحاد و ترقي " کا ایک مخفی داعی ملگیا' جس نے انجمن کے مقاصد و اغراض سے مطلع کیا ' اور بتلایا که " جن افکار میں تم مبتلا ے اضطراب هو' یهي اضطراب هے' جس نے ملک کے هزاروں فرزندوں کو تم سے بہت پہلے رشتۂ اتحاد و اشتراک عمل میں منسلک کر دیا هے "

(نیازي بک) لکهتا هے : " اس راہ میں (انور بے) کے ارشاد طریقت اور دلیل راہ بننے کا میں همیشه شکرگذار رهونگا "

† † †

انجمن کے قبل از دستور کاموں کے ذکر کا یه موقعه نہیں - تیس برس کے اندر مختلف مقامات میں رهنے اور حوادث و موانع کے ظهور سے ٹوٹنے اور منتشر هونے کے بعد ' بالا خر انجمن کي مرکزي جمعیة پیرس میں آکر مقیم هوگئي تهي ' مگر اپنے کاموں کي طرف سے بالکل نا امید تهي ' اور سراے یلدیز کي مخالفانه و حریفانه کوششوں کا مقابله کرتے کرتے عاجز آگئي تھے - یهاں تک که سنه ۱۸۹٦ - سے مقدونیا کے مسئلے نے یوریپن ترکي کے مسئلے کي صورت اختیار کرلی ' اور دول سته نے صاف صاف اسمیں مداخلت کا اعلان کر دیا - انجمن نے سونچا که یه وقت خاموشي اور صرف نظر کا نہیں هے ' اور ترکي کے لیے جو کچھه هونا هے ' ضرور هے که دول یورپ کے مطامع کے ظهور سے پہلے هي هوجاے - اس نے دیکها که برلن کا نگریس کے معاهدے میں سے الحاق بوسینیا و هرزیگونیا وغیرہ کا بڑا سبب دولة عثمانیه کا غیر آئیني حکومت هونا ظاهر کیا گیا تھا ' اور اسکي تصریح کردي گئي تهي که اگر سنه ۱۸۸۷ - کي عثماني پارلیمنٹ قائم رهي اور اصلاح و ترقي کرتي رهي' تو یوریپن ترکي کي علحدگي یا خود مختاري کا سوال بالکل چهوڑ دیا جاے گا -

پس اگر اس وقت کوئي داخلي انقلاب نه هوا ' تو مقدونیا اور بقیه یورپین ترکي کا دولت عثمانیه سے فصل قطعي اور یقیني هے -

چنانچه انجمن اتحاد و ترقي نے اپني مرکزي جماعت' پیرس کي جگه مصر میں قرار دي - پھر اسکے بعد سنه ۱۸۹۷ - میں خود مقدونیه کے مرکزي اور فوجي مقامات (سلانیک) اور (مناستر) میں منتقل کردي گئي ' اور اسکے داعي و نقیب طرح طرح کے بهیسوں اور لباسوں میں تمام فوجي آبادیوں کے اندر پهیل گئے -"

مشهور " سراے یلدز " کا ڈائننگ هال

انجمن کے پر اسرار اعمال

انجمن خطروں اور هلاکتوں میں گھري هوئي تهی' اسلیے اس نے قدیمي انقلابی اور مخفي جماعتوں کے اصول پر اپنے تمام کاموں کے طریقے قرار دیے تھے - اسکے نقیب سوسائٹي میں شامل هوکر لوگوں کے خیالات کو ٹٹولتے ' اور انکي طبیعت کا اندازہ لگاتے رهتے - جب انکو کسي شخص کے خیالات میں تغیر و اصلاح اور مصائب ملک و ملت کے حس کا پته لگتا ' تو پھر اسکو طرح طرح کي آزمایشوں میں ڈالتے' اور کچھه عرصے تک اسکے خیالات کي استقامت کی تفتیش کرتے - جب وہ مستقل اور قابل وثوق ثابت هو جاتا تو پھر اسکو اطلاع دیتے' که جن چیزوں کے تم متلاشي هو' انهي کیلیے

مراسلات

مسلمانوں میں میجر ونلي کي هر دلعزیزي اور محبوبیت کا یه عالم هے که جب سے وہ روانه هوے هیں ' هر نماز جمعه کے بعد جو لوگ قران حکیم پڑھسکتے هیں ' وہ سورہ یاسین ' اور جو لوگ اس نعمت سے محروم هیں ' وہ دو رکعتیں پڑھکے دعا مانگتے هیں که ترن ماس میجر ونلي باحترام و اکرام آستانے پہنچیں ' سفراء و جلالتماب سلطان المعظم سے ملاقات هو ' اور مقصد سفر میں کامیاب هوں ' اور پهر بخیر و خوبي و راحت و آرام جزائر واپس آئیں ! !

جلالتماب سلطان معظم کیخدمت میں جو عریضه بهیجا گیا هے وہ نہایت فصیح و بلیغ عربي میں لکها گیا هے - یه عریضه ایک سفید مچهلي کے کاغذ کے غلاف میں هے -

یه غلاف سرخ ' زرد ' اور سبز ' تین رنگوں کے فیتے سے آراسته هے - یه رنگ غالباً اسواسطے انتخاب کیے گئے هیں که یهي ریاستهاے متحدہ امریکه کا شعار هے -

اس واقعه سے متعدد نتائج نکلتے هیں :

(۱) سلطان المعظم کا به حیثیت خلیفه دور دراز کے جزائر تک پر نسي اقتدار هونا -

(۲) مسلمانوں کي امن پسندي ' جو هر جگه نمایاں هے -

(۳) ترکي نے هندوستان کے مسلمانوں کے نام غدر سنه ۵۷ کے بعد ایک فرمان بهیجا تها ' جس میں شورش و بد امني سے بچنے کي ترغیب دي تهي - ترکي کا یه ایک احسان عظیم هے جسکو شاید گورنمنٹ اف انڈیا بهلا چکي هو ' مگر اس واقعه سے معلوم هوتا هے که صرف هندوستان هی کي خصوصیت نہیں ' بلکه جزائر فلیپائن کے مسلمانوں کو بهی ترکي نے امن و وفاداري کی تعلیم دي تهي ' اور اس طرح اسنے اپنے اثر کو یورپ کي نو ابادیوں میں کبهي یورپ کے زعم کے مطابق وسیلۂ شورش و بغاوت نہیں بنایا - شورش تو یقیناً اچهی بات نہیں ' لیکن بهتر تها که ترکي اپنے اثر سے طلب حقوق و حصول حریت کي سعي میں کام لیتی -

(۴) مسلمانوں کي احسانمندي اور احسان پرستي ' که ایک سیحي کا سلوک انسے اچها هوا ' تو اسکے لیے دعائیں مانگیں ' اور سکو باپ کهکر پکار تے هیں - افسوس که اس احسان پرستی کا انهیں یورپ سے جو جواب ملا ' اسکا اشارہ اب تغیر خصلت کي طرف هے ' پر مبارک هیں وہ ' جو اِس اشارے کو سمجهیں اور اسپر عمل کریں !

الهـلال کي ایجنسـي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار سالوں میں الهلال پہلا رساله هے ' جو بارجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارت کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں ' تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

واقعۂ " سید هاشمی "

قائم مقام پرنسپل کي تصریح

کچهه عرصه سے سید هاشمي کے کالج سے اخراج کے متعلق اخبارات میں غلط اور بے بنیاد خبریں شایع هو رهي هیں - اس قسم کي افواهیں خواہ غلط هوں یا صحیح ' کسي حالت میں نه طالب علم کے لیے مفید هیں نه کالج کے لیے - میں مناسب سمجهتا هوں که اسکے متعلق اصل واقعات شائع کردیے جائیں - یه مشهور کیا گیا هے که سید هاشمی نے ڈینس ڈنر کي مخالفت اس بنا پر کي که همارے بهائیوں پر مصیبت آ رهي هے ' اور اس مخالفت کي سزا میں انهیں نکال دیا گیا - اسکے اصل واقعات یهه هیں :

ڈنر کي تاریخ سے دو هفته پیشتر ڈینس کمیٹي کا ایک جلسه هوا جسمیں سید هاشمي شامل تهے ' اور اُس جلسه میں یهه قرار پایا که پرانے عهدہ داروں کي علحدگي اور نئے عهدہ داروں کے چارج لینے کي تقریب میں ایک ڈنر دیا جاوے - اس کمیٹي میں سید هاشمي نے کسي قسم کي مخالفت نہیں کي - ڈنر کي تاریخ مقرر هوگئي - مهمانونکے پاس انویٹیشن جا چکے ' جسکو اونهوں نے قبول کرلیا ' تمام جنس خریدي جا چکی - آخر وقت میں هاشمي نے کالج کے کچهه اور طلباء کو جنکا ڈیپوٹیشن سے کچهه تعلق نہیں تها بهڑکا کر یهه رزولیوشن پاس کرایا که ڈینس ڈنر نہیں هونا چاهیے - اسپر ڈینس کمیٹي کا جلسه هوا ' اور یه بیان کیا گیا که انکو ڈنر کي مخالفت کمیٹي میں کرنا چاهیے تهی - اگر اُسکا مقصد همدردانه هوتا تو وہ ڈینس کي کمیٹي میں مخالفت کرتے ' اور پندرہ روز خاموش رهکر ایسے وقت میں ' جبکه ڈنر کا ملتوي هونا نا ممکن تها ' ایسے نا جائز طریقه سے اعتراض نکرتے - کمیٹي نے یه خیال کیا که اوسکا یه فعل که کمیٹي میں بیٹهکر خاموشي سے ایک بات کي موافقت کرنیکے بعد باهر جاکر اوسکے خلاف اورونکو ورغلانا ایک شریف علي گڈہ بواے کے کیرکٹر کے خلاف هے - چنانچه ڈینس کمیٹی کي ممبري سے اونکا نام خارج کردیا گیا ' اور یه معامله یهیں ختم هوگیا - اونکے اخراج کے اسباب یهه هیں :-

(۱) پچهلے تین سالوں میں ٹیوٹر کے پاس اونکے متعلق خراب رپورٹیں آئیں ' اور اونکو متعدد مرتبه اونکے ٹیوٹر نے متنبه بهي کیا - اور ایک مرتبه کچهه نا گوار گفتگو بهي هوئي -

(۲) اونهوں نے اپنے اسسٹنٹ کي سچائي کے خلاف جهوٹي روایتیں مشهور کیں -

(۳) اونهوں نے سنیر اسٹاف کے ایک پروفیسر کو جهوٹ بولکر دهوکا دیا ' جسپر پرنسپل صاحب نے بهت تنبیه کي ' اور کها که تهوڑي سي بات پر وہ نکالدیے جائینگے -

(۴) تهرڈ ایر کے سالانه امتحان میں وہ باتیں کرتے هوے پکڑے گئے -

شئون عثمانیہ

عالم اسلامی

مسلمانان جزائر فلي پائن

جزائر فلیپائن ریاستہاے متحدہ امریکہ کے ماتحت هیں - ان جزائر میں اسوقت ٥ - لاکھہ مسلمان آباد هیں -

جزائر (مورو) جزائر فلیپائن کي حکومت کے ماتحت هیں - جزائر (مورو) پر ۱۱ - سال تک میجر ونلي حکمراں رها - میجر مذکور نے اپنے عہد میں فرائض حکمراني نہایت خوبي سے ادا کیے اور باشندوں میں هر دلعزیز و معتمد علیه هو گیا -

سن (نیویارک امریکه) کو اپنے نامه نگار قسطنطنیه کے خط سے معلوم هوا هے که میجر ونلي فلیپائن کي اسلامي آبادي کے وکیل مطلق کي حیثیت سے آجکل آستانهٔ علیه آئے هوے هیں -

میجر مذکور آستانه پہنچتے هي شیخ الاسلام کے پاس گئے ' اور وہ تمام سرکاري کاغذات پیش کیے ' جن کي بنا پر یه خدمت وکالت انکے متعلق کي گئي هے -

میجر مذکور نے مسلمانان جزائر مورو اور اپنے مقصد کے متعلق گفتگو کرتے هوے بیان کیا :

" مسلمانان فلیپائن نے انکو اسلیے اپنا وکیل بنا کے بھیجا هے ' تاکه وہ (یعنے میجر مذکور) سلطان المعظم سے مسلمانان فلیپائن کے رئیس دیني یا خلیفے کي حیثیت سے ملیں اور نیابةً عرض کریں که جلالتماب ریاستہاے متحدہ امریکه کي پالیسي یعنی تفریق حکومت و مذهب کي بابت اطمینان فرمائیں - اور میجر موصوف بدلائل قاطعه جلالتماب کو یقین دلائیں که ریاستہاے متحدۂ امریکه اپنے دل میں اپني مسلمان رعایا کے ساتھه بد سلوکي کا خیال پوشیدہ نہیں رکھتي ' کیونکه وہ اسلام پر چلنے کي کوشش کرتے هیں ' اور چاهتے هیں که ایک هي وقت میں وہ مومن کامل بھي هوں اور امن دوست شہري بھي "

میجر ونلي نے کہا :

" ممکن هے که ان اسباب کا دریافت کرنا مشکل هو ' جنکي بنا پر ایک قدیمي و فطري زندگي بسر کرنے والي جماعت نے میرے غیر مسلم هونے کے باوجود یه خدمت میرے متعلق کي ' لیکن میں کہتا هوں که میں اپنے عهد حکومت میں انکے اعتماد و اعتبار کے حاصل کرنے میں همیشه کامیاب هوا ' کیونکه میں نے ان پر محبت و مودت کا اظہار کیا ' اور انکو یقین دلایا که وہ موجودہ حالت میں نیک کردار مسلمانوں کے راستے پر نہیں چل رهے هیں اور اصلاح کے محتاج هیں "

یه حالات تھے ' جنکي بنا پر انھوں نے میجر ونلي کو اس مقصد عالي کے لیے اپنا وکیل بنا کے بھیجا هے - خط سے معلوم هوتا هے که آج سے پہلے کبھي انہیں اس مقصد کے لیے کسي شخص کو بھیجنے کا اتفاق نہیں هوا -

چنانچه وہ اپنے اسي خط میں سلطان المعظم کو لکھتے هیں :

" اب هماري تمام امیدیں آپ هي کے هاتھه وابسته هیں - هم کسي ایسے شخص کو نہیں جانتے ' جس سے همارے تعلقات آپکے تعلقات سے زیادہ قریب هوں - کیونکه آپ جانشیں رسول الله اور هم تمام مسلمانوں کے خلیفه هیں - اسکے علاوہ کوئي اور شخص ایسا نظر بھي نہیں آتا جس سے یه امید هو که وہ اتباع اسلام کے باب میں هماري خواهشوں کے پورا کرنے میں همیں مدد دیگا "

میجر ونلي اپني اور مسلمانان مورو کے تعلقات کي سرگذشت بیان کرتے هوئے کہتے هیں :

" میرے اور مسلمانان مورو کے تعلقات ان مساعي کي بدولت هوے هیں ' جو میں نے آستانے میں انجام دي تھیں - جسوقت یه جزائر ریاستہاے متحدہ امریکه کو ملے هیں اسوقت اسکا معتمد مسٹر اوسکار ٹروس آستانے میں مقیم تھا - اسکو جب معلوم هوا که هماري نئے مستعمرات (نو آبادیوں) میں بہت سے مسلمان بھي هیں ' تو وہ سلطان عبد الحمید خاں سے ملا ' اور معاهدہ ریاستہاے متحدہ و صوبه طرابلس الغرب پیش کیا ' جسکي دفعه ۱۱ - میں لکھا تھا :

" چونکه ریاستہاے متحدہ کي حکومت کي بنیاد کسي حیثیت سے بھي مسیحیت پر نہیں هے ' اور چونکه یه حکومت مسلمانوں کے اسباب راحت ' انکے عقائد ' انکے مذهب کے ساتھه ' کسي طرح بد سلوکي کا ارادہ نہیں رکھتي ' اور نیز کیونکه وہ آج تک کسي مسلمان قوم سے معرکه آرا نہیں هوي هے ' اسلیے فریقین اس امر پر متفق هیں که دونوں ملکوں کے تعلقات باهمي کے انقطاع کے لیے مذهبي امور سبب نه قرار دیے جائیں "

چونکه سلطان عبد الحمید خاں کو ان جزائر کا حال معلوم نه تھا ' اسلیے پہلے انھوں نے یه دریافت کرنا چاها که آیا درحقیقت ان جزائر میں مسلمان رهتے هیں ؟ اور کیا انمیں سے کوئي جماعت اداے فریضهٔ حج کے لیے حجاز بھي آئي هے ؟ پھر اسي غرض سے انھوں نے ایک تار بھي مکه معظمه بھیجا - حسن اتفاق سے ان جزائر کے دو شخص وهاں موجود تھے - سلطان عبد الحمید نے ان دونوں آدمیوں کے هاتھه مسلمانان جزائر کے پاس خطوط بھیجے ' اسمیں انھوں نے نصیحت کي تھي که حکام کے ساتھه دوستی و محبت کے تعلقات رکھیں - یه انہیں خطوط کا اثر تھا که جب یہاں اگنیلڈو کے قاصد آئے ' اور باشندوں کو بغاوت میں شرکت کي دعوت دي ' تو مسلمانوں نے شرکت سے صاف انکار کردیا -

میجر ونلي کو مسلمانان فلیپائن (ٹون ماس) کہتے هیں - ٹون ماس کے لفظی معني بادشاہ ' باپ ' یا سردار کے هیں -

مسلمانوں نے ایک بہت بڑي مرصع انگشتري بھي بطور یادگار انکو دي هے ' اور وہ هر وقت اسے فخریه زیب انگشت رکھتے هیں -

موجود هیں که اونمیں سے صرف ایک متنفس هي اتني قليل رقم کو بلا تکلف دیکر' مظلوم مهاجرین کي اعانت فرما سکتا هے - ذرا همت کو کام فرمایا جاے تو ارباب همم کیلیے یه امر کچهه بهي دشوار نہیں :

همت نخورد نیشتر لا و نعم را

عجب نہیں جو ابتک کسي غیور همدرد نے رقم مطلوبه آپ کي معرفت قسطنطنیه بهیجوا دي هو - یا آپکو بذریعه قیمت اخبار حسب اعلان ایک معتد به رقم وصول هوچکی هو - وکفی بالله وکیلا -

آه ! آه ! ! مولانا - خدا کي قسم میرے پاس اسوقت بجز نقد جان کوئي سرمایه نہیں' جس سے اپنے مظلوم بهائیونکي اعانت کرسکوں' البته کوئي خرید فرما لے تو میں بکنے کیلیے تیار هوں' مگر حیران هوں که مجهه بدترین خلایق کو کون خریدیگا ؟ مجهه میں نه ایاز کا سا حال و قال' نه یوسف کا سا حسن و جمال' پهر کهتا هوں که گو کچهه نه سهي مگر انسان هوں - مسلمان هوں -

جبکه ادنے ادنے اشیاء چندہ کے جلسونمیں روپیوں اشرفیوں سے بذریعه نیلام نہایت احترام کے ساتهه بک گئي هوں' اور جبکه پهٹے کپڑے ٹوٹے جوتے تک بک جاتے هیں' تو کیا دس کروڑ اهل اسلام میں ایک خریدار سراپا ایثار بهي مجکو میسر نه آئیگا ؟

پهر هاں اے جان عزیز ! بتا که اب تیرا کیا عزم هے ؟ گو تو سب سے عزیز سهی اور نقد دو عالم تیرے مقابله میں هیچ' مگر تیري محبت کي قسم که تو جان آفریں کي خوشنودي سے تو زیاده هرگز عزیز نہیں - اگر تو اسوقت بهي کام نه آئي تو پهر کس کام کي - خدا را تامل نکر اور اپنے ستم رسیده بهائیوں کي اعانت میں قربان هوجا !

یا خدا میري اس صداے جانفروشي کو در اجابت تک پهونچا اور شرف قبول عطا فرما - و افوض امري الی الله -

حضرت مولانا - حاشا آپ میري اس تحریر کو شاعرانه تعلي یا دیوانے کي بڑ خیال نه فرمائیں - میں آپکو بعزم و استقلال' به ثبات عقل و هوش' و برضا و رغبت' بلا اکراه و جبر مطلع کرتا هوں' بلکه اختیار دیتا هوں که جو صاحب' جن داموں چاهیں' مجکو خرید فرمالیں یا آپ جسکے هاتهه جس قیمت پر چاهیں فروخت فرما کر زر قیمت فوراً قسطنطنیه روانه فرماویں - کچهه عذر نکرونگا' اور تا زیست اپنے مولی کي غلامي سے انحراف نکرونگا' معامله طے هوجانے پر با ضابطه خط غلامی بهي لکهدونگا - و بالله التوفیق -

یه خادمه ایک غریب شوهر کي زوجه هے - جو کثیر العیال بهي هیں - میرے غریب شوهر مسمی منشي محمد عبد الکریم صاحب سکنه فست پان بازار سکندر آباد نے ابهي ابهی مجهسے فرمایا که همارے ترک بهائي' بهنیں' اور مائیں' جو مهاجرین هیں' بڑي سخت مصیبت میں هیں - اون کي امداد کے لیے حضرت مولانا ابو الکلام مدظله نے اپنا اخبار مفت بهیجنے کا وعده فرما کر اعلان شائع کر دیا هے - یه خادمه آپکي دن دوني رات چوگني دولت بڑهنے کے لیے اور درازي عمر کے لیے دعا کرتي هے -

جبسے که جنگ طرابلس اور جنگ بلقان شروع هوئي - اور همارے پیارے ترک بهائیوں' بهنوں' اور ماؤں' اور ننهے ننهے بچوں پر ظالم بلقانیوں و اطالیوں نے مظالم کیے هیں - انکا حال سن سنکر میرا اور میرے شوهر کا کلیجه پاش پاش هوچکا هے - هم دونوں جب کبهي اپنے بچوں کو محبت کی نظر سے دیکهتے هیں تو همارے پیارے و عزیز ترک شهداء' پیاري مائیں' پیاري بهنیں' پیارے و عزیز بچے یاد آجاتے هیں' اور بے اختیار آنکهه سے جهڑي شروع هوجاتي هے - ....

آه اے رب العالمین ! تیري شان قهاري کو کیا هوگیا ؟ تیرے حبیب کي امت پر یه کیسي مصیبت هے ؟ تو اور تیرا عرش سکوت میں کیوں هے ؟ تیري وحدانیت اور تیرے حبیب کي رسالت کي گواهي دینیکا بدله یه هم سے لیا جا رها هے -

مجهے بچپن سے اردو اخبارات دیکهنے کا شوق هے' لیکن اب اخبارات دیکهتي هوں تو اسلام پر هر طرف ایک اندهیاري سي چهائي هوئي معلوم هوتي هے - اب تو یهي بہتر معلوم هوتا هے که دنیا کے کل مسلمان ایک دل هوکر اسلام کي حفاظت کا عهد کرلیں - اسکا نتیجه جو کچهه خداے پاک کو منظور هوگا - هوگا - همارا بهروسه تو اس خداے وحده لا شریک پر هے - میں تو اس دن کو اپنے لیے عید سے بڑهکر جشن کا دن سمجهوں جس دن اپنے شوهر اور اپنے نو ساله فرزند کو شهید هوتے دیکهوں - اور میں خود بهي " فاطمه بنت عبد الله " کے قدم بقدم چلکر شهید هوں' جو جنگ طرابلس میں شهید هوکر حوران بهشتي کے آغوش میں کهیل رهي هے' اور جسکا حال حضور نے اخبار میں لکها تها -

کل میرے غریب شوهر نے آٹهه روپیه کلدار بذریعه مني آڈر (اعانۂ مهاجرین عثمانیه) کے لیے بهیجا هے' اوسي سلسله میں آج یه خادمه بهي آٹهه روپیه بذریعه مني آڈر ارسال کرتي هے - همکو کسي معاوضه کي ضرورت نہیں -
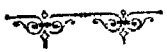
(از جناب محمد حسین صاحب سکریٹري انجمن هلال احمر بلگام)

روزانه زمیندار میں اعانه مهاجرین کے عنوان سے الهلال کا شایع شده مضمون نظر سے گذرا - آپنے عالي همتي اور ایثار سے الهلال کي چار هزار کاپیاں وقف امداد مهاجرین کي هیں - جزاکم الله احسن الاجزا - آپکي اس عالي همتي کي صرف زباني داد دینا تو نہایت آسان امر هے' لیکن اصل بات یه هے که کچهه عملي کارروائي بهي کر دکهلائي جاے - اسي خیال سے میں نے آج نماز جمعه کے بعد جامع مسجد میں ایک مختصر تقریر بیان کي' اور مسلمانوں سے اس امر کي تحریک کي که کم از کم هر ایک مسجد کے لیے ایک الهلال ضرور خریدا جاے جسکي خریداري هم خرما و هم ثواب سے بهي بڑهکر هے - اسي وقت آٹهه روپیه جمع هوگئے جو آپکی خدمت میں بذریعه مني آرڈر روانه کئے گئے هیں - وصول فرما کر الهلال امام صاحب مسجد بلگام کے نام جاري فرمائیں -

اراده هے که هر ایک مسجد میں جاکر لوگونکو اسکي خریداري پر آماده کروں تاکه ایک معقول تعداد الهلال کے خریداروں کي پیدا هوجاے - اور اس طرح مهاجرین کي بهي اعانت هو -

الهلال

(کثر الله امثالکم - کهه نہیں سکتا که جناب کے اس خلوص و درد اسلامي نے میرے دل میں کیسي جگه پیدا کر لي هے ؟)

حضرت مولانا - الله تعالی آپکے علم و فضل میں برکت و اضافه کرے - مجهه ضعیف و نحیف کا عزیز از جان فرزند عبد الرحیم کاتب بعمر ۲۲ - سال آپ کے اخبار الهلال کا عاشق شیدا تها - جب تک الهلال کو دیکهه نه لے' اسے چین نه پڑتي تهي افسوس که اس

(۵) فضل الحسن مرهاني اڈيٹر اردوے معلی کو جو سڈيشن ميں سزا ياب هوچکے هيں پرنسپل نے به اتفاق آنريري سکٹري کالج ميں آنيکي اور طالبعلموں کو آنسے ملنے کي ممانعت کي هے - سيد هاشمي کا ارنسے ربط و ضبط رها اور ارنکے بائيکات کے نوٹس نمايش ميں تقسيم کرنے ميں نماياں حصه ليا -

يه مشهور کيا جاتا هے که اونکو آندهي اور ميذهه ميں رات کے وقت نکالا - جس طالبعلم نے اونکو اپنے يهاں ٹهرايا اونکو نکالا - اور جسنے روٹي کهلائي اوسکو بهي نکالديا - اسکے متعلق واقعات يه هيں که اونکو صبح آٹهه بجے کالج سے چلے جانے کے ليے کها گيا' اور انکي متعدد قسم کي فيس معاف کر کے اونکو سفر خرچ کے ليے روپيه بهي ديا گيا - اور کها که اوسي روز پانچ بجے کي گاڑي سے چلے جاويں' اور اسسٹنٹ ٹيوٹر صاحب اونکو اسٹيشن پر روانه کرنے گئے - وه اوس روز نهيں گئے' اور تين دن تک ايک طالبعلم کے يهاں چهپے رهے' جسکي کسيکو کوئي اطلاع نهيں کي گئي - ان طالبعلم کے خلاف چونکه پهلے کوئي بات نهيں تهي اسليے اونکو متنبه کر کے اوسکا کمره تبديل کر ديا گيا' اور کوئي سزا نهيں ديگئي - هاشمي کے اخراج کے بعد پرنسپل اور ٹيوٹر نے نوٹس ديديا تها که کوئي طالبعلم سيد هاشمي کو ريسيو نکرے - ايک طالبعلم نے اس حکم کے خلاف سيد هاشمي کو ايک شاندار ڈنر ديا' جسميں بهت سے طلبا کو مدعو کيا - سيد هاشمي کو هار پهنايا - اسپر اس طالبعلم کو صرف ايک ماه کے ليے اسٹيکيٹ کيا - اس طالبعلم کي پهلے سے بهي کچهه شکايتيں تهيں - سيد هاشمي کي روانگي دهلي کو شام کے پانچ بجے هوئي' اور اوس روز اتفاق سے خاص طور پر موسم اچها تها - اونکے روانه هونے کے بعد ٹيوٹر اور اسسٹنٹ ٹيوٹر ميرے مکان پر آئے - ان تمام واقعات کے لکهنے کے بعد ميں اخبارات کے ايسے اڈيٹروں سے جو کالج کے دوست هيں اپيل کرتا هوں که وه کالج کے متعلق خبريں شايع کرنيسے قبل آنريري سکريٹري يا پرنسپل سے واقعه کي تصحيح کرليا کريں - مجهے خوشي هے که چند اڈيٹر صاحبان نے تصحيح کے ليے پرنسپل يا آنريري سکريٹري کو لکها -

ضياء الدين احمد

قائم مقام پرنسپل ايم - اے - او - کالج - عليگڈه

داستان خونیں

مظالم بلقان اور اسکي اشاعت

حضرت مولانا - السلام عليکم ورحمة الله و برکاته - آپکے اخبار مورخه ۱۴ - مئي سنه ۱۳۱۹ سے ظاهر هوتا هے که مجلس دفاع ملي نے جو روئداد مظالم بلقان کي شائع کي هے اور اوسکے تراجم مختلف السنه يورپ ميں کيے گئے هيں - اوسکي ايک کاپي انگريزي آپکے پاس پهنچ گئي هے' اور آپ اوسکا ترجمه اپنے اخبار ميں وقتاً فوقتاً چهاپتے رهينگے - آپنے يهه خيال بهي ظاهر فرمايا هے که اگر همدرد اسکو چهاپ دے تو بهت بهتر هو' ميري راے ناقص ميں نه صرف همدرد بلکه کل روزانه اور هفته وار اسلامي اخباروں ميں اسکي اشاعت از بس ضروري هے - اور ميں اميد کرتا هوں که ان اخبارات سے پرائيوٹ خط و کتابت کرکے آپ اسکا انتظام فرمائينگے - اخباروں کي اشاعت کے بعد جيسا که آپکا خيال هے اس روئداد کو ايک رساله کي صورت ميں شائع کيا جاے -

تاریخ حسیات اسلامیهٔ مسلمانان هند کا ایک ورق

اعانهٔ مهاجرین

اعلان جان فروشي

جناب عبد الحي خاں صاحب از ديوه رگ

حضرت مولانا مد ظله العالي - سلام مسنون - اسوقت يورپين ٹرکي کے مظلوم و بے خانماں مهاجرين کے مصائب اور احتياج کے تار کا مضمون اور آنکے حال زار کا مرقع جانگزا مندرجهٔ الهلال پيش نظر هے -

کيا عرض کروں که دل بيتاب کيا کهه رها هے' اور آنکهوں سے کيا بهه رها هے؟ جس ايثار سے آپنے بذريعه قيمت اخبار ۳۰ هزار کي فراهمي کا انتظام و اعلان فرمايا هے وه نهايت مستحسن اور سهل الحصول طريقه هے - بفضله تعالی قوم ميں هزاروں عالي همت اور صاحب دل ايسے

[بقيه مضمون پهلا کالم]

اسکے متعلق اسقدر عرض کرنا ضروري تصور کرتا هوں که اس روئداد کا ترجمه آپ خود فرمائيں - اور اگر کوئي اور شخص انگريزي سے اردو ميں ترجمه کرے تو بهي آپ اوسپر خاص نظر و اصلاح فرما ديں - يه رساله اردو ٹائپ ميں نه چهپے' بلکه ليتهوگراف ميں' کيونکه عوام الناس ٹائپ کو اچهي طرح نهيں پڑهه سکتے' اور کم ازکم اوسکے پڑهنے ميں دقت محسوس کرتے هيں - اس رساله کے ترجمه ميں مغلق الفاظ سے حتی الوسع احترازکيا جاے' کيونکه بد قسمتي سے هندوستان ميں عربي تقريبا معدوم و مفقود هوگئي هے - يهه رساله خوشخط هو' مگر کاغذ کي پروا نهيں' خواه کيسا هی کم قيمت هو - اسکي ايک لاکهه کاپياں تمام هندوستان ميں کم سے کم شائع کي جائيں - اور اصلي قيمت (Cost Price) پر فروخت کيجائيں - ميں نهيں جانتا که اس روئداد کا عربي ميں بهي ترجمه هوا هے - ليکن اگر نهيں هوا تو ضرور هونا چاهيے - اور مصر اور شام اور بلاد عرب طرابلس وغيره مقامات ميں اسکي هزاروں کاپياں مشتهر کرني چاهئيں - حج بيت الله کے موقع پر اسکي اشاعت خصوصيت سے کيجاے' تا که مسلمانوں کي آنکهيں کهليں' اور وه خواب غفلت سے کروٹ ليں - اجکي ڈاک ميں بطور چنده دس روپيه کا مني آرڈر اس رساله کي اشاعت کي غرض سے آپکی مبارک خدمت ميں بهيجتا هوں - اميد هے که اسکي اشاعت کي ليے بهت زياده چنده کي ضرورت نهوگي - اور تهوڑي سي سعي سے کافي چنده هوجائيگا - کل شهروں ميں ائمه مساجد جامع کے پاس يه روئداد مفت بلا قيمت جانی چاهيے - اس روئداد کے عربی ترجمه کے ليے آپ قسطنطنيه ميں خط و کتابت فرماکر انتظام باساني فرماسکتے هيں - ميري راے ميں اس اشاعت سے ايک اور بهي مدعا حاصل هوگا' اور وه يهه که گورنمنت برطانيه کے رحم اور ديگر يورپين حکومتوں کي بے رحمي اور قسارت کا اندازه عامهٔ خلائق کو بفحواے تعرف الاشياء باضدادها هوجائيگا والسلام -

راقم ايک مسلمان

مسیحا

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجاتے ہیں۔ اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر اور نہ کوئی حکیمی اور مفید چیز ملتی ہے اور ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلاطبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو یا وہ بخار جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا اسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے۔ اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجئے تو بھوک بڑھ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے، نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر ویرو ویرا تر

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولوٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

---

[۲۰] ریویو اف ریلیجنز - یا مذاہب عالم پر نظر

اردو میں ہندوستان اور انگریزی میں یورپ امریکہ و جاپان وغیرہ ممالک میں زندہ مذہب اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنے والا - معصوم نبی علیہ السلام کی پاک تعلیم کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہیں - ان کا دور کرنے والا اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دینے والا یہی ایک پرچہ ہے جس کو دوست دشمن دنیا کے سامنے پیش کرنے کے قابل سمجھا ہے - اس رسالے کے متعلق چند ایک رایوں کا اقتباس حسب ذیل ہے :-

البیان لکھنؤ - ریویو آف ریلیجنز ہی ایک پرچہ ہے جس کو خالص اسلامی پرچہ کہنا صحیح ہے - عربی میں المنار اور اردو میں ریویو آف ریلیجنز سے بہتر پرچے کسی زبان میں شایع نہیں ہوتے - اس کے زور آور مضامین پر علم و فضل کو ناز ہے -

کریسنٹ لورپول - ریویو آف ریلیجنز کا پرچہ دلچسپ مضامین سے بھرا ہوا ہے - ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے متعلق جو جاہل عیسائی الزام لگایا کرتے ہیں - ان کی تردید میں نہایت ہی فاضلانہ مضمون اس میں لکھا گیا ہے - جس سے عمدہ مضمون آج تک ہماری نظر سے نہیں گذرا -

مسٹر ویب صاحب امریکہ - میں یقین کرتا ہوں کہ یہ رسالہ دنیا میں مذہبی خیال کو ایک خاص صورت دینے کے لیے ایک نہایت زبردست طاقت ہوگی - اور یہی رسالہ ان روکوں کے دور کرنے کا ذریعہ ہوگا - جو جہالت سے سچائی کی راہ میں ڈالی گئی ہیں -

ریویو آف ریویوز - لنڈن - مغربی ممالک کے باشندوں کو جومذہب اسلام کے زندہ مذہب ہونے کے مضمون سے دلچسپی رکھتے ہیں چاہیے کہ ریویو آف ریلیجنز خریدیں -

وطن لاہور - یہ رسالہ بڑے پایہ کا ہے - اس کی تحقیقات اسلام کے متعلق ایسی ہی فلسفیانہ اور دقیق ہوتی ہیں - جیسی کہ اس زمانہ میں درکار ہے سالانہ قیمت انگریزی پرچہ ۴ روپیہ - اردو پرچہ ۲ روپیہ - نمونہ کی قیمت انگریزی ۳ آنہ - اردو ۲ آنہ - تمام درخواستیں بنام منیجر میگزین قادیان - ضلع گورداسپور آنی چاہئیں ۔

ضعیفي میں مجھے داغ جدائي دیگیا ' یعنے چند ماہ بیمار رھکر انتقال کر گیا - میري بقیه عمر ضائع هوئي - کیا کروں کدھر جاؤں ؟ مہاجرین بلقان کا درد ناک احوال جو آپ نے الهلال میں تحریر کیا ہے اس سے دلپر سخت صدمه پہنچا - مرحوم کے طرف سے ایک روپیه چندہ ارسال کرتا هوں ' اسکو قبول فرماویں ' اور میرے بیٹے کے حق میں دعا فرمائیں که خدا اسکي مغفرت کرے اور اپنے جوار رحمت میں جگهه دے آمین -

الهـــلال

(عظم الله اجـــرکم بمصائبکم - اللهم اغفـــرہ وارحمـــه ' وانت خیر الراحمین !)
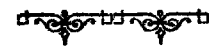
(فضل کریم حکیم ڈویزنل کورٹ هوشیارپور)

عزیزہ اهلیۂ برادرم ڈاکٹر اشفاق محمد صاحب حکیم مقیم هاتهي دروازہ امرت سر دو تین ماہ سے بعارضه بخار بیمار هیں - تبدیل آب وهوا کي غرض سے یہاں آئي تهیں - بیماري کي شدت سے چونکه وہ بہت دلگیر اور مایوس تهیں ' اسلیے انهیں خیال هوا که اپنے زیورات راہ خدا میں دیدیں - چنانچه دو بالیاں جو امرت سر میں غالباً ۵۸ روپیه کو خریدي گئي تهیں ' مجهے دیدیں که انهیں کسي عمدہ مصرف میں لگا دیا جاوے - کل رات الهـــلال کو پڑھتے هوے دل میں خیال آیا که اعانت مہاجرین سے اچها مصرف اور کوئي نہیں هو سکتا -

آج هر دو بالیاں ڈبیا میں بند کرکے ارسال خدمت والا هیں - یه خالصاً آپکي نذر هیں ' آپ پسند کریں توانهیں اعانۂ مہاجرین میں بهیجدیں - اور مریضه کے حق میں دعاے صحت فرمائیں -

الهـــلال

(الله تعالی اس مومنۂ مخلصه کو صحت عطا فرماے - جمیع قارئین الهلال سے التجا ہے که انکي حق میں دعائے صحت و سلامتي فرمائیں)
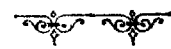
(از جناب نظیر احمد خان صاحب سهسرامي)

همارے والد ماجد مولوي سبحان احمد خانصاحب ناظر عدالت دیواني برابر الهلال دیکها کرتے هیں - اس هفته کے الهلال کو دیکهکر نہایت غمگین هوے ' اور مہاجرین کي حالت دیکهکر دل بهر آیا - چنانچه ۳ - سو روپیه اپنے مشاهرہ سے پس انداز اس ارادہ سے کیا تها که حج کو تشریف لیجاویں - مگر حالت مہاجرین قابل رحم ہے - فوراً حکم دیا که کل روپیه " بمد اعانـــة مہـــاجرین " دفتر الهـــلال کو بهیجدو که منزل مقصود تک پہونچ جاے - اور ان بیکسوں کي دستگیري هو - لہذا حسب الحکم جناب موصوف الصدر مبلغ ۳ - سو روپیه بذریعه کرنسي نوٹ بیمه ارسال ہے - امید که رسید سے بہت جلد مطلع کرینگے - اور " اعانت مہاجرین " کے مد میں جمع کرینگے -

فہـرست زر اعانـۂ مہاجرین عثمـانیـه

(۱)

	پائي	آنه	روپیه
جناب انوار الحق صاحب سوداگر - پورياں - شاهجہانپور	•	•	۱٦
مسلمانان قصبه رسولي بذریعه جناب برهان حسین صاحب	•	۷	۱٦
جناب عبدالرضا خانصاحب - آر - کے - آر - کهیري - لکهیم پور	•	•	۲۲
جناب حاجي محمد محي الدین صاحب بنگلور	•	•	۵
جناب عبد المجید خانصاحب انسپکٹر - شورکوٹ جهنگ	•	•	۱۰
زمینداران گهوٹه بذریعه غلام محمد صاحب	•	۱۵	۲
جناب مولانا سبحان احمد خانصاحب ناظر عدالت بهاگل پور	•	•	۳۰۰
جناب احمد حسین صاحب ٹهیکه دار نهر درگئي پشاور	•	•	۳۰
جناب معزالدین احمد صاحب سبزیمنڈي - اله آباد	•	۱	۱۵
غیور مسلمانان بازید پور - مونگیر	•	۵	۱٦
جناب ایم - ترابعلیخا نصاحب - تحصیلدار حیدر آباد دکن	•	•	۵۰
مسلمانان جهلم	•	•	۱۰۰
جناب عبد الغفور صاحب - بسین برهما	•	•	۱
جناب امراؤ علي صاحب دهلي	•	•	۲
جناب مولوي حبیب الدین صاحب دهلی	•	۸	•
جناب ایم امین الدین صاحب بیرسٹر لائل پور	•	•	۳
جناب محمد اشفاق النبي خانصاحب سب انسپکٹر رامپور	•	•	۸
جناب میران بخش صاحب پٹواري هوشیارپور	•	•	۵۰
جناب منشي مهدي حسن صاحب محرر چنگي پرتاب گڈہ اودہ	•	•	۸
جناب سید فضل احمد صاحب - خوشبو ساز بریلي	•	•	۱۵
جناب ایم - حصول احمد صاحب انریري مجسٹریٹ خیر آباد	•	•	۱۰۰
مسلمانان کهونٹي بذریعه عزیز الحق صاحب مختار - کهونٹي - رانچي	•	•	۲۰
جناب محمد نصیر صاحب موضع هرگاوان بربیگها	•	۹	۱۰۳
جناب ور بیگ صاحب وکیل جونپور	•	•	۵
جناب ڈاکٹر عبد الله خانصاحب بکاني - کوٹه	•	•	۳
جناب شیخ فضل احمد صاحب - گجرات	•	۸	۷
جناب سید محمد تقي صاحب - از گونڈہ	•	•	٦۵
جناب سید فضل شاہ صاحب جهت پت	٦	۸	•
میاں نذیر حسین صاحب از لوهیا نواله ضلع گوجرا نواله	•	•	۳
جناب جمال خاں کشمیري ککهر - گوجرا نواله	•	•	۱
ایک صاحب درد از قصور لاهور	•	•	۵۰
معین الدین احمد صاحب قدوائي ندوي	•	•	۷

بذریعه معین الدین احمد صاحب قدوائي ندوي زیورات

(به تفصیل ذیل)

جوشن نقري مرسّم ۱۹ عدد - جوشن نقري سادہ ۲۳ عدد - کوٹه نقري - بجلي طلائي ایک جفت - کیل طلائي ایک عدد - چوڑي نقري ۴ عدد - چهنّي نقري ۴ عدد - آرسي نقري ایک عدد

	پائي	آنه	روپیه
جناب سید علي حامد شاہ صاحب سجادہ نشین سنڈي هردوئي	•	۳	۳
شیخ محمد بخش صاحب سکریٹري ٹرکش ریلیف فنڈ - امرتسر	•	•	۳

باقي آینده

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA.

[۲۳]

گھر بیٹھے عینک لیجیے

زندگی کا لطف آنکھوں کے دم تک پھر آپ اسکی حفاظت کیوں نہیں کرتے ؟ صرف اسلیے کہ قابل اعتماد عینک آسانی سے نہیں ملتی ؟ مگر اب تو یہ دقت نہیں ایک اطلاعی کارڈ پر همارا ممتحن چشم حاضر هوگا بالکل نئے اصول پر امتحان لیجائیگی -

ایم - ای - احمد - اینڈ سن

نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ - ڈاکخانہ ریلسلی - کلکتہ

[۲۴]

عمدہ آم شیریں

آپ خرید نا چاہتے هیں تو ملیح آباد کا " سفیدہ " - منگالیے ۳۴ دانہ کی قیمت ۳ - روپیہ ۱۵ - آنہ - ۹۴ - آم تک محصول وغیرہ ایک روپیہ - ۱۵ - جولائی - تک ملسکتا ہے پھر نہیں - پھول پتی کے بیج پرہ ہے' آم کی قامیں بالکل سستے دامون لیجئے

نذیر برادرس کنول هار ایجنسی ملیح آباد - لکھنو

[۲۵]

اشتہار

چند قومی نظمونکا مجموعہ جنکی قیمت انجمن مہاجرین اسلام میں داخل کیجائیگی -

ڈیڑہ آنے کی ٹکٹ آنے پر - ایک فرد - روانہ هوسکتا ہے
۹ آنے کی ٹکٹ آنے پر - ۹ - فرد " " "
۸ آنے کی ٹکٹ آنے پر - ۱۲ - فرد " " "

المشتہر خاکسار خادم الدهر سید غلام باری زهر - محمد منزل بہار

[۱۶]

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر هوجاتے هیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں هوئی تو هیضہ هوجاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل هوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور همیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ۳۰ برس سے تمام هندوستان میں جاری ہے' اور هیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے -

قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

عرق پودینہ

هندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بوڑھے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے هر ایک اهل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاهیے - تازی ولایتی پودینہ کی هری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ هوجانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدهضمی اور متلی - اشتہا کم هونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ
پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — هر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

[۱۸]

لاکھوں بے خانماں مہاجرین

قسطنطنیہ کی گلیوں میں !!!

الہلال کلکتہ - سالانہ قیمت مع محصول صرف آٹھہ آنہ !!!

آج دفتر الہلال میں دو تار دفتر تصویر افکار ' اور ڈاکٹر مصباح کے پہنچے ہیں کہ " خدا کیلیے یورپین ترکي کے اُن لاکھوں بے خانماں مہاجرین کے مصائب کو یاد کرو ' جنمیں ہزارہا بیمار عورتیں ' اور جاں بلب بچے ہیں - جنکو جنگ کي ناگہاني مصیبتوں کي وجہ سے یکایک اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا ' اور جنکي حالت جنگ کے زخمیوں سے بھي زیادہ درد انگیز ہے - جو مرگئے ' انکو دفن کردیں ' جو زخمي ہیں انکو شفا خانے میں لے آئیں ' لیکن جو بدنصیب زندہ ' مگر مردے سے بدتر ہیں ' انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الہلال حیران ہے کہ اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ مدد کیلیے نئي اپیلیں کرنا شاید لوگوں کو ناگوار گذرے کہ ہلال احمر کا چندہ ہر جگہہ ہو چکا ہے ' اور تمسکات کا کام بھي جاري ہے - مجبوراً جو کچھہ خود اسکے اختیار میں ہے ' اسي کیلیے کوشش کرتا ہے -

(۱) کم از کم وہ ایک ماہ کے اندر دو ہزار پاؤنڈ یعنے ۳۰ - ہزار کي رقم مخصوص اعانۂ مہاجرین کیلیے فراہم کرنا چاہتا ہے ' کیونکہ ہلال احمر کے مقصد سے جو روپیہ دیا جاتا ہے ' اسکو خلاف مقصد دوسري جگہ لگانا بہتر نہیں - اسکي اطلاع آج ہي ترکي میں بھیجدي گئي ہے -

اس بارے میں جو صاحب [illegible] اعانت فرمائیں گے فاجرہ علی اللہ '

ورنہ وہ دوسروں پر بار ڈالنے کي جگہہ ' خود ہي اس رقم کو اپني جانب سے پیش کرنا چاہتا ہے -

(۲) اسکي صورت یہ ہے کہ بلا شک نقد تیس ہزار روپیہ دینا دفتر کے امکان سے باہر ہے ' مگر یہ تو ممکن ہے کہ تیس ہزار روپیہ جو اُسے مل رہا ہو ' وہ خود نہ لے ' اور اس اشد ترین ضرورت اسلامي کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقیناً میں ۳۰ - ہزار نہیں دیسکتا ' لیکن آپ کیوں نہیں مجھے ۳۰ - ہزار روپیہ دیتے ' تاکہ میں دیدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کیا جاتا ہے کہ **دفتر الہلال چار ہزار الہلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا ہے - آج کي تاریخ سے ۳۰ جون تک جو صاحب آٹھہ روپیہ قیمت سالانہ الہلال کي دفتر میں بھیجدینگے '** انکے روپیہ میں سے صرف آٹھہ آنہ ضروري اخراجات خط و کتابت کیلیے وضع کرکے باقي ساڑھے سات روپیہ اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا ' اور ایک سال کیلیے اخبار انکے نام جاري کردیا جائے گا - گویا ساڑھے سات روپیہ وہ اپنے مظلوم و ستم رسیدہ برادران عثمانیہ کو دینگے ' اسکا اجر عظیم اللہ سے حاصل کرینگے ' اور صرف آٹھہ آنے میں سال بھر کیلیے الہلال بھي (جو جیسا کچھہ ہے ' پبلک کو معلوم ہے) انکے نام جاري ہوجائیگا - اس طرح چار ہزار خریداروں کي قیمت سے ۳۰ - ہزار روپیہ فراہم ہو سکتا ہے اور دفتر الہلال اپنے خود فائدہ اٹھانے کي جگہہ ' اس کار خیر کیلیے وقف کردیتا ہے -

(۵) اس وقت ماہوار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط ہے - لیکن دفتر ۳۰ - جون تک کیلیے اپني تمام آمدني اپنے اوپر حرام کرلیتا ہے - حالانکہ اس وقت تک کئي ہزار روپیے کے نقصان میں ہے ' اور مصارف روز بروز بڑھتے جاتے ہیں ' تاہم اس تار کو پڑھکر طبیعت پر جو اثر پڑا ' اس نے مجبور کردیا ' اور جو صورت اپنے اختیار میں تھي ' اس سے گریز کرنا ' اور صرف دوسروں ہي کے آگے ہاتھہ پھیلائے رہنا ' بہتر نظر نہ آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپني جیب سے ہزاروں روپیہ کار خیر میں دیتے ہیں - شاید اردو پریس میں یہ پہلي مثال ہے ' لیکن اسکي کامیابي اس امر پر موقوف ہے کہ برادران ملت تغافل نہ فرمائیں اور اس فرصت سے فائدہ اٹھاکر فوراً درخواست خریداري بھیجدیں - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

یورپین ترکي کے بے خانماں مہاجرین جامع ایا صوفیا کے سامنے

(۶) الہلال - اردو میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے ' جو یورپ اور ترکي کے اعلی درجہ کے با تصویر ' پر تکلف ' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا ہے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القرآن ' اور امر بالمعروف و نہي عن المنکر ہے - محققانہ علمي و دیني مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا ہر موافق و مخالف نے اقرار کیا ہے - اُس نے ہندوستان میں سب سے پہلے ترکي سے جنگ کي خبریں براہ راست منگوائیں ' اسکا باب " شئون عثمانیہ " ترکي کے حالات جنگ کے واقعات صحیحہ معلوم کرنے کا مخصوص ذریعہ ہے - " نامورانِ غزوۂ طرابلس و بلقان " اسکي ایک با تصویر سرخي ہے ' جسکے نیچے وہ عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکھے جاتے ہیں ' جو اپنے مخصوص نامہ نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے ہیں - مقالات ' مذاکرۂ علمیہ ' حقائق و وقائق ' المراسلۃ و المناظرۃ ' اسئلۃ و اجوبتہا ' اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین ہیں - آٹھہ آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نہیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حوالہ ضرور دیا جائے ' اور کارڈ کي پیشاني پر " اعانۂ مہاجرین " کا لفظ ضرور لکھا جائے -

مرحوم شوکت پاشا

گذشتہ انقلاب کے دوسرے دن

[۱] اوسکان آفندی وزیر محکمہ پست و تلغراف [۲] شیخ الاسلام [۳] شاہزادہ سعید حلیم - پریسیڈنٹ سابق و وزیر خارجیہ و صدر اعظم
[۴] جلال بک وزیر معدنیات و زراعت [۵] مارشل محمود شوکت پاشا مرحوم وزیر اعظم و وزیر جنگ [۶] ابراہیم پاشا وزیر عدالت
[۷] حاجی عادل بک وزیر داخلی [۸] رفعت بک وزیر مالی [۹] بتیاد آفندی وزیر پبلک ورکس

موجودہ نسل اسلامی کا بزرگ ترین فرزند :

مرحوم محمود شوکت پاشا

القریشی الفاروقی

اپنے اصلی عربی لباس میں، جنکی شہادت موجودہ عصر مصائب کے عظیم ترین فاجعات ملیہ میں سے ہے -

نور اللہ ضجعہ

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنين (القرآن الحکیم)

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad

7 / 1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL - HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

lf-yearly „ „ 4 - 12

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ / ۱ مکلاود اسٹریٹ
کلکته

عنوان تلغراف
« الهلال »

قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماهی ٤ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ۲۵ — جلد ۲

کلکته: چهار شنبه ۱۹ رجب ۱۳۳۱ هجری

Calcutta : Wednesday, June 25, 1913.

فہرست

تصاویر

اطلاع

خریداران الهلال کی خدمت میں

الهلال کی دوسری ششماهی جلد کا یه اخری پرچه هے - جن حضرات نے گذشته جولائی میں سالانه قیمت دی تهی ، یا جنهوں نے جنوری میں ششماهی مرحمت فرمائی تهی ، انکا حساب اس اشاعت سے ختم هو گیا - اگر ائنده کیلیے الهلال کی اعانت مقصود هو ، تو براه کرم اس نمبر کو دیکهتے هی ائنده کیلیے قیمت روانه فرمائیں ، یا ایک کارڈ لکهکر وی - پی - کی اجازت دیں - ورنه مجبوراً انکی خدمت میں ائنده پرچه روانه نهو گا -

تذکار شهداء اسلام

الهلال کی " اشاعة خونیں "

افسوس هے که جس مخصوص اشاعت کا گذشته پرچے میں ذکر کیا گیا تها ، اسکی ترتیب کی بالکل مهلت نه ملی - ناظرین سے معافی خواه هوں - انشاء الله نئے سال کی ابتدائی اشاعات میں اسکا حسب دلخواه انتظام هو جائیگا - تصاویر بکثرت هیں اور چهپ رهی هیں - صرف مضامین کی ترتیب باقی هے -

ایڈیٹر

یہ اصلاحات قدرتي و سیاسي اصول کی بنا پر هیں ' کیونکه قسطنطنیه کے دارالخلافه رهنے سے یورپ کي توجه ادهر زاید رهیگي ' علاوہ اسکے قسطنطنیه کے تمام قدرتی مناظر میں روز بروزکمي بهي آتي جاتي هے ' موجودہ مجلس مبعوثان عثماني کو اس بهشت ارضي (قسطنطنیه) کا چهوڑنا طبعاً گوارا نهوگا ' تا هم جو مدبر جب کبهي اس اهم کام کوانجام دیگا ' وہ ضرور تحسین و آفرین کا مستحق هوگا " !!

هفتۂ جنگ اب یه بات صاف هوگئی که محمود شوکت پاشا مرحوم کے قاتل انگریزي رعایا کے افراد تھے' اور سازش قتل میں خارجي سیاست کو تعلق تها - کامل پاشا اس کے علم بردار تھے ' اور پچهلے دنوں ان کي آمد قسطنطنیه اسی پشت ریز کے متعلق تهی - ارکان سازش نے موجودہ ترکي حکومت کو خاک میں ملا دینے کا فیصله کر لیا تها - طلعت بے ' ناژل بے ' عاصم بے' ان سب کے قتل کا تہیه هوچکا تها ' مگر صرف وزیر اعظم کے سر گئي ' آور سب بچ رهے - کامل پاشا کے فرزند اس انقلابی تحریک کے سرغنه تھے ' جو اپنے بہت سے رفیقوں کے ساتهه گرفتار هوے هیں - ان لوگوں کو امید تهی که انقلاب میں وہ بر سر حکومت آجائینگے ' اور ممالک عثمانیه کا خاطر خواہ تجزیه کرکے دول فرنگ کی همدردي حاصل کرلینگے ' مگر منصوبه ناکام رها ' راز افشا هوگیا ' اور اب باب عالی اس انقلابی پیکر کے قطعی استیصال میں منہمک هے - ۲۰ سرغنوں کے لیے سزاے موت کا حکم هوا هے جن میں ۱۲ - کو میدان بایزید میں پهانسی دے دي گئی - کامل پاشا کے حفید (پوتے) ایک اطالی جهاز میں سوار هوکر بهاگ گئے - اجانب نے اُن کو پناہ دي هے که اب نه سهي پهر کبهي ان آتش پاروں سے اشتعال شورش میں مدد ملیگی - دنیا کی سب سے بڑي اسلامي سلطنت برطانیه نے جس معاهدہ کي رو سے بلقانیوں اور عثمانیوں میں صلح کردی هے ' لندن ٹائمس نے اُس کی تفصیل شائع کردي - معاهدہ کے اهم دفعات یه هیں :

(۱) مسیحي مقبوضات عثمانیه کے وہ تمام علاقے جو " اینوس " سے " میڈیا " کے خط وسطی کے قرب میں واقع هیں ' بلقانیوں کو تفویض کردیے جائینگے - حد بندي کا تصفیه ایک بین الدولي کمیشن کے ذریعه سے هوگا -

(۲) البانیه کی حد بندي اور حکومت البانیه کے تمام متعلقات کا فیصله یوروپین سلطنتیں کرینگي ' ترکي جزائر بحر سفید (به استثناے جزیرۂ کریت و جزیرہ نماے کوہ آتهوس) کا مسئله بهي دول فرنگ هي پر واگزار هوگا -

(۳) جزیرۂ کریت بلقانیوں کو دے دیا جائیگا - دولت عثمانیه کو جو سیاسي و سلطاني وغیرہ حقوق حاصل هیں ' وہ ان سب سے دست بردار هو جائیگي ' اور یه تمام حقوق بلقانیوں کو مل جائینگے -

(۴) اس جنگ سے جو مالي نقصانات هوے هیں ' اُن کي تعویض کا سوال وہ بین الدولي کانفرنس حل کریگي ' جو اسي غرض کے لیے عن قریب پیرس میں منعقد هونے والي هے - مفتوحات (یا مغصوبات) کي تقسیم بهي اسي کانفرنس کے ذریعه هوگی -

(۵) اسیران جنگ ' سیاسي حدود اختیارات ' قومیت اور تجارت کے مسائل بلقانیوں اور عثمانیوں کے باهمي معاهدہ سے طے هونگے -

اس معاهدہ نے یورپ کے تمام علاقے ' جن میں صرف تهریس کا ایک بہت ذرا سا جزو اور قسطنطنیه کے مضافات شامل نہیں هیں ' اسلام سے لے کر نصرانیت کو دلا دیے ' اور اب خلافت اسلامیه کے لیے وهاں مذهبي حقوق بهي باقي نہیں رهے - ادهر سے تو صفائي هو گئي ' لیکن اب خود بلقانیوں کي باهمي کدورت سیاسي مطلع کو روز بروز مکدر کرتي جاتي هے - سرویا و بلغاریا کي کشا کش آویزش کي حد تک پهونچ گئي - سرحدیں فوجوں سے لبریز هیں - روس کي سعي مصالحت سے کوئي خوش نہیں - اتحاد بلقان کے هر رکن کو اس سے اختلاف هے - استریا تک اس کے تحکم سے ناراض هو رها هے - بلغاري متطوعین (والنٹیرز) کے ایک دستے نے سرویا کي باقاعدہ فوج پر حمله شروع کردیا - ۱۲ - جون کے حملے میں کچهه سروي مقتول و مجروح بهي هوے - روس نے ایک کانفرنس کے ذریعه مصالحت کرانی چاهی تهي - سرویا نے اس میں شرکت سے انکار کر دیا ' اور تصفیه مناقشات میں صرف آگ اور تلوار کو حکم بنانے کي خواهش ظاهر کی - ۲۴ جون کو روس کے الحاح و اصرار پر اُس کی نالش تو منظور کرلي هے مگر کسے معلوم که کل کیا هوگا ؟ مقدونیه کے مقام کوهرلي (کوپرللو) میں جو بلغاریه کي سرحد پر واقع هے اوس نے ایک لاکهه چالیس هزار سپاہ فراهم کرلي هے' صوفیا دارالحکومۃ بلغاریا یہاں سے صرف ایک سو میل کے فاصله پر هے' اس سے بلغاریوں کو خوف هے که سروي فوجیں صوفیا پر حمله کردینگي - یونان و بلغار میں بهي کشمکش کی ابتدا هوگئي هے - مقدونیه اس وقت یونانیوں کے قبضه میں هے - بلغار کو یونان سے شکایت هے که مقدونیه میں بلغاري رعایا پر سخت مظالم هو رهے هیں - اس نے اپني فوجیں سرحد مقدونیه پر جمع کر رکهي هیں که تلوار کے زور سے اس شکایت کا انسداد کر سکے - دوسري جانب یونان کا مطالبه هے که مقدونیه کے وہ علاقے جو تاریخي روایات و قومیت کے لحاظ سے یوناني هیں' بلغاریوں کے قبضه سے یونانیوں کو واپس ملنے چاهئیں - خاتمۂ جنگ کے بعد سے بلغاریه کي روش باب عالي کے ساتهه ایک گونه تواضع و تذلل کا پهلو لیے هے - یونان کو اس کي بهي شکایت هے که یوناني حکومت کي مخالفت کے لیے یه روش اختیار کی گئي که اگر جنگ تک نوبت آئے تو عثمانیوں کي امداد سے یونانیوں کو منهزم کیا جاے - جزائر بحر سفید کے قبضے کا تصفیه پیرس کانفرنس کے متعلق هے' مگر یونان نے ابهی سے ان جزائر کے لیے تگ و دو شروع کر دي هے' جس سے ریوٹر ایجنسي کي راے میں جنگ کے خطرات قریب آتے جاتے هیں - اور اب یه احتمال اس قدر قریب هو رها هے که ملکۂ یونان نے سیاحت جرمنی کا ارادہ ملتوي کردیا - کیونکه بلقان میں صورت معاملات کي تبدیلیاں ایسي نہیں هیں که اس حالت میں سیر و سیاحت کے لیے ملک سے باهر جانے کا موقع مل سکے -

پیرس کي بین الدولي کانفرنس کے ابتدائي مراتب طے هوگئے کانفرنس کے لیے پچاس ممبر منتخب هوے هیں ' جن میں عثمانیوں اور بلقانیوں کے علاوہ دول سته (برطانیه ' فرانس ' روس ' جرمني ' آسٹریا ' اٹلي) کے ممبر بهي شریک هیں - کانفرنس میں حسب ذیل مسائل پیش هونگے :

(۱) ترکي سلطنت کے ذمے قرضه فرنگستان کا جو بار هے' وہ هر ایک ترکي علاقه پر منقسم هے' اور هر جگه کی آمدني سے ایک خاص مقدار اس قرضے میں دي جاتی هے - بلقانیوں نے جو علاقے فتح کیے هیں' اُن سے جس قدر قرضه کي رقم ادا هوتي تهي ' اب وہ کس حد تک باقي رهیگي ؟ بلقاني اُس کو یکمشت ادا کردینگے یا سود کی سالانه قسطوں کي صورت میں دیتے رهینگے ؟ دونوں صورتوں میں ترکی تمسک لینے والوں کے لیے کیا ضمانت هوگي ؟

(۲) بلقانیوں کو کس قدر تاوان جنگ دلا یا جائے -

ترکي تمسکات میں زیادہ حصه فرانس کا هے' جو طبعاً اس باب میں زور دیگا ' لیکن اس وقت تک مجراے سیاست بلقان سے یهي مستنبط هوتا هے که ترکي قرضے کي جو مقدار بلقانیوں کے ذمے عائد هوگی ' وہ کم از کم ایک کرور بیس لاکهه پونڈ ' اور زاید از زاید دو کرور پونڈ هوگي -

شذرات

خاتمة السنة الاولى

فيضي گماں مبر كه غم دل نگفته ماند
اسرار عشق انچه تواں گفت ' گفته ايم

الحمد لله كه الهلال كي اشاعت كے پہلے سال كا يه اخري پرچه هے - اس پرچے پر دوسري ششماهي جلد ختم هوگئي ' اور اشاعة انيه سے تيسري جلد شروع هوگي : فالحمد لله في البداية و الانتها ' و الشكر له في السراء و الضراء - و نسال الله ان يرزقنا ' كمال الحسنى ' و سعادة العقبى ' و خير الاخرة و الاولى :

ز عاشقاں جهاں غير ما نما ند كسے
بيار باده كه ما هم غنيمتيم بسے

اس موقعه پر بہت سے خيالات تھے ' جو معرض تحرير ميں آجاتے تو بہتر تھا - جس زندگي كيليے هر ساعت اور هر لمحے ميں اپنے نفس و اعمال كا احتساب ضروري هے ' كم ازكم چهه مهينے كے بعد تو اسپر ايک نظر ڈال لي جاے - سب سے بہتر " كراماً كاتبين " انسان كيليے خود اسكا ضمير هے ' اور جو لوگ اس فرشتۂ غيبي كي صدا كي سماعت حاصل كرليتے هيں ' انكو احتساب اعمال كيليے قيامت كے دن كي ضرورت نہيں رهتي - وه جب كبهى اپنى جستجو ميں نكلتے هيں تو خود انكے اندر سے آواز آتهتى هے :

اقرا كتابک ' كفى بنفسک اليوم عليک حسيبا ! (١٧ : ١٥)	اپنے اعمال كى كتاب پڑهلے ' آج كے دن كسى دوسرے كاتب و شاهد كى ضرورت نہيں ' خود تيرے ضمير هى كا احتساب تيرے ليے كافى هے !

ليكن افسوس هے كه بعض ضروري اور مقدم افكار نے خاتمۂ جلد كے لكهنے كي مهلت نه دي ' اسليے الله تعالى كے شكر ' معاونين كرام كے تجديد ذكر ' اور آئنده كيليے طلب توفيق رفيق ' و استقامت و ثبات كي دعا پر ' اس جلد كو ختم كرتا هوں ' اور آينده اشاعات كے فاتحۂ جلد ثالث كے مضمون پر بعض ضروري گذارشات ملتوي -

جو كچهه كيا جا رها هے ' سب كے سامنے هے - اور جو كچهه كرنے كا اراده هے ' اسكے ليے ادعا نہيں - صلے كي نه كبهي خواهش هوئي ' اور نه نكته چيني كي سماعت سے انكار هے - اگر كوئى ايک لمحه بهي خدمت ملة اور اعلاء حق كا نصيب هوا ' تو يه اسكا فضل هے - اور اگر نيتوں ميں كهوٹ اور كاموں ميں قصور رها ' تو يه ميرے نفس كي كمزورياں هيں : ما اصابک من حسنة فمن الله ' وما اصابک من نفسة فمن نفسک -

پہلي صورت ميں تحسين كي خواهش نہيں مگر انصاف كي التجا ضرور هے - اور دوسري حالت ميں اعتراف سے گريز نہيں ' مگر دعا كي التماس البته ركهتا هوں - فنعوذ با لله من شرور انفسنا و من سيئات اعمالنا و من يهدي الله فما له من مضل ؟

مسلۂ ارمنيه ايشيائي تركي ميں زياده تر پانچ قوميں آباد هيں : ترک ' ارمني ' عرب ' كرد ' يوناني - انميں بڑي تعداد ارمنيونكى هے جن كى آبادي ٣٩ فيصدي هے - مستر تهو ميسن كى راے ميں يهى قوم سب سے زياده ستم كش هے ' وه كہتے هيں :

" قتل و غارت ' لوٹ مار ' عفت دري ' اور زبردستي مسلمان بنا ليذے ' زمين و املاک كو جبراً ضبط كر لينے كي كار روائياں كچهه اوپر نصف صدي سے على الاتصال جاري هيں - حكام كے دستبرد سے اسكا انتظام اول هى هوچكا تها كه ارمنيونسے اسلحه لے ليے گئے تھے - اسليے غريب نصراني ارمني اپني حفاظت خود نہيں كرسكتے - حكام كى ريشه دوانيونسے اكثر قتل عام هوتے رهے هيں ' اور جو لوگ قتل هونيسے بچ رهے ' جلاے وطن كرديے گئے - عجيب ترين امر يه هے كه ارمني يه تمام مصيبتيں جهيلتے هيں ' پهر بهي انكي دلي آرزو يهي هے كه دولت عثمانيه كا ايک جزو بنكر رهيں - اس معامله ميں وه اسقدر ازخود رفته هيں كه اگر آج يورپ انكو آزاد بهي كرا دے تو وه اسكو منظور نہيں كر سكتے "

يه تخيلات اس قدر غرابت آفريں تھے كه مقامي اينگلو انڈين معاصر كى عصبيت بهي ١٨ - جون سنه ١٩١٣ ع كي اشاعت ميں ان كو مجموعۂ تضاد ماننے پر مجبور هے ' كيونكه " ارمنيونكو روسي رعايا بننے كي اجازت دي جاتي هے ' جب بهي وه تركي رعايا بنكر هي رهنا پسند كرتے هيں "

مستر تهوميسن انگلستان كو الزام ديتے هيں كه " تركى كو تمام بد عنوانيونسے وه روک سكتا تها - اب بهى موقع هے كه ايشيائى تركى ميں سلسلۂ اصلاح جاري هو تو فرنگى سلطنتيں اس پر نگرانى ركهيں - نيز فرنگى حكام نگراں مقرر كيے جائيں "

انگلشمين اس راے كى تحسين كرتے هوے اس كے عملى نفاذ ميں مشكلات كے پيش آمد سے خوف زده هے ' تاهم اس نے قطعى فيصله كرديا هے كه " فرنگى سلطنتوں كى امداد سے انگلستان كو حق حاصل هے كه دولت عثمانيه سے نصرانيوں كے حقوق كى نگرانى كے ليے با قاعده مطالبه كرسكے ' كيونكه دنيا بهر ميں اس وقت برطانيه هى سب سے بڑي " اسلامى سلطنت " هے " يعنى " سب سے بڑي اسلامى سلطنت " كا يه حق نہيں هے كه مسلمانوں كو مظلوميت سے بچانے كا مطالبه كرے - البته اس كو يه حق ضرور حاصل هے كه سب سے بڑي اسلامى سلطنت هونے كى عجيب و غريب خصوصيت كو اسطرح عمل ميں لاے كه بقية السيف مسلمان سلطنتوں كے داخلى نظم و نسق ميں ' مداخلت و دراندازي كركے ' انكي رهي سهى زندگي كا بهى خاتمه كردے ! !

تركوں پر نظر عنايت وان ڈرگولز كو آزاد گان ترک كى ناكامي پر افسوس هے ' ان كي راے ميں جس كي ترجماني مينچسٹر گارجين نے كى هے " اب يهي بہتر هے كه تركي مقبوضات يورپ كو فرنگيوں كے رحم پر چهوڑ كر ايشياے كوچک چلي جاے " تركوں كو انهوں نے دوستانه صلاح دي هے كه " وه اپني فوج كو از سر نو مرتب كركے اس قدر طاقتور اور زبردست بنا ليں كه اگر كوئي سلطنت ان پر حمله كرنے كا قصد بهي كرے تو خود اس كي هستي معرض خطر ميں آ جاے " ان كو صاف اعتراف هے كه " آجكل كي دنياے سياست اسي كے حق ميں انصاف كرتي هے جو زبردست هو ' حامي اسي كي هوتي هے جو طاقت ركهتا هو ' جن كي طرف سے ذرا بهى انديشه هوا كه على حاله چهوڑ دينے سے قوت پكڑ جاينگے ' پهر ان كي خير نہيں " ان اصول موضوعه كي ترتيب و تمهيد سے فارغ هونے كے بعد لكهتے هيں :

" سلطنت عثمانيه كو زياده افواج كى ضرورت نہيں كيونكه اسكو صرف دو سرحدونكي حفاظت كرني هوگي ' ميڈيا سے اينوس تک كي ' اور دامان كوه قاف كے حدود كى " فوج ميں غير مسلمان عنصر كا داخله بهي ان كے خيال ميں ضروري هے -

سياسي اصلاحات كے ضمن ميں اجرا و توسيع ريلوے كي ضرورت پر زياده زور ديتے هيں كه " اناضول (اناطوليه) سے عرب كے ڈانڈے مل جائيں ' سلطان روم قسطنطنيه سے دست بردار هوجائيں ' خلافت كا نشيمن دمشق يا حلب ميں قائم هو ' عربوں سے قربت قريبه حاصل رهے " اسكے بعد راے دى هے كه :

من الميت ؛ و يخرج الميت من الحي - ذلكم الله ؛ فانى يوفكون ؟ (۶ : ۹۵)

و بيم كي حالت ميں هوتا هے) پهاڑكر (اميد و كاميابي كا) ايک قوي و تناور درخت پيدا كر ديتا هے - وهي زندگی كو موت سے ؛ اور موت كو زندگی سے نكالتا هے - يہی قدرت كی نیرنگیاں دكهلانے والی ذات قدوس ؛ تمهارا خدا هے ؛ پهرتم كدهر بهكے جا رهے هو ؛ اور كيوں اسكی طرف نهيں جهكتے ؟ "

علائم و آثار

ليكن اسميں شک نهيں كه سمندروں كا پانی اڑتا اور پهر ابركي صورت ميں پهيل جاتا هے - يه يقينی هے كه پانی كے برسنے سے پہلے موسم بدلتا ؛ اور اپنے آنے سے پہلے ؛ اپنی علامتوں كو بهيجتا هے - طوفان كے آنے سے پہلے طوفانی هوائيں چلتی هيں ؛ اور برسات سے پہلے ابر غليظ كی چادريں آسمان پر پهيلا دي جاتی هيں :

الله الذي يرسل الرياح فتثير سحاباً ؛ فيبسطه في السماء كيف يشاء و يجعله كسفا ؛ فترى الودق يخرج من خلاله ؛ فاذا اصاب به من يشاء من عباده اذا هم يستبشرون (۳۰ : ۴۷)

" الله هی هے جو هواؤں كو بهيجتا هے اور وه بادلوں كو اپنی جگه سے ابهارتی هيں ؛ پهر خدا جس طرح چاهتا هے انسے كام ليتا هے - كبهی بادلوں كو آسمان پر پهيلا ديتا هے ؛ كبهی انكے ٹكڑے ٹكڑے كر ديتا هے ؛ اور تم كو ايسا نظر آتا هے ؛ گويا انكے درميان سے مينه نكلا چلا آتا هے ! پهر جب اپنے بندوں ميں سے جن پر برسانا چاهتا هے ؛ برسا ديتا هے ؛ تو وه (زندگي پاكر) خوشياں منانے لگتے هيں ! ! "

يه علائم فطريه اور اثار طبيعيه جو تم كو دنيا ميں اپنے سے باهر نظر آتے هيں ؛ بعينه تمهارے اندر بهي موجود هيں - تم جو اس عالم صورت و جسم كے ذرے ذرے كي پرستش كرتے هو ؛ بهول گئے هو كه ايک اقليم قلب و معنی بهی هے ؛ اور اس " عالم صغير " ميں جو كچهه هے ؛ اسي " عالم كبير " كا عكس و ظلال هے :

الم تر الى ربک كيف مد الظل ؟ (۲۵ : ۴۷)

كيا تم نے اپنے پروردگار كي اس حكمت و قدرت كو نهيں ديكها كه اس نے كيونكر " ظل " يعنی سائے كو پهيلا ديا هے ؟

سر روحانياں داري ولے خود را نديد ستي
بخواب خود درا تا قبلۂ روحانيـاں بيني

آفتاب طلوع هوتا هے ؛ اور اپنے سايے كو اپنے ساتهه متحرک كرتے هوے غروب هوجاتا هے (۱) چاند نكلتا هے ؛ اور عروج و محاق كی

(۱) " غروب هو جاتا هے " اس اعتبار سے كه ايسا نظر آتا هے - يه تمام باتيں هماري ادبيات ميں داخل هوگئي هيں - آسمان كو ساكن هو اور زمين گردش ميں ؛ ليكن هم شكايت آسمان هي كي گردش كي كرينگے كه كرتے آئے هيں - [منه]

[نوٹ صفحه ۵ كا]

(۱) فطرة انساني عجلت پسند واقع هوئي هے - خلق الانسان من عجل - اسليے ممكن هے كه بعض حضرات كو ؛ جو اغراض و مقاصد كي تشريح كيليے ايک مبارک اضطراب اپنے اندر ركهتے هيں ؛ يه تمهيد ناگوار گذرے ؛ كه سني سنائي باتوں كے اعادے سے كيا فائده ؟ ليكن جهاں انهوں نے اتنے عرصے تک صبر كيا هے ؛ وهاں چند دنوں كا اور انتظار گوارا فرماليں تو بهتر هے - هر كام ترتيب طبعي سے انجام پاتا هے - اغراض و مقاصد سے پهلے ان تمام امور پر نظر ڈال لينا ضرور ري هے ؛ جنكے به يک وقت پيش نظر هوے بغير ؛ مقصود اصلي سمجهه ميں آ نهيں سكتا - لوگوں كے بے شمار خطوط و استفسارات ان تمهيدي امور كي نسبت آچكے هيں ؛ اور اسكے سوا چاره نهيں كه تمهيد هي ميں اپنے خيالات صاف صاف عرض كردوں آگے چلكر يه تمهيد هي تشريح مقاصد كا كام ديگي ؛ اور اسميں صرف چند صفحوں كي دير هے -

منزليں طے كرتا هوا نظر آتا هے (۲) موسم بدلتے هيں اور نئی نئی هوائيں چلتي هيں - سمندروں ميں طوفان اٹهتے هيں ؛ اور آسمان پر بجلياں چمكتي هيں - جبكه موسم خشک اور گرم هوتا هے تو بارش كي علامتيں ظاهر هوتي هيں ؛ اور جب علامتوں كا سلسله ختم هوجاتا هے تو بارش كا نزول هوتا هے - غرضكه جو دنيا تمهارے سامنے موجود هے ؛ وه طلوع و غروب ؛ عروج و محاق ؛ تساقط و تنزع ؛ تضارب و تصادم ؛ تخاذل و تسابق ؛ تسفل و ترقي ؛ تبدل و تجدد ؛ اور اياب و ذهاب كا ايک يكسر مرقع هے ؛ جسكے مناظر متلوّن ؛ اور جسكے مناظر و امثال متحرک هيں -

بعينه يہی حال اس دنيا كا بهی هے جو تمهارے سامنے نهيں ؛ مگر تم ميں موجود هے - وهاں بهی طلوع و غروب هوتا هے ؛ اور جبكه تاريكی چها جاتی هے تو آفتاب دريچۂ ظلمت سے اپنا سر نكالتا هے - وهاں بهی موسم بدلتے هيں ؛ اور هوائيں متغير هوتي هيں - بهار عيش حيات كا پيغام لاتی هے ؛ اور خزاں افسردگي و هلاكت كے ساتهه ظهور كرتي هے - وهاں بهي سمندروں ميں طوفان اٹهتے هيں ؛ اور زمينوں پر موسم كی تند و تيز هوائيں چلتي هيں - جب موسم بدلتا هے ؛ تو يهاں كے آسمان كے طرح ؛ وهاں كا آسمان بهي بدلجاتا هے - اور جب پاني برسنے كيليے آتا هے ؛ تو پہلے ابر كے محيط ٹكڑوں اور سرد هواؤں كے مرطوب جهونكوں كو بهيجديتا هے - قحط اور خشک سالي اس سرزمين كي سب سے بڑي مصيبت سمجهي جاتي هے ؛ ليكن وهاں بهي اس سے بڑهكر اور كوئي مصيبت نهيں - جب آسمان اپني دريا نوالی كا اور زمين اپني بخشش كا دروازه بند كر ديتي هے ؛ تو دريا اتر جاتے هيں ؛ اور سير حاصل زمين خشک هوكر چٹيل ميدان بن جاتي هے - پهر موت اور بربادي دنيا پر چها جاتي هے ؛ اور انسان اپني غذا سے محروم هوجاتا هے -

يہی حال وهاں كا بهي هے - البته فرق صرف اتنا هے كه يهاں كي خشک سالی جسم كو غذا سے محروم كرديتی هے ؛ اور وهاں كا قحط قلب و روح كيليے پيغام هلاكت هوتا هے - پس يهاں جسم كيليے موت هے ؛ جسكے بعد بهی زندگی باقی رهتي هے ؛ اور وهاں دل كيليے هلاكت هے ؛ جسكی هلاكت كے بعد زندگي كا كوئي سامان نهيں !

و القلب تحمل ما لا يحمل البدن !

جسم و جان ؛ رنگ و بو ؛ لفظ و معني ؛ صورت و حقيقت ؛ يهي دو مختلف دنيائيں اور موجود و مشهود كي دو اقليميں ؛ هيں جنكو لسان الهي " عالم آفاق و انفس " سے تعبير كرتا هے :

سنريهم اياتنا فی الافاق و فی انفسهم حتی يتبين لهم انه الحق (۴۱ : ۵۲)

هم اپني نشانياں عالم كائنات كے مختلف اطراف و جوانب ميں بهي دكهلائيں گے اور انكے نفس كے اندر بهي ؛ يهاں تک كه ان پر ظاهر هوجاے گا كه بيشک وهي حق هے -

اور يهي وه عالم معنوي هے ؛ جسكے اثار و علائم ؛ اور آيات و اسرار پر قران كريم توجه دلاتا هے ؛ اور جس سے اولاد آدم كي غفلت و اعراض پر وه هر جگه متاسف هے كه :

و في انفسكم افلا تبصرون ؟ (۵۱ : ۲۱)

اور كيا جو كچهه تمهارے نفس كے اندر موجود هے ؛ اسے تم نهيں ديكهتے ؟

ما بعد اثار و عقب علائم

پس گو آثار و علائم هميشه مظنون ؛ اور مستقبل كا چهرة هميشه تاريكي ميں ملفوف هوتا هے ؛ تاهم علامتوں كے ظهور ميں شک

(۲) ايام محاق سے مراد اصطلاح نجوم ميں مهينے كی وه آخري راتيں هيں جب چاند گهٹنے لگتا هے ؛ يعنے نصف آخري (منه)

الہلال

۱۹ - رجب ۳۱ ۱۳ ہجری

الـــــداء والـــــدواء

یعني

جماعت " حزب الله " کے اغراض و مقاصد

(۱)

یا ایہاالناس ! قد جاءتکم موعظة من ربکم و شفاء لما فی الصدور ، وهدی و رحمة للمومنین - قل بفضل الله و برحمتـه ، فبذالك ، فلیفرحـوا ، هـو خیرمما یجمعـون (۱۰ : ٦۰)
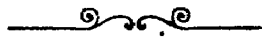
زخمه بر تار رگ جاں مي زنم * کس چه داند تا چه دستاں مي زنم
زخمه بر تارم پریشاں مي رود * کین نوا هاے پریشاں مي زنم
خامه همراز دم گرم منست * آتش از نے درنیستاں مي زنم

✻ ✻ ✻

باز شوقم درخروش اورده ست * بازهوے همچو مستاں مي زنم
دی به یغما داده ام رخت و متاع * امشب آور درشبستاں مي زنم
جوے شیراز سنگ راندن ابلهي ست * بهر گوهر تیشه بر کاں مي زنم
گریه را دردل نشاطے دیگرست * خنده براب هاے خنداں مي زنم
بند هر خواهش ز دل مي بگسلم * نقش هر صورت بعنواں مي زنم
دعوئے هستي ، هماں بت بندگیست * کافرم گر لاف ایماں مي زنم

✻ ✻ ✻

درخراباتم ندیدستي خراب * باده پنداري که پنہاں مي زنم
تو درینجا بیني و ، من خود هنوز * جام مے در بزم اعیاں مي زنم

✻ ✻ ✻

مي ستیزم با قضا از دیر باز * خویش را بر تیغ عریاں مي زنم
لعب با شمشیر و خنجر مي کنم * بوسه برسا طور و پیکاں مي زنم

در جنوں بیکار نتواں زیستن
آتشم تیزست و داماں مي زنم

تمہید (۱)

یہ باربارکہا گیا ہے که عالم اسلامي کے گذشته اخري مصائب نے مسلمانوں میں تنبه و اعتبار کے جیسے غیرمعمولي علائم و آثار پیدا کردیے هیں ' انکا دو سال اودهر وجود نه تها -

اس قسم کے آرا ؤ قیاسات همیشه مظنون ' اور مستقبل کے فتائج کے محتاج هوتے هیں ' اور انکي صحت و عدم صحت کے دلائل منتوں اور لمحوں کے واقعات و حوادث سے متغیر هو جاتے هیں - وہ قدیر و حکیم ' جو ایک چهوٹے سے بیج کو ایک عظیم الشان نباتاتی هستي تک پهنچاتا ' اور پهرخود اس سے هزاروں بیج پیدا کرتا ہے ' صرف اسکے هاتهه میں ہے که بیداریوں کو استوار ' عبرتوں کو نتیجه خیز ' اور متحرک نعشوں کو حي و قائم اجسام کی صورت میں بدل دے :

ان الله فالق الحب و النوی ' یخرج الحي

" بیشک خدا هي ہے جو زمین کے اندر بیج کے دانے کو (جبکه وہ محض امید

كي بركتوں ميں داخل هوگيا ' اسكے ليے پهر هميشه كيليے امن و امان هے "

پس ضرور هے كه هر مسلم هستي اسكي خدمت گذاري كي راه ميں اپنے تئيں قربان كر دينے كا حلف اٹهائے ' اور يه بهي ضروري هے كه اسكے كيليے پوري سعي و مجاهدت كے ساتهه ايک عظيم الشان اسلامي خزينه فراهم كيا جاے ' جو هر موقعه پر همارے ليے وسيلۂ كار اور ذريعۂ رفع احتياجات هو ' اور اسكے ليے بهتر سے بهتر اشخاص اپنا وقت بے دريغ صرف كريں -

يه سب كچهه سچ هے - اس سے كسي طرح انكار نہيں ' ليكن سوال يه هے كه جو ضرورت همارے سامنے هے ' جس منزل كى تلاش و جستجو هے ' جس مقصود كے كهوج ميں قدم اٹهے هيں ' اور جس ليلي كے فراق ميں مجنون صفتان عشق كي يه كچهه بيقراريان هيں ' كيا اسكے ليے صرف اتنا هى كافي هے ؟ كيا صرف ايک عهد كا لے لينا ' اور ايک بهت بڑے فنڈ كا قائم كر لينا هي هماري كوششوں كا اصل مقصود ' اور همارے امراض كا علاج وحيد هے ؟

جو سوال ان كاموں كے شروع كرنے كا سبب تها ' مشكل يه هے كه اختيار كرنے كے بعد بهي وهي سوال سامنے آجاتا هے :

گشت راز دگر آن راز كه افشا مي كرد

مدتوں مجكو صرف مشغول آه و بكا رهنے كا الزام ديا گيا - كئي ماه سے لوگ معترض هيں كه صدا اٹهه رهي هے مگر مدعا كا پته نہيں - اسكے اسباب سے تفصيلي بحث كبهي نه كبهى هورهيگي ' اور غالباً مضمون كے آخر ميں كروں ' مگر يہاں صرف اسقدر كہنا چاهتا هوں كه يه خاموشي بے وجه نه تهي - ياران راه نے منزل مقصود كي جستجو كو جتنا آسان سمجهه ركها هے ' شايد اسقدر آسان نہيں هے :

بيا كه مسئلۂ عشق ازاں دقيق تراست

كه حل شود شرف از فكر باطل همه كس

لوگ سفر كا اعلان كرديني ميں بهت جلد باز هيں مگر بهتر هو اگر يه جلدي قدموں كي جگه دماغوں كو سونچنے ميں نصيب هو -

روپيه كا جمع كرنا ايک نہايت اهم كام هے ' اور خدمت كعبه تو هر مسلمان كا شعار ملي هے - پانچ وقت جس تجلي گاه معبود حقيقي كي طرف روز همارا منه هوتا هے ' دن ميں ايک مرتبه بهي كيا اسكي طرف همارا دل نهوگا ؟ اس ولولے كي آگ جسقدر ممكن هو بهڑكائيے ' اور اگر كچهه بهڑكي هے تو دامن سے هوا ديجيے - ليكن كهنا صرف يه هے كه اسكے بعد مشكل حل نہيں هو جاتي ' اور عقدۂ كار كي گره بدستور باقي رهتي هے - پهر كهتا هوں كه يه سب شاخيں ضرور هيں ' سوال يه هے كه جڑ كہاں هے ؟ باغ بسانے كي تدبير يه نہيں هے كه درختوں كى شاخوں پر پچكاري سے پاني ديجيے - پهلي بات يه هے كه جڑ كو ترو تازه كيجيے - آپكو يه معلوم نہيں تو ممكن هے كه دوسرونكو معلوم هو -

توگل از باغ مي خواهى من از گل باغ مى جويم

من از آتش دخان بينم تو آتش از دخان بينى

فسئلو اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون (۱۶ : ۳۵) پهر اگر تمهيں معلوم نہيں تو صاحبان فكر و ذكر سے دريافت كرو ؟

صرف روپيے پر زور دينا

ايک خطرناک غلطي هے

يقيناً حالات نے هميں بتلا ديا هے كه " ضروريات ملى " كى غرض سے ايک وسيع " خزينۂ ملى " (نيشنل فنڈ) كا هميشه مهيا ركهنا كس درجه ضروري هے ؟ پس ضرور هے كه اسكا سامان كيا جاے - ليكن صرف كسي ايسي انجمن كا قائم كرلينا ' آن آنے والے مصائب كو كيونكر دور كرسكے گا ' جو چاروں طرف سے هم پر امنڈنے والے هيں ؟ كيا ملكوں اور قوموں كا انقلاب ايک ايسا معامله هے ' جسكو ايک دو كڑور روپيه بطور رشوت ديكر هم اپنے حسب مرضى طے كراليں گے ؟ كيا كرايے كى فوجيں ' اور كرايے كا جوش لندن اور برلن ميں ملتا هے كه جب كبهى كوئي فوج بلاد اسلاميه پر حمله آور هوگى تو هم تار كے ذريعه اجرت طے كركے فوراً انهيں ميدان كى طرف روانه كرديں گے ؟ كيا هماري تمام بربادياں اور نامراديان صرف اسليے تهيں كه هم نے هميشه اپنے پاس روپيه جمع نه ركها ' اور يورپ نے صرف افلاس كا الزام ركهكر هم سے سلانيک اور ايڈريا نوپل لے ليا ؟

فرض كيجيے كه كل كو فرانس نے شام پر علانيه قبضه كرلينا چاها ' اور اسكي خبر ريوٹر نے هميں پہنچادي - اس وقت همارے پاس ايک نہايت طاقتور انجمن هوئي جسكے خزانے ميں دو سال كا چنده چوده كڑور روپيه موجود هوا - پهر با ايں همه دولت فراواں ' هم كيا كرينگے ؟ ايم - پوائنكرے كو تار ديں گے كه هم سے ۱۴ - كڑور روپيه ليكر شام كے قبضے كا اراده ترک كردو ؟ يا سر ايڈ ورڈ گرے سے درخواست كرينگے كه هم سے ۱۴ - كڑور روپيه ليكر اپنے اتحاد ثلاثه كے مقاصد اور فيصلۂ مسئله مشرقي كو واپس كرليجيے ' اور كرايے كي ايک عظيم الشان اور قاهر و باسل فوج از راه رعايا پروري ساحل بيروت پر اتار ديجيے ؟ فمالكم كيف تحكمون ؟

ممكن هے كه بعض خوش اعتقاد بزرگوں كا ايسا خيال هو :

و للناس فيما يعتقدون ' مذاهب

ليكن :

فاش مي گويم و از گفتۂ خود دل شادم

بندۂ عشقم و از هر دو جهاں آزادم

اگر مثال كيليے فرض هي كرنا هے تو زياده بهتر مثال كيوں نه فرض كي جاے ؟ فرض كيجيے كه كل كو انگلستان نے مسئلۂ عراق كا قطعي فيصله ضروري سمجها ' اور اسپر قبضے كا اعلان كرديا تو پهر اس وقت همارا يه عظيم الشان فنڈ كيا خدمت انجام ديگا ؟ عزيزان من ! ملكوں اور زمين كے ٹكروں كا نيلام نہيں هے كه آپ بهي زياده سے زياده بولي دينے كيليے اپني جيب كو مستعد ركهيں - يه تو قوتوں كا مقابله اور طاقتوں كي نبرد آزمائي هے - صرف آپكي جيب بهاري هوگئي تو اس سے كيا هوتا هے ' جبكه دل هي خالي هے !

معمورۂ دلے اگرت هست بازگوئے

كين جا سخن به ملک فريدوں نمي رود

اس وقت كے مستعد جوش و خروش اور طاقتور حسيات اسلاميه كو محض روپيے كے جمع كر دينے هى ميں خرچ كر ڈالنا ' اپنے هاتهوں اپنى آخري فرصت كو كهونا هے - روپيه كي ضرورت اور قوت سے انكار نہيں ' ليكن خدا را اتني پرستش تو نه كيجيے كه قوم كي ساري قوتيں صرف اسي ميں ضائع هوجائيں ؟

همارے سامنے آج همارا زوال هے ' هم بربادیوں كے كنارے پر كهڑے هيں ' اور اپني تجهيز و تكفين كا سامان اپني آنكهوں سے ديكهه رهے هيں - همارے پاس اب اتني مهلت نہيں هے كه بار بار نسخے آزمائيں ' اور بهت سے طبيبوں سے رجوع كريں - هم كو اس وقت صرف ايک هى نسخے كى ضرورت هے ' اور صرف ايک هي طبيب كي - همارے امراض يقيناً بے شمار هيں ' اور فرصت هوتي تو ايک ايک كا علاج كرتے ' مگر اب تو ايسے نسخے كى تلاش هي پر انحصار زندگي اور اميد صحت هے ' جو ايک هو ' مگر اپنے اندر همارے تمام بے شمار امراض كا علاج ركهتا هو -

نہیں - یہ ضرور ہے کہ موسم بدل رہا ہے ' اور انکھیں ابرکی پھیلی ہوی چادروں کو ' اور جسم ٹھنڈی ہواؤں کو محسوس کررہے ہیں - پس پانی کا برسنا ضروری ہے ' اورگرمی جس قدر تیزی کے ساتھہ ظاہر ہوتی ہے ' اتنا ہی بارش کے نزول کو متیقن بھی کردیتی ہے -

دلوں کی اقلیم میں ایک شورش بپا ہے - اسکے سمندر تہہ و بالا ہورہے ہیں - موجوں اور طوفانوں کا زور ہے - آسمان کی رنگت پہلے سرخ تھی ' مگر اب سیاہ اور تاریک ہوگئی ہے - اور بجلی پہلے چمکتی تھی ' پر اب گرج گرج کر زمین پر گرنا چاہتی ہے - فضاء آسمان ایک معرکۂ دار وگیر ' اور ایک محشر رستخیز بنگئی ہے - اور کائنات کی ہر شے ابھرنے اور اچھلنے کیلیے بیقرار ہے - اگر کوئی فوج نہیں آ رہی ' تو یہ گرد و غبار کیوں ہے ؟ اگر آگ نہیں جل رہی ' تو یہ دھواں کہانسے اٹھہ رہا ہے ؟ اور اگر کچھہ ہونے والا نہیں ہے ' تو یہ ہونے کی علامتیں کیوں ظاہر ہورہی ہیں ؟

ان فی ذلک لذکری ' لمن کان لہ قلب ' او القی السمع وھو شھید -

دھقان آسمان کو دیکھکر سمجھہ لیتا ہے کہ اسے کیا کرنا چاھیے اور کشتی بان طوفان کے آنے سے پہلے کشتی کو کنارے تک پہنچا دیتا ہے - پس ضرور ہے کہ دلوں کی شورش و اضطراب بے معنی نہو ' اور اس اقلیم کے حوادث و تغیرات کے اشارات گویا سمجھے جائیں -

عالم اسلامی آج ایک آخری انقلاب کے کنارے پر ہے ' اور تبدیلیوں اور انقلابوں کی وہ تمام علامتیں اسکے چپے چپے میں موجود ہیں ' جو دنیا کے گذشتہ سخت سے سخت انقلابات کی تکمیل سے پہلے ہمیشہ ظاہر ہوا کی ہیں - وہ انقلابات عظیمہ ' جنھوں نے دنیا اور دنیا کے مناظر کو یکسر پلٹ دیا - وہ تغیرات مدھشہ ' جنھوں نے قوموں اور ملکوں کی تاریخ یک قلم اولٹ دی - وہ ' جنھوں نے زمین کے جغرافیے اور اسکی خشکی اور تری کے حدود میں تبدیلیاں کردیں - وہ ' جنھوں نے انسانی نسلوں کے عمران و تمدن اور انکے عوائد و خصائل کی عمارتوں کو ڈھاکر پھر از سر نو تعمیر کردیں ' اور وہ ' جو اسلیے ظاہر ہوتے ہیں تاکہ حیات و ممات امم کے قانون الہی کے مطابق ' زمین اور زمین کے بسنے والوں کو از سرتا پا بدل دیں - ٹھیک ٹھیک ایسے ہی مظاہر و آثار کو اپنے آگے اور یمین و یسار رکھتے تھے ' جیسے کہ آج دنیا کے سامنے ظاہر ہورہے ہیں - یہ دنیا میں ہمیشہ ہوچکا ہے ' اور ایسا ہونا انقلابات امم و ملل کے ایک دائمی قانون کے ماتحت ہے : وما تسبق من امۃ اجلھا وما یستاخرون (۱۵ :) (۱)

تہیۂ سفر

منجملہ علائم و آثار مخصوصہ کے ایک علامت یہ بھی ہے کہ رفتہ پر ماتم اور آیندہ کی حسرت کی جگہ اب بہت سے دماغ ہیں ' جو کام بھی کرنا چاھتے ہیں ' اور محض ماتم و فریاد پر قانع نہیں -

یہ احساس عام ہے اور عالم اسلامی کے دیگر اکناف و اطراف سے قطع نظر ' خود ہندوستان میں بھی با وجود استیلاء یاس و قنوط موجود ہے - اور اگر صحیح وسائل اختیار کرلے ' تو فی الحقیقت انقلاب حالت کا اسے پہلا بیج سمجھنا چاھیے -

کل کی فکر آج ہر شخص کے سامنے ہے - فکر مستقبل اب صرف خاص دماغوں ہی کا حصہ نہیں رہا ' بلکہ اخبارات کے دفاتر کی

طرح کسی دیہات کی ایک چکی پیسنے والی عورت بھی سمجھنے لگی ہے - کل تک مصائب کے ورود کا خوف تھا ' اسلیے صرف ذہن و دماغ ہی انکو محسوس کرسکتے تھے ' مگر آج جبکہ وہ ظاہر ہوچکے ہیں اور بقیہ ظہور سامنے ہے ' تو انکے سمجھنے کیلیے دماغ کی نہیں بلکہ دیکھنے کے لیے آنکھوں کی ضرورت ہے - اور دماغ کم ہوں مگر آنکھوں کی کمی نہیں -

کچھہ تو مایوس ہیں اور کچھہ متلاشی ' مگر انتظار دونوں کو ہے پہلوں کو اگر راہ دکھلادی جاے تو چلنے سے انکار نہیں ' گو ابھی انکے قدم ساکن ہیں - اور دوسرے فکر و جستجو میں حیران ہیں کہ کس طرف کا رخ کریں ' اور منزل گو معلوم ہے مگر راہ باز نہیں

بیداری کے بعد غفلت

حریفان رہ دیرکردند گم فویل لھم ثم ویل لھم !

مگر جیسا کے میں مختصراً اشارہ کرچکا ہوں ' آج کسی قدر تفصیل کے ساتھہ کہنا چاھتا ہوں کہ غفلت کے معنی صرف بستر ہی پر سونے کے نہیں ہیں بلکہ سونے کے ہیں ' اور جو مسافر بستر غفلت سے اٹھکر راہ میں سوجائے ' وہ گو بستر سے اٹھہ چکا ہے ' لیکن نیند سے بیدار نہیں ہوا -

سفر کا تہیہ ہی مطلوب نہیں ہے ' بلکہ صحیح راہ سفر کا معلوم کرنا اور پھر اسپر چلنا ' دونوں باتیں شرط کار ہیں - کیا فائدہ اس سے کہ آپنے بستر کے آرام اور خواب نوشیں کی راحتوں کو خیر باد کہا جبکہ نیند میں ضائع ہونے والی زندگی ' بستر کی جگہ ' راہ کی گم کردگی اور ضلالت پیمائی میں ضائع ہو رہی ہے !

آج اس بارے میں بلند ترین حد نظر ' اور فکر و جستجو کا آخری سدرۃ المنتھی جو لوگوں کے سامنے ہے ' وہ اسکے سوا کچھہ نہیں ہے کہ حفظ اسلام و مقامات مقدسۂ اسلامیہ کے نام سے ایک وسیع و عظیم الشان فنڈ جمع کیا جاے ' اور ہر مسلمان بقدر استطاعت اسمیں حصہ لے - نیز وہ عہد کرے کہ کعبۂ معظمہ کی حفاظت ہمیشہ پیش نظر رکھیگا -

اسمیں کوئی شک نہیں کہ زمین کی وراثت اور تاج و تخت حکومت میں سے جو کچھہ ہمارے پاس باقی رہا تھا ' وہ ہماری غفلتوں اور نادانیوں کی نذر ہوگیا - جو باقی ہے ہر آن و ہر لمحہ خطرے میں ہے ' اور اگر کوئی متاع آخری رہگئی ہے تو صرف اسلام کا مبدء اولی اور دعوت الہی کا اولین سرچشمہ ہے جہاں " فاران " کی چوٹیاں ہیں ' جسپر " سعیر " کے بعد خداوند خدا سینا نے کتاب شریعت اور شمشیر عدل کے ساتھہ ظہور کیا - جہاں وہ محترم و قدوس " غار " ہے ' جسکی تاریکی میں " داعی الی اللہ و سراج منیر " کی روشنی سب سے پہلے نمودار ہوئی ' اور جو دعوت اسلامی اور ملۃ حنیفہ کے اس اولین داعی کی یادگار ہے ' جس نے اپنے نفس و جاں کی قربانیوں کا اسوۂ حسنہ دکھلا کر ' حقیقت اسلامیہ کی پہلی بنیاد رکھی تھی :

ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا وھدی للعالمین - فیہ ایات بینات مقام ابراھیم ' ومن دخلہ کان امنا - (۳ : ۹۱)

" وہ عبادت الہی کا پہلا گھر ' جو انسانوں کی عبادت گذاری کیلیے بنایا گیا یہی تھا ' جو شہر مکہ کی سرزمین میں فیضان و برکت الہی کا مرکز اور عالم و عالمیاں کیلیے سرچشمۂ ہدایت ہے اسمیں حکمت الہیہ کی بہت سی کھلی کھلی نشانیاں ہیں - اور انہی نشانیوں میں سے ایک بہت بڑی نشانی اسلام کے اولین داعی حضرت ابراھیم کا " مقام " مقدس ہے - جو شخص اس بیت الہی

(۱) اور کوئی امت نہ اپنے مقررہ وقت سے آگے بڑھسکتی ہے اور نہ پیچھے رہسکتی ہے - (منہ)

مذاکرهٔ علمیه

مفـــردات جــذبات

علـــم النفس کا ایک باب

حـظ و کـرب

اثر : مسٹر عبد الماجد - بي - اے - (لکهنؤ)

(۲)

چند اهـــم تفریعات

گذشته نمبر میں احساس کي بابت اصولي نظریه کا بیان تها - صفحات ذیل میں اس مسئله کي چند اهم تفریعات درج کي جاتي هیں :

(۱) دنیا کي کوئي لذت ' درد و اذیت کی آمیزش سے پاک نہیں هوتي ' بلکه هر انبساط کے اندر انقباض کا شایبه لازمي طور پر شامل رهتا هے -

یه هم ابهي اوپر کهه چکے هیں که حظ نام هے اعصاب کے ایک محدود و متعین عمل کا ' اور چونکه هر عمل سے اعصاب میں کسي نه کسي قدر تکان پیدا هونا ضروري هے ' اسلیے کوئي حظ ایسا نہیں هوسکتا ' جسکے متعاقب کرب نه واقع هو - جس طرح هرکون کے لیے فساد اور هر محنت کے لیے خستگي لازمی هے ' اسي طرح ضروري هے که هر حرکت عصبي کے بعد ایک کسل و تکان پیـدا هو' اور اسی کا نام انقباض ' کرب ' اذیت هے -

(۲) کوئي حیات انساني ' آلام و تکالیف سے قطعاً پاک نہیں رہ سکتی -

چونکه حیات عبارت هے مجموعهٔ حرکات سے ' اور حرکت نام هے انتشار سالمات کا ' جو مرادف هے انقباض و کرب کا ' اسلیے هر ذي حیات کے لیے کرب و اذیت ناگزیر هے - پهر چونکه هر حیات انساني لازمی طور پر حیات اجتماعی هوني چاهیے ' اور حیات اجتماعي ممکن نہیں ' جبتک که افراد کی آزادي اعمال محدود نه کردي جاے ' اور اسی تحدید حریت کا نام احساس کرب هے ' پس اسلیے بهی درد و الم حیات انسانی میں ناگزیر هے -

(۳) قوت احساس ' مدارج تمدن کے متناسب هوتي هے -

احساس ' چونکه نفس کے ایک خاص شعبے کا نام هے ' اسلیے اسکا نشو و نما عام نفسي نشو و نما کے تابع هوتا هے - یعني جن لوگوں کے عام قواے نفس نمو یافته هوتے هیں ' انکي قابلیت احساس بهي بڑهی هوئي هوتي هے - اور چونکه متمدن اقوام همیشه غیر متمدن باشندوں کے مقابلے میں ذهني حیثیت سے بلند پایه هوتي هیں ' اسلیے انکے افراد بهي نسبةً نهایت ذکي الحس هوتے هیں ' اور ایسے ادنی سے ادنی واقعات سے متلذذ یا متالم هوتے هیں ' جنکے وقوع کي غیر متمدن افراد کو خبر تک نہیں هوتي -

کسي مہذب یورو پین کے نرم و گداز بستر پر خفیف شکن بهي اگر رهجاتي هے ' تو وه چیں به جبیں هوجاتا هے ' لیکن هندوستاني دهقان بلا تکلف فرش خاک پر لیٹ رهتا هے ' اور اسکي پیشاني پر هلکي سي هلکی شکن کا نشان بهي نہیں هوتا -

متمدن ممالک میں هلکے سے هلکے عمل بالید کے لیے هوشیار سے هوشیار ڈاکٹر ' اور بہتر سے بہتر انتظامات درکار هوتے هیں ' اسکے مقابلے میں وحشي قبایل کے افراد بلا کسي ساز و سامان کے بلا تکلف اپنے هاتهه ' پیر ' اور دیگر اعضاء جسم کاٹ ڈالتے هیں -

عوام اس طرح کے واقعات کو طبقهٔ اعلی کے تصنع پر محمول کرتے هیں - حالانکه یه صحیح نہیں - تمدن کي بلندي کے ساتهه ' احساسات کا نازک و دقیق هوجانا بهی لازمی هے -

ایک اور وجه متمدن افراد کے زیاده متاثر عن الاحساسات هونے کی یه هے که چونکه اُن میں عقل ' دور اندیشی ' اور پیش بیني زیاده هوتی هے ' اسلیے به نسبت وحشیوں کے وه نتایج افعال کا اندازه انکے وقوع سے بہت پیشتر کر لیتے هیں ' اور اسی لیے وقوع واقعات سے بہت پیشتر هی وه حظ یا کرب سے متاثر هونے لگتے هیں - فرض کرو که ایک بکري ذبح کرنے کے لیے هم نے خرید لی ' مگر چونکه وه اپنی قسمت سے ناواقف هوتی هے ' عین ذبح هونے کے وقت تک اُسے کوئی غم نہیں هوتا - برخلاف اسکے جس انسان کو پهانسی کا حکم سنا دیا جاتا هے ' وه اسی وقت سے گهلنے لگتا هے - اسی طرح جوں جوں انسان تمدن اور عقل و علم میں ترقي کرتا جاتا هے ' اسي کے ساتهه ساتهه وه اپنے آلام و لذات ' دونوں کے اسباب بهي بڑهاتا جاتا

گذشته نمبر کي آخري سطور میں قوت ارادي اور احساسات کے تعلق پر بحث کرتے هوے ظاهر کیا گیا هے که انسان کے تمام افعال ارادیه حس لذت و الم کے تابع هوتے هیں - اسکے متعلق ایک ضروري فٹ نوٹ شائع هونے سے رهگیا تها جو درج ذیل هے :

بعض موجوده علماء نفس کو اس کلیه کي همه گیري سے انکار هے ' اور تعجب هے که پروفیسر جیمس جیسا دقیق النظر عالم نفس بهي انکا هم زبان هے - یه تسلیم کرنے کے بعد که افعال انساني کا ایک بڑا حصه اسي کلیه کي ماتحتي میں انجام پاتا هے ' جیمس ایک خطیبانه انداز میں کہتا هے :

" کون شخص هنسنے کي لذت کے لیے هنستا ' اور غضب ناک هونے کے استلذاذ سے غضبناک هوتا هے ؟ کون شخص نۂ چهینکنے کي تکلیف رفع کرنے کي غرض سے چهینکتا هے ؟ کون شخص غم و غصه اور خوف کی حالت میں حصول لذت کے لیے انکي مثلاً رم حرکات کا مرتکب هوتا هے ؟ " (پرنسپلز آف سایکا لوجي جلد ۲ - ۵۵۰)

لیکن عرض یه هے که یه حرکات ' اور نیز افعال عادیه همارے ارادے کي معلوم هي کب هوتے هیں ؟ یه تو افعال اضطراري هیں ' جو بلا قصد هم سے خود سرزد هوجاتے هیں - حالانکه احساس حظ و کرب کا دایرهٔ عمل به حیثیت محرکات افعال ارادي تک محدود هے - یه بهي قابل لحاظ هے که محرکات افعال صرف موجوده احساسات هي نہیں هوتے ' بلکه احساسات کے تصورات بهي هوتے هیں - (منه)

پھر اگر ہم نے محض خدمت حرمین کا عہد کرلیا اور ایک رقم ماہوار یا سالانہ اسکے لیے نکالدی ' تو گو یہ بہت اچھا کیا ' اور کئی حیثیتوں سے مفید ہوگا ' لیکن کیا اس سے ہمارے تمام اُن امراض کا علاج ہوجاے گا ' جنھوں نے صدیوں سے ہمارے جسم کو گھلا رکھا ہے ' اور اب یہ حالت ہو گئی ہے کہ :

کین خستہ اگر دیر زید ' شام بمیرد !

کہا جاتا ہے کہ اسلامی حکومتوں کا خاتمہ ' اور ترکی کا بدرجۂ قصوی انحطاط ایک ایسا واقعہ ہے ' جس نے حرمین شریفین کی حفاظت کو خطرے میں ڈالدیا ہے ' پس اب صرف اسلیے اُٹھہ کھڑے ہونا چاہیے - اگر یہ تسلیم کر بھی لیا جاے کہ ہمارے لیے صرف یہی ایک کام علاج اصلی ہے ' تو سوال یہ ہے کہ اس مقصد کو بھی کیونکر حاصل کرینگے ؟ ہمارے پاس دو ھی چیزیں ہونگی - یا ممبروں کا عہد یا انجمن کے خزانے کا روپیہ ' عہد و قرار توپ و تفنگ کا کام دے نہیں سکتا ' اور روپیہ لیکر حماہ آور واپس نہیں ہو سکتے - پھر :

چیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیر ما ؟

فرض کیجیے کہ اگر تمام مسلمانان ہند نے حرمین شریفین کی جگہ آج ایڈریا نوپل کی (مسجد سلیم) کی حفاظت و خدمت کا عہد کرلیا ہوتا ' اور اس نام سے ایک فنڈ بھی انکے پاس مہیا ہوتا ' تو کیا ایڈریا نوپل کو وہ بچالیتے ؟

ایلم جنگ میں ہم نے جو کچھہ مالی مدد دی ' وہ نتائج کی محتاج نہ تھی - کیونکہ وہ جنگ ' اور اسلام و صلیب کے مقابلے کا وقت تھا ' اور بغیر فکر نتائج و عواقب ' ہمارا فرض دینی و جہادی یہ تھا کہ جو کچھہ بن پڑے ' اس سے دریغ نہ کریں - آج بھی جبکہ مہاجرین کے مصائب کے حالات ہمارے سامنے ہیں ' ہمارا فرض دینی ہے کہ انکی اعانت کریں - اور یہ اعانت کچھہ اس بنا پر نہیں ہے کہ اس سے مصائب اسلامی کا خاتمہ ہو جاے گا -

لیکن جبکہ ہم آئندہ کیلیے انتظام کرنا چاہتے ہیں ' جبکہ مسلمانان عالم کا مستقبل ہمارے سامنے ہوتا ہے ' اور جبکہ آیندہ کی حفاظت کے نام سے ہم قوم کو دعوت دیتے ہیں ' تو ہمارا فرض ہونا چاہیے کہ ہر قدم پر نتائج و عواقب امور کا لحاظ رکھا جاے ' اور اس وسیلۂ فوز و فلاح کی جستجو کریں ' جسکے حاصل ہو جانے کے بعد آیندہ کیلیے اِن مصائب کے نزول و ہجوم کا قطعی سد باب ہو جاے -

کعبہ کی خصوصیت

حاجی بڑہ کعبہ روان کبر گاہ دین ست
خوش می رود ' اما رہ مقصود نہ اینست

پھر صرف " خدمت کعبہ " کی خصوصیت سے بھی میں متفق نہیں ہو سکتا - یہ سچ ہے کہ آج بڑی ضرورت مسلمانوں میں تنظیمات عمل (آرگنائزیشن) کی ہے ' اور مسلمان کعبے ہی کی حفاظت کیلیے اسلامی ممالک کی بقا کے بھی خواہشمند ہو سکتے ہیں ' مگر ضروری ہے کہ اسی وقت اسکی تشریح بھی کردی جاے - نہو کہ ہمتیں پست ہوجائیں ' اور تمام موجودہ قوتیں اسی دائرے میں سمٹ آئیں کہ " صرف حدود کعبہ و مدینہ کی حفاظت ہی ہمارا فرض ہے اور بس " -

جو کچھہ کہہ رہا ہوں ' بہتر تھا کہ آپ اُسے سمجھتے - میں بغیر کسی اندیشہ و تامل کے اپنے عقیدے کا اعلان کردینا چاہتا ہوں ' اور حیات ملت کا یہ ایک اساس قویم ہے ' جس سے اگر آج غلطی کی گئی تو عجب نہیں کہ اس دور مصائب و نا امیدی میں بے ہمت دلوں کیلیے کوئی سہارا باقی نہ رہے -

بقیۂ شذرات

أفلا تتقون ؟

مصر کی مجلس ہلال احمر نے محمد بک کو مسلمانان ادرنہ (ایڈریا نوپل) کی موجودہ حالت کا اندازہ کرنے کے لیے بھیجا تھا - اُن کا بیان ہے کہ ادرنہ میں چالیس ہزار مسلمان اس وقت ایسے درد انگیز حالوں میں ہیں کہ تن ڈھانکنے کو کپڑا ' اور سد رمق کو دن رات میں ایک وقت کا کھانا بھی میسر نہیں - چار ہزار مسلمان زخمی پڑے ہیں ' اور ٢٦ - ہزار قیدی ہیں - مناستر میں ١٥ - ہزار ' سلانیک میں اس سے بھی زیادہ - اور تمام مقدونیہ کے ستم رسیدہ و بے خان و مان اسلامی آبادی کا شمار تو ایک لاکھہ سے بھی زاید ہے - یہ وہ بے سرو سامان لوگ ہیں ' جن میں اتنی بھی سکت نہیں رہی کہ ظالموں کے دست ستم سے چھوٹ کر قسطنطنیہ تک اپنے آپ کو پہونچا سکیں اور وہاں اُن کے لیے کوئی انتظام ہو -

اس حالت میں اگر کوئی درد رسیدہ و دردمند دل ان بلا کشان صلیب کی اعانت کے لیے کوئی تدبیر سوچتا ہے اور اُس کے مطابق کام کا آغاز کردیتا ہے ' تو اُس پر تعریضیں ہوتی ہیں کہ ترک خود اپنے بھائیوں کی امداد سے مقصر ہیں تو ہم کیوں یہ بلا اپنے سر لیں ؟ :

و اذا قیل لهم : انفقوا مما رزقكم الله ' قال الذين كفروا للذين امنوا أنطعم من لو يشاء الله اطعمه ؟ ان انتم الا فى ضلال مبين (٣٦ : ٣٨)

جب اُن سے کہا گیا کہ " خدا کی دی ہوئی روزی سے خرچ کرو " تو منکروں نے ایمانداروں کو جواب دیا : " کیا ہم ایسے کو کھلائیں جسے اللہ چاہتا تو آپ کھلا دیتا ؟ تم لوگ تو صریح گمراہی میں پھنسے ہو جو ایسا کہتے ہو "

واے بر ریشے کہ آن را از نمک مرہم کنند

فرنگی سلطنتیں خوش ہیں کہ باب عالی نے ایشیاے کوچک کے متعلق نظم و نسق میں اصلاحیں منظور کرلی ہیں ' جن کا اہم پہلو یہ ہے کہ یہ پورا ملک چھہ صوبوں پر تقسیم کیا جائیگا - ہر صوبہ کا انتظام چھہ ممبر اور ایک گورنر کے متعلق ہوگا جو سب کے سب گورنمنٹ کے ملازم سمجھے جائینگے ' اور جن میں ایک ثلث فرنگی ہونگے - اس کمیشن کے ذمے چار مختلف شعبوں کی نگرانی ہوگی - (١) عدالت - (٢) تعلیم - (٣) پولیس - (٤) رفاہ عام - جند ارمہ (جنگی پولیس) ہر صوبہ کے لیے علحدہ علحدہ ہوگی ' جس کے سرکاری (کمیشنڈ) و غیر سرکاری (نان کمیشنڈ) افسر فرنگی ہوا کرینگے - فرانسیسیوں نے پچھلے تین سالوں میں معاملات انا طول کو ایک طرح اپنے ہات میں لے لیا ہے - گورنمنٹ کا کوئی ایسا محکمہ نہیں ہے جس میں ایک نہ ایک فرانسیسی کارفرما یا کارکن نہو - اس مداخلت کے سرخیل جنرل بومن ہیں ' جن کی حسن خدمت کے ترک بھی معترف ہیں - وہ ترکی گورنمنٹ کے فرائض ملازمت بھی ادا کرتے ہیں ' اور در پردہ فرانس کا نفوذ و رسوخ بھی بڑھاتے رہتے ہیں - اس تمہید مداخلت کی بنا پر انگلستان نے تسلیم کرلیا ہے کہ فرانسیسی افسروں کے علاوہ اور جتنے افسر ہونگے ' سب انگریز ہونگے ' یعنی اتحاد برطانیہ و فرانس ' جو مصر و مراکش کے متعلق پہلے سے قایم ہے ' اب مشرق صغیر بھی اُسی سلسلہ میں منسلک ہو جائیگا ! !

مرہم از لبهاش می جویند ہر جان فگار
واے بر ریشے کہ آن را از نمک مرہم کنند !

عوايد كي عملي تدابير ' تو اولاً تو اس بحث كے چھيڑنے كا يه موقع نہيں ' دوسرے هم اسكي كسي قدر تفصيل اپنے ايک علحده مضمون ميں كرچكے هيں]

حس لذت و الم کا ايک اهم فرق

(٦) آلم كي طرح لذات كبهي تيز و شديد نہيں هوسكتيں - ديكها هوگا كه شديد درد كي حالت ميں ساري رات كروٹيں بدلتے رهتے هيں اور كسي پہلو كل نہيں پڑتي - فرط غم كي حالت ميں پچهاڑيں كهاتے هيں اور سينه كوبي كرتے كرتے اپنے تئيں هلكان كر ڈالتے هيں ' ليكن فرط مسرت ميں كبهي يه بے تابي اور بيقراري طاري هوتے نه ديكهي هوگي - اسكي وجه ظاهر هے - انبساط نام هے اعصاب كی معتدل ورزش كا ' اور اس پر انبساط كا اطلاق اسي وقت تک هو سكتا هے ' جبتک كه اس ميں اعتدال هے ' اور جہاں انبساطي كيفيت حدود اعتدال سے متجاوز هوئي ' وہ انبساط نہيں رهتی ' بلكه بجاے خود ايک كرب و الم هو جاتي هے - اطمينان ' سكون ' چين ' كل ' راحت ' كے حدود مقرر هيں ' ليكن اضطراب ' بيقراري ' بيچيني ' بے كلي ' كرب كي كوئي انتہا نہيں هو سكتي -

وجدان

احساس كا نظريه مع اسكی اهم تفريعات كے بيان هو چكا - اب دو لفظوں ميں صرف يه كہدينا باقي هے كه احساس ' جسكے دو رخ هيں : ايک حظ اور انبساط كا ' دوسرا كرب و انقباض كا ' وجدان كي منزل اولين كا نام هے - وجدان جسوقت تک ساده ' بسيط اور مفرد حالت ميں هے ' احساس كہلاتا هے اور جب پيچيده ' مركب اور مخلوط شكل اختيار كر ليتا هے ' تو جذبے كے نام سے موسوم هوتا هے - گويا احساسات ' جذبات كے عناصر و مفردات هيں - يعنی جذبات كي جب تحليل كي جاتي هے ' تو آخر كار وہ احساسي كيفيات هي پر آكر ٹهير جاتے هيں - جذبات كي ماهيت ' اور مهمات جذبات كي مفصل تشريح ' آينده ابواب كا موضوع هے -

لزث الهلال بر مضمون حظ و كرب

يه مضمون كتاب كا ايک ٹكڑہ هے ' اور اميد هے كه اسكے اور ابواب بهي شائع هوں - مسٹر عبد الماجد اُن معدودے چند تعليم يافته ارباب علم ميں سے هيں ' جنكو تصنيف و تاليف اور تراجم علميه سے ذوق هے - ان ابواب كي اشاعت سے انكا مقصود يه هے كه طرز تحرير و اسلوب بيان كے متعلق اگر ارباب علم مشوره ديسكيں ' تو قبل از اشاعت كتاب اس سے فائده اٹهائيں ' مگر مجهے اسميں شک هے كه لوگ اس طرح كے مضامين كو غور سے پڑهنے اور راے دينے كي زحمت گوارا كرينگے -

بالفعل صرف ايک امر كے طرف اشاره كرديناضروري هے - مضمون ميں جا بجا " حس لذت و الم " كو " حظ و كرب " سے تعبير كيا هے ' اور اسی كو بصورت اصطلاح عنوان ميں بهي جگه دي هے - ليكن اسكے ليے " لذت و الم " هی كے الفاظ زياده موزوں اور صحيح تهے -

اول تو " حظ " كے معني لذت كے نہيں بلكه حصے كے هيں (الحظ : النصيب ' جمعه حظوظ) البته اردو اور شايد فارسي ميں لذت كيليے بولتے هيں ' ليكن باعتبار لغت غلط هے ' اور عربي ميں تو اس معنی كا كہيں پته نہيں -

پهر جب " لذت " كا ايک لفظ پيشتر سے اسكے ليے موجود هے ' اور عربي ميں ٹهيک اُسي مفهوم كو ادا كرتا هے ' جو مباحث علم النفس ميں آپكا مقصود هے ' تو دوسرا لفظ كيوں تلاش كيا جاے ؟ اردو ميں لذت كا لفظ اپنے اصلي معنی سے هٹ گيا هے ' اور مختلف موقعوں پر بولا جاتا هے ' ليكن عربي ميں يه هميشه " الم " كے مقابلے ميں لايا جاتا هے ' اور لغت ميں اسكی تعريف " نقيض الالم " هے -

" كرب " اور " الم " ميں بهي فرق هے - كرب صرف " حزن " كے معنوں ميں آتا هے ' ليكن " الم " ميں اس سے زياده وسعت اور تعميم هے -

بقيـــه شـــذرات

هنا و هنـاك

محمد شريعي پاشا مصر كے ايک نامور دولتمند رئيس هيں - ارض شام ميں اُنهوں نے تين شاخ در شاخ ريلوے لائين جاري كرنے كي درخواست كي هے -

(۱) ايک لائين غـزه سے بير سبع تک -
(۲) غـزه سے يافا و بيت المقدس تک -
(۳) غـزه سے مصر تک -

دو درخواستيں خود اهل شام نے بهي دي هيں ' جن ميں ايک اجراء ريلوے اور ايک جهاز راني كے متعلق هے - ٹراموے كے ليے بهي ايک درخواست پيش هوئي هے ' جو اميد هے كه منظور هو جائيگي -

مسلمانان شـام كي اس پر آشوب حالت كا اندازه كيجيے كه مظالم يورپ نے اُن كے دل پاش پاش كردیے هيں ' مگر بقاے حياة كي فكروں سے وہ اس حالت ميں بهي غافل نہيں ! نه اس ليے كه مظلومان بلقان كا اُن كو درد نہيں هے ' بلكه محض اس ليے كه وقت فرصت سے فائده اُٹهانے ميں اگر پيش قدمی نهوي تو يهي اجارے فرنگي سرمايه داروں كو ملجائينگے - ليكن هندوستان كي حالت كسقدر افسوس ناک هے كه تمام موارد ثروت پر غير هندوستاني قوميں قابض هوتي جاتي هيں ' تا هم كسي هندوستاني سرمايه دار كو اس كا احساس بهي نہيں هوتا ' اور باوجود وررد مصائب كے ' پهر بهي آنكهيں بند هيں !

زر اعانـــهٔ " اردوے معلے "

جناب محمد ناظم صاحب صديقي رنگون سے لكهتے هيں :

آپكے اخبار الهلال ميں " اردو پريس عليگڈه كي ضمانت " كے عنوان سے جو مضمون شائع هوا هے ' اُسكو پڑهكر بهت صدمه ' هوا اور اُسوقت اور بهي اضطراب پيدا هوا ' جب ميرے ايک دوست مسٹر غلام جيلاني نے جو حال هي ميں عليگڈه سے تشريف لائے هيں اُن تمام اموركي تصديق كي جو كچهه جناب حسرت موهاني كي عسرت كا حال اپنے اخبار ميں درج فرمايا هے - واقعي ايك ايسے پريس سے تين هزار كي ضمانت طلب كرنا سراسر نا انصافي هے - هملوگ اپني حيثيت كے مطابق موجوده احباب سے ايک ايک روپيه جمع كر كے اپكي خدمت ميں بهيجتے هيں - آپ جسطرحهو چاهيں اس روپيه سے حضرت موهاني كي امداد فرماديں - هملوگ استدعا كرتے هيں كه آپ بهت جلد اسكے متعلق ايک با قاعده فنڈ قائم كرديں - هملوگ كوشش كركے جسقدر بهي روپيه يہاں سے جمع هوسكيگا ' آپكي خدمت ميں بهيجينگے -

جن صاحبوں نے ايک ايک روپيه ديا هے اُنكے اسماء گرامي حسب ذيل هيں :

مسٹر غلام جيلاني - مولوي امام عليصاحب - مسٹر رشيد محمد مولوي شهباز خانصاحب - محمد ناظم صديقي -

ھے ' اور اکثر حالات میں اصل واقعات مسرت و غم سے زیادہ ' ان چیزوں کا تصور خوش آیند یا روح فرسا ھوتا ھے (۱) -

پھر محض انسان کی عقل و پیش بینی ھی نہیں ' بلکہ اسکی تمام تمدن زائیدہ صناعیاں و دستکاریاں ' ریل ' تار ' جہاز ' ھوائی جہاز ' و آلات جنگ ' جہاں ایک طرف اسکے اسباب راحت و مسرت میں اضافہ کرتے ھیں ' وھاں دوسری طرف اسکی تکلیف و بربادی کا سامان بھی اپنے اندر رکھتے ھیں -

(۴) مختلف احساسات ' معاشرت کی وقعت و قیمت کے لحاظ سے مختلف درجات میں رکھے جاسکتے ھیں -

ھمارے احساسات ' اگرچہ من حیث الاحساس ' سب کے سب مساوی درجہ کے ھوتے ھیں ' تا ھم بازار معاشرت میں انکی قیمتیں مختلف ھوتی ھیں - بعض احساسات پست و ادنی خیال کیے جاتے ھیں - بعض بلند و اعلی ' اور بعض بلند تر و اعلی تر - یہ فرق مراتب ' محض اٹکل کی بنا پر نہیں ' بلکہ ایک خاص اصول کے ماتحت ھے - یعنی

> جو احساسات ' بقاے افراد و حفظ نوع سے براہ راست متعلق ھیں ' وہ ادنی درجہ کے ' اور جو اس سے صرف بعید و بالواسطہ تعلق رکھتے ھیں ' وہ اعلی درجہ کے سمجھے جاتے ھیں - بہ الفاظ دیگر ' احساسات کی پستی و بلندی کا انحصار لوازم حیات سے علی الترتیب انکے قریب و بعید تعلقات رکھنے پر ھے

اس کلیہ کی توضیح چند مثالوں سے ھوگی - غور کرو نوع یا نسل کی بقا کا دار و مدار کس فعل پر ھے ؟ ظاھر ھے ' کہ عمل زوجیت پر ' لیکن یہ بعینہ وہ فعل ھے ' جس سے تعلق رکھنے والے احساسات کا ذکر تک ھر مہذب سوسایٹی میں سخت معیوب خیال کیا جاتا ھے ' اور تمام الفاظ ' جو اس فعل کی جانب بعید اشارہ بھی کرتے ھیں ' " فحش " خیال کیے جاتے ھیں - اسکے بعد اُن افعال کا نمبر ھے ' جو اس عمل کے مقدمات کا کام دیتے ھیں - مثلاً یورپ میں کورٹ شپ - اس قسم کے افعال اتنے شرمناک نہیں خیال کیے جاتے - چنانچہ ھم علانیہ انکے متعلق گفتگو کرسکتے ھیں - تا ھم انکی حالت عمل پر شرم و حجاب کا پردہ پڑا رھتا ھے ' یعنی سوسایٹی اسکو جایز نہیں رکھتی کہ ان افعال کا وقوع علانیہ ھو - اس سے بھی اُتر کر وہ افعال ھیں ' جنکا تعلق فعل بقاے نسل سے نہایت بعید ھوتا ھے - مثلاً عورت کا خارجی ذرایع ' یعنی لباس ' زیور وغیرہ سے اپنے تئیں دلفریب بنانا - ظاھر ھے کہ اس تزئین و آرایش کا مقصد محض نمایش ھوتا ھے ' تاھم اگر شوھر یا اُس خاص شخص کے علاوہ ' جسکے لیے یہ سامان کیا گیا ھے ' کسی اور شخص کی نظر اُس پر پڑ جاتی ھے تو سخت محجوب ھوتی ھے - غرض کہ جو احساسات بقاے نسل سے تعلق رکھنے والے افعال سے جتنا زیادہ وابستہ ھوتے ھیں ' اُتنے ھی وہ پست و ادنی درجہ کے سمجھے جاتے ھیں -

یہی حال اُن افعال کا بھی ھے ' جن پر افراد کی حیات کا انحصار ھے - خیال کرو کہ جسم کی تمام خارج کردہ کثافتوں ' یہانتک کہ ناک صاف کرنے اور تھوکنے کا ذکر بھی مہذب حلقوں میں کسقدر مکروہ و ناشایستہ سمجھا جاتا ھے ؟ رفتہ رفتہ جوں جوں شایستگی و نفاست مزاجی ترقی کرتی جاتی ھے (اور جسکا نمونہ ھمیں آج کل کی اونچے طبقے کی یورپین خواتین میں ملتا ھے) معدہ ' انتڑیاں ' شکم ' لبلبہ ' وغیرہ آلات ھضم کا نام لینا تک سخت بد تہذیبی خیال کیا جانے لگتا ھے - کھانا کھانے کا فعل ' بہ ظاھر اس اصول کے منافی معلوم ھوتا ھے ' اور بلا شبہ ایک حد خاص تک وہ اس کلیہ کے مستثنیات میں داخل ھے ' لیکن صرف ایک حد تک ' اس سے زاید نہیں - کھانا کھانے کی حالت میں دفعۃً کسی غیر شخص کا آ جانا ' کھانے والے اور آنے والے ' دونوں کو محجوب کر دیتا ھے - ھم خود جب کسی کھانا کھاتے ھوے شخص سے ملتے ھیں تو کوشش کرتے ھیں کہ اسکے کھانے پر ھماری نگاہ نہ پڑے - اسکے علاوہ ضیافتوں کے موقع پر اسکا خاص اھتمام رھتا ھے کہ کھانے والوں کی توجہ ' گفتگو وغیرہ دیگر مشاغل کی جانب مصروف رھے ' اور اعلی طبقوں میں غذا کے ذایقہ وغیرہ کا ذکر تک کرنا سخت بد مذاقی خیال کیا جاتا ھے - اس سے ظاھر ھوگا کہ کھانا کھانے کی مثال بھی کلیہ بالا کے معارض نہیں ' بلکہ ایک حد تک موید ھے -

اسکے مقابلے میں اُن مشاغل کو دیکھنا چاھیے ' جنکا قیام حیات سے نہایت بعید تعلق ھے ' اور جنھیں ھم صرف تفنن طبع کے لیے اختیار کرتے ھیں - مثلاً کسی قدرتی سینری (منظر) میں دریا پہاڑ ' سمندر ' سبزہ زار وغیرہ ' یا کسی اعلی انسانی صناعی کو دیکھکر ' یا وہ احساسات جو سماع موسیقی سے پیدا ھوتے ھیں ' نہایت اعلی خیال کیے جاتے ھیں ' اور جن لوگوں کے یہ احساسات قوی ھوتے ھیں ' اُنھیں " صاحب ذوق " و " خوش مذاق " وغیرہ کا لقب دیا جاتا ھے -

استحالۂ احساس

(۵) بعض حالات میں ممکن ھے کہ انبساط ' انقباض ' اور انقباض ' انبساط کی شکل میں تبدیل ھو جاے -

احساس حظ و احساس کرب ' جیسا کہ ھم اوپر کہہ آے ھیں ' چونکہ نام ھے کسی ذات اور اسکے ماحول کے درمیان علی الترتیب موافقت و غیر موافقت کا ' اور یہ بالکل ممکن ھے کہ جو شے پہلے ھمارے مزاج کے موافق تھی ' اب ناموافق ھوگئی ھو - یا جو پہلے ناموافق تھی ' اب موافق ھوگئی ھو - اس لیے انبساط کا انقباض میں ' اور انقباض کا انبساط میں تبدیل ھوجانا بھی بالکل ممکن ھے - جو لوگ بچپن میں کھیل کود ' اُچک پھاند پر جان دیتے تھے ' بڈھے ھوکر اس سے نفرت کرنے لگتے ھیں - بعض غذائیں اب ھم رغبت سے کھانے لگے ھیں ' حالانکہ چند سال پیشتر انکی صورت سے بھی کراھیت آتی تھی - سردی کے موسم میں برف کو چھونا تک گوارا نہ تھا ' لیکن گرمیوں میں اُسے ذوق و شوق سے ھاتھوں ھاتھہ لیتے ھیں - یہ تمام واقعات اسی کلیہ بالا کے تحت میں حل ھوتے ھیں - اس " استحالۂ احساسات " کی حسب ذیل صورتیں ھوسکتی ھیں :

(الف) ماحول میں تغیر - مثلاً موسم ' اور آب و ھوا وغیرہ کی تبدیلی -

(ب) ذات میں تغیر ' مثلاً عمر میں نشو و نما ' دفعۃً کسی مرض میں مبتلا ھوجانا ' یا اُس سے شفا پانا -

یہ دونوں صورتیں غیر ارادی ھوتی ھیں ' اور علی العموم دفعۃً ' لیکن جو صورت انسان کے تصرف و اختیار کے اندر ھے ' اسکا نام ھے :

(ج) مشق و تمرین ' یعنی ناموافق چیزوں کی تدریجی مزاولت کرکے انکو موافق بنا لینا اور انکا خوگر ھوجانا - [رھیں اکتساب

(۱) اسکا تجربہ ھر شخص کو اپنی زندگی میں ھوا ھوگا کہ اکثر آیندہ مصایب کا تصور ' خود ان مصایب سے بڑھکر تکلیف دہ ھوتا ھے - غالب نے خوب کہا ھے :-

بے تکلف در بلا بودن بہ از بیم بلاست
قعر دریا سلسبیل و روے دریا آتش ست

اور بار بار یہ ظاہر کیا گیا کہ اسلام خود اپنے اندر جمہوریت اور مساوات کے اصول رکھتا ہے' اور یہ جو کچھہ ہوا ' اسکي تعلیم کا اصلي منشاء اور اقتضا تھا ' مگر (انقلاب عثماني) پر یورپ کے اخبارون ' وقائع نگارون ' اور علم اهل قلم نے جسقدر تحریریں لکھیں ' مجکو یاد ہے کہ ان میں کوئي قلم ایسا نہ تھا ' جس نے شک و شبهہ کے ساتھہ بھي اِس بیان کے قبول کرنے میں تامل نہ کیا ہو - مسٹر (اي- ایف - نالٹ) جو عرصے تک یوریپن ترکي کے متعدد مقامات میں رہ چکا ہے ' اور بقول خود سیکڑوں مسلمانوں کا دوست اور اسلامي معلومات کو ایک مسلمان سے بہتر جاننے والا ہے ' (سلطان عبد العزیز) کے واقعۂ عزل کا ذکر کرتے ہوے لکھتا ہے :

" یہ یاد رکھنا چاهیے کہ گو بعض لوگوں کا ایسا خیال ہے کہ (سلطان عبد العزیز) کو اسکي نا اهلي اور نا قابل حکمراني ہونے کي وجہ سے معزول کرنا قران کي تعلیم کے عین مطابق تھا ' مگر في الحقیقت ایسا نہیں ہے ' اور پکے مسلمانوں کے عقیدے میں دستوري گورنمنٹ مذهباً قبول نہیں کي جاسکتي - البتہ نوجوان ترکوں کا یہ بیان ہے کہ اسلام ظلم و تعدي کو پسند نہیں کرتا ' اور اُس نے قوموں اور ملکوں کو اپنے اوپر آپ حکومت کرنے کا حوصلہ دلایا ہے - چنانچہ اب کچھہ مدت سے قران کي چند آیتیں بتلائي جاتي هیں جنکا خلاصہ یہ ہے کہ خدا ظلم کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا ' اور جب لوگ اپنے کاموں کا باهمي مشورے سے انتظام کرتے هیں تو خدا انکو اجر دیتا ہے" (Awakening of Terkey p. 8.)

مسٹر (نالٹ) اسلامي معلومات کي واقفیت پر نازاں هیں مگر هم کو معلوم ہے کہ مشرقي معلومات کے تبحر کا یورپ کي اصطلاح میں کتنا ظرف ہے ' اسلیے انکا بیان چنداں قابل اعتنا نہیں '

لیکن پروفیسر (ویمبرے) جس نے ترکي کے قلب میں رهکر نشو و نما پائي ہے ' جو برسوں مسلمانوں کے قافلوں میں ایک مسلمان سیاح یقین کیا گیا ہے ' جو قران کي سورتوں کي عربي لب و لہجے میں تلاوت کرتا ہے ' اُس فتوے کا ذکر کرتے ہوے ' جو شیخ الاسلام نے سلطان عبد العزیز کے عزل پر لکھا تھا ' رقم طراز ہے :

" چونکہ تمام مذهبي کتابوں میں کھینچ تانکے تاویلیں کي جاسکتي هیں ' اسلیے قران کي آیتیں کانسٹي ٹیوشنل گورنمنٹ اور حریت و مساوات کي تائید میں بآساني ملگئیں ' لیکن یہ تمام بدعتیں در اصل یورپ سے حاصل کي گئی تهیں ' گو انکا منبع اسلام قرار دیا گیا ' اور پیغمبر اسلام کے اس قول سے کہ شاورهم في الامر (اپنے معاملات کیلیے باهم مشورہ کرلیا کرو) پارلیمنٹ قائم کرنے کي تاکید ثابت کي گئی "

پھر ایک دوسرے موقعہ پر اسلام کو عام ایشیائی مطلق العناني سے نا قابل استثنا قرار دیتے ہوے لکھتا ہے :

" کہا جاتا ہے کہ خلافت راشدہ کے دور کے حکمران ' عدل و انصاف سے متصف تھے - (خلیفۂ اول) نے منصب خلافت قبول کرتے ہوے مسلمانوں سے کہا : " جب تک انصاف پر چلوں میرا ساتھہ دو ' اور اگر اسکے خلاف کروں تو ملامت کرو ' .... جب تک میں احکام شریعت کي تعمیل کروں ' تم کو میري اطاعت کرني چاهیے ' لیکن اگر تم دیکھو کہ میں بال برابر بھي راہ شریعت سے هٹ گیا هوں تو میرا کہنا هرگز نہ مانو " (خلیفۂ دوم) کي نسبت بھي ایسا هي کہا جاتا ہے .... جو مسلمان آجکل کي آزادانہ طرز حکومت پر شیفتہ هیں ' وہ اس طرح کي بہت سي نظیریں پیدا کرکے مسلمان بادشاهوں کے عدل و انصاف کو ثابت کرنا چاهتے هیں - اگر یہ مان بھي لیا جاے کہ اسلام کے دور اول میں فرمان رواؤں کا یہي حال تھا ' تو بھي یہ حالت دیر تک قائم نہیں رهي "
(Western Light and Eastern Lands Vol. 3. p. 32.)

اسکے بعد تاریخ اسلام کي اس مزعومہ عام شخصیت اور استبداد پسندي میں بعض فرمانرواؤں کا عدل و لیاقت سے اتصاف تسلیم کرتا ہے ' لیکن مثال میں بابر ' حسین مرزا ' اور همایوں و اکبر کے سوا ' تاریخ اسلام کے اس عظیم الشان ماهر کو ' اور کوئی نام نہیں ملتا ! و ذلک مبلغهم من العلم -

یہ یورپ کے ایک مشہور مستشرق کا خیال ہے ' اور گو " وشاورهم في الامر " هم کو پیغمبر اسلام کے اقوال میں نہ ملے ' مگر قرآن سے ڈھونڈھکر نکال سکتے هیں ' اور اسکي اتني واقفیت کو بھي غنیمت سمجھتے هیں -

اسلام کے ماضي و حال کا جب مقابلہ کیا جاے گا ' تو اس طرح کے خیالات کا پیدا ہونا قدرتي ہے - ایک ضعیف و لب گور بیمار ' اگر اپنی صحت و توانائي کے عہد کي طاقت آزمائیوں کو بیان کرے - تو عجب نہیں کہ سننے والے اُسکے نحیف و زار چہرے کو دیکھکر تسلیم کرنے میں متامل هوں - مسلمان آج اپنے بڑھاپے کے انحطاط و اضمحلال میں مبتلا هیں - انکے قوی مضمحل هوچکے ' اور انکے چہرے پر رونق و شگفتگي کی جگہ ' افسردگی اور مردنی چھا گئی ہے ' پھر انکے " ذکر جواني در عہد پیري " کو آج کون بغیر شک و شبہ کے تسلیم کریگا ؟ گری هوئی دیواروں اور شکستہ اینٹوں کا ڈھیر ممکن ہے کہ کبھی ایک قصر چہل ستون هو ' مگر اس وقت تو ایک مٹی کے ڈھیر سے زیادہ نہیں ! !

فتادم دام بر کنجشک و شادم ' یاد آں همت
کہ گر سیمرغ مي آمد بدام ' آزاد مي کردم

† † †

تاهم جستجو کرني چاهیے کہ اسلام کی جمہوریت اور آزادانہ روح کی نسبت آج جو کچھہ کہا جاتا ہے ' وہ یورپ کے اثر سے پیدا کی هوئی تاویلیں ' اور انقلاب فرانس کي بخشي هوئي حریت کا عکس مستعار هیں ' یا خود (اسلام) اپنی روز پیدایش هی سے اس روح کو اپنے اندر رکھتا تھا ' اور کیا یہ واقعي مسٹر نالٹ اور ویمبرے کے الفاظ میں " چند برسوں " کے نو زائیدہ خیالات هیں ' یا تیرہ سو برس سے اسلامی دعوت و تعلیم کے صحائف و اسفار میں مدفون چلے آتے هیں ؟

ایک دوسرا گروہ

علاوہ بریں اس جستجو و تفحص کیلیے متذکرۂ صدر خیالات سے بھي بڑھکر ایک اور خیال محرک ہے -

اسلام کے متعلق یورپ اور مسیحیت کي ضلالت اندیشی عام ہے - اس نے ابتک جو کچھہ سمجھا ہے اور ظاهر کیا ہے ' وہ تمام تر مجموعۂ افترا و اکاذیب ہے - وہ اس جسم کے کسي خال و خط کے دیکھنے هي میں غلطي نہیں کرتا ' بلکہ اُسکي نظر میں از سرتا پا اسکي هیئت و صورت مکروہ ہے - پس اگر اسلام کي تعلیم حریت کے متعلق وہ اس طرح کے خیالات رکھتا هو ' تو یہ چنداں عجیب و مستبعد نہیں -

لیکن بدبختي یہ ہے کہ اسلام کي تعالیم کے سمجھنے میں همیشہ غیروں سے زیادہ خود اپنوں نے ٹھوکریں کھائی هیں -

گذشتہ دس سال کے اندر ایران اور ترکی کے اندر جمہوریت کی تحریکیں بار آور هوئیں ' اور نظام حکومت شخصی استبداد حکمرانی کی جگہ دستوري و آئیني طرز حکومت پر قرار پایا - اس قسم کے انقلابات قدرتی طور پر امن و سکون حاصل کرنے کیلیے ایک زمانۂ ممتد کے محتاج هوتے هیں - بیمار آدمی کو گو بہتر سے بہتر نسخہ مل جاے ' مگر اسکے استعمال کے نتائج کیلیے انتظار ناگزیر ہے -

احرار اسلام

الحريـــة في الاســـلام

(۱)

منجمله ان مقاصد مهمه کے ' جنکے لیے الهلال شائع کیا گیا ' ایک مقصد اهم احرار اسلام کا باب تھا -

اراده تھا که منجمله مستقل ابواب مضامین کے ' یه باب بھی بالالتزام همیشه چند صفحات کا سر عنوان رهیگا ' اور اسکے نیچے تاریخ اســلام کے ماضي و حال کے وہ واقعات اور سوانح حالات درج هوا کرینگے ' جنسے غفلت پیشگان ملت کو اپنا حق پرستی و حریت روشی کا بھولا هوا خواب یاد آجاے گا -

لیکن اسکے لیے سب سے پہلے بطور دیباچه و توطیۂ مضامین کے ' ایک مبسوط تمهید کی ضرورت تھی ' تاکه اســلام اور حریــة صحیحه کے رشتے کو نمایاں طور پر ظاهر کر دیا جاے -

الهلال جلد اول کے دوســرے نمبر هی سے اسکا سلسله شــروع کرنا چاها ' اور اسکي پہلی تمهیدي قسط " الحریة فی الاسلام " کی سرخی سے شائع بھی کي ' لیکن اسکے بعد سے آجتک که دوسري جلد کا اختتام درپیش هے ' اسکے متعلق ایک حرف لکھنے کي مهلت نه ملي - احباب کرام نے بارها یاد دلایا ' اور بھولا تو میں بھي نه تھا ' لیکن کیا کرتا که اپنی بساط میں زندگي اور زندگي کے اوقات کي ایک هي اینٹ تھي - کن کن عمارتوں کي دیواریں اس سے چنتا ' اور ایک هي پتھر کو کہاں کہاں لگاتا ؟

فرصت دیدن گل آه که بسیار کم است
و ارزوے دل مرغان چمن بسیار ست !

اب چاهتا هوں که الهلال میں یه سلسله بالالتزام شروع هو جاے - سب سے پہلے " اســلام و حریت " کے تعلق پر مختلف پہلوؤں سے نظر ڈالني چاهیے ' اور اسکے لیے سب سے پہلے قران کریم ' پھر احادیث صحیحه ' اور اسکے بعد آثار صحابۂ و تابعین ' اور تاریخ اســلام کے عام حالات و سوانحات سے مدد لیني چاهیے -

سلسلۂ بیان کیلیے ضروري تھا که الهلال جلد (۱) نمبر (۲) کا تمهیدي مضمون سامنے آجاے ' اسلیے آج کي اشاعت میں وہ مکرر شائع کیا جاتا هے - اسکے بعد اصلی سلسله جو طیار و مستعد هے ' شائع هونا شروع هو جاے گا - و ما توفیقي الا بالله -

---

يا صاحبي السجــن ! ارباب متفرقون خيــر ام الله الواحد القهــار ؟ ما تعبدون من دونــه الا اسمــاء ' سميتموها انتم و ابـاؤكــم مــا انـزل الله بهــا مــن سلطــان " ان الحكم الا للـــه " امــر الا تعبــدوا الا ايـاه ' ذلـــك الـــدين القيــم ' ولكــن اكثر النــاس لا يعلمــون (۱۲ : ۴۱)

اے یاران محبس ! بهت سے مالک اور آقا بنا لینا اچھا هے یا ایک هي خداے قهار کے آگے جھکنا ؟ تم جو الله کو چھوڑ کر دوسرے معبودوں کي پوجا کر رهے هو ' تو یه اسکے سوا کیا هے که چند نام هیں ' جو تم نے اور تمهارے پیشروؤں نے گھڑ لیے هیں ؟ حالانکه خدا نے تو اسکے لیے کوئي سند بھیجی نهیں - اے گمرا هو ! یقین کرو که تمام جہان میں حکومت صرف اُس ایک خدا هي کیلیے هے - اس نے حکم دیا هے که صرف اُسي کے آگے جھکو ! یهي دین اسلام کا سیدھا راسته هے لیکن افسوس که اکثر لوگ هیں جو نهیں سمجھتے ! !

انسان کے تمام نوعي فضائل و محاسن اور علو و شرف کا اصلي منبع (توحید) هے - اس کا اعتقاد انسان کو خدا کے آگے جسقدر تذلل و تعبد اور انکسار و ابتهال کے ساتھه جھکاتا هے ' اتنا هي خدا کي پیدا کي هوئي تمام کائنات کے آگے سر بلند و مغرور کر دیتا هے - دنیا کي کوئي طاقت ' اور خدا کے سوا کوئي هستي ' اسکے دل کو مرعوب و محکوم نهیں کرسکتي - وہ ایک چوکھٹ پر سر جھکا کر ' اور تمام بند گیوں اور فرماں برداریوں سے آزاد هو جاتا هے ' اور ایک کا هوکر سب کو اپنا بنا لیتا هے -

(اسلام) اسي اعتقاد کی دعوت لیکر آیا ' اور (ان الحكم الا لله) کي صدا کے ساتھه حکومت ' خاندان ' نسب ' رسم و رواج ' اور تمیز قوم و مرز بوم کي وہ تمام بیڑیاں کٹ کر گر گئیں ' جنکے بوجهه سے نوع انساني کے پاؤں شل هوگئے تھے ' لیکن یه کتنے تعجب کي بات هے که آج صدیوں سے اُسکے پیرو اپنے اندر اس حریت بخش تعلیم کا کوئي ثبوت نهیں رکھتے - انکے تمام اعمال یکسر نفس و اوهام اور انسان و اجسام کي غلامي و تعبد کا نمونه هیں ' اور وہ جن بیڑیوں کو کاٹنے آئے تھے ' اُنسے زیاده بوجھل بیڑیاں آج خود اُنکے پانوں کا زیور هیں ! !

بسوخت عقل ز حیرت که این چه بوالعجبي ست !

پھر کیا ایک هي علت دو متضاد نتائج پیدا کر سکتي هے ؟ اور کیا تاریخ اسلام کے آغاز کے صفحے ' اُسکے وسط و آخر کے مقابلے میں غلط اور پُر فریب تو نهیں هیں ؟ اور اگر نهیں هیں ' تو کیا اسلام کي دعوت کي گھڑي ' چند ابتدائي سالوں هي تک کیلیے کوکي گئي تھـي ؟

یه سوالات هیں ' جو قدرتي طور پر اس موقعه میں پیدا هوتے هیں -

گذشته نصف صدي سے عالم اسلامي کي نئي بیداري آزادي و حریت کے ولولوں سے معمور هے - علی الخصوص پچھلے چھه سالوں کے اندر تمام اسلامي ممالک میں جمهوریت اور آزادي کي تحریکیں پیدا هوئیں ' ایران اور ترکی میں پارلیمنٹیں قائم هوئیں '

میں ایسے طلسموں کی عمر زیادہ نہ ہو سکتی - دوسرے وقائع نگاروں نے بہت جلد واقعات پردہ اٹھا دیا ' اور ایک طرح کی قلمی جنگ واقعات بلقان کے متعلق چھڑ گئی - جبکہ یورپ ادنی کے میدانوں میں ہلال و صلیب معرکہ آرا ہو رہے تھے ' تو یورپ اقصی کے کاغذ میدانوں میں صدق و کذب اور حق و باطل بھی دست و گریباں ہونے لگے -

سب سے پہلے مسٹر نیت نے (ہن تینتھہ سنچوری) میں ایک مضمون شائع کیا ' جسمیں تمام وقائع نگاروں پر نہایت سخت حملے کیے ' جو عسکر عثمانی کے همراہ تھے - اس مضمون کا جواب مسٹر جارج پاس نے اسی رسالے میں میں شائع کیا - پھر اسی سلسلے میں مسٹر ولیم مکسول نے ایک پر مغز مضمون رسالہ مذکور میں شائع کیا - اس کے آغاز میں ان سوانح و وقائع پر بھی ایک سرسری نظر ڈالی تھی ' جو نامہ نگاروں کو جنگ سوڈان ' جنگ بوئر ' جنگ جاپان ' وغیرہ وغیرہ میں پیش آئے تھے - یہ مضمون کسیقدر طویل ہے - اسلیے مضمون کے بدلے صرف اسکی تلخیص شائع کیجاتی ہے کہ بعض دلچسپ اور سبق آموز کوائف سامنے آجائیں۔
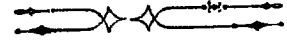
سنہ ۱۸۵۴ع کے بعد سے جنگ بلقان سب سے پہلی جنگ ہے ' جسمیں نامہ نگاروں کو معرکوں میں شرکت کی اجازت نہیں دیگئی - مگر اس باب میں ترکی اور ریاستہاے بلقان ' دونوں حق بجانب ہیں - اسلیے کہ گذشتہ زمانے میں نامہ نگاروں کی مراسلات کے پہنچنے اور شائع ہونے میں اتنا وقت صرف جاتا تھا کہ اسکے بعد ان اطلاعات سے فریقین جنگ کسی حالت میں مستفید نہیں ہوسکتے تھے ' اور اسیطرح ان مراسلات کا فائدہ ایک تاب حد تک محدود رہتا تھا ' مگر اب حالات بالکل بدلگئے ہیں - نامہ نگار کی مراسلت اسی دن پہنچ جاتی ہے ' اور وصول اشاعت کے بعد سب سے پہلی اشاعت میں نکل جاتی ہے ' اور اسکو دنیا کی طرح فریقین جنگ بھی پڑھسکتے ہیں -

پس اگر نامہ نگاروں کو معرکوں میں شرکت کی اجازت دیجاتی تو ان مراسلات کا اثر وقائع نگاری کی حد سے گذر کے جاسوسی کی حد تک پہنچ جاتا ' اور فریقین میں سے کوئی بھی اپنے ان مخصوص حالات کو پوشیدہ نہ رکھہ سکتا جنکا اخفا اسکے مصالح کے نقطۂ نظر سے ناگزیر تھا -

یہ ایک ایسی بات ہے ' جسکو کوئی بھی گوارا نہیں کرسکتا ' کیونکہ اس کا مقصد اپنے حریف کی شکست ہوتی ہے نہ کہ قارئین کی دلچسپی اور جرائد و صحائف کی گرمبازاری -

ماضی و حال میں ایک فرق یہ بھی تھا کہ گذشتہ زمانے میں نامہ نگاران جنگ کی جماعت منتخب ' اور کاردان افراد کا مجموعہ ہوتی تھی ' مگر اس جنگ میں برخلاف اسکے نامہ نگاروں کا ایک جم غفیر تھا ' جسمیں ہر طبقے اور ہر لیاقت کے لوگ تھے - ان نامہ نگاروں کی فوج گراں میں سے بعض نے تو اپنی خدمات بعض اخبارات کے لیے بلا معاوضہ محض اس شوق کی بناء پر پیش کردی تھی کہ وہ اپنی آنکھوں سے ان افسانہ ہاے غم کو ایکٹ (ممثل) ہوتے دیکھینگے ' جو نہایت عمیق شوق و ذوق کے ساتھہ همیشہ اخبار و رسائل ' تار یا ناولوں کے صفحات پر پڑھا کرتے ہیں -

بساط صحافت (نامہ نگاری) کے ان نواردان جنگ میں بعض افراد تو اس درجہ اپنے فرائض سے نا واقف ہوتے ہیں کہ انہیں یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ اپنی مراسلت میں کیا لکھیں اور کیونکر لکھیں ؟ -

اس موقع پر مجھے وہ گفتگو یاد آتی ہے جو ایک اخبار کے مالک اور بہت بڑے صحافی میں ہوئی تھی - مالک اخبار پہلے قالین باف تھا - اسکے یہاں فرش بنے جاتے تھے ' مگر آدمی بلند حوصلہ تھا - اس نے ایک اخبار جاری کیا ' اور اسکی تحریر (اڈیٹری) کے لیے اس صحافی کی خدمات حاصل کرلیں - کچھہ دنوں کے بعد مالک اخبار کو خود مضمون نویسی کا ولولہ اٹھا ' اور کاغذ کے چند صفحے سیاہ کرکے مالکانہ تحکم کے ساتھہ ایڈیٹر کے حوالہ کیے - مضمون اس درجہ مہمل اور بے معنی تھا کہ ایڈیٹر اپنی راے کے ضبط کرنے پر قادر نہو سکا اور ردی کے ٹوکرے میں ڈال دیا - یہ دیکھکر مالک نے کہا :

" میں نے بہت سے مضامین دیکھے تھے اسلیے مجھے یہ خیال ہوا کہ اب میں بھی لکھسکتا ہوں "

نامہ نگار نے کہا :

" ہاں مگر میں نے بہت سے فرش پامال کیے لیکن مجھے تو کبھی یہ خیال نہ ہوا کہ اب میں خود بھی فرش بن سکتا ہوں " ! !

نامہ نگاروں کا یہ ازدحام دفعۃً نہیں ہوا ' بلکہ اس تدریجی اضافے کا نتیجہ ہے ' جو جنگوں کے توالی و تتابع کی وجہ سے عرصے سے ہو رہا ہے -

ام درمان (سوڈان) کی جنگ میں ہم لوگوں کی تعداد ۱۶ - تھی مگر اس پر بھی لارڈ کچنر نے کہا تھا کہ اب یہ تعداد اتنی ہوگئی کہ ایک پورا ریجمنٹ ترتیب دیا جا سکتا ہے - مگر ان میں صرف ۴ - شخص پختہ کار نامہ نگار تھے - انہی چھہ میں فریڈرک اوڈس بھی تھے جو بالاخر زخمی ہوے ' اور هربرٹ هاورڈ بھی تھے ' جنہوں نے اس راہ میں اپنی جان تک قربان کردی -

جنگ بوئر میں ہماری تعداد اور بڑھ گئی ' اور جنگ جاپان و روس میں تو اسقدر بڑھگئی تھی کہ پورا ایک لشکر جرار تھا - ہم میں سے بعض نے اپنی خدمات بغیر کسی معاوضۂ مالی کے پیش کی تھیں - جاپان سے جب کوریا جانے کے لیے روانہ ہوے تو ہم میں سے ۵۶ - آدمیوں نے فوج کے همراہ جانے کی درخواست کی - ان ۵۶ - میں ۳۳ - انگریزی اخبارات کے نامہ نگار تھے ' ۱۷ - امریکن ' ۲ - فرانسیسی - اتنے ہی جرمنی ' اور اطالی اخبارات کے تھے -

ہم انگریزی نامہ نگاروں کے قافلے میں ارباب صحف و قلم کے علاوہ عام مضمون نگار ' معلم ' تاجر ' بساطی وغیرہ بھی تھے -

دخانی جہاز اس لشکر مکاتبین کے لیے ہر روز نئی نئی کمکیں لاتے رہتے ' جنمیں سے کسی میں امریکہ اور کسی میں سوئزرلینڈ کی خاتونیں بھی ہوتی تھیں -

بلغاری فوج کے همراہ کتنے نامہ نگار تھے ؟ مجھے اسکا صحیح علم نہیں - کیونکہ ان لوگوں کے صوفیا پہنچنے سے پہلے ہی میں نے صوفیا چھوڑ دیا - لیکن تخمیناً سو سے تو کسی طرح کم نہ ہونگے - انمیں سے بعض فوجی افسر بھی تھے - ان فوجی افسروں نے عجیب تماشہ کیا - ایک طرف تو الحاقی سپاہیوں کے مقابلے میں اس بنا پر امتیاز کا دعوی کیا کہ وہ نامہ نگار ہیں ' اور دوسری طرف نامہ نگاروں کے مقابلے میں بعینہ یہی دعوی اتنی تبدیلی کے ساتھہ دہرا دیا کہ وہ فوجی افسر ہیں ! !

ان میں سے اکثر برگ و ساز اور تجربہ و اختبار ' دونوں حیثیتوں سے اس خدمت کے لیے تیار نہ تھے -

مقالات

بد قسمتی سے ان دونو حکومتوں کو ناگہانی انقلاب کے قدرتی نتائج' اختلال و اعتشاش ' اور اجانب کے فشار و هجوم سے مہلت نه ملی' اور اسکے بعد هی بربادیوں اور تباهیوں کا ایک سلسله غیر منقطع شروع هوگیا - علی الخصوص دولت عثمانیه ' جو موجودہ جنگ کی بربادیوں سے بالکل نیم جاں هوگئی ہے -

عام نگاهیں جو انقلاب حکومت سے نتائج عاجله کي منتظر تهیں' انهوں نے دیکها که نتائج مطلوبه ایک طرف' انقلاب کے بعد تو پچهلي حالت بهي قائم نه رهسکی' اور بربادیوں کا ایک سیلاب عظیم هر طرف سے امنڈ آیا - بظاهر هر مقدم واقعه' موخر کی علت هوتا ہے' اسلیے بهتوں نے یقین کرلیا که یه تمام بربادیاں صرف دستوري حکومت کے نتائج هیں' اور پهر اس الزام سے اسلام کو بچانے کیلیے یه سمجهه لیاگیا که اسلام صرف شخصي حکومت هي کا مجوز ہے' اور " مشورہ " اور " شوری " سے حکومت دستوري مقصود نہیں - یا ہے بهي تو وہ کوئي اور شے هوگي جسکي همیں خبر نہیں - کم ازکم دستوري نظام حکومت کو تو اس سے کوي تعلق نہیں ! !

اسطرح وهي اسلام' جو کل تک شخصیت کا دشمن اور حکومت مستبدہ کا قامع یقین کیا جاتا تها' اور اسکے لیے قرآن کریم کي آیات سے استدلال کیا جاتا تها' ترکي اور ایران کے حوادث کے بعد آئین و دستور کا اعدِ عدو مخالف هوگیا ! ! وما لهم به من علم' ان یتبعون الا الظن' وان الظن لا یغنی من الحق شئیا (۵۳ :)

آج هندوستان کے مسلمانوں میں شاید نصف سے زیادہ اخبار بیں طبقه اسی غلطی میں مبتلا ہے -

لیکن فی الحقیقت یه ایک نہایت خطرناک گمراهي ہے - اسلام اگر حریت و جمهوریت کا حامي ہے' تو اسکے لیے وہ ترکي اور ایران کے تجربے کا محتاج نہیں' اور اگر مخالف ہے' تو مدحت پاشا یا جمال الدین کي تحریک اسکو حامي نہیں بنا سکتي - پهر هم کو اسلام کے متعلق ایک مختم فیصله کرلینا چاهیے - وہ ایک تعلیم ہے - کوئي پیچیدہ راز نہیں ہے - اسکی تعلیم کی جو حقیقت همارے سامنے هوگي' وہ همیشه قائم رهیگی' خواہ تمام دنیا کي جمهوري حکومتیں غارت هوجائیں' خواہ دنیا سے شخصیت و استبداد کا نام و نشان همیشه کیلیے مٹ جاے -

کوئی تعلیم تجربے کی ناکامیوں کی ذمه دار نہیں هوسکتی - تجربه حالات و حوادث اور اپنے اطراف و ما حول سے وابسته هوتا ہے' پس دنیا میں کبهی کامیابیاں هوتي هیں' کبهی ناکامیاں - لیکن قانون اور تعلیم کی حقیقت همیشه غیر متزلزل هوتی ہے -

کچهه هرج نه تها اگر لوگ ایران اور ترکي کے انقلاب پر معترض هوتے - کچهه مضائقه نه تها اگر وہ وهاں کے حامیان دستور پر لعنت بهیجتے' اور وهاں کے رجال انقلاب کي سخت سے سخت مذمت کرتے - اسلام کے احکام اسکے پیروؤں کي غلطیوں سے ملوث نہیں هوسکتے' اور اسلام کي کس تعلیم کا آج هم نے اپنے تئیں نمونه

[بقیه مضمون پہلے کالم کا]

بنایا ہے که اس امر خاص میں همارا عمل اسکي تعلیم کا آئینه هوتا ؟ لیکن مصیبت یه ہے که سرے سے جمهوریت اور نظام شوری هي کو اسلام کا ضد اور مخالف بتلایا جاتا ہے' اور اس طرح اسلام کي دعوت و تعلیم کے متعلق (که پیشتر هي سے غلط فهمیوں اور غلط اندیشیوں میں ملفوف ہے) ایک نئی اور نہایت سخت تاریکي پهیلائی جا رهی ہے -

حالانکه اسلام کو شخصي حکومت کا حامی بتلانا ایک ایسی اشد شدید ضلالت ہے' جسکا تصور بهي اسکے دامن حریت پرور کیلیے معصیة کبری سے کم نہیں -

پس ضرور ہے که اس غلط فهمی کا' اسکے ترقی و اشاعت سے پہلے انسداد کیا جاے - نهو که حوادث و آلام کا فوري اثر نادانوں کو اسلام کے متعلق ایک سخت ضلالت اندیشانه عقیدے پر استوار کردے - اسکا توکچهه غم نہیں که ترکی اور ایران کے رجال انقلاب کے متعلق دنیا کیا سمجهتي ہے؟ البته اسلام کے دامن عصمت پر جهل و تاریکی اور ظلم و استبداد کي حمایت کا دهبه گوارا نہیں کیا جاسکتا :

من و دل گر فنا شدیم' چه باک ؟
غرض اندرمیاں سلامت اوست

المکاتیب الحربیه

یعني وقائع نگاران جنگ

موجودہ تاریخ حرب کا ایک صفحه

اثر: مسٹر ولیم - نامه نگار ڈیلي میل (لنڈن)

دینا کی تمام مشهور جنگیں اپنے اندر چند ایسي خصوصیتیں ضرور رکهتي هیں' جو انکے لیے علت شهرت و باعث تذکرہ هوتي هیں - مگر بیسویں صدي کي صلیبی جنگ گونه گونه خصائص و مزایا کا ایک طول طویل سلسله ہے' اور ان خصائص میں ایشیاء کے لیے عموماً اور عالم اسلامی کے خصوصاً سب سے زیادہ سبق آموز پهلو' یورپ کے خصائل و عقائد کي بے نقابی ہے' جس نے مسیحی عصبیت کے تمام خال و خط نظارہ گیان عالم کیلیے نمایاں کردیے -

غالباً لفٹننٹ ویگنر اولین وقائع نگار جنگ کے لیے مزید تعارف کي ضرورت نہیں' کیونکه انکي روپوشي کو ابهي زیادہ عرصه نہیں گذرا - قارئین کرام کو یاد هوگا که آغاز جنگ میں لفٹننٹ مذکور کی سحر کار پنسل نے فتوحات بلغاریه کا ایک طلسم باندها تها' مگر اس عصر کهرباء و بخار

وثایق و حقایق

اقـــتـــراعیـــات

یعنی سفر یجٹس

میونسپل کمشنری کے لیے مسوری میں ایک لیڈی کے انتخاب نے ہندوستان میں بھی اقتراعیات انگلستان (حقوق طلب عورتوں) کی یاد تازہ کردی ہے -

روزانہ تار برقیوں میں ایک دو تار ان عورتوں کے متعلق ضرور ہوتے ہیں - انکے سرفروشانہ عزائم اور جاں نثارانہ اقدامات کے حالات فی الحقیقت نہایت عجیب و غریب ہیں -

جس قوم کے افراد رجال " حقوق طلبی " کے معنی سے نا آشنا ہوں ' انکے لیے ان عورتوں کی حقوق طلبانہ جاں بازیوں کی خبریں نظر انداز نہیں کی جاسکتیں -

خوش طبیبے ست ' بیا تا ہمہ بیمار شویم !

شکسپیر کا ایک مشہور ڈراما ہے Tamin gof the Shrew - حال میں لنڈن کے ایک تھیٹر نے سفریجٹ عورتوں کی دست درازیوں کو اسکے بعض مناظر میں نہایت خوبی سے دکھلایا ہے - اس تصویر میں مس دی سلوا ڈرامے کی عیار و شوخ چشم عورت بنی ہے ' اور اپنے آخری امیدوار کی جوتے سے مزاج پرسی کر رہی ہے !

یہ بحث بالکل الگ ہے کہ جو طریقہ ان عورتوں نے اختیار کیا ہے اور جو ہمیشہ ایسی جماعتیں اختیار کرتی ہیں ' وہ کس درجہ قابل تحسین و تقلید' اور کہاں تک موجب اختلاف ہے ؟ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ راہ حق طلبی میں جو ولولہ و استقلال اور استحکام و ثبات یہ عورتیں ظاہر کر رہی ہیں ' کیا ایشیا کے مردوں کیلیے ان میں کوئی عبرت اور بصیرت نہیں ہے ؟

اگر یورپ کے جاں فروش مردوں کے حالات ہمیں بیدار نہیں کرتے تو حیف ہے اگر وہاں کی عورتوں کی قربانیاں بھی ہمارے لیے تازیانۂ عبرت نہوں !

حقوق طلب عورتوں کی تحریک اگر چہ عرصہ سے ہے ' مگر فدائی عورتوں کے اعمال کا سلسلہ سنہ ۱۹۰۵ سے شروع ہوتا ہے ' جبکہ سر ہنری کیمبل بنیر مین وزیر اعظم ہوے تھے - اس فدائیت کی تحریک کا مقصد یہ ہے کہ جہانتک ممکن ہو ' ملک کے قانون' امن ' نظام ' اور سکون میں خلل ڈالا جاے ' اور اپنی جانوں کی قربانیاں کر کے قوم کو مجبور کیا جاے کہ وہ حقوق طلب عورتوں کی خواہشوں کے آگے سر تسلیم خم کردے -

اس راہ میں کسی سخت سی سخت قربانی سے بھی جو کوئی زندہ وجود کرسکتا ہے ' انھیں انکار نہیں - وہ وزیر اعظم (مسٹر ایسکویتھ) پر حملہ کرتی ہیں' مظاہرے (ڈیما سٹریشن) نکالتی ہیں' پولیس سے لڑتی ہیں ' ایوان حکومت کو گھیر لیتی ہیں' بم چلاتی ہیں ' قید ہوتی ہیں ' قید خانے میں فاقے کرتی ہیں' پارلیمنٹ کی چھت میں اپنے تئیں لٹکا دیتی ہیں ' اجلاس شروع ہوتا ہے تو مسئلۂ اقتراع کی ضرورت پر انقلاب آفریں تقریریں کرتی ہیں -

شہنشاہ (جارج خامس) کی سواری جا رہی ہے ' ایک اقتراعیہ بڑھکر گاڑی روک لیتی ہے' گھوڑوں کے آگے فرش راہ بن جاتی ہے ' اور بالاخر بادشاہ اُتر کر اُس کی مزاج پرسی کرتے ہیں -

اس سے بھی زیادہ یہ کہ ۴ - جون کو یہی نازک و ناز آفریں جماعت بریڈ فورڈ (لنڈن) کے قریب ایک عالی شان عمارت میں آگ لگا دیتی ہے ' جس سے دو لاکھ دس ہزار روپے کا نقصان ہوتا ہے -

پبلک کا یہ حال ہے کہ آب رسانی کے دو منبع (ریز روائرس) خراب کر دیے ہیں' پانی کا رنگ بدل گیا ہے اور اسمیں سمیت آگئی ہے' مجبور ہوکر سلسلۂ آبرسانی کو بند کردینا پڑتا ہے -

کوئنس ہال کے جلسے میں مسٹر چرچل تقریر کرنا چاہتے ہیں مگر اقتراعیات کے شور و غوغا سے نا چار ہوکر رک جاتے ہیں -

شہنشاہ کی تصویر جو مسٹر فیلی کی معجزانہ بداعت نگاری کا بہترین نمونہ ہے' رائل اکاڈیمی کے وسط ایوان میں آویزاں تھی' اسکی صورت بگاڑنے کا خطرہ پیدا ہوتا ہے' اس لیے ملکہ الیگزنڈرا بے بس ہوکر ۶ - جون کو اکاڈیمی سے تصویر واپس منگالیتی ہیں -

اس قسم کے بے شمار واقعات ہر روز پیش آتے رہتے ہیں ' حکومت نالاں ہے ' امن عامہ میں خلل آگیا ہے' قانون کی بے عزتی ہوتی ہے ' تعزیرات بے اثر ہیں' یہ سب کچھہ ہے مگر سواد اعظم کا ایک بڑا حصہ اس جد و جہد میں عورتوں سے ہمدردی رکھتا ہے ' خود سر ایڈ ورڈ گرے بہادر (وزیر خارجیۂ برطانیہ) جنکا طرز عمل مشرق کی آزادی کا سب سے بڑا دشمن ثابت ہوتا آیا ہے ' پارلیمنٹ کے

پھر کس اعتماد پر آے تیے ؟

صرف اس امید پر ' کہ وہ بلغاری قوم کي خدمت کے لیے جا رہے هیں ' اسلیے حکومت اور قوم ' دونوں انکا خیال کرینگی ! !

اقوام کے اختلاف کے ساتھہ نامہ نگاران جنگ کے ساتھہ برتاو بھی بدلتا رہا ہے -

جنگ ام درمان (سوڈان) میں پہلے تو لارڈ کچنر نے نامہ نگاروں کو شرکت کی اجازت دینے سے صاف انکار کر دیا تھا ' حالانکہ وہ خود (اسٹینڈرڈ) کے نامہ نگار تیے ' مگر جب لارڈ روز بري نے سفارش کی تو پھر اجازت دي گئي - مگر احتساب مراسلات میں کسی طرح کی تنگ گیري نہیں کی - کیونکہ فوج ایک هی تھی -

اسوقت محتسب مراسلات سر فرانسس ونگٹ تیے -

کہا جاتا ہے کہ نامہ نگاروں کو روکنے کے لیے جنگ روس و جاپان میں جاپانیوں نے بعض وسائل اختیار کیے تیے ' مگر یہ بالکل غلط ہے - میرے علم میں کوئی ایسي قوم نہیں جس نے جاپانیوں سے زیادہ نامہ نگاروں مدارات کي هو ' یا جنکے قوانین متعلقہ نامہ نگاران جنگ ' جاپانیوں کے قوانین سے زیادہ معقول هوں - مؤخر الذکر قوانین میں اگر کوئی عیب تھا (بشرطیکہ یہ عیب هو) تو صرف یہ کہ وہ قابل نامہ نگاروں کو شرکت کی اجازت دیتا تھا ' اور نا قابل نامہ نگاروں کو محروم رکھتا تھا - لائق نامہ نگاروں کے واسطے هر ممکن الرویۃ معرکے کے دیکھنے کے لیے جاپانیوں نے هر قسم کي آسانیاں بہم پہنچائیں - نگرانی میں غیر مناسب سختی نہ تھی - مراسلات کا وہ حصہ هرگز حذف نہیں کیا جاتا تھا ' جسکي اشاعت اصولاً جائز تھي ' گو بعض مصالح خصوصیہ کے خلاف هو -

نامہ نگاروں کے انتخاب کا طریقہ بھي معقول تھا - هر امید وار کے لیے ضروري تھا کہ وہ اپني حکومت کے سفیر کي ایک تحریر پیش کرے ' جسمیں اس بات کي شہادت دي گئي هو کہ یہ شخص کم از کم ایک سال تک کسي اخبار کے دفتر میں کام کرچکا ہے ' یا معروف صحافی ہے -

اگر امید وار اور سفیر میں اختلاف هوتا تھا تو اسکا فیصلہ اس حکومت کے متعلق کردیا جاتا تھا جسکي طرف نامہ نگار اپنے آپ کو منسوب کرتا تھا -

ان اصول پر انتخاب میں ۵۶ - امید وار کامیاب هوے - ان میں سے پہلي فوج کے ساتھہ ۱۶ - گئے ' جنمیں ۸ - انگریز ' ۶ - امریکي ' ایک فرانسیسي ' اور ایک جرمن تھا - دوسري فوج کے ساتھہ ۲۰ - گئے - ان میں ۱۱ - انگریز ' ۶ - امریکي ' ایک فرانسیسي ' ایک جرمن ' اور ایک اطالي تھا - تیسري فوج کے ساتھہ بھي ۲۰ - نامہ نگار گئے ' جنمیں ۱۴ - انگریز ' اور ۱۶ - امریکي تیے -

کون کس فوج کے ساتھہ جائیے ؟ اسکا فیصلہ قرعے کے ذریعہ کیا گیا تھا - حکم یہ تھا کہ جس کا نام جس فوج کے ساتھہ نکلے ' وهی اس کے ساتھہ رہے - '

ایک امریکي نامہ نگار اس تقسیم پر راضي نہ هوا ' اور اس کے خلاف احتجاج (پروٹیسٹ) کرنے کیلیے ایک مشہور امریکي مصنف اور ایک دوسرے مشہور انگریزي مصور کو اس نے راضی کرلیا ' مگر نتیجہ یہ نکلا کہ ایک فوجي افسر آیا اور اس نے نامہ نگار کو اطلاع دیدي کہ ایک گھنٹے کے بعد ٹوکیو کے لیے یہاں سے ٹرین روانہ هوگي ' ضرور ہے کہ تم اسی ٹرین میں روانہ هوجاؤ ! !

بلغاریا اور نامہ نگاران جنگ

مگر جنگ بلقان کي حالت اس سے بالکل مختلف تھی - جاپانیوں نے تعداد کو قلیل رکھي تھي اور اهل لیاقت و کفایت کے انتخاب کا اصول کسي قدر سخت ضرور تھا ' تا هم اتنا هي دانشمندانہ بھي تھا - لیکن بلغاریوں نے دو افسروں کے اعتراض کرنے کے با وجود ' صرف اس خوف سے آئین انتخاب کو نظر انداز کردیا ' کہ اگر یہ لوگ (جو جنگ کے متعلق دنیا کی معلومات کا سرچشمہ هیں) ناراض هوگئے ' تو همارے اسرار و خفایا کو بے نقاب کردینگے ' اور یورپ کی شعوب و امم کي اس همدردي کو نفرت سے بدل دینگے ' جو غیر معمولي فرزانگي و هوشیاري کے ذریعے حاصل کي گئي ہے -

بلغاریا نے اپنے مصالحۂ مخصوصہ کي بنا پر چاہا کہ نامہ نگاروں کی دو جماعتیں کردي جائیں - ایک جماعت پہلے جاے اور دوسري اسکے بعد - جو جماعت کہ بعد کو بھیجي جانے والي تھي ' اس نے اس تجویز پر نہایت سختی سے اعتراض کیا - چونکہ بلغاریا کا قبلۂ عمل پہلے هي سے نامہ نگاروں کي رضا جوئي تھا ' اسلیے اعتراض کی وجہ سے پہلي تجویز منسوخ کردیگئی ' اور تمام نامہ نگاروں کو صوفیا سے لشکر گاہ تک اک ساتھہ جانے کی اجازت ملگئی -

اسوقت نامہ نگاروں کی تعداد سو کے قریب تھی -

اس کاروان مکاتبین میں سے ۱۰ - اشخاص کو تیسري فوج کے ساتھہ جانے کی اجازت دیگئی - ان میں کرنل رنکینگ نامہ نگار ٹائمس ' مسٹر فرانک فکس نامہ نگار مورننگ پوسٹ ' اور نامہ نگار ڈیلی میل کے علاوہ تین روسی نامہ نگار بھی تیے ' جنمیں دو فوجي افسر تیے اور همیشہ اپنے رسمی لباس میں رهتے تیے -

فرانسیسي نامہ نگار بھي شامل هوگئے تیے اور ان میں بھي دو فوجي افسر تیے -

لیکن قرق کلیسا ' لولو برغاس ' اور چتلجا کے معرکوں میں خود بلقانی ریاستوں کے نامہ نگاروں میں سے صرف ایک هی شخص تھا ! !

لفٹننٹ (ریگنر) کا دعوی ہے کہ وہ تیسري فوج کے ساتھہ گئے تیے ' اور محققانہ تاریخ نگاري کے پردہ از پر انھوں نے اپنے مشاهدات قلمبند کیے هیں ' مگر اصل واقعہ یہ ہے کہ تیسري فوج کے ساتھہ ایک بھي آسٹرري نہ تھا - آسٹریا اور جرمني کے نامہ نگار تیسري فوج کی همراهي سے اسلیے عمداً روکدیے گئے تیے کہ وہ بلغاریوں کا طریقۂ جنگ نہ دیکھہ سکیں -

خوش قسمتي سے میں بھي ان لوگوں میں سے تھا ' جنکو اجازت تھي کہ جس فوج کے ساتھہ وہ چاهیں ' جا سکتے هیں -

جب میں (مصطفی پاشا) پہنچا تو افسر فوج نے اپنی فوج کے همراہ جانے کي مجھے اجازت نہ دي - یہ افسر خوش صحبت تھا - اس نے ایک بار میري دعوت بھی کي تھي - میرے پاس رؤساء ارکان جنگ کا صریح اجازت نامہ بھی موجود تھا - با ایں همہ مجکو اجازت نہ ملسکی ' اور کہا گیا کہ یہاں ٹھیرے رهنا ناگزیر ہے -

بسا اوقات اسطرح کے غیر اختیاري معاملات میں کشود کار کسی ایسی صورت سے هوجاتی ہے جسکا همیں خیال بھی نہیں هوتا - اسی اثنا میں بلغاري فوج میں دو پروفیسر پہنچ گئے ' جنمیں سے ایک مدرسۂ حربیہ کا معلم تھا ' اور دوسرا صوفیا کي یونیورسٹی کا - یہ دونوں احتساب مراسلات جنگ پر مامور کیے گئے ' اور انھیں حکم ملا کہ چتلجا روانہ هوجائیں -

راستہ دشوار گزار تھا اور سواري کوئی نہ تھی - صرف میرے اور کرنل رنکینگ کے پاس موٹر کار تھی - یہ حالات دیکھکر هم نے فرصت کو معلوم کرلیا ' اور ان پروفیسروں سے کہا کہ اگر وہ همیں فوج کے همراہ جانے کی اجازت دیدیں تو هم انکو اپنی موٹر پر چتلجا پہنچا دینگے -

الهي تازہ کمک کي صورت میں نمودار هوئي - فوج نظامي پهلا ریجیمنٹ آگیا' اور عزیز بک نے اسکو اطالیوں کے میمنہ پر بڑھنے کا حکم دیا یہ حرکت نہایت کامیاب ثابت هوئي -

معاً دشمن کے پیر اکھڑنے لگے - عین اسوقت جبکہ دشمن قدم پیچھے ہٹ رہے تھے' ایک توپخانہ بھي آگیا' جسمیں چار زور کي بہت بھاري توپیں بھي تھیں -

اسوقت تک مجاهدین کي مثال ایک ایسے چھوٹے سپاہي کي تھي' جسکو بھیڑیوں کے' ایک بہت بڑے گلے نے گھیر لیا' اور وہ انہیں اپنے پاس آنے سے روک رها هو - مگر توپخانے کے پہنچتے هي فوج میں ترتیب عسکری پیدا کي گئي' اور اسکے بعد ان کي بجھتي هوئی آگ کو اس زور سے هوا دي کہ پھر شعلے بھڑکنے -

کامل ۱۱ - گھنٹے تک یہ هنگامہ بپا رها - ۱۱ - گھنٹے غالباً شندگان عیش آباد (رومہ) کے صبر و ثبات کي بڑي سے بڑي عمر ہے' اور سچ یہ ہے کہ وہ اسمیں معذور بھي هیں - کیونکہ اسوقت جو کچھہ هو رها ہے' وہ انکي "جوع الارض" کا ایک معجزہ ہے وہ آگ میں نہانا پیکران حسن کا کام نہیں -

اب هر اطالي اس طرح مبہوت و مندهش تھا' گویا موت مجسم سامنے کھڑي ہے' اور اسکي عزیز ترین متاع یعني "حیات" لینے کے لیے هاتھہ بڑھا رهي ہے - پیمانہ لبریز هو چکا تھا - چھلکنے کے لیے صرف معمولي ٹھیس کي ضرورت تھي - ایک پر از زور صداے الله اکبر نے یہ خدمت انجام دي - اطالیوں نے بد حواسي کے عالم میں بھاگنا شروع کیا - مجاهدین نے انکے پیچھے گھوڑے ڈالے - دباتے هوئے دور تک چلے گئے - اطالي جب اپنے استحکامات میں گھسگئے تو مجبوراً واپس آجانا پڑا - مجاهدین کرام میں ۷۰ - مجروح اور ۳۰ - شہید هوئے : رحمة الله علیهم اجمعین -

اطالیوں کے نقصانات کي تفصیل یہ ہے کہ مجاهدین کو غنیمت میں ۴ - پہاڑي توپیں' ایک مترالیوز قسم کي توپ' - ۵ - سو بندوقیں اور بمقدار کثیر ذخیرہ جنگ ملا - ۵۰ - آدمي گرفتار هوے - جنمیں گیارهویں ریجیمنٹ کا لفٹننٹ (میر جیلو) بھي ہے - گو اطالي مقتولین کي صحیح تعداد معلوم نہیں' مگر لفٹننٹ (میر جیلو) کے اس بیان سے اندازہ هو سکتا ہے کہ " اسکي صفوں کے آگے جو ریجیمنٹ لڑ رها تھا' اس کا بیشتر حصہ تباہ هو گیا - " !

یورپ کہتا ہے کہ مسیحیت رحم کي تعلیم دیتي ہے' اور اسلام قساوت و سنگ دلي کي - مسیحي رحم کا نمونہ تو تم اطالی کیمپ اور نخلستان میں دیکھہ چکے هو - اب اسلام کي سنگدلي کي داستان بھي سن لیں -

یہ پچاس انسان پابزنجیر کون هیں ؟ غارتگران وطن' اعداء حریت' دشمنان اسلام' اور قاتلین شیوخ و شبان و نساء و اطفال' مگر با ایں همہ بطل غیور عزیز بک حکم دیتا ہے کہ تمام زخمي قیدیوں کا علاج کیا جاے' مردے دفن کیے جائیں' اور اسیر لفٹننٹ خاص اسکے ساتھہ کھانا کھائے !! ع : ببین تفاوت رہ از کجا است تا بکجا ؟

اطالیوں کا عام قاعدہ ہے کہ اپني شکستوں کو چھپاتے هیں' مگر یہ شکست اسقدر شدید تھي کہ گو سرکاري طور پر اسکي پوري اهمیت کا اعتراف نہیں کیا گیا' تاهم اتنا مان لیا گیا ہے کہ لفٹننٹ مادل مارٹین زخمي' اور لفٹننٹ میر فیلو گرفتار هو گیا ہے - چار توپیں بھي عربوں نے لے لي هیں -

اس شکست کي اهمیت کا اندازہ اس سے هو سکتا ہے کہ جنرل راني سے استعفا لے لیا گیا ہے' اور اسکي جگہ جنرل گریوني مامور هوا ہے -

تاریخ حسیات اسلامیۂ مسلمانان هند کا ایک ورق

اعانۂ مہاجرین

آپ کي اپیل دربارہ اعانۂ مہاجرین ترکي الهلال مورخہ ۲۱ - مئي کو دیکھہ کر قلب کي جو حالت هوئي' اسکو نہ تو خود اپني زبان سے بیان کر سکتا هوں' اور نہ زبان قلم هي کو اتني قوت ہے کہ اسکو ظاهر کر سکے - اپیل کو پڑھکر دلي خواهش یہي هوئي کہ اگر خدا استطاعت دیتا تو آپکا پورا بار اپني گردن پر لے لیتا' مگر اپني شومي قسمت کو کیا کروں کہ صرف تنگدست هي نہیں بلکہ تہیدستوں کي جماعت میں زندگي بسر کرنے کے لیے پیدا هوا هوں' اور اسي جماعت میں انشاء الله خاتمہ بھي هوگا - بهر کیف سردست مبلغ چار روپیہ اعانۂ مہاجرین ترکي کے لیے بذریعہ مني آڈر روانہ کرتا هوں' اور بقیہ چار روپیہ انشاء الله اس مہینہ کا مشاهرہ پاکر روانہ کرونگا' لیکن حضور ایسا هرگز خیال نہ فرماویں کہ میں اسکے صلے میں ایک برس مفت الهلال لینا چاهتا هوں' اور مجھہ پر کیا منحصر ہے شاید کوئي مسلمان جسکے دل میں کچھہ بھي جوش اسلام هوگا اسکو قبول نہیں کر سکتا - میرے خیال کے بموجب هر مسلمان کا فرض ہے کہ ایسے وقت میں اپکا هاتھہ بٹائے نہیں بلکہ اپنے مصیبت زدہ و آفت رسیدہ بھائي بہنوں کي مدد کرے -

میري یہ خواهش نہیں ہے کہ حضور میرے اس خط کو اپنے قیمتي پرچہ میں جگہ دیں' لیکن اگر حضور کي خواهش هو تو مجھے کوئي عذر بھي نہیں' لیکن نام میرا نہ ظاهر کریں -
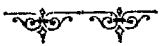
مجھے اُمید ہے کہ آپ میري اِس حقیر تحریر کو کسي گوشہ اخبار میں جگہ دیکر ممنون فرماوینگے - آج اخبار مشرق میں آپکا مضمون دربارہ اعانہ مہاجرین قسطنطنیہ نظر سے گذرا - دل بھر آیا کہ کیونکر اِن لاکھوں بے خانماں مہاجرین کي امداد کیجاے ؟ چنانچہ یہ تحریک جناب بابو فتح محمد خانصاحب رئیس موضع بیمہیان ضلع گونڈہ کي خدمت میں پیش کیگئي - ممدوح جو ایک دردمند دل رکھتے هیں' اور هونہار پر جوش اور همدرد نوجوان هیں' اس خبر موحش کا اونکے دلپر کمال اثر هوا - اور فوراً مبلغ دو سو بیالیس روپیہ سات آنہ براے اعانت مرحمت فرمایا - اور وعدہ کیا کہ انشاء الله تعالے وقتاً فوقتاً اور جو مدد میرے امکان میں هوگي دیتا رهونگا - زر مذکور آج کي ڈاک سے آپکے نام روانہ کیا جاتا ہے - جس پرچہ اخبار میں یہ مضمون شائع هو - اوسکی ایک کاپي جناب بابو فتح محمد خانصاحب رئیس موضع بیمہیان ڈاکخانہ پچپڑوا ضلع گونڈہ کي خدمت میں روانہ کیجاے - والسلام

شیخ عبد الوحید قدوائي هیڈ مدرس اِسکول پچپڑوا ضلع گونڈہ

مخدومنا دام برکاتہم

پس از تسلیم ملتمس هوں کہ جناب نے جو الهلال میں مظلومین و مہاجرین ترکي کي اعانت کیلیے تیس هزار روپیہ کا اعلان کیا ہے شاید اس گرانبہا ایثار کي مثال اس وقت دشواري سے مل سکیگي' کیونکہ هماري قوم کي ناقدري سے اسلامي اخبارات کي جیسي کچھہ

کارزار طرابلس

پیچھلے افتتاح کے موقع پر اقتراعیات کی حمایت میں تقریر کرتے ھیں - تیس برس سے مسٹر ایسکویتھہ کے ساتھہ اُن کے دوستانہ تعلقات ھیں ' مگر اُنھیں کسی بات کی پروا نہیں ھوتی ' علانیہ مخالفت کرتے ھیں ' اور عورتوں کو حق اقتراع دینے کے خلاف مسٹر ایسکویتھہ نے جو روش اختیار کر رکھی ھے ' اُس کو بڑی وضاحت سے قابل ترمیم بتلاتے ھیں !!

وہ مردانہ وار قید خانے میں جاتي ھیں ' اور خوشي خوشی اسکے مصائب جھیلتي ھیں - قید خانے میں عہد کر لیتي ھیں کہ بالکل بھوکي پیاسي رھینگي ' اور اس طرح اپني جان دیدینگي ' لیکن جرم کا اعتراف نہ کرینگي - مشہور اقتراعیہ : مس کرائسٹیبل پانکھرسٹ بارھا قید خانے جا چکي ھے - جیل کے ڈاکٹر کو ربر کي نالیاں حلق میں اتار کر غذا پہنچاني پڑي ' مگر اس نے اپنے میثاق جاں فروشي کا روزہ کبھي نہیں توڑا - مجبور ھو کر پولیس نے بارھا رھا کر دیا - اب پھر قید خانے میں ھے -

پولیس کي کیا ھستي ھے ؟ فوج تک انکے ھاتھوں عاجز آگئي ھے - وہ مرد نہیں عورتیں ھیں - اسلحہ و آلات جنگ انکے پاس نہیں - ھلاکت اور بربادي کي قوتوں پر دسترس نہیں - دولت و شوکت اور فوج و جمعیت ' کوئي بھي کار فرما قوت اپنے ساتھہ نہیں رکھتیں - چند جوان اور بوڑھي عورتیں ! جنس نازک و ضعیف کي ایک جمعیۃ محقرہ ! چند نا تمام مشورے ' اور کمزور ھستیوں کي ایک باھمي سازش !! لیکن با ایں ھمہ ایک طرف انکي صف ھے ' اور دوسري طرف حکومت اور ملک مع اپني فوج و آلات جنگ کے ' اور مع اپنے قواے عظمت و جبروت کے صف آرا ھے - برسوں گذر گئے ' لیکن ابتک شکست و فرار ' عجز و اعتراف ' اور تذلیل و تحقیر کے سوا انھیں کچھہ نصیب نہیں !!

غور کیجیے کہ حقوق طلبي کے فرشتے کے بال و پر کیسے قوي ھیں ؟ یہ چند کمزور عورتوں کے دل گردے نہیں ھوسکتے کہ گھوڑ دوڑ کے میدان میں بادشاہ کے گھوڑے کو روکنے کي کوشش کریں ' اور پھر اسکے نیچے آکر جان دیدیں - یہ کوئي دوسري ھي روح ھے جو انکے اندر کام کر رھي ھے :

هم از غالب حریفی ھاے حسن است
کہ یک عالم حریف کردکے نیست

چند نازنینان عشوہ طراز نے ایک پورے ملک کے امن کو خطرے میں ڈالدیا ھے !!

خوش طبیبے ست ' بیا تا ھمہ بیمار شویم

اس حالت پر کئي حیثیتوں سے نظر ڈالي جا سکتي ھے - یورپ نے مردوں اور عورتوں کے حقوق عامہ میں جس غیر طبیعي مساوات کا دعوا کیا ھے ' اگر آج اسپر عمل کا وقت آیا ھے تو اسے پیٹھہ نہیں دکھلاني چاھیے - حالات کا لازمي نتیجہ یہي تھا جو ھوا ' اور جبکہ ان حقوق طلبیوں میں کامیابي ھوگي (اور ایسا ھونا ضروري ھے) تو اسکے بعد یورپ کے نظام عائلہ و معیشۃ منزلي کے امراض اجتماعي و ادبي کے ظھور کا آخري دن ھوگا :

ابھي تو تلخي کام و دھن کي آزمایش ھے !

ایک فتح عظیم

نا کام حملۂ اطالیہ

جنرل راني کا استعفا

اطالي غارتگران طرابلس خود حملہ آور ھیں ' مگر آغاز جنگ سے انھوں نے اپنا انداز یہ رکھا ھے کہ گویا خود محصور ھیں ' اور انکا فرض مدافعت سے زیادہ نہیں - و قذف في قلوبھم الرعب ' فریقاً تقتلون و تاسرون فریقا (۳۳ : ۲۴)

بیشک انکے اعمالنامے میں حملوں کا بھي ایک عنوان ھے ' مگر یہ حملے ان خروج سے مختلف نہیں ' جو محصورین شدائد محاصرہ سے اکتاکے کردیا کرتے ھیں -

۱۶ - مئي کو اطالیوں نے ایک حملہ کیا تھا - اس حملے کی تفصیل تازہ عربي ڈاک سے موصول ھوئي ھے -

درنہ سے ایک نامہ نگار لکھتا ھے :

" مجاھدین کرام کي ایک جماعت درنہ کو گھیرے پڑی ھے - صبح کا وقت تھا - رات کي خاموشي کے بعد ابھي ھنگامۂ عمل بپا نہیں ھوا تھا کہ مجاھدین نے اپنے آپ کو جنرل ممبورتي کے زیر قیادت ۱۲ - ھزار فوج میں گھرا ھوا پایا - صبح کا وقت ' پہلے سے علم نہیں ' دشمن سر پر ' مگر با ایں ھمہ سپہ سالار عام (عزیز بک) نے ثبات قلب سے اس خبر کو سنا ' اور سنتے ھي فوراً تیاري کے لیے مجاھدین کي مختلف جماعتوں کے نام اوامر و احکام صادر کردیے - تفتیش حال کا کام اھم اور دشوار تھا ' اسلیے اسکو خود اپنے لیے رکھا -

آفتاب طلوع ھو رھا تھا کہ عزیز بک تفتیش کے لیے روانہ ھوگئے - نقطہ (عین المنصورہ) تک اطالیوں کے آنے کي خبر نہ تھي ' اسلیے انھوں نے اپنے ھمراہ زیادہ فوج نہیں لي - مگر جب آگے بڑھے تو ۱۲ - ھزار انسانوں کا ایک سیلاب رواں نظر آیا -

دونوں فوجیں رو در رو کھڑي ھوگئیں - ایک طرف مٹھي بھر انسان تھے ' دوسري طرف ایک لشکر جرار ' مگر فتح و شکست کا مدار قلت و کثرت ھي پر نہیں بلکہ اس شجاعت و بسالت ' صبر و ثبات جوش فدویت و شوق شہادت پر ھے ' جو وجود مومن کي صفات اصلیہ ھیں ' اور جنکي وجہ سے تاریخ اسلام کے ابتدائي عہد میں ایک مسلم اور دس حملہ آور یکساں سمجھے جاتے تھے -

عزیز بک اس شرذمۂ قلیلہ کو لیکے اس انساني سیلاب کے راستے میں کھڑے ھو گئے ' اور اپنے کمال عسکری کے محیر العقول کرشمے دکھانے لگے -

اطالیوں کي آتشباري نے کارزار کو آتشکدہ بنا دیا ' مگر عزیز بک مع اپنے مجاھدین کے اس آتشکدے میں کھڑے جواب دے رھے تھے - آتشباري کي شدت نہایت شدید تھي - ممکن تھا کہ انساني کمزوري صبر و ثبات پر غالب آجاتي ' مگر غالباً جسقدر ابتلاء و امتحان ھوچکا تھا وہ نا کافي نہ تھا - فیصلہ کن گھڑی قریب آرھي تھي کہ نصرت

حالت ہے وہ تو ظاہر ہی ہے' اگر ہماری قوم کے اعلی طبقہ کے حضرات اس طرف متوجہ ہوجاتے تو کچھہ زیادہ دشواری نہ تھی - میں بہت ہی کم درجہ والوں میں ہوں ' افسوس عدم استطاعت اس کار خیر میں جناب کا کچھہ زیادہ ہاتھہ بٹانے کی اجازت نہیں دیتی ' سردست ایک هنڈری ایکسر - تیس روپیہ کے اس مقصد کے لیے خدمت والا میں پیش کرتا ہوں' اسکے عوض میں آپ الہلال کا ایک پرچہ ذیل کے پتہ پر ایک سال کیلیے روانہ فرمائیں - باقی روپیہ امداد مہاجرین ترکی میں روانہ فرماویں - میرا نام اور اس کا اعلان نفرمایاجاے اخبار میں بھی درج نفرمایا جاے -

(از رامپور)
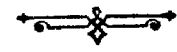
قبل اسکے میری اہلیہ مبلغ تیس روپیہ اعانہ مہاجرین میں داخل کرچکی ہیں ' وہ مجھہ سے پوچھتی ہیں کہ ۴ - جون والے پرچہ میں اس کی اشاعت نہیں کی گئی' نہیں معلوم اصلی مقام پر روپیہ پہونچا ہے یا نہیں -

مبلغ یکصد اور چودہ روپیہ ۱۲ - آنہ بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت کرتا ہوں - دوسری قسط انشاء الله العزیز پرسوں تک خدمت والا میں روانہ کی جاویگی -

جناب اقدس ! الہلال کو دیکھکر اعانہ مہاجرین سے چشم پوشی کیجاے کیا معنی' چنانچہ اپنی استطاعت کے مطابق حاضر و پیشکش خدمت عالی کیا گیا - یہ بھی ضرور عرض کرونگا کہ یہ رقم حقیر خدا جانے کس صورت سے ارسال کی گئی - اشارۃ یوں خیال فرما لیجیے کہ ایک طالبعلم جوکہ دوسرونکا دست نگر ہے اوسکا تحفہ محقر ہے -

مبلغ ۲۳ - روپیہ براے مہاجرین ترک ارسال ہے ۸ - آنہ میں اخبار الہلال بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے میں قبل سے الہلال کی پوری قیمت دیکر خریدار ہوں -

خواجہ محمد خلیل عفی عنہ

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

(۲)

	روپیہ	آنہ	پائی
جناب محمد علی صاحب طالبعلم اسلامیہ اسکول گوجرانوالہ	۱	-	-
جناب محمد عبد الحق صاحب مختار - ارہ	۲	-	-
جناب غلام نظام الدین حیدر صاحب	۲	-	-
جناب زیڈ - اے - ہاشمی صاحب دیوبی لشکر آگرہ بتقریب شادی	۲۵	-	-
جناب محمد یوسف صاحب ارگرگھا	۲	-	-
جناب عبد الله خانصاحب سب انسپکٹر تھانہ بھول مظفر نگر	۱۰	-	-
جناب منشی مصطفی خانصاحب	۵	-	-
جناب منشی عبد الباطن صاحب علوی	۵	-	-
مستورات اہل کانپور بذریعہ محمد یسین صاحب	۷۰	-	-
اہلیہ منشی عبد الرحمن صاحب سب اورسیر ایگزیکیوٹیو رکس کوہ مری	۲۰	-	-
جناب مہر الدین احمد صاحب اورسیر دورگئی	۲۴	-	-
جناب شیخ محمود صاحب سوداگر جفت	۸	-	-
جناب شیخ عبدالستار صاحب سپرنٹنڈنٹ ل پاگن برهما	۲۰	-	-
جناب نظیر الدین صاحب نعمانی - ردولی	۱۰	-	-
جناب حکیم فتح محمد و حکیم عبد القیوم صاحب حیدر آباد سندھ	۷	-	-
جناب رکن الدین صاحب ایس اینڈ - ٹی - اورسیر ي ایکزیکیوٹیو رکس	۸	-	-
ایکبزرگ	۳۰۰	-	-
جناب سید مہدی حسن صاحب - بہار	۱	-	-
جناب سید محمد یعقوب صاحب سب ئی کلکٹر - جمولی ضلع مونگیر	۱۲	-	-
جناب غلام زین العابدین صاحب (میرٹھہ)	۲۵	-	-
جناب سید یوسف رضا صاحب ورنگل	۴	-	-
جناب میرزا محمود بیگ صاحب وکیل - گونڈہ	۸	-	-
جناب مولوی عبد الرحیم صاحب - مدلیر کوٹلہ	۹	-	-
جناب نصیر الرحمن خانصاحب - گونا	۱۵	-	-
جناب غلام حسین صاحب ابو - رنگون	۲۵	-	-
جناب عبد الغنی اسحاق صاحب رنگون	۱۰۰	-	-
جناب بابو فتح محمد خانصاحب رئیس موضع بیہیان - گونڈہ	۲۴۲	۷	-
جناب عبد الکریم صاحب اوهیما - اسام	۴۰۰	-	-
ایک بزرگ غیور از ریاست رامپور	۱۲۲	-	-
جناب محمد اسماعیل صاحب - خیرپور ناتھن شاہ	۸	-	-
جناب رضی احمد صاحب - پون پرن	۵	۴	-
جناب نذیر الدین صاحب نعمانی - ردولی	۹	-	-
جناب م - ن - ا - بغرض ثواب اہلیہ خود - (غفرها الله تعالی)	۱	-	-
جناب عابد علی صاحب بغرض ثواب اہلیہ خود	۱	-	-
جناب پیر بخش صاحب از کرانچی (به تفصیل ذیل)	۱۵۰	-	-
جناب پیر بخش صاحب	۲۵	-	-
جناب محمد ابراہیم ولد پیر بخش صاحب	۵	-	-
جناب حاجی رحمد حاجی قاسم بهضه فروش	۰۵	-	-
جناب فضل الدین صاحب انسپکٹر	۳۰	-	-
ملازمان پیر بخش	۱۵	-	-
وہ عام لوگ جنسے دوکان کی بابت مال وغیرہ لیا جاتا ہے	۱۵	-	-
احباب دوستونکی طرف سے	۴۵	-	-
جناب مفتی محمد عبد الکریم صاحب	۸	-	-
بی بی فاطمہ صاحبہ زوجہ منشی محمد عبد الکریم صاحب سکندر آباد	۸	-	-
جناب عبد المجید صاحب نارکل ڈانگا - کلکتہ سکندر آباد	۲۰	-	-
میزان	۱۸۴۴	۱۳	-
میزان سابق	۱۰۴۳	-	۹
میزان کل	۰۸۷	-	۹

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA

[۲۲]

گھر بیٹھے عینک لیجیے

زندگي کا لطف انکھوں کے دم تک پھر آپ اسکي حفاظت کیوں نہیں کرتے ؟ صرف اسلیے کہ قابل اعتماد عینک آساني سے نہیں ملتي ؟ مگر اب تو یہ دقت نہیں ایک اطلاعي کارڈ پر ہمارا ممتحن چشم حاضر ہوگا بالکل نئے اصول پر امتحان لیجائیگي -

ایم - اي - احمد - اینڈ سن

نمبر ۱۵/۱ زہن اسٹریٹ - ڈاکخانہ ویلسلي - کلکتہ

---

[۲۳]

عمدہ آم شیریں

آپ خرید نا چاہتے ہیں تو ملیح آباد کا "سفیدہ" - منگا لیجیے ۳۴ دانہ ني قیمت ۳ - روپیہ ۱۵ - آنہ - ۹۴ - آم تک محصول وخرچ ایک روپیہ - ۱۵ - جولائي - تک ملسکتا ہے پھر نہیں - پھول پتي کے بیج پودے آم کي قلمیں بالکل سستے دامون لیجئے

نذیر برادرس کنول ہار ایجنسي ملیح آباد - لکھنؤ

---

[۲۵]

اشتہار

چند قومي نظمونکا مجموعہ جنکي قیمت انجمن مہاجرین اسلام میں داخل کیجائیگي -

ڈیوہ آنے کي ٹکٹ آنے پر - ایک فرد - روانہ ہوسکتا ہے

۴ آنے کي ٹکٹ آنے پر - ۶ - فرد " " "

۸ آنے کي ٹکٹ آنے پر - ۱۲ - فرد " " "

المشتہر خاکسار خادم الدھر سید غلام باري زھر - محمد منزل بہار

---

[۱۹]

[۱۷]

اصل عرق کافور

اس گرمي کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالي کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکي حفاظت نہیں ہوئي تو ہیضہ ہوجاتا ہے - بیماري بڑہ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھہ ر - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاري ہے اور ہیضہ پر اس سے زیادہ مفید کوئي دوسري دوا نہیں ہے - مسافرت اور وطن کا یہ ساتھي ہے -

قیمت في شیشي - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشہ تک ۵ - آنہ -

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک چیز بچے سے بوڑھے تک کو ایکسان فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل عیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے - تازي ولایتي پودینہ کي ب پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھي پتوں کے ایسا سبز ہے اور خوشبو بھي تازي پتیوں کي سي ہے - مندرجہ ذیل امراض کیلیے نہایت مفید اور اکسیر ہے نفخ ہوجانا کھٹا ڈکار آ درد شکم - بد ہضمي اور متلي اشتہا کم ہونا ریاح کي علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت في شیشي آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوري حالت فہرست قیمت منگواکر ملاحظہ کیجیے -

ت — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

ڈاکٹر ایس کے برمن تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

---

[۱۸]